UNIVERSAL
LIBRARY
OU-232777
UNIVERSAL
LIBRARY

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

صحیح بخاری شریف کی شرح جو شیخ نوراللہ محدث حنفی بن شیخ السند عبدالحی محدث دہلوی نے کی تھی اسکا ترجمہ خواجہ دیگر مسمی بہ

نفع الباری

فی

شرح صحیح بخاری

جو فیاض زمانہ منعم دوران کثیر الاوصاف والتالیف جناب حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب اعظم اللہ ظلہ العالی نے کیا ہے سو بار ثانی چھپا

قد انطبع فی المطبعۃ المحمدیۃ الواقعۃ فی بنکلور

ہوالمستعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوات والسلام علی نبیہ وصفیہ سید المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین **اما بعد** جاننا چاہئے کہ سب کتب حدیث سے اجل و اعظم اور سب مجموعات میں اول و قدم کتاب فضایل مآب کثیر البرکات مجمع الخیرات مقبول سوانری صحیح بخاری ہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اول جو کتاب کہ احادیث صحیحہ میں تالیف پائی وہی کتاب مستطاب ہی جسکی صحت ہر حدیث پر حضرت نے گواہی دی اور اسکی نسبت اپنے طرف کی وہ جامع کامل النصاب جسکی صحت پر سب علمای امت کا اتفاق ہی۔ اور بعد قرآن کریم کے اسکی صحت و افضلیت شہرۂ آفاق۔ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری علما کا قول متمد علیہ و مشہور ہی و علیہ الجمہور۔ اسکا پڑہنا اور سننا دارین کی سعادت ہی۔ اور اسکا رکھنا اپنے گھر میں موجب خیر و برکت۔ اسکے مؤلف وارث علوم نبوی حافظ حدیث مصطفوی محقق مدقق و الشیخ الجلیل مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل امام رفیع المقام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ جو بین الحدیثین ملقب امیر المومنین ہی اسکی ولادت جمعہ کے روز شوال کی سولھویں سن ایک سو نو پر چہار ہجری میں ہوی۔ اسکا پدر بزرگوار عبد اللہ بن المبارک قدس سرہ سے صحبت رکھا تھا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے یاروں سے روایت کرتا تھا۔ اور اسکی والدہ بڑی پارسا اور عابدہ تھی اسکے والد و والدہ ہر دو مستجاب الدعا تھے۔ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی حالت طفلی میں نابینا ہوا۔ اسکے والدین نے بہت کچھ مال خرچ کیا اطبای بخارا بہت سے معالجے کئے پر کچھ فائدہ نہوا۔ آخر اسکی والدہ نے اپنے نماز تہجد میں بڑی تضرع و زاری سے دعا کی۔ اسی شب اس کے خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے یہ بشارت دی کہ تیری دعا و زاری درگاہ باری میں مقبول ہوی اللہ تعالی نے تیرے لڑکے کو بینائی عطا فرمائی۔ جب بیدار ہوا تو فضل الٰہی سے بینا ہو گیا۔ اور جب گیارہ سال کا ہوا حفظ حدیث پر ملہم ہوا اور کتاب ابن مبارک اور وکیع کی حفظ کیا اور سولہ برس کی عمر میں اپنے والدین و برادر کے ہمراہ حج بیت اللہ کے لئے گیا۔ وے بعد حج کے اپنے وطن کے طرف رجوع کئے اور وہ طلب حدیث میں مشغول رہا۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں کتاب قضایای صحابہ و تابعین کی تصنیف کی۔ اسکے بعد مدینہ منورہ میں حضرت کی مزار شریف کے پاس تاریخ کبیر لکھی۔ پھر سماع حدیث کے لئے اکثر بلاد اسلام کا سفر اختیار کیا چنانچہ خود ہی تحریر کی ہی کہ میں نے استفادۂ حدیث کے لئے دو بار مصر اور شام کے طرف و چہار بار بصرے کے طرف گیا۔ اور چھے سال حجاز میں رہا۔ اور شمار نہیں کر سکتا ہوں کہ کوفہ و بغداد کے طرف کتنے بار گیا ہوں۔ اور ایکہزار اسی استاد سے روایت حدیث کی رکھتا ہوں۔ غرض جب اسکے پاس چھے لاکھ صحیح حدیثیں جمع ہوئیں ایک شب عالم رویا میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت بابرکت سے مشرف ہوا۔ اور اس رویای صالحہ سے ایک اشارہ پاکے اس کتاب مستطاب یعنے صحیح بخاری کے جمع کرنے پر مستعد ہوا۔ اور ان چھے لاکھ صحیح حدیثوں سے انتخاب کرکے حرم محترم میں اسکی تالیف آغاز کی ہر حدیث کی تحریر کے لئے آب زمزم سے غسل کرتا اور رکن و مقام ابراہیم کے درمیان ایک دوگانہ ادا کرتا اور حدیثیں حضرت پر عرض کرتا واقعہ میں یا الہام سے جس حدیث پر اجازت ہوتی اسکو داخل کرتا۔ اور کہا ہی کہ میں کوئی حدیث داخل کی مگر بعد الاستخارہ من اللہ تعالی وجعلتہ حجۃ بینی وبین اللہ۔ اور اس کتاب کی تالیف کے لئے سولہ سال منقضی ہوے۔ اسکے بعد مدینہ طیبہ کے طرف گیا۔ حضرت کی مرقد شریف و منبر منیف کے درمیان بیٹھ کے اسکا تبییض کرنے لگا۔ وہاں بھی تحریر ہر حدیث کے لئے مسجد نبوی میں ایک دگانہ پڑہا کرتا۔ بسحان اللہ حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض بزرگوں کے خواب میں اس کتاب کی اپنے طرف کی اور اسکو پڑہانیکا حکم فرمایا۔ چنانچہ ابو زید محمد مروزی علیہ الرحمہ ایک بار رکن و مقام کے درمیان خواب کیا تھا سو عالم رویا میں رویت نبوی سے مشرف ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ای ابو زید تو کس لئے میری کتاب کا درس نہیں دیتا ہی اسنے حیران ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ آپکی کتاب خاص کونسی ہی ارشاد ہوا کہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے جسکو جمع کیا ہی یعنے صحیح بخاری۔ اور امام الحرمین کو بھی عالم خواب میں ایسی ہی بشارت ہوی۔ پھر حرمین شریفین اور دوسرے بلاد اسلام میں اس کتاب فیض نصاب کا بڑا ہی شہرہ ہوا۔ اور روز بروز زیادہ ہونے لگا۔ آج بھی ترقی میں ہی۔ غرض امام بخاری کی ایک عمر سفر بلاد و طلب علوم و حفظ حدیث و صحبت شیوخ میں مصروف ہوی اور جب اس سے فراغت پائی تو وی بخارا کے طرف جو اسکا مولد و مامالوف تھا رجوع کیا۔ اس کے فضل و کمال کا شہرہ اور صحیح بخاری کی تالیف کا چرچا تو چوطرف ہوا تھا۔ جب اہل بخارا نے اسکے قدوم فیض لزوم کی خبر سنی نہایت مشتاق ہوے اور ایک فرسنگ تک خیمے اور شامیانے نصب کئے اور جابجا منازل راستہ کرکے فرش عمدہ اور کھانے پینے کا اسباب مہیا کردیے اور غایت عقیدت کے ساتھ استقبال نکلے۔ اور طبق طبق زر و جواہر اور درہم و دینار اسپر نثار کئے اور کمال عزت و احترام کے ساتھ شہر میں لیگئے۔ چند روز وہاں اقامت کی درس حدیث و افادۂ علوم میں مشغول رہا۔ جب امام عالی مقام عالم ربانی تھا اور قرب مراد سلاطین سے حذر رکھتا تھا۔ بعض اہل غرض

لوگون نے اسپر حسد کیا۔ اور والی بخارا کو اغوا دیا کہ اسکو اپنی مجلس مین آنے جانیکی تکلیف دین پس وہ حکم کیا کہ تاریخ کبیر اور صحیح بخاری لاکے ہمیشہ اپنی مجلس خاص مین سُنایا کرے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ مین علم رسول کو اسطرح دربار نہ لیجاؤنگا اسکو بیقدر نہ کرونگا۔ اگر امیر کو اسکی حاجت ہی مسجد کو آوے یا میرے گھر۔ پس امیر غصہ ہوا اور شہر سے اُسکے اخراج کا حکم کیا۔ پس امام بخاری وہان سے نکلا ایسے مین سمرقند والون نے اسکی طلب مین خطوط متواترہ بھیجے۔ قریہ خرتنگ مین پہنچا معلوم ہوا کہ سمرقند والون بھی اسکے بلانے نہ بلانے مین اختلاف ہی اس لئے وہین اقامت کی۔ جب خوف فتنہ کا تھا نہایت دلتنگ ہوا اور نماز تہجد کے بعد یہہ دعا کی اللھم ضاقت علی الارض بما رحبت فاقبضنی الیک الٰہی مجھپر زمین تنگ ہوی باوجود اپنی کشادگی کے جو کہتی ہی پس مجھکو قبض کیجئے اور اپنے طرف بلا لیجئے۔ پھر یہہ دعا درجہ اجابت کو پہنچی شب شنبہ غرہ شوال سن دو سو پینسٹھ ہجری مین اسکی علت ہوی بروز عید الفطر بعد نماز ظہر کے اسی قریہ خرتنگ مین مدفون ہوا۔ خطیب بغدادی نے بعد واحد سے نقل کی ہی کہ مین نے خواب مین دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ایک جماعت ہمراہ لیے انتظارین کھڑے ہین مین نے سلام کیا آپنے جواب سے سرفراز فرمایا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کسکا انتظار ہی ارشاد ہوا محمد بن اسمعیل بخاری کا منتظر ہون۔ پس چند روز کے بعد جزائی تو وہی وقت اور وہی تاریخ اسکے وفات کی تھی۔ جسمہ مدفون ہوا اسکی قبر سے خوشبوی مہکنے لگی جو لوگ زیارت کو آتے دان سے مٹی تبرکا لیجاتے یہانتک کہ اسکے مرقد کے پاس ایک غار پڑ گیا۔ لوگون نے ایک گنبد بنا دی ابدہ زیارت گاہ خلق ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

الیناقوحہ اور اس کتاب فضایل کتاب کے فضیلتین اور برکتین علماء مین مشہور اور کتابون مین مذکور ہین چنانچہ شیخ الاسلام حافظ ذہبی تاریخ الاسلام مین کہا کہ کتاب صحیح بخاری کتب اسلام سے بزرگتر اور بعد قرآن کے سب سے بہتری اور ہمارے اس زمانے مین جو ستاسی ہجری ہی علما اسکی سماع مبارک سے خوش ہوتے ہین۔ اگر کوئی اسکی سماعت بابرکت کے لئے تین ہزار کوس کا سفر کرے اسکا سننا رایگان نہوگا انتہی۔ اور امام قسطلانی شرح بخاری مین کہا کہ امام بخاری کے تصنیفات پھر رہے ہین جہان کہین آفتاب پھرتا ہی۔ اور وہ دنیا مین دورہ کر رہے ہین یعنے ساری جہان مین لوگ اسکو دستور العمل جانکر لیے پھرتے ہین۔ پس اسکی فضیلت کا منکر نہوگا مگر جسکو شیطان ہاتھ لگا کے دیوانہ کیا ہو۔ اسکے سب تصانیف سے بزرگتر اسکی جامع صحیح ہی یعنے صحیح بخاری انتہی۔ اور شیخ شہیر حافظ ابن کثیر نے تاریخ بدایہ و نہایہ مین کہا کہ کتاب صحیح بخاری برکات سے بھری ہی اسکی برکت سے بارش مانگی جاتی ہی۔ اور اسکے مقبول ہونے اور صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہی انتہی۔ اور مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی بستان المحدثین مین لکھے ہین کہ اس کتاب کا پڑہنا دفع بلیات و حل مشکلات و برآمد حاجات و خوف دشمن و دفع قحط و امراض کے لئے تریاق مجرب ہے اور شرح مشکوۃ مین شیخ اصیل الدین محدث سے منقول ہی کہ ہمنے دفع بلیات و حل مشکلات و برآمد حاجات کے لئے قرب ایکہزار بجیسین بار یکے اسکو پڑہا ہر بار بہ مقصود حاصل ہوا ہی۔ اور جس گھر یا کشتی مین صحیح بخاری ہے اللہ تعالی اسکو حرق و غرق سے بچاویگا اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان مین رکھیگا انتہی اس کتاب کے تعریف مین علماء کے ایسے اقوال کثیرہ ہین جنکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین۔ علماء اعلام و سلاطین اسلام مین مقبول تر یہ کتاب ایسا پایا ہی کہ اپنے اشد مہمات مین یہہ کتاب کثیر البرکات [illegible] اور بارگاہ الٰہی مین اسکا وسیلا لاکے دعا کرتے اور حصول مطلب سے کامیاب ہوتے آج بھی بادشاہ روم و مصر کو کوئی مہم پیش آوے تو ہر مین شریف مین اطلاع دی جاتی ہی تب یہ دو حرم محترم مین اسکا پڑہنا شروع کرتے ختم ہونیکے آگے حاجت برآتی۔ اور اس فقیر حقیر کو بھی بکرات و مرات اسکا تجربہ حاصل ہوا ہی۔ تین سال اسکے آگے جب اس کتاب کا مکمل انتصاب

فیض الباری شرح صحیح بخاری کی جلد اول چھپ گئی اس شکرگاہ گلبرگہ مین وبا بکثرت وارد ہوی۔ تب اس فقیر نے اپنی مسجد جامع مین شوال کی تیرہوین سن یاسے نو پر دو ہجری مین اسکا پڑہنا شروع کروایا چہاردہ شب بین المغرب والعشا پڑہی گئی اللہ تعالی نے دفع بلا کی اور ایکبار بارش کے لیے پڑہی گئی دسویں روز اللہ تعالی نے بارش دی۔ اور ایکبار ایک بیمار کے دفع جنون کے لیے پڑہوایا توفیق سجانہ و تعالی نے ایک ہفتہ مین صحت بخشی اور بعض احباب سعادتمند نے بھی سننے مین یا کہ پڑہنے اپنے مہمات و مشکلات مین وہی جلد اول کا پڑہنا اور اسکے توسل سے دعا کرنا آغاز کیا تو کریم کارساز حل نشانہ نے مقصود بر لایا بلکہ ایک عزیز پر ایک سخت مشکل آگئی اُسنے بطہارت کامل بعد دو گانہ نماز خاص بخضوع و نیاز تمام شب اسکی قرات مین مشغول حق جل و علا ایک ہفتہ ہر دن کے آگے اسکی حل مشکل کی الحمد للہ علی ذلک و بر یہہ کتاب کامل انتصاب

مولف کے حسن حیات نے وہ ہزار شخص اس سعادت کی اور بہرہ کامل حاصل کیا۔ اور مشاہیر علما اسکے شرحین طویل و قصیر لکھتے آئے کسیکے چہار مجلد مین کسیکے دس کسیکے تیس الحق ہر کتاب فایق امتیاز اپنے ہی شرح طلب اور ایسے ہی شروح طویلہ کے سزاوار آئے۔ اور علما اس پر متفق ہین کہ امام بخاری فقہ اور فہم حدیث اور فہم کتاب و سنت اور زہد و ورع اور ضبط حدیث مین فقیہ العصر کہنا تھا۔ علماء منصفین سے کوئی اسکا انکار نکریگا۔ دیکھیے کہ اسکے شارحین اس زمانے سے آج تک اسکے تراجم ابواب کی تطبیق مین احادیث ابواب کے ساتھ کیا کیا کوششین نکین اور سعیتین کرتے ہین۔ ہنوز مراد مولف کی وجوہ و علل پر پی لیجانا دشوار ہے باجملہ چار مذہب کے علماء اعلام و محدثین کرام کے صد شرحین لکھی اور داد اپنے تحقیق و تنقیح کی دی۔ اور از جملہ شروح حنفیہ شرح شیخ الاسلام شیخ نور الحق محدث ظفر العدق کثیر المصنفات شارح مشکوۃ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما المسمی **تیسیر القاری** شرح صحیح بخاری ہے عجب شرح متوسط و متین ہے اگر گویا کوزے مین دریا سمایا ہی نہ ایسی طویل کہ قاری کو ملال ہو نہ ایسی قصیر کہ ختم مطلب کو مخل ہر حدیث کا ترجمہ جدا اور اصطلاحی تحقیق و تنقیح کے ساتھ لکھا۔ اور حدیث کی مناسبت تراجم ابواب کے ساتھ بخوبی بیان کی۔ اور حدیث کی تحت مین شارحین حدیث اور چاروں مذہب کا مختص اختلافات خصوصاً حنفیہ کا بتسلا حدیث کے ساتھ باوجود کمال اختصار کے ایسا بیان کیا ہی کہ جسکو فن حدیث و اصول فقہ مین مزاولت تامہ ہوے بغیر کسی کے قوت علم پر پی لیجا ینگے۔ اور اس شرح کو ایک منت عظمی سمجھینگے۔ و بظاہر ایک شرح رہی ہی لیکن فی الواقع

کی شروح معتبرہ کا انتخاب خصوصاً شرح یعنی وکرمانی وسیوطی وقسطلانی کا اپنے لباب ہی - تمام ہندوستان میں شیخ عبدالحق محدث اور انکی خلف الرشید شیخ نورالحق حدیث اپنے زمانے میں بین العلماء متداول اور اپنا عدیل نہیں رکھتے تھے - اور آج تک شرح حدیث میں انکی تحقیقات وتدقیقات علماء عرب وعجم کے پاس مستند ومعتبر - اور انکی تصنیفات متداول ومشتہر ہیں - بزرگے علماء انکے علم وفہم کو مانتے اور انکی رائے اپنی کتابوں میں لاتے ہیں جزاہم اللہ تعالی خیر الجزاء - اس بارے نور وسرور کے بحری میں چند رگان اجانک آمیں کی مزید خواہش نے فیاض زمانہ فخر دوراں اکثر التصانیف اتواع التالیف حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب ادام اللہ تعالی فیوضہم القاری کا برخوردار ہندالبین العلماء کیا - اور مقتضا مقام اسے اضافہ میں شرح وفوائد الطبع وتحقیقات وتوجیہات کیساتھ توضیح وتیسیر کہ بین توضیح وتیسیر کیطرح پر زیادہ کے کچھ خوش سلیقگی مطالعہ رکھتے ہیں مسمی بہ فیض الباری شرح صحیح البخاری رقمطراز خامہ ہوئے - بحمد اللہ تعالی یہ کتاب بلوغ تک پہنچا تو اپنا فیض عام ہوگیا - اور وہ کتاب مطبع محمدی واقع لشکر گاہ بگلور میں مطبوع ہوکے مشتہر آفاق ہوئی - بلاد کرناٹک وہندوستان وپنجاب وملک بربار بلکہ حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفا وتعظیما تک پہنچ گئی الحمد للہ علی ذالک لیکن جب ان ناکے ہم قافیہ ایسے دفاتر طویلہ پڑھنے اور چھوٹے کے مقتضی نہیں اور اکثر اشائقین حدیث کی خواہش پر پھر بازمانی جب چھوٹے کی ضرورت پیش آئی جناب ہم مدظلہ العالی نے اسکے اختصار کی راہ لی اور بلاکم وبیش اسی اصل میسر القاری کا ترجمہ کرا لیا - پس یہ دفتر جس ہوئیں ایک طولی دوسری مختصر اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے جناب مترجم کی عمر میں برکت اور صحت وسعت عطا فرماوے کہ اسکے فیوض سے بہرہ مند ہوں -

فائدہ علم حدیث کی فضیلت میں

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہی وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے نہیں کلام کرتا ہی میرا رسول اپنی خواہش نفس سے نہیں ہے کلام مگر وحی کی آئی ہی طرف اسکے - اور فرمایا ما اتیکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنے جو کچھ دیا رسول اسکو لو اور جو منع کیا اس سے دور ہو - روی فی الشکوۃ عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشکوۃ میں مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا الا انی اوتیت القرآن ومثلہ معہ الا یوشک رجل شبعان علی اریکتہ یقول علیکم بہذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوہ وما وجدتم فیہ من حرام فحرموہ الا لا یحل لکم الحمار الاہلی ولا کل ذی ناب من السباع ولا لقطۃ معاہد الا ان یستغنی عنہا صاحبہا ومن نزل بقوم فعلیہم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ رواہ ابوداؤد - یعنے خبردار ہو میں دیا گیا ہوں قرآن اور مانند اسکے ساتھ اسکے یعنے دیا گیا ہوں احادیث بھی وحی ہیں قرآن وحی ظاہری ہے اور احادیث وحی باطنی - اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعیہا وادہا رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل یعنے تازہ اور سرسبز کرے اللہ اس بندے کو سنا کہنا میرا اور یاد رکھا اسکو اور پہنچایا اسکو اور پہنچایا اسکو جیسا کہ سنا تازہ کرے یعنے اسکو خوش رکھے دارالمکافات میں دنیا وآخرت میں برتاؤ سے علماء نے لکھا ہی کہ حدیث کے طلب کرنے اور یاد رکھنے اور دوسروں کو پہنچانے میں نور سے فوائد حاصل ہیں - فرمایا حضرت کی اس دعا کی امید بر آنے کے سوا اور کیا فائدہ ہوتو بھی ہی دنیا وعقبی میں کافی ہی پس اس دعائے بادہ کو نہی دولت ہوگی ع این کار دولت ست کنون تا کرا رسد - اور جامع صغیر میں ابن عباس سے وہی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے میری امت کے حرف ایک حدیث کا پہنچایا - تا اس سے کوئی سنت جاری ہو یا کسی بدعت کو جنہ ہو سو وہ جنت میں ہوگا - اور حضرت نے فرمایا کہ طلب علم میں دو دن کی راہ چلنا ایک حدیث کا پہنچے وہ دو برس کے حج نفل سے بہتر ہی - اور بھی فرمایا کہ بڑا فائدہ یہی کہ آدمی ایک حدیث کو سنے اور اپنے بھائی مسلمان کو اسکا ذکر کرے - اور طبرانی کی وسط میں ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے دعا کی الہی میرے خلیفہ کو رحم کیجئے - ہم نے کہا یا رسول اللہ آپکے خلیفے کون ہیں - فرمایا وہی ہیں جو میرے احادیث روایت کریں اور لوگوں کو سکھلایا کریں - اور بخاری میں ابن عمر سے مروی ہے - حضرت نے فرمایا اللہ تعالی اسکے چہرہ کو تر وتازہ رکھے جو ہم سے کچھ سنے پھر جیسا سنا ہی ویسا ہی پہنچا دے کیونکہ بہت سے پہنچانے والے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں - اور ترمذی میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ تعالی اسکے چہرہ کو تر وتازہ رکھے جو ہم سے کچھ سنے پھر جیسا سنا ہی ویسا ہی پہنچا دے کیونکہ بہت سے پہنچانے والے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں - اور ترمذی میں ابن عمر سے مروی ہے -

فہرست کتاب الایمان و کتاب العلم فیض الباری شرح صحیح بخاری

باب	صفحہ
باب ابتدائے نزول وحی	۱
کتاب الایمان	۷
فی دین سب انبیا کا ایک ہی	۸
فی ایمان زیادہ ہونے کا اختلاف	۸
باب ان امور ایمان کے بیانمیں جو لازم ایمان ہیں	۹
باب مسلمان وہی ہی جو دوسرے مسلمان اور زبان کے ہاتھ سے محفوظ رہے	۹
باب کونسا اسلام فاضلتر ہے	۹
باب کھانا کھلانا لازم اسلام سے ہے	۹
باب اپنے لئے جو پسند کرے بھائی مومن کے لئے پسند	۹
باب محبت رسول لازم ایمان سے ہے	۱۰
باب ایمان کی لذت وحلاوت کے بیانمیں	۱۰
باب دوستی انصار کی نشان ایمان ہی	۱۰
باب غصے کی جگہ سے بھاگنا لوازم ایمان	۱۰
باب معرفت الٰہی دل کا کام ہے	۱۱
باب ایمان کے بعد کفر میں عود کرنیکو برا جانا	۱۱
باب اہل ایمان عمل کے رو سے ایکدوسرے سے افضل	۱۱
باب حیا از جملہ ایمان ہے	۱۲
باب اگر کفار ایمان لاویں اور توبہ کریں	۱۲
باب ایمان وہی عمل ہے	۱۲
باب جو دل سے ایمان لایا اتفاق وظاہر کی	۱۳
باب مسلمان ایکدوسرے کو سلام کرنا اسلام کا شعبہ	۱۳
باب شوہر کی ناشکری کفر ہے	۱۴
باب گنہ کار مسلمان کافر نہیں ہوتا مگر شرک سے	۱۴
باب ایک گنہ دوسرے گنہ سے سخت تر ہی	۱۵
باب منافق کے علامات ہیں	۱۵
باب اقسام لیلۃ القدر کا ایمان کے شعبوں سے ہی	۱۶
باب جہاد کرنا کافروں سے ایمان کے شعبوں سے ہی	۱۶
باب رمضانمیں تراویح پڑھنی لوازم ایمان سے ہی	۱۷
باب رمضان کے روزے رکھنا لوازم ایمان ہی	۱۷
باب دین اسلام دو سرے دینوں سے آسان ہے	۱۷
باب نماز ایک شعبہ ہی شعبوں سے ایمان کے	۱۷
باب آدمی کے اسلام کی خوبی کے بیان میں	۱۸
باب دین مجموعہ عند اللہ وہ ہی جسپر ہمیشگی کرے	۱۹
باب ایمان کی زیادتی اور کمی کے بیانمیں	۱۹
باب زکوٰۃ دینا از جملہ اسلام ہی	۲۰
باب مومن خوف رکھے کہ کہیں عمل ناچیز ہو جائے	۲۱
باب گنہ پر بلا قدرت واصرار کرنیسے ڈر ہونا بیان	۲۱
باب حدیث جبرئیل یعنے سوال کرنا جبرئیل کا حضرت سے	۲۲
باب ایمان کامل وہی ہی جو تصدیق دل عمل کو جامع	۲۵
باب غسل کا پانچواں حصہ دینا از جملہ ایمان ہی	۲۶
باب اعمال کا اعتبار نیت کے ساتھ ہی	۲۷
باب دین خیر خواہی یعنے خیر خواہی	۲۸
کتاب العلم	
باب علم کی فضیلت میں	۱
باب کوئی سوال کرے علم سے	۱
باب افادۂ علم میں اپنی آواز بلند کرنی	۱
باب تین قولوں کے بیانمیں جو محدث کہے	۲
باب پیشوا متعلمین سے امتحان لینا	۲
باب شاگرد اپنے شیخ کو حدیث سنانیکے بیان	۳
باب مناولہ کے بیان میں	۴
باب اہل علم علم لکھ بھیجنے کے بیانمیں	۵
باب مجلس علم میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھے	۶
باب حدیث بہت یاد رکھنے والے	۶
باب علم کی فضیلت میں	۶
باب علم بیان کرنیمیں سامعوں کو ملال نہ دینگی	۷
باب وعظ کیواسطے ایک روز مقرر کرنا	۸
باب اللہ تعالیٰ جسکا خیر چاہے اسکو دین میں سمجھ	۸
باب علم کو فہم کرنیکے بیان میں	۸
باب علم میں غبطہ یعنے رشک کرنا جائز	۹
باب حضرت موسیٰ خضر کے طلب میں جانا	۹
باب حضرت عبد اللہ بن عباس کے حقیقی دعا کی	۹
باب نابالغ سے قبول روایت کب درست	۹
باب طلب علم کے لئے نکلنے کے بیان میں	۱۰
باب علم پر رہنے اور دوسروں کو برانیکی فضیلت	۱۰
باب علم کی فضیلت میں	۱۱
باب ہوا پرستی کی حالت میں فتویٰ دینا جائز	۱۱
باب سوالیکے جوابمیں ہاتھ یا سر سے اشارہ کرنا	۱۲
باب ایمان اور علم کو یاد رکھنے کی تحریص دینی	۱۳
باب فضل ایک مسئلہ دریافت کرنیکے لئے سفر کرنا	۱۳
باب کسب علم میں دو شخص باری مقرر کرنی	۱۴
باب تبویب وتعلیم کے وقت عصہ کرنا	۱۴
باب دوزانو بیٹھنا امام یا محدث کے پاس	۱۵
باب حدیث کا اعادہ تین بار کرنے تا سمجھ میں	۱۵
باب مرد اپنی بی بی اور کنیز کو تعلیم کرنا	۱۶
باب عورات کو وعظ ونصیحت کرنی	۱۶
باب حدیث سننے کی تحریص	۱۷
باب علم لوگوں سے کسطرح قبض کیا جائیگا	۱۷
باب عورتوں کی تعلیم وتبویب کے لئے ایک روز علیحدہ	۱۷
باب معلم سے ایک بات سنے اور سمجھ میں نہ آوے پھر	۱۸
باب علم کی مجلس میں جو سنے وہ غایب کو	۱۸
باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کا گناہ	۱۹
باب علم دین کا لکھنا	۲۰
باب افادۂ علم اور وعظ کے لئے مناسب وقت	۲۲
باب علم کا بیان کرنا شب کے وقت	۲۳
باب علم دین یاد رکھنے میں	۲۳
باب علما کی مجلس میں سامعوں کی خوشی	۲۴
باب علم کون زیادہ رہے حاشیہ پر بحث	۲۴
باب عالم بیٹھا ہوا اور سایل کھڑا ہوا حال	۲۷
باب سایل کا پوچھنا رمی جمار کے وقت	۲۷
باب دنیا میں کریہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا	۲۷
باد ترک کرنا بعض امور مختار کا لوگ سمجھنے کے	۲۸
باب علم کے ساتھ ایک قوم کو خاص کرنا	۲۸
باب علم حاصل کرنے میں حیا	۲۹
باب حیا کا سایل پوچھنے آپ جواب کیا	۳۰
باب علم کا ذکر مسجد میں	۳۰
باب جواب دینا سایل کو وہ جو پوچھا ہو	
فہرست جلد ثانی	
کتاب الوضو	
باب بیانمیں آیۂ فاغسلوا وجوہکم کے	۱
باب بیانمیں کہ نماز بغیر طہارت نہیں قبول	۱
باب وضو کی فضیلت میں	۱
باب شک کرکے وضو کا اعادہ نکرے	۲
باب وضو میں جواز تخفیف کا بیان	۲
باب وضو تمام اور کامل کرنیکا بیان	۳
باب منہ اور سر دو ہاتھ ایک کف پانی سے	۳
باب ہر حال میں بسم اللہ کہنا اور ترک کا	۳
باب قضاے حاجت کو جانیکے وقت کیا کہے	۴
باب بیت الخلا کو جانیکے وقت پانی	۴
باب بول وہرار کے وقت منہ یا قبلہ	۷
باب قضاے حاجت دو اینٹ پر	۷
باب عورات قضاے حاجت کے لیے نکلنے	۷
باب گھر وبیابان قضاے حاجت کرنیکا بیان	۷
باب قضاے حاجت کے بعد پانی دینیکا	۷
باب طہارت کے لئے پانی دوسرا شخص لیجا کر	۷
باب قضاے حاجت کے لئے صحرا میں جانیکے وقت	۷
باب استنجا کرنا دیلوں اور پانی سے	۷

باب بیدہے ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہی ۷
باب بیتا کے وقت بیدہے ہاتھ سے عضو خصوص ۸
باب ڈھیلے اور پتھر سے استنجا کرنیکا حکم ۸
باب گوبر سے استنجا کرنیکا حکم ۸
باب وضو میں ایک ایک بار دھونیکا بیان ۸
باب وضو میں اعضا دو بار دھونیکا بیان ۸
باب وضو میں اعضا تین تین بار دھونیکا بیان ۹
باب وضو میں ناک جھونکنے کے بیان میں ۹
باب وضو میں ہر دو پائوں دھونے اور مسح کرنے کے بیان میں ۱۰
باب وضو میں کلی کرنے کے بیان میں ۱۰
باب وضو میں پائوں کے ایڑیاں دھونیکا بیان ۱۰
باب ہر دو پائوں دھونیکا حکم جب نعلین میں ہو ۱۱
باب وضو اور غسل میں اول بیدہے طرف سے شروع ۱۱
باب وضو کا پانی دھونہ بتا جب وقت نزدیک ۱۲
باب حکم ہیں اس پانی کے جس سے بال دھوئے ہوں ۱۲
باب اس مرد کا کیا حکم ہی جو اپنے مضاجع کو وضو کرا ۱۶
باب حدث اصغر کے بعد قرآن پڑھنے اور سلام کرنے ۱۶
باب وضو کرنا سخت غشی سے ۱۷
باب تمام سر کا مسح امام مالک کے پاس واجب ہے ۱۸
باب ہر دو پائوں ٹخنوں تک دھونیکے بیان میں ۱۹
باب وضو کا پانی جو بچا ہوا سکے استعمال کا حکم ۱۹
باب مسح سر ایکبار کرنے میں ۲۰
باب وضو کرنا مرد کا اپنی عورت کے ساتھ ۲۱
باب حضرت اپنے وضو کا پانی بیہوش پڑا ہے ۲۱
باب وضو اور غسل کرنے میں تقاطر طرف ۲۱
باب تانبے کے برتن سے وضو کا جواز ۲۲
باب مد سے وضو کرنے کا بیان ۲۲
باب پائوں دھونیکے عوض مسح خفین ۲۳
وشیو کا وجوب وضو میں پائوں نہیں دھوتے
باب داخل کرنا پائوں کا موزہ خفین جب پاک ہو ۲۳
باب وضو کر کیا گوشت اور ستو کھاے ۲۴
باب ستو کھاے بعد کلی کرنا نہ وضو ۲۴
باب پیشاب کے وقت پردہ نہ لینا کبیرہ ہی ۲۴
باب دودھ پینے سے مضمضہ کرنیکا بیان ۲۵
باب خواب کے بعد وضو واجب ہے ۲۵
باب بغیر حدث کے بھی وضو ماثور ہے ۲۶
باب ایک جنگلی مسجد میں پیشاب کیا ۲۷
باب مسجد میں پیشاب پر پانی ڈالوانا ۲۷
باب بچوں کا پیشاب دھونیکے بیان میں ۲۸
باب کھڑے رہکر پیشاب کرنے کا حکم ۲۸
باب اپنے مضاجع کے پاس پیشاب کرنیکے وقت ۲۸
باب پیشاب کرنا گھوڑ پر کسی قوم کے ۲۸
باب لہو کو دھونے کے بیان میں ۲۹
باب منی کو دھونے اور ملنے کے بیان میں ۲۹
باب منی اور لہو کا اثر دھوے پر باقی ہو تو ۳۰
باب اونٹ کا پیشاب جمہور علما کے پاس نجس ۳۰
باب نجاست گھی یا پانی میں پڑی تو ۳۱
باب کھڑے پانی میں پیشاب کرنیکے حکم میں ۳۲
باب مصلی کی پشت پر نجاست ڈالی جاوے تو ۳۲
باب آب دہن آب چشمہ کے میں ہو تو ۳۳
باب وضو جایز ہونے میں نبیذ یا کھجی کے ۳۳
باب عورت اپنے باپ کے منہ سے لہو کا ۳۴
باب مسواک کرنے کے بیان میں ۳۴
باب مسواک پہلے اسکو دین جو عمر میں بڑا ہو ۳۵
باب وضو سے سونیکے ثواب میں ۳۵

کتاب الغسل

باب غسل سے آگے وضو کرنا سنت ہی ۳۶
باب مرد اپنی عورت کے ساتھ ایک ظرف ۳۷
باب غسل کرنے میں ایک صاع پانی سے ۳۷
باب سر پر تین بار پانی ڈالنے میں ۳۸
باب ایکبار غسل کرنیکے بیان میں ۳۸
باب منہ اور ناک میں پانی لینے کے بیان ۳۹
باب غسل کرینوالا ہاتھ کو مٹی سے ملے ۴۰
باب جنب اپنا ہاتھ دھونیکے آگے پانی میں ۴۰
باب غسل میں اپنے بید سے ہاتھ پائیں ۴۰
باب وضو غسل کے اعضا بی دیر تر ہونا جایز ۴۱
باب جسنے اپنی عورت سے دو بار جمع کرے ۴۱
باب ریدی نکلنے سے وضو کرنا چاہیے ۴۲
باب خوشبوی بدن پر ملے بعد غسل کرنا جایز ۴۲
باب سر کے بال کا خلال کرنیکے بیان میں ۴۳
باب غسل میں وضو کرے بعد وضو کے اعضا ۴۳
باب کوئی شخص جب مسجد میں یاد کرے کہ میں جنب ۴۳
باب ہر دو ہاتھ غسل کے پانی سے جھٹکنے کے ۴۴
باب غسل سر کے بید سے جانب سے آغاز کرنے ۴۴
باب تنہا برہنہ غسل کرنا جایز ہی یا نہ ۴۴
باب غسل میں لوگوں سے پردہ لینے کا حکم ۴۶
باب عورت کے احتلام کے بیان میں ۴۶
باب جنب کا پسینہ پاک ہے ۴۶
باب جب گھر سے نکلنا بازار وغیرہ میں جانا ۴۶
باب جنب کا گھر میں رہنا وضو کے ساتھ جایز ہی ۴۷
باب جنب سونا چاہا تو وضو کرے ۴۷
باب مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں ۴۸

کتاب الحیض

باب ابتدا حیض کا کس طرح پر ہے ۴۹
باب حکم میں نفاس کے یہانتک حیض کے ۵۰
باب حایضہ اپنے مرد کا سر دھونے کنگھی کرنیکا حکم ۵۰
باب مرد اپنی عورت حایضہ کے گود میں ۵۱
باب نفاس کا اطلاق حیض پر جایز ہی ۵۱
باب چھوتا مرد کا حایضہ کو روا ہی ۵۱
باب حایضہ روزہ نہ رکھنے کا حکم ۵۲
باب حایضہ حج کے سب مناسک ادا کرے ۵۳
باب استحاضہ کے بیان میں ۵۴
باب خون حیض دھونے کے بیان میں ۵۴
باب استحاضہ والی عورت معتکف ہو تو حکم ۵۴
باب حیض کے کپڑے سے عورت نماز پڑھنے ۵۵
باب عورت حیض سے غسل کرنیکے وقت خوشبو ۵۵
باب جب عورت حیض سے پاک ہوا اپنا ملنا مستحب ۵۶
باب غسل حیض کے بیان میں ۵۶
باب حیض سے غسل کرنیکے وقت سر کا کھولنا ۵۶
باب حیض سے غسل کرنیکے وقت چوٹی ۵۷
باب مخلقہ وغیر مخلقہ کے بیان میں ۵۷
باب حایضہ کا احرام اور عمرہ صحیح ہی یا نہ ۵۸
باب حیض کے آنے اور جانیکے بیان میں ۵۸
باب حایضہ نماز ادا نکرے ۵۸
باب حایضہ کے ساتھ سونا جایز ہی ۵۹
باب حیض کے لیے جدا کپڑے رکھے ۵۹
باب حایضہ عیدین اور نماز استسقا میں ۵۹
باب جب عورت ایک مہینے میں تین بار حیض ۶۰
باب ایام حیض کے سوا اور دونوں میں ۶۰
باب حایضہ کو طواف افاضہ کے سوا دوسرا طواف ۶۱
باب حال میں اس استحاضہ کے کہ دیکھے طہر کی ۶۲
باب نفاس والی پر نماز جنازہ کسطرح پڑھا جاتا ہے ۶۲

کتاب التیمم

باب مصلی جب پانی پاوے نماز توڑ ۶۴
باب تیمم غیر سفر میں جایز ہی نہ پانی کی ۶۵
باب تیمم کرینوالا لاٹھی پر ضرب کیا بعد ۶۵
باب تیمم ہمنہ اور ہر دو کہنی تک کیوں ۶۶
باب پاک مٹی مسلمان کا آب وضو ہی ۶۷
باب بیمار کو جب شدت مرض یا موت کا خوف ۶۹
باب تیمم کا در حالیکہ وہ ایک فرسخ ہو ۷۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّيْنَ مِنْ بَعْدِهٖ یہ باب اس بیان میں ہے کہ کسطرح پر ہوئی ابتداء وحی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف۔ اور بیان میں قول خدا کے جو فرمایا یحقیق وحی کی ہم نے تیرے طرف۔ جیسا کہ وحی کی ہمنے طرف نوح کے اور طرف ان پیغمبروں کے جو انکے بعد ہوئے **ف** اس کتاب کا مؤلف امام بخاری علیہ الرحمہ نے پہلا باب اس حدیث کا شہرایا جو شروع نزول وحی کے بیان میں آئی ہیں۔ وہ بھی آیات قرآنی و کلام ربانی سے آغاز کیا۔ اور کلام خدا و کلام رسول پر اپنے کلام کو مقدم رکھا تا اس کتاب فیض نصاب کو اس کلام پاک کے یمن و برکات حاصل ہوں۔ اور وحی الٰہی ایک ایسا امر عظیم ہی کہ انبیاء کے ساتھ خاص ہی۔ اور اس آیت کے بعد اس کتاب کی تالیف حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ آغاز کی۔ اس لئے ہر عمل کی قبولیت کا مدار نیت پر ہی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ حدیث کی ہم سے جامع اس کتاب کا ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل ابن ابراہیم بخاری نے اور اسنے کہا حدیث کی ہم سے حمیدی نے۔ اسنے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید انصاری نے۔ اسنے کہا خبر دی مجھکو محمد بن ابراہیم تیمی نے مقرر اسنے علقمہ بن وقاص لیثی سے کہ وہ کہتا تھا کہ سنا میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے بالائے منبر مسجد نبوی میں کہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے۔ سوائے اسکے نہیں کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ یعنے عمل کا ثواب نہیں ملتا یا عمل مقبول نہیں ہوتا ہی مگر نیت کے ساتھ **وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ** اور حاصل نہیں کسی مرد کو اسکے عمل سے مگر اسنے جو نیت کی ہی۔ پس جسکی ہجرت اللہ کے اور اسکے رسول کے طرف ہو تو اسکی ہجرت طرف اللہ اور اسکے رسول کے ہی۔ اور جسکی ہجرت دنیا کے طرف ہو اپنے اسکو یا ہجرت کرے طرف ایک عورت کے کہ نکاح کرے اسکو۔ پس ہجرت اسکی اسی چیز کے طرف ہی جسکے طرف ہجرت کی ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا امام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مقرر حارث بن ہشام نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کسطرح آتی ہی آپ پر وحی پس حضرت نے فرمایا کہ کبھی کبھی آتی ہی مجھ پر وحی آواز جرس کے مانند۔ اور وہ مجھ پر بہت سخت ہی۔ اور کبھی صورت لیتا ہی میرے واسطے فرشتہ ایک مرد کی پس کلام کرتا ہی مجھ سے۔ پس یاد کر لیتا ہوں میں اس چیز کو جو وہ کہتا ہی۔ کہا بی بی عایشہ نے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہی جسنازل ہوتی وحی اس جناب پر سرد موسم میں پس جب منقطع ہوتی۔ یعنے جب حضرت کو اس حالت سے واعت ہاتھ دیتی تب آپ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہوتا **حَدَّثَنَا** يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پہلے جو شروع کیے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ سچے کے قسم رؤیا صالحہ تھا عالم خواب میں یعنے سچا خواب اور تھے حضرت نہیں دیکھتے کوئی خواب مگر ظاہر ہوتی وہی تاکہ جو خواب میں دیکھے ہیں مانند سپیدی
صبح صادق کے ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى
أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ پھر دوست رکھی گئی آپ کی طرف خلوت اور
گوشہ گیری۔ اور تھے خلوت کرتے غار حرا میں۔ پس عبادت کرتے تھے اسمیں کئی راتیں اپنے اہل و عیال کی طرف آنیکے آگے۔ یعنے چند روز اس غار میں رہتے پھر دو دن کو
تشریف لاتے پھر توشہ لیکے اسی غار کے طرف تشریف لیجاتے۔ یہاں تک کہ آیا اسکے طرف حکم حق۔ درحالیکہ وہ غار حرا میں تھے۔ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ
مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي
الثَّانِيَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي پس آیا آپ کے پاس فرشتہ یعنے جبرئیل
پس کہا آپسے کہ پڑھو۔ آپنے کہا کہ میں نہیں ہوں پڑھنے والا۔ حضرت نے فرمایا کہ پس پکڑا مجھکو جبرئیل نے پس دبایا مجھکو یہاں تک کہ مجھکو طاقت نہ رہی۔ پس مجھکو چھوڑ دیا
مجھکو۔ اور کہا کہ پڑھ۔ پس کہا میں نے کہ میں نہیں ہوں پڑھنے والا۔ پس پکڑا مجھکو دوسری بار۔ پھر گھونٹا مجھکو۔ پس کہا پڑھ۔ پس کہا میں نے کہ میں نہیں پڑھنے والا
حضرت نے فرمایا پس پکڑا مجھکو۔ پس دبایا مجھکو تیسری بار پھر چھوڑا مجھکو۔ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ پس کہا پڑھ نام سے اپنے پروردگار کے جسنے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پڑھ اور پروردگار تیرا
بڑا کریم ہی وہ پروردگار ایسا جسنے تعلیم فرمایا انسان کو قلم کے واسطے سکھایا آدمی کو جو نہ جانتا تھا۔ ف جب جبرئیل نے تیسری بار حضرت کو اپنے سینے سے
لگا کے دبایا ایک تاثیر ایسی ہوئی کہ وہ پانچوں آیتیں بے اختیار آپ کی زبان مبارک جاری ہوئیں۔ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ
فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا
الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ پھر رجعت کی حضرت نے ان آیتوں کے ساتھ جو یاد ہو گئیں تھیں اور اسوقت لرزاں تھا قلب مبارک آپکا۔ پس داخل ہوئے
اُپر بی بی خدیجہ کے جو خویلد کی بیٹی اور حضرت کی بی بی تھیں پس فرمایا کہ لحاف اڑھاؤ مجھے لحاف اڑھاؤ مجھے پس اڑھایا گیا مجھے پس اڑھایا گیا اور موقوف ہوا آپ
سے وہ لرزہ۔ پس کہا بی بی خدیجہ سے وہ ماجرا اور خبر جو ہوئی اسکو۔ اور فرمایا مقرر میں نے خوف کیا اپنے جان پر۔ پس بی بی خدیجہ نے کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ ہرگز رسوا نہ کریگا آپ کو اللہ
کیونکہ مقرر آپ خوشیوں کے ساتھ صلہ رحمی اور یتیموں اور بیکسوں کی بار برداری اور مہمانوں کی مہمانداری کرتے ہو اور مدد کرتے ہو لوگوں کے حادثات میں حق پر نہ باطل پر فَانْطَلَقَتْ
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ
الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ پھر لیگئیں بی بی خدیجہ حضرت کو ورقہ بن نوفل بن اسد
بن عبد العزیٰ کے پاس جو خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا۔ اور تھا وہ مرد نصرانی ایام جاہلیت میں یعنے بت پرستوں کے زمانے کے دین عیسوی قبول کیا تھا۔ اور تھا وہ لکھا کرتا کتاب عبرانی پس لکھتا تھا
انجیل عبرانی میں جو چاہتا اللہ کہ لکھے۔ اور تھا لکھا کرتا کتاب عبرانی اور لکھتا انجیل عربی میں یعنے انجیل کا ترجمہ عربی میں کرتا جسقدر کہ چاہتا اللہ کہ لکھے۔ اور تھا وہ قریب بودا اور ہو گیا تھا نابینا
فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي
يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ۔ پس کہا اسکو بی بی خدیجہ نے کہ اے میرے چچازاد سن تو
بھتیجے سے کہ کہا کہتے ہیں پس کہا ورقہ نے حضرت سے کہ اے میرے بھتیجے کیا دیکھا ہے پس خبر دی اسکو حضرت نے جو دیکھا تھا پس کہا آپ سے ورقہ نے کہ یہ وہی ناموس ہے جو اتارا تھا اللہ نے

وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ وَھُوَ یُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَۃِ الْوَحْیِ فَقَالَ فِیْ حَدِیْثِہٖ بَیْنَا اَنَا اَمْشِیْ اِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَآءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِیْ فَاِذَا الْمَلَکُ الَّذِیْ جَآءَنِیْ بِحِرَآءٍ جَالِسٌ عَلٰی کُرْسِیٍّ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْہُ فَرَجَعْتُ مِنْہُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ قَالَ اَبُوْسَلَمَۃَ وَھِیَ الْاَوْثَانُ ثُمَّ حَمِیَ الْوَحْیُ وَتَتَابَعَ

ابن شہاب نے کہا ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ خبر دی مجھکو جابر بن عبداللہ انصاری نے کہ حضرت فترت وحی کا بیان کرتے تھے سو وہ کہا کہ دیتا اس حال کے کہ میں راہ سے چلا تھا یکایک سنی میں نے ایک آواز آسمان سے پس میں نے بلند کی نظر اپنی سو دیکھا کیا ہوں کہ وہی فرشتہ ہی جو آیا تھا میرے پاس کوہ حرا پر کہ بیٹھا ہی ایک کرسی پر کہ وہ معلق ہی درمیان آسمان و زمین کے پس گھبرایا میں اس سے پس لوٹ آیا میں نے اپنے مکان کی طرف پس کہا میں نے کہ کپڑا اڑھاؤ اڑھاؤ مجھے پس نازل کی اللہ نے سورۂ مدثر کے یہ آیتیں کہ جسکے معنے یہ ہیں ای لحاف میں لپٹنے والے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور گندگی کو چھوڑ دے۔ فَحَمِیَ الْوَحْیُ پس پیا پے گرم ہوا وحی کا یعنے سورۂ اقرا کے پانچ آیتیں اترنے کے بعد تین سال تک بند ہو گئی اسکے بعد سورۂ مدثر کی آیتیں شرف نزول پائیں۔ پھر وحی پیا پے آنے لگی تَابَعَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ وَاَبُوْصَالِحٍ وَتَابَعَہٗ ھِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ متابعت کی یحییٰ کی عبداللہ بن یوسف اور ابو صالح نے یعنے جیسا کہ یحییٰ نے لیث سے اس حدیث کی روایت کی ہمہ ہر دو راوی بھی اس سے روایت کی ہیں اور متابعت کی ہی عقیل کی جو ابن شہاب سے روایت کی ہی ہلال بن رداد نے زہری سے جو وہی ابن شہاب ہی تابعہ عبداللہ کی ضمیر یحییٰ کی طرف راجع ہی۔ اور تابعہ ہلال کی ضمیر عقیل کے طرف۔ وَقَالَ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَاَوْرَدَہٗ

حدثنا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَبِیْ عَآئِشَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِیْلِ شِدَّۃً وَکَانَ مِمَّا یُحَرِّکُ شَفَتَیْہِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَاَنَا اُحَرِّکُھُمَا لَکَ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَرِّکُھُمَا وَقَالَ سَعِیْدٌ اَنَا اُحَرِّکُھُمَا کَمَا رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یُحَرِّکُھُمَا فَحَرَّکَ شَفَتَیْہِ بخاری اسناد مسطورہ آیت مذکورہ کی تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جو ایک دشواری پاتے نزول آیات قرآنی سے سو ہلاتے اپنے ہر دو لب۔ یعنے جبرئیل جو آیتیں پڑھتے ان کے ساتھ آپ بھی ہر دو لب ہلاتے تا فراموش نہ ہو جاویں پس ابن عباس سے سعید بن جبیر نے کہا کیا میں اپنے ہر دو لب ہلاؤں تجھے بتلانے کے لئے جیسا تھے حضرت ہلاتے اپنے ہر دو لب۔ اور سعید بن جبیر نے موسیٰ سے کہا کہ میں ہلاؤں اپنے ہر دو لب جیسا کہ دیکھا ہوں ابن عباس سے پس ہلائے اپنے ہر دو لب۔ غرض جب حضرت ہوا چاہتے اندیشہ سے لب مبارک ہلاتے تھے۔ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی پس نازل کی اللہ نے اپنی تسلی کے لئے یہ آیت لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ہلا تو اسکے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو سیکھے اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ وہ تو ہمارے ذمے پر ہی اسکو سمیت رکھنا اور پڑھانا قَالَ جَمْعُہٗ لَکَ فِیْ صَدْرِکَ وَتَقْرَاَہٗ کہا ابن عباس نے اسکی تفسیر میں جمع کرنا اسکا تیرے لئے سینے میں تیرے اور پڑھوانا اسکا فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ جب ہم پڑھنے لگیں تو ساتھ رہ اسکے پڑھنے کے۔ یعنے جبرئیل کے پیروی کر تو اسکے پڑھنے کی یعنے جبرئیل پڑھے تب تو پڑھ اسکے بعد تو پڑھا کر قَالَ فَاسْتَمِعْ لَہٗ وَاَنْصِتْ ابن عباس فَاتَّبِعْ کی تفسیر میں کہا پس تو سن اسکو اور خاموش رہ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ پھر مقرر ہمارے ذمے پر ہی بیان اسکا ابن عباس کے بیان کی تفسیر قرات کے ساتھ کی ہی چنانچہ کہا ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا اَنْ تَقْرَاَہٗ پھر ہمارے ذمے پر ہی یہ کہ پڑھے تو اسکو لاکن دوسرے مفسرین نے کہا ہی کہ بیان سے آیتوں کی معانی اور مشکلات و مبہمات حل کرنی ہی۔ یعنے اے میرے رسول مقبول قرآن کریم بھول جانیکا اندیشہ نہ کیجئے پڑھنے کے وقت خاموش رہ کے سنا کیجئے اسکو تیرے سینۂ پاک میں جمع کرنا اور تیرے حافظہ میں اسکو محفوظ و مستقر کر دینا۔ اور جیسا تو نے جبرئیل سے سنا ہو انہیں مخارج اور شد و مد کی رعایت سے جب چاہے تیری زبان مبارک سے پڑھوانا اور ان آیتوں کی معانی اور حل مشکلات تیرے سے بیان کروانا یہ سب باتیں ہمارے ذمے پر ہیں تو اس بات سے خاطر جمع رہ۔ پس جب بارگاہ الٰہی جلشانہ سے اسکو تسکین و طمانیت حاصل ہو گئی فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ اِذَا اَتَاہُ جِبْرِیْلُ اِسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِیْلُ قَرَاَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا قَرَاَہُ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد حضرت کا یہ حال تھا کہ جب جبرئیل آتے آپ کے پاس اور قرآن پڑھتے حضرت اسکو فقط سنا کرتے پھر جس وقت جاتے جبرئیل حضرت اسکو پڑھتے جیسا پڑھا ہوا سکو جبرئیل

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح

وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ وَمَعْمَرٌ نَحْوَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بخاری کہتے ہیں کہ ہم سے بشر بن محمد نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ نے کہا خبر دی ہم کو یونس نے زہری سے۔ اور کہا حدیث کی ہم سے بشر بن محمد نے باسناد مذکورہ زہری سے۔ امام قسطلانی نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ نسخہ فرع میں جو اصل کے مطابق ہے قال کے بدلے حرف ح مسطور ہے۔ اور اس کتاب کا شارح شیخ نور الحق دہلوی نے کہا کہ یہ نسخہ جواب سے پیش نظر ہے اور اسکی صحت پر پورا اعتماد ہے یہیں حرف ح اور لفظ قال ہر دو جمع کیا ہے **تنبیہ** جاننا چاہئے کہ اہل حدیث کا معمول ہے کہ جب ایک سند سے دوسری سند کی طرف انتقال کرتے ہیں تو ہر دو سند کے درمیان حرف حا، مہملہ اس صورت پر لکھتے ہیں ح جیسا کہ امام بخاری نے اس حدیث کو زہری سے دو طریق پر روایت کیا ہے۔ اول عبدان سے اور اسنے یونس سے اور اسنے زہری سے۔ دوسری طریق بشر عبداللہ سے اور عبداللہ یونس اور معمر سے اور دونوں زہری سے۔ اور مشہور اس پر ہیں کہ یہ حائل تحویل سے ماخوذ ہے۔ اور ایک جماعت کہتی ہے کہ حائل سے ماخوذ ہے جو دو چیز کے درمیان ہو اور بعضوں نے کہا کہ اشارہ صحیح کا ہے۔ بہر تقدیر فائدہ وہی ہے جو کہ ہوا۔ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْاٰنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ابن عباس نے کہا کہ پیغمبر خدا سب لوگوں سے سخی زیادہ تھے بہت جود و بخشش کرنیوالے رمضان میں جب ملاقات کرتے آپ سے جبرئیل اور تھے جبرئیل ملاقات کرتے آپ سے رمضان کی ہر شب میں۔ اور مدارست کرتے آپ پر قرآن کا۔ یعنے قرآن پڑھتے حضرت کو سناتے۔ پس البتہ تھے پیغمبر خدا بہت جود و سخاوت کرنیوالے نیکیوں میں بادِ روان سے بھی زیادہ۔ یعنے وہ بارا جو ہمیشہ بہتا ہے اور ہر شخص سے فائدہ اٹھاتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ بادِ روان وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش برسانے کے لئے بھیجتا ہے اور اس سے سب خلق کو فائدہ پہنچتا ہے **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا اَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا تَرْجُمَانَهُ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ اَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ اَدْنُوهُ مِنِّي وَقَرِّبُوا اَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ اَنْ يَاْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ اَوَّلُ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ اَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتْبَعُونَهُ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ فَاِذَا يَاْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ اٰبَاؤُكُمْ وَيَاْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ روایت کی عبداللہ بن عباس نے کہ خبر دی انکو ابو سفیان بن حرب نے کہ ہرقل جو روم کا بادشاہ تھا کسیکے ہاتھ بھیجا ابو سفیان قریش کے سوداگروں کی ایک جماعت کے ساتھ جب شام کی طرف گیا تھا ان دنوں جو صلح ٹھہرائی تھی ابو سفیان اور کفار قریش کے ساتھ حدیبیہ میں صلح کی تھی اور ان دنوں ابو سفیان اور وہ تجار قریش ایلیا کے شہر میں اترے تھے سو ہرقل نے انکو بلوایا وے سب اسکے پاس گئے اسوقت اسکی مجلس میں روم کے عمدگان اسکے اطراف بیٹھے ہوئے تھے جب یہ جماعت اسکی مجلس میں گئی ہرقل انکو اپنے نزدیک بلوایا۔ اور اپنے مترجم کو بھی بلوایا تا ان سے عربی بات کرے اور آپکو رومی زبان سمجھاوے پھر اس قریش کی جماعت کے ساتھ خطاب کرکے کہا کہ تمھارے سے کون قریب تر ہے نسب کی رو سے اس مرد کے ساتھ جو نبوت کا دعوی کرتا ہے ابو سفیان نے کہا کہ نسب کے جہت سے ان سب میں قریب تر ہوں ہرقل نے کہا کہ ابو سفیان کو میرے نزدیک لاؤ اور اسکی جماعت کو بھی اسکے

نزدیک کرو اسکی پیٹھ سے کھرچ کر پھر اپنے مترجم سے کہا کہ تو ان لوگوں سے بول کہ میں ابوسفیان سے اس مرد کا احوال پوچھتا ہوں اگر یہ کچھ جھوٹ کہے تم اسکو جھٹلاؤ۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی اگر مجھے اسبات کی حیا نہ ہوتی کہ مجھے جھٹلاویگے البتہ دشمنی سے جھوٹ کہا ہوتا پھر قل نے حضرت کے احوال سے پہلا سوال جو میرے سے کیا یہی تھا کہ اس مرد کا نسب تمہارے درمیان کیسا ہے میں نے کہا کہ وہ ہمارے درمیان عالی نسب ہے۔ پھر ہرقل نے پوچھا کہ اس مرد کے آگے تم سے کسی نے ایسی بات کہی تھی یعنے ایسا نبوت کا دعوا کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں پھر اسنے پوچھا کہ اسکے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں پھر وہ پوچھا کہ لوگ جو اسکے تابع ہوئے ہیں کیا اشراف ہیں یا ضعیف و ناتوان۔ میں نے کہا ضعفا و مساکین اور کم عمر لوگ ہیں یہاں اشراف سے مراد اہل نخوت و تکبر ہیں نہ بزرگ قوم کیونکہ خلفاء اربعہ اور کئی صحابہ جو حسب و نسب اور دوسرے فضائل میں قریش کے بڑے شرفا تھے اسکے آگے ہی ایمان سے مشرف ہوئے اور ابوسفیان بھی اپنے شرف نسب کا قایل تھا اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ اشراف سے مراد اکثر اور اغلب ہی پھر سوال کیا کہ جو لوگ اسکے تابع ہوئے ہیں کیا وہ روز بروز زیادہ ہوا کرتے ہیں یا کم میں نے کہا کم نہیں زیادہ ہوتے جاتے ہیں پھر سوال کیا کہ اسکے تابعوں سے دین میں داخل ہونے پر پھر کر اسنے کوئی بدل جاتا ہی میں نے کہا نہیں پھر وہ پوچھا کہ یہ پیغمبری کا دعوا کرنیکے آگے کبھی تم نے اسپر جھوٹ کی تہمت کی تھی یعنے کبھی وہ جھوٹ کہا تھا میں نے کہا نہیں پھر وہ پوچھا کہ کیا وہ کچھ عہد یعنے مکر کرتا ہی میں نے کہا نہیں اور ہم ایک مدت دراز سے اس سے جدا ہیں سو ہم نہیں جانتے ہیں کہ اس جدائی کے ایام میں وہ کیا کرتا ہی ابوسفیان کہتا ہی کہ مجھے کہنے کا اسباب میں حضرت کی تنقیص میں اسکے سوا کوئی بات کہوں۔ پھر وہ کہا کیا تم اسکے ساتھ جنگ و قتال سے پیش آئے ہو میں نے کہا ہاں پھر وہ پوچھا کہ تمہارا قتال اسکے ساتھ کیسا تھا یعنے غلبہ کسکو تھا میں نے کہا قتال ہمارے اور اسکے درمیان ایسا تھا کہ کبھی فتح و ظفر اسکو اور کبھی ہمکو۔ پھر اسنے پوچھا کہ وہ تمکو کیا حکم کرتا ہی میں نے کہا وہ حکم کرتا ہی کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اور اسکو ایک جانو اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمہارے باپ دادے جو کہتے ہیں اسکو چھوڑ دو۔ اور نماز پڑھنے کا اور سچی بات کہنے کا اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرنیکا اور خویشوں سے صلہ رحمی کرنیکا حکم کرتا ہی۔

فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ - فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سُخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا - وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ - وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ

کہا کہ تو ابوسفیان کو بول کہ میں اس مرد کا نسب تیرے سے پوچھا تو تو نے کہا کہ وہ ہمارے میں عالی نسب ہی۔ اب جاننا چاہیئے کہ ہر اپنے قوم میں شریف تر نسب سے مبعوث ہوتے ہیں اور میں پوچھا کہ اس مرد کے آگے کسی نے تمھارے سے ایسی بات کہی تھی یعنے نبوت کا دعوا کیا تھا تو نے کہا نہیں اگر اسکے آگے کوئی یہہ دعوی کیا ہوتا تو میں کہتا یہہ بھی اسکی تبعیت کرتا ہی اور میں تجھ سے پوچھا کہ آیا اسکے آباؤ سے کوئی بادشاہ ہوا ہی تو نے کہا نہیں اگر اسکے آباؤ سے کوئی صاحب سلطنت ہوتا تو میں کہتا کہ وہ اپنے باپ کی ریاست طلبی کے لئے یہہ دعوا کرتا ہی اور میں تجھ سے پوچھا کہ اسکے آگے کبھی تم نے اسپر جھوٹ کی تہمت کی تھی تو نے کہا نہیں کہ جسنے خلق کے ساتھ جھوٹ نہ کہے وہ حقتعالی پر کیسا جھوٹ کہیگا۔ اور میں تجھ سے پوچھا کہ اشراف و اکابر اسکے تابع ہوئے ہیں یا ضعفا و مساکین تو نے کہا ضعفا و مساکین ہیں معلوم کیجئے کہ اوایل میں انبیا کے تابع ایسے ہی لوگ ہوا کرتے ہیں اور میں تیرے سے پوچھا کہ اسکے اتباع روز بروز زیادہ ہوتے ہیں یا کم تو نے کہا کہ زیادہ ہوتے ہیں ایمان کا کاروبار ایسا ہی ہوا کرتا ہی اور میں تیرے سے پوچھا کہ کسیکے اسکے دین میں داخل ہونیکے بعد کراہت سے اسکے دین سے بدلا تو کہا نہیں جانتے کہ ایمان کا حال ایسا ہی ہی جب اسکی بشاشت دل میں سماتی ہی ایمان کی لذت و حلاوت روز بروز ترقی میں رہتی ہی اور

میں نے تیرسے پوچھا کہ کیا وہ کچھ غدر کرتا ہی تو نے بولا کہ نہیں ہمیشہ ہم ان کا حال ایسا ہی پاتے ہیں کہ غدر نہیں کرتے ہیں اور میں تیرسے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم کرتا ہی تو نے کہا کہ وہ یہ حکم کرتا ہی کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ ہم کو بتوں کی پرستش سے منع کرتا ہی اور وہ ہم کو حکم کرتا ہی نماز کا اور سچی بات کا اور پاکدامنی کا پس میں ابوسفیان سے سب احوال جو سنے کہا حق اور واقعی ہی تو یقین جانے کہ یہہ زمین جسپر میرے دونوں پاؤں ہیں یعنی بیت المقدس اور تمام ملک روم کا وہ جگہ تھوڑے عرصہ میں مالک ہو جائیگا میں نے جانا تھا کہ وہ پیغمبر ہوا ہی لاکن مجھکو یہہ گمان نہیں تھا کہ وہ تمہارے قوم سے نکلیگا پھر میں جانتا کہ پہنچونگا میں اسکے پاس البتہ تکلف کیا ہوتا اور جی چاہتا کہ میں اسکے پاؤں دھوؤں اور اگر میں اسکے نزدیک ہوتا البتہ اسکے قدم مبارک سے گرد و غبار جھٹکتا ہوتا پس حضرت کا مکتوب شریف جو آپنے دحیہ کلبی کے ہمراہ بصرے کے رئیس کے پاس بھیجا تھا اور اسنے اسکو ہرقل کے پاس روانہ کیا تھا ابوسفیان سے سوال و جواب کے بعد اسکو منگوایا اور پڑھا وہ مکتوب شریف یہی ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ - فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ یعنے یہہ مکتوب طرف تیرے محمد کے ہی جو بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہی طرف ہرقل کے جو روم کا بڑا ہی سلام ہو اسپر جو راہ ہدایت کا تابع ہوا بعد تجھکو بلاتا ہوں طرف کلمہ اسلام کے تو اسلام لا سلامتی پاویگا اور اللہ تعالے تجھکو دوہرا بدلہ دیویگا اگر تو اعراض سے پھیر لیگا تیرے رعیتوں اور تابعوں کا گناہ تجھپر ہوگا - ای کتاب والو آؤ طرف ایک بات کے یعنے کلمہ توحید کے طرف جو برابر ہی درمیان ہمارے اور تمہارے وہ یہہ ہی کہ عبادت نکریں ہم مگر اللہ تعالی کی اور شریک نہ کریں ہم ساتھ اسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑیں بعض ہمارے بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنے ہمارے بعض لوگ بعض لوگوں کو خدائی کے درجہ میں نہ پہنچاویں یعنے جیسی اللہ عزوجل کو ابن اللہ نہ کہے اور کسی چیز کے حلال و حرام ٹھہرانے میں احبار و رہبان کے تابع نہووے پس اگر پھیر جائیں یعنے اہل کتاب ان باتوں کو قبول نکریں تو ای مومنو تم ان سے کہدو کہ گواہ رہو اسپر کہ ہم مسلمان ہیں حکم الٰہی کے فرمانبردار ہیں قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ فَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ اَنَّهٗ يَخَافُهٗ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ اِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفٍ عَلٰى نَصَارٰى لَسْلِمٍ مُحَدِّثًا اَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ اِيْلِيَاءَ اَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بِطَارِقَتِهٖ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَاَلُوْهُ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فِيْمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ - قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ اِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَاْنُهُمْ وَاكْتُبْ اِلٰى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى اَمْرِهِمْ اُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ اَرْسَلَ بِهٖ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا اَمُخْتَتِنٌ هُوَ اَمْ لَا فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ فَحَدَّثُوْا اَنَّهٗ مُخْتَتِنٌ - وَسَاَلَهٗ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ - فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مُلْكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ اِلٰى صَاحِبٍ لَّهٗ بِرُوْمِيَةَ - وَكَانَ نَظِيْرُهٗ فِي الْعِلْمِ - وَسَارَ هِرَقْلُ اِلٰى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى اَتَاهُ كِتَابٌ مِّنْ صَاحِبِهٖ يُوَافِقُ رَاْيَ هِرَقْلَ عَلٰى خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِيْ دَسْكَرَةٍ لَّهٗ بِحِمْصَ ثُمَّ اَمَرَ بِاَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَاَنْ يَّثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوْا هٰذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوْا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ اِلَى الْاَبْوَابِ فَوَجَدُوْهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَاٰى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَاَيِسَ مِنَ الْاِيْمَانِ قَالَ رُدُّوْهُمْ عَلَيَّ - وَقَالَ اِنِّيْ قُلْتُ مَقَالَتِيْ اٰنِفًا اَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَقَدْ رَاَيْتُ - فَسَجَدُوْا لَهٗ وَرَضُوْا عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ شَاْنِ هِرَقْلَ - ابوسفیان نے کہا کہ ہرقل نے جو کہنا تھا کہا اور اس مکتوب شریف کے پڑھنے سے فارغ ہوا اسکی مجلس میں آواز و ہنگامہ زیادہ ہوئی اور ہم نکالے گئے سو میں نے اپنے اصحاب سے جب حضرت دین اسلام کی طرف دیکھے لوگوں نے شور و غل مچایا ہے ابوسفیان کہتا ہی کہ ہم اسکی مجلس سے نکالے گئے جب باہر آئے میں نے اپنے یاروں سے کہا قسم ہی اللہ تعالی کی عمر ابن ابی کبشہ کا کام بلند ہوا ظاہر ہوا کہ فرمانروا بنی الاصفر کا اسکے کار تخویف و عداوت سے حضرت کا ذکر اس کتب سے کرتے ہے اور میں نے کہا حضرت کی دایہ حلیمہ کے باپ کی کنیت ابوکبشہ تھی غرض ابوسفیان کہتا ہی کہ میں نے کہا کہ حضرت کا کام بزرگ اور مستولی ہوا مقرر بادشاہ بنی الاصفر یعنے روم کا بادشاہ اس سے

خوف کرتا ہی اور ابو سفیان کہا پس میں ہمیشہ یقین کرتا تھا کہ عنقریب حضرت سب پر غالب آئینگے یہاں تک کہ اللہ نے مجھپر نور اسلام کا چمکایا اور ابن ناطور جو بیت المقدس کا حاکم اور ہرقل کا مصاحب تھا اور ہرقل اسکو شام کے نصاریٰ کا پیشوا اور قاضی ٹھہرایا تھا سو وہ کہتا تھا کہ جب ہرقل بیت المقدس کو آیا ایک روز طول و مغموم صبح کیا اسکے بعض بطارقہ یعنے اسکے ارکان دولت نے کہا کہ آج ہم تیرے چہرے سے ناخوشی اور کشیدگی دیکھتے ہیں ابن ناطور کہتا ہی کہ ہرقل کہانت کا فن بھی جانتا تھا غرض ہرقل نے کہا کہ آج کی رات میں نے ستاروں میں نظر کی تو ختنہ کرنیوالوں کا بادشاہ غلبہ کیا ہے کہتا ہی ہی بادشاہ انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سو قت عرب میں ختنہ کا معمول تھا اور نصاریٰ ختنہ نہیں کرتے تھے سو ہرقل نے پوچھا کہ اس زمانے میں کون لوگ ختنہ کرتے ہیں حاضروں نے کہا کہ یہود کے سوا انکو کوئی ختنہ نہیں کرتے ہیں پس انکا حال تجھے نگین نہ کرے اپنے ملک کے شہروں میں حکام کو لکھدے کہ قوم یہود سے جو رہتے ہوں انکو قتل کردیں ہی فکر مند تھے کہ ایسے میں بادشاہ غسان نے ایک شخص کو ہرقل کے پاس جو بھیجا تھا اسکو لے آئے وہ حضرت کے حال سے خبر دیتا تھا ہرقل نے جب خبر گیری کا حکم کیا کہ اس مرد غسانی کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کیا گیا ہی یا نہیں پس لوگوں نے اسکے طرف نظر کرکے ہرقل سے کہا کہ یہ شخص ختنہ کیا گیا ہی پس ہرقل عرب کا حال اس شخص سے پوچھا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں اسنے کہا ان ہرقل نے کہا وہ اس زمانیکا بادشاہ ہی جو غالب ہو جو میں ستاروں میں دیکھا اور ملک روم میں رومیہ جو ایک شہر تھا وہاں کا حاکم روم وکہانت کے علم میں ہرقل کا نظیر تھا ہرقل نے اسکو یہہ سب احوال لکھا اور آپ شہر حمص طرف روانہ ہوا ابھی حمص کو نہیں پہنچا تھا کہ حاکم رومیہ کا خط آیا جو ہرقل کی رائے کے موافق تھا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے خروج پر کہ وہ بیشک پیغمبر ہی پس ہرقل سب عمدگان روم کو حکم کیا کہ اسکا قصر جو حمص میں تھا سمیں جمع آویں پھر حکم کیا کہ اسکے دروازوں کو بند کردیں پھر آپ پردے سے باہر آیا اور کہنے لگا ای رومیو آیا تم کو اسبات کی رغبت ہی کہ خوبی اور رستگاری پاؤ اور تمہارا ملک تم پر بحال رہے تو اس پیغمبر کے تابع ہو جاؤ جب رومیوں نے یہہ بات سنی بھاگنے لگے جیسے جنگلی گدہے بھاگتے ہیں پر دروازوں کو بند پایا پس جب ہرقل انکا بھاگنا دیکھا اور انکے ایمان سے بے امید ہوا انسے کہنے لگا کہ میرے پاس پھر آؤ ایسا نہ کہو میں نے یہہ بات تمہارا امتحان کرنے کیلئے کہی کہ تم اپنے دین پر استوار ہیں یا نہ دیکھ لوں پس میں دیکھا کہ تم سب استوار ہیں تب رومیوں نے اسکو سجدہ کیا اور اسسے خوش ہوئے یہہ آخر حال ہی ہرقل کا جو اسکے ایمان سے علاقہ رکھتا ہی - لاکن اسکے بعد ہرقل نے اپنی خباثت نفسی سے موتہ اور تبوک پر لشکر کشی کی اور لشکر اسلام کے ساتھ جنگ کیا ظاہر میں تو اسلام سے مشرف نہ ہوا پر احتمال ہی کہ باطن میں ایمان لایا ہو اور اپنی قوم کی مخالفت اور اپنے جان کی ہلاکت کے اندیشہ سے جنگ کیا - امام احمد رحمۃ اللہ کی مسند میں مذکور ہی کہ حضرت ایک بڑا لشکر لیکے جب تبوک پر جا اترے اور کفار روم کے جنگ پر مستعد ہوئے ہرقل نے ایک عریضہ اس مضمون کا روانہ کیا کہ میں مسلمان ہوا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اسنے جھوٹھ کہا بلکہ اپنے نصرانیت پر ہی - اسکا قصہ مفصل یہہ ففی صحیحۃ الاجنا

میں الایاہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ رَوَاہُ صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ وَیُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ وَھُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَیَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بنا کیا گیا ہی اسلام پانچ چیز پر اور اسلام وایمان واحد ہی اور وہ یعنے ایمان اقرار ہی اور فعل یہاں فعل عام ہی یعنی تن کا ہو یا دل کا تصدیق دل کا عمل اور عبادت تن کا عمل اور ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہی قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ - ۲ وَزِدْنٰھُمْ ھُدًی اور زیادہ کی ہم نے انکو ہدایت ۳ وَیَزِیْدُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اھْتَدَوْا ھُدًی زیادہ کرتا ہی ان لوگوں کو جو راہ پر ہیں ۴ وَالَّذِیْنَ اھْتَدَوْا زَادَھُمْ ھُدًی وَّاٰتٰھُمْ تَقْوٰھُمْ اور وہ لوگ جو راہ پر ہیں زیادہ کرتا ہی انکو ہدایت اور دیتا ہی انکو تقوی ۵ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِیْمَانًا اور زیادہ ہو وے لوگ جو ایمان لائے ایمان میں ۶ وَاَیُّکُمْ زَادَتْہُ ھٰذِہٖٓ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا کون تم میں کا ہی جو زیادہ کی ہے اسکو ایمان - پس جو لوگ ایمان لائے پس زیادہ کی انکو ایماں ۷ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا پس ڈرو تم انسے پس زیادہ کیا انکو ایمان ۸ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا اور نہ زیادہ کیا انکو مگر ایمان اور اطاعت کرنی - حدیث اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ مِنَ الْاِیْمَانِ دوستی کرنی اللہ ہی کے لئے اور دشمنی رکھنی اللہ ہی کے لئے ایمان سے ہی - جب دوستی اور دشمنی کم و زاید ہوتی ہی

ایمان بھی کم و زیادہ ہوگا - وکتب عمر بن عبد العزیز الی عدی بن عدی ان للایمان فرائض وشرائع وحدودا واوسنا فمن استکملها استکمل الایمان ومن لم یستکملها لم یستکمل الایمان فان اعش فسابینها لکم حتی تعملوا بها وان امت فما انا علی صحبتکم بحریص اور عمر بن عبد العزیز نے اپنے عامل عدی بن عدی کو نامہ لکھا کہ ایمان کے لئے کئے اعمال مفروضہ ہیں اور عقاید دینیہ اور حدیں ہیں یعنے منہیات و ممنوعات ہیں کہ ان حدوں سے تجاوز نکیا چاہیے اور سنن ہیں یعنے عبادات مستحبہ جسنے ان چیزوں کو کامل کیا اپنے ایمان کو کامل کیا اور جسنے انکو کامل نکیا اپنے ایمان کو کامل نکیا اگر میں زندگانی کروں گا یعنے اور چند روز زندہ رہوں ان چیزوں کا بیان کرونگا ان پر تم عمل کرو اور اگر اس اثنا میں مرجاؤں تو تمہاری ہمدردی پر حریص نہیں یہ قول اس بات پر دلالت رکھتا ہی کہ تصدیق اور اعمال ایمان کامل میں داخل ہی وقال ابراهیم علیه السلام ولکن لیطمئن قلبی اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے تاکہ اطمینان ہو میرے دل کو - طمینان عبارت ہی ثبات سے کہ یقین زیادہ ہو - باوجود ایمان لانیکے جو طمینان چاہے وہ اصل ایمان سے زیادہ ہی وقال معاذ اجلس بنا نؤمن ساعة اور کہا معاذ ابن جبل نے کہ بیٹھ ہمارے ساتھ ایک ساعت تاہم ایمان لاویں یعنے تا امور آخرت اور احکام دین کا ذکر کرکے ایمان کو زیادہ کریں وقال ابن مسعود الیقین الایمان کله ابن مسعود نے کہا کہ یقین تمام ایمان ہی یعنے واعبد ربک حتی یاتیک الیقین میں جو لفظ یقین آیا ہی وہ یقین سب ایمان ہی کل اسکو کہتے ہیں جو کئی اجزا رکھے جس چیز کو اجزا رہیں اسمیں صلاحیت زیادتی اور کمی کی ہوا کرتی ہی وقال ابن عمر لا یبلغ العبد حقیقة التقوی حتی یدع ما حاك فی الصدر اور کہا ابن عمر نے کہ بندہ مومن تقوے کی حقیقت کو نہیں پہنچتا ہی - جب تک چھوڑ دے اس چیز کو جو اسکے سینے میں کھٹکے - یعنے جو امور کہ اسلام کے سازوار نہوں دل جھجکا کرے - تقوے سے مراد ایمان ہی - اور ایک روایت میں تقوے کے بدل لفظ ایمان آیا ہی - اور اس قول میں کہ بعضے مومن ایمان کی کنہ و حقیقت کو پہنچے اور بعض نہیں - پس ایمان متجزی ہی اجزا رکھتا ہی قال مجاهد شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا الله تعالی نے فرمایا کہ بیان کیا تمہارے واسطے دین سے اس چیز کو کہ وصیت کی ساتھ اسکے نوح کو - اس آیت کی تفسیر میں مجاہد نے کہا اوصینا یا محمد وایاه دینا واحدا یعنے وصیت کی ہم نے یا محمد تجھ کو اور نوح کو ایک ہی دین کی مجاہد نے ضمیر واحد لایا جو نوح کی طرف راجع ہی - حالانکہ آیت کے سیاق میں جمع کی ضمیر آئی ہی آگاہ کیا سب یہ ہی کہ وصیت میں سب انبیا شریک ہیں - پس ایک کا ذکر دوسرے کی ذکر سے استغنائی دیتا ہی وقال ابن عباس شرعة ومنهاجا سبیلا وسنة ودعاءکم ایمانکم یعنے یہ آیت جو آئی ہی ولکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا ابن عباس نے شرعة کے معنے راہ - اور منہاج کے معنے سنت کہا - پہلی آیت کا مقتضا یہ ہی کہ دین سب انبیا کا ایک ہی - اور دوسری آیت کا مقتضا یہ ہی کہ دین متعدد ہیں - پس چاہیے کہ ایمان جو اصل دین ہی بحسب ذات ایک ہوا - اور بحسب کمال متعدد - شارحون نے کہا ہی کہ پہلی آیت سے اور مجاہد کی تفسیر سے مراد یہ ہی کہ ایمان کی زیادتی اور کمی جو آیات و احادیث سے ثابت کی گئی وہ بہ نسبت فروعی شرعیتوں ہیں - اور دوسری آیت اور اسکی تفسیر جو ابن عباس نے کی ہی شارحون نے اسکی توجیہ بیان نہ کی - اور ابن عباس کی تفسیر میں دعاءکم یا ایمانکم جو آیا ہی شارحون نے کہا ہی کہ یہ بھی ابن عباس کا قول ہی جو قول الہی کی تعبیر کی ہی وہ یہ آیت ہی قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاءکم یعنے کہدے اے پیغمبر مومنوں کو کہ پروا نہیں کرتا ہی اعتبار نہیں کرتا ہی اللہ تعالی تمہاری اگر نہووے دعا تمہاری یعنے ایمان تمہارا - دعا کی تفسیر جو ایمان سے کی یہ تفسیر سیاق پر دلالت کرتی ہی کہ ایمان دعا کے مانند زیادہ اور کم ہوتا ہی اور ایمان اعمال سے ہی ف مخفی نرہے کہ دین سب انبیا کا ایک ہی اللہ تعالی کو ایک جاننا اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھہرانا اور اسکے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور روز آخرت پر ایمان لانا اور تقدیر خیر و شر کی اللہ ہی سے جاننا اور مرکر جی اٹھنے کو حق جاننا - ان عقیدوں کے طرف سب انبیا دعوت کرتے ہیں - اور اعمال سے نماز روزہ اور حج و زکوۃ بھی سب انبیا کے وقت جاری تھی اسیکو دین کہتے ہیں یہی مطلب ہی پہلی آیت کا - اس پوری آیت کا ترجمہ یہ ہی کہ ٹھہرایا تمہارے واسطے وہ دین جسکی وصیت کی تھی نوح کو - اور وہ جو وحی بھیجی ہم نے تیری طرف اور جسکی وصیت کی تھی ہم نے ابراہیم کو اور موسی و عیسی کو یعنی - پس دین سب انبیا کا ایک ہی - لاکن ایکی شرعیتیں جدی جدی ہیں جیسے نماز کی حد و قبلوں اور کعبوں اور اسکے شرائط کے ساتھ - اور نکاح کی حد ایجاب و قبول اور مہر و گواہوں کے ساتھ اور زنا کی حد درہ اور سنگسار کے ساتھ اور ایسے ہی باتیں اسیکو شریعت اور منہاج کہتے ہیں اور یہی مطلب ہی دوسری آیت کا ولکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا - کذا فی الفتح الحق ف اور یہہ بھی جانا چاہیے کہ ایمان زیادہ اور کم ہونے نہ ہونے میں - اور عمل حقیقت ایمان میں داخل رہنے نرہنے میں اگرچہ علما کا اختلاف ہی اور بعض ظواہر آیات و احادیث ایمان زیادہ اور کم ہونے پر دلالت کرتے ہیں - لاکن محققوں نے اسے کمال ایمان مراد رکھی ہی اور محدثین بھی اسیکی تصریح کی ہی چنانچہ صحیحین کی حدیث میں جو آیا ہی کہ زانی جب زنا کرتا

ہی اور جو حدیث ابو ہریرہ کی ہے اس میں ہے کہ شراب پیتا ہی اس حال میں مومن نہیں رہتا ہی۔ سو اس حدیث کے معنے میں امام بخاری نے کہا۔ یعنے مومن کامل نہیں رہتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ پیچھے اسکی تفسیر آوے گی اور اسی واسطے ذکر کیا ہی ایمان کی زیادتی اور کمی پر مستدلال کیا اس سے مراد وہی کمال ایمان ہی نہ اصل ایمان ہی کذا فی شرح مشکوٰۃ و تفسیر عزیزیہ **حدثنا** عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ حضرت نے فرمایا کہ بنا کی گئی ہی مسلمانی پانچ چیزپر گواہی دینی اسبات پر کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ۔ اور مقرر محمد رسول ہیں اللہ کے۔ اور قائم کرنا نماز کا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے رکھنا **باب** اُمُورُ الْإِيمَانِ یہ باب امور ایمان کے بیان میں ہی یعنے جو امور کہ ایمان کے لوازم ہیں وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ الى قوله الْمُتَّقُونَ وَقَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الآیہ نہیں ہی نیکی یہ کہ پھیرو تم اپنے موہوں کو نماز میں طرف مشرق کے جیسے نصاریٰ یا طرف مغرب کے جیسے یہود و لیکن نیکی وہ ہی ہے یعنے نیک شخص وہ ہی جو ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر آخر آیت المتقون اور قد افلح المومنون تک باقی آیات مع تفسیر شرح مطول میں مذکور ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً حضرت نے فرمایا ایمان ساٹھ پر کچھ شاخ ہیں۔ اور ایک روایت میں سَبْعُونَ شُعْبَةً آیا ہی یعنے ستر پر کئی شعبے ہیں۔ اس اختلاف عدد کا سبب اور ستر پر کئی شعبوں کی تفصیل اس حدیث کی شرح شرح مطول میں مذکور ہی **باب** الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ يَدِهِ وَلِسَانِهِ یہ باب تنوین کے ساتھ مروی ہی۔ اور یہ باب اس حدیث کے منطوق کے بیان میں ہی **حدثنا** آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ یعنے مسلمان کامل وہی ہی کہ دوسرے مسلمان اسکی زبان اور ہاتھ سے سلامت رہیں وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ اور ہجرت کرنیوالا وہ شخص ہی کہ ان چیزوں سے باز آوے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ شَدَّادٌ وَدُرُسْتُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَيُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابو عبداللہ یعنے امام بخاری نے حدیث مذکور کو دو طریق سے جو تعلیقاً ہیں اشارہ کیا و تعلیق اسکو کہتے ہیں کہ راوی حدیث کی نسبت اسکے طرف کرے جو اسکو پایا نہو **باب** أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ یہ باب بھی تنوین کے ساتھ مروی ہی اسکا عنوان یہ ہی کہ کون سا اسلام فاضل تر ہی اور زیادہ ثواب رکھتا ہی۔ **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ الْقُرَشِيُّ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ **باب** إِطْعَامِ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کھانا کھلانا لوازم اسلام کے ہی **حدثنا** عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ کونسی مسلمانی بہتر ہی یعنے مسلمانی کی خصلتوں سے کونسی خصلت بہتر ہی۔ فرمایا کہ کھانا کھلانا۔ اور سلام کرنا اس مسلمان کو جو تو پہچانے اور جسکو نہ پہچانے یعنے سلام حق اسلام ہی ہر حق شناسی **باب** مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ یہ باب بھی تنوین سے مروی ہی اس بیان میں کہ ایمان سے ہی ہی چیز اپنے بھائی کے لئے دوست رکھنا لوازم ایمان سے ہی یعنے ایمان کامل ہی ہی۔ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ظاہر یہ ہی کہ یہ عطف شعبہ پر ہی اسکا حاصل یہ کہ یہ حدیث یحیی کو دو شیخ سے پہنچی ہی شعبہ اور حسین معلم سے۔ اور یہ ہر دو قتادہ سے۔ اور یہ بھی ہو سکے کہ عطف حدثنا کا مسدد پر ہو پس یہ حدیث تعلیق کی قبیل سے ہوگی قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہیں ایمان لایا تمہارے سے کوئی یعنے مومن کامل نہیں ہوتا جب تک دوست نہ رکھے اپنے بھائی کو

کے لئے اس چیز کو جو دوست رکھے اپنے لئے۔ یعنے دوست رکھنے کی چیزین اگر محبوبات دینی اور اخروی مراد ہو کام آسان ہی کیونکہ مسلمانوں سے ویسا شخص کم تعلق کیا جو امور دینیہ سے جو چیز اپنے لئے چاہتا ہی اپنے بھائی مومن کے لئے نہ چاہے بلکہ سب اہل اسلام ہی چاہتے ہین کہ ہر کوی مسلمان ہو جاوے۔ اگر ان چیزون سے امور دنیا مراد ہون معاملہ مسلمان کا دشوار ہوگا پس وہی پہلا معنا مناسب ہے کیونکہ ایسا دنیا کی محبت جو اللہ تعالی کے ناپسند ہین جب مومن اپنے لئے دوست رکھے دوسرے مومن کے لئے دوست رکھنا محل ملامت نہین **باب** حُبُّ الرَّسُولِ مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ محبت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی لوازم ایمان سے ہی ایسا ہی محبت سب انبیا کی علیہم السلام مخصوص حضرت کی محبت سب محبوبات کے بہ نسبت زیادہ چاہیے جیسا کہ حدیث اسی بات پر دلالت کرتی ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ حضرت نے فرمایا قسم ہی اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکے ہاتھ مین ہی۔ نہین ایمان لایا کوی تمہارے سے جب تک کہ ہوون مین زیادہ دوست اسکے پاس اسکے باپ سے اور اسکے بچے سے باب کے ذکر پر بچے مقدم ہونیکا سبب یہہ ہی کہ سب نعمتین بھیجنے مین باپ مقدم ہی **حدثنا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ **باب** حَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ایمان کی پہچان کن خصلتون سے ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ یَّکْرَهَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتین ہین کہ جس مین وے پائی جاوین وہ ایمان کا ذائقہ پائیگا۔ پہلی خصلت یہہ کہ خدا اور رسول اسکے پاس سب سے زیادہ ہون دوسری چیزون سے جو اُن کے سوا ہون دوسری یہہ کہ جب وہ دوست رکھے کسی مرد مومن کو اللہ ہی کے لئے دوست رکھے۔ تیسری یہہ کہ وہ ناخوش اور مکروہ رکھے اسلام کے بعد پھر کفر مین پڑنے کو جیسے ناخوش رکھتا ہی آگ مین ڈالے جانیکو۔ **باب** عَلَامَةِ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ دوستی انصار کی نشان ہی ایمان کی **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ حضرت نے فرمایا کہ نشان ایمان کی دوستی ہی انصار کی۔ اور نشان نفاق کی بغض ہی انصار کی ساتھ **باب** یہہ باب بلا ترجمہ ہی۔ بلکہ بعض روایات مین لفظ باب بھی نہین پس یہہ باب باب سابق کے ساتھ متعلق ہی اور اس حدیث کا مطلب اصل ایمان کے ساتھ علاقہ رکھتا ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ ثَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَنَا اَبُوْ اِدْرِیْسَ عَائِذُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَکَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَیْلَةَ الْعَقَبَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ عبداللہ بن الصامت سے روایت ہی کہ حضرت کے اطراف آپ کے صحابہ کی ایک جماعت تھی۔ تب آپ نے انکو فرمایا کہ تم میرے سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور مت لاؤ تم بہتان جو افترا ہو اور نافرمانی نکرو نیک کام مین فَمَنْ وَّفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِی الدُّنْیَا فَهُوَ کَفَّارَةٌ لَّهٗ پس جو کوئی وفا کرے اور عہد پر ثابت رہے سو اسکے لئے ثواب ہی اللہ تعالی پر۔ اور جو کوئی پہنچا اُن چیزون سے کسی چیز کو یعنے معاصی مذکورہ سے کسیکا مرتکب ہوا۔ پس عذاب کیا گیا دنیا مین۔ یعنے دنیا مین اوپر حد و تعزیر جاری ہوئی تو وہی حد و تعزیر اُسکے گناہون کا کفارہ ہوگا۔ پھر آخرت مین اسکو عذاب نہوگا وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ اور جو کوئی ان چیزون سے کسی چیز کو پہنچا یعنے اُسنے کوئی گناہ کیا پھر اللہ تعالی اسکو ڈھانپا۔ یعنے اسکو حد و تعزیر نہ پہنچی تو اسکا رجوع اللہ ہی کے طرف ہی اگر چاہیگا اسکو بخش دیگا۔ اور اگر چاہیگا آخرت مین اسکو عذاب دیویگا۔ یہہ بات شرک کے سوا ہی کیونکہ اگر کوئی شرک سے باز نہ آوے اور بلا توبہ مرجاوے اسکو

بخشش ہی نہیں ہمیشہ دوزخ میں رہیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ پس اوی کہتا ہی ضَایِعًا عَلٰی ذٰلِکَ پس ہم نے بیعت کی حضرت سے اس عہد پر **باب** مِنَ الدِّیْنِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ جس جگہ دین کے مقدمہ میں فتنہ اور ضرر کا اندیشہ ہو وہاں سے بھاگنا دین ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِہَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ حضرت نے فرمایا قریب ہی ہیکہ ہوسے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے انکے پہاڑ کی چوٹی پر اور قطرے گرنیکی جگہ پر۔ اور بھاگے اپنے دین کو ساتھ لیکر فتنوں سے بچنے کے لئے **باب** قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَنَّ الْمَعْرِفَۃَ فِعْلُ الْقَلْبِ لِقَوْلِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ یہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ جاننے والا ہوں اللہ کو۔ اور معرفت الٰہی یعنے ایمان باللہ دل کا کام ہی۔ اور امام بخاری نے اس باب سے اس قول کی جو کسی لانی اس قول خدا کو وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ولیکن گرفت کرتا ہی اللہ تعالیٰ تمکو جو کسب کیا یعنے قصد کیا تمہارے دل نے۔ یعنے اللہ تعالیٰ کے پاس اعتبار فعل قلب کو ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ہِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَرَہُمْ اَمَرَہُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْا اِنَّا لَسْنَا کَھَیْئَتِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی یُعْرَفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْھِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاکُمْ وَاَعْلَمَکُمْ بِاللّٰہِ اَنَا حضرت جب حکم کرتے اپنے صحابہ کو اعمال کے تو ایسے عمل کا حکم فرماتے کہ اسکی طاقت رکھیں اور ہمیشگی کریں وہ صحابہ عرض کرتے یا رسول اللہ مقرر ہم آپ کے سے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مغفرت کی بشارت دی ہی جو فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بخشا تیرے لئے اگلے اور پچھلے ذنوب۔ پس حضرت غضب میں آتے یہاں تک کہ اس غضب کا اثر آپکے چہرہ شریف سے پہچانا جاتا پھر فرماتے میں تمہارے سے زیادہ ڈرنیوالا ہوں اللہ سے۔ اور زیادہ جاننے والا ہوں اللہ کو سو جو عمل تمہارے حال اور عبودیت کے لایق ہی اسکا حکم کرتا ہوں **ف** حضرت سے تو گنہ نہیں ہوا۔ پھر مغفرت سے مراد عصمت ہی یعنے تا معصوم رکھے تجھے اللہ ان چیزوں میں جو گذرے تیری عمر سے اور آیندہ جو گذرینگے۔ اس آیت کی توجیہات بہت آپنے شرح مطول میں مذکور ہیں دیکھ لیں۔ **باب** مَنْ کَرِہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ مِنَ الْاِیْمَانِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کفر میں رجوع کرنیکو ایسا مکروہ جانے جیسا آتش میں ڈالے جانیکو ایسا مکروہ اور ناخوش رکھنا لوازم ایمان سے ہی سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَمَنْ یَّکْرَہُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ حضرت نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ جس شخص میں ہوں پایا اسنے ذائقہ ایمان کا۔ پہلی چیز یہ کہ خدا اور خدا کا رسول اس شخص کے پاس زیادہ دوست رہیں ان چیزوں سے جو خدا و رسول کے سوا ہوں۔ دوسری یہ کہ جب کسی بندے کو دوست رکھے تو دوست رکھے مگر اللہ ہی کے واسطے۔ تیسری یہ کہ جب اسکو اللہ کفر سے نکالے پھر اس کفر میں جانیکو ایسا ناخوش اور ناپسند رکھے جیسا آگ میں گرنیکو ناخوش رکھتا ہی **باب** تَفَاضُلِ الْاِیْمَانِ فِی الْاَعْمَالِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ اہل ایمان اعمال کے بسبب ایک دوسرے پر فضل اور زیادتی رکھتے ہیں **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَیُخْرَجُوْنَ مِنْھَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَیُلْقَوْنَ مِنْ نَّھَرِ الْحَیَاءِ اَوِ الْحَیَاتِ شَکَّ مَالِکٌ حضرت نے فرمایا داخل ہونگے بہتیرے لوگ جنت میں اور دوزخی دوزخ میں۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم کریگا کہ دوزخ سے نکالو اس شخص کو کہ اسکے دل میں ایک رائی کے دانے بھر ایمان سے ہو۔ پس وے دوزخ سے نکالے جاینگے جس حال میں کہ وے کوئلے کے مانند سیاہ رہینگے۔ پھر نہر الحیا میں ڈالے جاینگے۔ نہر الحیا ہی یا نہر الحیات اسمیں راوی کو شک ہی فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّۃُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّھَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِیَۃً پس اگینگے جیسے اگتا ہی گوشت جو گل گیا ہی اس نہر میں غسل کرتے ہی پھر انکے بدن پر پیدا ہوگا وہ ایسا اگیگا جیسا دانہ اگتا ہی پانی کے سیل کی طرف اگتا ہی۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہی کہ جب نکلتا ہی تو زرد پیچیدہ اور اسکا رنگ چمکتا رہتا

یہہ ہردو صفت سکونے اور یا حسن کا حسن زیادہ کرنیوالے ہین قال وھب حدثنا عمر والحیوۃ وقال خرد لمن خیر اور کہا وہب نے کہ حدیث کی ہم سے عمرو نے لفظ حیات سے - یعنے مالک کو جو شک ہوا - وہب کہتا ہی کہ مین نے عمرو سے یہی سنا ہی کہ لفظ حیا کہا پس شک نرہا - اور آخر حدیث مین خرد لمن ایمان کی جگہہ خرد لمن خیر کہا - یہان شارحون نے کہا کہ خیر سے ایمان ہی مراد ہی **حدثنا** محمد بن عبید اللہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف انہ سمع ابا سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما دون ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قال فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین ابو امامہ نے سنا ابو سعید خدری سے کہ وہ کہتا تھا کہ حضرت نے فرمایا کہ مین خواب مین تھا دیکھتا کیا ہون کہ لوگ مجھہ پر عرض کیے جاتے ہین - اور انکے بدن پر پیرہن ہین - بعض اُن پیرہنون سے چھوٹے ہین کہ انکے چھاتیون تک پہنچتے ہین - اور بعضے اس سے بھی کم ہین - اور عرض کیا گیا مجھہ عمر بن الخطاب سو پیراہن درازپیرہن تھا کہ اسکو کھینچ رہا تھا تب حاضرون نے عرض کیے یا رسول اللہ آپ نے اس خواب کی کیا تعبیر کی ہی - فرمایا کہ وہ پیرہن دین ہی - یعنے جیسا پیرہن آدمی کے تن کو ڈھانپتا ہی - ایسا ہی دین آتش دوزخ سے اسکو ڈھانپ لیتا ہی - اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت اُنھین لوگون پر ثابت ہوتی ہی جو حضرت پر عرض کیے گئے اور سب صحابہ تو عرض کیے گئے نہین - اور یہہ حدیث اسبات پر نص نہین تا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر جو نصوص آئے ہین انکی معارض ہو **باب** الحیاء من الایمان یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آدمی کو اپنے عیب کے ظاہر ہونے سے اور معصیت کے خوف سے جو شرمندگی عارض ہوتی ہی وہ از جملہ ایمان ہی - پس حیا ہے مراد جو از جملہ اخلاق طبعی ہی اسکا اثر ہی اور اس حیا سے مراد وہ حیا ہی کہ آدمی کو منکرات سے دور رکھے عند اللہ و عند الناس **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی رجل من الانصار وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فان الحیاء من الایمان سالم نے اپنے باپ عبد اللہ سے اور اسنے اپنے باپ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت انصار سے ایک مرد پر گذرے - اور وہ اپنے بھائی کو حیا کے باب مین نصیحت کرتا تھا - اور اسباب معاش مین زیادہ حیا اپنے پر لازم کرنے سے اسکو زجر کر رہا تھا - کیونکہ وہ شخص بیحد حیا کثیر الحیا تھا کہ اپنے حقوق لینے سے اسکو حیا پھیر رکھتی تھی کذا فی مجمع البحار - جب حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا کہ چھوڑ دے اسکو تحقیق حیا ایمان ہی ہی یعنے کمال ایمان جسنے ایمان کامل رکھا اپنے حقوق چھوڑ دینے سے کچھہ پروا نہین - **باب** فان تابوا واقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ فخلوا سبیلھم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اگر وے کفار کفر سے توبہ کرین اور نماز کو قائم رکھین اور زکوۃ دیا کرین تو انکو چھوڑ دو اور اُنسے کچھہ تعرض نکرو **حدثنا** عبد اللہ بن محمد المسندی قال حدثنا ابو روح الحرمی بن عمارۃ قال حدثنا شعبۃ عن واقد بن محمد قال سمعت ابی یحدث عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ویقیموا الصلوۃ ویوتوا الزکوۃ ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون اسبات پر کہ جنگ کرون لوگون سے یہان تک کہ گواہی دین کہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر اللہ - اور مقر محمد رسول ہین اللہ کے - اور قائم کرین نماز اور دیا کرین زکوۃ - شارحون نے لکھا ہی کہ اس حدیث مین روزہ رمضان اور حج کا ذکر - اور کفار جزیہ قبول کرین تو اُنسے صلح کرنیکا ذکر جو نہین آیا اسکا سبب یہہ ہوگا کہ شاید یہہ حدیث وے احکام مزمن و مشروع ہونیکے آگے فرمائے ہون فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم واموالھم الا بحق الاسلام پس جب یہہ چیزین ادا کرین یعنے ایمان لاوین اور نماز پڑہین اور زکوۃ دیوین تو انھون نے بچالیا میرے سے اپنے خون کو اور اپنے مالون کو یعنے انکے جان و مال کو امن ہوا - مگر حق مسلمانی کے لئے یعنے جیسے کسیکے کسی کو مارڈالا یا زنا کیا یا کسیکا مال چھین لیا تو قصاص قتل اور حد زنا جاری کیا جائیگا - اور اسکا مال دلوایا جائیگا غرض جب ایمان لاوین اور احکام اسلام جاری کرین دینا مین اُنکے جان و مال کو امان ہی وحسابھم علی اللہ اور انکا حساب اللہ تعالی پر ہی یعنے اگر وے دل سے ایمان نہ لاوین اللہ تعالی جانتا ہی آخرت مین اُن کے باطن پر حکم کریگا **باب** من قال ان الایمان ھو العمل یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کہا کسی نے کہ تحقیق ایمان وہ عمل ہی سے زبان کا اور دل کا اور جوارح کا ہی مولف نے جو آیتین اور حدیثین کہ اسباب مین لائین اُن سے ہر ایک اسکے تئین سے ایک ایک جزو پر دلالت کرتی ہی تا اسباب مین نہین آیتین جو آتے ہین اُن مین پہلی اور دوسری تصدیق دلی پر اطلاق کی ہی - اور تیسری آیت مین قول لسانی پر حمل کیا اور حدیث

مین تصدیق اور عمل جوارح پر پس ایمان نہین مگر وہی عمل لقولہ تعالیٰ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے اور یہہ وہ بہشت ہی جو وارث کئے گئے ہو تم اسکے بسبب اس چیز کے جو تھے تم کیا کرتے عمل ظاہر تعلون علم ہی کہ شامل ہی اعمال قلبی و بدنی کو اور بعضے مفسرون نے اسکی تفسیر یومنون سے کیا ہی جب ایمان لانا دل کا عمل ہی ایمان عمل ہی ہی کہنا درست ہوا و قال عدۃ من اھل العلم و قولہ تعالیٰ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ عن قول لا الٰہ الا اللہ اور یہہ دوسری آیت جو سورہ حجر مین آئی ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا قسم ہی تیرے رب کی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے۔ امام بخاری نے کہا کہ اہل علم کی ایک جماعت نے کہا ہی کہ اس آیت مین یومنون سے مراد قول لا الٰہ الا اللہ ہی تیسری یہہ آیت جو سورہ صافات مین آئی ہی لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ یعنے واسطے ایسی ہی چیز کے پس چاہیئے کہ عمل کرین عمل کرنیوالے۔ خیر جاری شرح صحیح بخاری مین لایا ہی فلیعمل العاملون سے مراد فلیومن المومنون ہی یعنے ایمان لاوین ایمان لانے والے

حدثنا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت سوال کئے گئے کہ کونسا عمل بہتر ہی۔ تو فرمایا کہ ایمان لانا اللہ پر اور اسکے رسول پر۔ لوگون نے پوچھا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین۔ پھر پوچھا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا حج مبرور

باب اِذَا لَمْ يَكُنِ الْاِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَكَانَ عَلَى الْاِسْتِسْلَامِ اَوِ الْخَوْفِ مِنَ الْقَتْلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب اسلام حقیقت شرعی پر نہو۔ یعنے دل سے ایمان نہین لایا ہی تو ہو گا وہ اسلام فقط انقیاد ظاہری۔ یا وہ اسلام جو مارا جانیکے خوف سے لایا جاوے چنانچہ دلیل اس قول الٰہی کے جو سورہ حجرات مین فرمایا قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا اَسْلَمْنَا یعنے اعراب صحرا نشین نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ تو بولا ای میرے پیغمبر کہ تم ایمان نہین لائے ہو لیکن کہو کہ ہم اسلام لائے ہین یعنے فقط انقیاد ظاہری کرتے ہین ایسا اسلام کچھ فائدہ نہ دیگا فَاِنْ كَانَ عَلَى الْحَقِيقَةِ فَهُوَ عَلٰى قَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ پس جب ہوا اسلام اپنی حقیقت پر تو اللہ تعالیٰ اس قول کے اقتضا کے موافق ہوا جو فرمایا کہ مقرر دین نزدیک اللہ تعالیٰ کے اسلام ہی چنانچہ اور ایک جگہ فرمایا وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ یعنے جسنے چاہا اسلام کے اور دین پس ہرگز نہین قبول ہوگا یکا اس سے

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاهُ فُلَانٍ مُؤْمِنًا اَوْ مُسْلِمًا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک جماعت کو کچھ عطا فرمایا۔ اور سعد بھی وہان بیٹھا تھا۔ یہہ قول سعد کا ہی کہ اپنا نام لیا۔ پھر کہتا ہی کہ چھوڑ دیا پیغمبر خدا نے ایک مرد کو جو بہتر اور صالح تر تھا میرے پاس اور نہین عطا کیا اسکو کچھ۔ مین نے کہا یا رسول اللہ کس لئے آپ نے فلان شخص کو کچھ عنایت نفرمائی۔ قسم ہو اللہ کی مجھکو مین اسکو مومن پاتا ہون۔ تو حضرت نے فرمایا کہ مومن ہی یا مسلم یعنے کہا تصدیق دل رکھتا ہی فقط انقیاد ظاہری کیا لاتا ہی فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راوی کہتا ہی کہ مین تھوڑا خاموش رہا پھر غلبہ کی مجھ پر یہ چیز جو مین اس سے جانتا تھا۔ پس اپنے قول پر عود کیا اور کہا یا رسول اللہ کس لئے اسکو کچھ عنایت نفرمائی قسم ہی اللہ کی مین اسکو مومن پاتا ہون۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ مومن ہی یا مسلم۔ پھر مین تھوڑا خاموش رہا پھر غلبہ کی مجھ کو وہ چیز جو جانتا تھا۔ پھر اپنے قول پر عود کیا۔ اور حضرت اپنے قول پر اعادہ فرمایا ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنِّي لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ خَشْيَةَ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ پھر فرمایا ای سعد تحقیق کہ مین دیتا ہون ایک مرد کو حالانکہ اسکا غیر کہ جسکو مین نہین دیتا ہون پیارا ہی مجھ کو یا وہ دوست ہی باوجود اسکے اس شخص کو اس اندیشے سے دیتا ہون کہ اسکو خدا دوزخ مین ڈالے۔ یعنے اگر اسکو نہ دون چونکہ وہ ضعیف الایمان ہی میرے طرف بخل کی نسبت کریگا کافر ہو جاویگا اور دوزخ مین ڈالا جاویگا اسلئے اسکو دیتا ہون رواہ یونس وصالح ومعمر وابن اخ الزہری عن الزہری

باب اِفْشَاءِ السَّلَامِ عَنِ الْاِسْلَامِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ظاہر کرنا سلام کا شعبون سے اسلام کے ہی وَقَالَ عَمَّارٌ ثَلٰثٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيمَانَ اَلْاِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَ

الکافق من الاقتار اور بخاری نے کہا تین خصلتیں ہیں جسنے جمع کیا ان کو تو جمع کیا ایمان کو یعنی کمالات ایمان کو۔ پہلی خصلت عدل و انصاف طلب کرنا تیرا اپنی ذات سے یہاں تک کہ حقوق اللہ اور حقوق الناس جو تیرے ذمے پر ہیں ادا ہوں دوسری خصلت سلام کرنا تیرا سب مسلمانوں کو خواہ آشنا ہو یا غیر آشنا تیسری خصلت نفقہ کرنا تیرا حالت فقر میں کہ اپنے حسب مقدور حق دار و نکاحق ادا کرے **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف۔ ابن عمرو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ کونسی مسلمانی بہتر ہے فرمایا کہ کھلانا طعام کا اور کرنا سلام کا اس شخص پر جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہیں پہچانتا ہے **باب** کفران العشیر وکفر دون کفر۔ یہ باب کفران عشیر کے بیان میں ہے۔ یہاں عشیر یعنی میں شوہر کے ہے اور کفر و کفران ہر دو ایک ہی معنی میں ہیں جو ایمان اور شکر کے ضد میں ہیں لاکن اکثر اطلاق کفر کا مقابلے میں ایمان کے ہی اور کفران مقابلے میں شکر کے اور یہاں ظاہر ہی معنے ہیں۔ یعنے کفران العشیر سے ناشکری مراد ہے نہ بے ایمانی اور کفر کے درجات بھی متفاوت ہیں جیسا کہ خود مولف نے کہا وکفر دون کفر ایک ایسا کفر ہے جو نزدیک تر ہے کفر کے جیسا کہ غارت کرنا مال کا معصیت اور قتل نفس اس سے بڑا گناہ ہے فیہ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس باب میں ابی سعید خدری سے حضرت سے ایک روایت ہے جیسا کہ مولف باب الحیض وغیرہ میں طرق سے عیاض بن عبد اللہ کے لائے ہیں۔ **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اریت النار فاذا اکثر اھلھا النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیئا قالت ما رأیت منک خیرا قط۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق میں دوزخ شب معراج میں پس دیکھا میں نے اکثر لوگ دوزخ کے عورتیں تھیں بسبب کفر کرنے کے کہا گیا کہ کیا کفر کرتے ہیں ساتھ اللہ کے۔ تو فرمایا نہیں بلکہ کفران کرتے ہیں اپنے مردوں کا اور کفران نعمت کرتے ہیں ان کے احسان کا۔ اگر ان عورتوں میں ایک کے ساتھ تو ایک مدت مدید احسان کیا پھر اگر تیرے سے کسی چیز کی تقصیر دیکھتی ہیں کہ میں نے تیرے سے کچھ خوبی دیکھی نہیں کبھی۔ **باب** المعاصی من امر الجاھلیۃ ولا یکفر صاحبھا بارتکابھا الا بالشرک وھل ھی کافر من ھو دونہ۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ معاصی جاہلیت سے ہیں اور ان گناہوں کے سبب سے مرتکب کافر نہیں ہوتا ہے مگر شرک کے سبب۔ پھر مولف اس بات پر استدلال کیا ہے حدیث و قرآن سے چنانچہ کہا یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک امرؤ فیک جاھلیۃ یعنے حضرت ابو ذر کو فرمایا کہ مقرر تو اسمیں وہی کہ تیری جاہلیت کی خصلت ہے وقول اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور فرمایا اللہ تعالی نے مقرر اللہ نہیں بخشتا ہے یہ کہ شرک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے اسکے سوا جو کچھ گناہ جسکے لئے چاہے اور فرمایا وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما اور اگر دو گروہ مومنوں کے باہم قتال کریں پس صلح کرو درمیان ان کے فسماھم المؤمنین پس ان ہر دو گروہ کو مومنین فرمایا حالانکہ باہم لڑ رہے ہیں قتال کرنے سے مرتکب کبیرہ ہوئے پس معلوم ہوا کہ مومن ارتکاب کبائر سے کافر نہیں ہوتا ہے اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شرک کے سوا گناہ بخشے جاتے ہیں بخشش نہیں مگر مسلمان کو **حدثنا** عبد الرحمن بن المبارک قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ایوب ویونس عن الحسن عن الاحنف بن قیس قال ذھبت لانصر ھذا الرجل فلقینی ابو بکرۃ فقال این تریذ قلت انصر ھذا الرجل قال ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا التقی المسلمان بسیفیھما فالقاتل والمقتول فی النار قلت یا رسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ۔ احنف بن قیس سے کہا کہ گئی میں نے واسطے یاری دینے کے حضرت علی رضی اللہ عنہ امیر المومنین کی مقابلہ میں طلحہ و زبیر کے جیسا کہ مولف باب الفتن میں تصریح کی ہے کہ وہی کہا تھا میں نے ان دونوں کو اور مسلم کی روایت میں بھی صاف حضرت علی کا نام آیا ہے کہتے ہیں کہ یہ بات جنگ جمل میں کہی تھی کسی نے راہ میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہے اور مولف اس سے جو وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں پس پوچھا ابو بکرہ نے کہ تو کہاں جاتا ہے میں نے کہا یاری دینا ہوں اس مرد کو۔ اس نے کہا پھر جا پس تحقیق میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان ملتے ہیں اپنے شمشیروں تو قاتل و مقتول ہر دو دوزخ میں جاتے ہیں کہا میں نے کہ یا رسول اللہ یہ تو قاتل کے لئے ہے جب ایک مسلمان کو قتل کیا ہے دوزخ کا ہوا پھر مقتول کا کیا قصور ہے کہ وہ بھی دوزخی ہوا۔ فرمایا کہ مقتول بھی حریص تھا اور قصد رکھتا تھا کہ اپنے یار کو مارتا۔ لاکن قابو اور قوت نہ پایا۔ امام قسطلانی کہتا ہے کہ اس قتال سے مراد وہ ہے کہ دو مسلمان باغی ہوں تنگ کریں اور اگرچہ یہ باغی اجتہاد سے رویا اصلاح دین کے گمان سے کریں لیکن ان کا یہ فعل معصیت ہے اسکو دوزخ میں اور یہ محظ ہے اسکو ایک جز

اس طرح پر جسنے قتل کیا وہ اسکا جتہادی کہ مسلمانوں سے فتنہ وفساد دفع کرنیکے باہمین اسکو روا دیا۔ اور کرمانی بھی ایسا ہی کلام کیا۔ اور کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی اس قتال کے ساتھ جو بلا اجتہاد اور بلا اصلاح اندیشی مسلمانوں کے ہو۔ اور صاحب مشکوۃ نے کتاب الفتن مین مسلم سے ایک حدیث روایت کی حاصل معنا اسکا یہہ ہی کہ مسلمانو پر ایکروز ایسا آویگا کہ قاتل نجانیگا کہ کس حق کے لئے قتل کیا۔ اور مقتول نجانیگا کہ کس حق کے لئے مارا گیا۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ انکا حال کیا ہوگا تو فرمایا کہ ہر دو دوزخ مین جائینگے اور اس حدیث کا مطلب وہ نہین بلکہ مخصوص ہی جیساکہ مذکور ہوا۔ لاکن ابوبکرہ نے اپنی رائے سے اسکو عموم پر حمل کیا۔ اسیواسطے احنف نے اسکے رای پر عمل نکیا بلکہ امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رکاب رہا سب جنگون مین اور آپ سے جدا نہ ہوا۔

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَاذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ مَعْرُوْرٌ کہتا ہی کہ مین ابوذر سے ملاقات کی ربذہ مین۔ ربذہ راء اور باء موحدہ اور دال معجمہ سے ایک قریہ ہی مدینہ طیبہ سے تین میل پر واقع ہی وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ ابوذر پر حلہ تھا یعنے دو کپڑے ایک ہی رنگ کے اور اسکے غلام پر بھی وہی رنگ کے دو کپڑے تھے۔ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ پس مین نے اس سے اسکا سبب پوچھا کہ جو لباس اپنا ہی وہی لباس اپنے غلام کو پہنا ہو۔ حالانکہ عادت یہہ ہی کہ لباس غلام آقا کے لباس سے کمتر ہوا کرتا ہی فَقَالَ اِنِّيْ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهٖ پس ابوذر کہا کہ مین نے حضرت کے زمانے مین ایکمرد کو گالی دی تھی ماکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا تھا اسکو ای حبشیہ کے بیٹے۔ کرمانی نے کہا کہ سوق کلام سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ وہ مرد غلام تھا ابوذر کا اور سیوطی نے کہا کہ اس مرد سے مراد بلال موذن ہی ہی قول صحیح ہی فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاذَرٍّ اَعَيَّرْتَهُ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ پس کہا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای ابوذر تو گالی دی اسکو مان کی تحقیق تو ایسا مرد ہی کہ ابھی تیرین جاہلیت کی خصلت باقی ہی اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ بھائی تمھارے خدام تمہارے ہین کیا ہی اللہ نے زیر دست تمہارے پس جسکا بھائی زیر دست ہو تو چاہیے کہ اسکو وہی کھانا کھلاوے اور پہناوے اسکو جو آپ پہنتا ہی اور تکلیف نہ دو تم انکو ایسی چیز کی جو مغلوب اور عاجز کرے انکو اگر تکلیف دو تم ایسی چیز کی تو مدد کرو انکی روایت ہی کہ جب ابوذر بلال کو بد کہا اور اسنے حضور نبوی مین اسکا شکوہ کیا اور حضرت نے ابوذر کو ملامت کی۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ای ابوذر مین گمان نہین رکھتا تھا کہ ابھی تیرے سینے مین باقی ہو حضرت سے یہہ بات سنتی ہی زمین پر گرا اور اپنا رخسار خاک پر رکھا اور کہا قسم ہی اللہ پاک کی جب تک بلال میرے رخسار کو پائے مال نکرین مین اپنا رخسار خاک سے نہ اٹھاؤنگا پس بلال نے ابوذر قسم سے باہر آنے کے لئے لاعلاج ہو اپنے رخسار کے اس حدیث کی مناسبت عنوان کے ساتھ ایسقدر ہی کہ ابوذر سے عظیم القدر صحابی کے گناہ صادر ہوا وہ باوجود اس گناہ کے منجملہ مسلمان ہی

باب ظُلْمٌ دُوْنَ ظُلْمٍ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ایک ظلم یعنی ایک گناہ دوسرے گناہ سے سخت تر ہی پس دون ادنی کے معنے مین ہی یا انکہ انواع گناہ کے مختلف ہین اس تقدیر مین دون غیر کے معنے مین

ف کرمانی نے کہا کہ بعض گناہ بعض سے اشد ہی انتہی۔ اور ابن بطال نے کہا کہ اس باب سے مقصود اتمام کرنا ایمان کا ہی اعمال کے یعنے وے اعمال جو لوازم ایمان سے تمام ہو اور یہہ بھی مقصود ہی کہ ارتکاب معاصی سے ایمان جاتا نہین پر ناقص ہوتا ہی اور گناہ کا ارتکاب اسکو کفر تک نہین پہنچاتا ہی اور لوگ کبیرہ اور صغیرہ گناہون مین درجات متفاوت رکھتے ہین اسیطرح کہا عینی نے

حدثنا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہ جب نازل ہوئی یہہ آیت یعنے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہین ملائے اپنے ایمان کو ظلم سے تب صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ہمارے سے کونسی ہی جو ظلم نہ کیا ہو۔ انہونے ظلم کو گناہون پر حمل کیا جو شرک کے سوا ہین تب اللہ نے دوسری آیت بھیجی جسکی معنی یہہ ہی کہ مقرر شرک بڑا ظلم ہی تو پہلی آیت مین جو لفظ ظلم آیا اس سے مراد ظلم عظیم یعنے شرک ہی اور اپنے ایمان کو شرک سے آمیز نکرنا یہی نفاق سے منافی جب ایمان کا اقرار کرے ظاہر مین ایمان کے احکام اسپر جاری ہوتے ہین۔ اور اسپر ایمان کا اطلاق بھی کیا جاتا ہی گو کہ حقیقت مین وہ بے ایمان ہی

باب عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ

یہہ باب منافق کے نشانیون مین ہی

حدثنا سُلَيْمَانُ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خصلتین منافق کے تین ہین جسے [illegible]

ہی اور جب وعدہ کرتا ہی خلاف کرتا ہی اور جب امانت اسکو سونپی جاتی ہی خیانت کرتا ہی اگر وعدہ کرنے کے وقت اسکو وفا کرنیکا عزم رکھتا تھا پر کسی عذر سے وفا نکر سکا تو علامت نفاق میں داخل نہیں اگر کہیں کہ یہ صفتیں مومنوں میں بھی پائی جاتی ہیں پس کس طرح علامات نفاق کہے جاوین تو شارح کہتا ہی کہ جسنے انہیں خصلتوں کی عادت کرلے اور اسکے لازم حال ہوجاوین تو وہ مومنین مخلصین سے نہیں گنا جائیگا جیسا کہ دوسری حدیث اسی بات پر ناطق ہی اور یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ یہ خصلتیں علامات نفاق سے ہیں جس شخص میں وہ جمع کیجاوین بحکم ظاہر وہ منافقی کی ہی علامتیں ہیں اور تصدیق دل کی نفی ہی جاوے اور بعضوں نے کہا کہ اس نفاق سے مراد نفاق فی العمل ہی کیونکہ اصل لغت میں نفاق اسکو کہتے ہیں کہ ظاہر مخالف باطن ہو اگر یہ مخالفت اعتقاد و ایمان میں ہو تو کفر ہی والا وہ نفاق فی العمل کہ جسکو بعضوں نے کہا ہی کہ اس حدیث کا ظاہر وہ ایک شخص معین کے باب میں ہی جو منافقوں سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت شریف تھی کہ کسی سے کلام کرتے جیسا کہ قول ابن خباب کا ہی مَا بَالُ اَقْوَامٍ پھر شارح نے کہا کہ پوشیدہ نہ رہے جیسا کہ اخلاص کو دیندار و مقامات میں نفاق جو اسکے مقابل ہی اسکو بھی مراتب و درجات ہیں جب سے وہ درجات والا کمال اخلاص کے مرتبے کو نہیں پہنچا ہی اسکو اس مرتبہ کمال کے بہ نسبت منافق کہیں ہوسکتا ہی کچھ دور نہیں جبکہ نفاق حظ کی روایت اس پر اشارہ کرتی ہی **حدثنا** قبیصۃ بن عقبۃ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار خصلتیں ہیں کہ جسمیں وہ چاروں ہوں وہ خالص منافق ہی کہ ایمان کی آمیزش نہیں رکھتا ہی شارح نے کہا کہ ظاہر ابعد و تشدید مراد ہی اور جسمیں ان چار خصلتوں سے ایک بھی ہو اسمیں نفاق ہی یہاں تک کہ اسکو چھوڑ دے وہ چار خصلتیں یہ ہیں جب اسکی پاس امانت کی جاوے اسمیں خیانت کرتا ہی اور وہ جب کسی سے عہد کرے وفا نہیں کرتا ہی اور جب بات کرے جھوٹ بولتا ہی اور جب کسی سے گفتگو کرے حق سے گذر جاتا ہی حرام کا مرتکب ہوتا ہی دشنام دیتا ہی یہ کہتا ہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ تَابَعَہٗ شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ ابو عبد اللہ یعنے امام بخاری نے کہا کہ متابعت کی ہی سفیان کی شعبہ نے اعمش سے یعنے شعبہ بھی اعمش سے اس حدیث کی روایت کی سو مؤلف کو دو طریق سے پہنچی ہی **باب** قِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِیْمَانِ شب قدر کو زندہ رکھنا اللہ کی عبادت میں قیام کرنا ایمان کے شعبوں سے ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یقم لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ

ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے شب قدر میں قیام کیا ازروے ایمان و احتساب کے یعنے جس حال میں کہ وہ ایمان رکھتا ہو اور ثواب آخرت چاہتا ہو تو بخشے جائینگے اسکے وے گناہ جو اسکے آگے گیے ہو **باب** بِالتَّنْوِیْنِ اَلْجِھَادُ مِنَ الْاِیْمَانِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ جہاد کرنا کافروں کے واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کے ایمان کے شعبوں سے ہی **حدثنا** حرمی بن حفص قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا عمارۃ قال حدثنا ابو زرعۃ عن عمرو بن جریر قال سمعت اباھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انتدب اللہ عز وجل لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا ایمان بی وتصدیق برسلی ان ارجعہ بما نال من اجر او غنیمۃ او ادخلہ الجنۃ

ابو زرعہ نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا ضمانت لی اللہ عزوجل نے اس شخص کے لیے جسنے نکلا اسکی راہ میں نہیں نکالا اسکو مگر ایمان لانا مجھپر یا تصدیق کرنے میرے رسولوں کی یہ کہ پھیروں میں اسکو اسکے شہر کے طرف ساتھ اس چیز کے جو اسنے پائی اجر سے یا غنیمت سے یا داخل کروں اسکو جنت میں انتدب کے دو سرے معنے استجابت ہی یعنے قبولیت اس تقدیر میں یہ معنے ہونگے کہ جہاد کے لیے نکلنا گویا دعا ہی اور ثواب بنا بر قرابت اس دعا کی اور بھی کہتے ہیں کہ انتدب کے معنے جلدی کرنی ہی یعنے جسنے جہاد کے لیے نکلنا اسکا تو اجر حاصل کرنیمیں جلدی کی پر نکلنا ایمان و تصدیق کی ہی یعنے اللہ کی حدیث اور اسکے پیغمبر کی رسالت پر جو ایمان لایا ہو تو جہاد ہی کیلیے نکلا ہو یا گھر میں بیٹھا رہا ہو وہی تصدیق اسکو جہاد کی مخلصی یا غنیمت ہوئی ہو اسکے سوا اور کوئی غرض نہ رکھتا ہو اللہ تعالی تین نعمتوں سے ایک نعمت دیگا۔ اجر یا غنیمت یا دخول جنت یعنے اگر غنیمت نہ ملے وہ اجر و ثواب کے ساتھ اپنے وطن کے طرف پھر یگا۔ اگر غنیمت ملی ہو ثواب و غنیمت ہر دو ساتھ پھر یگا یا اسکو بلا حساب داخل جنت کریگا۔ اور اس حدیث میں ایمان بی اور تصدیق برسلی جو آیا ہی ظاہر سوق کلام یہ تھا کہ ایمان بہ و تصدیق برسلہ ہو۔ یعدل کیا طرف بی اور برسلی کے۔ اس تعبیر کو بعضے اور بلغا التفات کہتے ہیں عرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کا اجر و ثواب بیان کرکے پھر اسکی غایت فضیلت ارشاد

فرماتے ہیں وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سختی ڈالوں اپنی امت پر تو کسی فوج کے پیچھے جو جہاد کے لئے جاتی ہو میں نہ بیٹھا ہوتا۔ یعنے جہاد کے لئے ہر فوج کے ساتھ میں بھی گیا ہوتا۔ یہہ بات میری امت پر بہت گراں ہوتی۔ یعنے حضرت جو عمل اکثر کرتے وہ شریعت ہو جاتی۔ یا ہر غزوے میں حضرت کے ہمراہ رکاب ہونا امت پر دشوار ہوتا۔ پھر فی سبیل اللہ اپنی شہادت کی تمنا بیان فرماتے ہیں وَلَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ اور میں البتہ دوست رکھتا ہوں کہ قتل کیا جاؤں اللہ کی راہ میں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں ایسا تین بار فرمایا

باب بالتنوین تطوع قیام رمضان من الایمان یہہ باب اس بیان میں ہے کہ ماہ رمضان کی راتوں میں نماز نفل یعنے تراویح پڑھنی لوازم ایمان سے ہے

حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن حمید بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر ما تقدم من ذنبہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے قیام کرے رمضان کی راتوں میں تراویح وغیرہا نوافل میں ایمان واحتساب کی راہ سے یعنے جس حال میں کہ وہ مومن ہے اور محض اللہ ہی کی رضامندی حاصل کرنے اور آخرت میں ثواب پانیکی نیت سے ادا کرے۔ بخشے جائینگے اسکے گناہ جو آگے کیا ہو۔ محدثوں نے مقرر کیا ہی کہ گناہ سے صغائر پر مراد ہیں۔ کیونکہ دوسرے احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ کبائر بلا توبہ نہیں بخشے جاتے ہیں۔ لاکن قرآن مجید ناطق ہے اسپر ہی کہ شرک کے سوا جو گناہ اللہ چاہیگا بخشدیگا

باب صوم رمضان احتسابا من الایمان یہہ باب اس بیان میں ہے کہ روزہ رمضان کا احتساب یعنے ثواب پانیکی راہ سے رکھنا لوازم ایمان سے ہی

حدثنا ابن سلام قال اخبرنا محمد بن فضیل قال حدثنا یحیی بن سعید عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکھا رمضان کا ایمان واحتساب کی راہ سے بخشے جاتے ہیں اسکے واسطے وے گناہ جو آگے کیا ہو

باب الدین یسر یہہ باب تنوین کے ساتھ ہی اسباب میں ہی کہ دین اسلام دوسرے دینوں کے بہ نسبت آسان ہی۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احب الدین الی اللہ الحنیفیۃ السمحۃ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب دینوں سے بہت دوست اللہ تعالی کے پاس ملت حنفی یعنے دین ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اور اسکی بنا آسانی اور سہولت پر ہی۔ بخلاف دوسرے ادیان بنی اسرائیل کے کہ نہایت شدت اور صعوبت میں تھے

حدثنا عبد السلام بن مطہر قال نا عمر بن علی عن معن بن محمد الغفاری عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مقرر دین سب کا سب آسان ہی مبالغہ نہیں کرتا ہی یعنے تعمق اور تکلف نہیں کرتا ہی دین میں کوئی مگر یہہ کہ غالب آیا اسپر دین اور اسکو عاجز کیا۔ اور منقطع کیا اسکو عمل سے فسددوا وقاربوا وابشروا پس چاہیے عمل کو درست کرو یا بلا افراط وتفریط یا میانہ۔ وہی اختیار کرو۔ اور عمل کرو پر جو حق کے نزدیک ہو۔ یعنے اگر طاقت نہیں رکھتے ہو کہ بروجہ اکمل ادا کریں تو وہ عمل کرو جو سکے قریب ہو اور خوشخبری لو ثواب آخرت کی واستعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیء من الدلجۃ اور مدد ڈھونڈو اول روز اور آخر روز اور آخر شب سے غدوہ اول روز کے سیر کو اور روحہ زوال کے بعد آخر روز کے سیر کو کہتے ہیں اور دلجہ ضم دال اور جیم سے آخر شب کے سیر کو کہتے ہیں اور غدوہ روز کے معنے میں اور روحہ سیر اول شب کے معنے میں اور دلجہ شب کے معنے میں بھی آیا ہی اس جگہہ وے اوقات جو اوقات نشاط اور فراغ قلب کے ہیں طاعت وعبادت کے لئے استعارہ ہیں۔ اور جب مسافر رات دن چلیگا بیچ تعب میں پڑیگا۔ اگر یہہ تینوں وقت تھوڑی تھوڑی راہ طی کرتا جائیگا آسانی اور آسودگی سے منزل مقصود کو پہنچیگا۔ پس اسی قیاس پر عبادت کرنیوالوں کے حال کو بھی تصور کرنا چاہئے۔ اور یہہ اپنے وقت کے فرض نمازیں شارع نے جو مقرر فرمایا۔ اسمیں یہی رعایت ملحوظ ہی۔ غدوہ نماز صبح ہی اور روحہ ظہر وعصر اور دلجہ مغرب وعشا

باب بالتنوین الصلوۃ من الایمان یہہ باب تنوین کے ساتھ اس بیان میں ہی کہ نماز ایک شعبہ ہی۔ شعبوں سے ایمان کے۔ وقول اللہ تعالی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اور دلالت رکھتا ہی اسپر قول اللہ تعالی کا جو فرمایا اللہ تعالی نے ضایع نہیں کرتا ہی ایمان کو تمہارے یعنے صلوتکم عند البیت یعنے نماز کو تمہارے جو بیت الحرام میں بیت المقدس کی طرف پڑھتے تھے۔ اور نسائی اور طبرانی کی روایت میں ایسی تصریح واقع ہوئی ہے جانچا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے آگے جب بیت المقدس میں نماز پڑھتے اس طرح پر کھڑا رہتے تھے کہ بیت اللہ اور بیت المقدس ہر دو جہت برابر پڑتا گیا

تھا۔ جب مدینہ منورہ کو تشریف شریف ارزانی فرما وہاں یہ صورت بن نہیں سکتی تھی اس لئے بیت المقدس کی طرف نماز ادا کرنے لگے لاکن از بس آرزو رکھتے تھے کہ اپنے آبائے کرام ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کے کعبے کی طرف نماز پڑھنے کا حکم آوے **حدثنا** عمر بن خالد قال نا زھیر قال نا ابو اسحٰق عن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اول ما قدم المدینہ نزل علی اجداد ہ او قال اخوالہ من الانصار وانہ صلی قبل بیت المقدس ستۃ عشر شھرا او سبعۃ عشر شھرا وکان یعجبہ ان تکون قبلتہ قبل البیت وانہ صلی اول صلوۃ صلاھا صلوۃ العصر وصلی معہ قوم فخرج رجل ممن صلی معہ فمر علی اھل مسجد وھم راکعون - فقال اشھد باللہ لقد صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مکۃ فداروا کما ھم قبل البیت وکانت الیھود قد اعجبھم اذ کان یصلی قبل بیت المقدس و اھل الکتاب فلما ولی وجھہ قبل البیت انکروا ذلک

براء سے روایت ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف لائے مدینے میں نزول فرمایا اجداد مادری اپنے یا اخوالو کے یہاں انصار - یہہ شک ابو اسحٰق کا ہی کہ براء نے لفظ اجداد کہا یا اخوال انصار کا۔ حضرت کے اجداد مادری ہونیکا سبب لکھے ہیں کہ حضرت کے جد اعلیٰ ہاشم نے جب مدینہ آیا وہاں انصار ایک بی بی سے ساتھ اپنی تزویج کی اس سے عبد المطلب پیدا ہوئے ہاشم کو وہیں چھوڑ کے مکہ معظمہ کے طرف مراجعت کی سکے بعد ہاشم کی رحلت ہوئی۔ تب ہاشم کے بھائی مطلب نے مدینہ جاکے اپنے بھتیجے کو بلایا۔ غرض جب عبد المطلب کی والدہ انصاریہ تھیں یہہ سبب راوی نے کہا کہ حضرت جب مدینہ آئے اپنے اجداد مادری کے یہاں اترے اور نماز پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف بیت المقدس کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے اور انکو خوش آتی تھی یہہ بات کہ آپکا قبلہ جہت کعبۃ اللہ کا ہووے **ثم** پس مدت مذکور کے بعد حکم آیا کعبے کی طرف نماز پڑھیں اس حکم کے بعد حضرت کے پہلی نماز جو کعبے کی طرف پڑھی نماز عصر تھی اور نماز پڑھی حضرت کے ساتھ قوم آپ کی پس نکلا ایکمرد جو نماز پڑھا تھا آپکے ساتھ اور گذرا جماعت پر ایک مسجد کے جس حال میں کہ وے رکوع میں تھے - وہ وہی نماز عصر تھی پس اس شخص نے کہا قسم ہی اللہ کی میں نے نماز پڑھی ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کعبے کی طرف - پس پھر گئی وہ جماعت بھی جس حال میں کہ تھی کعبے کی طرف - یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی اس بات پر کہ ایک شخص کے قول پر نماز میں عمل کر سکے اگرچہ فرائض میں ہو اور حضرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے یہود کو یہہ بات خوش آتی تھی اور ایسا ہی اہل کتاب کو - پس جب تحویل قبلہ ہوا اور حضرت کعبے کی طرف پھر گئے یہود انکار کرنے لگے - **قال زھیر** حدثنا ابو اسحٰق عن البراء فی حدیثہ ھذا انہ مات علی القبلۃ قبل ان تحول رجال او قتلوا فلم ندر ما نقول فیھم فانزل اللہ تعالیٰ جل ذکرہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤف رحیم

زہیر کہتے ہیں کہ ابو اسحٰق نے براء سے اپنی حدیث میں جو یہی حدیث ہی ظاہر یہی ہی کہ یہہ مقولہ اسی حدیث کا مگر یہی سند کو ہے اور یہہ بھی احتمال ہی کہ مولف کے تعلیق کے طور پر زہیر سے نقل کی ہو۔ غرض لوگ شبہ کرنے لگے کہ تحویل قبلہ ہونیکے آگے جو لوگ مر گئے اور مارے گئے ہم نہیں جانتے کہ انکے حق میں کیا کہیں کیا انکی نماز جو بیت المقدس کی طرف پڑھی مقبول ہی یا نہ **فانزل اللہ تعالیٰ جل ذکرہ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم** ان اللہ نے یہہ آیت شریف نازل کی اور خبر دی کہ اللہ ضایع نہیں کریگا تمہارے ایمان کو یعنے تمہاری نماز کو جو بیت المقدس کے طرف پڑھے ہو **ترجمہ** کعبہ معظمہ کو قبلہ عبادت اور مرجع خلایق ٹھہرانے کی حکمت اور مکہ معظمہ میں رہتے تک حضرت کعبے کی طرف نماز پڑھنے - اور سکے بعد ہجرت سے سترہ مہینے تک بیت المقدس کو قبلہ ٹھہرانیکا سبب اور اسکے بعد تحویل قبلہ کا حکم اسکی وجہ شرح مطول میں تفسیر عزیزی سے منقول ہی دیکھ لیں **باب** حسن اسلام المرء یہہ باب آدمی کی اسلام کی خوبی کے بیان میں ہی **وقال مالک** اخبرنی زید بن اسلم ان عطاء بن یسار اخبرہ ان ابا سعید الخدری اخبرہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

کہا مولف نے کہا امام مالک نے کہ خبر دی مجھ کو زید ابن اسلم نے کہ خبر دی یہ کو عطا ابن یسار نے کہ خبر دی اسکو ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرماتے تھے **اذا اسلم العبد فحسن اسلامہ یکفر اللہ عنہ کل سیئۃ کان زلفھا - وکان بعد ذلک القصاص الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف والسیئۃ بمثلھا الا ان یتجاوز اللہ عنھا** جبکہ اسلام لایا بندے نے پس اچھا ہوا اسلام اسکا - یعنے ہر کفر و شرک سے اور منافیات اسلام سے بیزار ہوا اور خلوص کامل حاصل کیا - تو دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسکے ہر گناہ کو جو اسکے آگے کیا تھا یعنے اسلام اسکے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہی اور ہی بعد اس حسن اسلام کے بدلہ نیکی کا ایک کو دس مانند اسکے - سات سو تک - بلکہ اللہ تعالیٰ جسکے لئے چاہیگا اس سے بھی زیادہ دیویگا چنانچہ فرمایا **واللہ یضاعف لمن یشاء بغیر حساب** اور مولف نے اس مضمون کی ایک حدیث بھی باب رقاق میں روایت کی ہی - اور بہلام کے بعد بدلہ بدی کا مانند اسکے ہی یعنے ایک گناہ کو ایک ہی سزا ہی - مگر یہہ کہ درگذر کرے اس سے اللہ تعالیٰ اور بخشدے اسکو **حدثنا** اسحٰق بن منصور قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِمِثْلِهَا ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا جسوقت کہ تمہارے کسی اچھی کرے اپنی مسلمانی۔ تو جو نیکی عمل میں لاوے لکھی جاتی ہی اُس کے لئے دس برابر سے سات سے تک اور جو بدی کی عمل میں لاوے لکھی جاتی ہی مانند اسکے یعنے ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہی۔ **باب** اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَدْوَمُهٗ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ دین بہت پسندیدہ اور دوست زیادہ طرف اللہ عزوجل کے وہ ہی جو ہمیشہ دایم رہے یعنے اسپر ہمیشگی کرے **ف** کرمانی نے کہا ہے دین سے مراد احب عمل ہی۔ کیونکہ دین عبادت ہی اور احب دین کا علاوہ کتاب الایمان کے ساتھ اسلئے کہ دین ایمان اور اسلام واحد ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا۔ قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ ہشام نے کہا کہ مرا والد عروہ بن زبیر نے خبر دی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے گھر تشریف لائے اسوقت بی بی کے پاس ایک عورت حاضر تھی کہتے ہیں کہ اسکا نام حولا تھا۔ حضرت نے دریافت کی کہ یہہ عورت کون ہی بی بی نے کہا کہ یہہ عورت فلانی ہی۔ پھر اسکی نماز کا ذکر کیا کہ تمام شب سوتی نہیں بلکہ نماز میں ہی رہتی ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ باز رہ ایسی تعریف سے یا ایسے عمل سے کہ اسکی مداومت کی طاقت نہو اور لازم کر لو اپنے پر وہ عمل کہ جسکی طاقت رکھے ہو اور اس سے یہہ قول نہو **وَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا** پس تم ہی اللہ کی ملول و ناخوش نہیں ہوتا ہی یعنے قطع ثواب نہیں کرتا ہی اللہ تعالے جبتک کہ تم ملول ہو۔ **وَكَانَ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ** پس احب دین آپ کے پاس یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اعمال سے دوست تر اور پسندیدہ تر وہ عمل تھا جو اسکا عامل ہمیشگی کرے۔ پس جو عمل کہ دوستر پیغمبر خدا کا ہو بلاشک وہ عمل دوستر خدا کا ہی **باب** زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ وَنُقْصَانُهٗ یہہ باب ایمان کی زیادتی اور کمی کے بیان میں ہی۔ اور بعضوں نے لکھا ہی کہ اسکے آگے ایمان کی زیادتی اور کمی کے بیان میں ایک باب جو منعقد ہوا وہ بحسب اعمال ایمان کامل کا بیان تھا اور یہہ باب اصل تصدیق کی کمی اور زیادتی کے بیان میں ہی شارح نے کہا کہ یہہ فرق جو مذکور ہوا تکلف سے خالی نہیں **وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى** یعنے فرمایا اللہ تعالے نے اور زیادہ کیا ہم نے انکو ہدایت پس زیادتی ہدایت کی مستلزم ہی زیادتی کو ایمان کے بلکہ مراد ہدایت سے یہی ایمان ہی **وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا** اور زیادہ ہوتے ہیں ولوگ جو ایمان لائے ہیں ایمان کے **وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ** آج پورا کیا ہم نے تمہارے لئے دین تمہارا یعنے فرایض اور واجبات اور احکام شرعی **فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ** پس جب ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ شخص ناقص اور ناتمام ہی اور یہہ ناتمامی دین کے راہ سے ہوگی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ اَنس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نکالا جاویگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا ہو کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنے ساتھ محمد رسول اللہ کے کہا ہو اور اسکی تصدیق کی ہو۔ اور اسکے دل میں ایک دانہ جو کے وزن پر نیکی رہے۔ یہاں نیکی سے مراد ایمان ہی جیسا کہ دوسری روایت میں اسکی تصریح آئی ہی اور کوئی نیکی ایمان کے برابر نہیں خیر حقیقی ایمان ہی۔ اس حدیث میں فقط لا الٰہ الا اللہ جو آیا وہ اشارہ ہی تمام کلمہ طیبہ کے ساتھ جیسے کوئی حکم کرے کہ بسم اللہ یا قل ہو اللہ احد پڑھ اس سے مراد یہہ ہے کہ پورا بسم اللہ اور کامل سورہ قل ہو اللہ پڑھے **وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ** اور نکالا جاویگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا لا الٰہ الا اللہ اور دل میں اسکے ایک دانہ گندم کے وزن پر نیکی ہو **وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ** اور نکالا جاویگا دوزخ سے وہ شخص جو کہا لا الٰہ الا اللہ اور دل میں اسکے ایک ذرہ بھر نیکی۔ ذرہ فتح ذال معجمہ اور تشدید راء اس چیونٹی کو کہتے ہیں جو نہایت چھوٹی ہو۔ اور قاموس میں لایا ہی کہ سو ذرے ایک دانہ جو کے وزن پر ہی۔ اور بعضوں نے کہا کہ چھ ذرے ایک رائی کے دانے برابر ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ ذرہ وہ ہی جو آفتاب کی روشنی میں سر سوزن کے مانند ظاہر ہوتے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا ذرہ وہ ہی کہ ہتیلی یا کوہنی کے بعد جو ہاتھ کو لگے اور پھونکنے سے اڑ جاوے۔ اس حدیث میں یہہ بیان ترقی کے طور پر آیا ہی کہ ذرہ دانہ گندم سے کمتر ہی اور دانہ گندم دانہ جو سے کمتر اور ذرہ ایمان وہ کہ اسکے بعد صلا ایمان نہ ہو اور اسپر زیادہ یقین و اطمینان کے اندازپر ہوگا اور اس حسن ترتیب سے شاہ ہی ثابت کرنا کہ ایمان کے لئے تصدیق و اقرار ہر دو چاہیے ہی مذہب ہی بخاری کا **قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِيْمَانٍ مَكَانَ خَيْرٍ** یعنے امام بخاری نے کہا کہ ابان قتادہ سے اور وہ انس سے نقل کرتا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں لفظ خیر کی جگہہ لفظ ایمان ذکر فرمایا۔ **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ سَمِعَ

جعفر بن عون حدثنا ابو العمیس اخبرنا قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن عمر بن الخطاب ان رجلا من الیہود قال لہ یا امیر المومنین ایۃ فی کتابکم تقرؤنہا لو علینا معشر الیہود نزلت لاتخذنا ذلک الیوم عیدا فقال عمر انی لاعلم ای مکان انزلت ومتی انزلت انزلت یوم عرفۃ یوم جمعۃ وہما لنا عیدان۔ طارق عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ مقرر کروہ سے یہود ایک مرد ان سے کہا۔ ای امیر المومنین تمہاری کتاب میں ایک ایسی آیت ہی جو تم ہمکو پڑہا کرتے ہو۔ اگر تحقیق ہم پر یعنی گروہ یہود پر اترتی البتہ ہم اس روز کو عید ٹھہراتے قال ای ایۃ قال عمر فاروق پوچھا وہ کونسی آیت ہی سے کہا یہہ آیت ہی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا اس آیت کا ترجمہ اوپر گذرا قال عمر قد عرفنا ذلک الیوم والمکان الذی نزلت فیہ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو قائم بعرفۃ یوم جمعۃ فاروق اعظم نے کہا ہم نے اس روز کو اور اس جگہ کو جہاں وہ نازل ہوئی ہمارے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہ کھڑے ہوئے تھے عرفے میں جمعے کے دن یعنے وہ روز جو جمعہ ہی ہماری عید ہی اور وہ مکان جو عرفات ہی ہم اسکی بڑی تعظیم کرتے ہین شیخ ابن حجر نے کہا کہ اس روایت میں مجمل آیا ہی۔ اور اسحٰق بن قیصر کی روایت میں جریج اس لفظ کے ساتھ ہی کہ الحمد للہ روز جمعہ روز عرفہ ہر دو روز ہماری عید ہی اور یہہ بھی صحت کو پہنچا کہ اس آیت کا نزول عرفے کے دن عصر کے بعد تھا وہ آخر روز ہی اسکے دو سرے روز ہم عید کرتے ہین۔

باب الزکوۃ من الاسلام

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ زکوۃ دینا کیا از جملہ اسلام ہی وقول اللہ تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ اور فرمایا حق تعالی نے اور نہین حکم کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی خالص کرکے اسکے واسطے دین کو اور یہہ کہ حنیف ہو جاوین یعنی اللہ تعالی کے غیر کی طرف توجہ نہ لاوین اور ہر امر مین اللہ ہی کی طرف متوجہ رہین اور یہہ کہ قایم کرین نماز اور دین زکوۃ اور یہی ہی دین ملت استوار حدثنا اسمعیل قال حدثنی مالک ابن انس عن عم ابی سہیل بن مالک عن ابیہ انہ سمع طلحہ بن عبید اللہ یقول۔ حدیث کی ہم سے اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے امام مالک نے اپنے چچا ابی سہیل سے اور اسنے اپنے باپ سے کہ سنا طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہتا تھا جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اہل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول۔ آیا ایک مرد نجد کے لوگون سے حضرت کے پاس اسکے سر کے بال پراگندہ تھے اور اسکی آواز سنی جاتی تھی پر نہین سمجھا جاتا تھا کہ وہ کیا کہتا ہی دوی اس آواز کو کہتے ہین جو بلند اور مکرر ہو اور اسکا معنی مفہوم نہو۔ حتی دنا فاذا ہو یسال عن الاسلام یہان تک کہ نزدیک ہوا پس سوال کیا اسلام سے ف کرمانی نے کہا یہان اسلام سے مراد شرایع اسلام اور اسکے فرایض ہین اسلیے اسمین شہادتین کا ذکر نہین آیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فقال ہل علی غیرہا قال لا الا ان تطوع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام رمضان قال ہل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ قال ہل علی غیرہ قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وہو یقول واللہ لا ازید علی ہذا ولا انقص۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام یہہ کہ پانچ نمازین پڑہین دن رات مین پھر اسنے کہا آیا اسکے سوا اور کوئی نماز مجھپر فرض ہی فرمایا نہین مگر نماز نافلہ پھر حضرت نے فرمایا کہ روزے ہین رمضان کے پھر اسنے کہا آیا اسکے سوا اور روزے مجھپر فرض ہین فرمایا نہین مگر صیام نافلہ پھر حضرت نے زکوۃ کا ذکر کیا۔ پھر اسنے کہا اسکے سوا اور کچھ مال کا دینا مجھپر فرض ہی فرمایا نہین مگر صدقات نافلہ۔ ف مجمع البحار مین لایا ہی کہ اس حدیث مین حج کا ذکر نہین آیا اسکا سبب اختصار کا ہی۔ یا راوی نے فراموش کیا انتہی۔ راوی نے کہا جب سائل یہہ سب سن چکا رخصت لیکے پھرا اور اسوقت کہتا تھا کہ قسم ہی اللہ کی مین اسپر نہ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کم یعنے یا رسول اللہ مین نے آپکا حکم قبول کیا ایسی قبولیت کہ نہ زیادتی کے جسپر نہ زیادتی متصور ہی اور نہ قبول کی راہ سے کمی اور آپنے جن چیزونکا حکم فرمایا مین انسے کچھ ترک نہ کرونگا کہتے ہین کہ یہہ شخص اپنی قوم کی طرف سے ایلچی ہوکر آیا تھا حضرت سے دین اسلام سیکھے اور جاکے انکو سکھلاوے۔ پس اسکے کلام کا یہہ معنا ہوا کہ مین آپکا حکم قوم کو پہنچانے مین کچھ زیادتی اور کمی نہ کرونگا۔ جتنا سنا ہون برابر اتنا ہی پہنچاونگا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح الرجل ان صدق۔ حضرت نے فرمایا کہ فلاح پایا مرد نے اگر اپنی بات مین سچا ہو۔ اگر کہین کہ اس مرد کی فلاح اسی تین حکم کے بجالانے مین کسطرح ہو حالانکہ ابھی اور احکام شرعی اور امر و نواہی سے اسکو نہ پہنچے تو ہم کہتے ہین کہ مولف علیہ الرحمہ دوسری روایت مین لایا ہی کہ حضرت نے اسکو شرائع اسلام سے خبر دی سو وہ شامل ہی جمیع احکام کو اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ جیسے کم کرنے مین فلاح نہین زیادہ کرنے مین بھی فلاح نہین یعنے جو عبادت اور جو عمل کہ شارع سے جسطرح پر ماثور ہوا اسیطرح ادا کیا چاہیے قدر واجب اور مسنون سے کم و زیادہ نکرے اور نوافل مین اختیار ہی والنعم ما قال

سے بہرہ دوبخ کوش و صدق و صفا ولیکن بیخبری برمصطفیٰ ہ **باب اتباع الجنائز من الایمان** - یہ باب اس بیان میں ہی کہ مسلمانوں کے جنازے کے
ہمراہ جانا از جملہ ایمان ہی **حدثنا** احمد بن محمد بن علی المنفوذی قال حدثنا روح قال حدثنا عوف عن الحسن
و محمد عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدیث کی عوف نے حسن بصری اور محمد بن سیرین سے اور وہ دونو ابوہریرہ سے
لاکن کہتے ہیں کہ روایت کرنا ابن سیرین کا ابوہریرہ سے صحیح ہی اور حسن بصری سے روایت کرنے میں اختلاف ہی اکثر کا قول یہی ہی کہ حسن بصری کو ابوہریرہ کی صحبت نہیں تھی غرض
ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ **من تبع جنازۃ مسلم ایمانا و احتسابا و کان معہ حتی یصلی علیہا و یفرغ**
من دفنہا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد جس نے مسلمان کے جنازے کے ہمراہ جانے و ایمان و ثواب کی نیت سے یعنے محض اللہ کی
خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔ اور سکو دفن کے تک اسکے ساتھ رہے جب وہاں سے پھرے تو دو حصے ثواب کے ساتھ پھرتا ہی ہر ایک حصہ کوہ احد کے مانند ہی۔ قیراط اصل لغت میں نیم دانگ
ہی یہاں حصہ مراد ہی **ومن صلی علیہا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع من الاجر بقیراط** اور جو پر نماز پڑہے اور دفن کے آگے پھرے
تو وہ ایک حصہ ثواب کے ساتھ پھرتا ہی تابعہ عثمان المؤذن قال حدثنا عوف عن محمد عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ
مولف نے کہا کہ متابعت کی ہی روح کی عثمان جو مؤذن تھا جامع بصرہ کا کہا حدیث کی ہم سے عوف نے محمد بن سیرین سے اور اسنے ابوہریرہ اور اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مانند حدیث مذکور
کے معنے کے روہ سے ساتھ لفظ مذکور کے **باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ وہو لا یشعر** یہ باب اس بیان میں ہی کہ مومن خوف رکھے
اسبات کا کہ جبط کیا جاوے یعنے ناچیز ہوجاوے عمل اسکا۔ حالانکہ وہ شعور نرکھتا ہو اسکے جبط ہونے سے مولف کی مراد جبط عمل سے نقصان ثواب ہی کیونکہ پورا ثواب حاصل ہوتا نہیں مگر پورے
اخلاص سے نہ انکہ معصیت مومن کو اصل ایمان سے نکالتی ہی اور کفر میں داخل کرتی ہی جیسا کہ خوارج اور معتزلہ کہتے ہیں۔ اور یہہ روہی فرقہ مرجیہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ حقتعالی شانہ عذاب نہیں کرتا
ہی اس شخص کو جو کہے کلمہ لا الہ الا اللہ اگرچہ عاصی ہو اور ایمان مطیع و عاصی کا یکساں ہی **وقال ابراہیم التیمی ما عرضت قولی علی عملی الا خشیت ان**
اکون مکذبا اور ابراہیم تیمی نے کہا جو عابدوں سے تھا کہ میں نے نہیں عرض کیا میرے قول کو میرے عمل پر مگر یہہ کہ ڈرا میں اسبات سے کہ جو کوئی دیکھے میرے قول کو میرے عمل کے مخالف تو مجھ کو
جھوٹا جانیگا کیونکہ میرا قول میرے عمل کے مطابق ہو سکتا نہیں اور اللہ تعالے نے ان لوگوں کی مذمت کی ہی کہ جنھوں نے امر معروف اور نہی منکر کرتے ہیں آپ عمل میں قاصر ہیں جیسا کہ فرمایا **کبر مقتا**
عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون - یعنے بزرگ و بلند ہی اللہ تعالے کے پاس یہہ کہ کہیں وہ بات جو نہیں کرتے ہیں **وقال ابن ابی ملیکۃ ادرکت ثلثین من**
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یخاف النفاق علی نفسہ - اور ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں تیس صحابہ کو پایا کہ وے سب کے سب اپنی
ذات پر نفاق سے ڈرتے تھے۔ انہیں سے ہیں عائشہ صدیقہ اور انکی بہن اسماء اور ام سلمہ اور چاروں عبداللہ اور عقبہ بن الحارث اور مسور بن مخرمہ جو بزرگان صحابہ سے تھے یہ سب اپنے
نفس پر نفاق سے ڈرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ سب اعمال حسنہ سے ہم ادا ہو سکے نہیں اور اخلاص کے جو بلند مرتبے ہیں ہم ان سب کو طی کر سکے نہیں اور کہتے ہیں کہ ان اصحاب بزرگ کا یہہ حال
اس لئے تھا کہ ان کے زمانے میں لوگوں نے احکام دینی میں تغیر اگیا تھا اور وے اسکے منع کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ اور سکوت کیا تھا اور ڈرتے تھے کہ کہیں وہ سکوت داخل نفاق نہ ہو
ما منہم احد یقول انہ علی ایمان جبریل و میکائیل اور نہیں تھا ان صحابہ سے کوئی ایک کہ کہے مقربہ وہ جبرئیل و میکائیل کے ایمان پر ہی یعنے اپنے کمال ایمان
پر جزم کرے جیسا ان ہر دو فرشتہ مقرب و معصوم کے ایمان پر جزم ہو **ویذکر عن الحسن ما خافہ الا مومن و لا امنہ الا منافق** - اور حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ کہتے تھے کہ نہیں ڈرتا نفاق سے مگر مومن اور نہ امن دیتا ہے ایمن اور بیفکر نہیں رہتا مگر منافق۔ امام نووی نے کہا کہ خافہ اور امنہ کی ضمیر اللہ تعالی کی طرف راجع
ہی۔ یعنے ڈر نہیں رکھتا ہی اللہ تعالی کا اسکے عذاب سے مگر مومن اور بے پروائی نہیں کرتا ہی اسسے مگر منافق۔ پر شارح نے کہا کہ سوق کلام سے حسن بصری اور امام بخاری کے وہی پہلا معنی
ہی واللہ اعلم۔ **باب و ما یحذر من الاصرار علی النفاق و الخصال من غیر توبۃ** یہہ باب مخاصمت اور معصیت پر بلا توبہ اصرار
کرنے سے ڈرانے جانے کے بیان میں ہی۔ اور یہہ تحذیر بسبب ارشاد باری جلشانہ کے ہی جو مومنوں کے باب میں ارشاد ہوا **و لم یصروا علی ما فعلوا و ہم یعلمون**
یعنے اصرار نہیں کرتے ہیں اوپر اس چیز کے جو کیا انہوں نے گناہوں سے اور وے جانتے ہیں کہ اسپر نادم ہوویں اور توبہ کریں تا بخشے جاویں یا جانتے ہیں کہ اللہ تعالی غفور و رحیم
ہی **حدثنا** محمد بن عرعرۃ قال حدثنا شعبۃ عن زبید قال سألت ابا وائل عن المرجئۃ فقال حدثنی عبد اللہ ان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر زید نے کہا کہ میں نے ابو وائل سے سوال کیا قرینہ ترجمہ کے حال سے کہ وے قایل ہین اسبات کے کہ معصیت ایمان کے ساتھ ضرر نہین پہنچاتی ہی جیسا طاعت ساتھ کفر کے۔ پس کہا ابو وائل نے کہ حدیث کی مجھ سے عبد اللہ نے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا گالی دینی مسلمان کو فسق ہی اور قتال کرنا اس سے کفر۔ اگرچہ مراد اس کفر سے ارتداد نہین لاکن تشدید و تغلیظ کی راہ سے فرمایا کہ یہہ کبیرہ مانند کفر کے ہی اور سے دوسرے اعمال حبط ہو جانیکا خوف ہی **حدثنا** قتیبۃ بن سعید حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن حمید عن انس قال اخبرنی عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یخبر بلیلۃ القدر فتلاحی رجلان من المسلمین فقال انی خرجت لاخبرکم بلیلۃ القدر وانہ تلاحی فلان وفلان فرفعت وعسی ان یکون خیرا لکم التمسوھا فی التاسعۃ والسابعۃ والخامسۃ انس نے کہا کہ ہی روایت عبادہ بن صامت نے مجھ کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے جس حال مین کہ خبر دے رہے تھے شب قدر سے۔ پس خصومت کی دو مرد مسلمانون نے سو فرمایا تحقیق مین باہر آیا تا خبر دون تم کو شب قدر سے تو خصومت کی فلان فلان نے پس اٹھائی گئی شب قدر یعنے اسکا تعین اٹھا سے اٹھا یا گیا قریب ہی کہ بہتر تمہارے سے وہی شخص ہوگا جو قیام شب سے اسکو دہونڈہے اور اسکی جست و جوسے فارغ نہ ہے پس طلب کرو اسکو پچیسوین ستائیسوین انتیسوین شب مین حاکم موقع اسباب کو دو قول سے بیان کیا۔ ایک یہہ کہ مومن کا ذر ناحبط اعمال سے دوسرا حذر کرنا اور خوف کرنا گناہون پر اصرار کرنے سے اور پہلے قول کو چہار اثر سے تایید دی اور دوسرے قول کو ایک اثر سے اور شارحون نے ان ہر دو حدیث کی مناسبت پر پہلے قول کے باب مین کہا ہی کہ پہلی حدیث سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر جو لائی ہی مناسبت تمام رکھتی ہی اس قول کے ساتھ جو خوف المومن ان یحبط عملہ ہی اور لوگون کو عیب کے ساتھ نسبت کرنی دشنام ہی۔ دشنام اور خصومت سے جو بچے ہون کمتر ہونگے جب اسکو کفر کے مانند ہی کہا نزدیک ہی کہ ایسے شخص کو اسلام کے دعوے مین جھوٹا کہینگے۔ اس صورت مین بہت ڈرتا رہے کہ ایمان کامل حاصل نہین اور جو معصیت کہ کفر کے قریب اسسے بہت پرہیز کرے۔ لاکن دوسری حدیث جب صحابہ کی بایکدیگر خصومت حضرت جناب رسالت کی خاطر شریف سے نسیان کا سبب ہوا اسکی مغفرت خصومت کرنیوالون کے حق مین کیسی سخت تر ہوگی کچھ دور نہین کہ عمل کو حبط کر دیگی۔ اللہ کی پناہ پس مومن اس سے چہ حذر رہا چاہیے۔ اور بعضے شارحون نے اس حدیث کی مناسبت مین پہلے قول کے ساتھ ایسی تقریر کی ہی کہ قرآن کریم مین آیا ہی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی یعنے مت بلند کرو اپنی آوازین نبی کی آواز پر کہ حبط اعمال کا سبب ہی اور ان صحابہ کی خصومت مین بھی آواز بلند ہوا تھا **باب** سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الایمان والاسلام والاحسان وعلم الساعۃ وبیان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی باب سوال کرنے مین ہی جبرئیل علیہ السلام ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب مین ایمان اور اسلام اور احسان سے اور علم قیامت سے اور بیان کرنا اور جواب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثم قال جاء جبریل علیہ السلام یعلمکم دینکم فجعل ذلک کلہ دینا پھر فرمایا کہ آیا جبرئیل نے تا سکہلاوے تم کو دین تمہارا۔ پس تھہرایا اس تمام کو دین یعنے اس سوال و جواب کو اور قیامت کے آنے پر [illegible] اور اسکا وقت سوا علام الغیوب کے کوئی نہین جانتا ہی سمجھنا یہہ سب دین ہی حضرت نے اس مجموعہ کو دین فرمایا اور کلام اول سے مقصود ترجمہ باب ہی اور اس کلام سے اور وہ جو اسکے بعد آتا ہی استدلال ہی اسبات پر کہ ایمان و اسلام اور دین ایک ہی و مابین النبی صلی اللہ علیہ وسلم لوفد عبد القیس من الایمان ساتھہ اس کے جو بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد القیس کے جماعت کو کہ ایمان وہی اسلام ہی قولہ تعالیٰ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ اور ساتھہ اس آیت کے جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو کوئی چاہیگا اسلام کے سوا اور دین پس ہرگز نہین قبول کیا جائیگا اس سے پس ہیچ آیت لاتی نہی ہی اسبات پر کہ اسلام ہی دین ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمٰعیل بن ابی خالد اخبرنا ابو حیان التیمی عن ابی زرعۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارزا یوما للناس فاتاہ رجل فقال ما الایمان ابو ہریرہ نے کہا کہ ظاہر ہوئے ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کے لئے یعنے لوگون کے درمیان تشریف رکھتے تھے پس آیا ایک شخص آپکے پاس اور کہا کیا ہی ایمان یا رسول اللہ یعنے ایمان جو عبارت ہی تصدیق سے اسکے متعلقات کیا ہین قال الایمان ان تومن باللہ وملائکتہ وبلقائہ ورسلہ وتومن بالبعث فرمایا ایمان یہہ ہی کہ تو تصدیق کرے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایک ہی اسکا کوئی شریک نہین نہ ذات مین نہ صفات مین نہ عبادت مین اور وہ متصف ہی اوصاف کمال سے اور پاک ہی اوصاف نقص و زوال سے اور تو تصدیق کرے اسکے فرشتونکی کہ سب اسکے بندگان فرمانبردار ہین نہ وہ مرد ہین نہ عورت اور تصدیق کرے اسکی کتابونکی جو پیغمبرون پر نازل ہوئین سب کلام خدا ہی اور جو کہ سہین ہی سب حق ہی اور تصدیق کرے اسکے دیدار کی کہ سب مومنون کو جنت مین ہوگا اور تصدیق کرے سب پیغمبرون کی کہ اللہ نے انکو ازل مین برگزیدہ کرکے

خلق کے ہدایت کے لئے بھیجے۔ انہوں نے جو کچھ فرمایا ہی اور اللہ تعالی کے طرف سے پہنچایا ہی احکام ہویا اخبار سب حق ہی اور تو تصدیق کرے بعث کی یعنے موے بعد جی اٹھنے کی کہ اللہ تعالی قیامت کے دن سب کو زندہ کریگا نیکو کو جزا اور بدکار کو سزا دیگا قَالَ مَا الْاِسْلَامُ کہا اس مرد نے کیا ہی اسلام یعنے ارکان اسلامی کے کیا ہین۔ قَالَ اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا۔ فرمایا اسلام یہہ ہی کہ تو عبادت کرے اللہ ہی کی اور نہ شریک کرے اسکے ساتھ کسی چیز کو نہ ذات مین نہ صفات مین نہ عبادت مین۔ شرک کے اقسام کا بیان آگے گذرا وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ۔ اور تو قایم کرے نماز کو اور اچھی طرح ادا کرے اور ادا کرے زکوۃ کو جو فرض کیا گیا ہی اور روزہ رکھے رمضان کے اس حدیث مین حج بیت اللہ کا ذکر نہین آیا لاکن مسلم کی بھی حدیث تھوڑے الفاظ کے اختلاف سے جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اسمین حج کا بھی ذکر آیا ہی شارح نے کہا کبھی سوال جبرئیل کے قصے مین بعض روایات مین اور بھی زیادہ اعمال مذکور ہین اور بعض مین کم سو یہہ اختلاف سائل کے مقتضے حال اور موقع سوال پر ہوگا واللہ اعلم قَالَ مَا الْاِحْسَانُ پھر پوچھا اس نے کیا ہی احسان۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرٰاكَ۔ فرمایا تو عبادت کرے اللہ کی اسطرح پر کہ گویا تو دیکھتا ہی اسکو پس اگر نہو تیری یہہ حالت کہ دیکھے اسکو تو یہ اس صفت کے ساتھ عبادت کر کہ وہ دیکھتا ہی تجھکو اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ ایمان و اسلام کے بعد حقیقت احسان سے بھی سوال کیا تا امور دین تمام و کمال ظاہر ہو پہلے آیتین اور حدیثین احسان کے باب مین آہین اور وہ درجہ عالی و مرتبہ کمال مین داخل ہین اور احسان کے معنے نیکی کرنی ہی وہ دو وجہ پر ہی ایک نیکی کے ساتھ ہی کہ انعام و اکرام اور خیر خواہی پیش آوے اور عمل اچھی طرح اخلاص و یقین کے ساتھ ادا کرے جیسا کہ چاہیے یہہ بھی نیکی کرنی ہی اپنے نفس کے ساتھ اور اسکا خلاف کرنا ظلم کرنا ہی نفس پر اور بدی کرنی اسکے ساتھ اور حاصل احسان کا اخلاص اور حضور اور خشوع ہی عبادت مین یہہ تو درجہ کمال بلکہ نشان صحت اسلام و ایمان کی ہی ہی۔ اور پہلا مرتبہ احسان کا جو مذکور ہوا کہ عبادت اسطرح پر کرے کہ گویا وہ دیکھتا ہی وہ اللہ تعالی کو یہہ مرتبہ نہایت ہیبت اور خضوع و خشوع اور شوق و ذوق اور محبت و جذب کا ہی۔ صوفیہ کرام اسی مقام کو مشاہدہ کہتے ہین دوسرا مرتبہ احسان کا جو آیا ہی کہ عبادت اسطرح پر ادا کرے کہ گویا وہ دیکھتا ہی حق تعالی اسکو اسصورت مین بھی خوف و خشیت و ہیبت و سکینت مین اخلاص اور ادب و علامت اور عدم التفات ادھر اُدھر حاصل ہی جیسا کوئی شخص بادشاہ کے حضور مین کھڑا ہو اور بادشاہ اسکو دیکھتا ہو تو وہ نہایت مؤدب رہیگا اور کوئی حرکت خلاف ادب نکریگا صوفیہ اسی مقام کو مرتبہ کہتے ہین یہہ مرتبہ پہلے مرتبہ سے کمی ہی اور پہلا مرتبہ نہایت بلند کہ کوئی مقام اس سے بلند تر متصور نہین جب احسین دریاے شہود کا استغراق ہی کوئی حضور و لذت اس سے زیادہ تر نہین فی الحقیقت یہہ مقام حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی اور حدیث جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ اسی مقام کیطرف اشارہ ہی اور یہہ سر دوسرے خواص درگاہ کے بہ نسبت اس جناب کو بوجہ اتم و اکمل حاصل ہی اور اسجناب کے خواص امت بھی آپ کی تبعیت اور صفت استعداد کے بدولت بحسب تفاوت درجات اس سے ایک بہرہ رکھتے ہین۔ الحاصل عبادت کے تین مرتبے ہین پہلا یہہ کہ اسکے ارکان و شرائط و آداب مین قصور کرنے تادیے سے ادا ہو اور قضاے واجب لازم نہ ہو دوسرا یہہ کہ وہی شرائط و آداب کا بہرہ رکھتے ہین۔ الحاصل عبادت کے تین مرتبے ہین پہلا یہہ کہ اسکے ارکان و شرائط و آداب مین قصور کرنے تادیے سے ادا ہو اور قضاے واجب لازم نہ ہو دوسرا یہہ کہ وہی شرائط و آداب کمال خوف و ادب کے ساتھ بجا لاوے جسپر رضاے الٰہی اور ثواب اخروی مترتب ہو اور باطن بھی عبادت سے ایک ذوق و لذت لیوے تیسرا یہہ کہ حضرت معبود کے بحر شہود مین مستغرق ہو۔ جو افضل طاعات و اکمل قربات ہی جو لذت اور باطن کی نوایت سمین حاصل ہو سو اسکی کیفیت سوا ذوق کے کوئی نہین پاسکتا رزقنا اللہ تعالی ایاہ اس حدیث سے آخرت مین امکان رویت الٰہی مستنبط ہوتی ہی دنیا مین بسبب جسمانی کے محروم ہین آخرت مین جب یہہ حجاب اٹھ جائیگا كَاَنَّكَ تَرَاهُ اِنَّكَ تَرَاهُ ہو جائیگا اسی واسطے حدیث رویت مین اول روز و آخر روز مین نماز کی محافظت پر وصیت آئی ہی کیونکہ بہشت مین رویت حق کے اوقات وہی ہونگے ان وقتون مین محافظت نماز کی تاکید مین حکمت یہی ہی تا مشہود ذات کا بلکہ ہم پہنچانے اور مستعد رویت بصری کا ہووے اور اس روز قوت بصیرت بھی زیادہ کرینگے رزقنا اللہ تعالی ذلک جاننا چاہیے دین کی بنا اور اسکا کمال عقاید اور فقہ اور تصوف پر ہی اس حدیث شریف مین یہہ تینون مقام بھی مذکور ہین ایمان اشارہ ہی اعتقادات حقہ کے ساتھ جو مسائل ہین اصول کلام کے اور اسلام اشارہ ہی فقہ کے ساتھ جو متضمن ہے اعمال و احکام شرعیہ وغیرہ کو اور احسان اشارہ ہی اصل تصوف کے ساتھ جو عبارت ہی تصدیق توجہ الی اللہ سے اور تصوف کے جمیع معانی پر شیخ طریقت نے اسکے طرف اشارہ کیا ہے اسیکے طرف راجع ہین اور فقہ اور تصوف اور علم کلام یعنے علم عقاید ایک دوسرے کے لازم ہین کہ ان تینون فنون سے کوئی فن بھی دوسرے کے سوا کامل نہین ہوتا تصوف بغیر فقہ کے کمال کے صورت نہین لیتا کیونکہ کلام الٰہی بغیر فقہ کے پہچانے جاتا نہین اور فقہ بغیر تصوف کے تمام ہونا نہین کسواسطیکہ عمل بغیر صدق توجہ کے کامل ہوتا نہین اور فقہ و تصوف ہر دو بغیر ایمان کے صحیح ہوتے نہین مانند روح و جسد کے کہ کوئی ایک بغیر دوسرے کے وجود ہی نہین لیتا ہی اور کمال نہین قبول کرتا ہی اسی واسطے امام مالک نے فرمایا مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ۔ یعنے جس نے تصوف پڑھا اور فقہ نہ سیکھا تو زندیق ہوا اور جسنے فقہ پڑھا اور تصوف حاصل نہ کیا تو فاسق ہوا اور جسنے دونون

کو جمع کیا، مقررہ محقق ہوا ف دوسرے محققوں نے امام مالک کا یہ قول جو اپنے کتب میں نقل کیا ہی اسمیں تعمق کی جگہ پر تعلق آیا ہی ہے بالکل بے معنی یا غرض ہر دو کی جامعیت کمال تحقیق کا مرتبہ ہی ع این کار دولت است کنون تا کرا رسد؛ غرض جب حضرت ایمان و اسلام اور احسان کے بیان سے فارغ ہوئے سائل نے کہا مَتَى السَّاعَةُ یعنے کب آویگی قیامت - مخفی نرہے کہ روز قیامت کی درازی پچاس ہزار سال کی ہوگی - باوجود ایسے طول مدت کے قیامت کو ساعت کہنے کا سبب یہ ہی کہ وہ یکایک ایک ہی ساعت میں ہوگی - یا یہ سبب ہی کہ قیامت باوجود ایسی درازی کے اللہ تعالیٰ کے پاس حکم ایک ساعت کا رکھتی ہی - اور ساعت لغت میں زمان غیر محدود کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں - اور اہل نجوم و حساب کے اصطلاح میں رات کے چوبیس حصوں سے ایک حصے کو کہتے ہیں - غرض جب اس مرد نے زمان قیامت سے سوال کیا قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ حضرت نے فرمایا سوال کیا گیا - سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں یعنے قیامت کب آویگی سو نہیں جانتے ہیں ہر دو برابر ہیں اسکا علم اللہ کے لئے خاص ہی - فرشتوں اور پیغمبروں سے کوئی اسپر مطلع نہیں - حمیدی نے نوادر میں لایا ہی کہ یہی سوال و جواب اسی عبارت سے حضرت عیسیٰ اور جبرئیل علیہما السلام کے درمیان بھی واقع ہوا مگر عیسیٰ سائل تھے اور جبرئیل مسئول عنہا - یہاں جبرئیل سائل تھے اور حضرت مسئول سو فرمایا سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا اور مسلم کی روایت میں لایا ہی کہ اس مرد نے کہا فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا یعنے وقد قیام کا علم جب علام الغیوب کے سوا دوسرے کو نہیں تو خبر دو مجھ کو اسکے آثار و علامات سے - تب حضرت نے فرمایا خبر دیتا ہوں میں تجھ کو اسکے علامات سے - جو اللہ نے مجھ کو خبر دی ہی انسے وے یہ ہیں إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا جسوقت کہ جنگی کنیز اپنے صاحب و مالک کو یہہ کنایہ ہی کثرت جماع سے جو زمانہ اخیر میں کفار حربی ہوگا اور اکثر کنیزیں غنیمت میں آینگی ام ولد اس کنیز کو کہتے ہیں جو اپنے صاحب سے بچہ لاوے - جب باندی باپ کی مملوک ہی اسکے بیٹے کو بھی اسکا صاحب و مالک ہی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ اسکے سردار و صاحب کا بیٹا ہی اور حسب بیٹے باپ کے مانند ہی اور یہہ معنی بھی ہو سکتا ہی کہ آخر زمانے میں باندی زادے بادشاہی کرینگے اسوقت میں انکی مائیں انکے رعایا ہوگی کیونکہ بادشاہ مالک و سردار اپنے رعایا کا ہی اور یہہ بھی شمار ہو سکتا ہی کہ آخر زمانے میں احکام شریعت کے اسقدر گر جائینگے کہ مالکان اپنی ام ولد کو بیچینگے تو انہیں کے بیٹے انکان بلکہ بعضے جانکر بھی انکو خرید کرینگے اور یہہ بھی شمار ہو سکتے کہ زمانہ اخیر میں معاملہ آداب و حقوق کا ایسا درہم برہم ہو جائیگا کہ کثر لوگ عاق الوالدین ہو جائینگے اپنے ماؤں سے ایسا سلوک کرینگے جیسا کنیزوں سے کرتے ہیں انسے توہین و تحقیر کے ساتھ پیش آینگے اور انسے خدمت لیا کرینگے مخبر صادق نے جسنی خبر دی اس نے بیچ میں بلت ظاہر ہوتی ہی کہ بعضے ناعاقبت اندیش اپنے ماؤں کو اپنے اور اپنے عورتوں کے باندیاں بناتے ہیں اپنے عورتوں کو انپر حکومت دیتے ہیں یہہ بھی علامات سے ہی پھر حضرت نے دوسری علامت یہہ فرمائی وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ اور جسوقت کہ درازی کرینگے اور بڑائی کرینگے کالے اونٹوں کو چرانے والے یا سیاہ رنگ والے چرواہے کہ کوئی انکو نہیں پہچانتے یعنے ایسے گمنام لوگ عمارات بنانے میں یہہ کنایہ ہی اسبات سے کہ شرفا اور امرا کہ جنکے آباؤ جد شرافت اور امارت اور عمدگی چلی آئی وے عصر اخیر میں گر جائینگے کمینے اور گمنام لوگ مال و ثروت میں بڑھ جائینگے اور حقوق کے ادا کرنے میں افراط و تفریط کرینگے مرتبہ دانی اور قدر شناسی باقی نرہیگی یہہ بات بھی اس زمانے میں ظاہر ہو چکی - لاتے ہیں کہ سکندر ذوالقرنین نے اپنی عہد ریاست میں ان اہل حرفہ کو جو اپنے جد و آباء سے جو حرکسب و ہنر کرتے اور جو کام جسکے مناسب حال تھا اسی پر بحال رکھا تھا اس ضابطہ میں تغیر و تبدل ہوتے نہ دیتا تھا اسلئے کہتے ہیں کہ اسکے کارخانہ دولت کے امن اور سلامتی و انتظام کا سبب یہی تھا حدیث شریف میں آیا ہی کہ قیامت قایم نہوگی جب تک دنیا میں بہت ہرہ مند و ثروت مند لئیم اور بیمروت نہ ہونگے دوسری حدیث میں آیا ہی کہ قیامت کے نشانیوں سے ہی کہ نیک لوگ پست اور زبون اور بدکار لوگ بلند و غالب ہونگے پوشیدہ نرہے کہ قیامت کے علامات صغریٰ و کبریٰ بہت سے ہیں انشاء اللہ باب اشراط الساعۃ میں آینگے لیکن اس حدیث میں حضرت نے اس دو علامت پر ہی اقتصار فرمایا شاید کہ اقتضا مقام کا یہی تھا واللہ اعلم یہہ ہر دو علامت کا بیان کرکے فرماتے ہیں فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ یعنے قیامت کے تعین وقت کا علم ان پانچ چیزوں میں داخل ہی جو انکو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہی ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ الآیہ پھر تلاوت کی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یہ آیت إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ یعنے اللہ ہی کے پاس ہی علم قیامت اور جانتا ہی جو کہ مینوں میں ہی یعنی بتلاتا ہی وہ کوئی نہیں جانتا کہ کیا کریگا کل اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مریگا تحقیق اللہ جاننے والا ہی خبر دار رہنے والا ہی یہ چیزیں امور غیبیہ سے ہیں علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا اگر جب اللہ خبر دیوے وحی یا الہام سے ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ پھر پیٹھ دی اس مرد نے یعنے جب حضرت علامات قیامت کے بیان سے فارغ ہوئے وہ مرد اٹھا اور چل دیا مسلم کی حدیث جو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی اسمیں آیا ہی کہ وہ مرد جب اپنے ہر سوال کا جواب حضرت سے سنتا تھا کہتا تھا صَدَقْتَ یعنے سچ کہا آپ نے عمر فاروق کہتے ہیں کہ ہمکو اس سے تعجب آتا تھا کیونکہ کوئی جاہل

دلالت کرتا ہی نہیں جاتا پر وہ اسکی تصدیق پر دلالت کرتی ہی جاتے پر چونکہ سائل جبرئیل تھے اسکا علم کسے تھے پر صحابہ کی تعلیم کے لئے آئے تھے ما حضرت بیان کریں اور وے سنیں اور اسکو خوب یاد کریں یہہ بات حضرت سید کائنات کی اخیر حیات میں واقع ہوی۔ غرض جب سائل مُنہ پھیر کے روانہ ہوا **فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ** پس حضرت نے صحابہ کو حکم کیا کہ پھیر لاؤ اسکو۔ اسوقت حاضروں نے جا کے دیکھا تو کوی چیز نظر نہ آی۔ ایسا جلد غایب ہو جانا عادت بشریت سے خارج ہی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھا محض لوگوں کو انکا دین سکھلانے کے لئے آیا تھا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ قیامت کے سوال و جواب میں دین کی تعلیم ہہ ہی کہ قیامت کے آنے پر ایمان لاویں اور جب اسکے علامتیں ظہور کریں انکو دیکھ کے خوف کریں اور اسکے تعین وقت کا علم خاص اللہ ہی کو ہی جانیں **قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنَ الْاِيْمَانِ** کہا امام بخاری نے کہ اس تمام عقاید و اعمال کو جو مذکور ہوے حضرت نے ایمان ٹھہرایا جب دین عبارت ہی تصدیق و اعمال سے پس ایمان کامل وہی ہی کہ ان سب کو جامع ہو انتہی **بَابٌ** یہہ باب بلا ترجمہ ہی بلکہ بعض روایتوں میں لفظ باب بھی نہیں **حَدَّثَنَا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ اَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهٗ سَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ ابن عباس نے کہا کہ ابو سفیان نے مجھ کو خبر دی کہ ہرقل نے اسکو کہا کہ میں نے تیرے پاس پوچھا کہ کیا وے لوگ جو ایمان لاتے ہیں بڑہتے ہیں یا گھٹتے ہیں تو نے کہا کہ بڑہتے ہیں ایسا ہی کامل ایمان کی تاثیر ایسی ہی ہوا کرتی ہی کہ اہل ایمان زیادہ ہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ تمام ہو جاوے **وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سُخْطَةً لِدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حِيْنَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ لَا يَسْخَطُهٗ اَحَدٌ** اور میں نے تیرے سے پوچھا کہ کوی پھر جاتا ہی اسکے دین سے کراہت اور غصے کی راہ کرتے اسمیں داخل ہونے کے بعد۔ تو نے کہا کہ کوی نہیں پھر جاتا ہی۔ تب اسے کہا کہ ایسا ہی ہی امر ایمان کہ جسوقت اسکی خوشی دلوں سے آمیزش کرتی ہی اسکو کوی شخص مبغوض اور مکروہ رکھ نہیں سکتا ہی **بَابٌ** فَضْلُ مَنِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ یہہ باب فضیلت ہی اس شخص کی ہی کہ گناہ سے بچ رہے حدیث میں جو بات بری آی ہو اس سے اپنی برات اور بیزاری جتاتا ہی محض اپنے دین کے لئے اسکو استبرا کہتے ہیں بلا شبہہ یہہ استبرا ایمان ہی ہی **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ حلال ظاہر ہی اور حرام بھی ظاہر ہی **ف** یعنے اللہ تعالی بیان کیا ہو کہ یہہ حلال ہی اور وہ حرام خواہ قرآن سے یا اپنے رسول کی زبان سے یا شریعت ساکتہ ہی کسی چیز کی حرمت قرآن و حدیث میں نہ آی ہو وہ بھی حلال ہی امام نووی نے شرح اربعین میں کہا کہ حلال و حرام کے حد میں علما نے اختلاف کیا ہی۔ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ تحلال دال الدلیل علی حلہ اور امام شافعی نے کہا الحرام ما دل الدلیل علی تحریمہ **وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ** اور ان دونوں کے درمیان ایسی چیزیں ہیں کہ ایک دو سرے کے مانند مشتبہ ہوتے ہیں اور شبہہ پڑتا ہی کہ یہہ حلال ہی یا حرام۔ کیونکہ اسکی دلیلیں متعارض ہوتے ہیں **لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ** نہیں جانتے ہیں ان چیزوں کو بہت لوگ۔ کیونکہ وے چیزیں حلال و حرام میں مردد ہیں۔ اکثر لوگ سے مراد عوام ہیں۔ لاکن مجتہدین نفس سے پہچانتے ہیں اگر نص ہو تو جیسا کہ قیاس سے ملحق بنص کرتے ہیں اگر اسکی دلیل مخفی ہو جاوے اسکو ترک کرنا ورع ہی **فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ** پس جسنے پرہیز کیا شبہات سے اپنے دین کو اور حفاظت کی اپنی آبرو کی طعنہ کرنے اور عیب پکڑنیوالوں سے۔ خطابی نے کہا کہ جسکو کسی چیز میں شک ہو اس سے پرہیز کرنا اولی ہی۔ جو چیز کہ حرام کی مستلزم ہو اس سے پرہیز واجب ہی۔ اور جسکا مال اکثر حرام ہو اس سے معاملہ کرنے سے پرہیز مستحب ہے اور شرعی رخصتوں سے پرہیز نہ کرنا مکروہ ہی غرض ہمیشہ احتیاط کرے تا شبہات میں نہ گرے **وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ** جو گرا شبہات میں جیسے چرواہا کہ چراتا ہی اطراف چراگاہ کے قریب ہی کہ جا پڑے چراگاہ میں یعنے چراگاہ کے نزدیک ہونے سے چراگاہ میں جا پڑنے کا اندیشہ ہی **اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ** آگاہ رہو کہ خدا تعالی جو چراگاہ مقرر فرمایا ہی سو وہ اسکے محارم ہیں یعنے حرام چیزیں ہیں جیسا بادشاہ اپنے چراگاہ کی ایک حد باندھتا ہی اور اسمیں دوسروں کو آنے سے منع کرتا ہی ایسا ہی اللہ تعالی نے محرمات کی ایک حد ٹھہرائی ہی اور اپنے بندوں کو اس حد کے اندر آنے سے منع فرمائی ہی۔ مومن کو چاہیے کہ ضرورت پر اکتفا کرے جب ضرورت سے قدم بڑہایا مباحات میں پڑتا ہی اور مباحات سے مکروہات میں مکروہات سے محرمات میں محرمات سے کفر میں گرتا ہی نعوذ باللہ منہا۔

اسلام کا حد محرمات تک ہی اس کے قدم اٹھایا تو کفر میں گر یگا اندیشہ ہی جاتا ہے کہ کروہات تک نہ پہنچے بلکہ نیکیوں میں ترقی کرے اسطرح پر کہ فرائض ادا کرنے میں پورا اہتمام کرے جب فرایض بجالاوے باوجود سکے واجبات ادا کرے پھر سنتیں پھر مستحبات پھر اوراد بجالاتا رہے تب درجہ کمال کو پہنچیگا خواص سے بلکہ اخص خواص سے ہوجیگا جب خوف خدا دل سے علاقہ رکھتا ہی اور اصلاح دل کی فکر ہی اسلئے ارشاد ہوتا ہی اَلَا وَاِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ خبردار ہو اور جانو کہ آدمی کے تن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہی یعنے دل مقید جسوقت کہ وہ درست ہو اور درست ہوتا ہی تمام جسد سکا واذا فسدت فسد الجسد کلہ اور جب وہ گوشت پارہ بگڑجاوے بے خوفی اور گناہوں میں پڑ بگڑ جاتا ہی تمامی تن اسکا اسکی بنا

اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ آگاہ رہو کہ وہ گوشت پارہ دل ہی ف یعنے دل کا مظہر اور متعلق ہی امام غزالی نے کہا کہ دل دو ہیں ایک مقید دوسرا مطلق دل مقید وہی گوشت پارہ ہی وہ انسان سے خاص نہیں بلکہ سب حیوانات کو بھی ہی دل مطلق ایک لطیفہ ربانی ہی جو اس دل کے ساتھ علاقہ رکھتا ہی وہی لطیفہ حقیقت انسان ہی ادراک اور معرفت اسیکو ہی یعنے سمجھنے والا اور بدن میں تمیز کرنیوالا وہی ہی اور یہہ دل مقید اسکا تابع اور متعلق ہی سو بسطے اس حدیث میں اسکی اصلاح کا حکم ہوا اور جانا چاہئے کہ آدمی کا تن مانند ملک اور شہر کے ہی دل بادشاہ اور عقل وزیر اور حواس خمسہ جاسوس اور اعضا خدام ہیں ملک کی درستی والے امراض باطن سے بچنے میں ہی وے امراض جیسے حقد وحسد اور بخل وکبر اور ریا وسمعہ اور مکر وحرص وطمع اور تقدیر پر راضی نہ رہنا ایسے ہی قلب کے بہت امراض چالیس تک ہیں انسے قلب کی پاکی ضرور تر اور لازم تر ہی چونکہ قلب بادشاہ ہی بادشاہ درست ہوا تو سب رعیت بھی درست ہوجاتی ہی بسوسطے قلب کی درستی کی تاکید آئی۔ **باب** اَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْاِیْمَانِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ غنیمت کا پانچواں حصہ دینا از جملہ ایمان ہے۔

حدثنا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَیُجْلِسُنِیْ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَقَالَ اِقْمْ عِنْدِیْ حَتّٰی اَجْعَلَ لَکَ سَھْمًا مِنْ مَالِیْ فَاَقَمْتُ مَعَہٗ شَھْرَیْنِ ابی جمرہ سے روایت ہی کہ میں نے ابن عباس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ یعنے جب آنحضرت علی بن ابی طالب کی طرف سے بصرہ کا امیر تھا۔ میں نیچے بیٹھا تھا بلکہ اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھلایا۔ پھر کہا کہ تو میرے پاس اقامت کر۔ یہاں تک کہ تیرے واسطے ایک حصہ ٹھہراؤں پس میں اسکے ساتھ دو مہینے رہا۔ کہتے ہیں کہ ابو جمرہ زبان فارسی جانتا تھا اسلئے ابن عباس ماعث تھے کہ اپنے پاس ٹھہرے۔ تا آپ کے اور فارسیوں کے درمیان وہی مترجم رہے۔ اور بھی مروی ہی کہ ابو جمرہ نے ابن عباس کے باب میں ایک خواب دیکھا تھا انشاء اللہ تعالیٰ وہ تمتع کے باب میں آویگا کہ ابن عباس اسکو ایک مال عطا کرے مسلم کی روایت سے مفہوم ہوتا ہی کہ ایک عورت نے ابن عباس کی خدمت میں آئی اور انسے نبیذ کا حکم پوچھا کہ وہ جایز ہی یا نہ انہوں نے اسکو اس منع کیا ابو جمرہ نے کہا کہ میں ہی نبیذ شیریں بناتا ہوں اور پیتا ہوں اور اس سے ہضم اچھا ہوتا ہی ابن عباس نے کہا کہ اسکو مت پیا اگر چہ شہد سے بھی زیادہ شیریں رہے پس یہہ حدیث کی۔

ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِیْعَۃُ پھر کہا ابن عباس نے کہ جب عبد القیس کی جماعت حضرت کے حضور میں آئی حضرت نے پوچھا کون ہی یہہ قوم یا کون ہی یہہ جماعت یہہ شک راوی کا ہی کہ حضرت نے لفظ قوم کہا یا لفظ جماعت حاضروں نے کہا یہہ قوم ربیعہ ہی عبد القیس ربیعہ کی اولاد تھا پس عبد القیس کی جو اولاد ہوئی وہ قوم اسیکے نام سے شہرت پائی جیسا کہ قریش جو ایک مرد کا نام تھا پھر اسکی سب اولاد کو قریش ہی کہا کرتے ہیں عرض جب حاضروں نے ربیعہ کا نام لیا قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی حضرت نے فرمایا مرحبا یعنی خوش آئے تم اور کشادگی سے تم جس حال میں کہ ہو خوار ہوگے اور پشیمان نہ ہوگے فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ پس کہی وہ جماعت یا رسول اللہ ہم آپکے خدمت فیضدرجت میں حاضر ہونیکی طاقت نہیں رکھتے ہیں مگر حرام مہینوں میں یعنے جن مہینوں میں جنگ کرنا حرام ہی سو وے چار مہینے ہیں۔ محرم اور رجب اور ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔ ان چار مہینوں کے سوا نہیں آسکنے کا سبب یہہ ہی کہ ہمارے اور آپکے درمیان یہہ قبیلہ کفار مضر کا ہی وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِہٖ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلْ بِہِ الْجَنَّۃَ پس حکم کیجئے ہم کو جو حد اکر نیوالا ہو حق کو باطل سے یا ایسا امر جو خوب ظاہر اور واضح ہوتا ہم خبر دیں اس امر سے ان لوگوں کو جو ہمارے سوا ہیں ہماری قوم اور اولاد سے اور وہ ایسا امر ہو کہ ہم عمل کرنے سے داخل جنت ہوویں وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ سوال کیا انہوں نے حضرت سے ان ظروف کے برتنے سے کہ شراب حرام ہوجانے کے آگے جن میں ڈالا کرتے تھے سو آپ نے ان ظروف کا استعمال درست ہی یا د تب حضرت نے انکو چار چیز کا حکم کیا اور چار چیز سے منع فرمایا اَمَرَھُمْ بِالْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ حکم کیا انکو ایمان لانے کے لئے اللہ تعالیٰ پر کہ وہ ایک ہی قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ پھر فرمایا آیا تم جانتے ہو کہ کیا ہی ایمان لانا اللہ پر جو شامل ہی قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

اعلم انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہیں قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ - فرمایا کہ ایمان یہی ہی کہ گواہی دینی اس بات کی کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہیں اللہ کے وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ - اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزہ رکھنا ماہ رمضان کے وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ - اور یہ کہ دیویں تم کفار کی غنیمت سے پانچوان حصہ ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم جہاد پر زاید ہی قبیلہ مضر کے کفار بڑے مالدار تھے اور اس جماعت کو لڑنے کے ساتھ ہمیشہ جنگ و جدال جاری تھا اسواسطے حضرت ارکان اسلام سے زیادہ یہ حکم فرمایا اور بعضے کہتے ہیں کہ نماز و زکوۃ اور روزہ پر ہی چوتھا حکم ہی اور ایمان کا ذکر جو اصل اصول ہی ترک کا واسطے مذکور ہوا - یونہیدہ نہ ہے کہ اس جماعت کا آنا ہجرت سے آٹھویں سال میں تھا پس نماز و روزہ زکوۃ کی فرضیت اسکے آگے سے تھی و سب مومنوں کے بہ نسبت ایک ہی حکم رکھتے ہیں پس انکا بیان تاکید کا تھا واللہ اعلم وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ اور منع کیا انکو چار چیزوں سے یعنے پیر اور کدو کے ظرف سے اور جو چار کے درمیان سے مغز نکال کر خالی کرتے ہیں اور اسکا ظرف بناتے ہیں اور وہ ظرف کہ جسپر قیر سے طلا کرتے ہیں قیر ایک گھاس کا نام ہی کہ اسکو خشک کرکے جہازوں کشتیوں اور دوسری چیز کو طلا کرتے ہیں تارپانی ہمیں سلیت نکر ایسے ظروف کے استعمال سے منع فرمایا وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ اور اکثر مرفت کی جا پر مقیر ہی ہے ہر دو ایک ہی معنے میں ہیں وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ اور فرمایا کہ یاد کرو ان مسئلوں اور حکم کو اور خبر دو اسے ان لوگوں کو جو تمہارے سوا ہیں جانا چاہئے کہ شراب حرام ہونے کے آگے لوگ ایسے ظروف میں شراب ڈالا کرتے تھے جب اللہ تعالی نے اسکو حرام کیا حضرت نے ویسے ظروف کے استعمال سے منع فرمایا کیونکہ وہ ظروف بھی شراب سے بحس ہوگئے ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ ان جنس کے ظروف اگرچہ ابھی شراب نہ پڑی ہو منع فرمایا شراب خواروں کے ساتھ تشبیہ نہ ہو یا اسواسطیکہ ایسے ظروف میں نبیذ بہت جلد سکر پیدا کرتی ہی اس لئے منع فرمایا کوئی دانستگی سے ورنہ سکر میں نہ ہے اور مسلم کی روایت میں آیا ہی كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ اِلَّا فِي الْاَسْقِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا یعنے میں نے تم کو منع کیا تھا نبیذ بنانیکو مگر مشکوں میں - پس نبیذ بناؤ ہر ظرف میں اور نوش نہ کرو اس چیز کو جو نشہ لاوے یہ روایت پہلے معنے کی تائید ہی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ وَالْحِسْبَةِ - یہ باب ہمیں بیان میں ہی کہ جو وارد ہی کہ مقرر اعمال کا اعتبار نیت کے ساتھ ہی یعنے چاہئے کہ عمل اللہ ہی کے لئے اور آخرت کے طلب ثواب کے واسطے کرے اور حسبۃ کا معنا اخلاص بھی آیا ہی اخلاص اسکو کہتے ہیں کہ عمل کرنے میں اللہ تعالی کے سوا دوسری کوئی چیز منظور نہو اور یہ معنا مناسب قریب ہی وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى اور یہ باب اس قول کے بیان میں ہی کہ مرد کو حاصل وہی ہی جو اسنے نیت کی ہو یہ سب ترجمہ باب میں داخل ہے پس مؤلف یعنے امام بخاری کہتا ہی فَدَخَلَ فِيْهِ الْاِيْمَانُ - پس داخل ہوا ایمان اس کلام میں یعنے ایمان کامل جو اعمال کو شامل ہی اسمیں داخل ہی پر ایمان جو تصدیق کے معنے میں ہونیکا محتاج نہیں جیسے سب اعمال قلبیہ وَالْوُضُوْءُ اور وضو بھی اسمیں داخل ہی کہ طہارت معتبر نہیں پر حنفیہ کہتے ہیں کہ جو اعمال مقصودہ اور اپنی ذات سے عبادت ہوں وہی طہارت معتبر نہیں وضو وسیلہ عبادت ہی نہ اپنی ذات سے عبادت پس اس کلیہ میں داخل نہیں طہارت بھی جایز ہی پر ثواب کا مدار نیت پر ہی اگر کہیں کہ تیمم وسیلہ عبادت ہی پس چاہئے کہ موقوف نیت پر نہو تو ہم کہتے ہیں کہ پانی بالطبع مطہر ہی اور مٹی ایسی نہیں اس سے پاکی حاصل کرنی محض تعبد ہی پس محتاج نیت کا ہی اور تیمم تو قصد و نیت سے مشروع ہی جو اللہ تعالے نے فرمایا فَتَيَمَّمُوْا اسکے معنے یہ ہیں کہ اُقْصُدُوْا وَالتَّيَمُّمُ - یعنے قصد کرو تیمم کا - یہ بیان اپنے محل میں مذکور ہی اس جگہ دیکھیں وَالصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْحَجُّ وَالصَّوْمُ وَالْاَحْكَامُ اور داخل ہیں اسمیں نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ اور احکام وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ای علی نیتہ یعنے فرمایا اللہ تعالی نے کہہ دے اے محمد کہ ہر شخص عمل کرتا ہی اپنی نیت پر اس آیت کی تفسیر اسطرح کی ہی حسن اور چند مفسر مجاہد اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ شاکلہ طریقے کے معنے میں ہی یعنے ہر شخص عمل کرتا ہی اپنے طریقے پر جو ہدایت و ضلالت میں اسکے موافق حال ہو اور بیضاوی نے شاکلہ کے معنے جوہر روح کے ساتھ اور ان حالات ساتھ جو تابع مزاج ہوں تفسیر کی ہی وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ - اور اس حدیث کا جزو اول یہ ہی لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ نہیں ہی ہجرت بعد فتح کے یعنے ہجرت جو ثواب عظیم رکھتی ہی کہ معظمہ کی فتح کے بعد نہیں لاکن جہاد اور اسکا اجر و ثواب اور اعمال خیر کی نیت اور اسکا اجر و ثواب باقی ہی وَنَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ اور نفقہ دینا مرد کا اپنے اہل و عیال کو واللہ تعالی کے حکم سے انکا حق ادا کرنے کی نیت سے صدقہ ہی یعنے ایسی نیت سے اس نفقے میں بھی صدقہ کا ثواب ملتا اور اگر خواہش نفس اور تقاضا طبیعت سے دیوے تو صدقہ نہوگا اور اسپر ثواب ملیگا - **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَ

امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اعمال نیت کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہر مرد کو حصہ وہی ہی جو اسنے نیت کی ہو۔ پس جو شخص کہ اسکی ہجرت ہو طرف اللہ تعالی کے اور اسکے رسول کے یعنے اللہ کی طلب خوشنودی اور اسکے رسول کی تبعیت اور دین کی رعایت کے واسطے ہجرت کی ہو پس ہجرت اسکی خدا و رسول کے طرف ہی یعنے اسکی ہجرت مقبول ہی ومن کانت ہجرتہ لدنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ اور جو شخص کہ ہو ہجرت اسکی طرف دنیا کے پہنچے اسکو یعنے وہ مطلب دنیا اسکے ہاتھ آوے یا ہو ہجرت اسکی طرف ایک عورت کے کہ نکاح کرے اسکو پس ہی ہجرت اسکی طرف اس چیز کے کہ ہجرت کی ہو طرف اسکے اس حدیث کی شرح شروع کتاب میں بسط کے ساتھ گذری **حدثنا** حجاج بن منہال قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عدی بن ثابت قال سمعت عبد اللہ بن یزید عن ابی مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انفق الرجل علی اہلہ یحتسبہا فہو لہ صدقۃ ابی مسعود سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب نفقہ دیوے مرد اپنے اہل و عیال کو اللہ تعالی کا حکم بجالانے کے لئے تو وہ نفقہ صدقہ ہی اور موجب ثواب کا ہی **حدثنا** الحکم بن نافع قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی عامر بن سعد بن ابی وقاص انہ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہی کہ سعد نے عامر کو خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو فرمایا انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا مقرر تو خرچ نہیں کرتا ہی کوئی نفقہ کہ چاہے اس سے خوشنودی اور فرمانبرداری اللہ کی مگر یہ کہ ثواب دیا جاتا ہی تو اس نفقے سے حتی ما تجعل فی فم امرأتک یہاں تک کہ وہ چیز جو اپنی عورت کے منہہ میں رکھے اللہ تعالی کا حکم بجالانے کی نیت سے سو یہہ بھی داخل صدقہ ہی اور ثواب آخرت کا سبب ہی **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم ہی باب اس بیان میں ہی جو حضرت نے فرمایا کہ دین نصیحت ہی یعنے خیر خواہی ہی واسطے اللہ تعالی کے اور واسطے اسکے رسول کے اور واسطے ائمہ مسلمین کے اور واسطے عوام مومنین کے وقولہ عز وجل اذا نصحوا للہ ورسولہ یعنے جب خیر خواہی کی انہوں نے اللہ اور اسکے رسول کے لئے اس آیت سے حدیث مذکور کی تائید کی شارح اس حدیث کی شرح مختصر لکھکر کہا کہ میرے مولد بزرگوار شیخ عبد الحق دہلوی نے اس حدیث کی شرح میں ایک رسالہ مستقل لکھا اور جمیع علوم جو یہیں مندرج ہیں بنحو الاجمال یہیں بیان کئے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمعیل قال حدثنی قیس بن ابی حازم عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم یحیی نے اسمعیل سے کہا حدیث کی ہم سے قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہا بیعت کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمیشہ نماز قائم رکھنے اور زکوۃ دینے پر اور ہر مسلمان کے لئے نصیحت کرنے پر یعنے اسکی خیر خواہی کرنے پر **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانۃ عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت جریر بن عبد اللہ یوم مات المغیرۃ بن شعبۃ قام فحمد اللہ واثنی علیہ حدیث کی ہم سے ابو النعمان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے زیاد بن علاقہ سے کہا میں نے جریر بن عبد اللہ سے جس دن کہ رحلت کی مغیرہ بن شعبہ جو والی کوفہ مقاطرت معاویہ کے جریر خطبہ پڑہنے کے لئے کھڑا ہوا پس حمد کی اللہ کی صفات کمال سے اور ثنا کی اسکی یعنے تنزیہ بیان کی اوصاف نقص و زوال سے وقال علیکم بتقوی اللہ وحدہ لا شریک لہ اور کہا جریر نے تم لازم کرو اوپر پرہیزگاری اور خوف اللہ کا جس حال میں کہ وہ ایک ہی کوئی شریک نہیں اسکا والوقار والسکینۃ اور لازم کرو اوپر بردباری اور سکون رسم حتی یاتیکم امیر فانما یامرکم الآن یہاں تک کہ آوے تمہارے لئے ایک امیر سو اسکے نہیں کہ ابھی آتا ہی یہہ سبب النبی قرب ایام موت کے لوگوں کی تسلی کے لئے کہا۔ کہتے ہیں کہ جب مغیرہ کی موت کی خبر معاویہ کو پہنچی الی البصرہ کو لکھا کہ جلد کوفہ کی طرف جاؤ اور وہاں کی حکومت پر مسلط ہو پھر قال استعفوا لامیرکم فانہ کان یحب العفو پھر جریر نے کہا کہ لوگو عفو اور بخشش مانگو اللہ تعالی سے اپنے امیر کے لئے۔ پس تحقیق وہ دوست رکھتا تھا عفو کو یعنے اپنی اور خلق کی بخشش حقتعالی سے طلب کرنیکو دوست رکھتا تھا ثم قال اما بعد فانی اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ابایعک علی الاسلام پھر کہنے لگا کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس پھر کہا بیعت کرتا ہوں میں آپ سے فشرط علی والنصح لکل مسلم پس شرط کی حضرت نے مجھ سے سلیمانی اور نصیحت خیر خواہی واسطے ہر مسلمان کے فبایعتہ علی ہذا پس بیعت کی میں اوپر یعنے اسلام پر اور سب اہل اسلام کی نصیحت پر وربّ ہذا المسجد انی لناصح لکم قسم ہی اس مسجد کے پروردگار کی۔ مقرر میں ناصح ہوں تمہارا یعنے خیر خواہ اور خیر اندیش ہوں تمہارا ثم استغفر ونزل پھر مغفرت طلب کی سب مسلمانوں کی اور اتر آیا منبر سے۔ تم کتاب الایمان بعونہ تعالی

۱۲۹۶ سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب العلم

یہ کتاب اس چیز کے بیان میں ہی جو علم سے علاقہ رکھتی ہی اور علم یہاں ادراک مطلق کے معنے میں ہی اور وہ موافق تعلق معلومات کے تین قسم پر منقسم ہی پہلا علم شریعت ہی جسکی تکلیف ہر مکلف کو دی گئی۔ واجبات و مسنونات محرمات و مکروہات سے اور ان امور کا علم تفسیر و حدیث فقہ و اصول فقہ پر دائر ہی۔ دوسرا علم باطن جو عبارت ہی تہذیب اخلاق اور تخلی عن الرذائل اور تجلی قلب بصفات کمال اور عروج بمقامات عالیہ سے کہ علمائے باطن کے فہم سے فرض عین ہی۔ تیسرا علم مکاشفات جو ان دو علم کے بعد بفضال الٰہی ہاتھ دیتا ہی وہ ایک نور ہی جو نفس کو رذائل سے پاک کرنے اور دل کو فضائل و خلوص اعمال سے آراستہ کرنے کے بعد دل پر جلوہ گر ہوتا ہی اللہ کی ذات و صفات و احکام کی معرفت اسی سے حاصل ہوتی ہی اور وہ اسرار منکشف ہوتے ہین جو سوائے عارفان حقیقت و ارباب قربت کے دوسرے کو اس سے حصہ نہین۔ جن لوگو کو اس علم مکاشفات مین دخل نہین انکے لئے یہی لازم ہی کہ اس علم کے اسرار اسکے اہل پر تسلیم کردین اور اسکے انکار پر جسارت نکرین تا ظاہر و باطن کی خرابی اور معرض ہلاکت مین نہ پڑے۔

باب فضل العلم یہ باب علم کی فضیلت اور ثواب کے بیان میں ہی اور بیان مین قول اللہ عزوجل کے

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ یعنے بلند کرتا ہی اللہ اُن لوگون کو جو ایمان لائے اور اُن لوگون کو جو دئے گئے ہین علم۔ درجے

یعنے ایمان لائے ہوئے اور علم دئے گئے ہوئے لوگون کے درجات بلند کرتا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو خبردار ہی وقولہ تعالیٰ

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا اور فرمایا حق تعالیٰ نے اے میرے پروردگار زیادہ کر مجھ کو علم۔ یہ آیت بھی علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی۔ کہ اگر دوسرا کمال علم سے بہتر ہوتا درخواست

اسکی کی جاتی مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین کوئی حدیث نہ لائی آیات قرآنی کے استدلال پر جو اعظم دلائل ہی اکتفا کیا۔ یا اس سبب سے کہ علم کی فضیلت نص قطعی

سے ثابت ہی نہ حسی

باب من سئل علما وھو مشتغل فی حدیثہ فاتم الحدیث ثم اجاب السائل یہ باب اس بیان ہی کہ کوئی

سوال کیا گیا ایک علم کا اور وہ مشغول تھا اپنے کلام مین۔ تو چاہئے کہ اپنے کلام کو تمام کرے پھر سائل کا جواب دیوے۔

حدثنا محمد بن سنان قال حد

ثنا ح قال وحدثنی ابراھیم ابن المنذر قال ثنا محمد بن فلیح قال ثنا ابی قال حدثنی ھلال ابن علی عن عطاء بن یسار عن

ابی ھریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مجلس یحدث القوم جاءہ اعرابی فقال متی الساعۃ فمضی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یحدث۔ فقال بعض القوم سمع ما قال وقال بعضھم بل لم یسمع حتی اذا قضی حدیثہ ابو ہریرہ نے کہا درحالیکہ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس مین لوگون سے باتین کر رہے تھے۔ ایسے مین ایک اعرابی آیا اور پوچھا کہ قیامت کب ہی۔ پس گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم جس حال مین کہ کلام کرتے تھے لوگون سے یعنے اسی بات مین رہے اور اس اعرابی کے جواب کی طرف التفات نہ فرمایا۔ تب بعض لوگون نے کہا کہ حضرت نے سنا اسکا کو

جو اعرابی نے کہا پر اسکا پوچھنا آپ کو ناخوش کیا۔ اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے نہین سنا۔ یہان تک کہ اپنی بات تمام کی قال این اراہ السائل عن الساعۃ

قالھا انا یا رسول اللہ قال فاذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ۔ حضرت نے فرمایا کہان ہی سوال کرنیوالا قیامت سے۔ اس اعرابی نے کہا کہ مین ہون یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جسوقت ضایع کی جاوے امانت تو منتظر رہ قیامت کا۔ قال کیف اضاعتھا قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ

فانتظر الساعۃ۔ اعرابی نے پوچھا کس طرح ہی ضایع ہونا امانت کا۔ فرمایا جب امارت اور دین امر سپرد کیے جاوین نالایق کو تو منتظر رہ قیامت کا۔

باب من رفع صوتہ بالعلم یہ باب دلیل ہی اس بیان کی ہی کہ فائدہ علم مین اسنے آواز کو بلند کرے **حدثنا** ابو النعمان قال

حدثنا ابو عوانۃ عن ابی بشر عن یوسف بن ماھک عن عبد اللہ بن عمرو قال تخلف عنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی

سفرۃ سافرناھا فادرکنا وقد ارھقتنا الصلوۃ ونحن نتوضأ فجعلنا نمسح علی ارجلنا فنادی بأعلی صوتہ ویل

لِلْعَقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ابن عمر نے کہا کہ جدا ہو ہمارے سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں جو ہم نے سفر کیا۔ پس ملا ہم کو حضرت کو یعنے ہمارے پاس آپہنچے مقرر ہمنے ثانیہ کی نماز میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اتنی تاخیر ہوئی کہ دوسری نماز کا وقت آپہنچا یعنے قریب ہوا۔ حالانکہ ہم وضو کرتے تھے پس قریب تھا کہ اپنے پاؤں کو مسح کریں یعنے پاؤں کو بالاستیعاب جو پانی پہنچے سادہ ہونے میں اضطراب اور قصور کرنے۔ پس حضرت نے بلند آواز سے ندا کی کہ ویل ہی تخون کے لئے دوزخ سے یعنے وہ ہونے میں کوتاہی کریں تو یہہ تخنے دوزخ میں عذاب پاینگے۔ راوی کو شک ہی کہ ایسا دو بار فرمایا یا تین بار **باب** قَوْلِ الْمُحَدِّثِ حَدَّثَنَا وَاَخْبَرَنَا وَاَنْبَاَنَا یہہ باب بیان میں ان تین قولوں کے ہی جو محدث کہتا ہی کہ تینوں ایک ہی معنے میں ہیں وقال لنا الحمیدی کان عند ابن عیینۃ حدثنا واخبرنا وانبانا وسمعت واحدا کہا حمیدی نے ہمارے لئے ابن عیینہ کے پاس سے چہار ایک ہی معنے ہیں اور اس میں کچھ تفاوت نہیں تھا کہ شیخ کی زبان سے سنا ہو یا راوی شیخ کو پڑھکے سنایا ہو۔ اسی پر گیا ہی مولف اور ہی مذہب ہی جمہور محدثین اور ائمہ اربعہ کا۔ اور بعضے اسپر ہیں جو کہ اپنے شیخ کی زبانی سنا ہو اسکو محدث یا حدثنا کہے۔ اور وہ جو شیخ کو سنایا ہو اسکو اخبرنا کہے۔ اور ظاہر یہہ ہی کہ ان لوگوں کے پاس انبانا اور نبانا معنے میں اخبرنا کے ہی اور ایک جماعت کہتی ہی کہ وہ جو تنہا شیخ کی زبانی سنا ہو حدثنی کہے۔ اور جو ایک جماعت کے ساتھ سنا ہی حدثنا کہے۔ اور وہ جو شیخ کو تنہا سنایا اخبرنی کہے۔ اور وہ جو ایک جماعت کے ساتھ سنایا اخبرنا کہے وقال ابن مسعود حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور کہا ابن مسعود نے کہ حدیث کی ہم سے پیغمبر خدا نے۔ اور وہ سچ کہنے والے اور سچ کہے گئے ہیں یعنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچی خبر دینے والے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ آپ سے سچ کہا۔ اللہ کی رحمت اور سلام ہو انپر وقال شقیق عن عبد اللہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمۃ۔ وقال حذیفۃ حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین یرویہ عن ربکم تبارک وتعالیٰ کہا شقیق نے سنا میں نے عبد اللہ سے۔ اسے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کلمہ۔ اور حذیفہ نے کہا حدیث کی ہم سے پیغمبر خدا نے دو حدیثیں۔ مولف نے اس کتاب میں یہہ حدیثیں موصول لیا ہیں ان اقوال کے لانے سے مقصود یہ ہی کہ حدثنا اور سمعت ہر دو ایک معنے میں ہی۔ اور جو اقوال کہ اسکے بعد لائے ان سے مقصود یہہ ہی کہ حدثنا اور سمعت کی جا بجا عنعنہ بھی آیا ہی جیسا کہ کہا وقال ابو العالیۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن ربہ عز وجل۔ نقل کی ابو العالیہ نے ابن عباس سے اور اسنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس حکایت میں جو حضرت نے روایت کی اپنے پروردگار سے وقال انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربہ عز وجل۔ اور روایت انس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو روایت کرتے ہیں اپنے پروردگار عزوجل سے وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرویہ عن ربکم۔ اور نقل کی ہی ابو ہریرہ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں تمھارے پروردگار سے **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم فحدثونی ما ھی۔ ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر جھاڑوں کی جنس سے ایک جھاڑ ہی کہ اسکے پتے نہیں گرتے ہیں تحقیق وہ جھاڑ مسلمان کے مانند ہی۔ پس تم میرے سے کہو کہ وہ کونسا جھاڑ ہی۔ فوقع الناس فی شجر البوادی۔ پس پڑے لوگ جنگل کے جھاڑوں میں یعنے جنگل میں جو اسکے درخت ہوتے ہیں انکا ذکر کرنے لگے۔ قال عبد اللہ ووقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ میرے خاطر میں گذرا کہ وہ کھجور کا جھاڑ ہو۔ پس شرم کیا میں نے اسکے کہنے سے کیونکہ میری عمر کم تھی اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور دوسرے بزرگان صحابہ بھی بیٹھے تھے۔ ثم قالوا حدثنا ما ھی یا رسول اللہ قال ھی النخلۃ۔ پھر حاضروں نے کہا ہم سے بیان کیجئے یا رسول اللہ کہ وہ کونسا درخت ہی۔ فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہی۔ مسلمان کے ساتھ اس درخت کی تشبیہ کی وجہ یہہ ہی کہ اسکے فوائد بہت ہیں اور اسکا سایہ ہمیشہ رہا کرتا ہی اور اسکا میوہ نہایت لذیذ اور شیریں ہوتا ہی۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب کے ساتھ وہی صیغۂ حدثونی اور حدثنا ہی **باب** طرح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم۔ یہہ باب ان بیان میں ہی کہ والے پیشوا ایک مسئلہ کو اپنے یاروں پیچھے یعنے انسے کوئی مسئلہ پوچھے تاکہ اس سے اس علم کا امتحان لیں جو انکے پاس

ہو۔ یعنے اسبات میں ایسے پوچھنے کے جواز کا ثبوت ہی۔ **حدثنا** خالد بن مخلد قال ثنا سلیمان بن بلال قال ثنا عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشجر شجرۃ لا یسقط ورقھا وانھا مثل المسلم حدثونی ما ھی قال فوقع الناس فی شجر البوادی قال عبد اللہ فوقع فی نفسی انھا النخلۃ فاستحییت ثم قالوا حدثنا یا رسول اللہ ما ھی قال ھی النخلۃ۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب کے ساتھ تو ظاہر ہو چکی۔ جانا چاہئے کہ مؤلف ایک ہی حدیث تھوڑی مناسبت پر متعدد ابواب میں لاتا ہی۔ محدثین کی اصطلاح میں اگر ایک متن متعدد طرق سے آوے۔ اگرچہ تمام سند میں ایک ہی راوی بدلے اسکو وہ حدیث کہتے ہیں۔ یہہ حدیث بھی اسی قبیل سے ہی کہ مولف نے ایکبار فلیتہ سے اور اسے اسمعیل لایا۔ دوسری بار خالد سے اور وہ سلیمان سے نقل کیا۔ **باب القراءۃ والعرض علی المحدث** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ پڑھنا اور عرض کرنے شیخ محدث پر۔ اگرچہ عرض اصطلاح محدثین میں ایک خاص معنے رکھتا ہی لیکن مراد مولف کی اس جگہہ وہی پڑھنے کی معنی ہی۔ اور قطع اس باب کیا اس لئے کہ بعضے سلف اس طریقہ میں اعتبار نہیں کرتے تھے مگر یہہ کہ شیخ متعلم پر پڑھے یعنے استاد پڑھے اور شاگرد سنے۔ اور مولف اسکے خلاف پر ہی چنانچہ اسکی صحت جواز پر قول معتبر ذکر کرتا ہی۔ **ورای الحسن والثوری ومالک القراءۃ جائزۃ** حسن بصری اور سفیان ثوری اور امام مالک نے شیخ پر پڑھنے کو جائز رکھا ہی۔ قال ابو عبد اللہ سمعت ابا عاصم یذکر عن سفیان الثوری ومالک انھما یریان القراءۃ والسماع جائزا۔ مولف نے کہا کہ میں نے ابو عاصم سے سنا کہ سفیان ثوری اور امام مالک سے نقل کرتا تھا کہ وے ہر دو شیخ پر پڑھنے اور اس سے سننے ان ہر دو بات کو درست اور معتبر جانتے تھے۔ اس قول کی نسبت جو امام مالک کے طرف آئی۔ سمیں بعضوں کو تردد ہی لاکن صحیح یہی ہی کہ انکے پاس یہہ ہر دو بات جائز ہیں۔ جب یہہ ہر دو صورت قرأت عظیم میں جائز ہو۔ حدیث میں کس لئے جائز نہوں۔ امام مالک کے بعض یاروں نے کہا کہ میں سترہ سال امام کی ملازمت میں رہا کبھی پڑھتے نہیں دیکھا کہ موطا خود پڑھا ہو۔ بلکہ لوگ اسکو پڑھتے سناتے تھے **حدثنا** محمد قال حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن سفیان قال اذا قرأ علی المحدث فلا بأس ان یقول حدثنا وسمعت سفیان نے کہا جب کسی نے محدث کو پڑھکے سنایا ہو اور کہا حدیث مجھہ سے اور سنا میں نے تو کچھہ مضایقہ نہیں۔ **واحتج بعضھم فی القراءۃ علی العالم بحدیث ضمام بن ثعلبۃ** ۔ اور متعلم عالم کو پڑھکر سنانے کے باب میں ضمام بن ثعلبہ کی حدیث سے حجت لائے یہہ ہی **انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ امرک ان نصلی الصلوٰۃ قال نعم قال فھذہ قراءۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر ضمام قومہ بذلک فاجازوہ** مقرر ضمام نے حضرت سے کہا آیا اللہ تعالی نے آپ کو حکم کیا کہ آپ نماز پنجگانہ ادا کریں حضرت نے فرمایا ہاں۔ کہا ضمام نے جو مؤلف کا شیخ ہی کہ ضمام نے جو سوال کیا سو یہہ اسکا پڑھنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ضمام نے حضرت کے جانب سے اپنی قوم کو خبر دی۔ تو انہوں نے اسبات کو روا رکھا کہ یہہ فرمودہ پیغمبر کا ہی۔ **واحتج مالک بالصک یقرأ علی القوم فیقولون اشھد نا فلان** اور حجت لاتا ہی امام مالک نے خط وقبالے کے ساتھہ کہ اسمیں اقرار ایک شخص کا لکھا رہتا ہی۔ اور وہ ایک پڑھا جاتا ہی تو وہ قوم کہتی ہی کہ فلان ہم کو گواہ کیا۔ صورت یہ فلان کے اقرار پر حکم کیا گیا باانکہ مقر سامع ہی اور اسکے ساتھہ تلفظ نہیں کیا ہی **ویقرأ علی المقر فیقول القاری اقر انی فلان** اور قرأت ہوتی ہی معلم پر پڑھا جاتا ہی۔ اور پڑھنے والا کہتا ہی کہ مجھے فلانے نے پڑھا یا۔ یہہ ہر دو حجت سے ظاہر ہو کہ سامع حکم قاری کا رکھتا ہی۔ یہاں شارح کہتا ہی کہ یہہ حجت بھی ضعف سے خالی نہیں۔ لاکن ضمام کی حدیث میں نعم فرمانا حضرت کا اسکے جواب میں کلام سائل کے قائم مقام ہی۔ پس حقیقت میں حضرت نے بھی اسکے ساتھہ تلفظ کیا ہی۔ نہ تنہا پڑھنا راوی کا شیخ پر۔ اور شیخ کا سکوت حجت ہو سکیگا۔ مگر یہہ کہ نعم کے مانند کوئی کلمہ کہے۔ اور احتجاج ثانی میں کہہ سکتے ہیں کہ جب مقر کے حضور میں طلب گواہی کے قصد سے پڑھا جاوے اور وہ انکار نکرے۔ پس اسکی سماعت بلا انکار حکم اقرار کا رکھتی ہی پس اقرار کی نسبت تنہا سماعت کے ساتھہ ہو سکیگی اور ایسی گواہی کی قبولیت میں بھی سخن ہی۔ لاکن امام مالک کے پاس درست ہی۔ اور تیسرے احتجاج میں اس وجہ سے کہ اقرانی اس معنے میں ہی کہ باعث ہوا مجھکو قرأت پر نہ اگر خود پڑھا **حدثنا** محمد بن سلام قال حدثنا محمد بن الحسن الواسطی بن عوف عن الحسن لا بأس بالقراءۃ علی العالم حسن بصری نے کہا کچھہ مضایقہ نہیں نقل صحیح ہونے کے باب میں شیخ پر پڑھنے سے یعنے اسکو سنانے سے **حدثنا** عبد اللہ

بن موسیٰ عن سفیان قال اذا قرأت علی المحدث فلا باس ان تقول حدثنی۔ سفیان توری نے کہا جسوقت تو شیخ محدث پر پڑھے پس تجھ
مضایقہ نہیں کہ کہے حدیث کی مجھ سے شیخ نے وسمعت ابا عاصم یقول عن مالک وسفیان القراءۃ علی العالم وقراءتہ سواء۔
مؤلف نے کہا میں نے ابو عاصم سے سنا کہ کہتا تھا کہ امام مالک اور سفیان توری سے نقل کرتا تھا کہ پڑھنا عالم کا اور متعلم کا برابر ہی اس سے نقل صحیح ہونے میں یہاں شیخ سے
تعبیر صیغہ عالم سے جو کی اس جہت سے کہ شیخ آگاہ رہے اس سے جو پڑھتا ہو۔ **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث عن سعید ھو
المقبری عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر انہ سمع انس بن مالک یقول بینما نحن جلوس مع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی المسجد اذ دخل رجل علی جمل فاناخہ فی المسجد ثم عقلہ ثم قال لھم ایکم محمد والنبی صلی اللہ وسلم متکئ
بین ظھرانیھم فقلنا ھذا الرجل الابیض المتکئ۔ انس سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ایسے میں یک بیک ایک
شخص جو اونٹ پر سوار تھا آیا۔ اور صحن مسجد میں اسکو بٹھلایا اور اسکے زانو کو باندھا۔ پھر کہا کون ہی تم سے کہ جسکا نام مبارک محمد ہی۔ اور اسوقت حضرت نے
اس جماعت میں اپنی چادر شریف پر تکیہ کیا تھا ہم نے کہا کہ یہی مرد سفید رنگ ہی جو تکیہ کیا ہی حضرت کے حلیۂ شریف سے معلوم ہوا ہی کہ ایکا رنگ مبارک سفید سرخ
آمیز تھا۔ یہاں فقط سفید رنگ جو کہا گیا اسکا سبب یہ ہی کہ آپ اس رنگ سے اس جماعت میں ممتاز تھے۔ فقال لہ الرجل ابن عبد المطلب فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قد اجبتک فقال الرجل انی سائلک مشدد علیک فی المسئلۃ فلا تجدن علی فی نفسک پس کہا
حضرت کو اس مرد نے ای پسر عبد المطلب کے تو آپنے اسکو فرمایا مقرر سنا میں اور اجابت کیا میں۔ پھر کہا آپ سے اس مرد نے تحقیق میں سوال کرنیوالا ہوں آپ سے اور
سختی کرنیوالا ہوں سوال میں۔ پس غصہ نہ کرو اور خفا نہو اپنے دل میں۔ فقال سل عما بدا لک فقال اسئلک بربک ورب من قبلک اللہ
ارسلک الی الناس کلھم پس آپنے فرمایا کہ سوال کر اس چیز سے جو تجھ پر ظاہر ہو۔ پس کہا اس مرد نے کہ میں سوال کرتا ہوں آپ سے قسم ہی اپکو پروردگار کی
جو پروردگار ہی اپکا اور آپ سے اگلوں کا آیا اللہ تعالیٰ بھیجا ہی اپکو لوگوں کی طرف۔ فقال اللھم نعم فقال انشدک باللہ اللہ امرک ان تصلی الصلوٰۃ
الخمس فی الیوم واللیلۃ قال اللھم نعم قال انشدک باللہ اللہ امرک ان تصوم ھذا الشھر من السنۃ قال
اللھم نعم قال انشدک اللہ اللہ امرک ان تاخذ ھذہ الصدقۃ من اغنیائنا فقسمھا علی فقرائنا فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم نعم۔ پس فرمایا آپنے ہاں کلمہ اللھم معنے میں یا اللہ کے ہی برکت اور تاکید کے لئے یہہ کلمہ ارشاد ہوا۔ پھر کہا اس مرد نے
قسم دیتا ہوں آپ کو اللہ کی آیا اللہ تعالیٰ حکم کیا آپ کو یہہ کہ نماز پڑھیں پانچ وقت کی دن اور رات میں فرمایا ہاں۔ پھر کہا قسم ہی اپکو اللہ کی آیا اللہ تعالیٰ حکم
کیا اپکو یہہ کہ روزے رکھیں اس مہینے کے یعنے رمضان کے۔ فرمایا ہاں۔ پھر کہا قسم ہی اپکو اللہ کی آیا اللہ تعالیٰ حکم کیا اپکو یہہ کہ لیویں یہہ صدقہ یعنے زکوٰۃ ہمارے مالداروں سے
پھر تقسیم کریں اسکو فقراء پر ہمارے۔ فرمایا ہاں۔ اس سائل نے حج بیت اللہ سے سوال کیا۔ کیونکہ اسکی قوم حج کی فرضیت دین ابراہیم سے معلوم کی تھی یا اسوقت
حج فرض ہوا تھا فقال الرجل امنت بما جئت بہ وانا رسول من ورائی من قومی وانا ضمام بن ثعلبۃ اخو بنی سعد
بن بکر۔ پھر اس مرد نے کہا کہ میں ایمان لایا اس چیز کے ساتھ جو آپ کو لائے ہو۔ یعنے جمیع احکام شریعت پر ایمان لایا۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہہ مرد آگے سے مسلمان تھا
اور قوم کی طرف سے آکر تجدید ایمان کیا۔ اور کہا کہ میں ان لوگوں کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جو میرے سوا ہے ہیں میری قوم سے۔ یعنے میری قوم مجھے آپ کی خدمت میں ان باتوں
کی دریافت کے لئے بھیجی ہی میں ضمام ہوں بنی ثعلبہ کا بھائی ہوں بنی سعد بن بکر کا۔ رواہ موسیٰ وعلی بن عبد الحمید عن سلیمان عن ثابت
عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا۔ مؤلف نے کہا روایت کی اس حدیث کی موسیٰ اور علی بن عبد الحمید نے سلیمان سے اسنے ثابت سے اسنے انس سے
اسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کے معنے میں۔ **باب ما یذکر فی المناولۃ**۔ یہہ باب اس بیان میں ہی جو ذکر کیا جاتا ہی مناولہ کے
محدثین کے عرف میں مناولہ اسکو کہتے ہیں کہ شیخ احادیث کی کتاب طالب کو عنایت کرے اور کہے کہ یہ حدیثیں ہیں مجھے فلاں سے سنی ہی۔ اگر کہے کہ میں نے اجازت
دی تجھکو کہ میرے سے روایت کرے یہہ مناولہ یحیی اور مالک اور زہری کے پاس قائم مقام سماع کے ہی۔ اور اس صورت میں حدثنی۔ یا اخبرنی۔ کہنا روا ہی۔ اور اکثر کے پاس

سماع صریح سے اسکا مرتبہ کمتر ہی اور اگر اس مناولہ میں اجازت روایت کی نہ دی ہو تو اسکو نہیں پہنچتا ہی کہ روایت کرے **باب** کتاب اھل العلم ان [illegible]
اور یہہ باب اس بیان میں بھی ہی کہ لکھہ بھیجے اہل علم کو شہروں اور قریوں کے طالبوں کے طرف - اسکی صورت یہہ ہی کہ طالب غائب کو محدث اپنے خط سے لکھے یا لکھوا دیوے کہ بسم اللہ کے بعد یہہ مضمون لکھے کہ فلان بن فلان کہتا ہی - اور جو حدیثیں کہ جانتا ہی لکھہ بھیجے - اور طالب غائب کو اجازت دے کہ اس سے روایت کرے - اور شرط یہہ ہی کہ اسپر اپنی مہر کرکے معتمد ثقہ کے ہاتھہ سے بھیجے - تا تغیر و تبدیل اور زیادت و نقصان کے وہم سے امین ہو - اور یہہ کتابت جو حکم میں مناولہ با اجازت کے ہی بعضے محدثین کہتے ہین کہ طالب کو پہنچتا ہی کہ اس شیخ سے جو صحیفہ کہ جانتا ہو روایت کرے - اور جمہور اسپر ہین کہ قبیہ کرے اور کنایہ کہے

حدثنا واخبرنا وقال انس نسخ عثمان رضی اللہ عنہ المصاحف بعث بھا الی الآفاق اور انس نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کئی مصحف لکھے اور انکو ملکون پر روانہ کیا - اکثر کہتے ہین کہ وہ چہار مصحف لکھے تھے - اور بعض کہتے ہین کہ وے سات مصحف تھے ایک مکہ معظمہ کو دوسرا شام تیسرا یمن چوتھا بحرین پانچوان بصرہ چھٹا کوفے کے طرف بھیجا اور ساتوان مدینہ طیبہ مین اپنے پاس رکھا - جمع کرنا قرآن مجید کا پہلے بار صدیق اکبر کی خلافت مین - اور دوسری بار عثمان ذوالنورین کے وقت جو اس ترتیب کے ساتھہ ہوا اسکا بیان بسط و تفصیل کے ساتھہ اس فقیر نے کتاب حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھہ لیں -

ورأی عبد اللہ بن عمر ویحیی بن سعید ومالک جائزا - اور اعتقاد کیا ہی عبد اللہ بن عمر اور یحیی بن سعید اور مالک نے کہ جایز ہی - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ اشارہ ہی مناولہ کو کتابت ہر دو کے طرف تاویل مذکور کے ساتھہ - اور بعض شارحون نے اشارہ مخصوص مناولہ کے ساتھہ رکھا ہی - واحتج بعض اھل الحجاز فی المناولۃ بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث کتب امیر السریۃ کتابا وقال لا تقرأہ حتی تبلغ مکان کذا وکذا اور حجت لائے ہین بعض اہل حجاز نے لفظ بعض کنایہ ہی حمیدی سے چنانچہ بعض روایات مین اسکی تصریح واقع ہوئی ہی یعنے حمیدی نے مناولہ سے تحدیث کے جایز ہونے پر حضرت کی حدیث سے حجت لائی - جہان کہ حضرت نے ایک فوج کافروں کے جہاد پر روانہ کیا تھا اس فوج کے امیر عبد اللہ بن جحش کے نام پر ایک مکتوب رقم فرمایا اور حکم کیا کہ اس مکتوب کو مت پڑھہ یہان تک کہ پہنچے فلان جگہہ پر - فلما بلغ ذلک المکان قرأ علی الناس واخبرھم بامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس جب اس مکان پر پہنچا اسکو لوگو پر پڑھا - اور حضرت کے حکم سے انکو خبر دی - حجت یہی ہی کہ عبد اللہ نے حضرت سے نہ سنا بلکہ وہی لکھے ہوے کو لوگون سے کہا کہ حضرت نے ایسا فرمایا ہی اور

اسی سے روایت کی **حدثنا** اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی ابراھیم بن سعد عن صالح عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ ابن مسعود ان عبد اللہ بن عباس اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بکتابہ رجلا وامرہ ان یدفعہ الی عظیم البحرین فدفعہ عظیم البحرین الی کسری فلما قرأہ مزقہ فحسبت ابن المسیب قال فدعا علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یمزقوا کل ممزق عبد اللہ سے مروی ہی کہ ابن عباس نے اسکو خبر دی کہ حضرت نے اپنا مکتوب ایک شخص کے ہاتھہ دیکر بحرین کے حاکم کے پاس بھیجا - اسکا نام منذر تھا بحرین بلفظ تثنیہ ایک شہر کا نام ہی جو بصرہ اور عمان کے درمیان واقع ہی پس منذر نے اس مکتوب کو کسری کے پاس بھیجا کسری بادشاہ فارس کو کہتے ہین اسوقت حاکم فارس پرویز ہرمز تھا پس تانو شیروان کا اس مکتوب فیض اسلوب مین دعوت اسلام لکھی گئی تھی جب کسری اسکو پڑھا مارے غصے کے اسکو پھاڑ ڈالا - راوی کہتا ہی کہ ابن المسیب نے کہا کہ حضرت نے اس قوم پر بد دعا کی کہ اللہ تعالی انکو پارہ پارہ کردے - یعنے وے تباہ ہو جاوین - حضرت کی دعا بارگاہ الہی مین مقبول ہوئی تھوڑا عرصہ نہین گذرا کہ اسکا بیٹا شیرویہ اسکا تجاک کیا - اور مار ڈالا - اور آپ اسکا قائم مقام ہوا - اور چھ مہینے نہین گذرے کہ شیرویہ بھی مر گیا - اسکا قصہ شرح کرمانی مین یہہ لکھا ہی کہ جب پرویز کو اپنی ہلاکت یقین ہوئی - دو اخاذ کھلوا کے ایک ہر کا شیشہ منگوایا اور اسپر لکھا کہ یہہ دوا بھی عجیب التاثیر ہی - شیرویہ جو جماع پر حریص تھا اپنے باپ کے بعد جب دو اخانہ کھلوایا - اور وہ شیشہ نظر پڑا جلد نوش کیا اور ہمیشہ کو مر گیا - پس اسکی مملکت پر بڑی تباہی آئی - روز بروز کاستگی رو دی آخر حضرت عمر فاروق کی عہد خلافت مین سعد بن ابی وقاص کے ہاتھہ پر اسکا ملک تسخیر اسلام مین آچکا انتہی - یہہ قصہ بالتفصیل حدیقۃ الاحباب مین مذکور ہی - غرض مناسبت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ اس وجہ پر ہی کہ حضرت نے اپنا مکتوب اپنے قاصد پر بھیجا اور اجازت دی کہ کہے یہہ مکتوب رسول خدا کا ہی اسپر عمل کر دیا ہی ثمرہ اجازت کا **حدثنا** محمد بن مقاتل ابو الحسن قال انا عبد اللہ قال اخبرنا شعبۃ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا اَوْ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ - روایت ہی انس سے کہ حضرت نے ایک مکتوب لکھنا یا لکھنے کا قصد کیا یہ راوی کا شک ہی - پس صحابہ نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ روم اور عجم کے لوگ خطوط نہیں پڑھتے مگر جس پر مہر کی گئی ہو تب حضرت نے ایک انگشتری روپے کی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کرا یا راوی کہتا ہی گویا اسکی سفیدی اب حضرت کے دست شریف میں ہی دیکھتا ہوں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا کہ کسنے تم سے روایت کی کہ اس پر محمد رسول اللہ منقوش تھا تو قتادہ نے کہا کہ انس نے روایت کی محمد رسول اللہ - **باب** مَنْ قَعَدَ حَيْثُ يَنْتَهِيْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَمَنْ رَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا یہ باب اس شخص کے حال کے بیان میں ہی کہ جو مجلس میں ایسی جگہ پر بیٹھا کہ جہاں مجلس تمام ہو - اور بیان میں اس شخص کے کہ حلقہ مجلس میں کشادگی دیکھا اور اسمیں بیٹھا **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا - وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلٰثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاٰوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ - روایت ہی اسحاق سے کہ خبر دی اسکو ابو واقد لیثی نے جس حال میں کہ حضرت نے مسجد میں تشریف رکھے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ حاضر تھے - ناگاہ تین شخص آئے - ابو واقد نے کہا - انسے دو شخص حضرت کے طرف آئے اور ایک شخص چلا گیا - ابو واقد نے کہا کہ دو شخص حضرت کے پاس ٹھہرے - انسے ایک شخص مجلس میں جہاں جگہ خالی تھی وہاں بیٹھا اور دوسرا سب کے پیچھے مجلس کے آخر میں بیٹھا - اور تیسرا پیٹھ پھیر کے چلا - جب حضرت اپنے شغل سے یعنے ذکر یا تعلیم یا خطبہ سے فارغ ہوئے - فرمایا کیا میں تمکو خبر نہ دوں حال ان تین مردکے - پس ایک انسے جگہ پائی طرف خدا کے - پس جگہ دی اسکو اللہ نے - اور دوسرا شخص حیا کیا اور مزاحمت نکی اور نہ گیا درمیان لوگوں کے پس اللہ نے رحمت کی اسپر اور دوسرا اسکے فعل کی جزا دی - اور تیسرا اعراض کیا اور منہ پھیر مجلس سے پیٹھ پھیر چلدیا - پس اللہ تعالی بھی اس سے اعراض کیا اور ناخوش ہوا - **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ - یہ باب حضرت کے اس قول شریف کے بیان میں ہی جو فرمایا کہ بسا لوگ ہیں کہ ایک حدیث انکو پہنچائی گئی ہو - سو وے بہت نگہ رکھنے والے اور بہت سمجھنے والے ہوتے ہیں اس شخص سے جو سنا اور پہنچایا - **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَلَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَمْسَكَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ اَوْ بِزِمَامِهٖ فَقَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوٰى اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَيُّ شَهْرٍ هٰذَا فَسَكَتْنَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ حضرت حجۃ الوداع میں بحر کے دن منی میں اپنے شتر خاص پر سوار تھے اور ایک شخص مہار یا خطام اونٹ کی پکڑے ہوا تھا یہ راوی کا شک ہی کہ زمام کہا یا خطام ہر دو ایک ہی معنے میں ہیں اور ایک مرد جو مہار پکڑے تھا اس سے بلال مراد ہی - پس فرمایا کہ آج کونسا روز ہی - ہم خاموش رہے یہاں تک گمان ہوا کہ حضرت جو پوچھتے ہیں شاید کہ آج کے روز کا نام دوسرا رکھتے ہیں پھر فرمایا کیا آج نحر کا روز نہیں ہم نے کہا ہاں پھر فرمایا یہ کونسا مہینا ہی ہم خاموش رہے - یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اسکا نام دوسرا رکھتے ہیں فرمایا آیا یہ مہینا ذی الحجہ کا نہیں ہم نے کہا ہاں قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّ الشَّاهِدَ عَسٰى اَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهٗ مِنْهُ فرمایا مقرر تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان ہمیشہ حرام ہی - یعنے بغیر حق شرعی کے تمہارے اس روز اور اس مہینے کے مانند تمہارے اس شہر میں حرام ہی - چاہئے کہ یہ حکم حاضر غایب کو پہنچاوے مقرر جو کہ حاضر ہی عنقریب پہنچائیگا اس شخص کو جو اپنے سے زیادہ حفاظت کرنے والا ہو اس بات کو - **باب العلم** یہ باب بیان میں علم کی فضیلت کے

باب حدیث العلم قبل القول والعمل علم کے بعد قول اور عمل کے یعنے علم کسی چیز کا آگے حاصل ہوتا ہے اسکے بعد زبان سے کہا جاتا ہے اور عمل میں لایا جاتا ہے یا یہہ معنی ہے کہ شرف اور بزرگی کی رو سے قول پر علم مقدم ہے اور عمل اسکے شرط اعتبار کی معنی ہے۔ اسلئے کہ نیت مقبولہ علم سے ہے اور اعمال یعنے عبادات جو مقصود بالذات ہیں بغیر نیت کے معتبر نہیں لقول اللہ عز وجل فاعلم انہ لا الہ الا اللہ فبدأ بالعلم بسبب اس قول الٰہی کے یعنے اس آیت میں ابتدا علم کے ساتھ کیا وان العلماء ہم ورثۃ الانبیاء وہم ورثوا العلم من اخذہ اخذ بحظ وافر تحقیق علماء وارث ہیں پیغمبروں کے کہ وراثت علم کی پائی ہیں جسنے علم کی میراث انہیں سے لی وہ ایک حصہ کامل پایا یعنے مال کی میراث سے علم کی میراث کامل تر اور فاضل تر ہے۔ یہہ میراث باقی ہے اور وہ فانی۔ یہہ کلام دوسرے احادیث صحیحہ کے اجزا ہے۔ جو دوسرے صحاح میں آئے ہیں۔ جب اسکے اسناد شرائط مولف کے موافق نہیں موصول نہیں لایا ومن سلک طریقا یطلب فیہ علما سہل اللہ لہ طریقا الی الجنۃ جو کہ ایک راستہ چلا کر طلب کرتا ہے اس راہ میں ایک علم تو اللہ تعالی آسان کرتا ہے اسکے واسطے ایک راہ بہشت کی طرف وقال سبحانہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء نہیں قدر رکھتے ہیں اللہ کا اسکے بندوں سے مگر علما۔ یہہ خوف وخشیت کی صفت جو بلند صفتوں سے ہے اسکو علما کے ساتھ خاص کیا۔ کہ وے بدولت علم کے اس صفت سے بہرہ یاب ہوئے کہ نہ جاننے والا ہے وہی ڈرنیوالا ہے۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انا اخشاکم واتقاکم یعنے میں بہت خشیت رکھنے والا ہوں تمہارے سے اور بہت ڈرنیوالا ہوں تمہارے سے یعنے تمہارے نسبت میں اللہ کا بڑا خوف رکھنے والا ہوں وقال وما یعقلہا الا العالمون۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہیں سمجھتے ہیں اسکو یعنے مقاصد و امثال جو قرآن میں آئے ہیں انکو نہیں سمجھتے ہیں مگر علما وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر اور کہا مولف نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ کہینگے کافر دوزخ میں آنے کے وقت اگر ہم سنتے ہوتے اور سمجھتے ہوتے کلام اللہ کا اور اسکے رسول کا ہوتے ہم دوزخ والوں سے وقال ہل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا کیا برابر ہیں وے لوگ جو جانتے ہیں اور وے لوگ جو نہیں جانتے ہیں وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ خدا تعالی جسشخص کا خیر چاہتا ہے اسکو دین میں فہم اور سمجھ دیتا ہے۔ وانما العلم بالتعلم۔ اور علم حاصل نہیں ہوتا ہے مگر انبیا سے یا انکے وارثوں سے سیکھنے سے۔ اور بعض نسخوں میں بالتعلیم آیا ہے ف یہاں شرح کرمانی میں لایا ہے کہ علم معتبر وہی ہے جو پیغمبروں یا انکے وارثوں سے لیا جاوے اور اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ علم کا اطلاق نہیں کیا جاتا ہے مگر علم شریعت پر۔ اور اسی لئے آیا ہے کہ اگر کسی وصیت کی کہ فلان چیز علما کو پہنچاؤ۔ تو وہ وصیت راجع نہیں ہوتی مگر اصحاب حدیث و تفسیر و فقہ کی طرف انتہی۔ وقال ابو ذر لو وضعتم الصمصامۃ علی ہذہ واشار الی قفاہ ثم ظننت انی انفذ کلمۃ سمعتہا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تجیزوا علی لانفذتہا اور کہا ابو ذر غفاری نے اگر رکھو گے تم شمشیر تیز کو اسپر اور اشارہ کیا اپنی گردن کی طرف۔ پھر میں گمان کروں کہ روان کرتا ہوں میں اس کلمے کو جو حضرت سے سنا ہوں آگے اسکے کہ میری گردن پر جاری کریں یعنے اگرچہ میری گردن پر شمشیر بھی چلاویں میری گردن کٹنے کے آگے میں نے جو کلمہ حضرت سے سنا ہی کہہ دونگا اس کلمہ سے امور دین کی تعلیم ہو اور اسکا ثواب حاصل ہو وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبلغ الشاہد الغائب وقال ابن عباس کونوا ربانیین حکماء علماء فقہاء۔ اور کہا ابن عباس نے کہ ہو تم ربانیین یعنے علما و حکما و فقہا۔ یعنے ابن عباس نے ربانیین کی تفسیر علما و حکما و فقہا سے کی۔ اور ربانیین صیغہ نسبت کا ہے رب کی طرف منسوب ہے اصل میں ربی تھا تاکید کے لئے الف نون زیادہ کئے ویقال الربانی الذی یربی الناس بصغار العلم قبل کبارہ ربانی اسکو کہتے ہیں کہ لوگوں کو تربیت کرتا ہو علم کے واضحات سے دقایق کے آگے یا جزئیات علم کلیات کے آگے۔ یا مقدمات مقاصد کے آگے۔ ظاہر کلام یہہ ہے کہ اس معنے سے ربانی منسوب ہے تربیت کی طرف۔ اور اگر رب کے معنے لیویں تو بھی دور نہیں کہ ربانی یعنے مرد خدا وہ ہے کہ متعلم کے حال کی رعایت کرتے اس ترتیب کے ساتھ تعلیم کرے یہہ سب جو مذکور ہوا ترجمہ باب کا ہے۔ اور مولف نے اپنے حسب عادت حدیث مرفوع جو نہیں لایا۔ شارحوں نے اسکا سبب بیان کیا ہے کہ جو حدیث کہ اپنے شرائط پر نہ پاوے وہاں الحاق نہیں کرتا ہے یا یہہ سبب ہے کہ جب مقصود اسکا علم کی فضیلت کا اظہار ہے وے آیات و احادیث کے بیان پر اکتفا کیا جو فضیلت علم کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں۔

باب

ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولہم بالموعظۃ والعلم کیلا ینفروا یہہ باب اس بیان میں ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو نصیحت کرنے اور علم بیان کرنے میں یہہ رعایت کرتے تھے کہ وے نفرت نہ لیویں یا ملول نہ ہوویں یعنے فرصت اور نشاط کے وقتوں میں نصیحت و تعلیم کرتے تھے۔

حدثنا محمد بن یوسف قال نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن ابن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بالموعظۃ فی الایام کراھۃ السامۃ علینا ابن مسعود نے کہا کہ پیغمبر خدا ہماری خوشی اور نشاط کی حالت دیکھتے تھے ہمکو نصیحت کرنے میں درمیان ایام کے مسبب خوش رکھنے ہمارے ملال کے یعنے ہماری ملال اور ناخوشی کو مکروہ رکھتے ہمارے فراغ و فرصت کا وقت دیکھکے نصیحت فرماتے حدثنا محمد بن بشار قال نا یحیی ابن سعید قال نا شعبۃ قال حدثنی ابو التیاح عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا انس بن مالک نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا آسانی کرو تم کاموں میں اور سختی نہ ڈالو لوگوں پر اور بشارت دو لوگوں کو اور نہ بھگاؤ دعوت کے ذکر سے باب من جعل لاھل العلم ایاما معلومۃ یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ اہل علم کی تعلیم کے لئے چند روز کو معین کرے حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن ابی وائل قال کان عبد اللہ یذکر الناس فی کل خمیس ابو وائل نے کہا کہ عبد اللہ ابن مسعود وعظ کیا کرتے تھے لوگوں کو پنجشنبہ کے روز فقال لہ رجل یا ابا عبد الرحمن لوددت انک ذکرتنا کل یوم قال اما انہ یمنعنی من ذلک انی اکرہ ان املکم وانی اتخولکم بالموعظۃ کما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولنا بھا مخافۃ السامۃ پس ایک مرد نے کہا ای عبد الرحمن ہر آئینہ میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ تو ہر روز ہمارے لئے وعظ کرے تب انہوں نے کہا کہ تم کو آگاہ رہو کہ ہر روز وعظ کرنے سے مجھے یہہ بات منع کرتی ہی کہ تم کو ملول کرنا مکروہ رکھتا ہوں۔ مقرر عہد پر آئی کرتا ہوں تمہاری پند و نصیحت کے لئے۔ جیساکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عہد پر آئی کرتے تھے لوگوں کے ملال خاطر کے اندیشے سے۔ یعنے لوگوں کو ملال نہو ناکر کے جیسا ہمیشہ نہیں فرماتے تھے میں بھی وہی رعایت کرتا ہوں ہفتے میں ایکبار پنجشنبہ کو وعظ کے لئے مقرر کیا ہوں باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جسکی خیر و خوبی چاہے سمجھ دیتا ہی اسکو دین میں حدثنا سعید بن عفیر قال نا ابن وھب عن یونس عن ابن شھاب قال حمید بن عبد الرحمن سمعت معاویۃ خطیبا یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین حمید نے کہا کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا جس حال میں کہ وہ خطبہ پڑہتا تھا کہتا تھا کہ میں نے سنا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالی جسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرے اسکو فہم دیتا ہی دین میں ف اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کی شرح میں لایا ہی کہ اللہ جسکی بہتری اور بھلائی چاہے اسکو دین میں فہم اور زیرکی اور دانائی بخشتا ہی۔ اور اسکے دیدہ بصیرت یعنے اسکے دل کی آنکھیں کھول دیتا ہی اس سے وہ کتاب و سنت کے معانی کو پاتا ہی اور حقیقت کو پہنچتا ہی۔ اصل میں اس فقہ سے مراد فہم و فطانت ہی اور عرف شرع میں یہہ لفظ اکثر علم پر احکام عملیہ کے آیا ہی وانما انا قاسم واللہ یعطی میں نہیں مگر تقسیم کرنے والا علم کا اور اللہ تعالی عطا کرتا ہی الہامی فہم کا تھا رے قابلیت و استعداد کے اندازہ پر دین میں فہم و فقاہت عطا فرماتا ہی۔ اور کرمانی نے کہا کہ قسمت و عطا سے مراد یہہ ہی میں القا کرتا ہوں ہر شخص پر جو اسکے لایق حال ہو۔ اور اللہ تعالی توفیق دینے والا ہی جسکے لئے چاہتا ہی معنے میں فہم و تفکر عطا فرماتا ہی ولن تزال ھذہ الامۃ قائمۃ علی امر اللہ لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ اور ہمیشہ یہہ امت اللہ کی دین پر قائم رہیگی۔ جو کوئی اسکا خلاف کریگا۔ اسکا خلاف کچھ انکو ضرر نہ پہنچا یگا۔ یہاں تک کہ امر اللہ سے مراد قیامت ہی یعنے امت تا روز قیامت دین حق پر قائم رہیگی کفار و مشرکین جو اسکے مخالف ہیں انکے خلاف سے انکو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ باب الفھم فی العلم یہہ باب فہم کرنے میں علم کی ہی حدثنا علی بن عبد اللہ قال نا سفیان قال قال لی ابن ابی نجیح عن مجاھد قال صحبت ابن عمر الی المدینۃ فلم اسمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحد شیئا قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بجمار فقال ان من الشجر شجرۃ مثلھا کمثل المسلم فاردت ان اقول ھی النخلۃ فاذا انا اصغر القوم فسکت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی النخلۃ مجاہد نے کہا کہ میں نے ہمراہی کی ابن عمر کی مدینہ منورہ تک پس میں نہیں سنا اس سے کہ حدیث کی ہو حضرت سے مگر ایک حدیث کو کہا حاضر تھے ہم حضرت کے پاس ایسے میں لایا گیا جمار۔ جمار اسکو کہتے ہیں جو ایک سفید جھاڑ کے درمیان ہی ہتا ہی اسکو کھاتے ہیں۔ ہندی میں اسکو گابا کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا بھاروں سے ایک جھاڑ ہی کہ عجیب صفتیں رکھتا ہی

مثال اسکا مثال مسلمان کا ہی۔ میں یہ چاہا کہ کھجور کا ہی لکن میں اسوقت کم عمر تھا اس لئے خاموش رہا۔ پس حضرت نے ہی فرمایا کہ وہ درخت کھجور کا ہی **باب** الاغتباط فی العلم والحکمۃ یہ باب اس بیان میں ہی کہ رشک کرنا جائز ہی علم و حکمت میں۔ اغتباط غبطہ سے ہی غبطہ اسکو کہتے ہیں کہ دوسرا شخص جو چیز رکھتا ہی اسکو دیکھ کے آرزو کرے کہ اللہ تعالی وہ چیز آپ کو دیوے۔ پر اس شخص سے اس چیز کا زوال نہ چاہے۔ یہ جائز ہی غیر کی زوال نعمت چاہنے کو حسد کہتے ہیں۔ حسد نہایت بری رزیلت ہی نعوذ باللہ منہا۔ اور جب حدیث میں لفظ حکمت واقع ہوا ہی مولف نے اسکی تفسیر علم کے ساتھ کی اور اشارہ کیا کہ علم و حکمت ایک ہی معنے میں ہیں **وقال عمر تفقهوا قبل ان تسودوا** عمر رضی اللہ عنہ نے کہا علم سیکھو بزرگ قوم ہونے کے آگے۔ یعنے کم عمری میں علم حاصل کرو تا عمر زیادہ ہوئی پر علم پڑھنے کے لئے شرم اور ننگ نہ ہوے **وقال ابو عبد اللہ وبعد ان تسودوا** اور مولف نے کہا کہ تم بزرگ قوم ہونے کے بعد **وقد تعلم اصاغر اصحاب النبی وکبر سنهم** اور حضرت کے صحابہ بڑی عمر میں علم سیکھے ہیں۔ مولف نے اس کلام کو حضرت عمر کے قول کی تاکید کے لئے لایا اور حضرت عمر کا قول ترجمہ باب میں داخل ہی **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا اسمعیل ابن ابی خالد علی غیر ما حدثناہ الزہری قال سمعت قیس بن ابی حازم قال سمعت عبد اللہ بن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم **لا حسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا** سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل نے سوا اسکے جو حدیث کی ہم سے زہری نے بھیجے اس حدیث کی روایت سفیان کو اسمعیل و زہری ہر دو سے پہنچی ہی کچھ اختلاف کے ساتھ وہ اختلاف الفاظ میں ہی یا اسناد میں۔ اسمعیل نے کہا کہ میں نے ابی حازم سے سنا اسنے کہا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا اسنے کہا میں نے حضرت سے سنا کہ فرمایا رشک نہیں ہی مگر دو شخص کے حال میں ایک مرد ہی کہ اللہ نے اسکو مال دیا ہو اور وہ راہ خدا میں خرچ کرتا ہو دوسرا وہ مرد ہی کہ اللہ نے علم و حکمت عطا فرمایا ہو سو وہ لوگوں میں اس سے حکم کرتا ہی اور لوگو کو سکھلاتا ہی۔ اسباب میں شک کرنا جائز ہی یعنے مال یا علم اللہ تعالی مجھے بھی دیوے تو میں بھی ایسا ہی خرچ کروں گا کہ کسکے آرزو کرنا جائز ہی یہ حسد نہیں۔ مولف نے غبطہ کو غبطہ کے معنے پر حمل کیا اسواسطے اس حدیث کا ترجمہ غبطہ کے ساتھ کیا ہی **باب** ما ذکر فی ذھاب موسی فی البحر الی الخضر یہ باب اس بیان میں ہی جو ذکر کیا گیا ہی جانا موسی علیہ السلام کا طرف خضر کے دریا میں۔ اور اللہ تعالی نے جو قرآن مجید میں فرمایا **ھل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا** یعنے کہا موسی نے خضر سے آیا متابعت کروں میں تیری اسباب پر کہ سکھلاوے تو مجھ کو وہ جو سکھلایا گیا ہی تو راستی یعنے اللہ نے جو تجھ کو سکھلایا ہو سو تو مجھ کو سکھلاوے۔ **حدثنا** محمد بن عزیز الزہری قال حدثنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابی عن صالح یعنی ابن کیسان عن ابن شہاب حدثہ ان عبید اللہ بن عبد اللہ اخبرہ عن ابن عباس انہ تماری ھو والحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب موسی قال ابن عباس ھو خضر فمر بھما ابی بن کعب فدعاہ ابن عباس فقال انی تماریت انا وصاحبی ھذا فی صاحب موسی الذی سال موسی السبیل الی لقیہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر شانہ قال نعم سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینما موسی فی ملا من بنی اسرائیل اذ جاءہ رجل فقال ھل تعلم احدا اعلم منک قال موسی لا فاوحی اللہ الی موسی بلی عبدنا خضر فسال موسی ربہ السبیل الیہ فجعل اللہ لہ الحوت ایۃ وقیل لہ اذا افقدت الحوت فارجع فانک ستلقاہ۔ فکان یتبع اثر الحوت فی البحر فقال لموسی فتاہ ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی آثارھما قصصا فوجدا خضرا فکان من شانھما ما قص اللہ تعالی فی کتابہ۔ اس حدیث میں حضرت موسی و خضر کا قصہ مجمل مذکور ہی۔ اور اسی مضمون کی حدیث تفصیل کے ساتھ آیندہ باب یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم میں ابی بن کعب کی روایت سے آتی ہی اسواسطے یہاں اسکا ترجمہ نہیں کیا گیا انشاء اللہ تعالی باب مذکور میں اسکی شرح کی جاویگی **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم علمہ الکتاب یہ باب اس بیان میں ہی جو حضرت نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی کہ الہی اسکو سمجھ کتاب یعنے اسکو علم قرآن دے۔ مولف نے اس باب میں حدیث مذکور کا مامن تعلیق کے طور پر لایا۔ **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس قال ضمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال اللھم علمہ الکتاب ابن عباس نے کہا کہ حضرت مجھے اپنے برمیں لیا یعنے اپنے سینہ شریف سے لگایا اور فرمایا اللھم علمہ الکتاب **باب** متی یصح سماع الصغیر یہ باب اس بیان میں ہی کہ نابالغ سے حدیث کی سماعت اور قبول روایت کون سے وقت درست اور صحیح ہی **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب

عن عبید اللہ بن عبد اللہ عتبۃ عن عبد اللہ بن عباس قال اقبلت راکبا علی حمار اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک
علی ابن عباس نے کہا کہ میں آیا جس حال میں کہ میں نے اپنے گدھا خرپر سوار تھا اور ان دنوں میں قریب بلوغ عمر کے پہنچا تھا۔ اور اسوقت حضرت منا میں نماز پڑھتے تھے طرف غیر دیوار کے
یعنے آپ کے روبرو دیوار یا سترہ نہیں تھا۔ پس میں بعض صف کے سامنے گذرا اور اپنی گدھا خر کو چھوڑ دیا وہ چرنے لگی۔ اور صف میں داخل ہوا۔ پس میرے اس فعل پر حضرت نے انکار
کیا نہ دوسرے حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا ابو مسہر قال حدثنی محمد بن حرب قال حدثنی الزبیدی عن الزہری عن محمود بن
الربیع قال عقلت من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مجۃ مجھا فی وجھی وانا ابن خمس سنین من دلو۔ محمود بن ربیع نے کہا کہ میں جانتا ہوں اور یاد رکھتا
ہوں پیغمبر خدا سے کہ آپ نے آب دہن مبارک میرے منہ پر ڈالا۔ اسوقت میں پانچ برس کا بچہ تھا۔ وہ پانی ایک ڈول سے لیا تھا جو ہمارے گھر میں دھرا تھا۔ یہ ڈالنا بطور خوش طبعی کے تھا یا اراہ سے
تبرک کے۔ اب یہ فضل محمود سے سننے کے وقت ٹھہرانے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کا فہم کو پہنچا ہوا کسی کی روایت مقبول ہی جیسا کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے
روایت کرتے ہیں اور مقبول رکھتے ہیں۔ **باب** الخروج فی طلب العلم یہ باب اس بیان میں ہی کہ طلب علم کے لئے نکلنا اور سفر کرنا جایز اور مستحب ہی ورحل
جابر بن عبد اللہ مسیرۃ شہر الی عبد اللہ بن انیس فی حدیث واحد اور سفر کیا ہی جابر بن عبد اللہ جو صحابی کبار سے ہی مسافت ایک مہینے کی راہ
کی طرف عبد اللہ بن انیس کے ایک حدیث کے لئے۔ مولف نے وہ حدیث آخر کتاب ہی مظالم کے باب میں نقل کی ہی۔ اور ادب مفرد میں بھی روایت کی ہی کہ جابر نے سنا کہ عبد اللہ
بن انیس نے حضرت سے ایک حدیث سنی ہی وہ حدیث اسکے سوا دوسرے کے پاس نہیں۔ جابر نے یہہ خبر سنتے ہی ایک اونٹ خرید کیا اور پسر کجاوہ باندھ کے محض اسی کام کے لئے
یعنے وہ حدیث نبوی سننے کے لئے مدینہ سے شام کی طرف جو ایک مہینے کی راہ ہی روانہ ہوا اور اس حدیث کی سماعت کی وہ حدیث یہہ ہی یحشر العباد فینادیھم
بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب یعنے جب قیامت کے دن لوگ حشر کئے جائینگے تو ندا کئے جائینگے آواز سے ایسی آواز کہ اسکو دور سے اسطرح
جیسا نزدیک سے سنتے ہیں۔ وہ یہہ ندا ہوگی انا الملک الدیان خیر جہاری میں بھی یہی کہا ہی **حدثنا** ابو القاسم خالد بن خلی قاضی حمص
قال حدثنا محمد بن حرب قال لاوزاعی اخبرنا الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس انہ تماری ھو و
الحر بن قیس بن حصن الفزاری فی صاحب موسی فمر بھما ابی بن کعب فدعا ابن عباس فقال انی تماریت انا وصاحبی ھذا فی صا
حب موسی الذی سال السبیل الی لقیہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر شانہ فقال نعم سمعتہ یقول بینما موسی فی ملاء من بنی اسرائیل اذ جاءہ رجل فقال ھل تعلم احدا اعلم منک قال
موسی لا فاوحی اللہ الی موسی بلی عبدنا خضر فسال السبیل الی لقیہ فجعل اللہ لہ الحوت آیۃ وقیل لہ اذا افقدت الحوت
فارجع فانک ستلقاہ فکان موسی یتبع اثر الحوت فی البحر فقال فتی موسی لموسی ارایت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت
الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ قال موسی ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اثارھما قصصا فوجدا خضرا فکان من
شانھما ما قص اللہ فی کتابہ۔ یہہ حدیث مولف کو دو واسطوں سے پہنچی ہی اسواسطے اسکو دوجگہ لایا۔ لاکن یہہ بھی محل ہی آیندہ جو آتی ہی مفصل ہی انشاء اللہ تعالی
وہاں ترجمہ لکھا جائیگا **باب** فضل من علم وعلم۔ یہہ اس شخص کی فضیلت اور کثرت ثواب میں ہی جو آپ علم سیکھا اور دوسرے کو سکھلایا **حدثنا** محمد بن
العلاء قال حدثنا حماد بن اسامہ عن بریدبن عبد اللہ عن ابی بردۃ عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل ما بعثنی
اللہ بہ من الھدی والعلم کمثل الغیث الکثیر اصاب ارضا فکان منھا نقیۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب الکثیر منھا
اجادب امسکت الماء فینفع اللہ بہ الناس فشربوا وسقوا وزرعوا ابو موسی نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مثال اس چیز کا جو اللہ نے مجھے اسکے ساتھ
بھیجا ہی جو ہدایت اور علم ہی مانند بارش کثیر کے ہی جو پہنچا ایک زمین کو۔ سو کچھ زمین اس سے پاک وہ صاف تھی پس اس پانی کو قبول کیا اور اگائی گھاس اور بہت سی سبزی
اور تھوڑی زمین اس سے سخت تھی جو سبزی نہیں اگاتی ہی سو اس پانی کو نگاہ رکھا۔ پس اللہ نے اس زمین سے لوگوں کو فائدہ بخشا سو انہوں نے پیا اور اپنی زراعت اور جانوروں

کو پانی دیا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰی اِنَّمَا هِیَ قِیْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاءً اور وہ بارش بعض سبزی زمین کو پہنچی اور وہ زمین صاف اور ہموار تھی کہ نہ پانی کو روکے رکھتی ہی اور نہ سبزی اگاتی ہی۔ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ پس یہ مثال اس شخص کی ہی کہ اللہ کے دین میں عالم اور فقیہ ہوا اللہ نے جس چیز کے ساتھ مجھ کو بھیجا اس چیز نے اسکو فائدہ دیا۔ پس وہ علم پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ فقیہ دو قسم پر ہو سکتا ہی ایک وہ ہی کہ خود علم رکھتا ہی اور اسپر عمل کرتا ہی اور دوسروں کو پڑھاتا ہی اس زمین پاک کے مانند ہی جو پانی کو نگاہ رکھے اور اپنی ذات سے فائدہ کیوں اور سبزی گاہ دوسروں کو نفع بخشے۔ دوسری قسم وہ کہ علم پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا لاکن آپ اُسپر عمل نکیا۔ اس زمین کے مانند ہی کہ پانی کو قبول کیا دوسرے لوگ اس پانی سے فائدہ مند ہوے اور وہ پانی دوسری جگہ بہہ جائیگا۔ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ یَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ یَقْبَلْ هُدَی اللّٰهِ الَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اور مثال اس شخص کی جو غایت رعونت و تکبر سے سر نہ اٹھایا اور قبول نکیا ہدایت اللہ کی جو میں ساتھ اسکے بھیجا گیا ہوں یعنے علم کی باتیں نہ سنی اور اگر سنی پر اسپر عمل نکیا اور دوسروں کو نہ سکھلایا۔ اسکا مثال اس زمین کے مانند ہی جو شور اور ہموار ہی کہ نہ پانی کو قبول کیا نہ سبزی اگائی نہ پانی کو جمع کر رکھا تا دوسرے کے کام آوے۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِسْحٰقُ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ وَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَعْلُوْهُ الْمَاءُ وَالصَّفْصَفُ الْمُسْتَوِیْ مِنَ الْاَرْضِ امام بخاری نے کہا کہ اسحٰق نے ابو اسامہ سے نقل کیا کہ تھوڑی زمین ایسی تھی کہ اسنے پانی کو جذب کر لیا وہ جگہ ہموار ہی زمین کے برابر اور ایک تلیہ کہ پانی اُسپر جمع کے نیچے دھلتا ہی ٹھہرتا نہیں

باب رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُوْرِ الْجَهْلِ

یہہ بیان میں اٹھ جانے علم کے اور ظاہر ہونے جہل کے ہی آخر زمانے میں قَالَ رَبِیْعَةُ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ شَیْءٌ مِّنَ الْعِلْمِ اَنْ یُّضَیِّعَ نَفْسَهٗ ربیعہ نے کہا کہ نہیں سزاوار ہی کسیکو کہ اسکے پاس کچھ علم ہو اور وہ ضایع کرے اپنے نفس کو یعنے اس علم کا شغل نہ چھوڑے اور لوگو کو پڑھانا اور سنانا ترک نہ کرے۔ ایسے شغل کا ترک کرنا لوگوں سے علم اُٹھ جانیکا سبب ہے

حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَثْبُتَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر قیامت کی نشانیوں سے ہی کہ لوگوں سے علم اٹھ جائیگا۔ اور جہل ثابت رہیگا اور شراب پی جائیگی اور زناکاری فاش ہوگی۔

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ شَاْیَحْیٰ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِیْثًا لَا یُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یَّقِلَّ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَةً الْقَیِّمُ الْوَاحِدُ انس نے کہا البتہ میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں تمہارے ساتھ ایسی حدیث کہ نہ بیان کرے کوئی تم پر میرے بعد۔ سنا ہی میں نے پیغمبر خدا کہ فرماتے تھے تحقیق قیامت کی علامات سے ہی کہ علم کم ہو جائیگا اور جہل و زنا فاش ہوگا اور عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائینگے۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنیوالا ایک مرد ہوگا

باب فَضْلِ الْعِلْمِ

عینی نے کہا کہ کتاب العلم فضیلت میں علم کے ہی اور یہہ باب فضیلت میں علم کے پس مکرر ہوا

حدثنا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰی اِنِّیْ لَاَرٰی الرِّیَّ یَخْرُجُ فِیْ اَظْفَارِیْ ثُمَّ اَعْطَیْتُ فَضْلِیْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا سے سنا کہ فرماتے تھے درمیان اس حال کے کہ میں خواب میں تمہارے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ اور میں اسکو نوش کیا۔ یہاں تک میں گمان کیا کہ اس دودھ کی تراوت کمال سیری کے بسبب میرے ناخنوں سے نکلتی ہی پس اس دودھ جو باقی رہا عمر بن الخطاب کو دیا حاضرون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اس دودھ کی کیا تعبیر کی۔ فرمایا میں نے اسکی تعبیر علم کی

باب الْفُتْیَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَی الدَّابَّةِ وَغَیْرِهَا

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ فتوی دینا جایز ہی درحالیکہ مفتی مرکب یا غیر مرکب بیٹھا ہو

حدثنا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَهٗ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ تحقیق پیغمبر خدا حجۃ الوداع میں منا کے درمیان اپنے ناقہ پر سوار ہو کے لوگوں کے واسطے کھڑے رہے یعنے لوگوں کو ارکان حج کی تعلیم کے لئے کھڑے تھے جس حال

میں لوگ آپ سے سوال کرتے تھے سو ایک شخص آپکے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نہیں جانتا تھا اسلئے ذبح کرنے کے آگے اپنے سر کے بال تراشا - تب اسکو فرمایا کہ اب ذبح کر کچھ تنگی اور دشواری نہیں فجاء آخر فقال لم أشعر فحلقت قبل أن أذبح قال اذبح ولا حرج پھر وہ مرا آیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا تھا سو میں نے ذبح کیا رمی جمار کرنے کے آگے یعنے کنکر پھینکنے کے آگے فرمایا کہ کنکر پھینک کچھ تنگی نہیں قال فما سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء قدم ولا أخر إلا قال افعل ولا حرج عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھے نہ گئے کسی چیز سے کہ تقدیم کی گئی یا تاخیر کی گئی مگر یہہ کہ فرمایا کہ کر اسمیں تجھ پر کچھ حرج نہیں - ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ حج میں ان امور کی ترتیب واجب نہیں یہی ہی مذہب امام شافعی و امام احمد کا - اور امام اعظم و امام مالک کے مذہب میں ترتیب ان کاموں کی واجب ہی - اگر بلا ترتیب واقع ہوں اسکا جبر خون بہا سے کیا چاہیئے - یعنے اسکے بدلے میں ایک بکرا قربانی دے - جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہا اگرچہ میں کسی چیز کی تقدیم کی یا تاخیر کی تو چاہیئے کہ اسکے بدلے میں ایک جانور کا خون بہاوے - اور اس حدیث کی تاویل کی ہین کہ لا حرج لا اثم کے معنے میں ہی یعنے گناہ نہیں کسواسطے کہ وہ تقدیم یا تاخیر جہل اور بے شعوری سے واقع ہوئی جیسا کہ قول سائل کا لم أشعر اسپر دلالت کرتا ہی - اور یہہ بات نماز میں ترک واجب کے مانند ہی کہ اگر سہو اور فراموشی سے ہو تو اسپر گناہ نہیں اسکا تدارک سجدۂ سہو ہی اور اگر عمداً ترک واجب کرے گنہگار ہوتا ہی - اور دوسری روایت میں آیا ہی رميت وحلقت ونسيت أن أنحر -

باب من أجاب الفتيا بإشارة اليد والرأس

یہہ باب جواز میں اس شخص کی حالت کے ہی کہ فتوے طلب کرنیوالے کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارے سے دے -

حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا وهيب قال ثنا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل في حجته فقال ذبحت قبل أن أرمي فأومأ بيده قال ولا حرج ابن عباس سے منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حج میں پوچھے گئے پس پوچھنے والے نے کہا کہ میں نے رمی جمار کے آگے ذبح کیا - تب آپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ تجھ پر کچھ تنگی نہیں وقال حلقت قبل أن أذبح فأومأ بيده ولا حرج اور دوسرے نے کہا کہ میں نے ذبح کے آگے اپنے سر کے بال تراشا تو آپنے دست شریف سے اشارہ کیا کہ کچھ تنگی و گناہ نہیں - ظاہر یہہ ہی کہ قول ولا حرج راوی کی طرف سے ہی - اور یہہ بھی احتمال ہی کہ اشارہ اور قول ہر دو حضرت سے ہوے - لاکن ترجمۂ باب کے ساتھ وہی پہلی معنی انسب ہی

حدثنا المكي بن إبراهيم قال حدثنا حنظلة عن سالم قال سمعت أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يقبض العلم ويظهر الجهل والفتن ويكثر الهرج ابو ہریرہ نے روایت کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ علم لے لیا جائیگا اور جہل اور فتنے ظاہر ہونگے - اور ہرج بہت ہوگا - ہرج اصل میں فتنے کے معنے میں ہی یہاں مراد جنگ و قتال کا فتنہ ہی قيل يا رسول الله وما الهرج فقال هكذا بيده فحرفها كأنه يريد القتل کہا گیا یا رسول اللہ ہرج کیا ہی تو آپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ ایسا ہی پس تحریف کیا ہاتھ کو یعنے داہنے ہاتھ کو بائیں کندہے تک اٹھا کے پھر داہنے طرف لائے - راوی کہتا ہی کہ حضرت نے گویا ارادہ قتال کا کیا اور اشارہ سے بتلایا کہ لوگ اسطرح مقتول ہونگے -

حدثنا موسى بن إسمعيل قال حدثنا وهيب قال حدثنا هشام عن فاطمة عن أسماء قالت أتيت عائشة وهي تصلي فقلت ما شأن الناس فأشارت إلى السماء وہیب نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام نے فاطمہ سے منذر سے جو زوجہ ہشام کی - اور اسما سے جو بنتی ہی صدیق اکبر کی - اسما نے کہا کہ میں ایک روز بی بی عایشہ کی خدمت میں آئی تب وہ نماز کسوف پڑھتی تھیں پس میں نے کہا کہا حال ہے لوگوں کا جو جزع و فزع کرتے ہین - تب عایشہ صدیقہ نے آسمان کی طرف اشارہ کیا - یعنے سورج گہن کی طرف اشارہ کیا جو اسوقت لگا تھا - پر معلوم نہوا کہ وہ اشارہ سر سے تھا یا ہاتھ سے - فإذا الناس قيام بی بی اسما کہتی ہین پس پس نگاہ میں نے دیکھا کہ لوگ نماز کسوف میں کھڑے ہین فقالت سبحان الله قلت آية - پس کہا بی بی عایشہ نے سبحان اللہ - پھر میں نے پوچھی کیا یہہ علامت ہی - یعنے یہہ سورج گہن جو لگا ہی کیا نزول عذاب کی نشانی ہی یا وقوع قیامت کی - فأشارت برأسها اى نعم - پس بی بی عایشہ نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان ایسا ہی ہی لفظ نعم جو ہمارے کا بیان ہی راوی کی طرف سے ہی فقمت حتى علاني الغشي فجعلت أصب على رأسي الماء بی بی اسما کہتی ہین کہ میں بھی نماز میں کھڑی رہی یہان تک کہ مجھ پر بیہوشی غالب ہوی پس میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی تا ہوش میں آؤں - فحمد الله النبي صلى الله عليه وسلم وأثنى عليه پس جب گہن چھوٹ گیا حضرت نے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی فقال ما من شيء لم أكن أريته إلا رأيته في مقامي هذا حتى الجنة والنار پس فرمایا کہ نہیں

ہی کوئی چیز کہ نہیں تھا میں کہ دکھا یا جاؤں اسکو مگر دیکھا میں اسکو یعنے جس چیز کا دیکھنا عقل کی رو سے ممکن نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اس مقام میں جو کچھ ہوں مجھے بتلایا۔ یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی مجھے بتلائے گئے فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ اَوْ قَرِيْبًا لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ پس وحی کی گئی میری طرف کہ تم آزمائے جاؤ گے اپنے قبروں میں مانند یا نزدیک یہ راوی کا شک ہی کہ کہا مجھے یاد نہیں کہ بی بی اسماء ان کلموں سے کونسا کلمہ کہا مثلاً کہا یا قریبًا۔ یعنے تم فتنہ کئے جاؤ گے اپنے قبروں میں مسیح دجال کے فتنے کے مانند یا اس فتنے کے قریب یُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ کہا جائیگا کہ کیا ہی تیری سمجھ اور پہچانت اس مرد کے ساتھ یعنے قبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر مبارک لے آئینگے اور میت کو بتلا کے پوچھینگے کہ تو اس مرد کو کیا جانتا ہی اور اسکے حق میں کیا کہتا ہی فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّهُمَا قَالَتْ اَسْمَاءُ۔ یہاں بھی راوی کا شک ہی کہ کہا مجھے یاد نہیں کہ اسماء ان دو کلموں سے کونسا کلمہ کہا مومن کہا یا موقن فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى پس جو بندہ ایمان لایا ہی یا یقین کیا ہی وہ تصویر شریف دیکھتے ہی پہچانیگا پس کہیگا وہ محمد ہیں و رسول ہیں اللہ کے جو ہمارے طرف معجزات اور ہدایت کے آئے فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ ثَلٰثًا پس ہم نے قبول کیا جو کچھ کہ وہ فرمایا ہی اور راہ حق میں انکی پیروی کی تین بار کہیگا یعنے یہ سب کلمات تین بار کہیگا یا آخر میں فقط حضرت کا نام حامی تاکید کے لئے یا محبوب کے اسم معظم کی لذت و حلاوت کے سبب سے تین بار تکرار کریگا **ف** عمدۃ القاری میں لکھا ہی کہ دو بار لفظ محمد کہیگا اور ایک بار لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیگا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا اَنَّكَ لَمُوْقِنٌ بِهٖ پس اسکو کہا جائیگا کہ تو سو جا جس حال میں کہ اپنے اعمال صالحہ سے نفع لینے والا اور بہشت کے لئے آمادہ ہو مقرر ہم یقین جانتے ہیں کہ تو تصدیق کرنیوالا ہی اس پیغمبر کی وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمُرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ لاکن نفاق کہنے والا یا شک رکھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتقاد رکھنے میں۔ یعنے راوی کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا ہوں نہیں یاد رکھتا ہوں کہ اسماء منافق کہا یا مرتاب۔ یعنے جب حضرت کی تصویر مبارک بتلا کے پوچھینگے تو منافق یا شکی کہیگا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کون ہی پر سنا ہوں کہ لوگ کچھ کہتے تھے سو میں بھی وہی کہا یعنے لوگ جو آپ کو پیغمبر کہتے تھے میں بھی کہا پر جب اسے تصدیق نہ کی اسکو عذاب ہوگیا **باب** تَحْرِيْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى اَنْ يَّحْفَظُوا الْاِيْمَانَ وَالْعِلْمَ وَيُخْبِرُوْا مَنْ وَرَاءَهُمْ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ یہ باب ترغیب دینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایلچیوں کو عبد القیس کے۔ اسباب پر کہ ایمان اور علم کو یاد رکھیں اور اپنے سوا اوروں کو بھی اس سے خبر دیں۔ اور مالک بن حویرث نے کہا کہ حضرت نے ہم کو فرمایا اب تم اپنے لوگوں کے طرف پھر جاؤ اور انکو سکھلاؤ۔ یعنے ایمان اور شرعی احکام کی انکو تعلیم کرو۔ مولف نے یہ حدیث یہاں تعلیق کے طور پر لائی اور باب صلوٰۃ و اوب میں اسکو بطریق موصول کے لایا ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْوَفْدُ اَوْ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى قَالُوْا اِنَّا نَاْتِيْكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ وَلَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرٍ حَرَامٍ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغْنَمِ۔ وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ شُعْبَةُ وَرُبَّمَا قَالَ النَّقِيْرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ اِحْفَظُوْهُ وَاَخْبِرُوْا بِهٖ مَنْ وَرَاءَكُمْ اس حدیث کی شرح باب ادا الخمس من الایمان میں گذری پھر یہاں تکرار کی حاجت نہ رہی۔ جب یہ حدیث مولف کو دو راویوں سے پہنچی اسواسطے دو باب میں لایا **باب** الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْئَلَةِ النَّازِلَةِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ محض ایک مسئلہ علم دریافت کرنے کے لئے کسی جگہ پر جانا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا عَمْرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِاَبِيْ اِهَابِ بْنِ عَزِيْزٍ فَاَتَتْهُ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُ

عقبہ والتی تزوجہا فقال لہا عقبۃ ما اعلم انک ارضعتنی ولا اخبرتنی وکرہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف وقد قیل ففارقہا عقبۃ ونکحت زوجا غیرہ عقبہ سے مروی ہی کہ اسنے ابی اہاب کی دختر سے اپنی تزویج کی۔ تب ایک عورت آئی اور کہا کہ
عقبہ کو اور اسکی لڑکی کو جو اُسنے اب نکاح کیا ہی میں نے دودھ پلایا ہی۔ پس عقبہ نے اس عورت سے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ تو نے دودھ پلایا ہو مجھے اور نہ تو نے خبر دی مجھے۔ پس
اسپر سوار ہوا اور محض مسئلہ دریافت کرنے کے لئے حضرت کے پاس مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا اور حضور شریف میں پہنچ کے یہ احوال ظاہر کیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ تو کس طرح
معاشرت کریگا اس لڑکی سے حالانکہ کہا گیا کہ تو اسکا برادر رضاعی ہی۔ پس عقبہ نے اس لڑکی سے جدائی لی اور اسکو طلاق دیا۔ اور اس لڑکی کا نکاح دوسرے سے ہوا۔ جاننا چاہئے
کہ عقبہ نے جو یہ جدائی لی تقوے کی رو سے تھی ورنہ الا ایک عورت کے قول پر رضاعت ثابت ہوتی نہیں مگر امام محمد کے پاس مرضعہ یعنے دایہ اگر اقرار کرے کہ میں نے دودھ پلایا ہی رضاعت ثابت
ہوتی ہی **باب** التناوب فی العلم یہ باب اس بیان میں ہی کہ کسب علم میں نوبت یعنے باری مقرر کرنی **حدثنا** ابو الیمان قال انا شعیب عن الزہری
ح قال وقال ابو وہب انا یونس عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور عن عبد اللہ بن عباس عن عمر رضی اللہ عنہ قال وہیب
کنت انا وجار لی من الانصار فی بنی امیۃ بن زید وہی من عوالی المدینۃ وکنا نتناوب النزول علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینزل یوما وانزل یوما فاذا نزلت جئتہ بخبر ذلک الیوم من الوحی وغیرہ واذا نزل فعل مثل ذلک فنزل صاحبی
الانصاری یوم نوبتہ فضرب بابی ضربا شدیدا فقال اثم ہو ففزعت فخرجت الیہ ابن عباس نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہی کہ انہوں نے کہا کہ
میں اور انصار سے میرا ہمسایہ محلہ بنی امیہ بن زید سے تھا۔ اور وہ محلہ مدینہ منورہ کی بلندی کی طرف تھا۔ میں اور میرا وہ ہمسایہ باری مقرر کر کے حضرت کے حضور مقدس میں جایا کرتے
تھے۔ ایک روز وہ انصاری جاتا اور ایک روز میں جایا کرتا تھا۔ پس جس روز میں جاتا۔ اس روز انصاری کے پاس جاکے اس روز کی وحی وغیرہ وحی کی اسکو خبر دیتا۔ یعنے اگر اس روز حضرت
پر وحی آئی اور حضرت اس سے خبر دیتے۔ یا وحی نہ آئی ہو حضرت جو علم کی باتیں فرماتے میں جاکے اس سے بیان کرتا۔ اور جس روز وہ انصاری حضور نبوی میں جاتا ایسا ہی آکے مجھے خبر دیتا
پس میرا وہ یار انصاری اپنی باری کے روز میرے پاس آیا اور میرے دروازے پر سختی سے مارا اور پوچھا کہ یہاں عمر ہی۔ پس میں اسکی بیقراری سے گھبرایا اور باہر نکلا اور اسکے طرف آیا
فقال حدث امر عظیم فدخلت علی حفصۃ فاذا ہی تبکی فقلت اطلقکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا ادری ثم
دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت وانا قائم اطلقت نساءک قال لا فقلت اللہ اکبر۔ پس وہ انصاری نے کہا کہ ایک بڑا حادثہ رو
دیا ہی یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بی بیوں کو طلاق دیکے گوشہ اختیار فرمایا ہی۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں یہہ بات سنتے ہی اپنی دختر حفصہ کے پاس آیا
دیکھتا کیا ہوں کہ وہ رو رہی ہی تب میں نے پوچھا آیا تم کو حضرت نے طلاق دی حفصہ نے کہا میں نہیں جانتی ہوں پھر حضرت کے حضور میں آیا اور کھڑا رہا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ
بی بیوں کو طلاق دئے ہو فرمایا نہیں۔ پس میں نے کہا اللہ اکبر یعنے حضرت بی بیوں سے خفا ہوکے ایک مصلحت کے لئے جو گوشہ اختیار فرمایا اور وہ انصاری اسکو جو طلاق پر
حمل کیا عمر رضی اللہ عنہ نے اسپر تعجب کر کے کہا اللہ اکبر **باب** الغضب فی الموعظۃ والتعلیم اذا رأی ما یکرہ یہ باب اس بیان میں ہی کہ تو عظ و
تعلیم کے وقت غصہ کرنا جایز ہی اگر واعظ و معلم ایسی چیز کو دیکھے جو اسکو مکروہ رکھے **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنی سفیان عن ابن ابی خالد عن
قیس بن ابی حازم عن ابی مسعود الانصاری قال قال رجل یا رسول اللہ لا اکاد ادرک الصلوۃ مما یطول بنا فلان ابو مسعود
نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت فیضدرجت میں آکے عرض کی یا رسول اللہ نزدیک نہیں ہی کہ میں نماز کو پاؤں کسواسطے کہ فلان شخص نماز کو دراز کرتا ہی۔ فلان کنایہ ہی
معاذ ابن جبل سے۔ اور ادراک سے مراد جماعت نماز ہی۔ یا مراد یہہ ہی کہ نماز کے ارکان حضور اور راحت کے ساتھ ادا ہو سکتے نہیں۔ اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ یہہ
مرد شخص ایک مزدور تھا کہ تمام روز بیخ و مشقت کھینچتا تھا اور شب کو اپنے گھر آتا اور معاذ ابن جبل اس جماعت کے امام تھے اور نماز عشا میں قرات طویل پڑھتے تھے سو ایسے ہی محنت
کشیدہ لوگوں پر وہ دراز نماز گراں آتی تھی اس لئے اسنے معاذ کا شکوہ کیا۔ فما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ اشد غضبا من یومئذ فقال
ایہا الناس انکم منفرون فمن صلی بالناس فلیخفف فان فیہم المریض والضعیف وذا الحاجۃ ابو مسعود کہتے ہیں کہ حضرت کو وعظ میں
سخت تر غصہ کی اس روز سے زیادہ نہیں دیکھا سو فرمایا لوگو کیا تم اللہ کی عبادت سے لوگوں کو بھگاتے ہو۔ پس جو کوئی نماز پڑھے لوگوں کے ساتھ یعنے انکی امامت کرے۔ تو چاہئے کہ

تخفیف کرے اور قرارات کی تطویل حد افراط کو نہ پہنچاوے۔ پس مقرران لوگوں میں بیمار اور ناتوان اور حاجتمند رہا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلد نماز سے فارغ ہو دیں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حدثنا ابو عامر العقدي قال ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ ابِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عن زيد بن خالد الجهني اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا اَوْ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ زید بن خالد سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین آکے لقطہ سے سوال کیا۔ لقطہ اسکو کہتے ہین کہ کوئی ٹھوکری سی چیز کسی کے ہاتھ سے راہ مین گر جاوے سو فرمایا کہ تو پہچان بند مشک یا کوی خریطہ یا پیالہ یا پارہ پوست کو پھر بیان کیا کہ اسکا ایک سال یعنے ایک سال تک اسکو حفاظت سے رکھ کے اس چیز کی صفت بیان کرتا رہ اور اسکے بعد اس چیز سے فائدہ لے۔ اور اگر اس اثنا مین اسکا مالک آجاوے تو وہ چیز اسکو پہنچا دے فَقَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا پھر سائل نے کہا اگر وہ لقطہ اونٹ ہو تو اسکا بھی یہی حکم ہی۔ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ پس حضرت غضب مین آئے یہان تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہوا۔ اور حضرت غضب مین آنیکا سبب یہہ تھا کہ سائل نے نہین سمجھا اپنی سوء فہمی سے لقطہ کا قیاس شتر پر کیا۔ اور لقطہ کے معنے خوب درک نہ کیا کہ وہ ایسی چیز ہی کہ مالک کے ہاتھ سے گر جاوے اور وہ نجانے کہ وہ کہان گری فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا پھر فرمایا تو کہا کریگا اس شتر کو کہ اسکا مشک اسکے ساتھ ہی یہہ کپڑا ہی اسکے شکم سے کہ اسطیکہ وہ یہین بھر تا ہی اور چند روز اسپر اکتفا کرتا ہی۔ اور اسکے پاؤن اسکے ساتھ ہین کہ اونسے پانی پر وارد ہوتا ہی اور شجار چرتا ہی۔ پس جب شتر ایسا ہوا سکو چھوڑ دیجے یہان تک کہ اسکا مالک اس سے ملے قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ پھر سائل نے پوچھا جو بکرا کہ گم ہوا ہو اسکا حکم کیا ہی تو فرمایا تیرے واسطے ہی یعنے اسکے مالک کی تلاش اور انتظار کرنے پر اگر اسکا مالک نہ آوے تب وہ تیرے ہی واسطے ہی۔ یا تیرے بھائی کے جو اسکا مالک ہو یا کوئی دوسرا شخص جو اس لقطہ کو پاوے ہو۔ یا لانہ کے لئے ہی اگر کسی آدمی کے ہاتھ نہ لگا ہو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قال ثنا ابو اسامة عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قال سُئِلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ ابو موسی سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے چیزون سے پوچھے گئے جو آپکو ناخوش رکھتے تھے۔ پس جب زیادہ سوال کئے گئے تو آپ غضب مین آئے اور لوگون کو فرمایا کہ تم جو کچھ چاہتے ہو میرے سے پوچھو فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ پس ایک مرد پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی۔ پھر دوسرا اٹھ کھڑا اور پوچھا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی فرمایا تیرا باپ سالم ہی شیبہ کا غلام گو یا لوگ کو ان سوالون کے نسب مین کلام تھا اسواسطے انہون نے چاہا کہ حضرت سے ایک تصریح واقع ہو فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ پس جب عمر فاروق نے حضرت کے چہرہ مبارک پر آثار غضب کے دیکھے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہین طرف اللہ عزوجل کے۔ اور کثرت سوال سے حضرت غضب مین آنیکا یہہ سبب ہی کہ جو چیز کہ دین کے ضرور یات سے نہو اسکے سوال کرنے سے منع کئے گئے تھے اور یہہ سبب بھی تھا کہ لوگ جسقدر باتین زیادہ پوچھتے اسقدر مشقت مین پڑتے تھے **باب** مَنْ بَرَكَ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ عِنْدَ الْاِمَامِ اَوِ الْمُحَدِّثِ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ دوزانو بیٹھے امام یا محدث کے پاس **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ زہری نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی کہ پیغمبر خدا باہر تشریف لائے۔ تب عبداللہ بن حذافہ کھڑا رہا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی۔ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہی۔ پھر زیادہ فرمانے لگے کہ سوال کرو مجھ سے جو چاہتے ہو پھر جب عمر فاروق نے دیکھا کہ لوگون کا زیادہ سوال کرنا حضرت کو ناخوش آیا اور باوجود اسکے فرماتے ہین کہ سوال کرو میرے سے جو چاہتے ہو تب وہ دوزانو بیٹھے اور حضرت کی ناخوشی دیکھنے سے تجدید کی اور کہا فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ کہا کہ راضی ہوے ہم ساتھ پروردگار کے رب ہمارا اللہ ہی اور دین ہمارا اسلام ہی اور نبی ہمارے محمد ہین ہین بار بار۔ پس حضرت خاموش ہوے اور آپ کا غضب ساکن ہوا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **باب** مَنْ اَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلٰثًا لِيُفْهَمَ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ حدیث کا اعادہ تین بار کرے تا سمجھ مین آوے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا پس فرمایا الا وقول الزور یہہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہی مؤلف نے وہ پوری حدیث موصول شہادت کے باب مین لایا ہی۔ یہہ جھوٹی بات سے پرہیز کرنے کے لئے

تنبیہ فرمائی اس جگہ جھوٹی گواہی سے مراد وہی ہمیشہ اس قول کی تکرار کرتے تھے وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا اور کہا ابن عمر نے کہ کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا پہنچایا میں نے تمکو تین بار اور ابن عمر نے کہا کہ حضرت لفظ ہل بلغت تین بار فرمایا یعنے حجۃ الوداع کے خطبہ میں جب احکام کا بیان کیا اور وعظ و نصیحت سے فارغ ہوئے یہ کلمہ تین بار فرمایا یعنے کیا میں نے تمکو احکام نہیں پہنچائے۔ **حدثنا** عَبْدَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا انس سے روایت ہی کہ حضرت کی عادت شریف تھی کہ جب کلام کرتے فائدہ مندیات کو تین بار دہراتے تا خوب سمجھا جاوے اور جب کسی قوم پر آتے اور انہ سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے۔ کہتے ہین کہ اس سلام سے مراد ملاقات کا سلام نہین بلکہ اذن طلبی کا سلام ہی۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت کی عادت مبارک یہ تھی کہ جب کسی قوم پر آتے تو اول اذن طلبی کا سلام کرتے۔ دوسرا تحیت کا۔ تیسرا وداع کا۔ لاکن ثبوت کو نہ پہنچا کہ ہمیشہ ایسا ہی معمول تھا ہان شاید کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہو۔ واللہ اعلم

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا ابن عمر نے کہا کہ حضرت ہمارے ایک سفر میں جدا ہوئے جو ہم نے سفر کیا تھا۔ پھر پایا ہمکو اور ہمنے تاخیر کی تھی نماز عصر میں اور اسوقت ہم وضو کر رہے تھے پھر ہم پاؤن دھونے لگے تو جلدی کے سبب بالاستیعاب دھونے میں ہم قصور واقع ہوا پس حضرت نے بلند آواز سے ندا کی کہ وہل ہی نہیں دھوگے تمھون کو آتش دوزخ سے ایسا دو بار فرمایا یا تین بار۔ **باب** تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ یہ باب اس بیان میں ہی کہ مرد اپنی کنیز اور اپنے اہلخانہ کو علم دینی اور احکام شرعی سکھلاوے **حدثنا** مُحَمَّدُ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ ابو بردہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ہین کہ انکو دونا ثواب ہی پہلا وہ مرد ہی جو اہل کتاب سے ہو یعنے یہودی یا نصرانی ہو۔ پہلے اپنے نبی پر ایمان لایا تھا۔ پھر محمد خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی ایمان لایا مسلمان ہوا۔ دوسرا وہ غلام ہی جو کسیکا مملوک تھا اللہ تعالی کا حق اسکی طاعات و عبادات سے ادا کیا۔ اور اپنے مالکون کا حق بھی ادا کیا یعنے اطاعت و فرمانبرداری کی **وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ** تیسرا وہ مرد ہی کہ اسکے پاس کسی کنیز تھی اسکو اپنے تصرف میں رکھا تھا۔ پھر اسکو ادب سکھلایا اچھا ادب سکھلایا نا اسکا اور اسکو احکام دین کی تعلیم کی اچھی تعلیم کی پھر اسکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لایا۔ پس اس شخص کو دو اجر ہین بعض علماء نے لکھا ہی کہ ایک اجر تادیب و تعلیم کا ہی دوسرا اجر آزادی اور تزویج کا بلکہ آزاد کیے سکھلانے کے اجر کی امید ہی خواہ اپنے نکاح میں لاوے یا بطلاق کسیکے کہ کنیز ہی آزاد ہی کے بعد دوسرے کے نکاح میں بھی دیسکتی ہی ثم قال عامر أعطيناكها بغير شيء فقد كان يركب فيما دونها إلى المدينة پھر عامر شعبی نے اپنے راوی صالح سے کہا کہ عطا کیا ہم نے تجھ کو یہ مقالہ بغیر کچھ رنج و مشقت کے حالانکہ اس کم چیز کے واسطے لوگ سفر اور سواری اختیار کرکے مدینہ کے طرف جاتے تھے **باب** عِظَةِ الْإِمَامِ لِلنِّسَاءِ وَتَعْلِيمِهِنَّ یہ باب اس بیان میں ہی کہ امام عورتون کو وعظ و نصیحت کرے **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَطَاءٌ أَشْهَدُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْفَتَخَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ عطا نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے سنا کہ کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون پیغمبر خدا پر کہ فرمایا عطا نے کہا مین گواہی دیتا ہون ابن عباس پر کہ کہا مقرر پیغمبر خدا مسجد سے یا عید گاہ سے باہر آئے اور عورتون کی صف کی طرف تشریف لائے اور بلال حضرت کے ہمراہ تھے۔ اور حضرت کو گمان ہوا کہ آپنے جو وعظ فرمایا عورتون نے نہین سنا پس انکو وعظ فرمانے لگے اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا۔ پس عورتون نے اسوقت اپنے کانون سے جھمکے اور انگلیون سے انگوٹھیان نکال کے دینے لگے اور بلال اپنے کپڑے مین لیتے تھے وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسمعیل نے کہا کہ ایوب سے سنا اور اسنے عطا سے

اور عطا نے جزم کیا ہی کہ یہ قول ابن عباس کا ہی جو کہا کہ گواہی دیتا ہون میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ یہ تعلیقات سے مؤلف کے ہی کسو سطے کہ اسمعیل کی رحلت مولف کی سال ولادت میں ہے

باب الحرص علی الحدیث۔ یہہ باب حرص کرنے میں استماع حدیث کے ہی **حدثنا** عبد العزیز ابن عبد اللہ قال حدثنی سلیمان عن عمرو بن ابی عمرو عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ قال قیل یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتک یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد ظننت یا ابا ہریرۃ ان لا یسألنی عن ہذا الحدیث احد اول منک لما رأیت من حرصک علی الحدیث۔ اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ اسے حضرت سے پوچھا کہ لوگون سے بڑا سعادتمند قیامت کے دن آپکی شفاعت کے لئے کون ہی حضرت نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ مقرر مین جانتا تھا کہ یہہ حدیث تیرے آگے کوئی مجھ سے نہ پوچھیگا اسلئے کہ مین نے دیکھا جو تو حرص رکھتا ہی حدیث کے سننے پر۔ اب جاننے کہ لوگون سے سعادتمند قیامت کے دن میری شفاعت پانے کے لئے وہ شخص ہی جو کلمہ طیبہ اپنے خوص دل سے یا نفس سے پڑہا یہہ شک راوی کا ہی کہ لفظ قلب فرمایا یا نفس یہان ہر دو کے ایک ہی معنے ہین **باب** کیف یقبض العلم۔ یہہ باب اس بیان مین ہی جو علم لوگون سے کسطرح قبض کیا جاویگا **وکتب** عمر بن عبد العزیز الی ابی بکر بن حزم انظر ما کان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبہ فانی خفت دروس العلم وذہاب العلماء۔ عمر بن عبد العزیز نے ابی بکر بن حزم کو لکھا کہ تو دیکھ کہ تیرے پاس حضرت کی احادیث سے جو موجود ہو سو لکھ قید قلم کر۔ کسواسطے کہ علم محو ہو جاوے اور علما اٹھ جاوے مین ڈرتا ہون۔ لکھے مین کہ قرن اول مین حفظ حدیث پر ہی اعتماد تھا نہ لکھنے پر۔ عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانے مین خوف کیا کہ جب علما زمانے سے اٹھ جاوینگے تو علم جاتا رہیگا۔ اسلئے کتابت سے ضبط کرنیکا حکم کیا اور فرمایا **ولا تقبل الا حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم** کی **ولیفشوا العلم ولیجلسوا حتی یعلم من لا یعلم**۔ اور چاہیے کہ علم کو ظاہر اور آشکارا کرین۔ اور بیٹھین یعنے علم پڑہانے اور احکام دین سنانے کے لئے۔ اور فیض پہنچاوین تا جانین وے لوگ جو نہین جانتے۔ **فان العلم لا یہلک حتی یکون سرا** پس مقرر علم ہلاک نہین ہوتا ہی جب تک پوشیدہ رہتا ہی۔ اور جب پوشیدہ ہوتا ہی لوگون سے جاتا رہتا ہی **حدثنا** العلاء بن عبد الجبار حدثنا عبد العزیز بن مسلم عن عبد اللہ بن دینار بذلک یعنی حدیث عمر بن عبد العزیز الی قولہ ذہاب العلماء۔ علا اور عبد العزیز نے عبد اللہ سے روایت کی کہ حدیث عمر بن عبد العزیز کے لفظ وذہاب العلما تک ہی **حدثنا** اسمعیل بن ابی اویس قال حدثنی مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من العباد عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے کہ اللہ تعالی لوگون سے علم نہین قبض کرتا ہی یعنے نہین لے لیتا بطور کھینچ لینے کے کہ کھینچ لے اسکو اپنے بندون سے یعنے علما کے سینے سے علم مجو نہین کرتا ہی بسبب اپنی رحمت و عنایت کے جو علما پر مبذول رکھا ہی **ولکن یقبض العلم بقبض العلماء** ولیکن علم کو قبض کرتا ہی علما کو اٹھا دینے سے **حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جہالا** یہان تک کہ جب باقی نہ رکھے کسی عالم کو۔ تب پکڑینگے لوگ جاہلون کو سردار **فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا** پھر سوال کئے جاتے ہین اور فتوے دیتے ہین بغیر علم کے۔ پس آپ گمراہ ہوتے ہین اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے ہین **قال الفربری** حدثنا عباس قال حدثنا قتیبۃ قال حدثنا جریر عن ہشام نحوہ فربری جو راوی ہین امام بخاری کے کہتا ہی کہ بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عباس نے کہا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جریر نے ہشام سے مانند اسکے **باب** ہل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم۔ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا عمدہ کیا جاوے خاص عورتون کے واسطے ایک روز علیحدہ علم دینی و احکام شرعی سکھانے کے لئے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی ابن الاصبہانی قال سمعت ابا صالح ذکوان یحدث عن ابی سعید الخدری قال قالت النساء للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدہن یوما لقیہن فیہ فوعظہن وامرہن فکان فیما قال لہن ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من ولدہا الا کان لہا حجابا من النار فقالت امرأۃ واثنین فقال واثنین۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ عورتون نے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ مردون نے آپکے حضور مین ہم پر غلبہ کیا بھیجے وے ہمیشہ آپکی ملازمت مین رہتے ہین اور علم فیض لیتے ہین اور ہم انکی مزاحمت کر سکتے نہین۔ پس ہمارے واسطے اپنے وقت سے علیحدہ ایک روز ٹھہرائے۔ پس حضرت اُن عورتون سے اس روز کا وعدہ فرمایا کہ جس روز انسے ملے اور انپر

وعظ و نصیحت کی اور انکو جو حکم فرمانا تھا فرمایا اور ایک وعظ میں فرمایا کہ تمہارے سے کوئی عورت نہیں کہ اپنے آگے اپنے تین بچوں کو بھیجے مگر یہ وہ آتش دوزخ سے پردہ ہو ینگے۔ تب ایک عورت نے کہا اگر دو بھیجے روا نہ کرے۔ فرمایا دو بھیجے تو ہوں تو بھی پردہ ہونگے **حدثنا** محمد بن بشار قال ثنا غندر قال ثنا شعبة عن عبد الرحمن بن الاصبهانی عن ذکوان عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا وعن عبد الرحمن بن الاصبهانی قال سمعت ابا حازم عن ابی هریرة یعنی شعبہ نے وہ سند سے روایت کی ہی ایک ابو سعید سے دوسری ابو ہریرہ سے قال ثلثة لم یبلغوا الحنث ابو ہریرہ نے کہا تین بچوں سے مراد وہ ہین جو بلوغ کو نہ پہنچے ہون کہ اسکے کہ کم عمری بچون کے ساتھ لوگون کو بڑی محبت اور شفقت ہوا کرتی ہی۔ پس انکی موت کی مصیبت بھی زیادہ ہوگی اور جبر ابھی زیادہ مصیبت کے اندازہ پر ملیگی **باب** من سمع شیئا فلم یفهمه فراجعه حتی یعرفه یہ باب اس شخص کے بیان مین ہی کہ معلوم ایک بات سنی اور فہم کیا اسکو سمجھا **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال انا نافع بن عمر قال حدثنی ابن ابی ملیکة ان عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لا تسمع شیئا لا تعرفه الا راجعت فیه حتی تعرفه ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نہین سنتے کسی بات کو جو نہین سمجھتین مگر یہ کہ پھر حضرت سے رجوع کرتین یہان تک کہ اسکو سمجھے تو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نوقش الحساب عذب اور حضرت نے فرمایا جسنے حساب کیا گیا عذاب کیا گیا کس لئے کہ جب حساب کیا جائیگا تو اپنے بُرے اعمال پر واقف ہو جائیگا۔ یہہ بھی ایک قسم کا عذاب ہی قالت عائشة فقلت اولیس یقول اللہ عز وجل فسوف یحاسب حسابا یسیرا بی بی عائشہ کہتے ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کیا حق تعالے نہین فرماتا ہی کہ قریب ہی کہ حساب کیا جائیگا حساب آسان قالت فقال انما ذلک العرض ولکن من نوقش الحساب یهلک بی بی کہتی ہین کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی یہ حساب آسان مگر ظاہر کرنا اعمال کا۔ لاکن جسنے مناقشہ کیا گیا حساب مین وہ ہلاک ہوا۔ **ف** تفسیر عزیزی مین اس آیت کے تحت مین لائے ہین کہ حدیث شریف مین آیا ہی کسی بی عائشہ نے پوچھا یا رسول اللہ حساب یسیر کیا ہی آپ نے فرمایا کہ حساب یسیر وہ ہی کہ بندے کے نامۂ اعمال اسکو دکھلا دینگے۔ اور آواز نا گی کہ اے میرے بندے مسلمان جو تونے بندگی کی ہم نے قبول کی اور جو تونے خطا کی سو ہم نے بخشدی پھر اسسے سوال نہوگا کہ جو باتین کرنیکی تھین سو تونے کیون نکین اور جو کرنیکی تھین سو کیون نکین فاما من نوقش الحساب عذب یعنے پھر جس شخص سے مکرار اور پوچھ پانچھ ہوئی تو وہ شخص آفتمین پڑا اسواسطے کہ اسوقت کوئی عذر گناہ کا پیش کیا نجا ویگا۔ اور گناہ سے کوئی خالی نہین ہی وینقلب الی اهله مسرورا اور پھر یگا اپنے اہل کے طرف خوش ہو کر نہ اسکو خوف عذاب کا رہیگا اور نہ خجالت حسرت کی اور غصے کی لاحق ہوگی بلکہ نجات کی خوشی اہل و عیال کے ملنے کی خوشی کے ساتھ ملکر ایک عجیب راحت اسکو نصیب ہوگی کہ کوئی کیفیت اسکی برابری کر نہین سکتی اور مراد اہل خانہ سے حورین اور دنیا کی عورتین ہین جو اسکے نکاح مین تھین اور بہشت مین ملینگی۔ اور دوسرے ناتے رشتے والے جو حشر مین اسکے حساب و کتاب کی اطلاع کے واسطے منتظر کھڑے ہونگے انتہی **باب** لیبلغ العلم الشاهد الغائب قال ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ علم کی مجلس مین جو شخص حاضر ہے اور سنے چاہیے کہ غائب کو پہنچا دے روایت کی اسکی ابن عباس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی سعید هو ابن ابی سعید عن ابی شریح انه قال لعمرو بن سعید وهو یبعث البعوث الی مکة ائذن لی ایها الامیر احدثک قولا قام به رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الغد من یوم الفتح سمعته اذناي ووعاه قلبي وابصرته عیناي حین تکلم به حمد اللہ واثنی علیه ثم قال ان مکة حرمها اللہ ولم یحرمها الناس فلا یحل لامرئ یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بها دما ولا یعضد بها شجرة۔ عمر بن سعید جب یزید پلید کے طرف سے والی مدینہ تھا اور اسوقت عبد اللہ بن زبیر مکہ معظمہ مین تھے۔ اور یزید پلید کی بیعت و اطاعت سے انکار کی تھی سو عمر بن سعید ایک فوج کہ معظمہ کی طرف انکی جنگ و قتال پر روانہ کرتا تھا۔ اسوقت ابو شریح نے عمر بن سعید سے کہا کہ ای امیر مجھے اذن دیجئے تا ایک حدیث بیان کرون جو حضرت نے اسکے ساتھ قیام کیا یعنے خطبہ پڑھا فتح مکہ کے آگے ایک روز۔ وہ حدیث کہ جو سنی ہی میرے کانون نے اور محفوظ رکھی ہی میرے دل نے اور دیکھا ہی میری آنکھون نے جسوقت کہ حضرت نے اسکے ساتھ تکلم کیا کہ اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا مقرر مکہ کو شہر ہی کہ ہمیں جنگ و جدال اللہ نے حرام کیا۔ نہ لوگون نے اپنے طرف حرام ٹھہرایا یعنے وحی آسمانی سے حرام کیا گیا۔ پس جو شخص کہ خدا تعالی پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہوا کو حلال نہین کہ مکے مین خون ریزی کرے اور وہان کے درخت کو کاٹے فان احد ترخص لقتال رسول اللہ فیها فقولوا ان اللہ قد اذن لرسوله ولم یاذن لکم وانما اذن لی فیها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها الیوم کحرمتها بالامس ولیبلغ الشاهد الغائب اور اگر کوئی رخصت قتال کا قائل ہوے اسباسکی دلیل سے کہ رسول خدا نے ہمین قتال کیا ہی فتح مکہ کے دن۔ تو اسکو کہو کہ مقرر اللہ تعالی اپنے رسول کو اسکا

قتال کا اذن دیا تھا اور تم کو اذن نہیں دیا ہی۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اذن نہیں دیا مجھے اللہ تعالیٰ نے مگر ایک گھڑی اس روز پھر حرمت اسکی اعادہ کی آج کے روز جیسا کہ کل تھی یعنے اسکے آگے تھی پس چاہئے کہ حاضری یہ بات غائب کو پہنچاوے۔ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا تُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ پھر لوگوں نے ابو شریح سے پوچھا کہ جب تو نے یہ حدیث بیان کی عمرو بن سعید نے سنکر کیا کہا۔ تب ابو شریح نے جزدی کہ عمرو بن سعید نے کہا کہ میں تیرے سے زیادہ جانتا ہوں ای ابو شریح کہ مکہ نہیں پناہ دیتا ہی کسی گنہ گار کو اور نہ کسیکا خون کرکے بھاگنے والیکو اور نہ چوری کرکے فرار ہونے والیکو یعنے ایسے گنہ گاروں سے کوئی انتقالا وے اسپر حد قایم کرنے سے تو مکہ پھیر نہیں رکھتا ہی بلکہ اسپر حد شرعی جاری کیا جاتا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ خَرِبَةٌ خِيَانَةٌ سوائے کہا خربہ کے معنے خیانت ہی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ عمرو بن سعید کا ظاہر کلام حق ہی۔ لاکن اس کلام سے اسنے یہہ ارادہ کیا کہ عبداللہ بن زبیر عاصی ہی اور حرم کی پناہ اوہی اسواسطے اس سے جنگ کیا جاتا ہی اس کا یہہ فہم باطل ہے کہ ابن زبیر کسی معصیت کے مرتکب نہیں ہوئے تھے اور وہ صحابی تھے اور منصب خلافت کیلئے یزید سے وہی زیادہ لایق اور احق تھے، اور مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر انسے بیعت کی تھی۔ پس ابن زبیر حق پر تھے اور یزید ناحق پر خدا اللہ تعالیٰ رحم کرے اسپر۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ شَاحَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذکر کیا ابی بکرہ نے پیغمبر خدا کا۔ یا ذکر کیا پیغمبر خدا نے مخفی رہے کہ اس حدیث میں اختصار کیا ہی۔ گویا ایک حدیث لایا کہ اسمیں ذکر شریف حضرت کا کیا۔ اور ایک کلام لایا کہ قول انکا فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ آخر تک۔ اس حدیث کا مکرر ہی قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا۔ مذکی کہ مقرر تمہارے خون اور مال محمد بن سیرین نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ ابو بکرہ نے کہا واعراضکم یعنے اور آبرو تمھاری حرام ہی تمہارے روز کی حرمت کے مانند جو بہرہ اور عرفہ ہی۔ اور تمہارے مہینے کی حرمت کے مانند جو یہہ ماہ ذیحجہ ہی أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ دانا اور آگاہ رہو چاہئے کہ تمہارے سے جو حاضر ہے یہہ حکم غائب کو پہنچاوے وَكَانَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذَلِكَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ اور تھا محمد بن سیرین کہ کہتا سچ فرمایا پیغمبر خدا نے اور تھا وہ فرماتا آگاہ رہو آیا پہنچایا میں احکام دین کے تم کو دو بار۔ رشاد فرمایا لفظ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ تکملہ ہی حدیث کا۔ اور قول کان محمد کہ ذلک تک جملہ معترضہ ہی درمیان دو کلام کے ایسا ہی کہا شارحون نے اور اسکی تصویب کی بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب اس گناہ کے بیان میں ہی کہ کسی نے جھوٹھ باندہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نعوذ باللہ منہا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ فَلْيَلِجِ النَّارَ۔ ربعی نے کہا کہ میں نے علی ابن ابیطالب سے سنا کہتے تھے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مت جھوٹھ کہو مجھ پر پس جسنے جھوٹھ کی نسبت میری طرف کی تو وہ داخل ہوگا دوزخ میں۔ یہہ کبیرہ گناہوں سے ہی حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شَا شُعْبَةُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلزُّبَيْرِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكَ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُفَارِقْهُ وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ میں آپ سے نہیں سنتا ہوں کہ روایت حدیث کی کریں پیغمبر خدا سے جیسا روایت کرتے ہیں فلان فلان تب زبیر کہنے لگے ای لڑکے آگاہ رہ کہ میں حضرت سے جدا نہیں رہا ہوں یعنے ہمیشہ حاضر حضور رہا کرتا تھا۔ لاکن اس جناب سے سنا ہی کہ فرمایا کرتے جسنے جھوٹھ کی نسبت میری طرف کی تو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ٹھہرالے۔ اسواسطے زبیر رضی اللہ عنہ روایت حدیث سے بہت خوف رکھتے تھے تاکہیں خطا نہو جاوے۔ اور جو دوسرے بزرگوں نے حدیث کی روایت بکثرت کی ہیں انکو اپنے کثرت حفظ پر اعتماد کلی تھا یا ان برا احتیاط کیا کرتے تھے جزاہم اللہ تعالیٰ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ شَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ عبدالعزیز نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے مقرر مانع ہوتی ہی مجھ کو تمہارے ساتھ حدیث بیان کرنے سے یہہ بات جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جسنے دیدہ و دانستہ مجھ پر جھوٹھ باندھا۔ پس چاہئے کہ ٹھہرالیوے اپنا ٹھکانا دوزخ میں۔ اس حدیث میں عمداً جھوٹھ باندھنا واقع ہوا اور زبیر کی حدیث میں بھی ایک ایسی ہی روایت آئی ہی اور جزاً بھی کذب عمدیہ مرتب ہی۔ غرض حدیث کی روایت میں بڑا احتیاط کرے تا سہو و نسیان نہ آوے۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے جسنے میری طرف ایسی بات نقل کی جو

میں کہی پس چاہیے کہ اپنی جگہ آتش دوزخ میں ٹھہرالے - یہی پہلی حدیث ہی مؤلف کے ثلاثیات سے کہ اس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تین واسطے ہیں - اور یکی امام بخاری کے گیارہ مشایخ سے ہی یعنے بزرگ راویوں سے ہی - اور معلوم ہو کہ یہہ مکی سترہ تابعین سے اخذ حدیث کیا ہی ازانجملہ یزید بن عبید ہی کہ جسکا نام اس حدیث کے اسناد میں مذکور ہی **حدثنا** مُوسیٰ قال ثنا ابو عوانۃ عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تسمّوا باسمی ولا تکنوا بکنیتی ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میرا اسم سے مسمّی کرو یعنے میرا نام رکھو جو محمد و احمد ہی - اور کنیت نہ ٹھہراؤ کسیکی میری کنیت سے جو ابو القاسم ہی - کہتے ہیں کہ یہہ ممانعت نام اور کنیت ہر دو کو جمع کرنے سے مراد ہی - حضرت نے اپنے میں حیات اسکو منع فرمایا تھا - تا آپکے نام مبارک کے ساتھ دوسرے کے نام کو اشتباہ و التباس نہو - بلکہ آج بھی بعینہٖ صورتوں میں وہی اشتباہ و التباس باقی ہی جیسا کہ جب کہا جاوے قال ابو القاسم محمد - اس صورت میں اب بھی نام اور کنیت میں جمع کرے **ومن رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل فی صورتی** جسنے مجھے اپنے خواب میں دیکھا میری صورت پر تو مقرر مجھی کو دیکھا - پس تحقیق کہ شیطان میری صورت پر متمثل نہیں ہو سکتا ہی کسواسطیکہ وہ میرا مظہر ضلالت ہی - اور حضرت مظہر ہدایت ہیں - جاننا چاہیے کہ یہہ حدیث نہایت صحت و قوت میں ہی صحابہ کبار کی ایک جماعت کثیر اسکی روایت کی - اور ایک جماعت اسکے تواتر کی قائل ہوئی ہی - اور اسکی معنی ایک دوازدہی چہتی ہی امام قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں بسط کے ساتھ لکھا ہی **ومن کذب علیّ متعمدًا فلیتبوّأ مقعدہ من النار** اور جسنے عمدًا مجھ پر جھوٹ باندھا پس چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ میں ٹھہرالے **ف** اسبابین متعدد طریقوں اور مختلف عبارتوں سے بہت سے حدیثیں آئی ہیں - چنانچہ شارح اس مقام میں جو مواہب لدنیہ کا حوالہ کیا بیان اسکا ملخص کلام نقل کیا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ مسلم میں ابو قتادہ سے مروی ہی **من رآنی فقد رأی الحق** یعنے جسنے مجھ کو دیکھا سو مقرر حق دیکھا - اور جابر سے مروی ہی **من رآنی فی المنام فقد رآنی الحق** یعنے جسنے مجھ کو خواب میں دیکھا پس تحقیق مجھی کو دیکھا حق - ولہ ایضًا **من رآنی فی المنام فقد رآنی فانہ لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی** یعنے اور بھی مسلم میں جابر کی روایت سے آیا ہی جسنے مجھ کو خواب میں دیکھا پس مقرر مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان کو نہیں پہنچتا ہی کہ میری صورت سے متمثل ہو - اور ایک روایت میں آیا ہی **لا ینبغی للشیطان ان یتشبّہ بی** یعنے شیطان کو نہیں پہنچتا ہی کہ میری شباہت لے - اور بخاری میں ابو قتادہ سے مروی ہی **لا یتراءی بی** اسکے معنے یہہ ہیں کہ شیطان نہیں سکتا ہی کہ میری شکل سے متمثل ہو - یعنے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اسکو یہہ طاقت دی ہی کہ جس شکل پر چاہے ظاہر ہو سکے - لاکن حضرت کی شکل سے متشکل ہو سکتا نہیں انتہی - **باب** کتابۃ العلم یہہ باب بیان میں ہی کہ لکھنا علم دین کا صحیفوں میں جایز اور ماثور ہی **حدثنا** محمد بن سلام قال ثنا وکیع عن سفیان عن مطرف عن الشعبی عن ابی جحیفۃ قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ ھل عندکم کتابٌ قال لا الا کتاب اللہ او فھم اعطیہ رجل مسلم او ما فی ھذہ الصحیفۃ قال قلت وما فی ھذہ الصحیفۃ قال العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مسلم بکافر ابو جحیفہ کہتا ہی کہ میں نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ آیا تمہارے پاس کچھ لکھا ہوا ہی - کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا ایک فہم جو عطا کیا گیا ہی کسیکو ایک مرد مسلمان یا وہ جو صحیفہ میں ہی - اس صحیفہ کا بیان ابو جحیفہ کی روایت میں اسطرح پر آیا ہی کہ حضرت علی نے اپنی شمشیر کی نیام سے ایک کاغذ نکالا اور فرمایا اور جو کہ اس صحیفے میں ہی - میں نے کہا کیا ہی اس صحیفے میں فرمایا دیت یعنے خون بہا کا مذکور ہی یعنے کسیسے کسیکو ناحق جان سے مارڈالا تو اسکے خون بہا میں کتنے اونٹ دیا چاہئیں - اہل لغت میں عقل سے اونٹ کا باندھنا ہی - اور اس سے مجازًا خون بہا مراد رکھا ہی - کس لئے کہ عرب دیت میں اونٹ دیا کرتے اور ان اونٹوں کو مقتول کے دروازے پر باندھا کرتے تھے سو اس صحیفے میں بیان مقدار خون بہا کا اور چھوڑنا قیدیوں کا اور نہ قتل کیا جانا مسلمان کا کافر کے قصاص میں کافر کے مرقوم تھا ظاہر حدیث شامل ہی کافر حربی اور ذمی ہر دو کو - اسی پر گئے ہیں امام شافعی اور امام احمد وغیرہما - اور امام اعظم تخصیص کرتے ہیں کافر حربی کے ساتھ بسبب مارے جانے مسلمان کے قصاص میں ذمی کے انشاء اللہ تعالیٰ یہہ بیان اپنے محل میں آئیگا - **حدثنا** ابو نعیم الفضل بن دکین قال ثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ ان خزاعۃ قتلوا رجلًا من بنی لیث عام فتح مکۃ بقتیل منھم قتلوہ فاخبر بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرکب راحلتہ فخطب فقال ان اللہ حبس عن مکۃ القتل او الفیل قال محمد واجعلوہ علی الشک ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ بنی خزاعہ کے لوگوں نے بنی لیث کی قوم سے ایک مرد کو قتل کیا فتح مکہ معظمہ کے سال میں اپنی قوم سے ایک مقتول کے بدلے میں جو بنی لیث نے ایک خزاعی کو قتل کیا تھا - پس خبر دئے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاملہ کو تو اپنے اونٹ پر سوار ہو اور خطبہ پڑہا - اور فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑا اہل مکہ سے قتیل قاتل کو - محمد یعنے مؤلف کہتا ہی کہ ٹھہرا رکھو اسکو شک پر یعنے مولف کا شیخ ابو نعیم نے کہا کہ یحیی شک کرتا ہی ان دو لفظوں میں کہ اسنے راوی سے قتل سنا یا قتیل - اور ابو نعیم کے سوائے دوسرے لوگ جیسے عبد اللہ بن موسیٰ جو شیبان سے اور حرب بن شداد جو یحیی سے روایت کرتے ہیں لفظ قتیل حرف فا سے

لوگ ہیں وسلطہ علیہم رسول اللہ والمؤمنون الا وانہ لم تحل لاحد قبلی ولا تحل لاحد بعدی الا وانہا احلت لی ساعۃ من نہار
الا وانہا ساعتی ہذہ حرام لا یختلی خلاہا ولا یعضد شجرہا ولا تلتقط ساقطتہا الا لمنشد فمن قتل لہ قتیل فہو بخیر النظرین اما ان یعقل واما ان یقاد اہل
القتیل اسکا خار کانا نجاوے اور اسکا درخت تبر سے کاٹا نجاوے اور وہاں کی پڑی ہوئی چیز اٹھائی نجاوے مگر وہ شخص کہ اسکی تعریف کرے یعنے وہ پڑی چیز کو مشہور کرے کہ اسکا
بیان کیا کرے تا اسکا مالک پیدا ہو تو اسکو دے دے چنانچہ لقطہ کا حکم اسکے محل میں گذرا۔ پس جو شخص کہ مارا اسکو ایک قتیل نے پس اسکے لوگ بہتر ہیں دو حال سے
ہیں یا خون بہا لیا جاوے قاتل سے یا قصاص پہنچایا جاوے۔ یہہ قصاص خون بہا مقتول کے ورثہ لیتے ہیں فجاء رجل من اہل الیمن فقال اکتب لی یا رسول اللہ
فقال اکتبوا لابی فلان پس آیا ایک مرد یمن والوں سے کہ نام اسکا ابو شاہ تھا اور کہا یا رسول اللہ یہہ حکم میرے واسطے لکھ دیجئے تو فرمایا کہ لکھو واسطے ابی فلان کو کہ نام اسکا معلوم نہیں تھا۔
فقال رجل من قریش الا الاذخر یا رسول اللہ فانا نجعلہ فی بیوتنا وقبورنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا الاذخر الا الاذخر
پھر کہا ایک مرد نے جو قریش سے تھا وہ سری ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ مرد عباس ہیں کہ اس حکم سے اذخر کو مستثنی کیجئے اذخر ایک قسم کا گھاس ہی ہم اسکو اپنے گھروں میں
اور قبروں میں ڈالتے ہیں تو فرمایا مگر اذخر یعنے اذخر اس حکم سے مستثنی ہی ایسا تین بار فرمایا **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال نا سفیان قال نا عمرو قال
اخبرنی وہب بن منبہ عن اخیہ قال سمعت اباہریرۃ یقول ما من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احد اکثر حدیثا
عنہ منی الا ما کان من عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب ولا اکتب ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت کے صحابہ سے کوئی نہیں بھا کہ آپ سے حدیث کی روایت میرے سے زیادہ
کرتا ہو مگر عبد اللہ بن عمرو سے کچھ ہی۔ کس لئے کہ وہ لکھتا تھا اور میں نہیں لکھتا تھا۔ اور بعضے اس عبارت کے معنے اسطرح لکھے ہیں کہ نہیں ہی کوئی شخص کہ حدیثیں اسکی زیادہ ہوں
میرے احادیث سے مگر جو حدیثیں کہ عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہیں۔ اس سے لازم آتا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو کے احادیث ابوہریرہ کی حدیثوں سے زیادہ ہوں۔ حالانکہ یہہ خلاف واقع ہی
کیونکہ امام بخاری نے کہا کہ اسی شخص کے قریب ابوہریرہ سے روایت کی ہیں۔ اور پانچ ہزار تین سو حدیث اسنے منقول ہیں۔ اور عبد اللہ بن عمرو سے سات سو حدیث آئے ہیں اور عبد اللہ بن عمرو سے جو حدیثیں
کم آئے ہیں اسکا سبب یہہ لکھتے ہیں کہ اسکی سکونت مصر میں تھی اس سے سمع حدیث کرنے والے کم تھے۔ اور ابوہریرہ کی اقامت مدینہ طیبہ میں تھی اور مدینہ مسلمانوں کا مقصد و ملجا تھا
ہر طرف سے لوگ وہاں آتے تھے اور حدیث اسنے سنا کرتے تھے تابعہ معمر عن ہمام عن ابی ہریرۃ متابعت کی ہی وہب بن منبہ کی معمر نے ہمام سے اور وہ ابوہریرہ سے
حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال
لما اشتد بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وجعہ قال ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعدہ قال عمر ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم غلبہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا فاختلفوا وکثر اللغط قال قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع ابن عباس سے روایت ہی کہ
جب حضرت پر آپ کے مرض الموت میں درد زیادہ ہوا تو فرمایا کہ کاغذ اور دوات اور قلم میرے پاس لاؤ کہ تمہارے واسطے ایک صحیفہ لکھ دوں۔ تا میرے بعد تم گمراہ نہ ہوں۔ تب عمر رضی اللہ عنہ حاضرون
سے کہنے لگے کہ اسوقت حضرت پر درد کا غلبہ ہی اور تکلیف کے روادار ہو جاتے حالانکہ ہمارے پاس کتاب اللہ ہی کہ جمیع احکام کے ساتھ ناطق ہی اور ہمارے دین کی تکمیل کی خبر دی ہی وہی ہمکو بس
ہی پس حاضرون نے کاغذ اور دوات قلم لانے میں اختلاف کیا یہاں تک کہ شور و غوغا زیادہ ہوا۔ تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک سے اٹھو نہیں سزاوار ہی اور
تم کو نہیں پہنچتا ہی کہ میرے پاس گفت و گو کرین یہی حدیث مولف نے کتاب الجہاد میں باب استطباع الی اہل الذمہ کے باب میں دوسرے اسناد سے ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ یہہ اعتراض اس جماعت
پر تھا جو تحریر پر باعث تھے۔ قال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ یعنے اس جماعت کو فرمایا کہ تم جو مجھ کو جس حال میں کہ میں ہوں
یعنے اللہ تعالی کے مراقبہ اور اسکے لقا کی آمادگی میں جو میں مشغول ہوں یہہ حال بہتر ہی اس سے جو تم مجھ کو بلاتے ہو کتابت کی طرف فخرج ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل
الرزیۃ وحال بین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ابن عباس باہر نکلے جس حال میں کہ کہتے تھے مقرر مصیبت پوری مصیبت وہی ہی جو حضرت کے اور اپنے
لکھنے کے درمیان حایل ہوی۔ جاننا چاہیے کہ یہہ مقام لغزش اقدام افہام کا ہی۔ شیعہ نے یہاں اوہ راست گم کیا ہی اور جزم و یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت کا مقصود یہہ تھا کہ خلافت

نامہ جناب مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ کے نام سے لکھ دیں۔ لاکن عمر الخطاب جو آپ سے عداوت رکھتے تھے مانع ہوئے۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر حضرت چاہتے کہ اپنے بعد علی مرتضیٰ کو خلیفہ مقرر کرجاویں تو امامت نماز کا حکم بھی انھیں کو کہتے ہوتے حالانکہ جناب امیر حضرت کے خدمت فیضصحبت میں حاضر تھے بااین ابوبکر صدیق کو مبالغہ کے ساتھ انکے گھر پر آکے حکم امامت کا فرمایا۔ پس شیعہ کا توہم باطل ہی جو دین و ملت کے اساطین کے ساتھ بدگمانی اور تعصب سے پیدا ہوئی۔ بلکہ یہہ بداعتقادی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہی۔ کسیلئے کہ اگر حضرت کا مقصود وہی ہوتا جب حاضرون نے کتابت میں اختلاف کیا صاف فرماتے کہ خلیفہ میرے بعد علی ہی۔ محض کلمہ حق بلند کرنے کے لئے آپنے تو سالہا کافرون کے ساتھ جنگ کیا اور ایک عالم کو راہ حق کھلائی اور وے جو کتابت میں اختلاف کیا آپکے صحابہ جان نثار تھے جو آپ کی اطاعت میں اپنے جان و مال کو فدا کیا وسوسے ایک کلمہ حق تک بوشیدہ رکھتے پیغمبر کے جناب میں ایسا بداعتقاد رکھنا مسلمان سے نہایت بعید ہی پیغمبر کے نسبت کونسی بداعتقادی اس سے بدتر ہوگی نعوذ باللہ منہا۔ حق یہی ہی کہ حقیقت حال مبہم رہا معلوم نہیں کہ کیا لکھنا چاہتے تھے لکن فحوائے حال سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت مزید ہدایات اور اوامر و نواہی پر استقامت اور اولی الامر کی اطاعت اور اہلبیت کرام کی حفظ حرمت کی تاکید رقم فرمانا چاہتے تھے کسواسطے کہ آپکو معلوم ہوا تھا کہ آپکے بعد ایک جماعت اسکی رعایت میں قصور کریگی اور جادہ صراط مستقیم سے قدم باہر رکھیگی۔ جب یہہ سب باتیں تاکید و تفصیل کے ساتھ کتاب اللہ میں موجود ہیں عمر فاروق رضی اللہ عنہ نور فراست خداداد سے پائے اور اپنی رائے اصابت سے حضرت کے مقصود پر پی لیگئے اور اس بیماری کی حالت میں اس جناب کی تصدیع گوارا نکرکے کہا حسبنا کتاب اللہ۔ حضرت جناب رسالت نے اس حال میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جو امامت نماز کا حکم فرمایا اور سب صحابہ نے اقتدا کی یہہ قرینہ انکی خلافت کبریٰ پر دال ہی پس اس کتابت سے اگر انہیں کی تصریح خلافت کا ارادہ تھا۔ یہہ بھی ہوسکتا ہی کچھ دو نہیں اور امام قسطلانی نے شرح بخاری کے کتاب الجہاد باب من استطیع الی الہل الذہ میں لکھا ہی کہ یہہ کتابت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تنصیص خلافت کے لئے تھی۔ لاکن جب حاضرون نے شور و غوغا کیا۔ اور حضرت جناب رسالت کو درد زیادہ ہوا۔ اس بات سے عدول فرمایا کسلئے کہ اسکے اصل پر اعتماد تھا جو امامت نماز ہی۔ اور امام بخاری نے کتاب الطب باب المریض الی وجع میں یہہ حدیث لایا ہی لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ مقررین نے قصد کیا یا چاہا کہ کسیکو بھیجون نزدیک ابوبکر کے اور اسکے پسر عبدالرحمن کے جیسا کہ مسلم کی روایت میں اسکی تصریح آئی ہی وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ وَيَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ وَعْدكم اندیشے سے قوال قائلون اور خلافت کی آرزو کرنیوالون کے بعد میرے أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ جیسا کہ یہہ سوا دوسرے احادیث کا منطوق ہی مؤلف نے اسباب میں حدیث مختصر لایا ہی۔ اور امام مسلم ایک حدیث لایا ہی کہ حضرت سے بی بی عائشہ سے فرمایا کہ ابوبکر اور اپنے برادر کو بلوا تا ایک صحیفہ لکھدون کسواسطے کہ مجھے اسبات کا اندیشہ ہی کہ آرزو کرنیوالے آرزو کرینگے اور کہینگے کہ اس کام کے لئے میں اولی اور بہتر ہون ابا کرتا ہی خدا تعالی اور مسلمین سب لوگون سے مگر ابوبکر سے راضی ہیں۔ اور بزار نے عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث لایا ہی کہ جسوقت حضرت پر درد زیادہ ہوا تو فرمایا میرے پاس دوات و قلم اور شانہ یا قرطاس لاؤ تا ابوبکر کے واسطے ایک سند لکھدون تا میرے بعد لوگ اختلاف نکریں۔ پھر فرمایا معاذ اللہ کہ لوگ ابی بکر کے باب میں اختلاف کریں یہہ حدیث نص صریح ہی اسبات پر جو ہم نے کہی اور اسبات پر کہ حضرت ترک کتابت سے نفرمائی مگر بسبب اعتماد کے تام ہوا ترجمہ کلام قسطلانی کا۔ اگر تو کہے کہ صحابہ نے حضرت کا عدم امتثال کسلئے کیا۔ تو ہم کہتے ہیں کہ حاضرون نے سمجھا کہ یہہ امر ایجابی نہیں ہی۔ اسکی دلیل یہہ ہی کہ اگر امر ایجابی ہوتا کتابت کے مانعون پر حضرت انکار کئے ہوتے آپ تو تکلیف و ایجابات میں کسیکی رعایت نہیں کرتے تھے۔ سلمنا امر ایجابی ہی لاکن جب احکام حضرت کی رائے پر معروض تھے حاضرون کی گفتگو کے بعد جب کتاب اللہ کے ساتھ انکا تمسک کرنا ملاحظہ فرمایا ترک کتابت میں ہی مصلحت دیکھی اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے پر توحی نازل ہوتی تھی۔ ظاہر ہی کہ ایک جماعت جو کتابت پر باعث تھی عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اپر اعتراض کیا۔ اور حسبنا کتاب اللہ کہا حضرت انکی رائے کو پسند فرمایا کیا تو نہیں دیکھا کہ حضرت نے اپنے صحابہ عظام جیسے معاذ بن جبل اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما پر کر حکم فرمایا کہ لوگون کو خبر دین کہ جس نے صدق دل سے کلمہ طیبہ کی شہادت دی آتش دوزخ پر حرام ہی۔ جب یہہ بات عمر فاروق کو پہنچی انکو منع کیا تا لوگ اسپر بھروسہ کرکے عمل میں قاصر نہ ہوجاوین۔ جب حضرت یہہ حالت سے انکی رائے پسند فرمائی۔ اور عبداللہ بن ابی منافق کی مغفرت خواہی کو بھی جب منع کیا وحی صریح عمر فاروق کی رائے کے موافق نازل ہوئی۔ اور ایسے ہی قضایا بہت ہیں ایسے معاملات میں طعن و تشنیع کرنی خبث ذاتی اور فساد طبعی سے ناشی ہی نعوذ باللہ منہا۔ اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ اسوقت ترک کتابت کے باب میں وحی بھی متوقف نزول پائی ہو واللہ اعلم بالصواب۔

باب العلم

وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ یہہ باب بیان میں افادہ علم اور نصیحت کے ہی شب کے وقت

حدثنا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ هِنْدٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اُم سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت ایک شب بیدار ہوے اور کہنے لگے پاک ہی اللہ تعالی کیا کیا چیزیں نازل کیگئیں ہیں آج کی شب فتنوں سے اور کیا کیا خزانے مفتوح ہوے ازنزال سے مراد اعلام ہی یعنے اللہ تعالی کی طرف سے ایک فرشتہ نے حضرت پر اعلام کیا کہ ایسے فتنے واقع ہونگے۔ اور ایسے فتوحات مسلمانوں کے ہاتھ آینگے۔ یعنے آپکے بعد بلاد روم و فارس کی تسخیر ہوگی اَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ بیدار کرو حجروں والوں کو خواہ غفلت سے بہ کنایہ ہی ازواج مطہرات سے۔ اور جامہ پوش ہیں دنیا میں اور برہنہ ہیں آخرت میں۔ یعنے دنیا کے بہت سے مالدار آخرت میں حسنات سے خالی اور خوار و ذلیل ہونگے اللہ کی پناہ

باب التسمير بالعلم

یہ باب بیان کرنے میں علم کی شب کے وقت

حدثنا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَاَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فِي اٰخِرِ حَيٰوتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ہمکو اپنے ہمراہ لیکے عشا کی نماز پڑہے اپنی آخر حیات میں یعنے ایک جینا اپنے وفات کے آگے پھر جب سلام پھیر کھڑے رہے اور فرمایا کہ خبردار تم حال سے اپنی رات کے جو یہ رات ہی مقرر اس رات سے سو سال کے آخر باقی نہ رہیگا کوئی جو پشت زمین پر ہی یعنے جو شخص کہ آج کی شب زمین پر زندہ ہی آخر صد سال تک جیتا نہ ہوگا۔ مولف اور دوسرے چند علمانے اس حدیث سے حضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہی لاکن اس استدلال میں کلام ہی کیونکہ علی الارض میں جو الف لام آیا ہی وہ استغراق کے واسطے نہیں ہی۔ بلکہ مراد اس سے ارض مخصوص ہی جیسے جزیرۂ عرب اور بر تقدیر استغراق احدٌ عام ہی اور عمومات بہت ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اس شب خضر زمین پر نہو۔ اور یہ بھی ہو سکے کہ احدٌ سے مراد وے لوگ ہیں کہ حاضرین جنکو جانتے اور پہچانتے ہوں۔ پس یہہ حدیث خضر علیہ السلام کی موت پر نص ہو سکتی نہیں۔

حدثنا اٰدَمُ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ اَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک شب میں نے اپنی خالہ حضرت کی زوجہ میمونہ بنت حارث کے گھر خواب کیا اس شب حضرت انہیں کے گھر تھے وہ شب انہیں کے نوبت کی تھی۔ پس حضرت نماز عشا اپنی مسجد میں ادا کی پھر جب اپنے مکان میں تشریف لائے تو چار رکعت پڑہے پھر خواب کیا پھر کہا خواب کیا چھوتا لڑکا یا کوئی کلمہ جو اسکے مشابہ اسکے معنے میں تھا۔ پھر نماز کے لئے کھڑے ہوے میں بھی آپکے بائیں جانب کھڑا رہا۔ تو مجھے اپنے سیدے طرف کیا۔ پس پانچ رکعت پڑہے پھر دو رکعت سنت فجر ادا کی۔ اسکے بعد خواب کیا یہاں تک کہ سنا میں نے غطیط یا خطیط راوی کا شک ہی ہر دو لفظ کے ایک ہی معنے ہیں۔ غطیط و خطیط اُس آواز کو کہتے ہیں جو نیند کی حالت میں سوے ہوے شخص سے نکلتی ہی۔ پھر حضرت نماز فجر کے لئے نکلے اور وضو نہیں کیا۔ یہہ حضرت کا خصیصہ تھا کہ آپ کا خواب ناقض وضو نہیں تھا۔ پھر شارح نے کہا کہ ترجمہ باب کے ساتھ اس حدیث کی مناسبت میں کہتے ہیں کہ اسی حدیث کو دوسری طریق سے جو لایا ہی اسمیں زیادہ کیا ہی فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ اَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ پھر کلام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بی بی کے ساتھ ایک ساعت پھر خواب فرمایا۔ اور لکھتے ہیں کہ افعال پیغمبر کے سب تعلیم امت کے لئے ہی۔ پس یہ افعال بھی قول اور سیر کے حکم میں ہی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک کلمہ بھی جو نام تعلیم فرمایا سمر ہی۔ پھر شارح نے کہا یہہ سب قول بعید و تکلف سے خالی نہیں

باب حفظ العلم

یہ باب علم دین کے یاد کرنے میں ہی

حدثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيْثًا اَبوہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت روایت کرتا ہی۔ اگر قرآن کریم میں دو آیتیں نہوتیں میں کوئی حدیث کی روایت نہ کیا ہوتا یا نہ کرسکتا ثُمَّ يَتْلُوْا پھر یہہ آیتیں تلاوت کی اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى۔ الی قولہ الرحیم۔ یعنے مقرر جو لوگ پوشیدہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے نازل کیا روشن دلیلیں اور ہدایت سے قول الٰہی رحیم تک اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ مقرر ہمارے برادر جو مہاجرین سے تھے انکو بازار کے خرید و فروخت کا شغل حدیث سیکھنے اور یاد کرنے سے پھیر رکھتا تھا وَاِنَّ اِخْوَانَنَا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ

العمل فی اموالهم اور تحقیق بھائیان ہمارے جو انصار سے تھے انکو مال کا عمل یعنے زرو بدل بھیر رکھتا تھا وان ابا هریرة کان یلزم رسول الله صلی الله علیه وسلم بشبع بطنه اور مقرر ابو ہریرہ لازم کیا تھا صحبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی سیری شکم کے ساتھ یعنے دوسرا کام نہیں کرتا تھا تجارت نہ بازار کی آمد و رفت۔ شبع فتح شین اور کسر باسے ضد جوع ہی یعنے شکم کی سیری۔ ویحضر ما لا یحضرون ویحفظ ما لا یحفظون حاضر رہا کرتا حضرت کی خدمت میں جس حال میں کہ حاضر نہ رہتے دوسرے لوگ اور یاد کرتا اُن چیزوں کو جو یاد نہیں کرتے دوسرے **حدثنا** ابو مصعب احمد بن ابی بکر قال ثنا محمد بن ابراهیم بن دینار عن ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قلت یا رسول الله انی اسمع منك حدیثا کثیرا انساه قال ابسط ردائك فبسطته فغرف بیدیه ثم قال ضم فضممته فما نسیت شیئا بعد ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے حدیثیں بہت سنتا ہوں اور فراموش کرتا ہوں تو فرمایا کہ کشادہ کر اپنی چادر کو پس میں نے چادر کو کشادہ کیا بچھا دیا۔ پس آپ نے فیض الٰہی کو اپنے ہر دو ہاتھ سے لیا جیسے پانی کو لیتے ہیں اور میری چادر میں ڈالا۔ پھر فرمایا کہ اسکو لپیٹ تو میں نے اسکو لپیٹا پس اسکے بعد کبھی کوئی چیز بھی میں نے فراموش نہ کی **حدثنا** ابراهیم بن المنذر قال حدثنا ابن ابی فدیك هذا وقال فغرف بیده فیه وقال بحذف بیده فیه یعنے جس حال میں کہ ڈالتے تھے اپنے ہاتھ سے اس چادر میں **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی اخی عن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعائین فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم قال ابو عبد الله البلعوم مجری الطعام ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے دو ظرف کو یاد کیا۔ اور بعضے روایات میں دو ظرف علم کی صریح آیا ہی۔ ظرف علم عبارت ہی اُس چیز سے کہ جسمیں علم جمع ہو۔ پس ان ہر دو سے ایک کو میں نے منتشر اور پراگندہ کیا۔ لیکن دوسرا ظرف اگر میں پھیلاؤں اور ظاہر کروں تو کاٹا جاویگا یہ حلق یعنے ضم باحلق سے کھانا گذرنیکی راہ ہی جیسا کہ مؤلف نے کہا البلعوم مجری الطعام۔ اس حدیث میں دو علم جو مذکور ہوئے پہلے علم سے مراد وہ علوم ہیں جو شریعت کے ساتھ علاقہ رکھتے ہیں۔ دوسرے علم سے مراد اسرار و معارف ہیں جو خواص علماء باللہ کے سوا دوسرے نہیں پاسکتے ہیں۔ اور ایک جماعت کہتی ہی کہ دوسرے علم سے مراد حکام بنی امیہ کے ظلم و فساد کا علم ہی کہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی خبر دے چکے تھے۔ ابو ہریرہ کہتے تھے اگر میں جاہوں نام بنام انکا ذکر کروں گا۔ پر اپنے جان کے خوف سے صراحۃً انکا نام نہیں لیتے بلکہ اشارۃً بیان کرتے اور یہہ دعا کرتے تھے۔ اعوذ باللہ من امارة الستین وامارة الصبیان یعنے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں ہجرت سے ساٹھویں سال کی امارت سے اور لڑکوں کی حکومت سے یہہ اشارہ ہی یزید پلید کی امارت سے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اس شقی کی حکومت سے آگے ہی انکو دنیا سے اٹھایا رضی اللہ عنہ۔ امام قسطلانی نے اسی معنی کو ترجیح دی اور کہا کہ علم کو پوشیدہ کرنیکی مذمت قرآن میں وارد ہونے کے باوجود کہا گنجایش ہی کہ ابو ہریرہ اس علم شریف کو پوشیدہ کرین انتہی اس کتاب کا شارح شیخ نور الحق محدث اسکا جواب دیتا ہی کہ ابو ہریرہ اس علم کو پوشیدہ کہاں کیا بلکہ عوام میں اسکو نہ پھیلایا اور نااہل کو نہیں پہنچایا جیسا کہ ایکی عبارت سے یہی ظاہر ہی۔ اور دوسری معنی بھی تکلف سے خالی نہیں کس لئے کہ مفاسد کے اخبار دانی کو مقابل تمام علوم شریعت کے اور اسکو ایک نوع ظہیر انا بھی دور ہی انتہی۔ **باب الانصات للعلماء** یہہ باب بیان میں خاموش رہنے سامعوں کے ہی علماء کے لئے۔ یعنے علماء کی مجلس میں استفادۂ علوم کے واسطے **حدثنا** حجاج قال ثنا شعبة قال اخبرنی علی بن مدرك عن ابی زرعة عن جریر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لجریر فی حجة الوداع استنصت الناس فقال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض جریر سے مروی ہی کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں وعظ فرمانے کے وقت انکو فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کر۔ میں نے خاموش کروایا پس وعظ میں فرمایا کہ میرے بعد کافر ہو جاؤ جسحال میں کہ بعض تمہارے بعض کی گردن مارنے چلا جاکر۔ یا کفار کے کام کرو جیسے وہ بے محابا ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں **باب** ما یستحب للعالم اذا سئل ای الناس اعلم فیکل العلم الی الله تعالی یہہ باب بیان میں ہی کہ دوست تر اور پسندیدہ تر ہی عالم کے کہ جب پوچھا جاوے کہ کون زیادہ علم رکھتا ہی اور زیادہ جانتا ہی تو اسبات کے علم کو اللہ تعالیٰ کے ہی طرف سونپ دے **حدثنا** عبد الله بن المسند قال ثنا سفیان قال ثنا عمرو قال اخبرنی سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ان نوفا البکالی یزعم ان موسی لیس موسی بنی اسرائیل انما هو موسی آخر فقال کذب عدو الله سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہی مقرر موسیٰ جو حضر کے ہمراہ ہوا وہ موسیٰ بنی اسرائیل کا نہیں بلکہ وہ موسیٰ بن بشا رہی۔ یہہ سنکے ابن عباس نے کہا کہ جھوٹ بولا اُس دشمن خدا نے۔ نوف

حدیث و عائین کی تحقیق

۲ مؤلف نے کہا روایت کی مجھ سے ابراہیم بن ابی ذئب نے اور کہا ابن ابی ذئب نے ان الفاظ کے ساتھ زیادتی کے ساتھ وہ میری ۵ قال لجذف بیده فیه ۵

قصہ موسیٰ و خضر

اہل اسلام سے ہی ہے اور ابن عباس کو اسکے ایمان میں شک ہی۔ یا یہ کہ نوف کے قصہ موذر کے راہ سے غضب کی حالت میں اُنسے صادر ہوا۔ کیونکہ علما کے دل خلاف حق کے سننے سے نہاتے مستقر اور متغیر ہو جاتے ہیں اور ضبط کر نہیں سکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جو کلمات حالت غضب میں زبان سے نکلیں وہ حقیقت پر محمول نہیں رہتے ہیں فیہ افیہ **حدثنا** اُبی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قام موسیٰ النبی خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا اعلم فعتب اللہ عزوجل علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان عبدا من عبادی بمجمع البحرین ھو اعلم منک قال یا رب وکیف لی بہ فقیل لہ احمل حوتا فی مکتل فاذا فقدتہ فھو ثم حدیث کی ہم سے اُبی بن کعب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی قوم پر خطبہ پڑھتے تھے سو پوچھے گئے کہ اس زمانے میں کون شخص زیادہ علم رکھتا ہی تو فرمایا میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں سو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر عتاب کیا کہ اسواسطے انہوں نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نکیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُنکے طرف وحی کی کہ ہمارے بندوں میں ایک بندہ مجمع البحرین میں ہی وہ تیرے سے زیادہ جانتا ہی۔ مجمع البحرین اس جگہ کا نام ہی جہاں فارس و روم کے دو دریا ملتے ہیں شرق کے پاس۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی الٰہی میرا اُسکے پاس پہنچنا اس بندے کے طرف کس طرح ہو سکیگا۔ تو حکم ہوا کہ ماہی بریان کا توشہ لے اور اسکو اپنی زنبیل میں رکھ پس جس جگہ اس ماہی کو گم کریگا اسی جگہ اس بندے سے ملیگا۔ **فانطلق وانطلق معہ بفتاہ یوشع بن نون قال ابو عبد اللہ** یقال بالشین والسین المھملۃ **وحملا حوتا فی مکتل حتی کانا عند الصخرۃ وضعا رؤسھما فناما فانسل الحوت من المکتل فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا وکان لموسیٰ وفتاہ عجبا فانطلقا بقیۃ لیلتھما ویومھما** پس موسیٰ علیہ السلام راہی ہوئے اور اپنے خادم کو اپنے ہمراہ لیا کہ جسکا نام یوشع بن نون تھا اور مؤلف نے کہا اور اُٹھایا انہوں نے اس ماہی کو زنبیل سے۔ تب وہ ہر دو ایک پتھر کے پاس پہنچے جو ساحل بحر کے پاس تھا۔ پس سر رکھ کے سو گئے۔ پس اس ماہی کو جسنے چشمۂ حیات کا پانی لگا زندہ ہو گئی اور زنبیل سے نکل کر دریا میں چلدی اور اسکے زندہ ہونے سے موسیٰ و یوشع علیہما السلام کو ایک طال عجب ہوا۔ پھر چلے ہر دو اور راہ طی کیا باقی اس روز و شب میں۔ کہتے ہیں کہ باقی روز سے مراد تمام شب ہی جیسا کہ قول فلما اصبح سے مفہوم ہوتا ہی۔ یہ حکم اس تقدیر پر ہی کہ انکا سونا دن میں ثابت ہو اور اگر یہ تب کے وقت سوئے ہوں تب لفظ حدیث جو صریح آیا ہی وہی اسکے موافق ہی۔ لاکن اس تقدیر میں اصبح سے دوسرے روز کی صبح مراد ہی۔ اور ایسا ہی قرآن مجید کے بہت سے قصوں میں بھی آیا ہی واللہ اعلم **فلما اصبح قال موسیٰ لفتاہ اٰتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ھذا نصبا** اور جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جواں یوشع سے کہا کہ ناشتہ دان کا لے آ مقرر ہم نے اس سفر میں رنج پایا ہی **ولم یجد موسیٰ مسا من النصب حتی جاوز المکان الذی امر بہ** اور موسیٰ علیہ السلام نے اس سفر میں کچھ رنج نہ پایا یہاں تک کہ اس مکان سے گذرے کہ جہاں گذرنیکا انکو حکم تھا **فقال لہ فتاہ ارأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان** پھر موسیٰ علیہ السلام سے انکے رفیق یوشع نے کہا آیا تم نے دیکھا جسوقت کہ ہم نے پتھر کے طرف جگہہ لی تحقیق میں نے فراموش کیا ذکر ماہی کا جو زندہ ہوئی اور دریا میں چلی گئی یعنی اسکا قصہ آپسے ذکر نہ کیا بھول گیا۔ اور نہیں بھلوایا وہ مجھ کو مگر شیطان۔ اور ظاہر اس کلام سے یہہی کہ جب ماہی زندہ ہوئی اور دریا کی راہ لی موسیٰ علیہ السلام کو اسسے اطلاع ہوئی بلکہ اسوقت یوشع کے کہنے سے معلوم ہوا۔ اور کلام سابق میں جو گذرا کان لموسیٰ وفتاہ عجبا اسسے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت اطلاع ہوئی ف نظر کرنے اس بات کے جو اللہ تعالیٰ فرمایا تھا کہ جہاں وہ ماہی گم ہو گی وہاں وہ بندہ ملیگا معلوم ہوتا ہی کہ جب ماہی گم ہوئی ہو وقت اطلاع ہوئی اگر اطلاع پاتے موسیٰ علیہ السلام آگے تشریف نفرماتے۔ یہ قصہ جو تفاسیر میں آیا ہی اسمیں بھی ایسا ہی مذکور ہی کہ یوشع علیہ السلام کے خبر دینے سے معلوم ہوا۔ اور یوشع جو جھوٹ کا عذر کیا وہ بھی اسی معنی پر دلالت کرتا ہی واللہ اعلم **قال موسیٰ ذلک ما کنا نبغ فارتدا علی اٰثارھما قصصا فلما انتھیا الی الصخرۃ اذا رجل مسجی بثوب او قال تسجی بثوبہ فسلم موسیٰ فقال الخضر وانی بارضک السلام** موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہہ حیرت کا مقام ہی کہ ہم جسکو ڈھونڈتے تھے۔ پس وہیں سے پھر گئے اسی قدم کے نشان پر جو آگے گئے تھے۔ پس جب اس پتھر کے پاس پہنچے ناگاہ دیکھتے کیا ہیں کہ ایک مرد اپنے کپڑے سے آپکو ڈھانپا ہوا ہی یا ڈھانپتا ہی کہا کہ یہہ راوی کا شک ہی پس موسیٰ نے سلام کیا خضر کہنے لگے کہاں ہی تمہارے زمین کہ تم سلام کرین۔ گویا وہ زمین بلاد کفر سے تھی۔ یا وہاں کے لوگوں کی تحیت سلام نہیں تھی حاصل کلام خضر پوچھے کہ تم کون ہو جو یہاں آئے ہو **فقال انا موسیٰ فقال موسیٰ بنی اسرائیل قال نعم قال ھل اتبعک علی ان تعلمنی مما علمت رشدا** پس کہا میں موسیٰ ہوں خضر نے پوچھا کیا موسیٰ بنی اسرائیل کے ہو کہا ہاں پھر موسیٰ نے کہا کیا میں تمہاری ہمرہی کروں کہ تم سکھلاوین مجھے جو سکھلائے گئے ہو تم ہدایت سے۔ پوشیدہ

ن شیئا

نرہے کہ یہہ طلب نبوت کی منافی نہین شرط نبوت یہہ ہی کہ نبی جس قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہو ان سب سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اور سب انبیا اصل نبوت مین شریک ہین لاکن انکے مرتبے کمال مین متفاوت ہین وفوق کل ذی علم علیم اور خضر جس تقدیر مین کہ نبی ہو بعضے علوم مین جو معاملات کے ساتھ متعلق ہون پیغمبر زیادہ جانتے ہون جیسا کہ حدیث نبوی مین وارد ہوا انتم اعلم بامور دنیاکم اس سے معلوم ہوا کہ وہ علم کہ خضر جسپر عمل کیا ہدایت کے ساتھ متعلق نہین تھا۔ بلکہ علم معاملات کے قبیل سے تھا اور ظاہر ہی کہ علم ہدایت افضل ہی علم معاملات سے۔ اور موسیٰ علیہ السّلام کا وہ قول تواضع کے طریق پر تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جو انبیا اولوالعزم ہین خضر سے افضل ہین اگرچہ وہ نبی بھی ہون غرض جب موسیٰ نے خضر کی ہمرہی کا سوال کیا خضر نے کہا قال انک لن تستطیع معی صبرا مقرر ای موسیٰ تم میرے ساتھ صبر کرسکوگے کس لئے کہ تم ظاہر پر عمل کرنے کے لئے مامور ہین اور مین حقایق باطن پر عمل کرنے کے لئے متہم ہوتا ہون یا موسیٰ انی علی علم من علم اللہ علمنیہ لا تعلمہ انت وانت علی علم علمک اللہ لا اعلمہ ای موسیٰ مین علم الٰہی سے اس علم پر ہون کہ اللہ تعالیٰ نے جسکی مجھہ کو تعلیم کی ہی اور تم اسکو نہین جانتے ہو اور تم اس علم پر ہو کہ خدا تعالیٰ نے تم کو جسکی تعلیم کی اور مین اسکو نہین جانتا ہون قال ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا موسیٰ کہنے لگے قریب ہی کہ پاؤگے تم مجھکو اگر اللہ تعالیٰ چاہے صبر کرنیوالا۔ اور نافرمانی نہین کرونگا کسی امر مین تمھاری انشاء اللہ تعالیٰ حوکہا برکت کے واسطے ہی یا صبر کی صعوبت پر نظر کرتے۔ یا اسلئے کہ اسکے لگے علم کا حوالہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر نہین کرنے سے اپنر عتاب آیا تھا پس افعال آیندہ مین حوالہ علم الٰہی پر کیا۔ فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر لیس لھما سفینۃ فمرت بھما سفینۃ فکلموھم ان یحملوھما فعرف الخضر فحملوھما بغیر نول پس چلے وہ دونون یہانتک کہ دریا پر پہنچے ان دونون کو کشتی ایسے مین ایک کشتی اپر گذری پس وے یعنے موسیٰ ویوشع وخضر علیہم السّلام کشتی والون سے کلام کیا کہ ان ہر دو کو کشتی پر سوار کرین۔ اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ یوشع کشتی تک ہمراہ تھے اور کشتی سوار ہوے۔ یا اسلئے انکا ذکر صریحا نہ آیا اور نہین ہر دو کا ذکر پر کفایت کیا گیا کہ یوشع موسیٰ کے تابع تھے۔ پس خضر پہچانے گئے یعنے اہل کشتی انکو پہچان گئے موسیٰ اور خضر کو سوار کیا بغیر اجرت کے بجاۓ عصفور فوقع علی حرف السفینۃ فنقر نقرۃ او نقرتین فی البحر فقال الخضر یا موسیٰ ما نقص علمی وعلمک من علم اللہ تعالیٰ الا کنقرۃ ھذا العصفور فی البحر پس ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھی اور اپنی چونچ سے ایک بار یا دو بار دریا مین ماری۔ تو خضر نے کہا ای موسیٰ میرا علم اور تمھارا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے کم کرتا نہین مگر اس چڑیا کے چونچ مارنے کے مانند۔ مراد علم سے معلوم ہی یعنے میرا اور تمھارا معلومات کی نسبت معلومات الٰہی کے ساتھ ایک قطرے کی بھی نہین فعمد الخضر الی لوح من الواح السفینۃ فنزعہ فقال موسیٰ قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتھم فخرقتھا لتغرق اھلھا پس خضر نے اس کشتی کے تختون سے ایک تختہ کے طرف قصد کیا اور اسکو نکالا تو موسیٰ نے کہا اس قوم نے ہمکو بلا اجرت کشتی پر سوار کیا سو تم نے انکی کشتی کی طرف قصد کیا اور اسکو سوراخ ڈالا تا اہل کشتی کو غرق کرین قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا قال لا تواخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسرا خضر نے کہا کیا مین نہین کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر کرکر سگو کے موسیٰ کہنے لگے مجھہ کو مت پکڑ اس چیز کے ساتھ جو مین نے فراموش کی اور تکلیف نہ دے مجھکو مرے کام سے دشواری کو قال فکانت الاولی من موسیٰ نسیانا فانطلقا فاذا غلام یلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسہ من اعلاہ فاقتلع راسہ بیدہ فقال موسیٰ اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس کہا مؤلف نے یا راوی نے یہہ پہلی بات تھی جو موسیٰ علیہ السّلام نے فراموش کی۔ پس کشتی سے اترے اور آگے روانہ ہوے اور ایک مقام پر پہنچے کہ ایک لڑکا چند لڑکون کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ پس خضر نے اسکے بالاے سر سے پکڑا اور گردن سے جدا کیا یا گلا گھونٹ کے مار ڈالا۔ تو موسیٰ نے کہا آیا تو ایک ذات پاک کو جو گناہ سے پاک تھا بلا قصاص مار ڈالا قال الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا خضر نے کہا آیا کہ مین تو سے نہ کہا تھا کہ تحقیق تم میرے ساتھ صبر کرسکوگے قال ابن عیینۃ وھذا اوکد سفیان بن عیینہ نے کہا کہ اس کلام مین بادی تک کی جو آئی وہ تاکید کی زیادتی ہی فانطلقا حتی اذا اتیا اھل قریۃ استطعما اھلھا فابوا ان یضیفوھما فوجدا فیھا جدارا یرید ان ینقض فاقامہ الخضر بیدہ پھر ہر دو آگے چلے یہان تک کہ بدقت ایک قریہ کے لوگ پر پہنچے۔ اور انسے طعام چاہا تو ان لوگون نے انکی مہمانی کرنے سے ابا کیا۔ اور دوسرے روز اس قریہ کے سرحد مین ایک الیسی دیوار پائی کہ گرنے کے قریب تھی تو خضر نے اسکو ہاتھہ سے محکم کیا۔ فقال موسیٰ لو شئت لاتخذت علیہ اجرا پس موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے ہر آئینہ اپر مزدوری لیتے قال ھذا فراق بینی وبینک خضر نے کہا اب یہہ جدائی ہی میرے اور تمہارے درمیان۔ کہ اگلے دو سوال جو کئے بحسب ظاہر شرع مین معذور رکھا۔ صاحب عرس وعرایس قرطبوس

نے نقل کی ہی کہ جب موسیٰ نے اس لڑکے کے قتل کے باب میں اعتراض کیا تو خضر نے اسکے بائیں موند ہے کو نکالا اور اس سے گوشت توڑ کے بتلایا کہ اسکے موند ہے کے مانند لکھا تھا کہ یہہ کافر ہی ہرگز اللہ تعالیٰ پر ایمان نلاویگا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم کرے ہم دوست رکھتے ہیں اگر وہ صبر کیے ہوتے تو ان ہر دو کے قصے ہمارے پر کہے جاتے یعنے انکی حکایتیں کلام الٰہی میں اَئے ہوتیں قَالَ الْفَرَبْرِيُّ حَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فربری کہا حدیث کی ہم سے یہہ حدیث علی بن خشرم اور اُسنے کہا حدیث کی مجھ سے سفیان بن عیینہ اپنی سند وں سے بحسب معنے اس حدیث کے مانند

باب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی جو سوال کرے درحالیکہ وہ کھڑا ہو اور عالم بیٹھا ہو

حدثنا عُثْمَانُ قَالَ شَاجَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ اَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ اِلَيْهِ رَاْسَهٗ ابو موسیٰ نے کہا کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ قتال راہ خدا مین کیا ہی مقرر ہمارے سے تو کوئی کافروں سے قتال کرتا ہی غضب کی حالت مین اور جنگ کرتا ہی بسبب ننگ و نام کے تب حضرت نے اسکے طرف اپنا سر مبارک بلند کیا قَالَ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا ابو موسیٰ نے کہا حضرت نے اس سائل کے طرف اپنا سر مبارک نہین اُٹھایا مگر اس لئے کہ وہ کھڑا ہوا تھا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پس فرمایا جو شخص کہ اس ارادے سے جنگ کرے کہ کلمۂ توحید اور دعوت اسلام بلند ہو نہ اور کچھ غرض پس جنگ راہ خدا مین ہی

باب السُّؤَالِ وَالْفُتْيَا عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ احکام شرعی کا پوچھنا اور اسکا جواب دینا سنگریزے پھینکنے کے وقت جو ارکان حج سے ایک رکن ہی روا اور درست ہی کہ تداخل عبادات کے قبیل سے ہی

حدثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ شَاعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ وَهُوَ يُسْاَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا جمرۂ عقبہ کے پاس سوال کیے جاتے تھے پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مین نے رمی جمار کرنے کے آگے ذبح کیا۔ فرمایا کہ رمی کر یعنے کنکر پھینک۔ اور دوسرے نے کہا یا رسول اللہ مین نے ذبح کرنے کے آگے سر مُنڈ ہوایا فرمایا کہ ذبح کر کچھ گناہ نہین۔ پس نہین سوال کیے گئے کسی چیز سے جو تقدیم کی گئی یا تاخیر مگر یہہ کہ فرمایا کہ کر کچھ حرج نہین۔ اس حدیث کی شرح آگے گذری ہی مناسبت ترجمۂ باب کی یہہ ہی کہ ترجمہ مین جو لفظ عند الجمرہ آیا ہی حدیث مین وہی لفظ آیا ہی مطلب ہر دو کلام سے یہہ ہی کہ وہ سوال و جواب اثنائے جمرہ مین واقع ہوا ہوگا۔

باب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یہہ باب اس بیان مین ہی جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہین دیے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا

حدثنا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ شَاعَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ شَاالْاَعْمَشُ سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيْبٍ مَعَهٗ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْئَلُوْهُ لَا يَجِيْئُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْئَلَنَّهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ اِنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ فَقَالَ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ درمیان اس حال کے کہ مین حضرت کے ساتھ پیادہ چلا تھا مدینہ کی زراعت پر۔ اکثر روایات مین جرت کی جگہ پر خرب آیا ہی جمع مفتوحہ اور کسر راے اور آخر مین باے موحدہ کے ساتھ تصحیح کی ہین لفظ خربۃ اسکی جمع ہی اسکی معنی ویرانی ہی۔ اور مؤلف نے کتاب التفسیر مین پہلی ہی روایت لائی ہی اور راوی کہتا ہی کہ حضرت ٹیکے عصا پر جو خرمے کی شاخ آپ کے ساتھ تھا تکیہ کیا تھا۔ پس یہود کی ایک جماعت گذری۔ اُنسے بعضون نے بعضون کو کہا کہ حضرت سے روح کی حقیقت پوچھو بعضون نے کہا مت پوچھو ایسا نہ ہو درمیان فلاوین کچھ جسکو مکروہ رکھین۔ بعضون نے کہا البتہ ہم آپ سے پوچھینگے۔ پس ایک شخص کھڑا رہا اور کہا ای ابوالقاسم روح کی حقیقت کہا ہی تو حضرت خاموش رہے۔ ابن مسعود کہتے ہین کہ مین نے اپنے دل مین کہا مقرر حضرت کے طرف وحی کی گئی۔ سو مین بھی اس حال کے انتظار مین کھڑا رہا یہان تک کہ آپ کے اوپر جماعت یہود کے درمیان کھڑا رہا۔ پھر جب حضرت سے وحی کی حالت برطرف ہوئی جو وحی آئی تھی فرمایا وہ یہہ آیت ہی وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا یعنے سوال کرتے

ہیں تیرے سے ای میرے پیغمبر وحی تو کہنے کہ روح میرے پروردگار کے امر سے ہی اور نہیں دئے گئے ہو تم علم سے مگر تھوڑا - پس حضرت نے آیت شریف میں اسکی حقیقت بیان نہیں کی کسواسطے کہ یہود کے پاس یہہ بات مقرر تھی کہ اسکا علم اللہ ہی کے لئے خاص ہی - اور انکے پاس یہہ بات تصدیق نبوت کے علامات سے ایک علامت تھی قال الاعمش ھٰکذا فی قراءتنا وما اوتوا اعمش کہتا ہی کہ یہہ آیت اسیطرح ہماری قرأت میں صیغہ غایب سے ہی - اور مشہور صیغہ خطاب سے ہی جو وما اوتیتم ہی -

باب مَنْ تَرَكَ بَعْضَ الْاِخْتِيَارِ مَخَافَةَ اَنْ يَقْصُرَ فَهْمُ بَعْضِ النَّاسِ فَيَقَعُوْا فِيْ اَشَدَّ مِنْهُ یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ ترک کرے بعضے امور مختار کو - اس خوف سے کہ بعض لوگ اپنے قصور فہم سے وجہ مختار کو پاویں اس سے سخت تر بات میں پڑیں - اور بعض روایات اشد کی جگہہ پر اشر آتا ہی یعنے اس سے بدتر بات میں پڑیں

حدثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ اِلَيْكَ كَثِيْرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابٌ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

اسود نے کہا کہ ابن زبیر نے میرسے بولا کہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تیرے سے خفیہ اسرار کہتی تھیں کعبہ کی بنا میں تیرسے کیا کہیں - میں نے کہا کہ بی بی نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عایشہ اگر نہوتا تیری قوم کو نیا عہد ابن زبیر نے کہا نیا زمانہ کفر کے ساتھ یعنے تیری قوم کفر سے باز آکے تھوڑا ہی زمانہ ہوتا ہی - گو اسود اس کلمے کو فراموش کیا تھا ابن زبیر سے - دلایا - اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ کلمہ ابن زبیر کے کلام سے ہی - غرض حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر تیری قوم کو کفر سے زمانہ قریب نہ ہوتا البتہ میں کعبہ کو توڑوا کے اسکو دو دروازے لگاتا کہ لوگ ایک دروازے سے داخل ہووین اور دوسرے سے نکلیں - پس ابن زبیر نے اپنی حکومت میں ایسا ہی کیا لاکن حجاج ناپاک اپنی حکومت میں پھر اسکو بدل دیا - مناسبت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ یہی ہی کہ بنائے کعبہ میں حضرت کا جو امر مختار تھا اس وجہ پر ترک کیا تا جو لوگ ضعیف الایمان ہیں فتنہ میں نہ پڑیں

باب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُوْنَ قَوْمٍ كَرَاهَةَ اَنْ لَا يَفْهَمُوْا یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ علم کے ساتھہ ایک قوم کو خاص کرے دوسری قوم کے سوائے اس لئے کہ وہ اسکا ناموس رکھتا ہی کہ کہیں وے اسکو نہ سمجھیں اور اپنی بے فہمی سے گمراہ نہووین قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ - مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے بیان کرو وہ چیز جو وہ پہچانیں اور انکے فہم سے دور نہ رہے اگر یہہ رعایت نہ کریں آیا تم دوست رکھتے ہو کہ خدا و رسول کی تکذیب کی جاوے - کسواسطے کہ کم عقلوں کی عادت ہی کہ جو بات کہ اپنی عقل ناقص و فہم قاصر میں نہ آوے اسکے منکر ہو جاتے ہیں اور اسکے قایل کو صادق نہیں جانتے ہیں - پس اسرار الٰہی کے عوام ص جو انہیں ہر کس و ناکس کے ساتھہ نہ کہنا چاہئے تا خدا و رسول خدا کی تکذیب لازم نہ آوے - **ف** حضرت علی کی حدیث بھی صراحۃً اسپر دلالت کرتی ہی کہ جو لوگ حقایق و اسرار سمجھنے کا حوصلہ نہیں ان کے روبرو اسکا بیان نہ کریں - اسیواسطے مجدد علوم قدسیہ محقق حق آگاہ مولانا شاہ ولی اللہ محدث رسالہ الطاف القدس میں لکھتے ہیں کہ ہر چند حضرات صوفیہ کے کتب و رسایل خواص کے بہ نسبت ایک کیمیائے عجیب التاثیر ہی لاکن عوام کے بہ نسبت زہر قاتل ہے خدا ان لوگوں پر رحم کرے کہ جنکو اسکے سمجھنے کا استعداد نہو ان سے پوشیدہ کرتے ہیں انتہی - اور سند العلما والاولیا مولانا شاہ عبد العزیز محدث بھی عرم مسالوں کی تفسیر میں اور بھی کئی جگہہ اپنے مصنفات میں ایسا ہی لکھے ہیں جزاہما اللہ تعالیٰ عن جمیع المسلمین ورحمہما اللہ الی یوم الدین -

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْرُوْفٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ - یعنے عبد اللہ بن موسیٰ نے معروف سے اسنے علی رضی اللہ عنہ سے اثر مذکور کی روایت کی ہی - حاکم لکھتا ہی کہ مولف نے اس حدیث میں کوا سناد کے آگے ذکر کیا تا معلوم ہو کہ اسمیں ایک ضعف ہے جیسا کہ ابن معین نے خربود کو ضعفا سے شمار کیا ہی مگر بعض احادیث کے تراجم میں ایک صحت بھی رکھتا ہی لیکن انکی اسناد اسکی شرط پر نہیں یہہ حدیث بھی اسی قبیل کی ہی -

حدثنا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ حدیث کی اس نے کہ حضرت پالان پر تھے اور معاذ آپ کے پیچھے بعل کا استعمال اکثر پالان شتر پر کرتے ہیں اس حدیث میں جو مذکور ہوا کہ معاذ پالان دراز گوش ہی - اس حال میں جو سوار تھے حضرت نے فرمایا ای معاذ - اسنے جواب دیا ایک

وسعدیک یارسول اللہ ان کلمون کا حاصل معنی یہ ہی کہ حاضر ہون آپ کی خدمت مین کھڑا ہون حضرت نے تین بار یہی ندا کی اسنے تین بار یہی جواب دیا - پھر فرمایا نہین ہی کوئی ایک شخص کہ گواہی دے اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور مقرر محمد رسول ہین اللہ کے اپنے صدق دل سے مگر یہہ کہ حرام کریگا اللہ تعالے اسکو آتش دوزخ پر قال یارسول اللہ افلا اخبر بہ الناس فیستبشرون قال اذا یتکلوا واخبر بہا معاذ عند موتہ تاثما معاذ کہنے لگے آیا مین اس حکم کی سب لوگون کو خبر دون - تا اہل اسلام بشارت پاوین فرمایا کہ خبر نہ دے اس وقت کہ اسپر تکیہ کرینگے اور عمل چھوڑ دینگے - پس معاذ نے اپنی موت کے قریب اس سے خبر دی - بسبب لحاظ کرنے اس گناہ کے جو علم کو پوشیدہ کرنے مین ہی اگر کوئی کہے کہ بغیر کی ترک اطاعت بھی گناہ ہی - پھر معاذ کیونکر خبر دی - تو ہم کہتے ہین کہ یہہ نہی تحریمی تھی نہ تحریمی اور علم کو پوشیدہ کرنیکی تحریمی ہی - معاذ مجتہدون سے تھے آخر اسکو ترجیح دے کے اسپر عمل کیا - اور شارحون نے کہا کہ وہ امر ایجابی تھا پر نہی مفید تھی لوگ اسپر تکیہ کرنے سے - اور معاذ بن جبل جب دین مین ایک کوہ راسخ تھے حضرت نے اُنسے فرمایا اور حکم کیا کہ دوسرون سے نکہئے - جب لوگون کو دین خوب معلوم ہوچکا اور عمل پر استوار ہوچکے اور لوگ تکیہ کرکے عمل چھوڑ دینے کا اندیشہ نرہا معاذ نے اس سے خبر دی - **ف** امام قسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ جسنے شہادت کی گواہی دی داخل دوزخ نہوویگا بسبب تعمیم حدیث کے - حالانکہ گناہ گاران موحد داخل ہونگا پھر شفاعت کے بدولت دوزخ سے نکلنا قطعی دلیلون سے ثابت ہی - جواب اس اعتراض کا یہہ ہی کہ مراد اس شہادت سے یہہ ہی کہ اس شہادت پر مرے یا حرام ہونا آتش دوزخ کا فقط زبان پر ہی جیسا کہ سجدے کے اعضا کو بھی آگ نہ لگیگی یا وہ موحد کہ وہ طاعات پر عمل کرنے اور گناہون سے بچنے کو یا ہمیشہ شہر ایا واللہ اعلم

حدثنا مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت انسا قال ذکر لی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لمعاذ من لقی اللہ لا یشرک بہ شیئا دخل الجنۃ قال لا ابشر بہ الناس قال لا انی اخاف ان یتکلوا انس بن مالک کہتے ہین کہ میرے سے کہا گیا کہ پیغمبر خدا معاذ سے فرمایا کہ جو مرے اس حال مین کہ شریک نہ ٹھہرایا ہو خدائے تعالے کے ساتھ کسی چیز کو نہ ذات و صفات مین نہ افعال و عبادت مین تو وہ داخل ہوگا جنت مین - معاذ نے کہا آیا بشارت نہ دون اسکی لوگون کو - فرمایا بشارت نہ دے کسی واسطے کہ مین اسبات کا خوف کرتا ہون کہ لوگ اسبات پر تکیہ کرکے عمل چھوڑ نہ بیٹھین

باب الحیاء فی العلم یہہ باب اس بیان مین ہی جو حیا کرے علم کے حاصل کرنے مین اور اس شرم کے بہ سبب بے نصیب رہے

وقال مجاہد لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر اور مجاہد نے کہا کہ علم نہین سیکھتا ہی شرمندہ اور نہ متکبر شرمندہ علم سیکھنے مین شرم کرتا ہی - اور متکبر نہین چاہتا ہی کہ اپنا جہل کسی پر ظاہر ہو اپنے سے جو کمتر ہی اس سے علم سیکھے - یہہ ہر دو بات بد ہین قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا نعم النساء نساء الانصار لم یمنعہن الحیاء ان یتفقہن فی الدین بی بی عایشہ فرماتی ہین کہ اچھے عورتین ہین عورتین انصار کے کہ انکو حیا پھیر نہ رکھی دین مین عالم ہونے سے

حدثنا محمد بن سلام قال انا ابو معاویۃ قال ثنا ہشام عن ابیہ عن زینب بنت ام سلمۃ قالت جاءت ام سلیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق فہل علی المرأۃ من غسل اذا احتلمت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأت الماء فغطت ام سلمۃ تعنی وجہہا وقالت یارسول اللہ او تحتلم المرأۃ قال نعم ترتبت یمینک فبم یشبہہا ولدہا ام سلمہ نے کہا کہ ام سلیم انس کی ماں حضرت کی خدمت مین آئی اور کہا یارسول اللہ مقرر اللہ تعالی حیا نہین کرتا ہی بیان حق سے پس مین بھی شرم نہین کرتی ہون سوال کرنے سے آیا عورت پر غسل ہی جب اسکو احتلام ہو - حضرت نے فرمایا کہ ہان عورت پر غسل آتا ہی جب وہ منی دیکھے یعنے اس سے منی ظاہر ہووے - پس بسبب شرم کے ام سلمہ نے اپنے منہہ کو ڈہانپ لیا - یہہ قول زینب کا ہی - پھر ام سلمہ نے کہا یارسول اللہ کیا عورت بھی احتلام کرتی ہی کیا خواب مین اس سے منی ظاہر ہوتی ہی - فرمایا ہان اس سے منی نکلتی ہی - خشک ہووے یا خاک آلودہ ہووے تیرا داہنا ہاتھ - یہہ کلمہ دعا بد کا نہین بلکہ عرب تعجب کے وقت کہا کرتے ہین پر اسکی حقیقت معنی مراد نہین رکھتے ہین - بلکہ بیان یہہ مراد ہی کہ ای ام سلمہ تیرے سے عجب ہی کہ اس طرح پوچھتی ہی - اور اپنی فراست سے ادراک نہین کرتی ہی کہ عورت کو بھی منی ہوتی ہی جسسے مشابہ ہو اگر عورت کو منی نہو پھر کس سبب سے اسکا بچہ اسکے مشابہ ہوتا ہی **ف** مسلم کی روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأۃ رقیق اصفر فمن ایہما علا او سبق یکون منہ الشبہ یعنے فرمایا کہ مرد کی منی سخت اور سفید رہتی ہی - اور عورت کی پتلی اور زرد - پس جو منی کہ اوپر آوے یا غالب ہووے یا رحم مین زیادہ پہنچے بچے اسکے مشابہ ہوتا ہی - یہی سبب ہی کہ بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہی کبھی ماں کے - حضرت جب مدینہ مین تشریف لائے عبد اللہ بن سلام تین دن سے سوا

پہ ہیبت کے سوا کوئی جواب نہ دے سکے۔ حضرت کی خدمت میں آگے جو کئے تھے اُسے یہ بھی ایک سوال تھا کہ بچہ کبھی ماں کا کبھی باپ کا مشابہ ہونیکا کیا سبب ہی۔ جب حضرت نے جواب اصواب دئے وہ ایمان سے مشرف ہوا اسکا بیان مفصل یہ پیغمبر جہان اسیر کے جو تھے رسالہ میں لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھ لیں **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ مِنَ الشَّجَرَةِ شَجَرَةً لَا یَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِیَ مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَادِیَةِ وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاسْتَحْیَیْتُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ النَّخْلَةُ یہ حدیث یہاں تک مع ترجمہ کے گذری ہی اسلئے مکرر ترجمہ نہ لکھا گیا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَحَدَّثْتُ اَبِیْ بِمَا وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ فَقَالَ لَاَنْ تَکُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَکُوْنَ لِیْ کَذَا وَکَذَا عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے بیان کیا اپنے والد ماجد سے وہ چیز جو میری خاطر میں گذری تھی تو اسکے فرمایا ہر آینہ تو اسکا بیان کرنا میرے پاس دوست تر تھا اسسے کہ ہو میرے واسطے چنان وچنین کہتے ہیں کہ یہ کنایہ ہی شتران سرخ موسے جو عرب کے عزیز تر ہیں۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے ساتھ یہ ہی کہ حضرت عمر کا قول اس بات پر اشارہ کرتا ہی کہ علم سیکھنے کے باہیں شرم نہ کیا چاہیے۔ اپنے فرزند سے حضور نہ ہونیکی بہ سبب اسکے وہ فضیلت جو فوت ہوئی اُسپر تاسف کیا۔ اگر کم عمری کے بسبب شرم کریں تو اس مجلس میں کسی بزرگ سے کہنا تھا وہ حضرت سے عرض کرتا۔ **باب** مَنِ اسْتَحْیَا فَاَمَرَ غَیْرَهٗ یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ آپ حیا کیا اور دوسرے کو حکم کیا تا سوال کرے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ اَنْ یَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ میں بہت مذی والا تھا۔ مذی فتح میم وسکون معجمہ سے اس پانی کو کہتے ہیں جو وقت ملاعبہ نکلتا ہی۔ پس میں نے مقداد کو حکم کیا کہ حضرت سے سوال کرے سو اسنے سوال کیا تو فرمایا کہ وہ موجب وضو کا ہی غسل کا۔ **باب** ذِکْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْیَا فِی الْمَسْجِدِ **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَیْنَ تَاْمُرُنَا اَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَیُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ لَمْ اَفْقَهْ هٰذِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک مرد مسجد میں کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ کس جگہ سے حکم فرماتے ہیں کہ ہم احرام کریں احرام کے ساتھ آواز بلند کرنیکو کہتے ہیں مراد میقات سے احرام حج کے ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے۔ اور ابن عمر نے کہا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حضرت کا حکم ہوا کہ اہل یمن موضع یلملم سے احرام باندھیں۔ اور ابن عمر کہتے تھے کہ میں یہ بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں جانتا ہوں **باب** مَنْ اَجَابَ السَّائِلَ اَکْثَرَ مِمَّا سَاَلَهٗ یہ باب اس شخص کے بیان میں ہی کہ جواب پاسائل کو اس سے زیادہ جو اسنے پوچھا **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ الْقَمِیْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَاِنْ لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا حَتّٰی یَکُوْنَا تَحْتَ الْکَعْبَیْنِ یعنے جیسا کہ ابی ذئب نے نافع سے روایت کی اور اسنے ابن عمر سے۔ اسیطرح روایت کی زہری نے سالم سے اور وہ سالم اور سالم ابن عمر سے کہ تحقیق ایک مرد حضرت سے سوال کیا اس چیز سے کہ احرام باندھا ہوا شخص اسکو پہنے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ نہ پہنے پیرہن اور نہ دستار اور نہ ازار رسی ہوئی اور نہ دراز توپی کہ صدر اسلام میں متعارف تھی اور نہ وہ کپڑا کہ ورس یا زعفران کا رنگ دیا ہو۔ اگر احرام والا نعلین نپاوے تو چاہیئے کہ ہر دو موزے پہن لے یہاں تک کہ پہنچے وے موزے ٹخنوں کے نیچے تک۔ کعب اس ہڈی کو کہتے ہیں جو پاؤں کے اوپر ہو۔ تم کتاب العلم بعون اللہ تعالیٰ

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوضوء

جاننا چاہئے کہ اس کتاب کا مولف امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس کتاب کی بناوٹی کی حدیثوں سے کی جو مادہ ہی احکام دینی کا۔ اسکے بعد ایمان کی حدیثیں لائے جو اصل ہیں جمیع احکام کے اسکے بعد علم کی حدیثیں لائے احکام اسکے ساتھ وابستہ ہیں۔ پھر احکام و عبادات کا بیان آغاز کیا۔ اور تقدیم کی نماز کی سب عبادات پر جو افضل ہی سب طاعات و عبادات سے اور تقدیم کی احادیث طہارت کی نماز پر جو اعظم شروط نماز ہی۔ اور شروط مقدم ہی مشروط پر **باب** ماجاء فی قول اللہ عز وجل یہ باب بیان ہی اس چیز کے ہی جو قول اللہ عزوجل کے وارد ہی وہ یہ ہی اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ جسوقت کہ قصد کرو تم نماز کی طرف پس دھوؤ تم موہوں کو تمہارے اور ہاتھوں کو تمہارے کہنیوں تک اور مسح کرو تم سروں کو تمہارے اور دھوؤ تم پاؤں کو تمہارے ٹخنوں تک۔ کہنی کا ہاڑ بھی دھونے میں داخل ہی یہ بات اجماع سے اور حضرت کے فعل سے ثبوت کو پہنچی۔ اور ظاہر آیت سے مسح تمام سر کا معلوم ہوتا ہی۔ یہی ہی مذہب امام مالک کا اور پاؤں کا مسح فرض ہونا حدیث صحیح اور حضرت کے فعل صریح سے ثابت ہوا۔ اور پاؤں کا دھونا اگرچہ آیت میں متعین نہیں لاکن اجماع صحابہ سے معلوم ہوا۔ **ف** شرح سفر السعادت میں لائے ہیں کہ تمام سر کا مسح کرنا امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے پاس سنت ہی۔ اور پاؤں کا مسح امام ابوحنیفہ کے پاس فرض ہی۔ اور ایک روایت سے تین انگل کے مقدار کافی ہی۔ اور امام شافعی کے پاس مسح سر کی ادنی فرضیت ادا ہونے کے لئے چاہئے کہ جس مسح کا نام اسکے اگرچہ تین جہا بال بلکہ ایک بال بھی ہو۔ اور امام احمد کا مذہب انکے عامۂ اصحاب کی روایت سے موافق مذہب امام مالک کے ہی۔ اور ایک روایت سے موافق مذہب امام شافعی کے۔ اور ایک روایت سے موافق مذہب امام اعظم کے۔ اور ایک روایت سے اکثر سر اور ایک روایت سے عورتوں کو تھوڑے سر کا اور مردوں کو سارے سر کا مسح آیا ہی اور اصل مسح کے معنے پھیرنا ہاتھ کا سر پر پھیرنا ہی وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَبَیَّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَرْضَ الْوُضُوْءِ مَرَّۃً مَرَّۃً وَتَوَضَّاَ اَیْضًا مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا اور عبداللہ یعنے امام بخاری نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا کہ مقرر وضو میں فرض ایک ایک بار دھونا ہی اور حضرت نے وضو کیا اور اعضاء مبارک دو دو اور تین تین بار دھوئے یعنے سنیت دو دو تین تین بار کی حضرت کے فعل سے معلوم ہوئی وَلَمْ یَزِدْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَکَرِہَ اَھْلُ الْعِلْمِ الْاِسْرَافَ فِیْہِ وَاَنْ یُّجَاوِزُوْا فِعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور مکروہ رکھا ہی اہل شریعت نے اسراف کو وضو میں اور تجاوز کرنا حضرت کے فعل سے کہ تین بار سے زیادہ دھوویں **باب** لَا یُقْبَلُ صَلٰوۃُ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ یہ باب اس بیان میں ہی کہ نماز نہیں قبول کی جاتی ہی بغیر طہارت کے۔ اور طہور ضم طا جملہ سے مصدر کے معنے میں ہی اور وضوء غسل کو عام ہی اور فتح طا سے اس پانی کو کہتے ہیں کہ جس سے طہارت کریں **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّاَ ہمام سے مروی ہی کہ مقرر اسنے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قبول کی جاتی ہی نماز اس شخص کی کہ جسکا وضو ٹوٹا ہو یہاں تک پھر وضو کرے قَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ شہر حضرموت والوں سے ایک مرد نے کہا ای ابوہریرۃ وہ حدیث کیا ہی تو کہا کہ وہ ایک بار ہی ساقط آواز کے یا بغیر آواز کے۔ **باب** فَضْلِ الْوُضُوْءِ وَالْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ یہ باب اس بیان میں ہی جو وضو کی فضیلت اور اجر و ثواب میں مذکور ہی۔ اور اس بیان میں جو آثار وضو سے چہرے روشن اور نورانی ہوویں گے **حدثنا** یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ نُعَیْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِیْتُ مَعَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی ظَھْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّاَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ مجھ سے مروی ہی کہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پشت مسجد پر چلا تھا پس ابوہریرہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ مقرر میری

امت قیامت کے دن بلائی جاویگی جس حال مین کہ انکے منہ اور ہاتھ پاؤن روشن اور نورانی رہینگے آثار وضوء سے۔ غر بضم غین معجمہ وتشدید راء جمع اغر کا بمعنے اس گھوڑے کے کہ پیشانی اسکی سفید ہو۔ اور محجل بضم میم وفتح حاء مہملہ وجیم اس گھوڑے کو کہتے ہین کہ دست و پا اسکے سفید ہین فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ جو شخص کو طاقت رکھتا ہی کہ اپنے غرے کو دراز کرے تو چاہئے کہ کرلے۔ یہان فقط غرے پر اکتفا فرمایا کیونکہ وہ اشرف اعضا ہی اور پہلے نظر اسی پر پڑتی ہی۔ اور کرمانی رح سے نقل کیا ہی کہ غرہ کا اطلاق ہاتھ پر بھی کرتے ہین۔ اور مسلم کی روایت مین غرہ اور تحجیل ہر دو مذکور ہین درازی غرہ اور تحجیل کی یہ ہی کہ اعضا کے دھونے مین حد مفروض سے تھوڑا بڑھ جاوے منہ کے اور ہاتھ پاؤن کے دھونے مین ایسا ہی ثابت ہوا ہی فعل سے حضرت کے اور فعل سے ابوہریرہ کے۔ اور ابن ابی شیبہ باسناد حسن سے ابن عمر سے بھی لایا ہی اور علما کا عمل اور فتوے حنفیہ اور شافعیہ کے یہی پر ہی۔ پس رد ہوا قول اس شخص کا جو کہا کہ علما کا اتفاق کیا ہی اسپر کہ حد مفروض سے تجاوز کرنا مستحب نہین۔ اور وہ جو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ فَمَنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ یعنے جسنے زیادہ کیا یا کم کیا پس برا کیا اور ظلم کیا سو یہہ عدد مسنون سے کم و زاید کرنے سے مراد ہی جیسا کہ سوق حدیث سے معلوم ہوتا ہی **باب** لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو کا اعادہ نکرے بسبب شک اور تردد کے جب تک حدث کا یقین نہو **حدثنا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ زہری نے سعید بن مسیب سے اور عباد بن تمیم بن برید انصاری سے حدیث کی۔ اور عباد اپنے چچا عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری سے لایا ہی کہ عبداللہ بن زید نے حضرت کے جناب مین اس مرد کا شکوہ کیا کہ وہ سمجھتا ہی کہ مقرر نماز مین ایک چیز کو پاتا ہی یعنے اسکو اسبات کا شبہہ ہوتا ہی کہ دبر سے باؤ نکلا فَقَالَ لَا يَنْفَتِلُ اَوْ لَا يَنْصَرِفُ فرمایا لا ینفتل او لا ینصرف یہہ راوی کا شک ہی کہ ان ہر دو سے کونسا لفظ فرمایا ہر دو کے ایک ہی معنے ہین یعنے نماز سے نہ پھرے حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا جب تک کہ سنے آواز کو یا پاوے بو کو۔ یعنے جب تک بادکا سرا شخص نہو وضو توڑتا نہین۔ اور یہہ بات باعتبار غالبیت کے ہی۔ ورنہ یقین پر ہی اگرچہ کوئی بو سونگھے اور آواز سننے سے عاجر رہے جب باور نہ ہوا اسکو یقین ہو جاوے وضو توڑتا ہی جبتک یقین نہو شک سے زایل ہوتا نہین **باب** التَّخْفِيْفِ فِي الْوُضُوْءِ یہہ باب جواز تخفیف مین ہی وضو کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ صَلّٰى وَرُبَّمَا قَالَ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ابن عباس سے روایت ہی کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب فرمایا اپنے پہلو پر یہان تک خراٹے کا آواز آپ سے آنے لگا یعنے سونے والے سے جو دم لینے کی آواز آتی ہی وہ آواز آنے لگی۔ پھر اٹھ کے نماز پڑہی ح **ثم حدثنا** بہ سفیان مرة بعد مرة عن عمرو عن کریب عن ابن عباس پھر علی بن عبداللہ نے کہا حدیث کی یعنے اس حدیث کی مجھ سے سفیان نے ایکبار دو بار اور ایکبار کو تا۔ اور عمر سے اور وہ کریب سے اور وہ ابن عباس سے قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے اپنی خالہ میمونہ کے گھر ایک شب خواب کیا سو دیکھا کہ حضرت نے شب سے قیام کیا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فنام یعنے پھر خواب کیا قاضی عیاض نے اسی روایت کی تصویب کی اس رد سے کہ اسکے بعد واقع ہوا کہ فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا اس جملہ مذکورہ شب ہی حضرت اٹھے پھر وضو فرمایا ایک مشک سے جو لٹکا ہوا تھا وضو سبک یخففہ عمرو ویقللہ عمرو کبھی صیغہ تخفیف سے ادا کرتے اور کبھی صیغہ تقلیل سے وَقَامَ يُصَلِّيْ اور کھڑا ہوا نماز پڑہنے فَتَوَضَّاْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ پس مین نے وضو کیا جیسا کہ حضرت نے وضو فرمایا۔ پھر مین آیا اور حضرت کے بائین طرف کھڑا رہا اور کبھی سفیان داہنے طرف کہتا تھا فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ پھر حضرت نے مجھ کو پھیر دیا اور اپنے داہنے طرف کھڑا کیا۔ پھر نماز تہجد پڑہے جسقدر کہ چاہا اللہ نے۔ پھر لیٹے اور خواب کیا یہان تک کہ دم لئے ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ پھر آپ پاس مؤذن آیا اور نماز کے لئے ندا کی پس آپ اسکے ساتھ نماز کے لئے قیام کیا اور نماز پڑہی حالانکہ وضو نہین کیا۔ شبید کے قُلْنَا لِعَمْرٍو اِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ سفیان کہتے ہین کہ مین نے عمرو سے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ مقرر حضرت کے چشم مبارک سوتے ہین اور دل نہین سوتا ہی قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ عمرو نے کہا مین نے عبیداللہ بن عمیر سے سنا ہی کہتا تھا

خواب انبیا کا وحی ہی لیعنے جو کہ خواب مین دیکھتے ہین حکم وحی کا رکھتا ہی ثُمَّ قَرَاَ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ پھر یہہ آیت پڑہی جو ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند اسمعیل علیہ السلام سے کہی مقرر ہین نے خواب مین دیکھا کہ تجھکو ذبح کرتا ہون تب عمر نے قول سفیان کی تصویب کی جو اسنے کہا کہ حضرت کی آنکھ سوتی ہین دل اور اس حدیث کی تائید کی کہ انبیا کا خواب وحی ہی جیسا کہ مسلم نے اپنی صحیح مین مرفوعًا لایا کہ پیغمبرون کا خواب حکم وحی کا رکھتا ہی۔ اسی واسطے خواب مین جو دیکھتے ہین حکم وحی کا کرتے ہین اور اس حدیث کی تائید کی آیت مذکور سے بھی یعنے اگر خواب انبیا کا حکم وحی کا نہ رکھے پھر ابراہیم علیہ السلام کسطرح اسکے عامل ہوے اور اپنے فرزند کے ذبح پر قیام کیا۔ اور خواب کی تعبیر نکلی جیسا کہ اور خوابون کی تعبیر کیا کرتے ہین **باب** اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ یہہ باب بیان مین تمام اور کامل کرنے وضو کے ہی۔ ظاہر تمام کرنے سے وضو کے یہی ہی کہ اعضا منہ ہاتھ پانون جو خشک رہ گئے ہون اگرچہ ایکبار دہوے۔ اور اگر اسباغ کو تین بار دہونے پر حمل کرین تو بھی درست ہین جیسا کہ ایک حدیث مین اسکا بھی اشارہ آیا ہی وَقَالَ عُمَرُ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ الْاِنْقَاءُ اور ابن عمر کہتے ہین کہ اسباغ پاکیزہ کرنے کے معنے ہین کہ اسکو پاکیزگی لازم ہی۔ امام قسطلانی نے کہا کہ ابن منذر نے سند صحیح سے لایا کہ ابن عمر اپنے پاؤن کو سات بار دہوتے ظاہر یہہ مبالغہ ہی پاکی مین اور یہان اشکال لاتے ہین اس حدیث سے جو گذری ہی کہ تین بار سے زیادہ کرنا ظلم و تعدی ہی اور جواب دیتے ہین کہ ظلم و تعدی اس شخص کے حق مین ہی جو تین بار کو سنت نجانے اگر اسکو سنت سمجھے اور زیادہ دہوے وضو پر وضو اور نور علی نور کے قبیل سے ہوگا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ اسامہ سے مروی ہی کہ تحقیق ابن عباس نے سنا کہ اسامہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے پھر جب پہار کے درے پر پہنچے اونٹ سے اترے اور پیشاب سے فارغ ہونے پھر وضو کیا پر اسکو تمام نہ کیا یعنے ہر عضو ایکبار دہویا۔ اسامہ کہتے ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ارادہ نماز کا رکھتے ہو۔ فرمایا نماز تیرے آگے ہی پھر سوار ہوے جب مزدلفہ مین آئے مرکب سے اترے اور وضو کیا پورا وضو۔ پھر اذان اور اقامت کہی گئی پھر نماز شام ادا کی۔ پھر ہر شخص نے اونٹ کو اپنی منزل مین بٹھلایا۔ پھر نماز عشا کی اذان و اقامت کہی گئی پھر عشا ادا کی۔ اور مغرب و عشا کے درمیان اور کوئی نماز نہ پڑہی اور حضرت ظہر و عصر عرفات مین اور مغرب و عشا مزدلفہ مین جمع کئے اور اس جمع پر سب علما کا اتفاق ہی حنفیہ کے پاس اسکے سوا کسی سفر مین بھی جمع ثبوت کو نہ پہنچا۔ اور یہہ مبحث انشاء اللہ تعالی حج کے باب مین شرح و بسط سے معلوم ہوگا **باب** غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ یہہ باب بیان مین منہ اور دونو ہاتھ ایک کف پانی سے دہونے کے ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ بِلَالٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ مقرا ابن عباس نے وضو کیا تفصیل اسکی یہہ ہی کہ دہویا اپنے منہ کو۔ منہ کو دہونا تمام منہ دہونے سے مراد ہی کہ مضمضہ و استنشاق کو شامل ہی اب اسکا بیان کرتے ہین اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ پھر ایک کف پانی لیکر منہ و ناک مین داخل کیا پھر ایک چلو پانی لیا اور اسکو ایسا ہی کیا کہ وہ پانی دوسرے ہاتھ مین ڈالا یعنے وہ پانی ہر دو ہاتھ مین لیکر اپنا مبارک منہ دہویا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اس سے اپنا داہنا ہاتھ دہویا پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا بایان ہاتھ دہویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ ظاہر یہہ ہی کہ مسح کے واسطے تازہ پانی نہین لیا ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ الْيُسْرٰى پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پانون پر چھڑکا یہان تک کہ اسکو دہویا پھر اور ایک چلو پانی لیا اس سے اپنا باوان پانون دہویا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ پھر ابن عباس کہنے لگے کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اسیطرح وضو کرتے تھے۔ ظاہر مضمون اس حدیث کا یہہ ہی کہ حضرت نے ہر عضو کو ایک بار ہی دہویا اور ادا فرض پر اکتفا فرمایا جیسا کہ اور حدیثون مین اسکے ساتھ تنصیص واقع ہوی ہی **باب** التَّسْمِيَةِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَعِنْدَ الْاِفْرَاغِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بسم اللہ کہنا اور خدا تعالی کا نام پاک لینا ہر حال مین بلکہ جماع کے وقت بھی مستحب ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا جریر
عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رض یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال
بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا ابن عباس سے مروی ہی کہ وہ پہنچاتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک - سو کہا اگر مقرر
تمہارے سے کوئی جبوقت کہ اپنی عورت کے پاس آوے یعنے قصد جماع کی تو یہہ عا پڑہے کہ اسکا مضمون یہہ ہی کہ مین یہہ کام کرتا ہون جس حال مین خدا عزوجل کے نام بزرگ سے برکت
دہونڈہتا ہون یا اللہ دور رکھ ہمکو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس بچے سے کہ تو روزی کرے فقضی بینھما ولد لم یضرہ اور ٹھہرے درمیان ان دونون کے
فرزند تو ضرر نہ پہنچاوے اسکو شیطان - یعنے شیطان کو اس بچے پر قدرت نہوگی - اسکے آزار اور اغوائے ظاہر و باطن سے وہ فرزند محفوظ رہیگا **ف** امام قسطلانی نے کہا کہ یا اس بچے
کو کبھی آسیب نہوگا یا اسکے عقل و بدن پر شیطان کا صدمہ نہ پہنچیگا یا اسکی ولادت پر طعن نہوگا یا شیطان اسکو کفر مین نہ ڈالیگا - اور ابن حجر نے تہذیب الآثار مین مجاہد سے
نقل کی ہی کہ کہا جسنے عند الجماع بسم اللہ کہکے شیطان اسکے حلیل پر حاوی ہوتا ہی اور اسکے ساتھ آپ بھی جماع کرتا ہی اسبات پر یہہ آیت اشارہ کرتی ہی الم نطفۃ تمنی تمنی
قبلہم ولا جان انتہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا نام بزرگ جماع کے وقت لینا جایز ہی تو ر حالات مین بھی روا خصوصا مضمون مین بطریق اولی روا ہوگا یہہ تقریر
جو ہم نے کی مناسب اس حدیث کے اور تمام ترجمہ باب کے اور کتاب الوضو کے موضوع ہوئی **باب** ما یقول عند الخلاء یہہ باب بیان مین اس چیز کے ہی کہ کہون
قضاء حاجت کے لئے جانے کے وقت کیا کیا چاہئے - خلا خلوت کے معنے مین ہی - اسکو خلا اس لئے کہتے ہین کہ آدمی وہان تنہا ہوتا ہی اور لوگ سے خلوت لیتا ہی **حدثنا**
آدم قال حدثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء قال عبد العزیز
کہا کہ مین نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا مین تشریف لاتے یہہ کلمات کہا کرتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
یعنے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے شیاطین کے مردون و عورتون سے خبث خا مجمہ و با موحدہ سے مروی ہی اور مضموم جمیع خبیث کا ہی - اور خبائث من خبیثۃ کا تا
ابن عرعرۃ عن شعبۃ وقال غندر عن شعبۃ اذا اتی الخلاء وقال موسی عن حماد اذا دخل مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ متابعت کی ہی آدم کی ان
عرعرہ نے کہ وہ بھی شعبہ سے نقل کی ہی اور کہا غندر نے جو شعبہ ہی کہ اذا دخل الخلاء کے بدل اذا اتی الخلاء کہا یعنے جب آوے بیت الخلا کو تو یہہ کلمات کہا کرتے
وقال موسی عن حماد اذا دخل اور موسی نے حماد سے نقل کی اذا دخل پس صیغہ اذا دخل جو حماد کی روایت مین ہی موافق آدم کی روایت کے پر جو شعبہ سے
سنا ہی یہہ حماد قدس سرہ ابدال کرام سے تھے - کہتے ہین کہ اسنے ستر عورتین تک نکاح کین پر کسی سے اولاد نہوئی - کسی نے کہا بدال سے اولاد نہین ہوتی ہی انکا بدل نہین
مگر ابدال سے وقال سعید بن زید حدثنا عبد العزیز اذا اراد ان یدخل اور سعید بن زید نے کہا کہ جب بیت الخلا مین داخل ہونیکا ارادہ کرتے تب
یہہ کلمات کہتے یعنے بیت الخلا مین داخل ہونے کے آگے ہی کہا کرتے - مناسبت اسباب کی اور دوسرے ابواب کی جو خلا کے بیان مین عقد کئے گئے ہین کتاب الوضو کے ساتھہ
اسواسطے ہی کہ خلا اور وہ جو اسکے ساتھہ متعلق ہون وہ سب مقدمہ ہی وضو کا **باب** وضع الماء عند الخلاء یہہ باب پانی رکھنے مین ہی بیت الخلا
کو جانے کے وقت تا استعمال کرے اسکو وضو کرنے والا وہان سے نکلے بعد **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ھاشم بن القاسم قال حدثنا ورقاء
عن عبید اللہ بن ابی زید عن ابن عباس رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل الخلاء فوضعت لہ وضوء قال من وضع ھذا فاخبر فقال اللھم فقھہ فی الدین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلا مین تشریف لائے مین آپکے واسطے
وہان وضو کا پانی لا رکھا - سو پوچھا کہ یہہ پانی کسنے رکھا - پس خبر دئے گئے کہ ابن عباس نے رکھا - پس فرمایا اللہ اسکو عالم کیجے دین مین - ام المومنین میمونہ رضی اللہ
عنہا جو ابن عباس کے خالہ تھین انہین نے حضرت کو خبر دی کہ یہہ پانی وہ رکھا ہی - اسوقت ابن عباس کی کم عمری تھی - وہ کام اس عمر مین جو اسسے ہوا انکی فہم و دانش پر
دلالت کرتا ہی - پس انکے حق مین حضرت نے یہہ دعا کی کہ انکی دانش صرف علوم دینی مین ہووے **باب** لا یستقبل القبلۃ بغائط او بول الا
عند البناء جدارا او نحوہ یہہ باب تنوین کے ساتھہ آیا ہی کہ قبلہ کیطرف منہہ نکرے قضاء حاجت کے وقت پاخانہ ہو یا پیشاب - مگر جسوقت کہ پردہ ہو
عمارت و دیوار کا یا مانند اسکے **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنی الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب

الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولھا ظھرہ شرقوا او غربوا ابو ایوب کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے سے کوئی بیت الخلا کو آئے تو قبلہ کی طرف منہہ کرے اور پیٹھہ نکرے یا قبلہ کو مقابل پیٹھہ کے نکرے خواہ منہہ مشرق کے طرف کرین یا مغرب کے طرف یہہ خطاب اہل مدینہ کے طرف ہی کہ انکا قبلہ جنوب کی طرف ہی - مقصود یہی ہی کہ منہہ اور پیٹھہ قبلے کی جانب نہو - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین جو نہی عام ہی تخصیص صحرا کے ساتھہ نہین - اسی سے اخذ کیا ہی امام ابو حنیفہ اور مجاہد اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری اور ایک روایت سے امام احمد نے بھی رحمہم اللہ تعالی - اور قیاس بھی اسیکے موافق ہی کیونکہ نہی بسبب تعظیم قبلہ کے ہی اور قبلہ قبلہ ہی صحرا مین اور عمارت مین اگر کوئی چیز اپنے اور کعبہ کے درمیان حایل اعتبار کرین صحرا مین بھی کیونکہ بہار اور عمارات حایل ہوینگے باقی کلام حدیث لاحق مین آویگا - مؤلف علیہ الرحمہ نے عنوان مین نہی کی تخصیص صحرا مین کی - اور جو حدیث کہ اسکے ثبوت مین لائی وہ عام ہی

باب مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ یہہ باب جواز فعل مین اس شخص کے ہی کہ قضاے حاجت دو اینٹ پر بیٹھکے کرے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے تھے تحقیق کہ لوگ کہتے ہین جبکہ تو بیٹھے اپنی قضاے حاجت پر تو منہہ مت کر قبلہ کی طرف اور نہ بیت المقدس کے طرف - مراد قبلہ سے جو کہ مقابلہ مین بیت المقدس کے واقع ہوا وہ کعبہ ہی جیسا کہ اسی ابن عمر کی حدیث کو دوسری روایت سے باب التبرز فی البیوت مین لایا ہی کہ

يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ یعنے قضا کرین حاجت اپنی بیٹھے کئے ہوے قبلہ کی طرف رخ کئے شام کی طرف

مقصود ابن عمر کا وہی ہی جو قول بعض لوگون کا ہی جو کہتے ہین کہ قضاے حاجت کے وقت بیت المقدس کے طرف منہہ نکرے - اور جو دلیل کہ حضرت کے فعل سے لائے ہین صریح اسی مین ہی - پس معارض حدیث سابق کی نہین - اور جایز رکھنے مین ابن عمر کے استقبال قبلہ کا لازم آتا نہین - فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدْ رَقِيتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ پس عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ تحقیق مین نے ایک دن اپنے گھر کی چھاری پر چڑھا سو حضرت کو دیکھا دو اینٹ پر بیٹھے ہوے بیت المقدس کے طرف منہہ کئے ہوے اپنے قضاے حاجت کے لئے

وَقَالَ لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ عَلَى أَوْرَاكِهِمْ ابن عمر نے واسع سے کہا شاید کہ تو ان لوگون سے ہی جو اپنے زانون پر نماز پڑہتے ہین سجدے کے وقت یعنے سینہ کو سجدے مین زانون سے لگاتے ہین - ابن عمر کا مقصود اس قول سے واسع کی تجہیل ہی سنت سے یعنے جو کوئی سنت مشہورہ سے آگاہ نہین ہی وہ قضاے حاجت کی سنت بھی نہین جانتا ہی اور استقبال قبلہ اور بیت المقدس مین فرق نہین کرتا ہی

فَقُلْتُ لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ پس واسع نے کہا کہ مین جواب مین کہا کہ واللہ مین نہین جانتا ہون کہ مین اس فرق سے ہون یا نہ ہون یا نہین جانتا ہون استقبال بیت المقدس کی سنت کو

قَالَ مَالِكٌ يَعْنِي الَّذِي يُصَلِّي وَلَا يَرْفَعُ عَنِ الْأَرْضِ يَسْجُدُ وَهُوَ لَاصِقٌ بِالْأَرْضِ یعنے زانو پر نماز پڑہنے والے کا بیان امام مالک نے اسطرح کیا ہی کہ وہ یون نماز پڑہتا ہی کہ اسکا سینہ و شکم زمین سے اٹھتا ہوا نہین رہتا ہی بلکہ وہ سجدہ کرتا ہی تو زمین سے لگا ہوا رہتا ہی

ف اس مسئلہ مین ائمہ کا اختلاف ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین بول و براز کے وقت قبلہ کے طرف منہہ یا پیٹھہ کرنا حرام ہی - اور امام شافعی کے پاس صحرا مین حرام ہی نہ گھرونمین ہر دو طرف علماے صحابہ و تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت ہی - اور امام احمد کی ایک روایت سے قبلہ کی طرف پیٹھہ کرنے مین رخصت ہی نہ منہہ کرنے مین - اور ثمنی نے ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت قبلہ کی طرف پیٹھہ کرنیکی عدم کراہت مین بھی لایا ہی - اور کہا کہ غفلت سے قبلہ کے طرف منہہ کیا تھا ناگاہ یاد آیا یا اطلاع ہوئی تو جلد پھر جاوے - امام ابو حنیفہ کی دلیل وہی حدیث نہی جو نہی مین گذری وہ حدیث مطلق ہی نہی شہر و جنگل کا کچھ قید نہین مذکور نہین اور نہی کی حدیث صحابہ کی ایک جماعت کثیر روایت کی ہی - اور نہی کی علت جہت قبلہ کی تعظیم و حرمت ہی سباب مین گھر اور جنگل ہر دو برابر ہین جیسا کہ اُس طرف تھوکنا اور پاؤن دراز کرنا ہر جگہہ منع ہی اور حدیث ابن عمر کا جواب یہہ ہی کہ شاید انکا دیکھنا آگے نہی کے ہوگا - اور اگر معلوم ہو کہ بعد نہی کے ہی شاید کہ حضرت قضاے حاجت کے وقت قبلہ کی جہت سے تھوڑا پھر کے تشریف رکھے ہونگے - پر ابن عمر نے اسکو نہین پایا اور اس مین تعمق سے نظر نہ کی - اور وہ مقام بھی تحقیق و تعمق کا نہین تھا - اور مشکوۃ کی شرح عربی مین کلام اس سے زیادہ کیا ہی واللہ اعلم انتہی

مترجم کہتا ہی کہ اس مسئلہ مین اگرچہ ائمہ کا اختلاف ہی لاکن احتیاط مذہب مین امام اعظم کے ہی حتی المقدور احتیاط ضرور

باب

النساء الی البراز ہو باب عورات کا قضائے حاجت کے لئے گھر سے باہر نکلنے کے بیان میں ہی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن یخرجن باللیل اذا تمرسن الی المناصع وہی صعید افیح فکان عمر یقول للنبی صلی اللہ علیہ وسلم احجب نساءک فلم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ حضرت کی بی بیاں رات کے وقت گھروں سے نکلتے تھیں جبکہ قضائے حاجت کریں یعنے قضائے حاجت کے لئے طرف مناصع کے نکلیں وہ ایک میدان فراخ اور کشادہ تھا بقیع کے برابر ہی۔ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت سے عرض کرتے تھے کہ آپ کے بی بیوں کو پردہ کیجئے۔ اگر چہ اس وقت حکم گوشہ کا نہیں آیا تھا۔ لاکن عمر فاروق حضرت کے ازواج مطہرات کی عزت و شرافت پر نظر کرتے اسطرح عرض کرتے تھے۔ اور حضرت ان کے کہے موافق عمل کرتے تھے جسکو آیہ حجاب کی وحی کے مستعد ہوئے۔ **خرجت** سودۃ بنت زمعۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من اللیال عشاء وکانت امرأۃ طویلۃ فنادا ہا عمر الا قد عرفناک یا سودۃ حرصا علی ان ینزل الحجاب فانزل اللہ الحجاب اور سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا جو حضرت کی بی بی تھیں راتوں سے ایک رات عشا کے وقت گھر سے نکلیں اور وہ بی بی دراز قد تھیں پس عمر فاروق نے ندا کی کہ آگاہ ہوای سودہ ہمکو ہمارے چھپا نہیں رہی اور وہ بی بی جاہل اور بیوقوف تھیں عمر فاروق کا یہ کہنا حجاب کا حکم نازل ہونے کے لئے باعث ہوا۔ پس اللہ تعالی نے آیت حجاب نازل کی جو سورۃ احزاب میں آئی ہی یہ قصہ اس گیارہ واقعوں سے ہی جو حضرت عمر کی رائے کے موافق آیات قرآن شریف نازل ہوئیں۔ **حدثنا** ذکریا قال حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قد اذن لکن ان تخرجن فی حاجتکن قال ہشام یعنی البراز بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے اجازت ہوئی ہی کہ اپنی حاجت کے لئے باہر نکلیں ہشام نے کہا حاجت سے مراد قضاحاجت کے جانا ہی۔ سو وہی حدیث سابق ہے معلوم ہوئی کہ یہ باب اگلے تھا۔ اس حدیث کا تتمہ جو کتاب تفسیر میں آویگا یہیں سے لکھا ہی کہ آیت حجاب کے بعد سودہ ایک شب ام المومنین بی بی عائشہ کے پاس گئیں عمر فاروق نے دیکھ کے کہا کہ ای سودہ میں تو پہچانا۔ بی بی نے حضور میں اس کا شکوہ کیا۔ **باب التبرز فی البیوت** یہ باب بیان میں قضائے حاجت کرنے کے ہی **حدثنا** ابو عاصم عن عبد اللہ عن محمد بن یحیی بن حبان عن عمہ واسع بن حبان عن عبد اللہ بن عمر قال لقد ظہرت لنا حاجتی فرأیت رسول اللہ یقضی مسند بن ابی شیبہ سری ایک حاجت کے لئے چڑھا۔ پس دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قضاحاجت کے لئے پشت بام کعبہ قبلہ کی طرف اور منہ شام کی جانب کئے بیٹھے تھے۔ کلمہ عسی شک کے مقابل پر ہی اگر منہ طرف قبلہ کے کریں تو منہ شام کی طرف ہوتی ہی۔ اور اگر منہ قبلہ کی طرف کریں منہ شام کی جانب ہوتا ہی شام ہی طرف بیت المقدس کے **حدثنا** یعقوب ابن ابراہیم قال حدثنا ہشیم قال اخبرنا یزید بن ابی زیاد عن محمد بن یحیی بن حبان عن واسع بن حبان اخبرہ ان عبد اللہ بن عمر اخبرہ انہ قد ظہرت ذات یوم علی ظہر بیتنا فرأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعدا علی لبنتین مستقبل بیت المقدس **باب الاستنجاء بالماء** یہ باب بیان میں قضاحاجت کے بعد پانی سے آبدست کرنے کے ہی **حدثنا** ابو الولید ہشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبۃ عن ابی معاذ واسمہ عطاء بن ابی میمونۃ قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج لحاجتہ اجیئ انا وغلام منا ومعنا اداوۃ من ماء یعنی یستنجی بالماء انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہتے تھے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاحاجت کے لئے نکلتے تھے میں اور ایک لڑکا آپ کے ہمراہ رہتے تھے مراد محمد اللہ ہشام ہی اور ہمارے ساتھ ایک ظرف چرمی پانی سے بھرا ہوا رہتا۔ اس سے طہارت کرتے یعنی استنجا کرتے یہ حدیث دلیل علما کاہی جو راوی انس کا ہی اور یعنے کہتے ہیں کہ قول ہشام کا ہی جو شیخ مولف علیہ الرحمۃ کا ہی **باب** من حمل معہ الماء لطہورہ یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ لیتا جاوے پانی اسکے واسطے اسکی طہارت

ے۔ یہ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالطَّهُوْرِ وَالْوِسَادَةِ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا آیا تمہارے میں نہیں ہی وہ شخص جو حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کے ان خدمات پر مقرر تھا جو نعلین شریف اور وضو کا پانی اور وسادہ اٹھایا کرتا تھا۔ یہ کنایہ ہی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ان خدمتوں سے مشرف اور معتمر تھے۔ یعنے کسی سے نہیں پوچھتے ہو جو تمہارے درمیان موجود ہی بعضے عراق میں۔ اور حضرت کا احوال شریف تحقیق کرنے میں اور وکیل حاضر رکھتے ہو میرے اور اہل شام کے مانند **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ تَبِعْتُهٗ اَنَا وَغُلَامٌ مِنَّا مَعَنَا اِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا **باب** حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ یہ باب بیان اٹھانے چھوٹے نیزے کے ہی ساتھ آب استنجا کے یعنے پانی کے لئے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ انس سے روایت ہی کہ جب حضرت قضاء حاجت کے لئے بیت الخلا میں آتے۔ میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برچھی لئے ہوئے آپ کے پیچھے رہتے ایک چھاگل لیا دوسرا برچھی حضرت اس پانی سے طہارت کرتے **تابعه** النَّضْرُ وَشَاذَانُ عَنْ شُعْبَةَ **العنزة** عَصًا عَلَيْهِ زُجٌّ متابعت کی ہی محمد بن جعفر کی نضر اور شاذان نے شعبہ سے عنزہ وہ عصا ہی جس پر سنان ہو **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات میں اس حدیث کی شرح میں ہی کہ عنزہ عین مہملہ اور نون وزاے معقوطہ سے اس لکڑی کو کہتے ہیں کہ مقدار میں نیزے یا کچھ اس سے بڑھ کر ہوتی ہی اور اسکو سنان لگی رہتی ہی۔ ہندی میں اسکو برچی کہتے ہیں۔ حضرت کی عادت شریف یہ تھی کہ آپ کے خدام ذوی الاحترام برچی لئے ہوئے آپ کے ہمراہ رہتے۔ تا پیشاب کی حاجت ہو تو اس سے زمین نرم کریں۔ یا استنجے کے لئے ڈھیلا زمین سے نکالیں۔ یا نماز کے لئے سترہ بناویں۔ اور حضرت ڈھیلے سے پاکی حاصل ہونے پر پانی سے بھی دھوتے تھے۔ اسمیں تعلیم امت ہی مقصود تھی کہ ڈھیلا لے کے بعد پانی سے دھونا بھی احب و افضل ہی انتہی۔ اور وہابیہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پر ہیز کرو پیشاب سے پس تحقیق وہ اول اس پیر کا ہی کہ حساب میں گرفتار ہوگا بندہ بسبب اسکے قبر میں روایت کی یہ طبرانی نے۔ اور سوا اسکے عمر رضی اللہ عنہ سے ڈھیلا لینا بعد پیشاب کے آیا ہی۔ فعل صحابی کا حجت ہی کہ حضرت نے فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں منقول ہی وہ یہ ہی **ابو بكر** عن يسار بن نمير كان عمر اذا بال مسح ذكره بحائط او جرو لم يمسه ماء۔ اور جو نہ لگاتے اسکو پانی۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ازالۃ الخفا میں لکھتا ہی کہ پر اجماع اہل سنت کا ہوا ہی انتہی **مترجم** کہتا ہی کہ اسمیں ازالۃ الخفا کا جو حوالہ آیا اسکی عبارت یہ ہی اخرج البغوی وغيره وهو من مشاهير الحديث عن عمر قال رانى النبى صلى الله عليه وسلم ابول قائما فقال يا عمر لا تبل قائما۔ ابو بكر عن يسار بن نمير كان عمر اذا بال مسح ذكره بحائط او حجر ولم يمسه ماء۔ قلت اجمع على ذلك علماء اهل السنة وليس فيها حديث مرفوع وانما هو مذهب عمر قياسا على الاستجاء من الغائط اطبق على تقليده العلماء انتہی اور تیسری فصل میں جو ایک حدیث صحیح آئی ہی اسکا ترجمہ یہ ہی۔ روایت ہی ابو ایوب اور جابر اور انس سے کہ جب مسجد قباء والوں کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين یعنے مردان ہیں جو دوست رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاکی کریں اور اللہ دوست رکھتا ہی خوب پاکی کرنیوالوں کو۔ تب حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار تحقیق اللہ نے تمہاری تعریف کی ہی پاکی کے باب میں۔ پس تمہاری طہارت کیا ہی۔ انہوں نے عرض کی کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت سے غسل کرتے ہیں جیسے سب مسلمان کرتے ہیں۔ اور استنجا کرتے ہیں پانی سے یعنے بعد لینے ڈھیلوں کے حضرت نے فرمایا پس وہ یہی ہی پس لازم پکڑو اسکو یعنے انصار ڈھیلوں اور پانی سے استنجا کرتے تھے اسی سبب سے انکی فضیلت میں یہ آیت اتری۔ حضرت نے انکا سبب پوچھ کے فرمایا کہ تم ڈھیلے اور پانی کو جو جمع کرتے ہو اسی لئے اللہ نے تمہاری ثنا کی اسکو لازم کرو۔ روایت کی اسکی ابن ماجہ نے کذا فی مظاہر حق **باب** النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ یہ باب بیان میں منع کرنے استنجا کے ہی داہنے ہاتھ سے **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ ثنا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اجزاء الوضو

الخلاء ولا يمس ذكره بيمينه ولا يتمسح بيمينه ابو قتادہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جبکہ کوئی ایک تمہارے سے پانی یا مانند اسکے کوئی چیز پیوے تو اسکے برتن میں نہ پھونکے یعنے ہمیں دم لیتے اور چھوڑتے ہوئے نہ پیوے اور جب بیت الخلا میں جاوے تو اپنے عضو مخصوص کو سیدھے ہاتھ میں نہ لیوے اور اسکو سیدھے ہاتھ سے نہ چھوئے۔ یہہ ہر دو ہی تنزیہی ہین اور مبالغہ ہی نظافت مین پانی کے ظرف مین دم لینے اور چھوڑنیکی ہی شاید اسواسطے ہی کہ ایک دم بخار معدے سے دم کے ساتھ نکلے یا پھوک پانی مین پڑے تو طبیعت کو نفرت کا سبب ہو پس دم چھوڑنیکی حاجت ہو تو باسن کو منہ سے جدا کرے۔ اور عضو مخصوص کو نہ چھوئے اسواسطے کہ وہ محل نجاست کا ہی اور سیدھا ہاتھ پاک اور شریف چیزون کے استعمال کے لئے موضوع ہی۔ پس اسکی حفاظت ضرور ہی **باب** بالسنون لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال یہہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی۔ نہ پکڑے اپنے عضو مخصوص کو سیدھے ہاتھ سے پیشاب کرنیکی حالت مین **حدثنا** محمد بن يوسف قال نا الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا بال احدكم فلا يأخذن ذكره بيمينه ولا يستنج بيمينه ولا يتنفس في الاناء یعنے جب پیشاب کرے کوئی ایک تمہارے تو نہ پکڑے اپنے سترکو اپنے سیدھے ہاتھ سے اور استنجا کرے اپنے سیدھے ہاتھ سے اور نہ دم دے باسن مین پانی کے **باب** الاستنجاء بالحجارة یہہ باب بیان مین استنجا کرنے کے ہی کلوخ و سنگریزون سے **حدثنا** احمد بن محمد المكي قال نا عمرو بن يحيى بن سعيد بن عمرو المكي عن جده عن ابي هريرة رض قال تبعت النبي صلى الله عليه وسلم وخرج لحاجته وكان لا يلتفت فدنوت منه فقال ابغني احجارا استفض بها او نحوه ولا تاتني بعظم ولا روث فاتيته باحجار بطرف ثيابي فوضعتها الى جنبه واعرضت عنه فلما قضى اتبعه هن ابوہریرہ کہتے ہین کہ مین حضرت کے پیچھے چلا تھا اور حضرت اپنی قضائے حاجت کے لئے نکلے تھے اور حضرت آگے پیچھے نہین دیکھتے تھے۔ پس مین آپکے نزدیک ہوا تو فرمایا کہ میرے واسطے سنگریزے لے آ تا اُنسے طہارت کرون یا اسکے مانند اور کوئی لفظ فرمایا اور نہ لا میرے واسطے ہاڑ یا سرگین۔ پس مین لے آیا آپکے واسطے سنگریزے اپنے کپڑے کے کنارہ مین۔ پھر مین نے ان سنگریزون کو آپ کے پاس رکھا اور آپسے جدا ہوا۔ پھر جب آپنے قضائے حاجت کی ان سنگریزون سے طہارت کی **باب** لا يستنجى بروث یہہ باب سرگین سے استنجا کرنے کے بیان مین ہی **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا زهير عن ابي اسحق قال ليس ابو عبيدة ذكره ولكن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه انه سمع عبد الله يقول اتى النبي صلى الله عليه وسلم الغائط فامرني ان ائيه بثلاثة احجار فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثة فاتيته بها فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هذا ركس ابو اسحاق نے کہا کہ ابو عبیدہ نے اس حدیث کو ذکر نہ کیا۔ یعنے مین اس حدیث کی روایت ابو عبیدہ سے اور وہ عبد اللہ سے نہین کرتے ہین۔ جیسا کہ اور راویون نے کی ہی لکن روایت کی ہمسے عبد الرحمن بن الاسود نے اپنے باپ سے۔ مقرر سنا اسود نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہتے تھے کہ حضرت قضائے حاجت کے لئے تشریف لائے اور مجھکو حکم کیا کہ آپکے واسطے تین سنگریزے لے آؤن۔ سو مین نے دو سنگریزے پائے اور تیسرا ڈھونڈا تو نپایا۔ پس ایک سرگین کا ٹکڑا اٹھالیا اور حضرت کے پاس لے آیا۔ تو آپ نے ہر دو سنگریزے لے لئے اور سرگین کو ڈال دیا اور فرمایا کہ یہہ نجس ہے **وقال** ابراهيم بن يوسف عن ابيه عن ابي اسحق قال حدثني عبد الرحمن مؤلف علیہ الرحمۃ کا مقصد اس تعلیق سے رد ہی اس شخص کا جو کہتا ہی کہ ابو اسحق اس حدیث مین تدلیس کی ہی۔ طحاوی جو علماے حنفیہ سے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ پتھر یا دہیلے تین ہی ہونا شرط نہین ہی۔ جیسا کہ امام اعظم اور امام مالک وغیرہما اسپر گئے ہین۔ اور ہوسکے کہ ایک پتھر کے دو جانب پر کفائے ہون اور مقصود تین بار پاک کرنا ہی نہ تین پتھر۔

باب الوضوء مرة مرة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو مین اعضا کو ایک ایک بار دھونا بھی آیا ہی **حدثنا** محمد بن يوسف قال اخبرنا سفيان عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابن عباس قال توضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مرة مرة ابن عباس سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے وضو کیا اور اعضے ایک ایک بار دھوے **باب** الوضوء مرتين مرتين یہہ باب اس بیان مین ہی کہ وضو مین اعضا دو دو بار دھونا بھی منقول ہی **حدثنا** الحسين بن عيسى بن حمران قال نا يونس بن محمد قال انا فليح بن سليمان عن عبد الله بن ابي بكر بن محمد بن عمرو

طحاوی حنفی کا شرطیت تین پتھر کی رد

بن حزم عن عباد بن تمیم عن عبد اللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین عبد اللہ بن زید سے روایت ہی حضرت نے وضو کیا اور وہ سے اپنے اعضے دو دو بار۔ جواز اور تعلیم امت کے لئے **باب** الوضوء ثلثا ثلثا یہ باب وضو مین اعضا تین تین بار دھونے کے بیان مین ہی۔

حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال حدثنی ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب ان عطاء ابن یزید اخبرہ ان حمران مولی عثمان اخبرہ انہ رای عثمان بن عفان رضہ دعا بانا ء فافرغ علی کفیہ ثلاث مرار فغسلہما ثم ادخل یمینہ فی الاناء فمضمض واستنشق ثم غسل وجہہ ثلثا ویدیہ الی المرفقین ثلث مرار ثم مسح برا سہ ثم غسل رجلیہ ثلث مرار الی الکعبین حمران جو مولا عثمان بن عفان ہی خبر دی کہ اسنے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہون نے پانی کا ظرف منگوایا اور اپنے ہر دو کفہ دست پر پانی ڈالا تین بار۔ ہر دو کف سے مراد ہر دو ہاتھ ہین جیسا کہ دوسری روایت مین آیا ہی۔ پھر اپنا سیدہا ہاتھ ظرف مین ڈالا۔ پھر اس سے کلی کی اور ناک مین پانی لیا۔ اس روایت مین تو منہہ اور ناک مین پانی لینا تین بار مذکور نہین ہے دوسری روایت مین آیا ہی۔ پھر اپنے منہہ کو دو یا تین بار۔ اور اپنے ہر دو ہاتھ کو کہنیون تک تین بار پھر سر کا مسح کیا۔ اسکو تین بار نہ کہا جیسے اور اعضا کو کہا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مسح ایک ہی بار کیا۔ جیسا کہ مذہب امام اعظم و امام مالک و امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی۔ پھر دھوئے ہر دو پاؤن ٹخنون تک تین بار۔ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ نحو وضوئی ہذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیہما نفسہ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔ اوی کہتا ہی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ وضو سے فارغ ہوے کہنے لگے کہ پیغمبر خدا نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی وضو کرے اس میرے وضو کے مانند۔ پھر پڑہے دو رکعت کہ جن مین حدیث نکرے نفس اسکا۔ حدیث نفس سے مراد دنیاوی خطرے اور شیطانی وسوسے ہین۔ نماز مین حتی المقدور دل کو اسنے بچانا ضرور ہی اگر قرآن کے معنے مین تفکر اور تدبر کرے اور آخرت کا خوف دل مین غالب ہووے اس قسم سے مانع نہوگا۔ بلکہ جو خطرات کہ نماز کے ساتھ متعلق نہین اگر نماز مین عارض ہون اگر مصلی اسپر نہ ٹھہرے اور اپنر توجہ نہ لاوے۔ وہ بھی حدیث نفس مین داخل ہونگے۔ بااین اگر جد و جہد کرے کہ کوئی خطرہ ما سوا خاطر پر خطور نکرے نقص ہی کہ اسکی جزا تام و اکمل پاویگا۔ غرض جو کوئی وضو کے بعد ویسی دو رکعتین ادا کریگا اسکے اگلے گناہ بخشے جاینگے اور ایک روایت مین تاخر بھی آیا ہی یعنے اگلے اور پچھلے گناہ معفو ہو ینگے۔ گو یا مراد یہہ ہی کہ اسکے بعد اس سے گناہ سرزد نہوگا۔ ایسے صاحب جاہ سے کیا عجب ہی کہ معاصی سے محفوظ رہے **وعن ابراہیم** قال قال صالح بن کیسان قال حدثنا ابن شہاب یعنے ابراہیم بن سعد نے کہا کہ صالح بن کیسان نے کہا ابن شہاب سے ایسی ہی روایت کی **ولکن عروۃ یجدث عن حمران** فلما توضأ عثمان قال لاحدثنکم حدیثا لولا ایۃ ما حدثکموہ۔ لاکن عروہ نے حمران سے حدیث کرتا ہی کہ عثمان نے وضو کیا اور کہا ہر آینہ مین تمہارے سے ایک حدیث بیان کرتا ہون۔ قرآن کریم مین ایک آیت آئی ہی۔ اگر وہ آیت نہ آئی ہوتی۔ وہ حدیث نہ بیان کیا ہوتا تا تم مغرور ہو جاؤ اور عمل مین قصور نہ کرین۔ اس آیت کا اشارہ قریب آویگا۔ اور وہ حدیث یہہ ہی **سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول** لا یتوضأ رجل فیحسن وضوءہ ویصلی الصلوۃ الا غفر لہ ما بینہ وبین الصلوۃ حتی یصلیہا میں نے پیغمبر خدا سے کہ سنا تھا کہ فرماتے تھے وضو نہین کرتا ہی کوئی مرد پھر اچھا کرتا ہی وضو اپنا۔ یعنے اسکے تمام سنن و آداب اچھی طرح سے بجا لاتا ہی اور نماز فرض ادا کرتا ہی۔ مگر یہہ کہ بخشے جاتے ہین اسکے لئے گناہ جو درمیان اسکے اور دوسری نماز کے ہون۔ یہان تک کہ دوسری نماز سے فارغ ہو۔ یعنے صغیرہ گناہ جو دو نماز کے درمیان اس سے صادر ہون بخشے جاتے ہین نہ کبیرہ کو توبہ ضروری ہی۔ قال عروۃ الآیۃ الذین یکتمون ما انزلنا من البینت والہدی الایۃ عروہ بن زبیر نے کہا وہ آیت یہہ ہی جو علم کو پوشیدہ کرنے والون کی مذمت مین آئی ہی **باب** الاستنثار فی الوضوء ذکر عثمان وعبد اللہ بن زید وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہہ باب وضو مین ناک جھڑکنے کے بیان مین ہی ذکر کیا اسکو عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدثنا** عبدان قال انا عبد اللہ قال انا یونس عن الزہری قال اخبرنی ابو ادریس انہ سمع ابا ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من توضأ فلیستنثر ومن استجمر فلیوتر ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی وضو کرتا ہی تو چاہیے کہ ناک جھڑکے اور جو کوئی استنجا کے واسطے ڈھیلے لیوے چاہیے طاق رہین ایک یا تین یا پانچ یا سات حسب حاجت **باب** الاستجمار وترا یہہ باب استنجا کے ڈھیلے طاق لینے کے بیان مین ہی عبد اللہ بن یوسف قال انا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْثُرْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے سے وضو کرے تو چاہئے کہ پانی اپنی ناک میں پھیر کے پھر چھینکے - اور جو کوئی استنجا کے ڈھیلے کو تو چاہئے کہ طاق لے تین یا پانچ یا سات - اور جبوقت کہ تمہارے سے کوئی خواب سے بیدار ہووے تو چاہئے کہ اپنے ہاتھ دھووے - یہ حکم ندب کی راہ سے ہی - چونکہ امر تعبدی ہی شک و یقین میں فرق نہیں - اور صحت کو پہنچا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت بیداری میں بھی جب تک اپنے مبارک ہاتھ نہ دھوتے پانی کے برتن میں نہ ڈالتے تھے پس خواب کے بعد بطریق اولی ہوگا جیسا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ پس وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے کے آگے ہاتھ دھووے فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ پس مقرر کوئی نہیں جانتا ہی کہ جب خواب کرے کہاں شب گذارا ہی اسکا ہاتھ کہ بعضی جا پر پہنچا ہی یا نہ

باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ وَلَا يَمْسَحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ یہ باب بیان میں ہر دو پاؤں دھونے کے اور ہر دو قدم پر مسح نہ کرنے کے ہی

جس حال میں پاؤں پر موزہ نہیں

حدثنا مُوسَى قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الْعَصْرُ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ابن عمرو سے روایت ہی کہ ایک سفر میں حضرت ہمارے سے پیچھے رہے - پھر ہم کو پایا یعنے ہمارے پاس آ پہنچے - تب نماز عصر کا وقت نزدیک پہنچا تھا یعنے وقت تنگ تھا - پس ہم وضو کرنے لگے اور جلدی سے ہم اپنے پاؤں پر مسح کرتے تھے یعنے اچھی طرح نہیں دھوتے تھے - پس آپنے بلند آواز سے ندا کی کہ آتش دوزخ ایڑیوں والوں کو ہی جو اسکے دھونے میں قصور کیا ہی دو بار فرمایا یا تین بار یہ شک راوی کا ہی - شارح نے کہا کہ اس حدیث میں رد ہی شیعہ کا کہ وے کہتے ہیں کہ وضو میں فقط پاؤں پر مسح کرنا واجب ہی پاؤں دھونا بدعت ہی ہم کہتے ہیں کہ اگر مسح ہی واجب ہوتا حضرت اسکے ترک پر وعید نہ فرماتے - اگر کہیں ظاہر روایت مسلم کی یہہ ہی کہ انکار حضرت کا اس جماعت پر اس لئے تھا کہ انہوں نے پاؤں دھونے میں بخل کیا تھا انکے ایڑیاں سفید رہگئیں تھیں پانی انکو نہیں پہنچا تھا - ہم کہتے ہیں کہ یہہ حدیث شیعہ کے مفید مدعا نہیں - کیونکہ جب پاؤں سے تھوڑا خشک رہ جانے پر وعید فرماتے ہوں اصلا پاؤں نہ دھونے پر بطریق اولی وعید آوے گی شیعہ تو پاؤں کے اوپر مسح کرتے ہیں - ایڑیوں کو اصلا ہاتھ نہیں لگاتے ہیں - پھر کیونکر اس وعید میں داخل نہوں - اور حق اس مسئلہ میں یہہ ہی کہ آیت مجمل ہی اور پاؤں دھونے کی حد جو تواتر کر پہنچی اسکی مبین ہی انتہی

باب الْمَضْمَضَةِ فِي الْوُضُوءِ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ باب وضو میں کلی کرنے کے بیان میں ہی ذکر کیا اسکو ابن عباس اور عبداللہ بن زید نے جس حال میں کہ حضرت سے ناقل ہیں

حدثنا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا وَقَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اس حدیث کی شرح باب الوضوء مرتین مرتین میں گذری

باب غَسْلِ الْأَعْقَابِ وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَغْسِلُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ إِذَا تَوَضَّأَ یہہ باب وضو میں پاؤں کے ایڑیاں دھونے کے بیان میں ہی - اور ابن سیرین جو کبار تابعین سے تھے - جبوقت وضو کرتے انگوٹھی کی جگہہ بھی دھویا کرتے - امام اعظم اور امام شافعی کا مذہب یہہ ہی کہ اگر انگوٹھی تنگ ہو ہلاوے اور اگر ڈھیلی رہے ہلانیکی حاجت نہیں - اور ابن سیرین انگوٹھی کی جگہہ دھونیکا یہی سبب ہوگا - اور ابن سیرین کا قول جو سند صحیح کے ساتھ موصول بھی آیا یہاں لانیکا سبب یہہ ہی کہ اگرچہ پانی انگوٹھی کے مقام پر پہنچے یہ احتیاط کرتے تھے - جب انگوٹھی کے مقام کا یہہ احتیاط ہوا ایڑیوں کا دھونا لازم تر ہے -

حدثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمَطْهَرَةِ فَقَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ محمد بن زیاد نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا جس حال میں کہ ہم پر گذرتے تھے اور لوگ وضو کرتے تھے اس برتن سے کہ جس حال میں پانی بھرا ہوا تھا - کہنے لگے کہ پورا

وضو کرو۔ قولہ ابو القاسم کی وجہ سے۔ باقی میل ہی نہیں ہوسکے گئے ایڑیوں کو آتش دوزخ سے۔ یہ وعید بحسب اتفاق پاؤں پورا نہ دھونے میں واقع ہوئی۔ ایسا ہی جس عضو کا دھونا فرض ہی اسکے دھونے میں تھوڑی کمی بھی یہی وعید ہے **باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی النعلین** یہ باب ہر دو پاؤں کے دھونے میں ہی جسوقت کہ نعلین میں ہوں نہ موزوں میں۔ اور نعلین پر مسح کرنیکا جواز ثابت ہوا **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن سعید بن ابی سعید المقبری عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر یا ابا عبد الرحمن رأیتک تصنع اربعا لم ار احدا من اصحابک یصنعہا مقبری عبید بن عمر سے کہا ای ابو عبد الرحمن میں نے تمہیں دیکھا کہ چار چیز کرتے ہو۔ اور تمہارے یاروں سے جو اصحاب رسول ہیں کسیکو نہیں دیکھا کہ وہ کرتا ہو قال وما ہی یا ابن جریج قال رأیتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین ابن عمر پوچھا کہ وے کونسی چیزیں ہیں ای ابن جریج۔ اسے کہا تم بوسہ نہیں دیتے ہو کعبے کے ہمارکن کو مگر یہی دو رکن یمانی کو۔ جس رکن میں کہ حجر اسود لگا ہی وہ رکن عراقی ہی بطریق تغلیب کہو رکن یمانی کہا و رأیتک تلبس النعال السبتیۃ اور میں نے تمہیں دیکھا کہ نعلین چرمین ایسے پہنتے ہو جسپر بال نہیں بالکہ دباغت دی گئیں ہیں۔ یہہ طور ارباب تنعم کا ہی۔ اور اصحاب رسول تو بے دباغت موزے اور پہنا کرتے تھے و رأیتک تصبغ بالصفرۃ اور میں نے تمہیں دیکھا کہ رنگ دیتے ہو کپڑوں کو یا ریش کو زعفران سے و رأیتک اذا کنت بمکۃ اہل الناس اذا رأوا الہلال ولم تہل انت حتی کان یوم التروۃ وتہل اور میں نے تمہیں دیکھا جسوقت تم مکہ معظمہ میں تھے۔ لوگ جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتے حج یا عمرے کے احرام کے لیئے لبیک سے آواز بلند کرتے تھے اور تم نہیں کرتے یہاں تک کہ دن ترویہ کا یعنے ذوالحجہ کی آٹھوں دے۔ یعنے شروع مناسک شروع سے نہیں کرتے ہو قال عبد اللہ اما الارکان فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمس الا الیمانیین عبد اللہ بن عمر کہنے لگے لاکن میں دو رکن کو جو بوسہ دیتا ہوں۔ اسکا سبب یہہ ہی کہ میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ ان دو رکن کے سوا دوسرے رکن مس کیئے ہوں۔ اسکا سبب یہہ ہی کہ بنائے ابراہیم علیہ السلام کے جو باقی رہے ہیں یہی دو رکن ہیں۔ دوسرے دو رکن میں تردد واقع ہوا ہی اسی سبب سے اس طرف حطیم کھینچے ہیں۔ اور اگر رکن کعبہ کی بنا تو اعداد ابراہیمی پر کرسن میں چاروں رکن کو بوسہ دیتا۔ قال واما النعال السبتیۃ فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس النعال التی لیس فیہا شعر ویتوضأ فیہا اور میں جو نعلین بلا مو پہنتا ہوں اسکا سبب یہہ ہی کہ مقربین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ ایسے نعلین پہنتے تھے کہ جنپر بال نہیں۔ اور وضو کرکے پاے مبارک نہیں ڈالتے تھے فانا احب ان البسہا پس میں دوست رکھتا ہوں کہ کبھی انکو پہنوں واسطے متابعت حضرت جناب رسالت کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واما الصفرۃ فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبغ بہا فانا احب ان اصبغ بہا لاکن رنگ زرد مقربین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ رنگ دیتے تھے اس سے۔ پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگ دوں۔ علماے کہا کہ رنگ دینے سے کپڑوں کو رنگ دینا مراد ہی چنانچہ تصریح اسکے ساتھ واقع ہوئی۔ اور سنن ابوداؤد میں یہہ حدیث آئی ہی کان یصبغ بالورس والزعفران ثیابہ حتی عمامتہ یعنے حضرت رنگ دیا کرتے تھے ورس اور زعفران سے کپڑوں کو یہاں تک کہ اپنے عمامے کو۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ موے ریش مراد ہی۔ یہہ بات بھی سنن ابوداؤد میں آئی ہی وکان یصفر بہا لحیتہ اور بہت سے صحابہ و تابعین بھی اس رنگ سے خضاب کرتے تھے۔ پر قاضی عیاض نے قول اول کو ترجیح دی ہی۔ اور قول ثانی کی حدیث کا یہہ جواب دیا ہی کہ اس رنگ سے خوشبو نی دیتے نہ رنگ۔ اور مؤلف علیہ الرحمہ نے کتاب لباس میں انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ مقرر حضرت نے کپڑوں کو رنگ زرد نہیں دیا۔ اور طبرانی نے کہا کہ یہہ باعتبار اکثر و اغلب اوقات کے ہی اور رنگ دینے کی حدیث باعتبار نادر احوال کے ہی واما الاہلال فانی لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہل حتی تنبعث بہ راحلتہ لاکن تلبیہ کرنا اسواسطے ہی کہ میں حضرت کو نہیں دیکھا ہی کہ تلبیہ کرتے ہوں یہاں تک کہ اٹھاوے اونٹ کا مرکب۔ یعنے حضرت آغاز تلبیہ اسوقت کرتے کہ احرام باندھکر راہ میں آتے اور وہ آٹھوں تھی ماہ ذوالحجہ کی انشاء اللہ تعالی اسکی تفصیل کتاب الحج میں آویگی **باب التیمن فی الوضوء والغسل** یہہ باب وضو و غسل میں داہنی طرف سے شروع کرنے کے بیان میں ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعیل قال حدثنا خالد عن حفصۃ بنت سیرین عن ام عطیۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہن فی غسل ابنتہ ابدأن بمیامنہا ومواضع الوضوء منہا ام عطیہ جو بیاروں کا علاج کرتی اور مرے ہوے عورتوں کو غسل دیتی تھی حضرت نے اسکو اور دوسری عورتوں کو جو اسکے ساتھ تھے اپنی دختر معظم بی بی زینب کو غسل دینے کے وقت فرمایا چنانچہ مسلم کی روایت میں اسکی تصریح آئی ہی کہ ای عورتو تم غسل سیدے طرف سے شروع کیا کرو **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی اشعث بن سلیم قال سمعت

اَبِیْ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُهُ التَّیَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ وَفِیْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ

بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ تھے پیغمبر خدا کہ خوش آتا تھا آپ کو سیدھی طرف سے شروع کرنا۔ آپ کے نعلین پہننے میں کہ سیدھے پاؤں سے پہنتے تھے۔ اور آپکی کنگھی کرنے میں کہ سر مبارک کو دہنی مبارک کی طرف سے شروع کرتے تھے۔ اور آپکی طہارت میں یعنی وضو اور غسل میں پہلے سیدھا ہاتھ اور سیدھا پاؤں دھوتے ایسا ہی خوش آتا تھا آپکو سیدھے جانب سے ابتدا کرنا سب کاموں میں جیسا کہ طعام تناول فرمانے اور کپڑا پہننے میں کہ سیدھے ہاتھ سے ہی نوش فرماتے۔ اور پہلے سیدھی آستین سے پیرہن پہنا کرتے اور پہلے سیدھا پاؤں مسجد میں رکھتے۔ اور اسیطرح سر مونگانا اور ناخن ترشانا اور لب لینا اور موئے سر و موئے بغل نکالنا اور انکے سوا دوسرے کام جو ہاتھ پاؤں سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اور دوسرے امور جیسے مسجد سے نکلنا اور بیت الخلا میں قدم رکھنا اور ناک جھنکنا اور استنجا کرنا یعنے پیشاب و پاخانے سے پاکی حاصل کرنی اور سراویل نکالنا ایسے کام بائیں ہاتھ سے کیا کرتے تھے

بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوْءِ اِذَا حَانَتِ الصَّلٰوةُ یہ باب بیان میں پانی طلب کرنے کے ہی وضو کے واسطے جبکہ وقت نماز کا نزدیک پہنچے قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَالْتُمِسَ الْمَاءُ فَلَمْ یُوْجَدْ فَنَزَلَ التَّیَمُّمُ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نماز صبح کا وقت آپہنچا۔ اور پانی طلب کیا گیا تو نہیں ملا۔ پس آیت تیمم کی نازل ہوئی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ یَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ یَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ یَتَوَضَّاُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰی تَوَضَّاُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا کو دیکھا درحالیکہ وقت نماز عصر کا نزدیک پہنچا تھا۔ پس لوگوں نے پانی طلب کیا پر نہیں پایا۔ پس لایا گیا پانی آپکے پاس پھر ایک مرد نے تھوڑا پانی جو اسکے پاس حاضر تھا ایک کٹورے میں لے آیا۔ حضرت نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھا۔ اور لوگوں کو حکم کیا کہ اس پانی سے وضو کریں راوی نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ حضرت کے مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی جوش مار رہا تھا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا اول سے لیکر آخر شخص تک پہنچا۔ اور اس سے کوئی باقی نہ رہا۔ انس بھی ان لوگوں میں داخل تھے۔

بَابُ الْمَاءِ الَّذِیْ یُغْسَلُ بِهٖ شَعَرُ الْاِنْسَانِ یہ باب حکم طہارت میں اس پانی کے ہی کہ جس سے آدمی کے بال دھوئے جاویں وَكَانَ عَطَاءٌ لَا یَرٰی بِاَسًا اَنْ یَتَّخِذَ مِنْهَا الْخُیُوْطَ وَالْحِبَالَ فِی الْمَسْجِدِ اور تھا عطا کہ ان بالوں سے سینا اور رسن بنانا مکروہ نہیں جانتا تھا وَسُؤْرُ الْكِلَابِ وَمَمَرِّهَا فِی الْمَسْجِدِ اور یہ باب کتوں کا پس خوردہ نجس ہونے اور مسجد میں انکے گذرنے کے بیان میں بھی واقع ہی وَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءٍ لَیْسَ لَهُ وَضُوْءٌ غَیْرُهٗ یَتَوَضَّاُ بِهٖ وَیَتَیَمَّمُ اور زہری نے کہا جبکہ کتا پانی کے برتن میں منہ ڈالا اور اپنی جیبھ سے اسکے پانی کو ہلایا۔ اور اسکے سوائے پانی نہیں کہ وضو کرے تو چاہئے کہ اس سے وضو کرے اور اسکے بعد تیمم بھی کرے۔ وَقَالَ سُفْیَانُ هٰذَا الْفِقْهُ بِعَیْنِهٖ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا اور سفیان کہتے ہیں کہ یہہ حکم اس آب مذکور سے وضو کرنیکا بعینہ اللہ تعالیٰ کے فرمودے کے ساتھ ہی جو فرمایا کہ اگر نپاؤ تم پانی پس تیمم کرو۔ وَهٰذَا مَاءٌ وَفِی النَّفْسِ مِنْهُ شَیْءٌ یَتَوَضَّاُ بِهٖ وَیَتَیَمَّمُ اور یہہ خود پانی ہی اور کتے کا لعاب غیر متعین ہی کتے کا پس خوردہ نجس ہونے پر اتفاق نہ ہونے کے سبب سے۔ پس سزاوار یہہ ہی کہ اس پانی سے وضو کرے سبب پانی نہ ہونے اسکے۔ اور احتیاط واسطے تیمم بھی کرے۔ اور قسطلانی نے کہا جو پانی کہ علماء کے اختلاف سے مشکوک ہی حکم اسکا کالعدم ہی پس چاہئے کہ عبادت میں احتیاط کرے اسواسطے تیمم بھی کرے۔ اور اسکے بعد ایک حدیث آتی ہی کہ اگر کتا برتن سے پانی پیوے سات بار دھوو اسکو اور یہہ حدیث اسکا آخر جزو ہی

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِیْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ عِنْدِیْ شَعَرَةٌ مِنْهُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ابن سیرین نے کہا کہ میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمارے پاس کچھ حضرت کے موئے شریف سے موجود ہیں کہ ہمنے پایا اسکو انس کے جانب سے یا انس کے لوگوں کے جانب سے پس عبیدہ نے کہا سبحان اللہ حضرت کے موئے مبارک سے ایک تار بھی میرے پاس ہونا دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہی یعنے حیات دنیا سے اور اس متاع اور عیش عشرت سے جو دنیا میں ہو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما حلق رأسہ کان ابو طلحۃ اول من اخذ من شعرہ انس کہتے ہیں کہ مقرر جب پیغمبر خدا صلعم الوداع میں اپنے سر مبارک کے موے مبارک تراشنے سے پہلے جو موے مبارک لئے ابو طلحہ تھے۔ ان ہر دو حدیث کی مناسبت اسباب کے جزو اول کے ترجمہ کے ساتھ یہ ہی کہ جس چیز کو بزرگ اور متبرک جان کر حضرت کے صحابہ نگاہ رکھے ہوں اور دنیا و مافیہا سے اسکو محبوب تر رکھے ہوں بیشک وہ امور مباح و مندوب سے بہتر جانے ہوں یقیناً وہ چیز پاک ہوگی اور جو چیز کہ پاک ہو جو پانی کہ اسکو پہنچے وہ بھی پاک ہی۔ یہ اس شخص کے مذہب کا رد ہی کہ انسان کے بال بدن سے جدا ہو کر نجس ہو نیکا قائل ہو۔ اور کہے کہ اگر پانی میں پڑے وہ پانی ناپاک ہی۔ اور یہ شدید تر ہے مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤلف علیہ الرحمۃ ترجمۂ باب میں ماء مطلق کہنے سے وہ پانی ہی۔ اور حضرت کے موے مبارک تو پاکیزہ اور شریف تر ہیں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا شرب الکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبعا ابو ہریرہ سے روایت ہی تحقیق پیغمبر خدا نے فرمایا جبکہ پیوے کتا تمہارے سے کسی کے برتن سے کہ اسمیں پانی یا دودھ ہو تو اسکو سات بار دھونا چاہئے۔ کیونکہ کتے کا لعاب نجاست غلیظہ ہی سات بار کمال احتیاط کے واسطے ہی۔ اگر نجاست غلیظہ تین بار دھونے سے زائل ہوتی ہی اور برتن کا ذکر اتفاقی ہی۔ اور حکم بھی پانی کا جو زمین پر گرا ہو اسکا بھی یہی حکم ہی۔ اور اگر وہ چیز سخت ہی پتی نہیں تو چاہئے کہ جہاں کتے کا منہ لگا ہو اسکو نکال دے برتن کو دھونیکی حاجت نہیں **مترجم** کہتا ہی کہ اصحاب اللمعات میں لایا ہی کہ سات بار دھونا اکثر محدثین کا مذہب ہی اور ائمہ ثلثہ کا بھی یہی مذہب ہی۔ مگر امام اعظم کے مذہب میں سب نجاستوں کا حکم ہی اسکا بھی وہی حکم ہی اور حدیث میں سات بار جو آیا وہ احتیاط پر محمول ہی نہ وجوب پر۔ یا ابتداے اسلام میں تھا اسکے بعد منسوخ ہوا واللہ اعلم اور مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ پہلے یا بیتی سے دھوے اور ابو داؤد کی روایت میں ساتویں بار خبیثی سے اور ترمذی کی روایت میں بارہویں اور بار آخر مٹی سے۔ اور ایک روایت میں امام احمد کے آٹھ بار دھونا آیا ہی سے دھونا آیا ہی **حدثنا** اسحق قال اخبرنا عبد الصمد قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار قال سمعت ابی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا رای کلبا یاکل الثری من العطش فاخذ الرجل خفہ فجعل یغرف لہ بہ حتی ارواہ فشکر اللہ لہ فادخلہ الجنۃ ابو ہریرہ نے پیغمبر خدا سے نقل کی ہی کہ ایک بنی اسرائیل کا مرد نے ایک کتے کو دیکھا کہ تشنگی کے سبب ترمٹی کھا رہا ہی۔ پس اس مرد نے اپنا موزہ لیا اور اس سے اسکے کو پانی ڈالنے لگا۔ یعنے اسکا دلو بنا کے کوئیں سے پانی کھینچا اور اسکو پلایا یہاں تک کہ اسکو سیراب کیا سو اللہ نے اس مرد کو اسکی جزا دی اسکو اہل جنت کیا۔ مؤلف علیہ الرحمہ نے کہنے کا پیچھے وہ پاک ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا۔ یہاں شارح کہتا ہی کہ یہ حکایت شریعت سابقہ سے ہی۔ اور شریعت سابقہ کا کوئی حکم ہمارے لئے مشروع ہی یا نہ اسمیں اختلاف ہی۔ اور مشروع ہونیکی تعدیہ میں وہ اسپر موقوف ہی کہ وہ حکم منسوخ نہ ہو۔ اور کتے کا پیچھے خورد نجس ہونے پر بہت سے حدیثیں آئی ہیں اور باوجود ان سب باتوں کے معلوم نہ ہوا کہ وہ مرد اس موزہ کو نہ دھو کے پھر نماز پڑھا ہو۔ **وقال احمد بن شعیب** کہا احمد بن شعیب نے دو اوزاعی کے شیوخ سے ہی **قال حدثنا ابی** عن یونس عن ابن شہاب **قال حدثنی** حمزۃ بن عبد اللہ عن ابیہ قال کانت الکلاب تقبل وتدبر فی المسجد فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یکونوا یرشون شیئا من ذلک کہا عبد اللہ نے کہ حضرت کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے اور انکے آمد و شد کی نشان پر پانی نہیں ڈالتے۔ اس گمان پر کہ اصحاب ان کے منہ سے اکثر اوقات رہتے ہیں نہایت مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث بھی کتے کا لعاب نجس ہونے پر دلالت نہیں کرتی ہی اسلئے کہ مسجد کی طہارت یقینی ہی اور کتے کا لعاب گرنا مشکوک۔ اور یقین شک سے زائل نہیں ہوتا ہی۔ اور سابق کی حدیث تو اسکے نجاست پر قطعاً دلالت کرتی ہی اور یہ حدیث اسکے معارض نہیں ہوتی ہی پھر جائیکہ اسکو رفع کرے **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن ابن ابی السفر عن الشعبی عن عدی بن حاتم قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ارسلت کلبک المعلم فقتل فکل واذا اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ قلت ارسل کلبی فاجد معہ کلبا اخر قال فلا تاکل فانما سمیت علی کلبک ولم تسم علی کلب اخر عدی بن حاتم نے کہا کہ میں نے کتے کے شکار کا حکم کیا ہی سو حضرت سے پوچھا تو فرمایا جبکہ تو اپنے کتے کو جو تعلیم کیا ہو کسی حلال جانور پر بسم اللہ بول کے چھوڑے اور وہ کتا اس جانور کو مارے تو اس شکار کو کھا۔ اور اگر وہ کتا اس شکار سے کچھ کھاوے تو اسکو مت کھا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں دوسرے کتے کو بھی اسکے ساتھ شریک پاتا ہوں ہر دو ملکے پکڑتے ہیں۔ پس اس شکار کا کیا حکم ہی۔ فرمایا تو اس شکار کو مت کھا۔ کس لئے کہ تو اپنے کتے کو بسم اللہ بول کر چھوڑا ہی۔ اور وہ مرا کتا بسم اللہ بول کر نہیں چھوڑا گیا ہی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بول کر چھوڑنا لازم ہی اور یہ موافق آیت قرآنی کے ہی ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ یہاں شارح لکھتا ہی کہ اس آیت و حدیث کی تاویل و توجیہ میں علماے شافعیہ تکلفات کئے ہیں۔ لاکن دلالت

اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ کہ کے کا رجوع وہ جس نہ ہونیکا بیان ہی یہ ہی کہ کتے کا سنکا رکھنے کے بارہ میں حضرت نے رخصت دی ہی - اور یہ نہ فرمایا کہ اسکا منہ دھوات جہاں لگے ہوں اسکو دھوئیں **باب** مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ یہ اس بیان ہیں اس شخص کے ہی کہ بدن سے کسی چیز کے نکلنے سے وجوب وضو نہیں اعتقاد کرتا ہی مگر قبل یا دبر سے لقولہ تعالیٰ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اور دلیل لیتا ہی اس آیت کی جو حق تعالیٰ نے فرمایا آیا تمہارے کوئی پاخانے سے یعنے احد المخرجین سے کچھ نکلے - اس آیت میں موجبات سے ہی آیا وہ سر کو کوئی موجب نہ کورنہوا - قَالَ عَطَاءٌ فَمِنْ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ الدُّوْدُ اَوْ مِنْ ذَكَرِهٖ نَحْوُ الْقُمَّلِ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ عطانے کہا حق ہیں اُس شخص کے کہ نکلے اسکی دُبر سے کیڑا یا ذکر سے اُسکے مانند قمل کے تو اعادہ کرے وضو کا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا اَضْحَكَ فِي الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ اور جابر نے کہا جب کوئی نماز میں ہنسے تو نماز کا اعادہ کرے نہ وضو کا وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ اَخَذَ مِنْ شَعْرِهٖ اَوْ اَظْفَارِهٖ اَوْ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ اور حسن بصری نے کہا اگر کسی نے اپنے بال یا ناخن کٹائے یا مسح کیا اپنا موزہ نکالا تو اوپر وضو نہیں یعنے واجب اتنا ہی ہی کہ پاؤں کو دھوئے تمام وضو واجب نہیں ہی - اس صورت میں مجاہد اور ابن عیینہ نے خلاف کیا ہی - اور کہتے ہیں کہ واجب ہی کہ نئے سرے وضو کرے ظاہر میں اسکا وجہ یہی ہی کہ اگر وضو میں جگہ باقی رہے پانی اُسکو نہ پہنچے وضو اسکا باطل ہی - پس بال اور ناخن نکالے پر اگر کوئی چیز باقی رہے کہ پانی اسکو نہ پہنچا ہو وضو باطل ہی - اور پاؤں موزے سے ایک جزو نکالنے کی صورت میں طہارت گئی - پس تمام اعضا سے بھی طہارت جاتی رہی کسی کے کہ ایک جزو کا باطل ہونا کل باطل ہونیکا سبب ہے جیسا کہ نماز وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ یعنے وضو واجب نہیں مگر حدث کے سبب سے مراد خارج قبل و دبر سے رکھا - وگرنہ حدث ناقض وضو کے معنے میں بالاتفاق موجب وضو کا ہی وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزْوَةِ الرِّقَاعِ ذکر کیا گیا ہی جابر سے کہ مقرر پیغمبر خدا ذات الرقاع میں تھے فَرُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ پس ایک شخص مارا گیا تیر کے ساتھ یعنے ایک شخص کو تیر لگا سو اس سے خون نکلا - پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا - اور وہ نماز میں ہا گویا اسکو نماز میں ہی تیر لگی - اس قول میں حنفیہ کے رد کا ارادہ کیا ہی حالانکہ اس سے رد ہو سکتا نہیں کیونکہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹنے پر صحیح حدیثیں دال ہیں - اور حنفیہ اسکے معنے بے کرتے ہیں کہ اس مرد کو جو زخم لگا تھا از بسکہ اسنے نماز میں اعتدال حالات پایا تھا کہ استغراق کھتا تھا زخم پہنچنے اور خون نکلنے سے اصلا اسکو خبر نہ ہوئی جیسا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ آپکے پاؤں میں تیر لگی تھی سو فرمایا جب میں نماز میں مشغول ہوں پیکان تیر کا پاؤں سے نکالو کہ اس وقت مجھے اسکا درد معلوم نہ ہوگا - اگر اس حدیث کے یہ معنے کریں خون کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتے کے باب میں ایک اشکال پیش ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ اس مرد سے جو خون نکلا اسکے بدن اور کپڑے کو پہنچا ہوگا - پس کہ خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹے بدن اور کپڑا جب خون سے ملوث ہو یہ تو بالاتفاق مبطل نماز ہی - پھر اس مرد کی نماز کس طرح درست ہوگی اس اشکال کی توجیہ سطر ذیل کرتی شاید کہ وہ خون قلیل ہوگا - اور نجاست قلیل تو معفو ہی - یا وہ خون ایسا نکلا ہوگا کہ جامہ و بدن تک نہ پہنچا یہ توجیہ دلیل کو سست کرتی ہی وَقَالَ الْحَسَنُ مَا زَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ جِرَاحَاتِهِمْ حسن بصری نے کہا ہمیشہ مسلمان نماز پڑھتے تھے اپنے زخموں کے ساتھ یعنے بغیر سیلان خون کے چنانچہ صحیح روایت سے حسن بصری سے ہی منقول ہی کہ وہ وضو کو واجب نہیں جانتے تھے مگر جس وقت کہ خون روان ہو یہی مذہب ہی امام اعظم کا اور مؤلف نے جابر رضی اللہ عنہ سے جو حدیث لائی وہ اس مذہب کی مناقض نہیں جیسا کہ اسکی توجیہ آگے گذری وَقَالَ طَاؤُسٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَطَاءٌ وَاَهْلُ الْحِجَازِ لَيْسَ فِي الدَّمِ وُضُوْءٌ اس پر لوگوں نے کہا ہی کہ خون کے نکلنے سے وضو نہیں جاتا یہ مقولہ بھی امام اعظم کے مذہب کا مخالف نہیں یعنے خون کا نکلنا بغیر سیلان کے مراد ہی جیسا کہ دارقطنی سند صحیح سے لایا ہی اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ دَمًا سَائِلًا مگر یہ کہ خون جاری ہو - اگر کوئی ہے کہ دارقطنی کی حدیث بخاری کی حدیث کے برابر نہ ہوگی - تو ہم کہتے ہیں کہ تخصیص حدیث کے ساتھ جب عمومات کتاب اللہ میں درست ہو حدیث بخاری کے ساتھ کیا مانع - حالانکہ جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث سے استدلال کرے اسوقت نہ روایت بخاری کی معارض ہو سکتی ہی نہ دارقطنی کی وَعَصَرَ ابْنُ عُمَرَ بَثْرَةً فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ابن عمر نے اپنی پھنسی زخم کو دبایا اس سے خون نکلا پھر وضو نہ کیا - یوشید رہے کہ یہاں بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خون سیلان نہ کیا ہوگا اور زخم سے بخار نہ نکلا ہوگا - وَبَزَقَ ابْنُ اَبِيْ اَوْفٰى دَمًا فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ اور ابن ابی اوفی نے تھوکا خون پھر ویسا ہی نماز میں رہا - اسکا جواب یہ ہی کہ شاید کہ خون نکلنے جاری ہوئی بلکہ تھوک کے ساتھ تھوڑا سا مخلوط تھا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْحَسَنُ فِيْمَنْ اَحْتَجَمَ لَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ ابن عمر اور حسن بصری نے اس شخص کے باب میں کہا کہ جسنے اپنی گ سے خون کھینچی سر لازم نہیں مگر دھونا اس جگہ کا کہ جہاں رگ کاٹی (اس حدیث کی تضعیف ہوئی ہی - **تشریح** شارح نے جو کہا کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب

امام کا اختلاف خون آنوان ہونے سے وضو ٹوٹنے کا

اگلے محدثین کو پچھلے محدثین سے حدیث کی تحقیق زیادہ تھی

کسی حدیث سے استدلال کرے نہ روایت دارقطنی کی اسکی معارض ہوسکتی ہی نہ بخاری کی انتہی - اس کے لکھنے کا سبب یہ ہی کہ ائمہ مجتہدین کی تحقیق محدثین کی تحقیق سے زیادہ تھی چنانچہ شرح سفر السعادت میں آیا ہی کہ قدمائے ائمہ مجتہدین کو حدیث کا علم وافر تھا اور جرح و تعدیل اور تنکیر و تعلیل و تطبیق و تاویل اور ناسخ و منسوخ کی معرفت زیادہ تھی - یعنے حدیثوں کا احاطہ اور تلاش میں اور ہر حدیث کا حال دریافت کرنے میں انکو زیادہ علم و امتیاز حاصل تھا - پھر پچھلے علما محدثین کے اقوال سے اور انکے حکم کرنے سے اون مجتہدوں کو اس درجہ تک پہنچنا نہیں انتہی - اور اسی شرح سفر السعادت میں لکھتے ہیں کہ حدیث کی صحت اور ضعف اگلے اور پچھلے زمانے میں مختلف ہی بہت سے حدیثیں ہیں کہ متقدمین کے نزدیک صحیح ہیں اور متاخرین کے پاس ضعیف - اور یہ ہوسکتا ہی کہ جتنے راوی امام اعظم کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تھے ان سب میں صحت کی شرطیں مجتمع تھیں اسواسطے وہ حدیث صحیح ہوئی - پھر انکے زمانے کے بعد راویوں کے درمیان دوسرے اور واسطے زیادہ ہوئے - تب پچھلے زمانے کے محدثوں کے پاس وہی حدیث ضعیف ٹھہری اسلئے کہ ان محدثوں سے یعنے جو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک واسطے بہت ہوئے صحت کی شرطیں ان سب راویوں میں پائی نہیں گئیں اس لئے ان محدثوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا - پس اگر کسی محدث نے جو امام اعظم کے بعد ہو کسی حدیث کو ضعیف کہا ہو تو اس سے لازم نہیں آتا کہ امام اعظم کے زمانے میں بھی وہ حدیث ضعیف تھی فافہم

حدثنا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَا لَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِیٌّ مَا الْحَدَثُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ یَعْنِی الضُّرَاطَ

ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ بندہ نماز میں ہی ہی یعنے نماز کے اجر و ثواب میں جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے - جب تک حدث نکرے یعنے بندہ باوضو جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں ہو گویا وہ نماز میں ہی اسکو نماز کا ثواب ملتا ہی - جب تک کہ وہ حدث نکرے - ایک شخص جو غیر فصیح تھا سو پوچھا کہ ہی حدث ای ابوہریرہ کیا وہ ایک آواز ہی جو دبر سے نکلتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی میں لکھا ہی کہ یہاں حدث کی تخصیص جو باوسرنے سے کی ہی قرینہ کی رعایت ہی کہ مسجد میں بیٹھے رہنے کے وقت حدث وہی حدث سرزد ہو سکیگا احتمال ہی ہو بول و براز

حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْصَرِفُ حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا عبداللہ بن زید سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تو نماز سے مت پھر جب تک آواز سنے یا بو پائے ان ہر دو حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی حدث سوائے آواز اور بو کے ہو تا شارع اسکے ساتھ تعرض کیا ہوتا

حدثنا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ محمد بن حنفیہ سے مروی ہی کہ حضرت علی نے جو زی کہ تھا میں ایک مرد کثیر المذی یعنی زیادہ مذی رکھنے والا - مذی اس پانی کو کہتے ہیں کہ عورت سے ملاعبہ کرنے کے وقت انتشار شہوت سے نکلتا ہی - پس میں شرم رکھتا تھا کہ حضرت سے سوال کروں سو مقداد سے کہا کہ حضرت سے پوچھے - مقداد جو مقرب درگاہ تھا اس نے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وضو کرے یعنے عضو اور کپڑا دھوئے پھر وضو کرے نہ غسل - روایت کی اس حدیث کی شعبہ بھی اعمش سے جیسا جریر اس سے روایت کی ہی -

یہاں شارح نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبل سے نکلنا حدث ہی - اور یہ نہیں معلوم ہوتا ہی کہ غیر سبیلین سے کسی چیز کا نکلنا حدث نہیں جیسا کہ ترجمۂ باب میں کہا نہ صریح لفظ سے نہ فحوائے کلام سے اسلئے کہ فحوائے کلام یہی ہی کہ مذی موجب غسل کا نہیں بلکہ موجب وضو کا ہی **مترجم** کہتا ہی جب مذی کا حکم معلوم ہوا اب جانا چاہیئے کہ ودی کا بھی یہی حکم ہی - ودی اسکو کہتے ہیں کہ پیشاب کے بعد ایک آب غلیظ نکلتا ہی - اور منی بھی اگر شہوت سے جہندگی کے ساتھ نہ نکلے موجب غسل کا نہیں کذا فی اشعۃ اللمعات -

حدثنا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ اَرَاَیْتَ اِذَا جَامَعَ وَلَمْ یُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ یَتَوَضَّاُ کَمَا یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَیَغْسِلُ ذَکَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِکَ عَلِیًّا وَالزُّبَیْرَ وَطَلْحَةَ وَاُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ فَاَمَرُوْهُ بِذٰلِکَ - زید بن خالد نے عثمان سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ جو وقت مرد اپنی عورت سے جماع کرے اور منی نکرے حکم اسکا کیا ہی - تب عثمان نے کہا کہ وہ مرد وضو کرے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتا ہی - اور اپنے ذکر کو دھوئے - اس مسئلہ سے کہ مذی نکلی ہو - اور عثمان ذوالنورین کہنے لگے یہ جو بولا ہوں میں نے حضرت سے سنا ہی - اور علی مرتضی

اور زید وطلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے یوں ہی کہا ہی کہ بستر سے بھی ہی کہا ہی کہ نہ سے جماع کرے۔ اور ہی علی اسی پر عمل نہیں ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس حدیث کا حکم منسوخ ہی۔ اور علماء کا اس پر اجماع کیا ہی کہ بجرد دخول کے غسل واجب ہی خواہ انزال ہو یا نہو۔ اور صحابہ مذکورین جو غسل واجب ہونے پر گئے ہیں اس حدیث کا منسوخ ہونا ان پر ظاہر نہوا تھا۔ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ و صدیق اکبر و عمر فاروق و علی مرتضی و ابن عمر و ابن مسعود و ابن عباس اور دیگر صحابہ سے جو مروی ہی کہ جماع سے انزال نہ ہو تو غسل واجب ہی۔ اور ائمہ اربعہ اور انکے اصحاب اور نخعی اور ثوری بھی اسی پر گئے ہیں اور متاخرین نے بھی اسی پر اجماع کیا ہی کذا فی القسطلانی و شرح مسلم **ف** دلیل کی یہ حدیث ہی جو حدیث الاذن الماء کی ناسخ ہی چنانچہ مسلم میں ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَیْهِ الْغُسْلُ یعنے ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھا آدمی درمیان چار شعب عورت کے پھر حرکت کیا پس واجب ہوا اسپر غسل وفی حدیث مطروان لم ینزل اور مطر کی حدیث میں واقع ہوا کہ اگرچہ انزال نہ کرے اور بھی مسلم میں بی بی عائشہؓ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ یعنے جب بیٹھا آدمی درمیان چار شعب عورت کے اور لگا ختان کو ختان تو مقرر غسل واجب ہوا اس حدیث میں انزال کی شرط نہیں بلکہ مطلق واقع ہوا۔ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں کہ مراد شعب سے دو پاؤں اور دو ران یا دو ہاتھ دو پاؤں۔ اور لکھتے ہیں کہ اوایل اسلام میں جماع بے انزال پر غسل نہیں تھا بعد ازاں واجب ہوا

حدثنا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَاْسُهٗ یَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّنَا اَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْجِلْتَ اَوْ قُحِطْتَ فَعَلَیْكَ الْوُضُوْءُ روایت ہی ابوسعید خدری سے مقرر حضرت نے کسیکو ایک مرد انصاری کے طرف روانہ کرکے بلوایا پھر وہ آیا جس حال میں کہ اسکے سر سے پانی ٹپکتا تھا۔ حضرت نے فرمایا شاید کہ ہم نے جلدی کی تیرے واسطے۔ اسنے کہا ہاں یعنے میں حاجت جماع سے فارغ ہونے کے آیا۔ جب اسکے آنے کی جلدی معلوم ہوئی کہ اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ اس حال کو دیکھ کر اسکا احتمال بیان کیا اور فرمایا جبکہ تو شتابی کرے یعنے حاجت جماع سے فارغ ہونے کے آگے اٹھے تو انزال کو بند کیا ہوگا۔ یا جبکہ تو انزال کرے پس تجھ پر وضو واجب ہی۔ مناسبت ان دو حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ ظاہر ہی بلکہ برخلاف اسکے دلالت پائی جاتی ہی کیونکہ اس صورت میں آگے یا پیچھے سے تو کوئی چیز ظاہر نہوئی تا اس حکم وجوب وضو کو فرمایا فقد برتابعہ وھب وقال حدثنا شعبۃ قال عبد اللہ ولم یقل عندر ویحیٰ عن شعبۃ الوضوء متابعت کی نضر کی وہب نے اور وہب نے کہا حدیث کی محمد سے شعبہ نے۔ اور مؤلف علیہ الرحمہ نے کہا عندر و یحیٰ نے شعبہ سے نقل کی اسمیں لفظ الوضوء نہیں پایا ہی بلکہ فقط علیک

باب الرَّجُلِ یُوَضِّیْ صَاحِبَهٗ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کیا حکم ہی اس مرد کا جو اپنے صاحب کو وضو کرادے

حدثنا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ عَدَلَ اِلَی الشِّعْبِ فَقَضٰی حَاجَتَهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلَیْهِ وَیَتَوَضَّاُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُصَلِّیْ قَالَ الْمُصَلّٰی اَمَامَكَ اسامہ بن زید سے روایت ہی کہ جب حضرت نے وقوف عرفہ سے رجوع کیا پہاڑ کے درے کی طرف متوجہ ہوکے قضاء حاجت سے فارغ ہوئے۔ پھر اسامہ کہتا ہی کہ میں پانی ڈالنے لگا آپ پر جس حال میں کہ آپ وضو کرتے تھے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا نماز پڑھتے ہو۔ فرمایا کہ نماز کا محل آگے ہی

حدثنا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَاَنَّهٗ ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ وَاَنَّ مُغِیْرَةَ جَعَلَ یَصُبُّ الْمَاءَ عَلَیْهِ وَهُوَ یَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَیَدَیْهِ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ مغیرہ سے مروی ہی کہ تحقیق وہ حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ اور حضرت اپنی قضاء حاجت کے لئے تشریف لیگئے۔ اور مغیرہ حضرت پر پانی ڈالنے لگا اور حضرت وضو کرنے لگے سوا اپنا مبارک ہاتھ دھونے کے اور اپنے سر پر مسح کیا اور ہر دو موزوں پر بھی مسح کیا

باب قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَیْرِهٖ باب قرآن مجید پڑھنے کے بیان میں حدث اصغر کے بعد۔ اور غیر قرآن جیسے ذکر اور سلام پڑھنے کے بیان میں۔ اور بعضے نے غیر کی ضمیر قرأت قرآن کی طرف راجع کی جیسے قسطلانی پس غیر قرأت سے مراد کتابت قرآن ہی۔ اور بعضوں نے ضمیر کو راجع حدث کے طرف رکھتے ہیں۔ اس تقدیر پر حدث سے مراد وہ ہی کہ جو کچھ قبل اور دبر سے نکلے چنانچہ ابوہریرہ

حدیث بے انزال پر غسل واجب ہی

کی حدیث میں اس بات پر تخصیص آچکی ہی - اور شیخ ابن حجر نے غیر حدث سے حدث کا گمان ارادہ کیا ہی اور عینی نے اس ارادے کا رد کیا ہی دو وجہ سے پہلی وجہ یہ کہ مرجح مذکور ہونا چاہئے یا اُس تقدیر پر کوئی قرینہ دلالت کرے - یہاں تو ہر دو مفقود ہیں - دوسری وجہ یہ کہ مظنہ یعنے گمان حدث کا دو طور پر ہوا کرتا ہی یا تو وہ گمانی حدث پہلے حدث کا سا ہوگا یا اُسکا سا نہ ہوگا - اگر پہلے حدث کا سا ہوگا تو وہ پہلے حدث میں داخل ہوچکا - اگر پہلے حدث کا سا نہیں تو وہ حدث میں داخل نہوا - اور جو کہ جنس حدث میں داخل نہیں وہ بحث سے خارج ہی انتہی - لیکن یہ بھی بعید نہیں کہ شیخ ابن حجر نے مظنہ حدث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مراد رکھی ہو - اگرچہ حضرت کی نیند حدث نہیں لیکن جب پاخانہ وارد کے ہوں تو حرکت ریح کا احتمال ہی پس اس راہ سے اسکو مظنہ حدث کہہ سکتے ہیں - اس تقریر سے یعنی کے ہر دو رد دفع ہوسکتے ہیں فافہم قال المصنف عن ابراهيم لا بأس بالقراءة في الحمام منصور نے ابراہیم سے نقل کی ہی کہ حمام میں قرآن مجید کا پڑھنا مضایقہ نہیں جبکہ حمام میں غالبا حدث کے ساتھہ رہا کرتے ہیں یا سواے اسکا ذکر بالتخصیص آیا ہی ويكتب الرسالة على غير وضوء اور لکھنا رسالہ علمی کا بلا وضو مضایقہ نہیں - رسالہ کا بالتخصیص اسواسطے ہی کہ اکثر اسمیں اللہ تعالی کا نام اور قرآن کریم کے آیتیں ہا کرتے ہیں اور لکھنے کے وقت زبان پر بھی گذرتے ہیں - پس قول و فعل کا ایک ہی حکم ہی - وقال حماد عن ابراهيم إن كان عليهم إزار فسلم وإلا فلا تسلم اور حماد نے ابراہیم سے نقل کی کہ حمام میں جو لوگ رہیں اگر باندھے ہیں ازار تو سلام کرو ورنہ سلام مت کرو کسلئے کہ برہنہ غسل کرنا بدعت ہی - زجر کی راہ سے اہل بدعت پر سلام کرنے سے منع کیا - اور اکثر شارحون نے کہا ہی کہ سلام کے نہی کا وجہ یہ ہی کہ سلام جواب کا باعث ہوتا ہی اور جواب میں اللہ تعالی کا نام ہی - وہ آیت قرآنی کا ایک جزو ہی - پر یہہ پڑہنا مقصد مؤلف کا منافی ہی - کیونکہ وہ اس باب میں قرأت قرآن اور ذکر کی اباحت ثابت کی ہی مگر یہہ کہا جاسکے کہ غالبا حمام میں جنابت کے ساتھہ رہا کرتے ہیں اور جنب تو پڑہنے سے منع کیا گیا ہی بہر تقدیر فرق جامہ پہننے اور برہنہ رہنے میں نہیں رہتا ہی - **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثني مالك عن مخرمة بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أخبره أنه بات ليلة عند ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته فاضطجعت في عرض الوسادة واضطجع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله في طولها فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا انتصف الليل أو قبله بقليل أو بعده بقليل استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس يمسح النوم عن وجهه بيده ثم قرأ العشر الآيات الخواتم من سورة آل عمران ثم قام إلى شن معلقة فتوضأ منها فأحسن وضوءه ثم قام يصلي ابن عباس کریب کو خبر دی کہ مقرر سے شب گذارا ایک رات بی بی میمونہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو ابن عباس کی خالہ تھیں - سو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عرض وسادہ پر پہلو رکھا تھا - اور حضرت اور آپکے بی بی یعنے میمونہ نے لمبی درازی پر پہلو رکھا - پھر حضرت نے خواب فرمایا یہاں تک آدھی شب گذری یا ہم شب سے تھوڑا آگے یا تھوڑا پیچھے حضرت بیدار ہوے پھر اپنے چہرہ مبارک سے اثر خواب کو ملنے لگے اپنے دست مبارک سے - پھر اخیر سورہ آل عمران کے دس آیتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوے مشک کے طرف جو لٹکا تھا پھر وضو کیا اسکے پانی سے اچھا وضو یعنے وضو کے سنن و آداب کی رعایت کے ساتھہ پھر کھڑے ہوے اور نماز پڑہنے لگے قال ابن عباس فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذهبت فقمت إلى جنبه فوضع يده اليمنى على رأسي وأخذ بأذني اليمنى يفتلها فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع حتى أتاه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح ابن عباس کہتے ہیں کہ پھر میں بھی اٹھا اور حضرت نے جیسا کیا تھا ویسا ہی کیا یعنے وضو کیا پھر حضرت کے نزدیک گیا اور آپکے بائیں طرف کھڑا ہوا تب حضرت نے اپنا سیدھا ہاتھہ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کے اسکو ملنے لگے کمال شفقت سے اور پھر ابن عباس سے طرف نماز کے متوجہ ہوے کہ جب مقتدی ایک ہو تو امام کے داہنے جانب کھڑا ہوتا ہی پھر پڑہے دو دو رکعت پانچ دوگانہ - اور متن قسطلانی میں ہی کہ جملہ بارہ رکعت پڑہے پھر وتر ادا کی پھر پہلو رکھا یعنے لیٹے یہاں تک کہ آیا مؤذن آپکے پاس پھر اٹھے اور صبح کی دو رکعت سنت پڑہ کر گئے پھر باہر آئے اور نماز فرض صبح کی ادا کی - مناسبت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ یہ ہی کہ حضرت خواب سے بیدار ہوے اور وضو کرنے کے آگے آیات قرآنی تلاوت فرمائیں اور اگرچہ خواب اس جناب کا ناقض وضو نہیں لیکن جب تازہ وضو کیا معلوم ہوا کہ حدث کا وہم موجب تھا - اور ابن عباس بھی ایسا ہی عمل کیا اور خواب سے اٹھے بعد وہی آیتیں پڑہیں اور حضرت قرآن پڑہنے سے منع نفرمایا **باب** من لم يتوضأ إلا من العشي المثقل یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ وضو نکرے کسی غشی سے مگر غشی گراں کے سبب سے - غشی بفتح معجم و سکون شین معجمہ ہوشی ہی - اور ایک نوع ہی اغما سے - اور مثقل بضم میم و سکون مثلثہ و کسر قاف صفت ہی غشی کی **حدثنا** اسمٰعیل

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ فَإِذَا هِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَجَعَلْتُ أَصُبُّ فَوْقَ رَأْسِي مَاءً فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

بی بی اسماء کہتی ہیں کہ میں میری بہن بی بی عائشہ صدیقہ زوجہ رسول اللہ کے پاس بی بی حرقت کہ آفتاب کو گہن لگا اٹھا۔ پس نگاہ دیکھتی کیا ہوں کہ لوگوں نے نماز خسوف قیام کیا ہی پھر نگاہ دیکھی کہ جناب صدیقہ بھی نماز پڑھتی ہیں۔ پھر میں کہی کہ لوگوں کا کیا حال ہی درد و اضطرار میں ہیں۔ تو بی بی نے اپنے ہاتھ سے آسمان کے طرف اشارہ کیا۔ پھر کہا سبحان اللہ یعنے ام المومنین نے تعجب کی راہ سے کہا۔ میں نے پوچھی کیا یہ علامت عذاب ہی۔ تو بی بی نے اپنے سر سے اشارہ کیا ہاں یہ علامت عذاب ہی اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہی یہاں تک کہ مجھے بیہوشی نے دبا لیا جب میں نے نماز میں قیام کیا اور میں رحمت کھینچی اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی اس غشی کے دفع کرنے کے لئے۔ مؤلف کا مرتبہ لان سر حدیث سے ترجمۃ باب کے ساتھ یہی سما کا حال ہی کہ وہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں اور سکو غشی کی حالت تھی اور وہ ویسا ہی نماز میں تھیں اور حضرت نے انیر انکار نہ کیا۔ اور انکی غشی خفیف تھی۔ جیسا کہ انہیں نے کہا کہ میں آپ پر پانی ڈالتی تھی۔ ایسا ہی کہا علمائے۔ اور ظاہر یہ ہی کہ پانی کا ڈالنا نماز کے بعد ہوگا واللہ اعلم۔ پھر جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ نہیں ہی کوئی چیز کہ میں نہیں دیکھا تھا مگر اس جگہ دیکھا یہاں تک کہ بہشت و دوزخ کو بھی دیکھا۔ مقرر میرے طرف وحی کی گئی کہ البتہ تم آزمائے جاؤگے اپنے قبور میں مثل فتنہ دجال کے یا نزدیک اسکے۔ کہا اسماء میں نہیں جانتی ہوں کہ ان دو عبارتوں سے کون سی عبارت کہی یہ شک فاطمہ مسند کا ہی جو راوی اس حدیث کی ہی یوتی احدکم فیقال ما علمک بھذا الرجل تمہارے ایک کے پاس لایا جائیگا اور سکو کہا جائیگا کیا ہی علم تیرا اس مرد کے ساتھ اور دوسری روایتوں میں ہی کہ قبر میں حضرت کی صورت مبارک لائی جائیگی اور میت کو پوچھینگے کہ اس مرد کے بارہ میں تو کیا کہتا ہی فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا۔ پس جو مومن ہی یا موقن ہے بھی سک راوی کا ہی یعنے اسماء نے کونسا لفظ کہا موقن یا مومن میں نہیں جانتی ہوں۔ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا۔ جو شخص کہ ایمان لایا تھا یا یقین کیا تھا سو وہ حضرت کی صورت شریفہ کو یہی کہیگا اور کہیگا وہ محمد رسول اللہ ہے ہمارے پاس صدق کے دلیلوں و ہدایت کے ساتھ پس ہم نے آپکے فرمان کو قبول کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپکی پیروی کی فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا بِهِ پس سکو کہا جائیگا تو آرام سے سو جا حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ تو شک ہی کرتا تھا کہ تحقیق تو مومن ہی وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ پس کہتا ہی نا مسلمان میں نہیں جانتا ہوں لوگوں سے میں سنا تھا کہ کچھ کہتے تھے پس میں بھی وہی کہا۔

باب مسح الرأس كله

یہ باب اس بیان میں ہی کہ تمام سر کا مسح واجب ہی یہی مذہب ہی مؤلف کا جو امام مالک سے ایک روایت کے اخذ کیا ہی وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ لِلْمَرْأَةِ يَمُرُّ الرَّجُلُ يَمْسَحُ عَلَى رَأْسِهَا ابن المسیب نے کہا عورت مرد کی جگہ میں ہی چاہئے کہ تمام سر کا مسح کرے وَسُئِلَ مَالِكٌ أَيُجْزِئُ أَنْ يَمْسَحَ بَعْضَ الرَّأْسِ فَأَخَذَ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وامام مالک سوال کئے گئے کہ مسح کرنا تھوڑے سر کا کافی ہی۔ تو انہوں نے عبداللہ بن زید کی حدیث سے حجت لائی وہ حدیث یہ ہی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ۔ مقرر ایک مرد نے دادا عمرو بن یحیی کا ہی عبداللہ بن زید سے کہا تو کر سکتا ہی تو کہ مجھ کو بتلاوے کہ حضرت کس طرح وضو کرتے تھے فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ پس عبداللہ بن زید نے کہا ہاں (کہا سکتا ہوں پھر پانی منگوایا پھر اپنے ہاتھ پر ڈالے پھر اپنے

ہاتھ کو دو بار دھویا۔ پھر منہ میں اور ناک میں تین بار پانی لیا پھر اپنے منہ کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے ہر دو ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح اپنے ہر دو ہاتھ سے کیا پھر آگے لائے ہر دو ہاتھ اور پیچھے لیگئے سر کے آگے سے مبتدا کیا یہاں تک کہ گئے ہر دو ہاتھ گردن تک پھر آگے لایا اس جگہ تک جہاں سے مبتدا کی تھا۔ پھر اپنے ہر دو پاؤں دھوئے لیکن دو بار یا تین بار نہ کہ نہیں۔ حالانکہ وضو میں جائز ہی کہ بعضے اعضا ایک ایک اور بعضے دو بار اور بعضے تین بار دھوئے شارح نے کہا کہ اس حدیث کی دلالت تمام سر کا مسح واجب ہونے پر اسوقت ہوتی ہی کہ اسمیں فرائض وضو پر ہی اقتصار ہوتا ویسا تو نہیں بلکہ فرائض کے سوا سنن بھی جیسے پہنچوں تک ہاتھ دھونا اور منہ اور ناک میں پانی لینا اور اعضاے مغسولہ کا دھونا وجہ مسنون پر مروی ہی پس ہو سکے کہ تمام سر کا مسح بھی وجہ سنت پر یا نہیں آیا ہو جیسا کہ ظاہری۔ اور حضرت مسح ناصیہ پر اکتفا کرنا بھی صحت کو پہنچا ہی چنانچہ مسلم اور طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ سے اور ابو داؤد اور حاکم حدیث ابی مغفل سے روایت کی ہیں۔ پس اس حدیث کا عمل سنت پر کیا جاتا ہر دو حدیث کی جمع و تطبیق حاصل ہو۔

باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ یہہ باب ہر دو پاؤں ٹخنوں تک دھونے کے بیان میں ہی **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ أَبِيهِ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ مِنَ التَّوْرِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ عمرو کے باپ یحیی بن عمارہ سے مروی ہی کہ میں عمرو بن ابی حسن کے پاس حاضر ہوا جو اسنے عبداللہ بن زید حضرت کے وضو سے سوال کیا تھا۔ پس عبداللہ بن زید نے ایک ظرف پانی منگوایا اور حاضرو کو حضرت کا وضو بتلانے کے لئے وضو کیا۔ پس اس ظرف سے اپنے ہاتھ پر تین بار ڈالا۔ پھر سیدھا ہاتھ اس ظرف میں ڈالکر پانی لیا اور مضمضہ کیا اور ناک میں پانی لیا اور ناک چھڑکا تین چلو پانی سے پھر سیدھا ہاتھ داخل کیا اور اپنا منہ تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ داخل کیا اور اپنے ہر دو ہاتھ کہنیوں تک دو دو بار دھوئے پھر ایک ہاتھ تر ڈالا اور پانی لیکر دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور ہر دو ہاتھ سے سر کا مسح کیا ہر دو ہاتھ سر کے آگے لائے اور پیچھے لیگئے ایکبار۔ پھر ہر دو پاؤں ٹخنوں تک دھوئے

باب اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ لوگوں کے وضو کا پانی جو ظرف میں باقی رہے اسکے استعمال کا حکم ہی۔ یہاں شارح نے کہا کہ ظاہر فضل آب وضو کے یہی معنے ہیں۔ اسکو وضو کے آب مستعمل پر حمل کرنا بعید نظر آتا ہی اور جو حدیث کہ اس باب میں ایراد کرتے ہیں اس مضمون پر نص ہو سکتی نہیں و أمر سفيان بن عيينة عبد الله أهله أن يتوضأ بفضل سواكه اور جریر بن عبداللہ نے اپنے لوگوں کو حکم کیا کہ مسواک کرنے سے اسکے جو پانی بچا رہتا ہی اس سے وضو کریں۔ حضرت سفیان نے بھی وضو کے اعمال سے ایک عمل ہی تو یہہ معنے ہوئے کہ وضو کا بچا ہوا پانی ہی۔ پس حریر کا یہہ قول ترجمہ باب کو تائید کرتا ہی۔ اور اس حدیث (جو ذیل میں آتی ہی) سے ظاہر ہی کہ وہ پانی مستعمل کی قسم میں سے ہی کہ وہ سر پانی میں ڈوبتے اور اپنے لوگوں کو حکم کرتے کہ اس پانی سے وضو کرے۔ اور اسکا کچھ مضائقہ نہیں جائے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال الحكم وقال سمعت أبا جحيفة يقول خرج علينا النبي صلى الله عليه وسلم بالهاجرة فأتي بوضوء فتوضأ فجعل الناس يأخذون من فضل وضوئه فيتمسحون به فصلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة وقال أبو موسى دعا النبي صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه فيه ومج فيه ثم قال لهما اشربا منه وأفرغ على وجوهكما ونحوركما حکم کہنا ہی کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا ہی کہ کہتے تھے کہ حضرت ایک روز ایک سفر میں ہمارے طرف تشریف لائے وہ وقت دوپہر کا تھا اور دھوپ سخت گرم تھی پس پانی وضو کا لایا گیا آپ نے وضو کیا تو لوگ بچا ہوا پانی آپکے وضو کا پانی لیا کرتے اور تبرکا اس سے مسح کرتے یعنے وضو کا پانی جو گرتا اسکو اپنے ہاتھوں میں لیکے اپنے منہ اور آنکھوں پر ملتے تھے۔ پھر حضرت ظہر کے دو رکعت اور عصر کے دو رکعت ادا کی اور آپ کے روبرو ایک برچھی سے سترہ کیا گیا تھا۔ اور ابو موسی نے کہا کہ حضرت نے ایک قدح منگوایا کہ اسمیں پانی تھا۔ پس آپنے ہر دو دست مبارک اسمیں دھوئے اور تھوڑا پانی اس سے اپنے مبارک منہ میں لیکر ترک کے لئے اسی قدح میں ڈالا۔ پھر ابو موسی کو اور بلال کو فرمایا کہ ہر دو اسکو پیو اور اپنے منہ پر ڈالو یا گلوں پر یہہ راوی کا شک ہی کہ وجوہکما فرمایا یا نحورکما **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ وَغَيْرِهِ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ

وَإِذَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَضُوئِهِ ابن شہاب نے کہا کہ محمود بن ربیع نے مجھ کو خبر دی اور محمود وہ شخص ہی کہ اسکی حالت صغر میں حضرت نے اسکے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا اس کے گھر کے کوئیں سے جو پانی لیا تھا تبرک اور خوش طبعی کی راہ سے اسکے منہ پر ڈالا۔ اور کہا عروہ نے مسور سے اور اسکا غیر یعنے جو مروان بن حکم تھا اس حال میں کہ ہر ایک ان میں سے اپنے یار کی تصدیق کرتا تھا یعنے عروہ اور مروان بالاتفاق مسور سے نقل کرتے ہیں کہ جسوقت کہ حضرت وضو کرتے تھے صحابہ آپ کے آب وضو پر اسطرح جاتے تھے کہ قریب ہی تھا کہ اس سے مرادوضو کا بچا ہوا پانی ہی جو ظرف میں رہتا۔ اور ایک قول یہ ہی کہ وضو کا اب مستعمل تھا۔ اسی کی دلیل ہیں کہ آب مستعمل پاک ہی پر شارح کہتا ہی کہ جب دو باتوں کو محتمل ہو دلیل ہوسکتی ہیں

حدثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ جعدنے کہا کہ میں نے سائب بن یزید سے سنا کہ کہتا تھا کہ میری خالہ مجھکو حضرت کے جناب میں لیگئی اور کہی یا رسول اللہ یہہ میری بہن کا لڑکا ہی اسکے پاؤں میں درد ہی تب حضرت نے میرے سر کو ہاتھ لگایا اور میرے حق میں برکت کی دعا کی۔ پھر حضرت نے وضو کیا اور میں نے آپکے وضو کا پانی نوش کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ کے اعضاء شریف سے جو پانی کے قطرے ٹپکتے تھے وہ پانی مراد ہی۔ پس میں حضرت کے پس پشت کھڑا رہا اور مہر نبوت پر نظر کی جو مرد شانہ مبارک کے درمیان تھا مانند بیضہ حجلہ کے جملہ ایک پرندے کا نام ہی جو کبوتر کے مانند ہوتا ہی زرا سے بیضے کو کہتے ہیں جو سفید براق ہی

باب مَنْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ ایک ہی چلو پانی سے مضمضہ و استنشاق کرے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثنا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ أَوْ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَا أَقْبَلَ وَمَا أَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ عبداللہ بن زید سے مروی ہی کہ مقرر انہوں نے طرف وضو سے اپنے ہر دو ہاتھ پر پانی ڈالا پھر دھویا یا ان دونوں کو پھر دھویا یا مضمضہ و استنشاق کیا ایک چلو پانی سے تین بار۔ پھر ایک پانی سے ہر دو فعل سابقین باریک۔ اور دھویا اپنے منہہ کو تین بار اور دھویا اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دو دو بار۔ پھر مسح کیا اپنے سر کا ہاتھوں کو آگے لایا اور پیچھے لیگیا پھر اپنے ہر دو پاؤں ٹخنوں تک دھوئے ثم قال هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر کہا کہ حضرت کا وضو ایسا ہی تھا

ف مضمضہ اور استنشاق کے احادیث مختلف آئے ہیں کہ حضرت نے کبھی ایک چلو پانی سے مضمضہ استنشاق کیا ہی اور کبھی تین چلو سے تین بار۔ اسکو وصل کہتے ہیں ہی مذہب ہی امام شافعی کا اور کبھی تین پانی سے تین بار مضمضہ اور تین پانی سے تین بار استنشاق کیا ہی اسکو فصل کہتے ہیں ہی مذہب ہی امام اعظم کا۔ اور حنفیہ حدیث فصل کو ترجیح دی ہیں بسبب موافق ہونے اسکے قیاس کے ساتھ کہ منہہ اور ناک ہر ایک جدا عضو ہی۔ پس وضو میں ہر ایک عضو جیسا جدا جدا ہوتے ہیں ویسا ہی منہہ و ناک بھی جدا جدا پانی سے دھویا چاہئے۔ پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے ساتھ کس لئے کہ منہہ اور ناک ہر ایک جدا عضو ہی۔ پس وضو میں ہر ایک عضو جیسا جدا جدا ہوتے ہیں ویسا ہی منہہ و ناک بھی جدا جدا پانی سے دھویا چاہئے۔ پس جو حدیث کہ موافق قیاس کے پڑے راجح ہی جیسا کہ یہہ ضابطہ اصول فقہ میں مقرر ہی۔ اور یہہ نہ سمجھ کہ حنفیہ نص کے مقابلہ میں تعلیل لائی ہیں اور حدیث کے مقابلہ میں قیاس کو ترجیح دی ہیں ایسا فلیس بلکہ حدیث وصل پر حدیث فصل کو قیاس سے ترجیح دی ہی حدیث فصل جو حنفیہ کی دلیل ابوداؤد اور طبرانی کی ہی جسمیں نے لایا ہی کہ طلحہ بن مصرف جو ائمہ اعلام اور ثقات تابعین کرام سے ہی اپنے باپ و دادا سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا۔ اس میں مضمضہ تین بار کیا اور استنشاق تین بار۔ اور ہر بار پانی جدا جدا ہی لیا۔ بالجملہ معلوم ہوا کہ فعل حضرت اعضاء وضو کے دھونے میں مختلف تھا جیسا کہ سنن و مستحبات میں عادت مستمر کی تھی اور عمل انکا مضمضہ اور استنشاق میں اور ہی کیفیت میں وصل و فصل کے وسے بھی مختلف تھا۔ اسی واسطے ائمہ نے کسیکے وصل اور فصل کو واجب و فرضیت کا قائل نہوا۔ اور امام ابوحنیفہ کے پاس بھی مضمضہ و استنشاق میں ایک ہی پانی سے وصل جایز ہی جیسا کہ شمنی فتاوی ظہیریہ سے نقل کی ہی۔ اور امام شافعی کے پاس ہر بار جدا پانی سے فصل بھی روا ہی۔ اور جامع ترمذی میں لایا ہی کہ امام شافعی نے کہا کہ مضمضہ و استنشاق ایک پانی سے جمع کرنا جائز ہی اور اگر جدا جدا کریں ہمارے پاس محبوب ہی پس حقیقت میں کچھ خلاف نہ ہوا واللہ اعلم کذا فی اشعۃ اللمعات والمدارج و شرح سفر السعادت

باب مَسْحِ الرَّأْسِ مَرَّةً یہہ باب مسح سر ایکبار کرنے میں ہی

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ عَنْ وُضُوءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ

مضمضہ و استنشاق کی کیفیت کا اختلاف

وَثَلٰثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَاَدْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ اس حدیث کا ترجمہ باب غسل الرجلین الی الکعبین میں گذرا **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَقَالَ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً مؤلف کہتا ہی کہ حدیث کی ہم سے موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے وہیب نے اور کہا مسح کیا اپنے سر پر ایکبار جب سلمان کی روایت میں صریح واقع ہوا تھا موسیٰ سے حدیث کی اور اسکا بیان کیا **باب** وُضُوْءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ وضو کرنا مرد کا اپنی عورت کے ساتھ ایک ظرف میں اور وضو کرنا وضو عورت کے باقی پانی سے جائز ہی وَتَوَضَّاَ عُمَرُ بِالْحَمِيْمِ وَمِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ اور وضو کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گرم پانی سے اور نصرانیہ عورت کے گھر سے پینے اسکے پانی سے کہتے ہیں کہ یہ ہا ترجمہ باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی ہی تا اسکی موید ہو۔ اور جو حدیث کہ مؤلف لاتا ہی اسپر دلالت نہیں رکھتی ہی اور داخل ترجمہ کر سکتے اور کہہ سکتے ہیں کہ بعضے لوگ جو وضو عورت کے باقی پانی سے وضو کرہ جانتے ہیں۔ اسکا یہ سبب ہی کہ ہاتھ عورت کا اسکو پہنچا اور زن نصرانیہ کے پانی سے عمر فاروق نے جو وضو کیا اسپر نظر کی حالانکہ غالبًا بات یہ ہی کہ اس عورت کا ہاتھ اس پانی کو لگا ہوگا۔ پس یہہ بات ترجمہ باب کے ساتھ ایک نوع کی مناسبت رکھتی ہی۔ اور مؤلف تو محض افادۂ احکام کے لئے اکثر اقوال و آثار صحابہ و تابعین کے نقل کرتا ہی اور منحصر نہیں ہی کہ ترجمہ باب کی تائید کرے یا جو حدیث لاتا ہی اسکے بعد لاتا ہی اس سے واضح تر ہو۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس فعل سے اظہار کیا کہ گرم پانی سے وضو جائز ہی۔ اور خانہ نصرانی کا پانی ناپاک نہیں اور بعضے اسکے ناپاک ہونے پر گئے۔ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ابن عمر کہتے ہیں کہ حضرت کے زمانے میں مرد اور عورت وضو کرتے تھے جس حال میں کہ مجتمع ہوتے ایک ظرف میں مانند قطار کے **باب** صَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهٗ عَلَى الْمُغْمٰى عَلَيْهِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت نے وضو کا پانی اس شخص پر ڈالا جو بیہوش ہوگیا تھا **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَا اَعْقِلُ فَتَوَضَّاَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيْرَاثُ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةً فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ ابن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر سے سنا کہ کہتے تھے کہ حضرت میری عیادت کے لئے تشریف لائے جب میں بیمار تھا اور ہوش نہیں رکھتا تھا پس حضرت نے وضو کیا تو اپنے وضو کے پانی سے کچھ مجھ پر ڈالا سو میں ہوش میں آیا پس میں نے کہا یا رسول اللہ کسکو ہی میری میراث وارث ہوگا میرا مگر کلالہ۔ اور کلالہ اس وارث کو کہتے ہیں جو باپ اور بیٹے کے سوا ہو۔ اور جابر کو اسوقت تک معلوم نہیں تھیں تب آیت فرائض کی نازل ہوئی کہ جسمیں بیان وارثوں کا اور انکے حقوق کا آیا ہی وہ آیت یہہ ہی یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الآیہ۔ کلالہ کی تحقیق اور اس آیت کی تفسیر شرح مطول میں بخوبی مذکور ہی۔ **باب** الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ فِي الْمِخْضَبِ وَالْقَدَحِ وَالْخَشَبِ وَالْحِجَارَةِ باب بیان میں غسل کرنے کے اور وضو کرنے کے تغار اور کاسے میں اور ظرف چوبین و سنگین میں۔ اور عطف خشب اور حجارہ کا عطف عام ہی خاص پر کیونکہ تغار کاسہ بھی چوب و سنگ سے ہوا کرتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيْبَ الدَّارِ اِلٰى اَهْلِهٖ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيْهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ اَنْ يَبْسُطَ فِيْهِ كَفَّهٗ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِيْنَ وَزِيَادَةً انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز عصر کا وقت ہوا تو گھر والے وضو کے لئے وہ شخص جسکا گھر نزدیک تھا طرف اہل خانہ کے اور ایک جماعت باقی رہی۔ پس لایا گیا حضرت کے پاس ایک تغارہ سنگین کا اسمیں تھوڑا پانی تھا۔ پس تنگ ہوئی تغار کہ ہاتھوں کی اسمیں کشایش ہو یعنے حضرت کے مبارک ہاتھ اسمیں نہ سمائے۔ پس سب لوگوں نے اسمیں وضو کیا۔ راوی کہتا ہی ہم نے انس سے پوچھا کہ تم کتنے لوگ تھے تو کہا کہ اسی کچھ اوپر یا زیادہ تھے۔ یہہ حضرت کے معجزات سے ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ ابی موسیٰ سے روایت ہی کہ حضرت نے ایک قدح منگوایا کہ جسمیں پانی تھا اور اپنے ہر دو مبارک ہاتھ اسمیں دھوئے اور آب دہن اسمیں ڈالا۔ یہہ روایت بایں قدر جو نقل کی گئی ترجمہ یعنے بیان باب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی ہی لیکن کہ وضو کو وضو سے عام لیں **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهٗ مَآءً فِيْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهٖ وَاَدْبَرَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ ہم حضرت کے پاس آئے۔ پس آپ کے واسطے پانی ایک تانبے کے خالص برتن میں لے آئے۔ پس حضرت نے اپنا مبارک منہ تین بار دھویا اور ہاتھوں کو دو دو بار۔ اور اپنے سر کا مسح کیا آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے اور دونوں پاؤں دھوئے **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهٖ وَجَعُهٗ اسْتَاْذَنَّ اَزْوَاجَهٗ فِيْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَذِنَّ لَهٗ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَّرَجُلٍ اٰخَرَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الْاٰخَرُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ جب حضرت پر بیماری گران ہوئی اور درد اچھا سخت ہوا تو حضرت نے اپنے ازواج مطہرات سے اذن چاہا کہ میرے گھر میں تیمارداری کریں پس سب بی بیوں نے اذن دیا۔ پس حضرت نماز کے لئے دو مردوں کے درمیان یعنے دو مرد بازو پکڑے ہوئے عبد اللہ بن عباس پر اور دوسرے ایک مرد پر جب آپ کے ہر دو پاؤں مبارک خط کھینچتے تھے یعنے کمال ضعف سے پاؤں زمین پر رکھ نہ سکتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ کے اس قول سے عبد اللہ بن عباس کو خبر دی تو انہوں نے کہا کہ آیا تو جانتا ہی کہ وہ دوسرا مرد کون ہی۔ میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا وہ علی بن ابیطالب تھے وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهٗ وَاشْتَدَّ وَجَعُهٗ هَرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ وَاُجْلِسُ فِيْ مِخْضَبٍ لِّحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ اور بی بی عائشہ حدیث کرتی تھیں کہ جب حضرت انکے گھر داخل ہوئے اور درد اچھا سخت ہوا تو فرمایا کہ سات مشک سے مجھ پر پانی ڈالو کہ جنکے بند نہ کھولے ہوں یعنے وے سات مشک کہ آپ ہیں ہیں لوگوں کو وصیت کروں۔ پس آپ ایک تغار میں بٹھلائے گئے جو وہ تغار ام المومنین بی بی حفصہ کے گھر میں تھا پس ہم آپ پر ان مشکوں سے پانی ڈالنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ نے ہمارے طرف اشارہ کیا مقرر تم نے بجا لایا جو میں کہا۔ پھر لوگوں کے طرف نکلے اور مسجد میں تشریف لے گئے جو ہمارا خطبہ ہے

باب اَلْوُضُوْءُ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَّمْ يَرَ مِنْهُ وَضُوْءًا اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ مِنَ الرِّيْحِ وَالْبَوْلِ وَغَيْرِهٖ سونے سے وضو کرنے کے بیان میں ہی **حدثنا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو مِّنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَمِّيْ يَكْثُرُ مِنَ الْوُضُوْءِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبِرْنِيْ كَيْفَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِّنْ مَّآءٍ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فَاغْتَرَفَ بِهِمَا فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ مَآءً فَمَسَحَ رَاْسَهٗ فَاَدْبَرَ بِيَدَيْهِ وَاَقْبَلَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ حدیث مع ترجمہ کے گذری اسوسط یہاں ترجمہ کر نہیں لکھا گیا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِاِنَآءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَوَضَعَ اَصَابِعَهٗ فِيْهِ قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَآءِ يَنْبَعُ مِنْ اَصَابِعِهٖ انس کہتے ہیں کہ حضرت نے پانی کا ایک ظرف منگوایا پس ایک پراتھ لایا گیا کہ اس میں تھوڑا پانی تھا پھر حضرت نے اپنی انگلیاں رکھیں کہتے ہیں کہ میں اس پانی کی طرف نظر کرنے لگا تو حضرت کے مبارک انگلیوں سے جوش مار رہا تھا قَالَ اَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّاَ مِنْ مَّا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ پھر انس کہتے ہیں کہ میں نے تخمینا ان لوگوں کا جنہوں نے اس پانی سے وضو کیا تو ستر اور اسی کے درمیان تھے۔ اسباب میں متعدد طریقوں سے جو حدیثیں آئے ہیں آگے گذریں ہیں **باب** اَلْوُضُوْءُ بِالْمُدِّ یہ باب مد سے وضو کرنے کے بیان میں ہی۔ اہل عراق کے پاس مد کا مقدار یہہ ہی کہ سولہ رطل پانی ہوتا ہے۔ اہل حجاز کے پاس ایک رطل اور ثلث رطل ہی۔ اور رطل کا مقدار بیس استار اور ہر استار چار و نیم مثقال اور ایک سیر ہی چار و نیم مثقال ہی۔ ایک رطل بیس سیر ہی ٹھہرا بیس سیر ہی جہانگیری کہ ایک سیر ہی عہد دولت میں دین پرور ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان صاحب قران ثانی کے خلد اللہ ملکہ فی مراضیہ **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ اَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمْسَةِ اَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّاُ بِالْمُدِّ عبد اللہ ابن جبر کہتے ہیں

حضرت نے ایک برتن میں ایک ظرف سے وضو اور غسل کرنا

وضو کی تفصیل

کرتے میں نے ان سے مالک بن انس سے سنا ہے کہ حضرت ایک صاع پانی سے غسل کرتے اور اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ اس سے زیادہ کرتے پانچ مد تک - صاع کا مقدار چار مد ہی ہے پس مد ایک رطل زیادہ کرتے تھے اور وضو ایک مد کیا کرتے **باب** المسح علی الخفین یہ باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں ہی پاؤں دھونے کے عوض میں **مترجم** کہتا ہی کہ اہلسنت اللمعات میں فرمایا ہی کہ مسح موزہ جائز ہی سنت سے اور اخبار و آثار مشہورہ سے اور جسنے اسکا اعتقاد نکرے مبتدع ہی کذا فی الہدایہ - اور حفاظ حدیث کی ایک جماعت نے تصریح کی ہی کہ مسح خفین کی حدیث متواتر ہی - اور بعض محدثوں نے صحابہ سے اسکے راویوں کو جمع کیا تو انکا عدد اسّی سے زیادہ ہوا اور عشرہ مبشرہ انہیں سے ہیں - اور ابن عبد البر نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ علمائے اسلاف سے کسینے اسکا انکار کیا ہو کذا فی مواہب اللدنیہ - اور شیخ حسن بصری کہتے ہیں کہ ستر صحابہ کو پایا ہوں کہ مسح خفین کا اعتقاد رکھتے تھے اور کرخی کہتے ہیں کہ جسنے خفین کو قبول نکیا اسپر میں خوف کفر کا رکھتا ہوں - کسواسطیکہ جو آثار اسبارے میں وارد ہیں حد تواتر میں ہیں - اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ میں نے مسح خفین کا قائل ہوا - جب تک اسکے آثار مجھے روشنی آفتاب کے مانند نہ پہنچیں - اب جانے کہ مسح خفین رخصت ہی اور پاؤں کا دھونا عزیمت ہی - اور ہدایہ میں کہا کہ جسنے مسح موزہ کا اعتقاد نرکھے بدعتی ہی ہاں اگر اعتقاد رکھتا ہی پر عزیمت حاصل کرنے کے لئے پاؤں دھوتا ہی تو ماجور ہوگا - اور مواہب اللدنیہ میں لایا ہی کہ علمائے اختلاف کیا ہی کہ مسح افضل تر ہی یا پاؤں کا موزہ سے کھینچنا اور رہا - بعضوں نے کہا کہ مسح کرنا افضل تر ہی کیونکہ اسمیں اہل بدعت روافض و خوارج کا رد ہی جو اسپر طعن کرتے ہیں - اور مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی - اور امام نووی کہتے ہیں کہ مذہب ہمارے اصحاب کا یہ ہی کہ دھونا افضل ہی کیونکہ وہ اصل ہی بلکہ مسح کو ترک نکردے - اور ایک روایت سے امام احمد کے ہر دو برابر ہیں کسلئے کہ شریعت ہر دو کے ساتھ وارد ہی - اور صاحب سعادت نے کہا کہ حضرت کو کسی جانب میں مکلف نہیں تھا نہ مسح کے طرف نہ پاؤں دھونے کے طرف اگر موزہ پہنے ہوئے تھے مسح کرتے - اگر موزہ ہوتا پاؤں دھوتے عوض مسح کرتے - اور پاؤں دھونے میں تو علماء کا اختلاف ہی - احسن اقوال وہی ہی جو موافق سنت کے ہو انتہی

حدثنا اصبغ بن الفرج عن ابن وہب قال حدثنی عمرو قال احدثنی بکیر عن بسر بن سلیمان عن عبد اللہ بن عمر عن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ مسح علی الخفین وان عبد اللہ ابن عمر سال عمر عن ذلک فقال نعم اذا حدثک شیئا سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا تسئل عنہ غیرہ وقال موسی بن عقبۃ اخبرنی ابو النضر ان ابا سلمۃ اخبرہ ان سعدا وقال عمر لعبد اللہ نحوہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت سے حدیث کی کہ مقرر آپنے مسح کیا موزوں پر عبد اللہ بن عمر نے عمر فاروق سے مسح موزہ کے باب میں سوال کیا تو کہا ہاں جسوقت سنو سعد سے مسح کرنا پھر بطور صحت کے کہا کہ جب سعد روایت کرے حضرت سے تو پھر دوسرے سے اسکی صحت دریافت نہ کیجئے - موسی بن عقبہ بھی کہا کہ ابو نضر نے مجھکو خبر دی کہ مقرر ابو سلمہ نے خبر دی کہ سعد نے کہا کہ حضرت نے موزوں پر مسح کیا ہی پس عمر فاروق نے اپنے فرزند عبد اللہ سے ایسا ہی کہا

حدثنا عمرو بن خالد الحرانی قال حدثنا اللیث عن یحیی ابن سعید عن سعد بن ابراہیم عن نافع بن جبیر عن عروۃ بن المغیرۃ عن ابیہ المغیرۃ بن شعبۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج لحاجتہ فاتبعہ المغیرۃ باداوۃ فیہا ماء فصب علیہ حین فرغ من حاجتہ فتوضا ومسح علی الخفین مغیرہ سے مروی ہی کہ حضرت اپنی قضاے حاجت کے لئے باہر تشریف لیگئے پس مغیرہ بھی ایک ظرف میں پانی لئے ہوئے آپ کے پیچھے چلے پس آپ پر پانی ڈالا جب آپ اپنی حاجت سے فارغ ہوے یعنے جب حضرت طہارت استنجا سے فارغ ہوئے تب مغیرہ آپ پر پانی ڈالا - پھر حضرت نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن جعفر بن عمرو بن امیۃ الضمیری ان اباہ اخبرہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین قال ابو عبد اللہ وتابعہ حرب وابان عن یحیی بن کثیر جعفر سے مروی ہی کہ انکے باپ عمرو نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ موزوں پر مسح کرتے تھے اور مخالف نے کہا کہ متابعت کی ہی شیبان کی حرب اور ابان نے یحیی سے

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا الاوزاعی عن یحیی عن ابی سلمۃ عن جعفر بن عمرو بن امیۃ عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی عمامتہ وخفیہ وتابعہ معمر عن یحیی عن ابی سلمۃ عن عمرو رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی عمامتہ وخفیہ امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ مسح کرتے تھے اپنی دستار شریف پر یعنے ناصیہ پر مسح کرنے کے بعد دستار پر تمام کرتے تھے جیسا کہ مسلم نے اسکی تصریح کی ہی اور مسح کرتے تھے اپنے موزوں پر متابعت کی ہی اوزاعی کی معمر نے یحیی سے وہ ابی سلمہ سے وہ عمرو سے کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ مسح کرتے تھے اپنی دستار پر اور موزوں پر **باب** اذا ادخل رجلیہ وہما طاہرتان یہ باب تنوین سے ہی جسوقت داخل کریں اپنے ہر دو پاؤں موزوں میں درحالیکہ وے پاک ہیں

باب مسح موزہ

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا ذکریاء عن عامر عن عمرو بن مغیرۃ عن ابیہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاھویت لانزع خفیہ فقال دعھما فانی ادخلتھما وھما طاھرتان فمسح علیھما مغیرہ نے اپنے باپ شعبہ سے روایت کی کہ اسنے کہا کہ میں ایک سفر میں یعنے جنگ تبوک میں حضرت کے ہمراہ تھا پس میں نے چاہا کہ حضرت کے پیر سے موزے نکالوں آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دیجئے کہ میں نے موزے پہنے ہیں درحالیکہ ہر دو پیر پاک تھے پھر مسح کیا اوپر **باب** من لم یتوضأ من لحم الشاۃ والسویق یہہ باب بیان میں اس شخص کی حالت کے ہی کہ وضو نکرے بکرے کا گوشت کھانے سے اور سویق یعنے ستو کے کھانے سے واکل ابو بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم لحما ولم یتوضأ ان تینوں صحابہ نے گوشت کھایا اور وضو نہ کیا یعنے جو وضو تھا اسی پر نماز پڑھی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یسار عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ وصلی ولم یتوضأ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت نے بکری کا شانہ تناول فرمایا جسکو زبیر بن عبد المطلب کی بیٹی نے اپنے گھر تیار کیا تھا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی جعفر بن عمرو بن امیہ ان ابا ہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف شاۃ فدعی الی الصلوۃ فالقی السکین فصلی ولم یتوضأ جعفر سے روایت کی کہ انکے باپ عمرو نے انکو خبر دی کہ حضرت بکرے کے شانے کا گوشت چاقو سے کاٹتے اور تناول فرماتے تھے ایسے میں حضرت نماز کے لئے بلائے گئے تو چاقو ڈال دیا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔ یوسف زہری کہتے ہیں کہ مولف نے بیان باب میں سویق کا بھی ذکر کیا اور اسپر کوئی حدیث نہ لائی۔ اور جو حدیث کہ باب لاحق میں لائی اسکے ساتھ مناسب تر ہی۔ گویا سویق کو بمنزلہ گوشت کے طلال جانا **باب** من مضمض من السویق ولم یتوضأ یہہ باب بیان میں جواز فعل اس شخص کے ہی جو سویق کھانے کے بعد مضمضہ کیا اور وضو نہ کیا **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن بشیر بن یسار مولی بنی حارثۃ ان سویدبن النعمان اخبرہ انہ خرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کانوا بالصھباء وھی اذنی خیبر فصلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا بالسویق فامر بہ فثری فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلنا ثم قام الی المغرب فمضمض ثم صلی ولم یتوضأ بشیر سے مروی ہی کہ سوید نے اسکو خبر دی کہ سفر غزوہ خیبر جو سن ۷ میں واقع ہوا سوید بھی حضرت کے ساتھ جبوقت کہ موضع صہبا میں تھے اور وہ جگہ قلعہ خیبر کے بائیں اور اسکے نزدیک ہی ہے یحیی بن سعید نے درج کی ہی۔ سو حضرت نے نماز عصر ادا کی پھر اطعمہ یعنے کھانے کی چیزیں منگوائی۔ اطعمہ طعام کا جمع ہی طعام کھانے کی چیز کو کہتے ہیں۔ اور قسطلانی اطعمہ کی جگہ ازواد لکھا ہی لایا ہی ازواد زاد کا جمع ہی زاد توشہ کو کہتے ہیں یعنے توشے منگوائے۔ پس لائے گئے مگر توشہ سویق پھر حضرت نے اسکو تر کرنیکا حکم کیا پھر تناول فرمایا اور ہم نے بھی تناول کیا۔ پس آپ کھڑے ہوئے اور نماز مغرب کا قصد کیا اور مضمضہ کیا اور ہمنے بھی مضمضہ کیا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا ہی مضمضہ طہارت شرعی کا **حدثنا** اصبغ بن الفرج قال اخبرنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو عن بکیر عن کریب عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل عندھا کتفا ثم صلی ولم یتوضأ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ مقرر حضرت اس بی بی کے پاس گئے کا شانہ تناول فرمایا اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **باب** من البول ان لا یستتر من بولہ یہہ باب تنزیہ سے ہی کبیرہ گناہوں سے ہی کہ پردہ نہ لے اپنے پیشاب سے اور پیشاب کے پہنچنے سے آپ کو نہ بچاوے اور حفاظت نکرے **حدثنا** عثمان قال حدثنا جریر عن منصور عن مجاھد عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بحائط من حیطان المدینۃ او مکۃ فسمع صوت انسانین یعذبان فی قبورھما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذبان وما یعذبان فی کبیر ثم قال بلی کان احدھما لا یستتر من بولہ ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت مکے یا مدینے کے باغوں سے ایک باغ پر گذرے۔ یہہ شک جریر کا ہی جو کہا یا مدینہ کہا۔ سو آواز دو آدمی کا سنا جو اپنے قبروں میں عذاب کئے جاتے تھے پس آپنے فرمایا کہ یہہ عذاب نہیں کئے جاتے ہیں مگر ایک گناہ کے سبب کہ لوگ اسکو کبیرہ جانتے ہیں یا احتراز اس سے دشوار ہی۔ پھر فرمایا ہاں وہ کبیرہ ہی ایک شخص ان دونوں سے اپنے پیشاب سے پردہ نہیں کرتا تھا **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات میں لایا ہی کہ پردہ نہیں لیتا تھا اپنے پیشاب سے یعنے کشف عورت کرتا تھا۔ یا پردہ نہیں لیتا اپنے اور پیشاب کے درمیان۔ یعنے آپ کو نہیں بچاتا اور احتیاط نہیں کرتا تھا کہ چھینٹے پیشاب کے اسکو پہنچتے تھے۔ یہ معنے باب کے اس ساتھ مناسب تر ہیں

وجہ عذاب ہونے پیشاب کی نہ رکھنے اور بچنے بولنے کے سبب

وسلم کی روایت کے ساتھ بھی مناسب تر ہی جو لا یستتر من البول آیا ہی یعنے تنزہ اور پاکی نہیں طلب کرتا تھا اور احتیاط نہیں بجا لاتا تھا پیشاب اور استنجا کے وقت۔ اور دوسری روایت لا یستبرئ بھی آیا ہی کہ معنی تنزہ کے قریب ہی اور ایک روایت میں لا یستنزہ آیا ہی اسکے معنے اپنے عضو مخصوص کو زور سے کھینچنا ہی تا پیشاب کا قطرہ اسمیں نہ رہ جاوے آہستہ آہستہ وکان لا یحتر منتی بالنمیمۃ اور دوسرا شخص جو عذاب پاتا ہی وہ لوگوں کے درمیان سخن چینی کے لئے پھرا کرتا تھا جانے کہ پیشاب سے پاکی رکھنی چوبطلان نماز کا موجب ہی اسکے کبیرہ ہونے میں کچھ کلام نہیں اگرچہ بعضوں نے اسکو صغائر سے شمار کیا لاکن جب قصد و ذات بین کے فساد کا ہو نہایت قبیح تر بلکہ اور قبائح سے بدتر ہی خصوصا اگر اسپر اصرار کرے جیسا کہ لفظ کان سے مفہوم ہوتا ہی اسلئے اسکی تفسیر کبیرہ کے ساتھ کی۔ اور کبیرہ اسکو کہتے ہیں کہ شرع میں اسپر وعید آئی ہو۔ قرآن مجید میں اور احادیث صحیحہ میں تو اس گناہ پر وعید شدید آئی ہی پس وہ بلاشک کبیرہ ہی۔ لاکن ان ہر دو گنہگار وں کو جو عذاب ہو رہا تھا بسبب وہی دو گناہ کے تھا قرجو عالم برزخ ہی وہ روز آخرت کا نمونہ ہی۔ اور آخرت میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے پرسش ہوگی۔ حق اللہ سے پہلے سوال ہوگا نماز ہی۔ اور حق العباد سے اول جو پوچھ ہوگی خونریزی ہی جب پیشاب سے ناپاکی بطلان نماز کا سبب اور نمیمہ خونریزی کا مقدمہ ہی اور قبر میں جو آخرت کا مقدمہ ہی ان ہر دو گناہ کا مواخذہ ہوتا ہی۔ یا وہ جو احادیث میں آیا ہی کہ رب گناہوں کے واسطے بھی قبر میں عذاب ہی۔ اس صورت میں حضرت کا گذر جب ان ہر دو قبر پر ہوا اسوقت وہی گناہوں پر عذاب ہو رہا تھا پس اس حال میں جس گناہوں کے عذاب پر مطلع ہوئے اس سے خبر دی واللہ اعلم۔ اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ وے ہر دو قبر والے دوسرے گناہوں سے توبہ کی ہو پر ان ہر دو گناہ انکی نظر میں حقیر وکم تر تھے ہوں۔ اور گناہ نہ سمجھ کے ایسے توبہ کی۔ یا توبہ کے بعد پھر نماز میں انکے دھبے پر باقی رہگئے۔ اور حق العباد باقی رہتے ہوئے توبہ بھی فائدہ نہیں دیتا ہی۔ تم

دعا بجریدۃ فکسرھا کسرتین فوضع علی کل قبر منھما کسرۃ فقیل لہ یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا پھر جب حضرت پر ان ہر دو قبر کا حال منکشف ہوا تو آپ نے ایک خرمہ کی ڈالی منگوائی چھریاں نہیں تھے پھر اسکو توڑ کے دو ٹکڑے کئے اور ہر قبر پر ایک ٹکڑا رکھا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کس لئے آپنے یہہ کام کیا فرمایا۔ شاید کہ تخفیف کی جاوے ان ہر دو سے عذاب۔ جب تک کہ وے خشک نہوں۔ یا فرمایا کہ عذاب کم کئے جائینگے مگر یہہ کہ ہر دو شاخیں خشک ہوں ظاہر ہی حضرت کے اور خبر دینے سے انکی تخفیف عذاب کے یہہ ہی کہ دونوں قبر والے مسلمان تھے اسی امت مرحومہ سے یا اہم ماضیہ سے۔ اور یہہ فعل حضرت کا وحی و اعلام الہی سے انکا کشف حال ہوا تھا اور لفظ لعل تعلیل کے لئے ہی نہ شک کے واسطے فافہم ف عائشہ اللہ عنہا میں لایا ہی کہ اس حدیث کی توجیہ میں علما کو اختلاف ہی وہ شاخ خرما خشک ہونے تک تخفیف عذاب کی امید کی جو بنا کی ہی سو بعضے کہتے ہیں کہ اسکی بنا اسپر ہی کہ نباتات جب تک تر و تازہ ہیں اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہیں قرآن کریم میں وارد ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ اس آیت میں جو شئی وارد ہی اس سے مراد حی ہی۔ جیتا جو کی وہ خشک نہ ہونے تک ہی اور جیتا سنگ کی وہ نہ پھوٹنے تک۔ یا تسبیح خاص مخصوص ہی زندہ کے ساتھ اور تسبیح عام جو ہر شئی کے ساتھ ہی وہ معنے میں دلالت کے ہی جو صانع تعالی کی ہستی اور یگانگی اور صفات کمال پر ہر چیز دلالت کرتی ہی۔ اور یہہ جماعت سبزہ اور گل ریحان قبور ڈالنے میں اسی حدیث سے تمسک کی ہی۔ لاکن خطابی و اہل علم کے امامون اور شراح حدیث کے پیشوا یون نے ہی اس قول کو رد کیا ہی۔ اور قبر پر گل ریحان ڈالنے کے باب میں اس حدیث کی جو سند لاتے ہیں اسکا انکار کیا اور کہا کہ یہہ بات بے اصل ہی اور صدر اول میں نہیں تھی۔ اور بعضوں نے کہا کہ وہ شاخ خشک ہونے تک تخفیف عذاب کی بنا اسپر ہی کہ حضرت نے اس وقت تک تخفیف عذاب کے لئے انکی شفاعت کی سو آپکی شفاعت مقبول ہوئی اور کلمہ لعل ناظر اسی معنے میں ہی واللہ اعلم۔ اور کرمانی نے کہا کہ شاخ میں تو خاصیت تخفیف عذاب کی نہیں وہ سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست مبارک کی برکت تھی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اسکا جاسا علم نبوت کے ساتھ مخصوص ہی کہ اسمیں کیا بھید ہی۔ اور جامع الاصول میں برید صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ انہوں نے وصیت کی کہ دو بریدہ خرما اپنی قبر پر لگا دیں شاید کہ اسمیں کچھ سری۔ اور وہ موجب نجات کا ہو ع دل عشاق چیزے گر باشد دانم

باب ھل یمضمض من اللبن یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا دودھ پینے سے مضمضہ کیا جاوے **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان لہ دسما ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے دودھ نوش فرمایا پھر مضمضہ کیا اور فرمایا معتبر دودھ میں چکنائی ہی تابعہ یونس وصالح ابن کیسان عن الزہری متابعت کی ہی عقیل کی یونس اور صالح بن کیسان نے زہری کے جو ابن شہاب ہی **باب** الوضوء من التور من الحجارۃ والخشبۃ وضوء یہہ باب اس بیان میں ہی کہ خواہ بمد وضو واجب ہی۔ اور بیان میں جواز قول اس شخص کے کہ کہا یا دو بار دھوئے

فریقین ریحان ڈالنے کے جواز و غیر جواز کا اختلاف

سے ایک بار بھی حرکت ہو تو وضو نہ جاوے گا ہاں اگر دو بار سے زیادہ اونگھے یا سر کی حرکت اونگھنے سے ایسا ہو زیادہ ہو تو وضو واجب ہی اور بیلا وضو فاسد ہو اگر کوئی اس قسم کی اونگھی جو

عرق ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم وھو یصلی فلینم حتی یذھب عنہ النوم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعلہ یستغفر فیسب نفسہ

حضرت نے فرمایا جبکہ تمہارے کسی کو اونگھ آوے حالانکہ وہ نماز میں ہو۔ پس چاہئے کہ وہ سو جاوے یعنے نماز سے فارغ ہو کے یا نماز کو قطع کر کے جیسا کہ ظاہر کلام ہی تا اس سے نیند دور ہووے۔ ظاہر یہی ہی کہ یہ بات نماز مسجد میں ہی واللہ اعلم فان احدکم اذا صلی وھو ناعس لا یدری لعل یستغفر فیسب نفسہ پس تحقیق کہ کسیے تمہارے سے جب نماز پڑھے وہ حالیکہ وہ نیند میں ہو نہیں جانتا ہی شاید کہ وہ ارادہ استغفار کا رکھتا ہی اور گالی دیتا ہی آپ کو۔ یعنے استغفار کی جگہ اپنی زبان پر بری بات گذرتی ہی جب اس حدیث میں سو جانیکا حکم ہوا معلوم ہوا کہ نیند سے نماز اگر باطل ہوتی وہ حکم نہ ہوتا پس دلالت ہی اس بات پر کہ نیند وضو کی ناقض ہی **حدثنا**

ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال اخبرنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نعس احدکم فی الصلوۃ فلینم حتی یعلم ما یقرأ انس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے کے نماز میں خواب کرے تو چاہئے کہ سو جاوے یعنے قطع نماز کر کے سو جاوے یہاں تک کہ نماز میں جو پڑھتا ہو سمجھے۔ جب اتنی ہوشیاری ہووے تب نماز پڑھے

باب الوضوء من غیر حدث

یہ باب اس بیان میں ہی کہ بغیر حدث کے بھی وضو ثابت ہی **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن عمرو بن عامر قال سمعت انسا رضی اللہ عنہ قال وحدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی عمرو بن عامر عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ عند کل صلوۃ عمرو بن عامر نے انس سے

حدیث کی کہ حضرت ہر نماز فرض کے لئے وضو کرتے تھے از روے استحباب کے۔ یعنے اکثر انکی عادت شریفہ ایسی تھی اگر حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ حضرت ایک وضو سے پانچ نماز بھی پڑھے ہیں۔ اور احادیث سابقہ میں گذرا کہ گوشت اور ستو تناول فرمانے کے بعد تازہ وضو کیا ہی اور تازہ وضو نہ کر کے اگلے وضو سے بھی نماز پڑھے ہیں قلت کیف کنتم تصنعون قال یجزی احدنا الوضوء ما لم یحدث عمرو بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا کہ تم کسطرح کرتے تھے تو کہا کہ ہمارے سے ہر ایک کو وہی وضو کافی تھا جب تک حدث نہ ہو یعنے حضرت

ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرتے۔ اور ہم ایک وضو سے ہی کئی نماز پڑھتے اور جب حدث ہو تب وضو کیا کرتے تھے **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان قال حدثنی یحیی بن سعید قال اخبرنی بشیر بن یسار قال اخبرنی سوید بن النعمان قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام خیبر حتی اذا کنا بالصھباء صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر فلما صلی دعا بالاطعمۃ فلم یؤت الا بالسویق فلاکنا وشربنا ثم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المغرب فمضمض ثم صلی لنا المغرب ولم یتوضأ اس حدیث کا ترجمہ قریب اوپر گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام بخاری نے اوپر کی حدیث کے بعد یہ حدیث مکرر اس لئے لائی تا معلوم ہو کہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو نہ کرنا جو اگر عادت شریفہ حضرت کی تھی تو فضل ہی اور ایک وضو سے دوسری نماز پڑھنی بھی جائز ہی چنانچہ اس حدیث سے ثابت ہو کہ حضرت ستو کھائے پر فقط مضمضہ کر کے نماز مغرب پڑھی

باب ما جاء فی غسل البول

یہ باب اس بیان میں ہی جو آدمی کا پیشاب دھونیکا حکم آیا ہی مقصد مؤلف کا وہ کہ اسکو جب معلوم ہوا جو نجس ہی آدمی کا پیشاب ہی۔ اور اسبات کی تائید

لا یا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصاحب القبر کان لا یستتر من بولہ ولم یذکر سوی البول الناس کہ حضرت نے صاحب قبر کو فرمایا جو اپنے پیشاب سے پردہ نہیں لیتا تھا۔ اور سوائے بول آدمی کے ذکر نہیں کیا **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم قال اخبرنا اسمٰعیل بن ابراہیم قال حدثنی روح بن القاسم قال حدثنی عطاء بن ابی میمونۃ عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبرز لحاجتہ اتیتہ بماء فیغسل بہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ جب حضرت اپنی قضاے حاجت کے تشریف لیجاتے میں آپ کے واسطے پانی لیجاتا پس اس پانی سے دھوتے تھے

باب

یہ باب نوین کے ساتھ آیا ہی بغیر ترجمہ کے۔ اور اس کتاب کے بعض روایات میں باب ہی نہیں لکھا ہی۔ اور یہی بات اولیٰ ہی کیونکہ پہلی حدیث جو اوپر باب ما جاء فی غسل البول میں کہ ترجمہ بھی نہ رکھے موجب نظر نہیں آتا ہی ہاں اسکا الحاق پچھلے باب میں گنجایش رکھتا ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا الاعمش عن مجاہد عن طاؤس عن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی

کبیرا اما احدھما فکان لا یستتر من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین فغرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ یخفف عنھما ما لم ییبسا ہے حدیث مع شرح اوپر گذری ہی قال ابن المثنی و حدثنا وکیع قال حدثنا الاعمش سمعت مجاھدا مثلہ یعنی محمد بن مثنی نے جیسا محمد بن حازم سے حدیث کی ایسا ہی وکیع سے بھی وہی اسناد کے ساتھ للہ ایا ہی

باب ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم والناس الاعرابی حتی فرغ من بولہ فی المسجد یہ باب اس بیان میں ہی جو حضرت اور دوسرے لوگوں نے اس اعرابی کو چھوڑ دیا جو مسجد میں پیشاب کیا یہاں تک اپنے پیشاب کرنے سے فارغ ہوا مسجد میں **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا ھمام قال حدثنا اسحق عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای اعرابیا یبول فی المسجد فقال دعوہ حتی اذا فرغ دعا بماء فصبہ علیہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے ایک اعرابی یعنے جنگلی کو دیکھا کہ مسجد میں پیشاب کرتا ہی تو لوگوں کو فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو۔ پس پانی منگوایا اور اس جگہہ پر ڈلوایا۔ یہہ سہل گیری اسپر کمال مہربانی کا سبب تھا اسوقت منع کرنے میں فائدہ کمتر اور اندیشہ ضرر کہتر تھا۔ یعنے اگر اسکو اس حال میں زجر کرتے ہوتے وہ پیشاب کو بند کر لیتا اس سے اسکو ضرر پہنچا ہوتا اور چونکہ وہ صحرانشین تھا اس وجہ سے نگدل ہوتا اور اہل اسلام سے نفرت لیتا۔ اور مسجد نجاسات سے پاک رکھنا حاضرون کے پاس ایک امر مقرری تھا جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہی کہ حضار مجلس کے زجر پر اٹھے **باب** صب الماء علی البول فی المسجد باب پانی ڈالنے میں ہی پیشاب پر مسجد میں **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان ابا ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فزجرہ الناس فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من ماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین ابو ہریرہ کہتے ہین کہ ایک اعرابی کھڑا رہا اور گوشہ مسجد میں پیشاب کیا تو لوگون نے اسکو گھیر لیا یعنے زبان سے زجر و ملامت کرنے لگے تب حضرت نے انکو فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو اور اسکے پیشاب پر پانی سے ایک ڈول تو ڈالو۔ یا پانی بھرا لوسے یا ایک بڑے ڈول تو ڈالو۔ یہہ شک راوی کا ہی۔ پھر فرمایا تم نہین بھیجے گئے ہو گے آسانی کرنیوالے اور نہین بھیجے گئے ہو سختی کرنیوالے **مترجم** حکم کہتا ہی کہ بعث کی نسبت جو صحابہ کی طرف کی ہہ مجازی طریق پر ہی۔ کیونکہ حقیقت مین مبعوث آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہین۔ لاکن جب صحابہ حضرت کے حضور غیبت مین تبلیغ کے مقام مین تھے یعنے احکام دینیہ پہنچاتے تھے اس لئے لفظ بعث کا اطلاق اپر کیا گیا کذا قال القسطلانی **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یحیی بن سعید قال سمعت انس بن مالک قال جاء اعرابی فبال فی طائفۃ المسجد فزجرہ الناس انس کہتے ہین کہ ایک اعرابی آیا اور گوشہ مسجد مین پیشاب کیا۔ تب لوگون نے اسکو زجر کیا اور منع فرمایا فنھاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی بولہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذنوب من ماء فھریق علیہ پس حضرت نے لوگونکو اسکے زجر کرنے سے روکا۔ اور جب وہ پیشاب سے فارغ ہوا تو حضرت کا حکم ہوا کہ اسپر ایک ڈول پر آب ڈالین پھر صحابہ نے ویسا ہی اسپر پانی ڈالا۔ شارح کہتا ہی کہ ظاہر ان ہر دو حدیث کا دلالت کرنا اس بات پر کہ بجاست کے مقام پر زیادہ پانی ڈالنے سے زمین پاک ہوتی ہی۔ اور بجاست کا غلبہ بھی پاک ہی اگرچہ وہ دوسری جگہہ نقل کرے۔ اور یہہ حنفی للہ کرتا ہی کہ بغیر پانی ڈالنے ڈالنے کے فقط خشک ہونے سے پاک نہین ہوتی ہی۔ اور مٹی کھود کے نکالنا واجب نہین ہی۔ اور علما کے اقوال سے اسکے حکم مین اختلاف معلوم ہوتا ہی بعضے کہتے ہین کہ زمین و غسالہ سر دو پاک ہین اور بعضے کہتے ہین کہ پاک ہوتے نہین۔ اور ایک قول یہہ بھی آیا ہی کہ اگر نجاست ہوا ہو اور جگہہ پاک ہو تو پاک ہی ورنہ نجس ہی۔ اور مذہب امام اعظم کا یہہ ہی کہ زمین کھود نا اور مٹی کا اٹھانا واجب ہی اور اگر بجاست سے خشک ہو تو پاک ہی۔ ایسا ہی نقل کی ہی ہشام نے قول مذہب امام کا۔ اور من ہدایہ مین لایا ہی کہ زمین خشک ہونے سے پاک ہوتی ہی۔ اور کہتا ہی کہ اگر زمین کو نجاست پہنچی اور خشک ہوئی اور اسکا نشان یا بو باقی نہین ہی تو اسپر نماز جائز ہی۔ اور شیخ ہدایہ مین کہتا ہی کہ نجاست زمین کو پہنچے اور تر رہے اور سکو پاک کرنا چاہین تو اسپر بہت پانی ڈالا چاہیے کہ اسکا نشان اور رنگ و بو زائل ہو تب پاک ہوتی ہی۔ اس تقدیر پر زمین کی پاکی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دو صورت پر ہی ایک جفاف یعنے خشک ہونا اور سرایت پانی بھانا۔ پہلی بات کی دلیل یہی حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا کہ ایما ارض جفت فقد ذکت یعنے جو زمین کہ خشک ہوئی پس تحقیق کہ وہ پاک ہوئی۔ اور دوسری دلیل یہی حدیث ہی جو مولف نے لایا۔ اور یہہ ہر دو حدیث باہم متناقض نہین ہی کہتے ہین اور ایک دوسری کو رفع نہین کرتے ہین پس امام کا عمل ہر دو صورت مین پاکی پر ہی۔ اور بعضے نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اس بات پر کہ پانی ڈالنے سے زمین پاک نہین ہوتی ہی۔ اور شیخ ابو المجد عبد الحی علیہ الرحمۃ نے فتح المنان فی تائید مذہب النعمان مین لایا ہی کہ حنفیہ کے کلام

جواب صحیح ہے کا نظر آیا۔ اور بتوفیق الٰہی میں کہتا ہوں کہ حدیث سے یہ تو معلوم ہوا کہ پانی جانے کے بعد اور خشک ہونے کے آگے نماز پڑھ لی۔ اور ہو سکتے کہ پانی والا نجاست کی ملوثت اور پیشاب کا رنگ و بو دفع کرنے کے لئے ہوگا۔ اور پوری پاکی خشک ہونے کے بعد ہوگی انتہی **باب** بَوْلِ الصِّبْيَانِ یہ باب بچوں کا پیشاب دھونے کے بیان میں ہے۔

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روی ہیں کہ ایک شیر خوار لڑکے کو حضرت کے پاس لے آئے۔ اُسنے حضرت کے جامہ مبارک پر پیشاب کیا۔ تب حضرت نے پانی منگوایا اور اس کپڑے پر ڈالا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ

مقرر قیس سے ایک بچے کو جو شیر خوار اور خرد سال تھا اور ہنوز کھانا نہیں کھاتا تھا اور اسکی غذا دودھ ہی تھا حضرت کے پاس لے آئی تو حضرت نے اسکو اپنے مبارک گود میں بٹھلایا پاس اس لڑکے نے حضرت کے جامہ مبارک پر پیشاب کیا۔ پھر حضرت نے پانی منگوایا اور اُس کپڑے پر چھڑک دیا اور اسکو نہ دھویا۔ جاننا چاہئے کہ شیر خوار پسر و دختر کے پیشاب میں علمائے فرق کیا ہی کہ پسر کا پیشاب نجاست حقیقیہ ہی اور دختر کا نجاست مغلظہ اور حدیث میں یہی واقع ہوا ہی اور لفظ ولد نہیں آیا جو پسر اور دختر ہر دو کو شامل ہی۔ اور امام اعظم اور امام مالک علیہما الرحمہ نے پسر اور دختر میں کچھ فرق نہیں کیا ہی شیر خوار ہو یا غیر شیر خوار ہر دو کے پیشاب کو نجاست مغلظہ کہا ہی اور پیشاب کی عموم نجاست میں داخل کیا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہی نضح یعنے پانی چھڑکنے پر ہی دلالت نہیں کرتی ہی کیونکہ نضح کے معنے اصل لغت میں اگرچہ غیر غسل پر آئے ہیں۔ لاکن استعمال میں لفظ نضح غسل کے معنے پر بھی آیا ہی جیسا کہ دوسری احادیث میں وارد ہوا ہی چنانچہ یہ حدیث جو ابو داؤد کی روایت مذی کے باب میں آئی ہی فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ اور بالاتفاق اس نضح سے غسل مراد ہی۔ اور جیسا کہ اسماء کی حدیث لہو کو دھونے کے باب میں فرمائی تَنْضَحُ نضح کرتی ہی یعنے دھوتی ہی تو اس لہو کو۔ اور اسطرح لفظ رش سے بھی غسل کا ہی ارادہ کیا ہی پس ہو سکے کہ یہاں بھی غسل کا ہی معنا ہو۔ پس یہ حدیث نضح پر ہی دلیل ہو سکیگی۔ اور وہ جو وَلَمْ يَغْسِلْهُ وارد ہوا۔ وہ کلام ابن شہاب کے ہی ہے نہ مرفوع۔ اور جس تقدیر میں کہ مرفوع ہو تو اسکے یہ معنے ہیں کہ دھونے میں مبالغہ کیا

باب اَلْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا یہ باب کھڑے رہکر اور بیٹھکر پیشاب کرنے کے جواز میں ہی **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ حذیفہ کہتے ہیں کہ حضرت ایک قوم کے گھور پر تشریف لائے اور پیشاب کیا جس حال میں کہ استادہ تھے۔ پھر پانی منگوائے تو میں پانی لے آیا پس وضو کیا۔ یہ شبہ نہ رہے کہ کھڑا رہ کے پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہی اور حضرت اس فعل کا سبب لکھتے ہیں کہ آپ کے زانوے مبارک پر زخم تھا زمین پر بیٹھنا نہیں ہو سکتا تھا۔ اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ اسکا اصل جواز عذر کے سبب لوگوں کو معلوم کروانا بھی منظور تھا اور گھور پر بیٹھنے کی جگہ بھی نہیں ہوتی ہی۔ اور اکثر وہاں نجاست رہا کرتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ رسالۂ ناسخ و منسوخ میں ہی حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نقل کرکے لکھا ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی اسکی ناسخ یہ حدیث ہی نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ قَائِمًا یعنے منع فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پیشاب کرے کوئی کھڑے۔ پر صحیح یہ ہی کہ وہ حدیث منسوخ نہیں کیونکہ منع کی حدیث کا حکم ثابت ہی۔ اور کھڑے پیشاب کرنا بسبب عذر کے جائز ہی اور نہی واسطے کراہت کے ہی انتہی **باب** اَلْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ یہ باب بیان میں جائز ہونے کے پیشاب کرنا اپنے صاحب کے پاس اور پردہ لینا دیوار کا **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُنِيْ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَمَاشٰى فَاَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَرَغَ حذیفہ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے اپنے اوپر اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس حال میں کہ ہم چلے تھے۔ سو حضرت ایک قوم کے گھور پر تشریف لائے۔ ایک دیوار کے پیچھے۔ پس کھڑے ہوئے جیسا کہ کوئی تمھارے سے کھڑے رہتا ہی پیشاب کیا اور میں حضرت سے کنارا کیا۔ تو اپنے ہاتھ سے پاس میرے طلب فرمایا۔ پھر میں آیا اور اسکے پاس جو حضرت کے روبرو آپ کے عقب میں کھڑا رہا یہاں تک کہ حضرت فارغ ہوئے۔ حضرت نے موزہ کو کھڑا کیا وہ پردے کے لئے اور لوگ گھور پر نہیں گذرنے کے واسطے تمام **باب** اَلْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ یہ باب بیان میں پیشاب کرنے کے کسی قوم کے گھور پر **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ مُوْسٰى الْاَشْعَرِيُّ

پس اس حدیث سے امام اعظم و امام مالک کے مذہب کی تائید ہوئی کہ پیشاب بچہ و بچی کا نجاست مغلظہ ہی اور دھونا اسکا واجب ہی

یُشَدِّدُ فِی الْبَوْلِ وَیَقُوْلُ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدِهِمْ قَرَضَهُ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری پیشاب کی نجاست سے سخت احتراز کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک برتن میں پیشاب کرتے تاکہ اسکے رشاش سے باریک چھینٹے گرے کہ نہ پہنچیں اور کہا کرتے کہ بنی اسرائیل کی قوم میں ایسا معمول تھا کہ جہاں سے کپڑے پر پیشاب کا قطرہ گرتا تو اسکو قینچی سے کتر دیتا اور دھونے پر کفایت نہیں کرتا تھا۔ فَقَالَ حُذَیْفَةُ لَیْتَهُ اَمْسَكَ اَتَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا پس حذیفہ کہنے لگے کاش کہ ابوموسیٰ اس سے باز آتے اور اس تشدد سے آپکو بچاتے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت ایک قوم کے گھورے پر تشریف لائے اور پیشاب کیا جس حال میں کہ استادہ تھے۔ باآنکہ کھڑے رہنے میں چھینٹے کے برنسبت بیٹھنے کے زیادہ پہنچنے کا احتمال زیادہ ہے۔ سو حضرت نے باوجود اس احتمال کے اسباب میں کچھ تکلف نہ کیا اور برتن منگوایا۔

باب غَسْلِ الدَّمِ

یہ باب لہو کو دھونے کے بیان میں ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا تَحِیْضُ فِی الثَّوْبِ كَیْفَ تَصْنَعُ۔ بی بی اسما کہتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت کے پاس آئی اور کہا کہ آیا جانتے ہو آپ کہ ہمارے کسی نے حیض کرتی ہی اپنے کپڑے میں یعنے خون حیض سے کپڑا آلودہ ہوتا ہی تو وہ عورت کیا کیا چاہئے قَالَ تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّیْ فِیْهِ فرمایا کہ اسکو حک کرے یعنے خشک ہونے پر سرانگشت سے اسکو چھیل دیوے اسکے بعد اسکو انگلیوں اور ناخن سے رگڑے اور ملے اور پانی سے کپڑا دھوئے تاخون کا اثر باقی نہ رہے پھر اس کپڑے سے نماز پڑھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ فاطمہ دختر ابی حبیش کی حضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ میں ایک عورت ہوں کہ مستحاضہ ہوتی ہوں اور حیض کے ایام جو عادت کے ہیں گذر گئے پر بھی خون ہمیشہ جاری رہتا ہی۔ آیا تب نماز کو چھوڑ دوں۔ تب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کو مت چھوڑ وہ خون نہیں ہی مگر خون رگ نہ خون حیض جو رحم کے اندر سے آوے۔ پس جب حیض کے ایام ترے آگے آویں تب نماز چھوڑ دے۔ اور جب وے ایام تمام ہو دیں تو وہ خون دھو ڈال اور نماز پڑھا کر قَالَ وَقَالَ اَبِیْ یَعْنِیْ عُرْوَةَ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰی یَجِیْئَ ذٰلِكِ الْوَقْتُ ہشام نے کہا کہ میرا باپ عروہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے اس عورت کو فرمایا کہ وضو کیا کر ہر نماز کے لئے یہاں تک کہ وہ وقت تجھے پاوے یعنے حیض کا وقت۔ مخفی نہ رہے کہ غسل کا ذکر جو انقطاع حیض کے بعد ہی اس حدیث میں نہیں آیا۔ اسکا سبب یہ ہے کہ یہاں حیض و استحاضہ کا فرق بتلانا مقصود تھا اسواسطے ہی پر اکتفا کیا گیا۔ اور مسائل کو غسل حیض کا حکم معلوم تھا۔

باب غَسْلِ الْمَنِیِّ وَفَرْكِهِ وَغَسْلِ مَا یُصِیْبُ مِنَ الْمَرْاَةِ

یہ باب بیان میں منی کو دھونے اور ملنے کے ہی کہ اسکا کچھ اثر باقی نہ رہے اور بیان میں اس چیز کو دھونے کے ہی کہ عورت سے جماع کے وقت بدن اور کپڑے کو جا لگے

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ الْجَزَرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِیْ ثَوْبِهِ بی بی عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اثر جنابت کو یعنے منی کو حضرت کے جامۂ مبارک سے دھوتی تھی۔ پس باہر نکلتے تھے حجرے سے مسجد کے طرف نماز کے لئے اور مقرر پانی کا رنگ آپ کے کپڑے میں رہا کرتا۔ یعنے کپڑا خشک ہوتا اور اسی میں نماز پڑھا کرتے

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَخْرُجُ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِیْ ثَوْبِهِ بُقَعُ الْمَاءِ سلیمان نے کہا کہ میں نے عائشہ صدیقہ سے حکم منی کا پوچھا جو کپڑے کو لگتی ہی۔ تو بی بی نے کہا کہ میں اسکو حضرت کے کپڑے سے دھوتی تھی حالانکہ دھونے کا اثر باقی رہا کرتا پھر باہر نکلتے نماز کے لئے اور اثر دھونیکا آپ کے کپڑے میں رہتا جو پانی کا رنگ ہی۔ بُقَعُ الْمَاءِ بدل ہی اثر غسل کا یا خبر ہی مبتدا محذوف کی ای ہُوَ بُقَعُ الْمَاءِ اگر رفع کے ساتھ پڑھیں۔ اور منصوب بتقدیر اَعْنِیْ بھی روایت کی ہیں۔ جاننے کہ ترجمہ باب میں مطلب کو متضمن ہی دھونا منی کا اور اثر رہ گیا اسکا اور دھونا اس چیز کا جو عورت سے پہنچے اور ان ہر دو حدیث میں سوا منی کو دھونے کے دوسرا بیان نہیں آیا اور شارح نے کہا ہی کہ مراد ترجمہ سے یہ ہی کہ یہ باب منی کے دور کرنے

مین ہی خواہ دہونے سے ہو خواہ ملنے سے - اور حدیث مین دہونیکا بیان آچکا - اور جماع کے وقت عورت کی فرج سے جو نجاست پہنچے منی کے دہونے کے قیاس پر چھوڑ دی گئی - کیونکہ فرج عورت کی رطوبت منی کی آمیزش کے سوا نہین ہوتی ہی - پس ترجمہ باب کا تمام حکم ان ہر دو حدیث سے واضح ہوا - یہان شارح رح کہتا ہی کہ یہ شبہ نرہے کہ ان حدیثون مین بی بی عایشہ کا جو قول گنت اغتسل آیا ہی وہ دوام و استمرار رکھنے مین آیا ہی اس سے منی کی نجاست صراحۃ معلوم ہوتی ہی پس ہونا اسکا جب ہی حنفیہ کے پاس دلیل آسکتی ہی حدیث کے لیکن شافعیہ کے پاس مستحب ہی انکی دلیل دوسری حدیث ہی **باب** اِذَا غَسَلَ الْجَنَابَةَ اَوْ غَيْرَهَا فَلَمْ يَذْهَبْ اَثَرُهُ یہ باب اس شخص کے حکم کے بیان مین ہی کہ اسنے جنابت کو یعنے منی غیر منی کو جیسے خون یا پیشاب کو دہویا پس اسکا اثر جو پانی کی تراوت ہی یا اثر اس چیز کا جو اسکو دہویا ہی نہین گیا - اور حدیث وہی پہلے معنے پر دلالت کرتی ہی - اور رنگ دبو ہو کا یا ہر دو سے ایک کا دفع ہونا دشوار ہو تو تین بار دہوے اور ہر بار نچوڑے تو بالضرور پاک ہوتا ہی اور صابون یا اسکے مانند دوسری چیز سے تنقیہ کرنا مستحب ہے **حدثنا**

مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَاَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ فِى الثَّوْبِ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْهِ بُقَعُ الْمَاءِ عمرو بن میمون نے کہا کہ مین سلیمان بن یسار سے سوال کیا اس کپڑے کے باب مین کہ اسکو اثر جنابت کا پہنچے - بی بی عایشہ نے فرمایا کہ مین نے حضرت کے کپڑے سے جنابت کے اثر کو دہو یا کرتی تھی پھر حضرت نماز کے لئے باہر نکلتے - اور اثر دہونیکا یعنے پانی کا رنگ اور اسکی رطوبت اسمین رہا کرتی **حدثنا** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ الْمَنِىَّ مِنْ ثَوْبِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَرَاهُ فِيْهِ بُقْعَةً اَوْ بُقَعًا اسکا ترجمہ مکرر گذرا - اور لفظ بقعہ سنایا بقعایہ شک راوی کا ہی -

باب اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا یہ باب بیان مین اونٹون اور چارپایون کے پیشاب کے حکم مین - اور بکرون کے بیٹھنے کی جگہ کے حکم مین ہی - ہر چند غنم و ضاں مین داخل ہین - لاکن جب انکے بیٹھنے کی جگہ کثیر الوقوع ہی تو اہتمام اسکے ذکر کے ساتھ کیا گیا - مرابض بکرون کی بیٹھنے کی جگہ کو کہتے ہین اور اونٹون کی جگہ کو عطن کہتے ہین

وَصَلّٰى اَبُوْ مُوْسٰى فِىْ دَارِ الْبَرِيْدِ وَالسِّرْقِيْنُ وَالْبَرِّيَّةُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ هٰهُنَا وَثَمَّ سَوَاءٌ اور نماز پڑہی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے دار البرید مین - دار البرید ایک جگہ ہی کوفے مین - وہان ایلچیون کی اترنے کی جگہ تھی جو خلیفون کے پاس آیا کرتے تھے - وہان سرگین تیار ہوا تھا - اور ابو موسیٰ کے پہلو مین جنگل بھی تھا - سو کہا کہ یہ جگہ جو سرگین پڑا ہی اور یہ جو صحرا ہی ہر دو برابر ہین نماز ادا ہوتی ہے ان دو ثواب ملنے مین **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ اُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَاَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ آیا قبیلہ عکل یا عرینہ سے یہ دو قبیلے ہین عُکل ضم عین اور سکون کاف سے ہی - اور عُرینہ بضم عین مہملہ اور یا ہی صیغہ تصغیر سے - یہ ہر دو قبیلون مین جو تردد آئی کہ لوگ عکل سے آئے یا عرینہ سے - یہ تردد حماد کی ہی - اور کرمانی کہا کہ انس سے ہی - غرض جب وے لوگ مدینہ آئے آب و ہوا موافق نہونے سے بیمار ہوے وہ بیماری امراض سکم سے تھی تب حضرت نے انکو حکم فرمایا کہ انکو گلہ شتران مین لیجاویں اور اونٹون کے پیشاب سے انکا علاج کرین - یعنے پیشاب پلاوین انکو اونٹون کا دودھ بھی نوش کرواوین فَانْطَلَقُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَتَلُوْا رَاعِىَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ پس وے اچھے ہوے اونٹون کے دودھ پی کر اور جب صحت پا چکے - حضرت کے اونٹون کا جو چرواہا تھا اسکو قتل کر دیا اور اونٹ لیگئے - لاتے ہین کہ وہ چرواہا نے انکی تیمارداری اور خدمتگذاری جو کی تھی سو اس ظالم نے اسکا بدلہ کیا - اور اونٹون کو غارت کرکے لیجانے کے واسطے اس قدر بے رحمی پر کمر باندہی کہ اسکے ہاتھ پاؤن کاٹ دئے اور اسکی زبان اور آنکھون مین کانٹے چبا

فَجَاءَ الْخَبَرُ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِىْ اٰثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيْئَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَوْا فِى الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ پس خبر آئی شروع روز مین تو حضرت نے مدینہ طیبہ سے ایک جماعت انکے پیچھے روانہ فرمائی - جب آفتاب بلند ہوا اس جماعت نے ان ظالمون کو کر لیا پس حکم ہوا کہ انکے ہاتھ پاؤن کاٹین - اور انکے آنکھون مین سلائی گرمکر پھیرین انہین مدینہ کے سنگستان مین ڈالدے - اور وے پانی طلب کرتے تھے اور نہین دیے جاتے

قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَهٰؤُلَاءِ سَرَقُوْا وَقَتَلُوْا وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ابو قلابہ نے کہا کہ وے ظالمون چور ہی اور قتل کیا اور ایمان لاکر کافر ہوے اور خدا و رسول کے ساتھ جنگ کیا - اسلئے انواع عذاب سے انہین مارا - اور یہ ہاتھ پاؤن کاٹنا مثلہ کرنے کی نہی کے آگے تھا **ف** اونٹ کا

پیشاب اُن بیماروں کو پلانے کے لئے جو حضرت کا حکم ہوا وہ محض علاج کے ضرورت کے لئے تھا۔ والا حقیقت میں وہ نجس ہی۔ اور شرح کرمانی میں ہی کہ اونٹ کے پیشاب کی پاکی اور غیر پاکی میں اختلاف آیا ہی۔ اور جنھوں نے کہا ہی کہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہی انکا پیشاب بھی پاک ہی سو انہوں نے یہہ بات اسی حدیث سے استدلال کی ہی۔ لاکن جمہور علما اسکے نجس ہونے پر گئے ہیں۔ امام ابو حنیفہ و امام شافعی رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ سب جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہی۔ اور مرض کے واسطے مباح ہی اور وہ جو امام مسلم کی حدیث ابو داؤد نے نقل کی ہی کہ اللہ نے حرام میں دوا نہ رکھا سو شارحوں نے لکھا ہی کہ یہہ حالت اختیار پر محمول ہی۔ اور شرح عینی میں ہی کہ حضرت کو وحی سے معلوم ہوا تھا کہ ان مریضوں کی شفا اونٹ کے پیشاب میں ہی اسواسطے اُسکا حکم فرمایا۔ اور پھر لکھا ہی کہ حصول شفا کا یقین یا جانیکی تقدیر میں حرام چیز سے علاج کرنا جائز ہی جیسا کہ مردار کا کھانا مخمصہ کی حالت میں اور خمر کا پینا سخت تشنگی کی حالت میں جایز ہی کہ جب بھوک اور پیاس سے مرنیکا خوف ہوتا ہی۔ اور کرمانی نے کہا کہ بخاری ترجمہ باب میں جو لائے پیشاب اونٹ کا اور دواب کا نجس نہیں سمجھے اہل ظاہر نے قیاس کیا کہ ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب نجس نہیں۔ اور ابو موسی رضی اللہ عنہ نے جو دار البرید میں نماز پڑھی اور اس جگہ پر دو ستون تا سر گھٹن پڑا تھا سو اس سے بھی انہوں نے استدلال کیا ہی۔ لاکن دار البرید میں ابو موسی کا نماز پڑھنا اسکی طہارت پر دلیل نہیں ہو سکتی ہیں کیونکہ ممکن ہی کہ اس جگہ پر کپڑا بچھا کے نماز پڑھے ہوں اور جس مقام پر نماز پڑھی وہاں نجاست نہ پہنچی ہو **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنا ابو التیاح عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل ان یبنی المسجد فی مرابض الغنم انس کہتے ہیں کہ مسجد نبوی بنا کی جانیکے آگے بکروں کی نشست گاہ میں نماز پڑھتے تھے۔ شارح کہتا ہی کہ بخاری نے ان دو حدیثوں سے جو استدلال کیا ہی کہ اونٹوں اور دوسرے حلال جانوروں کا پیشاب مباح ہی۔ اور بکروں کے مینگنیاں نجس نہیں ہیں کسواسطے کہ بکروں کی جگہ اس سے خالی نہیں رہتی ہی۔ سو پوشیدہ نہ رہے کہ مؤلف کا یہہ استدلال کامل ہو سکتا نہیں۔ کیونکہ بیماروں کو پیشاب کا استعمال دوا کی ضرورت کے لئے تھا۔ اور بکروں کی جگہ میں جو حضرت نماز پڑھتے اسسے یہہ ثابت ہوتا نہیں کہ نجاست کو دور کرکے اور اُسپر حصیر نہ بچھا کے نماز پڑھے ہوں فافہم

باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء یہہ باب حکم میں اس چیز کے ہی کہ نجاستوں سے جو گھی اور پانی میں پڑے **وقال الزہری** لا باس بالماء ما لم یتغیر طعمہ او ریحہ او لون زہری نے کہا کہ اس پانی کے استعمال کا مضایقہ نہیں کہ جب تک نجاست سے پانی کی لذت اور رنگ و بو کو متغیر نہ کرے **وقال حماد** لا باس بریش المیتۃ اور حماد نے کہا کہ مرے ہوئے جانور خواہ کے حلال ہوں یا انکے بال کے استعمال کا مضایقہ نہیں ہی یہی مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا۔ اور مذہب شافعی میں وہ نجس ہی **وقال الزہری** فی عظام الموتی نحو الفیل وغیرہ ادرکت ناسا من سلف العلماء یمتشطون بہا ویدہنون فیہا لا یرون بہ باسا **وقال ابن سیرین** وابراہیم لا باس بتجارۃ العاج اور زہری نے مردہ جانور جیسے ہاتی وغیرہ کے ہاڑ کے باب میں کہا کہ میں نے سلف کے علما کو پایا ہوں کہ اسکی کنگھی کرتے اور اسکے ظرف میں روغن ڈالتے تھے اور اسکا کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حرج نہیں دیکھتے تھے۔ اور ابن سیرین اور ابراہیم کہتے ہیں کہ عاج کی تجارت لا باس ہی یعنے مضایقہ نہیں حالانکہ نجس چیز کی تجارت حرام ہی ذکرہ۔ اور بعض کتب لغت میں لکھا ہی کہ عاج ہاتی کے اگلے ہر دو دانت کو کہتے ہیں۔ اور جوہری وغیرہ نے کہا ہی کہ عاج استخوان فیل کو کہتے ہیں کو نسا بھی ہاتھ ہو مردہ ہو یا زندہ ہی۔ پس اگر پانی میں پڑے نجس نہیں ہوتا ہی خواہ پانی کم ہے یا زیادہ جب تک کہ اوصاف ثلثہ سے اسکے کوئی صفت نہ بدلے یہی مذہب ہی امام مالک کا اور اس حدیث کے ترجمہ سے یہی مطلب ہی امام بخاری کا **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ سقطت فی سمن فقال القوہا وما حولہا فاطرحوہ وکلوا سمنکم ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روی ہی کہ حضرت پوچھے گئے حکم سے اس چوہے کے جو روغن میں پڑے تو فرمایا کہ ڈال دو اسکو نکال کے پھینک دو اس چوہے کو اور اس روغن کو جو چوہا روغن میں گرکے مرا ہو اور جو روغن کا حصہ چوہے کے اردگرد ہو اور سطحی چیز کو اٹھا رکھے اسکا بھی یہی حکم ہی۔ اور جو روغن کہ جاری ہی وہ پانی کا حکم رکھتا ہی جب نجس ہی اور سکا کھانا حرام لاکن اس سے چراغ کا جلانا اور کچھ فایدہ لینا حرام نہیں۔ یہ سکا بیچنا شافعیہ کے پاس حرام ہی۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وہی کھانا حرام ہے بیچنا کیونکہ حدیث میں جب انتفاع کی ممانعت آئی ہے بیچنا بھی اسمیں داخل ہی **منترجم** کہتا ہی کہ احتیاط مذہب شافعی میں ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا معن قال حدثنا مالک عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن ابن عباس عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن فارۃ سقطت فی سمن فقال خذوہا وما حولہا فاطرحوہ قال معن حدثنا مالک

جمہور علما اس اونٹ کا پیشاب نجس ہے

یہہ ترجمہ باب حدیث سے مطابق نہیں ہوا

ماہ احصیہ یقول عن ابن عباس عن میمونۃ رض کہا کہ حدیث کی ہم سے امام مالک نے اسقدر کہ ضبط نہیں کر سکتا میں کہ روایت کرتا تھا ابن عباس سے اور ابی میمونہ سے۔ مقصود بخاری رح کا یہ ہی کہ وہ جو بعضے کہتے ہیں کہ یہہ حدیث مروی ہے ابن عباس کی ہی بلا واسطہ حضرت سے سو یہہ کہنا انکا خطا ہی **حدثنا** احمد بن محمد قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا معمر عن ہمام بن منبہ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل کلم یکلم المسلم فی سبیل اللہ یکون یوم القیمۃ کہیئتہا اذ طعنت تفجر دما واللون لون الدم والعرف عرف المسک ابو ہریرہ سے روی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو زخم کہ زخمی کیا جاتا ہی مسلمان راہ خدا میں سو وہ قیامت کے دن اسی صورت پر ہوگا ایسی صورت جو زخم کھانے کے روز تھی جاری ہوگا اس سے خون کہ رنگ اسکا خون کا ہی رنگ کہیگا۔ اور اسکی بو مشک کی ہو رکھیگی۔ اس حدیث کی تطبیق میں ترجمہ باب کے ساتھ لوگ تکلفات کئے ہیں۔ انسے جو کہا جاوے یہی ہی کہ جب مشک متغیر ہوتا ہی اور نجاست اصلی طہارت کے ساتھ مبدل ہوتا ہی۔ ایسطرح پانی میں نجس پڑنے کے بعد متغیر نہیں ہوتا ہی۔ ناپاکی کے اوصاف ثلثہ سے جب کوئی صفت بدل جاتی ہی تب پانی طہارت سے نجاست کی طرف بدل جاتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ خیر جاری شرح صحیح بخاری میں لایا ہی کہ مسک خون ہی آہو کا اور مطابقت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ مشک پاک ہی اور حلال کا بخش ہی۔ پس جب متغیر ہوا تو اپنے حکم سے نکلا **باب البول فی الماء الدائم** یہہ باب حکم میں پیشاب کرنے کے ہی آب غیر جاری میں **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال اخبرنا ابو الزناد ان عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج حدثہ انہ سمع ابا ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نحن الآخرون السابقون ابو ہریرہ نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے ہم آخر ہیں زمانے کے روسے اور سابق ہیں فضیلت اور دخول جنت کے روسے وبہذا الاسناد قال لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیہ بخاری رح کہتے ہیں کہ اسناد سے حدیث سابق کے جو ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ سے نقل کی ہی کہ پیشاب کرے کوئی تمہارے سے کھڑے پانی میں پھر اس میں غسل کرے۔ یعنے یہہ ہر دو کام نہ کرے پیشاب اور غسل اس پانی میں جو جاری نہیں ہی اور حدیث نحن الآخرون السابقون الخ ترجمۂ باب کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں رکھتی ہی پس اسکے لانے میں یہہ احتمال ہی کہ ابو ہریرہ ہر دو حدیث حضرت سے ایک ہی سنے ہوں۔ پس ایک راوی نے بیان کیا۔ یا ابو ہریرہ کا راوی جو ہمام بن منبہ ہی ہر دو حدیث سے ایک ہی وقت سنی اور آسیطرح نقل کی اور امام بخاری بھی اسکی متابعت کی اور ہمکا مقصود حدیث ثانی سے وابستہ ہی۔ **باب اذا القی علی ظہر المصلی قذر او جیفۃ لم تفسد علیہ صلوتہ** جب پشت مصلی پر نجاست یا مردار ڈالی جاوے نماز فاسد نہیں ہوتی ہی **وکان ابن عمر اذا رأی فی ثوبہ دما وہو مصل وضعہ ومضی فی صلوتہ** اور تھے ابن عمر جب دیکھتے اپنے کپڑے پر خون تو اسکو ڈال دیتے اور نماز میں ہی رہتے نہ نماز کو قطع کرتے نہ اعادہ **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی اور امام احمد رح کے پاس اس نماز کا اعادہ کرنا ہی لیکن امام مالک نے قیہ کیا ہی وقت کا اگر وقت تنگ ہو اور جانا ہے تو قضا نہیں ہے **وقال ابن المسیب والشعبی اذا صلی وفی ثوبہ دم او جنابۃ او لغیر القبلۃ او تیمم فصلی ثم ادرک الماء فی وقتہ لا یعید** اور کہا ابن مسیب اور شعبی نے کہ جسوقت کسی نے نماز پڑہے اور اسکے کپڑے میں خون یا منی تھی اور وہ شخص یہہ بات نہیں جانتا تھا۔ یا قبلہ کے غیر جانب نماز پڑہے۔ اور جس نماز میں قبلہ کی جہت معلوم نہ ہے نماز میں ہی قبلہ کے طرف پھر گیا۔ یا کسی نے تیمم کر کے نماز پڑہی اور نماز کے بعد اسکو پانی ملا اور اس نماز کا وقت باقی تھا تو ان سب صورتوں میں نماز کا اعادہ نہ کرے حالانکہ تھوڑی نماز بلا شرط طہارت جاری خون اور منی سے آلودہ تھا واقع ہوئی اور وہ عمل ہوا مشروط صحت نماز کی اور پانی کا پانا شرط صحت تیمم کی۔ جب خون اور منی کو ایک درجہ پر ملایا تو معلوم ہوا کہ منی بھی خون کے مانند نجس ہے **مترجم** کہتا ہی کہ خون جب تھوڑا تھا اور منی کا خیال نہیں تھا یہہ ہر دو مفاہیم ہوئے مذہب شافعی کے روسے اور قبلے کی بات بھی تو امام شافعی کے قول قدیم کے روسے ہی جایز ہی اعادہ نہیں اور تیمم کی صورت میں بھی چار امام کے مذہب کے روسے اعادہ نماز کا نہیں۔ قسطلانی۔ اور بخاری رح ترجمہ کی تائید اسی جزء کی ساتھ کی ہی **حدثنا** عبدان قال اخبرنی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد ح وحدثنی احمد بن عثمان قال حدثنا شریح بن مسلمۃ قال حدثنا ابراہیم بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحاق قال حدثنی عمرو بن میمون ان عبد اللہ بن مسعود حدثہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی عند البیت وابو جہل واصحاب لہ جلوس اذ قال بعضہم لبعض ایکم یجیء بسلا جزور بنی فلان فیضعہ علی ظہر محمد اذا سجد فانبعث اشقی القوم فجاء بہ فنظر حتی اذا سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ علی ظہرہ بین کتفیہ وانا انظر لا اغنی شیئا لو کانت لی منعۃ قال فجعلوا یضحکون و

قیامت میں شہید کے زخم سے خون جاری ہوگا اور اس سے مشک کی بو آوے گی

یحیل بعضھم علی بعض ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجد لا یرفع راسہ حتی جاءتہ فاطمۃ فطرحت عن ظھرہ عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ابتدائے اسلام میں حضرت ایک روز بیت اللہ کے پاس نماز پڑھتے تھے۔ ابوجہل لعین اور اسکے یاروں کی ایک جماعت پر شقاوت وہاں بیٹھی تھی۔ تب اُن بعضوں نے بعضوں سے کہا کہ کون ہی تمہارے سے کہ فلاں قبیلے میں جاوے اونٹ ذبح ہوئی اسکا سا بچہ پوتھا لے آوے۔ اور حضرت جب سجدے میں رہیں تب اوسکو آپ کی پشت مبارک پر رکھیں۔ پس بدبخت ترین قوم کا ملعون ناہنجار عقبہ بن ابی معیط اٹھا۔ اور پوتھا لے آیا۔ اور میں نظر کر رہا تھا جب حضرت نے سر مبارک سجدے میں رکھا۔ آپ کی پشت مبارک پر ہر دو شانوں کے درمیان اسکو رکھ دیا۔ عبداللہ بن مسعود جو راوی اس حدیث کے ہیں اسوقت سر نہ اٹھا سکتے تھے سو کہتے ہیں کہ افسوس میں وہ حال دیکھ رہا تھا۔ کچھ تغیر کر نہیں سکتا تھا۔ کاش کہ اسوقت مجھے قدرت ہوتی غرض اس شقی نے جب اسکو پشت مبارک پر رکھا۔ وہ اشقیا جو بیٹھے تھے ہنسنے لگے۔ اور اس فعل شنیع کی نسبت ایک دوسرے کی طرف کرنے اور ہنسنے سے گرنے لگے لعنۃ اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین۔ آخر اللہ تعالیٰ ان ملعونوں کو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے تیغ کر کے کندۂ دوزخ بنایا۔ اور اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سجدے سے سر مبارک نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا جو اسوقت کم عمر تھیں تشریف لائیں۔ اور پشت مبارک سے اسکو دور کیا۔ فرفع راسہ ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات فشق علیھم اذ دعا علیھم قال وکانوا یرون ان الدعوۃ فی ذلک البلد مستجابۃ پس حضرت جناب رسالت نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا اور یہ بد دعا کرنے لگے یا اللہ تو ہلاک کر دے قریش کو یعنے قریش کے ان ملعونوں کو ایسا تین بار کہا۔ یہ دعا ان کافروں پر اثر نہ ہوئی۔ کیونکہ ابن مسعود کہتے ہیں راوی تھے کہ اس مقام میں جو دعا کی جاوے مستجاب ہوتی ہے ثم سمی اللھم علیک بابی جھل وعلیک بعتبۃ بن ربیعۃ و شیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعد السابع فلم نحفظہ قال فوالذی نفسی بیدہ لقد رایت الذین عد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرعی فی القلیب قلیب بدر پھر حضرت نے نام بنام ان جماعت پر شقاوت انجام پر بد دعا کی اور ہمیں قہر الٰہی کے حوالے کر دے یہ جملے نام کے سوا ساتواں نام بھی ذکر کیا پر مجھے یاد نہ رہا۔ اور ابن مسعود کہتے ہیں قسم ہی اُس پروردگار کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی ہے میں نے بچشم خود دیکھا ہی کہ حضرت نے جس جس کا نام لیا تھا وہ عزوہ بدر میں ہلاک ہو کر چاہ بدر میں پڑے تھے یعنے اسے اکثر بدر میں ہلاک ہوئے۔ اور عقبہ بن ابی معیط جو بدر سے بھاگا تھا ایک منزل پر مارا گیا اور امیہ بن خلف بھی مارا گیا پر اس چاہ میں نہ پڑا۔ اور عمارہ زمین حبش میں ہلاک ہوا اور بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ اگر کسی کو نماز میں کوئی ایسی چیز عارض ہوئی کہ اس چیز کے ساتھ نماز کا آغاز جائز نہیں۔ تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی ہی۔ اور شارح رح نے کہا کہ بخاری کا یہ استدلال بسا پر وقوف ہی کہ اسوقت اس قسم کی چیز ونکی نجاست کا حکم آیا ہو واللہ اعلم **باب** البزاق والمخاط ونحوہ فی الثوب یہ باب اس بیان میں ہی کہ آب دہن اور آب بینی اور اسکے مانند جیسے پسینہ بغل کا بدن یا کپڑے میں لگے کراہت رکھتا ہی یا نہ وقال عروۃ عن المسور ومن وان خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمن حدیبیۃ فذکر الحدیث وما تنخم النبی صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ الا وقعت فی کف رجل منھم فدلک بھا وجھہ وجلدہ اور عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عزوہ حدیبیہ کے ایام میں باہر تشریف لے آئے پھر قصہ حدیبیہ کا ذکر کیا۔ جیسا کہ آئندہ قضیۂ حدیبیہ کے بیان میں انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت نے اسوقت بلغم جو حلق اور سینہ سے نکالا تھا والا سو وہ حاضرین سے ایک شخص کے ہاتھ میں پڑا اسنے اس بلغم مبارک کو اپنے منہ اور بدن پر ملا **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن حمید عن انس قال رمق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبہ قال ابو عبداللہ طولہ ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی ابن ایوب قال حدثنی حمید قال سمعت انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نے کہا کہ حضرت نے اپنا آب دہن اپنے کپڑے میں دالا۔ ابوعبداللہ یعنے بخاری نے کہا کہ طولہ یا اس حدیث کو ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی نے کہ حدیث کی مجھ سے حمید نے کہا سنا میں نے انس سے کہ حدیث کی اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** لا یجوز الوضوء بالنبیذ ولا المسکر یہ باب اس بیان میں ہی کہ وضو جایز نہیں نبیذ سے اور نہ کسی نشہ لانے والی چیز سے۔ مراد نبیذ سے وہ ہی کہ حد سکر کو نہ پہنچے۔ جب محل خلاف کا تھا بخصیص اسکا ذکر کیا اور بخاری رح نے عقد باب اسکے عدم جواز پر کیا۔ اور وہ جو حسن بصری سے منقول ہی نا ظر کراہت میں ہی جیسا کہ کہا وکرہ الحسن وابو العالیۃ یعنے مکروہ رکھا ہی نبیذ سے وضو کرنا حسن بصری اور ابوالعالیہ نے اور حسن بصری سے ایک روایت میں ملا بأس بہ آیا ہی۔ پس انکے پاس کراہت تنزیہی ہوگی۔ وقال عطاء التیمم احب الی من الوضوء بالنبیذ واللبن اور عطاء نے کہا تیمم

میرے پاس دودھ سے وضو کرنے سے نبیذ اور دودھ سے۔ یعنے جس جگہ پانی نہو اور وہی نبیذ ہو تو تیمم کرنا بہتر ہی نبیذ سے وضو کرنے سے پس عطا کے پاس نبیذ اور دودھ سے وضو مکروہ ہی۔ اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے پانی نہو تو نبیذ تمر سے وضو کرنا جایز رکھا ہی اگر شہر یا قریہ کے باہر ہو۔ بشرطیکہ وہ نبیذ شیریں رہے ترشی کو نہ پہنچے اور اعضا پر پانی کے مانند سیلان کرے۔ اور امام محمد قائل ہیں کہ نبیذ سے وضو کرے اور تیمم بھی کرلے۔ اور امام ابو یوسف نے نبیذ سے وضو جایز نہ رکھا جیسے امام شافعی نے جایز نہ رکھا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے دلیلیں کتب بسط میں مذکور ہیں اور قسطلانی میں کہا کہ خالص دودھ سے وضو اجماعاً جائز نہیں ہاں پانی سے مخلوط ہو تو امام اعظم کے پاس جایز ہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت سے روایت کی ہیں کہ فرمایا جو چیز کہ پی جاوے اور نشہ لاوے حرام ہی۔ اور جو چیز کہ حرام ہو بالاتفاق وضو اس سے جایز نہیں

باب غَسْلِ الْمَرْاَةِ اَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِهٖ باب اس بیان میں ہی کہ عورت اپنے باپ کے منہ سے لہو کا دھونا جایز ہی وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ اِمْسَحُوْا عَلَيَّ رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ کہا ابو العالیہ نے کہ میرے پاؤں کو مسح کرو مقررہ پاؤں ہماری یعنی ابو العالیہ کے پاؤں میں درد تھا جب انکو وضو کروایا تو ایک پاؤں باقی رہا تب کہے لگے کہ اس پاؤں پر مسح کرو کہ پانی اسکو ضرر پہنچاتا ہی۔ جاننا چاہیے کہ مولف رحمہ اللہ نے جو آیات و اقوال لاتا ہی سو اسواسطے ہی کہ قائید کرتے ہیں ترجمہ کو۔ اور کبھی مجموع کو داخل ترجمہ کرتا ہی۔ اور اس باب میں جو حدیثیں لاتا ہی اس مجموع پر دلالت کرتے ہیں اور یہہ بیان پہلی قسم سے ہی کہ دلالت رکھتا ہی اعانت پر تطہیر میں یعنے غیر سے مدد لینی روا ہی۔ اور یہہ باب حوکتاب وضو میں آیا وضو کے معنے لغت کے رو سے پاکی کے تعمیم کی طور پر لینا۔ یا خاص شرعی معنی پر لینا ہر دو طرح ہو سکتے ہیں معلوم کیجیے کہ وضو لغت میں مشتق ہی وضاءت سے یعنے نظافت سے نظافت پاکی کو کہتے ہیں بخاست کی تطہیر میں بلاشبہ نظافت حاصل ہی اور خاص شرعی معنی پر جو وضو مقرری ہیں ان میں بھی بخاست سے پاکی حاصل کرنے بہ نیت وضو داخل ہی **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَسَاَلَهُ النَّاسُ وَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ اَحَدٌ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جَرْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيْءُ بِتُرْسِهٖ فِيْهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ ابو حازم سے مروی ہی کہ اسنے سہل بن سعد ساعدی سے سنا جس حال میں کہ لوگوں نے سہل سے پوچھا۔ ابو حازم کہتے ہیں کہ میرے اور سہل کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی یعنے مجھے اسنے اتنی نزدیکی حاصل تھی۔ غرض لوگوں نے پوچھا کہ غزوۂ احد میں حضرت کے سر مبارک اور چہرہ مبارک پر جو زخم پہنچا تھا سو کس چیز سے اسکی دوا کی گئی سہل نے کہا کہ میرے سے زیادہ جاننے والا اسبات کا اب باقی نہ رہا ہی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کے چہرۂ مبارک سے لہو دھوتے تھے پھر حصیرے کے جلائی اور اسکی راکھ سے زخم کو بند کیا

باب اَلسِّوَاكِ یہہ باب مسواک کرنے کے بیان میں ہی جو وضو میں سنت ہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِتُّ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَنَّ اور ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے شب گذاری حضرت کے پاس پس آپ نے مسواک کی **شرح** کرمانی نے کہا ہی کہ استنان اللغات میں لایا ہی کہ مسواک کرنے کو کہتے ہیں اور سواک کو سنین سے چوپے ہوئے دانتوں پر ملنے کو بولتے ہیں۔ اور جس چوپے سے دانت ملے اسپر بھی مسواک کا اطلاق کرتے ہیں اور مسواک کا بالاتفاق سنت ہی خصوصاً وضو کے وقت ہمارے یہاں اور وضو و نماز ہر دو وقت شافعیہ کے پاس اور فجر و ظہر کے آگے مسواک کرنا موکد تر ہی۔ اور کہتے ہیں کہ مسواک کی فضیلت میں احادیث تک آئے ہیں۔ اور مسواک کے فایدے منہہ اور بدن میں بہت ہیں اور مسواک کرنی محافل میں بخل اور منہہ سے پانی کا لنا عطا کردہ رکھا ہی خصوصاً علما و کبرا کے پاس۔ اور مسواک کرنا سب احوال میں مستحب اور مستحسن ہے وضو کرنے اور قرآن مجید پڑھنے کے وقت۔ اور خواب یا بیخوابی کے سبب یا خموشی اور گرسنگی کے جہت سے یا کھانا کھانے سے اور ایسی ہی باتوں سے دانتوں کی زردی اور منہہ کی بدبوئی جو پیدا ہوتی ہی اسکو دفع کرنیکے لئے مسواک کرنا مستحب تر ہی اور مسواک یا پیلو کے جہاڑ سے رکھنا بہتر ہی کہ حدیثیں بھی اسکے باب میں آئے ہیں۔ گر پیلو کی نہ ملے درخت تلخ کی لے۔ اور مسواک خنصر کے مقدار پر موٹی اور ایک بالشت کے برابر لمبی رہے۔ اگر مسواک میسر نہ آوے انگشت شہادت سے دانت کی بھی کافی ہی۔ بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے بسناد میں ایک حدیث بھی روایت کی ہی اور عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ایک روایت آئی ہی اور موٹے کپڑے سے بھی دانتوں پر ملنا درست ہی انتہی۔ **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهٗ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهٖ يَقُوْلُ اُعْ اُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ ابی بردہ کے باپ سے مروی ہی کہ میں حضرت کے پاس آیا اور آپکو مسواک کرتے پایا۔ وہ مسواک آپکے ہاتھ میں تھی اور آپ کرتے تھے جیسا کہ آپ قی کرتے ہیں اور مسواک آپکے دہن مبارک میں بھی **شرح** کہتا ہی کہ قسطلانی میں لکھا ہی

فِيْهِ

درس فائدے مسواک کے

کہ ابن عباس نے کہا کہ مسواک کے کرنے میں دس باتوں کا فائدہ ہی منہ سے بدبو جاتی ہی بصارت روشن ہوتی ہی دندان مضبوط ہوتے ہیں بلغم دفع ہوتا ہی فرشتے خوش ہوتے ہیں خدا راضی ہوتا ہی سنت ادا ہوتی ہی نماز کے حسنات زیادہ ہوتے ہیں جسم صحیح وسالم رہتا ہی اور ترمذی میں زیادہ کیا ہی کہ حافظہ کا حفظ زیادہ ہوتا ہی اور بال اگنے ہیں رنگ میں صفوت آتی ہی اگر سکا پہلا لعاب نگل جاوے جذام وبرص ودفع ہوتا ہی پھر دوسرے بار نگلیں کہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہی **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ حذیفہ سے روایت ہی کہ حضرت جب رات کو اٹھتے نماز کے لئے اپنے منہ کو مسواک سے ملتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ نیند میں جب معدے کے بخارات چڑھتے ہیں منہ کی بو میں تغیر آتا ہی سو مسواک اسکو دفع کرتی ہی اور لفظ کان دوام واستمرار پر دلالت کرتا ہی قسطلانی **باب** دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ یہ باب مسواک دینے میں بڑی بازو سے عمر کے بزرگ کو وَقَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو خواب میں بتلایا گیا جیسا کہ مسلم میں لفظ فی المنام صاف آیا ہی یعنے حضرت نے خبر دی کہ خواب میں میں نے ایسا دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں اور میرے پاس دو مرد آئے - ایک دوسرے سے عمر میں بڑا تھا - پس میں نے مسواک اپنے چھوٹے کو دی پھر مجھے کہا گیا یعنے کسی نے مجھ کو کہا کہ آگے بڑے کو دیجئے پس میں بڑے کو دیا - وہ کہنے والے جبرئیل تھے جو حضرت سے کہا **ف** یہاں سے مستفاد ہوتا ہی کہ مسواک دینے اور لینا پانی روبرو رکھنے میں اور چلنے اور سواری اور کلام میں بھی بڑی عمر والے کو مقدم کریں - ہاں مجلس ہو تو اپنے طرف والے کو مقدم کرنا سنت ہی قسطلانی وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ اخْتَصَرَهُ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - بخاری نے کہا کہ یہ حدیث شریف طویل ہی نعیم نے ابن المبارک سے بطور اختصار کیا - **باب** فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ یہ باب بیان میں کثرت ثواب اس شخص کے ہی کہ باوضو سوے یا کرے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ براء ابن عازب سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے خوابگاہ میں آوے تو وضو کر جیسا کہ تو نماز کے لئے وضو کرتا ہو - پھر اپنی سیدھی پہلو پر لیٹ - ایسا لیٹنا بیماری کے لئے قریب تر ہی نیند میں فروفتگی نہیں ہوتی ہی - قلب صنوبری جو بائیں طرف ہی اس حال میں آویزاں رہتا ہی پورا آرام نہیں لیتا ہی اسکو ذکر الٰہی کے طرف لاوین تو ذکر ہوتا ہی اور خواب غرق نہیں ہوتی ہی پس تہجد کو اٹھنا آسان ہوتا ہی بخلاف بائیں پہلو کے **مترجم** کہتا ہی کہ باوضو سونا جو مستحب ہی اسلئے کہ اگر روح قبض ہو جاوے تو اسکا اجر عمل دفتر ہو گا اور سکا خواب بھی سچا ہوا کریگا اور نیند میں شیطانی بازی نہو گی قسطلانی ثُمَّ قُلْ قَبْلَهُ یہ دعا پڑھ اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ الٰہی میں نے تسلیم کی اپنی ذات کو تیرے طرف اور میں نے سونپ دیا اپنے کاروبار کو تجھ پر - اور جھک گیا میں اپنے حول وقوت سے وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ اور ٹیکہ کیا میں نے اپنی پیٹھ سے تجھ پر - یعنے اعتماد کیا میں نے تیرے فضل وکرم پر رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ ثواب حاصل کرنے اور تیرے عذاب سے بچنے کے لئے لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ نہیں ہی پناہ تیرے سے مگر تیرے ہی طرف اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ خداوندا میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نازل کی تو نے اور ایمان لایا میں تیرے پیغمبر پر جو بھیجا تو نے فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ پھر فرمایا کہ اگر سونے کے وقت یہ دعا پڑھیگا اور اس شب میں مریگا پس تو فطرت اسلام پر مرا ہو گا - وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ اور ٹھہرا اس دعا کے کلمات کو آخر کلام جو تکلم کرے تو ساتھ اسکے یعنے دعا پڑھ کر پھر تو بات کرے قَالَ فَرَدَدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللَّهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ راوی یعنے براء بن عازب کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو حضرت سید کائنات پر دہرایا - اور جب یہاں تک پہنچا تو غلطی کی اور کہا وَرَسُولِكَ قَالَ لَا وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ تب حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہ بول بلکہ یوں کہہ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ واللہ اعلم - تم الجزء الاول من الاجزاء الثلثین بتوفیقہ - تمام ہوا پہلا جز تیس اجز سے توفیق وتائید سے اللہ تعالیٰ کے

وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم

الجزء الثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الغسل

غیر الوذر کی روایت میں بسم اللہ پر کتاب مقدم ہے۔ اور اصلی نے مطلقاً بسم اللہ نہیں لکھا اور کتاب کی جگہ پر باب لکھا **مترجم** کہتا ہے غسل بالفتح دھونا اور ضمیمین مکسورین سے اسی اور غسل بالکسر سر ہونے کی چیز کو کہتے ہیں۔ جیسے گلاب اور خطمی اور اسکے مانند۔ اغتسال غسل کرنا۔ غسول بالفتح غسل کا پانی ہے۔ متغسل غسل کی جگہ۔ مغتسل بکسر سین سر کے دھونے کی جگہ غسالہ بالضم ہاتھ منہ دھونا پانی یعنے اب مستعمل غسیل و مغسول دھونا ہوا ہوا۔ یہ سب اس لفظ کے لغوی معنے ہیں۔ اور حقیقت غسال کی شرع میں تمام اعضا کا دھونا اور اس پر پانی جاری کرنا ہی کذا فی الدرایہ و اشعۃ اللمعات انتہی۔ شارح نے کہا کہ کرمانی کہتا ہے کہ غسل ضم غین سے اسم ہے۔ قسطلانی نے کہا کہ غسل اس جگہ بفتح غین سے کیونکہ یہ غسل شرعی ہے اس میں داخل ہے بخاری علیہ الرحمہ نے جنب کے غسل پر اشارے کے لئے یہ دو آیتیں لائے **وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا** یعنے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اگر تم جنب ہو پس غسل کرو۔ جنب وہ ہے کہ جسکو جنابت کی حالت پہنچی ہو۔ اس حکم میں مذکر مونث واحد تثنیہ جمع سب برابر ہیں **وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا**۔ الی قولہ تعالیٰ **لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ** اور اگر تم بیمار ہو کہ پانی کے استعمال سے خوف رکھتے ہو یا بر سر سفر ہو خواہ وہ سفر دراز ہو یا کوتاہ اور یہیں پانی نہ پاؤ۔ یا تمہارے کوئی قضاے حاجت کیا ہو یا تم جماع کئے ہوں عورتوں سے۔ پس پانی نہ پاؤ یعنے پانی پر قادر نہ ہو سکو پس قصد کرو پاک مٹی کا یعنے تیمم کرو وضو اور غسل سر دو کے درعوض مخفی نہ رہے کہ **اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ** کی معنی میں اختلاف ہے حضرت علی و ابن عباس اور اکثر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم نے جماع سے تفسیر کی ہیں اور بعضے باعتبار ظاہر لفظ کے لمس کو مساس یعنے چھونے کے ساتھ تفسیر کی ہیں یہی قول ہے ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اسیکو اخذ کیا ہے۔ مرد کے بدن کا مساس یعنے چھونا جب درمیان کپڑا حائل نہ ہو انکے پاس ناقض وضو ہے۔ اور پہلا قول جو جماع کے معنے میں ہے راجح ہے بحسب روایت اعلم اور انکے یاروں نے اخذ کیا رحمہم اللہ تعالیٰ۔ دوسری آیت یہ ہے وقولہ تعالیٰ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ**۔ الی قولہ تعالیٰ **عَفُوًّا غَفُوْرًا**۔ اے ایمان والو نزدیکی مت کرو نماز کی جس حال میں تم مست ہو یہاں تک کہ تم جانو جو چیز ہو۔ نقل ہے کہ صحابہ کی ایک جماعت نے شراب حرام ہونے کے آگے ایک ضیافت میں شراب پی تھی۔ اور ان سے ایک نے امامت کی سورت قل یا ایہا الکافرون پڑھی لا اعبد ما تعبدون جو پڑھا تو لا کو چھوڑ کے پڑھا۔ تب یہ آیت شرف نزول پائی۔ ضحاک کہتا ہے کہ مراد مستی خواب ہے یعنے غلبہ خواب میں نماز کی نزدیکی نہ کرو۔ یہاں تک کہ تم کہا پہچانتے ہو جانو تا غلطی نہ کھاؤ **وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا** اور نزدیکی نہ کرو نماز کی جب جنب ہو۔ مگر جس حال میں تم مسافر ہو پانی نہ پاؤ یہاں تک کہ تم غسل کر لو۔

باب الوضوء قبل الغسل

یہ باب اس بیان میں ہے کہ غسل کے آگے وضو کرنا سنت ہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اغتسل من الجنابۃ یبدأ فیغسل یدیہ ثم یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ ہشام بن عروہ نے کہا مقرر تھے بیچ خدمت اصلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے غسل کا جنابت سے ابتدا کرتے ماھوں سے پہلے ہر دو ہاتھوں کو

پھر وضو کرتے جیسا وضو کرتے تھے نماز کے لئے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ کسی روایت میں بھی وضوے غسل میں دو ہونے کی تکرار نہیں آئی۔ اور بعضے شیوخ نے کہا ہی کہ وضوے غسل میں تکرار کی کچھ فضیلت نہیں۔ یوشید نہ ہے کہ بیان پر وضوے نماز کے حوالہ کرنا ظاہر اکتفا پر دلالت کرتا ہی۔ بہر حال اس وضو میں بعضوں نے فتوی تکرار پر دیا ہی اور بعضے عدم تکرار پر نقلہ القسطلانی ثم یدخل اصابعہ فی الماء فیخلل بہا اصول الشعر ثم یصب علی راسہ ثلاث غرف بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ پھر داخل کرتے انگلیو کو پانی میں پھر خلال کرتے انگلیوں سے جڑوں کو اپنے موٹے سر کے۔ یہ خلال کو تر کرنے اور نرم کرنے کے لئے تھا تا اسپر پانی آسانی سے پہنچے اور اسراف نہووے۔ پھر ڈالتے اپنے سر پر تین کف پانی ہر دو ہاتھ سے۔ پھر پہنچاتے پانی اپنے بدن کے پوست پر تمام۔ اس حدیث سے وضو کی تقدیم غسل پر سنت ہونا ظاہر ہوا۔ اور بدن کا ملنا اصلا معلوم نہوا۔ نہ اسکا مستحب جیسا کہ ائمہ ثلثہ امام مالک کے سوا اسپر گئے ہیں۔ نہ اسکا واجب جو امام مالک اسکے قائل ہیں اور اس سے بطلان غسل بدن ملنے کے وجوب پر اجماع سے حجت لانا ہی قیاس کرنے وضو پر اس اجماع میں کلام ہی۔ کتب فقہ میں اسکی تصریح واقع نہوئی واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی کہ اس اجماع میں جو سخن ہی اسکا سبب یہ ہی کہ جتنے لوگو بدن کو ملنا واجب کہا ہی سو انہوں نے متوضی پانی میں ہاتھ ڈبو لینے کو جایز رکھا ہی بغیر ہاتھ پھیرنے کے پھر اجماع باقی رہا قسطلانی۔

حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت توضا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضوءہ للصلوۃ غیر رجلیہ وغسل فرجہ وما اصابہ من الاذی ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ پیغمبر خدا نے وضو کیا جیسا وضو آپ کا تھا نماز کے لئے۔ سوا اپنے ہر دو پاؤں مبارک دھونے کے۔ یعنے پاؤں دھونے مین تاخیر کی۔ اور دھویا اپنی شرمگاہ کو۔ اور اس چیز کو جو منی وغیرہ سے آلودہ پہنچی تھی۔ بیان شارح نے کہا کہ ظاہر حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ شرمگاہ کو چھونا ناقض وضو نہین جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہی۔ اگر شافعیہ کے طرف سے کہین کہ واو غسل فرجہ کا مطلق جمع کے واسطے آیا ہی۔ ترتیب پر دلالت نہین کرتا ہی۔ یعنے وضو مین جو افعال کہ ہوتے ان سب کو جمع کرنے کے لئے ہی ترتیب پر دلالت نہین کرتا۔ یعنے ہوسکتا ہی کہ وضو کے آگے شرمگاہ دھوے ہون تو ہم کہتے ہین کہ پھر کسلئے تم اعضاے وضو کے دھونے مین وجوب ترتیب کے قائل ہوے ہو۔ اعضاے وضو کے دھونے مین بھی تو واو واقع ہوا ہی ثم افاض علیہ الماء ثم غسل رجلیہ فغسلہما پھر بہایا ڈالا اپنے مبارک بدن پر پھر اپنے ہر دو پاے مبارک ایک طرف کیے اور انہین دھویا ہذہ غسل من الجنابۃ یہ ہی غسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنابت سے۔ مضمضہ و استنشاق جو ارکان غسل سے ہی اس حدیث مین مذکور نہین **باب غسل الرجل مع امراتہ** یہ باب اس بیان مین ہی کہ مرد ہی عورت کے ساتھ ایک ظرف سے غسل کرنا جایز ہی

حدثنا ادم بن ابی ایاس قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من قدح یقال لہ الفرق بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہین کہ مین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے غسل کرتے تھے اس ظرف سے کہ اسکو فرق کہتے ہین۔ فتح فا اور راے اور سکون راے کے بھی ہی۔ لاکن فتح راے افصح اور مشہور ہی قول جمہور سے فرق نام ہی سولہ کا ہی کاسین سے وصاع سماے۔ اور ابن اثیر نے کہا کہ فرق فتح راے سو اوطل کا ہوتا ہی۔ اور سکون راے سے ایک سو بیس رطل اور جوہری نے کہا کہ وہ مدینہ طیبہ مین ایک اسمانہ مشہور ہی سولہ رطل کا **باب الغسل بالصاع ونحوہ** یہ باب غسل کرنے مین ہی ایک صاع پانی سے۔ صاع کی تحقیق آگے گذری کہ مقدار چار مد ہی

حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی ابو بکر بن حفص قال سمعت ابا سلمۃ یقول دخلت انا واخو عائشۃ علی عائشۃ فسالہا اخوہا عن غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت وافاضت علی راسہا وبیننا وبینہا حجاب ابو سلمہ نے کہا کہ مین اور بی بی عایشہ کا بردر رضاعی کہ جسکا نام عبد اللہ بن یزید ہی بی بی کی خدمت مین آئے اور بی بی کا برادر رضاعی نے سوال کیا پیغمبر کے غسل سے۔ پس بی بی نے ایک برتن کہ ایک صاع کے قریب تھا منگوایا اور غسل کیا اور پانی اپنے سر پر ڈالا ہمارے اور بی بی کے درمیان پردہ تھا قال ابو عبد اللہ قال یزید بن ہارون وہم والحدی عن شعبۃ قدر صاع بخاری رح نے کہا کہ ان تین شخص نے لفظ کو اس صاع کی جا پر لفظ قدر صاع شعبہ سے نقل کیا یعنے لفظ صاع

حدثنا عبید اللہ بن موسی قال حدثنا عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکۃ عن ابی اسحاق قال حدثنا ابن جعفر انہ کان سمع جابر بن عبد اللہ ہو وابوہ وعندہ قوم فسالوہ عن الغسل فقال یکفیک

صاع حدیث کی ابو جعفر نے یہ کیفیت ہی امام محمد باقر کی تھی اور امام محمد باقر اور انکے والد ماجد امام زین العابدین علی جدہ وعلیہما السلام جابر کے نزدیک بیٹھے تھے۔ اور حاضر یا اصل اور لوگ غائب تھے۔ پس لوگوں نے جابر سے غسل کے باب میں سوال کیا یعنے اب غسل کے مقدار سے تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بس کرتا ہی تجھے ایک صاع فقال رجل ما یکفینی فقال جابر کان یکفی من هو اوفی منك شعرا وخیر منك ثم امنانی ثوب تب ایک مرد نے کہا کہ مجھے اسقدر پانی کفایت نہیں کرتا ہی۔ جابر نے فرمایا اسقدر پانی کفایت کرتا تھا انکو جو تیرے سے بال زیادہ رکھتے تھے اور تیرے سے بہتر تھے یعنے حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر جابر نے ہماری امامت کی ایک کپڑے سے جو دوسرا انکے دوش پر نہیں تھا **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابن عیینة عن عمرو عن جابر بن زید عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبمیمونة کانا یغتسلان من اناء واحد ابن عباس سے روایت ہی کہ مقرر پیغمبر خدا اور بی بی میمونہ جو حضرت کے زوجہ تھیں ہر دو ایک ظرف سے غسل کرتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وجہ تعلق اس حدیث کا اس باب سے یہہ ہی کہ یا مراد اس ظرف سے وہی ظرف ہی جسکو فرق کہتے ہیں جیسا کہ حدیث عائشہ میں اوپر گذرا یا یہہ مراد ہی کہ یہہ ظرف وہ تھی جسمیں ایک صاع یا زیادہ پانی سما جاتا ہی یا یہہ حدیث مختصر ہی تمام اسکا حدیث عائشہ میں ہی **قال ابو عبد اللہ** کان ابن عیینة یقول اجیز اعن ابن عباس عن میمونة وهو الصحیح هکذا رواه ابو نعیم بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابن عیینہ اجیز عمرو میں کہتا تھا کہ ابن عباس بی بی میمونہ سے سنکے نقل کرتے تھے نہ حضرت کا غسل کرنا خود دیکھا تھا اور صحیح وہی ہی جو ابو نعیم نے روایت کی کہ یہہ حدیث مسند ابن عباس کی ہی نہ مسند میمونہ کی اور دار قطنی بھی اسی روایت کی تصحیح کی ہی **باب من افاض علی راسه ثلثا** یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ اپنے سر پر تین بار پانی ڈالا **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا زهیر عن ابی اسحاق قال حدثنی سلیمان ابن صرد قال حدثنی جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انا فافیض علی راسی ثلثا واشار بیدیه کلتیهما جبیر بن مطعم نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا۔ لاکن میں غسل میں پانی تین چلو اپنے سر مبارک پر ڈالتا ہوں۔ اور اپنے ہر دو ہاتھ سے اشارہ کیا یعنے کیفیت پانی ڈالنے کی تلاثی پانی بھر کے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن محول بن راشد عن محمد بن علی عن جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفرغ علی راسه سبعا جابر کہتے ہین کہ پیغمبر خدا اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا معمر ابن یحیی بن سام قال حدثنی ابو جعفر قال قال لی جابر اتانی ابن عمك یعرض بالحسن بن محمد بن الحنفیة ابو جعفر بیٹے حضرت امام محمد باقر کہتے ہین کہ جابر رضی اللہ عنہ نے میرے سے کہا کہ تمہارے چچیرے بھائی میرے پاس آئے۔ یہہ کنایہ ہی محمد بن حنفیہ کے فرزند حسن سے کیونکہ محمد بن حنفیہ جو فرزند حضرت علی کے ہین امام محمد باقر کے والد ماجد امام زین العابدین کے چچا ہوتے ہین۔ اسلئے جابر نے تمہارے ابن عم کہا قال کیف الغسل من الجنابة فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلاثة اکف فیفیضها علی راسه ثم یفیض علی سائر جسده حسن بن محمد نے کہا کہ کسطرح ہے غسل کرنا جنابت سے یہہ سوال ابی جعفر کے غائبانے میں تھا جابر کہتے ہین کہ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین کف پانی لیتے پھر اسکو اپنے سر مبارک پر ڈالتے تھے پھر سائر جسد پر ڈالتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی کہا کہ لفظ کف اسم جنس ہی پس اسکا حمل ہر دو کف پر جابر ہی کہ حضرت ہر بار دو چلو بھر پانی سر پر ڈالتے تھے ایسا تین بار اور راوی کی روایت دلالت کرتی ہی کہ گویا کہ اشارہ کیا دو ہاتھ سے پھر اپنے تمام بدن شریف پر ڈالتے تھے **فقال لی الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منك شعرا** پس حسن میرے سے کہنے لگے کہ میں ایک مرد ہون بال بہت رکھنے والا۔ پس میں نے کہا کہ پیغمبر خدا تمہارے سے زیادہ موئے رکھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دفع جنابت کے لئے تین چلو پانی بس ہی اس سے زیادہ زیادتی ہی یا موسوسہ قسطلانی **باب الغسل مرة واحدة** یہہ باب بیان میں ایکبار غسل کرنے کے ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس قال قالت میمونة وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ماء للغسل فغسل یدیه مرتین او ثلاثا ثم افرغ علی شماله فغسل مذاکیره ثم مسح یده بالارض ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه ویدیه ثم افاض علی جسده ثم تحول من مکانه فغسل قدمیه ابن عباس کہتے ہین کہ بی بی میمونہ نے کہا کہ میں نے پانی حضرت کے غسل کے لئے رکھا۔ پس اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے شرمگاہین دو ہوئین پھر اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا اپھر وضو کیا جیسا وضو نماز کا ہوتا ہی پھر منہہ اور ناک میں پانی لیا اور پھینکا اور اپنا منہہ اور ہر دو ہاتھ دھوئے پھر پانی اپنے بدن پر

الجزء الثانی

ڈالا - ظاہر حدیث یہی ہی کہ حضرت نے پانی بدن مبارک پر ایکبار ڈالا - حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب کے ساتھ یہی جزو ہی کہ پھر جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور ہر دو پاؤں مبارک دھوئے **مترجم**

کہتا ہی کہ غسل میں ہر دو پاؤں دھونکی تقدیم و تاخیر میں دو روایت آئی ہیں اگر مکان غسل کا پاک نہ ہتا حضرت تاخیر کرتے اور اگر پاک ہتا تقیم فرماتے کذا فی المدارج **باب من**

بَدَءَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ شروع کرے حلاب سے یا خوشبوئی سے غسل کے وقت

حلاب کسر حاء مہملہ اور تخفیف لام آخر سے اور باء موحدہ سے اس ظرف کو کہتے ہیں کہ جسمیں ایک اونٹنی یا بھینسی کا دودھ دوہا جاوے - ابن بطال نے کہا یہہ معرب کریم سے ہی - اور مخلب بالفتح ہو تو ایک دانہ خوشبوئی کا نام ہی - اور صاحب مشارق نے کہا کہ صحیحین کے سوا دوسری روایات میں بجائے حاء مہملہ کے جیم اور تشدید لام آئی ہی - اور جب معلوم ہوا کہ سب مترادف ابواب احادیث ہیں کہہ سکتے ہیں کہ مقصود مؤلف کا یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل کی جگہ حلاب یا اسکے مانند کوئی ظرف منگواتے اور اس سے غسل کرتے تھے - اور کبھی خوشبوئی طلب کرتے اور اسی سے شروع فرماتے اگر کوئی کہے کہ متن باب کی حدیث میں حلاب کے سوا دوسری چیز مذکور نہیں پھر ترجمہ دو چیز کے ساتھ کسطرح راست آویگا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم نے مرآت و مرآت لکھا ہی کہ امام بخاری کی اکثر عادت ہی کہ ترجمہ میں کوئی بات لاتا ہی کہ احادیث مذکورہ میں وہ سب باتیں پائی جاتی ہیں ان مواقعات کے جہت سے کہ ان کے ساتھ اشارتیں کئے گئے ہیں اور اس باب میں تو یہہ دو معنے تردید کے طور پر لایا - اور احادیث سے ثابت کیا کہ حلاب وہی ہی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ

ابن مثنی عاصم سے روایت ہی کہ تھے پیغمبر جسوقت جنابت سے غسل کرتا چاہتے - ایک ظرف طلب کرتے جو مانند حلاب کے ہو پھر اپنے ہتیلیوں میں پانی لیتے سر کے سیدھے طرف سے شروع کرتے پھر سر کے بائیں جانب - پھر درمیان کے پانی ڈالتے ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حلاب ایک چھوٹا برتن تھا اس سے پانی ظرف کلان سے لیا کرتے اور اس سے سر مبارک دھویا کرتے - ابو عوانہ نے صحیح میں ابو عاصم سے لایا ہی کہ وہ حلاب عرض طول میں ایک بالشت سے کم ہی واللہ اعلم

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ فِي الْجَنَابَةِ

یہہ باب مضمضہ اور نتھ میں پانی لینے

کے بیان میں ہی غسل جنابت میں - مضمضہ اور استنشاق غسل میں شافعیہ کے پاس سنت ہی انکا استدلال اس حدیث سے ہی کہ جس میں آیا ہی دس چیزیں فطرت سے ہیں یعنے سنت ہیں اسمیں مضمضہ و استنشاق بھی داخل ہی اور مضمضہ اور استنشاق حنفیہ کے پاس غسل میں فرض ہی - اور انکی دلیل آیت فَاطَّهَّرُوا ہی کہ کمال مبالغہ غسل میں واقع ہوا - پس تمام ظاہر بدن کی پاکی واجب ہی منہ و ناک تو ظاہر بدن سے ہی - اسی لئے منہ میں پانی لینے سے روزہ تو ٹوٹتا نہیں - اور دوسری یہہ کہ غسل کی حدیثیں جسنے نقل کی ہیں اسمیں مضمضہ و استنشاق کا بھی ذکر کیا ہی اور حضرت میمونہ نے بھی گواہی فرمائی - اور ہمکو ترک تو مقبول نہیں جیسا کہ وضو میں اقتصار اعضاء کے دھونے پر آیا ہی

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِينِهِ عَلَى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا

ابن عباس کہتے ہیں کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا کے لئے پانی ڈالا تو آپ نے اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر ڈالا - پھر ہر دو ہاتھ دھوئے - ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو ہاتھ کو ایک جا دھوئے نہ جدا جدا پھر اپنی شرمگاہ دھوئی - پھر اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا اور مٹی ہاتھ پر لے - پھر دھویا

ہاتھ کو - قَالَ معنے میں فَعَلَ کے ہی جیسا کہ فعل معنے میں قول کے بھی آتا ہی ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ نَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا

پھر منہ اور ناک میں پانی لیا پھر اپنا منہ دھویا اور پھر اپنے سر پر پانی ڈالا پھر غسل کی جگہ سے کنارہ کیا اپنے ہر دو پاؤں مبارک دھوئے پھر کپڑا لایا گیا پر اس سے صاف کیا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَمْسَحْ بِهِ یعنے بخاری نے کہا کہ راوی اس سے ارادہ کیا ہی کہ بدن مبارک اس کپڑے سے صاف نہ کیا تردات و ویسا ہی بدن پر چھوڑ دی - ظاہر یہہ ہی کہ وہ کپڑا صفائی نہ رکھتا تھا اس لئے ترک کیا - یا اسلئے کہ حاضرین اسکو بھی لوازم غسل سے سمجھیں وضو اور غسل کے بعد کپڑے سے رطوبت خشک کرنے میں اقوال مختلف آئے ہیں - بعضوں نے کہا کہ خشک کرنا مستحب ہی اور بعضوں نے کہا کہ ویسا ہی چھوڑ دینا مستحب ہی - اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر دو برابر ہی کسی جانب بھی استحباب ثابت نہیں اور بعض کے پاس مکروہ ہی اور بعض کے پاس وضو میں مکروہ ہی نہ غسل میں اور بعضوں کے پاس تا بستان میں مکروہ ہی نہ جاڑے میں غرض حاجت و ضرورت پر کراہت بھی نہیں - اور بعضوں سے منقول ہی کہ اگر کپڑے سے مسح کریں کپڑے اور دامن کے کنارے سے کریں **باب مسح**

مضمضہ اور استنشاق غسل میں فرض ہیں سنت ہیں یہ دلیل جسنے فرض کہی

الجزء والثانی

الصعید بالتراب لمکون انقی یہ باب بیان میں ہی کہ غسل کرنے والا ہاتھ کو مٹی سے ملے تا خوب پاک ہو **حدثنا** عبداللہ بن الزبیر الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس عن میمونۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغتسل من الجنابۃ فغسل فرجہ بیدہ ثم دلکہا بالحائط ثم توضأ وضوءہ للصلوٰۃ فلما فرغ من غسلہ غسل رجلیہ وفی روایۃ ہی میمونہ سے مروی ہی کہ حضرت نے جنابت سے غسل کیا اور اپنے شرمگاہ اپنے مبارک ہاتھ سے ایکبار دو ہوئے پھر ہاتھ کو دیوار سے ملا پھر وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے کرتا تھا۔ جب غسل سے فارغ ہوئے اپنے پیر دو بار مبارک دھوئے **باب ہل یدخل الجنب یدہ فی الاناء قبل ان یغسلہا اذا لم یکن علی یدہ قذر غیر الجنابۃ** یہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا جنابت والا اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے پانی میں داخل کر سکتا ہی جو غسل کے واسطے رکھے ہوں۔ جب اسکے ہاتھ پر جنابت کے سوا کچھ نجاست نہو۔ مقصود مؤلف کا اسکا جواز ہی اور اسکو صحابہ کے فعل سے ثابت کیا ہی جیسا کہ کہا وادخل ابن عمر والبراء بن عازب یدہ فی الطہور لم یغسلہا ثم توضأ ولم یر ابن عمر وابن عباس باسا بما یتنضح من غسل الجنابۃ یعنی ابن عمر اور ابن عازب اپنے ہاتھ پانی میں ڈالے ہیں جو غسل کے واسطے رکھا ہوا تھا حالانکہ انہوں نے اپنے ہاتھ کے نہیں دھوئے تھے پھر انہوں نے وضو کیا۔ اور ابن عمر و ابن عباس نے کچھ مضایقہ نہ سمجھا جو غسل جنابت کے پانی کے ریزے وقطرے ازار کے پانی کے ظرف میں پڑا کرتے تھے **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ قال حدثنا الفطر بن حمید عن القاسم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد نختلف ایدینا فیہ ابی بی عائشہ کہتی ہیں کہ کبھی میں اور پیغمبر خدا ایک ظرف سے غسل کرتے جس حال میں کہ ہمارے ہاتھ مختلف ہوتے ایک کے بعد دوسرے کا ہاتھ پڑتا تھا۔ قسطلانی اور دوسرے شارحین نے کہا کہ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہی جزو ہی کہ اسمیں واقع ہوا جملہ نختلف ایدینا فیہ۔ ظاہر ہی کہ اختلاف ہاتھوں کا نہیں ہوتا۔ مگر داخل ہونے پر پس دلالت کرتا ہی کہ جنب پانی میں ہاتھ ڈالتا پانی کو نجس نہیں کرتا ہی اگر کوئی نجاست ہاتھ کو نہ لگی ہو انتہیٰ۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ترجمہ باب میں یہہ قید بھی ہی کہ ہاتھ کا داخل کرنا دھونے اور پاک کرنے کے آگے موجب فساد کا نہیں۔ اور یہہ حدیث اس معنے سے تو ساکت ہی کہ اسمیں اسکا ذکر نہیں اور احادیث گذشتہ سے بی بی عائشہ کی حدیث جو شروع کتاب وضو میں آئی ہی۔ اور جو حدیث کہ اس حدیث کے بعد آتی ہی اور جناب میمونہ کے مرویات سے اور دو سو حدیثوں سے ظہور میں آیا کہ حضرت غسل کے آگے ہاتھوں کو دھوتے تھے۔ اور اس روایت سے مخصوص جناب صدیقہ کا یہی ایک ظرف سے غسل کرتے اسلیے اسکا ذکر نہ کیا **حدثنا** مسدد قال حدثنا حماد عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابۃ غسل یدیہ یعنے پیغمبر خدا جسوقت جنابت سے غسل کرنیکا ارادہ کرتے اپنے ہر دو ہاتھ دھوتے تھے پانی کے ظرف میں ہاتھ ڈالنے کے آگے۔ **قلت** کہتا ہی کہ قسطلانی نے ان ہر دو حدیث کے دفع تعارض میں کہا کہ ہاتھ دھونے کے آگے برتن میں ڈالنا ہاتھ پاک رہنے کے تیقن پر محمول ہی یا دھونے کے استحباب یا نہ دھونے کے جواز پر عمل کیا گیا ہی **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن ابی بکر ابن حفص عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من جنابۃ وعن عبدالرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ یبتدئ بہ فی کل واحد منہما یعنے ابو الولید نے جیسا کہ شعبہ سے اور وہ ابو بکر سے نقل کی روایت مذکور اسکی مانند عبدالرحمن سے بھی لایا معلوم ہوا کہ شعبہ کو بی بی عائشہ تک دو واسطہ ہیں ایک عروہ سے ایک قاسم سے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر قال سمعت انس بن مالک یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمرأۃ من نسائہ یغتسلان من اناء واحد زاد مسلم وہب بن جریر عن شعبۃ من الجنابۃ یعنے پیغمبر خدا اور آپکی بیبیوں میں ایک بی بی ایک ظرف سے غسل کرتے تھے۔ اور ابو الولید کی حدیث میں مسلم بن ابراہیم نے جو بخاری کے شیوخ ہی اور وہب ان ہر دو شعبہ سے لفظ من الجنابۃ زیادہ کیا ہی **باب من افرغ بیمینہ علی شمالہ فی الغسل** یہ باب بیان میں اس شخص کے حال کی ہی کہ اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا غسل میں **حدثنا** موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانۃ قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس عن میمونۃ بنت الحارث قالت وضعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلا او وضوءا فصب

علی یدہ وغسلھا مرۃ او مرتین قال سلیمان لا ادری الثالثۃ امر کابی بی میمونہ سے مروی ہی کہ میں نے حضرت کے لئے غسل کا پانی رکھا اور
میں نے پردہ کیا اور حضرت کو لوگوں سے ڈھانپا قسطلانی نے یوں تفسیر کی کہ حضرت کے سر مبارک کو بی بی کے کپڑے سے ڈھانپا۔ پھر بی بی نے کہا کہ حضرت نے غسل کا ارادہ کیا اپنے سر مبارک
کو برہنہ کیا جیسا کہ یہ مضمون باب نفض الیدین کی حدیث سے معلوم ہوگا اور بعضوں نے یوں شرح کی کہ بی بی نے حضرت کو لوگوں سے ڈھانپا موافق تصریح بخاری کے کہ یہی روایت باب
التستر میں لایا ہی۔ پھر حضرت نے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اسکو ایکبار دو ہو یا یا وہ بار سلیمان نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ سالم تین بار کا ذکر کیا یا نہ یہ اسکا شک ہی **مترجم**
کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا اگر کہیں کہ یہی اعمش سے فضیل جو یک روایت کی ہی اسمیں مذکور ہی کہ حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ پر تین بار پانی ڈالا پھر شک کیونکر ہوا جواب یہ ہی کہ
اعمش کو پہلے شک ہی تھا جب اسکو یاد آگیا تین بار دھونے کی سماعت پر جزم کیا کیونکہ فضیل اس سے بعد ہی سنی ہی ثم افرغ بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ
ثم دلک یدہ بالارض او بالحائط پھر حضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا پھر اپنے شرمگاہ کو دھوئے پھر شرمگاہ دھوئے پھر اپنے
ہاتھ کو زمین یا دیوار سے ملا ثم تمضمض واستنشق وغسل وجھہ ویدیہ وغسل راسہ ثم صب علی جسدہ پھر منہ اور ناک میں
پانی لیا اور اپنے منہ اور ہاتھ کو دھویا ثم تنحی فغسل قدمیہ فناولتہ خرقۃ فقال بیدہ ھکذا ولم یردھا پھر میں نے حضرت کو کپڑا دیا پانی
بدن مبارک سے خشک کریں حضرت نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کپڑا ضرور نہیں اور ہلکا ارادہ کیا **باب تفریق الغسل والوضوء**
یہ باب اس بیان میں ہی کہ وضو اور غسل کے اعضاء دھونے میں عدم موالات یعنی پے در پے نہ دھونا جائز ہی یا نہ۔ مخفی نہ رہے کہ موالات کے دو معنے لکھے ہیں ایک یہ کہ غسل اور وضو کے درمیان
اور کوئی کام نہ کرے دوسرے یہ کہ اعضاء کے دھونے میں ایسی دیری نہ کرے کہ کوئی عضو خشک ہو جاوے بلکہ تر تر دھووے۔ بخاری رح نے اس باب میں ابن عمر کا فعل جو نقل کیا موالات کے واجب ہونے پر
استدلال کیا ہی اور یہ نص صریح ہی ہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا لاکن اسکے مستحب کے قائل ہیں اور یہ حدیث اسکے منافی نہیں۔ اور امام کے مذہب میں موالات واجب ہی اور امام شافعی
سے دو قول ہیں وجوب اور سنت **مترجم** کہتا ہی قول سنت ہی اصح ہی اسکی دلیل ہی حدیث ہی اور یہ کہ اللہ تعالی ان اعضو کا دھونا واجب کیا پس جسنے کسی عضو کو دھویا حکمی کی لاء
کرکے پیا یہ تفریق قسطلانی ویذکر عن ابن عمر انہ غسل قدمیہ بعد ما جف وضوءہ اور ذکر کیا گیا ہی ابن عمر سے کہ انہوں نے وضو کے بعض اعضا خشک
ہونے کے بعد پاؤں دھوئے اور یہ فعل ابن عمر کا معنے ثانی میں ظاہر ہی جو عدم موالات ہی اور معنی اول کا بھی احتمال رکھتا ہی **حدثنا** محمد بن محبوب قال حدثنا
عبد الواحد قال حدثنا الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن ابن عباس قالت میمونۃ وضعت
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ماء یغتسل بہ فافرغ علی یدیہ فغسلھما مرتین او ثلاثا ثم افرغ بیمینہ علی شمالہ فغسل
مذاکیرہ ثم دلک یدہ بالارض ثم تمضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ویدیہ ثم غسل راسہ ثلاثا ثم افرغ علی
جسدہ ثم تنحی من مقامہ فغسل قدمیہ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا اور جس بیان کے ساتھ تعریض ضرور ہی حدیث کی تطبیق ترجمہ باب کے ساتھ ہی۔ لکھتے ہیں
اس حدیث کا لانا عدم موالات کا جواز بتلانا ہی کہ غسل کی جگہ سے جدا ہو کر پاؤں مبارک دھوئے **باب اذا جامع ثم عاد ومن دار**
علی نسائہ فی غسل واحد یہ باب اس بیان میں ہی کہ جو کوئی اپنی بی بی یا کنیز سے ہمبستر ہو۔ پھر دہرا یعنے پھر جماع کیا اور جسنے اپنی
متعدد عورتوں پر دورہ کیا یعنے سب سے مجامعت کی اور ایک ہی غسل کیا تو اسکا کیا حکم ہی۔ معلوم کیا چاہیئے کہ حضرت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی السا واقع ہوا ہی
پس ہر جماع کے بعد غسل واجب نہیں۔ لیکن یہ بھی آیا ہی کہ حضرت نے ہر جماع کے بعد غسل بھی فرمایا ہی تب صحابہ نے عرض کی کہ کس لئے ایک غسل پر اکتفا نہ فرمایا۔ تب ارشاد کیا کہ یہ بہتر
اور ستھرائی اور ہر جماع کے بعد وضو کرنے میں سلف نے اختلاف کیا ہی۔ امام ابو یوسف کے سوا جمہور اسکے استحباب پر گئے ہیں۔ طحاوی نے عائشہ کی حدیث سے لایا ہی کہ حضرت
جماع کے بعد عود کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ ایسا بھی کبھی واقع ہوا ہی۔ ظاہر یہ ہی بات بیان جواز کے لئے تھی ورنہ آپ کی عادت شریف اکثر یہ تھی کہ ہر جماع کے بعد غسل یا
وضو کرتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ مذہب حنفیہ میں لایا ہی کہ دو جماع کے درمیان غسل واجب ہونے پر اجماع ہوا ہی۔ لاکن وضو مستحب ہی۔ اور امام ابو یوسف کے پاس
مستحب بھی نہیں۔ اور ظاہر ہی واجب رکھتے ہیں اس حدیث سے اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینھما وضوءا یعنے جب کوئی
تمہارے سے اپنی عورت سے ہمبستر ہووے۔ اور پھر کر جماع کرنا چاہے تو چاہیئے کہ ان ہر دو کے جماع کے درمیان وضو کرے۔ اور بعضوں نے اسکو وضو کے لغوی معنے پر حمل

الجزء الثانی

اور کہا ہی کہ اس وضو سے مراد شرمگاہ دھونا ہی اور حضرت کبھی اپنے بی بیوں پر وہ کرتے تھے ایک غسل سے اور کبھی جدا جدا غسل کرتے اور فرماتے ھذا ازکی و اطیب و اطہر اور جناب عائشہ صدیقہ سے مروی ہی کہ جب حضرت جنب ہوتے اور چاہتے کہ خواب کرے تو وضو کرتے ایسا وضو جو نماز کے لئے کرتے تھے اور ہر راحت فرماتے اور بعضوں نے تیمم کو بھی وضو کی جگہ پر لکھا۔ اور بی بی عائشہ سے ایک حدیث بھی نقل کی ہی واللہ اعلم حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا ابن ابی عدی و یحیی بن سعید عن شعبۃ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ قال ذکرتہ لعایشۃ فقالت یرحم اللہ اباعبدالرحمن کان احب الناس الی ان یطیع اللہ فیما امرہ بہ من شانہ۔ ابراہیم کہتے ہیں منتشر سے کہ میں نے کہا عائشہ سے ذکر باپ کا تیرے کہ وہ کہتا تھا کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ صبح کروں احرام کے حال میں کہ میرے سے بو خطمی آوے گویا انہوں نے اس مسئلہ کو مکروہ جانا۔ پس بی بی عائشہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن پر رحمت کرے۔ یہ کہنا ابن عمر کی ہی۔ جب بی بی نے ابن عمر سے اس حال کو ماحوش رکھا اور فعل نبوی کے مخالف پایا۔ اگرچہ زنا دانستگی سے واقع ہوا سننے دعا کی کہ اللہ اسپر رحمت کرے اور بی بی کا یہہ دعا کرنا ترحم ہی ابن عمر کے حال پر اسباب میں جہالت سے سہو ہوا اور حضرت کے فعل سے غافل رہا۔ پھر بی بی نے کہا کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیطوف علی نسائہ ثم اصبح محرما ینضح طیبا۔ میں خوشبو لگاتی تھی حضرت کو پس وہ کرتے تھے اپنے بی بیوں پر پھر کہنا یہہ مقاربت سے مراد یہہ ہی کہ ایک ہی غسل کرتے پھر صبح کرتے تھے جس حال میں کہ محرم ہیں اور مشک کی تھی آپ سے خوشبو۔ نضح فتح نون اور حا مہملہ سے پانی چھڑکنا اور مشک پاگھر سے پانی ٹپکنا ہی اور نضوح ایک قسم ہی خوشبو کی حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا معاذ بن ھشام قال حدثنی ابی عن قتادۃ قال حدثنا انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدور علی نسائہ فی الساعۃ الواحدۃ من اللیل والنھار وھن احدی عشرۃ قال قلت لانس اوکان یطیقہ قال کنا نتحدث انہ اعطی قوۃ ثلاثین۔ وقال سعید عن قتادۃ ان انسا حدثھم تسع نسوۃ۔ انس سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا دورہ کرتے تھے اپنی بی بیوں پر ایک ساعت میں رات اور دن یعنے رات یا دن میں جب چاہتے ایک ہی وقت اپنے سب ازواج مطہرات پر دورہ فرماتے وے گیارہ تھیں۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کیا حضرت اسقدر طاقت رکھتے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم صحابہ کہا کرتے تھے کہ حضرت تیس مرد کا قوت دئے گئے ہیں۔ دوسری روایت میں آیا ہی کہ تیس مرد بہشتی کا قوت اور بعضے روایات میں چالیس مرد بہشتی کا قوت آیا ہی۔ احمد اور نسائی نے روایت کی اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی کہ ایک مرد بہشتی کو کھانے پینے میں اور جماع میں ایک سو مرد کا قوت دینگے۔ اور سعید جو قتادہ کے راویوں سے ہی۔ انس نے اس سے حدیث کی گیارہ کی جگہ پر نو۔ اور تطبیق ان ہر دو روایت کی یہہ ہی کہ نو بی بیاں تھیں اور دو کنیزیں۔ علاوہ یہہ ہر دو روایت بحسب اختلاف اوقات کے ہیں۔ ایک وقت گیارہ تھیں دوسرے وقت نو۔

باب غسل المذی والوضوء منہ

یہہ باب دھونے میں مذی کے اور اس کے نکلنے سے وضو کرنے کے۔ یہاں میں ہی مذی ایک پانی سفید اور رقیق ہی کہ عورت سے ملاعبہ کرنے کے یا ذکر کرنے یا ارادہ جماع یا استشارات کے وقت نکلتا ہی۔ خصوص قوی اور صحیح مزاج مردوں کو۔ اور اسکے نکلنے سے کچھ لذت محسوس ہوتی نہیں حدثنا ابوالولید قال حدثنا زائدۃ عن ابی حصین عن ابی عبدالرحمن عن علی قال کنت رجلا مذاء فاستحییت ان اسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ منی فسال فقال توضا واغسل ذکرک۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ تھا میں ایک مرد بہت مذی رکھنے والا سو ایک شخص سے کہا کہ حضرت سے اسکا حکم پوچھے اس شرم سے کہ آپ کی دختر طاہر میری نکاح میں تھیں۔ اس لئے میں پوچھ نہ سکا۔ پس اسنے سوال کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور اپنی شرمگاہ کو دھو لے یعنے اس صورت میں غسل واجب نہیں ہی کہ شرمگاہ کسقدر دھویا جاتا ہی۔ اسمیں اختلاف ہی امام شافعی کے پاس فقط حشفہ دھوین جو مذی نکلنے کی جگہ ہی اس سے تجاوز کرنا واجب نہیں اور ایک روایت میں امام مالک سے بھی یہی منقول ہی اور امام احمد سے بھی۔ اور امام ابوحنیفہ نے اطلاق حدیث پر اور اسمیں یہہ بھی فائدہ ہی کہ آب سرد سے ساری شرمگاہ دھوین تو سردی کے سبب سے مذی کا نکلنا بند ہو جاتا ہی۔ قسطلانی

باب من تطیب ثم اغتسل وبقی اثر الطیب

یہہ باب بیان میں جاریہ ہونے اسبات کے جسنے خوشبو لگا کر اپنے بدن پر بعد غسل کے اور اس خوشبو کا اثر رنگ و بو سے باقی رہا حدثنا ابوالنعمان قال حدثنا ابوعوانۃ عن ابراھیم بن محمد بن المنتشر عن ابیہ قال سالت عایشۃ رضی اللہ عنہا وذکرت لھا قول ابن عمر ما احب ان اصبح محرما انضح طیبا فقالت عایشۃ انا طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم طاف فی نسائہ ثم اصبح محرما۔ اس حدیث کا ترجمہ گذرا۔

حدثنا آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبة قال حدثنا الحکم عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة رضی الله عنها قالت کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفرق النبی صلی الله علیه وسلم وهو محرم۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں ایسا ہی کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک رنگ اور خوشبو کی جو حضرت کے مفرق سر میں رہتی یعنے درمیان سر کے جو لگاتے تھے حالانکہ وہ محرم تھے **باب تخليل الشعر حتى اذا ظن انه قد اروى بشرته افاض عليها**

یہ باب بیان میں خلال کرنے بال کے ہی یعنے ہاتھ کے انگلیوں کو سر کے بال میں ڈال کے خلال کرے یہاں تک کہ گمان ہو کہ جو پانی اس نے بیچے کا بیوست تر ہوا اور اسپر پانی پہنچا دے **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد الله قال حدثنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة غسل یدیه وتوضأ وضوءه للصلوة ثم اغتسل ثم یخلل بیده شعره حتی اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه الماء ثلاث مرات ثم غسل سائر جسده وقالت کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد نغرف منه جمیعا۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ جب حضرت جنابت سے غسل کرنا چاہتے اپنے ہر دو ہاتھ دھوتے اور وضو کرتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر غسل کے اعضا کا دھونا شروع کرتے پھر اپنے ہاتھ سے سر کے بال کا خلال کرتے۔ یہاں تک کہ گمان کرتے کہ بتحقیق تر ہو تر ہو گیا ہے پھر اسپر پانی پہنچاتے تین بار۔ پھر اپنے تمام بدن کو دھوتے۔ اور پیغمبر خدا اور میں ایک ظرف سے غسل کرتے تھے جس حال میں کہ ہم ہر دو اس سے پانی لیتے **مترجم** کہتا ہے کہ بالوں کا خلال مالکیہ کے پاس واجب ہی کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے اور سنت ہے وضو میں اور احناف اور شافعیہ کے پاس ہر دو میں سنت ہے قسطلانی **باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده ولم يعد غسل مواضع الوضوء مرة اخرى**

یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیسے جنابت کے غسل میں وضو کرلے پھر اپنے باقی بدن کو دھوئے۔ پھر وضو کے اعضا کو نہ دھوئے۔ مقصود یہ ہے کہ یہ بات جائز ہے

حدثنا یوسف بن عیسی قال حدثنا الفضل بن موسی قال اخبرنا الاعمش عن سالم عن کریب مولی ابن عباس عن میمونة قالت وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم وضوءا للجنابة فاکفأ بیمینه علی یساره مرتین او ثلاثا ثم غسل فرجه ثم ضرب یده بالارض او الحائط مرتین او ثلاثا ثم مضمض واستنشق وغسل وجهه وذراعیه ثم افاض علی رأسه الماء ثم غسل جسده ثم تنحی فغسل رجلیه بی بی میمونہ کی روایت سے اسی مضمون کی حدیث مع ترجمہ آگے گذری باقی لفظ یہ ہے قالت فاتیته بخرقة فلم یردها فجعل ینفض الماء بیده۔ بی بی نے کہا کہ حضرت جب غسل سے فارغ ہوئے میں نے کپڑا لے آیا تو حضرت نے اسکے لینے کا ارادہ نہ کیا اور پانی اپنے ہاتھ سے جھٹکنے لگے **باب اذا ذكر في المسجد انه جنب يخرج كما هو ولا يتيمم**

یہ باب اس بیان میں ہے کہ جس وقت کہ کوئی شخص مسجد میں یاد کرے کہ میں جنب ہوں تو مسجد سے نکل جاوے جس حال میں کہ ہے۔ اور تیمم نہ کرے۔ یہی مقبول ہے ہماری اور شافعی سے اور بعض مالکیہ نے کہا کہ اگر مسجد میں محتلم ہو تو باہر آنے کے آگے تیمم کرلے۔ **مترجم** کہتا ہے کہ قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم کے پاس یہ ہے کہ اگر جنب مسافر ہو اور اندر دروازہ مسجد پانی کا چشمہ ہے تو تیمم کرکے داخل مسجد ہو اور پانی لیکے مسجد سے نکلے **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال اقیمت الصلوة وعدلت الصفوف قیاما فخرج الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قام فی مصلاه ذکر انه جنب فقال لنا مکانکم ثم رجع فاغتسل ثم خرج الینا ورأسه یقطر فکبر فصلینا معه ابو ہریرہ مروی ہے کہ قائم کی گئی نماز یعنے لوگوں نے نماز کے لئے قیام کیا اور صفیں برابر کی گئیں لوگ کھڑے رہنے کے وقت حضرت ہمارے طرف نکلے یعنے تشریف لائے۔ پھر جب اپنی نماز کی جگہ پر کھڑا ہوئے تکبیر تحریمہ کہنے لگے یاد کیا کہ آپ جنب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سے یہ جو فراموش کرا دیا اسمیں یہ حکمت تھی کہ یہ امر مشروع ہو جاوے اور بندگان خدا پر آسانی کا سبب ہو جیسا کہ حدیث میں آیا انما انا لکم بمنزلة الوالد لکم پھر حضرت نے ہم کو فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ پس اپنی مکان کی طرف رجوع کیا اور غسل فرمانے کے بعد ہمارے طرف تشریف لائے جس حال میں کہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے۔ پھر تکبیر تحریمہ کہنے اور ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھے **مترجم** کہتا ہے کہ قسطلانی نے کہا کہ اس سے معلوم ہوا کہ آگے کی اقامت پر ہی اکتفا فرمانا یہی حجت ہے قول

الجزء الثانی

جمہور کی کہ نماز دوبارہ اقامت میں مطلق کلام کے ساتھ فصل جائز ہی اور کسی فعل سے فصل درست نہیں مگر وہ فعل جو درستی نماز کے لئے ہو اور بعضوں کے پاس فصل قولی یا فعل ہر دو سے منع ہی پس انکے پاس اس حدیث میں یہہ تاویل ہی کہ یکبر تحریمہ اور سر عایت سے کہی گئی کہ نماز کے واسطے ضروری ہے یعنے اقامت یا یہہ تاویل ہی کہ پہلے بھی اقامت نہیں کہی گئی تھی پس بالضرور دوسری بار اقامت کہی گئی ہو **متابعۃ عبدالاعلی عن معمر عن الزہری ورواہ الاوزاعی عن الزہری** متابعت کی ہی عثمان بن عمر کی جو اسناد میں مذکور ہی عبدالاعلی کے یعنے جیسا کہ عثمان نے ایک واسطہ یونس سے اور وہ زہری سے نقل کیا ہی۔ عبدالاعلی بھی واسطے معمر کے اور وہ زہری سے حدیث کی ہی اور یہہ متابعت ناقص ہی روایہ اور اوزاعی عن الزہری روایت کی اس حدیث کی اوزاعی نے۔ جب اوزاعی نے اسی لفظ سے روایت کی متابعت نہ کہا حالانکہ روایت متابعت سے عاجز ہی جیسا کہ گزرا

باب نقض الیدین من الغسل عن الجنابۃ

یہہ باب ہر دو ہاتھ جھٹکنے میں ہی غسل جنابت کے پانی سے **حدثنا** عبدان قال حدثنا ابو حمزۃ قال سمعت الاعمش عن سالم عن کریب عن ابن عباس قال قالت میمونۃ وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فسترتہ بثوب وصب علی یدیہ فغسلھما ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ وفرک یدہ بالارض ومسحھا ثم غسلھا فتمضمض واستنشق وغسل وجھہ وذراعیہ ثم صب علی راسہ وافاض علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ فناولتہ ثوبا فلم یاخذہ فانطلق وھو ینفض یدیہ قالت میمونۃ کہتی ہین کہ میں نے حضرت کے لیے غسل کا پانی رکھا۔ پھر کیا لوگون سے شدید کیا پردے سے پردہ کھینچا۔ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے سر مبارک کو جائے دھانپا۔ پھر حضرت نے غسل کا ارادہ کیا اور سر کو برہنہ کیا اور پانی لیا پھر اپنے ہر دو ہاتھ پر پانی ڈالا اور انہین دھویا۔ پھر اپنے سیدھے ہاتھ سے بائین ہاتھ پر پانی ڈالا۔ پھر اپنی شرمگاہ دھوئی۔ پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اسکو ملا پھر ہاتھ کو دھویا اور پانی منہ اور ناک مین لیا۔ پھر اپنا منہ اور ہر دو ہاتھ کہنیون تک دھوئے۔ پھر پانی اپنے سر پر ڈالا اور اپنے تمام جسد پر بہایا۔ پھر غسل کی جگہ سے ایک طرف ہوئے اور اپنے ہر دو پاؤن دھوئے۔ پس میں نے آپکے پاس جامہ لیگیا تو آپنے اسکو نہ لیا۔ اور چلدئے جس حال مین کہ پانی ہر دو ہاتھ سے جھٹکتے تھے **مترجم** کہتا ہی اس سے استدلال ہی کرو ضو و غسل کے بعد ہاتھ جھٹکنا مباح ہی اور امام شافعی کے پاس مکروہ ہی انکی سند ورہی۔ قسطلانی

باب من بدا بالشق الایمن فی الغسل

یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ غسل مین اپنے سر کے سیدھے جانب سے آغاز کیا **حدثنا** خلاد بن یحیی قال حدثنا ابراہیم بن نافع عن الحسن بن مسلم عن صفیۃ بنت شیبۃ عن عایشۃ قالت کنا اذا اصابت احدنا جنابۃ اخذت بیدیھا ثلاثا فوق راسھا ثم تاخذ بیدھا علی شقھا الایمن وبیدھا الاخری علی شقھا الایسر بی بی عایشہ کہتی ہین کہ تھے ہم ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسوقت کہ ہمارے سے کسیکو جنابت کی حالت ہوتو اپنے ہر دو ہاتھ سے تین بار پانی لیتے اور اپنے سر پر ڈالتے۔ پھر پانی لیتے اور اپنے سر کے طرف داہنے ہاتھ سے لیتے اور اپنے سر کے بائین جانب پر ڈالتے

باب من اغتسل عریانا وخلا فی الخلوۃ

یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ برہنہ غسل کرے جس حال مین کہ تنہا ہو خلوت مین **ومن تستر والتستر افضل** اور بیان مین اس شخص کے کہ ستر عورت کرے غسل مین اور ستر کرنا افضل ہی۔ کلام مولف کا ظاہری جواز مین برہنہ غسل کرنے کے خلوت مین عند الحاجت پر جمہور علما کا اتفاق ہی سوائے ابی لیلی کے جو حنفیہ کے یارون سے ہی اسنے جائز نہ رکھا۔ اس حدیث سے جو ابوداؤد نے مروی کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی غسل کرے تم سے تو برہنہ نہو اس شخص کو فرمایا جو برہنہ نہاتا تھا اکیلا اور قسطلانی مین کہا کہ امام شافعی کے پاس بے حاجت ننگ غسل کرنا حرام ہی **وقال عمر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ احق ان یستحیی منہ من الناس** روایت کی بہز نے اپنے باپ سے کہ جسکا نام حکیم ہی۔ اور وہ اپنے دادا سے کہ جسکا نام معاویہ ہی بن حیدہ بفتح حا و سکون یا و مہملہ و سکون شناۃ تحتیہ و دال مہملہ جو ایک صحابی ہی روایت کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سزاوار یہہ ہی کہ لوگون کے بہ نسبت اللہ تعالی سے زیادہ شرماوے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی مین کہا کہ لفظ روایت ابن ابی شیبہ کا یہہ ہی کہ مین نے حضرت سے عرض کی کہ ہمارے شرمگاہ ہون سے کیا ظاہر کرین اور کیا پوشیدہ تو فرمایا بیحاجتی شرمگاہ کو مگر بی بی خوت و باندی سے۔ مین کہا یا رسول اللہ تنہائی مین بھی خدا ہمارے سے ایک ہی یعنے حاضر و ناظری تب فرمایا کہ خدا زیادہ احق ہی کہ اس سے شرماوے بہ نسبت لوگون کے بی بی کو شبہ نکرے جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ عورت و مرد ہر دو سے ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھنی جائز ہی مگر حلقہ دبر جیسا کہ دارمی نے کہا **حدثنا** اسحق

بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق عن معمر وعن همام بن منبه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال کانت بنو اسرائیل
یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی بعض وکان موسی یغتسل وحده فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه آدر
فذهب مرة یغتسل فوضع ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه فخرج موسی فی اثره یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی نظرت
بنو اسرائیل الی موسی فقالوا والله ما بموسی من بأس واخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا فقال ابو هریرة والله انه لندب
بالحجر ستة او سبعة ضربا بالحجر ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نے خبر دی کہ بنی اسرائیل کے لوگ برہنہ غسل کرتے تھے جس حال میں کہ انسے بعض بعضوں کے ستر دیکھتے
اور تھے موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کرتے۔ سو بنی اسرائیل کے لوگوں نے کہا کہ واللہ موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ غسل کرنے کے لئے کوئی چیز مانع نہیں مگر یہ کہ انکے خصیتین بڑے کئے گئے ہین
اگرچہ یہہ بات جھوٹھ تھی اسکو قسم کے ساتھ موکد کرنی شیوۂ مسلمانی ہے وہ بنی اگرچہ بنی اسرائیل کے جہال سے سرزد ہوئی ہو۔ پس موسیٰ علیہ السلام ایکبار غسل کرنے کے لئے گئے اوپنے
کپڑے ایک پتھر پر رکھے سو اس پتھر نے اس کپڑے کو لے بھاگا **ف** قسطلانی نے کہا کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ یہہ وہی پتھر ہی جسکو موسیٰ علیہ السلام سفر مین اپنے ساتھ
رکھتے تھے اور اس سے پانی نکلتا تھا۔ پس موسیٰ علیہ السلام نکلے اور اسکے پیچھے دوڑنے لگے جس حال مین کہتے تھے کہ میرا کپڑا دیدے اے پتھر میرا کپڑا دیدے اے پتھر یہان تک کہ بنی اسرائیل نے
موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھا۔ اور کہا قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ موسیٰ علیہ السلام کو کچھ عیب نہین ہی ہم نے جو سمجھا تھا غلط ہی۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنا کپڑا لے لیا جس حال مین کہ اس
پتھر کو مارتے تھے۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ واللہ اس پتھر کو چھے یا سات بار مارتے تھے یا سات بار کہا یہہ شک راوی کا ہی۔ موسیٰ علیہ السلام نے جو پتھر کو مارا اظہار معجزے کا ارادہ تھا تا ظاہر ہو
کہ آپکے مارنے کا اثر پتھر پر ہوتا ہی یا شاید حق تعالیٰ نے مارنے کے لئے وحی کی ہو۔ اور پتھر آپ کے کپڑے لے بھاگنا بھی انکا ایک دوسرا معجزہ ہی۔ شارحون نے کہا ہی کہ یہہ کلام تمثیل ہی مقولہ
ہمام کا۔ پس مسند ہوگا یا معلقہ ہی ابو ہریرہ کا پس تعلیق ہوگی۔ صاحب فتح الباری اول پر جزم کیا۔ اور کرمانی ثانی پر۔ اور کہتے ہین کہ کرمانی نے خطاب کی ہی کسواسطے کہ ہر دو
حدیث کی روایت اسناد مذکور سے ہمام ہی کی ہی۔ اور پوشیدہ نرہے کہ ظاہر سوق حدیث سے یہہ ہی کہ وے لوگ بنی اسرائیل کے مومنون سے تھے۔ اور برہنہ غسل کرنا اور
دوسرے کی ستر کو دیکھنا انکی شریعت مین منع نہین تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جو تنہا غسل کرتے تھے وہ افضلیت و حیاء و مروت کا سبب تھا۔ اور برہنہ جو لوگون مین سے گذرے
اور کشف عورت کا جو پروانہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ فعل حرام نہین تھا اگر حرام ہوتا پیغمبر خدا سے گنجایش نہین کہ اسکا ارتکاب کرین۔ اگرچہ یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ حکم الٰہی سے اظہار
معجزہ اور انسے مظنۂ عیب کے دفع کے لئے ہو واللہ اعلم۔ مطابقت حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ وہی فعل حضرت موسیٰ کا ہی۔ لیکن موقوف اسبات پر ہی کہ اگلی شریعتین ہماری
شریعت ہی یا نہ اور اگر کوئی کہے کہ تنہا برہنہ غسل کرنے کے جواز پر حضرت موسیٰ کے فعل کی سند لی جاوے تو ایک دوسرے کے ستر کو دیکھنا بھی روا ہوگا۔ تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر
اگلا شریعت پر نسخ نہ آیا ہو سند لی جاویگی جب ہماری شریعت مین کشف عورت حرام ہوئی انکی سند نہین لی گئی۔ اور اگلی امتین برہنہ طواف کعبہ کرتے تھے اور جاہلیت مین
قریش بھی ایک دوسرے کے ستر کو دیکھتے تھے۔ پر ہماری شریعت مین حرام ہوا وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بینا ایوب
یغتسل عریانا فخر علیه جراد من ذهب فجعل ایوب یحتثی فی ثوبه فناداه ربه یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال
بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن برکتک ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ درمیان اس حال کے کہ ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کرتے تھے
تو ٹڈیان طلائی زرین گرنے لگے۔ پس ایوب علیہ السلام کپڑے اپنے ہاتھون سے لینے اور اپنے کپڑے مین ڈالنے لگے۔ اور اسباب مین اختلاف ہی کہ وے ملخ جاندار تھے یا نہ۔ قسطلانی نے
کہا ہی کہ جاندار نہ تھے بلکہ فقط انکا بدن سونے کا تھا۔ نقل ہی کہ انکے گھر سونا مشکل ملخ پر برسا یہان تک کہ انکے گھر کا صحن بھر گیا تو ایوب علیہ السلام انکو اپنے دامن مین
لینے لگے۔ تب انکے پروردگار نے ندا کی ایوب کیا مین نے تجھے بے نیاز نہین کیا ان تدبون سے جو تو دیکھتا ہی یعنے کیا تجھے مین نے اسباب ظاہری سے استغنائی کلی مرتبے کو نہین
پہنچایا ہان ای پروردگار قسم ہی تیری عزت کی تو مجھے بے پروائی دی ہی لیکن تیرے برکات سے مجھے بے نیازی نہین ہی۔ اور یہہ زرین تدبون کا گرنا از جملہ خرق عادات اور تیرے
کرامات و برکات ہی کسطرح اس سے بے نیازی ہوسکے۔ **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ وہ تدبون جمع کرنا محبت مال کا سبب نہین بلکہ بسبب خرق عادت جو ایک
نعمت جدید پائی سو اسکے قبول کرنے مین شکر اور تعظیم شان ہی اور اس سے روگردانی کفران نعمت ہی رواه ابراهیم عن موسی بن عقبة عن صفوان
بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم بینا ایوب یغتسل عریانا یہہ معلقہ بھی تعلیق ہی کیونکہ مولف

الجزء الثانی

ابراہیم کو نہیں پایا ہی - اور اسکی مطابقت ترجمۂ باب کے ساتھ اس سے ہی کہ ایوب علیہ السلام نے برہنہ غسل کیا اللہ تعالیٰ نے اسپر اعتراض نہ کیا **باب التستر فی الغسل عند الناس** یہہ باب غسل میں لوگوں سے پردہ لینے کے بیان میں ہی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ ان ابا مرۃ مولی ام ہانی اخبرہ انہ سمع ام ہانی بنت ابی طالب تقول ذہبت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح فوجدتہ یغتسل وفاطمۃ تسترہ فقال من ہذہ فقلت انا ام ہانی ابو مرہ سے مروی ہی کہ اسنے ام ہانی بنت ابی طالب سے سنا کہتی تھیں کہ میں فتح مکہ معظمہ کے برس پیغمبر خدا کے پاس گئی اور آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا - اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت کو پردہ کیا تھا تب آپنے پوچھا کہ یہہ عورت کون ہی میں نے کہا یا رسول اللہ میں ام ہانی ہوں **مترجم** کہتا ہی کہ ام قسطلانی نے کہا کہ یہہ بات دلالت رکھتی ہی کہ وہ پردہ کثیف تھا اور حضرت نے ہیچھا کہ وہ آئی ہوئی عورت ہی اسلئے کہ وہ جگہہ مردوں کے آنے کی نہیں تھی انتہی **حدثنا** عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد عن کریب مولی ابن عباس عن میمونۃ قالت سترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یغتسل من الجنابۃ فغسل یدیہ ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ وما اصابہ ثم مسح یدہ علی الحائط او الارض فغسلہ توضا وضوءہ للصلوۃ غیر رجلیہ ثم افاض الماء علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ اس حدیث کا ترجمہ پہلے گذرا تابعہ ابو عوانۃ وابن فضیل فی الستر متابعت کی ہی سفیان کی ابو عوانہ اور ابن فضیل ہر دو نے اعمش سے لفظ ستر میں **باب** اذا احتلمت المرأۃ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب عورت احتلام کرے اور بیدار ہی کے بعد منی کا نشان دیکھے اسکا کیا حکم ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا قالت جاءت ام سلیم امرأۃ ابی طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی من الحق ہل علی المرأۃ من غسل اذا ہی احتلمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم اذا رأت الماء - ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ ابو طلحہ کی عورت ام سلیم پیغمبر خدا کے خدمت میں آئی - اور کہا یا رسول اللہ مقرر اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا ہی حق بیان کرنے سے یعنے جو کہنے اور پوچھنے سے منع نہیں فرمایا ہی اور مکروہ نہیں رکھا ہی - آیا عورت پر غسل ہی جب وہ احتلام کرے تب آپنے فرمایا ہاں عورت پر غسل واجب ہی اگر منی کی بعد آب منی دیکھے - قسطلانی میں کہا کہ اسپر بنا کی جا یگی یہہ بات کہ عورت جب انزال سے آگاہ ہو اور منی نہ دیکھے اسپر غسل واجب ہوگا -

باب عرق الجنب وان المسلم لا ینجس یہہ باب اس بیان میں ہی کہ عرق جنب کا پاک ہی اور مقرر مسلمان نجس نہیں ہوتا ہی پس جب وہ پاک ہی تو اسکا پسینہ بھی پاک ہی اگرچہ جنب ہو **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا یحیی قال حدثنا بکر عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ رضی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقیہ فی بعض طرق المدینۃ وہو جنب فانخنست منہ فذہب فاغتسل ثم جاء فقال این کنت یا ابا ہریرۃ قال کنت جنبا فکرہت ان اجالسک وانا علی غیر طہارۃ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا مدینے کے بعضے راہوں میں اُنسے ملے درحالیکہ ابو ہریرہ جنب تھے سو حضرت سے کنارا لیا اور گئے اور غسل کر کے پھر آئے - تب حضرت نے فرمایا کہ تو کہاں تھا ای ابو ہریرہ - کہا کہ میں جنب تھا اس لئے میں نے ناخوش رکھا کہ کبھی مجلس میں بیٹھوں جس حال میں کہ میں طہارت پر نہوں ابو ہریرہ نے گمان کیا کہ جنابت سے آدمی نجس ہوتا ہی پس خوف کیا کہ نجس ہاتھ حضرت کے کہیں جسم مبارک کو نہ لگے **قال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس** حضرت نے فرمایا سبحان اللہ یعنے ابو ہریرہ کے باوجود اس علم کے جو ایسا کہا آپنے تعجب کی راہ سے کہا کہ پاک ہی اللہ تعالیٰ یعنے پاک ہی اسبات سے کہ گمان کریں کہ وہ مسلمان کی نجاست پر حکم کرے - مقرر مومن ناپاک نہیں ہوتا ہی - قید مسلمان کا اتفاقی ہی کسلئے کہ آدمی مومن ہو یا کافر نجس نہیں اگرچہ جنب ہو مگر یہہ کہ جب کسی نجاست سے آلودہ ہو - اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا **انما المشرکون نجس** یعنے مقرر مشرک لوگ نجس ہیں - یہہ از روے مجاز کے ہی اور انکی پلیدی اعتقاد سے مراد ہی یا انسے تجنب مراد ہی جیسے نجاستوں سے تجنب کرتے ہیں - اور کفار نجاست سے احتراز بھی نہیں کرتے ہیں بیل کے بول و براز کو جو نجس عین ہی ترک جاتے ہیں - اور اگر از روے حقیقت کے کافر کی ذات ہی نجس ہوتی کتابیہ عورت کے ساتھ مومن کی تزویج روا نہوتی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی میں کہا کہ ابن عباس کفار کے جسم کو ہی کتے کے مانند نجس العین کہتے ہیں **باب** الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب گھر سے

نکلنا اور بازار وغیرہ بازار میں چلنا پھرنا جائز ہی نزدیک جمہور کے **مترجم** کہتا ہی کرامام قسطلانی نے کہا کہ ابن ابی شیبہ نے لکھا ہی کہ علی عمر عثمان ابی بی عائشہ ابوہرا ابن عمر اور عمر اور شداد بن اوس سعید بن مسیب مجاہد وابن سیرین زہری ومحمد بن علی اور بیہقی کے روایت کے مطابق سعد بن ابی وقاص عبداللہ بن عمر ابن عباس اور عطاء وحسن یہہ سب جب جنب ہوتے باہر نکلتے اور نہ کچھ کھاتے جب تک وضو نہ کرے **وَقَالَ عَطَاءٌ يُجْزِئُهُ الْجُنُبُ وَيُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ وَيَحْلِقُ رَأْسَهُ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ** اور عطاء نے کہا کہ جنب سنگھی لگاوے اور ناخن ترشوا دے اور سر منڈا دے یہہ سب جائز ہی اگرچہ وضو نہ کیا ہو **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُنَّ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ مقرر انس بن مالک نے حضرت کے صحابہ سے حدیث کی کہ مجھ حضرت نبی نے یہ حدیث بیان کی کہ آپ ایک ہی رات میں اور ان دنوں آپ کے نو بی بیاں تھیں- مطابقت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ وہ ہی کہ حضرت جنابت کی حالت مین ایک حجرے سے دوسرے حجرے طرف تشریف فرما تے اور غسل ایکبار ہی کرتے تھے **حَدَّثَنَا** عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ وَأَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھ سے ملاقات کی حالانکہ مین جنب تھا پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا- پس مین نے آپ کے ساتھ چلا- یہان تک کہ ایک جگہ بیٹھے- پھر مین کنارہ لیا اور پوشیدہ ہوا- پھر مین نے حقیقت حال بیان کی فرمایا سبحان اللہ تحقیق مومن ناپاک ہوتا نہین- اس سے معلوم ہوا کہ جنب کا باہر نکلنا اور راہ چلنی اور اختلاط کرنی جائز ہی اگرچہ ان حدیثون مین بازار مذکور نہین لاکن کوچہ و بازار کا ایک ہی حکم ہی

بَابُ كَيْنُونَةِ الْجُنُبِ فِي الْبَيْتِ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ گھر مین رہنا جنب کا جب وضو کرے غسل سے پہلے روا ہی

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْقُدُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَتْ نَعَمْ وَيَتَوَضَّأُ ابوسلمہ نے کہا کہ مین نے بی بی عائشہ سے پوچھا کہ آیا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جنابت کی حالت مین خواب کرے بی بی نے کہا ہان خواب کرتے اور اس حال مین یعنے جب خواب کرنے کا ارادہ کرتے تو وضو کرتے تھے- اور دوسری حدیث مین آیا ہی اس حال مین وضو کرنا وہی ستر ہ ہونا ہی

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ عمر فاروق نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ آیا جائز ہی کہ ہمارے سے کوئی خواب کرے جس حال مین کہ وہ جنب ہو فرمایا ہان جبکہ تمہارے سے کوئی وضو کرے اور سووے حالانکہ وہ جنب ہو جائز ہی یعنے جنابت کے بعد وضو کرکے خواب کرنا کچھ مضایقہ نہین- یہی ہی مذہب ائمہ اربعہ کا اور دوسرے علما کا **مترجم** کہتا ہی کہ اسمین حکمت تخفیف حدث کی ہی کہ وضو کے اعضون سے علی الاختلاف حدث مرتفع ہوتا ہی- اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ یہہ وضو نصف غسل جنابت ہی- اور بعضون نے کہا کہ اس حالت مین وضو کرنا جو آیا ہی وہی شرمگاہ اور ہر دو ہاتھ کا دھونا ہی ان حبیب بالکل سکو واجب کہا- مطابقت حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ ظاہر ہی کہ خواب کرنا گھر مین مستقر ار پانا ہی

بَابُ الْجُنُبِ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَنَامُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جنب وضو کرکے خواب کرے- مالکیہ کے سوا سب علما نے اتفاق کیا ہی کہ یہہ وضو واجب نہین- اور ظاہر یہہ ہی کہ مستحب ہی اور امام نووی نے کہا کہ ہمارے علما شافعیہ نے تصریح کی ہی کہ وضو نا کرکے سونا مکروہ ہی

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب چاہتے کہ خواب فرماوے جس حال مین کہ آپ جنب رہتے اپنی شرمگاہ مبارک کو دھوتے اور وضو کرتے جیسا وضو کہ نماز کے لئے کرتے تھے

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَفْتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ- اس حدیث کا ترجمہ گذرا ہے-

۲ یعنی ترجمہ باب اور دونون حدیثون کی اور ترجمہ باب حضرت شیخ رحمہ اللہ کا ہی اور یہان عادت مین ۲۵

الجزء الثانی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ ابن عمر رض انہ قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ اپنے والد عمر الخطاب نے جناب رسالت مآب سے پوچھا کہ پہنچتی ہے انکو جنابت رات کے وقت تو حضرت نے انکو فرمایا کہ وضو کر اور اپنے شرمگاہ کو دھو پھر خواب کر۔ شارح کہتا ہے کہ شرمگاہ دھونے کی حدیث سے یہ دلیل ہی لیتا ہے کہ ناقض وضو نہیں ہی یہ دلیل الزامی ہی غائم **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شافعیہ کے پاس ابن نوح کی روایت مالک سے یوں روایت آئی کہ دھوئے شرمگاہ کو پھر وضو کرے پس انکے پاس شرمگاہ کو چھونا ناقض وضو ہوگا اور اس حدیث سے مستنبط ہوا کہ جب وقت سونے کا ہو تو شرمگاہ دھونی مستحب ہے **باب** اذا التقی الختانان یہ باب اس حکم کے بیان میں ہی کہ مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں پیوستہ ہووے یعنے مرد کے ختنہ کا محل عورت کے ختنہ کی جگہ میں داخل ہو **حدثنا** معاذ ابن فضالۃ قال حدثنا ہشام ح وحدثنا ابو نعیم عن ہشام عن قتادۃ عن الحسن عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل۔ ابوہریرہ سے مروی ہی پیغمبر خدا نے فرمایا جسوقت کہ مرد بیٹھے عورت کے چار شعبوں میں بیٹھا اور اسکی کوشش کی یہ کنایہ ہی مرد اپنی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل کرنیسے انزال ہو یا نہ ہو موجب غسل کا ہی جب ختنہ داخل فرج عورت ہوا اجماع قطعی سے غسل واجب ہی۔ چار شعبوں سے مراد دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں اور بعضے یہ دو پاؤں اور ہر دو ران لکھے ہیں بحقیقت لفظ کے رو سے پہلا معنا اقرب ہی کہ شاخ کی معنی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ التقاء ختانین سے حشفہ غائب ہونا مراد ہی اگرچہ کہ موضع ختان مخروں سے فوق ہی اگر وہاں منفس ہوا اور دخول نہ ہو غسل واجب نہیں۔ اور حدیث الماء من الماء منسوخ ہی یا احتلام کے باب میں ہی قسطلانی **تابعہ عمرو** عن شعبۃ مثلہ متابعت کی ہی ابو نعیم یا ہشام کی عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے۔ اگر مراد روایت شعبی حسن سے ہو ضمیر ہشام کے طرف راجع ہوگی شعبہ اور قتادہ ایک مرتبہ میں رہتے ہیں **وقال** موسی حدثنا ابان قال حدثنا قتادۃ قال اخبرنا الحسن مثلہ کہا موسی نے جو شیخ مولف کا ہی حدیث کی ہم سے ابان نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے کہا خبر دی ہم کو حسن نے مانند حدیث مذکور کے یعنے مولف کے معنے کے موافق اس قول میں **باب** غسل ما یصیب الرجل من فرج المرأۃ یہ باب حکم میں وہونے اس تراوت کے ہی جو مرد کو عورت کی شرمگاہ سے پہنچے **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن الحسین المعلم قال یحیی واخبرنی ابو سلمۃ ان عطاء بن یسار اخبرہ ان زید بن خالد الجہنی اخبرہ انہ سأل عثمان بن عفان فقال ارأیت اذا جامع الرجل امرأتہ ولم یمن قال عثمان یتوضأ کما یتوضأ للصلوۃ ویغسل ذکرہ۔ مقرر زید بن خالد نے عثمان بن عفان سے پوچھا کہ مرد جب عورت سے جماع کرے اور منی نہ نکلے تو اب اسکا حکم کیا دیکھتے ہو تو عثمان ذو النورین نے فرمایا کہ اس صورت میں مرد وضو کرے ایسا وضو جو نماز کے لئے کرتا ہو۔ اور اپنے شرمگاہ کو دھوئے یعنے غسل واجب نہیں **وقال** عثمان سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألت عن ذلک علی بن ابی طالب والزبیر بن العوام وطلحۃ بن عبید اللہ وابی بن کعب فأمروہ بذلک۔ زید بن خالد مذکور کہتا ہی پس میں نے یہ بات ان چار اصحاب کبار سے پوچھی پس انہوں نے بھی وہی فرمایا جو عثمان ذو النورین نے فرمایا تھا **قال** یحیی واخبرنی ابو سلمۃ ان عروۃ ابن الزبیر اخبرہ ان ابا ایوب اخبرہ انہ سمع ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یحیی نے کہا اور خبر دی مجھکو سلمہ نے کہ تحقیق عروہ نے خبر دی اسکو کہ مقرر اسنے حضرت سے سنا اور مولف نے دوسری طریق سے بھی اس حدیث کو رفع کیا ہی کہ جیسے ابو سلمہ نے عطاء ابن یسار کی طریق سے روایت کی ہی ایسا ہی عروہ نے اور وہ ابو ایوب سے اور وہ پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہی **تنبیہ** مخفی نہ رہے کہ اوائل اسلام میں حکم شرعی یہی تھا جو اس حدیث میں مذکور ہوا اسکے بعد منسوخ ہوا۔ اور ظاہر بھی یہی ہی کہ زید بن خالد بھی انہیں ایام میں استفتا کیا ہی و گرنا کبار صحابہ رضی اللہ عنہم حکم منسوخ پر بسطرح فتوی دیتے۔ بہرحال جب دخول کے ساتھ جو انزال ہو یا نہ حدیث صحیح سے غسل کا وجوب ثبوت کو پہنچا اسی پر اجماع منعقد ہوا۔ اور پہلی بات منسوخ ہوئی پر امام بخاری نے اسکے خلاف پر ہی جیسا حدیث ثمانی کے آخر سے ظاہر ہوتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ طحاوی وجوب غسل کی تعلیل کی ہی کہ جماع بے انزال، وزنے کو توڑنے والا ہی اور حد اور جہر کو لازم کرنیوالا ہی پس یہ بھی غسل بھی اگر کہیں کہ حدیث زید کی شاذ ہی **جواب** یہ کہ ان صحابہ کا فتوا خلاف پر ہونا صحت حدیث کو قادح نہیں کیونکہ کئی صحیح حدیثیں ہیں جو منسوخ ہوئیں قسطلانی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن ہشام بن عروۃ قال اخبرنی ابی قال اخبرنی ابو ایوب

جماع بے انزال سے غسل کا وجوب

الجزء الثانی

قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْاَۃَ فَلَمْ یُنْزِلْ قَالَ یَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْاَۃَ مِنْہُ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ وَیُصَلِّیْ ابو ایوب سے کہا کہ ابی ابن کعب نے مجھ کو خبر دی کہ اسنے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد جماع کرے عورت سے اور انزال نہ کرے اسکا کیا حکم ہی - فرمایا کہ دھوئے اس عضو کو جو مساس کیا ہی عورت کو وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْغُسْلُ اَحْوَطُ وَذٰلِکَ الْاٰخِرُ اِنَّمَا بَیَّنَّاہُ لِاخْتِلَافِہِمْ اور بخاری نے کہا کہ اس صورت مین غسل کرنا احتیاط سے قریب ہی - اور یہ حدیث آخر کی جو غسل واجب نہونے پر دلالت کرتی ہی ہم نے اسکو بیان کیا مگر بسبب اختلاف صحابہ کے کہ بعضے غسل واجب نہ ہونے پر گئے ہین اور بعضے واجب ہونے پر وَالْمَاءُ اَنْقٰی اور پانی بیشک غسل بہت پاک کرنیوالا ہی -

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْحَیْضِ

یہ کتاب احکام مین حیض کے - اور جو کہ اسکے قریب ہی جیسے استحاضہ اور نفاس ہی - حیض لغت مین بہنے کو کہتے ہین - اور شرع مین حیض اس خون کو کہتے ہین جو عورت کے رحم سے بغیر مرض اور ولادت کے جاری ہو - اور جو خون مرض سے جاری ہو اسکو استحاضہ کہتے ہین اور جو خون کہ ولادت کے بعد جاری ہو اسکو نفاس کہتے ہین - اور اسے اور محیض بھی حیض کے معنے مین ہی - اور یہ کتاب بیان من اس آیت قرآنی کے ہی جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ الی قولہ تعالیٰ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ - تفصیل ان احکام کی جو اس آیت مین جسکے طرف اشارہ کیا گیا ہی اوپر ظاہر ہوگی - اس آیت مین خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف ہی - اور اس آیت کا سبب نزول یہ ہی کہ یہود کی عادت تھی کہ جب عورت حائضہ ہوتی اسکو گھر سے باہر کر دیتے اور نصاریٰ اس حال مین عورت سے جماع بھی کرتے تھے - سو صحابہ نے حضرت سے اسکا حکم دریافت کیا - تب یہ آیت شریف نزول پائی - آیت کے معنے یہ ہین کہ اے پیغمبر پوچھتے ہین تیرے سے احکام حیض کے - تو کہدے وہ ایذا ہی بسبب بو اور بخاست کے - پس کنارا کرو عورتون سے یعنے جماع نکرو انسے ایام حیض مین وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰی یَطْھُرْنَ اور نزدیکی نکرو عورتون کی یہان تک کہ پاک ہون - یہ حکم جو کرر ہوا تاکید کے لیئے ہی فَاِذَا تَطَھَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ پس جب پاک ہوجاوین تو آؤ انکے پاس یعنے جماع کرو مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ جس جگہ سے حکم کیا ہی یعنے آگے سے جماع کرو نہ پیچھے سے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ مقرر اللہ دوست رکھتا ہی توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہی پاکو کو جو گناہون سے پاک ہین اور پلیدی سے - ف یہود حیض والی عورت کو گھر سے باہر کر دیتے اور اہل جاہلیت بھی ایسا ہی کرتے اور اسکے ساتھ ایک پاس مین نہ کھاتے تھے - اور نصاریٰ حائضہ سے وطی کرتے تھے یہ ہر دو کمال افراط و تفریط مین تھے اس لیئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو کمال اعتدال و توسط کا حکم فرمایا - یعنے نہ یہود کے مانند انکو گھر سے نکالدین اور نہ انسے وطی کرین اور تطہرن کے معنے مین ائمہ اہل سنت کو خلاف ہی ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ تطہرن کی معنی پانی سے غسل کرنا ہی یعنے غسل شرعی یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور جمہور کا - حائضہ غسل کئی تک وطی کرنی جائز نہین مگر امام ابو حنیفہ کہتے کہ حیض کے اکثر ایام جو دس روز ہین وہ گذرے پر خون منقطع ہو تو بلا غسل وطی جائز ہی - طاؤس اور مجاہد کہتے ہین کہ تطہرن سے مراد وضو کرنا ہی - اور اوزاعی کہتے ہین کہ تطہرن سے مراد مخصوص فرج و ہونا ہی انتہیٰ - اور حیض کے وقت جماع حرام ہونے پر سب امت کا اتفاق ہی - اور اسکو فاعتزلوا النساء والا کہتا ہی - اور فراموشی سے حیض مین جماع کیا تو اسپر کچھ کفارہ نہین فقط توبہ و استغفار کرنا ہی یہی مذہب ہی امام ابو حنیفہ کا - اور امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہی - انکی دلیل ابن عباس کی حدیث ہی جو امام احمد و ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنی عورت سے جماع کیا اور وہ حائضہ رہے تو ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ دیوے - حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی - اور ابو داؤد اور حاکم نے

الجزء الثانی

ابن عباس سے روایت کی ہیں کہ خون کے وقت جماع کیا تو آدھا دینار دیوے پہلے مذہب والے کہتے ہیں کہ یہ حکم استحباب کا ہی نہ وجوب کا کذا فی التفاسیر **باب** کَیْفَ کَانَ بَدْءُ الْحَیْضِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ ابتدا حیض کا کس طرح پر ہی وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا شَیْءٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ اور یہہ باب حضرت کے اس قول کے بیان میں ہی جو فرمایا کہ یہہ حیض وہ چیز ہی کہ مقدر کیا ہی اللہ تعالیٰ نے آدم کے دختروں پر وَقَالَ بَعْضُھُمْ کَانَ اَوَّلُ مَا اُرْسِلَ الْحَیْضُ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور کہا بعضوں نے انہیں سے عبداللہ بن مسعود اور بی بی عایشہ رضہ کہ پہلی چیز جو بھیجا گیا وہ بنی اسرائیل کی عورتیں تھیں۔ ان ہر دو حدیث کی تطبیق یہہ ہی کہ بنی اسرائیل کی عورات بھی آدم کے ہی دختران ہیں۔ دوسری حدیث میں جو بنی اسرائیل کا ذکر آیا عورات بنی اسرائیل نہ آیا یہہ بطور تغلیب کے مردوں کے ذکر پر اکتفا کیا گیا اور یہہ بھی دور نہیں کہ بنی اسرائیل سے مراد انبیائے بنی اسرائیل ہوں۔ اول جو حیض کے باب میں حکم آیا انہیں پر تھا۔ اور وجہ تطبیق یہہ بھی ہی کہ حیض کہ بنی اسرائیل کے آگے سے بھی تھا لاکن اسکا حکم نہ آیا تھا کہ حلال ہی یا حرام پھر بنی اسرائیل پر اسکا حکم آیا پس ارسال حیض سے مراد ارسال حکم حیض ہے واللہ اعلم گو بخاری نے اسباب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی اور جو حدیثیں کہ لایا ہی سو وے اسکی شرط پر نہیں ہیں اسلئے انکو ترجمۂ باب میں لایا۔ اور اکثر روایات میں یہہ باب ترجمے کے ساتھ نہیں آیا ہے اور مناسبت اس حدیث مسند کی جو اس میں مذکور ہی باب اول کی ساتھ جزء اخیر کے ساتھ ہی جو کَتَبَ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ ہی **مترجم** کہتا ہی کہ علمائے حدیث مذکور کی تطبیق میں لکھا ہی کہ پہلی حدیث میں بنات آدم جو آیا یہہ بات فساد بنی اسرائیل کے ساتھ منافات نہیں رکھتی ہی۔ اس سے علاوہ بنات آدم مراد نہیں۔ حاکم اور دوسرے ثقات ابن عباس سے لائے ہیں کہ ابتدا حیض بی بی حوا پر تھا وہ بہشت سے دنیا میں آئے پر واللہ اعلم۔ اور لکھتے ہیں کہ حکمت حیض کے پیدا کرنے میں تربیت بچے کی ہی۔ پس حیض کے ایام میں جو خون بند ہوتا ہی حکمت الٰہی نے اسکو بچے کا غذا ٹھہرایا۔ اسلیے حاملہ کو حیض نہیں آتا ہی۔ اور جو خون غذا سے زیادہ ہوکے بچ رہتا ہی وہی نفاس ہی۔ اسکے بعد اسی خون کو جو مادہ حیض کا تھا بچے کے لئے شیر شیریں بناتے ہیں اسی سبب سے کم ہی کہ مرضعہ حیض نہ دے۔ اور جو عورت کہ نہ حاملہ ہو نہ مرضعہ جب اسکا خون کوئی مصرف نہیں رکھتا ہی باہر آتا ہی۔ ہر مہینے میں چھے روز یا سات روز یا کم و زیادہ جیسا کہ اسکی طبیعت اور مزاج اقتضا کرے کذا فی اشعۃ اللمعات۔ اور قسطلانی میں لکھا ہی کہ حیوانات میں ضبع اور خفاش اور ارنب کو بھی حیض آتا ہی اور بعضوں نے ناقہ اور وزغ کو بھی زیادہ کیا ہی

لِنِّسَاءِ اِذَا نُفِسْنَ

باب الْاَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ اِذَا نُفِسَتْ یہہ باب حکم میں نفاس والی عورت کے نئی جب وہ نفاس کرے۔ اس جگہ نفاس حیض کے معنے میں ہی **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا لَا نَرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا کُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْکِیْ فَقَالَ مَا لَکِ اَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ ھٰذَا اَمْرٌ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ عبدالرحمن نے کہا کہ میں نے قاسم سے سنا جو کہتا تھا اور اسنے کہا کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ سے سنا جو کہتی تھیں کہ ہم نکلے گمان نہیں رکھتے مگر حج کا۔ پس جب سرف میں آئے۔ یعنے جب منزل سرف میں آئے جو مکہ معظمہ سے چھے یا سات یا نو دس میل پر واقع ہی۔ میں حائضہ ہوئی پس حضرت میرے پاس تشریف لائے درحالیکہ میں رو رہی تھی فرمایا کیا ہوا ہی تجھکو آیا تو نے حیض کی میں کہی ہاں فرمایا مقرر یہہ ایک حال ہی کہ لکھا ہی اسکو اللہ تعالیٰ نے اول میں آدم کے دختر پر پس اور اعمال حجاج ادا کرتے ہیں۔ مگر یہہ کہ بیت اللہ کا طواف مت کر۔ قَالَتْ ضَحَّی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِہٖ بِالْبَقَرِ ۔ کہا بی بی عائشہ نے اور پیغمبر خدا قربانی کی اپنے بی بیوں کی طرف سے ایک گائے۔ اسوقت آپکے ساتھ بی بیاں تھیں **باب** غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِھَا وَتَرْجِیْلِہٖ یہہ باب حائضہ اپنے مرد کے سر کو دھونے اور کنگھی کرنے کے بیان میں ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ بی بی عایشہ نے کہا کہ کبھی میں کہ کنگھی کرتی پیغمبر خدا کو حالانکہ میں حائضہ تھی **حدثنا** اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَھُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّہٗ سُئِلَ اَتَخْدُمُنِیْ الْحَائِضُ اَوْ تَدْنُوْ مِنِّیْ الْمَرْاَۃُ وَھِیَ جُنُبٌ فَقَالَ عُرْوَۃُ کُلُّ ذٰلِکَ ھَیِّنٌ وَکُلُّ ذٰلِکَ تَخْدُمُنِیْ وَلَیْسَ عَلٰی اَحَدٍ فِیْ ذٰلِکَ بَاْسٌ اَخْبَرَتْنِیْ عَائِشَۃُ اَنَّھَا کَانَتْ تُرَجِّلُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ حَائِضٌ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ حِیْنَئِذٍ مُجَاوِرٌ فِی الْمَسْجِدِ یُدْنِیْ لَھَا رَاْسَہٗ وَھِیَ فِیْ حُجْرَتِھَا فَتُرَجِّلُہٗ

الجزء الثانی

وَهِيَ حَائِضٌ ابن جریج نے کہا کہ خبر دی ہشام بن عروہ نے عروہ سے مقرر عروہ پوچھا گیا یعنے عروہ سے سائل نے پوچھا کہ آیا حایضہ میری خدمت کرے اور عورت میرے نزدیک آوے جس حال میں کہ وہ جنب ہو۔ عروہ کہنے لگا جو کچھ تو نے کہا وہ سب مجھ پر آسان ہی ہر ایک اُنسے یعنے حیض والی اور جنابت والی عورت میری خدمت کرتی ہیں اسمیں کسی پر کچھ حرج نہیں اور مضایقہ نہیں بی بی عایشہ نے مجھے خبر دی ہی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنگھی کرتی تھیں جس حال میں کہ وہ حائضہ رہتیں اور حضرت اسوقت مسجد میں معتکف رہتے۔ نزدیک کرتے اپنا سر مبارک بی بی کے لئے۔ اور بی اپنے حجرے میں رہتیں پھر حضرت کے سر مبارک کو کنگھی کرتیں حالانکہ وہ حائضہ رہتیں **مترجم** کہتا ہی کہ مستنبط ہوا اس حدیث سے یہہ کہ معتکف اپنے ایک جزو کو باہر نکالنا جیسے ماتھہ یا سر وغیرہ اعتکاف کو باطل نہیں کرتا ہی اور حائضہ کے ساتھہ اختلاط جو وطی یا دواعی لذت کے سوا ہی ہو جائز ہی۔ قسطلانی **باب** قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مرد کو قرآن پڑہنا جائز ہی اپنی عورت کے گود میں جس حال میں کہ وہ عورت حائضہ ہے وَكَانَ أَبُو وَائِلٍ يُرْسِلُ خَادِمَهُ وَهِيَ حَائِضٌ إِلَى أَبِي رَزِينٍ لِتَأْتِيَهُ بِالْمُصْحَفِ فَتُمْسِكُهُ تَعْلَاقَتَهُ اور تھا ابو وائل جو تابعی مشہور ہی بھیجتا اپنی خادمہ کو جس حال میں کہ وہ حائضہ رہتی طرف ابی رزین کے کہ وہ بھی تابعی ہی تا وہ خادمہ اسکے واسطے مصحف کے آوے پس لیتی وہ خادمہ مصحف کو بند غلاف کے ساتھہ یعنے غلاف بند پکڑ کے اٹھالاتی مقصود اس معلق سے یہہ ہی کہ قرآن کو پکڑنا اور اٹھانا حائضہ کے لئے جائز ہی بشرطیکہ غلاف رہے اور وہ قرآن کو نہ چھوے۔ اگر قرآن مجید کو اسکی تفسیر یا اور اسکی دوسری چیزوں کے ساتھہ چھوویں درست ہی کہ یہاں مقصود قرآن نہیں ہاں اگر قرآن ہی کا قصد ہو یا اوسکی تفسیر سے قرآن زیادہ ہو تو چھونا حرام ہی۔ قسطلانی **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ سَمِعَ زُهَيْرًا عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ منصور ابن صفیہ سے مروی ہی کہ اسکی والدہ صفیہ نے حدیث کی کہ بی بی عائشہ نے اس سے حدیث کی کہ پیغمبر خدا میرے گود میں تکیہ کرتے اور میں حائضہ رہتی پھر قرآن پڑہتے **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ مناسبت اثر ابی وایل کی اس حدیث سے بعضوں نے کہا کہ بی بی کا لباس حایض میں غلاف بند قرآن کے ہی اور حضرت کا جسم مطہر نہ قرآن اور بعضوں نے کہا کہ مراد حائضہ قرآن اٹھانا نہیں بلکہ موضع نجاست کے قریب قراءۃ قرآن کا جواز بتلانا ہی **باب** مَنْ سَمَّى النِّفَاسَ حَيْضًا یہہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ نام رکھا نفاس کا حیض یعنے نفاس کا اطلاق حیض پر جائز ہی۔ **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ ام المومنین ام سلمہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ میں حضرت کے ساتھہ لیٹی تھی ایک چادر میں ناگاہ میں حائضہ ہوئی پس میں نے آہستہ چادر سے باہر کھسکنا تا اس حال میں حضرت کے ساتھہ خواب نکروں پس اپنے حیض کے کپڑے لئی یعنے حیض کے حال میں پہننے کے علیحدہ کپڑے جو رکھی تھی لیکے پہن لی تو حضرت نے فرمایا آیا تو حیض کی میں کہی ہاں پھر حضرت نے مجھ کو بلایا اور میں سوئی آپ کے ساتھہ قطیفہ میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ عنوان میں گذرا کہ نفاس کا اطلاق حیض پر بھی آتا ہی سو حدیث میں آیا نفست پس نام رکھا گیا نفاس کا حیض **باب** مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مباشرت یعنے اختلاط اور چھونا مرد کا حائضہ کو جائز ہی **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ میں اور پیغمبر خدا غسل کرتے ایک ظرف سے ہم ہر دو جنب رہتے اور تھے حضرت کہ حکم کرتے مجھ کو پس میں ازار باندھتی اور حضرت میرے ساتھہ ہم آغوشی فرماتے اور میں حائضہ رہتی۔ اور تھے حضرت کہ اپنا سر مبارک مسجد سے باہر کرتے میرے طرف اور میں میرے حجرہ میں رہتی حالانکہ آپ معتکف رہتے مسجد میں پس میں آپ کے سر مبارک کو دھوتی حالانکہ میں حائضہ رہتی **حدثنا** إِسْمَعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ

الجزء الثانی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِرْبَهُ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھی ہمارے لیے کوئی ایک بی بی پیغمبر خدا کے بی بیوں سے جبکہ حائضہ ہوتی اور حضرت چاہتے کہ اس سے ہم آغوشی کریں تو اسکو ازار پہننے کا حکم فرماتے اسکی ابتدا حیض کی حالت میں۔ پھر اس سے ہم آغوش ہوتے اور ملامسہ کرتے اور بی بی نے کہا کون ہی تمہارے کہ مالک حاجت کا ہو۔ یعنے اپنکو ضبط کرے اور جماع سے نگاہ رکھے جیسا کہ تھے حضرت کہ اپنی حاجت کے مالک ہوتے۔ اور آپکو چاہتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ حائضہ سے ناف کے اوپر استمتاع کرنا بالاتفاق جائز ہی اور ناف کے نیچے جماع وغیرہ سے استمتع کرنا جمہور کے پاس حرام ہی اور مالکیہ کے پاس جماع کے سوا کرنے کے اوپر سے استمتاع حلال ہی اور امام نووی اور اکثر علماء اور حنیفہ سے محمد بن حسن اور طحاوی وغیرہ کہا ہی کہ وطی کے سوا باقی استمتاع سب جائز ہی اگر کوئی شخص حرمت کا حکم یا حالت حیض جان بوجھ کر وطی کرلیگا تو کبیرہ گناہ مرتکب ہوا چاہیے کہ اسپر توبہ کرے۔ اور ایک دینار صدقہ دیوے یا نصف دینار صدقہ دیوے قسطلانی **تابعہ** خالد و جریر عن الشیبانی **متابعت** کی ہی اس حدیث میں علی بن مسہر خالد نحو ابن عبداللہ واسطی ہی۔ اور متابعت کی ہی جریر نے بھی۔ یعنے یہ ہر دو شیبانی سے روایت کرتے ہیں **حدثنا** ابو النعمان قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ وَهِيَ حَائِضٌ رَوَاهُ سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ

اس حدیث کا ترجمہ اوپر گزرا **باب** تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ یہ باب اس بیان میں ہی کہ حائضہ روزہ ترک کرے۔ حائضہ نماز روزہ ہر دو کو چھوڑ دیا چاہیے بخاری رح نے ترک نماز کا جو ذکر نہیں کیا حالانکہ حدیث میں ہر دو کا چھوڑنا ایک دوسرے پر ہی واقع ہوا ہی سو اسکا سبب یہہ ہوگا کہ ہر شخص جانتا ہی کہ نماز کے لیے طہارت شرط ہی بخلاف روزہ کے کہ اسمیں طہارت شرط نہیں اور اس حال روزہ چھوڑنا محض تعبد ہی۔ اسواسطے اسکو ثابت کیا اور نماز کا ذکر نہ کیا **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت باہر آئے گھر سے یا مسجد سے عید الضحی یا عید الفطر میں بہ شک اوہی کا ہی عید گاہ کے طرف۔ پس عورتوں کی جماعت پر گذرے اور فرمایا ای گروہ عورات تم صدقہ دو راہ خدا میں مقرر دکھلائے گئے ہو مجھ کو کہ اکثر اہل دوزخ تم ہی ہوگے۔ پس عورتوں نے کہا کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا تم اکثر لعنت کرتے ہو یعنے لعنت اکثر عورات کے زبان پر ہی۔ حالانکہ لعنت بالاتفاق حرام ہی اور تم ایسے شوہروں کی کفران نعمت کرتے ہو میں نے عقل و دین کے ناقصوں سے کسیکو نہیں دیکھا جو زیادہ لیجانے والے ہو عقل اس مرد کی جو ضابط اور ہوشیار ہی ایسے کاروبار میں **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ جسکا خاتمہ یقیناً معلوم نہیں اسپر تخصیص بعض و تکفیر کرنی حرام ہی مگر ان جماعتین مطلقاً ظاہر ہی کہ کافر پر ہی مرتے ہی اور ان پر جنکا خاتمہ کفر پر نص سے معلوم ہو جیسے ابو جہل وغیرہ یعنے عقل و دین میں کمی رکھنے والوں سے مرد ہوشیار کی عقل لیجانے میں عورتوں سے کوئی زیادہ نہیں قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ عورتوں نے کہا وہ ہمارے عقل و دین کی کمی کونسی ہی اور کہا ہی یا رسول اللہ فرمایا آیا کیا نہیں ہی گواہی ایک عورت کی آدہی گواہی مرد کی قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا عورتوں نے کہا ہاں تب فرمایا یہی ہی عورتوں کے عقل کی کمی **مترجم** کہتا ہی حضرت نے گویا اشارہ کیا اس قول الٰہی کے طرف ہو فرمایا فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ قسطلانی۔ پھر فرمایا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا آیا کیا نہیں کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہی تو نماز نہیں پڑھتی ہی اور روزہ نہیں رکھتی ہی عورتوں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہی ہی اسکی دین کی کمی۔ یوشبہ ہی کہ عورتوں نے عقل و دین کے نقصان کا سبب پوچھا تھا۔ چونکہ کم عقل تھیں اسکے نقصان سے انکو غفلت تھی اسلئے حضرت بطور اسدلال کے جواب فرمایا۔ پس جسنے مطابقت میں جواب ہونے کے توقف کرے وہ قصور فہم کا سبب ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اگر کہیں کہ اس حدیث کا عموم معارض ہوتا ہی اوس حدیث کا جو فرمایا حضرت نے کہ کامل ہوتے ہیں مردوں سے بہت اور نہیں کامل ہوئیں عورات سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ اور ایک روایت میں خدیجہ اور فاطمہ بھی آیا ہی۔ جواب یہہ کہ کل پر ایک معنی کا جو حکم ہوتا ہی لازم نہیں کہ اوس معنی کا حکم ہر ہر فرد پر ہو۔ اور حضرت نے جو نقصان عقل و دین کا فرمایا اوس سے مراد اکو ملامت کرنی نہیں کیونکہ وہ انکی

الجزء الثانی

اصل خلقت ہی بلکہ تجزیہ مقصود ہی بانکے قصہ سے اسی پر عذاب مترتب ہوا اور اس باب میں کہا چاہتے کہ حالت حیض میں جبکہ شارع نے نماز چھوڑنے کا حکم دیا اسپر عورت کو ثواب ملیگا جیسے کوئی شخص حالت صحت میں نوافل پڑھتا تھا اور مرض کے سبب سے چھوڑ دیتا تو بھی اُن نوافل کا ثواب پاتا ہی۔ امام نووی نے کہا کہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ثواب نہیں کیونکہ بیماری نیت نوافل کی رکھتا ہی کہ اگر سالم ہوتا پڑھتا ہوتا اور وہ اسکی اہلیت رکھتا ہی بخلاف حائضہ کے کہ وہ حالت حیض میں نیت بھی نہیں کر سکتی ہی اور وہ اسکی اہل نہیں **باب** تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔ یہ باب اس بیان میں ہی کہ حائضہ نے جب حج کے لئے احرام باندھا تو سب مناسک ادا کرے مگر طواف کعبہ کہ وہ حاضر عبادت ہی وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ أَنْ تَقْرَأَ الْآيَةَ۔ ابراہیم نخعی نے کہا کہ حائضہ آیت قرآنی پڑھے کچھ مضائقہ نہیں **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک کا بھی یہی مذہب ہی حائضہ کے باب میں نہ جنب کے لئے انکی علت یہ ہی کہ حیض ایک مدت تک رہتا ہی پس قرآن بھولنے کا اندیشہ ہی لیکن شافعیہ اور حنفیہ اور حنبلیہ کے پاس ہر دو کو قرأت قرآن حرام ہی اگرچہ بعض آیت ہو کیونکہ ترمذی میں حدیث ثابت ہوئی کہ جنب اور حائض قرآن سے کچھ نہ پڑھیں۔ ہاں جنب جب فاقد الطہورین ہو اسکو سورۂ فاتحہ کی قرأت نماز میں درست ہی جیسا کہ امام نووی نے کہا لیکن واقعی اسکے بھی حرمت پر گیا ہی کیونکہ قرأت سے اسکا عجز شرعی ہی۔ اور ایسا ہی حلال ہی جنب کے لئے اذکار قرآنی پر نیت اصل قرآن کی نہو جیسے سواری کے وقت آیۃ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ کا پڑھنا کیونکہ پھر وہ قرآن کی نیت یا ساتھ ذکر کے حرام ہی جنب کو وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالْقِرَاءَةِ لِلْجُنُبِ بَأْسًا۔ اور نہیں دیکھا کچھ مضائقہ ابن عباس نے قرآن پڑھنے میں جنب کے کہ انہوں قرآن کا ورد پڑھتے تھے حالت جنب میں لوگوں نے پوچھا تو کہا کہ اس سے زیادہ تو میرے سینے میں نہیں قسطلانی۔

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ اور تھے یہ حضرت کہ ذکر کرتے خدا کا ہر وقت ہر حال میں خواہ حال طہارت ہو یا حال جنابت وَقَالَت أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ ام عطیہ نے کہا کہ تھیں ہم عورتیں حکم کی گئیں اسبات کا کہ نکالیں حیض کی حالت میں عیدگاہ روز پس تکبیر کہیں موافق تکبیر مردوں کے۔ اور دعا کریں موافق دعا انکے امید پر اس روز کے برکات کے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الآية۔ اور کہا ابن عباس نے کہ خبر دی مجھکو ابوسفیان نے کہ طلب کیا ہرقل نے مکتوب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو اسکو پہنچا تھا۔ پس پڑھا ہرقل نے اسکو اور اسمیں یہ آیات قرآنی مرقوم تھیں اور یہ تھا مکتوب کا پڑھنے کے واسطے ہی۔ پس حضرت نے جو یہ فرمائی کہ کفار جو طہارت شرعی نہیں رکھتے ہیں اسکو یہ **مترجم** کہتا ہی اس سے استدلال ہو کہ جنب کو قرأت جائز ہی کیونکہ کفار تو سب جنب ہی ہیں یہاں کہا جاوے کہ اس سے استلزام جواز قرأت کا نفس سے ہوا نہ استنباط سے۔ جواب یہ کہ حضرت کا مکتوب دو آیت کو شامل نہیں تھا پس اسکا پڑھنا درست ہی کیونکہ تعسیر میں بعض قرآن کا ذکر کیا جاوے تو اسکا پڑھنا اور چھونا جنب کو منع نہیں جمہور کے پاس کیونکہ وہاں مقصود تلاوت نہیں۔

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ حَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَا تُصَلِّي۔ عطاء نے جابر بن عبداللہ سے نقل کی کہ بی بی عائشہ حائضہ ہوئیں۔ پس حضرت کے حکم سے حج کے مناسک ادا کئے۔ انمیں تو اذکار و ادعیہ اصل ہیں ہاں طواف کعبہ اور نماز ادا نہ کئے وَقَالَ الْحَكَمُ إِنِّي لَأَذْبَحُ وَأَنَا جُنُبٌ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ اور حکم نے کہا میں ذبح کرتا ہوں جس حال میں کہ جنب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور مت کھاؤ اس چیز کو جسپر ذکر نہیں کیا گیا ہی نام اللہ تعالیٰ کا۔ یعنے حکم کہتا ہی کہ میں جنابت کی حالت میں ذبح کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں۔ اور مفسرین کا اتفاق ہی کہ لَا تَأْكُلُوا سے لَا تَذْبَحُوا مراد ہی۔ پس لازم ہی کہ ذبح کے وقت نام خدا کا لیوے۔ بخاری رح جمہور علماء کے برخلاف قرأت قرآن اور ذکر اللہ تعالیٰ کا مطلق بلا تفصیل کثیر و قلیل کے اور بلا فرق عمد و سہو کے حائضہ اور جنب کے لئے جائز رکھا۔ اور اسپر آثار مذکورہ کی دلیل لائی لاکن اسکے سب استدلال میں محل سخن ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اجماع مفسرین سے لَا تَذْبَحُوا مراد ہی ظاہر یہ ہی کہ جسپر نام خدا عمداً یا سہواً ترک کیا جاوے وہ حرام ہی اسکے طرف گئے داؤد حرج اور امام احمد اور امام مالک و شافعی کے پاس حرام نہیں کیونکہ وے کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہی کہ ذبیحہ مسلم کا حلال ہی اگرچہ نام خدا نہ لیا جاوے اور امام اعظم نے فرق کیا ہی درمیان عمد اور نسیان کے اور جسپر نام خدا نہ لیا جاوے اسسے مراد جانور ہی بھی تاویل کی ہی بعضوں نے کہا یا وہ چیز ہی جسپر غیر خدا کا نام لیا گیا اور بخاری کے استدلال میں نزاع ہی **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا

الجزء الثانی

بِنُكَيْبَةٍ قُلْتُ لَوَدِدْتُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكِ شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِیْ

اَنْ لَا تَطُوْفِیْ

مَا یَفْعَلُ الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ حَتّٰی تَطْهُرِیْ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ سے نقل کی ہی کہ نکلیں ہم ازواج رسول مگر نہیں کرتے مگر حج کا۔ پس جب منزل سرف میں پہنچیں میں حائضہ ہوئی پھر پیغمبر خدا تشریف لائے اور میں رو رہی تھی فرمایا کیا چیز تجھکو رولاتی ہی۔ میں نے کہا واللہ دوست رکھتی میں کہ اس سال قصد حج کا نکرتی۔ تب فرمایا شاید تو حیض کی ہی میں نے کہا ہاں۔ فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ اللہ نے اسکو دختران آدم پر لکھا ہی۔ یہہ بات بی بی کی تسلی کے لئے فرمائی۔ اور اسمیں یہہ بھی اشارہ ہی کہ جب یہہ فعل الٰہی ہی اسکو مکروہ نہ رکھے۔ پس فرمایا کہ حج کے مناسک جو حاجیان ادا کرتے ہیں تو بھی ادا کر۔ مگر کعبہ اللہ کا طواف نکر یہاں تک کہ تو پاک ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ پاکی سے خون بند ہونا اور غسل ہر دو مراد ہی کیونکہ ایک حدیث آئی ہی کہ طواف بیت اللہ نماز ہی پس جیسے نماز کے لئے دو چیزیں ایک انقطاع خون دوسرے غسل ہی ایسا ہی طواف کے لئے بھی ہونا چاہیے یہ ایک احتمال ہی حرف تا کے غایت سے متعلق ہونے کی اور دوسرا احتمال یہہ ہی کہ حتی تطہری کو بعد خون بند ہونے کے اگرچہ غسل نکرے لاکھ ہے اسکے پاس بھی صحیح غسل کا وجود ہی اگر کرے عسر کے طواف کرے قربانی واجب ہی ایسا ہی حسن بصری اور جس طرح جیسا کہ مروی ہی ابن عباس سے **باب لا یحل مسجد** یہہ باب استحاضہ کا ہی۔ استحاضہ روان ہونا ہی خون کا۔ عورت کی فرج حیض کے غیر ایام میں سے وہ خون جو رحم سے نہیں نکلتا ہی۔ بلکہ ایک رگ سے جو رحم کے نزدیک ہی اسکو ذال معجمہ عاذل کہتے ہیں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَاتْرُكِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ بی ابی ہشام سے وہ کہتی ہی کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کی بیمار ہوئی یا رسول اللہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں ہمیشہ خون جاری ہی آیا نماز چھوڑ دوں۔ حضرت نے فرمایا یہہ ایک رگ ہی کہ اوس سے خون آتا ہی اور وہ حیض نہیں کہ نماز چھوڑنا تجھکو سب ہو۔ پس جبکہ حیض پیش آوے نماز چھوڑ دے اور جبکہ اسکا مقدار جیسے عادت کے ایام جاوے تو اپنے خون کو دھو لے اور نماز پڑھ۔ ظاہر حدیث مطلق ہی جو نماز کر جاتے پڑھ لے وقتیہ ہو یا فائتہ یا نفل۔ اور اس حدیث میں غسل کا قید نہیں ہی ہی مذہب ہی حنفیہ کا کہ جب وقت نماز کا پہنچے تو اسکو والی عورت وضو کرے اور اسی وضو سے فرائض اور نوافل جو چاہے پڑھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شافعیہ کے پاس ایک فرض سے زیادہ ادا کرے ادا قضا ہو ایک فریضہ سے فراغ کے بعد پہلا وضو باقی نہیں رہتا ہی بلکہ اسکی طہارت کا اعتبار ضرور نہ ہی اور امام مالک کے پاس ہر نماز کو وضو مستحب ہے جب تک حدث نہ آوے وضو واجب نہیں کرتے یہ اس حائضہ کا خون شکستہ وضو میں **باب غسل دم الحیض** یہہ باب خون حیض دھونے کے بیان میں ہی۔

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِحْدَانَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ كَیْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ تَنْضَحُهُ بِمَاءٍ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ بی بی اسماء نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ ہمارے سے کسی عورت کے کپڑے کو جب خون حیض کا پہنچے کسطرح پاک کیا چاہئے آپ نے فرمایا کہ جب ہمارے سے کسیکے کپڑے کو خون حیض پہنچے تو چاہئے کہ اسکو رگڑے اور اپنے ناخن سے چھلے۔ پھر پانی سے دھوئے یعنے تھوڑا تھوڑا پانی ڈالے اور دھوئے کے وقت سرانگشت سے ملے اس صورت میں بہت پاک ہوتا ہی۔ پس اس کپڑے سے نماز پڑھے **حدثنا** اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَتْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَحِیْضُ ثُمَّ تَقْتَرِصُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فَتَغْسِلُهُ وَتَنْضَحُ عَلٰی سَائِرِهٖ ثُمَّ تُصَلِّیْ فِیْهِ بی بی عائشہ خبر دیتی ہیں کہ تھی ہماری سے کوئی عورت جب حیض کرتی تو اسکو یعنے اسکے خون کو جو کپڑے پر خشک ہوا ہوا پنے انگلیوں سے ملتی اپنے حیض سے پاک ہونے کے وقت۔ اور بعض روایات میں عند طہرہا آیا ہی تب ضمیر کپڑے کے طرف راجع ہوتی ہی یعنے کپڑے کو پاک کرنے کے وقت ملتی۔ پھر اسکو دھوتی تھی پھر باقی کپڑے پر پانی ڈالتی عدم طہارت کا وسوسہ دفع ہونے کے لئے۔ پھر اس کپڑے سے نماز پڑھتی تھی **باب اعتکاف المستحاضة** یہہ باب استحاضے والی عورت معتکف ہونے کے حکم میں ہی۔

الجزء الثانی شاهین

حدثنا اِسْحٰقُ بْنُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهٖ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ

عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت کے ساتھ آپ کے بی بیوں کے بعض معتکف ہوئیں ایکی مسجد میں۔ وہ کون بی بی تھیں سو اسمیں اقوال مختلف آئی ہیں۔ مختار شیخ ابن حجر کا یہ ہی کہ وہ بی بی ام سلمہ تھیں چنانچہ بعض روایات میں تصریح انکے نام کی آئی ہی۔ اور امام سیوطی بھی اسکی تصحیح کی ہی اور وہ بی بی اعتکاف میں مستحاضہ تھیں خون دیکھا کرتیں۔ اور اکثر اوقات اپنے نیچے طشت رکھا کرتیں بسبب خون جاری ہونے کے وزعم عکرمۃ ان عائشۃ رأت ماء العصفر فقالت کان ھذا شیئ کانت فلانۃ تجدہ اور عکرمہ نے کہا کہ بی بی عایشہ نے دیکھا آب عصفر کو۔ عصفر ایک قسم کا گھاس ہوتا ہی۔ اور صراح میں لایا ہی کہ عصفر زنگ خرخ ہی۔ پس بی بی عایشہ نے کہا کہ یہہ ایک چیز ہی کہ فلان عورت پاتی تھی یعنے فلان عورت کے استحاضے کا خون اس رنگ پر تھا

حدثنا فَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَأَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرَى الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ وَالطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِیَ تُصَلِّیْ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت کے ساتھ آپکے ازواج سے ایک بی بی معتکف ہوئیں جو مستحاضہ تھیں پس خون دیکھا کرتی اور وہ زرد رنگ تھا اور طشت اسکے نیچے رہا کرتا اور وہ نماز پڑہا کرتی تھی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِعْتَكَفَتْ وَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا

باب هَلْ تُصَلِّی الْمَرْاَةُ فِیْ ثَوْبٍ حَاضَتْ فِيْهِ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا عورت نماز پڑہے اس کپڑے میں جو حیض کی ہو۔ یعنے کیا یہہ بات جائز ہی

حدثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِاِحْدَانَا اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيْضُ فِيْهِ بی بی عایشہ نے کہا ہمارے سے کسی عورت کو ایک کپڑے کے سوا نہیں تھا کہ اسمیں حیض کرتی اور وہ جو ام سلمہ کی حدیث میں مذکور ہوا کہ علیحدہ کپڑے مخصوص ایام حیض کے لئے رکھی تھیں شاید یہہ بات دوسرے وقت پر ہوگی اور تنگی کے دنوں میں ایک جنت لباس کے سوا نہوگا۔ اسکے بعد جب فی الجملہ کچھہ وسعت ہوئی مکرر لباس رکھے ہوں یا بی بی عایشہ کا قول باعتبار اکثر عورات کے ہوگا **مترجم** کہتا ہی کہ فتح الباری میں کہا کہ یہہ بھی احتمال ہی کہ ایک کپڑے سے مراد ایام حیض میں پہننے کے مخصوص کپڑے ہوں نہ لباس اطہر کا پس موافقت ہوتی ہی اس صورت میں حدیث ام سلمہ کے ساتھہ فاذا اصابہ شیئ من دم قالت بریقھا فمصعتہ بظفرھا پس اس کپڑے کو کچھہ خون پہنچتا تو اپر لعاب دہن کا ڈالتی پھر اپنے ناخنوں سے اسکو ملتی لکھتے ہیں کہ خون اپنے لعاب سے تر کرنا اور ناخن سے ملنا اگر لہو تھوڑا ہو تو غلبہ اسکا دہونا واجب تھا اور یہہ بھی ہو سکے کہ لعاب سے تر کئے پر اسکو پانی سے بھی دہوتیں اور یہہ تو صحت کو پہنچا ہی کہ خون جب زیادہ ہو دہویا کرتے تھے جیسا کہ احادیث گذشتہ سے معلوم ہوا۔ لیکن اس حدیث میں مذکور نہیں واللہ اعلم۔ اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ وہی ہی کہ اس وقت عورتوں کو ایک کپڑے کے سوا نہیں تھا۔ پس بالضرور پاک ہونے کے بعد اسی کپڑے سے نماز پڑہتی تھیں اور سابق کی حدیثوں میں صریح آیا ہی کہ خون حیض سے کپڑا دہونے کے بعد اس کپڑے سے نماز ادا کرے پر عورتیں مامور تھیں عجب ہی کہ وہی حدیثیں اس باب میں بھی نہیں لائیں **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ بیہقی نے کہا کہ خون جب لعاب سے مخلوط ہوا اسکے باب میں نظر باقی ہی علماء کہتے ہیں کہ وہ معفو نہیں تھا کہ اسی کپڑے سے نماز پڑہنا ثابت ہو۔ اور اس میں حجت نہیں اس شخص کو جو جائز رکھتا ہی زائل کرنا نجاست کا غیر آب سے کیونکہ بی بیوں نے جو لعاب سے خون کو زائل کیا سو اسکا اثر دور کرنا مقصود تھا نہ پاک کرنا۔

باب الطِّيْبِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حیض سے غسل کرنے کے وقت عورت خوشبو کا استعمال کرنا جائز ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِیْ نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ اَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں منع کی گئیں اسبات سے کہ مردہ پر تین دن سے زیادہ ترک زینت کریں مگر شوہر کی موت پر چار مہینے اور دس رات دن۔ یعنے مرد کے سوا اپنے اقربا سے کسی کے

قسط کست

موت پر تین دن تک زینت کریں اسے زیادہ منع تھا۔ مگر شوہر کی موت پر چھ مہینے دس روز وشب اور یہ کہ ہم سرمہ نہ لگاویں اور پوشاک رنگین نہ پہنیں مگر عصب جو رنگ یمانی ہی کہ اسکے تاگے کو رنگ دیکے بنتے تھے اور ہم رخصت دی گئی تھیں حیض سے غسل کرنیکے وقت خوشبوئی کے استعمال پر تھوڑی قسط ہندی سے۔ اظفار ایک نوع ہی خوشبوئی کی کہ مرد کے ناخن کے شکل پر ہوتی ہی کہ اکثر عورات کا استعمال کرتی ہیں اور سر کے بال پر ملتے ہیں اور ہم منع کی گئیں تھیں جنازے کے ہمراہ جانے سے قَالَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ روایت کی حشام بن حسان نے حفصہ سے اس نے ام عطیہ سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے یہ مقولہ ایک نوع ہی متابعت سے کہ لفظ روایت سے لایا ہی

باب ذٰلِكَ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا اِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْمَحِيْضِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ عورت جب حیض سے پاک ہو اسکو اپنا ملنا مستحب ہی وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَتَاْخُذُ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَبِعُ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ اور یہ بیان میں ہی کہ کسطرح غسل کرے اور کسطرح سے دوئی یا پارچہ مشک آلودہ لیکر پاک کرے اسکے اثر خون کا

حدثنا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ خُذِيْ فُرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْ بِهَا بی بی صفیہ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے غسل حیض سے سوال کیا تو اسکو حکم فرمایا کہ کسطرح غسل کرتی ہی ایک مشک آلودہ کپڑا لے پس اس سے پاک کر۔ اس عورت نے عرض کی کہ میں کسطرح پاک کروں فرمایا اس کپڑے سے پاک کر۔ پھر اس نے کہی کسطرح پاک کروں تب فرمایا سبحان اللہ یعنے اسکی بے سمجھی کے بسبب تسبیح کہے اور فرمایا اپکو پاک کر فَاجْتَبَذْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ یہ مقولہ بی بی عائشہ کا ہی کہ کہا کہ میں نے اس عورت کو اپنے طرف کھینچا اور اس سے بولی کہ لہو کے نشان کو اس کپڑے سے نکال جہاں کہ پایا جاوے یا پاک کر کپڑے سے اندرون شرمگاہ **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں مستنبط ہوی یہہ بات کہ پوشیدہ امور میں ظاہر جواب کنایہ سے دے سکتا ہی اور حضرت کے حسن خلق اور نہایت علم وحیا پر دلالت ہی قسطلانی

باب غُسْلِ الْمَحِيْضِ یہ باب بیان میں غسل حیض کے ہی

حدثنا مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيٰى فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ اَوْ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس حدیث کا اور حدیث سابق کا ایک ہی مطلب ہی

باب اِمْتِشَاطِ الْمَرْاَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ یہ باب عورت حیض سے غسل کرنے کے وقت اپنے سر کو کنگھی کرنے کے بیان میں ہی

حدثنا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْلَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتّٰى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ لَيْلَةُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيْ الَّتِيْ سَكَتُّ بی بی عائشہ نے کہا کہ میں نے احرام باندھا اور لبیک سے اپنی آواز بلند کی حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور سوق ہدی نہیں کی تھی۔ پھر حیض سے کہا کہ وہ حیض کی اور پاک نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ عرفہ کی رات آئی **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں دلالت ہی اس بات پر کہ بی بی کے ایام عدتین ہی دن تھے کیونکہ ذی حجہ کی پانچویں کو داخل مکہ ہوی اس روز سے صرف میں بی بی پر حالت حیض ظاہر ہوئی اور عرفہ کے روز پاک ہوئیں۔ اور دلیل اسپر کہ بی بی اس روز حائضہ ہوی سو حدیث آگے آتی ہی۔ پس بی بی عائشہ نے کہا یا رسول اللہ یہہ شب عرفہ ہی۔ اور میں نے تمتع کیا تھا عمرے کے واسطے تب حضرت نے انکو فرمایا کہ اپنے چوٹی کے بال کھولدے اور کنگھی کر اور عمرے کا عمل چھوڑ دے بی بی کہتی ہیں کہ میں نے سر کے بال کو نقص کیا اور کنگھی کی اور عمرے سے باز رہی پھر جب میں نے حج ادا کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کو شب حصبہ حضرت کا حکم ہوا اسواسطے عمرہ ادا کروایا موضع تنعیم سے جاکر میں اوس عمرے کے جو میں اس سے باز رہی تھی یعنے منفرد عمرے کا احرام باندھا تھا سو حیض مانع ہونے سے ناقص ہوا تھا **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ عمرے کے افعال چھوڑنے کے لئے جو حضرت نے فرمایا اس سے مراد عمرے سے باہر آنا نہیں کیونکہ حج عمرے سے باہر نہیں ہوسکتے ہیں جب تک طواف نہ

اور بعضوں نے عمرے کا ابطال مراد لی ہین **باب** نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ یہ باب عورت غسل حیض کرنے کے وقت اپنے موے سر نقض کرنے الجز
یعنے چوٹی کے بال کھولنے کے بیان مین ہی کہ وہ واجب ہی یا نہ **حدثنا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُقْرِنِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ
فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ
عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ
فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ مَعَهُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ

مکان عمرتی بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ نکلے ہم قریب ہلال ماہ ذوالحجہ کے پس پیغمبر خدا نے فرمایا جو کوئی دوست رکھے اپنا کہ احرام باندہے عمرے کا تو باندھ
لے - پس تحقیق اگر مین ہدی نہ بھیجا ہوتا البتہ احرام عمرہ کا باندہا ہوتا **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت نے ہدی کو عمرہ کا احرام نہ باندہنے کی علت جو ٹھہرائی اسلئے ہی کہ صاحب ہدی
کو حلال ہونا جائز نہین جب تک نحر نکرے اور نحر کے روز ہی کرنا ہی بخلاف متمتع کے کہ وہ عمرے سے حلال ہو سکتا ہی اسکے آگے قسطلانی - پس بعضے صحابہ نے عمرہ کا
احرام باندہا اور بعضے حج کا بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے عمرہ کا احرام باندہا پس آیا مجھکو عرفے کا دن حالانکہ مین حائضہ تھی - سو حضرت سے مین نے شکایت کی تو فرمایا چھوڑ دے
عمرہ کے افعال اور بال کھولکے اور کنگھی کر اور احرام باندھ حج کا عمرے کے ساتھ یا پہلے عمرے کی جگہ پر - پس مین نے ویسا ہی کیا یہان تک کہ جب آئی شب حصبہ تو حضرت نے میرے
ہمراہ میرے برادر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کو تنعیم کی طرف بھیجا - پھر مین نے عمرے کا احرام باندہا - بدلے مین اس عمرے کے کہ جسکا احرام مین نے آگے باندہا تھا
اور اسکے اتمام کرنے کے لئے حیض مانع ہوا **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت حج سے فارغ ہوے پھر عمرے کی تجدید کروائی حالانکہ حج کے ضمن مین عمرہ بھی ادا ہوا تھا سو سبب یہہ
ہی کہ بی بی نے آگے صرف عمرہ کا احرام باندہا تھا اور اب پھر ارادہ کیا کہ صرف عمرہ بجالاوے تاعبادت کی زیادتی ہو جیسے دوسری ازواج مطہرہ حضرت کی بعد فراغ حج عمرہ
بجا لائین قسطلانی قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ هشام نے کہا کہ ان امور مین کسی کے لئے بھی نہ ہدی تھی نہ
صوم نہ صدقہ اور تطبیق اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ اس مین نقض موے سر غسل حیض کے وقت آیا ہی - اور اس حدیث مین نقض غسل احرام کے واسطے ہی کہتے
ہین کہ جب نقض کا حکم غسل احرام کے وقت فرمایا ہون - غسل حیض کے وقت بطریق اولی ہوگا **مترجم** کہتا ہی کیونکہ غسل احرام سنت ہی اور غسل حیض فرض اور
ابن عمر وجوب نقض کے قائل ہین امام احمد اور حسن و طاؤس نے حائضہ کے باب مین واجب کہا نہ جنب کے لئے لاکن یک جماعت نے راجح رکھا ہی استحباب کو ہر دو مین اور جمہور
بھی عدم وجوب پر استدلال کیا ہی حدیث ام سلمہ کہ اسنے کہا کہ میری چوٹی انبوہ ہی کیا اسکو کھولون غسل جنابت کے لئے حضرت نے فرمایا نہین رواہ مسلم اور علمانے اس حدیث عائشہ
کو بھی نقض موے کے استحباب پر حمل کیا تا جمع حاصل ہو ہر دو روایت مین ہان نقض نکلے سوا یعنے بال نہ کھولے سوا پانی نہ پہنچتا ہو تو بن موتک کھولنا واجب ہی قسطلانی **باب**
خَلْقِ وَغَيْرِ مَخْلُوقٍ یہہ باب تفسیر مین لفظ مخلقہ کے ہی جو تعالی فرمایا مخلقہ اسکو کہتے ہین کہ جسکی خلقت کامل ادا تمام ہوئی ہو - صاحب کشاف نے مخلقہ کی تفسیر
مین کہا ہی کہ وہ برابر کیا گیا ہی - اور بلا عیب و نقصان ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا يَقُولُ أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَإِذَا أَرَادَ
اللهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ - انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر اللہ عزوجل عورت کے رحم پر ایک فرشتہ کو سو پاہی - وہ فرشتہ کہا کرتا ہی اے
پروردگار تو نے آب منی سے رحم مین نطفہ بنایا - اے پروردگار تو نے علقہ یعنے خون بستہ بنایا - اے پروردگار تو نے گوشت کا پارہ بنایا ہر ایک چیز بننے کے لئے
جالیس جالیس روز کا فاصلہ ہی - پس جب اللہ تعالی کسی کی تخلیق چاہتا ہی تو اسکی خلقت کو رحم مین پوری کرتا ہی اور جسکی تخلیق نہ چاہا اسکی خلقت نطفہ سے علقہ علقے سے
مضغہ اسطرح مرتب نہین کرتا ہی - مخلق و غیر مخلق باعتبار اسکے ہی یہ حدیث اسکے باعتبار ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہوئی **مترجم** کہتا ہی کہ بخاری نے اس بیان کو ابواب
حیض مین اس لئے لایا کہ معلوم ہو کہ حاملہ کا خون حیض نہین بلکہ وہ غذا ہی بچے کی اگر حمل تمام ہوا اور اگر ناتمام ہو تو بھی حکم مین ولد کے ہی پھر وہ حیض کیونکر ہوسکی مذہب ہی امام
ابوحنیفہ و احمد حنبل و اوزاعی اور ثوری کا - اور امام شافعی کے پاس سو حیض کا حکم ہی اور اسکا جواب دیا گیا ہی کہ حاملہ حائضہ ہو تو اسکی برات ہی ہوگی قال ذکر ابن

الجزء الثانی

اَشَقِیٌّ اَمْ سَعِیْدٌ فَمَا الرِّزْقُ وَالْاَجَلُ فَیُکْتَبُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ وہ فرشتہ پوچھتا ہی کیا یہہ مرد ہی یا عورت بدبخت ہی یا نیک بخت اس مخلوق کی تقدیر کیا ہی - پس کیا ہی اسکی روزی کہ اس سے زندگانی کرے - اور کیا ہی اسکی مدت حیات - تب اسکے ماں کے شکم میں لکھا جاتا ہی یا اسکی پیشانی پر کہ وہ سعید ہی یا شقی - اور اسکی روزی ایسی ہی اور اسکی مدت حیات اتنی ہی **باب** کَیْفَ یَهِلُّ الْحَائِضُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ حائضہ کا احرام اور عمرہ صحیح ہی یا نہ

حدثنا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حدیث کی ہم سے یحیی بن بکیر نے کہا کہ حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے اور وہ ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ بی بی نے کہا کہ نکلے ہم مدینے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع میں اور ہم سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا فَقَدِمْنَا مَکَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ یُهْدِ فَلْیَحْلِلْ پھر آئے ہم مکہ معظمہ کو پھر حضرت نے فرمایا جسنے عمرہ کا احرام باندھا اور ہدی نہ لایا تو آگے روز نحر کے حلال ہو جائے یعنے احرام توڑ دے حج کا احرام باندھنے تک وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰی فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ یَوْمَ النَّحْرِ هَدْیِهٖ اور جسنے عمرے کا احرام باندھا اور ہدی لایا پس حلال ہو وہ یہاں تک کہ عید کے روز اپنی ہدی کی قربانی سے حلال ہو وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْیُتِمَّ حَجَّهٗ اور جسنے حج کا احرام باندھا تو چاہئے کہ اپنے حج کو تمام کرے خواہ اسکے ساتھ ہدی ہو یا نہ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰی کَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ بی بی عائشہ نے کہا کہ مجھکو ایام ظاہر ہوئے اور میں عرفے کے روز تک عذر میں ہی رہی اور نہیں تھا احرام میرا مگر عمرے کا فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْقُضَ رَاْسِیْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُکَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰی قَضَیْتُ حَجِّیْ پھر حکم کیا مجھے آنحضرت نے کہ موسر بفض کروں اور کنگھی کروں اور احرام باندھوں حج کا اور چھوڑ دوں عمرہ - پھر میں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ادا کیا میں حج اپنا فَبَعَثَ مَعِیَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَعْتَمِرَ مَکَانَ عُمْرَتِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ پھر حضرت نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن کو تنعیم تک روانہ کر کے مجھے حکم کیا کہ عمرہ بجالاؤں میں بدلے میں اس عمرے کے کہ جسکا احرام میں نے لگے باندھا تھا **باب** اِقْبَالِ الْمَحِیْضِ وَاِدْبَارِهٖ یہہ باب حیض کے اقبال اور ادبار یعنے آنے اور جانے کے بیان میں ہی وَکُنَّ نِسَاءٌ یَبْعَثْنَ اِلٰی عَائِشَةَ بِالدِّرْجَةِ فِیْهَا الْکُرْسُفُ فِیْهِ الصُّفْرَةُ اور بعض عورتیں بھیجا کرتی تھیں بی بی عائشہ کے پاس وہ کرسف جسمیں روئی رہتی اور اسپر پیلا داغ رہتا جو نشان ہی حیض کا فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰی تَرَیْنَ الْقَصَّةَ الْبَیْضَاءَ تُرِیْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَیْضَةِ بی بی عائشہ نہیں کہلا بھیجتی کہ جلدی نہ کیجو تاکہ سفیدی نہ دیکھو مراد بی بی کی اس سے طہر کی علامت ہی کہ حیض بند ہونیکی علامت وہی کہ سفیدی ظاہر ہو وَبَلَغَ اَسْمَاءَ بِنْتَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ نِسَاءً یَدْعُوْنَ بِالْمَصَابِیْحِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَنْظُرْنَ اِلَی الطُّهْرِ فَقَالَتْ مَا کَانَ النِّسَاءُ یَصْنَعْنَ هٰذَا وَعَابَتْ عَلَیْهِنَّ زید بن ثابت کی دختر اسماء کلثوم کو یہہ بات پہنچی کہ بعض عورتیں طلب کرتی ہیں چراغ آدھی رات کو نظر کرتی ہیں پاکی کی طرف - پھر اسنے کہا کہ نہیں تھیں عورتیں کہ کریں ایسا اور پوشیدہ رہے وہ انپر بسبب تاریکی شب کے خالص سفیدی فرق نہیں کیجاتی پس وے طہر کا گمان کرتی ہیں حالانکہ وہ طہر نہیں اور نماز پر رہتی ہیں آگے طہر کے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ فاطمہ بنت حبیش مستحاضہ ہوتی سو اسنے حضرت سے اس باب میں سوال کیا فَقَالَ ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ وَصَلِّیْ حضرت نے فرمایا کہ وہ خون ایک رگ کا ہی اور حیض نہیں جب تجھے حیض نمودار ہو چھوڑ دے نماز اور جب بند ہو جاوے غسل کر اور نماز پڑھ قسطلانی نے کہا کہ یہہ بات استحاضہ میں ہر نماز کے لئے تکرار غسل کی مقتضی نہیں بلکہ ایک ہی غسل اس ہی - یہاں یہہ ارادہ نہیں کر سکتے ہیں کہ ام حبیبہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی - کیونکہ اس ارادہ کا جواب ہو چکا ہی کہ یا وہ ایسی تھی کہ اسپر تکرار غسل واجب تھا کہ ہر نماز کے وقت خون بند ہونیکا احتمال تھا - یا ازراہ تطوع تازہ تازہ غسل کرتی تھی نہ ازراہ وجوب امام شافعی نے اسی سے نفض کیا **باب** لَا تَقْضِی الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ یہہ باب توبیخ سے ہی نہ ادا کرے حائضہ عورت نماز وَقَالَ جَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ جابر اور ابو سعید نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہی کہ چھوڑ دیتی ہے حائضہ عورت نماز - ترک نماز کا حکم تارکہ کرتا ہی اسبات کو کہ نماز قضا بھی ادا کرے کیونکہ جب شارع ترک کا حکم کرے پھر اسکا فعل اور اسکی قضا واجب نہیں

حدثنا

الجزء الثانی

موسیٰ ابن اسمٰعیل قال حدثنا ہمام قال حدثنا قتادۃ ان معاذۃ قالت لعائشۃ اتجزی احدنا صلاتہا اذا طہرت فقالت احرورۃ انت کنا نحیض مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا یامرنا بہ او قالت فلا نفعلہ موسیٰ ابن اسمٰعیل ہمام اور وہ قتادہ سے اور وہ معاذہ سے نقل کی کہ اسنے کہا کہ ایک عورت بی بی عائشہ سے پوچھی کیا ہمارے سے کوئی پاک ہوئی بعد قضا نماز ادا کرے۔ بی بی نے اسکو فرمایا کہ کیا تو حروریہ ہی۔ اور ہم حضرت کے وقت حائضہ ہوتے تھے لیکن حضرت ہمکو کبھی قضا نماز ادا کرنے حکم نفرمایا۔ یا ہم قضا ادا نہیں کرتے تھے۔ حروریہ نسبت ہی حروراء کیطرف جو ایک قریہ ہی قریب کوفے کے کہ خوارج پہلے وہین جمع ہوئے تھے اور خارجیوں کے پاس حائضہ عورت پر پاک ہوی بعد قضا نماز ادا کرنی واجب ہی حالانکہ وہ اجماع کے خلاف مین ہی بی بی عائشہ نے جو اسکو کہا کہ کیا تو حروریہ ہی یعنے کیا تو خارجیہ ہی جو ایسا کہتی ہی

باب النوم مع الحائض وہی فی ثیابہا یہ باب حائضہ عورت کے ساتھ سونے کے بیان مین ہی درحالیکہ وہ اسی کپڑے مین رہے جو حیض کے لئے مقرر ہی

حدثنا سعد بن حفص قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ حدثتہ ان ام سلمۃ قالت حضت وانا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الخمیلۃ فانسللت فخرجت منہا فاخذت ثیاب حیضتی فلبستہا فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفست قلت نعم فدعانی فاد خلنی معہ فی الخمیلۃ اس عبارت کا ترجمہ باب من سمی النفاس حیضا مین گذرا قالت وحدثتنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلہا وہو صائم قالت وکنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد من الجنابۃ اس عبارت کا ترجمہ بھی مکرر گذرا ہی

باب من اخذ ثیاب الحیض سوی ثیاب الطہر یہ باب بیان مین اس کی ہی کہ حیض کے لئے کپڑے علیحدہ رکھے طہر کے کپڑون کے سوا

حدثنا معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ہشام عن یحیی عن ابی سلمۃ عن زینب بنت ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت بینا انا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعۃ فی خمیلۃ حضت فانسللت فاخذت ثیاب حیضتی فقال انفست فقلت نعم فدعانی فاضطجعت اس حدیث کا ترجمہ بھی مکرر مذکور ہوا

باب شہود الحائض العیدین ودعوۃ المسلمین یہ باب بیان مین حاضر ہونے حائضہ کے ہی مصلاے عیدین مین۔ اور دعا مین مسلمانون کے استسقا وغیرہ کے لئے ویعتزل المصلی اور گوشہ لینے مین مصلاے

حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا عبد الوہاب عن ایوب عن حفصۃ قالت کنا نمنع عواتقنا ان نخرج فی العیدین فی الحیضۃ فی العیدین فی حفصہ نے کہا کہ ہم منع کرتے ہماری چھوکریون کو جو جوانی کے قریب پہنچی ہون یا جوان ہوی ہون اسبات سے کہ عیدین کے لئے نکلین فقدمت امراۃ فنزلت قصر بنی خلف فحدثت عن اختہا وکان زوج اختہا غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثنتی عشرۃ غزوۃ وکانت اختی معہ فی ست قالت کنا نداوی الکلمی ونقوم علی المرضی فسالت اختی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلی احدنا باس اذا لم یکن لہا جلباب ان لا تخرج پس ایک عورت آئی اور قصر بنی خلف مین جو بصرے مین ہی اتری۔ اور اپنی بہن سے حدیث کی اور اسکی بہن کا شوہر بارا غزوات مین حضرت کے ہمراہ رکاب تھا اور کفار سے جنگ کیا تھا۔ اور میری بہن چھے غزوات مین حاضر تھی سو کہتی تھی کہ تھین ہم عورتین زخمیونکا علاج کرتین اور بیمارون پر قیام کرتین یعنے انکی تیمارداری اور دوا کرتین۔ سو میری بہن نے حضرت سے پوچھا آیا ہمارے سے کسی عورت کو اگر چادر نہو اور وہ عیدین کے لئے نہ نکلے تو اسپر کچھ گناہ ہی قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا ولتشہد الخیر ودعوۃ المؤمنین فرمایا کہ بہنا دے اسکو اسکی ہمراہ رہنے والی اپنی چادر سے یا اپنی حاجت سے زیادہ رکھتی ہو تو ایک چادر اسکو عاریت دیوے اور مسلمانون کے خیر مین حاضر ہو میسے سماع حدیث اور وعظ و نصیحت اور بیمارو نکی عیادت اور مسلمانون کی دعا مین شریک ہوے فلما قدمت ام عطیۃ سالتہا اسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت بابی نعم وکانت لا تذکرہ الا قالت بابی بی حفصہ کہتی ہین کہ مین جب ام عطیہ کے پاس آئی تو اس سے پوچھی کہ آیا تو نے سماعت کی ہی پیغمبر خدا سے۔ پس وہ کہنے لگی کہ فدا ہو میرا باپ پیغمبر خدا پر ہان مین نے آپ سے سماعت کی ہی۔ اور تھی ام عطیہ جب حضرت کا ذکر کرتی تو کہتی کہ فدا ہو میرا باپ حضرت پر سمعتہ یقول لیخرج العواتق وذوات الخدور او العواتق ذوات الخدور والحیض ویشہدن الخیر ودعوۃ المؤمنین

فلیلبسہا

قالت

الخدر

الجزء الثانی

وَنَعْتَزِلَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى حضرت سے سماعت کی ہی کہ فرماتے تھے کہ نوجوان پردہ نشین اور حائضہ عورتیں مجالس خیر میں حاضر ہووین اور مسلمانون کی دعا میں شریک ہووین اور حائضہ عورتیں مصلاے کو نہ لین - خدا رکھے کوئے کو کہتے ہین کہ اسپر پردہ ڈالتے اور باکرہ لڑکیان وہان بیٹھتے ہین قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ لِلْحُيَّضِ فَقَالَتْ أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا حفصہ کہتی ہین کہ میں نے بطور انکار کے ام عطیہ سے کہا کیا عورات حائضہ بھی حاضر ہووین تب ام عطیہ نے کہا نہین حاضر ہوتی ہین عورات حائضہ عرفہ مین اور منا مین اور مزدلفہ مین - اور ایسے ہی دوسری جگہون مین جیسے نماز استسقا وغیرہ مین **باب** إِذَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ وَمَا يُصَدَّقُ النِّسَاءُ فِي الْحَيْضِ وَالْحَمْلِ وَفِيمَا يُمْكِنُ مِنَ الْحَيْضِ یہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی کہ جو عورت ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھے - اور بیان اس چیز کا کہ تصدیق کی جاتی ہین عورتین حیض کے اور حمل کے قولون مین اس چیز مین کہ ممکن ہو حیض سے لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ دلیل اس آیت قرآنی کے کہ حلال نہین عورتون کو کہ چھپاوین اس چیز کو جو پیدا کیا اللہ نے انکے رحمون مین فرزند سے اور حمل واسطے عدت اور حجت کے - اور یہہ آیت دلیل ہی اس بات پر کہ حیض اور حمل کے اظہار مین عورت کا قول مقبول ہی وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَشُرَيْحٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ بِطَانَتِهَا أَهْلِهَا مِمَّنْ يُرْضَى دِينُهُ أَنَّهَا حَاضَتْ فِي شَهْرٍ ثَلَاثَ حِيَضٍ فَصُدِّقَتْ اور ذکر کیا جاتا ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور قاضی شریح سے کہ مقرر کیا عورت اپنے مخصوص گواہون کے ساتھ آئی ایسے گواہ کہ پسند کیا ہی دین انکا یعنے وے عادل تھے انہون نے گواہی دی کہ اس عورت نے ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھا ہی سو اسکی تصدیق کی گئی - اس تعلیق کو دارمی نے وصل کیا ہی ان سندون کے ساتھ کہ سب اسکے رجال ثقہ ہین شعبی سے - کہا کہ ایک عورت حضرت علی کے پاس اپنے شوہر سے خصومت کرتی ہوئی آئی کہ مرد نے اسکو طلاق دی تھی اور بولی کہ میں نے ایک مہینے مین تین بار حیض دیکھا ہی - جناب امیر نے قاضی شریح کو فرمایا کہ اس قول پر حکم کر شریح نے عرض کی یا امیر المومنین جہان کی آپ ہون مین کیا حکم کرون - فرمایا کہ درمیان اس مرد و عورت کے حکم کر وَقَالَ عَطَاءٌ أَقْرَأُهَا مَا كَانَتْ عطا نے کہا کہ اسکے حیض عدت سے آگے نہین تھے - اگر طلاق کے دونون مین دعوی کرے جیسا کہ اسکی عادت تھی تصدیق کی جاوے - اور اگر اسکے برخلاف عدت مین دعوی کرے مقبول نہین وَبِهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ایسا ہی کہا ابراہیم نخعی نے یعنے ابراہیم کا قول عطا کے موافق ہی وَقَالَ عَطَاءٌ الْحَيْضُ يَوْمٌ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ عطا نے کہا حیض ایک رات دن ہی پندرہ روز تک - یعنے اقل مدت ایک رات دن ہی اور اکثر دس رات دن - یہہ روایت موافق مذہب امام شافعی کی ہی - اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اقل مدت حیض کے تین رات دن ہین - اور اکثر دس رات دن یہہ مذہب اکثر احادیث کے موافق ہی اگرچہ انکے بعض اسناد مین ضعف ہی لیکن بعد طرق کا جبر کرتے ہین انکا بیان کتاب فتح المنان فی تائید مذہب النعمان مین جو مولفات سے شیخنا شیخ عبد الحق علیہ الرحمہ کے ہی جرح و تعدیل کے ساتھ مفصل مذکور ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ اقل حیض و اقل طہر مین حنفیہ و شافعیہ کا اختلاف ہی امام شافعی نے کہا کہ قرء سے مراد طہر ہی اسکی اقل مدت پندرہ دن ہین اور اقل حیض ایک رات دن پس اسکی عدت تیس ۳۰ روز اور حنفیہ کے لحظ سے کم مین تمام نہین ہوتی ہی اور طہر سے ایک لحظ باقی رہتا ہی پھر حیض دیکھے ایک رات دن اور طہر دیکھے پندرہ روز اور امام اعظم کے پاس اقل طہر اور اقل حیض ہر دو جمع نہین ہوتے ہین ایک وقت پس اقل مدت جس سے عدت منقضی ہو ساتھ روز ہین اور امام مالک کے پاس اقل حیض کی حد ہی نہ اقل طہر کو مگر وہ جو عورت اسکو تمام کرے وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ سَأَلْتُ ابْنَ سِيرِينَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى الدَّمَ بَعْدَ قُرْئِهَا بِخَمْسَةِ أَيَّامٍ قَالَ النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ معمر نے اپنے باپ سے لایا ہی کہ میں ابن سیرین سے سوال کیا اس عورت کے باب مین جو حیض کے بعد پانچ روز خون دیکھے - جواب دیا کہ عورتین اسکو زیادہ جانتی ہین یعنے اگر کہین کہ حیض ہی قبول کیا جاوے

حدثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ (وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ) وَلَكِنْ دَعِي الصَّلَاةَ قَدْرَ الْأَيَّامِ الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي ابی حبیش کی بیٹی فاطمہ نے پیغمبر خدا سے پوچھا کہ میں استحاضہ کرتی ہون اور پاک نہین ہوتی ہون یا ترک کرون نماز کو تو فرمایا یا ناز مت چھوڑ مقرر وہ ایک رگ کا خون ہی - اور حیض نہین - لاکن ان دونون کے مقدار کہ جنمین تجھے حیض ہوا کرتا تھا نماز چھوڑ دے پھر غسل کر اور نماز پڑھ **مترجم** کہتا ہی کہ اس عورت مین مذہب امام ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ ایک عورت معتادہ تھی - یعنے اسکو عادت تھی مثلاً پانچ روز ماہیچے خون جاری رہتا - جب وہ مستحاضہ ہوئی تو اس عادت کے دنون کو ایام حیض ٹھہرا وے اور ان دنون نماز وغیرہ چھوڑ دے - اور جب عادت کے ایام تمام ہووین تو خون کو دھو کے غسل کرلے اور نماز وغیرہ شروع کرے - اور اگر وہ عورت مبتدیہ ہی

الجزء الثانی

یعنے پہلا حیض وہی تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنے ہمیشہ خون جاری ہوگیا تو حیض کے اکثر مدت جو دس دن ہیں انکو ایام حیض قرار دے - اور باقی دنوں کو طہر شمار کرے اور دوسرے امام کا مذہب یہہ ہی کہ تمیز پر عمل کرے یعنے اگر خون سیاہ غلیظ ہی تو وہ حیض کا ہی - اور اگر ایسا نہیں ہی تو استحاضہ کی دلیل وہی عروہ کی حدیث ہی جو ابو داؤد و نسائی کی روایت میں ہی کہ حضرت نے وہی فاطمہ بنت حبیش کے جواب میں فرمایا کہ جب ہو خون حیض کا تو مقرر وہ خون سیاہ ہوتا ہی پہچانا جاتا ہی - جب ایسا ہو تو نماز چھوڑ دے - اور جب وہ سرا رنگ ہو تو وضو کر اور نماز پڑھ سو اسکے نہیں کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی اسکی ابو داؤد اور نسائی نے - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رنگ خون کا ذکر نہیں آیا مگر اسی عروہ کی حدیث میں - اور یہہ حدیث دو طریق پر مروی ہی ایک تو مرسل ہی اور دوسری مضطرب - اور وہ حدیث کہ جسمیں دونوں کا اعتبار ہی صحیح ہی اور ہماری مستند ہی - پس اسپر عمل کرنا اولی ہی - اور یہہ بھی لکھتے ہیں کہ عروہ کی حدیث بر تقدیر صحت اسپر محمول ہی کہ تمیز بھی عادت کے موافق ہو یعنے عادت کے موافق حیض آیا اور اس خون کا رنگ سیاہ تھا اور دسکے بعد مثل سرخی ہوا تو وہ خون حیض میں محسوب نہوگا حیض کے دن وہی ہیں جو عادت کے موافق آئیں اور کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوا کرتا ہی - پس حضرت نے [illegible] باعتبار اکثر کے ہی - اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تھی - اور امام شافعی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کے لئے اپنی شرمگاہ دھولیا کرے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب وقت آوے تبھی دھوئے پھر نہ دھوئے - اور لنگوٹھ باندھے اور جلد جلد وضو کرے پھر جو خون جاری رہے اسمیں معذور ہی جو چاہے پڑھے آخر وقت تک کذا فی المظاہر

باب الصفرة والكدرة في غير أيام الحيض یہہ باب بیان میں اس امر کے کہ زرد و آب تیرہ کے ہی جو ایام حیض کے سوا اور دنوں میں دیکھے

حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا إسمٰعيل عن أيوب عن محمد عن أم عطية قالت كنا لا نعد الكدرة والصفرة شيئا ام عطیہ نے کہا کہ تھے ہم شمار نہیں کرتے زرد و تیرہ کو جو غیر ایام حیض میں نکلے حیض سے **مترجم** کہتا ہی کہ اگر ایام حیض میں وہ رنگ ظاہر ہو سعید بن مسیب اور عطا اور لیث اور ابو حنیفہ و محمد و شافعی و احمد کے پاس حیض ہی اور امام مالک کے پاس ایام و غیر ایام ہر دو میں وہ حیض ہی اکی سند حدیث ام عطیہ کی ہی

باب غسل المستحاضة یہہ باب بیان میں رگ استحاضہ کے ہی جو مخرج خون ہی

حدثنا إبراهيم بن المنذر قال حدثنا معن قال حدثني ابن أبي ذئب عن ابن شهاب عن عروة وعن عمرة عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ابن شہاب نے روایت کی ہی عروہ سے اور عمرہ سے اور یہہ ہر دو بی بی عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے أن أم حبيبة استحيضت سبع سنين فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فأمرها أن تغتسل فقال هذا عرق فكانت تغتسل لكل صلوة مقرر حمنہ کی بہن ام حبیبہ جو عبد الرحمن بن عوف کی زوجہ ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی بہن ہی سات سال تک مستحاضہ رہی - پھر پیغمبر خدا سے اسکا حکم دریافت کیا تو فرمایا کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے - اور ارشاد کیا کہ یہہ خون رگ کا ہی کہ اسکا نام عاذل ہی - پس تھی ام حبیبہ کہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی - اور حضرت غسل کا حکم مطلق فرمایا وہ تکرار غسل پر دلالت نہیں کرتا ہی اور یہہ صحابہ ہر نماز کے لئے جو غسل کرتی تھی وہ تطوعا تھا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ہر نماز کے لئے تطوعا غسل کرنے پر امام شافعی نے نص کیا ہی اور جمہور علما بھی اسی پر گئے ہیں کہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لئے غسل کرنا واجب نہیں بلکہ ہر نماز کے وقت وضو ہی ہاں متحیرہ پر ہر نماز کے لئے غسل واجب ہی - اور وہ جو مسلم میں آیا ہی کہ حضرت نے حکم کیا اسکو غسل کا سو وہ حکم استحبابی ہی - منذری نے کہا کہ مستحاضہ عورتیں حضرت کے زمانے میں پانچ تھیں - حمنہ بنت جحش ام حبیبہ بنت فاطمہ بنت ابی حبیش - سہلہ بنت سہیل قرشیہ - سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہن

باب المرأة تحيض بعد الإفاضة یہہ باب حکم میں اس عورت کے کہ حائضہ ہو بعد طواف افاضہ کے سو اسکو طواف منع ہی یا نہیں - طواف افاضہ اسکو کہتے ہیں کہ تمام ارکان و مناسک حج کے بعد اور منا سے رجوع کرتے ہیں

حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن عبد الله بن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن أبيه عن عمرة بنت عبد الرحمٰن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله إن صفية بنت حيي قد حاضت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلها تحبسنا ألم تكن طافت معكن قالوا بلى قال فاخرجي بی بی عائشہ نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ صفیہ حیی کی بیٹی حائضہ ہوئی حضرت نے فرمایا شاید کہ صفیہ چاہتی ہی کہ ٹھہرا رکھے ہمکو مکہ معظمہ میں - کیا وہ تمہارے ساتھ طواف افاضہ نکیا حاضرون نے کہا ہاں - تب فرمایا اسکو کوچ

الجزء الثانی

کہ معظمہ سے نکلے یعنے طواف وداع جو سنت ہی باقی رہا تھا اسکے حیض نے اسکو اس سے معاف کیا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رُخِّصَ لِلْحُیَّضِ اَنْ یَّنْفِرْنَ اِذَا حَاضَتْ ابن عباس نے کہا کہ رخصت دی گئی حائضہ
کو یہہ کہ وہ طواف افاضہ کے بعد مکہ معظمہ سے بغیر طواف وداع کے اپنے وطن کی طرف رجوع کرے **وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ اَمْرِهٖ اِنَّمَا لَا تَنْفِرُ**
یہہ مقولہ طاؤس کا ہی کہ کہا کہ تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے اپنے حال میں کہ حائضہ رجوع نکرے جب تک طواف وداع نکرے **ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بَعْدُ یَقُوْلُ تَنْفِرُ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ پھر میں نے انہیں سے سنا کہ کہا کرتے کہ رجوع کرے - مقرر حضرت نے رخصت دی انکو کہ لا
طواف وداع رجوع کریں **باب** اِذَا رَاَتِ الْمُسْتَحَاضَةُ الطُّهْرَ یہہ باب حال میں اس مستحاضہ کے ہی کہ دیکھے طہر کو انقطاع خون سے **قَالَ** ابن عباس
تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ وَلَوْ سَاعَةً ابن عباس نے کہا کہ وہ عورت غسل کرے اور نماز پڑہے اگرچہ طہر ایک ساعت کا ہو **وَبَاشَرَهَا اَبُوْهَا وَاَخُوْهَا وَزَوْجُهَا اِذَا صَلَّتِ الصَّلٰوةَ**
اَعْظَمُ اور آوے اسکے پاس اسکا شوہر یعنے جماع کرے جبکہ وہ عورت نماز پڑہے - کیونکہ نماز عظیم تر ہی - جب نماز جائز ہو جماع بطریق اولی جائز ہوگا **حدثنا**
اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ عَنْ زُهَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ
فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب حیض پیش ہو نماز کو چھوڑ دے
اور جبکہ پیٹھ دے یعنے حیض دور ہو تو اپنے سے خون کو دھو ڈالے اور نماز پڑھ - اور ترجمہ باب میں حکم مستحاضہ کا ہی اور حدیث میں حکم حیض کا سو گویا اشارہ ہی اسطرف
پر کہ انقطاع استحاضہ کا حکم - انقطاع حیض کے حکم سا ہی بلکہ اس جگہہ قیاس اولویت کا ہی کیونکہ استحاضہ مطلق نماز کو مانع نہیں **باب** الصَّلٰوةِ عَلَی النُّفَسَاءِ
وَسُنَّتِهَا یہہ باب بیان میں نماز جنازہ کی نفاس والی عورت جو بعد ولادت کے مرجاوے اور نماز جنازہ کس طرح پر پڑہنی چاہیئے امام کہاں کھڑا رہے اسمیں طریقہ سنت کیسا ہی -
حدثنا اَحْمَدُ بْنُ سَرْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ حُسَیْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ امْرَاَةً مَاتَتْ فِیْ بَطَنٍ فَصَلّٰی عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَسْطَهَا سمرہ بن جندب سے مروی ہی کہ ایک
عورت وضع حمل کے بعد مری پس جنازہ پڑہا اسکا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے بیچ میں اسکے **باب** یہہ باب بلا ترجمہ تنوین کے ساتھ آیا ہی **حدثنا**
الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ مِنْ كِتَابِهٖ یعنے حدیث کی ہم سے حسن بن مدرک نے کہا حدیث کی ہم سے
یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے لکھے ہوئے سے نہ حفظ سے - ابو عوانہ نے کہا کہ عمرو نے کہا کہ جب لکھے ہوئے سے حدیث کریں پس پورا اعتبار ہی اگر اسکے نوشتے
حدیث کریں پس غالبا وہم ہی **قَالَ** اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكُوْنُ حَائِضًا لَا تُصَلِّیْ وَهِیَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی خُمْرَتِهٖ اِذَا سَجَدَ اَصَابَنِیْ بَعْضُ ثَوْبِهٖ عبداللہ بن شداد نے کہا کہ میں اپنی خالہ زوجہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ حائضہ ہوتیں
اور نہ پڑہتیں اور وہ بی بی پاس ہوتیں ذکر کے لیئے جہاں سنت ہی سجدگاہ طرف اور حضرت نماز پڑہتے چھوٹی حصیر پر اور وہ بی بی کہتی ہیں کہ جب حضرت سجدہ کرتے
حضرت کے کپڑے کا ایک طرف مجھے پہنچتا تھا **ترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی نے کہا کہ یہہ تواضع اور مسکنت ہی ہمارے نبی میں بخلاف نماز متکبرین کے جو گران قیمت اور
ہوتے ہیں مصلی پر نماز پڑہا کرتے ہیں - اور حائضہ کی عدم نجاست بھی مستنبط ہوئی

تم کتاب الحیض

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب التیمم

یہ کتاب تیمم کے بیان میں ہی و قول اللہ عزوجل و بیان میں اس قول حقتعالی کے فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ پس اگر نہ پاؤ تم پانی اور اسکے استعمال پر قادر نہو۔ پس قصد کرو ایک چیز کا جنس سے زمین پاک کے۔ پس مسح کرو اپنے منہ اور ہاتھوں پر **مترجم** کہتا ہی کہ تیمم کے معنے لغت میں قصد کرنا ہی۔ اور شرع میں قصد کرنا خاک پاک کا یا اس چیز کا جو قائم مقام خاک کے ہو یعنے جنس میں سے ہو اور اسکو منہ اور ہاتھ پر ملنا طہارت کی نیت سے۔ اور صعید کے معنے میں اختلاف ہی قتادہ نے کہا صعید میدان کو کہتے ہیں۔ لیث نے کہا صعید ہموار زمین کو کہتے ہیں کہ جسمیں کچھ نشیب و فراز نہو۔ فرا نے کہا صعید مٹی کو کہتے ہیں۔ اور بعضے کہتے ہیں زمین کا جانب جو نہو ہو وہ صعید ہی خواہ اس جگہ مٹی ہو یا نہو۔ زجاج نے اسکو پسند کیا۔ امام اعظم امام محمد کا بھی یہی قول ہی کہ جو چیز زمین کی جنس سے ہو اس سے تیمم صحیح ہی۔ اور جو چیز آتش سے جل کے راکھ ہو گئی ہو جیسے بھاڑ یا آگ میں جلانے سے نرم ہو کے گھڑے جانیکی صلاحیت پیدا کرے۔ جیسے لوہا اور تانبا کہ یہ زمین کی جنس سے نہیں اسکے سوا دوسرے تمام چیزیں زمین کی جنس سے ہیں مٹی یا پتھر چونا گچ ہڑتال گندگ فیروزہ عقیق وغیرہ اقسام کے پتھر سب پر تیمم جائز ہی۔ امام شافعی کہتے ہیں صعید کہینگے مگر اسی مٹی کو جسمیں غبار ہے سنگریزے خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے کو صعید نہینگے اگر انمیں مٹی مخلوط رہے اور غبار بھی ہو تو ان سنگریزوں میں صعید ملحوظ ہوئی۔ اور چونا اور ہڑتال پر صحیح نہیں طیب کے معنے پاک ہی۔ اس قید سے کہ جس مٹی پر تیمم صحیح نہیں کیونکہ وہ مٹی نجس ہی۔

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ اِنْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ

ما یعنی بی عایشہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک بعض سفروں میں نکلے وہ غزوہ بنی المصطلق کا تھا۔ جب تھے ہم بیداء یا ذات الجیش میں یہ دونو جگہ کے نام ہیں جو کہ مکہ معظمہ و مدینہ محترمہ کے درمیان واقع ہیں۔ ناگاہ میرا گلے کا مالا ٹوٹا سو حضرت اسکے ڈھونڈوانے میں ٹھہرے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ اور اس مقام پر پانی پر قادر نہیں تھے۔ فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ پس لوگوں نے ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہا کیا دیکھا تم نے کہ بی عایشہ نے کیا کیا کہ ٹھہرا دیا پیغمبر خدا کو اور لوگوں کو اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہی اور نہ وے پانی پر ہیں فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ پس ابوبکر صدیق آئے جس حال میں کہ حضرت اپنا سر مبارک میری ران پر رکھ کے خواب فرماتے تھے سو کہنے لگے تو نے بند کر دیا پیغمبر خدا کو اور لوگوں کو جس حال میں کہ نہ وے پانی پر ہیں اور نہ انکے ساتھ پانی ہی فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَاتَبَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ پھر بی بی نے کہا کہ عتاب کیا مجھ پر ابوبکر صدیق نے اور کہا جو کہ اللہ تعالی نے چاہا وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ اور مارنے لگے ابوبکر اپنے ہاتھ سے اپنے تہیگاہ یا کمر پر منع نکیا مجھے ہلنا مگر رہنا حضرت کا میری ران پر یعنے حضرت کے خواب میں خلل آنے کے اندیشہ سے میں نہیں ہلی فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا پس اٹھے پیغمبر خدا وقت صبح جس حال پر کہ پانی نہیں تھا پس اللہ نے آیت تیمم کی نازل کی اور لوگوں نے تیمم کیا فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِيْ بَكْرٍ پس اسید بن الحضیر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ نہیں ہی مگر تمہاری پہلی برکت اے آل ابی بکر کے

مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا اسید بن الحضیر ضم سے ہمزۂ اول کے مصغر اسد کا ہی اور ضم سے حا، مہملہ اور فتح ضاد معجمہ سے ایک صحابی کا نام ہے

الجزء الثانی

جو انصاری اسہلی ہی عقبۂ ثانیہ کی شب حضرت نے جنکو نقیب مقرر کیا تھا یہہ اسید بھی ایک انسے ہی انکی رحلت مدینہ طیبہ مین سن تیس ہجری مین ہوئی۔
جب آیت تیمم شرف نزول پائی انہون نے کمال خوشی سے کہا مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ یعنے نہین ہی یہہ مگر پہلی برکت تمہاری ای آل ابوبکر کی یعنے تمہاری اور برکات سے جو سبقت کی یہہ پہلی برکت ہی جو رخصت تیمم کے باب مین مسلمانون کو حاصل ہوئی اور عمر بن الحرث کی روایت مین آیا ہی لَقَدْ بَارَكَ اللَّهُ لِلنَّاسِ فِيكُمْ یعنے مقرر برکت دی اللہ نے لوگون تمھارے سے۔ اور اسحٰق سبعی کی تفسیر مین ابن ابی ملیکہ کی طریق سے آیا ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا أَعْظَمَ بَرَكَةَ قِلَادَتِكِ یعنے کیا بڑی برکت ہی تیرے مالے کی ای عایشہ انتہی قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ بی بی عایشہ کہتے ہین پھر اٹھایا ہم نے اونٹ کو جسپر مین سوار تھی پس پایا ہم نے وہ مالا اونٹ کے نیچے **مترجم** کہتا ہی کہ ایک روایت ہی کہ حضرت نے مالا دعوند نے کیسکو بھیجا تھا سو اسنے پایا اور ایک روایت ہی کہ اسید کو مالا اور نووی کہتے ہین کہ یہہ بھی امکان ہی کہ حضرت کو مالا اور اسید سے یہہ بھی ثابت ہو کہ اپنی لڑکی کو اگرچہ غیر کی عورت ہو تادیب کے لئے مارنا اور نصیحت کرنی درست ہی قسطلانی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ النَّضْرِ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً جابر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین نے پانچ چیزین کہ نہین دی گئی وے چیزین میرے آگے کسی پیغمبر کو فتح و نصرت دیا گیا مین نے دشمنون پر رعب و دہشت کے ساتھ ایک مہینے کی راہ تک اور تھری میرے لئے سب زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس جس مرد کو میری امت سے زمین پر نماز کا وقت پاوے تو چاہئے کہ وہ وہان نماز پڑھ لے اور پانی پر قادر نہو تو تیمم کرلے۔ اور حلال کی گئین میرے واسطے غنیمتین جو کفار کے ساتھ جنگ مین ہاتھ آوین۔ اور دیا گیا مین نے شفاعت کرنی سب امتون کے لئے اور تھا ہر نبی بھیجا گیا اپنی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا ہون سب خلق کی طرف **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے خصائص توسیت ہین یہان چھے عدد کا ذکر باقی کے عدم پر دلیل نہین شاید کہ حضرت کو پیچھے ان چھ پر اطلاع ہوی من بعد بواقی پر وحضرت جناب رسالت کی رعب نصرت کے باب مین ایک مہینے کا جو ذکر آیا سو اسکی وجہ یہہ ہی کہ حضرت کے شہر مبارک کے اور آپ کے دشمنون کے شہرون کے درمیان ایک مہینے کی مسافت سے زیادہ نہین تھی۔ اور یہہ خصوصیت انکو علی الاطلاق حاصل تھی۔ یہان تک کہ اگر بلا لشکر تنہا بھی ہون جیسا کہ ملوک و سلاطین کا رعب جنگ و قتال اور حصول فتح و نصرت کے بعد پر تا ہی حضرت کو وہ بات بالفعل جنگ کے آگے حاصل تھی۔ چنانچہ قیصر روم ہرقل باوجود اس کثرت ملک و مال اور فوج و لشکر کے رعب کھاتا اور جنگ تبوک پر نہ آنا ظاہر ہی

باب إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً وَلَا تُرَابًا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی جب نہ پانی پاوے نہ مٹی۔ جیسا کہ کشتی مین رہے اور پانی کو ہاتھ نہ پہنچے۔ یا ایسی جگہہ مین مقید ہو کہ اس مکان کے در و دیوار سب لکڑی کے ہون یا نجس ہو تو لا وضو و بلا تیمم نماز پڑھے یا نہ مؤلف نے حدیث مذکور سے استنباط کیا ہی کہ اسکی نماز جائز ہی

حدثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَوَجَدَهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَصَلَّوْا فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّيَمُّمِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ انہون نے بی بی اسماء سے مالا عاریۃً لیا تھا سو گم ہوا تب حضرت نے اسکے ڈھونڈنے کو ایک شخص کو مقرر فرمایا۔ پس اسنے اسکو اونٹ کے نیچے پایا جیسا کہ گاہا حدیث مین گذرا۔ پس لوگون پر وقت نماز کا آپہنچا جس حال مین کہ انکے پاس پانی نہین تھا۔ سو بے وضو نماز پڑھے اور اسبات کا شکوہ حضرت کے پاس لیگئے۔ تب اللہ تعالی نے آیت تیمم کی نازل کی۔ مطابقت حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ یہی ہی کہ لوگون نے بلا وضو و بلا تیمم نماز ادا کی۔ لاکن حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت بھی نماز پڑھے اور آیت تیمم نازل ہوئی کے بعد لوگون کو اسی نماز پر مقرر رکھا سو اسبات کے بلا ثبوت استدلال کامل نہو سکتا نہین **مترجم** کہتا ہی کہ اگر کوئی پانی پاوے نہ مٹی پاوے ان پر قادر نہو اسکو فاقد الطہورین کہتے ہین وہ نماز پڑھے جب پانی یا مٹی پاوے قضا پڑھے اور امام

شافعی کے پاس یہ ہی کہ وقت کی حرمت نگاہ رکھنے لئے نماز پڑھ لے - پھر جب پانی یا مٹی ملے تو قضا کرے - ہمارے علماء نے لکھا ہی کہ اگر کسی نے قصداً بے طہارت نماز پڑھی اور امام احمد و مالک صحابہ امام مالک ۱۲ (یہ اعادہ واجب ہی ۱۲ امام اعظم و امام مالک ۱۲) پڑھے اور اس سے حرمت وقت کا بھی ارادہ کرے تو وہ کافر ہوتا ہی - اور اگر لوگوں سے شرم کرکے بلا طہارت نماز پڑھے تو بھی کافر ہوتا ہی کیونکہ ہر دو صورت مین اسنے شرع کو حقیر جانا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ لِعَائِشَةَ جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا وَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ تَكْرَهِينَهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكِ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا پس اسید بن حضیر نے بی بی سے کہا، اللہ تعالی تمہین جزاے خیر دے قسم ہی اللہ کی تمہین سرزد ہوا تمھارے سے ایک کام کہ ناخوش رکھا تم نے اسکو - مگر کیا اللہ تعالی نے اسکو تمہارے لئے اور سب مسلمانون کے لئے ایسا کام کہ جس مین خیر ہی **باب** التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلَاةِ وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ یہ باب اس بیان مین ہی کہ تیمم غیر سفر مین جایز ہی جب مصلی پانی نپاوے اور وقت گذر جاوے اور نماز فوت ہونیکا خوف کرے اور اسیکا قایل ہی عطا ابن رباح - اور امام شافعی بھی اسی پر گئے ہین لاکن قضا کرنا کہا ہی - اور امام ابو حنیفہ نے حضر مین تیمم جایز نہین رکھا ہی - مگر تین صورت مین کہ خوف فوت ہونے نماز جنازہ کا ہو یا نماز عید کا یا اندیشہ ہلاکت کا جنب کو مرض کے سبب سے وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِنْ خَافَ إِنِ اغْتَسَلَ مَاتَ أَوْ مَرِضَ تَيَمَّمَ وَلَا يَجِدُ مَنْ يُنَاوِلُهُ یتیمم اور حسن بصری نے ہمارے باب مین کہا ہی کہ اسکے پاس پانی حاضر ہی اور نہین یا ہی کسیکو کہ پانی اسکو دے یا وضو کرواے تو اسکو وقت تیمم کرلے وَأَقْبَلَ ابْنُ عُمَرَ مِنْ أَرْضِهِ بِالْجُرْفِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ فَصَلَّى ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ اور آیے ابن عمر اپنی زمین سے جرف پر جرف ضم جیم اور راء مضموم سے اور آخر مین فا ہی ایک جگہ ہی مدینہ منورہ سے تین میل پر پس پہنچا وقت نماز عصر کا مربد النعم مین کہ سر میدان اونٹ بکرون کو باندہنے کی جگہ ہی - وہ مدینہ طیبہ سے دو میل پر واقع ہی - پس نماز پڑہے وہان تیمم کے ساتھ جیسا کہ امام مالک اور شافعی کی روایت مین لفظ تیمم آیا ہی - مراد مؤلف کی یہی ہی - پھر داخل ہوے مدینہ مین اور آفتاب بلند تھا پھر اعادہ نہ کیا نماز مؤلف نے ترجمۃ الباب کر پر اس حدیث کی دلیل اس لئے لائی کہ جو مسافت کہ ابن عمر نے قصد کیا جب وہ سفر قصیر ہی حد سفر کو نہین پہنچا بلکہ داخل حضر ہی ظاہر یہ ہی کہ انہون نے خروج وقت کی رعایت نکی کیونکہ غروب کے لگے مدینہ پہنچا لیکر یہ بھی ممکن ہی کہ اسنے گمان کیا کہ مدینہ پہنچنے تک وقت عصر کا باقی نرہیگا - تیمم کیا - اس سے معلوم ہوا کہ تیمم حضر مین ابن عمر کے پاس جایز ہی - اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ ابن عمر کو وضو باقی تھا پھر چاہا کہ تازہ وضو کرے جب پانی نہ ملا تجدید وضو کے عوض تیمم کیا **مترجم** کہتا ہی کہ جسنے حضر مین تیمم کیا سو اسپر امام مالک کے پاس اسکا اعادہ واجب نہین اور امام شافعی کے پاس واجب ہی اور امام ابو یوسف اور زفر سے مروی ہی کہ جب تک پانی نہ ملے نماز نہ پڑہے اگرچہ وقت جاوے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ عمیر نے کہا کہ مین اور عبد اللہ بن یسار جو مولی ہی ام المومنین میمونہ کا ابو جہیم کے پاس آئے ابو جہیم نے کہا کہ پیش آئے پیغمبر خدا بیر جمل کے طرف سے جو ایک کنوان مشہور ہی مدینہ طیبہ کے پس ملا آپ کو ایک شخص نے ملاقات کی اور آپ پر سلام کیا تو حضرت نے جواب سلام کا نہ دیا - یہان تک کہ آیا دیوار پر آپنے اور مبارک منہہ اور ہاتون پر مسح کیا یعنے تیمم کیا پھر اسکے سلام کا جواب دیا شارح رح کہتے ہین کہ ترجمۃ باب پر اس حدیث کا استدلال تکلف سے خالی نہین ترجمہ مین تو تیمم نماز کے لئے اخذ کیا - گویا نماز کو سلام پر قیاس کیا جیسا کہ دوسرے شارحون نے کہا ہی کہ وہ بھی مستحبات سے ہی اور یہ قیاس مع الفارق ہی شرع مین جواز تیمم کے لئے جسقدر مسافت پر پانی رہنا ضرر دیتی اتنی مسافت تو نہین تھی - اور ظاہر یہی ہی کہ حضرت نے باوجود پانی پر قادر ہونیکے جو تیمم کیا وہ حسن ادب کا طور ہی - ورنہ حدیث عایشہ صدیقہ کی صریح ہی اسبات پر کہ حضرت کو کوئی حال بھی ذکر خدا سے مانع نہین اور فقہ کی کتابون مین لکھتے ہین کہ باوجود پانی کے دوام طہارت کے لئے اور مسجد مین داخل ہونے اور دیگی کتابون کو چھونے کے واسطے تیمم کرنا ہی **باب** الْمُتَيَمِّمِ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا یہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا تیمم کرنیوالا تیمم پر ضرب کرنے کے بعد اپنے ہاتھون پر پھونکے یا نہ **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ

الجزء الثانی إنی اجنبت فلم اصب الماء ابزی نے کہا کہ ایک شخص عمر بن الخطاب کے پاس آیا اور کہا کہ میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا۔ اس روایت میں حضرت عمر کا جواب مذکور نہیں۔ انکا جواب نسائی کی روایت میں آیا ہی کہ لا یصلی حتی یجد الماء یعنے نماز نہ پڑھے جب تک پانی کو پاوے فقال عمار بن یاسر لعمر بن الخطاب اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما لم تصل واما انا فتمعکت فصلیت فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما کان یکفیک ھکذا فضرب النبی بکفیہ الارض ونفخ فیھما ثم مسح بھما وجھہ وکفیہ پس عمار بن یاسر حضرت عمر سے کہا آیا تم کو یاد نہیں رکھتے ہو کہ ہم ایک سفر میں تھے میں اور تم ہر دو جنب ہوئے جیسا کہ بعض روایات میں مذکور ہی لاکن تم نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹا اور نماز پڑھی۔ پھر ہم نے حضرت کی خدمت میں آکے اور یہ ماجرا آپ کے روبرو ذکر کیا۔ آپنے فرمایا سو اسکے نہیں کہ بس تھا تجھے اسطرح کرنا۔ پھر اپنے ہر دو ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور انمیں پھونکا غبار رہنے کے سبب سے پھر ان ہتھیلیوں سے اپنے منہہ پر اور کفین پر مسح کیا **متمعک** کہتا ہی کہ عمر فاروق اس سفر میں تیمم کرکے جو نماز نہ پڑھے اگرچہ یہ گمان تھا کہ تیمم جنابت کے لئے کافی نہیں اور عمار جو مٹی میں لوٹے انہوں نے قیاس کیا کہ تیمم جنابت میں بجائے غسل کے ہی تمام بدن کو کیا چاہئے اور وہ جو قرآن مجید میں آیا ہی کہ مسح کرو تم اپنے منہہ اور ہاتھوں کو وہ مخصوص وضو کے واسطے ہی۔ یہاں صاحب اشعۃ اللمعات کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے میں صحابہ سے اجتہاد وقع ہوا ہی اگرچہ اجتہاد صواب پر نہو مجتہد پر کچھ ملامت نہیں۔ اور جب اپنے اجتہاد پر عمل کیا پھر اسپر اعادہ بھی نہیں۔ اسیواسطے حضرت نے عمار کو اعادہ کرنیکا حکم نفرمایا۔ اور بعض روایات میں تقدیم مسح کفین کی آئی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تیمم میں ترتیب فرض نہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ تیمم میں ایک ضرب کافی ہی جیسا کہ بعض کا مذہب ہی برخلاف جمہور کے۔ اور شیخ محی الدین نووی نے یہہ جواب دیا ہی کہ حضرت کا مقصود عمار کو ضرب کا سکھلانا تھا کہ اسطرح کرے اور زمین پر نہ لوٹے۔ نہ یہ بیان تمام کیفیت تیمم پس عمار حضرت کی تعلیم روایت کی کہ ضرب کرنا اس طرح پر سکھلایا۔ اسیواسطے سنن ابی داود میں عمار سے اسکے سوا جو روایتیں آئی ہیں انمیں صریح دو ضرب مذکور ہیں اور مراد کفین سے یہاں پہنچوں ہی یعنے ہاتھ کہنیوں تک جیسا کہ کبھی ید سے کف مراد ہی چنانچہ اس آیت میں والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما پس ایسا ہی اگر کف ذکر کرے اور ید مراد رکھے دور نہیں الحاصل دو ضرب کا قول قوی اور ارجح ہی واللہ اعلم انتہی۔ **باب التیمم للوجہ والکفین** یہہ باب اس بیان میں ہی کہ تیمم منہہ اور ہر دو کھدست کے واسطے ہی **حدثنا** حجاج قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن سعید بن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیہ قال عمار بھذا وضرب شعبۃ بیدیہ الارض ثم ادناھما من فیہ ثم مسح بھما وجھہ وکفیہ ابزی پدر عبد الرحمن سے مروی ہی کہ کہا عمار نے ایک حدیث سے جو بابت تیمم آدمی کی روایت سے گذری۔ لاکن حجاج کی روایت میں وہ قصہ عمر رضی اللہ عنہ کا نہیں۔ اور یہہ مقولہ حجاج کا ہی جو کہا کہ شعبہ نے ہر دو ہاتھ زمین پر مارے اور ہر ایک ہاتھ کو منہہ کے نزدیک لایا پھونکا پھر اپنے منہہ پر مسح کیا وقال النضر اخبرنا شعبۃ عن الحکم سمعت ذرا یقول عن ابن عبد الرحمن بن ابزی بخاری کہتے ہیں کہ نضر نے کہا کہ شعبہ نے ہمکو خبر دی حکم سے کہ حکم نے کہا کہ میں نے ذر سے سنا کہ ابن عبد الرحمن سے نقل کرتا تھا کہ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تعلیق مؤلف سے ہی کسی لئے کہ نضر کی رحلت دو سے تیسرے سال میں ہوئی۔ اور بخاری اس سال میں ہفت سالہ تھے قال الحکم وقد سمعتہ عن ابن عبد الرحمن عن ابیہ قال قال عمار حکم نے کہا تحقیق میں نے یہہ حدیث سعید بن عبد الرحمن سے سنی ہی کہ وہ اپنے والد سے نقل کرتا تھا عبد الرحمن نے کہا کہ عمار نے خبر دی مقصود مؤلف کا یہہ ہی کہ جیسا حکم نے ذر سے سنا ہی ذر کے شیخ سے جو سعید بن عبد الرحمن اور حکم کے شیخ ہی سنا ہی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن ابن ابزی عن ابیہ انہ شھد عمر وقال لہ عمار کنا فی سریۃ فاجنبنا وقال نفل فیھما عبد الرحمن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عمر سے عمار نے کہا کہ ہم ایک چھوٹی فوج میں تھے اور جنب ہوئے۔ پھر عمار نے کہا کہ حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ منہہ پر پھونکا **حدثنا** محمد بن کثیر قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن ابن ابزی عن عبد الرحمن ابیہ قال قال عمار لعمر تمعکت فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یکفیک الوجہ والکفان **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی عن عبد الرحمن قال شھدت عمر قال لہ عمار وساق الحدیث **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ذر عن ابن عبد الرحمن بن ابزی

الجزء الثانی

عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْہَہٗ وَکَفَّیْہِ ان سب حدیثوں کا ایک ہی مضمون ہی انکار حجرہ اور پرگذرا **باب** الصَّعِیْدُ الطَّیِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ یَکْفِیْہِ عَنِ الْمَاءِ یہ باب اس بیان میں ہے کہ پاک مٹی مسلمان کا آب وضو ہی۔ وہ اسکو پانی کے عوض میں بس ہی جسوقت کہ پانی کے استعمال پر قادر نہو وَقَالَ الْحَسَنُ یُجْزِیْہِ التَّیَمُّمُ مَالَمْ یُحْدِثْ اور حسن بصری نے کہا کہ مسلمان کو تیمم کافی ہی جب تک کہ حدث نکرے یعنے ایک تیمم سے فرائض اور نوافل ادا کرے جب تک کہ اسکا تیمم نہ ٹوٹے **مترجم** کہتا ہی کہ یہ مذہب حنفیہ کا ہی کہ انہوں نے تیمم کو وضو پر مرتب کیا ہی لیکن دوسرے تینوں اماموں نے کہا کہ ایک فرض کے سوا دوسری نماز نہ پڑھے کیونکہ تیمم ایک ضروری طہارت ہی بخلاف وضو کے اور صحت کو پہنچا وہ جو بیہقی نے ابن عمر سے ہر فرض کے لئے تیمم کا ایجاب نقل کیا اور کہا کہ یہ صحابہ کا مخالف نہیں۔ مان ابن منذر نے ابن عباس سے روایت کی کہ ہر نماز کے لئے تیمم واجب نہیں۔ اور اصح یہ ہی کہ فرض کے ساتھ نماز جنازہ اس تیمم سے پڑھنا صحیح ہی کیونکہ نماز جنازہ نفل سے شباہت رکھتی ہی۔ اور جمہور کے پاس ایک تیمم سے فرض کے ساتھ کئی نوافل پڑھنا بھی مباح ہی مگر اک نے نفل کے آگے تقدیم فرض شرط کی ہی وَاَمَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَھُمْ مُتَیَمِّمُوْنَ اور ابن عباس نے امامت کی وضو والوں کی حالانکہ وہ تیمم کیا تھا وَقَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی السَّبْخَۃِ وَالتَّیَمُّمِ بِھَا اور یحی بن سعید نے کہا کچھ مضایقہ نہیں نماز پڑھنی کھاری زمین پر اور اس پر تیمم کرنا **مترجم** کہتا ہی کہ ابن خزیمہ نے اس مطلب پر بی بی عایشہ کی حدیث دلیل لی ہی کہ کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم تمہاری ہجرت گاہ یعنے مدینہ کو کھاری زمین اور درخت والی دیکھتے ہیں اور حضرت نے مدینہ کو طیبہ فرمایا پس اس میں [illegible] کہ کھاری زمین طیب ہی فتسطلانی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا اَسْرَیْنَا حَتّٰی اِذَا کُنَّا فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ وَقَعْنَا وَقْعَۃً وَلَا وَقْعَۃَ اَحْلٰی عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْھَا فَمَا اَیْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ فَکَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَیْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ یُسَمِّیْھِمْ اَبُوْ رَجَاءٍ فَنَسِیَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ لَمْ یُوْقَظْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ یَسْتَیْقِظُ لِاَنَّا لَا نَدْرِیْ مَا یَحْدُثُ لَہٗ فِیْ نَوْمِہٖ عمران نے کہا کہ ہم ایک سفر میں تھے حضرت کے ساتھ تھے اور ہم رات میں چلتے تھے یہاں تک کہ ہم آخر شب میں خواب میں گئے۔ اور مسافر کے حق میں کوئی واقعہ اس سے اچھا آخر شب کے سونے سے شیرین تر نہیں۔ پس ہمکو بیدار نہ کیا مگر آفتاب کی گرمی نے۔ اول جو بیدار ہوے تین شخص تھے ابو رجا نے انکے نام لیتا تھا۔ اور عوف نے جو ابو رجا سے اوی ہی انکے نام فراموش کئے تھے۔ پھر عمر بن الخطاب چوتھے ہیں جو بیدار ہوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خواب کرتے تو ہم نہیں جگاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہی بیدار ہوتے۔ کیونکہ سکو نہیں معلوم تھا کہ آپ پر کیا نیا معاملہ رو دیا ہی حالت خواب میں **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں قسطلانی نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ کیا کام کرتے ہیں اپنے خواب میں یعنے وحی سے پس ہم خوف کرتے تھے انقطاع کا یعنے اگر ہم جگاویں کلام وحی منقطع ہو فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ عُمَرُ وَرَاٰی مَا اَصَابَ النَّاسَ وَکَانَ رَجُلًا جَلِیْدًا فَکَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَہٗ بِالتَّکْبِیْرِ فَمَا زَالَ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالتَّکْبِیْرِ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ بِصَوْتِہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ شَکَوْا اِلَیْہِ الَّذِیْ اَصَابَھُمْ قَالَ لَا ضَیْرَ اَوْ لَا یَضِیْرُ اِرْتَحِلُوْا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ پھر جب عمر فاروق بیدار ہوے اور اس چیز کو دیکھا جو لوگوں کو پہنچی ہی یعنے لوگوں پر خواب غلبہ کرنا اور نماز کا وقت گذر جانا اور پانی نہ رہنا۔ جب یہ حال دیکھا بیقرار ہوے اور وہ مرد قوی صلابت تھے پس تکبیر کہے اور اپنی آواز تکبیر کے ساتھ بلند کی یہاں تک کہ انکے آواز سے حضرت بیدار ہوے پھر جب بیدار ہوے آگے جو انہوں نے حال کا شکوہ بیان کیا جو صحابہ کو پہنچا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ ضرر نہیں۔ راوی کا شک ہی کہ یعنے خوف کو اسبات کا شک ہوا کہ حضرت لا ضیر یا لا یضیر فرمایا یا صیغہ مضارع سے۔ پس فرمایا کہ کوچ کرو سو کوچ کیا اور راہ چلے حضرت اور جو لوگ کہ آپ کے ساتھ تھے وہ راہ جو وہ نہیں تھی اور وہاں سے جلد کوچ کر گئے کیونکہ یہ تھا کہ وہ شیطان کی جگہ تھی چنانچہ مسلم کی روایت میں آیا ہی۔ پھر آگے چل کے اترے۔ پھر پانی طلب کیا اور وضو کیا اور نماز کی ندا کی گئی یعنے اذان کہی گئی۔ چنانچہ مولف نے باب الاوقات کے اخیر میں اسکی تصریح کی ہی۔ پھر لوگوں کو ساتھ لیکے نماز پڑھے یعنے قضا ادا کی۔ شارح کہتا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ یہ واقعہ لیلۃ التعریس کے واقعہ کے سوا ہی۔ کیونکہ لیلۃ التعریس میں بلال کو حکم کیا تھا کہ بیدار کردیں سودن کو خواب غلبہ کیا۔ اور اس واقعے میں اول جو بیدار ہوے پیغمبر خدا تھے واللہ اعلم بالصواب

الجزء الثانی

مترجم کہتا ہی کہ یہہ واقعہ کون سے سفر میں ہوا سو سب میں اختلاف آیا ہی۔ صحیح مسلم میں ہی کہ خیبر سے مراجعت کے وقت ہوا۔ اور ابو داؤد نے روایت کی ہی کہ حدیبیہ سے رجوع کے وقت۔ اور طحاوی میں آیا ہی کہ فتح مکہ کی اور ابن حبیب کہ زید بن اسلم کی حدیث مرسل آئی ہی۔ اور عبد الرزاق نے مرسلا روایت کی ہی کہ غزوۂ تبوک سے رجوع کے وقت ہوا کذا فی القسطلانی لیلۃ التعریس کا واقعہ خیبر سے پھرنے کے وقت ہوا واللہ اعلم فَلَمَّا انْتَقَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَکَ یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ پس حضرت جب نماز سے پھرے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ نماز سے گوشہ لیا ہی اور قوم کے ساتھ نہ رہا ہے سو اسکو فرمایا کہ کیا چیز تجکو باز رکھی ای فلان یہہ کہ قوم کے ساتھ پڑھے اسنے کہا کہ مجھے جابت پہنچی اور پانی نہیں ملا۔ تو فرمایا لازم تھا تجھ پر کہ مٹی سے تیمم کرے مفروہ تجھے بس تھا۔ ثُمَّ سَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ الْعَطَشَ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ جَھْمٍ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْھَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَ فَلَقِیَ امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ عَلٰی بَعِیْرٍ لَھَا فَقَالَا لَھَا اَیْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَھْدِیْ بِالْمَاءِ اَمْسِ ھٰذِہِ السَّاعَۃَ وَنَفَرُنَا خُلُوْفٌ پھر آگے تشریف لے چلے پیغمبر خدا تو لوگوں نے آپ کے پاس پانی کی شکایت لائی۔ تو آپ اترے اور ایک شخص کو طلب کیا ابو جہم اسکا نام لیتا تھا اور عرف اسکو فرامش کیا تھا۔ **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وہ مرد عمران بن حصین تھا چنانچہ مسلم کی روایت دلالت کرتی ہی اسپر پھر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو بلوایا اور ان ہر دو کو یعنی مرتضی علی کو اور عمران کو حکم کیا کہ تم ہر دو جاؤ اور پانی ڈھونڈ ہو سو وے ہر دو گئے اور ایک عورت کو پایا درمیان دو مشک کے پانی سے بھرے ہوئے اونٹ پر یعنے ایک عورت اونٹ پر سوار تھی اور اسکے پاس دو مشک پانی سے بھرے ہوئے تھے۔ مزادہ فتح میم اور زاء سے مشک کلان کو کہتے ہین۔ اور اسکو سطیح بھی کہتے ہین یہہ راوی کا شک ہی یعنے خوف کو شک ہوا کہ اپنے شیخ سے لفظ مزادتین سنا یا سطیحتین پس ان ہر دو نے اس عورت سے پوچھا کہ پانی کہان ہی اس عورت نے کہا کہ ہمارا میرا ساتھ پانی کے کل کے روز اسی ساعت کے مانند ہی یعنے ہمارے مردان غائب ہین زن و اطفال کو چھوڑ کے پانی کی طلب مین گئے ہین قَالَا لَھَا انْطَلِقِیْ اِذًا قَالَتْ اِلٰی اَیْنَ قَالَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الَّذِیْ یُقَالُ لَہُ الصَّابِیْ قَالَا ھُوَ الَّذِیْ تَعْنِیْنَ فَانْطَلِقِیْ فَجَاءَ بِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَاہُ الْحَدِیْثَ اِلٰی آخِرِہٖ اس ہر دو نے اس عورت کو کہا کہ تو چل اسنے پوچھا کہان تو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عورت نے کہا کہ اس مرد کے طرف کہ لوگ جسکو صابی کہتے ہین۔ صابی اسکو کہتے تھے کہ ایک دین سے دوسرے دین کے طرف میل کرے۔ حضرت جب ایک نیا دین لاتے تھے اور لوگ کو باطل سے اس دین حق کے طرف بلاتے تھے۔ کفار اس جناب کو صابی کہا کرتے تھے۔ تب وے ہر دو صحابی اسکو کہا کہ اسی مرد کے طرف چل پس اس عورت کو حضرت کے پاس لے آئے اور جو کلام انکو اس عورت کے ساتھ ہوا تھا بیان کیا قَالَ فَاسْتَنْزَلُوْھَا عَنْ بَعِیْرِھَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَاَفْرَغَ فِیْہِ مِنْ اَفْوَاہِ الْمَزَادَتَیْنِ وَاَوْکَاھُمَا وَاَطْلَقَ الْعَزَالِیَ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا فَسَقٰی مَنْ شَاءَ وَاسْتَقٰی مَنْ شَاءَ وَکَانَ اٰخِرُ ذٰلِکَ اَنْ اَعْطَی الَّذِیْ صَابَتْہُ الْجَنَابَۃُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْھَبْ فَاَفْرِغْ عَلَیْکَ پیغمبر نے فرمایا کہ اس عورت کو اسکے اونٹ سے اتارو۔ پھر آپ نے ایک طرف مشکوں اور ان مشکوں کے منہ سے اسمین پانی ڈالا۔ اور اسکے منہ کو بند کر دیا اور اسکے نیچے کے منہ کو کھول دیا۔ پس لوگون مین منادی کی گئی کہ اپنے جانورون کو پلاؤ اور پیو پس پلایا جسنے چاہا اور پیا جسنے چاہا۔ اور آخر کار یہی تھا کہ جسکو جنابت پہنچی تھی حضرت اسکو بھی ایک مشک بھر عطا کیا اور فرمایا کہ اسکو آپ پر ڈال وَھِیَ قَائِمَۃٌ تَنْظُرُ اِلٰی مَا یُفْعَلُ بِمَائِھَا وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْھَا وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّھَا اَشَدُّ مِلْئَۃً مِنْھَا حِیْنَ ابْتَدَاَ فِیْھَا اور وہ عورت دیکھتی تھی کہ جو کچھ اسکے پانی سے کیا گیا تحقیق قسم ہی اللہ کی بازرہی اس حالت سے اور مقرر ہمکو خیال گذرا کہ ان مشکون سے جب پانی ڈالنا شروع فرمایا تب سے بھی زیادہ پر اب ہین اور یہہ معجزہ روشن اور آیت قطعی تھی حضرت کی صدق نبوت پر۔ اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نے تب وضو کیا اور پیئے اور جانورون کو پلوایا اور غسل کیا اور جتنے اسکے مشکیزے تھے سب بھر لئے اور اس عورت کے ہر دو مشک جیسے تھے وہ بھر گئے تھے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا لَھَا فَجَمَعُوْا لَھَا مِنْ بَیْنِ عَجْوَۃٍ وَدَقِیْقَۃٍ وَسَوِیْقَۃٍ حَتّٰی جَمَعُوْا لَھَا طَعَامًا فَجَعَلُوْہُ فِیْ ثَوْبٍ وَحَمَلُوْھَا عَلٰی بَعِیْرِھَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَیْنَ یَدَیْھَا قَالَ لَھَا تَعْلَمِیْنَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِکِ شَیْئًا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الَّذِیْ اَسْقَانَا پس پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اس عورت کے واسطے

من ماءه

الجزء الثاني

طعام یعنے کھانے کے چیزیں جمع کیجئے۔ پس لوگوں نے خرما اور آٹا اور ستو جو ہمراہ رکھتے تھے جمع کئے۔ اور وہ سب اسکے کپڑے میں باندھے اور اس عورت کو اسکے اونٹ پر بٹھلا کے اُن چیزوں کا بستہ اسکے روبرو رکھا۔ اور پیغمبر خدا نے اسکو فرمایا آیا تو جانتی ہی کہ ہم نے تیرے پانی سے کچھ کم نہ کیا لاکن اللہ تعالی نے ہمکو پانی دیا

فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ فَقَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلَانَةُ قَالَتِ الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بِأُصْبُعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا

پس وہ عورت اپنے لوگوں کے پاس آئی حالانکہ ان سے تاخیر کی گئی تھی یعنے ان سے جدا ہوگئی تھی۔ سو ان لوگوں نے اس سے کہا کہ کس چیز نے تجھکو بند رکھا تھا اور ہمارے سے جدا کیا تھا تجھے ای فلانی۔ اسنے کہا کہ بند رکھی تھی مجھکو ایک حالت عجیب دو شخص نے میرے سے ملے۔ پس مجھے اس مرد کے پاس لیگئے کہ جسکو صابی کہتے ہین سو انہوں نے ایسا اور ویسا کیا۔ قسم ہی اللہ کی ہر آینہ وہ سب لوگ سے بڑا ساحر ہی درمیان اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا اس عورت نے اپنے شہادت کی اور بیچ کی انگلی سے اور اٹھایا انکو طرف آسمان کے اور ارادہ کیا آسمان و زمین سے یا وہ تحقیق پیغمبر ہی خدا کا برحق فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الْغَزْمَةَ الَّتِي هِيَ مِنْهُ پس مسلمان جو غارت کرتے ان مشرکون مین جو اسکے اطراف رہا کرتے تھے اور نہین پہنچتے تھے اس جماعت پر جو پانی پر رہتے تھے اس عورت کی قوم سے فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أَرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا پس اس عورت نے ایک روز اپنی قوم سے کہا کہ میں نہیں جانتی ہون کہ یہہ قوم تجھکو دیدہ و دانستہ چھوڑ دیتی ہی۔ باوجود قدرت کے ہم کو غارت نہین کرتی ہی۔ پھر اسلام سے ان مسلمانون کے تمہین کیا چیز منع کرتی ہی فَهَلُمُّوا فَأَسْلِمُوا فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ پس آیئے تو اسلام مین رغبت ہی۔ تب انہون نے قبول کیا اور اسکا کہا مانا اور داخل اسلام ہوے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَابِئٌ خَرَجَ مِنْ دِينٍ إِلَى غَيْرِهِ بخاری نے کہا کہ صابی اسکو کہتے ہین جو ایک دین سے دوسرے دین کے طرف جاتا ہی وَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الصَّابِئُونَ فِرْقَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ الزَّبُورَ اور ابو العالیہ نے کہا صابئین اہل کتاب سے ایک گروہ ہی جو زبور پڑھا کرتے ہین

مقصود مؤلف کا یہہ ہی کہ حدیث مین جو صابی کا ذکر آیا اسکے اور اس صابی کے درمیان جو اس عالیہ کے ساتھ منسوب ہی فرق ہی

بَابٌ إِذَا خَافَ الْجُنُبُ عَلَى نَفْسِهِ الْمَرَضَ أَوِ الْمَوْتَ أَوْ خَافَ الْعَطَشَ تَيَمَّمَ

تیمم

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو وقت جنب اپنی ذات پر بیماری کا خوف کرے یعنے بیماری بڑھ جانیکا اندیشہ ہو۔ یا موت کا خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے مر جائیگا۔ یا تشنگی کا خوف ہو اپنے حق مین یا اپنے رفیق کے حق مین یعنے تھوڑا ہی وضو کریگا تو پینے کے لئے باقی نہ رہیگا

سو ان صورتون مین تیمم کرے وَيُذْكَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَجْنَبَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَتَيَمَّمَ وَتَلَا وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ذکر کیا گیا ہی کہ عمرو بن العاص نے ایک سرد رات مین جنب ہوا اور تیمم کیا۔ اور اپنے فعل کے تائید پر یہہ آیت پڑھی جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ نہ مارو دم اپنکو مقرر اللہ تم پر رحمت کرنیوالا ہی فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ پس ذکر کیا گیا یہہ ماجرا پیغمبر خدا کے پاس تو ملامت اور سرزنش کی اسنے اسکو

پس ملامت نکرنا اگی تقریر ہی یعنے سکوت فرمانا اسکا اسکے جواز کی دلیل ہی

حدثنا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ أَبُو مُوسَى لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ لَا يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَمْ لَوْ رَخَّصْتُ لَهُمْ فِي هَذَا كَانَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُهُمُ الْبَرْدَ قَالَ هَكَذَا يَعْنِي تَيَمَّمَ وَصَلَّى ابو وائل نے کہا کہ ابو موسی نے ابن مسعود سے کہا کہ جسوقت جنب پانی نہ پاے نماز ادا کرے۔ ابو موسی نے یہہ بات عبد اللہ ابن مسعود سے بطور استفہام کے پوچھی گو جانتا تھا کہ ابن مسعود کا مذہب یہہ ہی کہ اس صورت مین نماز نہ پڑھے تب عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ اگر میں انکو اسباب مین رخصت دون کہ سردی کے سبب تیمم کرکے نماز پڑھ لیا کرین۔ جب تمہارے سے کوئی سردی کو پاوے تو ایسا ہی کہے یعنے تیمم کرے اور نماز پڑھے۔ ابو موسی نے ابن مسعود کے قول کی تفسیر کی ہی وَقَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ عَمَّارٍ لِعُمَرَ ابو موسی نے کہا کہ میں نے ابن مسعود سے کہا پھر کہان ہی قول عمار کا جو عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اور حدیث سابق مین گذرا قَالَ إِنِّي لَمْ أَرَ عُمَرَ قَنِعَ بِقَوْلِ عَمَّارٍ کہا ابن مسعود نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عمار کے قول پر قناعت کی ہو

حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ

الجزو الثانی

عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اَرَاَیْتَ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا اَجْنَبَ فَلَمْ یَجِدْ مَاءً کَیْفَ یَصْنَعُ فَقَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ لَا یُصَلِّیْ حَتّٰی یَجِدَ الْمَاءَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ حِیْنَ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَکْفِیْکَ قَالَ اَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ یَقْنَعْ بِذٰلِکَ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَدَعْنَا مِنْ قَوْلِ عَمَّارٍ کَیْفَ تَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ شقیق نے کہا کہ میں عبداللہ اور
ابو موسیٰ کے پاس تھا ابو موسیٰ نے کہا ای ابو عبدالرحمن آیا تم جانتے ہو کہ جب کسی کے جنب ہو اور پانی نہ پاوے کیا کیا چاہئے عبداللہ نے کہا کہ وہ نماز نہ پڑھے پانی پائے
تک ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے کہا پھر تو قول عمار کو کیا کریگا جو پیغمبر خدا نے اسکو فرمایا کہ تجھے تیمم کافی ہی - کہا آیا تو عمر کو نہیں دیکھا کہ اسکے قول پر قناعت کی - پس ابو موسیٰ نے
کہا کہ ہم نے قول عمار سے قطع نظر کیا تو اس آیت تیمم کو کیا کریگا جو اس باب میں نص ہی فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا عبداللہ نے کہا اگر ان کو اس
فِیْ هٰذَا لَاَوْشَکَ اِذَا بَرَدَ عَلٰی اَحَدِهِمُ الْمَاءُ اَنْ یَدَعَهٗ وَیَتَیَمَّمَ فَقُلْتُ لِشَقِیْقٍ فَاِنَّمَا کَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ لِهٰذَا فَقَالَ نَعَمْ پس عبداللہ بن
مسعود بجائے کہ ابو موسیٰ کا جواب کافی دیتے آیت کی توجیہ میں کہنے لگے تحقیق اگر ہم اسباب میں لوگوں کو رخصت دیں - ہر آینہ قریب ہی کہ جب لوگوں کو کچھ سردی پہنچے تو ان سے ہر ایک
شخص پانی چھوڑ دیگا اور تیمم ہی کیا کریگا - ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے شقیق سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود تیمم کو ناخوش رکھتے تھے اسلئے کہ لوگ سستی اور سہل
انگاری نکریں - شقیق نے کہا ہاں ایسا ہی ہی - اگر تو کہیگا کہ فتوی عمار اور ابن مسعود کا جو کبار علماء صحابہ سے ہیں اس رخصت کے عدم قبول اور ترک نماز پر کس طرح
روا ہوگا - حالانکہ یہہ رخصت نص کتاب و سنت سے ثابت ہی - تو ہم اسکا جواب دیتے ہیں کہ عمار اور ابن مسعود نے آیۃ او لامستم النساء کی تاویل جماع النساء حتائم
بغیر جماع کے ہونے پر جو تین سے کی ہی کیونکہ جماع کے لئے غسل ہی چنانچہ حق تعالی فرمایا وَاِنْ کُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا پس تیمم کو بدل وضو کا جانتے ہیں نہ بدل غسل
کا - پس جنب کے لئے تیمم روا نہیں رکھا - پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ جواب اعتذاری مخالف نص قرآنی ہوتا ہی - اگرچہ یہہ تاویل ابن مسعود کے قول کے ساتھ جو
ابو موسیٰ کے اعتذار میں ہے اگرچہ کلام پانی نہیں پانے کے باب میں ہی صلاح امر کی ایک صورت میں موجب اسکا نہیں کہ تمام جگہہ تجویز نکرے - لاکن ان
حدیثوں سے جو جنب کے واسطے جو تیمم کے لئے ناطق ہیں جواب نہیں ہوتا ہی - ظاہر یہہ ہی کہ وہ مناظرہ ابو موسیٰ کا ابن مسعود کے ساتھ ثبوت کے بعد ہی
اور جواب عمر بن الخطاب کا لا یصلی کے ساتھ بھی حضرت کی رحلت کے بعد ہی - اور یہہ بات ان بزرگوں پر پوشیدہ رہنا نہایت بعید ہی - اور وہ جو ابن مسعود
نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے قول عمار پر قناعت کی محل سخن ہی عمار جو عدول صحابہ سے تھے اور ثقہ تھے ایک حدیث پیغمبر خدا سے روایت کرے پھر کیا گنجایش ہی
کہ عمر رضی اللہ عنہ قبول نکریں - اور عمر سے ایک حرف جو قول عمار کے ہمدستی کاف میں ناظر ہو وہ بھی منقول نہیں **باب** التَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ باب
تیمم کا درحالیکہ وہ ایک ضرب ہو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنْتُ
جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی لَوْ اَنَّ رَجُلًا اُجْنِبَ فَلَمْ یَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا اَمَا کَانَ
یَتَیَمَّمُ وَیُصَلِّیْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یَتَیَمَّمُ وَاِنْ کَانَ لَمْ یَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی فَکَیْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْاٰیَةِ
فِیْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا شقیق نے کہا کہ میں ابن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا تھا -
ابو موسیٰ نے ان سے پوچھا کہ اگر ایک مرد جنب ہوا اور ایک مہینا پانی نہ پاوے تو کیا وہ تیمم کرے اور نماز پڑھے - تب عبداللہ ابن مسعود نے جواب دیا کہ تیمم نکرے اگرچہ
ایک مہینا پانی نہ پاوے قید ایک مہینے کا قید احترازی نہیں ہی - پھر انکو ابو موسیٰ نے کہا کہ اگر یوں ہی پھر حکم میں اس آیت کے کیا کرو کے جو سورۂ مائدہ میں آئی
فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ رَخَّصْنَا لَهُمْ فِیْ هٰذَا لَاَوْشَکُوْا اِذَا بَرَدَ عَلَیْهِمُ الْمَاءُ اَنْ یَتَیَمَّمُوْا بِالصَّعِیْ
پس عبداللہ نے کہا اگر تیمم کے باب میں رخصت دی جائیگی ہر آینہ قریب ہی کہ جب پانی سرد کرے لوگ تیمم ہی کیا کرینگے قُلْتُ وَاِنَّمَا کَرِهْتُمْ هٰذَا
لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ
الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَصْنَعَ
هٰکَذَا ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن مسعود سے کہا کہ تم اس رخصت کو ناپسند نہیں رکھتے ہو مگر اس مصلحت کے لئے تو ابن مسعود نے کہا ہاں - پھر ابو موسیٰ نے

الجزء الثانی

کہا آپ نے عمار کا قول نہ سنا جو عمر بن الخطاب سے کہا کہ بیشک خدا نے مجھے ایک کام کے لئے بھیجا سو میں جنب ہوا اور پانی نہ پایا پس مٹی میں لوٹا جیسا کہ جانور لوٹتا ہے۔ پھر میں نے آکے حضرت سے اسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہرآئینہ کفایت کرتا تجھکو اگر ایسا کیا ہوتا وَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ پھر حضرت نے کف دست سے زمین پر ایک ضرب کیا پھر پھونکا اسمیں اور دور کی غبار پھر مسح کیا اس ضرب سے پیشہ سید ہے ہاتھ کی بائیں ہاتھ سے۔ یا پیشہ بائیں ہاتھ کی سیدے ہاتھ سے۔ پھر مسح کیا ہر دو ہاتھ سے اپنے منہ پر۔

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ پھر عبد اللہ نے کہا کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا کہ انہوں نے قول عمار پر قناعت کی وَزَادَ يَعْلَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ بِالصَّعِيدِ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَاحِدَةً اسکا ترجمہ آگے گذرا ہی۔ اس روایت میں جو زیادہ آیا سو لفظ واحدہ ہی کہ اس سے ظاہر ہی کہ ایک ہی ضرب سے مسح منہ اور ہاتھ کا کیا۔ لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے چند چیزیں معلوم ہوتے ہیں۔ ایک تو اکتفا کرنا ایک ضرب پر دوسری مسح کف کی تقدیم مسح منہ پر۔ اور اکتفا کرنا پیشہ پر ایک ہاتھ کے۔ اور نکرنا مسح ذراعین کا اور مسح کا دوسری مٹی سے۔ یا اسکے بالعکس جیسا کہ یعلی کی روایت میں ہی۔ شارح نے کہا کہ سب استنباطات میں محل سخن ہی اول یہ کہ کہہ سکتے ہیں کہ تیمم کی طریق سب کو معلوم اور مشہور تھا۔ جب اس مقام میں عمار کے فعل کا رد ضرور تھا اسقدر بتلانا کافی تھا یعنے عمار جو خاک پر لوٹتے تھے۔ انکو ایک ضرب سے کف اور منہ پر مسح کرکے بتلایا اور رہی یہ تفصیل فرمایا وہ حقیقت تیمم کا بیان مقصود نہیں تھا۔ بلکہ تیمم کے طرف اشارہ تھا۔ اور حدیث کی عبارت یہہ بھی احتمال رکھتی ہی کہ لفظ واحدۃ جو آیا وہ صفت مسح کی ہی۔ یعنے ضرب دو بار کیا اور مسح ایکبار اس عبارت سے اکثر استنباط مضمحل ہو گئے۔ امام نووی نے کہا کہ صحیح تر منصوص حقیقت تیمم میں دو ضرب ہیں۔ اسی پر ہی اجماع جمہور علما کا۔ اور اسباب صحیح تیمم اکثر وارد ہیں وباللہ التوفیق

باب یہہ باب بلا ترجمہ تنوین کے ساتھ آیا بلکہ بعض روایات میں لفظ باب بھی ساقط ہی اور اس حدیث کو پہلے باب میں داخل رکھے ہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث میں اصلا کوئی تعرض ضرب کے ساتھ نہیں پس مناسب ہی کہ باب سابق میں داخل ہے

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ اور جانے کہا کہ حدیث کی ہم سے عمران نے کہ پیغمبر خدا نے ایک مرد کو دیکھا جس حال میں کہ گوشہ لیا ہی۔ اور لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑہی۔ سو فرمایا کہ ای فلان کس چیز نے تجھے باز رکھا اسبات سے کہ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑہے سو اسنے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت پہنچی اور پانی نہیں کہ غسل کروں تو فرمایا کہ تجھے لازم تھا کہ مٹی سے تیمم کرے پس تحقیق وہ تجھے کافی ہی

الحمد للہ والمنہ کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری سے تسوید کتاب التیمم کی جو ابواب الطہارت کی متمم ہی ذیقعدہ کی پچیسویں کو جو تاریخ بنائے بیت اللہ بدست ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام ہی حسن انصرام پائی۔ اور کتاب الصلوۃ آغاز ہوئی ۱۲

سمع محمد اصغر عفی عنہ

فائدہ مجملاً اقسام حدیث کے بیان مین

حدیث نام رکھتے ہین اُس کام کا جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا یا کہا یا آنحضرت کے سامہنے کسی نے کیا اور آپ نے منع نفرمایا **آثار صحابہ** یا **تابعی** نام رکھتے ہین اُس کام کا جو اُنھون نے کیا یا کہا یا اُنکے سامہنے کسی نے کیا اور اُنھون نے منع نکیا **مرفوع** نام اُس حدیث کا ہی جسکی سند سلسلے کے ساتھ آنحضرت تک لگی ہو **موقوف** نام اُس حدیث کا ہی جسکی سند صحابی تک پہنچی ہو اگرچہ وہ قول پیغمبر کا ہی ہو **منقطوع** نام اُسکا ہی جسکی سند تابعی تک پہنچی ہو **مخرج** نام اُسکا جسنے حدیث یا آثار کو ایک طریق یعنے سلسلے کے ساتھ اپنی کتاب مین مذکور کیا **راوی** حدیث کے ناقل کو کہتے ہین **متصل** اُس حدیث کو کہتے ہین کہ جسکا راوی کوئی کم نہو **معلق** اُسے کہتے ہین جسکے ایک راوی یا زیادہ مخرج کی طرف سے مذکور نہون **مرسل** وہ حدیث جسکے اول راوی یعنے اصحاب کا نام گم ہو **معضل** وہ کہ بیچ سے دو تین راوی کم ہون **منقطع** وہ کہ بیچ سے ایک راوی گم ہو یا دو یا تین لیکن اسطرح کہ ایک مذکور دوسرا گم دوسرا مذکور تیسرا گم اور ایک قسم اسی منقطع کی **مدلس** ہی جسے راوی نے اپنے اسناد کا نام چھوڑ کر اُسکے اُستاد کا نام لیا مگر ایسے ڈھب سے کہ سننے والے کو یہہ گمان ہو کہ جسکا نام لیتا ہی اُسی سے سُنا ہی **مضطرب** اُسے کہتے ہین کہ اُس حدیث کے راوی کا نام اُلٹ پلٹ بیان ہو یا راوی دوسرا ہی اور بھول کر دوسرے کا نام کہدیا یا حدیث کے الفاظ مین کچھ کم و زیادہ کر دیا بھولکر **مدرج** اُسے کہتے ہین کہ راوی اپنے کلام کو کسی مصلحت کے واسطے حدیث مین ملے یا **معنعن** وہ حدیث ہی کہ جسکی روایت مین لکھتے ہین عن فلان عن فلان **مسند** اُس حدیث کو کہتے ہین جو مرفوع بھی ہو اور متصل بھی ——— جب دو حدیثین قوی اور ضعیف مضمون مین مخالفت رکھتی ہون اگر دونو قوی ہون اور مضمون مین مخالف اُسمین جو ترجیح رکھتی ہی اُسے **محفوظ** کہتے ہین اور دوسری کو **شاذ** اگر دونون ضعیف ہون اُسمین جو ترجیح رکھتی ہی اُسے **معروف** کہتے ہین اور دوسری **منکر** اور دو حدیثین مضمون مین موافق ہون پھر اگر دونون دو صحابی سے مروی ہون تو ایک دوسرے کی شاہد ہی اور اگر ایک صحابی سے مروی ہون تو ایک کو دوسری کے تابع کہتے ہین اور اگر لفظ اور معنی دونون مین موافق ہون تو ایک کو دوسری کے **مشابہ** کہتے ہین اور اگر صرف معنی مین موافقت ہو تو **نخوہ** کہتے ہین **معلل** اُس حدیث کو کہتے ہین کہ اُسکی صحت دلیل سے باطل ہو جاوے اگرچہ شرطین جو صحت کی ہین وے پائی جاوین **صحیح لذاتہ** اُس حدیث کو کہتے ہین جسکے راوی عدل ہون اور ضبط خوب رکھتے ہون اور سند بھی برابر لگی ہو **صحیح لغیرہ** اُسے کہتے ہین جسمین یہہ شرطین ہون لیکن ذرہ نقصان ہوا ورہ و نقصان مٹ گیا ہو کسی طرق سے ثابت ہونے کے سبب اور **حسن لذاتہ** کہتے ہین اگر وہ نقصان نہ مٹا اور **حسن لغیرہ** ہی اگر راوی عدل نہون یا پورا یاد نرکھتے ہون یا راوی یعنے مذکور اور یعنے نہین لیکن کئی طرق سے ہونے نے نقصان مٹا یا اور **ضعیف** ہی اگر نقصان نہ مٹا **مطعون** اُس حدیث ——— کو کہتے ہین جسکی عدالت اور ضبط پر طعن ہو طعن عدالت پر پانچ طرح کے ہین اول کذب یعنے راوی نے جھوٹھ کہا حدیث مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسکی **موضوع** ہی دوسرا اتہام بکذب یعنے جو لوگون مین جھوٹا مشہور ہوا حدیث اسکی **متروک** ہی اور جو حدیث شرع کے قواعد ضروری کے خلاف ہی اسکو بھی متروک کہتے ہین تیسرا فسق یعنے راوی سے گناہ کا کام ہوا اگر عقاید مین داخل نہین چوتھی جہالت یعنے حدیث مذکور کرتا ہی لیکن یعنے راوی کے نام سے بے خبر ہی اُس حدیث کو **مبہم** کہتے ہین پانچوان بدعت یعنے خلاف سنت کام کرنا بات بنا کر جرح زدے تو حدیث جو اُس سے روایت ہی وہ **مردود** ہی اور طعن ضبط پر پانچ طرح کے ہین ایک فرط غفلت یعنے سے ہین غفلت بہت کی دوسری کثرت غلط یعنے روایت کرنے مین بہت سی غلطی کی تیسری مخالفت ثقات یعنے اسناد حدیث کی یا متن مخالف ثقات کے بیان کیا تو حدیث **شاذ** ہو جاویگی چوتھی وہم مراد اُس سے بھولنا ہی راوی نے روایت توہم کی راہ سے کی اور **معلل** کہینگے اگر کسی محدث نے کوئی دلیل پیدا کرکے توہم کو باطل کر دیا پانچوین سوء حفظ یعنے کچھ یاد ہی اور کچھ بھول گیا ہی لیکن یہہ غالب ہے یقین پر برابر اور **شاذ** کہینگے اگر ابتداء عمر سے اُسکا یہہ حال ہی اور **مختلط** کہینگے اگر بڑھاپے کے سبب یہہ حالت پیدا ہوی **حدیث متفق علیہ** اُسے کہتے ہین کہ جسکو بخاری اور مسلم نے روایت کیا اور جن شرطون کی بخاری یا مسلم نے اپنی کتاب مین رعایت رکھی ہی اُن شرطون کے ساتھہ دوسرے کی حدیث پائی جاوے تو اُسکی حدیث کو لکھتے ہین **علی شرط بخاری** یا **علی شرط مسلم** — **درجات اہل حدیث کے متفاوت ہین** پہلا طالب ہے جو اس علم کا راغب اور بہرہ مند ہی دوسرا محدث جو متحمل روایت و درایت کا ہو — اسکو شیخ الحدیث اور امام بھی کہتے ہین — تیسرا حافظ جو لکھہ حدیث متن اور سند کے ساتھہ یاد رکھتا ہو — چوتھا حجت کہ جسکو تین لاکھہ حدیث متن اور سند اور راویون کی جرح و تعدیل اور انکی تاریخ وفات کے ساتھہ یاد ہو — پانچوان حاکم کہ جسکا علم تمام احادیث مروی کا محیط ہو ابن حازم نے علمی سے نقل کی کہ حاکم پیدا نہین ہونا مگر ہر چالیس برس مین اس زمانہ اخیر مین جو اوا خر قرن ہون صدی ہی محدث کا وجود تو مفقود بلکہ علم حدیث کا راغب و طالب بھی نادر الوجود ہی ط

فہرست کتاب الصلوٰۃ فیض الباری شرح صحیح بخاری

صفحہ	بیان
۱	کتاب الصلوٰۃ
۲	نماز کی فضیلت
	باب کیفیت فرضیت نماز میں معراج کی تعین مکان کا اختلاف
۳	حضرت کے شرح صدر کا بیان
۶	مسافر کے حق میں قصر رخصت کی یا عزیمت
۷	باب واجب ہونے میں نماز کے کپڑوں کے ساتھ۔
۸	باب مصلی نماز میں ازار پس گردن باندھے
	باب نماز ایک کپڑے سے پڑھنے کا حکم۔
۱۰	باب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کے تھوڑا کپڑا کندھوں پر کرنا۔
	باب کپڑا تنگ ہو نماز کی کیا کیا چاہیے۔
۱۱	باب خجستائی کے ساتھ نماز کا کیا حکم ہے۔
	باب نماز و غیر نماز میں برہنگی مکروہ ہے
۱۲	باب سیرین و ازار و قمیص وغیرہ میں نماز کا حکم
۱۳	باب بیان اس چیز کے جو ستر گاہ ڈھانپے ہمہ زمین۔
۱۴	شیعہ کا طعن اور جواب۔
۱۶	باب نماز بغیر چادر کے درست ہے۔
	باب ران حکم میں ستر گاہ کے ہے۔
۱۷	اختلاف ایما کا کہ ران و ناف و زانو داخل ستر ہے یا نہ
۱۹	باب عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے
	باب جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے اور اوپر نقش ہو اور اوپر نظر کرے کیا حکم ہے
	باب اگر ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس پر تصویریں ہوں کیا حکم ہے۔
	باب قبائے حریر میں نماز کا حکم۔
	باب سرخ کپڑے سے نماز پڑھنے کا حکم۔
	باب مہاری و منبر اور لکڑیوں پر نماز کا حکم۔
۴۳	باب جب نماز میں کافر اعورت کو لگے کیا حکم ہے
	باب حصیر پر نماز کا حکم۔
۴۴	باب چھوٹے سجادہ پر نماز کا حکم
	باب حکم نماز کا جو خواب پر ہو
	باب سخت حرارت میں کپڑے پر سجدہ کا حکم
۲۵	پہنے ہوئے کپڑے کے کونے پر سجدہ کرنیکا حکم
	باب پاپوش کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم
۳۶	باب موزے کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم
	باب مصلی جب سجدہ تمام نکرے کیا حکم ہے
۲۶	تعدیل ارکان کی تاکید۔
	باب مصلی سجدے میں بازو اور بغل کو ظاہر کرے پہلو کو بازو سے نہ ملاوے
	باب رد بقبلہ ہونے کی فضیلت
۲۷	استقبال قبلہ کا بیان
	بے نمازی کی مذمت
۲۸	باب اہل مدینہ و اہل شام و اہل مشرق کا قبلہ کس جہت میں ہے۔
۲۹	مقام ابراہیم کو مصلے ٹھہرانے کا بیان
۳۰	باب نماز میں قبلے کے طرف منہ لاوے
	جہاں کے ہو سفر میں یا حضر میں
	حدیث ذوالیدین کا بیان
۳۱	انبیاء سے سہو ابلاغ و اجزار میں جایز نہیں افعال میں جایز ہے۔
	باب قبلے کے طرف منہ کرنے اور قبلہ نہ جانکے دوسرے طرف نماز پڑھنے کا حکم۔
۳۷	حضرت عمر کی رائے موافقت وحی کے ساتھ
۳۶	نماز میں قبلے کے طرف پھر جانیکی کیفیت
۳۷	باب مسجد سے تھوک دور کرنیکے بیان میں
۳۸	باب پتھر سے آب بینی مسجد سے تراشنے
۳۹	باب نماز میں آب بینی سیدھے جانب بائیں طرف سے
۵	باب ڈالے اپنا لعاب اپنے بائیں طرف سے مسجد میں تھوکنے کا کفارہ
۵۱	باب تھوک یا آب بینی مسجد میں دفن کرنیکا بیان
۵۲	حق تعالیٰ کی تنزیہ جہت و مکان سے۔
	باب جب بلغم غلبہ کرے اسکو کپڑے کے کنارے میں لے۔
۵۳	باب نماز کو تمام کرنے پر امام کا وعظ لوگوں کو
۵۵	حضرت اپنے پیچھے سے دیکھنے کی کیفیت
	باب کیا کہا جاوے کہ یہ مسجد فلاں جماعت کی ہے
	باب مسجد میں مال تقسیم کرنے اور قرضہ لگانیکا بیان
۵۶	باب حکم میں اس شخص کے جو مسجد میں کوڑا نیکی دعوت کیا جاوے۔
	باب مسجد میں فیصلہ اور جواز تعزیر کے بیان میں
	باب صاحب خانہ کے اذن سے جہاں چاہے نماز پڑھے۔
۵۷	باب گھروں میں مساجد ٹھہرانیکے بیان میں
۵۸	باب مسجد میں داخل ہوتے وقت سیدھے
۴۱	ناف پاؤں کی رعایت کرے۔
۶۰	باب بنائے مسجد میں مدد دینے کے بیان میں
۶۱	باب یا کہو داجاوے قبور کا فرون کے جو زمانۂ جاہلیت میں تھے۔
۴۲	مقبرے میں نماز پڑھنے اور قبر پر مسجد بنانے اور تصویر لگانیکی ممانعت۔
۶۲	مسجد نبوی کی بنا کا قصہ۔
۴۴	مسجد نبوی کا مقدار۔
۴۵	حضرت کو انشاء شعر منع تہانہ انشاد شعر
۶۳	باب بکروں کی بیٹھنے کی جگہ نماز کا حکم۔
	باب نماز کے آگے تنور یا پرستش کی چیز ہو تو مصلی کیا کرے۔
۶۴	باب مقبروں میں نماز مکروہ ہے۔
۶۵	باب کا فروں کے خوف کی جگہ نماز مکروہ ہے
۴۷	باب اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز کا حکم
۴۶	حرج مزدود کا قصہ۔
۶۶	صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا قصہ۔
۶۷	باب معجد بضرار میں نماز کا حکم۔
۴۸	انبیاء کے قبور کو مساجد ٹھہرانے کا منع۔
۴۹	باب زمین مسجد اور پاکی ٹھہرنے کا بیان
	باب عورت مسجد میں سونیکا حکم۔
	باب مردان مسجد میں سونے کا حکم۔
۶۸	حضرت علی کی کنیت بوتراب ہونیکی وجہ۔
	اصحاب صفہ کا ذکر۔
۵۴	صوفیہ کا وجہ تسمیہ۔
۵۸	باب ہر سے قدوم الاذن تو مسجد میں نماز پڑھنی
۹۶	باب اونٹ کو مسجد میں لانیکے جواز میں کی علت

ذمین اور قرض کا فرق۔
باب تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں۔
باب مسجد میں حدث ہو تو کیا حکم ہے۔
باب مسجد کی بنا میں۔
مصلی نماز کی جگہ چھینکے تک حدث نکرے تو فرشتے اوسکے حق میں دعا کرتے ہیں۔
مساجد کی آرایش پر فخر کرنے کی مذمت
مسجد نبوی کی تعمیر جو خاوند کے زمانہ میں ہوئی
مسجد نبوی کی تعمیر جو عثمان ذی النورین کے وقت ہوئی
مسجد نبوی کی زیادتی جو ولید کے وقت ہوئی
باب بنائے مسجد میں مدد دینے کے بیان میں
معاویہ کی خطائے اجتہادی وغیر اجتہادی کا فیصلہ۔
باب مدد طلب کرنے میں بخار و صناع سے منبر کے چوب و مسجد میں۔
باب بانی مسجد کی فضیلت میں۔
باب لیوے پکان تبرکی جب مسجد میں گذرے
باب مسجد میں گذرنے کے بیان میں۔
باب مسجد میں شعر پڑھنا درست ہے۔
شعر کہنے اور پڑھنے اور حضرت کے شعرا کا ذکر
حرب کے لوگ مسجد میں آنے اور بازی کرنے کے جواز میں۔
باب خرید و فروخت کرنے کے ذکر میں
منبر پر مسجد میں۔
باب مسجد میں قرضخواہی کا تقاضا کرنیکا
باب مسجد کو جاروب دینے اور کچرا دور کرنے کے بیان میں۔
باب خراب کی تجارت مسجد میں حرام ہے
باب مسجد کے لئے خدام ٹھہرانیکے بیان میں
باب قیدی اور قرضدار مسجد میں باندھا جانا
باب کافر اسلام لاتے وقت غسل کرنے اور قیدی مسجد میں باندھا جانیکے بیان میں
باب مریض وغیرہ کے لئے مسجد میں خیمہ ٹھہرا کرنے کے بیان میں۔

صفحہ
۷۰ باب مسجد مین دریچہ چھوڑنے اور گنبد بنانے کے بیان مین
۷۰ محبت اور خلت کی تحقیق۔
۷۱ باب کھوار مسجد کو دروازے لگانے کے بیان مین
۷۲ باب حکم مین کافر مسجد مین جانے کے۔
باب مسجد مین آواز بلند کرنے مین
۷۳ باب مسجد مین حلقے کرنا اور شہاذ کرا اور درس علم کے لئے۔
۷۵ باب مسجد مین ہمیشہ پر لیٹنا
باب بنائے مسجد سر راہ پر روا ہی اگر ضرر ہو
۷۵ باب بازاریون کی مسجد مین نماز پڑہنا روا ہے۔
نماز جماعت کی فضیلت مسجد مین
۷۶ باب ہاتھ کے انگلیان ایک دوسرے سے ملانا مسجد مین۔
۷۷ باب مدینہ کے راہ مین جو مساجد ہین۔
مقام روحا مین ستر پیغمبر نماز پڑہی ہین۔
۸۰ امام ہیترہ کے بیان مین۔
سترہ کا اخلاف حنیفہ شافعیہ مین
مصلی اور اسکے آگے سے گذرنیوالے کے درمیان کتنا فاصلہ چاہئے۔
۸۱ باب مصلی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ
باب نیزہ کے طرف نماز پڑہنے مین
۲۸ مکہ مظہ وغیرہ مین سترہ لگانیکا حکم۔
حضرت کا آب مغسل پاک ہے۔
صالحون کے جسم کو لگی ہوی چیز متبرک کا لیسا ہے
۸۳ باب ستون مسجد کے درمیان نماز پڑہنی۔
۸۴ نماز جایز ہے طرف اونٹ اور پالا اور جہاڑ کے
باب نماز جایز ہے طرف سریر کے۔
باب مصلی روکے اسکو جو آگے سے گذرے
۸۵ باب مصلی کے آگے گذرنے کا گناہ
۸۶ باب آگے لینے مین مرد کے ایک مرد کو نماز مین
باب سوتے آدمی کے پیچھے نماز پڑہنے مین
باب عورت کے پیچھے نفل پڑہنی۔
۸۷ باب حکم ہیں اس شخص کے جو کہا کر نماز کو۔
توڑتی نہین کوئی چیز عورت یا گدا۔
مصلی کے آگے گدہے اور کتے کے گذرنے سے نماز توڑنے کی حد جسمین صلیح ہین
باب نماز مین بھوں کی کوئی کو کنڈ ہے پر
انتہا وین تو کیا حکم ہے۔

۱۰۹ نماز مین بچے کو کہندے پر لینے اور نہ لینے کے جواز کا اختلاف
باب چھونا بات سے اپنی عورت کو مجدے مین جانے وقت جایز ہے یا نہ۔
۹۰ باب دور کرنے مین عورت کے مصلی سے نماز

کتاب مواقیت الصلوٰۃ

۹۱ باب نماز کے اوقات اور اسکی فضیلت مین
۹۲ باب اللہ کے طرف رجوع لانے اور اس سے ڈرتے رہنے اور نماز قایم کرنے مین۔
باب اقامت نماز پر بیعت لینے مین
۹۳ باب نماز کفارہ ہی گناہ صغیرہ کا۔
۹۴ باب نماز وقت پر ادا کرنیکی فضیلت
۹۵ باب نماز پنجگانہ کفارہ ہی گناہون کا
باب نماز کا وقت نضایع کرنیکے بیان مین
باب مصلی مناجات کرتا ہی پروردگار سے۔
۹۶ باب سخت گرمی کے وقت ظہر مین تاخیر کرنی
۹۷ باب سفر مین ظہر تہندے وقت پڑہے۔
۹۸ باب وقت ظہر زوال آفتاب سے ہے۔
سرعت سیر آفتاب
عشا کے چار اوقات
۹۹ باب بیانمین تاخیر کرنے ظہر کے ہے عصر کر
ظہر و عصر جمع کرنے کا حکم اختلاف
۱۰۰ باب وقت عصر مین
عصر کا وقت دوسایہ کے بعد ہونیکی دلیل
شافعیہ کی سند وقت نماز جمع مین۔
۱۰۲ باب گناہ اسکا جسکی نماز عصر فوت ہوی
باب گناہ اسکا جو عمداً نماز عصر ترک کرے
۱۰۳ ف اہل سنت کے پاس بغیر شرک کفر و ارتداد کے عمل حبط نہین ہوتا۔
باب نماز عصر کی فضیلت مین
۱۰۴ رزق نماز صبح کے بعد تقسیم پاتا ہے۔
نماز فجر و عصر کے وقت فرشتے جمع ہوتے ہین اور اعمال آسمان پر لیجاتے ہین۔
۱۰۴ باب حکم مین اسکے جو پہلی یا دوسری رکعت عصر کی غروب سے پہلے
۱۰۶ نماز فجر و عصر کی یا دوسری رکعت یاد آوے تو اسکو تمام کرنیکا اختلاف حنیفہ شافعیہ مین۔

۱۰۶ باب وقت مغرب کے بیان مین
مغرب و عشا مین جمع کرنیکا اختلاف
۱۰۷ باب مغرب کو عشا کہنا ناپسند رکھنے مین
باب بیان مین ذکر عشا و عتمہ کے
۱۰۸ باب بیانمین وقت عشا کے جب لوگ جمع ہوکر یا دیر سہیل کرین۔
نماز عشا مین تعجیل و تاخیر۔
باب عشا کی فضیلت مین۔
۱۰۹ باب اس بیانمین کہ آگے عشا کے سونا مکروہ ہے
۱۱۰ باب سونا عشا کے آگے مکروہ نہین اسکے لئے جو خواب کا مغلوب ہو۔
۱۱۱ باب عشا کا وقت آدہی رات تک ہے۔
باب نماز فجر کا زیادتی ثواب کے بیانمین
۱۱۲ نماز فجر و عصر کی محافظت دیدار الٰہی کی مستحق بناتی ہے
تسبیحات کی فضیلت۔
باب وقت فجر کے بیان مین۔
۱۱۳ باب حکم مین اسکے جو پای فجر سے یکرکعت
۱۱۴ باب جسنے نماز سے یکرکعت پای تمام نماز پای
باب فجر کے بعد آفتاب بلند ہوے تک نماز پڑہنے کا کیا حکم ہے۔
۱۱۵ باب مصلی قصد کرکے نماز کا عصر پڑہنے بعد
۱۱۶ باب اس شخص کے حالت مین جو مکروہ وقت مین رکھتا ہی نماز مگر بعد عصر و فجر۔
استوا کے وقت نماز کا حکم۔
باب بیان مین بعد عصر قضا فوایت کرنیکے
۱۱۸ باب ابر کے روز نماز جلد ادا کرنے مین
۱۱۹ باب وقت گذر گئے بعد اذان کہنے مین
باب وقت نماز گئے بعد باجماعت نماز ادا کرنے
۱۲۰ باب جو کوئی فراموش کرے یک نماز تو ادا کرے جب یاد آوے اس بات مین تیا فیہ کا مذہب
۱۲۱ باب قضا کرنے مین نمازون کے بترتیب
۱۲۰ باب مکروہ ہے باتین کرنا عشا کے بعد۔
باب عشا کے بعد نیک باتین کرنیکا حکم ہے
۱۲۱ باب عشا کے بعد مہمان اور اہل خانہ کے سات حکایت کرنی روا ہے۔

کتاب الاذان

۱۲۲ باب ابتدا اذان اشروع ہونیکے بیانمین

۱۲۴ اذان کے فواید
۱۲۵ باب اذان کے کلمات دو دو بار کہنے مین
باب اقامت ایک ہی بار کہے۔
باب زیادتی ثواب اذان مین۔
۱۲۶ باب اذان مین آواز بلند کرنی۔
مخلوقات سے ہر چیز روح رکھتی ہے۔
۱۲۷ باب بسبب اذان کی منع کیجاتی ہی خونریزی
باب موذن سے اذان سنکے کیا کہے۔
جواب موذن کا سنت بلکہ واجب ہے۔
۱۲۸ اذان کہنے نہ کہنے کے اوقات۔
باب دعا اذان کی۔
۱۲۹ وسیلہ و مقام محمود کا بیان
باب قرعہ ڈالنے مین اذان کہنے کے لئے
۱۳۰ باب اذان مین کلام کرنیکے بیانمین
اور اسمین اختلاف حنیفہ شافعیہ کا
باب اندھا اذان کہنے مین۔
۱۳۱ باب بعد طلوع صبح اذان کہنے مین
باب طلوع صبح کے پہلے اذان کہنے مین
۱۳۲ باب اذان اور اقامت کے درمیان کتنے ساعتین ہین۔
باب انتظار اقامت کا اذان کے بعد
۱۳۳ باب درمیان اذان و اقامت کے مغرب کے آگے دو رکعت نفل کا اختلاف
باب صبح و غیرہ مین سفر مین ایک ہی اذان کافی ہے
۱۳۴ مسافرین جماعت ہو تو اذان و اقامت کون کہے
۱۳۵ باب متوجہ کرے موذن منہ کو دہنے بائین بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔
باب جایز ہے کہ کہے فوت ہوی نماز
۱۳۶ باب نہ دوڑ کر جاوے نماز کے لئے۔
مسبوق جو امام کے ساتھ پاتا ہے۔
اسکے حق مین اول نماز ہے یا آخر نماز
اسباب مین اختلاف شافعیہ حنیفہ کا۔
۱۳۷ اقامت کے وقت امام کو دیکھ کے لوگ کس وقت کھڑے رہین
اقامت کے وقت کھڑے رہنے کے اختلاف چار مذہب کا۔

باب نماز کے لئے آہستگی سے چلے۔
باب اقامت سنے بعد کسی علت کے سبب سے چلے
۱۳۸ امام آئے تک انتظار کرنا جب وہ کہے کہ ٹھہرے رہو۔
باب کہنا مرد کا پیغمبر کو کہ ہم نماز نہیں پڑھتے
باب امام کو اقامت کے بعد کوئی حاجت درپیش ہو تو جانا روا ہے۔
۱۳۹ باب بات کرنے میں کسی سے جب اقامت کہی جاوے
باب نماز باجماعت کا اختلاف جو اختلاف اسمین کہ جماعت واجب ہی یا فرض کفایہ یا سنت موکدہ۔
۱۴۰ باب نماز باجماعت کی فضیلت جماعت ثانیہ اذان واقامت کے ساتھ فضیلت جماعت کے وجوہات
۱۴۱ باب نماز صبح باجماعت کی فضیلت
۱۴۲ باب نماز ظہر جلد ادا کرنیکے ثواب مین شہید ہا پانچ قسم کے ہین۔
باب مسجد کی راہ جتنے قدم چلیں
۱۴۳ نماز عشا باجماعت کی فضیلت
باب جب دو سے زیادہ ہو جماعت ہے
باب زیاتی ثواب میں اسکے جو مسجد میں انتظار کرتا رہے۔
سات شخص جو سایہ عرش مین رہینگے۔
۱۴۴ باب فضیلت مین اسکے جو صبح وشام مسجد کی طرف جاوے۔
باب بعد اقامت کے بعد نماز نہیں مگر فرض
۱۴۵ سنت صبح فوت ہوی تو اسکو قضا کرنیکے وقت کا اختلاف۔
باب ایک حد مقرر کیا جاوے
باب بیمار کے لئے کہ وہ جماعت مین حاضر ہو
۱۴۷ باب بارش یا اور کوی علت کے وقت نماز اپنے جگہ ادا کرلیوے تنہا یا جماعت سے
۱۴۸ باب نماز پڑھے امام حاضرون کے سات کیا خطبہ جمعہ پڑھے بارش کے وقت۔
۱۴۹ باب جب کہا نا حاضر ہو اور اقامت کہی جاوے ابتدا کھانے سے کرے۔
۱۵۰ باب جب ملایا جاوے امام اور اسکے ہاتھ میں کھانے کی چیز ہو۔

باب جو کوئی اپنے گھر کے حوالیج مین رہے اور اقامت کہی جاوے۔
باب حکم مین اسکے جو امامت کرے۔
۱۵۱ باب اہل علم وفضل امامت کے لئے حق ہین
۱۵۲ باب کھڑا رہنا امام کے بازو جایز ہے کسی علت سے۔
باب نائب امامت کرے پھر امام قوم آوے
۱۵۳ باب جب سب حاضرین قرات مین برابر ہو تو کون امامت کرے۔
باب جب ملاقات کرے امام یک جماعت کی تو امامت کرے انکے اذان سے۔
۱۵۵ باب نہین ٹھہرایا امام مگر اسلئے کہ اسکی اتباع کی جاوے۔
۱۵۷ کیسے سجدہ کرے وہ شخص جو پیچھے امام کے ہے
۱۵۸ باب گناہ اسکا جو آگے امام کے سر اٹھاوے
ایک شخص امام کے آگے سر اٹھایا اسنے کے لئے سو گدھے کے ساتھ ہوا۔
باب امامت غلام اور آزاد کی۔
نماز مین قرآن دیکھکے پڑھنا مفسد نماز ہے لاکن صاحبین کے پاس بلا کراہت جایز ہے
۱۵۹ باب جب امام تمام نکرے نماز اور تمام کرے مقتدی۔
فساد نماز کا سبب معلوم ہوا بعد نماز اعادہ کرنے مین اختلاف
۱۶۰ باب امامت بدعتی کی اور فتنے مین پڑے ہوے کی وغیرہ
۱۶۱ باب مقتدی یک ہو تو امام کے بازو کھڑے رہے۔
باب جب مقتدی بائین طرف کھڑے تو امام اسکو حالت نماز مین سیدھے جانب کرے
باب جب نیت نکرے امام پھر ایک قوم آئی پھر امامت کی انکی۔
باب جب امام قرات دراز کرے مقتدی کو حاجت پیش آوے تو نکلے اور تنہا پڑھے
فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کا اقتدا کرنے مین حنیفہ شافعی کا اختلاف
۱۶۳ باب تخفیف کرنے مین امام کے قیام مین اور تمام کرنے مین رکوع وسجود سے

باب جب تنہا پڑھے نماز دراز کرے نماز جسقدر چاہئے۔
باب تکلیف مین امام کے جب وہ نماز دراز کرے۔
۱۶۴ باب تخفیف کرنے میں نماز کے اور تمام کرنے مین اسکے۔
باب تخفیف کرنے مین نماز کے بچوں رونے کے وقت۔
۱۶۵ باب کسنے فرض پڑھے بعد امامت کی قوم کی۔
باب جو سنا وے لوگون کو تکبیر امام کی
باب مقتدی اقتدا کرے امام کی اور لوگ اقتدا کرے مقتدی کی۔
۱۶۶ باب ایا روا ہے کہ امام مقتدیون کے قول کو لے جب ترک اولے۔
باب نماز مین رونا معفو نماز ہے یا نہ
۱۶۷ باب اقامت کے وقت صفون کو درست کرنا
باب امام متوجہ ہووے لوگون کی طرف اور دیکھے انکی صفین۔
باب صف اول کی فضیلت مین شہید دسکے چار قسم
۱۶۹ باب قایم کرنا صف کا تکمیل نماز سے پہلے
۱۷۰ باب جب کوئی صف تمام نکرے کیا گناہ ہے
باب پیوستہ کرے کندھے سے کندھے صف مین۔
اگر صف مین جگہ چھوٹے شیطان داخل ہوتا ہے۔
۱۷۸ باب جو امام کے بائین طرف کھڑا اور امام اسکو پھیرا نماز تمام ہے۔
باب عورت تنہا صف ہوتی ہے۔
۱۷۹ باب کھڑا رہے سیدھے جانب مسجد اور امام کیے اور اسکی فضیلت
۱۸۰ باب جب امام اور مقتدیون مین دیوار اور سترہ حایل ہو خلل نہین۔
۱۸۱ باب نماز شب کے بیان مین
نماز تراویح مین حضرتنے مداومت
لکی
جو

۱۷۱ باب ہر دو بات اٹھاتے پہلی تکبیر مین
بات کا نون تک اٹھانا یا مونڈھون تک - اسکا اختلاف -
بات اٹھانے کی کیفیت مین -
ایدی کا اختلاف
باب بات اٹھانے مین تکبیر تحریمہ اور رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت
۱۷۲ باب کہان تک اٹھاوے مصلی ہاتھون کو -
باب دور کعتون سے اٹھکے کہڑے رہنے کے وقت بات اٹھانے مین -
بحث رفع یدین -
عدم رفع مین حنیفہ کے دلایل کی حدیثین -
۱۷۳ باب رکھنے مین داہنے ہات کے بائین پر نماز مین قیام مین -
باب نماز مین خشوع کرنیکے بیان مین
نماز کی روح اور صورت کا بیان -
۱۷۵ باب بیان مین اس چیز کے جو پڑھے جاوے بعد تکبیر کے -
بسم اللہ آہت ہونے کا اختلاف
۱۷۶ باب نماز مین امام کے طرف نظر کرنی -
۱۷۷ باب نماز مین آسمان کے طرف دیکھنے کے بیان مین -
باب نماز مین داہنے بائین نظر کرنے مین
۱۷۸ باب آیا التفات کرے مصلی لسبب ایک امر کے جو اتنائے نماز نازل ہو -
۱۷۸ باب وجوب قرات مین امام ومقتدی کے ہے قرات مین
سفر وحضر مین
امام کے پیچھے قرات نکرنے کے مندمین اور احادیث -
۱۸۰ امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہے قرات نکرنے کے دلایل -
۱۸۱ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ
پڑھنے مین حنیفہ شافعی کا

۱۸۴ باب عصر کی قرأت مین -
باب مغرب کی قرأت مین -
باب جہر کرنے مین مغرب مین
باب عشا مین جہر کرنے مین
۱۸۵ باب عشا مین سجدہ کی آیتین پڑھنے مین -
باب عشا کی قرأت مین -
باب پہلی دو رکعتون قرأت درأ کرنی اور پچھلی رکعتون مین ترک کرنے مین -
باب قرأت فجر مین -
۱۸۶ باب قرأت فجر جہر کرنے مین -
۱۸۷ جنات کو آسمان تک جانے کی ممانعت کی حکمت -
باب ایک رکعت مین دو سورے جمع کرنے کے بیان مین
۱۸۹ باب پچھلی دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ پڑھنے کے ہے -
باب ظہر و عصر مین قرأت آہستہ کرنے مین -
باب جب سنے امام ایک آیت مقتدیون کو -
۱۹۰ باب مصلی درأ کرے اگلی رکعت مین
باب امام اور مقتدیان آمین پکار کے کہنے مین -
۱۹۰ باب آمین کہنے کی فضیلت مین
باب مقتدی آمین جہر کرنے مین
۱۹۱ آمین آہستہ کہنے کے دلایل
باب جب مقتدی رکوع کرے آگے صف مین پہنچنے کے -
باب تمام کرنے مین تکبیر کے رکوع مین
۱۹۲ باب تمام کرنے مین تکبیر کے تحدیمین
باب تکبیر کہنے مین جب کہ رہے رہے سجود سے -
۱۹۳ باب ہر دو وقت دست رکھنے مین رکوع کے وقت -
باب مصلی جب رکوع تمام نکرے
باب پیشہ کو راست کرنے مین سے رکوع مین
۱۹۴ باب حد رکوع کے اور امین اعتدال کرنے کے بیان مین -
باب حضرت کا حکم کرنا کو نماز کو اعادہ نکرے جو کر رکوع تمام نکرے -
باب ذکر دعا مین رکوع کے وقت -
۱۹۵ باب کیا کہے امام و مقتدی جب رکوع سے سر اٹھاوے -
باب اللہم ربنا لک الحمد کی فضیلت مین -
باب قنوت مین -
۱۹۶ باب آرام لینے مین مصلی کے جب رکوع سے سر اٹھاوے -
باب مصلی تکبیر کے ساتھ سجدے مین جاوے زمین پر آگے ہاتون کو رکھنا یا زانو کو امین ایمہ کا اختلاف -
۱۹۸ باب فضیلت مین سجدے کے -
قیامت مین حق تعالی کا دیدار اور اسکی تجلی کے اطوار -
۱۹۹ صراط جہنم کا بیان جو اسپر کلالیب ہونگے - مومنان عاصی جو دوزخ سے نکالے جاینگے ذکر اویس مرد کا جو سب سے آخر دوزخ سے نکلے اور داخل جنت ہوئے -
باب ظاہر کرے مصلی اپنے ہر دو بازو اور دور رکھے شکم زانو سے -
۲۰۱ باب متوجہ ہووے قبلے کے طرف ہر دو پیر کے اطراف سے -
باب جب تمام نکرے مصلی سجدے کو -
باب سات ہاڑ پر سجدہ کرنیکے بیان مین
۲۰۳ باب ناک پر سجدہ کرنے مین -
باب ناک پر سجدہ کرنے مین کیچڑ مین -
۲۰۳ باب گرہ دینے مین کپڑون کے جب ستر عورت کھلنے کا اندیشہ ہو -
باب مصلی اپنے بالون کو جمع نکرے -
باب فراہم نکرے مصلی اپنے کپڑون کو -
باب دیر کرنے مین ہی درمیان سجدون کے
۲۰۴ باب نہ بچھاوے ہر دو بازو کو سجدے کے وقت -
باب حکم مین اس شخص کے جو دُر سیت وہمکن ہو جس حال مین کہ بیٹھا ہو وطاق رکعتون مین -
۲۱۶ ایضاً
جلسۂ استراحت کی دلیل شافعیہ کی اور حنیفہ کا جواب -
۲۱۸ باب کسطرح تکیہ کرے زمین جب کہ رہے رکعت سے -
۲۱۹ باب تکبیر کہے مصلی جب دو سجدون سے اُٹھے -
۲۲۰ باب بیان مین طریق بیٹھنے تشہد کے
۲۰۶ باب بیان مین اس شخص کے جو پہلے تشہد کو واجب نہ سمجھا -
۲۰۷ باب حکم تشہد مین پہلے جلسہ مین -
باب حکم تشہد مین دوسرے جلسہ مین
۲۰۸ باب دعا مین بعد تشہد کے -
دجال کے لفظ کی تحقیق - دجل کے معنے
۲۰۹ باب بیان مین دعا کے جو اختیار کی جاوے بعد تشہد کے -
دعای ماثور و غیر ماثور حنیفہ شافعیہ کا اختلاف -
باب حکم مین اسکے جو نہ لگاوے پیشانی
۲۱۰ باب بیان مین سلام دینے کے ہے نماز مین -
سلام کی فرضیت کا اختلاف -
باب حکم مین اسکے جو امام پر رد سلام نکرے -
۲۱۲ باب بیان مین ذکر کے بعد نماز -
تسبیح کی کیفیت -
۲۱۳ باب منہ کرے امام سلام کے بعد لوگون کے طرف -
سوال
۲۱۴ بخوم کا ذکر -
حضرت علی نے جو بخومی کو رد کیا
باب ٹھہرنے مین امام کے مصلا پر بعد سلام -
۲۱۵ نماز کی حالتین -
باب بیان مین اسکے جو لوگون کے ساتھ نماز پڑھی -
۲۱۶ باب پھرے مصلی داہنے یا بائین جانب
باب لہسن و پیاز و گراث کھانے مین
باب لزکون کے وضو کے بیان مین
۲۱۸ لزکون کے نماز و وضو کے بیان مین
۲۱۹ باب عورتین مسجد کو جانے مین
باب انتظار کرنا لوگ کا امام کی
۲۲۰ باب عورتین مردون کے پیچھے نماز پڑھنے مین -
باب عورتین مسجد سے جلد نکلنے مین
باب عورت مرد سے اذن چاہے مسجد کو جانے کے لئے -

تمت

کتاب الجمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصلوٰۃ

جاننے کہ ایمان کے بعد نماز افضل عبادات اور اشرف طاعات اور معراج مقربان بارگاہ کی ہی۔ اور موجب ہی صرف توجہ ظاہر و باطن کی ماسوی اللہ سے۔ اور حقیقت عبد کا انفراد جناب قدس مین اور جب بندہ خلوص نیت اور صفائے طویت سے جناب حق کی طرف متوجہ ہوا۔ اور دریائے ذات مین غوطہ مارا۔ اور حیطۂ تقدیس تنزیہ اور تحمید و توحید مین قیام کیا۔ اور کلام ازلی کے ساتھ جو ذات مقدس سے صادر ہی۔ جان و دل سے کمال خضوع و خشوع سے متکلم ہوا۔ اور مقام احسان مین جو معراج اسی ہی پہنچا۔ نسبت اس حال باطن کی حرکات ظاہر کے ساتھ ایسی ہی جیسی نسبت روح کی بدن کے ساتھ۔ اور انسان اسوقت وجود مین آتا ہی کہ روح بدن کے ساتھ متعلق ہو۔ اور روح تن کے استکمال سے دور ہی۔ اور تن بغیر جان کے استہلاک سے نزدیک ہی۔ پس ظاہر و باطن سے عبادت حق مین متوجہ ہوا چاہئے۔ اس سے زیادہ اس مقام سے اشارہ کیا جاتا نہین زبان قلم تنگ ہی اور دل اور وقت اس سے بھی تنگتر ہی۔ اور یہہ قصہ دراز ہی تقریر مین سماتا نہین۔ **مترجم** کہتا ہی کہ صلوٰۃ لغت مین دعا و رحمت اور استغفار کے معنے مین آئی۔ اور نماز کو صلوٰۃ اس لئے کہتے ہین کہ وہ ان معنون پر مشتمل ہی۔ اور صلی گوشت بریان کرنیکے معنے ہین اور تصلیہ اسکو آتش مین جلانے کے معنے مین اور رحم کرنے کے معنے مین۔ اور تیرہی لکڑی کو آگ مین سیدہی کرنے کے معنے مین بھی آیا ہی۔ یہہ معنے بھی حقیقت نماز کے ساتھ مناسبت رکھتی ہین گویا نماز مصلی کے نفس کو مجاہدے کی آتش مین گلاتی ہی اور اسکے گناہونکو جلاتی ہی۔ اور اسکی طبیعت کی کجی کو سیدہی کرتی ہی۔ اور شک نہین ہی کہ آفرینش عالم کی محض عبادت کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ یعنے اور نہین پیدا کیا ہم نے جن و انسان کو مگر اسواسطے کہ وے عبادت کرین۔ اور راہ راست قرب الٰہی کی اور راہ وصول درگاہ باری کی عبادت ہی اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یعنے مقرر اللہ تعالیٰ پروردگار میرا ہی اور پروردگار تمہارا۔ پس اسکی عبادت کرو یہہ راہ سیدہی ہی۔ اور فرمایا وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ اور ہر آئنہ ہم جانتے ہین ای میرے پیغمبر تیرا حال کہ تنگ ہوتا ہی سینہ تیرا بسبب اسکے جو کہتے ہین یعنے جو مشرک کے کلمات ہمارے جناب مین اور طعن قرآن مجید پر اور استہزا تیرے ساتھ ایسے باتون سے تیرے دل پر جو تنگی آتی ہی اسکو دفع کرنے کے لئے پس پاکی کے ساتھ یاد کر اپنے پروردگار کو اور ہو ساجدون سے یعنے نماز پڑھنے والون سے ہو۔ تفسیر کشف الاسرار مین لایا ہی کہ ہم تیری تنگدلی سے آگاہ ہین۔ بیگانون سے جو تجھہ رنج پہنچتا ہی اس سے خبر رکھتے ہین۔ پس تو حضور دل سے نماز مین آ جو میدان مشاہدے کا ہی دوست کے مشاہدے مین بار بلا کھینچنا آسان ہی۔ پیران طریقت سے ایک بزرگ نے کہا کہ مین نے بغداد کے بازار مین دیکھا کہ ایک شخص کو سو کوڑے مارے اسنے ایک آہ بھی نہ کیا۔ مین نے اس سے پوچھا کہ ای جوانمرد تو نے اتنے زخمین کھائے پر نہ روئے اسنے کہا کہ ای شیخ مجھ کو معذور رکھہ کیونکہ میرا معشوق مجھے دیکھہ رہا تھا کہ اسی کے لئے مجھے مارتے ہین سو اسکے نظارۂ پاک مین مجھے زخمون کا شعور نہین تھا وَاعْبُدْ

ربک حتی یاتیک الیقین اور عبادت کر اپنے پروردگار کی یہاں تک کہ آوے تجھ کو موت - مراد یقین سے موقن ہی - کسو سے کہ موت ہر مخلوق کو متیقن ہی - کذا فی مواہب علیہ - اور صاحب مدارج بھی اس آیت کے تحت میں لایا ہی کہ مراد یقین سے موت ہی بسبب ہونے اسکے امر متیقن - اور تنگدلی دفع ہونی عبادت سے اس آیت میں جو مذکور ہی - اسکا سبب یہہ ہی کہ جب انسان عبادت میں مشغول ہوتا ہی - اسپر انوار عالم ربوبیت کے منکشف ہوتے ہین اور جب یہہ انکشاف حاصل ہوا - دنیا اسکے نظر مین بالکل حقیر ہوتی ہی - جب دنیا حقیر نظر آئی اسکے دل پر دنیا کا آنا اور جانا آسان ہوا پس اسکے جانے سے متوحش اور اسکے آنے سے خوش نہوگا - پس حزن و غم زائل ہوا - اور جب بندے پر آفات و مکروہات نازل ہوتین اور وہ طاعت مولا کے طرف توجہ لایا تو گویا کہتا ہی کہ تیری طاعت مجھ پر واجب ہی خواہ تو مجھ کو راحت و آرام دیوے یا مکروہات مین ڈالے - پس وہ مکروہات فراموش ہوجاتی ہین اور دل کو طمانینت حاصل ہوتی ہی - وقال اللہ تعالیٰ فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ یعنے پس عبادت کر اسکی اور اسکی عبادت مین صبر کر - اس مین اس فرقہ کا رد ہی جو کہتے ہین کہ جب بندے کو محبت اور قرب حق حاصل ہوا اسکو اعمال ظاہری کی حاجت نہی اور تکلیف شرعی اس سے ساقط ہوئی - نعوذ باللہ منہا یہہ بیہودہ باتین ہی جانا چاہئے کہ بندہ جب درگاہ حق کے طرف مسافر ہی اس سے سیر منقطع نہین جب تک وہ قید حیات مین ہی وہ توشۂ راہ کا محتاج ہی جو عبادت ہی اور اس سے مستغنی نہین جسقدر وہ قریب تر عبادت زیادہ تر - نقل ہی کہ ایک شخص سید الطایفہ جنید بغدادی کی مجلس مین ایک حرف سقوط عمل کا کہا جنید علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہہ باتین ہمارے پاس زناکاری اور شراب خواری سے بھی بدتر ہی معاذ اللہ منہا انتہی

باب کیف فرضت الصلوٰۃ فی الاسراء

یہہ باب سن سیان مین ہی کہ کسطرح فرض کی گئین یعنے پانچ نمازین اس شب مین جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیر کرایا آسمانون کا یعنے شب معراج مین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کو معراج عالم بیداری مین روح و جسد کے ساتھ ہوا اور اختلاف کیا علمانے تاریخ معراج مین اکثر اسپر ہین کہ معراج ہجرت کے ایک سال آگے ہوا یا پانچ مہینے یا تین سال آگے اور حربی اور امام نووی نے کہا کہ وہ ربیع الآخر کی ستاویسوین تھی اور بعضون نے کہا کہ رجب کی ستاویسوین تھی انتہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ فِي حَدِيثِ هِرَقْلَ فَقَالَ يَأْمُرُنَا يعني النبي صلى الله عليه وسلم بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ ابن عباس نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابوسفیان نے ہرقل کی حدیث مین - یعنے ہرقل نے جب حضرت کے احوال ابوسفیان سے سوال کیا تو اسنے جواب دیا کہ حضرت ہمکو حکم کرتے نماز پڑہنے اور سچ کہنے اور حرام سے بچنے کا - یہہ ایک ٹکڑا ہی اس حدیث کا جو شروع کتاب مین گذری امام بخاری نے تھوڑی مناسبت پر ترجمۂ باب مین لایا

حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ - انس نے کہا کہ تھے ابوذر حدیث کرتے پیغمبر خدا سے کہ فرمایا کہ کھولا گیا سقف گھر کا جس حال مین کہ مین مکے مین تھا - فُرِجَ لفظ مجہول سے ہی - اور تخفیف و تشدید سے بھی لاتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ شارح مشکوٰۃ شیخ دہلوی نے اس حدیث کی شرح لکھا ہی کہ اسراء کے تعدد مکان مین مختلف روایتین آئی ہین - بعض روایات مین حطیم اور بعض مین حجر اور بعض مین عند البیت اور بعض مین شعب ابی طالب اور بعض مین بیت ام ہانی آیا ہی اور یہی مشہور ہی - اور ان روایتون کی جمع و تطبیق جیسا کہ فتح الباری مین لایا ہی یہہ ہی کہ حضرت اس شب ام ہانی کے گھر مین سوگئے اسکو اپنا گھر فرمایا باعتبار بیتوتت کے یعنے اسمین شب باشی کرنے کے اور وہ گھر شعب ابی طالب مین ہی تھا فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ - ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي پھر جبرئیل نازل ہوا اور میرے سینہ کو چاک کیا پھر اسکو آب زمزم سے دہویا جو شریف تر اور معظم تر پانی ہی - یا دل کو قوت بخشنے والا ہی - پھر ایک طست طلائی ایمان و حکمت سے

معراج کے کتنے مکان کا اختلاف روایتون

بھرا ہوا لے آیا۔ پھر اسکو میرے سینہ میں ڈالا۔ طشت ایک محسوس چیز ہی یہاں معنوی کے ساتھ تشبیہ ہی۔ جیسا کہ موت کی تشبیہ کبش املح یعنے دنبہ نازہ سے دی ہی۔ طشت طلائی حکمت و ایمان سے معلوم ہوتا ہی یہ ظرفیت کے طور پر نہیں جیسا کوزہ پانی سے پُر ہو۔ بلکہ علم فراوان و کمال بیان مراد ہی اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ سینہ کی ظرفیت اور اسمیں قوۃ جب لوازم محسوسات سے ہی حکمت و ایمان ایک طشت زرین کے ساتھ متعلق ہوکے سینۂ مبارک میں منتقل ہوئے ثُمَّ اَطْبَقَہٗ پھر سینہ کو برابر کردیا **مترجم** مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ نووی نے کہا کہ حکمت سے مراد علم ہی جو متعلق ہی ان احکام سے جو شامل ہیں معرفت الٰہی کو اور بعضوں نے کہا کہ مراد نبوت ہی اور بعض نے کہا کہ ایک فہم ہی جو اللہ کی طرف سے آیا اور سینہ برابر کردیئے اسپر مہر کردی تا محفوظ رہے۔ جاننا چاہئے کہ حضرت کی عمر شریف میں چہار بار شق صدر ہوا۔ اور ہر بار کا شق صدر حکیم مطلق کی حکمت بالغہ سے مملو تھا۔ اور وہ چہار بار کا شق صدر بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہی یہاں اسکی تفصیل طوالت چہتی ہی۔ اور ہم نے اسکا بیان جنان السیر و جواہر التفسیر و فوائد عزیزیہ میں بسط کے ساتھ کرچکا ہی۔ اب اس مقام میں حسب ضرورت ہر بار کے بیان حکمت پر اکتفا کیا جاتا ہی۔ جاننا چاہئے کہ شق صدر سے مطلب سینہ کی کشایش اور حوصلہ کی فراخی ہی جسکو شرح صدر کہتے ہیں۔ وہ دو قسم پر ہی۔ ایک باطنی۔ دوسری ظاہری۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ الم نشرح میں حضرت کی وہی شرح صدر معنوی کے طرف اشارہ فرمایا۔ یہاں اس بیان کا خلاصہ تفسیر عزیزی سے نقل کیا جاتا ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ کیا نہیں کھول دیا ہم نے تیری ہتری کے واسطے سینہ تیرا تاکہ بوجھ سنبھالے۔ اور حق تعالیٰ کے بھیدوں کا وہ سینہ گنجینہ ہووے اور دعوت کا یعنے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانیکا۔ اور احکام الٰہی کے پہنچانے کا غم اور امت کا اور دین کا غم اور دنیا و آخرت کا غم سب اسمیں سما جاوے یعنے تحمل اور بردباری حاصل ہووے۔ اور میل و کدورت اور بدخوئی اور دشمنی اور سب بری خصلتیں اُس سے نکل جاویں۔ اور روشنی علم و ایمان و حکمت کی اسمیں بھر جاوے۔ اور اس جگہ پر جاننا چاہئے کہ شرح صدر عبارت ہی حوصلہ کی فراخی سے۔ اور حوصلہ کی فراخی ہر شخص کی اسکے استعداد اور اسکے کمال اور مرتبے کے اندازے پر ہوتی ہی۔ اور ہر مرتبے اور ہر کمال کے حوصلے کی فراخی جب تک اس مرتبے اور اس کمال کو نہ پہنچے ہرگز دریافت نہیں کرسکتا ہی اسیواسطے کہا گیا ہی لَا يَعْرِفُ الْوَلِيَّ اِلَّا الْوَلِيُّ وَلَا يَعْرِفُ النَّبِيَّ اِلَّا النَّبِيُّ یعنے ولی کو ولی پہچانتا ہی اور نبی کو نبی۔ علی الخصوص شرح صدر مصطفوی کہ کسی بشر کو ممکن نہیں کہ اسکو دریافت کرے۔ اسلئے کہ آپکے کمال کا مرتبہ جو نبوت کا خاتمہ ہی کسیکو حاصل نہیں یہ خلاصہ ہی شرح صدر معنوی کا جو عالم غیب میں ہوا عالم غیب کی نسبت عالم ظاہر کے ساتھ ایسی ہی جیسے اصل کے نسبت فرع سے ہوتی ہی۔ اور جیسے آدمی کی نسبت اسکے سایے سے۔ پس جو چیز عالم ظاہر میں پائی جاوے اگر عالم غیب میں اسکی کچھ اصل ہو تو بہتر ہی ورنہ اسکو قیام نہیں ایک دم میں محو ہوجاتا ہی۔ اور اسیطرح جو چیز عالم غیب میں پائی جاوے اگر اسکی کوئی مثال یا کوئی صورت ظاہر میں ہو تو بہتر ورنہ ایک درخت ہی بے ثمر۔ اور مدلول بے دلیل و اثر۔ اسیواسطے کہا گیا ہی کہ جو کچھ عالم ارواح اور عالم غیب میں ہی وہ مصدر اور جڑ ہی۔ اور جو کچھ عالم اجسام اور عالم ظاہر ہی وہ مظہر اور شاخ اسکی ہی۔ پھر جب یہ مقدمہ جانا گیا تو اب سمجھا چاہئے کہ جب حضرت کا شرح صدر معنوی عالم غیب میں ثابت ہوا عالم ظاہر میں بھی یہ معاملہ چہار مرتبے ظہور پایا۔ پہلے بچپن کی لڑکائی میں جب عمر شریف چہار برس کی تھی اور لڑکائی میں جو یہ معاملہ ہوا اسمیں یہ حکمت تھی کہ جب لڑکے اس سن کو پہنچتے ہیں تو انکے دل میں کھیل کود کی رغبت پیدا ہوتی ہی اسلئے حکمت الٰہی یہ چاہی کہ اپنے رسول مقبول کے دل سے وہ رغبت جو لوازم بشریت سے پیدا ہو نکال جاوے۔ اسیواسطے حضرت اپنی لڑکائی میں بھی کھیل کود سے دور رہتے اور تمکین و وقار کے ساتھ موصوف۔ دوسرا گیارہ برس کی عمر شریف میں۔ اور اس عمر میں ہونیکی یہ حکمت تھی کہ جب انسان اس عمر میں حد بلوغ کے قریب پہنچتے ہیں تو شہوت و غضب جو لوازم جوانی اور اوصاف انسانی سے ہیں پیدا ہوتے ہیں سو حکمت ربانی یہ بات چاہی کہ اپنے حبیب سے وہ اوصاف دور ہوں۔ تیسرا زمان بعثت کے

الجزء الثالث

قرب آسمین یہ حکمت تھی کہ انکو وحی الٰہی سے فیض لینے کا استعداد اور بار نبوت اٹھانیکی قوت حاصل ہو۔ چوتھا شب معراج مین یہ حکمت تھی کہ دل مبارک مین عالم ملکوت یعنے عالم ارواح کی سیر کی قوت اور تجلیات وانوار کے مشاہدے کی طاقت آجاوے اور انکے دیکھنے سے دل کو دہشت نہو حاصل کلام کا یہ ہی کہ ظاہر مین چاک کرنا آپ کے سینۂ مبارک کو شرح صدر معنوی کا نمونہ ہی۔ اور پہلی نعمت جو حضرت کو ملی ہی سینۂ مبارک کو کشادہ کرنا تھا کہ بے انتہا کمالون کی اسمین گنجایش ہوئی مار اخیر شب معراج مین ہوا انتہی پھر راوی خبر دیتا ہی ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِیْ فَعَرَجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا پھر جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا پھر عروج کیا میرے ساتھ طرف آسمان کے۔ اس حدیث مین سواری براق کا اور مسجد اقصیٰ کے طرف جانیکا ذکر نہین آیا۔ دوسری روایات مین آیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ وے حدیثین باب المعراج مین آینگے۔ فَلَمَّا جِئْتُ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا قَالَ جِبْرِیْلُ لِخَازِنِ السَّمَآءِ اِفْتَحْ پس جب آئے ہم طرف آسمان دنیا کے جو سب سے نیچے کا آسمان ہی جبرئیل نے داروغۂ آسمان سے کہا کہ دروازہ آسمان کا کھول قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ اَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِیَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَآءَ الدُّنْیَا فَاِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰی یَمِیْنِهٖ اَسْوِدَةٌ وَعَلٰی یَسَارِهٖ اَسْوِدَةٌ داروغہ نے کہا کون ہی یہ دروازہ مارنیوالا۔ کہا جبرئیل ہی اسنے کہا آیا تمہارے ساتھ اور بھی کوئی ہی کہا ہان میرے ساتھ محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسنے کہا آیا بھیجا گیا طرف انکے کہ تمھارے ساتھ آوین جبرئیل نے کہا ہان۔ پس جب آسمان کا دروازہ کھولا گیا ہم آسمان دنیا پر آئے۔ ناگاہ ہم نے دیکھا کہ ایک مرد بیٹھا ہی اسکے سیدے جانب لوگ بہت ہین۔ اور اسکے بائین جانب لوگ بہت ہین۔ اِذَا نَظَرَ قِبَلَ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی جب وہ نظر کرتا سیدے طرف ہنستا اور جب دیکھتا بائین طرف روتا تھا۔ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اٰدَمُ پس اس مرد نے کہا خوش آیا تم نے ای نبی صالح وای پسر صالح۔ جناب رسالت مآب فرماتے ہین کہ مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون مرد ہی۔ تو انہون نے کہا کہ یہہ آدم ہین علیہ السلام۔ وَهٰذِهِ الْاَسْوِدَةُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ نَسَمُ بَنِیْهِ اور یہہ اشخاص جو اسکے سیدے طرف اور بائین طرف ہین انکی اولاد کے ارواح ہین جو متمثل ہوے ہین۔ اور نسم بفتح نون وسین نفس وروح کہتے ہین اور انسان کے معنے مین بھی آیا ہی اور نبی صادق کے جا رہنی صالح جو کہا سو جانا چاہئے کہ صالح ایک صفت ہی جامع جمیع صفات حمیدہ کہ ہر صفت نیک صلاح سے ہی پیدا ہوتی ہی اسلیئے انبیاء کے باب مین فرمایا ہی کَانَ مِنَ الصَّالِحِیْنَ فَاَهْلُ الْیَمِیْنِ مِنْهُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْاَسْوِدَةُ الَّتِیْ عَنْ شِمَالِهٖ اَهْلُ النَّارِ پس سیدے جانب والے اسکے جنتی ہین اور وے اشخاص جو بائین جانب ہین دوزخی ہین فَاِذَا نَظَرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ ضَحِكَ وَاِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰی۔ پھر جب آدم علیہ السلام اپنے سیدے طرف نظر کرتے ہین خوش ہوتے ہین اور جب بائین طرف دیکھتے ہین غمگین ہوتے ہین اس سے مراد یہہ نہین کہ ارواح آسمان پر آدم علیہ السلام کے پہلو پر ہین کیونکہ صحیح حدیثون سے ثابت ہی کہ کافرون کے ارواح ساتوین زمین کے نیچے ہین اور مومنون کے ارواح ساتوین آسمان کے اوپر۔ پس ہو سکے کہ دوزخ حضرت آدم کے بائین جانب اور بہشت سیدے طرف ہو اور یے سب وہین سے نمودار ہون حَتّٰی عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ الثَّانِیَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهٗ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَفَتَحَ یہان تک کہ لے چڑہا مجھے جبرئیل دوسرے آسمان کی طرف اور اسکے خازن سے کہا کہ کھول دروازہ خازن نے جبرئیل سے پوچھا جیسا کہ پہلے آسمان کا خازن پوچھا تھا اور دروازہ کھولا۔ قَالَ اَنَسٌ فَذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ فِی السَّمٰوٰتِ اٰدَمَ وَاِدْرِیْسَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُثْبِتْ كَیْفَ مَنَازِلُهُمْ انس کہتے ہین کہ ابوذر نے کہا کہ حضرت نے آسمانون مین ان چار پیغمبرون سے ملے پر ثابت نکیا کہ انکے مقامات ومنازل کی ترتیب کس طرح پر تھے غیر اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ وَجَدَ اٰدَمَ فِی السَّمَآءِ الدُّنْیَا وَاِبْرَاهِیْمَ

الجزء الثالث

فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ سوا اسکے کہ ذکر کیا ابوذر نے کہ حضرت نے پایا یعنے ملے آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر اور ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان پر۔ مترجم کہتا ہی کہ ثابت بنانی تابعی نے انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری جو روایت کی ہی ہمین آیا ہی کہ پیغمبر خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو ساتوین آسمان پر دیکھا۔ صاحب اشعۃ اللمعات نے لکھا ہی کہ یہی بات ثابت تر اور قوی تر ہی کیونکہ دوسری حدیث مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور سے تکیہ کئے ہوے دیکھا بالجملہ حضرت کو انبیا کی ملاقات جو بالا سے سموات ہوئی کس آسمان پر کس نبی کو دیکھا اس باب مین مختلف روایتین آئی ہین۔ یا تو وہ راویون کے اشتباہ کا سبب ہی یا ہو سکے کہ ہر دو آسمان پر دیکھا ہو واللہ اعلم انتہی اور انس کی حدیث مین جو مالک بن صعصعہ کی روایت سے صحیحین مین وارد ہی آیا ہی کہ پہلے آسمان پر آدم دوسرے پر یحیی اور عیسی تیسرے پر یوسف چوتھے پر ادریس پانچوین پر ہارون چھٹے پر موسی ساتوین پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کذا فی القسطلانی۔ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيْلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِدْرِيْسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ انس کہتے ہین کہ جب جبرئیل حضرت کے ساتھ ادریس علیہ السلام پر گذرے انہون نے کہا مرحبا پیغمبر صالح اور برادر صالح پر۔ ظاہر یہ ہی کہ یہ مقولہ انس نے ابوذر سے ہی سنا معلوم کیجئے کہ ادریس علیہ السلام حضرت کے آبا کرام مین داخل ہین یا نہ اس باب مین اختلاف ہی جو کہتے ہین کہ آبائے کرام سے نہین انکی تمسک یہی حدیث ہی کہ اگر ادریس حضرت کے آبا سے ہوتے آدم و ابراہیم علیہما السلام کے مانند ابن الصالح کہے ہوتے ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اس عبارت کا مطلب گذرا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ ابن شہاب نے کہا کہ ابن حزم نے خبر دی کہ ابن عباس اور ابوحبہ انصاری کہتے تھے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ پھر مجھے اوپر لے گئے یہان تک کہ ایک ہموار ایسی جگہ پر آیا کہ سنی آواز قلمون کے جو فرشتے لکھتے تھے یعنے لوح محفوظ پر حق تعالی کے قضا یا اور احکام جو رقم کرتے تھے یا نسخ کرتے تھے قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى اُمَّتِيْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ ابن حزم اور انس بن مالک کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ پس اللہ تعالی نے میری امت پر پچاس نمازین فرض کین رات دنین پھر مین رجوع کیا یعنے اس مقام معلی سے پھر ابہان تک کہ موسی علیہ السلام پر گذرا۔ انہون نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا۔ مین نے کہا پچاس نمازین انہون نے کہا کہ پھر جائیے اپنے پروردگار کی طرف مقرر انکی امت اسکی طاقت نہین رکھتی ہی کہ پورا دن مین پچاس نمازین ادا کرین فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ پھر مین حق تعالی کی طرف رجوع کیا اور تخفیف چاہی نصف یا بعض نمازین کم ہوئین۔ پھر مین موسی علیہ السلام کی طرف لوٹ آیا اور کہا کہ اتنی نمازین کم کی گئین۔ پھر انہون کہا کہ پھر اپنے پروردگار کی طرف جائیے کہ تحقیق انکی امت اسکی بھی طاقت نہین رکھتی ہی فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هُنَّ خَمْسٌ وَهُنَّ خَمْسُوْنَ پھر مین رجوع کیا اپنی پروردگار کی طرف پھر بعض نمازین کم ہوئین

فراجعتني

راجع ربك

هي خمس وهي خمسون

پھر آیا موسیٰ کی طرف اسنے کہا پھر جا اپنے پروردگار کیطرف کہ اپکی امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی ہی۔ غرض ایسا ہی ہین کئی بار بارگاہ الٰہی کی طرف گیا آخر حکم ہوا کہ پانچ نمازین فرض ہین۔ اور وے پانچ حکم پچاس نماز کا رکھتے ہین ثواب مین کیونکہ ایک نیکی کے بدلے دس ثواب عطا فرماتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ یہان استدلال ہی پانچ سے زیادہ نماز کی عدم فرضیت پر جیسے وتر۔ اور فعل کے آگے نسخ کا بھی جواز ثابت بخلاف معتزلہ کے لاکن سب متفق ہین کہ نسخ آگے بلاغ کے متصور نہین حدیث معراج بھی اسی پر دلالت کرتی ہی لیکن ان طائفون پر اشکال کیا گیا کہ اسکے خلاف پر بھی ماثور ہی تو کہتے ہین کہ ہان وہ نسخ حضرت کے بہ نسبت ہی کہ آپ پچاس نماز سے قطعاً مکلف ہوے پھر تبلیغ کے بعد اور فعل کے آگے نسخ ہوا پس نسخ حضرت کے حق مین صحیح التصویر ہی قسطلانی۔ **لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ** اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تبدیل و تغیر نہین کیا جاتا ہی قول میرے پاس جو پانچ کو پچاس کا ثواب ہی کہ قضاے مبرم مین تبدیل واقع نہین ہوتی ہان قضاے معلق مین محو و اثبات ہر دو ثابت ہین چنانچہ کہا **يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ** اور وہ جو حضرت نے بار بار مراجعت فرمائی اس وجہ سے کہ حضرت کو معلوم تھا کہ پہلا حکم قطعی ہی اور اسکے رد پر نہین **فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسٰى فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي** پھر مین لوٹ آیا طرف موسیٰ علیہ السلام کے انھون نے کہا پھر اپنے پروردگار کی طرف رجوع کیجیے۔ مین کہا کہ مین اپنے پروردگار سے شرم رکھتا ہون **ثُمَّ انْطُلِقَ بِيْ حَتّٰى انْتُهِيَ بِيْ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِيْ مَا هِيَ** پھر لیگیا مجھے جبرئیل یہان تک پہنچایا مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک جو ایک خاص ہی سب آسمانون کے اوپر اور طرح طرح کے رنگون نے اسکو ڈھانپا ہی مین نہین جانتا ہون کہ وے کیا رنگ ہین۔ صحیح مسلم مین ہی کہ سدرۃ المنتہیٰ چھٹے آسمان پر ہی۔ ان ہر دو روایت کی جمع و تطبیق یہ ہو سکتی ہی کہ سدرہ کی اصل چھٹے آسمان پر ہو اور اسکی شاخین ساتوین سے گذری ہون۔ اور اسکو سدرۃ المنتہیٰ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ فرشتون کا علم وہین منتہی ہوتا ہی۔ جبرئیل بھی اس سے پرے نہین گذرتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت کے سوا اس مقام کے پرے کوئی نہین گذرا۔ اور اسکو منتہی کہنے کی یہ وجہ بھی لکھتے ہین کہ اوسکے اوپر سے جو نزول کرے وہین منتہی ہوتا ہی۔ اور اسکے نیچے سے جو چڑھے وہین انتہا پاتا ہی۔ یا شہیدون اور مومنون کے ارواح وہین منتہی ہوتے ہین یعنے اس مقام تک پہنچتے ہین۔ اور انپر ملائکہ مقربین درود بھیجتے ہین کذا فی شرح القسطلانی۔ پھر سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی **ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ** پھر مین داخل کیا گیا جنت مین پس ناگاہ دیکھی مین نے اس مین قبے موتی کے **وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ** اور مٹی اسکی یعنے جنت کی مٹی مشک سے تھی۔ یعنے اسمین سے بوے مشک مہکتی تھی **حَدَّثَنَا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن صالح بن کیسان عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المؤمنین قالت **فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ** روایت ہی ام المومنین عائشہ صدیقہ سے کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے نماز چہار رکعت والی جسوقت کہ فرض ٹھہرایا اسکو دو دو رکعتین یا پنجوقت مین حضر و سفر مین سوا مغرب کے۔ پس مقرر اور بحال رکھی گئی نماز سفر کی پہلے حال پر اور زیادہ کی گئی نماز حضر کی۔ یہی حدیث حنفیہ کی تمسک کی گئی ہی کہ نماز قصر عزیمت ہی نہ رخصت۔ اور شافعیہ کے پاس رخصت ہی **مترجم** کہتا ہی کہ مسافر فرض چہار گانہ مین قصر کرنے کے جواز مین کسیکو خلاف نہین اسپر علماے امت کا اجماع ہی۔ لاکن امام ابو حنیفہ کے پاس مسافر پر قصر واجب ہی کہ فرض دو رکعت ہی پر ہے اور یہی عزیمت ہی اور اسکو رخصت بھی کہتے ہین۔ ولیکن اسکو رخصت نام رکھنا انکے پاس از روے مجاز کے ہی جیسا کہ علم اصول فقہ مین مقرر ہی۔ اور اگر مسافر چہار رکعت پڑھے حنفیہ کے پاس جایز نہین مگر یہ کہ قعدۂ اولیٰ بجا لایا ہو اور اگر قعدۂ اولیٰ نہ کیا نماز جایز نہین ملکہ اعادہ اسکا لازم ہوگا۔ اور مذہب امام مالک کا ایسا ہی ہی جیسا کہ رسالہ ابن ابی زید کے جو مالکیہ سے ہی ہی مفہوم ہوتا ہی کسواسطیکہ کہا ہی **ومن سافر اربعة برد وهي ثمانية واربعون ميلا** فعلیہ

الجزء الثالث

ان یقصر والصلوٰۃ ویصلی رکعتین اور بعض شروح سے معلوم ہوتا ہی کہ مذہب مالک کا موافق مذہب شافعی احمد کے ہی کہ قصر رخصت ہی مصلی مختار ہی کہ قصر کرے یا چہار گانہ پڑہے کذا فی شرح سفر السعادت۔ اس مسئلہ کا مبحث اور ہر امام کی دلیل انشاء اللہ تعالیٰ آگے قصر کے باب مین آئیگی **باب وجوب الصلوٰۃ فی الثیاب** یہہ باب واجب ہونے مین نماز کے ہی کپڑون کے ساتھہ یعنے کپڑے پہننا اور ستر عورت نماز مین واجب ہی **مترجم** کہتا ہی کہ ستر عورت نماز مین حنفیہ و شافعیہ اور عامہ فقہا اور اہل حدیث کے پاس شرط ہی صحت نماز کی لاکن حنفیہ کے پاس ستر عن نفسہ شرط نہین پس اگر کپڑے مین شگاف ہو اور نمازی کی نظر شرمگاہ پر پڑجاوے نماز فاسد نہوگی قسطلانی و قول اللہ تعالیٰ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور بیان مین اس قول حق عزوجل کے کہ لو اپنی زینت کے کپڑون کو نزدیک ہر نماز کے و من صلی ملتحفا فی ثوب واحد اور بیان حکم مین اس شخص کے کہ نماز پڑہے جس حال مین کہ لپیٹا ہوا ایک کپڑا و یذکر عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینہ ولو بشوکۃ اور ذکر کیا جاتا ہی سلمہ بن الاکوع سے کہ پیغمبر خدا نے باندہنے کپڑا اگرچہ ایک کانٹے سے ہو۔ امام بخاری اس قول کے لانے مین یہہ اشارہ ہی کہ آیت مذکور مین لفظ زینت جو آیا اس سے مطلق لباس مراد ہی نہ پوشاک زینت و مفاخرت۔ اور اشارہ یہہ ہی کہ اگر زینت مقصود ہوتی کپڑے کو کانٹے سے نہ باندہتے **وفی اسنادہ نظر** اور اس حدیث کی اسناد مین سخن ہی کہ سلمہ کے راویون مین سے موسیٰ بن ابراہیم ہی **مترجم** کہتا ہی کہ موسیٰ بن ابراہیم راویون مین رہنے سے محل سخن ہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ وہ موسیٰ بن محمد التیمی ہی اور وہ مطعون ہی جیسا کہ کہا ابن القطان نے اور متابعت کی اسکی براوی وغیرہ نے۔ لاکن رد کیا اسکو حافظ ابن حجر نے اور کہا کہ بخاری وغیرہ کی روایت مین موسیٰ مخزومی کے طرف منسوب ہی اور وہ تیمی نہین قسطلانی نے کہا کہ اس صورت مین ثابت ہوا کہ جسنے نماز پڑہی اس کپڑے سے کہ جسکا شگاف اتنا ہو کہ اس مین سر داخل کرسکین اور اس سے شرمگاہ نظر آوے رکوع و سجود مین پس اسکو گرہ دے وسط مین و من صلی فی الثوب الذی یجامع فیہ ما لم یر فیہ اذی اور یہہ باب بیان مین جواز نماز اس شخص کے ہی کہ نماز پڑہے اس کپڑے سے کہ جسکے ساتھہ جماع کیا ہو جب تک کہ نہ دیکھا ہو اسمین کوئی نجاست و امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یطوف بالبیت عریان اور حکم کیا پیغمبر خدا نے طواف نکرے بیت اللہ کا برہنہ مناسبت اس قول کی ترجمہ باب کے ساتھہ یہی ہوسکتی ہی کہ طواف کعبہ کا حکم نماز کا رکھتا ہی پس برہنہ نماز نہ پڑہے۔ اور طواف کے بعد دوگانہ نماز بھی ہی **حدثنا** موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا یزید بن ابراہیم عن محمد عن ام عطیۃ قالت امرنا ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم ویعتزل الحیض عن مصلاہن قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب۔ ام عطیہ جو کعب کی دختر ہی خبر دی کہ ہم مامور ہوئین کہ حائضہ اور پردہ نشین عورتون کو عیدین کے روز باہر لاوین۔ اور مسلمانون کی جماعت مین حاضر ہووین اور انکی دعا مین شریک ہین اور حایضہ عورتین پاک عورات کے مصلے سے کنارہ لین۔ تب ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سے کوئی ایسی عورت بھی کہ اسکو چادر نہین تو آپ کو اس سے دلانے۔ یہہ حکم آیت حجاب کے بعد نزول تھا۔ قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا فرمایا کہ دوسری عورت جو اسکی ہمراہ ہو اسکو اپنی چادر سے دلانے یعنے اسکو چادر عاریت دے۔ یا ہر دو ایک چادر مین آئین **مترجم** کہتا ہی کہ وجہ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ یعنے بیان باب کے ساتھہ یہہ کہ حضرت نے جب نماز کو جانے کے لئے چادر کا حکم فرمایا تاکید اگرچہ مستعار ہو پس نماز کے لئے ستر کپڑے بطریق اولیٰ واجب ہوا مرد و عورت ہر دو کو قسطلانی قال عبد اللہ بن رجاء حدثنا عمران قال حدثنا محمد بن

الجزء الثالث

سِيرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا ابن سیرین نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ام عطیہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا سے
یہ کلام امام بخاری کا مقصود اس سناد سے تصریح ہی اسبات کی کہ ابن سیرین نے ام عطیہ سے یہ حدیث سنی - اور اسمین وہی بعض محدثوں کا جو کہتے ہین کہ
ابن سیرین اپنی بہن صفیہ سے اور وہ ام عطیہ سے سنی - **بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْقَفَا فِي الصَّلٰوةِ** یہ باب
اس حکم مین ہی کہ مصلی حالت نماز مین ازار اپنی پس گردن باندھے **مترجم** کہتا ہی کہ ازار سے مراد ہمارے ملک کا متعارف پائجامہ نہین - بلکہ اس
ازار سے مراد ایک کشادہ چادر ہی کہ گردن سے ساق تک پہنچے - اور مصلی اسکے اوپر کے ہر دو کنارے گردن پر باندھ لے اور کمر پر بھی باندھ لے پس کمر
سے ساق تک وہ چادر جو دوہا پنی ہی وہ حکم پائجامہ کا رکھتی ہی اسلئے ایسے کپڑے کو ازار کہتے ہین جیسا میت کو دو ہر الفافہ جو سر سے پاؤن تک دیتے
ہین ایک کو ازار دوسرے کو لفافہ کہتے ہین - غرض ویسے ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہی سو اسباب مین بیان ہوتا ہی وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ
صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزَرِهِمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ - اور ابو حازم نے سہل بن سعد سے لایا ہی کہ نماز پڑھی صحابہ نے
حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ باندھے تھے اپنی ازارین اپنی گردنون پر - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِي إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ
عَلَى الْمِشْجَبِ محمد بن منکدر نے کہا کہ نماز پڑھی جابر نے ایک ہی ازار سے جس حال مین کہ اسکو اپنی گردن کے آگے سے باندھا تھا - حالانکہ اسکے کپڑے
سہ پایہ پر دھرے ہوے تھے - مشجب کسر میم اور سکون شین معجمہ اور فتح جیم سے اس لکڑی کو بھی کہتے ہین کہ جسپر کپڑے ڈالتے ہین - اور پانی ٹھنڈا ہونے کے لئے
مشک جو لٹکاتے ہین اسکو سہ پایہ کہتے ہین - غرض جابر کے کپڑے موجود تھے با این ایک کپڑے سے نماز پڑھی وہ تو روا نہین جیسا کہ ابن مسعود کہتے ہین کہ
نماز نہ پڑھو ایک کپڑے مین اگرچہ وہ کشادگی رکھے آسمان و زمین کے درمیان کی سو جابر نے رد اس اعتقاد کا کیا اور اکثر علما بھی اسی پر ہین - لاکن باوجود کپڑون
کے ایک ہی ازار سے نماز پڑھنی ترک استحباب ہی فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِيَرَانِي أَحْمَقُ مِثْلُكَ ذٰلِكَ
اس ایک کہنے والے نے جابر سے بطور انکار کے کہا کہ تم ایک کپڑے سے نماز پڑھتے ہو تو جابر نے کہا کہ مین نے یہ کام نہین کیا مگر اس لئے کہ تجھ سا نادان مجھے دیکھے
اور اسکا جواز معلوم کرے وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ہمارے سے حضرت کے زمانے مین کون ایسا تھا کہ اسکو
دو کپڑے ہون **مترجم** کہتا ہی کہ اجماع علما کا ہی کہ نماز دو کپڑون سے پڑھنا افضل ہی نہ واجب کیونکہ اسمین ہر چہ ہی پیغمبر خدا اور آپکے صحابہ جو ایک کپڑے سے
نماز پڑھتے ہین کبھی سبب ننگی کا تھا اور کبھی بیان جواز کے لئے پس ایسے سببون سے اگر کوئی ایک کپڑے سے پڑھے جائز ہی - اور اگر تحقیر اور کاہلی کے سبب
سے ہو تو چھا نہین **حَدَّثَنَا** مُطَرِّفٌ أَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ
رَأَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
محمد بن منکدر نے کہا کہ مین جابر کو ایک کپڑے مین نماز پڑھتا دیکھا جابر نے کہا کہ مین نے حضرت کو ایسا ہی **بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا** قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيْثِهِ الْمُلْتَحِفُ الْمُتَوَشِّحُ وَهُوَ الْمُخَالِفُ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ
وَهُوَ الِاشْتِمَالُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز ایک کپڑے سے پڑھنے کا کیا حکم ہی جس حال مین کہ وہ مصلی کپڑے کو التحاف
کرے - زہری نے حدیث التحاف مین کہا کہ ملتحف متوشح کے معنے مین ہی اور متوشح اسکو کہتے ہین کہ مخالفت کرے کپڑے کے دو جانب اپنے

ہر دو کندھوں پر اور ابن السکیت نے اسکی تفسیر ایسی کی ہے کہ کپڑے کے ایک طرف کو بائیں ہاتھ کے نیچے سے لیکر داہنے کندھے پر ڈالے۔ اور اسکے دوسری طرف کو داہنے ہاتھ کے نیچے سے لیکر بائیں کندھے پر ڈالے۔ اور اس کے ہر دو طرف کو اپنے سینہ پر باندھے وَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ لِلْتُحَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ وَخَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ اور ام ہانی بنت ابی طالب نے کہا کہ التحاف کیا پیغمبر خدا نے کپڑے سے اور مخالفت کی درمیان دو جانب کے اپنے ہر دو دوش مبارک پر **مترجم** کہتا ہے کہ کپڑے میں مخالفت کرنے کا فائدہ یہ ہے جو ابن بطال نے کہا کہ مصلی رکوع کے وقت اپنی شرمگاہ پر نظر نہ کرے اور نہ گرے وہ رکوع و سجود کے حالت کذا فی قسطلانی **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ابی سلمہ نے کہا کہ مقرر حضرت نے نماز پڑھی ایک کپڑے میں اور مخالفت کی اسکے ہر دو طرف کے درمیان **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَدْ اَلْقٰى طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مفرد دیکھا عمر بن ابی سلمہ نے پیغمبر خدا کو نماز پڑھتے تھے ایک ہی کپڑے سے ام سلمہ کے گھر میں کہ ڈالے تھے کپڑے کے ہر دو طرف اپنے ہر دو کندھوں پر **حَدَّثَنَا** عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ اسکا ترجمہ گذرا ہے۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهٗ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهٗ تَسْتُرُهٗ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى

ام ہانی نے کہا کہ میں نے فتح مکہ کے سال پیغمبر خدا کے پاس گئے۔ اور حضرت کو پایا کہ غسل کرتے تھے جس حال میں کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی دختر نے پردہ کیا تھا پس میں نے حضرت پر سلام کیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہے میں نے کہا کہ میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں تو فرمایا مرحبا ای ام ہانی پھر جب غسل سے فارغ ہوئے کھڑے رہے اور آٹھ رکعتیں پڑھیں جس حال میں کہ ایک کپڑے سے متوشح تھے۔ پس جب نماز سے پھرے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں کے فرزند یعنے علی ابن ابی طالب نے مارنے والا ہے جسکو میں نے پناہ دی ہے اسکو پناہ دی ہے وہ فلان ابن ہبیرہ ہے پس حضرت نے فرمایا کہ پناہ دی ہم نے اسکو ای ام ہانی جسکو تو نے پناہ دی۔ ام ہانی نے کہا کہ وہ نماز جو آٹھ رکعتیں پڑھیں تھی جسکو فارسی میں نماز چاشت کہتے ہیں **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا حکم ایک سائل نے حضرت سے سوال کیا۔ تو آپ نے

الجزء الثالث

فرمایا کہ آیا تمہارے سے ہر ایک کو دو کپڑے ہیں یہ استفہام انکاری ہی۔ یعنے تم سب لوگ تو دو دو کپڑے نہیں رکھتے ہیں اگر ایک کپڑے سے روا ہو عید اور فرض کے لیے باہر اسکو گے اور میں ایک کپڑے سے نماز پڑھنا کسلیے منع کرتا۔ مذہب جمہور صحابہ اور ائمہ اربعہ کا اور انکے سوا اوروں سے علما کا یہی ہی کہ کپڑے سے جو ستر عورت حاصل ہو نماز درست اور تمام ہی۔

بَابُ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جب کسی نے نماز پڑھی ایک کپڑے سے تو اس سے تھوڑے کپڑے کو اپنے ہر دو کھندوں پر کرے۔ یہہ صورت التحاف سے عاتقہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھے کوئی تمہارے سے ایک کپڑے سے جس حال میں کہ اسکے کھندوں پر اس کپڑے سے کچھ نہو۔ یہہ نفی معنے میں نہی کے ہی۔ اور بعض نے کہا کہ نہی تنزیہی ہی اور روایتیں لا یصلی کے نہی کے صیغے سے حذف یا بھی آئی ہیں۔ بہرحال نہی تحریمی نہیں۔ کسواسطے کہ حدیث صحیح سے ثبوت کو پہنچا کہ حضرت نے ایک کپڑے سے نماز پڑھی۔ اور اس کپڑے کے دو طرف سے ایک طرف اپنی بی بی پر تھا۔ اور ایک جامہ اگرچہ فراخ تر ہو لاکن یہہ گنجایش نہ رکھے کہ ازار کرنیوالا کھندوں پر بھی ڈالے اور اسکا دوسرا طرف دوسرے پر ہے تو امام احمد سے مروی ہی کہ اگر کھندوں پر ڈالنے کی بھی قدرت ہو اور ترک کرے تو گنہ گار ہوگا۔ اور امام شافعی سے بھی اسکا وجوب منقول ہی۔ اگرچہ شافعیہ سے اسکا خلاف مشہور ہی

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَوْ كُنْتُ سَأَلْتُهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ یحیی نے کہا کہ میں نے عکرمہ سے سنا۔ یا تھا میں کہ عکرمہ سے سوال کیا یعنے عکرمہ کا کہنا میرے سوال کے بعد تھا۔ یا ابتدا بغیر سوال کے یاد نہیں رکھتا ہوں۔ بہرحال عکرمہ نے کہا کہ میں نے ابوہریرہ سے سنا کہ تیقن کے ساتھ کہتے تھے کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی ایک کپڑے سے نماز پڑھے تو چاہیے کہ درمیان اسکے دو طرف کے مخالفت کرے۔ مخالفت کی تفسیر شرح حدیث سابق میں گذری۔ لیکن اس سے عامتر ہی کہ سینہ پر باندھے یا نہ

بَابُ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جبوقت کپڑا تنگ ہے مصلی کیا کیا چاہیے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ سعید بن حرث نے کہا کہ ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا حکم میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا تو انھوں نے جواب دی کہ میں نے ایک سفر میں حضرت کے ساتھ نکلا یعنے جنگ بنواط میں پس ایک رات میں اپنے ایک کام کے لئے اپکی خدمت میں آیا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ اور اسوقت مجھ پر ایک ہی کپڑا تھا اسکو اپنے پر لپیٹا اور حضرت کے ایک جانب کھڑا ہو کر نماز پڑھی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هٰذَا الِاشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبًا قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ پس جب حضرت نماز سے پھرے فرمایا کیا سبب ہی تیرے آنیکا ای جابر پس میں نے حضرت کو اپنی حاجت سے خبر دی۔ پھر میں جب اپنی عرض حاجت سے فارغ ہوا تو پوچھا کہ یہہ کیا چیز تو نے لپیٹا ہی یہہ پوچھنا بطور انکار کے تھا۔ تب میں نے عرض کیا کہ ایک کپڑا تھا۔ تب فرمایا اگر کپڑا فراخ ہو تو التحاف کر اور اگر تنگ ہو اس سے ازار کیجیے ستر عورت میں تجھے کافی ہی۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ

الجزء الثالث

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُزُرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا سہل بن سعد نے کہا کہ بعض مرد عورتوں کے حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے جس حال میں کہ اپنے ازاریں اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے تھے مراد جسکو عرفان لگا عورتیں جو مردوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھیں انکو فرمایا حضرت نے یا حضرت کے حکم سے بلال نے کہ اپنے سر نہ اٹھاؤ یہاں تک مرد ان بیٹھنے میں برابر ہو جاویں۔ اور یہ منع کرنا اسلئے تھا کہ بعض لوگ جب ازاریں اوپر باندھے ہوئے ہیں مبادا انکے نیچے عورتوں کی نظر مردوں کی شرمگاہ پر نہ پڑے۔ اور یہ بھی ہو سکے کہ یہ حکم عورتوں پر ہے کہ مردوں پر ستر عورت نیچے کا واجب نہیں تھا بخلاف اوپر کے۔ وگرنہ ان مردوں کو کشف عورت سے منع فرمایا ہوتے۔ اور یہ بھی ہو سکے کہ یہ حکم عورتوں پر دائمی ہی جب مردوں کے پیچھے نماز پڑھیں مردوں کے کشف عورت کے احتمال سے ایسا ہی کیا کریں **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہاں سے یہ بات مستنبط ہوئی کہ حرام میں پڑنے کے اندیشہ سے مستحب ترک کریں کہ متابعت امام کی ہے تاخیر مستحب تھی جب یہ منکر ہوا تھا شرمگاہ دیکھنے پر اور وہ حرام ہی پس منع وارد ہوا **بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ** یہ باب اس بیان میں ہی کہ جبہ شامی کے ساتھ نماز کا کیا حکم ہی یعنے شام کفار جو بنتے تھے۔ جب تک اسکی نجاست متیقن نہو نماز میں جائز ہی۔ شامیہ کی تعبیر اس لئے ہی کہ اسوقت شام میں سب کفار تھے۔ اور شام سے الشاب المجوسی

الکر کپڑے لاکے دارالاسلام میں فروخت کرتے تھے۔ وَقَالَ الْحَسَنُ فِي ثِيَابٍ يَنْسُجُهَا الْمَجُوسُ لَمْ يَرَ بِهَا بَأْسًا اور حسن بصری نے کہا کہ نماز ان کپڑوں میں جو مجوس بنتے ہیں کچھ مضایقہ نہیں یعنے وہ کپڑا دھونے سے پہلے نماز پڑھنے میں حسن بصری نے کراہت نہ دیکھی امام شافعی نے بھی اسکی اجازت دی لیکن ابن سیرین کے پاس مکروہ ہی یا تم یہ حسن بصری کے راوی کا مقولہ ہی وَقَالَ مَعْمَرٌ رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ ثِيَابَ لِيمَنَ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ اور معمر نے کہا کہ میں نے زہری کو دیکھا کہ یمن کے کپڑے پہنا کرتا جو رنگے جاتے اس رنگ سے کہ جسمیں پیشاب حلال جانوروں کا پڑتا۔ ظاہر یہ ہی کہ زہری کے پاس حلال جانور کا پیشاب پاک ہی وَصَلَّى عَلِيٌّ فِي ثَوْبٍ غَيْرِ مَقْصُورٍ اور نماز پڑھے حضرت علی نے نئے کپڑے سے اسکو دھونیکے آگے

حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَضَى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى مغیرہ نے کہا کہ میں نے حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ یعنے ہجرت کے نویں سال غزوہ تبوک میں سو آپنے فرمایا ای مغیرہ آبریزہ لے تب میں نے اسکو لیا اور حضرت تشریف لیگئے یہاں تک میرے سے پوشیدہ ہو گئے پھر اپنی قضاء حاجت کی۔ تب آپ پر شامی جبہ تھا پس تشریف لیگئے تا اپنے دست مبارک اسکی آستین سے نکالیں تو آستین تنگ ہوئی تب اپنے مبارک ہاتھ کو نکالا اسکے نیچے سے نکالا۔ پھر میں آپ پر پانی ڈالا تو حضرت نے وضو کیا ایسا وضو جو نماز کے واسطے کرتے تھے اور ہر دو موزے پر مسح کیا پھر نماز پڑھے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا یہ باب کراہت میں برہنگی کے ہی نماز اور غیر نماز میں

حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَ

عَلٰی مَنْکِبَیْہِ فَسَقَطَ مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَمَا رُئِیَ بَعْدَ ذٰلِکَ عُرْیَانًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے جابر سے سنا جو حدیث کرتا تھا کہ پیغمبر خدا قریش کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے کعبۃ اللہ کی بنا کے وقت بعثت سے اگلے تب حضرت پر کپڑا نہ تھا یعنی ازار یعنے لنگ تھی پس آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے میرے بھتیجے اگر اپنی لنگ کھولیں اور اپنے دوش مبارک پر پتھر کے نیچے کریں بہتر ہی۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت اپنی لنگ کھولے اور اپنے دوش مبارک والے سو ناگاہ گر پڑے اور بیہوش ہوے۔ پھر اسکے بعد کبھی برہنہ نہ دیکھے گئے یعنے کبھی آپ برہنہ نہ ہوے۔ یہ حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مناسب آئی۔ جاننا چاہیے کہ زمان جاہلیت میں عرب برہنہ ہوا کرتے تھے جیسا کہ برہنہ طواف بھی کرتے تھے۔ چونکہ شرم و حیا اور اخلاق حسنہ اس جناب کے جبلی تھے حضرت اپنی قوم کی موافقت نہ کی آخر جب عباس رضی اللہ عنہ کے کہنے پر برہنہ ہوے بیہوش گر پڑے یہ حفظ غیبی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بچایا شرمگاہ کھلنے سے اور قسطلانی کہا کہ صحیحین کی ایک روایت میں آیا ہی کہ اسوقت ایک فرشتہ نازل ہوکے حضرت کو لنگ باندھی۔ اس حال میں بھی جو قریش اپنی لنگیاں کھندوں پر ڈال کے پتھر اٹھاتے تھے انکے ستر پر نظر نہ فرماتے تھے۔ مروی ہی کہ حضرت کی ذات مبارک میں بڑی حیا تھی یہاں تک کہ ویسی حیا باکرہ لڑکیوں میں نہو۔ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ باوجود زوجیت کے کبھی حضرت کی نظر میرے ستر پر اور میری نظر آپکے ستر پر نہ پڑی۔

بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی الْقَمِیْصِ وَالسَّرَاوِیْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

یہ باب اس بیان ہی کہ نماز پیرہن اور بنی ہوئی ازار میں جو نیچے کا تمام بدن ڈھانپتی ہی اور چھوٹی ازار میں جو فقط ستر غلیظ کو ڈھانپتی ہی نہ ران کو اور قبا میں۔ قباوہ لباس ہی جو اطراف کو ڈھانپتا ہی پہلے اسکو جو پہنے اسلیمان علیہ السلام ہیں

حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَکُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ایک مرد حضرت کے طرف کھڑا رہا اور آپ سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز جایز ہی۔ تو آپنے فرمایا کہ آیا تم سب دو دو کپڑے پاتے ہو۔ یہ استفہام انکاری ہی یعنے تم سب تو دو دو کپڑے نہیں رکھتے ہو پس اگر ایک کپڑے میں نماز روا نہو تو اکثر بے نماز رہجایینگے ثُمَّ سَاَلَ رَجُلٌ عُمَرَ فَقَالَ اِذَا اَوْسَعَ اللّٰہُ فَاَوْسِعُوْا پھر ایک مرد نے ایک کپڑے سے نماز پڑھنے کا حکم حضرت عمر سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ تم کو کشایش دے تم بھی کشایش کرو۔ پس یہ حدیث اسبات کی دلیل ہی کہ نماز ایک کپڑے سے تنگی کے وقت جایز ہی

جَمَعَ رَجُلٌ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ صَلّٰی رَجُلٌ فِیْ اِزَارٍ وَرِدَاءٍ فِیْ اِزَارٍ وَقَمِیْصٍ فِیْ اِزَارٍ وَقَبَاءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَرِدَاءٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَقَمِیْصٍ فِیْ سَرَاوِیْلَ وَقَبَاءٍ فِیْ تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ فِیْ تُبَّانٍ وَقَمِیْصٍ لفظ جمع صدق میں خبر ہی معنے میں امر کے یعنے مرد آپ پر اپنے کپڑے جمع کرے۔ چاہیے کہ مرد نماز پڑھے لنگ اور چادر سے یعنے دو کپڑوں سے لنگ اور پیرہن سے۔ یا لنگ اور قبا سے۔ یا سراویل یعنے پایجامہ اور چادر سے۔ یا پایجامہ اور پیرہن سے یا پایجامہ اور قبا سے یا تبان اور قبا سے یا تبان اور پیرہن سے۔ تبان وہ چھوٹی ازار ہی جو فقط شرمگاہ ڈھانپے نہ ران قَالَ وَاَحْسِبُہٗ قَالَ فِیْ تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تبان اور چادر سے کہا۔ یہ سب نو صورتیں ہوئیں ان سب صورتوں میں ستر پورا حاصل ہی

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لَا یَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّہٗ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ

الجزء الثالث

فَمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرد نے حضرت سے پوچھا اور کہا یا رسول
اللہ احرام باندھا ہوا شخص کیا پہنا چاہئے تو فرمایا نہ پیرہن پہنے اور نہ پائجامہ اور نہ کلاہ دار جیسے سنے ہوئے کپڑے نہ پہنے - اور نہ پہنے وہ کپڑا کہ جسکو زعفران لگا
ہو یا ورس اور جسے نعلین نہ پاوے تو موزے پہنے اور چاہئے کہ موزوں کو قطع کرے یہاں تک کہ ٹخنوں کے نیچے ہوں وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اور مروی ہی نافع سے روایت کی اسنے ابن عمر سے اور انھوں نے پیغمبر خدا سے مانند حدیث مذکور کے - اس حدیث کی مطابقت
ترجمۂ باب کے ساتھ ظاہر ہوئی - **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مراد اس جگہ اس حدیث سے یہہ ہی کہ نماز بغیر قمیص اور سراویل وغیرہ کے جو سئے ہوئے ہوں جائز
ہی کیونکہ احرام والا سئے ہوئے کپڑے سے احتراز کرنا ضروری ہی اور نماز پر امور ہی - **بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ** یہہ باب بیان
میں اس چیز کے ہی جو ڈھانپے شرمگاہ سے نماز میں **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ
اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ
وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ ابو سعید خدری نے کہا کہ پیغمبر خدا نے منع فرمایا آپ پر چادر لپیٹنے سے اسطرح
پر کہ ایک ہاتھ اس سے باہر نہ نکال سکے تا دفع کرے کوئی ایذا دہندہ چیز کو یا پہننا ایک کپڑے کا اور احتباء اسکے ایک طرف کا ایک جانب سے جیسا کہ کشف عورت
ہو پہلے معنے کے مقدر یہی تنزیہی ہی - اور تقدیر پر دوسرے معنے کے نہی تحریمی ہی اور لایق یہی معنے ہیں تا نہی حدیث میں ایک ہی معنے پر ہو - اور منع
فرمایا اسبات سے کہ بیٹھے مرد ایک کپڑے سے جس حال میں کہ اسکے شرمگاہ پر اس کپڑے سے کچھ نہ ہو یعنے وہ کپڑا اوڑھا نہ ہو - احتباء اسکو کہتے ہیں
کہ زانوؤں کھڑا کرے دونوں پنڈلیوں کو بیٹھے اور کپڑے کو بیٹھنے کے اطراف سے یا دونوں پہلو - پس اگر شرمگاہ ڈھپی رہے تو احتباء حرام نہیں **حَدَّثَنَا**
قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ابوہریرہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے منع فرمایا
دو طرح کے بیع سے لماس سے اور نباذ سے لماس کی ہم سے ہی صورت اسکی یہہ کہ جامہ پھینکے ہو اسکو ہاتھ لگتے ہی بیع ہو یا شرط کی ہو کہ جسوقت اسکو لمس کرے
یعنے چھوئے درحالیکہ وہ لپٹا ہوا یا نہ پیری میں تو بیع لازم آوے اور درمیان خیار نہ رہے - یعنے دیکھے پرواپس کرنے اختیار نہ رہے - اور نباذ کسرلوں سے آخر میں
ذال معجمہ ہی ڈالنے کے معنے میں صورت اسکی یہہ کہ بائع کہے یہہ چیز جب میں تیرے آگے ڈالوں بیع لازم آیا بوجود نہ دیکھنے کے - اور خیار نہیں - اور
منع فرمایا صماء سے اور احتباء مرد سے جیسکے معنے مذکور ہوئے **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ
الْحَجَّةِ مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ - ابوہریرہ نے کہا کہ بھیجا مجھے ابوبکر
صدیق رض نے اس حج میں جو حجۃ الوداع سے ایک سال آگے ہوا کہ حضرت نے اپنے حج پر صدیق اکبر کو روانہ فرمایا تھا - مؤذنوں کی ایک جماعت میں کہ کریں
میں اذان کے - اور بعض روایات میں نؤذن نون اور ہمزہ کے ساتھ ہی صیغہ متکلم مع الغیر سے کہ سب کو سنا دیں ہم یہہ کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج
کرے - اور طواف بیت اللہ نہ کرے - قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ
أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

ان و ان ہر دو
علی الاصطلاح ذ

الجزء الثالث

عثمان پھر پیغمبر خدا نے صدیق اکبر کے پیچھے علی مرتضی کو بھیجا اور حکم فرمایا کہ منا میں سورۂ برات آواز بلند سے پڑھے ابو ہریرہ نے کہا کہ ندا کی مرتضی علی نے ہمارے ساتھ نحر کے دن کہ چوتھے اس سال کے بعد کوئی کافر اور طواف بیت اللہ نکرے برہنہ **مترجم** کہتا کہ جاہلیت میں کفار برہنہ طواف طواف کرتے کہ اسکو منع فرمایا حنفیہ کے نزدیک برہنہ طواف حرام نہیں لاکن مکروہ ہی قسطلانی یہاں شیعہ کا ایک طعن وارد ہوا ہی - وہ طعن اور اسکا جواب تحفہ اثنا عشریہ سے لکھا جاتا ہی - **طعن یازدہم** پیغمبر خدا نے ابو بکر کو سورت برات پہنچانے کے لئے مکہ معظمہ کے طرف روانہ فرمایا تھا - جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ برأت کو علی کے حوالے کرو اور ابو بکر سے لیلو تب حضرت نے علی کو ابو بکر کے پیچھے روانہ کیا اور فرمایا کہ برات کو انسے لو - اور مکے والے پر جو - پس جسنے ایک حکم قرآنی کو ادا کرنے کی قابلیت نرکھے اسکو جمیع خلق اللہ کے حقوق اور جمیع احکام شرعی قرآنی ادا کرنے پر کسطرح امین کر سکیں اور امام جانشین **جواب** اس روایت میں شیعہ کو طرفہ خبط اور خلط واقع ہوا ہی مثل اسکے جو کسی نے کہا ؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا ؎ الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا ؎ یا مانند مستغنا کے مشہور کے کہ خشن و خشین ہر سہ دختران معاویہ کا کہا حکم ہی تفصیل اس مقدمہ کی یہہ ہی کہ اس قصہ میں اہل سنت کی روایتیں مختلف آئی ہیں اکثر روایات میں یہہ مضمون آیا ہی کہ حضرت نے ابو بکر صدیق کو امارت حج پر مقرر کرکے روانہ فرمایا تھا نہ برات پہنچانے کے لئے - اور انکو روانہ فرمانے کے بعد جب سورت برات شرف نزول پائی - اور اس سورت میں مشرکوں کی عہد شکنی کا حکم آیا تھا حضرت امیر کو انکے پیچھے روانہ فرمایا تا اس احکام جدید کی تبلیغ کردیں - پس اس صورت میں اصلا صدیق اکبر کا عزل واقع نہوا - بلکہ ان ہر دو صحابی جلیل القدر دو امر مختلف پر منصوب ہوئے - پس ان روایات میں خود شیعہ کو تمسک کی جگہہ نہی کہ مدار اسکا صدیق اکبر کے عزل پر ہی - جب اس کام پر نصب ہی نہوا عزل کیسا واقع ہوگا - تفسیر بیضاوی اور مدارک اور زاہدی اور تفسیر نظام نیشاپوری اور جذب القلوب اور شرح مشکوۃ میں اسی روایت کو اختیار کیا ہی اور یہی ارجح ہی نزدیک اہل حدیث کے - اور معالم و حسینی و معارج و روضۃ الاحباب و حبیب السیر و مدارج سے ایسا ظاہر ہوتا ہی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق کو سورت برات کے پڑھنے کا حکم فرمایا تھا - اسکے بعد علی مرتضی کو اس کام کے لئے نامزد فرمایا - اسمیں دو احتمال ہیں ایک یہہ کہ ابو بکر صدیق کو اس خدمت سے معزول کرکے علی مرتضی کو منصوب فرمایا - دوسرا یہہ کہ علی مرتضی کو ابو بکر صدیق کے ساتھ شریک کیا - تا یہہ ہر دو بزرگ اس خدمت پر قیام کریں چنانچہ روضۃ الاحباب اور بخاری اور مسلم اور دوسرے تمام محدثین کی روایتیں اسی دوسرے احتمال کو قوت دیتے ہیں - کیونکہ وے اجماع سے روایت کی ہیں کہ ابو بکر صدیق نے ابو ہریرہ کو نحر کے روز دوسری جماعت متعینہ علی مرتضی کے ساتھ حکم کیا تا ندا کردیں لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ان روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ابو بکر صدیق اس خدمت سے معزول نہوئے تھے - والا کسطرح دوسرے کی خدمت میں دخل دیتے اور منادیوں کو نصب فرماتے - پس اسصورت میں بھی جسے عزل واقع نہوا شیعہ کو تمسک کی جگہہ نہی - اب ہم آئے پہلے احتمال پر کہ ظاہر لا یؤدی عنی الا رجل منی اسکو قوت دیتی ہی - اور حکم کرنا حضرت کا جناب امیر کو کہ سورت برات ابو بکر صدیق سے لیکر تم پڑھو - اس روایت کی صحت کی تقدیر میں یہہ جملہ بھی مؤید ہوتا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ یہہ عزل ابو بکر صدیق کی عدم لیاقت اور قصور قابلیت کے جہت سے نہیں کیونکہ یہہ تو بالاجماع ثابت ہی کہ صدیق اکبر امارت حج سے معزول نہوئے جب سرداری حج کی لیاقت کہ مسلمانوں سے کئی لاکھ شخص کی اصلاح عبادت ہی اور بہت سے احکام کی مستلزم ہی - خطبوں کا پڑہنا اور بہت سے مسائل کا سکھلانا - اور اس انبوہ کثیر میں نادر واقعے اور تازے حادثے جو رو دیتے ہیں ان امور میں فتوی دینا یہہ خدمت اجتہاد عظیم اور وفور علم کی محتاج ہی سو ایسی عمدہ خدمت صدیق اکبر کو ثابت ہی پس چند آیت کی قرات آواز بلند سے کہ ہر قاری و حافظ

الجزء الثالث

اسکا سرانجام دینا ہو سکتا ہی کہ اسلئے ابو بکر صدیق کو ثابت نہو خطبون کی قرارت اور اقامت حج کی صفت جو اسوقت صدیق اکبر سے ظہور مین آئی صحیح نسائی اور دوسری کتب حدیث مین متعدد طریقون سے مذکور ہی اور اہل سیر کے اجماع سے ثابت اور مقرر ہی کہ علی مرتضیٰ اس سفر مین ابو بکر صدیق کا اقتدا کرتے تھے اور انکے پیچھے نماز پڑہتے اور مناسک حج مین انکی متابعت کرتے تھے - اور بھی سیر و احادیث سے صحیح ثابت ہی کہ جب علی مرتضیٰ مدینہ منورہ سے جلدی کے ساتھ روانہ ہوے - اور قطع مسافت کرکے جب ابو بکر صدیق کے نزدیک پہنچے - اور اُنہون نے ناقہ رسول خدا کی آواز سنتے ہی اضطراب کیا اور گمان لیگیا کہ شاید حضرت ہی ادائے حج کے لئے تشریف لائے ہون پس تمام لشکر کو کھڑا کیا - اور توقف کیا - اور علی مرتضیٰ کی ملاقات کے بعد استفسار کی کہ آپ امیر ہو یا مامور - مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ مین مامور ہون یعنے آپ کا تابع ہون - پس آگے روانہ ہوے - اور ابو بکر صدیق نے ترویہ سے آگے ایک روز خطبہ پڑہا اور لوگونکو مناسک حج کی تعلیم موافق آئین اسلام کے شروع کی - پس لابد ابو بکر صدیق کی معزولی کے واسطے جو چند آیات قرآنی کے تبلیغ کے باب مین واقع ہوئی ایک وجہ چاہیے - عدم لیاقت اور قصور قابلیت کے سوا - والا نصب ابو بکر صدیق کا ویسے امر مین جو نہایت جلیل القدر ہو - اور انکا عزل ایسے کام سے جو سہل ہو صریح خلاف ہی ہرگز جناب پیغمبر سے جو تمام خلق سے عقل و دانش مین بمراتب زیادہ ہین نہوویگا چہ جای آنکہ حکم الٰہی بھی خلاف حکمت نازل ہو معاذ اللہ من ذلک - اور وہ وجہ یہی ہی کہ عادت عرب کی عہد باندہنے اور توڑنے مین - اور صلح کرنے اور جنگ کی بنیاد ڈالنے مین یہی تھی کہ ان چیزونکو بلا واسطہ سردار قوم کے یا بلا واسطہ ایسے شخص کے اسکے حکم مین یعنے سردار کی جانب پر ہو کہ اسکا فرزند یا برادر یا داماد ہو عمل مین لاوے - اور ایسون کے سوا سے دوسرا ہر چند بلند مرتبہ ہو اسکے کہنے اور کہے کو معتمد نہین جانتے تھے - اور بھی یہی قاعدہ رائج اور جاری ہی - کہ جب سلاطین اور امیرون اور زمین دارون کے درمیان ملک یا سرحد کی بابت مین مناقشہ پڑتا ہی اور ہر دو طرف سے وزرا و امرا اور افواج و لشکر جنگ و جدال مین جدوکد کرتے ہین - جب نوبت عہد و پیمان اور قسم کی پہنچتی ہی جب تک شہزادون کو بطریق توثیق کے حاضر نکرین - اور انکی زبان سے یہہ مضمون ادا نکروادین معتبر نہین ہوتا ہی اور اگر ہم تامل کرین تو پڑہنا سورت برات کا اس ابنوہ کثیر مین جو منا مین واقع ہوتا ہی اور چھ لاکھ شخص تک اس وادی وسیع مین فراہم آتے ہین اور ہر شخص کے کان تک آواز پہنچانا بڑی محنت و مشقت کا محتاج ہی اور متصل ہر خیمہ کے اور ہر بازار مین آواز بلند کرنا - پس ناچار یہہ کام امیر حاج سے نہین ہو سکیگا - کیونکہ وہ اعمال حج کی خبرداری اور فتنہ و فساد سے لوگون کی نگہبانی مین اور افساد احرام اور دوسرے جنایات سے انکو نگاہ رکھنے مین مشغول ہی - پس اس کام کے لئے دوسرا شخص چاہیئے - اور لابد وہ شخص عظیم القدر اور بزرگ مرتبہ ہو مثل ابو بکر صدیق کے - سو ایسوا سطے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی مرتضیٰ کو اس کام کے امیر ٹھہرایا اور صدیق اکبر کو حج پر - تا ہر دو مہم کمال خوبی و رونق کے ساتھ سرانجام پاوین - اور یہہ ہر دو امر لوگون کے پاس مقصود بالذات پاجاوین - اگر ابو بکر صدیق کے منادیون پر ہی اکتفا فرماتے لوگون کو گمان ہوتا کہ عہد و پیمان کا مقدمہ حضرت کے پاس چندان ضرور نہین تھا کہ اسکے واسطے ایک شخص کو مستقل منصوب فرماتا اس جگہہ اور ایک لطیفہ ہی کہ محققین اہل سنت اسپر فی لیگئے ہین کہ صدیق اکبر صفت رحمت الٰہی کے مظہر تھے - اسی لئے حضرت نے انکے حق مین ارشاد فرمایا اَرحم اُمتی بِاُمتی اَبُوبکر - پس امور مسلمانون کے جو مورد رحمت الٰہی ہین انکے حوالے فرمائے - اور علی مرتضیٰ جو شیر خدا اور جلال و قہر الٰہی کے مظہر تھے اور کافر کشی انکا شیوہ تھا - اور نقض عہد کافرون کا جو مورد قہر و غضب ہی انکے ذمے پر رکھا - تا جمال و جلال الٰہی کی صفت اس مجمع عظیم مین جو نمونہ محشر کا اور مورد مسلمان و کافر تھا ان ہر دو

الجزء الثالث

فوارے سے دریا کے پانی کے صفات حقانیہ جوش مارین - اور طرفہ یہ ہی کہ ابو بکر صدیق بھی اس کام مین مددگار علی مرتضیٰ کے تھے صحیح بخاری مین روایت سے ابو ہریرہ کی مروی ہی کہ انکو دوسری جماعت کے ساتھ جو علی مرتضیٰ مستعین کی تھی ندا کرنے کے لئے مقرر فرمایا اور گاہ گاہ آپ بھی اس خدمت مین شریک ہوتے تھے - چنانچہ ترمذی اور حاکم روایت سے ابن عباس کے لائے ہین کہ کان علی ینادی فاذا اعیی قام ابو بکر فنادی بها - وفی روایۃ فاذا اعیا قام ابو ھریرہ فنادی بها - بالجملہ وجہ عزل ابو بکر صدیق کا یہی تھا کہ نقض عہد کو موافق عادت عرب کے اظہار کیا جاوے تا آیندہ عربون کو جا عذر کی باقی نرہے کہ ہمکو ہمارے رسم و آئین کے موافق نقض عہد پر لگی ہوئی تاہم ہمارا رستہ لیتے اور اپنا چارہ کار کرلئے ہوتے - یہ وجہ معالم و زاہدی و بیضاوی و شرح تجرید و شرح مواقف و صواعق و شرح مشکوٰۃ اور دوسرے کتب اہل سنت مین مذکور ہی - اور اسی لئے پیغمبر خدا حدیبیہ مین اوس انصاری کو جو صنعت کتابت مین بڑی مہارت رکھتے تھے عہدنامہ لکھنے کے لئے بلوایا تو سہیل بن عمرو جو مشرکون کی طرف سے مصالحہ کے لئے آیا تھا - حضرت سے کہنے لگا کہ یہ عہدنامہ آپ کے چچازاد علی بن ابیطالب لکھین اور اوسکا لکھنا قبول نہ کیا چنانچہ معارج و مدارج اور دوسرے کتب سیر مین مرقوم ہی - **جواب دوسرا** سلمنا حضرت نے ابو بکر صدیق کو تبلیغ برات سے معزول کیا - لاکن عزل ایسے شخص کا جو صاحب عدالت ہو اور ہزارون جگہہ جناب پیغمبر اور آیات قرآنی اسکی عدالت پر گواہی دی ہون ایک جزئی مصلحت کے لئے اسکی ہیاست کی عدم لیاقت پر دلیل ہوتی نہین خصوصًا جس خدمت سے معزول ہو جب اسمین کوئی تقصیر و خیانت صادر نہوئی ہو - کسلئے کہ جناب امیر بھی عمر بن ابی سلمہ کو جو حضرت کا ربیب خاص تھا اور بڑا عابد و زاہد اور عالم و فقیہ و متقی و امین اور جناب امیر کے شیعہ مخلصین سے تھا - ولایت سے بحرین کے عزل فرمایا - اور عذر کے مقام مین اسکو ایک نامہ لکھا چنانچہ وہ نامہ نہج البلاغت مین جو شیعہ کے صحح کتب سے ہی موجود ہی وہ یہی اما بعد فانی ولیت النعمان بن عجلان الدورقی علی البحرین ونزعت یدک بلا ذمۃ لک ولا تثریب علیک فقد احسنت الولایۃ وادیت الامانۃ فاقبل غیر ظنین ولا ملوم ولا متہم ولا ماثوم اور بالیقین ثابت ہی کہ عمر ابی سلمہ نعمان بن عجلان سے افضل تھا کیا راہ دین سے اور کیا حسب و نسب سے اور ولایت کو بخوبی سرانجام دیا تھا - اور امانت کو جیسا کہ اسکا حق ہی ادا کیا تھا - اگر ابو بکر صدیق ایک حکم قرآنی ادا کرنیکی لیاقت نرکھین انکو امیر حاج کسطرح کئے ہوتے - حالانکہ یہ خدمت اس ادائے رسالت سے بمراتب اعظم ہی فافہم انتہی

باب الصلوٰۃ بغیر رداء

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہنی بغیر چادر کے درست ہی - اگرچہ نماز پڑہنے والا اسکو رکھتا ہو

حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابن ابی الموالی عن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یصلی فی ثوب ملتحفا به ورداؤہ موضوع فلما انصرف قلنا یا ابا عبد اللہ اتصلی ردائک موضوع قال نعم احببت ان یرانی الجہال مثلکم رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی کذا - محمد بن منکدر نے کہا کہ مین جابر کے پاس آیا مین نے دیکہا کہ وہ ایک کپڑے سے نماز پڑہتے ہین کہ آپ پر لپیٹتے تھے - حالانکہ انکی چادر دہری ہوئی تھی زمین پر لپیٹ کر نماز سے پہرے - مین نے کہا اے عبد اللہ آپ تم نماز پڑہتے ہو حالانکہ آپکی چادر دہری ہوئی ہی باوجود اسکے بلا چادر نماز پڑہتے ہو جابر نے کہا ہان مین اسلئے کرتا ہون کہ دوست رکھتا ہون کہ مجھہ کو تم سے نادان لوگ دیکھین اور جواز معلوم کرین کہ مین نے حضرت کو ایسا ہی نماز پڑہتے ہوئے دیکھا ہی جیسا مجھکو تم دیکھتے ہو

باب ما یذکر فی الفخذ

یہہ باب اس بیان مین ہی جو کہا جاتا ہی کہ ران حکم مین عورت کے ہی

قال ابو عبد اللہ ویروی عن ابن عباس وجرہد ومحمد بن جحش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفخذ

عَوْرَۃٌ وَقَالَ اَنَسٌ وَحَسَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ فَخِذِہٖ وَحَدِیْثُ اَنَسٍ اَسْنَدُ وَحَدِیْثُ جَرْھَدٍ اَحْوَطُ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنَ اخْتِلَافِھِمْ امام بخاری نے کہا کہ ابن عباس سے اور جرہد سے اور محمد بن محش سے روایت کی گئی ہی اور انہوں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی ہی کہ ران عورت ہی سکو ڈھانپنا چاہئے۔ اور انس نے کہا کہ کشف کیا حضرت نے اپنی ران مبارک۔ اور حدیث انس کی صحیح تر اور قوی تر ہی از روے اسناد کے اور حدیث جرہد کی احوط ہی۔ یعنے امر دین میں اسپر عمل احتیاط سے قریب ہی تا صحابہ کے خلاف سے نکل جاوے کیسلئے کہ انس رضی اللہ عنہ نہیں کہتے ہین کہ کشف کیا چاہئے۔ اور اگر کشف کرے عاصی ہوگا۔ پس حدیث جرہد پر عمل کرنا حدیث انس کا خلاف نہین۔ اور اسکے بالعکس یعنے حدیث انس پر عمل کرنا نہ حدیث جرہد پر تو اس صورت مین حدیث جرہد کی مخالفت لازم آتی ہی۔ اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ ان ہر دو حدیث مین تعارض فعل کا قول کے ساتھ آیا ہی یعنے جرہد کی حدیث قولی ہی اور انس کی حدیث فعلی اور قول راجح ہی۔ اور انس جو کشف ران کی روایت کرتے ہین اسمین یہہ احتمال بھی ہی کہ انس جب خادم خاص تھے شاید انہوں نے کبھی کشف ران دیکھا ہو۔ لاکن جب حضرت کا قول اسکے منع پر ہی وہی راجح تر ہی وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی غَطّٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُکْبَتَیْہِ حِیْنَ دَخَلَ عُثْمَانُ ابو موسیٰ نے کہا کہ عثمان ذوالنورین جب حضرت کی مجلس شریف مین آئے تب حضرت اپنے زانوے مبارک ڈھانپے جو اس سے کہ اسکا ہونا کیونکہ عثمان ذی النورین کی ذات پاک مین حیا کی صفت غالب تھی چنانچہ مسلم اور بیہقی روایت کی ہین کہ حضرت نے فرمایا اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ اور کشف زانو بھی حضرت سے جو منقول ہی نادر ہی ایک دو بار سے زیادہ منقول نہین وہ بھی ہوسکے کہ اسکے ستر کی فرضیت کے آگے ہو یا مشروعیت کے واسطے ہو وَقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُہٗ عَلٰی فَخِذِیْ فَثَقُلَتْ عَلَیَّ حَتّٰی خِفْتُ اَنْ تُرَضَّ فَخِذِیْ اور زید بن ثابت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت پر وحی نازل کی جس حال مین کہ آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی پس مجھ پر گرانی کی یہان تک کہ مین نے خوف کیا کہ میری ران ٹوٹ جاویگی۔ زید بن ثابت کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہی کہ ران عورت نہین کیسلئے کہ چھونا عورت کا بغیر حائل کے حرام ہی جیسا کہ اسکے طرف نظر کرنی حرام ہی۔ لاکن اس حدیث سے یہہ بات ثابت نہین ہوتی ہی کہ بلا حایل حضرت کی ران مبارک انکی ران پر تھی تا ران عورت نہونے پر دلیل ہوسکے فافہم مترجم کہ یہ روایات صحیحہ ران اور زانو عورت ہی چنانچہ روایت کی دارقطنی نے عطا بن یسار سے اور انہون نے ایوب رضی اللہ عنہ سے اور انہون نے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا سے کہ عورت زانو کے اوپر ہی۔ اور اسناد مین اسکے سواد بن داود ہی عقیلی نے اسکو ضعیف کیا لیکن توثیق کی اسکی ابن معین نے۔ اور روایت ہی مرتضی علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ زانو عورت سے ہی اور اسناد مین اسکے عقبہ بشکری ہی ضعیف کیا اسکو ابو حاتم اور دارقطنی نے۔ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ حضرت نے فرمایا ناف کے نیچے سے زانو تک ستر ہی روایت کی اسکو دارقطنی نے۔ اور ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ ناف ستر مین داخل نہین۔ امام شافعی کے پاس داخل ہی اور زانو ستر مین ہی امام شافعی کے پاس نہین۔ اور ران ستر مین ہی مگر امام مالک کے پاس نہین رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اور دلیل حنفیہ کی یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا اَلْفَخِذُ عَوْرَۃٌ یعنے ران عورت اور ستر ہی واللہ اعلم اور قسطلانی مین لکھا ہی کہ جمہور تابعین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اصح اقوال مین امام شافعی اور امام احمد کے اصح روایات مین اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے پاس ران عورت ہی لیکن ابن ابی ذئب اور داؤد اور امام احمد کے ایک روایت سے اور اصطخری شافعی اور ابن خزیمہ کے پاس عورت نہین

حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عُلَیَّۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا خَیْبَرَ فَصَلَّیْنَا عِنْدَھَا صَلٰوۃَ الْغَدَاۃِ بِغَلَسٍ فَرَکِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَکِبَ اَبُوْ طَلْحَۃَ وَاَنَا

اختلاف ائمہ کرام در ران و زانو و ناف کہ عورت ہی یا نہ

ردیف ابی طلحۃ فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم حسر الازار عن فخذہ حتی انی انظر الی بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس سے مروی ہی کہ مقرر
پیغمبر خدا نے ارادہ غزوہ خیبر کا کیا پس ہم نے خیبر کے پاس صبح کی نماز پڑھی غلس میں یعنے شب کی تاریکی میں - اس جلدی کا سبب یہ تھا کہ تا اہل خیبر لشکر اسلام سے
خبردار ہونے کے آگے اپنے جا پہنچیں - پس حضرت سوار ہوئے اور ابو طلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کا ردیف تھا یعنے میں ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا تھا - پس حضرت
کوچہ خیبر میں گھوڑا چلائے - اور میرا زانو آپ کے ران مبارک سے مماس کرتا تھا تب حضرت نے اپنی مبارک ران کشف کیا یہاں تک کہ آپکی ران مبارک کی سفیدی
کے طرف دیکھتا تھا - اور بعضوں نے حسر صیغہ مجہول پڑھا ہی صحیح مسلم میں بھی یہی لکھا ہی یعنے حضرت کی ران مبارک بے اختیار منکشف ہوئی
نہ باختیار - پس ان الفاظ سے ستر پوشی کی دلیل ہوسکتی ہی - فلما دخل القریۃ قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ
قوم فساء صباح المنذرین قالہا ثلاثا قال وخرج القوم الی اعمالہم فقالوا محمد پس جب قریہ خیبر میں داخل ہوئے کہنے
لگے اللہ اکبر خراب ہوا قریہ خیبر ہم فرمایا اعجاز سے بطریق اخبار غیب کے تھا - یا خیبر کے لوگوں پر دعا بد تھی پھر فرمانے لگے جب ہم کسی قوم کی زمین پر نزول
کریں تو صبح قوم ڈرائی گئی کی بد ہی ایسا تین بار فرمایا - اور انس نے کہا کہ لوگ قریہ سے باہر آئے اپنے اپنے کام کے لئے یا جگہ پر یا اپنے کام کے لئے باہر نکلے پس اس زمین
والوں سے کہنے لگے کہ یہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم - قال عبد العزیز وقال بعض اصحابنا والخمیس یعنی الجیش عبد العزیز نے کہا کہ ہمارے
بعض یاروں نے کہا کہ لشکر آیا - بعض یاروں سے مراد محمد بن سیرین ہی - یعنے عبد العزیز کہتا ہی کہ میں نے انس سے یہی سنا کہ اہل خیبر نے
کہا یہ محمد ہی - اور محمد بن سیرین نے اسکے ساتھ لفظ خمیس بھی ضم کیا - اور اسکی تفسیر الجیش راوی نے درج پائی ہی - اور لشکر کو خمیس اسلئے کہتے ہیں
کہ اسکے پانچ قسمیں ہوتے ہیں مقدمہ - ساقہ - قلب - میمنہ - میسرہ قال فاصبناہا عنوۃ انس نے کہا کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا قہر و غلبہ سے
یا صلح و نرمی سے - عنوہ ان کلمات سے ہی کہ دو معنے متضاد پر آتے ہیں - اسیواسطے اسباب میں اختلاف واقع ہوا کہ فتح خیبر قہر و غلبہ سے ہوئی
یا صلح سے - اور سبب اس اختلاف کا یہ لکھتے ہیں کہ بعضوں پر قہر و غلبہ اور جلاوطنی سے فتح و ظفر پائے - اور بعضوں سے صلح کے ساتھ فتح جمع
السبی فجاء دحیۃ فقال یا نبی اللہ اعطنی جاریۃ من السبی فقال اذہب فخذ جاریۃ فاخذ صفیۃ بنت
حیی - پس بندیان جمع کی گئیں تو دحیہ کلبی آیا اور کہا یا نبی اللہ مجھے بندیوں سے ایک کنیز عطا کیجئے - پس آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور ایک کنیز لیجئے پس
اسنے صفیہ بنت حیی کو لیا فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیۃ صفیۃ
بنت حیی سیدۃ قریظۃ والنضیر لا تصلح الا لک پھر ایک شخص حضرت کے طرف آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے عطا
فرمایا دحیہ کو صفیہ کو جو یہود خیبر سے قبیلہ قریظہ و قبیلہ نضیر کی سیدہ ہی یعنے سردار زادی ہی اور نبوت کے خاندان سے پس آپ کے سوا دوسرے
کو لائق نہیں کہ وہ اولاد سے ہارون پیغمبر کے ہی قال ادعوہ بہا فجاء بہا فلما نظر الیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
خذ جاریۃ من السبی غیرہا پس فرمایا کہ بلاؤ دحیہ کو اسکے ساتھ سو دحیہ اور جاریہ ہر دو حاضر ہوئے - پس آپ نے جب اسکی طرف
نظر کی فرمایا کہ بندیوں سے اسکے سوا اور کوئی جاریہ لیجئے - کہتے ہیں کہ صفیہ کے چچیرے بہنوں سے دو جاریہ دحیہ کو عطا فرمائیں قال فاعتقہا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وتزوجہا فقال لہ ثابت یا ابا حمزۃ ما اصدقہا قال نفسہا اعتقہا وتزوجہا کہا انس نے

الجزء الثانی

جو راوی اس حدیث کا ہی۔ پس حضرت نے صفیہ کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لایا اس بی بی کی تشریف آوری کے بارے میں ثابت بنانی انس سے پوچھا کہ یا ابا حمزہ حضرت نے اسکا مہر کیا مقرر فرمایا۔ راوی نے کہا کہ اسکی آزادی ہی اسکا مہر ٹھہرایا اور اپنی تزویج سے مشرف فرمایا۔ یا شرط کیا تھا کہ اسکو نکاح میں لاوے سو اسکو وفا کیا کہتے ہیں کہ آزادی ہی مہر ٹھہرانی حضرت کے خصائص سے ہی اور امام احمد نے ظاہر پر عمل کر کے اور وں کے حق میں بھی جائز رکھا ہی حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالطَّرِیْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَیْمٍ فَاَهْدَتْهَا مِنَ اللَّیْلِ یہاں تک کہ حضرت راہ میں تھے اور روحا میں پہنچے جو مدینہ منورہ سے چالیس میل پر واقع ہی انس کی والدہ ام سلیم نے بی بی صفیہ کو آراستہ کیا اور اسی شب حضرت کے خلوت مبارک میں روانہ فرمایا فَاَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا پس حضرت نے صبح کی جس حال میں کہ عروس تھے عَرُوس بروزن صبور ہی اسکا اطلاق مرد وزن ہر دو پر ہی یہاں ہی جمع مرد کا عرسی اور جمع عورت کا عرائس فَقَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ شَیْءٌ فَلْیَجِیْءْ بِهٖ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَدْ ذَکَرَ السَّوِیْقَ قَالَ فَحَاسَوْا حَیْسًا فَکَانَتْ وَلِیْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پس جب صبح ہوئی حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے پاس کھانے کی چیزوں سے کچھ ہو پس لے آوے اور سفرہ بچھایا پس کوئی خرما لے آیا اور کوئی روغن لایا عبد العزیز نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انس نے کہا کسی نے ستو لے آیا انس کہتے ہیں پس ان چیزوں کو ملا کے مَنیس بنایا۔ ایک جلوہ بنتا ہی پس یہ طعام حضرت کا ولیمہ تھا۔ یہاں سے ولیمہ کی مشروعیت مستنبط ہوئی اور ولیمہ دخول کے بعد ہی اور امام نووی قبل دخول بھی جائز رکھتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ ام المومنین بی بی صفیہ کا باپ یحیی بن اخطب قوم یہود کا پیشوا اور سردار تھا وہ غزوۂ خندق میں مارا گیا صفیہ کنانہ کے نکاح میں تھی کنانہ خیبر میں مارا گیا وہ بی بی نو عروس ہفدہ سالہ تھیں اسی بی بی سے منقول ہی کہ میں نے فتح خیبر کے اگلے خواب میں دیکھا کہ چودھویں شب کا چاند میرے گود آیا ہی پس یہ خواب کی حالت کنانہ سے کہی وہ غصے ہوا اور کہا شاید کہ تو یہ آرزو رکھتی ہی کہ اس بادشاہ عرب کے نکاح میں آوے جو ہمارے سرحد میں آتا ہی اور میرے منہ پر ایک طمانچہ مارا کہ جس کے ضرب سے اس بی بی کی آنکھ کبود ہوئی تھی جب حضرت کے نکاح میں آئیں شب زفاف انکے رخسار پر اس طمانچے کا اثر باقی تھا حضرت نے اسکا سبب پوچھا تو بی بی نے حقیقت حال ظاہر کی غرض غزوۂ خیبر میں جب کنانہ مارا گیا اور مسلمانوں کو فتح ہوئی اور وہ بی بی بندیوں میں آئی اور دحیہ اسکو لیا۔ سب صحابہ کبار کو یہ بات ناگوار ہوئی کیونکہ سردار کی بیٹی یا عورت جب اسیر ہو جاوے تو سردار کے ہی زوجیت میں آوے یہ عادت سلاطین میں جاری تھی پس دحیہ کو پہنچا تمام اصحاب کے خلاف مرضی ہوا حالانکہ دحیہ سے بلند مرتبہ اور صحابہ بھی حاضر تھے۔ سو کہنے لگے یا رسول اللہ دحیہ کے اشتمال ایسا صحاب میں از قسم غنیمت میں صفیہ کے مثال دوسری عورت نہیں جب وہ سردار زادی اور اولاد سے ہارون پیغمبر کے ہی پھر کے ہی لئے سزاوار ہی تب حضرت نے صحابہ کی رفع کدورت اور رعایت مصلحت کے لئے انکی عرض قبول کی اور دحیہ کو اسکے عوض دو جاریہ اور ایک روایت سے سات جاریہ عطا فرمائیں ان ہر دو روایت کی تطبیق یہ ہی کہ اول دو عطا فرمائے ہوں سکے بعد پانچ کذا فی المدارج

بَابٌ فِیْ کَمْ تُصَلِّی الْمَرْاَةُ مِنَ الثِّیَابِ

یہ باب اس بیان میں ہی کہ عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے مذہب امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا یہ ہی کہ دو کپڑے کافی ہیں ایک پیرہن دوسرا سر بند۔ اور عطا وجابر تابعین کرام سے ہی کہتا ہی کہ تین کپڑوں میں پڑھے یعنے ایک ازار زیادہ کیا۔ اور ابن سیرین کہتا ہی کہ چار کپڑے چاہئے یعنے ایک چادر زیادہ کیا کہ آپکو اسمیں لپیٹے وَقَالَ عِکْرِمَةُ لَوْ وَارَتْ جَسَدَهَا فِیْ ثَوْبٍ جَازَ اور عکرمہ نے کہا کہ اگر عورت ایک کپڑے میں لپیٹے اسکی نماز جائز ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْفَجْرَ فَیَشْهَدُ مَعَهٗ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِیْ مُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی بُیُوْتِهِنَّ مَا یَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا نماز صبح کی پڑھتے پس عورات مومنہ آپکے ساتھ حاضر ہوتے جس حال میں کہ اپنے سر اور بدن چادر میں پوشیدہ کرتے پھر اپنے گھروں کی طرف پھرتے جس حال میں کہ انکو کوئی نہیں پہچانتا کیونکہ اپنے تمام سر اور بدن کو وہ مانک لیتے تھے مناسب سوق کے وہی معنی اول ہی اور اس حدیث سے یہ مفہوم نہیں ہوتا کہ وے متعدد کپڑے رکھتے ہوں تا استدلال بخاری علیہ الرحمہ کا ترجمہ باب پر تمام ہو کہ انہوں نے حرف کم لایا ہی جو عدد پر دلالت کرتا ہی اور مجرد احتمال دلیل کافی نہیں مگر یہ کہا جاوے کہ جناب بخاری ترجمہ باب میں متعدد کپڑے رکھنے کا قصد نہ کیا اور عکرمہ کے قول کا لانا نظر اسمیں ہی **باب** اِذَا صَلَّتْ فِیْ ثَوْبٍ لَهٗ اَعْلَامٌ وَنَظَرَ اِلٰی عَلَمِهَا یہ باب اس بیان میں ہی کہ جب مصلی ایک کپڑے سے نماز پڑھے اور اس کپڑے پر نقش ہوں اور وہ شخص ان نقوش کی طرف نظر کرے **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ

قال حدثنا ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن عروة عن عايشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها نظرة فلما انصرف قال اذهبوا بخميصتي هذه الى ابي جهم وائتوني بانبجانية ابي جهم فانها الهتني انفا عن صلوتي ولي عاشه سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑہی ایک سیاہ مربع چادر سے کہ اسپر اعلام تھے سو اُن اعلام کے طرف ایک نظر کی پھر نماز سے پھرے تو فرمایا کہ اس چادر کو ابوجہم کے طرف لیجاؤ اور ابوجہم کی موٹی چادر مجھے لاؤ و مقرر اس خمیصہ نے مجھے باز رکھا یعنے مشغول کیا نماز سے - مراد یہہ ہی کہ قریب تھا کہ مجھے مشغول کرے جیسا کہ مولف کی تعلیق سے آگے آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے فرمایا مین نے خوف کیا کہ وہ خمیصہ مجھے فتنے مین ڈالے - اور امام مالک اپنی موطا مین لائے ہین کہ گان یفتنی یعنے قریب تھا کہ مجھے فتنے مین ڈالے - واقعی حال پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا اس سے عالی تر ہی کہ نماز مین کوئی چیز اپکو حضور سے پھیرے - لیکن حضور حق کے مراتب اور درجات بے نہایت ہین ہر مرتبہ جو حضرت کے خاص تھا اگر وہان سے تنزل بھی کرین تو ایسے مقام پر ہون کہ دوسرے مقرب بزرگونکو بصد جد وجہد اور فنائے عمر طویل کے بعد اس مقام تک پہنچ ہو - باوجود اسکے حضرت اپنے اس مرتبہ خاص سے تنزل روا نرکھا - اگر تو کہیگا کہ حضرت نے کسطرح روا رکھا کہ وہ چادر دوسرا شخص اوڑہے - تو ہم کہتے ہین کہ ابوجہم وہ چادر ہدیہ لایا تھا اسلئے واپس دینے کا حکم فرمایا تا وہ بیچ لے - اور کہتے ہین کہ ابوجہم نابینا تھا - پس وہ چادر اسکو حضور سے مانع نہوگی اور اسکی دوسری چادر جو منگوائی وہ اسواسطے تھا کہ ردہدیہ نہو اور ابوجہم آزردہ نہو وقال هشام بن عروة عن ابيه عن عايشة قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت انظر الى علمها وانا في الصلوة فاخاف ان يفتني ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے اور اُنہون نے عایشہ صدیقہ سے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین نظر کرتا تھا اسکے نقش کے طرف جس حال مین کہ نماز مین تھا - پس مین نے خوف کیا کہ کہین مجھے فتنے مین ڈالے اور مجھے کمال حضور سے باز رکھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہتے ہین کہ حضرت کی دو حالتین تھین ایک حالت بشریت دوسری ایک خاص حالت جو اس سے خارج ہی پس حالت بشریت کے نظر کرتے فرمایا کہ چادر نے مجھے مشغول کیا اپنے طرف - اور دوسری حالت کے نظر کرتے فرمایا کہ مین خوف کیا اس سے لازم نہین کہ شغل مین واقع ہوئی اور چادر نکال دینے کی وجہ یہہ ہی کہ تا امت مشقت میں نہ پڑے کیونکہ ہر نماز سے پھیرنیوالی چیز اور نماز مین حضور قلب پر ترغیب دینی اس حدیث سے مستنبط ہوئی **باب** ان صلى في ثوب مصلب او تصاوير هل تفسد صلاته وما ينهى عن ذلك یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اگر اپنے نماز پڑہی ایسے کپڑے مین جسپر تصویر بنی ہون یا نماز فاسد ہوتی ہی یا نہین اور اس بیان مین کہ منع کیا گیا ہی اس سے یعنے تصویر سے **حدثنا** ابو معمر عبد الله بن عمرو قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز بن صهيب عن انس قال كان قرام لعايشة ستر ت به جانب بيتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا تزال تصاويره تعرض في صلاتي انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بی بی عایشہ کا ایک وہ تھا منقش اور رنگین کہ بی بی اس سے اپنے گھر کے ایک جانب پردہ کیا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ ہمارے آگے سے پردہ دور کر کیونکہ اسکے نقوش میری نماز مین پیش ہوتے ہین مناسبت ترجمہ باب کی اس حدیث کے ساتھ یہہ ہی کہ جب ایسا کپڑا کہ پہننا ہوا نہین تھا اسکے روبرو نماز روا نہوا - پس ویسا کپڑا کہ پہننے کا نماز پڑہنی بطریق اولی روا نہوگا اسکو دور کرنیکا حکم جو ہوا وہ مستلزم ہی اسکی مطلق نہی کا اسکے استعمال سے **مترجم** کہتا ہی قسطلانی نے کہا کہ حضرت نے اس نماز کو نہ توڑا نہ اعادہ فرمایا کیونکہ اس صورت مین نماز مکروہ ہوتی ہی اسلئے کہ نقش نگاہ حضور قلب کے مانع ہوتے ہین سو یہہ منع کراہت کا ہی شافعیہ نے اس حدیث سے مطلق تصاویر کی کراہت استنباط کی ہی لیکن حنفیہ نے استثنا کر لیا ان تصاویر کو جو مسند وش ہون امام مالک و امام شافعی اسکے قائل ہی **باب** من صلى في فروج حرير ثم نزعه من ساعته او امر بنزعه یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو شخص کے نماز پڑہے ابتدا حریر مین پھر دور کرے اسکو **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث عن يزيد عن ابي الخير عن عقبة بن عامر قال اهدي الى النبي صلى الله عليه وسلم فروج حرير فلبسه فصلى فيه ثم انصرف فنزعه نزعا شديدا كالكاره له وقال لا ينبغي هذا للمتقين عقبہ نے کہا کہ حضرت کے پاس ایک حریری قبا ہدیہ لایا گیا سو اسکو پہن کے نماز پڑہے پھر نماز سے پھرے اور اسکو اپنے بدن مبارک سے کھینچی سخت کھینچنا جیسا کوئی کراہت رکھنے والا اسکو کھینچے اور فرمایا کہ یہہ سزاوار نہین ہی پرہیزگارونہ کے لیے پرہیزکرنیوالے کفر سے اس سے مراد سب مسلمان ہین یا پرہیزکرنیوالے گناہ سے اس سے مراد سب صلحا مومنین ہین یہہ مومن صالح کو بلکہ ہر مومن کو سزاوار نہین کیونکہ وہ شعار اہل کفر کا ہی اور کہتے ہین کہ حضرت نے اس قبا کو جو نا خوشی کے ساتھ سختی سے کھینچکے نکالا وہ نخالا وحی سے تھا اور اسکی ابتدا حضرت بھی ہی تھی **مترجم** کہتا ہی کہ ارشاد ساری ہین کہ اسکا جبہ مثل انکے منع کیا اور عورت اس حکم مین داخل نہین کہ دوسری حدیث انکے بابت آئی ہی کہ فرمایا کہ سنوا اور ریشم عورات امت کو حلال ہی اور مرد ونکو حرام اور ریشمی کپڑا پاس کرنا ہاتھ درست ہوتی ہی لیکن پہننے کے سبب بڑی حرام کام مرتکب اور گناہگار ہوتا ہی مالکیہ کہتے ہین کہ دوسرا کپڑا ملا اور وقت باقی رہا تو نماز اعادہ کرے -

باب الصلوة في الثوب الاحمر يہہ باب اس بيان مين ہى کہ نماز سرخ کپڑے سے جايز ہى **حدثنا** محمد بن عرعرة
قال حدثني عمر بن ابي زايدة عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء
من ادم ورايت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم ورايت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن
اصاب منه شيئا تمسح به ومن لم يصب منه شيئا اخذ من بلل يد صاحبه ثم رايت بلالا اخذ عنزة فركزها وخرج
النبي صلى الله عليه وسلم في حلة حمراء مشمرا صلى الى العنزة بالناس ركعتين ورايت الناس والدواب يمرون بين
يدي العنزة ابو جحيفہ نے کہا کہ ديکھا مين نے حضرت کو قبہ سرخ مين جو چمڑے کا تھا مقام ابطح مين اور ديکھا مين نے بلال کو کہ حضرت کے وضو کا پانى لے رہا ہو
ہى - اور ديکھا مين نے لوگون کو کہ اس مين منازعت اور ايک دوسرے پر سبقت کرتے ہين - يعنے وضوے مبارک کا پانى جو گرتا ہى برکت کا اسکو لےتے ہين پس جسکو اس
آب شريف سے کچھ پہنچا اسکو اپنے منہہ پر ملتا ہى - اور جسکو اس سے کچھ نہ ملا اپنے ساتھى کے ہاتھ کى تر وت سے کچھ لےتا ہى - پھر مين نے بلال کو ديکھا کہ برچھى لےا اور
اسکو زمين مين چبويا - اور حضرت اس قبے سے باہر تشريف لاے جس حال مين کہ دو کپڑے پہنے تھے يعنے ايک ازار اور دوسرى چادر سرخ تھى - وہ لنگ و چادر ہردو
بانى تھے سرخ سے مراد سرخ خالص نہين بلکہ مخطط يعنے سلائى دار تھى - جس حال مين کہ لنگ ساق مبارک سے چڑى ہوئى تھى پس نماز پڑہے برچھى کے طرف جو بلال نے
اسکو لوگون سے سترہ کيا تھا دو رکعت کہ وہ ظہر کى نماز قصر تھى - اور ديکھا مين نے لوگونکو اور جانورونکو کہ اس برچھى کے آگے سے گذرتے تھے **باب**
الصلوة في السطوح والمنبر والخشب يہہ باب اس بيان مين ہى کہ نماز مہارےون اور منبرون اور لکڑيون پر جايز ہى **قال ابو عبد الله ولم ير**
الحسن باسا ان يصلى على الجمد والقناطر وان جرى تحتها بول او فوقها او امامها اذا كان بينهما سترة امام بخارى نے
کہا کہ امام حسن بصرى نے کچھ مضايقہ نہين ديکھا اس بات کا کہ نماز پڑہے آب بستہ پر يعنے اس بانى پر جو نہايت سردى سے يخ بندہا جاوے - اور پل پر کہ جسکے
نيچے سے پيشاب جارى رہے يا اسکے اوپر سے يا روبرو سے - جسوقت کہ اسکے اور نمازى کے درميان سترہ حايل رہے **وصلى ابو هريرة على ظهر**
المسجد بصلاة الامام اور ابو ہريرہ نے بام مسجد کے پشت پر امام کے اقتدا سے نماز پڑہى درحالےکہ امام نيچے تھا - اور امام ابو حنيفہ و امام شافعى نے
مکروہ رکھا ہى کہ امام تنہا بلندى پر ہو اور قوم نيچے - بام مسجد بلندى پر ہو اور امام نيچے - مگر عند الحاجت جيسے ارکان نماز کى تعليم کے لئے امام اوپر ہو يا امام کى تکبير
دوسرون کو پہنچانے کے لئے مقتدى اوپر ہون کہ اسوقت ان ہردو کا بلندى پر ہونا مستحب ہى - يا اصل جواز نماز بتلانے کے لئے جيسا کہ حضرت نے کيا ہى
وصلى ابن عمر على الثلج اور ابن عمر نے نماز پڑہى ثلج يعنے برف پر **حدثنا** علي بن عبد الله **قال حدثنا** سفيان **قال**
اخبرنا ابو حازم **قال سالوا سهل بن سعد من اى شيء المنبر فقال ما بقي بالناس اعلم مني هو من اثل الغابة**
عمله فلان مولى فلانة لرسول الله صلى الله عليه وسلم ابو حازم نے کہا کہ لوگون نے سہل بن سعد سے پوچھا کہ حضرت کا منبر شريف
کس لکڑى سے بنا تھا - تو سہل نے کہا کہ لوگون مين اس بات کو مجھ سے زيادہ جاننے والا کوئى باقى نہين رہا ہى وہ منبر غابہ کى لکڑى سے تھا - غابہ مدينہ
منورہ کے بلندى کے جانب ايک جنگل ہى - اس منبر کو فلان شخص نے بنايا تھا اسکے نام مين اختلاف ہى بقول اصح ميمون اسکا نام تھا وہ عايشہ انصاريہ کا
غلام تھا **وقام عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم حين عمل ووضع فاستقبل القبلة وكبر وقام الناس خلفه**
فقرأ وركع وركع الناس خلفه ثم رفع راسه ثم رجع القهقرى فسجد على الارض ثم عاد الى المنبر ثم قرأ ثم ركع

ثم رفع راسه ثم رجع القهقرى حتى سجد بالارض فهذا شانهم اور حضرت اسپر کھڑے رہے جبکہ وہ بنایا گیا اور رکھا گیا مسجد مین۔
پھر روبقبلہ ہوے اور تکبیر تحریمہ کہے۔ اور لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے رہے پھر قرأت کی یعنے قرأن پڑہا اور رکوع مین گئے اور آپکے پیچھے لوگون نے
بھی رکوع کیا۔ پھر سر اٹھاکے رکوع سے سیدہا کھڑے رہے پھر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر کی طرف عود کئے اور اسپر کھڑے رہے پھر قرآن تلاوت کی پھر رکوع
کیا پھر سر اٹھایا اور رجوع کئے یعنے سیدہا کھڑے رہے یہانتک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ یہہی حال حضرت کا۔ یا یہہی شان منبر کی جو راوی سے استفسار
کیا گیا۔ اس حدیث سے چند چیزین ظاہر ہوین یعنے منبر پر اور لکڑی اور بلندی پر نماز پڑہنی۔ اور کھڑا رہنا امام کا بلندی پر اور مقتدیون کا نیچے۔ اور نماز
مین خطوات کثیرہ یعنے چند قدم چلنا یہہ باتین مفسد نماز نہین اگرچہ وہ تین پایہ کا تھا۔ اور احتمال ہی کہ پہلے یا دوسرے پایہ پر کھڑے ہون۔ اور ایک قدم
مین نیچے آئے اور ایک ہی قدم مین اوپر گئے ہون۔ اگرچہ یہہ فعل قلیل ہی لاکن تمام نماز مین خطوات کثیرہ لازم آتے ہین قال ابو عبد الله قال
علی بن عبد الله المدینی سالنی احمد بن حنبل رحمه الله عن هذا الحدیث قال فاعدت ان النبی صلی الله علیه
وسلم کان اعلی من الناس فلا باس ان یکون الامام اعلی من الناس بهذا الحدیث امام بخاری نے کہا کہ علی بن عبد اللہ مدینی نے
کہا کہ امام احمد حنبل نے میرے سے اس حدیث سے سوال کیا۔ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ذکر سے اس حدیث کے مین نے نہین چاہا مگر یہہ کہ پیغمبر خدا لوگون سے
بلندی پر کھڑے تھے۔ پس کچھ مضایقہ نہین اسبات کا کہ امام بلندی پر رہے اور مقتدیان نیچے قال فقلت ان سفیان ابن عیینة کان
یسئل عن هذا کثیرا فلم تسمعه منه قال لا علی بن عبد اللہ نے کہا کہ مین نے امام احمد کو خبر دی کہ مقرر سفیان بن عیینہ اس حدیث سے اور
اسکے مضمون سے اکثر پوچھا جاتا تھا۔ ایا تم نے اس سے نہ سنا تو کہا نہین حدثنا محمد بن عبد الرحیم قال حدثنا یزید بن
هارون قال حدثنا حمید الطویل عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سقط عن فرس فجحشت
ساقه او کتفه وآلی من نسائه شهرا فجلس فی مشربة له فدرجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه یعودونه فصلی
بهم جالسا وهم قیام فلما سلم قال انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا سجد فاسجدوا
وان صلی قائما فصلوا قیاما حمید نے انس سے روایت کی کہ یکبار حضرت گھوڑے سے جدا ہوے پس آپکے ساق یا شانہ کا پوست چھیلا گیا یا
شک راوی کا ہی اور حضرت نے ایلا کیا یعنے سوگند کھائی کہ ایک مہینے تک اپنے بی بیون پر نہ آوین۔ پس تشریف رکھے اپنے غرفہ بلند مین جو آپکے لئے
جسکا ساق کھجور کی ڈالیون سے تھا پس آپکے صحابہ آئے تا آپ کی عیادت کرین حضرت انکو ساتھ لیکے نماز پڑہے جس حال مین کہ آپ بیٹھے تھے اور صحابہ کھڑے
پس نماز کا سلام دیا فرمایا کہ ٹھہرایا نہین گیا ہی امام مگر اسواسطے کہ اسکے ساتھ اقتدا کیا جاوے۔ جبکہ وہ تکبیر کہے یعنے تکبیر تحریمہ تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع
کرے تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو اور اگر وہ نماز کھڑا رہکر پڑہے تم بھی کھڑے رہکر پڑہو۔ یعنے اگر عذر ہو مترجم کہتا ہی کہ اس لفظ
حدیث کا مفہوم یہہی کہ اگر امام عذر کے سبب بیٹھکے پڑہے اور تمکو بھی عذر ہو بیٹھکے ہی پڑہو۔ لیکن صحیح یہہی کہ یہہ حکم منسوخ ہی اس نماز سے جو حضرت نے
آخر عمر مین بیٹھکے پڑہی بسبب ضعف کے اور لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے رہکر پڑہے خلافا لاحمد فسطلانی ونزل لتسع وعشرین فقالوا یا رسول الله انك
اقسمت شهرا فقال ان الشهر تسع وعشرون پھر نزول فرمایا اس غرفہ سے انتیس روز مین اور اپنے بی بیون کے پاس تشریف لائے۔
صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ایک مہینے کی سوگند کی تھی۔ فرمایا مہینا انتیس روز کا بھی ہوتا ہی سو یہہ مہینا بحسب اتفاق انتیس روز کا ہی۔ اور مین نے

اسی مہینے کی نیت کی تھی مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے مستنبط ہوئی یہہ بات کہ اگر کسینے ایک ماہ معین کا روزہ یا اعتکاف کی نذر کی اور وہ مہینا انتیس روز کا ہوا تو اس سے زیادہ ادا کرنا لازم نہین بخلاف اسکے کہ مہینے سے تیس دن کے عدد کا قصد کیا ہو تو تیس دن ہی لازم ہونگے **باب** اِذَا اَصَابَ ثَوْبُ الْمُصَلِّیْ اِمْرَاَتَہٗ اِذَا سَجَدَ یہہ باب حکم ہین اس بات کے ہی کہ جب نماز پڑہنے والے کا کپڑا اسکی عورت کو پہنچے جبکہ وہ سجدہ کرے

حدثنا مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَاَنَا حِذَاءَہٗ وَاَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا اَصَابَنِیْ ثَوْبُہٗ اِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ ام المومنین میمونہ نے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ مین آپ کے بازو تھی اور تب مین حایضہ تھی اور اکثر آپ کا جامہ مبارک مجھکو لگتا تھا جبکہ وہ سجدہ کرتے تھے۔ اور بی بی نے کہا کہ تھے حضرت نماز پڑہتے اور رہے پر جو کھجور کے پتون سے تھا اسکو اسلئے خمرہ کہتے ہین کہ وہ مصلی کے منہ کو ڈھانکتا ہی اور خمرہ سجادہ صغیر کو کہتے ہین یعنے جاے نماز بورئے کی تھی قسطلانی نے کہا کہ یہان یہہ بات بھی مستنبط ہوئی کہ حایضہ کا لباس و بدن تمام نجس نہین اور بازو رہنا عورت کا مفسد نماز نہین **باب** اَلصَّلٰوۃِ عَلَی الْخَصِیْرِ یہہ باب حصیر پر نماز پڑہنے کے بیان مین ہی **وَصَلّٰی جَابِرُ** بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ فِی السَّفِیْنَۃِ قِیَامًا اور نماز پڑہی جابر اور ابو سعید نے کشتی مین کھڑے رہکر **وَقَالَ الْحَسَنُ تُصَلِّیْ قِیَامًا** مَالَمْ تَشُقَّ عَلٰی اَصْحَابِکَ تَدُوْرُ مَعَھَا اور حسن بصری سے جب لوگون نے پوچھا کہ نماز کشتی مین کسطرح ادا کرے۔ تو جواب دیا کہ تو نماز کھڑا رہکر پڑہے جب تصدیع نہو تیرے ہمراہیون پر۔ اور تو دور کرے اس کشتی کے ساتھ قبلہ کے جانب ہو یا دوسری جانب۔ یعنے کشتی اگرچہ پھرتی رہے جب ساتھیون کو تصدیع نہو کھڑا رہکر پڑہے **وَاِلَّا قُعُوْدًا** اور اگر کھڑا رہنے مین ساتھیون کو تصدیع پہنچے تب نماز بیٹھکر ادا کرے قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم نے کشتی مین نماز باوجود کھڑا رہکر پڑہنے کی طاقت رہنے کے بیٹھکے پڑہنا بھی جایز رکھا ہی۔ اور مراد اصحاب سے ہو اس حدیث مین آیا اہل کشتی مین یا اہل نماز یعنے دوسرے نماز پڑہنے والے ظاہر یہی معنی اخیر ہی۔ یہہ ہر دو اثر ترجمہ باب کو تاکید نہین کرتے ہین۔ اور لکھتے ہین کہ عقد اسباب کا اور لے آنا اس حدیث کا اشارہ ہی خلاف مین اس حدیث کے جو ابن ابی شیبہ وغیرہ لاے ہین کہ عایشہ صدیقہ سے شریح نے پوچھا کہ آیا حضرت حصیر پر نماز پڑہتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وجعلنا جھنم للکافرین حصیرا بی بی نے فرمایا کہ ہرگز یہہ بات نہین تھی کہ حضرت حصیر پر نماز پڑہے ہون سو یہہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف حدیث صحیح کی

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ جَدَّتَہٗ مُلَیْکَۃَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْہُ لَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّیَ لَکُمْ انس سے مروی ہی کہ انکی نانی ام سلیم کی والدہ ہی اور نام اسکا ملیکہ تھا حضرت کی دعوت کی اس کھانے پر جو اسنے خاص حضرت کے لئے تیار کیا تھا۔ پھر حضرت اس سے تناول فرمایا۔ پھر حکم کیا کہ اٹھو تا مین نماز پڑہون تمہارے لئے یعنے اسکی برکت تمہین ہاتھ آوے قال انس فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُہٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَاءَہٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ انس نے کہا کہ مین کھڑا رہا ہمارے حصیر کے طرف جو طول مدت کے سبب سیاہ ہوگئی تھی پس مین اسکو پانی سے دھویا پھر حضرت کھڑے ہوے نماز کے لئے اور صف باندہے مین اور یتیم بن ضمیرہ جو حضرت کے موالی سے تھے حضرت کے پیچھے اور وہ ضعیفہ جو والدہ ام سلیم کی تھی ہمارے پیچھے کھڑے

پھر حضرت نے ادا کی دو رکعت نفل پھر نماز سے پھرے اور اپنے گھر طرف مراجعت کی مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہان مشروعیت ثابت ہوئی اس بات کی کہ عورات مردون کے پیچھے رہین اور عورت اکیلی ہو تو بھی علیحدہ صف ہو کے کھری رہے **باب** الصلوٰۃ علی الخمرۃ یہہ باب بیان مین حصیر پر نماز پڑھنے کے ہی جو چھوٹا سجادہ ہی - یہہ باب مکرر آیا ہی - اگر ایک باب علیحدہ نہوتا بس تھا - لاکن غرض امام بخاری کا عقد ابواب مین یہہ ہی کہ جو حدیث جس شیخ سے جس عنوان مین کہ سماعت کی اسی عنوان مین نقل کی اور ملاحظہ تکرار کا نہ کیا **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا سلیمان الشیبانی عن عبد اللہ بن شداد عن میمونۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ یصلی علی الخمرۃ بی بی میمونہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت نماز پڑھتے ہوئے کی جاے نماز پر **باب** الصلوٰۃ علی الفراش یہہ باب فرش خواب پر نماز پڑھنے کے بیان مین ہی خواہ اسپر اپنی عورت کے ساتھ سویا ہوا ہو یا نہ **وصلی** انس علی فراشہ وقال انس کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسجد احدنا علی ثوبہ اور نماز پڑھی انس نے اپنے فرش خواب پر - اور کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ حضرت کے سو ہمارے سے کوئی سجدہ کرتا اپنے کپڑے پر جو متحرک نہین ہوتا مصلی کی حرکت سے - اور جو کہ مصلی سے حرکت کرتا حکم اسکے جزو کا رکھتا ہی - اور جو حرکت نکرے حکم فرش کا **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس فیہا مصابیح بی بی عائشہ نے کہا کہ مین حضرت کے روبرو سوتی تھی - اور میرے ہر دو پاؤن حضرت کے سجدہ کی جانب تھے - پس جب سجدہ کرتے اپنی انگلی میرے پاؤن کو چلاتے تو مین اپنے ہر دو پاؤن کھینچ لیتی - اور حضرت جب قیام کرتے مین اپنے پاؤن دراز کرتی - پھر سجدہ کے وقت جب انگلی سے اشارہ کرتے مین کھینچ لیتی بی بی کہتی ہین کہ اسوقت گھرون مین چراغ نہین تھا یہہ بی بی کے طرف سے اعتذار ہی یعنے اگر چراغ ہوتا مین ویسا نکرتی - حنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ عورت کو چھونا نقض وضو کا موجب نہین - اور شافعیہ کہتے ہین کہ شاید کوئی چیز حایل ہوگی - پھر انکا جواب دیا گیا ہی کہ ہاتھ اور پاؤن کے درمیان حایل رہنا لوازم سے نہین ہی - اور دلالت ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت اپنے خوابگاہ پر نماز پڑھتے تھے اور بی بی عائشہ اپنے فرش پر خواب کی ہوون **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وہی بینہ وبین القبلۃ علی فراش اہلہ اعتراض الجنازۃ ابن شہاب نے فرمایا کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے مقرر خبر دی اسکو بی بی عائشہ نے کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑھتے جس حال مین کہ بی بی عائشہ درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے رہتے - اپنے اہل کے فرش پر اور بی بی عائشہ سامنے رہتے مانند جنازہ آگے رہنے مصلی کے - اور یہہ نماز بھی فرش خواب پر تھی - جیسا کہ دوسری روایت مین اسکی تصریح آئی ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث عن یزید عن عراک عن عروۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی وعائشۃ معترضۃ بینہ وبین القبلۃ علی الفراش الذی ینامان علیہ عروہ سے مروی ہی کہ پیغمبر خدا تھے نماز پڑھتے اور بی بی عائشہ آگے رہتے حضرت کے اور قبلے کے درمیان اس فرش پر جو ہر دو خواب کرتے مترجم کہتا ہی

کہ قسطلانی نے کہا کہ بیان سے مستنبط ہوتی یہہ بات کہ سوتے آدمی کے طرف نماز پڑہنی مکروہ نہین اور عورت کا روبرو رہنا یا روبرو سے گذرنا نماز کو باطل نہین کرتا ہی کہ اسکے طرف گئے ہین چار و مذہب کے ائمہ و فیہم جمہور سلف و خلف سے ہان اگر نظر عورت پڑنے سے دل مایل ہونے یا فتنہ کا خوف ہو تو مکروہ ہی

باب السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ یہہ باب ہی کپڑے پر سجدہ کرنیکے بیان مین سخت حرارت مین وَقَالَ الْحَسَنُ وَكَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِيْ كُمِّهِ اور حسن بصری نے کہا کہ تھے صحابہ سجدہ کرتے اپنے دستار اور کلاہ پر اور انکے ہاتھ انکے آستینون مین رہا کرتے **مترجم** کہتا ہی کہ امام اعظم نے اس سے استنباط کی کہ عمامہ کی خور پر سجدہ جایز ہی اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی اور شافعیہ کے پاس منع ہی کہ وہ کہتے ہین کہ جب مسح تمام نہین ہوتا ہی عمامے کی خور پر پس سجدہ بھی تمام نہین ہوتا ہی اور سجدہ سے مراد کمال تذلل ہی اور وہ تمام نہین ہوتا جب تک پیشانی سب نہ کھلے **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ اَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِيْ مَكَانِ السُّجُوْدِ انس بن مالک نے کہا کہ تھے ہم صحابہ نماز پڑہتے حضرت کے ساتھ۔ پس ہمارے سے کوئی کسی نے شدت گرمی کے سبب اپنے کپڑے کے ایک جانب کو سجدے کی جگہہ پر رکھتا۔ یہہ حدیث حنفیہ کی حجت ہی کہ گرمی کے سبب اپنا کپڑا جو بر مین رکھا ہو سجدگاہ پر ڈالے روا ہی۔ اسی پر گئے ہین امام مالک و امام احمد و اسحاق۔ اور عمر بن الخطاب نے بھی ایسا ہی کہا ہی رضی اللہ عنہم۔ اور شافعیہ تاویل کرتے ہین کہ وہ کپڑا مراد ہی جو بدن پر نہو اور اگر بدن پر ہو اتنا قدر فراخ رہا چاہئے کہ مصلی کی جنبش سے حرکت نکرے اور کہتے ہین کہ مصلی کی حرکت سے وہ متحرک ہو اور دیدہ و دانستہ اسپر سجدہ کرے نماز باطل ہی۔ اگر انجان ہو باطل نہین لاکن اس نماز کا اعادہ واجب ہی۔ اور شارح نے کہا کہ یہہ تاویل بعید ہی۔ کیونکہ صحابہ کو جاے نماز کپڑے کے اور فراخ کپڑے کے کہ انکی حرکت سے جنبش نکرین نہین تھے

باب الصَّلٰوةِ فِي النِّعَالِ یہہ باب حکم مین پاپوش کے ساتھ نماز پڑہنے کے ہی **حدثنا** اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ سعید نے کہا کہ مین انس سے پوچھا کہ آیا حضرت اپنے نعلین سے نماز پڑہتے تھے انس نے کہا کہ ہان پڑہتے تھے یعنے اگر نجاست نہ لگی ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اسمین اختلاف ہی شافعیہ کہتے ہین کہ نہین پاک کرتا ہی اسکو مگر پانی اور امام مالک اور امام اعظم کے پاس اگر وہ نجاست خشک ہوا سکو رگڑ دینا کافی تر ہو تو پانی سے پاک کرے

باب الصَّلٰوةِ فِي الْخِفَافِ یہہ باب موزے کے ساتھ نماز پڑہنے کے بیان مین ہی **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا ہمام نے کہا کہ مین نے جریر کو دیکھا کہ پیشاب کیا پھر وضو کیا اور موزے پر مسح کیا اور نماز ادا کی ہمام نے جریر سے اسباب مین پوچھا تو کہا کہ مین نے حضرت کو ایسا ہی دیکھا جیسا مین نے کیا۔ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِاَنَّ جَرِيْرًا كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ اَسْلَمَ ابراہیم نخعی نے کہا جریر کی یہہ حدیث ان لوگون کو عجیب مین لاتی تھی۔ لوگون سے مراد ابن مسعود کے یارون سے ہی۔ کیونکہ جریر وہ شخص ہی جو اخیر مین اسلام لایا۔ یعنے جریر نے حضرت کے

نماز کے کپڑے کے طرف سجدہ کرنیکے اختلاف حنفیہ و شافعیہ مین

سال وفات ایمان سے مشرف ہوا۔ سورہ مائدہ کے بعد نزول پس یہہ حکم باقی ہی منسوخ بھی نہین اس آیت سے جو پاؤن دھونیکا حکم کرتی ہی۔ بلکہ یہہ سنت مخصص آیت کی ہی۔ یعنے پاؤن دھونیکا حکم موزے نہین پہنے سو صورت مین ہی۔ ابن مسعود کے یاروں کے تعجب کے یہی معنے کہتے ہین۔ اور ابن بطال نے کہا کہ تعجب کا سبب وہ تھا کہ بعض لوگون کو گمان تھا کہ پاؤن دھونیکی آیت سے مسح موزہ منسوخ ہوائی اور یہہ آیت پہلا حکم ہی جو فرضیت وضو مین نازل پایا اسکو ناسخ جاننا مسح خفین کی فرضیت کو سابق رکھنا ہی۔ اور اسباب سے کوئی بات معلوم نہوئی۔ پس وہی بات ثابت ہی کہ یہہ سنت مخصص آیت کی ہی یعنے پاؤن دھونیکا حکم موزے نہین پہنے سو صورت مین ہی کذا فی القسطلانی **حدثنا** اسحٰق بن نصر قال حدثنا ابو اسامۃ عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمسح علی خفیہ وصلی مغیرہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو وضو کروایا پس انہون نے موزون پر مسح کیا اور نماز پڑہی **باب** اذا لم یتم السجود یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب مصلی سجدہ تمام نکرے اسکا کیا حکم ہی **حدثنا** الصلت بن محمد قال حدثنا مہدی عن واصل عن ابی وائل عن حذیفۃ انہ رای رجلا لا یتم رکوعہ ولا سجودہ فلما قضی صلوتہ قال لہ حذیفۃ ما صلیت واحسبہ قال لو مت مت علی غیر سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حذیفہ سے مروی ہی کہ انہون نے ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے رکوع و سجود کو تمام نہین کرتا ہی۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوا حذیفہ نے اسکو کہا کہ تو نے نماز ہی نہین پڑہی۔ ابو وایل نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حذیفہ نے اس مرد کو کہا کہ اگر تو مریگا تو غیر طریقہ محمدی پر موا اللہ کی پناہ۔ ظاہر اس حدیث کا اسپر دلیل ہی کہ طمانیت رکوع و سجود مین واجب ہی۔ اور جسنے واجب نجانا وہ اس حدیث مین کہیگا کہ ما صلیت سے نماز کامل کی نفی ہی۔ اور لفظ طریقہ عام ہی واجب اور مندوب ہر دو کو شامل ہی قسطلانی نے کہا کہ انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے خشوع و رکوع و سجود تمام نکیا تو وہ نماز ظلمت بنتی ہی اور کہتی ہی کہ خدا تجھے ضایع کرے جیسا تو نے مجھے ضایع کیا **باب** یبدی ضبعیہ ویجافی فی السجود یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی سجدے مین اپنے وسط بازو یا زیر بغل کو ظاہر کرے اور ہاتون کو انکے ساتھ نہ ملاوے اور اپنے پہلو کو بازو سے دور رکھے کہ یہہ سنت ہی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا بکر بن مضر عن جعفر عن ابن ہرمز عن عبد اللہ بن مالک ابن بحینۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ عبد اللہ بن مالک سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب نماز پڑہتے اپنے ہر دو ہاتھ اور ہر دو پہلو کے درمیان کشادہ رکھتے یہان تک کہ بغلون کی سفیدی ظاہر ہوتی مترجم کہتا ہی کہ میمونہ کی حدیث مین ہی کہ حضرت کا سجدہ ایسا تھا کہ آپ کے ہر دو ہاتھ کے درمیان سے کوئی جانور جانا چاہتا تو البتہ گذر سکتا ہوتا کہ اسقدر کشادہ رکھتے تھے کیونکہ یہہ ہیات کمال تواضع و تذلل اور عدم کہالت پر دلالت کرتی ہی کہ پیشانی زمین پر بخوبی ٹھہرتی ہی نہان عورت اور خنثی کے لئے ہاتونکو پہلو سے ملا کے رکھے **وقال اللیث** حدثنی جعفر بن ربیعۃ نحوہ یہہ عطف ہی بابن مضر پر یعنے لیث نے کہا حدیث کی مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے اس حدیث کے مانند معنے مین **باب** فضل استقبال القبلۃ یہہ باب رو بقبلہ ہونیکی فضیلت مین ہی **لیستقبل** باطراف رجلیہ القبلۃ یہہ جملہ مستانفہ ہی کہ منہ لاتا ہی مصلی اپنے پاونکے انگلیون کے سرے قبلہ کے طرف **قالہ ابو حمید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** روایت کی ہی اسکی ابو حمید نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حدثنا** عمرو بن عباس قال حدثنا ابن المہدی قال حدثنا منصور بن سعد عن میمون بن سیاہ عن

فصل ارکان کی تکمیل کرنیکے بیان مین

انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك
المسلم الذى له ذمة الله وذمة رسول الله انس بن مالک نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جو کوئی نماز پڑھے ہماری نماز اور منہ لاوے
ہمارے قبلہ کے طرف اور کھاوے ہمارا ذبیحہ سو وہ مسلمان ہی ایسا مسلمان کہ اسکو عہد و امان خدا کا ہی اور عہد و امان پیغمبر خدا کا - ذکر نماز کے بعد
قبلہ کا ذکر کرنا اسکے اہتمام شان کے لئے ہی کیونکہ یہود قبلہ کی تحویل کعبے کے طرف ہوئی پر مسلمانوں کی تشنیع کرتے تھے اور مسلمانوں کا ذبیحہ کھانے سے
منع کرتے تھے فلا تخفروا الله في ذمته پس خیانت نکرو عہد مین خدا تعالی کے یا عہد مین مسلمان کے مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے
مستنبط ہوا کہ استقبال عین کعبہ کا اس شخص کے لئے جو اسپر قادر ہو شرط نماز ہی کہ بدون اسکے بالاجماع نماز صحیح نہین بخلاف عاجز کے جیسے مریض جو
قبلے کیطرف پھر نہین سکتا یا کوئی پھیرنے والا موجود نہین - یا وہ شخص جو لکڑی سے باندھا گیا ہی اور جانتے کہ قبلے کے طرف سینہ کا استقبال معتبر ہی
نہ منہ کا بھی کہ منہ کا پھیرا رہنا نماز باطل نہین کرتا ہی ہان شدت خوف مین استقبال شرط نہین - اور استقبال عین کعبہ کا ساکن مکہ کے لئے از راہ
یقین چاہیے اور غایب کے لئے ظن غالب کے راہ سے بس ہی کیونکہ حدیث صحیحین مین وارد ہی کہ حضرت نے دو رکعتین پر ہین کعبے کی جہت مقابل
کی طرف اور فرمایا کہ یہہ قبلہ ہی اور عامہ حنفیہ کے پاس مکے سے غایب ہی سو شخص کے لئے استقبال جہت کعبہ کا فرض ہی نہ عین کعبے کا قسطلانی -

حدثنا نعيم قال حدثنا ابن المبارك عن حميد الطويل عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا وصلوا صلوتنا واستقبلوا قبلتنا وذبحوا ذبيحتنا
فقد حرمت علينا دماءهم واموالهم الا بحقها انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ لوگون سے قتال کرون یہانتک
کہ وے کہین کلمہ طیبہ یعنے کلمہ طیبہ پر ہین خدا اور رسول کی توحید و رسالت پر ایمان لاوین پس جب وے کلمہ طیبہ کہے اور نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کے طرف
منہہ لاوے - اور ہمارے مذبوح کے مانند ذبح کرین - یعنے اللہ ہی کے نام سے ذبح کرین تو انکا خون اور مال ہم پر حرام ہوا مگر بسبب حق خون اور مال کے
یعنے اگر کسینے ناحق کسیکا خون یا مال لے لیا تو اسکے بدلے مین اسکا خون کرنا اور اسکا مال لینا موافق حکم شریعت کے درست ہی وحسابهم على الله
اور انکے اعمال کا حساب اللہ تعالی پر ہی وقال ابن ابی مریم حدثنا یحیی بن ایوب قال حدثنا حمید قال حدثنا انس عن النبی
صلى الله عليه وسلم مثله حمید نے کہا کہ انس نے ہم سے حدیث کی پیغمبر خدا سے مانند حدیث مذکور کے معنے کے روسے - فایدہ ان اسناد کا یہہ ہی کہ
حدیث علی بن عبد اللہ کی جو اسکے بعد آتی ہی اگرچہ صحابی پر موقوف ہی پر ان سندون سے مرفوع ہی - یہان شارح نے کہا کہ امام بخاری ان سندون کو علی بن
عبد اللہ کی حدیث کے بعد لاتا تو بہتر تھا وقال قال علی بن عبد الله حدثنا خالد بن الحرث قال حدثنا حميد قال سال يموت
بن سياه انس بن مالك فقال يا ابا حمزة ما يحرم دم العبد وماله فقال من شهد ان لا اله الا الله واستقبل
قبلتنا وصلى صلوتنا واكل ذبيحتنا فهو المسلم له ما للمسلم وعليه ما على المسلم ابن ابی مریم نے کہا کہ علی بن عبد اللہ نے کہا کہ
حدیث کی ہم سے خالد بن حرث نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے کہ پوچھا میمون بن سیاہ نے انس سے اور کہا ای ابا حمزہ کیا چیز حرام کرتی ہی بندے کے خون اور مال کو
تب انس نے کہا کہ جسنے گواہی دی کلمہ طیبہ کی اور منہہ لایا ہمارے قبلہ کے طرف اور نماز پڑھے ہماری نماز اور کھاوے ہمارا ذبیحہ پس وہ مسلمان ہی -
اور اسکے لئے ہی جو مسلمانون کے لئے ہی نفع پہنچانے سے اور اسپر ہی جو مسلمانون پر ہی یعنے ضرر سے مترجم کہتا ہی کہ جمع الفوائد اور مشکوۃ المصابیح مین

استقبال قبلہ کا بیان

ذبیحہ کے بیان

نسائی سے نقل کی ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ یہود نہ ہماری نماز پڑہتے نہ قبلہ طرف متوجہ ہوتے اور نہ ہمارا ذبح کیا ہوا کھاتے۔ اور انصارا ہمارا ذبح کیا ہوا کھاتے ہین لیکن ہماری نماز نہین پڑہتے اور ہمارے قبلہ طرف منہہ نہین لاتے۔ اور جو ہندو کہ بکرے کا گوشت کھانیوالے ہون۔ ہمارا ذبح کیا ہوا بکرا کھاتے ہین لاکن نہ ہماری نماز پڑہتے نہ ہمارے قبلہ طرف متوجہ ہوتے ہین۔ سو اسیطرح تارک الصلوٰۃ جو اسلام کا دعوا کرتے ہین یعنے مسلمان کہلاتے ہین سو ہمارا ذبیحہ کھاتے اور ہماری نماز نہین پڑہتے ہین سوانکا منہہ لانا ہمارے قبلہ کے طرف نماز کے سوا دوسرے حال مین کچہ اعتبار نہین رکھتا ہی **باب** قِبْلَةِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَهْلِ الشَّامِ وَالْمَشْرِقِ لَيْسَ فِي الْمَشْرِقِ وَلَا فِي الْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ قبلہ اہل مدینہ اور اہل شام اور اہل مشرق کا نہ مشرق مین ہی اور نہ مغرب مین اہل مشرق کے ساتھہ اہل مغرب نہ کہا بلکہ تینون مواضع مذکورہ پر اکتفا کیا مراد سب اہل زمین سے ہی یعنے قبلہ اہل مدینہ واہل شام اوران ہر دو سمت والونکا ان دو جانب مین نہین بلکہ جنوب کے طرف **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مراد یہان مشرق و مغرب سے مدینہ و شام کی سمت ہی بخلاف مکہ معظمہ کے اور وے شہر جو مکے کی مشرق و مغرب کی خط کے تحت مین ہین۔ کہ انکی مشرق و مغرب مدینہ و شام اور انکی سمت کے شہر ونکی مشرق و مغرب کے مخالف ہی حکم مین اسکے طرف منہہ کرنے یا پیٹہہ کرنیکے کیونکہ مدینہ و شام وغیرہ کے لوگ باعتبار شرق نہ انکا منہہ کعبہ کے طرف ہوتا ہی نہ باعتبار غرب اسکے طرف انکی پیٹہہ ہوتی ہی لیکن اہل مکہ اور اسکی سمت والون کا حال ایسا ہی کہ باعتبار شرق کعبہ کے طرف انکی پیٹہہ ہوتی ہی اور باعتبار غرب کعبہ کے طرف انکا منہہ ہوتا ہی پس اس صورت مین جنوب یا شمال کے طرف انکو تخریف لازم ہوتی ہی یہی معنے ہین قول امام بخاری کی جو کہا کہ مشرق و مغرب مین قبلہ نہین انتہی لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا یہہ خطاب مدینہ والون کے طرف ہی۔ یعنے قبلہ انکا مشرق و مغرب کے طرف نہین بسبب فرمان پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہ ای اہل مدینہ تم بول و براز کے وقت قبلہ کے طرف منہہ مت کرو۔ لاکن مشرق یا مغرب کے طرف منہہ لاؤ **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث کے ظاہر سے برابری پائی جاتی ہی درمیان صحرا اور آبادی کے یہہ صورت مطابق بھی ہی بیان باب کی اور یہی ہی مذہب امام اعظم کا اور امام احمد کا لیکن امام مالک و شافعی نے کہا کہ باستقبال قبلہ بول و براز صحرا مین حرام ہی نہ آبادی مین سند سے اسی حدیث کے اور اسلئے کہ حضرت نے قضاء حاجت کی بی بی حفصہ کے گھر مین شام کیطرف منہہ اور کعبے کی طرف پیٹہہ کرکے۔ کیونکہ صحرا مین استقبال قبلہ سے احتراز ہوسکتا ہی بخلاف آبادی کے اسی لئے حضرت نے بیان جواز کے لئے اوسطرح قضاء حاجت کی انتہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا ابی ایوب انصاری سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جبکہ تم پیخانہ کے لئے اؤ تو قبلہ کے طرف نہ منہہ کرو نہ پیٹہہ دو۔ لاکن منہہ مشرق کے طرف کرو یا مغرب کے طرف ہان باستقبال قبلہ وطی جایز ہی اور اسمین اختلاف بھی ہی قسطلانی قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ابوایوب نے کہا کہ ہم شام کو پہنچے طہارت خانون کو ایسے پایا کہ وہ بقبلہ بنا کئے گئے ہین پس ہم منہہ پھیرتے اور استغفار کرتے تھے اللہ عزوجل سے انکے بانیون کے حق مین کہ وے نجان کے بنانے ہین سوا اللہ تعالی انکو بخش دے۔ کہ استغفار مومنون کے حق مین سنت ہی یا روبقبلہ ہونے سے بخشش مانگتے تھے وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ زہری نے عطاسے روایت کی ہی کہ اسنے کہا مین نے

ابو ایوب سے سنا کہ اسنے حضرت سے روایت کی اس حدیث کے ہی مانند **باب** قولہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ باب
اس آیت کے بیان مین ہی جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اور لوتم مقام ابراہیم سے نماز پڑھنے کی جگہہ۔ یعنے اس جگہہ سے منہ کعبے کے طرف کرو۔ یہہ امر استحبابی
ہی۔ مقام ابراہیم ایک پتھری ہی جسپر حضرت ابراہیم کے ہر دو قدم کا نشان ہی۔ وہ مسجد حرام مین ہی۔ اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ تمام مسجد حرام مراد ہی

حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو بن دینار قال سألنا ابن عمر عن رجل طاف بالبیت العمرۃ
ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی امراتہ فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی خلف
المقام رکعتین وطاف بین الصفا والمروۃ وقد کان لکم فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوۃ حسنۃ عمرو بن
دینار نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے حال اس شخص کا پوچھا جو طواف بیت اللہ کا کیا عمرے کے لئے۔ اور طواف نہ کیا درمیان صفا و مروہ کے۔ آیا وہ شخص
اپنی عورت سے جماع کرے۔ یعنے جسنے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنی جو عمرے کے ارکان سے ہی نکی کیا وہ شخص احرام سے باہر آوے یا نہ تب ابن عمر نے کہا کہ
پیغمبر خدا قدوم لاے۔ پھر طواف کعبے کا سات شوطے سے کیا پھر مقام ابراہیم مین دو رکعت نماز ادا کی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا۔ پھر ابن عمر نے
کہا وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور مقرر ہی تمھارے لئے پیغمبر خدا کے فعل مین نیک پیروی یعنے سعی صفا و مروہ کے درمیان واجب ٹھہرانی
اس دلیل سے جو خاص اس حال مین اسپر ظاہر ہوئی۔ پس نماز بھی مقام ابراہیم کے پیچھے واجب ہوگی لاکن اس قول کو لوگون نے گم کیا ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ
کہ مانع طواف ہی اگر طواف واجب ہی یہہ بھی واجب ہی۔ اور اگر سنت ہی یہہ بھی سنت ہی وسألنا جابر بن عبد اللہ فقال لا یقربنہا
حتی یطوف بین الصفا والمروۃ اور عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے جابر انصاری سے پوچھا تو کہا کہ عورت سے نزدیک نہوے جبتک صفا و مروہ کے
درمیان طواف نکرے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن سیف قال سمعت مجاھدا قال اتی ابن عمر
فقیل لہ ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فقال ابن عمر فاقبلت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
قد خرج وجدت بلالا قائما بین الیابین فسألت بلالا فقلت اصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکعبۃ قال
نعم رکعتین بین الساریتین اللتین علی یسارہ اذا دخلت ثم خرج فصلی فی وجہ الکعبۃ رکعتین سیف نے
کہا کہ مین نے مجاہد سے سنا کہ کہا کہ ایک آنیوالا ابن عمر کے پاس آیا اسکو کہا گیا کہ یہہ پیغمبر خدا ہین جو کعبہ مین آئے۔ پس ابن عمر نے کہا کہ مین آگے آیا جس حال
مین کہ پیغمبر خدا کعبے سے نکلے۔ اور مین نے بلال کو پایا جس حال مین کہ کعبہ کے دو دروازون کے درمیان کھڑا ہی پس مین بلال سے سوال کیا اور کہا آیا حضرت
کعبہ کے درمیان نماز پڑہے کہا ہان دو رکعتین اواکین درمیان دو ستونون کے جو کعبے کے بائین طرف ہین جبوقت کہ تو کعبے مین آوے۔ اور کعبے کے روبرو دو رکعت
پڑہے **حدثنا** اسحاق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج عن عطاء قال سمعت ابن عباس
قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیت دعا فی نواحیہ کلہا ولم یصل حتی خرج منہ فلما خرج رکع
رکعتین فی قبل الکعبۃ وقال ھذہ القبلۃ عطا نے کہا کہ مین نے ابن عباس سے سنا کہ کہتے تھے جبکہ حضرت کعبے مین آئے اور اسکے ہر گوشہ مین دعا
کی اور نماز نہ پڑہے یہان تک کہ کعبے سے باہر آئے۔ اور جب باہر آئے کعبے کے روبرو دو رکعت نماز پڑہے۔ اور فرمایا کہ یہہ قبلہ ہی۔ اور ظاہر وہ ہی
کہ یہہ حدیث ابن عباس کے مراسیل سے ہی اسلیئے کہ ثبوت کو نہ پہنچا کہ ابن عباس حضرت کے ساتھ کعبے مین داخل ہوئے تھے اور بچشم خود دیکھا کہ بلال بھی کعبے مین

حضرت کے ہمراہ تھے۔ پس حدیث بلال کی راجح ہوگی جس تقدیر مین کہ ابن عباس کا کعبے مین رہنا ثبوت کو پہنچے۔ اور ہوسکتا ہی کہ سب لوگ دعا مین مشغول ہون اور حضرت دو رکعت سبک ادا کی ہون۔ اور ابن عباس اسپر مطلع نہوے ہون۔ پس بلال کا قول ی۔ راجح ہوگا اسلیے کہ قاعدہ اصول کا ثبوت کو نفی پر ترجیح دیتا ہی **باب** التوجہ نحو القبلۃ حیث کان یہہ باب س بیا مین ہی کہ نماز مین قبلہ کے طرف منہہ لاوے جہان سے کہ ہو خواہ حضر مین یا سفر مین قال ابو ہریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استقبل القبلۃ فکبر ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ منہہ کر طرف کعبے کے پھر تکبیر کہہ **حدثنا** عبد اللہ بن رجاء قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن البراء ابن عازب کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی نحو بیت المقدس ستۃ عشر شہرا او سبعۃ عشر شہرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عز وجل قد نری تقلب وجہک فی السماء فتوجہ نحو الکعبۃ وقال السفہاء من الناس وہم الیہود ما ولاہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا قل للہ المشرق والمغرب یہدی من یشاء الی صراط مستقیم براء نے کہا کہ تحے پیغمبر خدا نماز پڑہتے بیت المقدس کے طرف ہجرت کے بعد سولا یا سترہ مہینے مدینہ مین۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ حضرت مکہ معظمہ مین تین سال بیت المقدس کے طرف اس طرح پر نماز پڑہتے تہے کہ کعبہ اور میان ہوتا تا بین القبلتین جمع ہو۔ اور بعضون کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ فعل حضرت نے اپنے اجتہاد سے کیا تھا۔ اور جب مدینہ آئے وہ صورت بن نہین سکتی تھی پس بیت المقدس کے طرف نماز پڑہنے لگے۔ اور تحے حضرت کہ دوست رکھتے اسبات کو کہ کعبہ کے طرف مامور ہوون پس اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ کہتا ہی مقرر ہم نے دیکھنا تیرا منہہ پھیرنا آسمان کے طرف وحی کے انتظار مین کہ کعبہ کے طرف حکم آوے۔ کس لئے کہ کعبہ بیت المقدس سے افضل ہی اور ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہی پھر جب حکم آچکا حضرت کعبے کے طرف متوجہ ہوگئے۔ اور بعض احمق یعنے یہود کہنے لگے کہ کس چیز نے پھیرا انکو قبلہ سے جو تھے اوپر اس قبلہ کے سوا تے بولا ی میرے پیغمبر کہ اللہ ہی کوی مشرق اور مغرب۔ کوئی ایک جگہہ اسکی ذات پاک سے خصوصیت نہین رکھتی ہی۔ وہ ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی سیدہی راہ کے طرف فصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل ثم خرج بعد ما صلی فمر علی قوم من الانصار فی صلوۃ العصر یصلون نحو بیت المقدس فقال ہو یشہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ توجہ نحو الکعبۃ پس حضرت کے ساتھہ ایک شخص نے نماز پڑہی پھر نماز کے بعد باہر آیا۔ پس انصار سے ایک قوم پر گذرا وے بیت المقدس کے طرف نماز عصر پڑہ رہے تھے سو اس شخص نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی حضرت کے ساتھہ تحقیق حضرت کعبے کے طرف متوجہ تھے فتحرف القوم حتی توجہوا نحو الکعبۃ پس وہ جماعت بھی پھر گئی یہان تک کہ کعبہ کے طرف متوجہ ہوئی۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ تحویل نماز صبح مین ہوئی شیخین یعنے بخاری اور مسلم کا اختیار اور انکی روایت نماز عصر ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ بیت المقدس مدینہ منورہ کے شمال کے طرف واقع ہی اور کعبہ جنوب کے طرف۔ پس اس تحویل مین لازم آتا ہی کہ امام اور قوم کے صفین چند قدم کی مشی کی ہون۔ اور اگر اپنی جا پر ہی سب پھر جاوین امام مقتدیون کے پیچھے اور عورتون کی صف مردون کی صف کے آگے پڑتی ہی۔ اور لازم کیا چاہئے کہ مشی اقدام کی اسوقت نماز کو باطل کر نیوالی نہین تھی جیسا کہ حدیث ذوالیدین مین مشی اقدام کی کلام کے ساتھہ مبطل نماز نہین تھی **مترجم** کہتا ہی کہ حدیث ذوالیدین کا بیان صاحب مدارج نے سفر السعادت سے نقل کیا کہ حضرت نے ایکبار ظہر یا عصر کی دوسری رکعت مین سلام دیا اور بات کی اور اسکے بعد یاد کرکے نماز کو تمام کیا اور سلام کے بعد دو سجدے کئے اور سجدون کے بعد پھر سلام دیا

اس حدیث مین سجدۂ سہو سلام کے بعد آیا ہی اور اسکو حدیث ذوالیدین کہتے ہین کہ ایک صحابی کا نام ہی اسنے پوچھا یا رسول اللہ کیا نماز کم آپ نے
فراموش کیا فرمایا یہہ کچھ نہین **حدثنا** مسلم قال حدثنا ھشام قال حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن محمد بن عبد الرحمن
عن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ حیث توجھت بہ فاذا اراد الفریضۃ نزل فاستقبل
القبلۃ جابر نے کہا کہ حضرت اپنے مرکب پر نماز نفل پڑہتے جہان کہ وہ مرکب آپکے ساتھہ یعنے آپکو اٹھایا ہوا توجہ لاتا - اور جب نماز فرض ادا کرنا چاہتے مرکب سے
اترتے اور روبقبلہ ہوتے **مترجم** کہتا ہی کہ یہان سے معلوم ہوا کہ فرض کے لئے استقبال قبلہ کا ترک نہین ہوسکتا ہی اس پر اجماع ہی ہان شدت خوف کے
وقت رخصت ہی قسطلانی **حدثنا** عثمان قال حدثنا جریر عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ
قال قال عبد اللہ صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابراھیم لا ادری زاد او نقص فلما سلم قیل لہ یا رسول اللہ
احدث فی الصلوۃ شیء قال وما ذاک قالوا صلیت کذا وکذا فثنی رجلیہ واستقبل القبلۃ وسجد سجدتین
ثم سلم عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑہی - اور ابراہیم جو علقمہ کا راوی ہی شک کے راہ سے کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہوا یا کہ اس نماز مین
کوئی چیز زیادہ کی یا کوئی رکن یا واجب کم کیا پھر جب سلام دیا تو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ آیا نماز مین کوئی چیز پیدا ہوئی - فرمایا وہ کیا ہی - تب
لوگون نے عرض کی کہ آپ نے نماز اسطرح ادا کی - یہہ کنایہ اس سے جو کمی یا زیادتی واقع ہوئی - پھر اپنے ہر دو پاے مبارک پیچیدہ کئے اور روبقبلہ ہوے
اور دو سجدۂ سہو کئے - پھر سلام دیا - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ سجدہ بدلے مین زیادتی کے تھا یا بسبب ترک واجب کے - اور اگر نقصان رکن سے ہوتا نماز کا عادۃً
کئے ہوتے - اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ منہہ قبلہ سے پھیرنا بات کرنا اسوقت مبطل نماز نہین تھا فلما اقبل علینا بوجھہ قال انہ لو حدث فی الصلوۃ
شیء نبأتکم بہ ولکن انما انا بشر مثلکم انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی واذا شک احدکم فی صلوتہ فلیتحر الصواب
فلیتم علیہ ثم یسلم ثم یسجد سجدتین پھر جب ہمارے طرف متوجہ ہوے فرمایا اگر نماز مین کوئی چیز حادث ہوتی یعنے اگر کسی نے فعل کا حکم آتا مین
اس سے تم کو خبر دیتا - ولیکن نہین ہون مگر بشر تمہارے مانند حکم طبعی مین فراموش کرتا ہون نہین جیسا کہ تم فراموش کرتے ہو سو مین جب فراموش کرون تم
مجکو یاد دلواؤ - اور جب کوئی تمہارے سے اپنی نماز مین شک کرے تو صواب کے پانے مین کوشش کرے - تا ظن ایکطرف حاصل ہو - پھر نماز کو تمام کرلے -
اور جسطرف ظن غالب ہو نماز کی بنا اسی پر کرے - پھر سلام دیوے اور دو سجدہ کرے اس شک و تحری کی صورت مین سجدۂ سہو کا موجب تاخیر رکن یا ترک
واجب ہی ظاہر اواجب نہین ہوتا ہی - مگر یہہ کہ تحری مین تاخیر ہو اور قسطلانی نے کہا کہ یہہ سجدہ استحباب پر محمول ہی وعلیہ الاجماع - پوشیدہ نرہے کہ آخر
حدیث دلالت کرتی ہی کہ سجدہ سہو سلام کے بعد ہی اور اول حدیث اسکے بالعکس پس اسمین اشارہ ہی ہر دو صورت کے جواز پر لیکن علما کو اسباب مین اختلاف ہی
کہ افضلیت سلام کے آگے سجدہ کرنے مین ہی یا سلام کے بعد **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب مدارج نے حضرت کے سجدۂ سہو کے بیان مین لایا ہی - جاننا چاہیے کہ سہو
و نسیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ اقوال مین جو اخبار و ابلاغ کے ساتھہ علاقہ رکھتے جایز نہین اسپر علما کا اتفاق ہی - اور افعال مین خواہ نماز ہو یا دوسرے افعال
مین سہو جایز ہی یا نہ اسباب مین اختلاف ہی - مختار اہل حق کے پاس اسکا جواز ہی - اور حضرت سے سہو ہونا حقیقت مین اللہ تعالی کی حکمت بالغہ کے ساتھہ
متضمن ہی تشریع احکام کی باعث اور پیروی رسول کی حصول سعادت پر اور فقط تشریع حکمت نہین کیونکہ تشریع بغیر اسکے بھی ممکن ہی - جیسا کہ فرماتے ہین کہ
جو کوئی سہو کرے اسپر سجدۂ سہو لازم ہی جیسا کہ صورت شک مین آتا ہی ولیکن یہہ نکتہ حصول اقتدا کی انضمام سے تمام ہوتا ہی کہ تشریع کے ساتھہ حضرت

انبیا سے سہو خبر و ابلاغ مین جایز نہین افعال مین جایز ہی

پیروی بھی حاصل ہو یعنے سجدہ سہو مین امت کو آپ کی پیروی کا ثواب بھی ملے اور خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین فراموشی دیا جاتا ہون تا سنت ٹھہراؤن اس چیز کو جو اسکے جبر و جزا مین مشروع ہو۔ اور صاحب سفر السعادت نے کہا کہ حضرت کے تمام شریف مین پانچ بار سہو ہوا اسکے سوا کمی و بیشی نہین انشاء اللہ تعالیٰ اسکا بیان اپنے محل مین آئیگا انتہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَرَ الْإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَى فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ یہہ باب حکم مین قبلہ لینے اور منہہ اسکے طرف لانیکے۔ اور حکم مین اس شخص کے ہی کہ قبلہ بجانے نے اور دوسرے طرف نماز پڑہے۔ پھر اسکا اعادہ نکرے۔ یہی مذہب ہی امام ابوحنیفہ کا اور انکے یارون کا۔ اور ابراہیم نخعی اور ثوری کا۔ اور اسیطرح روایت کی ہی ابن ابی شیبہ نے سعید بن المسیب سے اور عطا اور شعبی وغیرہم سے کہ وے کہتے ہین کہ اعادہ نماز کا واجب نہین۔ اور امام شافعی کہتے ہین کہ اگر خطا یقیناً معلوم ہو خواہ وقت مین یا بعد وقت کے اعادہ واجب ہی **وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيِ الظُّهْرِ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ ثُمَّ أَتَمَّ مَا بَقِيَ** مقرر حضرت نے ظہر کے دو رکعت مین سلام دیا اور لوگ کے طرف متوجہ ہوے یعنے قبلہ کے طرف پیٹھہ کی۔ پھر نماز کو تمام کیا باقی دو رکعتین پہلین۔ یہہ ایک ٹکڑا ہی حدیث ذوالیدین کا امام بخاری علیہ الرحمہ نے ترجمۂ باب کی تائید کے لئے لایا کہ حضرت قبلہ کے طرف پیٹھہ کر چکے تھے پھر اس نماز کا اعادہ نفرمایا۔ اسیقدر مناسبت ہی ترجمہ سے۔ خاتمہ کرمانی اور دوسرے شارحون نے کہا ہی کہ حضرت نے قبلہ کے طرف جو پیٹھہ کی ہی اسوقت کو بھی داخل نماز رکھا یعنے اسوقت کو بھی نماز مین ہی محسوب کیا۔ اور یہہ بھی سہو سے تھا۔ پس سہوا قبلہ کے طرف جو پیٹھہ کی تھی اسکا اعادہ نفرمایا۔ یہی وجہ مناسب ہی ترجمہ کی **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَآيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ انس نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے تین چیز مین اپنے پروردگار کی موافقت کی یعنے میری رائے وحی الٰہی کے موافق پڑی۔ وے تین چیزین یہ ہین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو مصلی مین یعنے نماز کی جگہہ ٹھہرائین تب بہتر ہی تب یہہ آیت شریف نازل ہوئی کہ بنو مقام ابراہیم سے مصلا۔ اور موافقت کی حکم حجاب مین حضرت کے بی بیون کے باب مین کہ مین نے کہا یا رسول اللہ اگر اپنے بی بیون کو حکم کرین کہ پردے مین رہین لایق ہی کہ مقرر ان سے بات کرتا ہی نیک و بد آدمی یہہ بات سزاوار نہین تب آیت حجاب نازل ہوئی وہ یہہ ہی یا ایہا النبی قل لازواجک۔ اور حضرت کی بی بیان جمع تھین آپ کے پاس غیرت و حمیت سے سو مین نے ان بی بیون سے کہا۔ قریب ہی یہہ کہ اگر حضرت تمھین طلاق دین تو بدل دیوینگا اللہ تم سے بہتر عورات۔ پس یہہ آیت شرف نزول پائی۔ **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ہند را باب مین حضرت عمر کی رائے وحی الٰہی کی موافق پڑی شاید ان تین کا وقوع ان موافقات کے آگے ہوا ہو چنانچہ اس فقیر نے وے سب آیتین مع تفسیر بسط کے ساتھہ حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی **قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا بِهَذَا** امام بخاری نے کہا کہ ابن ابی مریم نے جو شیخ اسکا ہی کہا کہ یحیی نے ہمکو خبر دی کہ حدیث کی ہم سے حمید نے کہا کہ سنا مین نے انس سے یہہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسناد ماسبق کو ان سندون سے جو ان سے قوی تر مین تقویت دی ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ

حضرت عمر کے رائے کی موافقت وحی کے ساتھہ

الصبح اذ جاءهم آت فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد انزل عليه الليلة قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة ابن عمر نے کہا درمیان اس حال کے کہ لوگ مسجد قبا مین صبح کی نماز مین تھے سوان پر ایک آنیوالا آنکے کہنے لگا کہ مقرر پیغمبر خدا پر نازل ہوا آج کی شب قرآن یہہ اشارہ ہی ان آیتون سے قد نری تقلب وجهك الخ اسکے آگے براء رضی اللہ عنہ کی حدیث سے گذرا کہ نزول ان آیتونکا نماز عصر مین تھا اسکی تطبیق یہہ ہی کہ جب روز سے تھوڑا ہی وقت باقی تھا اور شب سے نزدیک تھا پس مجازا اسکو شب کہا ایسا ہی کہا علمانے - اور مقرر حکم کئے گئے کہ کعبہ کے طرف منہہ کرین سو حضرت کعبہ کے طرف متوجہ ہوے - پس تم بھی کعبہ کے طرف منہہ کرو اور انکا منہہ شام کے طرف تھا پس پھر گئے وے کعبہ کیطرف **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ تحویل اسطرح ہوی کہ امام مقدم مسجد سے مؤخر طرف پھرا اور لوگ بھی پھرے ایسا کہ اسکے پیچھے ہوے اور عورات بھی پھر گئین ایسا کہ پیچھے مردون کے ہوین یہان اگر اشکال لاوین کہ یہہ عمل کثیر نماز عین مین کسطرح درست ہو جواب یہہ کہ احتمال ہی کہ عمل کثیر شاید اسکے بعد منع کیا گیا ہو - اس حدیث سے کئی باتین مستنبط ہوین کہ حضرت کو جن بات کا حکم ہوا امت پر بھی لازم ہی اور حضرت کے افعال بھی اقوال کے مانند لازم الاتباع ہین اور ناسخ کا حکم جب تک نہ پہنچے ثابت نہوگا اور خبر واحد مقبول ہی انتہی کہ یہہ خبر لوگونکو نماز عصر مین پہنچی تھی حیسا کہ گذرا - اور یہان نماز صبح مین کہا تطبیق ان ہر دو حدیث کی کسطرح پر ہی - ہم کہتے ہین کہ یہہ خبر مدینہ کے لوگونکو نماز عصر مین پہنچی - اور مسجد قبا شہر مدینہ کے باہر ایک مسافت پر واقع ہی - پس قبا کے لوگونکو دوسرے روز نماز صبح مین پہنچی پس ہر دو مین کچھ منافات نہین **حدثنا** مسدد قال حدثنا يحيى عن شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر خمسا فقالوا ازيد في الصلوة قال وما ذاك قالوا صليت خمسا فثنى رجليه وسجد سجدتين عبد اللہ نے کہا کہ حضرت نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑہے صحابہ نے کہا یا زیادتی ہوئی نماز مین فرمایا اس کا سبب کیا ہی یا وہ زیادتی کیا ہی جو پوچھتے ہو لوگون نے کہا کہ آپ نے پانچ رکعت پڑہے - پس اپنے ہر دو پاے شریف پیچیدہ کئے اور دو سجدے کئے - ظاہر اس حدیث کا اور حدیث سابق کا وہ ہی کہ حضرت نے صحابہ کا قول سنتے ہی سجدہ سہو کیا - لاکن مقرر مذاہب مین یہہ ہی کہ اس صورت مین اور ایک رکعت اسکے ساتھ ضم کرکے سجدہ کرے - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات علمانے شاید دوسری حدیث سے معلوم کی ہون اور ان حدیثون کو ظاہر سے مصروف رکھا ہون **باب** حك البزاق باليد من المسجد یہہ باب اپنے ہاتھ سے تھوک دور کرنے مین ہی مسجد سے جو منہہ سے نکلے - اور ناک سے جو نکلے اسکو مخاط کہتے ہین - اور منہہ سے جو نکلے اسکو بصاق - اور سینہ سے جو نکلے اسکو نخاعہ کہتے ہین بالعین اور جو سر سے نکلے اسکو نخامہ کہتے ہین بالمیم المضمومہ - بصاق و بزاق ہر دو ایک معنے مین ہین - امام بخاری علیہ الرحمہ نے جب احکام قبلہ سے فارغ ہوا احکام مسجد شروع کئے **حدثنا** قتيبة قال حدثنا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم راى نخامة في القبلة فشق ذلك عليه حتى راى في وجهه فقام فحكه بيده انس سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے دیکھا آپ نے قبلہ کی دیوار پر سو یہہ دیکھنا آپ پر دشوار آیا - یہان تک کہ آپ کے چہرہ مبارک پر آثار غیظ کے دیکھے گئے - پس کھڑے رہے اور اپنے دست مبارک سے اسکو دور کیا فقال ان احدكم اذا قام في صلوته فانه يناجي ربه او ان ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل هكذا پھر فرمایا مقرر جب تمہارے سے کوئی اپنی نماز مین کھڑا رہتا ہی تو مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار سے یعنے

قرآن اور تسبیحات کے ساتھ باآنکہ اسکا پروردگار مقرر اسکے اور قبلہ کے درمیان ہی یعنے حاضر ہو رہا ہی - پس نہ تھوکے اور نہ بلغم والے قبلہ کے طرف ادب اور اکرام قبلہ کا ملحوظ رکھے - ولیکن اپنے بائین جانب یا پاؤن کے نیچے والے - پھر حضرت نے اپنی چادر مبارک کا کنارا لیکے اسمین لعاب شریف والا پھر اسکو دوہرا کرکے رگڑ دیا اور جھٹک دیا پھر فرمایا کہ ایسا ہی کیا کرے جیسا کہ مین نے کیا **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای بصاقا فی جدار القبلۃ فحکہ ثم اقبل علی الناس فقال اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجھہ فان اللہ قبل وجھہ اذا صلی عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے قبلہ کی دیوار پر لعاب دیکھا پھر اسکو تراشا پھر قوم کے طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ جب کوئی تمھارے سے نماز پڑہے تو اپنے روبرو نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالا اسکے روبرو ہی جب وہ نماز پڑہتا ہی **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عایشۃ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای فی جدار القبلۃ مخاطا او بصاقا او نخامۃ فحکہ حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا **باب** حک المخاط بالحصاء من المسجد یہ باب پتھر سے آب بنی مسجد سے تراشنے کے بیان مین ہی - بخاری علیہ الرحمہ نے مخاط اور نخامہ مین فرق نکیا ہی ترجمہ باب مین مخاط لایا - اور جو حدیث کہ اسباب مین روایت کی ہی اسمین نخامہ واقع ہی جب ہر دو لفظ جہت مین ایک ہی ہین اور ہر دو پاک فضلات سے ہین پس ہر دو کو ایک ہی حکم مین رکھا **حدثنا** موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ابراھیم بن سعد قال اخبرنا ابن شھاب عن حمید بن عبدالرحمن ان اباھریرۃ وابا سعید حدثاہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ فی جدار المسجد فتناول حصاۃ فحتھا ابوہریرہ اور ابوسعید نے حمید بن عبدالرحمن کو خبر دی اور حدیث کی کہ حضرت نے مسجد کی دیوار پر بلغم دیکھا پس ایک سنگریزہ لیا اور اسکو دیوار سے دور کیا فقال اذا تنخم احدکم فلا یتنخمن قبل وجھہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری پھر فرمایا کہ جب کوئی تمھارے سے کھانسے تو اپنے روبرو نہ داہنے اور نہ سیدہے طرف بلکہ اپنے بائین طرف والے شرطیکہ اسکے بازو کوئی نہو یا بائین پاؤن کے نیچے والے **باب** لا یبصق عن یمینہ فی الصلوٰۃ یہ باب اس بات کے بیان مین ہی کہ نماز مین آب دہان اپنے سیدہے جانب نہ ڈالے حدیث سابق سے جو اسباب مین لائی مطلقا منع مفہوم نہین ہوتا ہی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین گویا اسکو بموجب بعضے احادیث کے تقید کیا ہی جیسا کہ معلوم ہوتا ہی اور امام نووی نے منع مطلق پر جزم کیا ہی نماز مین ہو یا غیر نماز مین مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین جیسا کہ حدیث اخیر سے ظاہر ہی اور وہی حدیث ہی جو دوسرے شیخ سے بعضے الفاظ کے تھوڑے تفاوت سے آئی ہی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن ابن عبدالرحمن ان اباھریرۃ وابا سعید اخبراہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای نخامۃ فی حایط المسجد فتناول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حصاۃ فحتھا ثم قال اذا تنخم احدکم فلا یتنخم قبل وجھہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسری ترجمہ اس حدیث کا گذرا **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی قتادۃ قال سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتفلن احدکم بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت رجلہ انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ تھوکے تمھارے سے کوئی اپنے سامنے اور نہ اپنے داہنے طرف - لاکن تھوکے اپنے بائین جانب یا اپنے پاؤن کے نیچے

باب لیبزق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسریٰ یہ باب اس بیان مین ہی کہ ذالے اپنا لعاب اپنے بائین طرف یا اپنے بائین پاؤن کے
نیچے حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا قتادۃ قال سمعت انس ابن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان المؤمن اذا کان فی الصلوٰۃ فانما یناجی ربہ فلا یبزقن بین یدیہ ولا عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت
قدمہ اس حدیث کا ترجمہ بھی گذرا **حدثنا** علی قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزہری عن حمید بن عبد الرحمن
عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابصر نخامۃ فی قبلۃ المسجد فحکھا بحصاۃ ثم نھی ان یبزق الرجل
بین یدیہ او عن یمینہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ الیسریٰ اس حدیث کا ترجمہ بھی گذرا۔ شارح نے کہا کہ اپنے آگے
لعاب دہن تھوکنے کی جو نہی آئی۔ ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی تحریمی ہی کیواسطے کہ حضرت نے اسکے منع مین خطبہ پڑہا ہی وعن الزہری سمع حمیدا عن
ابی سعید نحوہ زہری سے روایت ہی کہ حمید سے سنا کہ اسنے ابی سعید سے روایت کی مانند حدیث مذکور کے معنے مین **باب** کفارۃ البزاق
فی المسجد یہ باب کفارے مین ہی مسجد مین تھوکنے کی خطا کے۔ کہ اسکا دفن مٹی مین کرے اگر مسجد مین مٹی ہو یا مسجد سے باہر ڈالے **حدثنا**
آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا قتادۃ قال سمعت انس ابن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البزاق
فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مسجد مین تھوکنا ایک گناہ ہی اسکو مٹی کے نیچے کر دینا اسکا
کفارہ ہی **باب** دفن النخامۃ فی المسجد یہ باب ہی مسجد مین دفن کرنیکے باب مین ہی **حدثنا** اسحٰق بن نصر
قال اخبرنا عبد الرزاق عن معمر عن ھمام سمع ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ
فلا یبصق امامہ فانما یناجی اللہ مادام فی مصلاہ ولا عن یمینہ فان عن یمینہ ملکا ولیبصق عن یسارہ او
تحت قدمہ فیدفنھا ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی تمہارے سے نماز کے لئے کھڑا ہونا چاہے کہ اپنے روبرو نہ تھوکے۔
کیونکہ مناجات کر رہا ہی اللہ تعالیٰ سے جب تک کہ نماز کی جا مین ہی۔ اور نہ اپنے سیدھے طرف کیونکہ اسکے سیدھے طرف فرشتہ ہی۔ اور چاہئے کہ تھوکے اپنے
بائین جانب یا اپنے قدم کے نیچے اور اسکو دفن کرے۔ پوشیدہ نرہے کہ جبکہ فرشتہ سیدھے طرف ہی بائین طرف بھی ہی۔ یہان شارح یعنے شیخ نور الحق نے
کہا کہ بخاری کے شارحون نے اس شبہ کے ساتھ تعرض کیا لاکن جواب شافی نہ لایا۔ اور بعضون نے کہا کہ کرام کاتبین کے سوا دوسرا فرشتہ مراد ہی اور بعضون نے
کہا کہ حالت نماز مین جو امر المحسنات ہی بائین طرف کے فرشتہ کو کچھ دخل نہین ہی۔ ہم کہتے ہین کہ نماز مین بھی ترک ارکان اور سہو و نسیان تو باقی ہی
اور بر تقدیر تسلیم کہ اسوقت بائین طرف کا فرشتہ گناہ کے لکھنے سے معطل ہو پر حاضر تو ہوگا۔ اگر کہین کہ حق تعالیٰ بھی مناجات کے وقت مین حاضر ہی۔ پس
تعین مقابل کا موہم جہت کا ہی اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ ہی۔ تو ہم کہتے ہین کہ یہہ حدیث باب متشابہات سے ہی۔ اور تعین جہت کا سبب منہ ہونے مصلی کے
ہی۔ نہ انکہ خدا اسی جگہ ہی۔ پس مصلی جب ایک طرف عبادت الٰہی کے لئے منہ کیا تو چاہئے کہ اس جہت کی تعظیم کرے واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی پوشیدہ
نرہے کہ مصلی اپنے روبرو اور سیدھے بازو نہ تھوکنے کی تاکید مین متعدد بابون مین متعدد طریقون سے جو حدیثین آئی ہین۔ امام قسطلانی نے ہر حدیث کی شرح
مین ایک تاویل و توجیہ کی ہی چنانچہ باب حک البزاق فی المسجد کی پہلی حدیث کی شرح مین قبلہ کے آداب مین لکھا ہی کہ مصلی پر واجب ہی کہ قبلہ کا اکرام
کرے اور یہہ بڑا ظلم اور بے ادبی ہی کہ رب الارباب کے طرف جب توجہ لایا ہوا سوقت تھوکے اللہ کی پناہ۔ اور باب لا یبصق عن یمینہ کی شرح مین کہا

امام نووی نے جزم کیا کہ قبلے کے طرف یا اپنے سیدھے جانب تھوکنا منع ہی - حالت نماز مین ہو یا خارج نماز مین مسجد مین ہو یا غیر مسجد مین - اور باب دفن المیت کی پہلی حدیث کی شرح مین کہا حالت نماز مین تھوکنا مطلقا سخت گناہ - اور مسجد کی دیوار پر تھوکنے سے قبلہ کی دیوار پر تھوکنا بڑا گناہ ہی انتہی

امام محمد برگوی رومی نے کتاب طریقہ محمدیہ مین لایا کہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے سنا کہ ایک شیخ عارف آیا ہی سو اسکی ملاقات کا قصد کر کے چلا - اور دیکھا کہ وہ شیخ وضو کر رہا ہی ناگاہ اسنے وضو مین قبلہ کے طرف تھوکا - بایزید بسطامی یہہ دیکھتے ہی پھر گیا اور فرمایا کہ اسکو آداب شریعت سے خبر نہین آداب طریقت کیا جانتا ہوگا انتہی اور باب اذا بدر البزاق کی پہلی حدیث مین جو آیا کہ مصلی اور قبلے کے درمیان اسکا پروردگار ہی سو اسکی شرح مین کہا پس المراد ظاہر ذلک اذ ہو محال لتنزیہ الرب تعالی عن المکان فیجب تاویلہ یعنے اسکا ظاہر مراد نہین کیونکہ وہ محال ہی اس لئے کہ حق تعالی مکان سے منزہ ہی - پس اسکی تاویل واجب ہی اور احادیث مین جو وارد ہوا کہ جب بندہ نماز مین مناجات کرتا ہی تو خدا تعالی اسکے اور قبلہ کے درمیان ہی یا اسکے روبرو ہی اسکی تاویل یون کی ہی کہ قصد ہی اللہ تعالی کا یا اسکی عظمت یا اسکا اقبال رحمت و رضوان کے ساتھ انتہی و تاویل واجب ہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ حق تعالی کی تنزیہ و تقدیس جہت و مکان سے قطعی ہی کہ بہت سے آیات و احادیث سے ثابت ہی - پس بعض آیات و احادیث جو متشابہات ہین انکی تاویل وجہ مناسب پر کرین لاکن اسیکو مراد اللہ نہ ٹھہراوین یہی مذہب ہی خلف کا اہل سنت سے - یا متشابہات آیتین اور حدیثین جو آئے ہین اُن پر ایمان لاوین نہ انکی تاویل کرین نہ تفسیر بلکہ انکے معنون کو اللہ ہی پر تفویض کرین یہی مذہب ہی اکابر سلف کا اہل سنت سے اور یہی اسلم و احکم ہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

باب اِذَا بَدَرَهُ الْبُزَاقُ فَلْيَأْخُذْ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب بلغم غلبہ کرے جیسا کہ اسکو روکنا نہو سکے تو چاہیے کہ اسکو اپنے کپڑے کے ایک کنارے مین لے

حدثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا بِيَدِهِ وَرُئِيَ مِنْهُ كَرَاهِيَةً لِذٰلِكَ وَشِدَّةً عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّمَا يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ رَبُّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ فِي قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے آب بنی مسجد مین قبلہ کی دیوار پر دیکھا - پس اسکو اپنے دست مبارک سے تراش دیا اور تب حضرت سے ناخوشی دیکھی گئی یا ناخوشی اُنکی اس سے یا شدت اُنکی اسپر یہہ شک راوی کا ہی اور فرمایا کہ تحقیق جب کوئی تمہارے نماز کی جگہہ مین کھڑا رہا - تو مقرر اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہی - یا فرمایا کہ درمیان اسکے اور قبلہ کے پروردگار اسکا ہی - پس قبلہ کے طرف نہ تھوکے ولیکن بائین طرف یا پاؤن کے نیچے تھوکے ثم اخذ طرف ردائہ فبزق فیہ ورد بعضہ علی بعض قال ویفعل ہکذا پھر حضرت نے اپنی چادر مبارک کا کنارا لیکے اسمین اپنا لعاب شریف ڈالا اور بعض کو بعض پر رد کیا یعنے کپڑے کو لپیٹ کے رگڑ دیا - اور فرمایا کہ یا ایسا ہی کیا کرے

باب عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلٰوةِ وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ یہہ باب بیان مین پند و نصیحت کرنے امام کے ہی لوگونکو نماز کو تمام کرنے مین اور قبلہ کے ذکر مین ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي سے ابوہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ایا تم اس جگہہ میرے قبلہ کو دیکھتے ہو - یعنے تم گمان کرتے ہو کہ میرا قبلہ اس جگہہ ہی اور یہہ کہ مین نہین دیکھتا ہون مگر وہی چیز جو اس جہت مین ہی ایسا تو نہین قسم ہی اللہ کی کہ تمہارا رکوع اور تمہارا خشوع مجھ پر پوشیدہ نہین - خشوع سے مراد

الجزء الثانی

سجود ہی مین کہ خشوع زیادہ اسی مین ہی یا عام ہی سجدے سے۔ مقتدیون کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہون مترجم کہتا ہی کہ مدارج نبوہ مین لایا ہی کہ اللہ تعالیٰ ہی جانے کہ حقیقت اس رویت کی کیا ہی اسیطرح حضرت کے سب احوال شریف کی حقیقت اللہ ہی جانے کوئی اسکے بعید کو پہنچ سکتا نہین اسکے بعید کو پاینگا دعوا حکم تاویل متشابہات کا رکھتا ہی۔ اور وہ جو عقل و قیاس اور نظر و علم کی راہ سے کہے اس تفصیل سے ہی کہ یہہ رویت بصری ہی یا رویت قلبی بہر تقدیر مخصوص ہی حالت نماز کے ساتھ جو انکشاف تام کا محل اور ازدیاد نور کا موجب ہی۔ یا عام ہی تمام احوال و اوقات کو۔ اور اگر رویت بصری ہی تو یہی چشم سر یعنے چشم ظاہر سے ہی۔ یا پروردگار تعالیٰ قادر ہی کہ قوت بصریہ ہر جزو بدن مین پیدا کرے۔ یا حضرت کی نظر مین بطریق اعجاز مقابلہ شرط نہو۔ اور بعضون نے کہا کہ آپ کے ہر دو کتف مبارک کے درمیان دو چشم سوراخ کے مانند تھے کہ اس سے دیکھا کرتے اور کپڑا اس دیکھنے کو مانع نہین تھا یا صورت اس جماعت کی قبلہ کی دیوار پر نقش پذیر ہوتی تھی جیسا آئینہ مین پس انکے افعال کو دیکھتے تھے یہہ ہر دو بات غریب ہین اگر صحیح روایت سے ثابت ہو امتا و صدقنا والا محل توقف ہی اور کہتے ہین کہ اسناد صحیح سے ثبوت کو نہ پہنچی ہی۔ اور اگر رویت قلبی مراد ہی پس وہ علمی ہی بطریق وحی و اعلام اور کشف و الہام کے اور کہتے ہین کہ صواب وہ ہی کہ جیسا کہ حضرت کے قلب شریف کو ایک احاطہ اور وسعت معقولات کے درک و علم مین دیا گیا۔ آپ کے حواس لطیف کو بھی حق تعالیٰ نے ایک احاطہ ادراک محسوسات مین بخشا اور شش جہت کو ایک حیث کے حکم مین رکھا تھا واللہ اعلم۔ اور اس جگہہ اشکال کرتے ہین کہ بعضی روایات مین آیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مین بندہ ہون نہین جانتا ہون جو دیوار کے پیچھے ہی۔ جواب اسکا ہی کہ یہہ سخن بے اصل ہی اور روایت اسکے ساتھ صحیح نہین ہوئی ہی۔ اور اگر ہو ہم کہتے ہین کہ وہ انکشاف حالت نماز کے ساتھ مخصوص ہی۔ اور اگر عام ہوا علام الٰہی پر موقوف ہی جیسا کہ سب مغیبات مین ہی۔ اور اسپر وہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ ایکبار ناقہ حضرت کا گم ہوا۔ بعضے منافقون نے کہا کہ حضرت حالات آسمان کی خبر دیتے ہین نہین جانتے ہین کہ آپکا ناقہ کہان ہی۔ جب یہہ بات حضرت کو پہنچی فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون مگر جو اللہ تعالیٰ معلوم کروادے۔ پھر اسی گفتگو کے قریب فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ نے مجھے خبر دی کہ وہ ناقہ فلان جگہہ ہی اسکی مہار ایک جھاڑ سے بند ہو گئی ہی۔ پھر جب صحابہ نے جاکے دیکھا تو ویسا ہی پایا پھر حضرت نے جو فرمایا کہ مین نہین جانتا ہون مگر جو اللہ تعالیٰ معلوم کروادے یہہ بات عام ہی خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین پس اشکال زایل ہوا انتہی

حدثنا یحیی بن صالح قال حدثنا فلیح بن سلیمان عن هلال بن علی عن انس بن مالك قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة ثم رقی فی المنبر فقال فی الصلوٰة وفی الرکوع انی لاراکم من ورائی کما اراکم انس بن مالک نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی ہمارے لئے یعنے ہمکو ساتھ لیکے پھر منبر پر سوار ہوئے اور فرمایا نماز مین اور رکوع مین مقتدیون کو دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا کہ تمکو دیکھتا ہون اپنے آگے سے تخصیص رکوع کی اسواسطے ہی کہ وہ اعظم ارکان ہی کیا تو نہین دیکھا کہ اگر کوئی امام کو رکوع مین پایا تو پوری رکعت پائی۔ اور یہہ بھی سبب ہوسکے کہ اکثر لوگون کی عادت ہی کہ رکوع مین اتمام کمتر کرتے ہین۔ یا بحسب اتفاق اس نماز مین مقتدیون سے سستی اور بے اہتمامی ہوئی ہو۔ حدیث سے ظاہر یہی ہی کہ وہ رویت بصری ہی نہ علم کشفی مترجم کہتا ہی کہ اپنے سامنے کا حال چشم سر سے دیکھنا سب لوگونکی عادت ہی۔ اور اپنے پیچھے کا حال دیکھنا خلاف عادت معجزہ اور کرامت تو خرق عادت ہی نہ عادت جب اولیا سے خرق عادت ہوا انبیا خصوصا سرور انبیا سے کیا عجب کہ وہ آپکا معجزہ تھا واسطے شارح کے رویت بصری کہا واللہ اعلم

باب هل یقال مسجد بنی فلان یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا کہا جاوے کہ یہہ مسجد فلان جماعت کی ہے جب بجہت بیت اللہ ہی ہو اور لوگون کے طرف اسکی نسبت کرنے مین کلام ہی چنانچہ مخفی ہے روایت کی ہین کہ وہ اس نسبت کو مکروہ رکھتا تھا۔ پھر مولف نے اسکے رد کا قصد کیا اور اس کلام کو اختیار

مترجم کہتا ہی کہ نخعی کا استدلال یہ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ سے ہی اور اسکا جواب دیا گیا ہی کہ وہ نسبت اللہ تعالیٰ کے طرف حقیقت پر محمول ہی۔ اور غیر کے طرف مجاز کی راہ سے تمیز و تعریف کے لئے ہی نہ ملک کیواسطے کذا قال القسطلانی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَاَمَدُهَا ثَنِیَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا ابن عمر مروی ہی کہ حضرت نے سبقت کی درمیان ان گھوڑوں کے جو جنگ کئے گئے تھے حفیا سے جو ایک جگہہ ہی مدینہ کی بلندی کیطرف اور اسکا منتہا ثنیۃ الوداع ہی ان ہر دو میں مسافت پانچ یا چھے یا سات میل کی ہی اور سبقت کی درمیان ان گھوڑوں کے جو جنگ نہیں کئے گئے تھے ثنیہ سے مسجد زریق تک اور عبداللہ بن عمر انہیں سے تھے جو سبقت کی ان گھوڑوں کے ساتھہ۔ یہہ مقولہ نافع کا ہی یا مقولہ ابن عمر کا بطور اپنی غیبت کے ذکر کیا **مترجم** کہتا ہی طرف مسجد بنی زریق کے جو کہا یہہ اضافت تہمہ کے واسطے ہی۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ سجد کی نسبت غیر خدا کیطرف بھی کرنی درست ہی **باب** اَلْقِسْمَةِ وَتَعْلِیْقِ الْقِنْوِ فِی الْمَسْجِدِ یہہ باب بیان ہین تقسیم کرنے مال کے ہی مسجد مین اور لٹکانے قنو کے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اَلْقِنْوُ اَلْعِذْقُ وَالْاِثْنَانِ قِنْوَانِ وَالْجَمَاعَةُ اَیْضًا قِنْوَانٌ مِثْلُ صِنْوٍ وَصِنْوَانٍ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا قنو عذق کے معنے مین ہی یعنے خوشہ خرما۔ اور صیغہ تثنیہ اور جمعہ کا ایک ہی وزن ہی یعنے قنوان۔ جیسا صنو و صنوان کا جمعہ ہی وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ یَعْنِیْ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَیْنِ فَقَالَ اِنْثُرُوْهُ فِی الْمَسْجِدِ وَكَانَ اَكْثَرَ مَالٍ اُتِیَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَیْہِ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلَیْہِ فَمَا كَانَ یَرٰی اَحَدًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْطِنِیْ فَاِنِّیْ فَادَیْتُ نَفْسِیْ وَفَادَیْتُ عَقِیْلًا انس سے روایت ہی کہ شہر بحرین سے مال حضرت کے پاس لایا گیا وہ لاکھہ درہم تھے۔ بحرین عمان کے نزدیک ہی آپ نے فرمایا کہ اسکو مسجد مین ڈال دو۔ پس حضرت نماز کے واسطے نکلے اور اس مال کیطرف التفات نفرمایا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوے اس مال کے پاس بیٹھے۔ اور حضرت کسیکو نہین دیکھتے تھے مگر یہہ کہ اسکو مال عطا فرماتے۔ ایسے مین عباس رضی اللہ عنہ حضرت کے حجرا سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجکو بھی عطا کیجئے مقرر مین نے فدیہ دیا ہی اپنا اور عقیل کا بدر کے دن جب ہم اسیر ہوے تھے۔ یعنے اسمین اکثر خرچ ہوا ہی یا مین مقروض ہوگیا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ فحثا فی ثوبہ ثم ذهب یقلہ فلم یستطع فقال یا رسول اللہ بعضهم برفعه الی قال لا قال فارفعه انت علی قال لا فنثر منه ثم احتمله فالقاه علی كاهله ثم انطلق فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعه بصره حتی خفی علینا عجبا من حرصه فما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنها درهم پھر حضرت نے عباس کو فرمایا کہ جسقدر کہ سکتا ہی۔ پس انہون نے ہاتھون سے بھر لیکے اپنی چادر مین ڈالا۔ پس اسکو اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکا اور کہنے لگے یا رسول اللہ کسیکو حکم کیجئے کہ مجھہ پر اٹھاوے فرمایا نہین مین حکم نکرونگا۔ پھر عباس بولے کہ آپ مجھہ پر اٹھا دیجئے اٹھا میرے دوش پر رکھو۔ فرمایا مین بھی تم پر نہ اٹھاؤنگا۔ پھر عباس نے اس سے تھوڑا مال نکال دیکے اسکو اٹھانا چاہا تو اٹھا نہ سکا کہنے لگے یا رسول اللہ کسیکو حکم کیجئے مجھہ اٹھاوے۔ فرمایا نہین پھر عباس بولے کہ آپ اسکو مجھہ پر اٹھاؤ فرمایا نہین۔ پھر اس سے تھوڑا مال نکال دیا اور اپنی پیٹھہ پر ہر دو کمندونکے درمیان اٹھا لئے چلے گئے۔ حضرت انکو دیکھتے تھے۔ یہان تک کہ عباس ہمارے سے پوشیدہ ہوے حضرت ایسا انکو دیکھتے ہی رہنا تعجب کی راہ سے تھا انکی حرص پر

پھر

پھر حضرت نہین کھڑے رہے کہ اس جگہہ کوئی درہم ہو۔ یعنے اس مال کثیر سے ایک درہم بھی باقی نرہا سب تقسیم کردی۔ مخفی نرہے کہ وہ مال جو بحرین سے آیا تھا زکوۃ کا نہین تھا۔ اگر زکوۃ کا ہوتا عباس رضی اللہ عنہ کو عطا نفرماتے زکوۃ کا لینا بنی ہاشم پر حرام ہی۔ بلکہ مال خراج کا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ غنیمت کا مال تھا بہرتقدیر عباس رضی اللہ عنہ کو فرمانا جسقدر چاہین اٹھالین اور جو آوے اسکو دینا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ مال حضرت کا ہی حق تھا یا اسکا حکم آپ کی رائے شریف پر مفوض تھا۔ اور حضرت نے جو اسکو اٹھانیکے لئے دوسرے کو حکم نفرمایا یہان تک کہ عباس رضی اللہ عنہ اس سے کم کے لیگئے اسکا سبب یہہ لکھتے ہین کہ تاانکی قطع حرص ہو۔ اور پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ باب مین دو بات آئین ایک تقسیم کرنی مال کی مسجد مین۔ دوسرا لٹکانا خوشہ خرما کا مسجد مین اور حدیث مین وہی پہلی معنی مذکور ہوئی۔ ترجمہ باب کی تطبیق مین اس حدیث کے ساتھ یہہ کہتے ہین کہ بخاری علیہ الرحمہ نے قیاس کیا خوشہ لٹکانیکو مال کی تقسیم پر کیونکہ مسجد مین مال کا رکھنا محتاجونکو دینے کے واسطے ہی۔ اور یہہ معنے خوشہ لٹکانے مین بھی موجود ہی۔ بہتر وہ ہی کہ کہا جاوے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اپنے طریق پر اول وضع ابواب تراجم کے تھہرا لیا اور جو حدیث کہ تعلیق مین خوشہ کے آئی ہی اگرچہ قوی ہی۔ نسائی نے عوف بن مالک سے اسکی روایت کی ہی۔ لاکن جب اسمین نظر کی تو اپنی شرط پر نپائی کہ لاوے **باب** مَنْ دُعِيَ لِطَعَامٍ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب یہانتک اس شخص کے ہی کہ مسجد مین کھانیکی دعوت کیا جاوے وَمَنْ أَجَابَ فِيهِ اور بیان مین اس شخص کے کہ دعوت قبول کرے جس حال مین کہ وہ مسجد مین ہو اور اکثر روایات مین فیہ کے بدل منہ آیا ہی ضمیر مسجد کے طرف راجع ہی یعنے جو اجابت کرے مسجد سے حاصل ہر دو کا ایک ہی **حدثنا**

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ وَجَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ نَاسٌ فَقُمْتُ فَقَالَ لِي الرَّسُولُ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اسحٰق نے کہا کہ مین نے انس سے سنا کہ کہتے تھے مین نے حضرت کو مسجد مین پایا جس حال مین کہ آپ کے ساتھ لوگ ہین سو مین کھڑا رہا پھر مجکو فرمایا یا مجکو ابوطلحہ بھیجا ہی مین کہا ہان۔ فرمایا کیا کھانیکے لئے مین کہا ہان پھر ان لوگونکو جو آپ کے اطراف بیٹھے تھے کہا اٹھو اور ابوطلحہ کی دعوت قبول کرو پس حضرت روانہ ہوے ابوطلحہ کے مکان کے طرف اور مین لوگون کے آگے آگے چلتا تھا **باب** الْقَضَاءِ وَاللِّعَانِ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ یہہ باب بیان مین حکم کرنیکے ہی مسجد مین اور بیان مین جواز لعان کے مسجد مین درمیان مردون اور عورتون کے **حدثنا**

يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ سہل بن سعد سے مروی ہی کہ مقرر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ آیا دیکھتے ہو حکم اس مرد کا کہ اسنے اپنی عورت کو دوسرے مرد کے ساتھ پایا یعنے دیکھا کہ وہ زنا کرتا ہی۔ آیا اسکو اسیوقت مار ڈالے یا نہ۔ اسیوقت آیت لعان شریف نازل پائی فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ پس اس عورت و مرد نے لعن کیا مسجد مین وَأَنَا شَاهِدٌ جس حال مین کہ مین حاضر تھا یہہ مقولہ سہل کا ہی یہہ حدیث طویل ہی انشاء اللہ تعالیٰ کتاب لعان مین آئیگی۔ جب یہان مقصود مسجد مین جواز قضا کا ہی پس اسیقدر لایا۔ مسجد مین اجرائے قضا حنفیہ کے پاس بہتر ہی اور اکثر ائمہ دین اسی پر ہین۔ اور امام شافعی کے پاس اگر اسکا التزام کرین مکروہ ہی اور اگر بسبب اتفاق واقع ہو کراہت نہین۔ پوشیدہ نرہے کہ تشریف رکھنا حضرت اور صحابہ کرام کا اور جاری کرنا دینی احکام کا غیر مسجد شریف مین کمتر ایام مین معلوم ہوتا ہی۔ اور اگر ہو بسبب اتفاق واقع ہوا ہوگا۔ واللہ اعلم **باب** إِذَا دَخَلَ بَيْتًا يُصَلِّي حَيْثُ شَاءَ أَوْ حَيْثُ أُمِرَ وَلَا يَتَجَسَّسُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کسیکے گھر مین داخل ہو صاحب خانہ کے اذن سے

کیا اس گھر میں جہاں چاہے نماز پڑھے اذان عام کے جہت سے۔ یا اسی جگہہ نماز ادا کرے جہاں صاحب خانہ نے اجازت دی ہو۔ اور گھر میں آنے کے بعد یا صاحب خانہ کے اذن کے بعد تفحص نکرے کہ وہ جگہہ پاک ہی یا ناپاک **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ فی منزلہ فقال این تحب ان اصلی لک من بیتک قال فاشرت لہ الی مکان فکبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصففنا خلفہ فصلی رکعتین

عتبان مروی ہی کہ پیغمبر خدا انکی منزل مین صبح کیوقت تشریف لائے اور فرمایا تو کہان چاہتا ہی کہ تیرے گھر مین نماز پڑہون۔ عتبان کہتا ہی کہ جب حضرت نے یہہ دریافت فرمائی تو مین نے آپ کو ایک جگہہ کے طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے نماز کی تکبیر کہی اور ہم سب گھر والے آپ کے پیچھے صف باندہکے کھڑے رہے پس آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ یہہ عتبان ایک مرد بصیر تھا اور نماز کے لئے مسجد شریف تک جا نہین سکتا تھا سو التماس کی کہ حضرت اسکے مکان تک تشریف شریف ارزانی فرماوین۔ اور نماز کے لئے ایک جگہہ معین کرے اور چاہا کہ حضرت کے حضور و نماز کے برکات اس جگہہ کو حاصل ہوا سلئے حضرت نے استفسار فرمایا کہ کس جگہہ پڑہون اور جہان کہ آپ نے چاہا نماز نہ پڑہے

باب المساجد فی البیوت

یہہ باب گھرون مین مساجد ٹھہرانیکے بیان مین ہی وصلی البراء بن عازب فی مسجد فی دارہ جماعۃ۔ اور براء بن عازب نے اپنے گھر کی مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز پڑہی **حدثنا** سعید بن عفیر قال حدثنا اللیث قال حدثنا عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی محمود بن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک وہو من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن شہد بدرا من الانصار انہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ قد انکرت بصری وانا اصلی لقومی فاذا کانت الامطار سال الوادی الذی بینی وبینہم لم استطع ان اتی مسجدہم فاصلی لہم ووددت یا رسول اللہ انک تاتینی فتصلی فی بیتی فاتخذہ مصلی

اور مین نماز پڑہا تا ہون یعنے پڑہوا تا ہون یعنے امامت کرتا ہون اپنی قوم کی پس جسوقت کہ بارش برسے ایک نہر جو میرے اور انکے درمیان ہی جاری ہوتی ہی تو مین انکی مسجد کو جا نہین سکتا ہون تا انکی امامت کرون۔ اور دوست رکھتا ہون یا رسول اللہ کہ آپ تشریف لاوین اور میرے مکان مین نماز پڑہین تو مین اسکو نمازگاہ ٹھہراون قال فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سافعل ان شاء اللہ قال عتبان فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر حین ارتفع النہار فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ فلم یجلس حین دخل البیت ثم قال این تحب ان اصلی من بیتک قال فاشرت لہ الی ناحیۃ من البیت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر فقمنا فصلی رکعتین ثم سلم

۲ فصففنا ۱۲

راوی نے کہا کہ حضرت نے عتبان کو فرمایا کہ قریب ہی کہ تو نے جو چاہا انشاء اللہ تعالی مین کرونگا۔ عتبان کہتا ہی پس اسکے بعد سرد دن چڑہا یعنے چاشت کے وقت حضرت اور ابو بکر صدیق تشریف لائے۔ اور حضرت نے گھر مین آنیکا اذن چاہا میں نے اسکو اذن دیا جب گھر مین آئے بیٹہ تشریف نرکھے۔ اور فرمایا کہ تو اپنے مکان مین کونسی جگہہ دوست رکھتا ہی کہ مین نماز پڑہون۔ عتبان نے کہا پس مین حضرت کو اسی گوشہ مکان کی طرف اشارہ کیا۔ تب حضرت کھڑے رہے اور تکبیر کہی۔ پھر ہم بھی کھڑے رہے اور صف باندہے پھر دو رکعت

ادا کی اور سلام دیا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مشروعیت نفل نماز کی جماعت کے ساتھ دن کے وقت یہان سے مستنبط ہوتی ہی قَالَ وَجَنَّسَّامَا لَهُ خَزِيرَةٌ صَنَعَهَا لَهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخَيْشِنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذَلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وُجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ

عتبان نے کہا پھر ہم نے حضرت کو ٹھہرا رکھا خزیرہ پر جو آپ کے لئے تیار کیا تھا یعنے خزیرہ نوش کروانیکے لئے آپکو ٹھہرا رکھا۔ خزیرہ بفتح خا معجمہ وکسر زا وبا ثنا تحتیہ اور فتح راسے اس طعام کو کہتے ہین کہ گوشت خیمہ کرکے پکاتے ہین جب وہ گل جاوے اسمین آٹا ڈالتے ہین۔ غرض عتبان کہتا ہی کہ پس گھر مین گھر کے لوگ اور محلہ کے چند لوگ جمع ہوے۔ پھر ایک کہنے والے نے کہا اس محلہ کے لوگون سے مالک بن دخیشن کہان ہی یا ابن دخیشن کہان ہی یہہ شک راوی کا ہی پدر مالک کے نام مین وہ اہل محلہ سے ایک شخص تھا جو نہین حاضر ہوا۔ ان حاضرون سے ایک شخص نے کہا کہ وہ منافق ہی خدا و رسول خدا کو دوست نہین رکھتا ہی۔ تب پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہہ بات مت بول آیا کیا تو اسکو نہین دیکھتا ہی کہ وہ مقرر کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑہا ہی یعنے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تصدیق واقرار کیا ہی اور اس کلمہ سے محض اللہ ہی کی رضا چہتا ہی۔ حضرت نے اسکی تصدیق باطن پر اور نفاق سے اسکی پاکی پر یہہ جو گواہی دی وحی سے معلوم ہوا تھا۔ یا اس جہت سے کہ وہ اہل بدر سے تھا حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل بدر کی شان مین وحی بھیجی ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ پس ان سے ہرگز نفاق نہوگا۔ تب اس کہنے والے نے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہین حقیقت حال پر اور اپنے قول کے اعتذار مین کہا پس مقرر ہم اسکی توجہ اور خیر خواہی منافقون کے ساتھ دیکھتے ہین فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ پھر حضرت نے فرمایا کہ مقرر حرام کیا ہی اللہ آتش دوزخ پر اس شخص کو کہ کہا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محض اللہ ہی کی طلب خوشنودی کے لئے قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ وَهُوَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيثِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ فَصَدَّقَ قَوْلَهُ ذَلِكَ ابن شہاب نے جو روایت کی اس حدیث کی محمود بن ربیع سے کہا پھر مین نے حصین بن محمد انصاری سے کہ وہ ایک مرد ہی بنی سالم سے اور اس قوم کے سرداروں سے ہی محمود بن ربیع کی حدیث سے سوال کیا تو اسنے اس حدیث سے اسکی تصدیق کی محمود بن ربیع اگرچہ ثقہ ہی لاکن حبیب ابن شہاب نے خرد سالی مین اس سے سنا تھا اور ترک کے محل حدیث مین اختلاف آیا ہی۔ اسلئے گمان سالی مین حصین سے بھی اسکی تحقیق کی تا اسکی روایت مین کسیکو سخن نرہے **باب** التَّيَمُّنِ فِي دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد مین داخل ہونیکے وقت سیدے ہاتھ پاؤن کی رعایت کرے اور دخول مسجد کے سوے دوسرے نیک کامون مین بھی وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَبْدَأُ بِرِجْلِهِ الْيُمْنَى فَإِذَا خَرَجَ بَدَأَ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى اور تھے ابن عمر کہ ابتدا کرتے مسجد مین آنیکے وقت سیدے پاؤن سے پھر جب باہر آتے ابتدا کرتے بائین پاؤن سے **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت جسقدر ہو سکے تیامن بھلے سیدے جانب سے آغاز کرنیکو دوست رکھتے تھے اپنے سب کامون مین۔ اپنی طہارت مین اور کنگھی کرنے مین اور نعلین پہننے مین۔ تمام کامون سے اس تین چیز کی تخصیص اسلئے ہی کہ ان چیزونکی

ہمیشہ حاجت پڑتی ہی **باب** مَلْ تُنْبَشُ قُبُوْرُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانَهَا مَسَاجِدَ یہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا کھودے جاوینگے قبور ان کافرون کی جو زمانہ جاہلیت مین تھے - یہ استفہام تقریری ہی خبر کے معنے مین جیسا کہ قرآن کریم مین آیا ہی هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ مین یعنے مشرکون کے قبور کو کھود کر دور کر دینا اور اس جگہہ پر مسجد کی بنا کرنی جایز ہی - اور قید جاہلیت کا اتفاقی ہی نہ احترازی - لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ بدلیل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرمایا کہ لعنت کرے اللہ یہود پر کہ پکڑا انہون نے اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ یعنے اس لعنت کا سبب یہہ ہی کہ انہون نے انبیا کی تعظیم مین غلو کیا اور انکی قبور کو سجدہ گاہ بنایا یعنے انکی قبور کو سجدہ کرتے ہین پس لعنت کا سبب وہی تعظیم و عبادت ہی اور مشرکون کی قبور کو کھودنا اور اسپر مسجد کی بنا کرنے مین انکی تعظیم تو نہین بلکہ توہین ہی اور بدی کو نیکی سے بدل کرنیکی قبیل سے ہی - پس روایی کہ انکی قبرون کی جگہہ پر مسجد بنا دین مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین فقط یہود مذکور ہی نہ نصارا کیونکہ نصارا نے حضرت عیسی کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتے ہین - خدا کے بندے اور نبی نہین سمجھتے ہین تا انکی موت کے اور قبر کے قایل ہون لیکن اواخر مغازی حدیث جو بلفظ لعن اللہ الیہود والنصاری آیا ہی اسکا جواب وہین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْقُبُوْرِ اور یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مکروہ ہی نماز درمیان قبور کے اس صورت پر کہ قبر مصلی کے روبرو ہو - پر امام قسطلانی نے عام لیا ہی اور کہتا ہی کہ برابر ہی نماز قبرون پر پر مین یا انکے درمیان یا انکے طرف یعنے ان سب صورتون مین بھی نماز مکروہ ہی نہ باطل - امام بخاری نے عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے اس مطلب اخیر کی تائید کی ہی وہ یہہ ہی وَرَاٰى عُمَرُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُصَلِّيْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اَلْقَبْرَ اَلْقَبْرَ وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِاِعَادَةٍ یعنے حضرت عمر نے انس بن مالک کو دیکھا کہ قبر کے نزدیک نماز پڑہتا ہی سو اسکو تحذیر کی اور کہا کہ ہان قبر ہی قبر ہی - اور نفرمایا کہ نماز کا اعادہ کر - پس معلوم ہوا کہ موجب کراہت ہی نہ موجب فساد و بطلان نماز بلکہ جواز پر دلیل ہی مگر بکراہت کیونکہ نجاست پر نماز پڑہی گئی اگرچہ درمیان ایک حایل ہی ہی ہی مذہب شافعی ۲ مترجم کہتا ہی کا یہی ہی یا کراہت نہین کیونکہ نجاست پر فرش زمین ہی - قاضی حسین نے کہا کہ وجہ کراہت حرمت میت ہی ہان اگر قبور کے درمیان نماز پڑہے کہ اسکے نیچے نہ میت ہو نہ نجاست تو مکروہ نہین - توشیح مین کہا کہ انبیاء کرام کا مقبرہ اس سے مستثنی ہی کہ اسمین نماز مکروہ نہین کیونکہ انبیا اپنے قبور مین زندہ ہین پس نجاست نہین قسطلانی - شارح کرمانی کہتا ہی پوشیدہ نرہے کہ عبارت مذکور مجمل ہی - اور فی الواقع انس رضی اللہ عنہ کی نماز ایک صورت خاص مین ہوگی اور خوف نجاست حضرت عمر کا بھی اس صورت مین ہوگا اس سے کراہت سب صورتون مین لازم نہین آتی ہی تا دلیل اسپر ہوسکے وہ صورت خاص یا جو کہ واقع ہوا معلوم نہین واللہ اعلم **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَاُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عایشہ صدیقہ سے مروی ہی کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ نے معبد نصارا کا ذکر کیا جو ملک حبش مین دیکھا تھا جسمین تصویرین تھین سو حضرت سے اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ ان لوگون مین یعنے نصارا مین جب ایک مرد صالح رہتا اور وہ مرتا تو اسکی قبر پر ایک مسجد بناکرتے اور اس مین تصویرین بناتے مردگون کی یہہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالی کے پاس بدترین خلق ہین - یعنے انکو اللہ تعالی اس فعل پر عذاب دیگا حضرت نے جو انکو شرار الخلق فرمایا نہ شرار الناس یہہ انکی بدی کا مبالغہ ہی - پوشیدہ نرہے کہ تطبیق اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ اور اسکی تائید اسکے لئے نوع خفا سے خالی نہین ترجمہ مین وہ حکم ذکر ہوا

ہوے اول دو قبر کفار کا اور اسپر بنا کرنا مسجد و نکا قدست ہی دوسرا یہہ کہ حدیث اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ کفار اپنے پیشوایون کے قبور پر
جو مسجدین بنا کرتے تھے وہ کام جب فضل اللہ نہایت قبیح ہی پھر قبور کفار پر مساجد کی بنا کیونکر جایز ہوگی۔ کرمانی اسکے جواب مین کہتا ہی کہ مذمت و تشنیع
جو اس حدیث مین آئی ہی سو وہ تصویرات پر ہی نہ اصل مسجد پر مصنف جو کہتا ہی کہ نصارا کے سلف اپنے پیشوایونکی تصویرین اپنے معابد مین رکھتے تھے اسکا
سبب یہہ تھا کہ انکی صورتون سے اُنس ہو اور اُنکا احوال نیک یاد آوے تا وے بیسا مجاہدہ عبادت مین کرتے تھے آپ بھی کرین۔ پھر انکے خلف
جانکے بعد آوے انکی عبادتکے وقت شیطان انکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ تمہارے سلف انہین تصاویر کی عبادت کرتے تھے۔ پس وے تصویر پرستی
مین گرفتار ہوے نعوذ باللہ منہا۔ پس ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی راہ ہی بند کردی جو شرک کے طرف پہنچاتی ہی۔ پھر قسطلانی نے کہا امامن
اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد التبرک بالقرب منه لا للتعظیم له ولا للتوجه الیه فلا یدخل فی وعید المذکور
یعنے جسنے صالحین کے جوار مین مسجد بنائی اس قصدسے کہ انکی نزدیکی سے برکت حاصل ہو نہ انکی قبور کی تعظیم کے لئے نہ عبادت مین انکے طرف توجہ لانیکے لئے
تو وعید مذکور مین یعنے حدیث لعن اللہ الیہود والنصاری کے وعید مین داخل نہین ہوگا حدثنا مسدد قال حدثنا عبد الوارث
عن ابی التیاح عن انس قال قدم النبی صلی اللہ علیه وسلم المدینة فنزل علی المدینة فی حی یقال لهم بنو
عمرو بن عوف فاقام النبی صلی اللہ علیه وسلم فیهم اربعا وعشرین او اربع عشرة لیلة ثم ارسل الی بنی النجار فجاؤا
متقلدی السیوف فکانی انظر الی النبی صلی اللہ علیه وسلم علی راحلته وابو بکر ردفه وملاء بنی النجار حوله حتی القی
بفناء ابی ایوب وکان یحب ان یصلی حیث ادرکته الصلوٰة ویصلی فی مرابض الغنم وانه امر ببناء المسجد فارسل
الی ملاء بنی النجار فقال یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم هذا قالوا لا واللہ لا نطلب ثمنه الا الی اللہ عز وجل انس
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت جب مدینہ طیبہ مین تشریف لائے بلندی مدینہ کے ایک محلہ مین نزول فرمایا جنکو بیچے اس محلہ والونکو بنو عمرو بن عوف کہتے تھے
پس ان لوگون مین چودہ یا چوبیس شب اقامت فرمائی پھر کسیکو بنی نجار کے طرف روانہ فرمایا۔ تو وے تلوار بند ہوے آئے سو ایسا ہی کہ گویا مین حضرت کیطرف
دیکھتا ہون کہ اپنے ناقہ پر سوار ہین اور ابو بکر صدیق آپ کے ردیف ہین اور گروہ بنی نجار آپکے اطراف ہین۔ یہان تک کہ اپنا سامان صحن خانہ مین ابو ایوب
انصاری کے ڈالا۔ اور حضرت اسبات کو دوست رکھتے تھے کہ جہان نماز کا وقت ہو وہان نماز ادا کرین۔ اور کبھی حضرت کہ بکریون کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھتے
اور حضرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسجد بنا کرنے پر مامور ہوے آپ حکم فرمایا پھر کسیکو بنی نجار کیطرف بھیجا اور فرمایا ای بنی نجار تم اپنا یہہ باغ مسجد کے لئے بیچو۔
انہون نے کہا قسم بخدا اللہ کی ہم اسکی قیمت نہین طلب کرتے ہین مگر اللہ عزوجل سے قال انس فکان فیه ما اقول لکم قبور المشرکین و
فیه خرب وفیه نخل فامر النبی صلی اللہ علیه وسلم بقبور المشرکین فنبشت ثم بالخرب فسویت وبالنخل فقطع
فصفوا النخل قبلة المسجد وجعلوا عضادتیه الحجارة وجعلوا ینقلون الصخر وهم یرتجزون والنبی صلی اللہ
علیه وسلم معهم وهو یقول انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اس باغ مین وے چیزین تھین جو بیان کرتا ہون۔ قبور مشرکون کے اور اسمین خرابے
اور اسمین خرمے کے درخت تھے۔ سو حضرت نے قبور کے باب مین حکم فرمایا تو وے مشرکون کے قبرین کھودے گئین اور برابر اور ہموار کئے گئے۔ اور
درخت خرما کے باب مین حکم کیا تو وے کاٹے گئے پس خرمے کے درخت قبلہ مسجد کے جانب کھڑے کئے۔ اور مسجد کے ہر دو جانب پتھر سے بنائے۔ اور صحابہ

مسجد نبوی کی بنا کا قصہ

سنگ کشی کرتے اور رجز پڑھتے تھے۔ یعنے زمزمہ کرتے تھے تا انکے دل خوشی اور نشاط میں آوے اور مشقت آسان ہووے اور حضرت بھی انکے ساتھ اور رجز فرماتے تھے اور یہہ دعا کرتے اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ یعنے اے میرے پروردگار خیر نہیں مگر خیر آخرت کا پس بخشدے انصار کو اور مہاجر کو مترجم کہتا ہی کہ مسجد شریف کی بنا کا قصہ مفصل ہم نے جہان السیر میں لایا ہی یہاں بھی بحسب اقتضائے مقام مختصر لکھا جاتا ہی۔ اس حدیث میں جو مذکور ہوا کہ حضرت جناب رسالتمآب کا سامان و اسباب ابو ایوب انصاری کے صحن میں اتارے اسکا قصہ یہہ ہی کہ جب حضرت داخل مدینہ ہوے سب انصار کرام امیر و فقیر صغیر و کبیر خواص و عوام استقبال آئے تھے اور جلوے خاص میں حاضر تھے۔ اور بنو نجار کا قبیلہ جو حضرت کے والدۂ ماجدہ کے خویشوں سے تھا اپکی سواری مبارک کو گھیرا ہوا۔ اور بنی نجار کے لڑکیاں حضرت کے قدوم میمنت لزوم کی خوشی میں دف بجاتے ہوے نکلیں اور یہہ شعر کہتے تھے ؎ نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِیْ نَجَّارٍ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارٍ اور انصار کرام کے بی بیاں بھی اپنے کوچوں کے سر پر اور مکانات پر آئے تھے اور کہتے تھے ؎ طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا اور سب خرد و کلان نہایت شادان و فرحان کہتے تھے جَاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور بعض جوانمردان انصار گھوڑوں پر سوار ہو کے کمال شادمانی سے اپنی عادت کے موافق نیزہ بازی کرتے اور داد خوشی کی دے رہے تھے۔ سو انس نے رضی اللہ عنہ یہہ حدیث بیان کرنیکے وقت کہا کہ گویا وہ معاملہ اب میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت اپنے ناقۂ خاص پر سوار اور ابو بکر صدیق آپکے ردیف ہیں اور بنو نجار کے لوگ آپکو گھیرے ہوے ہیں غرض اس اہبت و شوکت خداداد کے ساتھ جب آپکی سواری رونق افزا ہوئی۔ انصار سے ہر شخص چاہتا تھا کہ اپنے مکان میں اتارے اور اپنے مکان کو رشک جنان کرے اور خیر و برکات حاصل کرے پس کمال شوق و الحاح سے ناقہ خاص کی مہار پکڑتا اور کہتا کہ میرے گھر کو عزت و شرف دیجئے۔ تو آپ فرماتے کہ میرا ناقہ خدا تعالی کے طرف سے مامور ہی اسکی مہار چھوڑ دو جہاں حکم ہی وہ وہاں بیٹھیگا۔ اور میں اترونگا ؎ رشتہ در گردنم افگندہ دوست ؛ میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ؛ پس ناقہ خاص اس مقام پر آ بیٹھا جہاں مسجد شریف میں منبر ہی۔ پھر اٹھا اور چند قدم آگے گیا اور پیچھے آیا یہہ جانا اور آنا مسجد شریف کے مقدار کا اشارہ تھا۔ جہاں اپکا ناقہ بیٹھا اسکے روبرو ابو ایوب انصاری کا مکان تھا۔ انہوں نے نہایت مسرت سے اپنے جامہ میں نہ سمایا اور حضرت کا سامان اپنے صحن خانہ میں اتارا اور حضرت کی نظر سے گذار کے اپنے گھر لیگیا۔ حضرت نے فرمایا المرء مع رحلہ یعنے ہر شخص کی منزل وہی ہی جہاں اسکا اسباب ہو۔ پس ابو ایوب نے سب انصار میں اس عزت و سعادت سے سرفراز و ممتاز ہوا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؎ مبارک منزلی کان خانہ را ہی چنین باشد ؛ ہمایون کشوری کان عرصہ را شاہی چنین باشد ؛ ابو ایوب سے روایت ہی کہ جب رسول مقبول نے میرے مکان کو اپنے شرف نزول سے مشرف فرمایا سعد بن خلیفہ نے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ جو انصار کے سردار دن سے تھے اگلے ملازمون کے لئے ضیافتیں بھیجا کرتے تھے رضی اللہ عنہما۔ القصہ جب حضرت کا ناقہ بیٹھا حضرت ناقہ کی پشت سے اترے اور یہہ آیت پڑھی رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اور اسوقت حضرت پر وحی کی حالت نمود ہوئی اور جہاں اپکا ناقہ بیٹھا وہ ایک میدان تھا قبیلہ بنی نجار کے علاقے میں حضرت انکو بلوا کے پوچھا کہ آیا تم یہہ زمین مسجد کے لئے بیچتے ہو انہوں نے کہا کہ بیچتے ہم اسکی قیمت نہیں چاہتے ہیں مگر اللہ تعالی سے ایک روایت ہی کہ حضرت نے پوچھا یہہ میدان کسکا ہی عرض کی کہ دو یتیم کے ملک سے ہی اس میدان میں خرما خشک کرتے اور تمر بناتے تھے۔ بنو نجار نے کہا کہ ہم اسکی قیمت ان یتیمونکو پہنچاتے ہیں یہہ زمین ہمارے طرف سے آپ قبول کیجئے اور ان یتیمون نے بھی کہا کہ ہم اسکی قیمت نہیں لیتے ہیں پر حضرت نے قبول نہ فرمایا۔ صدیق اکبر کے مال سے دس مثقال زر دیکر اسکو خرید فرمایا۔ اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ مسجد بنا

الجزء الثانی

کے ہمسایہ مین ایک انصاری کی زمین تھی حضرت نے فرمایا کہ آیا تو اس زمین کو بیچ سکتا ہی عوض مین ایک مکان کے جو بجکو بہشت مین ملیگا تاہم مسجد کو کشادہ کرین اسنے عرض کی یارسول اللہ مین عیال دار ہون بے قیمت دینے کی گنجایش نہین تب عثمان ذوالنورین نے دس ہزار درہم سے اسکو خرید کرکے گذرانا۔ اور مستحق اس مکان جنت کا ہوا رضی اللہ تعالی عنہ۔ اور وہ انصاری فقیر اور عیال دار تھا اور ابھی حضرت کی فیض صحبت حاصل کرکے مرتبہ کمال کو نہین پہنچا تھا اور حضرت سے وہ امر ایجابی واقع نہوا تھا اسلئے عذر کیا۔ خیال نکرین کہ اور صحابہ بھی ایسے ہونگے حاشا و کلا بلکہ آپ کا ہر صحابی صحبت شریف مین رہا تارک دنیا اور حصول مرضیات مولا مین بے ہمسر نکلا اور رضوان الٰہی سے مبشر ہوا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ غرض اس زمین مین کھجور کے اکاون اشجار اور مشرکون کے قبور اور خرابے جو واقع تھے ان سب کو نکال کے صحابہ نے زمین برابر اور ہموار کردی اور حضرت کو اینٹ ڈالنے کا حکم فرمایا۔ ابھی وہ جگہہ جو اینٹ ڈالے تھے مدینہ منورہ مین بقیع کے جانب موجود ہی۔ پس مسجد کی بنیاد شروع کی۔ حضرت اپنے مبارک ہاتھہ سے ایک اینٹ رکھے اور صدیق اکبر کے ہاتھہ سے بھی ایک اینٹ رکھوائے۔ جب مسجد کی بنیاد آغاز ہوئی۔ جبرئیل امین بارگاہ عزت سے آئے اور یہہ حکم پہنچایا کہ موسی کلیم کے عریش کے مانند ایک عریش بناوے۔ اور اسکی بلندی سات گز سے زیادہ نہو اور اسمین تزئین و تکلف کو راہ نہو۔ پس اسیطرح مسجد کی دیوارین خشت خام سے اور سقف شاخ خرما سے اور اسکے ستون اسکے چوب سے بنائے۔ اس زمانے مین مسجد کا سایہ ایسا تھا کہ منہہ پر تو پانی ٹپکتا اور اوپر کی مٹی بھی گرتی تھی۔ طول مسجد کا پہلی بنا مین قبلہ سے حد شمال تک چوبین گز۔ اور مشرق سے مغرب تک ساٹھہ گز رکھے۔ اور فتح خیبر کے بعد پھر جب تجدید بنا کی ہوئی ہر دو جانب صدر صدر کئے۔ اور تعمیر کے وقت حضرت اور صحابہ اینٹ اور پتھر اٹھاتے تھے اور صحابہ رجز پڑہتے تھے۔ اور حضرت بھی صحابہ کی تشویق و تسلی کے لئے یہہ مذا بشارت دیتے تھے

اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار والمہاجرۃ اور یہہ بھی مروی ہی کہ حضرت اپنے کپڑون مین اینٹین اٹھاتے اور فرماتے تھے ھذا الحمال لا حمال خیبر ھذا اعند ربنا ابر و اطہر یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت کو شعر پڑہنا تو منع تھا جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ یاسین مین فرمایا وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ لیکن اور نہین سکھلایا ہم نے اسکو شعر اور نہین سزاوار ہی اسکو شعر کہنا **جواب** اس اشکال کا یہہ لکھتے ہین کہ اس سے انشاء شعر مراد ہی نہ انشاد یعنے شعر بنانا منع تھا نہ شعر پڑہنا۔ اللہ نے حضرت کو شعر بنانا نہین سکھلایا تھا اور شعر پڑہنا منع نہین تھا اسکی ممانعت پر کوئی دلیل نہین۔ یا ابن بطور تمثیل کہی حضرت نے شعر پڑہا ہی تو یہہ ایکا معجزہ تھا کہ بلا قصد اسکے الفاظ مقدم و موخر ہوجاتے اور وزن باقی نہین رہتا چنانچہ ایکبار زبان مبارک پر گذرا کفی الاسلام والشیب للمرء ناھیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ کہنے والے نے ایسا کہا ہی کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا تب حضرت نے اسکو دہرایا تو دوسری بار بھی اسکی زبان مبارک پر ویسا ہی جاری ہوا جیسا پہلے بار ہوا تھا۔ ابوبکر صدیق نے کہا اشہد انک لرسول اللہ وما علمناک الشعر وما ینبغی لک غرض حضرت کی زبان شریف پر کلام موزون جاری نہین ہوتا۔ اور نادر کبھی سرزد ہوا جیسا جنگ حنین مین کفار پر حملہ کرتیکے وقت زبان فیض ترجمان پر جاری ہوا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب یہہ بلا قصد و بلا تکلف تھا۔ اور حضرت جو گاہ گاہ رجز پڑہتے ہین رجز اشعار سے شمار کیا جاتا نہین چنانچہ خلیل نے کہا کہ رجز داخل شعر نہین کہ وہ بیت کا نصف ہی یا ثلث کذا فی تفسیر مواہب علیہ و مواہب اللدنیہ و مدارج النبوۃ و تاریخ وغیرہا انتہی

باب الصلوۃ فی مرابض الغنم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کھیت بیٹھنے کی جگہہ مین نماز جایز ہی

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن ابی التیاح عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرابض الغنم ثم سمعتہ بعدہ یقول کان یصلی فی مرابض الغنم قبل ان یبنی المسجد انس نے کہا

الجزء الثانی

مسجد شریف کا معمار

حضرت کو اشعار کا یاد ہونا اور منع شعر کی تحقیق

الجزء الثالث

کہ پیغمبر خدا نماز پڑھتے بکریوں کی نشستگاہ مین - یعنے جب وہ جگہہ انکے بول و براز سے پاک ہوگیونکہ اسکا نجس ہونا نص سے معلوم ہوچکا ہی پس یہان تعدید ضرور ہوا - پھر راوی انس کا کہنا ہی کہ اسکے بعد مین نے انس سے سنا کہ کہتے تھے - کہ حضرت بکریوں کی نشستگاہ مین نماز پڑھتے تھے مسجد شریف بنانیکے آگے -

ایسے جگہون مین نماز مکروہ ہی لاکن اسکا جواز واقع ہوا ہی **باب** الصَّلٰوۃِ فِی مَوَاضِعِ الْاِبِلِ یہہ باب اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ نماز پڑھنے کے حکم مین ہی بخاری علیہ الرحمہ نے اس عنوان مین اسکے کراہت و عدم کراہت کی کچہ تصریح نکی - پر جو حدیث کہ لاتے ہین وہ عدم کراہت پر دلالت کرتی ہی **حدثنا** صَدَقَۃُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ رَاٰنِیْ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ اِلٰی بَعِیْرِہٖ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ نافع نے کہا کہ مین پیغمبر خدا کو دیکھا کہ یہہ کام کرتے تھے یعنے اونٹ کیطرف نماز پڑھتے تھے - اور اسکو سترہ قرار دیتے تھے - اور دوسرے احادیث مین ہی آئی ہی کہ شتروں کے بیٹھنے کی جگہہ نماز نہ پڑہو - اور ہی کی علت یہہ لکھتے ہین کہ شتر کے حرکات رفع حضور و خشوع کا موجب ہی - اور کہتے ہین کہ اونٹ کی گردن شیطان کی جایگاہ ہی - مولف نے اس علت کی رد مین اسباب مین یہہ حدیث لائی - یعنے نہی کی علت اگر یہی ہوتی حضرت اور ابن عمر اونٹ کو اپنے آگے لئے ہوے نماز نہ پڑہتے - اور اس حدیث کے سوے بھی ثابت ہوا کہ حضرت اور آپکے صحابہ اونٹ کی پیٹھہ پر نوافل پڑہتے تھے **باب** مَنْ صَلّٰی وَقُدَّامَہُ تَنُّوْرٌ اَوْ نَارٌ اَوْ شَیْءٌ مِمَّا یُعْبَدُ فَاَرَادَ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کیسنے نماز پڑہے - اور اسکے آگے ایک تنور ہو یا اسمین آگ ہو - یا کوئی ایسی چیز ہو کہ کفار اسکی پرستش کرتے ہون - پس مصلی اپنے اس فعل سے اللہ ہی کی ذات کا ارادہ کرے یعنے مصلی اپنی نماز مین یہی نیت رکھے کہ مین عبادت اللہ ہی کی کرتا ہون نہ اس چیز کی جو روبرو ہی اس صورت مین نماز مکروہ نہین **وقال** الزُّہْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ وَاَنَا اُصَلِّیْ زہری نے کہا کہ انس نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ظاہر کی گئی مجھہ پر آتش دوزخ جس حال مین کہ مین نماز پڑہتا ہون - مخفی نرہے کہ کسی بیزکے روبرو نماز پڑہنی حنفیہ کے پاس مکروہ ہی ہر چند ارادہ عبادت حق کا ہی کرے - یہہ کراہت بسبب شباہت کفار کے ہی - اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت پر اسی اثناے نماز مین آتش مکشوف ہوئی آپ جہان کہ تھے - اس سے لازم نہین آتا کہ آپکے پیشگاہ بسجود ظاہر مین آتش تھی اور اس مقام مین شارحون نے جو کلام کیا ہی وہ یہہ ہی کہ یہہ حدیث مدعا پر دلالت نہین رکھتی ہی کس لئے کہ آتش حضرت کے بلا اختیار واقع ہوئی - اور کلام اس مین ہی کہ باختیار ہو اور شیخ ابن حجر نے اسکی توجیہ مین کہا کہ اس جگہہ اختیار و عدم اختیار ہر دو برابر ہین کس لئے کہ حضرت کی تقریر باطل پر مکروہ پر نہین ہوا کرتی ہی پس دلالت کی کہ یہہ صورت مکروہ نہو - یہان شارح یعنے صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ بلے اختیاری کی صورت مین تشبہ جو موجب کراہت کا ہو باقی ہی پس اختیار و عدم اختیار اسباب مین برابر ہی اور قیاس حضرت کے حال پر جو اثناے نماز مین رونما ہوا اور بندگون کی تنبیہ کے لئے آتش دوزخ آپ پر کشف کی گئی نہین ہوسکتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُرِیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا کَالْیَوْمِ قَطُّ اَفْظَعَ ابن عباس نے کہا کہ آفتاب گہن لیا تھا پس حضرت نے نماز پڑہی پھر فرمایا کہ مین نے دکھایا گیا آتش دوزخ - پس نہین دیکھا اپنے آنکہ سے کوئی منظر اسکے مانند ہرگز بدتر اور شنیع تر اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ باب کے ساتھہ وہی سخن ہی جو مذکور ہوا **باب** کَرَاہِیَۃِ الصَّلٰوۃِ فِی الْمَقَابِرِ یہہ باب مکروہ ہونے مین ہی نماز کے مقبرہ مین **حدثنا**

۲ وابن عمر نے کہا کہ مین پیغمبر خدا کو دیکھا کہ یہہ کام کرتے تھے یعنے اونٹ کے طرف نماز پڑہتے تھے ص

مسدد

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا کرو اپنے گھرونمین اپنی نماز سے کچھ - یعنے گھرونمین بھی کوئی نماز پڑہا کرو اور اپنے گھرونکو قبور نہ ٹھہراؤ - بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا کہ قبور کے درمیان نماز نہ پڑہا چاہئے **مترجم** کہتا ہی کہ اس نماز سے مراد نفل ہی نفل گھر مین اسلئے مشروع ہوئی کہ ریا سے دور ہو اور گھر مین رحمت اور فرشتون کا نزول ہو لیکن نفل جمعہ مسجد مین ہی افضل ہی اور ایسا ہی طواف اور احرام کی دو رکعتین اور تراویح کذا فی القسطلانی اور جس گھر مین نماز نہ پڑہی جاوے اسکی تشبیہ جو قبر کے ساتھ دی گئی یہہ تشبیہ نہایت بلیغ ہی کیونکہ مردہ قبر مین نماز نہین ادا کرتا ہی کہ وہ مرفوع التکلیف ہی پس ہر مومن کو ضروری ہی کہ اپنے گھر مین نوافل پڑہا کرے **باب** الصَّلٰوةِ فِي مَوَاضِعِ الْخَسْفِ وَالْعَذَابِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز اس جگہہ مکروہ ہی جہان کافرون کا خسف ہوا ہو - یعنے زمین انکو کھینچ لیا ہو اور ان پر عذاب اترا ہو وَيُذْكَرُ اَنَّ عَلِيًّا كَرِهَ الصَّلٰوةَ بِخَسْفِ بَابِلَ اور ذکر کیا گیا ہی کہ جناب مرتضی علی رضی اللہ عنہ نماز مکروہ جانتے تھے خسف بابل مین جو نمرود شقی اور اسکی قوم پر وہان خسف واقع ہوا - بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی اس آیت قرآن کیطرف قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ **مترجم** کہتا ہی کہ اس آیت کے معنے یہ ہین کہ مقرر مکر کیا انلوگون نے جو آگے تھے مکے والون سے انبیا علیہم السلام کی تکذیب مین - پس آیا فرمان اللہ کا انکے عمارات کیطرف بنیاد کے جانب سے - پس گر پڑا اوپر سقف انکے اوپر سے - اور آیا اوپر عذاب جہان سے خبر نہ رکھتے تھے - مفسرون نے کہا ہی کہ مراد اس عمارت سے صرح نمرودی جو شہر بابل مین بنایا تھا اسکی بلندی پانچہزار گز کی تھی - اور اسکا عرض وطول دو فرسخ کا تھا - نمرود شقی نے ایسی بلند عمارت اس خیال خیام سے بنائی تھی کہ آسمان کے حالات معلوم کرے - اور ابراہیم علیہ السلام کے خدا پر مطلع ہو کے اس سے جنگ کرے نعوذ باللہ منہا ولعنہ اللہ وخذلہ اللہ تعالی - غرض جب وہ عمارت تمام ہوئی - اللہ تعالی نے ایک باد بھیجا تو اس باد نے اس عمارت کو اسکی بیخ وبنیاد سے اکھیڑ دیا - اور امام ثعلبی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ سر اس عمارت کا دریا مین گرا - اور باقی نمرودیون کے مکانات پر اور اس سے ایک آواز مہیب آئی کہ اس کے صدمہ سے لوگون کے زبانین لٹ پٹانے لگین - اور انکی باتین مختلف ہوگئین - اور اس شہر کا نام جو بابل ہوا اسکا یہی سبب ہی - محمد جریر طبری لایا ہی کہ نمرود کے زمانے مین سب لوگونکی زبان سریانی تھی - جب وہ عمارت گر پڑی انکی زبانون مین اختلاف آیا ہر قوم ایک جدا زبان کرنے لگی ایک کی بات دوسرے کو معلوم نہوتی تھی ستر پرودز باتین مختلف عالم مین ظاہر ہوئین پس حق سبحانہ وتعالی خبر دیتا ہی کہ اس قوم نے جو اسکے آگے مکر کیا یعنے نمرود اور اسکی قوم - پس ہم نے انکی حویلیون کی خرابی کا حکم کر دیا - اور آیا ان پر عذاب جہان سے خبر نہین رکھتے تھے - ومیاطی لایا ہی کہ اس عذاب سے مراد وہ مچھر ہی جو لشکر نمرود پر مسلط ہوا - اور لباب مین لایا ہی کہ اللہ تعالی نے نمرود کو ایک مچھر سے مبتلا کیا وہ اسکی ناک مین داخل ہوا اور اسکی دماغ تین قرار پکڑا اور وہین بڑا ہوا اور چہار سے سال وہین رہا - اور اس مدت مین ہمیشہ اسکے سر پر مطرقہ مارتے تھے تب وہ کچھ آرام پاتا تھا - واقف اسرار شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے توحید منطق الطیر مین لایا ہی ؎ نیم پشہ بر سر دشمن گماشت ؎ در سر او چار صد سالش بداشت ؎ چون دہد حکمش ضعیفی را مدد ؎ سہل باشد خصم قوی را بر کند ؎ کذا فی تفسیر مواہب علیہ انتہی **حدثنا** اِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ اِلَّا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ

الجزء الثالث

مت داخل ہو تم ان لوگون پر جو عذاب کئے گئے ہین - اس سے صالح علیہ السلام کی قوم مراد ہی - یعنے تم انکے شہرونمین نہ آؤ جہان اللہ تعالی کا عذاب آیا تھا مگر یہہ کہ تم عبرت لین اور خوف الہی سے ڈرتے اور روتے ہوئے وہان سے گذرین - اگر رونا نہ آوے تو تم اُن پر داخل مت ہوؤ - تا نہ پہنچے تم کو جو انکو پہنچا کیونکہ ویسی جگہ پر پہنچے بعد بھی اگر کسیکو خوف و گریہ نہ آوے معلوم ہوا کہ اسکے دل مین قساوت بھری ہی پس ایکا وا قساوت رکھے تو اس سے ایسے برے اعمال سرزد ہونگے کہ اسپر ویسا ہی عذاب نازل ہونیکا لایق ٹھہرے **مترجم** کہتا ہی کہ صالح علیہ السلام کی قوم پر جو عذاب آیا اسکا قصہ جو تفسیرونمین مذکور ہی اسکا ملخص یہہ ہی کہ اس قوم کو قوم ثمود کہتے ہین ثمود ایک شخص کا نام ہی جو بیٹا عامر بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کا تھا - اور اسکی اولاد عاد کی اولاد کی بنی تھی یہہ ہر دو قوم اپنے انبیاسے سرکشی کرنیکے بسبب ان پر عذاب نازل ہوا ہی کفار عرب کی عبرت کے لئے انکا قصہ قرآن مین کئی جگہہ آیا ہی یہان بھی لوگون کی عبرت کے واسطے مختصر لکھا جاتا ہی کہ قوم عاد کی ہلاکت کے بعد قوم ثمود نے حجاز اور شام کے درمیان سکونت اختیار کی انکے دو بڑے شہر تھے ایک وادی القرا جو مکہ معظمہ کے طرف تھا - دوسرا حجر جو شام کے جانب تھا - اُن ہر دو کے مابین ایک ہزار سات سے بستیان انکے تصرف مین تھے - اور ہر ہر بستی مین بڑے بڑے عمارتین اور دروازے اور طاق پتھرون کے تراشے تھے - اور طرح طرح کے گل بوٹے اور شکلین اسمین بنائے تھے اور نہایت عیش و عشرت مین سرشار اور بت پرستی مین گرفتار تھے - اسلئے اللہ تعالی نے صالح علیہ السلام کو رسالت دیکے انکے طرف بھیجا - اُنہون نے انکو توحید کیطرف دعوت کی - انکی قوم انکار و عداوت سے پیش آئی اور سب مل کے اتفاق کیا ایک معجزہ محال طلب کرین - پس معجزہ یہہ چاہا کہ پتھر سے اونٹنی نکالین اور وہ بارا مہینے کی گابھن ہو اور اسیوقت وہ جنے اور بچا بھی اسکے برابر رہے - اور ہر دو کا جثہ اور رنگ وغیرہ چنان وچنین رہے - پس صالح علیہ السلام تھوڑے لوگونکو جو ایمان لاتے تھے ہمراہ لیکے ایک پہاڑ کے پاس تشریف لاے - اور دو رکعت نماز پڑہی اور بارگاہ الہی مین دعا و التجا آغاز کی اور ان مسلمانونکو فرمایا کہ تم آمین کہو - اور قوم ثمود کے سردار سع فوج و لشکر انکو گھیرے ہوے دیکھ رہے تھے - یکایک اس قادر توانا کی قدرت سے اس پہاڑ کے پشتہ سے آواز جانور چلانے کی آنے لگی جسطرح جانور جننے کے وقت آواز کرتا ہی یہان تک کہ وہ پشتہ پھٹا اور ایک اونٹنی جیسی انہون نے چاہے تھے ویسی ہی نکلی اور جنگل مین چگنے لگی - اور ایک ساعت کے بعد اسکو درد زہ شروع ہوا اور وہ بھی ایک بچہ جنی قد و قامت اور شکل و صورت مین اپنے برابر - اس معجزے کو دیکھکر لوگون مین ایک بڑا ہی غل ہوا کہ حضرت صالح کا معبود بڑی قدرت والا ہی اسی پر ایمان لایا چاہئے - اور جندع بن عمرو جو اس قوم کا سردار تھا چھے ہزار شخص کے ساتھ اسیوقت ایمان سے مشرف ہوا اور دوسرے سردار اپنے نفس کی شامت سے اسی انکار پر قایم رہے - اور اسکو سحر کہنے لگے حضرت صالح نے فرمایا جب تم معجزہ دیکھکر بھی ایمان نہ لاے اور اپنے عہد کا خلاف کیا تو سزا اور عذاب کے ہوے اب تمھارے بچاؤ کی صورت یہی ہی کہ اس اونٹنی کو اور اسکے بچے کو نہایت تعظیم سے اپنی ملک مین رکھو اور اسکو آزار نہ دو - اگر اسکو آزار دوگے تو عذاب الہی مین گرفتار ہو جاؤگے - ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ جو ایک جلیل القدر صحابی ہین فرماتے ہین کہ ہین ثمود کے شہر مین جسکا نام حجر ہی گیا تھا - اس اونٹنی کی بیٹھنے کی جگہہ جو مشہور ہی اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اپنے ہاتھہ سے ناپا تو اسکا دور ساتھہ ہوا - غرض وہ اونٹنی جنگل مین چرا کرتی اور شام کے وقت جو شہر مین آتی - سب شہر والے اپنے برتن لاکے اسکے دودھہ سے بھر لیتے تمام شہر والونکو وہ کفایت کرتا تھا - ایک مدت اسیطرح گذری ایسے مین اسی قوم کا ایک بدبخت زانی بدکار ناہنجار جسکا نام قدار بن سالف تھا اس اونٹنی کے مار ڈالنے کا عزم کیا اور سات اشقیا کو اپنے ساتھ لیا - جب وہ اونٹنی شام کے وقت چراگاہ سے پھری ایک تنگ کوچے مین اسکو روک دیا اور ایک تیر اسکی پیشانی پر چلائی اور اسکے ساتھ رفیق بے توفیق نے چوطرف سے اسکو گھیر لیا وہ اونٹنی باوجود زخمی ہونیکے کسیکو اپنے پاس آنے نہ دیتی جسطرف حملہ کرتی سب کو بھگا تی تھی - آخر وہی

قدار نامی بکار اسکے پیچھے سے اگر اسکے کونچوں پر تروار چلائی۔ جب کونچے کٹ گئے وہ زمین پر گر پڑی پھر اسکے پرزے پرزے کر دئے۔ اور اسکا گوشت تقسیم کرکے اپنے گھر لیگئے۔ اور اسکا بچہ جو پیچھے سے آیا اپنی ماں کا یہہ حال دیکھکے بھاگ کر اسی پہاڑ کے پشتہ پر جا کھڑا۔ صالح علیہ السلام یہہ خبر سنتے ہی افسوس کرتے ہوئے نکلے اور فرمایا کہ تم نے بڑا ہی برا کام کیا خدا کے عذاب کو قصد کرکے منگوایا اب چلو تا اسکے بچے کو لے آئیں۔ کافروں نے اسبات کو نہ مانی آخر صالح علیہ السلام مسلمانوں کو ہمراہ لیگئے اس بچے نے جو حضرت صالح کو دیکھا تین بار آواز کی۔ اور وہ پشتہ پھٹا اور وہ بچہ اسکے اندر گھس گیا۔ صالح علیہ السلام افسوس کرتے پھرے اور فرمایا کہ اسکے تین آواز کی تعبیر یہہ ہی کہ تم پر عذاب الٰہی سے تین دن کی مہلت ہی پہلے دن تمھارے منہہ زرد ہو جائینگے دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ۔ یہہ ماجرا چہارشنبہ کے آخر روز ہوا پنجشنبہ کی صبح کو سب کے منہہ زرد ہو گئے جمعہ کے روز سرخ ہو گئے شنبہ کے دن سیاہ ہو گئے۔ سبکو تشویش تھی کہ کیا ہوتا ہی۔ جب صالح علیہ السلام یہہ قہر کی نشان دیکھے سب مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لیکے شہر سے نکل گئے۔ اور ان بدبختوں نے تدبیر تھانی کہ عذاب الٰہی یا آسمان سے آویگا جیسے پانی یا پھر کا برسنا۔ یا زمین سے آویگا جیسے زلزلہ۔ سو اس سے بچاؤ کے لئے ہم اپنے سنگین مکانات میں جو پہاڑ کو تراش کے بنائے ہیں گھس جاوین اور دروازے بند کرلیں یہہ نہیں سوجھے کہ خدا کے غضب سے کوئی چیز بھی بچا نہیں سکتی۔ پس جبرئیل علیہ السلام بموجب حکم الٰہی کے آسمان و زمین کے درمیان ایک بڑی دہشت ناک صورت سے ظاہر ہوئے۔ اور ایک ایسی سخت آواز کی کہ پہاڑ جنبش میں آئے اور تند ہوا چلنے لگی۔ سب گھر کے سنگین مکانوں میں گھس گئے اور دروازے بند کرلئے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے دوسری آواز پہلے سے بھی زیادہ سخت کی۔ اس آواز کے صدمہ سے سب اوندھے منہہ اپنے زانو پر گر پڑے اور انکے پتے پھٹ گئے۔ اور سب واصل جہنم ہوئے ان سے ایک بھی نہ بچا۔ صالح علیہ السلام نے مسلمانوں کو فرمایا کہ یہہ شہر غضب الٰہی کا مورد ہی یہاں رہنا مناسب نہیں اسکو چھوڑو مکہ معظمہ کی حرم کا احرام باندھو اور وہیں اقامت کرو چنانچہ وے سب مکہ معظمہ میں جا رہے اور نجات دارین حاصل کی اعاذنا اللہ من غضبہ وعقابہ بحرمت جیبہ وآلہ واصحابہ۔ اور حدیث شریف میں آیا ہی کہ ثمود کی قوم سے کوئی نہ بچا مگر ایک شخص جسکا نام ابو رغال تھا کسی کام کے واسطے مکہ معظمہ میں آیا تھا سو جب تک حرم شریف کے اندر رہا تب تک عذاب الٰہی سے محفوظ رہا۔ جب حرم سے باہر نکلا اور طایف کے قریب چلا اسکی قوم پر جو عذاب آیا تھا یہہ بھی اسی عذاب میں ہلاک ہوا۔ چنانچہ حضرت طایف کی مہم پر جاتے وقت جب اسکی قبر پر پہنچے۔ اور عادت وہاں کے لوگوں کی تھی کہ جب اس قبر کے نزدیک پہنچتے تو اسکو سنگسار کرتے تھے۔ تب آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قبر کسکی ہی صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی۔ آپ نے سب قصہ اسکا مفصل فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ اس میری بات کی صداقت کی نشان یہہ ہی کہ اس شخص کی سونے کی چھری اسکے ساتھ دفن ہوئی ہی صحابہ نے جو یہہ کلام سنا تو دوڑے اور اسکی قبر کو تلواروں سے کھودا اور وہ سونے کی چھری اسکی قبر سے نکال لائی اور اسکی قبر کو برابر کردیا۔ اور حضرت غزوۂ تبوک کے سفر میں جب شہر حجر کے دروازے پر پہنچے صحابہ کو ارشاد فرمایا کہ تم سے کوئی شخص اس شہر میں نہ اترے مگر یہہ کہ روتا ہوا اور ڈرتا ہوا وہاں سے گذرے۔ کیونکہ ان کافروں کے روحیں ابھی اس شہر میں عذاب الٰہی میں گرفتار ہیں جہاں خدا کا عذاب اترا ہو اس جگہہ سے دور رہنا ضروری ہی۔ یہہ وہی حدیث ہی جو امام بخاری نے ذکر کی کذا فی تفسیر فتح العزیز

باب الصلوٰۃ فی البیعۃ

یہہ باب بیان میں جانے نماز کے ہی معبد نصاریٰ میں کہ اسکو کنیسہ بھی کہتے ہیں وقال عمر انا لا ندخل کنائسکم من اجل التماثیل التی فیہا الصور اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نہیں آتے ہیں تمھارے کنیسوں میں جو انمیں تصویریں ہوں بسبب اُن صورتوں کے **مترجم** کہتا ہی کہ شرح قسطلانی میں مذکور ہی کہ عبدالرزاق نے طریق سے اسلم کے جو موالی سے عمر رضی اللہ عنہ کے ہی لایا ہی کہ جب فاروق شام کے طرف قدوم لائے تو وہاں کے نصاریٰ کے

عمد گون سے ایک شخص نے انکی ضیافت کا سامان کیا اور تشریف لانے پر باعث ہوا تو اسوقت آپ نے فرمایا کہ ہم تمھارے کنیسوں مین نہین آتے ہین بسبب تصویرون کے
انتہی وکان ابن عباس یصلی فی البیعۃ الا بیعۃ فیھا تماثیل اور تھے ابن عباس کہ نماز پڑھتے نصارا کے معبدین - مگر اُن معابد مین کہ جہان
تصویرین ہون مگر حسن بصری نے مکروہ رکھا ہی کیونکہ کنشت شیاطین کی جگہ ہی **حدثنا** محمد بن سلام قال اخبرنا عبدۃ عن ھشام
بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان ام سلمۃ ذکرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنیسۃ رأتھا بارض الحبشۃ
یقال لھا ماریۃ فذکرت لہ ما رأت فیھا من الصور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولئک قوم اذا مات
فیھم العبد الصالح او الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ
ام سلمہ نے حضرت سے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو ملک حبش مین دیکھا تھا کہ اسکو کنیسۂ ماریہ کہتے تھے - پس بی بی ام سلمہ نے ذکر کیا حضرت سے جو وہان
تصویرین دیکھی تھین حضرت نے فرمایا کہ وہ ایک قوم ہی کہ جب انمین ایک نیک بندہ یا نیک مرد مرتا ہی شک راوی کا ہی تو اسکی قبر پر ایک مسجد بناکرتے
اور اسمین تصویرین بنایا کرتے ہین اس موے ہونے کی شکل پر - سو یہہ لوگ بدترین خلق ہین اللہ تعالی کے پاس حضرت عیسی و مریم علیہما السلام کی صورت اُس
زمانے مین نصارا مین متعارف ہی ظاہر یہہ ہی کہ اسوقت نہین تھی ورنہ اسکا ذکر کیا جاتا **باب** یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی بلکہ بعض روایات
مین لفظ باب ہی ساقط ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ
ابن عتبۃ ان عائشۃ وعبد اللہ بن عباس قالا لما نزل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طفق یطرح خمیصۃ لہ
علی وجھہ فاذا اغتم بھا کشفھا عن وجھہ فقال وھو کذلک لعنۃ اللہ علی الیھود والنصاری اتخذوا قبور انبیائھم
مساجد یحذر ما صنعوا ابی بی عائشہ اور ابن عباس نے کہا ہی کہ جب حضرت پر نازل ہوئی یعنے موت قریب ہوئی - تو اپنی چادر شریف چہرہ
مبارک پر ڈالتے - پھر جب حرارت ہوتی چادر اٹھاتے - اور اس حالت مین فرمایا لعنت ہو اللہ کی یہود و نصارا پر کہ ٹھہرایا انہون نے اپنے انبیا کی قبورکو
مسجدین - لوگون نے راوی سے پوچھا کہ حضرت اس حالت مین یون کس لئے فرمایا تو کہا کہ حضرت نے اپنی امت کو تحذیر کی تا اپنی قبر شریف کے ساتھ ایسا نکرین
جیسا یہود و نصارا نے اپنے انبیا و صلحا کے قبور کے ساتھ کرتے ہین نعوذ باللہ منہا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین یہود کے ساتھ
نصارا کا بھی ذکر ہی حالانکہ یہود حضرت موسی کے سوا اور پیغمبر ونکو بھی مانتے ہین لیکن نصارا کو نبی ایک ہی اور انکی قبر بھی نہین **جواب** یہہ کہ نصارا کے انبیا سے
مراد حضرت عیسی کے بزرگ توابع ہین چنانچہ مسلم کی حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالیھم مساجد
یعنے یہود و نصارا نے اپنے انبیا اور صالحون کی قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا ہی - یا یہہ وجہ ہی کہ بعض کے پاس عیسی کے حوارین اور مریم بھی نبیون مین داخل
ہین لیکن یہہ بعید ہی کہ ضمیر فقط یہود کیطرف راجع ہی مراد وے انبیا ہین جن پر یہان لانیکا حکم ہوا ہی جیسے حضرت نوح و ابراہیم وغیرہما **حدثنا**
عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیھود اتخذوا قبور انبیائھم مساجد ابی ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ہلاک کرے اللہ تعالی یہود کو
کہ انہون نے اپنے انبیائے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین تخصیص یہود کی اسلئے آئی کہ قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرانا
پہلے ان ہی سے ہوا اور نصارا انکی اتباع کی **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا وطھورا

الجزء الثالث

یہہ باب اس بیان مین ہی جو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تھہرائی گئی میرے لئے سب زمین مسجد کہ میرا امتی جہان چاہے نماز پڑھ لے اگلے امتون مین ایسا نہین تھا بلکہ اپنے کنایس اور معابد کے سوا نماز جایز نہین تھی - اور میرے واسطے زمین پاک کرنیوالی کی گئی یہہ کنایہ ہی تیمم سے - یعنے میرے امتی کو جب پانی پر قدرت نہو تو وہ وضو اور غسل کی جاے تیمم کرلے اس سے پاکی حاصل ہوتی ہی **حدثنا** محمد بن سنان قال حدثنا هشيم قال حدثنا سيار ابو الحكم قال حدثنا يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتي ادركته الصلوة فليصل واحلت لي الغنايم وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس كافة واعطيت الشفاعة جابر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزین دی گئین ہین کہ کسی پیغمبر کو میرے آگے نہین دی گئین - مین نے فتح و ظفر پایا ہون دشمنون پر رعب سے ایک مہینے کی راہ تک اور کی گئی زمین میرے واسطے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی - جو شخص کہ میری امت سے پاوے اسکو نماز یعنے جہان کہ نماز کا وقت اسکو پاوے تو چاہئے کہ نماز پڑھ لے - اور حلال کیا گیا میرے واسطے مال غنیمت - اور ہر پیغمبر خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث تھا اور مین ساری خلق کے طرف مبعوث ہوا ہون - اور مین شفاعت دیا گیا ہون - یہہ پانچ چیزین حضرت کے خصایص شریف سے ہین اس حدیث کی شرح بسط کے ساتھ کتاب التیمم مین گذری ہی **باب** نوم المراة في المسجد یہہ باب عورت کا سونا مسجد مین جایز ہونیکے بیان مین ہی اگر دوسری جگہہ نہ ملے **حدثنا** عبيد بن اسمعيل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه عن عايشة ان وليدة كانت سوداء لحي من العرب فاعتقوها فكانت معهم قالت فخرجت صبية لهم عليها وشاح احمر من سيور قالت فوضعته او وقع منها فمرت به حديا وهو ملقى فحسبته لحما فخطفته قالت فالتمسوه فلم يجدوه قالت فاتهموني به قالت فطفقوا يفتشون حتى فتشوا قبلها قالت والله اني لقاعمة معهم اذ مرت الحديا فالقته قالت فوقع بينهم قالت فقلت هذا الذي اتهمتموني به زعمتم وانا منه برية وهو ذا هو بی بی عایشہ سے روایت ہی کہ عرب سے ایک قوم کی ایک کنیز سیاہ تھی سو اسکو اسکے مالکون نے آزاد کیا تھا وہ انہین کے پاس رہتی تھی - اس کنیز نے کہا کہ اس قوم کی ایک لڑکی باہر آئی جس حال مین کہ اس لڑکی پر ایک حمایل یا مالا سرخ مروارید سے تھا وہ کنیز کہتی ہی کہ اس لڑکی نے وہ زیور ایک جگہہ رکھ دیا یا اس سے گر پڑا پس اوپر ایک چیل گذری اور اسکو گوشت کا ٹکڑا سمجھکے لیگئی پھر وہ کہتی ہی کہ لوگ نے اسکی جست و جو کی اور نہ پایا اسکو پھر اسکی دزدی کی تہمت مجھ پر باندہی بی بی عایشہ کہتے ہین کہ لوگ اسکو دہوندنے لگے یہان تک کہ اسکو برہنہ کرکے بھی دیکھا - وہ بولی قسم ہی اللہ کی مین انکے ساتھہ کھڑی تھی ایسے مین یکایک چیل گذری اور وہ حمایل ڈالدی سوانکے درمیان وہ گرا - اور مین نے کہا یہہ وہی چیز ہی کہ جسکی تہمت تم نے مجھ پر باندہی حالانکہ مین اس سے بری ہون قالت فجاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت قالت عايشة رضي الله عنها فكان لها خباء في المسجد او حفش قالت فكانت تاتيني فتحدث عندي قالت فلا تجلس عندي مجلسا الا قالت ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا الا انه من بلدة الكفر انجاني قالت عايشة فقلت لها ما شانك لا تقعدين معي مقعدا الا قلت هذا قالت فحدثتني بهذا الحديث بی بی عایشہ کہتی ہین کہ وہ کنیز حضرت کے پاس آئی پھر اسلام لائی پھر بی بی کہتی ہین کہ اس

الجزء الثالث

کنیز کو ایک خیمہ پشمین تھا مسجد مین یا چھوتا خیمہ یہہ شک راوی کا ہی لفظ خباء اور خفش بی بی نے کہا پس وہ کنیز میرے پاس آتی تھی اور حکایت کرتی تھی نہین متحیتی میرے پاس کسی مجلس مین مگر یہہ کہ کہتی کہ اس حمایل کے روز سے یعنے اس دن جو حمایل مل گیا وہ میرے پروردگار کے عجایب امورسے ہی ان مقراس روز اللہ تعالی نے مجھے کافرون کے شر سے نجات دی - بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے کہا کیا حال ہی تیرا اور کیسا تھا وہ حمایل کا روز کہ تو کسی مٹھنے کی جگہہ نہین متحیتی ہی مگر یہہ بات کہتی ہی - بی بی کہتی ہین کہ جب مین اسطرح پوچھی تب اسنے میرے سے یہہ حدیث کی یعنے یہہ قصہ بیان کیا

باب نوم الرجال فی المسجد

یہہ باب مسجد مین مردون کے سونیکے جواز کے بیان مین ہی یا انکا خانہ دار ہو

قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا فِي الصُّفَّةِ

انس نے کہا کہ ایک جماعت قبیلہ عکل سے حضرت کے جناب فیض مآب مین قدوم لائی - پس وے مسجد نبوی کے صفہ مین تھے - فقرا و مساکین وہین رہا کرتے تھے

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ فُقَرَاءَ

اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ اصحاب صفہ فقرا تھے - صفہ و اصحاب صفہ کا بیان انشاء اللہ تعالی اگلی حدیث کی شرح مین آیگا

حدثنا

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ اَعْزَبُ لَا اَهْلَ لَهٗ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع نے کہا کہ مقرر مجھ کو ابن عمر نے خبر دی کہ وہ خواب کرتا تھا مسجد مین رسول خدا کے حالانکہ وہ جوان ناکدخدا تھا کہ عورت نہین رکھتا تھا

حدثنا

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِنْسَانٍ اُنْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ شِقِّهٖ وَاَصَابَهٗ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهٗ عَنْهُ وَيَقُوْلُ قُمْ اَبَا تُرَابٍ قُمْ اَبَا تُرَابٍ

سہل بن سعد نے کہا کہ حضرت نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کیطرف تشریف شریف ارزانی فرمائے - پس جناب مرتضی علی رضی اللہ عنہ کو گھر مین نپایا سو فاطمہ زہرا کو فرمایا کہ تیرا ابن عم کہان ہی تو بی بی نے کہا کہ میرے اور انکے درمیان کچھ کدورت آئی سو مجھ پر غصہ ہوے اور باہر گئے اور میرے پاس قیلولہ نہ کئے تب حضرت نے ایک شخص کو حکم کیا کہ دیکھ کہ وہ کہان ہی پس اس مرد نے آکے کہا کہ یا رسول اللہ وہ مسجد مین سوتے ہین - پھر حضرت تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت علی اپنی پہلو پر لیٹے ہین اور چادر انکے دوش مبارک سے سرکی ہی اور دوش مبارک کو مٹی لگی ہی حضرت وہ خاک انکے دوش پاک سے جھٹکنے لگے - اور فرمانے لگے کہ اٹھ ای باپ مٹی کے اٹھ ای باپ مٹی کے - جب یہہ کنیت کمال شفقت پر مشعر ہی حضرت علی اسکو بہت دوست رکھتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب تحفۃ الاحباب جناب فضیلت مآب مولانا مولوی محمد یافراگاہ علیہ الرحمہ نے اس کنیت کی ایک وجہ وجیہہ یہہ لکھی ہی کہ سب اولیا کے سلاسل جب حضرت مرتضی علی کو پہنچتے ہین اور ہمیشہ فیوض اسرار ربانی اسی جناب سے انکو ملتے ہین اور فنا مین مٹی ضرب المثل ہی یعنے اولیاے کرام مٹی کی صفت اختیار کرتے ہین اور آپ فانی ہوکے ذات حق کے ساتھ باقی ہوتے ہین - پس تراب عبارت ہی اولیا سے اور انکے باپ حضرت علی ہین اور والد مطلق حقیقت مین ہری - پس قم یا ابا تراب کے یہہ معنے ہوئے کہ اٹھ ای باپ اولیا کے انتہی

حضرت علی کی کنیت ابو تراب ہونیکی وجہ

حدثنا

يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ

الصفہ-

الجزء الثالث

الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ ابوہریرہ نے کہا کہ مین نے اصحاب صفہ سے ستر شخص کو دیکھا ان سے کوئی ایسا نہین تھا کہ اسکے بدن پر چادر اور ازار ہو مگر ایک ازار تہمی یا ایک کنبل کہ اسکو اپنی گردن پر باندہتا وہ کنبل کسیکو آدہی پنڈلی تک پہنچتی اور کسیکو ٹخنون تک اور اسکے ہر دو طرف کو بجدے مین جانیکے وقت جمع کرتا تا ستر کھل نجاوے - اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب کے ساتھ اس قدر ہی کہ اصحاب صفہ کا ذکر ہی اور یہ اس صفہ مین رہتے تھے جو داخل مسجد متصل بیت النبی دے بالفرض سوتے ہونگے **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب تاریخ مدینہ شیخ دہلوی نے قاضی عیاض علیہ الرحمہ سے نقل کی ہی کہ صفہ بضم صاد و تشدید فا اس جگہہ کو کہتے ہین جو پایان مین مسجد نبوی کے تھی - اس مین ایسے فقرا اور مساکین صحابہ رہا کرتے جو مال و منال اور اہل و عیال نہین رکھتے تھے - پس بہ نسبت اس مکان کے انکو اصحاب صفہ کہتے ہین - اور زملعی نے لایا ہی کہ قبلہ تحویل ہونے کے آگے مسجد کے شمال جانب مین تھا اور جب قبلہ کی تحویل ہوئی قبلۂ اول کی حایط ویسی رکھہ چھوڑے تا فقرا و مساکین کے رہنے کی جگہہ ہو اور اصحاب صفہ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی زیادہ - یعنے ان سے کسیکی مناکحت یا موت یا مسافرت ہوتی انمین کمی آتی اور جب نئے آتے زیادہ ہوتے - اور حافظ ابونعیم نے حلیہ مین ایک سو سے زیادہ انکے نام کہے ہین - اور شب مین انکے سونیکی جگہہ بھی وہی مسجد تھی اسکے سوا دوسری جگہہ نہین رکھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم الہی کریمہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ انکے ساتھ مجالست خاص اور موانست با اختصاص رکھتے تھے

ع بلا خوش باش کان سلطان دین را ۔ بدرویشان مسکین سر نہست ۔ اور اکثر اوقات وے اصحاب عالی درجات رشت گرسنگی اور نہایت درماندگی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پڑے رہتے - اور آنیوالے ایسا نہ جانتے شاید کہ یہ دیوانے لوگ ہین - اور حضرت انکے پاس تشریف لاتے اور انکو تسلی دیتے اور فرماتے کہ تم میرے ساتھ ہو - اگر تم جانوگے کہ تمہارا مرتبہ خدا تعالیٰ کے پاس کیسا ہی ہرآینہ تم دوست رکھوگے کہ یہ تمہارا فقر و فاقہ اور زیادہ ہو اور حضرت کبھی ان سے ایک ایک کو اغنیاے صحابہ کے حوالہ کرتے تا انکے مہمان ہون اور جو باقی رہتے انکو اپنے ساتھ شریک رکھتے - اور صدقات سے جو کہ آیا کرتا انہین کو دیتے - اور جو خاص ہدیہ آتا اس سے بھی انکا حصہ نکالتے اور انکو اضیاف المسلمین کہتے تھے - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہی اصحاب صفہ سے ہین کہتے ہین کہ بعض اوقات بھوک کی شدت سے مین پتھر اپنے شکم سے باندہتا اور جگر زمین پر مارتا - یہان تک کہ ایک روز لوگ گذرنیکی راہ پر بیٹھا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس راہ سے گذرے مین نے ایک آیت قرآنی تلاوت کی تا میرے حال پر تفقد کرین انھون نے التفات نکی اور گذرا اسکے بعد ابوالقاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاے اور میرا حال دیکھکے تبسم کیا اور فرمایا ای ابوہریرہ مین نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا کہ ایدہر آ - مین اٹھا اور آپ کے پیچھے چلا اور حجرۂ شریف پر جا پہنچا - ایک پیالہ دودھہ کا حضرت کی خدمت شریف مین ہدیہ آیا تھا - مجکو فرمایا کہ جا اصحاب صفہ کو بلا لے آ - مین اپنے دلمین کہا یہہ دودھہ کتنا ہی تا اصحاب صفہ کو اسپر دعوت کرین اگر یہہ پیالہ مجھی کو عطا فرماتے مین اسکو نوش کرتا اور ایک لحظہ آرام پاتا لاچار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے سوا جب چارہ نہین ہی - اصحاب صفہ کے پاس گیا اور انکو بلا لایا وے سب حضرت کے حجرۂ شریف مین بیٹھے - فرمایا ای ابوہریرہ مین نے کہا لبیک یا رسول اللہ تب حکم ہوا کہ قدح شیر کا لے اور اصحاب صفہ کو دے - مین لیا اور دینے لگا تو ہر ایک صحابی سیری سے نوش کیا - اور دودھہ بے کم و کاست ویسا ہی باقی رہا - پھر وہ پیالہ حضرت کے روبرو رکھا حضرت نے خطبۂ شکر الٰہی پڑہا اور باقی دودھہ جو تھا آپ نوش فرمایا - اور اصحاب صفہ کے تکثیر طعام مین بھی دوسرے اوقات حضرت سید کائنات کے معجزات جو ظہور مین آئے ابوہریرہ سے ہی

الجزء الثالث

منقول ہین - اور متعدد روایتون مین آیا ہی کہ انصار سے ہر ایک شخص اپنے نخلستان سے ایک خوشہ کھجور کا لے آتا اور وہ ہمیشہ ایک رسی سے باندھکے دو اُسطوانۂ مسجد کے درمیان لٹکاتے اور اسکے نیچے اصحاب صفہ کو بٹھلاتے اور لکڑی سے کھجوران خوشون سے گراتے تاوے بے تکلف نوش کرین - ایک روز ایک شخص نے ردی کھجور کا خوشہ لاکے لٹکایا - حضرت نے اسکو دیکھکے فرمایا کہ صاحب اس صدقہ کا اگر بہتر خرما لاتا بہتر تھا لاکن اسنے سمجھا ہوگا کہ قیامت کے دن اس خرمے سے کھاوے انتہی اور بعض بزرگون نے لکھا ہی کہ ارباب طریقت جو صوفیہ سے ملقب ہوے انکو صوفیہ کہنے کا یہہ سبب ہی کہ وے اوصاف اصحاب صفہ کے متصف ہوے چنانچہ کتاب تعرف مین لاہین قَالَ قَوْمٌ بِقُرْبِ اَوْصَافِهِمْ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الَّذِيْنَ كَانُوْا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لِلُبْسِهِمُ الصُّوْفَ وَالصُّوْفُ مِنْ لِبَاسِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَزِيِّ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ لَقَدْ اَدْرَكْتُ سَبْعِيْنَ بَدْرِيًّا مَا كَانَ لِبَاسُهُمْ اِلَّا الصُّوْفَ فَاَمَّا مَنْ نَسَبَهُمْ اِلَى الصُّفَّةِ وَالصُّوْفِ فَاِنَّهُ عَبَّرَ عَنْ ظَاهِرِ اَحْوَالِهِمْ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَوْمٌ بِصِفَةِ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا غُرَبَاءَ فُقَرَاءَ مُهَاجِرِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَهَجَرُوا الْاِخْوَانَ وَرَاحُوْا فِي الْبِلَادِ وَاجَاعُوا الْاَكْبَادَ وَاَعْرَوُا الْاَجْسَادَ لَمْ يَاْخُذُوْا مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا لَا يَجُوْزُ تَرْكُهُ مِنْ سَدِّ جَوْعَةٍ وَسَتْرِ عَوْرَةٍ وَلَمْ يَلْبَسُوا لِحُظُوْظِ النَّفْسِ مَا كَانَ مَسُّهُ وَحُسْنُ مَنْظَرِهٖ وَاِنَّمَا لَبِسُوا لِسَتْرِ الْعَوْرَةِ فَجَزُوْا بِالْخَشِنِ مِنَ الشَّعْرِ الْغَلِيْظِ مِنَ الصُّوْفِ یعنے ایک قوم کہتی ہی کہ صوفیہ کو صوفیہ جو کہتے ہین سو وہ قرب اوصاف کا سبب ہی اصحاب صفہ کے ساتھ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین تھے اور بعضون نے کہا کہ صوفیہ صوف پہننیکا سبب ہی اور صوف انبیاے کرام علیہم السلام کا لباس ہی اور اصحاب صفہ کا شعار - اور حسن بصری نے کہا کہ مین نے ستر بدریون کو پایا انکا لباس صوف ہی تھا پس جنہون نے صوفیہ کو صفہ اور صوف کے طرف منسوب کیا ہی مقرا نہون نے انکے ظاہر حال سے تعبیر کی - حالانکہ صوفیہ اہل صفہ کی صفت پر تھے کہ اصحاب صفہ غربا اور فقرا تھے وطن اور اپنا گھر اور مال اور برادرونکو چھوڑے ہوے سفر اختیار کئے ہوے بھوکے اور برہنہ تھے دنیا سے اتنا ہی لیا کرتے کہ جسکا چھوڑنا جایز نہین بھوک دفع کرنے کے لئے سد رمق اور ستر عورت کے لئے کپڑا - حظ نفس کے لئے خوشنما اور ملایم کپڑا نہین پہنتے تھے بلکہ ستر ڈھانپنے کے لئے پشمی سخت اور موٹے لباس پر جسکو صوف کہتے ہین قناعت کرتے تھے

باب الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوی سفر سے قدوم لاوے تو مسجد مین نماز پڑہنی مستحب ہی وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ اور کہا کعب بن مالک نے کہ تھے پیغمبر خدا جب سفر سے قدوم لاتے پہلے مسجد مین تشریف لاتے اور نماز پڑہتے

حدثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ جابر نے کہا کہ مین حضرت کے پاس آیا جس حال مین کہ آپ مسجد مین تھے مین گمان کرتا ہون کہ وہ وقت چاشت کا تھا یہہ قول راوی کا ہی - پھر حضرت نے مجھے حکم کیا کہ دو رکعت نماز پڑہے یہہ نماز سفر سے آنیکی ہی نہ تحیۃ المسجد کیونکہ ہی کہا امام نووی نے وَكَانَ لِيْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِيْ وَزَادَنِيْ جابر کہتے ہین کہ حضرت میرا قرض تھا سو آپنے اسکو ادا کیا اور اسپر زیادہ کیا - کہتے ہین کہ سفر مین حضرت نے ایک شتر خرید کیا اور اسکی قیمت نہین دی تھی سو ادا کی اور قیمت مقرری سے زیادہ بھی عطا فرمایا وے ہین شرط کرکے ادا کرنیکے وقت کچھ زیادہ دینا درست ہی وہ ربا نہین **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین

لفظ

لفظ دین آیا نہ قرض - دین و قرض کا فرق اکثر عوام کو معلوم نہین اسواسطے یہان تفسیر احمدی سے لکھا جاتا ہی والفرق بین القرض والدین ان القرض یکون بجنسہ مثل ان یقرض درھما الآن لیعطیہ درھما عوضہ غدا او یقرض شعیر لیعطیہ مثلہ ولا یقبل التاجیل ومعناہ اذا وعد الی مسمی معین فلہ المطالبۃ قبلہ - وقد امر اللہ بالقرض الحسنۃ ندبا فی اکثر المواضع ومعنی القرض الحسنۃ ان لا یطالبہ من عند نفسہ وان اعطاہ المستقرض لا یاخذ علیہ زیادۃ ولا یجر بہ نفعا وھو فی معنی التصدق ولھذا قیل القرض سوال والدین ما یکون خلاف الجنس ویکون واجبا فی الذمۃ ویکون المطالبۃ حین الاجل مثل ثمن المبیع ونحوہ قرض اور دین مین فرق یہہی کہ قرض بجنسہ ہوتا ہی جیسے اب ایک درہم قرض لیوے اوسکے عوض درہم ہی دیوے - یا مثلاً گندم لیوے گندم ہی دیوے اور ایسا لینا اور دینا مدت کو قبول نکرے یعنے ایک مدت کا وعدہ ہو تو وعدے کے آگے طلب کرنا پہنچتا ہی - اور مقرر اللہ تعالی قرض حسنہ دینے کا اکثر جگہہ حکم فرمایا یہہ حکم استحبابی ہی - اور قرض حسنہ کے یہ معنے ہین کہ آپ اسکو طلب نکرے اور قرض لیا ہوا شخص دیوے تو اسپر زیادہ نہ لیوے اور ایسا قرض جر منفعت نکرے یعنے نفع نہ کھینچے - اور ایسا قرض حسنہ صدقہ کے معنے مین ہی اسیواسطے کہا گیا ہی کہ قرض سوال ہی اور دین وہ ہی جو خلاف جنس مین ہو اور ذمہ پر واجب ہوتا ہی اور اسکو طلب کرنا وعدے کی مدت پر ہی نہ اسکے آگے جیسے بیچی ہوئی چیز کی قیمت اور اسکے مانند انتہی پس حضرت نے جو جابر سے شتر خرید فرمایا تھا وہ دین تھا نہ قرض

باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوئی تمھارے سے مسجد مین آوے تو چاہیے کہ دو رکعت نماز ادا کرے

حدثنا

عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادۃ السلمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ابی قتادہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کوئی تمھارے سے مسجد مین آوے پس چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑہے بیٹھنے کے آگے - اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتے ہین اس مکان معظم کی تعظیم کے لئے جو خانہ خدا کے ساتھہ موسوم ہی یہہ نماز مشروع ہوئی جیسا کہ طواف کعبہ جو بیت اللہ ہی - ظاہر اس حدیث کا وہ ہی کہ وقت اس نماز کا مسجد مین بیٹھنے سے آگے ہی جیسا کہ ایک جماعت کثیر اسپر گئی ہی - اور اگر کوئی بیٹھنے کے بعد اسکا تدارک کرے روا نہین ہی لاکن یہہ قول حدیث صحیح کا مخالف ہی کہ ثبوت کو پہنچا ہی کہ حضرت ایکبار بالاے منبر تھے ایک شخص آیا اور نماز ادا نکر کے بیٹھا تو آپنے اثناے خطبہ جمعہ مین فرمایا کہ اٹھہ دو رکعت نماز پڑھ لے - اور یہہ بھی کہتے ہین کہ مسجد مین داخل ہوے کے بعد فرض و سنت ادا کرنے سے بھی اس نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہی -

مترجم کہتا ہی بخلاف اسکے ایک رکعت سے یا جنازے کی نماز سے یا سجدہ تلاوت و شکر سے نماز تحیت المسجد ادا نہین ہوگی کہ یہی صحیح ہی ہان مسجد الحرام مین داخل ہونیوالے کو وہ نماز سنت نہین کیونکہ اسکو طواف مین مشغول ہونا چاہیے - اور بھی جب امام فرض مین کھڑا ہوا یا موذن اقامت کہہ رہا ہو - یا کہنے کے قریب ہو یا خطیب منبر پر چڑہنے کے قریب ہو ان سب صورتون مین تحیت المسجد مین مشغول نہووین اور مکروہ وقت مین تحیت المسجد ادا کرنا امام اعظم اور انکے صاحبین اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی لیکن امام شافعی کے پاس مکروہ نہین کذا فی القسطلانی

باب الحدث فی المسجد

یہہ باب حکم مین حدث کے ہی مسجد مین کہ دبرے یا دوسرے وہ ناقض وضوی

حدثنا

عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم

مصلی نماز کی جگہ ہے جس جگہ میں جب تک کہ شخص حدث نکرے فرشتے اسکے حق میں دعا کرتے ہیں۔

مسجد کی آرائش پر فخر کرینگی نہ زینت۔

سادام فی مصلاہ الذی صلی فیہ مالم یحدث ابوہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ فرشتے دعا کرتے ہین تمہارے اس شخص کے حق مین کہ وہ جب تک اپنی نماز کی جگہ مین بیٹھا ہو اور حدث نکیا ہو یعنے اسکا وضو نہ ٹوٹا ہو۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ حال مسجد کے ہی ساتھ مخصوص نہین جس جگہہ مین نماز پڑہے اس دعا کی امید ہی گو کہ امام بخاری نے عنوان مین مسجد کے ساتھ تخصیص کی ہی تقول اللھم اغفرلہ اللھم ارحمہ فرشتے جو دعا کرتے ہین یہہ ہی کہ خدایا بخش دے اسکو خدایا رحم کر اسپر **باب** بنیان المسجد یہہ باب مسجد کی بنا کرنے مین ہی بخاری علیہ الرحمہ نے اس باب مین جو ذکر کرتا ہی مسجد نبوی کی بنا ہی اسیواسطے شارحون نے ترجمہ مین مسجد نبوی کی تخصیص کی ہی۔ اور اگر ہم اسکو عام رکھین تو بھی مسجد نبوی کی سند لاوین گنجایش رکھتی ہی امام بخاری نے اسیطرح بہت جگہہ استدلال کیا ہی جیسا کہ اس کتاب مستطاب کے ماہر پر پوشیدہ نہین وقال ابوسعید کان سقف المسجد من جرید النخل اور ابوسعید خدری نے کہا کہ سقف مسجد نبوی کا شاخ خرما سے تھا۔ اگر شاخون مین پتے نہ ہون اسکو جرید کہتے ہین اور اگر پتے ہون اسکو سعف کہتے ہین ولم یعمر عمر بنیاء المسجد وقال اکن الناس من المطر اور حکم کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی بنا مین اور معمار کو فرمایا کہ عمارت ایسی بنا کہ لوگونکو بارش اور دھوپ سے پناہ ہو وایاک ان تحمر او تصفر فتفتن الناس اور دور رکھہ اس بات سے کہ رنگین کرے سرخی اور زردی سے۔ پس فتنہ مین ڈالیگا لوگونکو۔ کہ اسکے طرف نظر کرین اور اسمین مشغول ہوون اور انکے حضور دل مین خلل آوے۔ اور لوگ مسجد نبوی کی سند لیکے اور مساجد مین بھی ایسا ہی کرنے لگینگے وقال انس بن مالک یتباھون بھا ثم لا یعمرونھا الا قلیلا اور انس بن مالک نے کہا کہ فخر و مباہات کرینگے مسجد کی بنا مین اور آباد نکرینگے اسکی عبادت اور ذکر سے مگر تھوڑے لوگ۔ یہہ ٹکڑا ایک حدیث کا ہی جو ابن خزیمہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اپنی صحیح مین لایا ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا قریب ہی کہ میری امت پر ایک زمانہ آویگا کہ لوگ مسجدون پر فخر کرینگے اور عبادت بجا نہ لاینگے مگر تھوڑے۔ لوگ وقال ابن عباس لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منقش و مطلا کرینگے مسجدونکو جیسا کہ یہود و نصارا اپنے معابد کو مزخرف کرتے ہین اور تماشہ گاہ بناتے ہین نعوذ باللہ منہا **مترجم** کہتا ہی کہ یہہ بھی ایک حدیث کا ٹکڑا ہی کہ ابوداؤد نے جسکی روایت کی ہی وہ یہہ ہی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد یعنے ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا مین حکم کیا گیا نہین ہون بلند کرنے اور سنوارنے اور نقش و نگار کرنے پر مسجدون کے ابن عباس نے حضرت کے بعد لوگون کی عادت قبیحہ پر نظر کرکے ان کے فعل سے خبر دینے کے لئے فرمایا لتزخرفنھا کما زخرفت الیھود والنصاری یعنے ہر آئینہ منقش اور مطلا کرتے ہو مسجدونکو جیسا کہ مزخرف کیا یہود و نصارا نے۔ زخرف بضم زا اصل مین طلا اور کسی چیز کے کمال حسن کو کہتے ہین۔ یعنے مسجدون کو نقش و نگار اور زر اندود کرینگے کذا فی شرح المشکوٰۃ یہان امام قسطلانی نے لکھا ہی کہ جیسا یہود و نصارا نے اپنے کنیسے اور دکان سنوارے اور کتابونکی تحریف کی اور بدل دیا اور دین کو ضایع کیا اور مزخرفات و تزئین مین پڑے نعوذ باللہ من ذلک اور اسکے بعد لکھتا ہی کہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہی کہ مسجدونکو نقش و نگار کرنا مکروہ ہی۔ اور کراہت کی علت یہہ ہی کہ مصلی کا دل اسمین مشغول ہوتا ہی یا یہہ ہی کہ مال غیر وجہ مین صرف ہوتا ہی۔ ہان اگر مساجد کی تعظیم کے لئے اور کفار کی نظر مین مسجدین محقر نہونیکے واسطے ہو۔ اور بیت المال جو حق محتاج و مساکین کا ہی اسمین مصروف ہو کچھ مضایقہ نہین پس اسیطرح ذوی الحقوق کی حق تلفی نہو۔ یا موتی نے اپنے مال سے وصیت کی ہو کہ مسجد کی تعمیر و تزئین مین خرچ کرین اسکی وصیت جاری کی جاویگی **حدثنا** علی بن عبد اللہ

الجزء الثانی

قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ بِنَاءَهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا عبداللہ بن عمر نے نافع کو خبر دی کہ مقرر مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک مین کچی اینٹ سے بنا کی گئی تھی - اور اسکا سقف کھجور شاخون سے اور اسکے ستون بھی کھجور کے درخت سے تھے - اور ابوبکر صدیق اپنی خلافت مین کچھ اسمین زیادتی نکی - اور عمر فاروق اپنی خلافت مین اسکے عرض وطول مین کچھ زیادہ کیا اسی بنیاد پر جو حضرت کے زمانے مین تھی - بنا کیا اسکو اینٹ سے اور شاخ کھجور سے - اور نازے کے ستون اسکے جو جو مین تھے - اگر تو کہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ اسی بنیاد قدیم پر وہی خرمیکے سقف وستون پر بنا کی پھر زیادتی کیا ہوئی - تو معلوم کیا چاہئے کہ وہ زیادتی بلندی مین ہوگی - یا اور بنیاد سے وہی بنیاد قدیم سے اکثر باقی رہی ہوگی ثم غیرہ عثمان فزاد فیہ زیادۃ کثیرۃ وبنی جدارہ بالحجارۃ المنقوشۃ والقصۃ وجعل عمدہ من حجارۃ منقوشۃ وسقفہ بالساج پھر عثمان ذوالنورین اپنی عہد خلافت مین اسکو تغیر دی اور عرض وطول مین بہت بڑہایا اور اسکے دیوارین نقشی پتھر اور گچ سے بنا کین اور اسکو ستون منقش پتھر اور اسکا سقف سال کی لکڑی کا جسکو شمشاد بھی کہتے ہین لگائے امام قسطلانی نے کہا کہ ساج اس لکڑی کو کہتے ہین جو ہند سے لاتے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ حضرت کے بعد مسجد نبوی مین جو تغیرات واقع ہوئین اسکا بیان بر سبیل اختصار جو تاریخ مدینہ مین لائے ہین یہہ ہی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اسکے بڑہانے کی فرصت نہوئی یا اسمین انہون نے مصلحت وقت نہ دیکھی ہان بعضے ستون جو گر گئے تھے اسکی جاے پر اسی قسم کے ستون چوبین خرمیکے لگائے - اور عمر فاروق نے جب اسباب مین ایک اشارہ پایا تھا سن ستر ہجری مین قبلہ شام اور مغرب کے جہت مین زیادہ کیا نہ مشرق کے جانب کیونکہ اس جانب مین حجرات ازواج مطہرات کے تھے مسجد کا طول قبلہ شام سے ایک سے چالیس گز - اور عرض مشرق سے مغرب تک ایک سے بیس گز رکھے - اور فرمایا کہ اس مسجد شریف کو بڑہانیکے باب مین اگر مجھے حضرت کا حکم نہوا ہوتا مین زیادہ نہ کیا ہوتا - اور عمر فاروق کی بنا حضرت کی بنا کی سی ہی تھی کچی اینٹ اور خرمیکے شاخون اور ستون سے نقل ہی کہ حضرت کے عم بزرگوار عباس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے نزدیک تھا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مسجد مسلمانون پر تنگ ہوئی ہی مین چاہتا ہون کہ اسکو کشادہ کرون - مسجد کے ایک جانب مین امہات المومنین کے حجرات تھے اور دوسری طرف اپکا گھر - امہات المومنین کے حجرات پر تو مجھے مجال نہین آپکا گھر جس قیمت سے چاہتے ہو فروخت کیجو تا بیت المال سے پہنچا دون - یا مدینہ مین تم جہان چاہین ایک گھر خرید کر کے دلوا دون - یا مسلمانون پر تصدق کیجئے - عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان تین کامون مین کوئی کام بھی کر سکتا نہین یہہ کہکر حضرت نے میرے لئے جدا کر دیا - جب عباس یون بولے - تب حضرت عمر نے ابی بن کعب کو اسباب مین حکم ٹھہرا - انہون نے حضرت سے ایک حدیث جو سنی تھی عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچائی وہ حدیث یہہ ہی کہ مین نے حضرت سے سنی ہی کہ فرمائی کہ حق سبحانہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے واسطے ایک مکان کی بنا کیجئے تا کہ وہان یاد کرین - تب داؤد علیہ السلام نے حکم الہی سے بیت المقدس کی بنا ڈالی - اسکے ایک جانب مین بنی اسرائیل سے ایک شخص کا گھر تھا - داؤد علیہ السلام کے دل مین گذرا کہ وہ گھر اس سے لیوے وحی آئی کہ ای داؤد مین نے تجکو حکم کیا کہ میرے واسطے ایک گھر بنا کرتا اسمین میری عبادت کرین سو تو لوگون کا گھر غصب کرتا ہی اب اسکی عقوبت یہی ہی کہ مین نے اسکی بنا تجھ سے منع کی ہی - تب انہون نے التماس کی کہ خداوندا میرے اولاد سے کسیکو مقرر کرتا اسکو تمام کرے - پس

الجزء الثالث

سلیمان علیہ السلام نے انکے بعد اسکو تمام کیا - جب ابی ابن کعب نے یہہ حدیث بیان کی عمر فاروق نے پھر عباس سے تعرض نکی - اسکے بعد خود عباس نے کہا کہ اب مین نے میرے مکان کو مسلمانون پر تصدق کیا - پس عمر فاروق نے اسکو داخل مسجد کیا - اور دوسرا مکان جعفر بن ابی طالب کا عباس کے مکان کے ہی بانب مین تھا اس سے آدھا گھر لاکھ درہم سے خرید کر کے مسجد شریف مین داخل کیا - اور آدھا گھر جو باقی رہا عثمان ذوالنورین کے وقت وہ بھی داخل مسجد ہوا - اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بناے مسجد کا ارادہ کیا لوگونکو انکار پیدا ہوا غالبا وہ انکار پہلی بنا کے توڑنے اور سنگ منقوشہ وغیرہ سے تعمیر کرنیکے سبب سے تھا نہ اصل زیادت پر جیسا کہ عمر فاروق نے کی اور اس زیادہ کرنے پر حضرت سے ایک اشارہ بھی پایا تھا - غرض لاے ہین کہ سن چوبیس ہجری مین جب عثمان رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر بیٹھے جمعہ کے دن لوگون پر جو مسجد تنگ ہوتی تھی لوگون نے اسکی شکایت لائی تب عثمان ذوالنورین نے اُن صحابہ سے جو اہل فتوی اور اصحاب رائے تھے مشورت کی اور اجماع منعقد ہوے پر منبر پر سوار ہوے اور اسباب مین ایک خطبہ پڑہا اور حدیث نبوی اور عمر بن الخطاب کے فعل اور صحابہ کے اجماع کو سند کیا - تب لوگون کا رفع شبہ ہوا - پس معماردن کو بلوا کے بناے مسجد آغاز کی اور اپنی ذات سے کام کرتا - بناے اول جو حضرت کے زمانہ شریف مین ہوئی تھی اور فاروق اعظم نے جو بڑہایا تھا اسکو منہدم کر کے سنگ منقوش کے ستون اور دیوارین گچ سے محکم کر کے اسکا سقف چوب ساج کا بنوایا - اسکی زیادتی شمال مسجد سے جو شام کیطرف ہی بیشتر - اور قبلہ و مغرب کے جہت مین کمتر ہوئی - اور جب مشرق کیطرف حجرات شریف تھے ویسا ہی چھوڑ دئے اور اس تعمیر کی ابتدا شہر ربیع الاول سن انتیس مین اور اسکا اتمام ماہ محرم سن تیس ہجری مین ہوا اور بعضون نے کہا انکی آخر سن خلافت سن پینتیس ہجری مین تمام ہوئی اور مشہور پہلا ہی قول ہی واللہ اعلم ابن ابی شیبہ سے مروی ہی کہ جب حضرت عثمان مسجد کی تعمیر مین مشغول ہوے کعب احبار کہتے تھے کاش کہ یہہ بنا تمام نہووے - اور ایک طرف سے اسکو برپا کرین دوسرا طرف گر جاوے - لوگون نے کہا ای ابا اسحٰق کس لئے یون کہتے ہو آخر تم ہی حدیث کرتے تھے کہ اس مسجد شریف مین ایک نماز دوسری مسجد مین ہزار نماز سے افضل ہی سواے مسجد حرام کے - کہا ہان اب بھی اسی پر ہون لاکن اس عمارت کے بنا فتنہ آسمان سے نازل ہونے پر مستعد ہی اسکے اور زمین کے درمیان ایک بلشت سے زیادہ فاصلہ نہین اسکا نزول اسکے تمام ہونے پر موقوف ہی لوگون نے پوچھا وہ فتنہ کیا ہی کہا قتل اس شیخ کا عثمان بن عفان کے طرف اشارہ کیا بولے کیا آخر انکا قتل عمر بن الخطاب کے قتل کے مانند ہو - کہا بلکہ انکے قتل سے صد ہزار مرتبہ زیادہ ہی - انکے قتل کے بعد عدن سے روم تک بھی تمام قتل و ہلاک ہوگا - یہہ کعب احبار کا کہنا اس فتنہ عظیم کے طرف اشارہ ہی کہ جو فتنہ حضرت عثمان کے قتل کے ساتھ شروع ہوا سو اخیر ریاست بنی امیہ تک باقی رہا - اور اس فتنہ کی بنا بناے مسجد تمام ہونے پر موقوف ہی جو کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ ایک قوم شوم جو حضرت عثمان سے بدی کرنا چاہتے تھے مسجد تمام ہونے پر موقوف رکھے تھے جب مسجد کا کام حسن انصرام کو پہنچا انہون نے فتنہ شروع کیا - یہہ قصہ بیان کرنے سے یہہ فقیر حدیقۃ الاحباب مین لایا ہی مطلوب ہو تو اس مین دیکھ لین تیسری زیادتی ولید بن عبد الملک بن مروان کی تھی اسکے عہد ریاست مین اسکے طرف سے عمر بن عبد العزیز عامل مدینہ تھا سو ولید نے اسکو لکھا کہ مسجد شریف کے حوالی مین جن کے مکانات ہون اور دے بیچتے ہون تو خرید کرلے اور اگر کوئی بیچنے پر راضی نہوا سکے مکان کو گرا دے اور اسکی قیمت اسکو پہنچا دے - اور اگر قیمت نہ لیوے اسکو فقرا پر صرف کردے اور ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرات بھی داخل مسجد کیجیے - عمر بن العزیز اسکے لکھے موافق عمل کیا - لاتے ہین کہ جس روز ولید کا یہہ حکم مدینہ مین پہنچا اور حجرات حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کے گرا دئے لوگون مین ایک مصیبت عظیم برپا ہوئی

مدینہ

مدینہ مین کوئی شخص نہین تھا جو گریہ وزاری نکیا ہو۔ سعید بن المسیب کہتا ہی کہ کاشکے حضرت کے حجرات انکے حال پر چھوڑے ہوتے۔ تا لوگ دیکھے ہوتے کہ حضرت سید الانبیا علیہ الصلوۃ والسلام کسطرح اس دار فانی مین حیات بسر لیگئے اور گذر کیا۔ ابن زبالہ نے بعض اہل علم سے روایت کی ہی کہ جب ولید بن عبد الملک حج کے لئے آیا حج کے مناسک ادا کر کے مدینہ مطہرہ آپہنچا اسوقت حسن بن حسن کہ جسکو حسن المثنی کہتے ہین۔ اور آپ کی بی بی فاطمہ بنت حسین کہ جسکو فاطمہ صغری کہتے ہین اور انکی اولاد امجاد اپنے گھر مین رہتے تھے وہ گھر حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا تھا۔ مسجد کے ہمسایہ مین باقی رہگیا تھا سو ولید ظالم کو ناگوار ہوا۔ اسیوقت عمر بن عبد العزیز کو ملوا کے زہر کیا کہ کس لئے انکو ابھی وہین چھوڑا اور گھر سے نہین نکالا۔ وہ گھر انسے خرید لیکے داخل مسجد کردے۔ پس حسن المثنی اور انکی بی بی اس گھر سے نکلنے پر راضی نہوے تو اس ظالم نے حکم کیا کہ اگر وے نہ نکلین وہ گھر ان پر گرادے۔ پھر انکا اسباب انکے بلا رضا گھر سے باہر لانے اور مکان ہدم کرنے لگے۔ آخر ناچار وے اکابر اہلبیت اطہار روز روشن مین مظلوم ومحبور گھر سے نکلے اور مدینہ طیبہ کے باہر ایک جگہہ اپنی سکونت کے لئے اختیار کی سلام اللہ علیہم وعلی آبائہم اجمعین عمر بن عبد العزیز نے اس گھر کا عوض سات ہزار دینار دینا چاہا پر حسن المثنی رضی اللہ عنہ نے قبول نکیا اور قسم کھائی کہ وہ پیسے نہ لیوے۔ تب عمر بن عبد العزیز نے یہہ حال ولید کو لکھا تو اسنے حکم کیا کہ اگر نہ لیوین تو وہ پیسا بیت المال مین داخل کر۔ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا گھر اسوقت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اولاد کے ہاتھ تھا اسمین بھی ایسا ہی نزاع ہوا وے نکلنے پر راضی نہوے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے درعوض ہم پیسا نہ لینگے۔ اسوقت حجاج بن یوسف ظالم بھی وہین تھا سو کہا کہ گھر ان پر گرادے۔ لاکن جب یہہ خبر ولید کو پہنچی اسنے عمر بن عبد العزیز کو لکھا کہ اولاد عمر بن الخطاب کے استر ضا مین کچھ قصور نکر گھر کی قیمت انکو پہنچا اگر وے نہ لین انکا اکرام کر اور باقی گھر انکے لئے چھوڑ دے اور مسجد کے طرف انکے لئے ایک دروازہ بھی رکھ۔ مخفی نرہے۔ بنی امیہ حضرت کے اہلبیت کے سخت دشمن تھے مروان شقی جو بنی امیہ سے تھا حضرت مرتضی علی سی بڑی دشمنی کی ہی یزید پلید بھی اسی قوم سے تھا یہہ ولید نارشید جو مروان کا پوتا تھا وہی اپنی عداوت آبائی آل رسول واولاد بتول سے جاری رکھی بلکہ بنی امیہ کی ریاست جو اسّی سال تک ہیہم چلی آئی انکے حکام بد انجام اہلبیت کو ستاتے اور رنج وآزار پہنچاتے ہی آئے۔ ہان ایک عمر بن عبد العزیز جو انسے پانچوان خلیفہ اور گروہ تابعین سے تھا اپنی عہد حکومت مین عدل وانصاف سے متصف اور اہلبیت رسول کا معتقد اور خدمت گزار ہوا جزاہ اللہ تعالی اسکے بعد جو خلفا ہوئے اکثر ظالم اور دشمن اہلبیت تھے مگر انسے بعضے اہلبیت کے دوست اور نیک اطوار بھی تھے۔ یہہ فقیر ان سب کا احوال اور ہر ہر کے زمانے مین جو علما وفضلا وصوفیہ ہوے انکے اسامی ترجمہ تاریخ الخلفا مین امام سیوطی کے لایا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھہ لین۔ غرض ولید کے زمانے مین جو مسجد شریف کی تعمیر ہوئی اسکا طول دو سے گز اور عرض ایک سے سین ستّہ گز کا تھا اسکی تعمیر مین بڑا ہی تکلف کیا سقف اور دیوارین اور ستون سب کے سب مطلا اور منقش اور مزخرف بنواے۔ اور قیصر روم کو لکھا کہ اس فن کے چالیس استاد روی اور چالیس قبطی کو بھیجے۔ اسنے اسّی ہزار دینار اور زنجرین اور قندیلین اور چالیس ہزار مثقال طلا اور الوان واسباب انکے ساتھ پیشکش کئے۔ اور محراب جو آج بھی مسجد مین متعارف ہی اسی سے اسکی بنا ہوئی اسکے آگے نہین تھا لائے ہین کہ جسنے ایک صورت درخت یا نقش بہتر کھینچا اسکے مزدوری سے زیادہ تیس درہم انعام دیتا اسکی تعمیر سن اٹھاسی مین ہوئی اور نود پر ایک مین تمام ہوئی تین سال کام جاری رہا۔ چوتھی زیادتی سن ایک سے بکسٹھ مین خلفاے عباسیہ سے وہی عمارت ولید کے تکلف کو بحال رکھہ کے مسجد سے شام کے جہت مین دس استوانہ زیادہ کیا اسکے بعد اور کوئی زیادہ نکیا

الجزء الثالث

مگر بعضون نے لایا ہی کہ دو سے دو مین مامون خلیفہ بھی کچھ زیادہ کیا واللہ اعلم **باب** التعاون فی بناء المسجد یہہ باب بنائے مسجد مین یاری اور مدد دینے کے بیان مین ہی وقول اللہ عزوجل ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ الآیہ اور یہہ باب بیان مین اس قول الٰہی عزوجل کے ہی جو فرمایا درست اور روا نہین ہی مشرکونکو یہہ کہ تعمیر کرین مسجدین اللہ تعالی کے شاہدین علی انفسہم بالکفر اولئک حبطت اعمالہم وفی النار ہم خالدون وے کافر جو گواہی دیتے ہین اپنے جانون پر کفر کی یعنے شرک کی اور تکذیب رسول کی سوا انکی عمل حبط ہو چکے بسبب کفر کے اور ہمیشہ دوزخ مین رہینگے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الآخر سوائے اسکے نہین کہ تعمیر کرین مسجدین خدا تعالی کے مگر وہ شخص جو ایمان لایا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ولم یخش الا اللہ اور قایم رکھے نماز کو اور دیوے زکوۃ کو۔ اور نہ ڈرے مگر اللہ کو فعسی اولئک ان یکونوا من المہتدین پس قریب ہی یہہ کہ ہوون یہہ لوگ ہدایت پانے گئے۔ یہان شارح رح کہتا ہی کہ امام بخاری نے مسجدونکی تعمیر کو مسجد کی بنائے در و دیوار پر حمل کیا ہی۔ اور علمانے کہا ہی کہ از جملہ تعمیر مسجد اسکا آباد رکھنا ہی فرش اور پانی مہیا رکھنا اور ہمیشہ ذکر و عبادت بجالانی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہنی اور مسجد مین علوم دینی کا پڑہنا اور پڑہانا۔ اور مکروہ و ممنوع چیزون سے اسکو بچانا یہہ سب باتین تعمیر مسجد مین داخل ہین۔ مروی ہی کہ حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا کہ میرے گھر زمین پر مسجدین ہین اور ان گھرون کی زیارت کرنیوالے وے لوگ ہین جو انکو آباد رکھین۔ خوشی اور خنکی ہوا اس بندے کو کہ اپنے گھر مین طہارت کرے۔ پھر میری زیارت کرے میرے گھر مین اور حق ہی اسپر کہ جسنے اسکی زیارت کرے تو وہ اپنے زایر کو بزرگی دے **حدثنا** مسدد قال حدثنا عبد العزیز بن مختار قال حدثنا خالد الحذاء عن عکرمۃ قال قال لی ابن عباس ولابنہ علی انطلقا الی ابی سعید فاسمعا من حدیثہ فانطلقنا فاذا ہو فی حایط یصلحہ فاخذ بردائہ فاحتبی ثم انشا یحدثنا حتی اذا اتی علی ذکر بناء المسجد فقال کنا نحمل لبنۃ لبنۃ وعمار لبنتین لبنتین فراہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفض التراب عنہ ویقول ویح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ ویدعوہم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار کہا عکرمہ نے کہا ابن عباس نے مجکو اور اپنے پسر علی کو کہ تم ہر دو جاؤ ابی سعید خدری کے پاس جو قدماے صحابہ سے ہی اور حدیث اس سے سنو۔ پس ہم ہر دو گئے اور ناگاہ ابو سعید کو انکے باغ مین پایا کہ اسکو وہ درست کرتے تھے۔ پس انہون نے اپنی چادر لی اور بیٹھا اس طرح پر کہ اپنی پیٹھ اور ہر دو ساق کو جمع کیا چادر سے یا ہر دو ہاتھ سے۔ یعنے کپڑا اپنی پیٹھ پر سے لیکے زانو پر باندھکر یا ہر دو ہاتھ کو زانو پر باندھ کے جو بیٹھتے ہین اسکو عربی مین احتبا اور ہندی مین بجنگ مارنا کہتے ہین۔ پس ہمارے سے حدیث کرنی شروع کی یہان تک کہ مسجد نبوی کے ذکر پر پہنچا۔ سو کہنے لگا کہ تھے ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے۔ اور عمار بن یاسر دو دو اینٹ اٹھاتے تھے سو حضرت نے اسکو دیکھا اور اسکے بدن سے مٹی جھٹکی۔ اور اس حال مین فرماتے تھے کہ وای عمار کہ مارینگی اسکو ایک گروہ باغیہ۔ بلاویگا اسکو عمار جنت کیطرف یعنے ان چیزون کیطرف جو دخول جنت کے سبب ہون۔ اور وے بلاوینگے اسکو دوزخ کیطرف قال یقول عمار اعوذ باللہ من الفتن کہا ابو سعید نے کہ تب عمار کہنے لگے مین پناہ چاہتا ہون اللہ فتنون سے اور ابتلا سے **مترجم** کہتا ہی کہ عمار اور انکے والد یاسر و رانکی مان سمیہ قدیم الاسلام اور صحابہ کرام سے ہین۔ اور اہل اسلام مین عمار کے والدین ابو جہل لعین کے ہاتھ سے کعبۃ اللہ کی دیوار کے پاس شہید ہوے اس امت مرحومہ مین پہلے جنہون نے شہادت پائی وہی ہین رضی اللہ تعالی عنہا۔ اور عمار جنگ حنین مین حضرت

علی کے

الجزء الثانی

علی کے ہمراہ رکاب تھے معاویہ کے لشکر والون نے انکو شہید کیا اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ وہ لشکر باغیہ تھا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے ہی ان لوگونکی بغاوت سے خبر دی تھی - عمار کی شہادت کے بعد جب یہہ بات سب پر ظاہر ہوچکی - خود معاویہ کے لشکر سے جو لوگ اس حدیث سے آگاہ تھے عمار کی شہادت کے بعد معاویہ کی اتباع سے سرد دل ہوے بلکہ بعضے پھر گئے اور سمجھ گئے کہ امام بحق اور خلافت کے مستحق حضرت علی ہین معاویہ کا دعوا محض خطا ہی - لاکن انکی خطا اجتہادی ہی یا غیر اجتہادی - اسباب مین اہل سنت وجماعت نے اختلاف کیا ہی - باقی حال جب معاویہ اور انکے وزیر ومشیر عمرو بن عاص حضرت کے صحابہ مین داخل ہین - اس جناب کی شرف صحبت پر نظر کرتے انکے ادب کی رعایت امت پر لازم ہی کہ اپنی زبان انکی طعن وتشنیع مین نکھولین اور انکو بدی سے یاد کرین کس لئے کہ بالعموم صحابہ کی خیریت اور عدالت اور امت پر انکے ادب کی رعایت کتاب وسنت سے ثابت ہی - چنانچہ کریمہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور آیہ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَسَطًا اور حدیث خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ اور اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ اور حدیث لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ اور اَللّٰهَ اَللّٰهَ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ اور حدیث وَلَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ ایسے ہی اور بھی آیات واحادیث آئی ہین - انسے گیارہ آیتین اور اٹھہ حدیثین مع شرح وتفسیر ہم نے حدیقۃ الاحباب مین لائے ہین - وے آیات واحادیث عموماً صحابہ کی خیریت وعدالت اور انکے دخول جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت پر دال ہین - پس صحابہ سے ہر فرد اسمین داخل - اور یہہ فضیلت اسکو حاصل ہی لاکن جب وے انبیا وملائکہ کے مانند معصوم نہین بشریت کی راہ کرتے بعضون سے کچھ لغزشین بھی صادر ہوے ہین - لاکن ان لغزشون سے انکے رتبۂ صحبت اور خیریت وعدالت مین خلل نہین آئیگا - اور روایت حدیث مین سب کے سب سچے اور عدول ہین - اور بعضے جو لغزش وخطا کے مصدر ہوے انکا عدد دس سے کم ہی اور یے عوام صحابہ ہین نہ خواص - انکے سوے سب اصحاب کرام علم وعبادت اور ولایت وکرامت سے ممتاز تھے - ہر چند صحابہ معصوم نہین پر اللہ تعالی انکو معاصی سے محفوظ رکھا - معاویہ کی خطاے اجتہادی وغیر اجتہادی مین جو علما کا اختلاف آیا ہی - انکی طعن وتشنیع سے زبان کو روکنے اور باادب رہنے کے لئے خطاے اجتہادی کا سبب درمیان لانے سے صحابیت کا سبب پیش کرنا بہتر ہی - کیونکہ اجتہاد کا مرتبہ کچھ صحابیت کے مرتبہ سے زیادہ نہین گو کہ کوئی صحابی درجہ اجتہاد کو نہ پہنچا ہو اسکا بھی حفظ ادب امت پر لازم ہی - غیر صحابی سے جو درجۂ ولایت کو بھی پہنچا ہو - شرف صحبت کے لحاظ کرتے ایک ادنی صحابی کے مرتبہ کو پہنچتا نہین - صحابی جو حضرت کے جمال مبارک پر ایک نظر کیا اور آپ کی صحبت مین رہا - وہ ایک نظر برسون کے ریاضات ومجاہدات سے بہتر ہی کذا فی العوارف - پس معاویہ کے باب مین وہی صحابیت کا عذر اتم واعظم ہوگا - اور انکے صحابی ہونے مین اختلاف نہین اور مجتہد ہونے مین اختلاف ہی - اور اسباب مین انکے اجتہاد کا بحث مفید ہی نہین چنانچہ عارف محقق علامۂ مدقق سند العلما والاولیا مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی نے ایک سایل کے جواب مین لکھا ہی - کہ معاویہ کے اجتہاد وغیر اجتہاد مین بحث کرنا کچھ فایدہ نہین دیتا ہی - کیونکہ وہ مجتہد ہو تو بھی اس مسئلے مین بالیقین خطا کی ہین - کیونکہ نص کے مقابلہ مین اجتہاد کچھ اعتبار نہین رکھتا ہی اب ہم حالت واقعی کی تحقیق کرتے ہین کہ روایتون کے تفحص وتفتیش کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ معاویہ نے آخر عمر مین اجتہاد کا مرتبہ بہم پہنچایا تھا لاکن انہون نے جو علم کا پایہ رکھتے تھے اس سے سبا حادیث کا عبور حاصل نہین تھا بخلاف دوسرون کے کہ حضرت کے حضور فیض گنجور مین اجتہاد کامل کا پایہ رکھتے تھے - اور حضرت نے انکے اجتہاد کی صحت پر حکم فرما کے انکو فتوے اور تعلیم کی اجازت دی تھی چنانچہ حضرت عمر اور حضرت علی اور جیسے

معاویہ کی خطای اجتہادی وغیر اجتہادی کا فیصلہ

الجزء الثالث

عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور انکے امثال رضی اللہ عنہم۔ پس جسنے معاویہ کے اجتہاد کی نفی کی درست ہی۔ کیونکہ انکو حضرت کے حضور مین اجتہاد کا کامل مرتبہ حاصل نہین تھا اور حضرت نے کسی مسئلہ مین بھی انکی صحت اجتہاد پر حکم نفرمایا۔ تا انکا اجتہاد معتبر اور مغنی بہ ہوسکے اور جسنے انکو مجتہد کہا وہ بھی درست ہی کیونکہ معاویہ دوسرے صحابہ سے احادیث کثیر سننے کے سبب سے اپنی آخر عمر مین انکو بعضے فقہ کے مسئلون مین دخل تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ جو فرمایا کہ انہ فقیہ انکے قول کے یہی معنے ہین۔ اور وہ جماعت جو حضرت علی کی خلافت پر منعقد ہوئی اس سے معاویہ کا خروج بھی کچھ پروا نہین رکھتا ہی کیونکہ اسوقت انکا اجتہاد وہ مرتبہ نہین رکھتا تھا کہ انکو اہل حل وعقد مین شمار کرسکین۔ اور علاوہ یہہ کہ حضرت علی کی خلافت محققین کے پاس نص سے ثابت ہی اور نص کے مقابلہ مین اجتہاد کو اصلا اعتبار نہین جیسا متعہ کا حلال ہونا جو ابن عباس کیطرف۔ اور غسل کا واجب نہونا جماع کے بعد انزال نہونیکی صورت مین جو ابن کعب کے طرف منسوب ہی فافہم انتہی

باب الاستعانۃ بالنجار والصناع فی اعواد المنبر والمسجد یہہ باب مدد طلب کرنے مین ہی نجار اور صناع سے منبر کے چوب اور مسجد مین **مترجم** کہتا ہی کہ یہان حافظ ابن حجر نے ترجمہ مین کہا کہ یہہ لف ونشر مرتب ہی امام بخاری نے جو منبر کے چوب کہا اسکا کام نجار سے متعلق ہی۔ اور مسجد جو کہا اسکی بنا کا کام صناع سے علاقہ رکھتا ہی کذا فی القسطلانی

حدثنا قتیبۃ قال حدثنا عبدالعزیز قال حدثنی ابوحازم عن سہل قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی امراۃ مری غلامک النجار یعمل اعوادا اجلس علیہن سہل بن سعد نے کہا کہ حضرت نے ایک عورت انصاریہ کو یہہ پیام کہلا بھیجا کہ اپنے غلام کو جو نجار ہی بول کہ میرے لئے اعواد یعنے منبر بنا دے جو اعواد سے مرکب ہی تا مین اسپر بیٹھون

حدثنا خلاد قال حدثنا عبدالواحد بن ایمن عن ابیہ عن جابر ان امراۃ قالت یارسول اللہ الا اجعل لک شیئا تقعد علیہ فان لی غلاما نجارا قال ان شئت فعملت المنبر جابر نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت سے عرض کی یارسول اللہ یا نہ بنا دون مین آپ کے لئے لکڑی سے ایک ایسی چیز یعنے ایک منبر کہ آپ اسپر بیٹھین مقرر میرا ایک غلام نجار ہی۔ حضرت نے فرمایا اگر تو چاہتی ہی تو بنوا پس اس عورت نے منبر بنوایا۔ ان ہر دو حدیثون سے بظاہر ایک خلاف نظر آتا ہی سہل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ خود حضرت اس عورت کو کہلا بھیجا کہ تو اپنے غلام کو بول کہ منبر بنا دے۔ اور جابر کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ اس عورت نے حضرت سے اجازت چاہی منبر بنوا دون۔ ان ہر دو مین وجہ تطبیق یہہ ہی کہ یہہ وہی عورت ہی جو پہلے اجازت چاہی۔ پھر جب اسکے غلام سے ستی ہوئی حضرت نے اسکو یاد دلوایا تا تم کرے۔ پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ باب مین ذکر صناع مسجد کا بھی آیا ہی۔ اور ان ہر دو حدیثون مین فقط نجار اور منبر کا ذکر ہی۔ کرمانی نے کہا کہ باقی کو قیاس پر چھوڑا۔ اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ صناع اعم ہی نجار سے اور مسجد منبر کو بھی شامل ہی پس منبر کا عمل مسجد کا بھی عمل ہی

باب من بنی مسجدا یہہ باب فضیلت مین اس شخص کے ہی جو مسجد بنا کی

حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی عمر وان بکیرا حدثہ ان عاصم بن عمر قتادہ حدثہ انہ سمع عبیداللہ الخولانی انہ سمع عثمان بن عفان یقول عند قول الناس فیہ حین بنی مسجد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم اکثرتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من بنی مسجدا قال بکیر حسبت انہ قال یبتغی بہ وجہ اللہ بنی اللہ لہ مثلہ فی الجنۃ مقرر عبداللہ خولانی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے سنا جو کہتے تھے یعنے جناب ذوالنورین نے اپنی خلافت مین جب مسجد نبوی کی

بنا کی

الجزء الثانی

بنا کی اور اسکے عرض وطول اور بلندی مین زیادتی کی اور اسکے ستون اور دیوارین سب سنگ وچونے سے بنائے - تب بعض لوگون نے اسپر انکار کیا تو وہ کہنے لگے کہ مقرر تم نے مجھپر انکار مین زیادتی کی - تحقیق مین نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جسنے بناکرے ایک مسجد - یہان بکیر جو عمرو کا شیخ ہی کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ اسکا شیخ عاصم بن عمر یا عثمان ذوالنورین نے کہا - کہ بناکرنے مین اسکے خدا کی خوشنودی چاہے - یہہ جملہ معترضہ ہی جو درمیان آیا - یعنے جسنے اللہ کی طلب خوشنودی مین ایک مسجد بناکرے تو اللہ تعالی اسکے واسطے اس مسجد کے مانند ایک مکان بہشت مین بنا کریگا پس مسجد جسقدر کشادہ تر اور محکم تر اور بلند تر ہوگی بہتر ہی - مراد یہہ ہی کہ جزا اُس عمل کی اسکے مانند ہی - پر وہ مکان جنت کیفیت اور کمیت مین اُس عالم کے لایق ہوگا - جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہ بہشت کی ہر چیز ایسی ہوگی کہ نہ کسیکی آنکھین دیکھی اور نہ کسیکے کان سنے اور نہ کسی بشر نے اسکا تصور کیا - اس حدیث کو وہ حدیث منافی نہین جو فرمائے کہ ہر عمل کو اجر اسکے دس مانند ہی **باب** یَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ لیوے پیکان تیر کی جبکہ گذرے مسجد مین **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ سفیان نے کہا کہ مین نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ آیا تم نے جابر سے سنا ہی جو کہتے ہین کہ ایک مرد مسجد نبوی مین گذرا اور اسکے پاس تیر تھے سو حضرت نے فرمایا کہ پیکان پکڑلے تا کسیکو آزار نہ پہنچے - عمرو نے کہا ہان مین نے سنا ہی اور بعض روایات مین قال نعم واقع نہوا - اور سکوت کو اسکے قایم مقام ٹھہرایا جیسا کہ مذہب بخاری کا ہی کہ شیخ کا قول نعم شرط نہین ہی مگر جو شیار ہی سکوت اسکا کافی ہی **باب** الْمَرُورِ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب مسجد مین گذرنیکے بیان مین ہی اگر پیکان ہاتھ مین لیا ہو **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لَا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا ابوبردہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی گذرا ایک مسجد مین ہماری مسجدون یا ہمارے بازارون سے تیر کے ساتھ تو چاہئے کہ اسکے پیکان اپنے ہاتھ مین لے تا کسی مسلمان کو زخمی نکرے **باب** إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب مسجد مین شعر پڑہنا جایز ہونیکے بیان مین ہی **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ مقرر عبدالرحمن بن عوف نے سنا کہ حسان بن ثابت انصاری نے ابوہریرہ کو گواہ لیا کہ سوگند دیتا ہون مین تجکو خدائے عزوجل کی ایا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی جو فرماتے تھے کہ ای حسان جواب دے رسول خدا کیطرف سے کافرونکو جواب کی اور صحابہ کی ہجو کرتے تھے - اور حسان کے حق مین حضرت یہہ دعا کرتے تھے ای پروردگار تو مدد کر حسان کو روح القدس یعنے جبرئیل علیہ السلام سے - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین شعر کا پڑہنا حسان سے مسجد مین مروی نہین - پس ترجمہ باب کے ساتھ کیا تطبیق ہی جواب یہہ کہ حضرت کا یہہ قول اور یہہ دعا حسان کے حق مین اسبات پر مشعر ہی کہ شعر ایک صفت جمیل ہی حقانیت سے خالی نہین پس پڑہنا اسکا مسجد مین مطلقا ممنوع نہین ہان اگر شعر باطل ہو اور منافی ہو اس کام کا جسکے لئے مسجدون کی بنا ہوا کرتی ہی

الجزء الثانی

پس اسکا پڑہنا حرام ہوگا۔ اور امام بخاری نے بدء الخلق میں ۲ ہی جواب دیا ہوگا۔ اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ حضرت عمر ایک روز مسجد میں گذرے اسوقت حسان شعر پڑہتے تھے۔ حضرت عمر انکو سرزنش کی حسان نے کہا کہ اسی مسجد میں میں شعر پڑہتا تھا اور اسوقت تمہارے سے بہتر یعنے جناب پیغمبر تشریف رکھتے تھے۔ تب حسان نے ابو ہریرہ کیطرف التفات کی اور سوگند دیکے پوچھا کہ میں نے جو بیان کیا سچ یا نہیں ابو ہریرہ نے کہا ہاں سچ ہی پس اسقدر ترجمۂ باب کے ساتھ موافق ہی مترجم کہتا ہی کہ حضرت سید انام اور آپکے صحابۂ کرام کے مبارک زمانے میں حمد و نعت اور اعانت دین متین اور مذمت کفار و مشرکین میں اکثر صحابہ اشعار بناتے اور پڑہا کرتے تھے۔ روضۃ الاحباب میں مذکور ہی کہ حضرت کے شاعروں اور خاوندوں سے مردوں سے ایک سے ساٹھ پرونوں۔ اور عورتوں سے باراتھین اور مدارج النبوۃ میں مسطور ہی کہ حضرت کے شعرا جو ملت اسلام سے کفار بدانجام کے شر کو دفع کرتے اور کافروں کی ہجو میں شعر کہتے تھے انہیں سے یہ تین صحابہ ہیں حسان بن ثابت و کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ۔ روایت ہی کہ حسان کے لئے حضرت مسجد میں ایک منبر رکھواتے حسان اسپر کھڑا رہکے حضرت کی مدح و نعت اور دشمنوں کی ہجو اور مذمت کیا کرتے تھے۔ اور انکی شان میں یہہ حدیث فرمائے اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانًا بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا دَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اور ایک روایت میں بفاخر آیا ہی یعنے اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہی حسان کی روح قدس سے جب تک وہ تفاخر کرتا ہی رسول خدا سے۔ اور فرمائے کہ حسان کا کلام کافروں کے دل میں تیر سے بھی زیادہ سخت ہی۔ اور مروی ہی کہ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت مع فوج صحابہ عمرۃ القضا کے لئے جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے عبد اللہ بن رواحہ آپ کے ناقہ کی مہار پکڑا ہوا یہہ شعر پڑہتا تھا ؎ خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ ۔ اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ عمر فاروق نے کہا ای عبد اللہ کیا تو حضرت کے حضور میں شعر پڑہتا ہی۔ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے ای عمر کہ اسکی شعر کفار کے دل میں تیر سے بھی جلد اثر کرتی ہی۔ کہتے ہیں کہ حضرت اگرچہ شعر کہنے سے مبرا تھے اور شعر نہ کہنا آپکا خصیصہ تھا لاکن اچھی شعر کو پسند فرماتے اور اپنی ذات مقدس کی نعت کو کہ بلاشک صدق و حق ہی دوست رکھتے تھے۔ روایت ہی کہ کعب بن مالک جب یہہ قصیدہ آپکی حضور اشرف میں پڑہا ؎ بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِیْ الْیَوْمَ مَتْبُوْلُ ۔ حضرت بہت خوش ہوئے اور اپنی چادر شریف اسکو صلہ دی۔ نقل ہی کہ معاویہ دس ہزار درہم دیکے وہ چادر شریف مانگی پر کعب نے قبول نکیا اور کہا کہ اسباب میں ایثار نکرونگا رسول خدا کا جامۂ اقدس کیسکو نہ دونگا۔ آخر کعب نے جب رحلت کی معاویہ نے بیس ہزار درہم اسکے وارثوں کو دیکے وہ چادر شریف لی کہتے ہیں کہ وہ چادر مبارک سلاطین کے پاس بطن در بطن چلے آئی انتہی اور مسجد میں شعر خوانی جو جایز آئی اس سے اشعار مشروعہ مراد ہی نہ ممنوعہ شیخ نجیب ضیاء الملۃ والدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آداب المریدین میں لاے ہیں وَاَمَّا الْقَصَائِدُ وَالْاَشْعَارُ فَقَدْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّعْرِ فَقَالَ ھُوَ الْکَلَامُ حَسَنُہٗ حَسَنٌ وَقَبِیْحُہٗ قَبِیْحٌ فَالْحَسَنُ مَا کَانَ مِنَ الْمَوَاعِظِ وَالْحِکَمِ وَذِکْرِ اٰلَاءِ اللّٰہِ وَنَعْمَائِہٖ وَنَعْتِ الصَّالِحِیْنَ وَصِفَۃِ الْمُتَّقِیْنَ فَسَمَاعُہٗ حَلَالٌ وَمَا کَانَ مِنْ ذِکْرِ الْاَطْلَالِ وَالْمَنَازِلِ وَالْاَزْمَانِ وَالْاُمَمِ فَسَمَاعُہٗ مُبَاحٌ وَمَا کَانَ مِنْ ھَجْوٍ وَشَتْمٍ فَسَمَاعُہٗ حَرَامٌ یعنے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعر سے تو فرمایا کہ وہ ایک کلام ہی اس سے جو نیک ہی سو نیک ہی اور جو بد ہی سو بد ہی۔ نیک وہی ہی کہ جسمیں وعظ اور حکمت کی باتیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور صالحین کی نعت اور متقیوں کی صفت مذکور ہو پس اسکا سننا حلال ہی۔ اور جس میں ذکر طلول اور عمارتوں اور زمانوں اور اگلے لوگوں کے قصوں کا ہو اسکا سننا مباح ہی اور جس میں ہجو اور بد باتیں ہوں اسکا سننا حرام ہی انتہی اور عینی شرح کنز میں ہی وَاِنْ نُشِدَ شِعْرٌ فِیْہِ وَعْظٌ وَحِکْمَۃٌ

۲ جو روایت کی کہ وہ دلالت کرتا ہی کہ حضرت کا پیغمبر زمان مسجد میں ہوگا اور حسان مسجد میں شعر کہتے اور آپ حضرت کے شعر کا ذکر

جائز ہی بالاتفاق یعنے جس شعر مین وعظ وحکمت ہو وہ بالاتفاق جایز ہی انتہی اور مولانا خرم علی نے ترجمہ مشارق الانوار کے سات سو بیالیسوین صفحہ مین لکھا ہی کہ معلوم ہوا کہ جس شعر کا مضمون حق ہو اور حکمت ومصلحت پر مشتمل ہو اسکا پڑہنا شرع مین منع نہین بلکہ پسندیدہ ہی جیسے گلستان بوستان مولوی روم کی مثنوی یا حدیقہ حکیم سنائی کا انتہی **باب** اصحاب الحراب فی المسجد یہہ باب عرب کے لوگ مسجد مین آنے اور انکی بازی کرنیکے جواز مین ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب قال قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عایشۃ قالت لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ انظر الی لعبہم بی بی عایشہ نے کہا کہ مین نے ایک روز حضرت کو میرے حجرے کے دروازے پر دیکھا جس حال مین کہ حبشیون نے اپنے ہتھیار وانکے ساتھ مسجد نبوی مین بازی کرتے تھے - اور حضرت نے مجھے اپنی چادر شریف سے پوشیدہ کیا تھا جس حال مین کہ مین انکی بازی کیطرف نظر کرتی تھی وزاد ابراہیم بن المنذر حدثنا ابن وہب اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحبشۃ یلعبون بحرابہم اور ابراہیم بن منذر نے اپنی روایت مین یہی ایک حراب کا لفظ زیادہ کیا ہی - اگر تو کہیگا کہ مسجد مین بازی کرنی کسطرح جایز ہوا تو جواب اسکا یہہ لکھے ہین کہ حقیقت مین یہہ بازی نہین بلکہ طاعت ہی کیونکہ وہ ہتھیارون سے ورزش جہاد کفار کے لئے جیسا کہ تیراندازی اگرچہ صورت لعب رکھتی ہی اگر کافرون کے ساتھ جنگ کرنیکا ملکہ حاصل ہونیکی نیت ہو تو وہ بھی عبادت ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عورت اجنبی مرد کے طرف نظر کرنی جایز ہی بشرطیکہ اپنی منہ کو پوشیدہ کیا ہو - اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کے حسن خلق اور بی بیون کے ساتھ حسن معاشرت کا اور امت کو تعلیم ہی اس حسن خلق کی کذا قالوا **مترجم** کہتا ہی کہ جب حضرت مدینہ طیبہ کو تشریف لاے تب بی بی عایشہ کی کم عمری تھی حالت لڑکائی مین جب میلان بازی کیطرف ہوتا ہی - یہہ بازی جو صورت مین لہو ولعب اور حقیقت مین عبادت ہی اپنی چادر شریف سے پردہ کرکے بتلائے - حالانکہ اسوقت گوشہ فرض نہوا تھا - اسکے بعد جب گوشہ فرض ہوا تب ہی احتیاط مرعی تھا - چنانچہ مروی ہی کہ ایک روز عبد اللہ ابن ام مکتوم جو ایک صحابی جلیل القدر اور نابینا تھے حضرت کی خدمت فیضدرجت مین چل دئے - اسوقت حضرت کی زوجہ محترمہ بی بی ام سلمہ حاضر تھین سو پردے مین نہ گئین حضرت نے فرمایا کہ ای ام سلمہ تو کہے لئے پوشیدہ ہوئی - بی بی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ مجھے دیکھتا ہی - آپ نے فرمایا اگر یہہ وہ نہین دیکھتا ہی تو اسکو دیکھتی ہی - تب بی بی پردے مین گئین - احیاء العلوم مین لائے ہین کہ حضرت جناب رسالتمآب نے خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سے پوچھا کہ عورت کے حق مین کیا شی بہتر ہی - بی بی نے کہا بہتر یہہ ہی کہ وہ نہ اجنبی مرد کی صورت دیکھے - اور نہ کبھی مرد اسکا منہہ دیکھے - حضرت نے یہہ بات سنکر بہت خوش ہوے اور بی بی کو اپنے گلے لگایا - اور فرمایا ذریۃ بعضہا من بعض حضرت کے صحابہ دیوار کے سوراخون کو بند کردیتے تھے تا عورت کی نظر باہر نہ پڑے - حضرت کے زمانے مین عورات جمعہ اور جماعت مین حاضر ہوتی تھین صحابہ کے زمانے مین یہہ دستور موقوف ہوا - پر بوڈہی عورتین جاتی تھین - اور اس زمانے مین انکا جانا بھی درست نہین انتہی **باب** ذکر البیع والشراء علی المنبر فی المسجد یہہ باب ذکر مین خرید وفروخت کرنیکے ہی منبر پر مسجد مین یعنے خریدہ وفروخت کا ذکر کرنا منبر مسجد پر حاضر کرنیکے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن یحیی عن عمرۃ عن عایشۃ قالت انتہا بریرۃ

الجزء الثالث

تسئلها فی کتابتها فقالت ان شئت اعطیت اهلک ویکون الولاء لی وقال اهلها ان شئت اعطیتها
ما بقی وقال سفیان مرة ان شئت اعتقتها ویکون الولاء لنا فلما جاء رسول الله صلی الله علیه ذکرت
ذلک فقال ابتاعیها فاعتقیها فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر وقال
سفیان مرة فصعد رسول الله صلی الله علیه وسلم علی المنبر فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی
کتاب الله عز وجل من اشترط شرطا لیس فی کتاب الله فلیس له وان اشترط مائة مرة بی بی عایشہ سے روایت
ہی کہ بریرہ جو ایک جماعت کی کنیز تھی اور سب نے اسکو مکاتبہ کیا تھا۔ مکاتب اسکو کہتے ہین کہ اسکے مالک نے لکھدیا ہو کہ اسقدر پیسے تو لادیو
تو آزاد ہی بریرہ کو جب اسکے مالکون نے مکاتبہ کیا کتابت کے پیسون سے کچھ اسپر باقی تھے سو اسنے بی بی عایشہ کی خدمت مین آئی اور سوال کیا تو
بی بی نے فرمایا کہ اگر باقی پیسے تو چاہتی ہی تو مین دیتی ہون پر ولا مجکو ہو نہ تیرے موالی کو۔ اور اسکے موالی نے بی بی عایشہ سے کہا اگر آپ چاہین
بریرہ کو پیسے دین اور اگر نچاہین ندین۔ اور سفیان نے ایکبار اس حدیث کو اس لفظ سے کہا یعنے جاے پر اعطیتها کے اعتقتها کہا یعنے اگر آپ
چاہین اسکو آزاد کرین پر ولا ہمکو ہو۔ پس جب رسول خدا تشریف لاے تو مین نے اسکا ذکر کیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اسکو خرید کر اور آزاد کر دے
مقرر ولا اسکو ہی جسنے اسکو آزاد کیا۔ پھر حضرت کھڑے رہے منبر پر۔ اور سفیان نے ایکبار اس حدیث کی روایت مین قام کی جاے فصعد کہا
یعنے سوار ہوے منبر پر۔ پس فرمایا کہ کیا ہوا لوگونکو کہ خرید و فروخت مین ایسی شرطین کرتے ہین کہ وے شرطین کتاب اللہ مین نہین اور جسنے ایسی
شرط کرے جو کتاب اللہ مین نہین تو اسکو اسکا استحقاق نہین پہنچتا ہی اگرچہ شرط کرے سو بار مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کے
حدیث کا بھی یہی حکم ہی بحکم قولہ تعالی وما اتاکم الرسول فخذوہ یعنے جو کچھ حکم کرے تمکو رسول پس لو اسکو قال علی قال یحیی وعبد
الوهاب عن یحیی عن عمرة نحوه امام بخاری نے کہا کہ علی بن مدینی نے میرسے کہا کہ یحیی اور عبدالوہاب ہر دونے یحیی بن سعید
انصاری سے اور وہ عمرہ سے روایت کی اس حدیث کے مانند از روے معنے کے وقال جعفر بن عون عن یحیی سمعت
عمرة قالت سمعت عایشة اور جعفر نے لفظ سماع سے روایت کی وقد رواه مالک عن یحیی عن عمرة ان بریرة ولم یذکر
صعد المنبر اور روایت کیا امام مالک نے یحیی سے اور وہ عمرہ سے قصہ بریرہ کو اور اس مین ذکر نکیا کہ حضرت سوار ہوے منبر پر اور
سند کی حدیث کی بی بی عایشہ کے ساتھ

باب التقاضی والملازمة فی المسجد یہہ باب بیان مین تقاضا کرنے دین
در حکم مین مطالبہ اور تقاضا لازم کرنے مین ہی قرض خواہی کے لئے بیچ مسجد کے

حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا
عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزهری عن عبد الله بن کعب بن مالک عن کعب انه تقاضی بن ابی
حدرد دینا کان له علیه فی المسجد فارتفعت اصواتهما حتی سمعهما رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
فی بیته فخرج الیهما حتی کشف سجف حجرته فنادی یا کعب قال لبیک یا رسول الله قال ضع من دینک
هذا واومأ الیه ای الشطر قال لقد فعلت یا رسول الله قال قم فاقضه روایت ہی کعب بن مالک سے جو مشاہیر
شعرا سے تھا مقرر اسنے اپنا دین ابن ابی حدرد سے طلب کیا مسجد نبوی مین پس ہر دو کے آوازین بلند ہوئین یہان تک کہ حضرت نے سنے

الجزء الثالث

جس حال مین کہ آپ اپنے گھر مین تھے - پھر انکے طرف تشریف لاے یہان تک کہ پردہ حجرے کا اٹھایا - پس خدا کی یا کعب اسنے کہا لبیک یا رسول اللہ تب فرمایا اس دین کو چھوڑ دے یا اسکے طرف اشارہ کیا یعنے آدھا چھوڑ دے - کعب نے کہا کہ ایسا ہی کیا یعنے آدھا چھوڑ دیا یا رسول اللہ اور ابن ابی حدرد کو فرمایا کہ وہ آدھا دین ادا کردے **باب** کنس المسجد والتقاط الخرق والقذا والعیدان منہ یہہ باب مسجد کو جاروب دینے اور چندیان اور چرک اور خس و خاشاک اس سے دور کرنیکے بیان مین ہی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ ان رجلا اسود او امرأۃ سوداء کان یقم المسجد فمات فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنہ فقالوا مات فقال افلا کنتم اذنتمونی بہ دلونی علی قبرہ او قال علی قبرہا فاتی قبرہ فصلی علیہا ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر ایک مرد سیاہ یا زن سیاہ مسجد کو جاروب دیا کرتی سو موا یا موئی وہ عورت - پس حضرت نے اسکا حال دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ وہ مرد موا یا وہ عورت موئی - آپ نے فرمایا پھر کس لئے تم اسکی موت سے مجھے آگاہ نکیا تا مین اسپر نماز پڑہا ہوتا - امام بخاری نے باب الجنایز مین لایا ہی کہ صحابہ کرام آنے اسبات پر اور راضی ہوے حضرت کی تصدیق پر کہ وہ رات کو موا تھا - آپ نے فرمایا کہ اس مرد یا اس عورت کی قبر بتلاؤ صحابہ نے بتلایا آپ نے اسکی قبر پر نماز پڑہی **باب** تحریم تجارۃ الخمر فی المسجد یہہ باب شراب کی تجارت مسجد مین حرام ہونیکے بیان مین **حدثنا** عبدان عن ابی حمزۃ عن الاعمش عن مسلم عن مسروق عن عایشۃ قالت لما انزل الایات من سورۃ البقر فی الربوا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المسجد فقرأہن علی الناس ثم حرم تجارۃ الخمر ابی بی عایشہ نے کہا کہ سورہ بقر کی آیتین جو سود حرام ہونیکے بیان مین ہین جب شرف نزول پائین - حضرت مسجد کیطرف تشریف لاے اور یہ آیتین لوگون پر پڑہین - پھر شراب کی تجارت حرام کی - ظاہر سوق اس کلام کا یہہ ہی کہ تحریم خمر کی سود کی تحریم کے بعد ہی حالانکہ خمر کی تحریم سود کی تحریم سے ایک مدت آگے ہی - گویا ایک مصلحت کے لئے جو سوقت رد دی تھی حضرت نے تحریم خمر کا اعادہ کیا - اور اگر کہین کہ نفس خمر کی تحریم اس سے آگے تھی اور اسکی تجارت کی تحریم اسوقت ہوئی یہہ بھی دور نہین **باب** الخدم للمسجد یہہ باب مسجد کے لئے خدام لینے کے بیان مین ہی - وقال ابن عباس نذرت لک ما فی بطنی محررا للمسجد یخدمہ ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا کہ عمران کی بی بی حنہ نے کہا مین نے نذر کی تیرے واسطے یا اللہ اس بچے کو جو میرے شکم مین ہی جس حال مین کہ آزاد ہی - عمران کی بی بی نے اس آزادی سے مسجد کی خدمت کا ارادہ کیا کہ وہ مسجد کی ہی خدمت کرے اور اسکو دوسرے کام مین مشغول نکرون یہہ آزادی مجاز کے معنے مین ہی - اور ہوسکے کہ اُس شریعت مین اسکو سوا ے خدمت مسجد کے دوسرا کام روا نہو گا **حدثنا** احمد بن واقد قال حدثنا حماد عن ثابت عن ابی رافع عن ابی ہریرۃ ان امرأۃ او رجلا تقم المسجد وکان او کانت فذکر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی علی قبرہ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ مقرر ایک عورت یا ایک مرد مسجد جاروب دیتے تھے مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہہ کہ وہ عورت تھی - پس ابو ہریرہ نے حضرت کی حدیث کا ذکر کیا جو اسکی قبر پر نماز پڑہی **باب** الاسیر او الغریم یربط فی المسجد یہہ باب حکم اسیر اور قرضدار کے ہی جس حال مین کہ وے باندہے جاوین مسجد مین **حدثنا** اسحٰق بن ابراہیم قال حدثنا روح حدثنا جعفر عن شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی [illegible] عن النبی صلی

اللہ علیہ وسلم قال ان عفریتا من الجن تفلت علی البارحۃ او قال کلمۃ نحوھا لیقطع علی الصلوٰۃ فامکنی اللہ منہ
واردت ان اربطہ الی ساریۃ من سواری المسجد حتی تصبحوا وتنظروا الیہ کلکم فذکرت قول اخی سلیمان
ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا ناگاہ آج کی شب ایک جن متمرد عرض ہوا میرے پاس آیا تاکہ مجھ پر نماز قطع کرادے وسوسہ ڈالے نماز تہجد میں
پس اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی یعنے اسکو دفع کرنے پر قادر کیا اور میں چاہا کہ اس جن کو مسجد کے ایک ستون سے باندہوں یہان تک کہ تم
صبح کرو اور اسکی طرف نظر کرو تم سب۔ پھر میں نے بھائی سلیمان علیہ السلام کا قول یاد کیا جو خدا تعالیٰ سے چاہا ہی چنانچہ قرآن مجید میں آیا
ہی رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے ای میرے بخش مجھے اور دے مجھے ایک حکومت اور سلطنت کہ میرے
بعد کسیکو نہ دیوے قال روح فردہ خاسئا روح نے کہا پس مردود کیا حضرت نے اس جن کو جس حال میں کہ وہ راندہ گیا۔ امام بخاری کا مقصد
یہہی کہ روح اس زیادتی میں متفرد ہی محمد بن جعفر نے اسکی روایت نکی ہی **باب** الاعتسال اذا اسلم وربط الاسیر فی
المسجد یہہ باب بیان میں غسل کرنے کافر کے ہی جب اسلام لاوے۔ اور بیان میں باندہنے اسیر کے ہی مسجد میں وکان شریح یامر العزم
ان یحبس الی ساریۃ المسجد اور تھے شریح کہ حکم کرتے مقروض کو کہ وہ باندہا جاوے ستون مسجد سے **حدثنا** عبد اللہ بن
یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی سعید بن ابی سعید انہ سمع اباھریرۃ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج
الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اطلقوا ثمامۃ فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد
فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا جو عراق کیطرف ہی پس
قبیلہ بنی حنیفہ سے ایک مرد کو لے آئے اسکا نام ثمامہ بن اثال تھا حضرت کے حکم سے لوگون نے اسکو مسجد کے ایک ستون سے باندہا۔ پھر حضرت اس مرد کیطرف
تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ پھر ثمامہ ایک پانی کیطرف گیا جو مسجد کے نزدیک تھا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا۔ اور کہا گواہی دیتا ہوں میں
کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ۔ اور محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ یہان سے کافر مسلمان ہونیکے وقت غسل کرنیکی مشروعیت معلوم ہوی اور
امام احمد نے اسکو واجب کہا ہی مطلقا **باب** الخیمۃ فی المسجد للمرضی وغیرھم یہہ باب مسجد میں بیمارون اور غیر بیمارون کے لئے
خیمہ کھڑے کرنیکے بیان میں ہی **حدثنا** زکریا بن یحیی قال حدثنا عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا ھشام عن ابیہ
عن عایشۃ قالت اصیب سعد یوم الخندق فی الاکحل فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیمۃ فی المسجد لیعودہ
من قریب فلم یرعھم وفی المسجد خیمۃ من بنی غفار الا الدم یسیل الیھم فقالوا یا اھل الخیمۃ ما ھذا الذی یاتینا
من قبلکم فاذا سعد یغذو جرحہ دما فمات فیھا بی بی عایشہ نے کہا کہ غزوہ خندق کے روز سعد رضی اللہ عنہ کو ایک تیر کا زخم
لگا الکحل میں جو ایک رگ ہی وسط ذراع میں کہ اسکو رگ حیات کہتے ہین۔ پس حضرت نے انکے لئے مسجد میں یک خیمہ نصب کروایا تاکہ انکی عیادت
کرین نزدیک سے۔ اور سعد لوگونکو ہول اور درد میں نہ ڈالے حالانکہ مسجد میں قبیلہ بنی غفار کا ایک خیمہ کھڑا تھا۔ پس لوگونکو فزع میں نہ ڈالا مگر خون
انکے زخم کا جو اس قبیلہ کیطرف سیلان کرتا تھا۔ پس انہون نے کہا کہ ای سعد کے خیمہ والو کیا ہی یہہ خون جو تمہارے خیمہ سے ہمارے طرف آتا ہی

الجزء الثاني

سو ناگاہ انہون نے دیکھا کہ سعد زخمی ہی - اور انکے زخم سے خون سیلان کرتا ہی - پس سعد نے اسی جراحت سے رحلت کی - اور بعض روایات مین منہا کی جاے پر فیہا آیا ہی یعنے اسی خیمہ مین رحلت کی **باب** اِدْخَالُ الْبَعِيْرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ یہہ باب اونٹ کو مسجد مین لانیکے جواز مین ہی کسی علت سے یعنے بیماری وغیرہ کے سبب سے وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعِيْرٍ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے اپنے اونٹ پر سوار رہ کے کعبۃ اللہ کا طواف کیا - یہہ طواف حجۃ الوداع مین تھا لوگونکی تعلیم کے لئے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے اپنا درد و افسوس حضرت کیطرف ظاہر کیا اور کہا کہ مین بیمار ہون طاقت نہین رکھتی ہون کہ پیادہ طواف کرون تو فرمایا کہ تو لوگونکے پیچھے سے طواف کر جس حال مین کہ تو سوار رہے - پھر مین نے طواف کیا اور حضرت بیت اللہ کے پہلو مین یعنے بیت اللہ کے نزدیک نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ سورۂ طور پڑہتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت کا وہ ناقہ قطوانیہ تھا کہ سواری کے وقت بول و براز نہین کرتا تھا

باب یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاَحْسِبُ الثَّانِيْ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيْئَانِ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَلَمَّا اَفْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتّٰى اَتٰى اَهْلَهُ انس بن مالک نے حدیث کی کہ مقرر دو مرد حضرت کے یارون سے آپکے پاس سے نکلے اندہیری شب مین - بعض روایات مین آیا ہی کہ انسے ایک عباد بن بشر ہی - راوی کہتا ہی کہ مین گمان کرتا ہون کہ دوسرا اسید بن حضیر ہی - سو ان ہر دو کے ساتھ دو چراغ کے مانند تھے کہ انکے آگے روشن تھے - پس جب وے ہر دو جدا ہوے ان سے ہر ایک کے ساتھ ایک چراغ ہوا - یہان تک کہ وہ اپنے گھر آیا - جانا چاہیے کہ امام بخاری نے اس باب کو اس حدیث کے ساتھ احکام مسجد کے ابواب مین لایا - گویا اشارہ کیا کہ مسجد جو مورد برکات اور مصدر انوار فیوض الٰہی ہی سو ان دونون نے مسجد مین حضرت کی صحبت شریف سے وے انوار حاصل کئے تھے یہہ صحابہ کی کرامت حضرت جناب رسالت کے معجزات سے ہی - اور وہ جو حدیث شریف مین ہی کہ بشر المشائین فی ظلم اللیل الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ یعنے بشارت دے جانیوالون کو اندہیری رات مین مسجدونکی طرف - نور کامل کے ساتھ قیامت کے دن - سو اللہ تعالٰی نے دنیا مین بھی ان پر ظاہر کیا جل شانہ وعم احسانہ **باب** الْخَوْخَةِ وَالْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ یہہ باب مسجد مین دریچہ چھوڑنے اور مسجد مین گذرنیکے بیان مین ہی - حضرت کے صحابہ کہ جن کے گھر مسجد کے ہمسایہ مین تھے دریچے رکھے تھے تا جماعت کے احوال پر اور نماز کی آمادگی پر مطلع ہون - اور بعض اصحاب دروازے رکھتے تھے کہ آنے اور جانیکے وقت مسجد مین سے گذرتے تھے پس وحی آئی کہ سب دریچے اور دروازے بند کردین - مگر ان سے بعض مستثنی ہوے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ

الجزء الثالث

صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ سبحانہ خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ما عند اللہ فبکی ابوبکر
فقلت فی نفسی ما یبکی ھذا الشیخ ان یکن اللہ خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ما عند اللہ عز
وجل فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو العبد وکان ابوبکر اعلمنا فقال یا ابابکر لا تبک ان امن الناس
علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر ابوسعید خدری نے کہا کہ حضرت نے خطبہ پڑہا پس فرمایا کہ مقرر اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا درمیان
دنیا کے اور اس چیز کے جو نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہی نعمتون سے آخرت کے اور قرب خاص سے رب العزت کے پس ابوبکر صدیق رونے لگے تو
مین نے اپنے دلمین کہا کہ کیا چیز رولاتی ہی اس شیخ کو اسبات سے اگر اللہ تعالیٰ کسی ایک بندے کو مختار کیا درمیان دنیا کے اور اس چیز کے جو
نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہی - پس اختیار کیا اس بندے نے اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہی - ابوسعید نے نہین پایا کہ اسبات پر رونیکا
کیا سبب ہی پس وہ بندہ مختار حضرت سید الابرار تھے - اور ابوبکر صدیق ہم سب سے دانا تر تھے - یعنے انہون نے سمجھا کہ حضرت نے اپنی رحلت سے
خبر دی - پس حضرت نے صدیق اکبر کی تسلی کے لئے کمال خصوصیت ظاہر کرکے فرمایا ای ابوبکر گریہ نہ کیجئے - مقرر سب لوگون سے زیادہ نفس و
مال جو مجھہ پر بذل کیا ابوبکر ہی ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابابکر اگر مین اپنی امت سے کسیکو خلیل یعنے دوست
پکڑا ہوتا تو البتہ ابوبکر کو خلیل لیا ہوتا - خلت معنے مین صفاے مودت کے ہی جو اسرار پذیر ہو - اور وہ مرتبہ محبت سے برتر ہی - اور یہہ بھی
لکھتے ہین کہ خلیل اسکو کہتے ہین کہ خلیل کے سوا غیر کو دلمین گنجایش نہو - جب حضرت کے مبارک دل مین محبت اور خلت حق تعالیٰ کی بھری
ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کے سوے دوسرے کو خلیل لینے کی گنجایش نہین تھی - اگر تو کہیگا کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ حضرت کو محبت قلبی بھی
دوسرے کے ساتھہ نہو - تو ہم کہتے ہین کہ محبت تعلق قلب کا محبوب کے ساتھ ہی - پس تعلق اور ہی - اور ایک چیز دل میں پیدا ہوجانا اور بات ہی اگرچہ حضرت
کی محبت ماسوا کے ساتھ بھی محض اللہ ہی کے واسطے تھی - پس یہہ محبت بھی محبت حق کی فرع ہی فافہم ولکن اخوۃ الاسلام ومودتہ
ولیکن مجھے ابوبکر کے ساتھ اسلامی برادری اور دوستی ہی دوسروں سے زیادہ لا یبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر
باقی نرہے مسجد مین کسیکا دروازہ مگر یہہ کہ وہ بند کیا جاوے مگر دروازہ ابوبکر کا **مترجم** کہتا ہی کہ مدارج النبوہ کے اٹھوین باب مین لایا ہی کہ
حضرت ابراہیم اور ہمارے پیغمبر کریم علیہما الصلوٰۃ والتسلیم کا تسمیہ خلیل کے ساتھ بسبب دے اللہ ہی کے طرف بکلی متوجہ ہونے اور اپنے حوایج اللہ ہی کے
طرف سونپ دینے - اور ماسوی سے بالکل انقطاع کرنے اور اسباب و وسایط نظر سے گرا دینے - اور اللہ ہی کے ساتھ زیادہ خصوصیت رکھنے
اور حق تعالیٰ کے الطاف خفی ان پر مبذول ہونے اور اسرار الٰہی اور مکنون غیب اور معرفت بواطن مین آنے اور حق تعالیٰ انکے قلوب کو مصفا
کرنیکے ہر ماسوی سے تا غیر کی محبت انکے دل مین راہ نپاوے - اور بعضون نے کہا کہ خلیل وہ ہی کہ ماسوی اللہ اسکے دل مین نہ سماوے - انکے پاس
یہی معنے ہین حدیث لو کنت متخذا خلیلا الخ کے - ان سب کو ذکر کیا ہی قاضی عیاض نے اور مشترک کیا ہی خلت کو درمیان سید المرسلین اور ابراہیم
علیہما الصلوٰۃ والسلام کے - اور بالضرور یہہ صفتین جو خلت کے معنے مین مذکور ہوئین باوجود اشتراک جناب سید الانبیا کی ذات مبارک
مین عظیم تر اور قوی تر اور کامل تر ہونگے بسبب اپکی فضیلت کے جیسا کہ نبوت و رسالت مین ہی - اور اسکے خواص و لوازم سب انبیا و مرسلین مین
مشترک ہین ولکن فضلنا بعضہم علی بعض پھر قاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہی علما نے ارباب قلوب سے کہ درجہ خلت کا ارفع ہی

محبت اور خلت کی حقیقت

یا درجہ محبت کا - سو بعضون نے ہر دو کو برابر کہا - پس نہوگا حبیب مگر خلیل اور نہوگا خلیل مگر حبیب - لاکن ابراہیم علیہ السلام خلت کے ساتھ مخصوص ہوے اور حضرت محبت کے ساتھ - یعنے تخصیص ذکر مین اور تسمیہ ہی نہ درحقیقت اور اتفاقی ہی - حالانکہ اطلاق خلیل کا حضرت پر بھی آیا ہی پس تخصیص نہی اور بعضون نے کہا ہی کہ درجہ خلت کا ارفع واتم ہی اور احتجاج کیا ہی حضرت کے قول سے جو فرمایا ہی لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ پس حضرت نے خلیل نہین پکڑا غیر کو - اور حالانکہ اطلاق محبت کا جناب فاطمہ زہرا اور انکی اولاد اور اُسامہ وغیرہم پر بھی آیا ہی - اور اکثر علما نے درجہ محبت کو خلت سے ارفع ٹھہرایا ہی - کس لیے کہ درجہ حبیب کا جو ہمارے پیغمبر جلیل القدر ہین درجہ خلیل علیہ السلام سے ارفع ہی - اور اصل محبت میل ہی طرف اس چیز کے جو محب کی موافق ہو - لاکن یہہ بات اسکے حق مین صحیح ہی کہ میل اس سے اور انتفاع بوقت ہو - اور یہہ درجہ مخلوق کا ہی لاکن خالق تعالیٰ جلشانہ اغراض سے منزہ ہی - پس محبت اسکی بندے کے ساتھ کہ اسکو سعادت اور عصمت نصیب کرے اور اپنے قرب اور افاضہ رحمت کی توفیق اور اسکے اسباب مہیا کردے - اسکا نہایت کشف حجب ہی اسکے قلب سے تا اپنے قلب سے اسکو دیکھے اور اپنی بصیرت سے اسکے طرف نظر کرے جیسا کہ حدیث قدسی مین آیا ہی فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ الخ انتہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ یَعْلَی بْنَ حَکِیْمٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ عَاصِبًا رَاْسَهٗ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ خُلَّةُ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ سُدُّوْا عَنِّیْ کُلَّ خَوْخَةٍ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَةِ اَبِیْ بَکْرٍ ابن عباس نے کہا کہ حضرت باہر تشریف لاے اس بیماری مین جو دنیا سے سدھارے جس حال مین کہ سر مبارک پر کپڑے سے عصابہ باندہے تھے - پس منبر پر تشریف رکھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی - پھر فرمایا کہ تحقیق نہین ہی لوگون سے کوئی مجھپر زیادہ اپنا جان ومال میرے مین ابوبکر بن ابی قحافہ سے - یعنے ابوبکر اسباب مین سب سے زیادہ ہی اور اگر مین ہوتا کہ لوگون سے کسیکو خلیل پکڑتا - البتہ ابوبکر کو خلیل لیا ہوتا کہ وہ لایق خلت کے ہی - لاکن خلت اسلام کی ہر ایک خلت سے افضل ہی - ہر دریچہ میرے جانب سے بند کردو اس مسجد مین سوا دریچہ ابوبکر کے کہ وہ میرا صاحب اسرار ہی

باب الْاَبْوَابِ وَالْغَلَقِ لِلْکَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

یہہ باب بیان مین کہ بند کرنے اور مساجد کو دروازے لگانے اور بند کرنیکے ہی حفاظت کے لیے امام بخاری نے کہا کہ عبداللہ بن محمد میرے سے بولا - کہتے ہین کہ لفظ قال لی لفظ حدثنی واخبرنی سے کم ہی کیونکہ قال کبھی بطور محاورے اور ندا کے بھی آتا ہی بغیر نقل کے

حدثنا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ یہہ مقولہ عبداللہ بن محمد کا ہی قَالَ قَالَ لِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یَا عَبْدَ الْمَلِکِ لَوْ رَاَیْتَ مَسَاجِدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبْوَابَهَا عبدالملک نام ابن جریج کا ہی یعنے ای عبدالملک اگر تو دیکھے مسجدین ابن عباس کے اور دروازے انکے تو ایک چیز عجیب وغریب پاویگا

حدثنا اَبُو النُّعْمَانِ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَکَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ اَغْلَقَ الْبَابَ فَلَبِثَ فِیْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلّٰی فِیْهِ فَقُلْتُ فِیْ اَیِّ قَالَ بَیْنَ الْاُسْطُوَانَتَیْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَیَّ اَنْ اَسْاَلَهٗ کَمْ صَلّٰی ابن عمر ہی سے

الجزء الثانی

کہ قدوم ملا سے پیغمبر خدا کا مکہ معظمہ کو سال فتح میں پس طلب فرمایا عثمان بن طلحہ کو جو کعبے کی کنجی انکے تحویل تھی پھر اسنے کھولا دروازہ کعبہ کا پھر داخل ہوے حضرت اور بلال اور اسامہ جو حضرت کے خدام تھے۔ اور عثمان بن طلحہ پھر دروازے کو بند کیا۔ پھر حضرت اسمین ایک ساعت ٹھہرے۔ پھر باہر تشریف لاے، ابن عمر کہتے ہین کہ مین نے بلال کو جلد پایا اور پوچھا حضرت کے فعل سے کعبہ میں تو بلال نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑھی کعبہ مین درمیان دو ستون کے۔ اس روایت مین مجمل واقع ہوا ہی۔ دوسری حدیث مین اسکا بیان آیا ہی کہ اگلے ستونون کے درمیان دو ستون داہنے طرف چھوڑے۔ اور ایک ستون بائین طرف ابن عمر نے کہا کہ مجہ پر گذرا یعنے مین نے فراموش کیا کہ بلال سے پوچھون کہ حضرت کتنے رکعتین پڑہین **باب** دخول المشرک فی المسجد یہہ باب حکم مین داخل ہونے کافر کے ہی مسجد مین **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن سعید بن ابی سعید انہ سمع ابا ہریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد سعید نے کہا کہ مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ کہتے تھے حضرت نے ایک لشکر نجد کیطرف بھیجا سو قبیلہ بنی حنیفہ سے ایک شخص کو لے آئے کہ اسکو ثمامہ بن اثال کہتے تھے پس اسکو حضرت کے حکم سے لوگون نے مسجد کے ستونون سے ایک ستون کو باندہا۔ یہہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہی کہ مسجد مین کافر کا آنا مطلقا روا رکھے ہین۔ اور امام شافعی مسجد حرام سے منع کرتے ہین اور غیر مسجد حرام مین روا رکھتے ہین۔ اور امام مالک نے مطلقا منع رکھا ہی مسجد حرام ہو یا دوسری مسجد **باب** رفع الصوت فی المساجد یہہ باب مساجد مین آواز بلند کرنیکے حکم مین ہی کہ منع ہی یا نہ **حدثنا** علی بن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح المدینی قال حدثنا یحیی بن سعید قال حدثنا الحمید بن عبد الرحمن قال حدثنی یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کنت قائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت فاذا عمر بن الخطاب فقال اذہب فاتنی بہذین فجئتہ بہما فقال من انتما او من این انتما فاما کنا من اہل الطائف قال لو کنتما من اہل البلد لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سائب نے کہا کہ مین مسجد مین کھڑا تھا ایک مرد نے مجھے سنگریزے سے مارا پس مین نے نظر کی تو عمر بن الخطاب تھے رضی اللہ عنہ۔ پس عمر نے کہا جاؤ ان دو مردکو لے آؤ ان ہر دو کیطرف اشارہ کیا جو مسجد مین آواز بلند کی تھین پھر مین ہر دو کو لے آیا۔ پس عمر فاروق نے کہا کہ کون لوگ ہو تم یا کہان سے ہو تم یہہ شک راوی کا ہی۔ انہون نے کہا ہم طایف والون سے ہین جو مکہ معظمہ کے قریب ایک قریہ ہی۔ جناب فاروق نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ مطہرہ والون سے ہوتے تو مین تمکو قیچی سے درد ناک کیا ہوتا۔ جبکہ دے نوادر تھے جہل کے عذر سے انکو معذور رکھا پھر فرمایا آیا تم آواز بلند کرتے ہو مسجد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ادب مسجد کا بجا نہین لاتے ہو۔ یا آنکہ نہین جانتے ہو کہ حضرت سنتے ہین مبادا آپکا وقت شریف مشوش ہو کہتے ہین کہ یہہ کلام سایل کے جواب مین مقدر ہی۔ گویا انہون نے کہا کہ ہمین کس لئے مارتے ہو۔ تو فرمایا کہ تم نے بلند کیا آواز مسجد نبوی مین۔ اور ہو سکے کہ ہمزہ استفہام مقدر ہو اور استفہام انکاری ہو **حدثنا** احمد قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شہاب قال حدثنی عبد اللہ بن کعب بن مالک ان کعب بن مالک اخبرہ انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا

الجزء الثانی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ
وَنَادٰی یَا کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ فَقَالَ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِہٖ کعب بن مالک نے خبر دی کہ اسنے ابن ابی حدرد سے تقاضا کیا
اس دین کے باب مین جو ابی حدرد پر تھا حضرت کے وقت مین مسجد مین - یعنے مسجد نبوی مین کعب نے ابی حدرد سے اپنا دین طلب کیا سو ہر دو کے
آوازین بلند ہوئین یہان تک کہ حضرت سنے جس حال مین کہ حضرت اپنے گھر مین تھے پس باہر آئے ان ہر دو کے طرف یہان تک کہ اٹھایا پردہ حجرے کا
اور ندا کی کہ اے کعب بن مالک اسنے کہا لبیک یارسول اللہ - پس اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ اپنا آدھا قرض چھوڑ دے - کعب نے کہا کہ
چھوڑ دیا مین نے یارسول اللہ پھر آپ نے ابی حدرد کو فرمایا کہ اٹھ اور ادا کر قرض ادا کرے

باب الحلق والجلوس فی المسجد

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ حلقے کرنا اور بیٹھنا مسجد مین ذکر اور درس علم کے واسطے جایزی

حدثنا مسدد

قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ مَا تَرٰی فِیْ
صَلٰوۃِ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَۃً فَاَوْتَرَتْ لَہٗ مَا صَلّٰی وَاِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اجْعَلُوْا
اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِہٖ ابن عمر نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت سے سوال کیا جس حال مین کہ آپ منبر پر
تھے اور بیان احکام دین کا کرتے تھے کہ کیا فرماتے ہو یارسول اللہ نماز شب کے باب مین فرمایا دو رکعت ہین دو رکعت ہین - اس لفظ کی تکرار تاکید
کے لئے ہی - پس اگر تمھارے سے کوئی طلوع صبح کا خوف کرے تو ایک رکعت پڑہے سو طاق کرتی ہی یہہ رکعت اسکو وہ نماز جو پڑہی ہی نافع کہتا ہی
کہ مقرر ابن عمر کہتے تھے کہ ٹھہراؤ تم رات کی آخر نماز تمھاری وتر کو - شافعیہ اس حدیث کے ظاہر کو تمسک کرکے کہتے ہین کہ وتر ایک رکعت ہی حنفیہ اور
مالکیہ کہتے ہین کہ مراد وہ ہی کہ ادا کرے ایک رکعت دو رکعت کے انضمام کے ساتھ - اور وتر عبارت ہی اس مجموع سے اور تفصیل اس خلاف کی انشاء اللہ
تعالیٰ وتر کے باب مین آئگی

حدثنا ابو النعمان

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ کَیْفَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ الصُّبْحَ
فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَۃٍ تُوْتِرْ لَکَ مَا قَدْ صَلَّیْتَ اسکا ترجمہ اوپر گذرا قَالَ الْوَلِیْدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ
عُمَرَ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَجُلًا نَادَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ ولید بن کثیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبید اللہ نے کہ حدیث
کی انسے ابن عمر نے کہ ندا کی ایک مرد نے حضرت کو جس حال مین کہ حضرت مسجد مین تھے - اس قول کو وصل کیا ہی مسلم نے ان سندون کے ساتھ جو رکھتا
ہی - اور تطبیق مین ان حدیثون کے ترجمۂ باب کے ساتھ کہتے ہین کہ جب حضرت منبر پر تھے اور خطبہ پڑہتے تھے یقین ہی کہ صحابہ آپ کے اطراف
بیٹھے ہونگے اور یہہ مرد سایل بھی اسی مجمع مین ہوگا گویا وہ مجمع حضرت کے اطراف حلقہ کیا ہی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف

قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ اَبَا مُرَّۃَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ وَاقِدِ
اللَّیْثِیِّ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَقْبَلَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَھَبَ وَاحِدٌ فَاَمَّا اَحَدُھُمَا فَرَاٰی فُرْجَۃً فِی الْحَلْقَۃِ فَجَلَسَ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَھُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ

الجزء الثالث

فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ ابی واقد لیثی نے کہا اور درمیان اسکے کہ حضرت تشریف رکھے تھے مسجد مین تین شخص آئے ان سے دو شخص حضرت کے آگے آئے - اور ایک شخص چلا گیا - لاکن وے دو شخص جو رو برو آئے ان سے ایک نے حلقۂ مجلس مین جگہہ پائی سو بیٹھا - اور وہ دوسرا لوگون کے پیچھے بیٹھا لاکن اس تیسرے نے پیٹھ دی اور چلا گیا - پس جب حضرت اپنے شغل سے جو خطبہ اور تعلیم و وعظ تھا فارغ ہوے فرمایا ایا خبر ندون مین تمکو احوال سے ان تین شخص کے کہ ان تین سے ایک نے رجوع لایا اللہ تعالی کیطرف سو جگہ دی اسکو اللہ نے - اور دوسرے نے حیا کی اور لوگون کا مزاحم نہوا سو حق تعالی نے اسکے شرم کی جزا دی - لاکن وہ تیسرا شخص جو منہ پھیر اس مجلس سے پیغمبر خدا کے اور تکبر کیا پس حق تعالی بھی اس سے اعراض کیا اور اسپر غضب کیا اور اعراض کی جزا دی

باب الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَمَدِّ الرِّجْلِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد مین پیٹھ پر لیٹنا اور پیر دراز کرنا درست ہی

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى عبد اللہ بن زید سے مروی ہی کہ مقرر اسنے حضرت کو دیکھا جس حال مین کہ اپنی پشت مبارک پر مسجد مین لیٹے ہین اور اپنے ہر دو پاے مبارک سے ایک دوسرے پر رکھا ہی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْعَلَانِ ذَلِكَ اور سعید بن المسیب سے مروی ہی کہ تھے عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین ایسا کیا کرتے - یعنے ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر رکھکے دراز کھینچتے تھے - امام بخاری نے اس حدیث کو خلاف مین اس حدیث کے لایا جو مسلم نے جابر سے روایت کی ہی کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ یعنے منع فرمایا حضرت نے یہہ کہ رکھے مرد اپنا ایک پاؤن دوسرے پاؤن پر جس حال مین کہ وہ اپنی پیٹھ پر لیٹا ہو - اس حدیث مین جو نہی آئی ہی اسکو موجب کشف عورت پر حمل کیا بغیر نسخ کے اور جب حدیث مذکور کے نسخ کا احتمال تھا اسکو دو خلیفۂ رسول کے فعل سے رفع کیا - کس لئے کہ اسکا نسخ ان ہر دو صحابی جلیل القدر سے پوشیدہ رہنے کی گنجایش نہین - پس ظاہر ہوا کہ حدیث جابر کی منسوخ ہی

باب الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ بنا کرنی مسجد کی سر راہ پر روا ہی اگر اسمین لوگون کو ضرر نہو وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ اور اسکے جواز پر گئے ہین حسن بصری اور ایوب سجستانی اور امام مالک اور جمہور علما علیہم الرحمہ بھی اسی پر ہین اور وہ جو عبد الرزاق نے علی بن ابیطالب اور ابن عمر سے اسکا منع روایت کی ہی اسکی سند ضعیف ہی قابل حجت نہین

حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بی بی عائشہ نے کہا مین نہین جانتی ہون اپنے ماں باپ کو مگر یہہ کہ وے

الجزء الثانی

دین اسلام رکھتے تھے کوئی روز ہم پر نہین گذرتا تھا مگر یہہ کہ حضرت اول روز و آخر روز یعنے صبح اور شام تشریف لاتے - پس ابوبکر صدیق کو ایک راہ ظاہر ہوئی سوا اپنے مکان کے صحن مین ایک مسجد بنانی پیدا اسوقت ہوا کہ انہون نے مکہ معظمہ کے مشرکون کی ایذا سے ملول ہوکے مکے سے نکلنا چاہا تب ان مشرکون کے سردار لوگ آپس مین ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم اس شہر پر کہ اس سے ابوبکر کا سامان نکلجاوے - انکے دست و پا پکڑ کے پھیر لائے اور شرط کیا کہ وہ اپنے طور پر رہے کوئی انکا متعرض نہو وے - پس انہون نے اپنے گھر کے فضا مین ایک مسجد کی بناکر کے اس مین عبادت اور قرآن کی تلاوت مین مشغول رہتے - پس انکے حال پر مشرکون کے عورات اور ترکے واقف ہوتے اور خوش ہوتے اور انکے طرف نظر کرتے اور تھے ابوبکر جب قرآن پڑہتے بہت روتے انکے آنکھین انکی اختیار مین نہ تھین - پس یہہ بات مشرکون کے سردارون کو خوف مین ڈالتی تھی کیونکہ اپنے عورتون اور ترکونکو دین اسلام کیطرف مائل دیکھتے تھے - مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ پر ظاہر ہی فعل ابوبکر کا حجت ہی خصوصاً حضرت کی اطلاع اور تقریر کے ساتھ پیوستہ ہوا

باب الصلوة فی مسجد السوق

باب بازارونکی مسجد مین نماز پڑہنے کے حکم مین ہی

وصلی ابن عون فی مسجد فی دار یغلق علیهم الباب

اور نماز پڑہی ابن عون گھر کی مسجد مین جو باندہے جاتے تھے دروازے اسکے ابن عون پر اور اسکے تابعون پر - اس مسجد مین جو کسیکے گھر مین تھی - یہہ ذکر بھی داخل ترجمہ ہی نہ دلیل ترجمہ جیسا کہ قسطلانی سمجھا - یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ قسطلانی نے اس ذکر کو ترجمہ کی دلیل سمجھ کے ترجمہ باب کے ساتھ اسکی تطبیق مین آپ پر مشکل لی - مخفی نہ ہے کہ ذکر گھر کی مسجد کا اور اس مین نماز پڑہنی حدیث مذکور سے صراحۃً ظاہر ہی - معلم کرمانی نے کہا کہ غرض امام بخاری کا اس ذکر سے رد ہی حنفیہ پر کیونکہ وے کہتے ہین کہ جو مسجد کہ اسکا دروازہ لوگون پر باندہے ہون اس مین نماز روا نہین پوشیدہ نہ ہے کہ جو مسجد کہ گھر کے صحن مین ہو اسمین نماز درست ہونیکے باب مین کچہ کلام نہین پر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اس مسجد مین نماز پڑہنی گھر مین نماز پڑہنے سے البتہ ثواب زیادہ ہی - لاکن احکام مسجد کے کہ وہ جگہہ وقف ہونا اور جنب اسمین نجانا اور ایسے ہی احکام اس مسجد پر نہین اور ابن عون شاید اس گھر مین مہمان ہوگا اور ایک نماز اس گھر کی مسجد مین پڑہی ہو اس سے رد حنفیہ پر لازم نہین آتا ہی فافہم

حدثنا مسدد قال حدثنا ابو معاوية

عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال صلوة الجميع تزيد علی صلوته فی بيته و صلوته فی سوقه خمسا و عشرين درجة

ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز جو اجتماع مردم کے ساتھ پڑہی جاتی ہی وہ زیادہ رکھتی ہی اس نماز سے جو مرد اپنے گھر مین پڑہے اور اس نماز سے جو بازار کی مسجد مین پڑہے پچیس درجہ گھر کی مسجد اور بازار کی مسجد کا مقابلہ سب لوگ کی نماز کے ساتھ جو آیا وہ باعتبار لوگون کی کثرت کے ہی کیونکہ اسطیکہ گھر مین نماز تنہا پڑہتا ہی - اور اہل بازار جو سودے کے لئے آتے ہین کم لوگ جماعت کے ساتھ مقید ہوتے ہین یا انکہ نماز سب لوگون کی جو اجتماع کے ساتھ پڑہی جاتی ہی وہ مساجد عامہ مین ہوا کرتی ہی جو کثرت جماعت اور ادائے جمعہ کے لئے آمادہ کیے ہون اس تقدیر پر مقابلہ درست ہوا - اب اس زیادتی کی وجہ فرماتے ہین فان احدکم اذا توضأ فاحسن وضوءه ثم اتی المسجد لا یريد الا الصلوة لم يخط خطوة الا رفعه الله بها درجة او حط عنه بها خطيئة حتی يدخل المسجد

نماز جماعت کے ساتھ مسجد مین پڑہنے کی فضیلت

مقرر جب تمہارے سے کسینے وضو کیا اچہا وضو - یعنے ادائے فرایض اور سنن و مستحبات اور بغیر اسراف کے ساتھ - اور مسجد مین آیا - جس حال مین کہ نہین چاہتا ہی مسجد مین آنے سے مگر نماز یعنے اللہ تعالی کی عبادت کا ہی ارادہ کیا اور اعتکاف کی نیت کی - ایسے قصد عبادت سے جب گھر سے نکلتا ہی نہین مارتا ہی کوئی قدم - مگر یہہ کہ اس ایک قدم کے بدلے اسکا ایک درجہ اللہ اپنے قرب مین بلند کرتا ہی - یا اسکی ایک خطا اسکے نامۂ اعمال سے دور کرتا ہی - ظاہر ہی کہ چند قدم کا چلنا

الجزء الثالث

گھر کی مسجد مین نہین ہوتا ہی اور مسجد بازار کیطرف جانا ہی اکثر محض نماز کے لیئے نہین ہوتا ہی بلکہ خرید و فروخت کی نیت بھی رہتی ہی مگر مساجد عامہ مین - وَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَا كَانَ تَحْبِسُهُ جب داخل ہوا مسجد مین تو وہ نماز مین ہی ہی یعنے نماز کا اجر پاتا ہی جب تک رہے - اور مسجد اسکو بند رکھے وَتُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اور دعا کرتے ہین اسپر فرشتے جب تک کہ وہ اسی جگہہ مین رہے جہان نماز پڑہی - فرشتے یہہ دعا کرتے ہین کہ الٰہی بخش اسکو الٰہی رحمت کر اسکو مَالَمْ يُؤْذِ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيهِ جب تک ایذا نہ دی فرشتونکو حدث نہ کیا یعنے بے وضو ہوا - مالم یوذ یحدث ہر دو صیغہ مضارع مجزوم ہین باب افعال سے - ثانی بدل ہی اول کا - اور اکثر روایات مین بحدث واقع ہوا - ساتھہ جار و مجرور کے جو متعلق ہی ساتھہ لم کے اور بعض نسخون مین مالم یحدث آیا ہی لفظ یوذ نہ آیا - اگر تو کہیگا کہ یہہ حدیث مطابق ترجمہ کے نہین ہی کیونکہ منطوق حدیث کا نماز گھر اور بازار مین ہی - اور ترجمہ مین نماز گھر کی مسجد اور بازار مین واقع ہوئی - شارح تراجم نے جواب دیا ہی کہ اس جگہہ مراد مسجد سے معنی لغوی ہی یعنے سجدہ کی جگہہ یہہ معنی کہ اسپر بنا کے ہون اور اس مین نماز پڑہتے ہون اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک حدیث مین جو آیا ہی شر البقاع السوق یعنے سب جگہون سے بدتر بازار ہی - سو بعضون نے اس حدیث سے وہم کیا ہی کہ بازار مین نماز نا روا ہی سو امام بخاری کا مقصود اس باب کے عقد کرنے سے ردان لوگو کا ہی - اور اس حدیث سے نماز کی تجویز بازار مین معلوم ہوئی اگرچہ مساجد جامعہ کے ثواب سے کم ہی اور یہہ سے بعض نے استنباط کیا ہی کہ بازار مین مسجد ٹھہرانا بھی جایز ہی - اس تقدیر پر بازار کی مسجدون مین نماز بھی جایز ہی

باب تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

یہہ باب اس بیانمین ہی کہ ہر دو ہاتھہ کے انگلیون کو ایک دوسرے مین ملانا مسجد اور غیر مسجد مین درست ہی

حدثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ ابی موسی سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک مومن دوسرے مومن کے لیئے مانند عمارت دیوار کے ہی کہ بعض اسکا بعض کو استوار کرتا ہی اور مشبک کیا اپنے انگلیو کو یعنے حضرت نے اپنے ہر دو دست مبارک کے انگلیو کو ملا کر بتلایا

حدثنا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاقِدٌ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَوِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ شَبَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ اَبِي فَلَمْ اَحْفَظْهُ فَقَوَّمَهٗ لِي وَاقِدٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ يَقُولُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَيْفَ بِكَ اِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ بِهٰذَا فسطلانی نے کہا کہ یہہ حدیث اکثر روایات مین ساقط ہی

حدثنا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ ابوہریرہ نے کہا کہ نماز پڑہی حضرت نے دو عشا سے ایک اس دو نماز سے مراد ظہر و عصر ہی - ازہری نے کہا کہ عشی بفتح مہملہ و کسر معجمہ و شدہ یا ے تحتیہ زوال و غروب کے درمیان کا وقت ہی قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُو هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ اَنَا ابن سیرین نے کہا کہ ابوہریرہ نے اس نماز کا نام لیا - لاکن مین فراموش کیا کہ ظہر کہا یا عصر قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى راوی کہتا ہی کہ حضرت نے پھر ہمین نماز پڑہوائی یعنے ہمکو ساتھہ لیکے نماز پڑہی دو رکعت پھر سلام دیا اور ایک چوب کیطرف

الجزء الثالث

کھڑے رہے جو عرض مسجد پر کے گئی یا پیری ہوئی تھی پھر اس لکڑی پر تکیہ کیا جس حال مین کہ غضبناک تھے اور اپنا سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھا۔ اور اپنی انگلیونکے درمیان تشبیک کی اور سیدھے رخسار کو بائین ہاتھ کی پشت پر رکھا وخرجت السرعان من ابواب المسجد فقالوا اقصرت الصلوة اور باہر آئے جلدی سے مسجد کے دروازون سے یعنے ذکر اور دعا کے لئے دوڑ گئے۔ پس صحابہ نے کہا کہ قصر کی گئی نماز وفی القوم ابوبکر وعمر فهابا ان یکلماه اور اس جماعت مین ابوبکر صدیق اور عمر فاروق حاضر تھے حضرت کے مصاحب اور قوم کے سردار سو گھبرائے کہ آپ سے کلام کرین بایں ہیبت حال سے جو دیکھے وفی القوم رجل فی یده طول یقال له ذو الیدین اور اس جماعت مین ایک مرد تھا اسکے ہاتھ مین درازی تھی اسکو ذوالیدین کہتے تھے قال یا رسول الله انسیت ام قصرت الصلوة قال لم انس ولم تقصر اسنے کہا یارسول اللہ کیا آپ نے فراموش کی یا حکم الٰہی سے نماز قصر کی گئی۔ فرمایا نہ مین فراموش کیا نہ نماز قصر کی گئی فقال کما یقول ذو الیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجوده او اطول ثم رفع راسه وکبر پس حضرت نے حاضرون کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ آیا ایسا ہی جیسا ذوالیدین کہتا ہے۔ انہون نے کہا ہان ایسا ہی ہے پھر حضرت آگے بڑھے اور نماز سے جو چیز کہ ترک کی تھی اسکو ادا کیا پھر سلام دیا پھر تکبیر کہے اور سجدہ کیا اپنی عادت کے سجدے کے مانند یا اس سے دراز تر۔ پھر سجدے سے سر اٹھایا اور تکبیر کہے اور دوسرا سجدہ کیا اپنے سجدے کے مانند یا اس سے دراز تر پھر سجدے سے سر اٹھایا اور تکبیر کہے یہہ دو سجدے سہو کے تھے کہ سلام کے بعد کئے فربما سالوه ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم اور اکثر یہہ بات تھی کہ ابن سیرین سے پوچھتے تھے کہ حضرت نے ان دو سجدون کے بعد سلام دیا یا نہ۔ پس وہ کہتا تھا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین کہ ایک صحابی ہی کہا کہ پھر سلام دیا یعنے ابن سیرین نے جو ابوہریرہ سے اس حدیث کی روایت کی اس سے نہ سنا اسلئے عمران کا نام لیا

باب المساجد التی علی طرق المدینة والمواضع التی صلی فیها النبی صلی الله علیه وسلم

یہہ باب حکم مین ان مسجدون کے ہی جو مدینہ مطہرہ کی راہ پر واقع ہین مکہ معظمہ کے جانب سے۔ اور ان مقامات کے جہان حضرت نے نماز پڑہی اور ان جگہونکو سجدہ گاہ ٹھہرایا

حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی قال حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنا موسی بن عقبة قال رایت سالم بن عبد الله یتحری اماکن من الطریق فیصلی فیها ویحدث ان اباه کان یصلی فیها وانه رای النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فی تلک الامکنة موسی بن عقبہ نے کہا کہ مین نے سالم بن عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ تحری کرتا ان جگہون مین جو مدینہ طیبہ کی راہ مین ہین پس وہان نماز پڑہتا۔ اور حدیث کرتا کہ اپنا پدر بزرگوار عبداللہ بن عمر ان جگہون مین نماز ادا کرتا وحدثنی نافع عن ابن عمر انه کان یصلی فی تلک الامکنة اور موسی بن عقبہ نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے نافع نے ابن عمر سے کہ وہ ان جگہونمین نماز پڑہتے تھے۔ اور لفظ حدثنی عطف ہی اسکے قول پر جو رایت ہی اور اسیطرح سالت اس قول مین وسالت سالما فلا اعلمه الا وافق نافعا فی الامکنة کلها الا انهما اختلفا فی المسجد شرف الروحاء اور موسی نے کہا کہ مین نے سالم سے سوال کیا۔ پس نہین جانتا ہون مین اسکو مگر یہہ کہ موافقت کی نافع کی سب جگہون مین۔ مگر یہہ کہ اختلاف کیا ان ہر دو نے اس مسجد مین جو شرف روحا کی منزل مین ہی۔ شرف فتح شین معجمہ سے ہی اسکے بعد راہی اور اسکے بعد فا ہی۔ اور روحا فتح وسکون واو مہملہ محدود سے نام ایک جگہ کا ہی کہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل پر واقع ہی چنانچہ مسلم نے کہا۔ اور اس جگہ کے باب مین روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ یہہ ایک وادی ہی بہشت کے وادیون سے۔ اور بعضے اسمین میرے آگے ستر پیغمبر نماز پڑہے ہین۔ اور موسی علیہ السلام حج یا عمرے کے حال مین اسپر گذرے ہین

حدثنا

الجزء الثالث

إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ فِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ وَكَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيِّ فَعَرَّسَ ثَمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَلَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثَمَّ خَلِيجٌ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثَيْبٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَدَحَاهُ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتَّى دَفَنَ ذَلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ

بن عمر نے نافع کو خبر دی کہ تھے پیغمبر خدا نزول کرتے منزل ذی الحلیفہ مین جو میقات مشہور ہی اہل مدینہ کا اور وہان سے احرام باندھتے ہین جسوقت کہ عمرہ لاتے اور حج کرتے سمرہ کے نیچے جو ایک درخت خاردار ہی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس اور تھے پیغمبر خدا جب غزوے سے پھرتے اور اس راہ مین ہوتے یا حج اور عمرہ کیوقت تو بطن وادی مین نزول فرماتے کہ اسکو وادی عقیق کہتے ہین - پھر جب بطن وادی سے پھرتے تو اونٹ کو بٹھاتے اور بطحا مین منزل کرتے جو کنارے پر وادی شرقی کے ہی پس آخر شب صبح تک وہان نزول فرماتے - نہ اوس مسجد کے پاس جو سنگین ہی نہ اسکے اطراف کی بلند ٹیک پر جس پر مسجد ہی اور وہان یک خلیج ہی سو عبداللہ نے نماز پڑہی وہان کہ اسکے بطن مین سنگریزے جمع ہوگئے تھے اور حضرت نے وہان نماز پڑہی - پھر پانی کی سیل نے اس وادی مین سنگریزے ڈالی - یہان تک کہ اس جگہہ کو پوشیدہ کر دیا جہان عبداللہ نماز پڑہتے تھے وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے حدیث کی نافع سے کہ پیغمبر خدا نماز پڑہتے تھے اس جگہہ جہان چھوٹی مسجد ہی جو کمتر ہی اس مسجد سے جو شرف روحا مین ہی - اور تھے عبداللہ بن عمر جانتے اس جگہہ کو جہان حضرت نے نماز پڑہی ہی يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنَى وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ ابن عمر کہتے تھے کہ وہ جگہہ تیری دست راست پر ہی جب تو کھڑا رہے مسجد مین نماز کے لئے یعنے رو بقبلہ کھڑا رہے تو اور وہ مسجد راہ راست کے سیدھے طرف ہوتی ہی جس حال مین کہ تو مکہ معظمہ کے طرف جاوے - اور درمیان مسجد کے اور مسجد کلان کے فاصلہ ایک سنگ انداز کا ہی مانند اسکے یا اس سے کم وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ اور مقرر ابن عمر نماز پڑہتے تھے طرف کوہ پارہ کے روحا سے پھرنیکے وقت جو روحا اسکا منتہی ہی وَذَلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ اور وہ کوہ پارہ اس مسجد کے جانب کا انتہا ہی راہ کیطرف - نزدیک اس مسجد کے جو درمیان اسکے اور درمیان پھرنیکی جگہہ کے ہی - جس حال مین کہ تو جانیوالا ہو طرف مکہ معظمہ کے وَقَدْ بَقِيَ ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُ عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَاءَهُ وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ اور مقرر بنا کی گئی ہی اس جگہہ ایک مسجد پس نہین تھے عبداللہ نماز پڑہتے اس مسجد مین - اور تھے کہ ترک کرتے اسکو اپنے بائین طرف اور اپنے پیچھے - اور نماز پڑہتے اسکے سامنے عرق کے طرف فقط وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ اور تھے عبداللہ بن عمر کہ سیر کرتے روحا سے پس نماز نہ پڑہتے - یہان تک کہ آتے اس جگہہ اور نماز ظہر ادا کرتے وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ

فان

فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ اور جبکہ آتے کہ معظمہ سے پس گذرتے اس جگہہ ایک ساعت آگے
صبح سے یا آخر شب سے تو اترتے یہان تک کہ نماز صبح وہان ادا کرتے وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ
تحت سرحۃ ضخمۃ دون الروحاء عن يمين الطريق ووجاه الطريق في مكان بطح سهل اور مقرر عبداللہ نے حدیث کی
نافع سے کہ تحقیق پیغمبر خدا نزول فرماتے ایک بڑے جھاڑ کے نیچے سیدھے طرف راہ کے۔ اور مقابل اسکے اس جگہہ مین جو فراخ اور نرم اور ہموار ہی حَتَّى يَفْضِيَ مِنْ
أكمة دون بريد الروحاء بميلين یہان تک باہر آتے اس بلندی سے جو راہ روحاء کے قریب ہی دو میل پر۔ اور بر بدیراہ کے معنے مین پہلے آیا ہی
اور معنے ظاہر تر ہی وَقَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنَى فِي جَوْفِهَا وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ وَفِي سَاقِهَا كُثَبٌ كَثِيرَةٌ اور مقرر اس جھاڑ کا اوپر تو تا
ہی اور اسکے درمیان تیر تا ہوا ہی۔ اور وہ درخت اپنی ایک ساق پر کھڑا ہی۔ اور اسکے جڑ مین بالو زیادہ ہی وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي طَرَفِ ثَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَضِبَّةٍ اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے حدیث کی
نافع سے کہ پیغمبر خدا نے نماز پڑہی طرف مین سیل آب کے جو اوپر سے ریزان تھا بیچے سے منزل عرج کے جس حال مین کہ تو جانیوالا ہی مضبہ کے طرف عرج فتح عین مہملہ و سکون
اور جیم سے ایک قریہ جامعہ ہی کہ اسکے اور روحاء کے درمیان تیرہا یا چودہ میل کی مسافت ہی۔ اور مضبہ بفتح ما و سکون صاد و مجمہ ایک سنگ عظیم ہی۔ اور بعضے
کہتے ہین کہ ایک چھوٹا پہاڑ جو ایک ہی پتھر سے ہو اسکو مضبہ کہتے ہین عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ
اس مسجد کے پاس دو قبر ہین یا تین قبر ان قبور پر پتھر ہین عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيقِ راہ کے سیدھے طرف سلمات کی راہ کے سلم فتح
سین مہملہ و کسر لام سے پتھرون کو کہتے ہین اور فتح لام سے ایک درخت ہی کہ اسکے پتون سے پوست کو دباغت دیتے ہین بَيْنَ أُولَئِكَ السَّلَمَاتِ كَانَ
عَبْدُ اللهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ درمیان ان سلمات کے عبداللہ سیر کرتے تھے منزل عرج سے بعد میل کرنے
آفتاب کے درمیان روز کے فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ پس نماز ظہر کی اس مسجد مین ادا کرتے وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَا ذَلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَا بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ غَلْوَةٍ اور مقرر عبداللہ بن عمر نے حدیث کی نافع سے کہ پیغمبر خدا نے نزول فرمایا ان درختون کے پاس جو راستے کے بائین جانب سیل
اُنکی جگہہ پر ہین۔ اس پہاڑ کے نزدیک جو مدینہ اور شام کی راہ سے ملتقی ہی۔ اور وہ سیل اُنکی جگہہ ہرشا کے طرف متصل ہی درمیان اسکے اور درمیان راستے کے
نزدیک ہی ایک تیر انداز سے یا ایک تاخت اسپ سے وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ
اور تھے عبداللہ بن عمر نماز پڑہتے طرف اس جھاڑ کے جو سب جھاڑون سے نزدیک ہی راہ سے اور سب جھاڑون سے دراز تر وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قَبْلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ
يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ اور تحقیق عبداللہ بن عمر حدیث کی کہ حضرت منزل کرتے
اس سیل مین جو نیچے مر الظہران کے ہی۔ مر الظہران فتح میم و تشدید رای مفتوحہ و فتح ظا معجمہ سے ایک جگہہ کا نام ہی کہ اتنک اسکو بطن مرو کہتے ہین وہ مدینہ طیبہ کے
طرف ہی خبسوقت کہ اُترا دے کوئی وادی صفراوات سے یا اسکے کوہستان سے منزل کرتے تھے حضرت درمیان اس سیل کے بائین طرف سے راہ کے جس حال
مین کہ تو چلنے والا ہو طرف مکہ معظمہ کے لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ الْآرَمِيَّةُ مجمہ ہین ہی درمیان

الجزء الثانی

منزل مبارک آنحضرت کے اور درمیان راستے کے مگر فاصلہ ایک سنگ اندازکا وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَنْزِلُ بِذِی طُوًی وَيَبِيْتُ بِهَا حَتّٰی يُصْبِحَ يُصَلِّی الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدِمُ مَكَّةَ وَيُصَلِّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ بُنِیَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰی اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ اور تحقیق عبداللہ بن عمر نے
حدیث کی کہ حضرت منزل کرتے تھے ذی طوی مین ذی طوی بضم طا، مہملہ ایک جگہہ ہی مکہ معظمہ کے طرف - اور بالکسر ایک جگہہ ہی شام کے طرف - اور حضرت
وہان شب گذارتے اور نماز صبح کی ادا کرتے جب مکہ محترمہ کیطرف تشریف لاتے - اور حضرت وہان نماز پڑہنے کی جگہہ کوہ پارہ غلیظ سخت ہی - نہ اس
مسجد مین جو وہان بنا کی گئی ہی - لاکن اسسے نیچے کوہ سخت پر وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقْبَلَ فُرْضَةَ
الْجَبَلِ الَّذِیْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِیْ بُنِیَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَصَلَّی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَی الْاَكَمَةِ السَّوْدَاءِ اور مقرر عبداللہ نے حدیث کی اس سے کہ حضرت نے منہہ کیا پہاڑ کے راہ گذر کے
طرف کہ درمیان اسکے اور درمیان تیرے پہاڑ کے مانند کجھے کے ہی پس عبداللہ نے تہہرائے ایک مسجد جو وہان بنا کی گئی ہی مسجد کے باین طرف بلندی کے
جہت پر اور حضرت کے نماز کی جگہہ اس سے نیچے ہی سیاہ پہاڑ پر تَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشَرَةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّی مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ
مِنَ الْجَبَلِ الَّذِیْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ چہوڑے تو بلندی سے دس گز یا مانند اسکے پھر نماز پڑہے روبرو ہر دو راہ گذر کوہ کے جو واقع ہی درمیان
تیرے اور درمیان کجھے کے

باب سُتْرَةُ الْاِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سترہ امام کا - اس شخص کے لئے سترہ ہی جو
پیچھے اسکے ہی مقتدیون سے - جو شخص کہ نماز پڑہتا ہو اور اسکے آگے دیوار یا مانند اسکے کوئی چیز نہو - اور اسکے آگے سے کوئی شخص گذرے تو یہہ گذرنیوالا گنہگار
ہوتا ہی - اور اگر وہ راہ گذر نیکی ہی مصلی بھی گنہگار ہوتا ہی اور مقدار مین اس جگہہ کے جو گذرنیوالا - اور نماز پڑہنے والا ہر دو گنہگار ہوتے ہین مختلف روایتین
آئی ہین - اصح وہ ہی کہ جب مصلی سجدہ گاہ پر نظر جماوے جیسا کہ مستحب ہی گذرنیوالا اسکی نظر مین نہ آوے - اور سترہ لکڑی سے ہو یا دوسری چیز سے تو
چاہیئے کہ بلندی مین ایک ہاتھ اور ایک انگل کا موٹا رہے - اور اسکو ابرو کے راست کے مقابل ایستادہ کرے - اور ہدایہ مین لایا ہی کہ والنا اسکو زمین پر لمبا
یا زمین پر ایک خط کھینچا جیسا شافعیہ اسپر گئے ہین حنفیہ کے یہان معتبر نہین اور ظواہر احادیث بھی موافق قیاس کے دلالت کرتے ہین کہ سترہ لکڑی سا رہے
اور آگے ایستادہ ہووے تا گذرنیوالا اس سے آگاہ ہو - کرمانی کہتا ہی کہ مراد سترہ سے اس جگہہ سجادہ اور عصا وغیرہ ہی کہ اس سے سجدہ گاہ متمیز ہو - اور حکمت
اسمین یہہ ہی کہ نظر سجدہ گاہ سے تجاوز نکرے اور مصلی کی خاطر پریشان نہوا نتہی یہان شارح یعنے صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ اس جگہہ سترہ کو عام رکھنا
کہ سجادہ کو بھی شامل ہو فہم سے دور ہی - اگرچہ قایل ہو کہ سترہ شامل ہی اس خط کو بھی جو زمین پر کھینچے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ

قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاكِبًا
عَلٰی حِمَارَةٍ اَتَانٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَيْرِ جِدَارٍ
فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیَّ اَحَدٌ

ابن عباس نے کہا کہ مین آگے آیا جس حال مین کہ مین اپنے مادہ خر پر سوار تھا ان دنون مین بلوغ کے نزدیک پہنچا تھا - اور حضرت منا مین نماز پڑہتے تھے غیر دیوار
کے طرف پس مین درمیان صف کے گذرا - پھر سواری سے اترا اور اسکو چھوڑ دیا سو وہ چرنے لگی - پھر مین صف نماز مین آیا - اور اسپر صحابہ سے کسی نے انکار

نکیا

مصلی اور اسکے آگے سے گذرنے والے کے درمیان کتنا فاصلہ ہو

سترہ کا اختلاف حنفیہ و شافعیہ مین

نکلیا۔ اگر گذرنا مصلی کے آگے محل انکار رہتا البتہ تعرض کئے ہوتے۔ پوشیدہ نرہے کہ عدم انکار کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے اپنے آگے سترہ لگا لیا تھا۔ جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نماز پڑھتے تھے غیر دیوار کیطرف دیوار کے سوائے کسی چیز کے جانب اور دوسری روایت مین تصریح پائی کہ حضرت نے اپنے آگے ایک برچھی سے سترہ لگا لیا تھا۔ اور اس معنے سے یہہ حدیث ترجمۂ باب کے ساتھ مطابق ہوتی ہی **حدثنا** اِسحٰق یعنی ابن منصور قال

حدثنا عبد اللہ بن نمیر قال حدثنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا

خرج یوم العید امر بالحربۃ فتوضع بین یدیہ فیصلی الیہا والناس وراءہ وکان علیہ الصلوٰۃ والسلام یفعل ذلک

فی السفر ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت جب عید کے روز باہر آتے تو خادم کو فرماتے کہ برچھی لیا لے۔ پس وہ حضرت کے روبرو رکھی جاتی تو اسکے طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپکے پیچھے رہتے۔ اور تھے حضرت کہ کرتے یہہ کام سفر مین فحاصی روز عید فمن ثم اتخذہا الامرا پس اس جہت سے لازم ہوا ہی یہہ امر

یہہ کلام نافع کا ہی جیسا کہ بیان کیا ہی ابن ماجہ نے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن عون بن ابی جحیفۃ قال سمعت

ابی یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم بالبطحاء وبین یدیہ عنزۃ الظہر رکعتین والعصر رکعتین یمر بین

یدیہ المراۃ والحمار عون بن جحیفہ سے مروی ہی کہ مین اپنے باپ جحیفہ سے سنا کہ کہتا تھا مقرر پیغمبر خدا نے صحابہ کو ہمراہ لیکے بطحا مین نماز پڑھی جو مکہ معظمہ کے باہر ہی اور آپ کے روبرو برچھی تھی نماز ظہر دو رکعت اور نماز عصر دو رکعت۔ اور گذرتے تھے حضرت کے آگے عورت اور خر۔ یعنے درمیان برچھی اور قبلے کے۔ چنانچہ دوسری حدیثون مین اسکی تصریح واقع ہوئی ہی جانے کہ مسلم نے ابوذر سے روایت کی ہی کہ کتے اور گدہے کا گذرنا مصلی کے سامنے سے نماز کو قطع کرتا ہی ایک جماعت اس حدیث کے ظاہر پر گئی ہی۔ امام احمد کہتے ہین کہ کالے کتے کے باب مین مین شک نہین رکھتا ہون۔ اور روایت کی راہ سے عورت اور گدہے کے باب مین میرے دل مین شبہ ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ روایت ابن عباس کی حضرت کی رحلت سے آگے اسی روز کے تھی پس حدیث ابوذر کی ناسخ ہوگی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی کے پاس نماز کو قطع نہین کرتا ہی گذرنا گدہے کا نہ کتے کا نہ عورت وغیرہ کا اور حدیث کی منشا یہ کہ قلب مصلی کے مشغول ہونے پر حمل کیا ہی انتہی

باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی والسترۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی اور سترہ کے درمیان کتنے ہاتھ کا مقدار چاہیے **حدثنا** عمرو بن زرارۃ قال حدثنا عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ عن سہل قال کان

بین مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین الجدار ممر الشاۃ سہل نے کہا کہ تھی حضرت کی جاے نماز جیسے آپ کے قدم مبارک اور قبلہ کی دیوار کے درمیان جگہہ ایک بکری گذرنیکی **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال کان

جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ تجوزہا ابن الاکوع نے کہا کہ تھی دیوار مسجد نبوی کی قبلہ کیطرف جو منبر کے نزدیک ہی اسقدر نزدیک کہ اتنی مسافت مین ایک بکری گذرے۔ دلالت ان ہر دو حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ غیر ظاہری۔ مگر یہہ کہ ہم قیاس کرین برچھی کی جگہہ دیوار قبلہ کی مسافت پر

یہہ حدیث ثلاثیات سے ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی اور احمد اور بعضون کے پاس اقل مقدار تین ہاتھ کا ہی **باب** الصلوۃ الی الحربۃ

یہہ باب بیان مین نماز پڑھنے کے ہی نیزہ کے طرف جو سترہ کیا گیا ہو **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن عبید اللہ

قال اخبرنی نافع عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرکز لہ الحربۃ فیصلی الیہا ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر تھے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام کہ نیزہ زمین مین چبویا جاتا آپ کیواسطے پس نماز پڑھتے اسکے طرف **باب** الصلوۃ الی العنزۃ یہہ باب

برچھی کے طرف نماز پڑھنے کے بیان مین ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عون بن ابی جحیفۃ قال سمعت ابی
قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالہاجرۃ فاتی بوضوء فتوضاء فصلی بنا الظہر والعصر فمر بین یدیہ عنزۃ و
المراۃ والحمار فتمرا بین ورائہا عون نے کہا کہ مین نے اپنے باپ سے سنا کہ کہتا تھا حضرت باہر تشریف لائے دوپہر دن کے وقت سخت گرمی مین پس لایا گیا
آپکے واسطے پانی وضو کا سو آپ نے وضو کیا اور نماز پڑہے ظہر اور عصر کی اور آپکے مقابل برچھی تھی اور عورت اور خر وغیرہ نیزے کے اس طرف سے گذرتے تھے

حدثنا محمد بن حاتم بن بزیع قال حدثنا شاذان عن شعبۃ عن عطاء بن ابی میمونۃ قال سمعت انس بن مالک
یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج لحاجتہ تبعتہ انا وغلام ومعنا عکازۃ او عصا او عنزۃ ومعنا اداوۃ
فاذا فرغ من حاجتہ ناولناہ الاداوۃ عطاء نے کہا کہ مین نے انس بن مالک سے سنا کہ کہتے پیغمبر خدا جب باہر آتے اپنی قضاے حاجت کے لئے مین
اور ایک لڑکا آپکے پیچھے رہتے - اور رہتی ہمارے ساتھ عصا سنان دار یا عصا یا عنزہ یہہ شک راوی کا ہی - اور ہوتا ہمارے ساتھ پانی کا ظرف - پس جب حضرت
اپنی حاجت سے فارغ ہوتے - ہم وہ ظرف پانی کا آپکو دیتے **باب** السترۃ بمکۃ وغیرہا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سترہ لگانا خواہ مکہ معظمہ
مین ہو یا دوسری جگہہ مستحب ہی - مقصود امام بخاری کا اس عنوان سے گویا دفع توہم اس شخص کا ہی کہ اسنے وہم کیا کہ مکہ معظمہ مین جو مقابل کعبہ ہو سترہ روا نہین

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن ابی جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظہر والعصر رکعتین ونصب بین یدیہ عنزۃ وتوضا فجعل الناس یتمسحون بوضوء
ابی جحیفہ سے مروی ہی کہ حضرت باہر تشریف لاے بوقت نیم روز - پس نماز پڑہے سنگستان مین مکہ معظمہ کے نماز ظہر و عصر دو دو رکعت - یعنے یہہ ہر دو نماز جمع کین
اور کھڑا کیا آپکے روبرو عنزہ سترے کے لئے - اور آپنے وضو کیا - اور آپکے وضو کا پانی مبارک لوگ برکات کے لئے منہہ پر ملنے لگے - مراد اس سے وضو کا بچا ہوا
پانی ہی جو ظرف مین تھا - اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ آب مستعمل ہو جو اعضاے شریف سے ٹپکتا تھا - حصول برکات اسی مین بیشتری - اور اسی ظاہر حدیث کو سند
کرکے بعضون نے آب مستعمل کی طہارت کے قایل ہوے - لاکن یہہ حجت قاصر ہی خصوصا جب احتمال تخصیص کا حضرت جناب رسالت کے ساتھ رکھے - کیونکہ آپ کے فضلات
پاک تھے - پس اس جناب کا آب مستعمل بھی پاک ہی - یہہ حدیث اوروں کے واسطے کس طرح دلیل ہو سکیگی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہان سے مستنبط ہوتی
ہی کہ صالحون کے اجساد کو لگی ہوئی چیز برکا لینا درست ہی **باب** الصلوۃ الی الاسطوانۃ یہہ باب ستون مسجد کے طرف نماز پڑہنے کے استحباب
مین ہی - اسطوانہ بضم ہمزہ قطعی ہی **وقال عمر المصلون احق بالسواری من المتحدثین الیہا** یعنے عمر فاروق نے کہا کہ نماز پڑہنے والے
سزاوار تر ہین ساتھ ستونون کے - یعنے پردہ لینا ساتھ انکے - بات کرنیوالون سے انکے طرف - یعنے تکیہ کرنیوالے ان ستونون پر **ورای ابن عمر رجلا**
یصلی بین اسطوانتین فاذناہ الی ساریۃ فقال صل الیہا اور ابن عمر نے ایک مرد کو دیکھا کہ درمیان دو ستون کے نماز پڑہتا ہی - سو اسکو
ستون کے طرف پھیرا - اسلئے کہ ستون بجاے سترہ ہی - اور مسجد مین لوگون کے گذرنیکا احتمال زیادہ ہی صحرا سے - جب صحرا مین سترہ لگانا مستحب ہو مسجد مین بطریق
اولی ہوگا **حدثنا** المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال کنت آتی مع سلمۃ بن الاکوع فیصلی عند
الاسطوانۃ التی عند المصحف یزید بن ابی عبید نے کہا کہ تھا مین آتا ساتھ سلمہ بن الاکوع کے جو مولی اسکا تھا - پس نماز پڑہتا نزدیک اس ستون کے
جو مصحف کے قریب تھا یعنے عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ایک ستون تھا کہ اسکے قریب مصحف صندوق مین رکھتے تھے اسکو اسطوانہ مصحف کہتے تھے **فقلت**

يَا اَبَا مُسْلِمٍ اَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلٰوةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ یزید کہتا ہی کہ مین نے ابن الکواع سے کہا کہ یا ابا مسلم مین دیکھتا ہون کہ تو قصد کرتا ہی اور جہد کرتا ہی کہ نماز اس اسطوانہ کے پاس پڑہے قَالَ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَحَرّٰی الصَّلٰوةَ عِنْدَهَا ابن الکوع نے کہا پس تحقیق مین نے دیکھا ہی کہ حضرت قصد کرتے تھے نماز ادا کرنے مین اس اسطوانہ کے پاس **حدثنا** قَبِیْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَکْتُ کِبَارَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِیَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ انس نے کہا کہ مین نے حضرت کے اکابر صحابہ کو دیکھا ہی کہ جلدی کرتے تھے ستونون کے طرف نماز مغرب کے وقت - ظاہر وہ ہی کہ مراد سنت مغرب ہی اور کرمانی نے کہا کہ مراد اذان مغرب ہی - قریبہ سے شعبہ کی زیادتی سے وہ یہہ ہی وَزَادَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسٍ حَتّٰی یَخْرُجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور زیادہ کیا ہی شعبہ نے عمرو اور انس کی روایت سے اس حدیث مین کہ یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لاتے اپنے حجرہ شریف سے نماز کے لئے پس وہ وقت اذان کا ہی **باب** الصَّلٰوةِ بَیْنَ السَّوَارِیْ فِیْ غَیْرِ جَمَاعَةٍ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہنی مستحب ہی درمیان ستونون کے - جیسا کہ ستون پہلو کے طرف ہو غیر جماعت مین پر جماعت مین مکروہ رکھے ہین کیونکہ صفوف سے اتصال نہین ہوتا ہی - اس سے نہی کرتے ہین چنانچہ دوسرے صحاح مین ایک حدیث انس کی روایت سے آئی ہی **حدثنا** مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیْتَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ مُؤَذِّنُہٗ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ وَکُنْتُ اَوَّلَ النَّاسِ دَخَلَ عَلٰی اَثَرِہٖ فَسَاَلْتُ بِلَالًا اَیْنَ صَلّٰی فَقَالَ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْمُقَدَّمَیْنِ ابن عمر نے کہا حضرت بیت اللہ مین تشریف لائے اور اسامہ بن زید و عثمان بن طلحہ اور بلال آپ کے ہمراہ تھے - پس حضرت دیر فرما کے پھر باہر تشریف لائے - اور مین پہلا شخص تھا جو حضرت کے پیچھے آیا سو مین نے بلال سے پوچھا کہ حضرت نے کہان نماز پڑہی ہے تو اسنے کہا درمیان اگلے دو ستونون کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْکَعْبَةَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَیْہِ وَمَکَثَ فِیْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِیْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ یَسَارِہٖ وَعَمُوْدًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَہٗ وَکَانَ الْبَیْتُ یَوْمَئِذٍ عَلٰی سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰی ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت کعبے مین تشریف لائے اور اسامہ اور بلال اور عثمان جو پردہ دار صاحب کلید کعبہ تھا کعبۃ اللہ کا دروازہ باندہ دیا پس حضرت کعبہ مین دیر تک رہے پھر جب باہر تشریف لائے مین نے بلال سے پوچھا کہ حضرت نے کعبے مین کیا کام کیا - کہا ایک ستون کو اپنے بائین طرف اور ایک ستون کو اپنے داہنے طرف لیا اور تین ستون اپنی پشت کے پیچھے کئے - اسوقت کعبۃ اللہ چھے ستون پر تھا پھر وہان نماز پڑہی وَقَالَ لَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ وَقَالَ عَمُوْدَیْنِ عَنْ یَمِیْنِہٖ امام بخاری کہتا ہی کہ ہمسے اسمعیل نے جو مالک سے ناقل تھا کہ حضرت دو ستون داہنے طرف لئے - واقع ایسا ہی ہی ابن یوسف کی حدیث مین نفی نہین اور اس بات کے منافی بھی نہین فافہم **باب** **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْکَعْبَةَ مَشٰی قِبَلَ وَجْهِہٖ حِیْنَ یَدْخُلُ وَجَعَلَ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِہٖ مَشْیًا حَتّٰی یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجِدَارِ الَّذِیْ قِبَلَ وَجْهِہٖ قَرِیْبًا مِنْ ثَلٰثِ اَذْرُعٍ صَلّٰی یَتَوَخَّی الْمَکَانَ الَّذِیْ اَخْبَرَہٗ بِلَالٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْہِ نافع سے مروی ہی کہ عبداللہ ابن عمر جب کعبہ مین آتے

الجمع بین الغات

عن نافع عن ابن عمر

الجزء الثالث

راہ چلتے یعنے چند قدم آگے بڑہتے مقابل اپنے منہہ کے جب کہ آتے اور دروازے کو اپنی مینہہ کے طرف لیتے - پھر چلتے یہان تک کہ درمیان انکے اور درمیان اس دیوار کے جو انکے منہہ کے مقابل ہوتی تین ہاتہہ کے مسافت سے کم رہتی - نماز پڑہتے جس حال مین کہ قصد کرتے اس جگہہ کا جو بلال نے انکو خبر دی تہی کہ حضرت نے وہان نماز پڑہی ہے

وَقَالَ لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ إِنْ صَلَّى فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ اور ابن عمر کہتے تھے کسی پر کچہہ باک نہین یعنے کچہہ مضایقہ نہین اگر نماز پڑہے کعبہ کے جس گوشہ مین کہ چاہے **باب** الصَّلٰوةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز جایزہی طرف ناقہ کے جو صلابت پالان کی رکھے اور طرف اونٹ کے اور طرف جہاڑ کے اور طرف پالان شتر کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى أَخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخِّرِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر تھے پیغمبر خدا اپنے مرکب کو عرض پر بٹہلاتے پہر اسکے طرف نماز پڑہتے نافع کہتا ہی کہ مین نے ابن عمر سے کہا کہ ایا تم نے دیکہا ہی کہ جب مرکب حرکت کرتا تو کیا کرتے تھے تو انہون نے کہا کہ پالان کو پکڑتے اور اسکو ہموار کرتے اور نماز پڑہتے آخر پالان کے طرف یا موخر پالان کے جانب - یہہ شک نافع کا ہی - اور موخر وہی آخر پالان ہی جو سوار اوپر تکیہ کرتا ہی - اور تھے ابن عمر کرتے وہ فعل جو حضرت سے اسباب مین دیکہا تھا ترجمہ باب کے ساتھہ اس حدیث کی مناسبت مین کہتے ہین کہ استقرار رکھنے والے جانور کیطرف نماز پڑہنی شجر کیطرف بطریق اولی درست ہوگا **باب** الصَّلٰوةِ إِلَى السَّرِيرِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہنی طرف سریر کے جایز ہی -

حدثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي ابی عایشہ نے جب بعضے صحابہ سے سنا کہ اگر مصلی کے آگے سے عورت اور کتا یا گدہا گذرے نماز فوت جاتی ہی تو فرمایا کہ ایا تم نے برابر کیا کتے اور گدہے کو ہمارے ساتھہ مقرر مین نے دیکہا ہی جس حال مین کہ میں دراز لیٹی رہتی سریر پر پہر حضرت تشریف لاتے تب سریر درمیان ہوتا اور آپ نماز پڑہتے - اور بعض روایات مین فیتوسط السریر آیا ہی یعنے اپنے اور قبلہ کے درمیان کرتے سریر کو - سو مین ناخوش رکہتی اسبات کو کہ روبرو کرون اپنے بدن کو - پس مین سریر کے پایہ کے طرف سے باہر آتی یہان تک کہ کھسکتی تہی اپکو اپنے لحاف سے - پس لازم آتا عورت کا گذرنا آگے سے مصلی کے - قسطلانی نے کہا کہ مستنبط ہوا اس سے یہہ کہ عورت کا گذرنا قاطع نماز نہین جیسا کہ اسکا رویہ رہنا - شارحون نے اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھہ اشکال کیا ہی کہ ترجمہ مین صلوۃ الی السریر آیا ہی اور حدیث مین صلوۃ علی السریر واقع ہوا - اور جواب دیتے ہین کہ حرف الی ترجمہ مین بمعنے علی کے ہی تی اور حروف جار بہت ہین کہ ایک دوسرے کے معنے مین آتے ہین - اور یہہ بہی کہہ سکتے ہین کہ یتوسط السریر کے یہہ معنے ہین کہ لیتے تھے سریر کو اپنے اور قبلہ کے درمیان - نہ یہہ کہ سریر کے درمیان نماز پڑہتے تھے جیسا کہ بعضون کے فہم مین آیا - اور امام بخاری نے روایت مسروق کے بی بی عایشہ سے لایا ہی کان یصلی والسریر بینہ وبین القبلۃ روایت یتوسط السریر کی صریح تر ہی اس معنے مین جو ہمنے کہا اور بی بی عایشہ کا مقصود بہی اس معنے کے ساتھہ خوب درست پڑتا ہی - کسواسطے کہ نماز پڑہنی حضرت کی سریر پر مستلزم اسکی نہین کہ انسلال بی بی کا حضرت کے روبرو ہو - اور جس روایت مین کہ علی السریر واقع ہوا کہہ سکتے ہین کہ علی معنے مین الی کے ہی **باب** يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ رد کرے مصلی از روے استحباب کے اس شخص کو کہ اسکے آگے سے گذرے وَرَدَّ ابْنُ عُمَرَ فِي التَّشَهُّدِ وَفِي الْكَعْبَةِ اور رد کیا ابن عمر نے قعدہ تشہد کے وقت اور کعبہ مین گذرنیوالے کو - اور تقدیر

کلام

کلام کی یہہ ہی کہ رد کیا غیر کعبہ مین اور کعبہ مین - اور کہہ سکتے ہین کہ وفی الکعبہ جملہ حالیہ ہی یعنے رد کیا ہی تشہد مین جس حال مین کہ کعبہ مین تھا یعنے آخر نماز مین مان لو گو تکا
برا ہجوم رہتا ہی وَقَالَ اِنْ اَبٰی اِلَّا اَنْ تُقَاتِلَهٗ قَاتِلْهُ اور ابن عمر نے کہا ہی کہ اگر گذر نیوالا نہ باز آوے اور نہ پھرے مگر یہہ کہ تو اسکو قتل کرے تو اسکو مار ڈال
اور بعضے روایات مین فقاتلہ آیا ہی - اور اس جگہہ حرف فا محذوف ہی - پس کہو کہ جب جواب شرطیہ کا واقع ہو فا لازم ہی اور یہہ برخلاف قیاس واقع ہوا **حدثنا**
اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یُونُسُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ رَاَیْتُ
اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ یُصَلِّیْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِیْ اَبِیْ مُعَیْطٍ اَنْ یَجْتَازَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ
یہہ حدیث امام بخاری کو حمید بن ہلال سے دو طریق سے پہنچی پہلی طریق تین واسطون سے اور دوسری طریق دو واسطون سے ابو صالح نے کہا کہ مین نے ابو سعید خدری کو
جمعہ کے دن دیکھا کہ نماز پڑہتا تھا اس چیز کی طرف کہ اسکو لوگون سے ڈہانپتی تھی - یعنے اسکے روبرو سترہ تھی پس ایک جوان اولاد سے ابی معیط کے چاہا
کہ انکے روبرو یعنے انکے اور سترے کے درمیان سے گذرے فَدَفَعَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فِیْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ یَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَیْنَ یَدَیْهِ
فَعَادَ لِیَجْتَازَ فَدَفَعَهٗ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَشَدَّ مِنَ الْاُوْلٰی فَنَالَ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی مَرْوَانَ فَشَکَا اِلَیْهِ مَا لَقِیَ مِنْ اَبِیْ
سَعِیْدٍ وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِیْدٍ خَلْفَهٗ عَلٰی مَرْوَانَ فَقَالَ مَالَكَ وَلِابْنِ اَخِیْكَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ پس ابو سعید نے اس جوان کے سینہ پر مارا
پھر اس جوان نے نظر کی تو گذرنیکی اور جگہہ نپائی مگر ابو سعید کے آگے سے سوائے عود کیا کہ نا گذرے - پھر ابو سعید نے اسکو پہلے سے زیادہ سخت مارا -
پس اسنے ابو سعید سے ایک رنج پایا - پھر وہ مروان بن حکم کے پاس آن کے اس چیز کا گلہ کیا جو ابو سعید سے پایا تھا - پھر ابو سعید بھی اسکے پیچھے مروان کے پاس آئے
مروان کہا کیا ہی تجھ کو اور تیرے بھتیجے کو ای ابو سعید قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی
شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَدْفَعْهُ وَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ ابو سعید نے
کہا کہ مین نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جب تمہارے سے کوئی نماز پڑہے کسی چیز کے طرف کہ وہ سترے اسکو لوگون سے پس اگر کوئی چاہے کہ
اسکے آگے سے گذرے تو چاہئے کہ اسکو دفع کرے اگر وہ اباکرے اور نہ مانے تو اسکو قتل کر - وہ نہین ہی مگر شیطان کہ مصلے کو حضور نماز سے پھیر رکھتا ہی
اطلاق شیطان کا آدمی پر مجاز کی راہ سے ہی - اور یہہ حکم وجہ حصر پر تشدید و تغلیظ کے لئے ہی - بعض اہل ظاہر اس دفع کرنیکے وجوب پر گئے ہین - پر ائمہ
اربعہ کا مختار مندوب ہی - اور دفع کرنا بھی اسطرح پر ہو کہ فعل کثیر اور فساد نماز کا موجب نہو - اور گذرنیوالے کے طرف مشی بھی نہو - اور باوجود ان سب
باتون کے اگر قتل کردے قصاص اور خون بہا قاتل پر نہین آتا ہی **باب** اِثْمِ الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ یہہ باب مصلی کے آگے گذرنیوالے
کے گنہ کے بیان مین ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ
عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ زَیْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهٗ اِلٰی اَبِی جُهَیْمٍ یَسْئَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فِی الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَیْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ
مَاذَا عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ لَكَانَ اَنْ یَقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْرًا لَهٗ مِنْ اَنْ یَمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ قَالَ اَبُوْ النَّضْرِ لَا اَدْرِیْ اَقَالَ اَرْبَعِیْنَ
یَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً بسر سے مروی ہی کہ زید نے بھیجا اسکو ابی جہیم کے طرف کہ اسکو پوچھے کہ وہ حضرت سے مصلی کے آگے گذرنیوالے کے گناہ

الجزء الثالث

سے کیا سنا ہی - سو بسر نے کہا کہ ابو جہیم نے کہا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مصلی کے آگے اگر گذرنیوالا جانے کہ اسکا کیا گناہ ہی - تو البتہ اسکا کھڑا رہ جانا چالیس تک اسکے لئے بہتر ہی مصلی کے آگے گذرنے سے - اور ابو نضر نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ حضرت چالیس روز فرمائے یا چالیس سال یہہ مقولہ امام مالک کا ہی یا تعلیق ہی امام بخاری سے **باب** اِسْتِقْبَالِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي یہہ باب حکم مین آگے لینے مرد کے ہی دوسرے مرد کو جس حال مین کہ نماز پر ہتا ہو وَكَرِهَ عُثْمَانُ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّجُلَ وَهُوَ يُصَلِّي اور مکروہ رکھے ہین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہہ بات کہ مصلی کیواسطے آگے لے جس حال مین کہ وہ نماز پر ہتا ہو وَهٰذَا اِذَا اشْتَغَلَ بِهٖ فَاَمَّا اِذَا لَمْ يَشْتَغِلْ بِهٖ فَقَدْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا بَالَيْتُ اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَقْطَعُ صَلٰوةَ الرَّجُلِ امام بخاری کہتے ہین کہ یہہ حکم جو عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکی کراہت پر کیا اسوقت پر ہی کہ اسکے ساتھ مشغول ہو اگر اسکے ساتھ مشغول نہو - پس مقرر زید بن ثابت نے کہا ہی کہ اس استقبال کا مین کچھ مضایقہ نہین رکھتا ہون - اسلئے کہ مرد قطع نہین کرتا ہی مرد کی نماز کو مشغول نہونے کے لیے معنے ہین کہ نمازی کے روبرو جو شخص رہیگا اسکے حرکات وسکنات وحالات پر نظر پہنچانے یا سننے سے کہین مصلی کے خشوع وحضور قلب مین خلل نہ آوے اگر اس بات کا اندیشہ ہو نماز مکروہ ہوگی **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالُوْا يَقْطَعُهَا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ روایت کی مسروق نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہ مقرر انکے پاس اس چیز کا ذکر آیا کہ قطع کرے اور باطل کرے نماز کو مصلی کے آگے گذرنے سے لوگون نے کہا کہ قطع کرتے ہین نماز کو کتا اور گدہا اور عورت فَقَالَتْ لَقَدْ جَعَلْتُمُوْنَا كِلَابًا لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاِنِّيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ پس بی بی نے فرمایا مقرر ٹھہرایا تم نے عورتونکو حکم مین کتے کے یعنے بی بی نے صحابہ کے حکم پر زجر کیا اور کہا کہ تحقیق مین نے حضرت کو دیکھا کہ نماز پر ہتے تھے اور حالانکہ مین قبلہ کے اور آپ کے درمیان سریر پر لیٹی تھی فَتَكُوْنُ لِيَ الْحَاجَةُ وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْتَقْبِلَهٗ فَاَنْسَلُّ اِنْسِلَالًا اور مجھے ایک حاجت رہتی اور مین ناخوش رکھتی کہ حضرت کے مقابل رہون - پس آہستہ کھسک لیتی نرم کھسکنا یعنے سبک گذر جاتی وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ اور مروی ہی اعمش سے اور وہ ابراہیم سے اور وہ اسود اور وہ بی بی عایشہ سے روایت کی حدیث مذکور کے معنے مقصود کے مطابق **باب** الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّائِمِ یہہ باب اس بیان مین کہ سوے ہوے کی بیٹھ کے پیچھے نماز پڑہنی جایز ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے جس حال مین کہ مین لیٹی رہتی اپنے جامۂ خواب پر دراز کھینچی ہوئی فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ پس جب حضرت چاہتے کہ نماز وتر ادا کرین مجھے بیدار کرتے - اور مین بھی آپ کے ساتھ وتر پڑہتی - نایم عام ہی - اور بحسب معنا شامل ہی مرد وزن کو بانکہ حکم شرعی غیر خواص من مرد وزن کے برابر ہی پس جو حکم کہ عورت کے حق مین ثبوت پایا مرد پر بھی ثابت ہوتا ہی بلکہ یہہ حکم مرد پر بطریق اولی ہوگا - پس یہہ حدیث ترجمۂ باب کے ساتھ مطابق ہوتی ہی - باوجود اسکے باب لاحق کو علیحدہ اخذ کرنا تحصیل حاصل کے قبیل سے نظر آتا ہی فتدبر **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک و مجاہد و طاؤس نے مکروہ رکھا ہی نماز سوتے ہوے کے پیچھے اس بات کے اندیشہ سے کہ سوتے ہوے سے کچھ ایسی چیز صادر ہو کہ مصلی کی نماز کو توڑ دے - اور وہ جو ابو داود اور ابن ماجہ مین جو ابن عباس سے منع کی حدیثین مروی ہین ضعیف ہین قسطلانی **باب** التَّطَوُّعِ خَلْفَ الْمَرْاَةِ یہہ باب

اس بیان مین ہی کہ نماز نفل عورت کے پیچھے پڑہنی جایز ہی **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال خبرنا مالک عن ابی النضر مولی عمر بن عبیداللہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی فاذا قام بسطتہما پس جب سجدے مین جانیکا ارادہ کرتے میرے پیر کو انگلی چبوتے مین اپنے ہر دو پیر کھینچ لیتی - پھر جب حضرت قیام کرتے مین اپنے ہر دو پاؤن کو دراز کرتی قالت والبیوت یومیذ لیس فیہا مصباح اور بی بی نے کہا کہ ان دنون مکانات ایسے تھے کہ انمین چراغ نہین تھا - یہہ اعتذار ہی جناب عالیشہ کا کہ اگر گھر مین چراغ رہتا حضرت کے سجدے کا حال مجھے معلوم ہوجاتا بار بار مین اپنے پاؤن دراز نہ کی ہوتی - اور حضرت ہر بار اشارہ کرنیکی حاجت نہ رہتی - لاکن بی بی کا جاننا بھی کافی نتھا کس لئے کہ اس اثنا مین اگر خواب کا غلبہ ہوتا بے اختیار پاؤن دراز کرتے - تب چراغ بھی بیفائدہ تھا - اور کہتے ہین کہ وہ نماز نافلہ تھی کیونکہ ہمیشہ حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ فرایض مسجد مین جماعت کے ساتھ پڑہتے - اور ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز تہجد تھی اور تطوع یعنے نفل اسکو شامل ہی - لاکن حضرت کے نسبت کرتے اشکال سے خالی نہین کس لئے کہ تہجد اس جناب کے لئے واجبات سے تھی اور مراد عورت کے پیچھے نماز پڑہنے سے یہہ ہی کہ عورت مصلی کے سامنے رہے - اور لفظ حدیث سے اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ بی بی کے ہر دو پاؤن حضرت کے سجدے کی جگہہ پر تھے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے مستنبط ہوتا ہی کہ عورت کا آگے رہنا نماز کو قطع نہین کرتا ہی - اور امام مالک نے جو مکروہ رکھا ہی خوف فتنہ کا سبب ہی کہ دل کہین عورت کے طرف مایل نہو - اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی عالیشہ آگے رہتے ہوے جو نماز پڑہی یہان خوف دل مایل ہونیکا نہین ہی اور یہہ حضرت کے خصایص سے ہی جیسا کہ بی بی عالیشہ نے روزہ دار عورت کو بوسہ دینے کے باب مین کہا اگرچہ شہوت رانی سے اسکو روک سکتا ہی اور بعض کے پاس حضرت کی خصوصیت نہین حتی کہ صحیح ہر وہ جو دلالت کرے اسپر قسطلانی

باب من قال لا یقطع الصلوۃ شیء یہہ باب حکم مین اس شخص کے قول کے ہی کہ کہا نماز کو قطع نہین کرتی ہی کوئی چیز ان چیزون سے جو بعضون نے کہا ہی کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو توڑتے ہین **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابراہیم عن الاسود عن عایشۃ قال الاعمش وحدثنی مسلم عن مسروق عن عایشۃ ذکر عندہا ما یقطع الصلوۃ الکلب والحمار والمراۃ یعنے یہہ حدیث اعمش کو دو طریق سے پہنچی - اور حفص اس سے دو طریق سے بھی روایت کی ہی - بی بی عالیشہ کے پاس ذکر کیا گیا کہ نماز کو کیا چیز قطع کرتی ہی - بعضون نے کہا کہ کتا اور گدہا اور عورت قطع کرتے ہین فقالت عایشۃ شبہتمونا بالحمر والکلاب واللہ لقد رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانی علی السریر بینہ وبین القبلۃ مضطجعۃ پس بی بی نے کہا کہ تم نے ہمکو کتے اور گدہے کے ساتھ تشبیہ دی - قسم ہی اللہ کی مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ مین سریر پر تھی درمیان حضرت کے اور قبلہ کے جس حال مین کہ مین لیٹی تھی فتبدو لی الحاجۃ فاکرہ ان اجلس فاوذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانسل من عند رجلیہ پس مجکو ایک حاجت بشریت ظاہر ہوئی - سو مین نے ناخوش رکھی کہ حضرت کے مقابل بیٹھون اور آپکو ایذا دون اور آپکے پیر کے طرف مشغول کرون - پس مین آپکے سریر کے پایہ کے طرف سے کھسکتی تھی - اس جگہہ معلوم ہوا کہ عورت کا گذرنا قاطع نماز نہین - پس گذرنا کتے اور گدہے کا بھی قاطع نہوگا - جانا چاہیے کہ صدر اول مین بعض لوگ قایل تھے کہ کتے اور گدہے اور عورت کے گذرنے سے نماز ٹوٹتی ہی استدلال سے اس حدیث کے جو مسلم نے ابوذر سے روایت کی

الجزء الثالث

ہی کہ یقطع الصلوۃ المرأۃ والحمار والکلب الاسود یعنے توڑتے ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور اسیطرح وہ حدیث جو ابو داؤد اور ابن ماجہ سے مروی ہی اور اسمین عورت حائضہ کا قید آیا ہی - اس حکم سے اکثر فقہا نے ابا کیا ہی - امام احمد کہتے ہین کہ گدرنا سگ سیاہ کا قطع نماز کرتا ہی - کیونکہ دوسری حدیث اسکے معارض نہ آئی - لاکن گدہے اور عورت کے گذرنے سے قطع نماز کے باب مین جو حدیث مذکور ہوئی اسکے معارض اور حدیثین بھی وارد ہین اسلئے ہم اسکے ساتھ جزم نہین کرتے ہین - اور امام طحاوی اور دوسرے علماے حنفیہ اسپر گئے ہین کہ حدیث ابی ذر کی اور دوسرے احادیث جو اسکے موافق ہون منسوخ ہین انکے ناسخ وے حدیثین ہین کہ جنمین نماز پر بنی حضرت کی ازواج مطہرہ کے طرف مذکور ہی - اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتوی بھی اسی معنے کا موید ہی - کہ انہون نے پہلے قطع نماز کی روایت کی تھی اور اسکے بعد فتوی دیا کہ مصلی کی نماز کو دوسرے کا فعل اور گدرنا کتے یا گدہے یا عورت کا قطع کرتا نہین - اور اگلی حدیثون کا نسخ جب انکے پاس صحیح نہو کیونکر فتوے دیتے ہوتے - پس معلوم ہوا کہ وے حدیثین منسوخ ہین - اور اکثر علما نے تاویل کی ہین کہ جو حدیثین قطع نماز مین آئی ہی اس سے قطع خشوع وحضور مراد ہی - نہ قطع نماز - اور یہہ توجیہ بھی کامل نہین کسلئے کہ قطع خشوع انہین تین چیز کے ساتھ مخصوص نہین واللہ اعلم

حدثنا اِسحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَخِیْ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّہٗ سَاَلَ عَمَّہٗ عَنِ الصَّلٰوۃِ یَقْطَعُھَا شَیْءٌ فَقَالَ لَا یَقْطَعُھَا شَیْءٌ یعقوب ابن ابراہیم نے کہا کہ حدیث کی مجھسے ابن شہاب کے بھتیجے نے کہ مقرر اسنے اپنے چچا سے پوچھا جو ابن شہاب ہی کہ قطع کرتی ہی نماز کو کوئی چیز تو کہا کوئی چیز قطع نہین کرتی ہی یہہ عام مخصوص ہی یعنے وہی چیزان تین چیزون سے جس مین نزاع ہی نہ ہر چیز - کیونکہ قول وفعل کثیر البتہ شکستہ نماز ہی پھر یہہ روایت کی اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یہہ مقولہ ابن شہاب کا ہی جو کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ بی بی عائشہ نے کہا لَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاِنِّیْ لَمُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَۃِ عَلٰی فِرَاشِ اَھْلِہٖ تھے پیغمبر خدا قیام کرتے اور نماز پڑہتے رات سے اور حالانکہ مین لیٹی رہتی درمیان حضرت کے اور قبلہ کے - اور حضرت نماز پڑہتے جامہ خواب پر اپنے اہل کے - پوشیدہ نرہے کہ بی بی عائشہ کے سیاق حدیث سے مفہوم ہوتا ہی کہ بی بی نے انکار کیا کہ عورتون کو کتے اور گدہے کے حکم مین داخل کرتے ہین - نہ آنکہ کتا اور گدہا قطع نماز نہین کرتے ہین - اور امام بخاری نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ ان تینون سے بھی قطع نماز نہین ہوتی ہی سو اسکے صورت استدلال ہین حدیث سابق مین ہم نے اشارہ کیا اور خالی ضعف سے نہین ہی

باب

اِذَا حَمَلَ جَارِیَۃً صَغِیْرَۃً عَلٰی عُنُقِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ یہہ باب اس حکم کے بیان مین ہی کہ مصلی جب چھوٹی لڑکی کو نماز مین اپنے کندے پر اٹھاوے تو جایز ہی یا نہ - اور جو حدیث کہ لایا ہی سو وہ اسکے جواز پر دال ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتَ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ بِنْتٌ لِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ ابی قتادہ سے مروی ہی کہ حضرت نماز پڑہتے اور حالانکہ آپ اٹھاے ہوے رہتے امامہ کو جو دختر زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی - اور حضرت نے اپنی اس دختر یعنے زینب کو ابو العاص بن ربیعہ بن عبد الشمس کو دیا تھا - اور لکھتے ہین کہ عبد الشمس ربیعہ کا دادا ہی بسبب شہرت کے اسکو عبد الشمس کا بیٹا کہتے ہین اسکے باپ کا نام عبد العزا بن عبد الشمس ہی اور ابو العاص کا نام بقول مختار مقسم ہی حضرت نے بی بی زینب کو قبل نبوت اسکے ساتھ نکاح کر دیا تھا - ابو العاص ظہور اسلام کے بعد کفار کے ہی ساتھ تھا جنگ بدر مین اسیر ہوا - پھر اسلام لایا اور مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ آیا اور حضرت کی

ملازمت

ملازمت سے مشرف ہوا حضرت اس سے خوش ہوے اور پھر بی بی زینب کو اسکو دیا اور اسکی داماد ی پر شناکی - بی بی زینب نے اسکے تحت نکاح حضرت کے عین حیات وفات کیا اور ابو العاص نے بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین رحلت کی - اور بی بی زینب کی ایک دختر جو امامہ بھی حضرت علی نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے بعد اسکے ساتھ تزویج کی سو حضرت اسی صاحبزادی امامہ کو اپنے دوش مبارک پر لئے ہوے نماز پڑہتے تھے فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا پس جب سجدے کا ارادہ کرتے اسکو زمین پر چھوڑتے اور جب قیام کرنا چاہتے اٹھا لیتے - جانا چاہئے کہ یہہ فعل حضرت کا محض تشریع کے واسطے تھا - اور مالکیہ کے سوا اکثر ائمہ اسکے جواز پر گئے ہین - اور مالکیہ کہتے ہین کہ فعل کثیر مبطل نماز ہوا کے بعد وہ حکم منسوخ ہوا - دوسرے ائمہ نے مالکیہ کو جواب دیا ہی کہ حدیث امامہ متاخر ہی یہہ بات قطعا ثبوت کو پہنچی ہی - اور خطابی کہتا ہی کہ وہ فعل کثیر بھی نہین - اور امامہ کو حضرت کے ساتھ نہایت انس و محبت تھی وہ خود ہی آکے حضرت سے متعلق ہوتی اور حضرت سجدے کے وقت تھوڑے فعل سے اسکو زمین پر چھوڑتے - اور جب پھر متعلق ہوتی اسکو اٹھا لیتے اور فعل قلیل کے ابطال مین بھی کہتے ہین کہ اگر ایک رکن مین مکرر ہو حکم کثیر کا رکھتا ہی - اور اس جگہہ تو ایسا نہین اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ اسوقت امامہ کا عہدہ برا کوئی نہین تھا - اگر حضرت اسقدر توجہ نفرماتے وہ گریہ کرتی اور حضرت کی خاطر مشغول ہوتی - اس لئے ادنی توجہ کے ساتھ اسکو اٹھا لیتے - اور امام نووی نے کہا کہ یہہ عذرین غیر موجہ ہین - اور حدیث شریف مین کوئی ایسی چیز نہین آئی جو حکم شرع کے مخالف ہو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مالکیہ نے حضرت کی اوس نماز کو نماز نفل پر حمل کیا ہی حالانکہ یہہ بات حدیث مسلم سے دفع کی گئی ہی کہ راوی کہتا ہی کہ مین حضرت کو امامت کرتے ہوے دیکھا اور آپ کے کھندے پر امامہ تھی

باب اِذَا صَلَّى اِلَى فِرَاشٍ فِيْهِ حَائِضٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب کوئی فرش خواب کی طرف نماز پڑہے کہ جسپر حائضہ عورت ہو تو صحیح اور روا ہی

حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ فِرَاشِيْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَيَّ وَاَنَا عَلٰى فِرَاشِيْ وَاَنَا حَائِضٌ عبداللہ نے کہا کہ میری خالہ بی بی میمونہ نے کہا کہ میرا فرش خواب حضرت کی جاے نماز کے پہلو پر تھا اور اکثر حضرت کا جامۂ مبارک مجھ پر پڑتا اور مین اپنے فرش پر تھی جس حال مین کہ مین حائضہ تھی اور ترجمۂ باب مین نماز فرش کے طرف مذکور ہی - اور حدیث مین مصلی کی پہلو مین واقع ہوئی اور یہہ معنی عام ہین

حدثنا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ نَائِمَةٌ فَاِذَا سَجَدَ اَصَابَنِيْ ثَوْبُهُ وَاَنَا حَائِضٌ عبداللہ بن شداد نے کہا کہ مین بی بی میمونہ سے سنا کہ کہتی تھین کہ حضرت نماز پڑہتے تھے جس حال مین کہ مین حضرت کے پہلو کے طرف سوئی تھی پس جب سجدہ کرتے آپکا جامۂ مبارک میرے پاؤن پر پہنچتا حالانکہ مین حائضہ تھی وَزَادَ مُسَدَّدٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ وَاَنَا حَائِضٌ اور مسدد نے یہہ لفظ زیادہ کیا

باب هَلْ يُقَبِّلُ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ عِنْدَ السُّجُوْدِ لَكِيْ يَسْجُدَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ چھوتا اپنے ہاتھ سے اپنی عورت کو سجدے مین جانیکے وقت کیا جاتا ہی

حدثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بِئْسَمَا عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَاَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلَيَّ فَقَبَضْتُهُمَا قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بی بی عائشہ سے حدیث کی ہی کہ کہا برابر کیا تم نے جو ہم کو سگ و حمار کے ساتھ برابر کیا مقرر مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ نماز پڑہتے تھے اور مین لیٹی تھی درمیان آپ کے اور درمیان

الجزء الثانی

نماز مین بیٹھے کو کھندے پر لینے اور دراز پیر کو جواز کا اختلاف

شیخ الہند

الجزء الثالث

فبہ کے۔ پس جب سجدے کا ارادہ کرتے تو میرے پاؤن کو اشارہ کرتے مین نے اپنے ہر دو پیر کو کھینچ لیتی **باب** المرأۃ تطرح عن المصلی شیئا من الاذی یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت دور کرے مصلی سے اس چیز کو جو نجاست سے ہو اگر سے ہو یا بیچیدہ سے۔ جس طرح پر کہ ہو سکے مقصود اس باب سے یہہ ہی کہ عورت کا بامتہ مصلے کو نجیا درست ہی نماز کی حالت مین **حدثنا** احمد بن اسحق السرمادی قال حدثنا عبید اللہ بن موسی قال حدثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی عند الکعبۃ وجمع من قریش فی مجالسہم اذ قال قائل منہم الا تنظرون الی ہذا المرائی ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا فیجیء بہ ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ وہی جویریۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قال اللہم علیک بقریش اللہم علیک بقریش اللہم علیک بقریش قالہا ثلاثا ثم سمی اللہم علیک بعمرو بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال عبد اللہ فواللہ لقد رایتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب القلیب لعنۃ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑہتے تھے اور کفار قریش کی ایک جماعت اپنی مجلسون مین تھی۔ ناگاہ انمیں سے ایک شخص کہنے لگا کہ کیا نہین دیکھتے ہو تم اس ریاکر نیوالے کو۔ کون ہی تم مین کہ فلانے قبیلے کے ذبح کئے گئے اونٹ کیطرف جاکے اسکا خون، پوست، اور سرگین یعنے پوتھا لاوے۔ اور حضرت سجدے مین جاتے وقت آپ کے ہر دو شانہ مبارک کے درمیان رکھ دے پس ایک برا بدبخت یعنے عقبہ بن معیط یہہ کام کر بیٹھا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے مین ہی رہے۔ اور وے کفار نابکار یہہ حالت دیکھ ہنستے تھے اور ایک دوسرے پر گرتے تھے یہان تک کسی نے بی بی فاطمۃ الزہرا کو اسبات کی خبر دی درحالیکہ بی بی کم عمر تھین پس بی بی دوڑتے آئین دیکھتے کیا ہین کہ حضرت کا سر سجدے مین ہی اور پشت مبارک پر پوتھا اونٹ کا دہرا ہی پس بی بی نے اسکو حضرت سے دور کیا اور ان کافرون کے طرف متوجہ انکو دشنام دینے لگین۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوے ان کفار اشقیا کو قہر خدا کے حوالہ کرنے بددعا کرنے لگے اور تین بار فرمایا الٰہی ان کفار قریش کا بدلہ تجھہی پھر ان اشقیا مین جو حاضر تھے انسے ایک ایک کا نام لیکے فرمایا کہ الٰہی اس کا بدلہ تجھہی عبد اللہ بن مسعود کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی کہ حق تعالی ان کفار سے بدلہ لیا چنانچہ مین بچشم خود دیکھا ہی کہ وہ جماعت غزوہ بدر کے روز ہلاک ہوئین کہ ان سے اکثر بدر کے کوین مین ڈالے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت فرماتے تھے کہ اس پیچھے ان پر خدا تعالی لعنت کرے یعنے دنیا مین جیسا انکو خوار کیا آخرت مین بھی اپنی رحمت سے مردود مسطرود کر دیوے۔

الثالث الجزء

کتاب مواقیت الصلوۃ

یہہ کتاب نماز کے وقتون کے بیان مین ہی - مواقیت جمع میقات کا ہی وقت کے معنے مین

باب مواقیت الصلوۃ وفضلہا

یہہ باب بیان مین اوقات نماز کے اور انکی رعایت کرنے مین زیادتی ثواب کے ہی وقولہ عزوجل ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا اور یہہ باب بیان مین اس آیہ کریمہ کے ہی جو اللہ تعالی نے فرمایا - مقرر نماز - مسلمانون پر فرض موقوت ہی - امام بخاری نے موقوت کی تفسیر مین کہا موقتا وقتہ علیہم یعنے فرض محدود ہی ان پر کہ اس سے گذر جانا کسی جگہہ روا نہین ہی **مترجم** کہتا ہی کہ اشعۃ اللمعات مین لایا ہی کہ تعیین و تقدیر پانچو وقتونکی نماز وان کے لئے شارع کے حکم سے ہی - اسکی دریافت مین عقل کو راہ نہین ہی - لاکن بعضے معانی اور حکمتین اس مین پاسکتے ہین جو مناسب ہو مثلا انسان شب کو خواب مین رہتا ہی - اور شب جو امن اور آرام و عافیت کے ساتھہ گذری اس نعمت کے شکر سے غافل رہا - اور اسباب معیشت حاصل کرنے سے جو معطل اور بیکار رہا - حکم میت کا رکھتا تھا - اور روز روشن ہونے سے ایک نئی حیات اسکے نصیب ہوئی اور اسباب زندگانی حاصل کرنے پر مستعد ہوا - ان نعمتون کی شکرگزاری - اور گذرے ہوئے تقصیرات کی تلافی کے لئے نماز فجر مشروع ہوئی اور جب معیشت کا اسباب حاصل کیا - اور کھانے پینے وغیرہ نعمتون سے مخصوص ہوا اسکے شکر مین نماز ظہر فرض ہوئی - اور جب انسان کی عادت نیم روز مین خواب استراحت اور فراغت کی ہی - اس تقصیر و غفلت کی تلافی مین نماز عصر کی فرض کی گئی - اور جب نماز عصر کے بعد بازار کی طرف خرید و فروخت کرنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہونا اکثر لوگ کا معمول ہی نماز شام مشروع ہوئی اور اسکے بعد جب کھانے اور سونے کی عادت ہی دن کی شکر نعمتون کی تکمیل اور خاتمہ کی تحسین کے - لئے نماز عشا فرض ہوئی - بالجملہ طاعات و عبادات نعمتون کے شکر کے واسطے ہین جب اللہ تعالی کی نعمتین رات دن کے ساعات مین اتصال کے طور پر ایک کے بعد ایک متواتر اور متوالی ہین تو چاہئے کہ بندہ ایک ساعت بھی مولی کی عبادت سے فارغ نہ رہے - پس اللہ تعالی کی فضل و رحمت نے اقتضا اسبات کا کیا کہ عبادت کے لئے ان پانچو وقت کو مستوم و متعین کرے یہہ اسکا فضل و عنایت ہی واللہ اعلم و علمہ احکم

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال قرات علی مالک عن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخر الصلوۃ یوما فدخل علیہ عروۃ بن الزبیر فاخبرہ ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلوۃ یوما وہو بالعراق فدخل علیہ ابو مسعود الانصاری فقال ما ہذا یا مغیرۃ ابن شہاب سے مروی ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک روز نماز کے لئے تاخیر کی وہ ان دنون امیر مدینہ تھا ولید بن عبد الملک کے طرف سے - اور اس زمانے مین امور شرعیہ مین مداہنت اور سستی راہ پائی تھی پس عروہ بن زبیر نے عبد العزیز کے پاس آیا - اور اسکا خبر دی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک روز نماز کی تاخیر کی اسوقت وہ عراق مین تھا یعنے وہانکا حاکم تھا مراد عراق سے عراق عرب ہی کہ اسکا طول عبادان سے موصل تک ہی اور اسکا عرض قادسیہ سے حلوان تک پس مغیرہ کے پاس ابو مسعود انصاری آیا - اور کہا کہ یہہ کیا تاخیری ای مغیرہ الیس قد علمت ان جبریل علیہ السلام نزل فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال بہذا امرت آیا تو نہین جانا کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے پس نماز پڑہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھہ نماز پڑہے - ایسا ہی پانچ نمازین بھی حضرت نے انکے ساتھہ ادا کین - پھر جبرئیل نے کہا کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ ان وقتون مین نماز پڑہون فقال عمر وعروۃ اعلم ما تحدث واعلمت ان جبریل ہو اقام لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصلوۃ پس عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ جان اور آگاہ رہ اس چیز سے جو اسکے ساتھہ تو حدیث کرتا ہی - یعنے کیا یہہ حدیث تو جان کے بیان کرتا ہی آیا تو جانتا ہی کہ مقرر جبرئیل نے حضرت کے لئے امامت کی

الجزء الثانی

جسوقت کہ نماز کے وقتون کا بیان کیا قَالَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ كَانَ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عروہ نے کہا ہان ایسا ہی ہی کہ جبرئیل نے امامت کی - اور بشیر بن ابی مسعود نے اپنے باپ ابو مسعود سے حدیث کی قَالَ عُرْوَةُ لَقَدْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ عروہ نے کہا مقرر حدیث کی مجھ سے بی بی عایشہ نے کہ تھے حضرت نماز پڑہتے عصر کی حالانکہ آفتاب آپکے حجرے مین رہتا دیوار کے نیچے سے اوپر جانیکے آگے - مراد آفتاب سے اسکا سایہ ہی - اور آفتاب جب بلند رہے اسکا سایہ گھر کے صحن مین رہتا ہی - جب اُفق کے نزدیک آوے - تو سایہ دیوارون کے اوپر رہتا ہی - جب عمر بن عبد العزیز نے نماز عصر مین تاخیر کی تھی اسکے لئے دوسری سند بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے مرویات سے لائی - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث عایشہ سے ظاہر یہہ ہی کہ وقت غیر مکروہ مراد ہی - اور امام بخاری نے دوسری جگہہ اور ایک حدیث نقل کی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے دو روز آکے امامت کی - پہلے روز ہر نمازون کے اول وقت مین دوسرے روز آخر وقت مین اور کہا کہ ان وقتون کے درمیان نماز کا ہی وقت ہی - یہہ بھی دلالت رکھتی ہی کہ وے اعتراضین اسلئے تھین کہ مغیرہ اور عمر بن عبد العزیز وقت مکروہ مین نماز پڑہتے تھے - اور امام بخاری نے بھی اس ترجمہ مین ادعا اول وقت کا ظاہر نہین - اور حدیث بھی اسپر دلالت نہین کرتی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ابن عربی کہتا ہی کہ فرشتہ جب آدمی کے مانند مکلف نہین پس جبرئیل کی نماز نفل ہوگی اور حضرت جب انکے پیچھے نماز پڑہی ہون معلوم ہوا کہ مفترض کی نماز متنفل کے پیچھے درست ہی پھر اسکا جواب دیا گیا ہی کہ محتمل ہی کہ وہ نماز اسوقت حضرت پر بھی غیر واجب ہوگی اور پھر کہتے ہین کہ وہ نماز اس صبح کی تھی کہ جس شب نماز فرض کی گئی پھر اسکا جواب دیتے ہین کہ احتمالی ہی کہ وہ وجوب بیان جبرئیل سے متعلق ہی پس وجوب متحقق نہوا مگر بعد اس نماز کے - اور جبرئیل یہہ نماز حضرت کو پہنچانے پر مکلف تھے نہ متنفل پس اس صورت مین وہ نماز مفترض کی ہی نماز ٹھہری مفترض کے پیچھے **باب** قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یہہ باب بیان مین اس قول خدا تعالی کے ہی جو مسلمانون کے خطاب مین واقع ہوا - یعنے جس حال مین کہ وے رجوع لانیوالے ہین اللہ تعالی کے طرف - اور انقطاع کرنیوالے ہین ماسوی سے - اور ڈرو اللہ کو اور قایم کرو نماز کو - اور مت ہو جاؤ مشرکون سے - امام بخاری نے اس آیت کو ترجمۂ باب ٹھہرایا - اور جو حدیث کہ اسباب مین لائی اسمین نماز قایم کرنیکے سوائے اور کچھہ مذکور نہین اور یہہ باب اور دوسرے دو باب جو اسکے لاحق ہین وے بھی نماز قایم کرنیکی ہی فضیلت مین ہین - انمین اوقات کا ذکر نہین آیا - مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ نماز قایم کرنی وہی ہی کہ انکے وقتون مین ہو - پس اسکے ضمن مین اوقات بھی مذکور ہوتے ہین -

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَاْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَفِي الْمُقَيَّرِ وَالنَّقِيْرِ اس حدیث کا ترجمہ شرح باب ادا الخمس من الایمان مین کتاب الایمان مین گذرا **باب** الْبَيْعَةِ عَلٰى اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ یہہ باب بیان مین اس بیعت کے ہی جو نماز کے قایم کرنے پر ہوئی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ جریر نے کہا کہ مین نے بیعت کی پیغمبر خدا سے نماز کے قایم کرنے اور زکوۃ کے دینے اور ہر مسلمان کے ساتھہ خیر خواہی کرنے پر بیعت تو

اسلام کے سب احکام وارکان پر ہوگی۔ جریر نے فقط نماز اور زکوۃ کا ہی ذکر کیا اسکے مزید اہتمام کے سبب جو مخاطبین کے بہ نسبت دیکھا تھا۔ اور حضرت نے ارکان اسلام کے بعد سب اہل اسلام کی خیر خواہی کی تخصیص کی۔ کیونکہ وہ سردار قوم تھا۔ ایک جماعت کثیر اسکے ساتھ اتفاق رکھتی تھی۔ اور وفد عبدالقیس کو خُمس یعنے غنیمت سے پانچوین حصہ کے ساتھ تخصیص کی۔ کیونکہ وے جنگی لوگ تھے اور بہت سے غنیمین پاتے تھے **باب** الصَّلٰوةُ كَفَّارَةٌ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز کفارہ ہوتی ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ اَنَا كَمَا قَالَهٗ حذیفہ نے کہا کہ ہم صحابہ جناب فاروق اعظم کی خدمت مین بیٹھے تھے۔ سو انھون نے کہا کہ تمہارے سے کون یاد رکھتا ہی حضرت کا فرمودہ جو فتنہ کے باب مین فرمایا۔ تب مین نے کہا کہ مین یاد رکھتا ہون اسکو جو حضرت نے فرمایا قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيٌّ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو حضرت پر یا مقابلہ مین حضرت کے۔ کرمانی نے کہا شک حذیفہ کا ہی کہ علیہ کہا یا علیہا۔ غرض حضرت عمر نے حذیفہ کو کہا کہ تو دلیر کرتا ہی اور اندیشہ خطا کا نہین رکھتا ہی حضرت عمر نے یہہ بات حذیفہ پر بطریق رد وانکار کے کہی قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ حذیفہ نے کہا مرد کا ابتلا اسکے اہل وعیال مین اور اسکے مال مین اور اسکی اولاد مین اور اسکے ہمسایہ مین ہی کہ انکے حقوق ادا کرتا ہی۔ یا انکے سبب فرنکب امور نامرضیہ کا ہوتا ہی اور ملک مین ہمسا کے ناحق تصرف کرتا ہی۔ اور مال بُری وجہ سے پیدا کرتا ہی اور بری جگہ خرچتا ہی تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ وَالنَّهْيُ امور مذکورہ مین جو قصور واقع ہو سو اسکا کفارہ ہوتے ہین نماز اور روزہ اور صدقہ صدقہ زکوۃ کو بھی شامل ہی اور نیکیون کا حکم کرنا اور برائیون کو منع کرنا امر بمعروف نہی عن المنکر کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ مقرر نماز دوسری نماز تک کفارہ ہی اس چیز کا جو درمیان ہر دو کے ہی اجتناب کبایر سے اگر کہین کہ اجتناب کبایر جب صغایر کا مکفر ہو پھر نماز کس چیز کا کفارہ ہوتی ہی جواب یہہ کہ کبایر سے بچنا پنجگانہ پر قیام کرنیکے تمام نہین ہوتا ہی اگر نماز دن پر قیام کرے پس کبایر سے بچنا نہین ہو سکتا ہی پس کفارہ ہونا موقوف تعمیر ادائے نماز پر قَالَ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ حذیفہ نے کہا کہ مراد میری اس فتنہ سے نہین بلکہ وہ فتنہ مراد ہی جو موج مارتا ہی دریا کی طرح قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا حذیفہ نے کہا یا امیر المومنین اس فتنہ کا تجھ کو خوف نہین تیرے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ ہی باندھا ہوا قَالَ اَيُكْسَرُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ لَا بَلْ يُكْسَرُ عمر فاروق نے کہا کیا وہ دروازہ توڑ جائیگا یا کھل جائیگا حذیفہ نے کہا توڑ جائیگا قَالَ اِذًا لَا يُغْلَقَ اَبَدًا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو فتنہ کہ توڑ جائیگا پھر باندھا نہ جائیگا جب تک دنیا ہی قُلْنَا اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ شقیق جو حذیفہ کا راوی ہی کہتا ہی کہ مین نے مسروق سے پوچھا یا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے قَالَ نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِاَغَالِيْطَ حذیفہ نے کہا ہان عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے جیسا کہ جانتے ہین کہ کل سے شب قریب ہی مقرر مین نے اس سے حدیث بیان کی ایسی حدیث کہ اغالیط سے نہین اغالیط جمع ہی اغلوطہ کی ضمہ غین اور سکون معجمہ سے اس حدیث کو کہتے ہین کہ اسکا مفہوم مدعا مین حریص نہو۔ یعنے مین نے صریح کہا ہی فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ شقیق کہتا ہی کہ مین نے ڈرا کہ پوچھون حذیفہ سے کہ دروازہ کیا چیز ہے مسروق کو حکم کیا کہ پوچھے حذیفہ سے پس وہ نے پوچھا حذیفہ کہا کہ دروازے سے مراد حضرت عمر ہین کہ جب تک آپ زندہ رہین اہل اسلام مین نزاع وقتال کا دروازہ بند رہیگا۔ جب آپ شہادت پاوین وہ دروازہ توڑ جاوے اور فتنہ قایم ہووین **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ

الجزء الثانی

مسعود ان رجلا اصاب من امراة قبلة فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فانزل الله اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیات ابن مسعود سے مروی ہی کہ ایک مرد ایک بیگانی عورت کو پہنچا اور اسکو بوسہ دیا نہ جماع کیا۔ پس حضرت کے پاس آیا اور اپنے حال سے خبر دی۔ تب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ قایم کر نماز کو دن کے دو طرف مین کہ صبح اور شام ہی غدوہ نماز فجر ہی اور عشی جو زوال کے بعد ہی یعنے نماز ظہر اور عصر ہی اور ساعتین جو رات کے قریب ہین وہ مغرب اور عشا ہی۔ مقرر نیکیان لیجاتے ہین اور دور کرتے ہین گناہونکو فقال الرجل یا رسول الله الی هذا قال لجمیع امتی کلهم پس اس مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا یہہ عنایت الہی مخصوص میرے واسطے ہی فرمایا میری امت کے لئے ہی **مترجم** کہتا ہی کہ اور ایک ایسی ہی حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی موطا مین آئی ہی مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصفی فارسی شرح موطا سے اسکا ترجمہ یہان لکھا جاتا ہی۔ امام مالک نے ہشام بن عروہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ حمران مولا عثمان بن عفان سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان مقاعد پر بیٹھا تھا وہ ایک جگہہ کا نام ہی کہ لوگ وہان بیٹھا کرتے تھے۔ پس موذن انکے پاس آیا اور انکو نماز عصر سے خبر دی۔ سو حضرت عثمان نے پانی طلب کیا اور وضو کیا۔ اسکے بعد کہا کہ تمہارے سے ایک بات کہونگا۔ اگر اسکا مضمون کتاب اللہ مین نہ آیا ہوتا۔ مین اسکو تمہارے سے نہ کہا ہوتا اسکے بعد کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی شخص کہ وضو کرے اچھا وضو۔ اور اسکے بعد نماز پڑہے۔ مگر یہہ کہ بخشے جاوین جو اسکے اور دوسری نماز کے درمیان ہون اسوقت تک جو اسکو ادا کرے۔ امام مالک نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حضرت عثمان نے اس آیت سے ارادہ کیا اقم الصلوة طرفی النهار الخ یعنے کھڑا کر نماز کو ہر دو طرف مین دن کے۔ اور ساعات مین رات سے ہر آینہ نیکیان دور کرتے ہین برائیون کو۔ یہہ نصیحت ہی نصیحت قبول کرنیوالونکو۔ یعنے یہہ آیت دلالت کرتی ہی حدیث کے مضمون پر۔ پس محل استبعاد کا نرہا۔ والا مین اس حدیث کی روایت نکرتا تا کوئی حدیث کا انکار نکرے انتہی اور دو نماز کے درمیان جو گناہان بخشے جاوین اس سے مراد صغایر ہین نہ کبایر۔ چنانچہ وہی مولانا شاہ ولی اللہ مسوی عربی شرح موطا مین لایا ہی۔ المراد من السیات الصغایر بقوله تعالی ان تجتنبوا کبایر ما تنهون عنه نکفر عنکم سیاتکم **باب** فضل الصلوة لوقتها یہہ باب زیادتی ثواب مین اس نماز کے ہی جو وقت مستحب مین پڑہی جاوے۔ لوقتها کا لام فی کے معنے مین ہی اور یہہ بھی ہو سکے کہ علی کے معنے مین ہو چنانچہ اس آیت مین وتله للجبین ای علیة پس لفظ حدیث کو موافق تر ہوتا ہی اور اس قول مین احتراز ہی اس نماز سے جو اہل عذر جیسے سویا ہوا اور فراموش کیا ہوا شخص غیر وقت مین پڑہے۔ اور جو نماز ین کہ مکروہ وقتون مین پڑہین یہ نمازین ثواب مین اس نماز سے کمتر ہین جو وقت مستحب مین ادا کیجاین **حدثنا** ابو الولید هشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبة قال الولید بن العیزار اخبرنی قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذه الدار واشار بیده الی دار عبد الله قال سالت النبی صلی الله علیه وسلم ای العمل احب الی الله قال الصلوة علی وقتها قال ثم ای قال ثم بر الوالدین قال ثم ای قال ثم الجهاد فی سبیل الله شعبہ نے کہا ولید نے مجکو خبر دی اس عبارت سے کہ کہا سنا مین نے ابا عمرو سے جو کہتا تھا کہ حدیث کی مجھ سے اس گھر کے صاحب نے اور اشارہ کیا عبد اللہ بن مسعود کے گھر کے طرف۔ ابن مسعود نے کہا کہ مین نے حضرت سے پوچھا کہ کونسا عمل محبوب تر ہی اللہ تعالی کے پاس تو فرمایا کہ نماز پڑہنی اسکے وقت پر یعنے وقت مستحب پر۔ پھر پوچھا کہ اسکے بعد کونسا عمل محبوب تر ہی۔ فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنی۔ پھر عرض کیا کہ پھر کونسا عمل محبوب تر ہی تو فرمایا کہ اللہ کی راہ مین جہاد کرنا۔ یہہ تراخی جو کلمہ ثم سے مفہوم ہوتی ہی یہہ تراخی رتبہ کی ہی بطور تنزل کے پس نماز افضل ہی دوسرے چیزون سے جو مذکور ہوئین قال حدثنی بهن رسول الله صلی الله علیه وسلم ولو استزدته لزادنی ابن مسعود نے کہا حدیث کی مجھ سے حضرت نے

الثالث الجزء

ان کلمات کے ساتھ۔ اور اگر مین زیادہ طلب کیا ہوتا البتہ زیادہ فرماتے۔ پوشیدہ نرہے کہ صحیح حدیثون مین دوسرے اعمال بھی خیر الاعمال و افضل الاعمال آئے ہین پس تطبیق و توفیق ان حدیثون مین وہی ہی۔ کہ خیریت اور افضلیت ایک امر اضافی ہی۔ وہ مختلف ہوتا ہی سایلون کے اختلاف حالات و اختلاف اوقات سے جاننے کہ اوایل اسلام مین جہاد افضل اعمال تھا۔ اور لوگونکی عسرت و تنگی کے ایام مین کھانا کھلانا بہترین اعمال ہی۔ اور ہوسکے کہ اسم تفضیل معنے مین اصل فعل کے ہو پس تمام اعمال شریعہ اپنی جاے پر اور اپنے مرتبہ مین فاضل ہین **باب** الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا إِذَا أَصْلَحَ مَنْ لَوِّثَهَا فِي الْجَمَاعَةِ وَغَيْرِهَا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پنجگانہ اگر انکے وقتون پر پڑہے جاوین تو وے کفارہ ہوتے ہین صغیرہ گناہون کے لئے۔ خواہ ساتھ جماعت کے اور کرین یا بغیر جماعت کے **حدثنا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ قَالُوا لَا يُبْقِي شَيْئًا قَالَ فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ اسنے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے ایا تم نے دیکھا کہ اگر تمھارے کسیکے دروازے پر ایک نہر پانی کی جاری رہے۔ اور ہر روز اس مین پانچ بار غسل کرے کیا وہ غسل اسکے میل سے کچھ باقی چھوڑیگا یعنے کچھ باقی نچھوڑیگا۔ پھر فرمایا کہ یہہ تمثیل پانچون نماز کی ہی کہ وے نمازین خطیات کو محو کرتے ہین **باب** فِي تَضْيِيعِ الصَّلَاةِ عَنْ وَقْتِهَا یہہ باب بیان مین ضایع کرنے یا تاخیر کرنے نماز کے ہی اسکے وقت سے **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادِيٌّ عَنْ عَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انس نے کہا مین نہین جانتا ہون کسی چیز کو ان چیزون سے جو حضرت کے زمانے تھین اور بعض روایات مین شہادۃ ان لا الہ الا اللہ آیا ہی قِيلَ الصَّلَاةُ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ ضَيَّعْتُمْ مَا ضَيَّعْتُمْ فِيهَا کہا گیا یعنے انس کو ابو رافع نے کہا کہ خود نماز باقی ہی۔ پس کس لئے کہتے ہو کہ کوئی چیز باقی نرہی۔ اور تخصیص نماز کی گویا اسواسطے ہی کہ سب عبادات مین عمدہ ہی وگرنہ دوسرے فرایض جیسے روزہ اور حج بلکہ زکوۃ بھی باقی تھا۔ کہا گیا تم نے ضایع نہین کیا اسکو جو ضایع کیا یعنے نماز کو۔ ضایع سے مراد اسکے وقت سے تاخیر کرنی ہی۔ پس اس رو سے یہہ حدیث مطابق ہوتی ہی ترجمۂ باب کے ساتھ

حدثنا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ أَخِي عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِدِمَشْقَ وَهُوَ يَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ لَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا أَدْرَكْتُ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةَ وَهَذِهِ الصَّلَاةُ قَدْ ضُيِّعَتْ زہری نے کہا کہ مین شہر دمشق مین انس بن مالک کے پاس آیا جس حال مین وہ گریہ کرتا تھا سو پوچھا کہ کیا چیز رولاتی ہی تجھے۔ اسنے کہا کہ مین نہین جانتا ہون کسی چیز کو جسکو ارکان مسلمانی سے پایا ہون مگر یہہ نماز یعنے ارکان اسلام سے جو ہمیشہ بجالایا چاہئے انسے یہی نماز پائی سو یہہ نماز بھی ضایع کی گئی۔ اسکے وقت سے نکل جانے سے۔ انس نے ولید کے امیر وقت سے شکایت کی جو شام اور بصرے مین تھے۔ انکے قول سے جو تضییع ہی اور اسکے رونے سے ظاہر یہہ ہی کہ وے نامقید لوگ نہ وقت مستحب مین ادا کرتے تھے نہ اول وقت مین پڑہا کرتے تھے قَالَ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ نَحْوَهُ یعنے اس حدیث کو سننے کے روسے اس طریق سے بھی عثمان بن روّاد سے پہنچی ہی **باب** الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ یہہ باب بیان مین ہی مناجات کرنے مصلی کے ہی اپنے پروردگار جل و علا سے۔ ظاہر اترجمہ اس باب کا کتاب مواقیت الصلوۃ کے ساتھ مناسبت نہین رکھتا ہی مگر یہہ کہا جاوے کہ

اس باب مین مذکور ہوا کہ وقت نماز وقت مناجات ہی اپنے پروردگار کے جناب مین۔ پس نماز وجہ کمال پر اسکے وقت پر ادا کرے تا مناجات وجہ احسن پر حاصل ہو

مترجم کہتا ہی کہ فاضل عصر شیخ حسن العدوی سلمہ اللہ القوی جواب مصر مین زندہ ہی نور الساری شرح صحیح بخاری مین جو مطبع مصر مین چھپی ہی لکھا ہی کہ مناسبت اس ترجمہ کی ماقبل کے ساتھ یہہ ہی کہ اگلے حدیثین دلالت کرتے ہین مرج پر اس شخص کے جو نماز وقت پر ادا کرے۔ اور مذمت پر اس شخص کے جو وقت پر نہ پڑہے۔ اور مناجات پروردگار سے بندے کے بلند درجات سے ہی۔ پس اشارہ کیا کہ مصلی اسکی رعایت کرے اور ترغیب دی کہ فرایض انکے وقتون پر ادا کرے۔ تا یہہ تحریر بلند اسکو حاصل ہو انتہی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا يَبْزُقَنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔ انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر جب تمہارے سے کوئی نماز پڑہتا ہی تو اپنے پروردگار سے کلام کرتا ہی پس نہ تھوکے اپنے داہنے طرف ولیکن تھوک دیوے بائین پاؤن کے نیچے

وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ لَا يَبْزُقُ قُدَّامَهُ اَوْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ اور سعید قتادہ سے روایت کی کہ نہ تھوکے اپنے آگے یا اپنے ہر دو ہاتھ کے درمیان۔ یہہ ہر دو لفظ ایک ہی معنے مین ہین وَقَالَ شُعْبَةُ لَا يَبْزُقُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ اور کہا شعبہ بن الحجاج نے کہ جسکو امام المحدیث کہتے ہین نہ تھوکے مصلی اپنے روبرو اور نہ داہنے بازو ولیکن تھوکے بائین طرف یا نیچے اپنے پیر کے وَقَالَ حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْزُقُ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ اسکا ترجمہ اوپر گذرا **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اعتدال کرو سجدے مین جیسا کہ ہر دو ہتھیلیان زمین پر رکھین اور ہر دو کہنی اٹھاوین اور شکم زانوسے دور رکھین اور سر زمین پر قرار دے۔ اور اپنے ہر دو ہاتھ نہ بچھاوے کتے کے مانند وَاِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ اسکا ترجمہ بھی گذرا یہان شارح نے کہا کہ توجیہ و تطبیق مین اس دلیل کے مدعا کے ساتھ کہ داہنے طرف نہ تھوکے بلکہ بائین طرف تھوکے جو کچھ کہ لکھے ہین تکلف ہی۔ مگر یہہ کہ کہا ہو کہ نماز مین روبرو اور سیدھے بازو نہ تھوکنا از جملہ آداب ہی اور مصلی اسوقت جو مناجات اپنے رب سے کرتا ہی چاہیے کہ اس ادب کے ساتھ موصوف رہے **باب الابراد بالظهر في شدة الحر** یہہ باب بیان مین سرد اور ٹھنڈا کرنے وقت کے ہی تاخیر کرنے سے ظہر کے سخت گرمی کے ایام مین **حدثنا** اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا الْاَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْبَسَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَنَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ یعنے ابوہریرہ اور ابن عمر نے حدیث کی یا انکہ اعرج اور نافع حدیث کی عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ مقرر حضرت نے فرمایا جسوقت کہ گرمی سخت ہو تو سرد کرو وقت کو نماز ظہر سے اور تاخیر کرو اسکی فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ پس تحقیق کہ سختی گرمی کی دم لینے سے آتش دوزخ کے ہی۔ یعنے وہ ساعت اللہ تعالی کے غضب کی ہی۔ پس اس سے ڈرو۔ اور سخت گرمی سلب خشوع کا موجب اور آزار مردم کا سبب ہی مساجد مین حاضر ہونا اور جمع آنا انکو بیچ ہی۔ اور ان باتون کے قطع نظر جب ممانعت شارع کے جانب سے ہی بلا تردد قبول کرلیا چاہیے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر فقال ابرد ابرد قال انتظر انتظر ابوذر سے مروی ہی کہ مقرر حضرت کے موذن نے اذان کہی یا ارادہ اذان کا
کیا جیسا کہ دوسری روایت مین آیا ہی۔ تب حضرت نے فرمایا کہ تمہند کر تمہند کر۔ یا انتظار کر انتظار کر۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اذان اعلام ہی لوگ حاضر ہونیکے لئے۔
پس اسکے باب مین تاخیر کا حکم تاخیر نماز کا بھی موجب ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ اذان سے مراد اقامت ہی جیسا کہ ترمذی کی حدیث مین آیا ہی فارد بلال ان یقیم یعنے
پس ارادہ کیا بلال کہ اقامت کہے۔ بہرتقدیر مقصود نماز کی تاخیر سے ہی وقال شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوۃ
اسکا ترجمہ بھی گذرا۔ اور عن معنے مین باکے ہی۔ یعنے نماز کے لئے تاخیر کرو حتکی مین گذارو حتی رأینا فی التلول ابوذر کہتے ہین کہ ہم نے اسوقت بالو کے
ٹیلون کا اور دوسری چیزون کا سایہ دیکھا یہہ نہایت تاخیری۔ کیواسطے کہ بالکے ٹیلے جب چوڑے ہون بلند مین کم رہتے ہین اور زوال کا سایہ انسے ظاہر نہین ہوتا
ہی اور انکا سایہ ظل شدید کا آخر ہوسکتا ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ المدینی قال حدثنا سفیان قال حفظناہ من الزہری
عن سعید المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ فان شدۃ الحر
من فیح جہنم اسکا ترجمہ مذکور ہوا واشتکت النار الی ربہا فقالت یا رب اکل بعضی بعضا شکایت کی آتش نے اپنے پروردگار کی
طرف سو کہی اے پروردگار میرے بعض اجزا نے بعض کو کہا لیا۔ آتش نے یہہ جو شکایت کی اہل ایمان کا مختار یہہ ہی کہ وہ شکایت حقیقت پر محمول ہی کہ اللہ تعالی نے
آتش کو بھی ایک حیات بخشی ہی سو اسنے شکایت کی۔ یا اس سے جو لوازم گفت و شنود کے ہون امام نووی نے اسکی تصویب کرکے کہا ہی کہ آتش کا کلام کرنا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ ثابت ہی جسوقت کہ پل سے گذرین یعنے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب مومن پل سے گذر یگا۔ آتش اسسے
کہیگی کہ جلد گذر اے مومن کہ تیرے نور نے میرے شعلہ کو مارا۔ اور بیضاوی نے اسکو مجاز پر حمل کیا ہی اور کہتا ہی کہ شکایت آتش کی مجازا ہی اسکے جوش و خروش
سے اور کھانا بعض کا بعض کو بھی مجازی ہی اثر دحام اجزاے نار کے اور تنفس اسکا عادت ہی نکلنے سے حرارت دوزخ کے۔ غرض جب آتش نے شکایت کی فاذن
لہا بنفسین نفس فی الشتاء ونفس بالصیف پس اللہ تعالی نے اس آتش کو دو دم لینے کا اذن دیا۔ ایک دم زمستان مین دوسرا دم تابستان مین
اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر سخت تر اس چیز سے جو پاتے ہو تم نہایت گرمی اور سردی سے۔ مخفی نہ رہے کہ آتش دوزخ سے
اسکا محل مراد ہی۔ اور دوزخ مین ایک طبقہ زمہریر کا ہی اسکی سردی اور سردیون سے نہایت سخت تر ہی **مسئلہ** حجم کہتا ہی کہ اس حدیث مین جو آیا کہ آتش دوزخ نے
شکایت کی یہان آتش سے محل آتش یعنے دوزخ ہی۔ اور اسکے دم لینے سے مراد اسکا شعلہ مارنا اور دوزخ سے باہر نکلنا ہی جیسا کہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر
نکلتی ہی۔ اور ویسے وقت مین باوجود مشقت زیادہ ہونیکے نماز جو منع ہوئی اسکا سبب یہہ ہی کہ اسوقت کہین خشوع مین خلل نہ آوے۔ اگر کہین کہ بمقتضا اس
حدیث کے سخت سردی کے وقت نماز فجر مین بھی تاخیر کیا چاہیے۔ جواب اسکا یہہ ہی کہ سردی صبح کے وقت آفتاب نکلنے تک رہتی ہی اگر اسوقت تاخیر کرین
وقت گذر جاتا ہی کذا فی شرح مشکوۃ **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابو صالح عن ابی
سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم تابعہ سفیان ویحیی و
ابو عوانۃ عن الاعمش متابعت کی ہن حفص کی ان تینون راویون نے اعمش سے **باب** الابراد بالظہر فی السفر یہہ باب اس
بیان مین ہی کہ ظہر ٹھنڈے وقت مین ادا کرے سفر مین **حدثنا** آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا مہاجر
ابو الحسن مولی لبنی تیم اللہ قال سمعت زید بن وہب عن ابی ذر الغفاری قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الجزء الثالث

فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ابوذر نے کہا کہ ہم ایک سفر مین حضرت کے ہمراہ رکاب تھے سو موذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان کہے - تب حضرت نے فرمایا کہ تھنڈی کر ثم اراد ان یوذن فقال لہ ابرد حتی رایتا فی التلول پھر موذن نے چاہا کہ اذان کہے تو پھر فرمایا کہ تھنڈی کر تب اسنے ذہیل کی یہان تک کہ ہم نے سایہ ٹیلون کا دیکھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم فاذا اشتد الحر فابردوا بالصلوۃ پھر حضرت نے فرمایا کہ مقرر شدت گرمی کی دم کھینچنے سے ہی جہنم کے - پس جب سخت ہو گرمی تھنڈی کرو نماز سے - اس سے مراد ظہر کی نماز ہی قال ابن عباس سفیتا تمیل یعنے ابن عباس نے کریمہ یتفیؤ ظلالہ کی تفسیر مین کہا کہ اسکی معنی تمیل یعنے میل کرے اور پھرے - اہل لغت کہتے ہین تفیات الظلال ای تقلبت یعنے پھر اسایہ

باب وقت الظہر عند الزوال

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ابتدا وقت نماز ظہر کا زوال آفتاب سے ہی طرف مغرب کے وقال جابر کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالہاجرۃ جابر نے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے تھے نیم روز مین یعنے نیمہ روز کے بعد

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج حین زاغت الشمس زہری نے کہا کہ انس بن مالک نے مجکو خبر دی کہ حضرت نے اپنے دولت سرا سے باہر تشریف لائی جسوقت کہ میل کر یا یعنے ڈہلتا آفتاب بلند تر درجہ سے طرف مغرب کے - شیخ ابو طالب مکی نے قوت القلوب مین لایا ہی کہ آفتاب کو تین زوال ہین ایک زوال وہ ہی کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا - دوسرا زوال وہ ہی کہ ملک مقرب جانتے ہین تیسرا زوال وہ کہ اسکو لوگ جانتے ہین اور ایک حدیث نقل کی کہ ایک روز حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ زوال آفتاب کا ہوا یا نہین - جبرئیل نے کہا لا نعم - تب حضرت - فرمایا کہ یہہ کلام جو لا و نعم مین جمع کیا کیا ہی - جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ مین لا و نعم کہنے کے درمیان آفتاب نے پان سے سال کی راہ قطع کی فصلی الظہر پس حضرت نے نماز ظہر کی پڑہی

مترجم کہتا ہی یعنے اول وقت مین اور حضرت سے یہہ منقول نہین کہ نماز پڑہی آگے زوال کے اور اس پر منعقد ہوا اجماع اور یہہ بات حدیث ابراد کی معارض نہین کیونکہ وہ مجرد قول ہی اور یہہ فعل و قول ہر دو سے ثابت ہوچکا اور یہی راجح ہی اور بیضاوی نے کہا کہ ابراد سے مراد ظہر کی تھوڑی سی تاخیر ہی وسطہ فی فقام علی المنبر فذکر الساعۃ فذکر ان فیہا امورا عظاما پس منبر پر کھڑے رہے اور قیامت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مقرر اسمین امور عظیمہ ہین ثم قال من احب ان یسال شیئا فلیسال فلا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی ہذا پھر فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ میرے سے کسی چیز کا سوال کرے تو چاہے کہ پوچھ لے نہین سوال کروگے تم میرے سے کسی چیز کا - مگر یہہ کہ خبر دونگا مین تمکو جب تک کہ اسی مقام مین ہون - گویا اسوقت حضرت پر علوم غیبی والہی منکشف ہوئے تھے فاکثر الناس فی البکاء پس بہت لوگ آہ و زاری مین پڑے اور رونے لگے قیامت کا ہول اور دہشت کے اور نزول عذاب الہی کے سننے سے اگلے امتون مین جو انبیا کو ایذا دینے کے سبب اترا تھا یہی سبب تھا جو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی قال ابوک حذافۃ پس عبد اللہ بن حذافہ اٹھا اور کہا کہ میرا باپ کون ہی یا رسول اللہ - فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہی - گویا لوگ اسکی نسبت مین شک رکھتے تھے اسلئے اسنے یہہ سوال کیا ثم اکثر ان یقول سلونی فبرک عمر علی رکبتیہ فقال رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا فسکت پھر اکثر تھا یہہ فرماتا کہ سوال کرو تم میرے سے پس عمر رضی اللہ عنہ دو زانو بیٹھے دیکھنے سے اس حالت کے اور شورش سے حضرت کے گھبرا کہ کہین نزول عذاب نہوا سلئے تجدید ایمان کی اور کہا کہ راضی ہوے ہم ساتھ اللہ کے کہ وہ پروردگار ہمارا ہی - اور ساتھ اسلام کے کہ وہ دین ہمارا ہی اور ساتھ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کہ وہ نبی ہمارا ہین - پس خاموش رہے ثم قال عرضت علی الجنۃ والنار انفا فی عرض ہذا الحایط پھر حضرت نے فرمایا کہ بتلاے گئے مجکو بہشت

بیان سرعت سیر آفتاب

اور دوزخ اسی وقت اسی دیوار کے جانب یہہ دیکھنا بہشت و دوزخ کا بسبب اٹھ جانے پردوں کے تھا درمیان سے یا انکا مثال نمودار ہوا یا بہشتی اور دوزخی لوگ ظاہر ہوے فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ پس نہ دیکھا مین ہرگز مانند اس نیکی کے جو سبب ہو دخول جنت کا۔ اور مانند اس بدی کے جو سبب ہو دخول دوزخ کا۔ یا مطلقا نیک و بد اعمال لوگون کے اسوقت مکشوف ہوے **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهِمَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ ابو برزہ نے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نماز پڑہتے نماز صبح کی۔ حالانکہ ہمارے سے ہر ایک اپنے ہمنشین کو پہچانتا تھا یعنے اندہیری زیادہ نہ ہتی۔ اور حضرت اسمین آیات قرآنی درمیان ساٹھ اور ایک سو کے پڑہتے تھے یعنے ساٹھ سے کم نہین اور اس سے زیادہ کرین تو سو آیتین تک تلاوت فرماتے وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ اور پڑہتے نماز ظہر کی جب آفتاب زوال پاتا وَالْعَصْرَ فَأَجِدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور ادا کرتے نماز عصر کی حالانکہ ہمارے سے کوئی مدینہ منورہ کی اخیر آبادی تک جاتا۔ اور پھر وہان سے لوٹ کے اپنے مکان تک آتا جو انتہاے مدینہ مین ہوتا حالانکہ آفتاب زندہ رہتا یعنے قرص آفتاب کا رنگ متغیر نہوتا وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ ابو منہال کہتا ہی کہ مین نے فراموش کیا اس چیز کو جو ابو برزہ نے نماز مغرب کے باب مین کہا وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ اور پسند کرتے تاخیر عشا کے لئے رات کی تہائی تک پھر کہا پروا نہین کرتے آدہی رات تک۔ یعنے وقت مستحب ثلث شب یا نصف شب تک ہی۔ وگرنہ صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی کہ عشا کا وقت طلوع صبح صادق تک ہی **مترجم** کہتا ہی کہ عشا کے چار اوقات ہین وقت فضیلت جو اول وقت ہی اور وقت اختیار جو ثلث شب کی تہائی تک ہی اور وقت جواز جو طلوع صبح صادق تک ہی اور وقت عذر جو وقت مغرب ہی عذر کے سبب سے جمع کرنیوالے کے لئے فقط قسطلانی شافعی وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ مَرَّةً فَقَالَ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ معاذ نے کہا کہ شعبہ نے خبر دی کہ پھر مین نے ابو منہال سے ملاقات کی سو اسنے کہا کہ یا ثلث شب ہی۔ یعنے ایکبار جزم کرکے کہا کہ آدہی شب تک ہی۔ اور دوسرے بار نصف شب یا ثلث شب مین تردد کیا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ انس نے کہا تھے ہم جب نماز پڑہتے پیچھے پیغمبر خدا کے نیم روز مین یعنے ظہر کی نماز تو سجدہ کرتے اپنے کپڑون پر حرارت سے بچنے کے لئے۔ مراد ان کپڑون سے ہی جو متصل کے لباس کے سوا ہو اور اسکی حرکت سے متحرک نہو

باب تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ یہہ باب بیان مین نماز ظہر کی تاخیر کے ہی وقت عصر تک قسطلانی کہتا ہی ظہر کی تاخیر اس حیثیت سے کرے کہ اسسے فارغ ہوتے ہی عصر کا وقت پہنچے۔ حدیث مذکور مین مغرب و عشا کا جمع بھی آیا ہی۔ پر مولف نے ترجمہ مین اسکے ساتھ تعرض نکیا **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے نماز پڑہی مدینہ مین ایکبار سات رکعت اور ایکبار آٹھ رکعت۔ یعنے ظہر عصر کے آٹھ رکعت اور مغرب عشا کے سات رکعت پڑہے۔ امام بخاری کے کلام مین لف و نشر غیر مرتب آیا ہی فَقَالَ أَيُّوبُ لَعَلَّهُ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ قَالَ عَسَى پس ایوب سجستانی نے کہا شاید کہ یہہ مغرب و عشا کا جمع کرنا بدی بارش کی رات مین ہوگا۔ اور مراد شب در روز ہر دو ہی ظہر و عصر کے قرینے پر جابر نے کہا قریب ہی کہ ایسا ہی ہو۔ یعنے بار بار مسجد مین حاضر ہونیکی مشقت سے جمع کی ہو

الجزء الثالث

خصوص اُن لوگون پر جو انکے مکانات مسجد سے دور ہون - اسی پر گئے ہین امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ لیکن ہمارے امام نے بسبب ان نصوص کے جو تعیین اوقات مین وارد ہوے ہین اس حدیث کو جو خبر احاد ہی اسکے ظاہر سے پھیرا ہی - باانکہ حضرت نے ظہر کی تاخیر کی اسکے آخر وقت تک - اور عصر کو اسکے اول وقت مین ادا کی جو صورت مین جمع واقع ہوا - اور اسیطرح مغرب اور عشا بھی اور اسی معنے سے یہ حدیث ترجمۂ باب کے ساتھ مطابق ہوتی ہی کہ تاخیر ظہر کی وقت عصر تک ہی - وگرنہ بارش کے سبب سے ہو تو صورت جمع تقدیم کی پڑتی ہی - یعنے عصر کو وقت ظہر مین ادا کرین یہ بات ترجمۂ باب کے ساتھ موافق نہین ہوتی ہی - کرمانی کہتا ہی اگر کہین کہ تاخیر ظہر تک کہان سے معلوم ہوئی - ہو سکے کہ ہر نماز اپنے وقت مین پڑہی گئی ہو - عمرو بن دینار نے کہا کہ مین جابر سے بولا کہ مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے تاخیر کی ظہر کی اور تعجیل کی عصر کی - اور تاخیر کی مغرب کی اور تعجیل کی عشا کی جابر نے کہا مین بھی یہی گمان کرتا ہون - جواب اسکا یہ ہی کہ اگر صورت حال یہ ہو اس حدیث سے فایدہ نہوگا - اور ابن عباس کی روایت مین لفظ جمیعا آیا ہی وہ وقت مغرب کے باب مین آئیگا انتہی پوشیدہ نرہے کہ باوجود اس صورت کے یہ حدیث ایک فایدۂ جدید رکھتی ہی - امام بخاری کئی روایتین لائین کہ ظہر کی نماز دایم اول وقت پڑہا کرتے - اور اسکی تاخیر اس حدیث کے سوا معلوم نہوئی اسوقت تک جو آخر جمعہ ہی پڑہے ہون اور عصر اسکے متصل ادا کی ہون - اور اسیطرح مغرب اور عشا مین بھی صحت کو پہنچا کہ مغرب اول وقت مین ادا کرتے تھے - اور تاخیر عشا کی ثلث شب تک مستحب رکھے ہین - اور ابن عباس نے جو جمیعا کہا حقیقت اس صورت پر صادق آتی ہی اور اسکے منافی نہین پس معلوم ہوا کہ قصد مولف کا بھی وہی معنی ہی اور قسطلانی بھی جو کرمانی پر اعتراض کیا ہی

باب وقت العصر

حدثنا ابراہیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض عن ہشام عن ابیہ ان عایشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی العصر والشمس لم تخرج من حجرتہا

بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نماز عصر ادا کرتے حالانکہ سایہ آفتاب کا آپ کے حجرے سے باہر نجاتا - یعنے آپ کے حجرے کی زمین سے - اور یہ بات دلالت رکھتی ہی اسپر کہ آفتاب بلند رہتا - اور ظاہر ہوتا ہی کہ بی بی عایشہ کے حجرے کا دروازہ مغرب کے طرف تھا - اور حجرہ چھوٹا ہو تو جب آفتاب افق سے نزدیک ہو سایہ آفتاب کا زیادہ رہتا ہی پس جس مذہب مین وقت عصر کا بعد مثلین کے ہی یہ حدیث اس مذہب کے ساتھ اوفق ہوگی

حدثنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن عایشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی العصر والشمس فی حجرتہا لم تظہر الفیٔ من حجرتہا

بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز عصر کی پڑہی حالانکہ آفتاب انکے یعنے بی بی کے حجرے مین تھا اور انکے حجرے سے سایہ دراز نہوا تھا

قال ابو اسامۃ عن ہشام من قعر حجرتہا

اور ابو اسامہ نے ہشام سے لفظ قعر زیادہ نقل کیا ہی معنے مین تہ زمین کے

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا قال اخبرنا ابن عیینۃ عن الزہری عن عروۃ عن عایشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ العصر والشمس طالعۃ فی حجرتی لم تظہر الفیٔ بعد

بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ کہا کہ تھے حضرت نماز پڑہتے عصر کی حالانکہ آفتاب کا فرخ اور منبسط نہوتا

قال ابو عبد اللہ قال مالک ویحیی بن سعید وشعیب وابن ابی حفصۃ والشمس قبل ان تظہر

امام بخاری نے کہا یعنے ان راویون نے کہا کہ آفتاب بلند ہونے اور دیوار پر جانیکے آگے حجرے مین رہتا - مقصود اس تعلیق سے یہ ہی کہ اس روایت مین نسبت ظہور کی آفتاب کے ساتھ دی اور پہلی روایت مین سایہ کے ساتھ اور کہتے ہین کہ جب نسبت آفتاب کے ساتھ دین بلندی کے معنے مین ہی اور نسبت سایہ کے ساتھ انبساط کے معنے مین ہی مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا گویا کہ امام بخاری نے جب تعیین اول وقت عصر مین کہ سایہ ہر شی کا اسکے مثل ہی کوئی حدیث نہ پائی مستغنی ہوا اس حدیث سے جو دلالت کرتی ہی

عصر کا وقت دو سایہ کے بعد ہونے کی دلیل

۲ طلوع شمس یا غروب کے وقت نماز پڑہنا

اثبات پر از راہ استنباط الجزء الثانی

حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا عوف عن سیار بن سلامة قال دخلت انا وابی علی ابی برزة الاسلمی فقال له ابی کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی المکتوبة سیار نے کہا کہ میں اور میرا باپ ابوبرزہ اسلمی کے پاس آئے۔ اور میرے باپ نے ان سے کہا کہ حضرت فرض نماز ین کس طرح یعنے کن وقتون مین پڑہا کرتے تھے فقال کان یصلی الهجیر التی تدعونها الاولی حین تدحض الشمس ابوبرزہ نے کہا کہ ہجیر یعنے نماز ظہر جسکو تم نماز اولی کہتے ہو اسوقت پڑہتے تھے کہ آفتاب ڈہل ہوتا اور آسمان کے درمیان سے مغرب کے طرف مایل ہوتا۔ اور نماز ظہر کو پہلی نماز کہنے کا یہہ سبب ہی کہ حضرت نے معراج سے لوٹ آے پر جبرئیل کے ساتھ جو پہلی اوقات شناسی کے لئے پہلی جو تعلیم کی وہ نماز ظہر تھی ویصلی العصر ثم یرجع احدنا الی رحله فی اقصی المدینة والشمس حیة اور نماز عصر کی پڑہتے اور نماز کے بعد جاوے سے کوئی اپنے مکان کے طرف پھر تا جو مدینہ منورہ کے اخیر مین تھا حالانکہ ابھی آفتاب زندہ رہتا یعنے روشن اور تابان رہتا ونسیت ما قال فی المغرب سیار کہتا ہی کہ ابوبرزہ نے مغرب کے باب مین جو کہا اسکو مین نے فراموش کیا وکان یستحب ان یؤخر العشاء التی تدعونها العتمة اور تھے حضرت دوست رکھتے یہہ کہ تاخیر کیا جاوے وقت عشا جسکو عتمہ کہتے ہو جو تیرگی کے معنے مین ہی وکان یکره النوم قبلها والحدیث بعدها اور تھے حضرت کہ نماز عشا کے آگے خواب کرنیکو اور نماز کے بعد بات کرنیکو ناپسند رکھتے۔ اس سے مراد دنیا کی باتین ہین نہ دین کی وکان ینفتل من صلوة الغداة حین یعرف الرجل جلیسه ویقرأ بالستین الی المائة اور تھے حضرت کہ نماز صبح سے پھرتے اسوقت کہ مرد اپنے ہمنشین کو پہچانتا روشنی مین۔ اور اس نماز مین آیات قرآنی ساٹھ سے سو تک پڑہتے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز صبح غلس یعنے اول وقت طلوع صبح سے شروع فرماتے تھے شافعیہ نے اسی حدیث کو تمسک کیا ہی اور طلوع صبح کے وقت نماز شروع کرنی مستحب کہے ہین اور حنفیہ کی تحقیق انشاء اللہ تعالی باب وقت فجر مین آئیگی

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابی طلحة عن انس بن مالك قال کنا نصلی العصر ثم یخرج الانسان الی بنی عمرو بن عوف فیجدهم یصلون العصر انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم نماز عصر کی پڑہتے۔ پھر باہر جاتا انسان طرف قبیلہ بنی عمرو کے اور پاتا انکو کہ نماز عصر کی پڑہتے ہین۔ اس قبیلہ والون کے مکانات مدینہ سے دو میل پر تھے۔ ان قبیلہ والونسے اسقدر نماز عصر کی تاخیر کا سبب یہہ تھا کہ وے زراعت کرنیوالے تھے اپنے کامون سے فارغ ہوکے نماز پر آمادہ ہوتے اور آخر وقت نماز ادا کرتے تھے۔ امام نووی نے کہا کہ یہہ حدیث صریحی اسباب مین کہ اول وقت عصر کا ایک سایہ کے بعد ہی۔ صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ حدیث اس معنے پر صریح ہونے مین تامل ہی فافہم

حدثنا ابن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا ابو بکر بن عثمان بن سهل بن حنیف قال سمعت ابا امامة یقول صلینا مع عمر بن عبد العزیز الظهر ثم خرجنا حتی دخلنا علی انس بن مالك فوجدناه یصلی العصر ابوبکر بن عثمان نے کہا کہ مین نے ابوامامہ سے سنا کہ کہتا تھا کہ ہم نے عمر بن عبد العزیز کے ساتھ نماز ظہر پڑہی۔ پھر ہم یہان تک کہ انس کے پاس آے تو اسکو پایا کہ نماز عصر کی پڑہتا ہی فقلت یا عم ما هذه الصلوة التی صلیت قال العصر وهذه صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم التی کنا نصلی معه پس مین انس سے کہا ای چچا یہہ کونسی نماز ہی جو تم نے پڑہی۔ اسنے کہا نماز عصر کی ہی۔ اور یہہ نماز اسوقت مین نماز پیغمبر خدا کی ہی کہ ہم نے حضرت کے ساتھ پڑہی قسطلانی نے کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے کسی عذر سے ظہر تاخیر کی تھی یا تعجیل کی سنت اسکو نہ پہنچی تھی

حدثنا عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال کنا نصلی العصر ثم یذهب الذاهب منا الی اهل قباء فیاتیهم وهو

شافعیہ کی سند وقت نماز صبح مین

ترجمہ

ن صلیت هی الظهر العصر

الثالث الجزء

الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ انس نے کہا کہ تجھے ہم نماز پڑھتے عصر کی پھر جاتا ہمارے سے جانیوالا طرف مسجد قبا کے پھر آتا قبا والون پر حالانکہ آفتاب بلند رہتا - اور قبا بھی مدینہ طیبہ سے تین میل پر ہی - کرمانی نے کہا کہ قبا کا بدل عوالی مدینہ ہی اسیطرح روایت کی ہین ابن شہاب کے سب یارون نے مالک کے سوائے کہ اسنے اپنی موطا مین ذکر قبا مین متفرد ہی - اور کہتے ہین کہ مالک اس روایت مین وہم کیا ہی - اور یہہ معنے اشکال سے خالی نہین - اور قسطلانی ابن عبد البر سے نقل کیا ہی کہ صواب لفظ عوالی مدینہ ہی - اور لفظ قبا وہمی ہی مالک کا - اور زہری کے یارون سے کسی نے بھی قبا کی روایت نکی - اور مواخذہ کیا ہی ان لوگون پر جو روایت کی ہی ابی ذئب زہری سے لفظ قبا

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِي فَيَاْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اسکا ترجمہ اوپر گذرا و بَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهَا اور بلندی مدینہ کی بعض جانب چار میل یا مانند اسکے مسافت رکھتی تھی - پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث اور ایسی ہی دوسری حدیثین جو امام بخاری نے لائی ہین امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مذہب کے ساتھ مناقات نہین رکھتے ہین کیلئے کہ عصر کا وقت دو سایہ کے بعد آتا ہی اسوقت ربع روز باقی رہتا ہی - اور تین چار میل تک جانا چار پانچ ساعت مین متعذر نہین - پس ہوسکتا ہی کہ نماز عصر کے بعد کوئی شخص جلدی سے اتنی مسافت طی کرے اور ہنوز آفتاب بلند رہے - یا یہہ کہ اس حدیث مین نسبت سب عوالی مدینہ کے طرف تو واقع ہو لیکن شاید کہ بعض جانب کی بلندی چار میل سے کمتر ہوگی - اور وہ حدیث جو باب من ادرک رکعۃ من العصر مین مولف لایا ہی اس سے صریح معلوم ہوتا ہی

باب

اِثْمِ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ یہہ باب گناہ مین اس شخص کے ہی کہ اسکی نماز عصر فوت ہوئی - قسطلانی نے کہا کہ فوت سے مراد یہہ کہ عمداً نماز چھوڑ بیٹھا کہ آفتاب غروب ہوگیا یا اتنی تاخیر کی کہ آفتاب زرد ہوگیا

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکی نماز عصر فوت ہوئی تو ایسا ہی کہ اسکے اہل و مال سلب کیے گئے - یا نقصان کیا گیا اسکے اہل و مال مین سو وہ شخص بے اہل و مال باقی رہا - یعنے اس نماز کے جانے سے وہ شخص ایسا غمگین ہو کہ اہل و مال کے جانے سے ہوتا ہی - یا نماز عصر کے فوت ہونے سے ایسا ڈرے جیسا کہ اہل و مال کے ہلاک ہونے سے ڈرتا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ نماز عصر کے لئے اتنی تہدید اسلئے وارد ہوئی کہ اسکے فوت کرنے کے لئے کچھ عذر نہین سوائے استغراق دنیا کے قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَتِرْكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَتِرْتُ الرَّجُلَ اِذَا قَاتَلْتَ لَهُ فَقَتَلْتَهُ وَاَخَذْتَ مَالَهُ امام بخاری رح نے اس دو قول کیطرف اشارہ کیا ایک تو یترکم اعمالکم قول الٰہی سے دوسرا قول فصحاے عرب سے اس بات پر کہ لام اہل و مالہ کا منصوب و مرفوع ہر دو مروی ہین اگر صیغہ مجہول لیوین تو نصب متعذر ہی اور وتر معنے مین نقص کے ہوگا اور دو مفعول کو چاہیگا مفعول اول ضمیر مستتر اور مفعول دوم اہل و مال جو اسپر عطف ہی اور آیہ کریمہ تائید نصب کی کرتی ہی کہ متعدی بدو مفعول ہی - اور تقدیر یہ رفع پر وتر معنے مین سلب کے ہوگا متعدی بیک مفعول کہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہی اور اسبات کی تائید قول فصحاے عرب کرتا ہی جو وترت الرجل ہی جو متعدی بیک مفعول ہی لیکن جمہور روایت نصب کی ہی تصویب کی ہی

باب

مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ یہہ باب گناہ مین اس شخص کے ہی کہ ترک کرے نماز عصر کی عمداً

حدثنا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ابو الملیح نے کہا کہ تھے ہم ساتھ بریدہ کے غزوے مین - ابر اور بارش کے روز پس کہا بریدہ نے جلدی کرو تم نماز عصر کے لئے

الجزء الثالث

مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے ترک کی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوا عمل اسکا یعنے ثواب اسکے عمل کا اور یہہ بات بطور تغلیظ کے فرمائے - وگرنہ مقرر ہی کہ ترک کے سوائے کوئی چیز عمل کو حبط نہین کرتی ہی کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ اور بعض کہتے ہین کہ عمل سے مراد دنیا کا کام ہی جو ترک نماز کا موجب ہوا - یعنے اس کام سے وہ بہرہ ور اور فایدہ مند نہو گا - امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ جو کوئی عمداً سستی کی راہ سے دیدہ و دانستہ نماز ترک کریگا وہ کافر ہو دیگا **مترجم** کہتا ہی کہ صاحب مظاہر حق نے تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین اس حدیث کے فایدے مین لکھا ہی **ف** بسبب ترک کرنے اس نماز کے بہت ثواب ہاتھ سے گیا اسکو باطل کرنا عملو نکا فرمایا تہدید کے لئے - مراد یہہ ہی کہ اسدن کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا عملون مین - یہہ مراد نہین ہی کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہو وے - کیونکہ یہہ بات اسکے لئے ہوتی ہی کہ مرتد مرتا ہی کذا قال الطیبی - اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے عمل باطل ہو جاتے ہین حتی کہ حج پھر کرے انکے نزدیک قید مرنے دم کی نہین - اور معتزلہ کے نزدیک کبائر سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہین انتہی

باب فضل صلوٰۃ العصر

باب زیادتی مین ثواب نماز عصر کے

حدثنا الحمیدی قال حدثنا مروان بن معاویۃ قال حدثنا اسمٰعیل عن قیس عن جریر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الی القمر لیلۃ البدر فقال انکم سترون ربکم کما ترون ھذا القمر لا تضامون فی رؤیتہ

جریر نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس حاضر تھے - پس نظر کی آپ نے چودھوین رات کے چاند کے طرف پس فرمانے لگے بیشک تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو اس ماہ بدر کو تکلیف اور مزاحمت ایک دوسرے کی نہین کھینچتے ہوا سکے دیکھنے مین جیسا کہ پہلی شب کے ہلال کو دیکھنے مین مزاحمت کھینچتے ہوا اور تعمق سے نظر کرتے ہو - اور ایک دوسرے کو کہتا ہی کہ چاند یہہ ہی - یہہ تشبیہ رویت کی ہی رویت کے ساتھ کمال وضوح و انکشاف مین - نہ تشبیہ مرئی کی مرئی کے ساتھ

فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوٰۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا

پس اگر تم سکتے ہو کہ مغلوب نہو ؤ اس نماز سے جو طلوع آفتاب کے آگے ہی یعنے نماز فجر کی - اور اس نماز سے جو غروب آفتاب کے آگے ہی یعنے نماز عصر کی تو کرو یعنے یہہ ہر دو نماز کی حفاظت کرو - یعنے ایسا کام نکرو جو منافی استطاعت کے ہی جیسے خواب اور ایسا شغل جو نماز سے فراموشی لاوے نماز فجر اور عصر سے - تخصیص ان ہر دو نماز کی انکے وقتون کی فضیلت کے سبب ہی کہ ملایک ان ہر دو وقت مین جمع ہوتے ہین اور اعمال بندگون کے لیکر آسمان پر جاتے ہین اور تقسیم رزق کی کرتے ہین جو کوئی نماز صبح کے بعد طاعت و عبادت مین حاضر ہی اللہ تعالیٰ کا مرزوق و ملطوف ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا ہی کہ وارد ہوا ہی کہ رزق نماز صبح کے بعد تقسیم پاتا ہی اور اعمال آخر روز مین اوپر جاتے ہین پس جو کہ آخر روز مین عبادت الٰہی مین لگا رہے اسکے رزق و عمل مین برکت ہو گی جزا مین اسکے کہ دو وقت کی محافظت کی ساتھ اس افضل عطایا کے جو دیوے الٰہی ہی جیسا کہ سیاق حدیث اسپر مشعر ہی ثم قرأ فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب پھر حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی پس تسبیح کر تیرے پروردگار کی طلوع آفتاب کے آگے اور اسکے غروب کے آگے - یہان تسبیح سے نماز مراد ہی - فسبح اس کتاب کے اکثر روایات مین فا سے واقع ہوا - معد یعنے فتحہ نون و واو سے قال اسمٰعیل افعلوا لا تفوتنکم کہا اسمٰعیل نے جو راویون سے اس حدیث کے ہی تفسیر مین لا تفوتنکم یعنے ایسا کرو کہ تمہارے سے یہہ نماز مین فوت نہون

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ بالنھار

ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ فرشتون کی ایک جماعت آتی ہی بعد ایک جماعت کے درمیان تمہارے فرشتے رات مین اور فرشتے دن مین

ویجتمعون فی صلوٰۃ الفجر وصلوٰۃ العصر

اور جمع ہوتے ہین فرشتے رات اور دن کے نماز فجر اور عصر کے وقت مین - یہہ حدیث ناطق ہی اسبات پر کہ وقت نماز عصر کا آخر روز ہی - تا جمع آمار آن کے فرشتون کا متصور ہو

الجزء الثالث

ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ پھر عروج کرتے ہین وے فرشتے جو تمہارے درمیان شب گذارے تھے۔ پس انسے
پوچھتا ہی پروردگار انکا حالانکہ وہ دانا تر ہی یعنے مصلیون کا حال اُن فرشتون سے زیادہ جانتا ہی کَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ
يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ کسطرح چھوڑا تم نے میرے بندونکو۔ پس فرشتے کہتے ہین کہ ہم نے انکو چھوڑا جس حال مین کہ وہ نماز پڑھتے ہین۔
اور آے ہم اُن پاس درحالیکہ وے نماز پڑھتے تھے۔ یے فرشتے دن کے تمام اعمال سے خبر دیتے ہین لاکن جب نماز سب اعمال سے افضل اور سب عبادات سے
اکمل ہی اور معاصی کی بڑی کفر ہی۔ اور دو نمازون کے درمیان جو واقع ہی اسپر عفو کا قلم جاری ہی۔ اسلئے وے فرشتے اول نماز کا ذکر کرتے ہین اور جب اعتماد خواتم
اعمال کو ہی پس آخر اعمال سے خبر دیتے ہین **باب** مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ پائی
اسنے ایک رکعت نماز عصر کی غروب آفتاب کے آگے **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ
صَلَاتَهُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ تمہارے کوئی غروب آفتاب کے آگے نماز عصر سے ایک رکعت پاوے۔ پس چاہیے کہ نماز کو تمام کرے۔ اور
رکوع و سجود سے ہی جب رکعت سجدے سے نام ہوتی ہی اسکو سجدے سے تعبیر کی وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ جسوقت کہ تمہارے سے کوئی نماز صبح سے طلوع آفتاب کے آگے سجدہ پاوے تو چاہیے کہ نماز کو تمام کرے اس حدیث کو شافعیہ نے تمسک
کیا ہی کہ نماز فجر کو طلوع آفتاب سے باطل نہین جانتے ہین۔ اور حنفیہ جو نماز باطل ہونیکے قایل ہین کہتے ہین کہ اوقات ثلثہ مین نماز پڑھنے کے نہی مین بہت سے
حدیثین ثبوت کو پہنچے ہین انشاء اللہ تعالی آگے آینگے۔ اور وے احادیث علی العموم شامل ہین فرایض و نوافل کو۔ اور متعارض ہین۔ اور حکم تعارض کا وہ ہی کہ قیاس
کے طرف رجوع کرین۔ اور قیاس مقتضی اس بات کا ہی کہ عصر مین جایز ہی اور صبح مین جایز نہین۔ اور شافعیہ دفع تعارض مین کہتے ہین کہ جو احادیث کہ نہی مین
وارد ہین نوافل کے ساتھ مخصوص ہین۔ اور تخصیص تو خلاف ظاہر ہی اور ظاہر عام ہی۔ جب مخصص صریح وارد ہوا وے تخصیص روا ہین اور اگر نوافل کے
ساتھ مخصوص رکھین تو چاہیے کہ قضاے فوایت بھی ان وقتون مین روا نہون۔ اور اسباب مین تو کوئی اثر دار نہین۔ اور ہمارے بعضے علمانے کہا کہ ورود
اس حدیث کا نہی کے حدیثین وارد ہونیکے آگے ہی۔ نہی کی حدیثین اسکے ناسخ ہین۔ اور بتجویز ہماری نماز عصر مین قطع نظر ہی اس حدیث مجوزہ سے اسیطرح
تقریر کی ہی ہمارے علمانے۔ اس مبحث سے خاطر باریک بین خلجان باقی رہتا ہی پہلا یہہ کہ جواز کی حدیث نص ہی جواز کے معنے مین اور جب نص کا تعارض ظاہر
نص کے ساتھ ہو۔ ظاہر پر رجحان رکھتا ہی۔ دوسرا یہہ کہ عصر تمام کرنیکے جواز مین نہی کے حدیث کے برابر قیاس واقع ہوا سو کسطرح اس سے قطع کیا جاوے فقیر
مترجم کہتا ہی کہ شیخ دہلوی نے اشعۃ اللمعات مین باب تعجیل الصلوۃ کی پہلی فصل مین حدیث من ادرک رکعۃ من الصبح کی شرح مین لایا ہی کہ قول اکثر اہل علم کا
یہی ہی کہ آفتاب کے طلوع و غروب سے فجر اور عصر کی نماز باطل نہین ہوتی ہی۔ اور امام ابوحنیفہ اور انکے یارون کا مذہب یہہ ہی کہ فجر کی نماز طلوع سے باطل ہوتی ہی
لاکن عصر کی نماز غروب سے باطل نہین ہوتی ہی۔ اور ایک روایت سے امام ابویوسف کہتے ہین کہ طلوع سے فجر کی نماز بھی باطل نہین ہوتی ہی۔ ولیکن صبر
کرے تا آفتاب نکلے اور نماز کو تمام کرے۔ کہتے ہین کہ یہہ حدیث حنفیہ پر حجت ہی **جواب** یہہ ہی کہ درمیان اس حدیث کے اور اُن حدیثون کے جو طلوع
و غروب کے وقت مطلق نماز سے خواہ فرض ہو یا نفل نہی واقع ہوئی ہی تعارض آیا تو ہم نے قیاس پر عمل کیا۔ جیسا کہ اصول فقہ مین مقرر ہوا ہی کہ جب تعارض
دو آیتون مین آوے تو رجوع حدیث کی طرف کرین۔ اور تعارض دو حدیثون مین آوے تو رجوع قیاس کیطرف کرین۔ اور قیاس نے اس حدیث کے حکم کو

نماز فجر و عصر کی ایک رکعت پاوے کے وقت تمام کرنیکا اختلاف حنفیہ و شافعیہ کا

الثالث الجزء

نماز عصر مین ترجیح دی - اور یہی کے حدیثونکو نماز فجر مین - کس لئے کہ نماز فجر کا وقت تمام کامل ہی اور اسمین نقصان نہین - پس نماز واجب ہوتی ہی صفت کمال کے ساتھہ - اور جب طلوع آفتاب سے اسمین نقصان آگیا تو جیسا کہ واجب تھی ادا نہوئی - اور نماز عصر کا آخر وقت کہ آفتاب زرد ہوتا ہی ناقص ہی پس اسکا وجوب بھی نقصان کی صفت پر ہوگا - پس نقصان طاری ہونیکے بسبب فاسد نہوگی اور جیسا کہ واجب ہوئی تھی ادا ہو جائیگی یعنے ناقص اور شافعیہ نہی کے احادیث نوافل کے ساتھہ مخصوص رکھتے ہین اور فرائض کو تینون مین جایز کہتے ہین - اور ظاہر احادیث کا عموم مین ہی **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے نقل کیا ہی کہ اسنے خبر دی اسکو مقرر اسنے سنا رسول خدا سے کہ فرماتے تھے مقرر تمہارے رہنے کی مدت حساب مین بہ نسبت انکے جو تمہارے آگے امتون سے گذرے ہین - اسوقت کے مانند ہی جو نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ہی یعنے تمہاری نسبت گذرے ہوئین امتون کے ساتھہ - وقت عصر کی نسبت کے مانند ہی تمام روز کے ساتھہ - اسلئے کہ اگلی امتین دراز عمرین رکھتی تھین پانسے سال ہزار سال بلکہ اس سے زیادہ - اور اس امت مرحومہ کی عمر اکثر ساٹھہ اور ستر کے درمیان ہی أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا دئے گئے تورات والون نے تورات یعنے یہود جو تورات دئے گئے اسپر عمل کیے یہان تک کہ آدہا روز ہوا عمل سے عاجز آئے - پس دیا گیا ہر ایک شخص جزا اپنے عمل کی آدہی آدہی دانک ظاہرا آدہا روز کنایہ ہی ظہور آفتاب دین محمدی سے - اور عجز انکا عبارت ہی دین اسلام کے قبول نکرنے سے ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا پھر دئے گئے انجیل والون نے انجیل - پس انہون نے عمل کیا وقت نماز عصر تک پھر عاجز آئے اور دئے گئے آدہی آدہی دانک - جب تورات والون کی عمرین زیادہ تھین اور انجیل والونکی عمرین کم - اہل تورات کو اہل انجیل سے زیادہ عمل کرنیکا حکم ہوا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ پھر دئے گئے ہم قرآن - پھر عمل کیا ہم نے آخر روز تک پس دئے گئے ہم دو دو قیراط یعنے ہمکو اجر و ثواب موسویون اور عیسویون سے زیادہ دیا گیا فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَأَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا پس کہا تورات اور انجیل والون نے ای پروردگار ہمارے اس جماعت کو جو امت محمدی ہی تونے دو دو قیراط دئے - اور ہمکو ایک ایک حالانکہ ہم نے عمل زیادہ کیا تما قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ شِئْتُ اللہ تعالی نے فرمایا آیا مین تم پر ظلم کیا یعنے کچھ تمہاری مزدوری ہم نے کم کردی - انہون نے کہا نہین - پس حقتعالی نے فرمایا وہ جو مین نے زیادہ دیا وہ میرا فضل و کرم ہی جسکو مین چاہتا ہون دیتا ہون - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ماجرا روز قیامت کا ہی حضرت نے وحی یا کشف سے اسکی خبر دی جیسا کہ سب حالات قیامت سے خبر دی ہین - اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھہ کہتے ہین کہ شارح تراجم کہتا ہی کہ مناسبت ترجمہ کی ماخوذ ہی قول الی الغروب سے - جو دلالت رکھتا ہی اسبات پر کہ وقت عصر غروب تک ہی پس جسنے غروب کے آگے وقت عصر مین ایک رکعت پائی - تو اسنے وقت عصر پایا پس چاہیے کہ اسکو تمام کرے **حدثنا** أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ابو موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مثال مسلمانون کا اور یہود و نصارا کا - اس مرد کے قصہ کے مانند ہی کہ اسنے ایک قوم کو مزدور ٹھہرایا کہ رات تک کام کرے - پس انہون نے نیم روز تک کام کیا فَقَالُوا لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى الَّذِي

الجزء الثالث

فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بعد سے مزدوروں نے کہا کہ ہم کو تیری مزدوری کی حاجت نہیں تب اسنے دوسرے مزدوروں کو لیا فَقَالَ أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ پس انکو کہا کہ باقی تمہارا روز پورا کرو۔ اور جو تمہاری مزدوری میں نے ٹھہرائی وہ تمہارے لئے ہی فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا آخَرِينَ پس انہوں نے عمل کیا نماز عصر تک۔ اور کہا کہ تیرے واسطے ہی جو ہم نے عمل کیا اور تجھ نہیں چاہتے ہیں۔ پس اسنے اور ایک قوم کو مزدور لیا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ پس انہوں نے عمل کیا باقی روز یہاں تک کہ آفتاب غائب ہوا۔ پس انہوں نے اگلے ہر دو فریق کی تمام مزدوری لی۔ جاننے کہ یہ تشبیہ و تمثیل مسلمانوں اور یہود و نصارا کے حال کی اس تین قسم کے مزدوروں کے ساتھ وہی کہ وے ہر دو فریق بے پروائی کی وجہ دین محمدی میں نہ آئے۔ اور اپنے کتابوں کی تحریف کی اور کفر و ضلالت میں رہ گئے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو کثرت اجر و ثواب سے ممتاز کیا

باب وَقْتِ الْمَغْرِبِ

یہ باب بیان میں وقت نماز شام کے ہی وَقَالَ عَطَاءٌ يَجْمَعُ الْمَرِيضُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور عطا نے کہا کہ جمع کرے بیمار درمیان نماز مغرب اور عشا کے۔ اور اسی پر گئے ہیں امام احمد اور اسحق مطلقاً۔ اور مشہور مذہب شافعی اور انکے یاروں سے منع ہی۔ اور نووی نے کہا بیماری میں دو نمازوں کو جمع کرنیکے جواز کا قول ظاہر اور مختار ہی اور مقرر صحیح مسلم میں ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے باوجود بارش اور بیماری کا عذر نہونیکے مدینہ منورہ میں دو نمازیں جمع کیں۔ اور رسالہ مختصر فرنی میں کہ جسکا نام نہایۃ الاختصار ہی یہ عبارت آئی ہی۔ قال الشافعی والجمع بين الصلوة في السفر والمطر والمرض جائز نقلہ القسطلانی۔ اور امام ابوحنیفہ کے مذہب میں ان صورتوں کے کسی صورت میں بھی جمع کرنا جائز نہیں۔ پوشیدہ نرہے کہ قول عطا جو مذکور ہوا اسباب میں اسکو کوئی خصوصیت اور کوئی ربط ظاہر نہیں ہوتا ہی۔ اگر داخل عنوان ہی کوئی ایسی حدیث کہ جس سے معنے ثابت ہو نہیں ہی اور اس سے ترجمہ کی تائید بھی نہیں ہوتی ہی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ مَوْ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ ابو النجاشی نے کہا کہ میں نے رافع سے سنا کہ کہتا تھا کہ ہم نماز مغرب کی حضرت کے ساتھ پڑھتے۔ پس ہمارے سے کوئی نماز سے پھرتا اور تیر اندازی کرتا۔ اور مقرر دیکھتا اپنے تیر کی پیکان گرنیکی جگہ کو۔ اس حدیث سے نماز مغرب کی جلدی اور اس میں قرات کا اختصار معلوم ہوتا ہی اور وہ احادیث جو دلالت کرتی ہیں تاخیر پر شفق ساقط ہوئے تک سو وہ بیان جواز کے لئے ہی۔۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ محمد بن عمرو نے کہا کہ حجاج بن یوسف نے قدوم لایا مدینہ منورہ کی طرف جو ظالم مشہور ہی عبدالملک کے جانب سے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد جو والی عراق ہوا ۷۳ھ میں۔ نماز دن میں تاخیر کرتا تھا سو راوی کہتا ہی کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے نماز کے وقتوں سے سوال کیا تب سنے کہا تھے پیغمبر خدا نماز پڑھتے ظہر کی نیم روز میں۔ مگر جن دنوں حاجت ابراد کی ہو وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ اور نماز پڑھتے عصر کی جس حال میں کہ آفتاب زردی سے صاف اور خالص رہتا۔ اور نماز پڑھتے تھے مغرب کی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا اور نماز پڑھتے عشا کی مختلف وقتوں میں۔ اور بیان میں احیانا کے کہتا ہی إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ جسوقت کہ صحابہ کو دیکھتے کہ سب جمع ہو چکے جلدی کرتے۔ اور جب دیکھتے کہ انہوں نے حاضر ہونے میں درنگ کی ہی تاخیر فرماتے وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يصليها

الجزء الاول

یُصَلِّیهَا بِغَلَسٍ اور تھے صحابہ یا تھے حضرت نماز پڑھتے صبح کی اندھیری مین شب کی - یہہ جابر کے راوی نے شک کیا ہی کہ کانو کہا یا کان - اور مآل ہردو کا ایک ہی ہی - کسلئے صحابہ حضرت کے ساتھہ نماز پڑھتے تھے اور حضرت انکے ساتھہ **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے حضرت کے ساتھہ جسوقت کہ توا نکا جاتا آفتاب پردہ اُفق سے **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا جَمِيعًا وَثَمَانِيًا جَمِيعًا ابن عباس نے کہا نماز پڑھی حضرت نے ایکبار سات رکعت اور آٹھہ رکعت ایکبار - یعنے جمع کیا ظہر اور عصر مین - اور مغرب وعشا مین - اس حدیث کے بیان مین آگے مذکور ہوا کہ جمع تاخیری یا جمع تقدیم - شارحون نے کہا ہی کہ حمل جمع تاخیر پر کیا جاہیے - تا ترجمۂ باب پر دلیل ہو - پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ مین وقت نماز مغرب مذکور ہی - اور وہ تو غروب آفتاب کے بعد ہی - جیسا کہ احادیث سے موضوح ہوا - پس تاخیر مغرب کی عشا کے وقت کس طرح دلیل وقت مغرب کی ہو - مگر یہہ کہا جاوے تاخیر مشعر ہی اسبات پر کہ وقت مغرب کا اسکے آگے ہی **باب** مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ یہہ باب بیان مین اس شخص کے ہی کہ ناخوش رکھے اسبات کو کہ مغرب کو عشا کہا جاوے **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ الْمُزَنِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ عبداللہ مزنی سے مروی ہی کہ غالب نہ آوین اور زور سے نہ لیوین بدویان تمہارے نماز کے نام جو مغرب ہی قَالَ وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ هِيَ الْعِشَاءُ راوی نے کہا کہ بدویان اسی مغرب کو عشا کہتے ہین - یعنے یہی نام ہی **باب** ذِكْرِ الْعِشَاءِ وَالْعَتَمَةِ وَمَنْ رَآهُ وَاسِعًا یہہ باب بیان مین ذکر عشا اور عتمہ کے ہی - اور جو کہ اعتقاد رکھے کہ اس نماز کی تعبیر ان ہردو نام سے روا ہی قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْقَلُ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ الْعِشَاءُ وَالْفَجْرُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نماز وہین بہت سخت تر نماز منافقون پر عشا کی اور فجر کی نماز ہی وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ حضرت نے فرمایا یا ابوہریرہ نے کہا یعنے حضرت سے سنکے خبر دی کہ اگر منافق لوگ جانین جو ثواب کہ نماز عشا اور فجر مین ہی البتہ آوینگے یعنے یہہ جواب اس حدیث مین مقدر ہی کہ ان ہردو نماز کے ثواب سے واقف ہون تو البتہ حاضر ہوینگے - مقصود یہہ کہ حضرت نے عتمہ کے اسم کا اطلاق عشا پر کیا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَلَا يَخْتَارُ أَنْ يَقُولَ الْعِشَاءُ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اور امام بخاری نے کہا کہ قول مختار یہی ہی کہ عشا کہین بسبب فرمودہ خدائے عزوجل کے جو فرمایا بعد نماز عشا کے - یعنے قرآن مجید مین اللہ تعالی نے یہی نام فرمایا - پس بہتر وہی ہی کہ عشا ہی کہین وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَعْتَمَ بِهَا ابوموسی اشعری سے ذکر کیا جاتا ہی کہ اسنے کہا تھے ہم صحابہ حضرت کے بہ نوبت آپکے پاس جاتے نماز عشا کے وقت - پس اس نماز کے لئے تاخیر کرتے یہان تک رات سخت اندھیری ہوتی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ اور کہا ابن عباس اور عایشہ نے کہ حضرت نے تاخیر کی نماز عشا کی وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَمَةِ اور بعض راویون نے بی بی عایشہ سے نقل کی ہی کہ حضرت نے تاخیر کی نماز کی بسبب عتمہ کے یعنے داخل ہوے اوس وقت مین وَقَالَ جَابِرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ

الجزء الثانی

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ وَقَالَ اَنَسٌ اَخَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ اِلَی الْاٰخِرَۃِ یعنے جابر اور ابو برزہ یہہ ہر دو صحابی نے اس نماز کا نام عشا ہی کہا۔ اور انس نے جو اسکو عشاء اخرہ کہا اسکا سبب یہہ ہی کہ مغرب کو عشا کہتے ہین پس اس سے جدا کرنیکے لئے عشا اخرہ کہا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ اور ان تینون صحابی نے بھی مغرب اور عشا کہا یہ تعلیقات جو مرتبہ صحت کو پہنچے ہین اگرچہ مولف یعنے امام بخاری کی شرط پر نہین انکے لانے سے مقصود یہی کہ نماز عشا پر عشا اور عتمہ ہر دو نام کا اطلاق کرتے ہین **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ وَہِیَ الَّتِیْ یَدْعُوْ النَّاسُ الْعَتَمَۃَ سالم نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نے مجکو خبر دی کہ نماز پڑہی ہمارے ساتھ یعنے امامت کی ہماری حضرت نے ایک رات نماز عشا کی جسکو لوگ عتمہ کہتے ہین ثم انصرف فاقبل علینا فقال اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ہٰذِہٖ فَاِنَّ رَاْسَ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِنْہَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ہُوَ عَلٰی ظَہْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ پھر نماز سے پھرے اور ہماری طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ آیا دیکھا تم نے اپنی رات کو جو یہہ رات ہی مقرر آخر صد سال کہ جسکا ابتدا اسی شب سے ہی۔ یعنے آج کی شب سے ایک سو سال کے بعد باقی نہ رہیگا کوئی شخص ان لوگون سے جو روے زمین پر ہین۔ امام بخاری نے اس حدیث سے خضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہی حالانکہ اخبار متواترہ سے صحت کو پہنچا کہ بہت سے علما و صلحا حضرت خضر سے ملے ہین۔ اس باب مین مزید کلام باب السمر بالعلم مین گذرا **باب** وَقْتِ الْعِشَاءِ اِذَا اجْتَمَعَ النَّاسُ اَوْ تَاَخَّرُوْا یہہ باب بیان مین وقت نماز عشا کے جب لوگ جمع آوین یا دہیل کرین آنے مین **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَہُوَ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ صَلٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الظُّہْرَ بِالْہَاجِرَۃِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَیَّۃٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ اِذَا کَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ اِذَا غَلَّسَ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ لوگ جمع ہو جاوین تو حضرت جو نماز عشا جلد ادا کرتے تھے سو شفق سرخ غایب ہوتے ہی ادا کرتے جیسا کہ امام شافعی و محمد و ابو یوسف کے پاس ہی اور امام اعظم کے پاس شفق سفید غایب ہونا ہی اور شفق سرخ غایب ہو پر نماز پڑہنی بھی امام اعظم سے ایک روایت آئی ہی اور اس پر فتوی ہی حنفیہ کا۔ اور لوگ کم جمع ہون سو وقت حضرت جو دہیل فرماتے تھے سو ثلث شب تک اکثر شافعیہ اور امام مالک و احمد اور اکثر صحابہ و تابعین اسی پر گئے ہین اور امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہی لیکن قول قدیم مین تعجیل افضل ہی امام نووی اور ایک جماعت اسیکی تصحیح کی۔ اور اس حدیث مین یہہ اشارہ ہی کہ جماعت کے لئے نماز مین دہیل کرنی افضل ہی منفرد اول وقت پڑہنے سے بلکہ اس سے بھی زیادہ خصوصا یہہ ہی کہ جماعت زیادہ آنے کی انتظاری مین تاخیر کرنی افضل ہی۔ ہان جب تاخیر کرنے سے لوگون کو تصدیع مین ڈالے تقدیم و تعجیل اولی ہی انتہی **باب** فَضْلِ الْعِشَاءِ یہہ باب زیادتی ثواب مین نماز عشا کے ہی **حدثنا** یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً بِالْعِشَاءِ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے ایک شب تاخیر کی نماز عشا کی برخلاف عادت شریف کے وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ یَفْشُوَ الْاِسْلَامُ اور یہہ تاخیر اس لئے تھی تا ظاہر ہووے اسلام غیر مدینہ مطہرہ مین۔ اور ظہور اسلام کا ان بلاد مین مکہ معظمہ کی فتح کے بعد ہوا فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ پھر حضرت باہر تشریف نہ لائی یہان تک کہ عمر رضی اللہ عنہ آے اور کہا کہ سو گئین عورتین اور بچے فَخَرَجَ فَقَالَ لِاَہْلِ الْمَسْجِدِ مَا یَنْتَظِرُہَا اَحَدٌ مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ غَیْرُکُمْ پس حضرت باہر آئے اور

مسجد

مسجد میں انتظار کرنیوالوں کو فرمایا کہ منتظر نہیں کھینچتا ہی اس نماز کا کوئی اہل زمین سے تمہارے سوا - یعنے یہہ ثواب تمہارے لئے مخصوص ہی جیسا کہ حدیث میں بھی اسکے ساتھہ اشارہ آیا ہی تخصیص اس مسجد والوں کی اسلئے ہی کہ اسوقت اسلام مدینہ کے سوا اور جگہہ نہین تھا - پوشیدہ نرہے کہ عشا کی نماز مسجد نبوی کے سوا بعض جگہہ اور مساجد مین بھی پڑہتے تھے - اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ لوگون نے نماز پڑہے اور خواب کیا - اگر اس حدیث کی توجیہ مین ہم کہین کہ تمہارے سے مراد اہل اسلام ہین اور نماز عشا اس امت مرحومہ کا خاصہ ہی یہہ توجیہ بہتری - یعنے جب یہہ نماز تمہارے ہی لئے مخصوص ہی اسکے واسطے جو انتظار کروگے اسکا ثواب بھی تمہارے ہی لئے مخصوص ہی - باقی کہ مراد یہی انتظار ہی جو مسجد نبوی کے لوگ رکھتے تھے - اور وہی شب جو ضرورت کے سبب پیش آئی تھی - یہہ بات بھی اُن تو حسبانا کو کچھ ضرر نہین پہنچاتی ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَصْحَابِيْ الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيَ السَّفِيْنَةَ نَزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ابو موسی اشعری نے کہا کہ تھا مین اور میرے یاران جو قدوم لائے تھے میرے ساتھہ کشتی مین جس حال مین کہ تھے نزول کرنیوالے بقیع بطحان مین - جو نام ایک وادی کا ہی مدینہ مین - بطحان بضم با موحدہ وسکون طا مہملہ ہی محدثین کی روایت ہے - اور اہل لغت کے پاس بفتح موحدہ وکسر مہملہ ہی - اور اسوقت حضرت مدینہ مین تھے فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ اور تھے کہ نوبت کرتے تھے پیغمبر خدا کو یعنے یارونکی ایک جماعت نوبت بہ نوبت حضرت کی خدمت مین ہر شب نماز عشا کے وقت رہا کرتے تھے فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَصْحَابِيْ وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ فَاَعْتَمَّ بِالصَّلٰوةِ حَتّٰى ابْهَارَ اللَّيْلُ پھر موافقت کی مین اور میرے یارون نے یعنے نوبت حاضر باشی کی ہمکو پہنچی - حالانکہ حضرت کو اپنے بعض امور من کچھہ شغل تھا سو نماز کے لئے نصف شب تک دیر کی ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ اَبْشِرُوْا اِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ پھر حضرت باہر تشریف لا کر یارون کے ساتھہ نماز پڑہے اور جسوقت نماز تمام کیا ان لوگونکو جو حاضر تھے فرمایا اپنے حال پر رہو اور اپنی جگہہ سے نہ ہلو - بشارت اور خوش خبری ہو تمہیں یہہ تم پر اللہ تعالی کی نعمتون سے ہی کہ لوگون سے کوئی نہین جو اس ساعت مین نماز پڑہے تمہارے سوا - یعنے اللہ تعالی کی فضل و رحمت جو اسوقت مین اس نماز کے ساتھہ ہی تمہارے ہی ساتھہ مخصوص ہی اَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ اَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ راوی کہتا ہی کہ یا یہہ عبارت فرمائے بدلے مین اس جملے کے جو ابتدا سے آخر تک ہی - مین نہین جانتا ہون یعنے نہین یاد رکھتا ہون کہ ان دو کلمون سے کونسا کلمہ فرمایا - بہر شک ابو موسی کا ہی فَرَجَعْنَا فَرِحِيْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابو موسی نے کہا پھر لوٹ آئے اپنے مکانون کی طرف جس حال مین کہ خوش تھے اُس بشارت سے جو حضرت سے سنی ہی

باب مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مکروہ ہی خواب یعنے نماز عشا کے آگے سونا مکروہ ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا ابو برزہ سے روایت ہی کہ حضرت مکروہ رکھتے تھے خواب کرنا آگے نماز عشا کے اور بات کرنی بعد نماز کے فتح الباری مین ترمذی سے نقل کی ہی کہ اکثر اہل علم نے نماز عشا سے آگے خواب کرنا مکروہ رکھا ہی - اور بعضون نے مطلقا رخصت دی ہین - اور بعض خصوص رمضان مین مکروہ کہا ہی البتہ طیکہ کوئی اسکو بیدار کرنیوالا نہو - اگر کوئی بیدار کرنیوالا ہو یا بیدار ہونیکی عادت رکھتا ہو مکروہ نہوگا کس لئے کہ علت کراہت کی خروج وقت کا ہی نہ نفس خواب

اور طحاوی نے کہا وقت انکے آگے رخصت ہی - اور وقت عشا انکے بعد مکروہ ہی - اور نماز عشا کے بعد کلام کرنیکے باب مین لکھتے ہین کہ اگر اسمین ایک مصلحت ہو کہ دایرۂ دین و شریعت سے باہر نہین جیسے علم کا مباحثہ اور صلحا و اتقیا کے اخبار اور مہمان کی مونست اور عروس کی تالیف اور ایسی ہی باتین مکروہ نہین - اور اسباب مین اخبار و آثار بہت سے وارد ہین چنانچہ جاننے والون پر پوشیدہ نہین **باب** النوم قبل العشاء لمن غلب یہہ باب اس بیان مین ہی کہ خواب کرنا مکروہ نہین نماز عشا کے آگے اس شخص کو جو خواب کا مغلوب ہو **حدثنا** ایوب بن سلیمان بن بلال قال حدثنی ابوبکر عن سلیمان قال حدثنا صالح بن کیسان قال اخبرنی ابن شہاب عن عروۃ ان عایشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعشاء حتی ناداہ عمر الصلوٰۃ نام النساء والصبیان فی بی عایشہ نے کہا کہ تاخیر کی حضرت نے ایک شب نماز عشا کی - یہان تک کہ فریاد کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ شتاب کیجیے نماز کے لئے کسلئے سو گئین عورتین اور بچے فخرج فقال ما ینتظرہا من اہل الارض غیرکم پھر حضرت باہر تشریف لاے اور فرمایا - نہین انتظار کرتا ہی اس نماز کی اہل زمین سے کوئی تمہارے سوا قال ولا تصلی یومئذ الا بالمدینۃ اس حدیث کے راویون سے ایک نے کہا اور نہین پڑہی جاتی ہی یہہ نماز آج کے دن مگر مدینہ مین قال وکانوا یصلون العشاء فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول اور راوی نے کہا کہ تھے صحابہ نماز پڑہتے حضرت کے ساتھ درمیان غایب ہونے اور پہلی ثلث شب کے یعنے شفق غایب ہوا بعد جو نماز عشا کا وقت شروع ہوتا ہی تب سے رات کی پہلی تہائی تک پڑہا کرتے تھے **حدثنا** محمود قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی نافع قال حدثنا عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شغل عنہا لیلۃ فاخرہا حتی رقدنا فی المسجد ثم استیقظنا ثم رقدنا ثم استیقظنا ابن عمر نے کہا کہ حضرت ایک شب نماز عشا سے مشغول ہوے یعنے اسکی تاخیر کی - یہان تک کہ ہم نے خواب کیا صف مین ہی بیٹھے بیٹھے پھر ہم جاگ اٹھے پھر خواب کیا پھر جاگے ثم خرج علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیس احد من اہل الارض ینتظر الصلوٰۃ غیرکم پھر حضرت باہر تشریف لاے ہم پر اور فرمایا کہ اہل زمین سے کوئی نہین جو انتظار لیجیا ہو نماز کا تمہارے سوا - ہمارے علمانے کہا کہ وہ خواب محمد کی حالت مین تھا نہ مضطجع یعنے پہلو پر لیٹے ہوے مستغرق بخواب نہین تا ناقض وضو ہو کس لئے کہ کسی نے بھی روایت نکی ہی کہ صحابہ نے اس خواب کے بعد وضو کیا بہر تقدیر یہہ حدیث اسبات کی دلیل نہین کہ ہر خواب ناقض ہو وکان ابن عمر لا یبالی اقدمہا ام اخرہا اذا کان لا یخشی ان یغلبہ النوم عن وقتہا اور تھے ابن عمر کہ کچہ پروا نکرتے اس بات کا کہ نماز کی تقدیم کرے یا تاخیر کرے جسوقت کہ غلبہ خواب کا خوف نرکھتے وقت مختارین و قد کان یرقد قبلہا اور تھے ابن عمر نماز کے آگے خواب کرتے - یعنے وقت مختارین بیدار ہو کے نماز ادا کرنیکا خوف نہو سو صورت مین نماز کے آگے بھی خواب کیا کرتے تھے قال ابن جریج قلت لعطاء ابن جریج نے کہا کہ نافع نے ابن عمر سے جو نقل کی تھی مین نے اسکو عطا سے کہا فقال سمعت ابن عباس یقول اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بالعشاء حتی رقد الناس واستیقظوا ورقدوا واستیقظوا فقام عمر بن الخطاب فقال الصلوٰۃ جب عطا نے سنا آپ بھی ابن عباس سے یہہ روایت کی اس عبارت کا ترجمہ تو اوپر گذرا قال عطاء قال ابن عباس فخرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الیہ الان یقطر راسہ ماء واضعا یدہ علی راسہ ابن عباس نے کہا پھر حضرت نماز کے لئے باہر تشریف لاے - گویا مین اب حضرت کی طرف دیکھتا ہون کہ پانی آپکے سر مبارک سے ٹپکتا ہی جس حال مین کہ اپنے

ہر دو ہاتھ اپنے سر مبارک پر رکھے ہیں فقال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوا ھکذا پھر فرمانے لگے اگر نہ ہوتا کہ میں رنج ڈالوں
اپنی امت پر تو البتہ میں حکم کیا ہوتا واجب ٹھہراتا کہ نماز عشا ایسے وقت میں پڑھا کریں فاستثبت عطاء کیف وضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی راسہ یدہ کما انبأہ ابن عباس ثم وضع اطراف اصابعہ علی قرن الراس ثم ضمھا یمرھا کذلک علی الراس حتی
مست ابھامہ طرف الاذن مما یلی الوجہ علی الصدغ وناحیۃ اللحیۃ جریج نے کہا کہ میں نے عطا سے پوچھا اور طلب ثبوت کیا کہ کسطرح
رکھے تھے حضرت اپنے ہر دو ہاتھ اپنے سر مبارک پر جیسا کہ خبر دی ہو اسکو ابن عباس نے فبدد لی عطاء بین اصابعہ شیئا من تبدید پس کھولی
انہوں نے مجھے دکھلانیکے لئے درمیان اپنی انگلیوں کے تھوڑی کشادگی ثم وضع اطراف اصابعہ علی قرن الراس ثم ضمھا یمرھا کذلک
پھر رکھے کنارے اپنے انگلیوں کے اپنے جانب سر پر پھر ملایا اپنے انگلیونکو جس حال میں کہ چھوڑ دیا انکو سر پر اسیطرح حتی مست ابھامہ طرف
الاذن مما یلی الوجہ علی الصدغ وناحیۃ اللحیۃ یہاں تک کہ مس کیا انکا انگھوٹا جانب گوش کو وہ جو منہ کے متصل ہی شقیقہ اور گوشہ
ریش سے - اور یہ ہیئت صورت میں مسح تمام سر کے ہی کہ حضرت نے موے سر سے پانی دور کرنے کے لئے کیا لا یقصر ولا یبطش لا کذلک یعنے ضم کیا
انگلیونکو اور جمع نکیا بالونکو اپنے کفدست میں بلکہ جھٹکنا سر پر ہاتھ کے سختی سے تھا - اور بعض روایات میں لا یقص قاف سے ہی یعنے لا یترک ولا یمظ یعنے
ترک نہیں کرتے تھے اور اہمال نہیں فرماتے تھے اور جلدی نہیں کرتے تھے اس میں مگر اسیطرح جو تو نے دیکھا وقال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم
ان یصلوا ھکذا اور فرمایا کہ اگر امت کو تکلیف ہوگی اندیشہ نہوتا میں حکم کیا ہوتا کہ اس وقت میں نماز عشا پڑھا کریں **باب** وقت العشاء
الی نصف اللیل یہہ باب اس بیان میں ہی کہ وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہی - کہتے ہیں کہ ظاہر سوق ترجمہ سے یہہ ہی کہ وقت آدھی رات تک ہی
ہے - اور یہی ہی مذہب امام بخاری علیہ الرحمہ کا - اور اصطخری جو شافعیہ سے ہی کہتا ہی کہ نیم شب کے بعد نماز عشا پڑھنی قضا کرنی چاہئے - اور فتح الباری
سے نقل کی ہیں کہ کہا کوئی حدیث صحیح ثابت میں نے نہیں دیکھی کہ وقت عشا طلوع صبح تک ہوا نتہی - پوشیدہ نہ رہے کہ اگر مقصود ترجمہ سے یہی معنے ہو کہ وقت عشا نیم
شب کے بعد نہیں ہی - تو امام بخاری نے جو حدیث کہ لائی ہی وہ اس معنے پر دلالت نہیں کرتی ہی - پس اسبات پر حمل کیا چاہئے کہ آدھی رات کے بعد وقت
غیر مکروہ نہیں ہی - اور وہ جو فتح الباری سے نقل کی ہیں عجب سے خالی نہیں کونسی حدیث صحیح تر حدیث امامت جبرئیل سے ہوگی جو مولف علیہ الرحمہ نے اسکو مکرر
لایا ہی وقال ابو برزۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب تاخیرھا یعنے ابو برزہ نے کہا کہ تھے حضرت نماز عشا کی تاخیر کو دوست
رکھتے **حدثنا** عبد الرحیم المحاربی قال ثنا زائدۃ عن حمید الطویل عن انس بن مالک قال اخر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم صلوۃ العشاء الی نصف اللیل ثم صلی ثم قال قد صلی الناس ونام وا اما انکم فی صلوۃ ما انتظرتموھا
انس نے کہا کہ تاخیر کی حضرت نے ایک شب نماز عشا کی آدھی رات تک پس ادا کی اور فرمایا مقرر لوگ نماز پڑھے اور سو گئے تم آگاہ رہو کہ موقر تم نماز میں ہی ہو
جب تک اسکے انتظار میں رہو وزاد ابن ابی مریم قال اخبرنا یحیی بن ایوب قال ثنا حمید انہ سمع انسا کانی انظر الی وبیض
خاتمہ لیلتئذ اور زیادہ کیا ہی سعید بن ابی مریم نے اس حدیث میں کہ انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ کہتا تھا گویا ایسا ہی کہ میں دیکھتا ہوں حضرت کے
لمعان خاتم کے طرف اس شب میں جو تاخیر کی عشا کی لیلتذ مثل یومئذ کے ہی - **باب** فضل صلوۃ الفجر یہہ باب ثواب نماز فجر کی زیادتی
میں ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن اسمٰعیل قال حدثنا قیس قال قال لی جریر بن عبد اللہ کنا عند

النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی القمر لیلۃ البدر فقال اما انکم سترون ربکم کما ترون ھذا لا تضامون او قال لا تضامون فی رؤیتہ قیس نے نقل کی کہ جریر نے مجھ سے کہا کہ ہم حضرت کے پاس حاضر تھے جسوقت کہ دیکھی آپنے چودھوین رات کے چاند کے طرف اور فرمایا کہ آگاہ رہو مقرر تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس ماہ کو۔ یعنے اسکے دیکھنے مین کچھ زحمت اور کلفت نہین کھینچتے ہو۔ اور اسکے دیکھنے مین کچھ شک شبہ نہین کرتے ہو فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا فافعلوا پس اگر سکتے ہو تو خواب کے اور دوسرے کاموں کے شغل کے مغلوب نہو ادا کرنے پر ان نمازون کے جو طلوع آفتاب کے آگے اور غروب آفتاب کے آگے ہی پس مغلوب کو ترک کر دیا دو نمازین ادا کرو۔ یعنے نماز فجر کے وقت جو خواب کا غلبہ اور عصر کے وقت دنیا کے کامون کا شغل رہا کرتا ہی اسکے مغلوب نہو جاؤ۔ یہہ نمازین وقت پر ادا کیا کرو **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اسمین دلیل ہی اسبات کی ان دو نماز کی محافظت دیدار الٰہی کی مستحق ترنبتی ہی ثم قال فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا پھر حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی جسکے معنے یہہ ہی پس تسبیح کر یعنے پاکی سے یاد کر حمد کے ساتھ اپنے پروردگار کو آگے طلوع آفتاب کے اور آگے غروب ہونے اسکے۔ یعنے نماز فجر اور عصر ادا کرے **مترجم** کہتا ہی کہ اگرچہ بیان تسبیح سے مراد نماز فجر و عصر ہی۔ لاکن ان ہر دو نماز کے بعد آفتاب کے طلوع و غروب کے آگے تسبیح و تحمید کرنی اس آیت کا امتثال ہی۔ اور ان وقتون مین تسبیح و تحمید کی بڑی فضیلت احادیث سے ثابت ہی اور اسباب مین بہت سے حدیثین وارد ہین انشاء اللہ تعالیٰ دعوات کے باب مین آینگے۔ یہان بحسب اقتضاے مقام تھوڑے لکھے جاتے ہین سفر السعادت مین لایا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جسنے صبح اور شام سو بار کہے سبحان اللہ وبحمدہ تو قیامت کے دن کوئی حاضر نہو ویگا اس سے فاضل تر عمل کے ساتھ۔ مگر جسنے اس سے زیادہ کیا ہو انتہی اور کیمیاے سعادت مین ہی کہ جب صبح کی دعا سے فارغ ہو تسبیح و تہلیل مین مشغول ہووے ہر ایک سو بار یا ستر بار یا دس بار کہے۔ اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے ہر روز سو بار سبحان اللہ وبحمدہ اسکے سب گناہون کو عفو کرینگے اگرچہ کف دریا سے زیادہ ہون۔ اور روایت ہی کہ ایک شخص نے آکے حضور نبوی مین عرض کی کہ دنیا نے مجکو چھوڑ دیا ہی درویش اور تنگدست ہوا درماندہ ہوا ہون تدبیر میری کیا ہی۔ فرمایا تو کہان صلوات طایکہ اور تسبیح خلق سے جو اس سے روزی پاتے ہین پوچھا وہ کیا ہی یا رسول اللہ۔ فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ کہا کر نماز صبح کے آگے اور بعد صبح کے۔ تا دنیا تیرے طرف رخ لاوے اگر چاہے۔ ورنہ حق تعالیٰ ہر کلمہ سے ایک فرشتہ کو پیدا کریگا کہ قیامت تک وہ فرشتہ جو تسبیح کرتا ہی اسکا ثواب تجکو ملیگا۔ اور فرمایا ہے کہ باقیات صالحات یہ کلمات ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اکبر۔ اور فرمایا ہے کہ مین یہ کلمات اور دوست رکھتا ہون ان چیزون سے جو زیر گردش آفتاب ہون۔ اور فرمایا ہے کہ دوسترین کلمات حق تعالیٰ کے پاس یہ چہار کلمہ ہین۔ اور فرمایا ہے کہ دو کلمہ ہین کہ زبان پر سبک اور میزان مین گران اور محبوب ہین نزدیک رحمان کے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم انتہی **حدثنا** ھدبۃ بن خالد قال

حدثنا ھمام قال حدثنی ابو جمرۃ عن ابی بکر بن ابی موسی عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی البردین دخل الجنۃ ابن ابی موسی سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسنے نماز فجر اور عصر کی ادا کی وہ جنت مین داخل ہوا جب یہہ ہر دو نمازین اول روز اور آخر روز مین ہین اور ان وقتون مین سردی رہا کرتی ہی۔ اس لئے انکا نام بردین رکھا گیا۔ اور جو صیغہ ماضی سے فرمایا کہ جنت مین داخل ہوا۔ کمال وثوق سے اس وعدے کے ہی حاصل یہہ کہ یہہ ہر دو نمازین اپنی کمال فضیلت سے دخول جنت کے

موجبات

موجیات سے ہین وقال ابن رجاء حدثنا ہمام قال حدثنا ابوجمرۃ عن ابی بکر بن عبداللہ بن قیس اخبرہ بہذا وحدثنا
اسحق عن حبان قال حدثنا ہمام قال حدثنا ابوجمرۃ عن ابی بکر بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مثلہ مقصود ان ہر دو تعلیق سے یہہ ہی کہ ابورجا نے اس حدیث کو مرسل روایت کی ہی - اور اسحق نے مرفوع لایا ہی - بہر دو تقدیر اسناد مذکور کی تقویت کی ہی

باب وقت الفجر باب وقت فجر کے بیان مین **حدثنا** عمرو بن عاصم قال حدثنا ہمام عن قتادۃ عن
انس ان زید بن ثابت حدثہم تسحروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قاموا الی الصلوۃ قلت کم کان بینہما
قال قدر خمسین او ستین یعنی ایۃ انس بن مالک سے مروی ہی کہ زید بن ثابت نے اس سے حدیث کی کہ ہمنے آنحضرت کے ساتھ مل کر
مین سحر کا طعام تناول کیا - پھر نماز کے لئے قیام فرمایا سنت اور فرض ادا کی - ہمنے پوچھا کہ سحر اور نماز کے درمیان فاصلہ کس مقدار تھا - کہا پچاس یا
ساٹھ یعنے آیات قرآنی پڑہے جاوے **حدثنا** الحسن بن الصباح سمع روح ابن عبادۃ قال حدثنا سعید
عن قتادۃ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی قلنا لانس کم کان بین فراغہما من سحورہما ودخولہما
فی الصلوۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین ایۃ انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضرت اور زید بن ثابت نے ایک شب سحر کا طعام
تناول فرمایا اور جب سحر سے فارغ ہوے حضرت نماز صبح کے لئے کھڑے ہے پس نماز ادا کی - مین نے انس سے پوچھا کہ کھانے سے فارغ ہونے اور نماز
مین داخل ہونیکے درمیان کسقدر فرق تھا - انھون نے کہا کہ فرق اسقدر تھا کہ کوئی شخص پچاس آیتین قرآن کی پڑہے - فتح الباری مین لایا ہی کہ سحور سے فراغت
پانے سے مراد اذان عبداللہ ابن ام مکتوم کی ہی اور سنت صبح کی اسکے بعد ادا کرنے ہیں تھوڑا خواب کرکے اسکے بعد نماز فرض کے لئے قیام فرماتے پس
یہہ حدیث اول وقت پر دلالت نہین کرتی ہی **حدثنا** اسمعیل بن ابی اویس عن اخیہ عن سلیمان عن ابی حازم انہ سمع
سہل بن سعد یقول کنت اتسحر فی اہلی ثم تکون سرعۃ بی ان ادرک صلوۃ الفجر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سہل بن سعد نے کہا کہ تھا مین کہ طعام سحور کھاتا اپنے گھر مین پھر مجھے اسبات کی جلدی رہتی کہ نماز فجر حضرت کے ساتھ پڑہون یہہ حدیث بھی اول
وقت کی جلدی پر نص نہین - شاید کہ سہل کا مکان مدینہ طیبہ کی بلندی کی طرف ہوگا - اور اس بلندی سے مسجد نبوی تک جو مسافت واقع ہی مذکور ہوئی

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ
اخبرتہ قالت کن نساء المؤمنات یشہدن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الفجر متلفعات بمروطہن
ثم ینقلبن الی بیوتہن حین یقضین الصلوۃ لا یعرفہن احد من الغلس بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ بعض مسلمان عورتین حاضر
ہوتین حضرت کے ساتھ نماز فجر کے لئے - جس حال مین کہ لپیٹے رہتین اپنے چادرون سے - پھر جب نماز سے فارغ ہوتین پھر تین اپنے گھرون کی طرف جس حال مین کہ
پہچانا کوئی انکو دور سے بسبب اندھیری کے **مترجم** کہتا ہی کہ ابی برزہ کی حدیث آگے گذری کہ نماز صبح سے پھرتے در حالیکہ آدمی اپنے ہمنشین کو پہچانتا تھا
پس یہہ حدیث اسکی معارض معلوم ہوتی ہی **جواب** یہہ کہ یہہ حدیث دور سے دیکھنے کی خبر دیتے ہی اور وہ نزدیک سے پس معارضہ نہ رہا فاستطلانی

باب من ادرک الفجر رکعۃ یہہ باب بیان مین اور حکم مین اس شخص کے ہی کہ پائی اسنے فجر سے ایک رکعت اسکے وقت مین **حدثنا**

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ یَحْیٰی ثُوْنَہٗ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصُّبْحِ رَکْعَۃً قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ

تینوں راویان مذکور ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز صبح سے ایک رکعت پائی طلوع آفتاب کے آگے پس مقرر پائی نماز صبح کی وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ اور جسنے پائی نماز عصر سے ایک رکعت غروب آفتاب کے آگے پس بتحقیق پائی اسنے عصر[۱] اس حدیث مین تصریح اسبات کی ہین کہ یہہ رکعت مسلم رکھہ کے دوسری رکعت طلوع وغروب کے بعد ادا کرے اور ہو سکے کہ یہہ حدیث حایضہ اور نومسلم کے حق مین ہو۔ یعنے اگر حیض سے پاک ہوے اور اسلام لاینکے بعد[۲] اس قدر وقت پاوین ان نمازون کی قضا ان کے ذمے لازم ہی۔ درکہہ سکتے ہین کہ کیسنے ایک رکعت امام کے ساتھہ پائی پس نماز کامل امام کے ساتھہ پائی۔ اور جب ایک رکعت پائی ثواب کم ہوگا تمام نماز کے ثواب سے

باب مَنْ اَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوۃِ رَکْعَۃً

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسنے نماز سے ایک رکعت پائی پس اسنے تمام نماز پائی

حدثنا

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ

ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز سے ایک رکعت پائی پس مقرر اسنے تمام نماز پائی۔ یہہ حدیث بھی معانی مذکور کی محتمل ہی واللہ اعلم باب سابق کے ترجمہ مین دو نماز یعنے فجر اور عصر کے وقت سے ایک رکعت پائی مذکور ہی۔ اور اس ترجمہ مین مطلق نماز سے ایک رکعت پائی ہی۔ ان ہر دو باب مین تغایر ظاہری ہی

باب الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ فجر کے بعد آفتاب بلند ہونے تک نماز پڑہنے کا کیا حکم ہی

حدثنا

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْعَالِیَۃِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَہِدَ عِنْدِیْ رِجَالٌ مَرْضِیُّوْنَ وَاَرْضَاہُمْ عِنْدِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ

ابن عباس نے کہا کہ خبر دی مجکو ان مردون نے کہ جنہون نے میرے پاس مرضیون ہین یعنے اللہ تعالی جن سے راضی ہی یعنے جن کی راستی اور دینداری مین میرے پاس کچہہ شک وشبہہ نہین۔ اور خبر دی مجکو عمر بن الخطاب نے جو میرے پاس بڑے راست باز اور بڑے متدین ہین اور جنسے خدا تعالی بہت راضی ہی کہ مقرر حضرت نے منع کی نماز پڑہنی صبح کے بعد طلوع آفتاب تک۔ اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک۔ ظاہر سب نمازون سے منع ہی نفل ہو یا قضاے فرض ان ہر دو وقت مین[۳] پر حنیفہ کہتے ہین کہ قضاے فرض عصر کے بعد غروب آفتاب کے آگے رواہی۔ اسکی سند وہ حدیث صحیح ہی جو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نماز فوتی کو جسوقت یاد کرے سو اسکا وہی وقت ہی لیکن اس صورت مین فجر اور عصر کے بعد فرق چاہیے

حدثنا

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِیَۃِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَاسٌ بِہٰذَا

یعنے حدیث مذکور طریق مسدد سے بھی سنچی ہی

حدثنا

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ہِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد نکرو تم اپنی نماز کے ساتھہ طلوع آفتاب کو اور نہ غروب آفتاب کو۔ یعنے ان ہر دو وقت مین نماز نہ پڑہو بت پرست لوگ ان دو وقتون مین آفتاب کی پرستش کرتے ہین اس شباہت کے سبب سے مسلمانونکو منع فرمایا کہ ان وقتون مین نماز نہ پڑہین وَقَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَرْتَفِعَ اور عروہ نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابن عمر نے کہا فرمایا پیغمبر خدا نے جسوقت کہ طلوع کرے کنارۂ آفتاب - یہہ کنایہ ہی گوشۂ قرص آفتاب سے پس تاخیر کرو نماز کے لئے یہان تک کہ پورا آفتاب بلند ہو وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ اور جسوقت کہ غایب ہو گوشہ آفتاب پس تاخیر کرو یہان تک کہ سارا آفتاب غایب ہو تابعہ عَبْدُہٗ متابعت کی ہی یحیی کی اس حدیث کی روایت مین ہشام سے اسکے غلام ابن سلیمان نے قسطلانی سے مفہوم ہوتا ہی کہ سابق کی حدیثون مین جو آیا ہی کہ فجر اور عصر کے وقت سے ایک رکعت پاوے تو نماز کو تمام کرے - اور ان حدیثون کے ساتھ اس حدیث مین جو تناقض آیا ہی - اسکو دفع کرنے مین شافعیہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین قصداً آیا ہی یعنے اگر بے قصد واقع ہو جیسا کہ خواب سے بیدار ہووے اور فراموش کی ہوئی یاد آجاوے تو اس صورت مین قاصد نہین پوشیدہ نرہے کہ یہہ جو بیدار ہوا اور سہو کیا - اگرچہ ابتدا مین اسبات کا قاصد نہین لاکن تمام کرنا قصد و اختیار سے ہی - اور منع کا سبب قصد کے ساتھ وابستہ نہین بلکہ کفار کے ساتھ شباہت لازم آنیکا جہت ہی - اور اکثر علمانے کہا ہی کہ قصد اور عدم قصد برابر ہی اس نماز کی کراہت مین **حدثنا** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ وَعَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ صَلٰوتَیْنِ نَھٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ یُفْضِیْ بِفَرْجِہٖ اِلَی السَّمَاءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَۃِ وَالْمُلَامَسَۃِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے منع فرمایا دو صورت کی بیع سے - اور دو لباس سے اور دو نماز سے - منع کی نماز فجر کے بعد نماز پڑہنے سے یہان تک کہ آفتاب طلوع کرے - اور نماز عصر کے بعد نماز پڑہنے سے یہان تک آفتاب غروب ہووے - اور چادر آپ پر تنگ لپیٹنے جیسا کہ ہاتھ شکم سے جدا نہو - اور ایک کپڑے مین احتبا کرنے سے کہ ہر دو پاؤن شکم سے جدا ہون - اور شرمگاہ اوپر کے جانب ظاہر ہو - اور منع فرمایا منابذہ و ملامسہ سے - بیع منابذہ وہ ہی کہ بایع اپنے کپڑے کو مشتری پر ڈالے آگے اسکے کہ اسکو پھیرے یا اسکے طرف نظر کرے - اور ملامسہ وہ ہی کہ بغیر نظر کرنیکے ہاتھ اسپر پہنچاوے **باب** لَا یَتَحَرّٰی الصَّلٰوۃُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی نماز کا قصد نکرے غروب آفتاب سے پہلے یعنے نماز عصر پڑہنے کے بعد - عقد اسباب کا باوجودانکہ باب سابق سے اسکا حکم معلوم ہو چکا اور عنوان کا اقتصار قبل الغروب پر کیا گیا حالانکہ جن احادیث مین قبل الغروب آیا ہی قبل الطلوع بھی واقع ہوا ہی - سو وہ اسلئے ہی کہ گویا ایک سایل حکم اوس دو رکعت کا جو بعد عصر متعارف نہین استفسار کیا تو جواب مین اسکے یہہ باب عقد کیا اور اقتصار اسکے جواب پر ہی کیا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِھَا ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ قصد نکرے تمہارے سے کوئی یہہ کہ نماز پڑہے وقت پر طلوع آفتاب کے اور نہ غروب اسکے **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ الْجُنْدَعِیُّ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ یُحَدِّثُ عَنْ

معاویہ قال انکم لتصلون صلوۃ لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیہا ولقد نہی عنہما یعنی الرکعتین بعد العصر ابو التیاح نے کہا کہ مین نے حمران بن ابان سے سنا جو حدیث کرتا تھا معاویہ سے سو کہا مقرر تم ادا کرتے ہو ایک نماز - تحقیق ہم نے پیغمبر خدا سے صحبت رکھی پس حضرت کو نہین دیکھا کہ وہ نماز پڑہتے ہون - اور حالانکہ اس سے منع فرمایا ہی یعنے عصر کے بعد دو رکعت پڑہنے سے - جاننا چاہیے کہ یہہ نفی اثبات کی معارض ہی جو دوسرے نے ثابت کیا ہی کہ حضرت عصر کے بعد دو رکعت نفل پڑہتے تھے - اور مثبت مقدم ہی نافی پر - یعنے جو بات کہ ثبوت کو پہنچی ہو وہ نفی پر مقدم اور معتبر ہی - اور بی بی عائشہ کی روایت مین آیا ہی مازکہا حتی لقی اللہ یعنے حضرت عصر کے بعد وہ دو رکعت پڑہا کرتے تھے اسکو ترک نہین کرتے تھے یہان تک کہ اللہ تعالی سے ملاقی ہوے - یہہ حدیث جو نسخ کی راہ باندھہ دی ہی آگے آئیگی **حدثنا** محمد بن سلام حدثنا عبدۃ بن سلیمان عن عبید اللہ عن حبیب عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوتین بعد الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس اسکا ترجمہ گذرا **مترجم** کہتا ہی کہ نماز فجر اور عصر کے بعد طلوع و غروب کے آگے نماز پڑہنا جو اس حدیث مین نہی کیا گیا قسطلانی نے لکھا ہی کہ یہی مذہب ہی امام مالک و شافعی احمد کا اور حنفیہ کا لیکن حنفیہ ان ہر دو حالتون مین نہی کو خفیف دیکھتے ہین اس نہی سے جو ان کے غیر مین ہی اور دوسرون نے ان ہر دو حالت مین کراہت نہین دیکھی

باب

من لم یکرہ الصلوۃ الا بعد العصر والفجر یہہ باب اوس شخص کے بیان حالت مین ہی جو مکروہ نہین پڑہتا ہی نماز مگر بعد عصر و فجر رواہ عمر وابن عمر وابو سعید وابو ہریرۃ روایت کی اسکی عمر و ابن عمر و اور ابو سعید و ابو ہریرہ **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال اصلی کما رأیت اصحابی یصلون ابن عمر نے کہا مین نماز پڑہتا ہون جیسا کہ اپنے یارون کو دیکھا ہون جو حضرت کے صحبت سے لا ینہی احدا یصلی باللیل وبالنہار ما شاء مین منع نہین کرتا ہون کسی شخص کو جو نماز پڑہتا ہو رات کو یا دن کو جو کہ چاہے غیر ان کا تحری طلوع الشمس ولا غروبہا سوائے اسکے کہ کہتا ہون قصد نکرے نماز کا طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت - پوشیدہ نرہے کہ یہان دو حکم ہین ایک یہہ کہ نماز فجر اور عصر کے بعد دوسری نماز نہ پڑہے - دوسرا یہہ کہ طلوع و غروب کے وقت نہ پڑہے اور عنوان مین پہلا حکم اقوال صحابہ سے ثابت کیا اور حدیث مین یہہ دوسرا حکم بھی آیا - فعلیک بالتطبیق کہتے ہین کہ یہہ حدیث دلیل ہی امام مالک کی جو انہون نے کہا کہ استوا آفتاب کے وقت نماز پڑہنے مین کچہ باک نہین ابن ابی شیبہ سے مروی ہی کہ استوا کے وقت مسروق نماز پڑہتا تھا سو اس سے لوگون نے کہا کہ اسوقت دوزخ کے دروازے کھلتے ہین - تب اسنے کہا پس اسوقت نماز سے استعاذہ کرنا بہتر ہی - پوشیدہ نرہے کہ اسوقت نماز کی ممانعت دوزخ کے دروازے کھلنے کے سبب سے کلام شارع مین واقع ہوا جیسا کہ حدیث ابردوا بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم آئی ہی اس صورت مسروق رضی اللہ عنہ کا عذر جاتا رہا نہین کہتا ہی اور استوا کے وقت نماز منع کی ہی امام اعظم و امام شافعی و امام احمد رحمۃ اللہ علیہم نے انکی نص دے احادیث ہین جو استوی کے وقت منع نماز مین آئے ہین - لاکن امام شافعی نے جمعہ کے روز استوی کے وقت جواز نماز بھی کی ہین

باب

ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوہا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پڑہے بعد عصر کے قضاے فوایت سے اور مانند اسکے - جیسے رواتب اور نماز جنازہ کا کیا حکم ہی وقال کریب عن ام سلمۃ قالت صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد العصر رکعتین اور کریب بضم کاف جو مولای ابن عباس ہی اسنے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی کہ حضرت نے عصر کے بعد دو رکعت ادا کین وقال شغلنی ناس عن عبد القیس عن الرکعتین

بعد الظہر

بعد الظہر اور فرمایا کہ بھیر رکھا مجکو لوگون نے قبیلہ عبد القیس سے جو آئے تھے ظہر کے بعد کے دو رکعت سے - امام شافعی نے اس سے دلیل لی ہی کہ کسی یک سبب سے عصر کے عصر کے بعد اگر نماز ادا کرین بلا کراہت درست ہی - اور منع کرنیوالے کہتے ہین کہ اس سنت کی قضا حضرت کے خصائص سے ہی - اسپر دوسرے وجہ قیاس ہو سکتا ہین **حدثنا** ابو النعیم قال حدثنا عبد الواحد بن ایمن قال حدثنی ابی انہ سمع عائشۃ قالت والذی ذہب بہ ما ترکہما حتی لقی اللہ و ما لقی اللہ تعالیٰ حتی ثقل عن الصلوٰۃ بی بی عائشہ نے کہا سو گندہی اسکی جو لیگیا حضرت کو ترک نکیا حضرت نے اس دو رکعت کو یہان تک کہ ملاقات کی خدا تعالیٰ سے یہہ کنایہ ہی موت سے - اور ملاقات نکی حق تعالیٰ سے یہان تک کہ گرانی کھینچے نماز سے یہہ قول تاکید کے واسطے لایا - یعنے آخر عمر شریف مین بسبب ضعف پیری کے حضرت پر نمازین گران ہوتے تھین - بااین عصر کے بعد کے دو رکعت ترک نہ کین **وکان یصلی کثیرا من الصلوٰۃ قاعدا** اور تھے حضرت کہ ادا کرتے تھے اپنے اکثر نمازین متیمہ کے یعنے بسبب ضعف کے اور یہہ مقدمہ بیان مین گرانی نماز کے ہی **یعنی الرکعتین بعد العصر** مراد وہ کیا بی بی عائشہ نے اس نماز سے جو کہا کہ حضرت نے ترک نہ کی اپنی مدت حیات مین - سو وہ دو رکعت ہین بعد عصر کے **وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما و یصلیہما فی المسجد مخافۃ ان یثقل علی امتہ وکان یحب ما یخفف عنہم** اور تھے حضرت کہ پڑہتے تھے یہہ دو رکعتین اور نہ پڑہتے تھے اسکو مسجد مین خوف سے اسبات کے کہ التزام متابعت کے جہت سے امت پر گران ہو - اور تھے حضرت کہ دوست رکھتے اس چیز کو جو تخفیف ہو امت سے **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث طریق سے جریر کے وہ عطا بن السایب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے کہا کہ حضرت نے تو ہی دو رکعت بعد عصر کے کیونکہ حضرت کے پاس مال آیا تھا سو وہ مشغول رکھا تھا اسکو دو رکعت بعد ظہر کے - پس پڑہی حضرت نے بعد عصر کے پھر نہین اعادہ فرمایا پس نفی حمل کی گئی ہی علم راوی پر کہ وہ اسپر مطلع نہوا اور مثبت مقدم ہوتا ہی نافی پر قسطلانی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا ہشام قال اخبرنی ابی قال قالت عائشۃ یا ابن اختی ما ترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم السجدتین بعد العصر عندی قط کہا ہشام کے باپ نے جو عروہ بن زبیر بن اسماء بنت ابوبکر صدیق ہی - بی بی عائشہ نے فرمایا ای میرے خواہرزادے کہ ہرگز ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین عصر کے بعد میرے نزدیک یعنے جسوقت کہ میرے گھر رہتے - یا میرے علم و دانش مین ہی کہ ترک نہ کیا اور مراد دو سجدے سے دو رکعت ہی - یہہ اسم جزو کا اطلاق ہی کل پر **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الشیبانی قال ثنا عبد الرحمن بن الاسود عن ابیہ عن عائشۃ قالت رکعتان لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعہما سرا و لا علانیۃ بی بی عائشہ نے کہا کہ دو رکعتین یعنے دو نمازین ہین کہ حضرت انکو ترک نکرتے تھے - خلوت مین ہو یا غیر خلوت مین رکعتان قبل الصبح و رکعتان بعد العصر دو رکعت آگے نماز صبح کے اور دو رکعت بعد نماز عصر کے **حدثنا** محمد بن عرعرۃ قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحق قال رایت الاسود و مسروقا شہدا علی عائشۃ قالت ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتینی فی یوم بعد العصر الا صلی رکعتین ابو اسحق نے کہا کہ مین نے اسود بن یزید نخعی کو اور مسروق کو دیکھا کہ حاضر ہوئے خدمت مین بی بی عائشہ کے اور بی بی نے کہا کہ نہین تھے حضرت کہ جس روز تشریف لاتے میرے پاس بعد عصر کے مگر یہہ کہ پڑہتے دو رکعت - بی بی عائشہ کے یہ اقوال اور وہ حدیثین جو عصر کے بعد کوئی نماز نہین اُن اور دو کی تطبیق مین علمانے لکھا ہی کہ ایکبار ظہر کے دو رکعت سنن راتبہ بعض امور ضروری کے شغل کے بسبب حضرت سے فوت ہوتین سو انہین عصر کے بعد قضا کرتے تھے اور قضاے سنت حضرت کے خصائص سے ہی - اور اس خصوصیت کے بعد تسلیم دے اقوال بی بی عائشہ کے نفس ہین اسبات پر کہ دے دو رکعت عصر کے بعد حضرت کا عمل دائمی تھا - پس اس صورت مین اگر ہم کہین کہ یہان قول متعارض فعل کا ہوا ہی اس صورت مین قول راجح ہوتا ہی [illegible]

فی یوم غیم یہ باب مبادرت اور جلدی کرنے میں ہی نماز کے - فوت ہونیکے اندیشہ سے جس روز کہ ابر ہو - اس ترجمہ سے ظاہر متعلق نماز ہی - اور اسکے
جو حدیث کہ آئی ہی وہ نماز عصر میں ہی اسسے ہوسکتا ہے ابر ہو سو روز نماز عصر کی تعجیل مستحب کہے ہیں **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ ابو الملیح نے کہا کہ ہم بریدہ کے ساتھ تھے جس روز کہ ابر تھا - پس
کہا کہ نماز کے لئے شتابی کرو - کہ فرمایا پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جسنے نماز عصر کی ترک کی یعنے عمداً چھوڑ دے - پس تحقیق ضایع ہوا عمل اسکا تطبیق اس حدیث
کی ترجمہ کے ساتھ بظاہری - اور تطبیق اس حدیث کی مذہب اہل سنت کے ساتھ جو العیاذ باللہ مرتدی کے سوا حبط عمل کے قایل نہیں ہیں سابق میں مذکور ہوچکی
باب الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ یہ باب بیان میں اذان کہنے کے بعد گذر جانے وقت کے ہی - یعنے نماز قضا کے واسطے **حدثنا**
عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابو قتادہ نے کہا ایک شب ہم نے سیر کیا یعنے وہ شب جو حیر سے
پھر حضرت کے ساتھ سو بعض لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر آخر شب نزول فرماویں تو ہم آرام پاوینگے قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ فرمایا کہ
میں خوف کرتا ہوں اسبات کا کہ تم سو جاؤگے اور وقت گذر جائیگا اور نماز سے غافل ہوجاؤگے قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا بلال نے کہا کہ
میں تمکو بیدار کرتا ہوں بلال کہ یہ کہنا اس اعتماد پر تھا کہ اسکو عادت خوابیدن تھوڑی ہی ہے کہ تم سو جاؤ [illegible]
ظَهْرَ رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ اور نکیہ کیا بلال نے اپنی پیٹھ سے اپنے مرکب کے طرف سو غلبہ کیا اسکے ہر دو آنکھوں پر [illegible]
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ پھر حضرت بیدار ہوئے حالانکہ گوشہ آفتاب طلوع کیا تھا فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ
پھر فرمایا ای بلال کہاں ہی وہ جو تو کہتا تھا یعنے وہ جو وعدہ کیا تھا اسکی وفائی کہاں ہی قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ بلال نے عرض کی
یا رسول اللہ کبھی ایسا خواب میرے آگے لایا گیا نہیں تھا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ حضرت نے
فرمایا مقرر اللہ نے قبض کیا ارواح کو تمہارے جو وقت کہ چاہا - اور پھر دیا تمکو جو وقت کہ چاہا یَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ
فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَّتْ قَامَ فَصَلَّى اے بلال اٹھ پھر اذان بول لوگوں نماز کی الگ دے پس جب آفتاب بلند اور روشن ہوا اور
اور نماز پڑھی - یہہ حدیث بظاہر مناقض رکھتی ہی اوس حدیث کے ساتھ جو حضرت نے فرمائی کہ تنام عینای ولا ینام قلبی یعنے نیند میری سوتی ہی اور دل
سوتا ہی - سو علماء نے اس کے جواب میں کہا ہی کہ طلوع پر مطلع ہونا حس بصری کا کام ہی سو وہ تو بند تھیں دل آگاہ ہوتا تھا لیکن دل سو وقت شہود الٰہی یا وحی میں
مستغرق تھا واللہ اعلم **باب** مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ یہہ باب حکم میں اس شخص کے ہی کہ نماز پڑھے لوگوں کے
ساتھ باجماعت وقت نماز جانیکے بعد **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ جابر رضی اللہ سے مروی ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ خندق کے روز جو سن چار میں ہوا
غروب آفتاب کے بعد آئے اور کفار قریش کو بد بولنا شروع کیا - اور کہا یا رسول اللہ نزدیک نہیں تھے ہم کہ عصر کی نماز پڑھیں یہاں تک کہ غروب آفتاب ہوا قال

پہنچی - سو قول کلام سے ظاہر یہی ہی کہ عمر فاروق بسبب شغال جنگ کفار کے اسوقت تک جو حضرت سے عرض کی نماز عصر نہ پڑہی تھی - قسطلانی نے کہا مالکیہ اصلی نفی قرب نماز کی کرتی ہی - پس بطریق اولی نفی نماز کی ہوگی انتہی پوشیدہ نرہے کہ یہہ نفی اس روایت مین قرب غروب تک ہی - پس احتمال ہی کہ قرب غروب کے وقت نماز ادا کی ہین قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا حضرت نے فرمایا قسم ہی اللہ کی کہ نماز عصر مین بھی نہین پڑہی ہی فَنَمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا پس ہم اٹھے طرف بطحان کے کہ مدینہ طیبہ کے پاس ایک وادی ہی پھر حضرت نے نماز کے لئے وضو کیا اور ہم نے بھی فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ پھر حضرت نے نماز عصر جماعت کے ساتھ پڑہی - غروب آفتاب کے بعد جیسا کہ اسماعیلی کی روایت مولف سے آئی ہی فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ اور اسی حدیث کی مناسبت ہی ترجمہ باب کے ساتھ وقولہ فَنَمْنَا وَتَوَضَّأْنَا اسکے طرف اشارہ کرتا ہی - پھر نماز عصر کے بعد نماز مغرب ادا کی - اور یہہ بارہ نماز خوف کا حکم آنیکے اگے تھی

باب مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا وَلَا يُعِيدُ إِلَّا تِلْكَ الصَّلٰوةَ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی فراموش کرے ایک نماز کو تو چاہیے کہ اسکو ادا کرے جسوقت کہ یاد کرے - اگر اس فراموشی کے وقت نمازین پڑہا ہو - اعادہ نکرے مگر وہی نماز جو فراموش کی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام مالک گئے ہین اسطرف کہ جسنے ایک نماز پڑہے پر یاد کیا کہ اسکے آگے کی نماز نہین پڑہی ہی تو پہلے اس فراموش کی ہوئی نماز کو پھر ادا کی ہوئی نماز اعادہ کرے کہ رعایت ترتیب کی حاصل ہو استحبابًا وقال ابراهيم النخعي تقضي الصلوٰة الواحدة عشرين سنة لم يعد إلا تلك الصلوٰة الواحدة اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جسنے فراموشی سے ایک نماز کو بیس برس تک نہ پڑہا ہو تو اگر وہی ایک نماز

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے فراموش کی ایک نماز چاہیے کہ ادا کرے جسوقت کہ یاد آوے وہ نماز **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی شافعی نے کہا کہ فراموش کی گئی نماز اگر فرض ہی تو بادا کرنا واجب ہی اگر نافلہ موقتہ ہو تو مستحب ہی ہان اگر فرض کسی عذر سے فوت ہو جیسے فراموشی یا نیند کے سبب سے تو فورًا ادا کرنا اسکا بھی مستحب ہی لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ نہین ہی کفارہ اس نماز کا مگر وہی اعادہ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي اللہ تعالی نے فرمایا قایم کر نماز کو میرے یاد کرنے کے لئے - یا جسوقت کہ یاد دلاوین ہین نماز کو تیرے لئے اور یہہ معنے مناسب مقام ہین قَالَ مُوسٰى قَالَ هَمَّامٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي موسی نے کہا کہ ہمام بولا کہ مین نے قتادہ سے سنا کہ اس حدیث کی روایت کے بعد ایک مدت کے کہتا تھا یہہ آیت یعنے نقل حدیث اور تلاوت آیت ایکبار کیا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی رح نے کہا کہ آیت مین امر حضرت موسی علیہ السلام کے لئے ہی پھر ہمارے حضرت کو اس سے آگاہ کیا تا ہمارے دین مین بھی اسکی مشروعیت معلوم ہو جب بھولکر چھوڑے ہوئے شخص کو قضا مشروع ہوا باوجود گناہ ساقط ہونیکے پس عمدًا چھوڑے ہوئے کو بطریق اولی قضا لازم ہوئی اور حدیث نوافل موقتہ کو بھی شامل ہی ہان نماز کسوف اور اس نماز قضا فوات مین داخل نہین وَقَالَ جَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

باب قَضَاءِ الصَّلٰوةِ الْأُولٰى فَالْأُولٰى

یہہ باب بیان مین قضا نماز وں کے ترتیب کے ساتھ

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَسُبُّ كُفَّارَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَصَلّٰى بَعْدَمَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ جابر سے روایت ہی کہ عمر فاروق غزوہ خندق کے روز کفار

الجزء الثالث قریش کو بد بولنا شروع کیا جو مسلمانوں پر جنگ کے لئے آئے تھے۔ پھر کہا کہ میں نزدیک نہیں تھا کہ نماز عصر پڑھوں یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوا۔ راوی نے کہا پس ہم نے حضرت کے ساتھ بطحان میں نزول کیا اور غروب آفتاب کے بعد نماز عصر قضا کی۔ من بعد نماز مغرب پڑھی

باب مَا یُکْرَہُ مِنَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ یہ باب بیان میں اس چیز کے ہی جو مکروہ ہی باتیں کرنا اور افسانہ کہنا عشا کے بعد۔ یعنے مکروہ تنزیہی ہی السَّامِرُ مِنَ السَّمَرِ وَالْجَمْعُ السُّمَّارُ وَالسَّامِرُ هٰهُنَا فِی مَوْضِعِ الْجَمْعِ سامر مشتق ہی سمر سے۔ یعنے حکایت کرنی رات کے وقت اور جمع سامر کا سمار ہی جیسا کہ جمع طالب کا طلاب ہی۔ اور سامر جو معنے میں جمع کے ہی جمع کی جگہ یہ میں واقع ہوا۔ اور یہ عبارت ابوذر کی روایت سے واقع ہوئی ہی گویا تقریب لفظ سمر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ الرحمہ نے سامر کی تفسیر کرتا ہی جو اس آیۃ کریمہ میں واقع ہوا قولہ تعالیٰ مستکبرین بہ سامرا تہجرون

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ اِلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَہٗ اَبِیْ حَدِّثْنَا کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ قَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ وَهِیَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ

ابو منہال نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کے ساتھ ابو برزہ اسلمی کے طرف گیا۔ پس اسکو میرے باپ نے کہا کہ حدیث کیجئے ہم سے کہ حضرت کس طرح فرض ادا کرتے تھے۔ اسنے کہا کہ نماز ظہر جسکو تم نماز اولی کہتے ہو۔ اسوقت ادا کرتے کہ جب آفتاب وسط آسمان سے زایل ہوتا اور مغرب کے جانب میل کرتا **وَیُصَلِّی** الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی اَهْلِهٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ اور نماز عصر اسوقت پڑھا کرتے کہ پھر ہمارے سے کوی اپنے لوگوں کے طرف پھرتا جو دے مدینہ منورہ کے اخیر میں رہتے اور آفتاب روشن رہتا **وَنَسِیْتُ** مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ ابو منہال نے کہا کہ میں نے فراموش کیا اس چیز کو جو ابو برزہ نے مغرب کے باب میں کہا قَالَ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ قَالَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا کہا ابو برزہ نے کہ تھے حضرت دوست رکھتے اسبات کو کہ دھیل کریں عشا پڑھنے میں اور کہا کہ تھے حضرت مکروہ رکھتے خواب کرنا آگے عشا کے اور باتیں کرنا بعد عشا کے

وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ اَحَدُنَا جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَاُ مِنَ السِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ اور تھے حضرت کہ پھرتے نماز صبح سے یہاں تک کہ ہمارے سے کوئی پہچانتا تھا اپنے ہمنشین کو۔ اور پڑھا کرتے آیات قرآنی نماز میں ساتھ سے ایک سو تک یعنے کبھی قرأت ساتھ آیت کی ہوتی اور کبھی اس سے زیادہ ستاسی نوے اور سو تک بھی ہوتی۔ شرح اس حدیث کی گذر چکی

باب السَّمَرِ فِی الْفِقْهِ وَالْخَیْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ یہ باب اس بیان میں کہ فقہ کے بعد حکایت کرنی علم دین میں اور امر خیر میں یعنے نیک باتیں کرنیکا کیا حکم ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ انْتَظَرْنَا الْحَسَنَ وَرَاثَ عَلَیْنَا حَتّٰی قَرُبْنَا مِنْ وَقْتِ قِیَامِہٖ فَجَاءَ فَقَالَ دَعَانَا جِیْرَانُنَا هٰؤُلَاءِ قرہ نے کہا کہ ہم انتظار کرتے تھے حسن بصری کا سو تاخیر کی ہم پر یہاں تک کہ ہم قریب ہوئے انہوں مسجد سے قیام کرنیکے وقت یعنے مسجد سے اٹھ کے سونیکے لئے جانے کے وقت۔ یا انہوں تہجد کے لئے قیام کرنیکے وقت۔ پس اس انتظار کے بعد حسن بصری آئے اور کہنے لگے کہ بلوایا مجکو ان میرے ہمسائگوں نے۔ یعنے شیخ نے اس کلام سے معذرت کی اس تاخیر کی جو ہمسائگوں کو علم دینی پڑھانے اور انکے ساتھ بیٹھنے میں واقع ہوئی ثُمَّ قَالَ قَالَ اَنَسٌ انْتَظَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ حَتّٰی کَانَ شَطْرُ اللَّیْلِ یَبْلُغُہٗ پھر حسن نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے حضرت کا انتظار کیا ایک شب یہاں تک کہ پہنچی وہ رات نصف کو یعنے آدھی رات انتظار میں گذری فَجَاءَ فَصَلّٰی لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا پھر حضرت تشریف لائی اور ہم کو ساتھ لیکے نماز پڑھی۔ پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا آگاہ رہو کہ اور لوگوں نے

الجزء الثالث

نماز پڑھی اور خواب کیا وانکم لم تزالوا فی صلوۃ ما انتظرتم الصلوۃ اور معتبر تم ہمیشہ نماز میں ہو جب تک کہ نماز کا انتظار کیجئے قال الحسن وان القوم لا یزالون فی خیر ما انتظروا الخیر حسن بصری نے کہا تحقیق لوگ ہمیشہ نیکی میں ہیں جب تک کہ نیکی کا انتظاری کریں شیخ نے اس حکم کی تعمیم کی ہر ایک نیکی میں قال قرہ وھو من حدیث انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہا کہ یہ کلام عام ہے حدیث انس سے جو اسنے حضرت سے روایت کی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی سالم بن عبد اللہ بن عمر وابو بکر بن ابی حثمۃ ان عبد اللہ بن عمر قال صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء فی آخر حیاتہ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایتکم لیلتکم ھذہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ نماز پڑھی حضرت نے نماز عشا کی اپنی آخر حیات میں پس جب سلام دیا آپ نے کھڑا رہا پھر فرمایا کہ آیا تم نے دیکھا اپنی شب کو جو یہ ہے - یعنے اس شب کو ضبط کرو اور اس سے تاریخ لو فان راس مائۃ لا یبقی ممن ھو الیوم علی ظھر الارض احد معتبر آخر صد سال تک باقی نہ رہیگا پشت زمین پر کوئی شخص یہ اعلام ہے حضرت سے اس امت کی کوتاہی عمر پر - یعنے تمہاری عمریں دراز نہیں جیسے اگلی امتوں کے عمریں تھیں پس نیک عمل میں کوشش کرو وھو مدار الناس فی مقالۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ما یتحدثون فی ھذہ الاحادیث عن مائۃ سنۃ پس خطا کی لوگوں نے حضرت کا مقولہ سمجھنے میں اس چیز کی طرف جو حدیث کرتے ہیں ان حدیثوں سے یعنے تاویل ایسی کی کہ صد سال جو حضرت کے کلام میں واقع ہوا بعضوں نے کہا کہ مراد وہ ہے کہ سو سال کے بعد قیامت قایم ہوگی جیسا کہ ابن مسعود بدری کے حدیث میں واقع ہوا اور طبرانی نے لایا - اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انکار کیا وانما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ھو الیوم علی ظھر الارض اور ابن عمر نے بیان کیا اور کہا کہ حضرت نے نہیں فرمایا مگر یہ کہ باقی نہیں رہیگا ان لوگوں سے جو آج کے روز پشت زمین پر ہیں یرید بذلک انھا تخرم ذلک القرن ارادہ کیا حضرت نے اس کلام سے کہ مقرر قصہ یہ ہے کہ گذر جاوینگے اس زمانے کے لوگ اور منقطع ہو جائیگا یہ قرن جو حضرت آمین کے زمانہ میں تھا کرمانی کو قسطلانی نے کہا ہے کہ آج زمین کے پیٹھ پر ہونے سے مراد وے لوگ ہیں کہ اس فرمان کے وقت موجود تھے اور اسوقت موجود تھے سو لوگوں سے ابو الطفیل عامر بن واثلہ صحابی ہیں جو سب صحابہ کے آخر موت انہی کی ہوئی غایت اقوال انکے حق میں یہی ہے جو کہا گیا کہ اس صحابی نے سن ایک سو دس میں انتقال کیا اور وہ برابر سال صدم تھا حضرت کے اوس فرمان سے **باب** السمر مع الضیف والاھل یہ باب اس بیان میں ہے کہ حکایت کرنی نماز عشا کے بعد مہمان اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ روا ہے **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا معتمر بن سلیمان قال حدثنا ابی قال حدثنا ابو عثمان عن عبد الرحمن بن ابی بکر ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث وان اربعۃ فخامس او سادس عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے حضرت نے فرمایا کہ جسکے پاس کھانا دو شخص کا ہو تو چاہیئے کہ اصحاب صفہ سے تیسرے کو لیجائے اور اگر کھانا چار شخص کا ہو تو پانچوں اور اگر کھانا پانچ کا ہو چھٹوں کو لیجاوے وان ابا بکر جاء بثلاثۃ وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرۃ قال فھو انا وابی وامی فلا ادری قال واما ای وخادم بیننا وبین بیت ابی بکر اور مقرر ابو بکر تین شخص کو لائے - اور حضرت دس شخص کو لیگئے - اور عبد الرحمن نے کہا کہ میں اور میرے والد اور میرے والدہ گھر میں تھے ابو عثمان جو راوی عبد الرحمن کا ہے کہتا ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میری زوجہ اور خادم جو میرے گھر اور صدیق اکبر کے گھر میں تھا وان ابا بکر تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تحقیق ابو بکر صدیق نے شام کا طعام آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے نزدیک تناول کیا تھا - کہتے ہیں کہ یہ کلام ابو بکر صدیق کے حال و

عادت کے بیان مین ہی - کہ شب کا کھانا حضرت کے پاس کھایا کرتے تھے - اور وہ جو اسکے بعد کہا قصہ مین داخل ہی - پوشیدہ نہ رہے گا گو یہ جملہ معترضہ ہی تو اس کلام مین لفظ مستقبل مناسب تھا - یعنے لفظ یتعشی ہونا تھا نہ تعشی - اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا مقصود اس کلام سے وہ ہی کہ اہل خانہ سے اس طعام مین ہم تین شخص شریک تھے - کیونکہ صدیق اکبر نے تو حضرت کے پاس کھانا کھایا تھا - پس ہم دو شخص رہے - اور اکتفا اس کلام پر کیا - کلام ثانی مین جو حتی تعشی ترک روایت کی کہ ابوبکر حضرت کے ساتھ کھانا کھچکے واللہ اعلم ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ پھر ابوبکر نے دہیل کی یہان تک کہ نماز عشا پڑہی گئی ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ پھر عشا کے بعد ابوبکر نے حضرت کے طرف رجوع کیا - پھر تاخیر کی یہان تک کہ حضرت نے طعام تناول فرمایا - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ابوبکر بھی حضرت کے ساتھ تناول کیا - پھر جتنا وقت کہ اللہ تعالی نے چاہا شب سے گذرا قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ ابوبکر کی بی بی نے انسے کہا - کیا چیز باز رکہی تمہین تمہارے مہمانون کے مواسات سے - یا تمہارے مہمان کے مواسات سے یہ شک راوی کا ہی قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ وَقَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا ابوبکر نے اپنی بی بی سے کہا کیا تو نے انکو طعام نہ کھلوایا - تو وہ بولی کہ مہمانون نے کہانے سے ابا کیا - یہان تک کہ تم آوین - اور مقرر طعام عرض کیا گیا ان پر یعنے ان سے کہا گیا کہ کھانا کھاؤ - وے نہ کہے قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ عبدالرحمن نے کہا پس مین گیا اور پوشیدہ ہوا بسبب اس غصہ کے جو اسوقت ابوبکر صدیق مین مین نے دیکھا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ پس ابوبکر صدیق نے اپنی عورت سے کہا ای جاہل یتیم اور لفظ جدع بد دعای جو ناک کٹنے اور اعضا کٹنے کے معنے مین اور مخاصمت کے معنے مین بھی ہی - اور دشنام دی وَقَالَ كُلِي لَا هَنِيئًا فَقَالَ وَاللهِ لَا طَعِمْتُهُ أَبَدًا اور ابوبکر نے اپنی عورت سے کہا کہ کھاؤ گوارا نہو تمکو - پھر کہا قسم ہی اللہ کی مین ہرگز یہہ کھانا نہ کھاونگا وَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا عبدالرحمن کہتے ہین سوگند ہی اللہ کی نہین تھے ہم کہ ایک لقمہ لیوین مگر یہہ کہ زیادہ اسکے نیچے سے اکثر اس لقمے سے قَالَ حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ کہا یہان تک کہ سب سیر ہوا اور وہ طعام اس سے زیادہ ہوا جو اگے تھا فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا پس ابوبکر نے وہ کھانا نیکے جزون کے طرف نظر کی تو ناگاہ وے چیزین جیسے کے ویسے ہین یا اسے زیادہ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا پس اپنی بی بی سے کہا ای بنی فراس کی بہن یہہ کیا ہی ابوبکر کے اس بی بی کا نام زینب ام رومان تھا وہ بنی دہمان کی ہی جو بنی فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ سے تھا - اور ابوبکر اسطرح اپنی بی بی کو خطاب کرنا حرمت اور شفقت کی راہ سے تھا - بسبب دیکھنے اس خرق عادت اور برکت کے جو طعام مین ظاہر ہوئی قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ ام رومان نے کہا کوئی چیز نہین سوائے اسکے کہ ہم کہین بچی قرۃ عینی کہ یہہ یمن برکت سے ہی میری خنکی چشم کے - ام رومان اس لفظ سے حضرت کی ذات مبارک مراد رکہی - یعنے یہہ زیادتی کہانیکی حضرت کے بطفیل ہی ہرآئینہ یہہ وہی طعام ہی زیادہ ہی اس سے جو اسکے اگے تھا یہہ بات تین بار کہی فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ پس ابوبکر نے اس طعام ترک سے تناول کیا اور وہ ناجو ملامت جو اپنی عورت پر کیا تھا اس سے پشیمان ہوا - اور کہا نہین تھی وہ سوگند مگر شیطان سے - راوی نے کہا یعنی کہ ابوبکر اس قسم کا کفارہ دیا ہو - اور بعضون نے حمل کیا کہ وہ قسم لغو تھی فَأَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر اس طعام سے ایک لقمہ تناول کیا - اور اس طعام کو اٹہایا اور اسکو حضرت کے جناب فیضمآب مین لیگیا - یہہ لیجانا بسبب اظہار اس خرق عادت کے تھا جو اس خاندان بابرکت مین ظاہر ہوئی - اور وہ حضرت کے معجزات سے تھا فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ پس صباح کیا وہ طعام حضرت کے پاس

برفع

یعنے صبح تک آپکے پاس تھا وکان بیننا وبین عقد قضی الاجل اور تھا درمیان ہم مسلمانون کے اور ایک قوم کے عقد صلح - پس وہ مدت گذری تھی سو وے لوگ مدینہ آئے فمررنا اثنی عشر رجلا مع کل رجل منہم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل پس ہم نے جدا کیا اور متمیز کیا اس قوم کو جو بارا نفر تھے ان سے ہر مرد کے ساتھ لوگ تھے اللہ جانے کہ ان سے ہر ایک کے ساتھ کتنے شخص تھے - اور بعض نسخون مین فمر رنا کی جاے پر فقر نا ہی یعنے ہم نے بارا مرد کو مہمان لیا فاکلوا منہا اجمعون پس وہ جماعت اس سے کھائی او کما قال ابو عثمان نے اس روایت کی عبارت مین شک کیا ہی اور کہا یا ایسا ہی جو کہا عبد الرحمن نے - اگر کہین کہ کیا مطابقت ہی درمیان حدیث اور ترجمہ باب کے جواب دیا گیا کہ مطابقت وہی اشتغال ہی ابو بکر صدیق کا جو اپنے گھر کے اور مہمانون کی خبر لینے مین مراجعت کرنیکے درمیان واقع ہوا اور وہ اشتغال جو خطاب و عتاب و ملاطفت کا ہی واللہ تعالی اعلم و علمہ احکم -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الاذان

اذان لغت مین اعلام اور آگاہ کرنیکے معنے مین ہی - اور عرف شرع مین اس اعلام کو کہتے ہین جو الفاظ خاص سے مخصوص وقتون مین معین ہی **باب** بدء الاذان یہہ باب ابتداے اذان مشروع ہونیکے بیان مین ہی وقول اللہ تعالی واذا ناديتم الى الصلوة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون یعنے اللہ تعالی نے فرمایا جسوقت کہ ندا کرو تم طرف نماز کے تو ٹھہرا لیتے ہین وے لوگ اسکو ٹھٹھا اور بازی یہہ اس لیے ہی کہ وے لوگ بے عقل ہین و قولہ تعالی اذا نودی للصلوة من يوم الجمعة اور فرمایا اللہ تعالی نے جب ندا کی جاوے واسطے نماز کے جمعہ کے دن جب ان ہر دو آیتون سے مشروعیت اذان کی معلوم ہوتی ہی امام بخاری نے اول اسکو اثبات اذان کے باب مین لایا - تا معلوم ہو کہ مشروعیت اذان فقط حدیث سے نہین بلکہ قرآن سے بھی ہی **حدثنا** عمران بن ميسرة قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا خالد عن ابي قلابة عن انس قال ذكروا النار والناقوس وذكروا اليهود والنصارى انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اعلام نماز کے واسطے لوگون نے آتش کا ذکر کیا کہ اسکو روشن کرین - اور ناقوس بجاوین - اور ذکر کیا کہ یہہ عرف و عادت یہود و نصارا کی ہی - کہ یہود اپنی نماز کے وقت آتش سلگاتے ہین - اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک شاخ رکھتے اور نماز کے وقت اس مین پھونکتے شاید یہود مین وے ہر دو فعل ہونگے - اور ناقوس نصارا کے لئے مخصوص ہی - اور وہ ایک دراز لکڑی ہوتی ہی کہ چھوٹی لکڑی سے اسکو مارتے ہین - پس اس قوم کے ساتھ شباہت مکروہ رکھے فامر بلال ان يشفع الاذان وان يوتر الاقامة پس حکم کیا گیا بلال یہہ کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے - اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار - جاننا چاہیئے کہ ابتدا مین اذان مشروع ہونیکے باب مین امام بخاری یہہ حدیث جو اپنی شرط پر رکھتا ہی مختصر ہی - اور یہہ حدیث پوری تخریج مین ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ترمذی کے مذکور ہی - اس قصہ خواب کے ساتھ جو عمر بن الخطاب اور عبد اللہ بن زید نے دیکھا ہی - جیسا کہ مشکوۃ مین مذکور ہی **مترجم** کہتا ہی کہ وہ حدیث جو مشکوۃ مین آئی ہی یہہ ہی کہ عبد اللہ بن زید انصاری جو قبیلہ خزرج سے ہی اور مشاہیر صحابہ سے ہی اور اسکو صاحب اذان کہتے ہین روایت کرتا ہی کہ جب حضرت نے ناقوس بنانیکا حکم فرمایا تا لوگ جماعت نماز کے لئے حاضر ہونے کے واسطے اس سے آواز کیا کرین مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص ناقوس اپنے ہاتھ مین لیے ہوا

ہی پس مین نے کہا ہی بندے اللہ کے کیا تو ناقوس بیچتا ہی - اسنے کہا تو کیا کریگا مین نے کہا کہ ہم اسسے لوگونکو نماز کے طرف بلا نینگے - اس شخص نے کہا کیا نہ بتلاؤن مین تجکو وہ چیز جو اسسے بہتر ہی - مین نے کہا ہان بتلائے پس اس شخص نے کہا اللہ اکبر آخر اذان تک - اور اسیطرح اقامت بھی کہی - راوی کہتا ہی جب صبح ہوئی مین حضرت کے جناب مین حاضر ہوا اور جو مین خواب مین دیکھا تھا اسسے انکو خبر دی - حضرت نے فرمایا البتہ یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ پس تو بلال کے ساتھ کھڑا رہ اور اسکو وہ چیز بتلا جو تو نے دیکھی ہی - پس چاہئے کہ اسکے ساتھ اذان دے مقرر بلال تجسے بلند آواز ہی - راوی کہتا ہی کہ پھر مین بلال کے ساتھ کھڑا ہوا اور اذان انکو بتلانا شروع کیا - مین بتلاتا تھا اور وہ اذان دیتے تھے سو وہ آواز حضرت عمر بن الخطاب نے سنی اور وہ اپنے گھر مین تھے سو اپنی چادر کھینچتے ہوئے نکلے بسبب جلدی کے اور کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی جسنے بھیجا آپکو ساتھ حق کے البتہ مین نے دیکھا اس چیز کے مانند جو عبداللہ نے دیکھا - تب حضرت نے فرمایا فللہ الحمد پس تعریف ہی واسطے خدا کے - روایت کی اسکی ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نے اقامت کا ذکر نہین کیا - اور ترمذی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے ناقوس کا قصہ بیان نہین کیا **ف** اس حدیث مین جو وارد ہوا کہ حضرت نے ناقوس بنانیکا حکم کیا - شاید یہان حکم کرنیکے معنے یہہ ہین کہ حکم کرنیکا ارادہ کیا - اور یہہ جو مذکور ہوا کہ اقامت بھی اسیطرح کہے یہہ موید ہی ہمارے مذہب کا کہ اقامت بھی مثل اذان کے ہی - اور یہہ خواب حق ہی جو فرمایا اس سے مراد یہہ ہی کہ مطابق ہی وحی کے یا موافق ہی اجتہاد کے - اور انشاء اللہ تعالی جو فرمایا وہ ترک کیا ہی نہ شک کے سبب سے - اور حضرت عمر نے جو کہا کہ دیکھا مین نے مانند اس چیز کے جو دیکھا عبداللہ نے شاید کہ یہہ بات انکا خواب سننے کے بعد کہی ہو - یا ممکن شفہ سے انکا خواب معلوم کیا ہو - اور امام نووی نے کہا کہ اس حدیث سے یہہ نکلا کہ موذن بلند آواز اور خوش آواز ہونا مستحب ہی اور اذان کی مشروعیت ہجرت کے دوسرے سال مین ہی اور بعضون نے کہا پہلے سال مین کذا فی مظاہر حق اور نماز کے سوا اور کوئی جگہہ بھی اذان ماثور ہی - جیسے بچہ نوزاد کے سیدھے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہنی سنت ہی اور اسیطرح دفع غم اور دفع بر خلقی کے لئے بھی سنت ہی - چنانچہ دیلمی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے مجھے غمگین دیکھا پس فرمایا ای ابی طالب مین تجھے غمگین دیکھتا ہون پس اپنے لوگون سے کسیکو حکم کیجئے کہ تیرے کان مین اذان دے - پس مقرر وہ دفع غم کریگی - حضرت علی فرماتے ہین کہ مین نے اسکو آزمایا تو ویسا ہی پایا - اور کہا راوی نے حضرت علی تک کہ تحقیق مین نے اسکو آزمایا ویسا ہی پایا - اور دیلمی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکا خلق برا ہو - خواہ انسان ہو یا جانور تو اذان دو اسکے کان مین پس انہی اور اذان دینی سنت ہی فرائض کے لئے اور حضرت علی سے روایت ہی کہ جب حضرت معراج کو تشریف لیگئے اور سرادہ عزت تک پہنچے کہ محل خاص کبریائی حق کا تھا - ایک فرشتہ وہان سے نکلا - حضرت نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ فرشتہ کون ہی - جبرئیل نے کہا سو کند ہی اس خدا کی کہ تم کو ساتھ حق کے بھیجا - سب خلق سے نزدیکتر درگاہ حق سے مین ہون اور مین جب سے پیدا کیا گیا ہون اس فرشتہ کو نہین دیکھا ہون سوا اس ساعت کے - پس اس فرشتہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پردے پیچھے سے آواز آئی کہ راست کہا میرے بندے نے انا اکبر انا اکبر یعنے مین بہت بڑا ہون - اسکے بعد ذکر کئے اسنے باقی کلمات اذان کے - اس سے معلوم ہوا کہ کلمات اذان کے حضرت نے شب معراج مین سنے لیکن حکم اذان کا نہ آیا جب حضرت مکہ معظمہ سے طرف مدینہ طیبہ کے ہجرت کے اور اسباب مین صحابہ سے مشورت کی بعضے صحابہ نے خواب مین اذان سنے وحی آئی کہ وہی کلمات جو آسمان پر سنے تھے زمین پر سنت اذان کے ٹھہرین واللہ اعلم

حدثنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوٰةَ تھے ابن عمر کہ کہتے تھے کہ مسلمین جب قدوم لائے مدینہ کے طرف - جمع ہوتے پھر اندازہ کرتے نماز کے وقت کا یعنے اسوقت کو طلب کرتے تھے کہ لوگ اسوقت جمع ہون لَيْسَ يُنَادِي بِهَا

فحلوا

فتکلموا یوما فی ذلک الوقت یہ بات نہیں تھی کہ نماز کے لئے ندا کی جاوے۔ پس ایک روز اسباب میں انہوں نے کلام کیا فقال بعضهم اتخذوا ناقوسا مثل ناقوس النصاریٰ پس انمیں سے بعضوں نے کہا کہ لو تم ایک ناقوس مانند ناقوس نصاریٰ کے وقال بعضهم بل بوقا مثل قرن الیهود اور بعضوں نے کہا بلکہ ایک بوق یعنی مانند قرن یہود کے۔ بوق اور قرن ہر دو ایک معنے میں ہیں کہ وہ ایک شاخ یعنے ایک سنگ ہی کہ اسمیں پھونکتے ہیں فقال عمر اولا تبعثون رجلا منکم ینادی بالصلوٰة پھر عمر بن الخطاب نے کہا کہ ایسا تم نہیں ٹھہراتے ہو یا نہیں بھیجتے ہو کسی مرد کو تاکہ وہ ندا کرے نماز کے لئے۔ یہہ قول عمر رضی اللہ عنہ کا اعلام مخصوص کے آگے تھا جو عالم خواب میں ایک فرشتے سے تعلیم پاکے حضور نبوی میں عرض کی تھی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰة پس حضرت نے فرمایا اے بلال اٹھ اور ندا کر نماز کے لئے

باب الاذان مثنی مثنی

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے۔ اور بعض نسخوں میں لفظ مثنی ایک ہی بار آیا ہی۔ اور بعضوں میں مکرر۔ جہاں مکرر واقع ہوا وہ تاکید کے لئے ہی

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سماک بن عطیة عن ابی جحیفة عن ابی قلابة عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان و ان یوتر الاقامة الا الاقامة قال انس نے کہا کہ بلال حکم کیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور اقامت کے ایک ایک بار۔ مگر لفظ قد قامت الصلوٰة دو بار کہے

حدثنا محمد بن سلام قال اخبرنا عبد الوهاب الثقفی قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس بن مالک قال لما کثر الناس قال ذکروا ان یعلموا وقت الصلوٰة بشیء یعرفونه انس نے کہا کہ جب نمازی لوگ زیادہ ہوئے بہتیرے کہ ذکر کرنے لگے کہ اعلام کریں یعنے وقت نماز کے لئے ایک علامت ٹھہراویں کہ اس چیز سے پہچان لیں کہ اب وقت نماز کا ہوا فذکروا ان یوروا نارا او یضربوا ناقوسا فامر بلال ان یشفع الاذان و ان یوتر الاقامة پس کہنے لگے یہہ کہ آگ روشن کریں یا ناقوس بجاویں پس حکم کیا گیا کہ اذان کے کلمے دو دو بار کہے اور اقامت کے ایک ایک بار

باب الاقامة واحدة الا قوله قد قامت الصلوٰة مکرر کہے

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا خالد الحذاء عن ابی قلابة عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان و ان یوتر الاقامة قد کرته لایوب فقال الا الاقامة انس کہتا ہی کہ بلال کو حکم ہوا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور اقامت کے ایک بار۔ اسمٰعیل مذکر کہا کہ میں نے وہ جو ابی قلابہ سے سنا تھا ایوب سجستانی سے ذکر کیا۔ پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰة کہ دو بار کہا چاہئے۔ جاننے کہ ترمذی کہتا ہی کہ یہہ حدیث انس صحیح ہی اور اسی پر گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین کرام اور ائمہ مجتہدین سے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور ایک حدیث دوسری عبد الرحمن بن ابی لیلی سے عبد اللہ بن زبیر کی روایت سے لایا ہی کہ تھی اذان اور اقامت پیغمبر خدا علیہ الصلوٰة والسلام کی شفعا شفعا یعنے دو دو بار اور اسیکے قایل ہیں سفیان ثوری اور ابن المبارک اور اہل کوفہ یعنے حنفیہ وغیرہم

باب فضل التاذین

یہہ باب بیان میں زیادتی ثواب اذان کی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نودی للصلوٰة ادبر الشیطان سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ اذان کہی جاوے نماز کے لئے پیٹھ دیتا ہی اور بھاگتا ہی شیطان گوز کرتا ہوا تاکہ نہ سنے وہ آواز پاک اذان کی فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوٰة ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء و نفسه

الجزء الثالث

یہان تک کہ اقامت کہی جاوے نماز کے لئے پھر بیٹھ رہتا ہی اور جاتا ہی حَتّٰی اِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ یہان تک کہ تمام کی جاوے اقامت آگے آتا ہی حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ تا وسوسہ والے ورمیان مرد کے اور اسکی ذات کے یعنے اسکے دل کے - یا آتا ہی درمیان مرد کے اور اسکے دل کے - یعنے حایل ہوتا ہی درمیان مصلی کے اور اسکے حضور و اخلاص کے یَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ کَذَا لِمَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَضِلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی کہتا ہی یاد کر ایسا یاد کر ایسا - اس چیز کو کہ نہین یاد کرتا اسکو یہان تک کہ ہوتا ہی وہ مرد اسی حال مین کہ نہین جانتا ہی کہ کتنے رکعتین پڑہی

باب

رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اذان مین آواز بلند کرنی مستحب اور اسکا ثواب زیادہ ہی وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَذِّنْ اَذَانًا سَمْحًا اور عمر بن عبد العزیز نے کہا اس موذن کو جو اذان نغمہ اور تطریب کے ساتھ کہتا تھا کہ اذان بول صاف بغیر نغمہ اور تطریب کے وَاِلَّا فَاعْتَزِلْنَا وگرنہ معزول ہو اور یہہ منصب چھوڑ دے - امام بخاری کا مقصود اس قول کے لانے سے یہہ ہی کہ اذان مین آواز بلند کرنی اسوقت محمود و مستحب ہی کہ بلا نغمہ و تطریب کے ہو

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِیْ صَعْصَعَۃَ الْاَنْصَارِیِّ ثُمَّ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ اِنِّیْ اَرَاکَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِیَۃَ فَاِذَا کُنْتَ فِیْ غَنَمِکَ اَوْ بَادِیَتِکَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوۃِ فَارْفَعْ صَوْتَکَ بِالنِّدَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَہِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ابو سعید خدری نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہا کہ مین تجھے دیکھتا ہون کہ بکریون کو دوست رکھتا ہی یعنے جنگل مین تو بکرے چراتا ہی - پس جسوقت کہ تو اپنے بکرون مین رہے یا بیابان مین یہہ شک راوی کا ہی پس تو نماز کے لئے اذان کہے تو اپنی آواز کو اذان مین بلند کر بتحقیق کہ موذن کے نہایت آواز کو نہین سنتا ہی کوئی جن اور نہ انسان اور نہ کوئی دوسری چیز سنگ و درخت اور حیوان سے مگر یہہ کہ گواہی دیتی ہی اسکے واسطے قیامت کے دن عبادت پر یا اذان کے مضمون پر جو ازانجملہ شہادتین ہی - حق تعالی شانہ ہر چیز پر آگاہ ہی - پھر باوجود اسکے ان چیزون کی گواہی عامل کی تکریم و عزت اور اسکی اظہار فضیلت اور دوسرون پر اسکی ثبوت منزلت کے لئے ہی - قیامت کے دن حساب و کتاب اور دعوی و جواب حکام دنیا کے طرز پر ہوویگا - اور جو بعید کہ اس مین ہی سکو تعدی جانتا ہی وَقَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور ابو سعید نے کہا کہ مین نے اس فعل کو حضرت سے سنا ہی یعنے لا یسمع سے آخر تک پس اس تقدیر پر مین کی عبارت جو گذری وہ قول ابو سعید خدری ہی اور اسپر موقوف ہی - اور بعضون نے کہا کہ لفظ سمعتہ سب کی عبارت کے طرف راجع ہی - لاکن امام نووی اسکو پسند نہ کیا اور شیخ ابن حجر بھی اسکی موافقت کی **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین جو وارد ہوا کہ سنگ و درخت وغیرہا چیزین موذن کے حق مین گواہی دینگے - اسباب مین اگر کسیکی خاطر مین یہہ شبہ گذرے کہ سنگ و درخت جمادات و نباتات ہین کیونکر گواہی دینگے - تو اس شبہ کا جواب باصواب صاحب تفسیر عزیزیہ نے سورۂ زلزال مین یومئذ تحدث اخبارہا کی تفسیر مین کمال تحقیق کے ساتھ دے چکا ہی وہ یہہ ہی کہ یہان بہت سے لوگون کی خاطر مین یہہ شبہ آتا ہی کہ زمین جو جماد لایعقل ہی کیونکر گواہی دیگی اور بات کریگی **جواب** تحقیقی اس شبہ کا یہہ ہی کہ مخلوقات سے ہر چیز ایک روح رکھتی ہی - لاکن حیوانات کے روحین اپنے بدنون مین تدبیر و تصرف کا علاقہ رکھتے ہین ہمیشہ تغذیہ اور تنمیہ اور احساس و حرکت مین مشغول ہین - اور دوسرے مخلوقات کے روحین تدبیر و تصرف کا تعلق نہین رکھتے ہین اور انمین احساس اور حرکت اختیاری دائمی نہین ہی - اسلئے انکے ارواح کا تعلق عوام کی نظر سے پوشیدہ رہتا ہی - یا ان انکے ارواح کا تعلق خرق عادت کے طور پر کبھی کبھی ظہور کرتا ہی چنانچہ احادیث صحیحہ مین تواتر کے ساتھ یہہ بات ثبوت کو پہنچی ہی سخن گفتن سنگ و شجر کا اور نعرہ کرنا ستون حنانہ کا اور مذاکرنا ایک پہاڑ کا دوسرے پہاڑ کو کہ ہل مر بک احد یذکر اللہ کیا گذرا کوی تحریر

ذکر الٰہی

الجزء الثالث

ذکر الٰہی کرتا ہوا اسی عالم سے ہی اور ہونا ارواح کا تمام مخلوقات کو قرآن مجید مین سورہ یاسین کے اخیر مین مذکور ہی فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ - اور سورہ اسرا مین مذکور ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ اور روناز مین کا اور نماز کی جگہہ کا مسلمان کی موت پر بھی حدیث سے ثابت ہی اور گواہی دینی سنگ و درخت کی موذنون کے لئے جہان تک آواز اذان کی پہنچے ثابت ہی - اور مولوی روم قدس سرہ کی مثنوی مین مسطور ہی چنانچہ انکے ابیات کا ترجمہ یہہ ہی ؎ کوہ کی ہستی ہی مخفی عقل سے ؛ عقل کیون ہستی بچون پالسکے ؛ گر نہوتی چشم بیش بادمین ؛ غرق کیون کرتا وہ قوم عاد مین ؛ یعنے مومن کو تدیتا تھا ضرر ؛ کرتا تھا کفار کو زیر و زبر ؛ آتش نمرود تھی گر بے بصر ؛ کیون کیا رحم اسنے ابراہیم پر ؛ گر نہوتے انکھہ دریا نیل کا ؛ جز مسلمان کا غرق ہونا کیون کیا ؛ گر نہووے چشم کوہ و سنگ کو ؛ تابع داؤد وہ کسطرح ہوتا دیدۂ جان اس مین کر نہ ؛ کھینچ لیتی کسطرح قارون کو ؛ دیدۂ دل گر نہ حنانہ کو تھا ؛ ہجر مین حضرت کے کیون رونے لگا ؛ حشر کے دن یہہ زمین بر نیک و بد ؛ ہووے بن دیکھے گواہ کیون بے سند ؛ انتہی

باب مَا یَحْقِنُ بِالْاَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

باب اس حکم کے بیان مین ہی جو بسبب اذان کے منع کی جاتی ہی خون ریزی

حدثنا قُتَیْبَةُ ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَّمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْهِمْ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمکو ساتھہ لیتے ہوئے کسی قوم پر جنگ کے لئے جاتے - جنگ نہین کرتے تھے جب تک صبح نکلتے اور انتظار نہ کھینچتے - پس اگر آواز اذان کی سنتے تو انکے جنگ سے باز رہتے - اور اگر آواز اذان کی نہین سنتے اس قوم پر غارت کرتے قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْنَاهُمْ لَیْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا رَکِبَ وَرَکِبْتُ خَلْفَ اَبِیْ طَلْحَةَ وَاَنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انس کہتا ہی پھر نکلے ہم قلعہ خیبر کے طرف جو اسمین یہود رہتے تھے - اور شب کے وقت ہم ان پر جا پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز نہ سنی حضرت سوار ہوئے اور مین بھی سوار ہوا ابو طلحہ کے پیچھے - یہہ ابو طلحہ انس بن مالک کے پدر سببی تھے یعنے انس کے والدہ مالک کی رحلت کے بعد ابو طلحہ کے نکاح مین آئی تھین سو انس انکے ربیب تھے - غرض انس کہتے ہین جب ہم سوار ہوے حضرت کے ہمراہ رکاب ہوئے حالت سواری مین تو میرا پاؤن حضرت کے پاؤن مبارک سے گھسا جاتا تھا قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَیْنَا بِمَکَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِیْهِمْ انس کہتے ہین کہ اہل خیبر ہمارے طرف نکلے اپنے زنبیلون اور رسنلون کے ساتھہ اپنے کام کے لئے فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ پس جب یہود نے حضرت کو دیکھا کہنے لگے یہہ محمد ہی قسم ہی اللہ کی یہہ محمد ہی لشکر کے ساتھہ قَالَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ پھر جب حضرت نے انکو دیکھا کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر قلعہ خیبر خراب ہوا - پھر یہہ آیت تلاوت کی اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ یعنے جبوقت ہم کسی قوم کے سرحد شہر مین نزول کرین پس برا ہوا روز ڈرائے ہوؤن کا

باب مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الْمُنَادِیْ

یہہ باب اس بیان مین ہی جو کہا جاوے موذن سے اذان سننے کے وقت

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے فرمایا جسوقت سنو تم اذان کو - پس کہو مانند اسکے جو موذن کہتا ہی یعنے موذن جو کلمات کہتا ہی تم بھی وہی کہو - اور دوسرے احادیث سے معلوم ہوا کہ جب موذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کہے تو اسکے جواب مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے - اور فجر کی اذان مین الصلوۃ خیر من النوم کے جواب مین صدقت وبررت کہے - اور اقامت کے لئے بھی یہی حکم شامل ہی - کیونکہ وہ بھی قول موذن کا ہی اور قیاس کا مقتضا بھی یہی ہی - اور مخفی نہ رہے کہ جواب موذن کا

جواب موذن کا سنت موکدہ علماء جب ہی

الجزء الثالث

سنت موکدہ ہی - اور بعض اسکے وجوب پر گئے ہیں **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ کفایہ مین کہا بسبب اس حدیث کے جو اس باب مین آئی ہی کہ جب قامت الصلوۃ کہے تو اقامہا اللہ وادامہا کہا کرین اور اذان کا جواب پاخانہ کے وقت اور جماع کے وقت نہ کہین اور نماز مین مکروہ ہی بلکہ بعد نماز کہہ سکتے ہین اور دوسرا موذن بھی اذان کہے تو اسباب مین اختلاف ہی کہ ایک اذان کا ہی جواب دیوے یا دوسری اذان کا بھی مجموع مین کہا کہ اقضیت جواب دینے مین ہی سوا ایک اذان کا جواب دوسرے کو بھی شامل ہی اور پہلی اذان کا جواب تاکید کیا گیا ہی اسکا ترک مکروہ اور ابن عبدالسلام نے کہا کہ ہر اذان کا جواب دیوے **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَوْمًا فَقَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ عیسی بن طلحہ سے حدیث کی کہا سنے ایک روز معاویہ سے سنا کہ معاویہ نے موذن کے قول کے مانند ہی کہا واشہد ان محمدا رسول اللہ تک **حدثنا** إِسْحَقُ بْنُ دَاهُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى نحوہ یعنی اسحق کی طرف سے مانند اس حدیث کے جو طریق معاذ سے پہلے ہے اور اس طریق مین جو زیادتی آئی ہی یہ ہی قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِنَا یحیی نے کہا اور حدیث کی مجھ سے بعض ہمارے برادرون نے مراد اس سے وہی یا علقمہ أَنَّهُ قَالَ بَعْدَ قَالَ فِي حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مقرر بعض بھائیون نے کہ کہ مؤذن جب کہتا ہی حی علی الصلوۃ معاویہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ - اور کہتے ہین کہ کلمہ حی علی الفلاح کا نہ کہا اور کہا حی علی الصلوۃ یہی اکتفا کیا - اور علقمہ بن ابی وقاص کی روایت مین ہر دو مذکور مین العلی العظیم کی زیادتی کے ساتھ جیسا کہ صاحب الکوکبۃ نے امام احمد سے روایت کی ہی وَقَالَ هَكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ معاویہ نے کہا کہ مقرر مین نے تمہارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے ایسا ہی سنا ہی کہ فرمایا تھا صلعم نے بہ ہی طرح جیسا کہ حوالہ مین نہ حول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرتے تھے **باب** الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ اذان کے وقت دعا کرنے مین ہی نزدیک اذان کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ جابر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی اذان سنے کے وقت یہ دعا پڑہے گا قیامت کے دن اسکے واسطے میری شفاعت واجب ہوگی اور منجملہ دعا کے یہ ہی کہ اے پروردگار اس کامل اور تمام دعا کے جو کامل اور تمام ہی کہ جسمین قیامت تک تغیر و تبدل نہ آویگا - اور اے پروردگار نماز کے جو قائم اور باقی ہی دے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک بلند مرتبہ بہشت مین اور زیادہ ثواب تمام مخلوقات سے - اور اٹھا انکو مقام محمود مین کہ جسکے دینے کا تونے وعدہ کیا ہے اپنے قول پاک مین جو فرمایا ہی ان ربک مقاما محمودا کہ وہ مقام مقام شفاعت کبری کا ہی - مقرر تو خلاف نہین کرتا ہی وعدہ کو **مترجم** کہتا ہی کہ اس حدیث مین وسیلہ اور فضیلت اور درجہ رفیعہ اور مقام محمود جو مذکور ہی انسے ہر لفظ شرح چاہتا ہی اعلام محدثین کرام نے انکی تشریح بڑی تحقیق و تفحص کے ساتھ کی ہی یہان بحسب اقتضاے مقام اختصار پر اکتفا کیا جاتا ہی - جانا چاہیے کہ یہی حدیث صحیح مسلم مین بھی ابن عمر کی روایت سے کچھ زیادتی کے ساتھ آئی ہی کہ فرمایا جب تم موذن سے اذان کے کلمات سنین وہ جو کہے تم بھی وہی کہو پھر درود بھیجو مجھ پر بارہا درود بھیجے اللہ تعالی اسپر دس رحمتین بھیجتا ہی پھر اللہ تعالی سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کہ وہ جنت مین ایک منزلت ہی - نہ پہنچے اور نہین سزاوار ہی وہ مگر ایک بندے کو - اور میں امید رکھتا ہون کہ وہ بندہ مین ہون - پس جو کہ میرے واسطے

وسیلہ کا سوال کریگا اسکے واسطے میری شفاعت ہوگی - اور لکھتے ہین کہ وسیلہ بہشت مین ایک بڑے مرتبہ کا نام ہی اور وہ خاص حضرت کے واسطے ہی - اور بہشت مین وہ اپکا ہی سرا ہی اور وہ بہشت مین عرش معلی کے ساتھ سب جگہون سے قریب تر ہی جب حضرت تمام خلق سے اپنے پروردگار کی عبودیت مین اعظم واکرم - اور معرفت الہی مین سب خلق سے عارف تر اور داناتر اور خوف وخشیت ومحبت مین سب سے کامل تر اور سخت تر ہین - پس اپکی منزل بھی سب منازل سے جناب الہی کے ساتھ قریب تر اور عظیم تر ہوگی - اور بہشت مین اپکا درجہ سب کے درجات سے اعلی ہوگا - اور صاحب مدارج نے کہا کہ وسیلہ لغت مین سبب اور دست آویز اور توسل اور کسی چیز کے ساتھ نزدیکی ڈھونڈنا ہی یُقَالُ وَسَلَ اِلَی اللّٰہِ وَتَوَسَّلَ اِذَا تَقَرَّبَ اِلَیْہِ بِعَمَلٍ کَذَا فِی الصِّحَاحِ - پس ظاہر وہ ہی کہ سبب اور دست آویز مراد ہو کہ حضرت اسکے ساتھ درگاہ عزت مین توسل اور تقرب ڈھونڈتے ہین اور سبب فتح باب شفاعت کا ہو جیسا کہ سیاق حدیث اسکی مشعر ہی - اور وسیلہ کا سوال کرنیکے لئے امت کو جو حکم ہوا وہ اس لئے ہی کہ وے اس دعا اور سوال کے بدولت ثواب جزیل اور قرب رب الجلیل پاوین اور ایمان کی زیادتی اور حق تعالی کی خوشنودی اور شفاعت محمدی پانیکا سبب ہو - اور بعضون نے کہا ہی کہ حق سبحانہ وتعالی حضرت کے لئے اس منزلت کو اسباب کے ساتھ تقدیر کیا ہی - اور امت کی دعا بھی انہین سببون سے ایک سبب ہی مقابلہ مین ان نعمتون کے جو ایمان وہدایت اور دوسری نعمتین بلا نہایت اُس جناب سے پائے ہین ایسا ہی کہا صاحب مواہب نے پر حق وہی پہلی بات ہی اور جو کہا کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے حبیب کے لئے رکھا ہی انکی عطا کا وعدہ کیا ہی وہ امت کے دعا وسوال پر موقوف ومسبب نہین اور انکی دعا وسوال کا فایدہ بھی راجع انہین کے طرف ہی جیسا کہ درود وسلام بھیجنے مین یہہ کلام وسیلہ مین تھا - لاکن طلب فضیلت وہ مرتبہ زایدہ ہی سب خلایق پر - اور احتمال رکھتا ہی کہ وہ بھی ایک منزلت ہو یا وسیلہ کی تفسیر جیسا کہ درجہ رفیعہ بیان کیا ہی - اور حضرت نے فرمایا کہ وسیلہ ایک درجہ ہی نزدیک حق تعالی کے کہ اس سے برتر کوئی درجہ نہین پس سوال کرو میرے لئے وسیلہ کا رواہ احمد فی المسند اور ابن مردویہ نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تم سوال کرین اللہ تعالی سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ کا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ ہمین آپکے ساتھ کوئی سکونت رکھینگے فرمایا علی اور فاطمہ وحسن وحسین - اور ابن ابی حاتم نے حضرت علی کی حدیث سے لایا ہی کہ انہون نے کوفہ کے منبر پر فرمایا کہ ایہا الناس بہشت مین دو قسم کے موتی ہین ایک سفید دوسرے زرد اور مقام محمود لولو سفید سے ہی اور اسکو ستر ہزار غرفہ ہین اور اسکی ہر جویل تین میل کی ہی اور مقام اس مقام کا وسیلہ ہی اور وہ مقام حضرت سید انام اور آپکے اہلبیت کرام کے لئے ہی - اور لولو زرد بھی ایسے کے مانند ہی اور وہ ابراہیم اور انکے اہلبیت علیہم السلام کے واسطے ہی اور ابن عباس سے کریمہ ولسوف یعطیک ربک فترضی کی تفسیر مین آیا ہی کہ بہشت مین ہزار قصرین ہر قصر مین بے چیزین ہین جو اسکو چاہئے ازواج اور خدام سے رواہ ابن جریر

باب اَلْاِسْتِہَامِ فِی الْاَذَانِ یہہ باب قرعہ ڈالنے کا ہی اذان کہنے کے باب مین تا قرعہ جسکے نام پر پڑے وہ اذان کہنے پر قیام کرے وَیُذْکَرُ اَنَّ قَوْمًا اخْتَلَفُوْا فِی الْاَذَانِ فَاَقْرَعَ بَیْنَہُمْ سَعْدٌ اور ذکر کیا جاتا ہی کہ مقرر ایک قوم نے اختلاف کی اذان کے منصب مین پس قرعہ ڈالا انکے درمیان سعد بن ابی وقاص نے - یہہ قصہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے مین فتح قادسیہ مین واقع ہوا - کہ جب اس لشکر کا موذن شہید ہوا - لوگون نے اس منصب بزرگ مقرر کرنے تلاش کی - تب سعد بن ابی وقاص جو امیر اس لشکر کا تھا قرعہ ڈالا وہ ان لوگون سے ایک کے نام پر پڑا پس اسکو موذن ٹھہرایا

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَسْتَہِمُوْا لَاسْتَہَمُوْا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا اگر جانین لوگ اس فضیلت اور ثواب کو جو اذان دینے مین اور جماعت کی پہلی صف پانے مین ہی - پھر اسکو نہ پاوین - مگر یہہ کہ قرعہ ڈالینگے البتہ قرعہ ڈالینگے تا جسکے نام پر پڑے وہ اسپر قیام کرے وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّہْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ اور اگر جانین اس ثواب کو جو شدت گرمی کے اور دھوپ مین دوپہر کے وقت

الجزء الثالث

سجد کو جانے مین ہی ہرآینہ سبقت کرینگے اسکے طرف وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اور اگر جانین اس ثواب کو جو نماز عشا اور نماز صبح مین ہی ہرآینہ آینگے ان ہر دو نماز کے طرف اگرچہ اپنے ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور سرین پر ہو یعنے اگر چلنے کی طاقت نہ ہے ہاتون اور سرین اور گرگون سرکتے آوینگے

باب الْكَلَامِ فِي الْأَذَانِ یہہ باب جواز مین کلام کرنیکے ہی اذان مین کلمات اذان کے سوا وَتَكَلَّمَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي أَذَانِهِ اور کلام کیا سلیمان بن صرد نے اپنی اثنائے اذان مین بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ مین ابو نعیم سے لایا ہی کہ سلیمان اذان بولتا۔ اور اثنائے اذان مین اپنی حاجت کی بات بھی کرتا تھا قَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ أَنْ يَضْحَكَ الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ يُؤَذِّنُ أَوْ يُقِيمُ اور حسن بصری قدس سرہ نے کہا کہ کچھ مضایقہ نہین کہ موذن اذان یا اقامت کہنے کی حالت مین ہنسے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَعَبْدِ الْحَمِيدِ صَاحِبِ الزِّيَادِ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِي يَوْمٍ رَدْغٍ فَلَمَّا بَلَغَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ حماد ایوب سے اور عبد الحمید اور عاصم سے اور یہہ تینون عبد اللہ بن الحارث سے راوی ہین کہ اسنے کہا کہ خطبہ پڑہا ابن عباس نے ہم پر سخت بارش اور کیچڑ کے روز۔ پس جب موذن نے حی علی الصلوۃ پر پہنچا۔ تو ابن عباس نے حکم کیا کہ منزلون مین ندا کرے کہ اپنی اپنی جگہہ ہی نمازین پڑہ لین یہہ حدیث اسبات پر دلالت رکھتی ہی کہ ابن عباس نے اثنائے اذان مین تکلم کیا۔ اور قول سلیمان اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہما کا اسبات پر دلیل ہی کہ موذن کلام کرنا روا ہی جیسا کہ فقہ کی کتابون سے بھی عموم سمجھا جاتا ہی فَنَظَرَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ فَعَلَ هَذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَإِنَّهَا عَزْمَةٌ پس بعضون نے بعض کے طرف نظر کی ابن عباس نے کہا کہ کیا ہی یہہ فعل وہ جو بہتر ہی ابن عباس سے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہہ کام کیا ہی اور نماز ایسے وقت عزیمت ہی یعنے واجب و متحتم ہی بعض شارحون نے ضمیر انہا کی راجع طرف جمعہ کے رکھا ہی جیسا کہ سیاق سے مفہوم ہوتا ہی۔ جب یہہ خطبہ جمعہ کا تھا معنے ایسے ہونگے کہ وہ نماز جمعہ عزیمت ہی یعنے واجب اور فرض ہی لیکن مین مکروہ رکھتا ہون کہ تم لوگ کیچڑ و پانی مین حرج و تکلیف اٹھاؤ۔ پوشیدہ نرہے کہ امام بخاری نے ترجمہ مین کلام کرنیکا جواز لایا ہی۔ اور یہہ قول الصلوۃ فی الرحال اسی مین داخل ہی۔ اور ترجمہ کے ساتھ اسکی تطبیق یون کہتے ہین کہ جسوقت یہہ کلام حاجت اور ضرورت کے لئے کہا جاوے۔ دوسری بات بھی ضرورت کے واسطے روا ہی ولا یخفی مافیہ اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اذان مین کلام کرنا ترک اولی ہی اور شافعیہ کلام در اذان روا نہین رکھتے ہین اور بعضے کلام کی جسمین فحش نہو رخصت دی ہین اور مالکیہ نے بھی منع مطلق کو ترجیح دی ہی لیکن استثنا ضرورت کے لئے روا رکھا ہی

باب أَذَانِ الْأَعْمَى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ یہہ باب نابینا اذان کہنے کے جواز مین ہی جبکہ کوئی اسکو وقت سے خبر دینے والا ہو

حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے نقل کرتا ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر بلال شب مین اذان کہتا ہی پس کھاؤ اور پیو سحر مین یہان تک کہ ندا کرے ابن ام مکتوم قَالَ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ ابن شہاب یا ابن عمر نے کہا کہ ابن ام مکتوم ایک مرد نابینا تھا۔ اذان نہین کہتا جب تک کہا جاوے کہ صبح کی تو نے صبح کی تو نے ابن ام مکتوم کے اذان کو آخر اکل و شرب کا وقت ٹھہرانے سے لازم آتا ہی کہ اذان متصل دم صبح کی تھی پس مراد صحت صبح سے قاربت الصبح ہی یعنے قریب ہوا تو صبح کے لیکن اسی حدیث کو باب لاحق مین جو باب الاذان بعد الفجر ہی لایا ہی فتدبر **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث سے صبح مین وقت کے آگے اذان کہنے کی مشروعیت معلوم ہوتی ہی دوسری اذان بعد فجر کہنے کی حاجت نہین اسکے قایل مین امام شافعی و امام مالک و امام احمد اور انکے اصحاب اور شافعی کے پاس اسکا وقت رات کے نصف

الجزء الثامن

آخر کے اول سے ہی اور نبوی کے پاس قبل فجر یعنے وقت سحر سے لیکن امام اعظم وامام محمد کہا کہ اگر وقت کے آگے اذان کہیں یہ عادہ کریں کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ اذان کہیں فجر کو دیکھنے تک اور مالکیہ کے پاس مشہور یہہ ہی کہ شب کے چھٹے حصے کے وقت اذان کہنی جایز ہی **باب** الاذان بعد الفجر یہہ باب بیانمین اذان کے ہی بعد طلوع صبح کے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال اخبرتنی حفصۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اذن المؤذن للصبح وبدا الصبح صلی رکعتین خفیفتین قبل ان تقام الصلوۃ بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ جب موذن نماز صبح کے لئے اذان دیتا یا اذان کہنے کے لئے صبح کی انتظاری مین بیٹھتا یا اذان کے لئے کھڑا رہتا۔ یا اذان صبح سے فارغ ہو کے خاموش رہتا اور صبح ظاہر ہوتی حضرت سبک دو رکعتین ادا کرتے یعنے قرأت مین اقتصار کرتے۔ نماز فجر کے فرض کے لئے قیام کرنیکے آگے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن عایشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتین خفیفتین بین النداء والاقامۃ من الصبح بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ تھے حضرت ادا کرتے سبک دو رکعت درمیان اذان اقامت کے صبح کی نماز فرض سے۔ یعنے وہ دو رکعت راتبہ صبح کی سنت تھی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مطابقت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ بطریق اشارہ ہی کیونکہ حضرت کی ہیہ دو رکعت نماز دلالت رکھتی ہی کہ بعد طلوع فجر ہی ہین اور اذان بھی بعد طلوع فجر تھی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا ینادی بلیل فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذرا **باب** الاذان قبل الفجر یہہ باب بیان مین مشروعیت اذان کے ہی آگے طلوع صبح کے کیا وہی اذان کفایت ومغنی کرتی ہی پھر طلوع صبح کے بعد کہنے سے **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا زہیر قال حدثنا سلیمان التیمی عن ابی عثمان النہدی عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمنعن احدکم او احدا منکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او ینادی بلیل لیرجع قایمکم ولینبہ نایمکم ابن مسعود سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا یا باز نرکھے کسی ایک کو تمہارے سے اذان بلال کی طعام سحری سے اسکے۔ پس تحقیق وہ اذان بولتا ہی یا ندا کرتا ہی رات سے تا پھیر رکھے اسکو جو کھڑا ہو تہجد کے واسطے تا فرش استراحت پر آوے اور تا کہ آگاہ کردے اسکو جو سوتا ہو تا نماز فجر کا تہیہ کرے کہ غسل وغیرہ حوایج ضروری سے فارغ ہو جاوے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام اعظم وامام محمد ندا بلال کے ہی قایل ہین نہ اذان بلال کے جو وقت اواخر شب کہتے تھے وہ ندا لوگ کو آگاہ و ہوشیار کرنے کے لئے تھی پس نماز کے لئے اذان فجر دوسری ضرور ہی جو ابن ام مکتوم کہا کرتے تھے غرض حنفیہ لفظ ینادی کو لیتے ہین اور شافعیہ یوذن کو کہ یہہ ہر دو لفظ بھی روایت مین آئے ہین ولیس ان یقول الفجر او الصبح وقال باصابعہ ورفعہا الی فوق وطأطأ الی اسفل حتی یقول ہکذا اور نہین ہی فجر یا صبح یہہ شک راوی کا ہی کہ فجر فرمایا یا صبح اور روشن اسطرح پر ہو یہان حضرت نے صبح کاذب کے طرف اشارہ کیا جو اسکی درازی نیچے سے اوپر جاتی ہی اپنے ہر دو انگشت شہادت سے کہ اپنے مبارک انگلیان اوپر اٹھاتین پھر نیچے لاتے یہان تک کہ فرمایا کہ اسطرح ہی اسطرح ہی وقال زہیر بسبابتیہ احداہما فوق الاخری ثم مدہما عن یمینہ وشمالہ اور کہا زہیر نے جو راویون سے اس حدیث کے ہی ہکذا کے بیان مین کہ وہ اشارہ ہر دو انگشت شہادت سے تھا۔ جس حال مین کہ ایک انگشت دوسری انگلی کے اوپر تھی۔ یہان تک کہ انکو دراز کیا سیدھے اور بائین طرف سے۔ اور یہہ اشارہ صبح صادق کے طرف تھا کہ اسکی فتح حوالی پہ ہوتی ہی **حدثنا** اسحق قال اخبرنا ابو اسامۃ قال عبید اللہ حدثنا عن القاسم بن محمد عن

الجزء الثامن

عَائِشَةَ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا
يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قہا ابواسامہ نے کہ حدیث کی مجھ سے عبیداللہ نے دو شخص سے قاسم بن محمد بن
ابی بکر سے بی بی عائشہ سے اور نافع سے جو مولا ابن عمر کے ابن عمر سے اور حدیث کی یوسف بن عیسی نے سند مذکور کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا مقرر بلال اذان بولتا ہی رات سے پس کھاؤ اور پیو یہان تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم - یہان سے معلوم ہوا کہ بلال کی وہ اذان فجر شرعی نہین تھی
نماز صبح کے لئے بلکہ وہ منادی تھی خلافا للشافعیہ **باب** کم بین الاذان والاقامۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ استفہام کرتا ہی کہ اذان اور
اقامت کے درمیان کتنے ساعتین مین یا کتنے نمازین مین **حدثنا** اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ ثَلٰثًا لِمَنْ شَاءَ
عبداللہ بن مغفل سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ درمیان ہر دو اذان و اقامت کے نماز نفل ہی یا سنن راتبہ جو آگے فرض کے ہین تین بار فرمائے بعد تیسرے بار
فرمایا اس شخص کے واسطے جو چاہا - اذانین باب تغلیب ہے اکثر شارحون کے قول سے اگر اذان اعلام کے معنے مین ہو اس جگہہ حاجت نہین ہی کہ ہم باب تغلیب سے
لین **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ اَنس رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ موذن اذان کہتا اس سے مغرب کی اذان مراد ہی تو حضرت کے صحابہ کھڑے رہتے اور ستونون کے آگے جاتے نماز کے لئے حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ یہان تک کہ حضرت نکلتے اپنے گھر سے اور وے ویسا ہی آگے جاتے - جس حال مین کہ دو رکعت
پڑہتے مغرب سے آگے - مسلم نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ یہان تک کوئی مسافر آتا تو سمجھتا کہ نماز مغرب کی پڑہی گئی - ازبسکہ لوگ یہہ دو رکعت پڑہتے تھے وَلَمْ
يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ اور نہ ہتا درمیان اذان اور اقامت کے زیادہ وقت - کہ گنجایش نماز کی رکھتا ہو - بعض شارحون نے شی سے
نماز کی تفسیر کی ہی بہر تقدیر انس کا قول قول رسول و فعل صحابہ کا معارض ہی - مگر یہہ کہا جاوے کہ انس رضی اللہ عنہ نسخ حدیث کے قایل ہوئے ہون اور فعل
صحابہ کو بطور انکار کے لایا ہو جیسا کہ سیاق کلام اسکے طرف اشارہ رکھتا ہی واللہ اعلم قَالَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ
لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ عثمان اور ابوداؤد شعبہ سے لاتے ہین کہ درمیان ہر دو اذان کے نہ ہتا مگر تھوڑا وقت مغرب کے آگے ان دو رکعتون کے پڑہنے مین ائمہ اربعہ
مین اختلاف آیا ہی - امام اعظم کہتے ہین کہ درمیان اذان و اقامت کے فصل کریں سکتہ کے ساتھ اور زمان سکتہ کو تین قدم سے تقدیر کرتے ہین - اور صاحبین کے
پاس ایک جلسہ خفیف ہی جیسے جلسہ خطیب درمیان دو خطبون کے - اور شافعیہ سے امام نووی ان دو رکعتون کے استحباب پر گئے ہین اور امام مالک عدم استحباب پر -
اور امام احمد سے اسکے جواز کی روایت کی ہی **باب** مَنِ انْتَظَرَ الْاِقَامَةَ باب بیان مین اس شخص کے کہ انتظار کی اقامت کی اذان سننے کے بعد
حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ عائشہ رضی اللہ
عنہا سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جب خاموش ہوتا موذن پہلی اذان سے جو نماز فجر کی تو کھڑے رہتے سنت فجر ادا کرنیکے - اور دو رکعتین سبک ادا کرتے

سکت

نماز فجر

نماز فجر کے آگے تم اضطجع علی شقہ الایمن حتی یاتیہ المؤذن للاقامۃ پھر سیدھے پہلو پر تکیہ کرنے سبب اپنی عادت شریف کے جو بتا مگر سب امت مین دوست رکھتے تھے - یا یہہ بات واسطے تعلیم امت کے تھی کہ یہہ صورت بیداری کے لئے بہت آسان ہی اور کہتے ہین کہ سیدھے پہلو پر خواب کرنا صلحا کا خواب ہی اور بائین پہلو پر خواب ملکا کا ہی - اور پشت پر خواب متکبرون کا اور منہہ پر خواب کافر دنیا ہی **باب** بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ لِمَنْ شَاءَ باب اس بیان مین کہ درمیان ہر دو اذان کے یعنے درمیان اذان و اقامت کے ایک نماز ہی واسطے اس شخص کے جو چاہے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ عبداللہ بن مغفل نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا درمیان ہر دو اذان کے ایک نماز ہی درمیان ہر دو اذان کے ایک نماز ہی پھر تیسرے بار فرمایا اس شخص کے لئے جو چاہے **مترجم** کہتا ہی کہ شرح سفر السعادت مین اس حدیث کی شرح مین لایا ہی کہ یہہ امر ایجابی نہین بلکہ امر تخییری ہی یہہ جو فرمایا لمن شاء یہہ فرمانا بسبب خوش رکھنے کے تھا اسکا کہ کہین لوگ اس نماز کو سنت موکدہ اور طریقہ مستمرہ مشہور الدین پر نہ سمجھ لین دو رکعتون کا مندوب و مستحب ہی - لاکن درجہ مین رواتب کے نہین کہ جسپر ہمیشگی فرماے ہین اور شرح ابن الہمام مین لایا ہی کہ مغرب سے آگے کے دو رکعت کے استحباب مین اختلاف کیا گیا ہی - ایک طایفہ اسکے استحباب کا قایل ہی اور سلف سے بہت سے اکابر اور اصحاب ہمارے اور امام مالک کے اسکے منکر ہین اور وہ طایفہ جو استحباب کا قایل ہی انکا تمسک ان حدیثون کے ساتھ ہی جو صحیحین وغیرہما مین وارد پائے ہین - اور اسکا جواب معارضہ ان حدیثون کا ہی جو ابو داؤد نے لایا ہی کہ ابن عمر مغرب کے آگے کے دو رکعتون سے پوچھے گئے تو کہا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کسیکو نہین دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑہتا ہو - اور رخصت دی ہو عصر کے بعد دو رکعت کی اور یہہ حدیث ہمارے پاس صحیح ہی اور اکابر صحابہ اور سلف نے جب اسکے موافق عمل کیا - اور اسکے خلاف کی نفی کی یہہ حدیث راجح ہی اگرچہ صحیحین مین اسکا خلاف آیا ہی - کس لئے کہ انکے راے و اجتہاد سے صحت معتبر ہی - اور راویون کا امر انکے قرار داد پر دایر ہی - جب توثیق و عدم توثیق مین لوگون مین اختلاف آوے - شیخ ابن الہمام نے ایسا ہی کہا اور اس سخن کی تحقیق مین تطویل کی ہی

باب مَنْ قَالَ لِیُؤَذِّنْ فِی السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ یہہ باب جواز قول مین اس شخص کے ہی کہ کہا کہ اذان بولے سفر مین ایک موذن یعنے صبح وغیرہ مین ایک ہی اذان کہے - گویا عقد کرنا اسباب کا واسطے دفع کرنے اسکے ہی جو ابن عمر سے روایت کی ہین کہ سفر مین جمع کے وقت دو اذان کہین اور ترجمہ کے معنے مین یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ ایک شخص جو کہ ہو اذان کہے - اور قید سفر کا استدراک سے خالی نہین کس لئے کہ حضر مین بھی یہی حکم ہی اور جو حدیث کہ اس معنے مین لائی ہی بے تکلف مطابق ترجمہ کے ہی **حدثنا** مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی نَفَرٍ مِنْ قَوْمِیْ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَکَانَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا مالک بن حویرث نے کہا کہ مین حضرت کے حضور فیض گنجور مین آیا اپنی قوم کے چند اشخاص کے ساتھ اور حضرت کے خدمت مین بیس رات اور دن رہا اور حضرت لوگون پر رحم و شفقت اور نرمی کرنیوالے تھے فَلَمَّا رَاٰی شَوْقَنَا اِلٰی اَھَالِیْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَکُوْنُوْا فِیْھِمْ وَعَلِّمُوْھُمْ وَصَلُّوْا پھر جب دیکھا حضرت نے ہمارا اشتیاق اپنے گھر اور اپنے متعلقات کے طرف - تو فرمایا کہ اب انکے طرف پھر جاؤ اور انکو احکام اسلام کی تعلیم کرو اور نماز پڑہو فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ پس جب نماز حاضر ہووے یعنے اسکا وقت آپہنچے تو تمہارے سے کوئی اذان کہے اور تمہارے لئے تمہارے مین جو بڑا ہو امامت کرے - یعنے تمہارے سے جو عمر مین بڑا ہو جب اس جماعت کے لوگ سب کے سب عالم اور علم مین مساوی رکھتے تھے - اس لئے ارشاد ہوا کہ عمر مین جو بڑا ہو امامت کرے بتطبیق اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت نے انکو فرمایا کہ جب نماز حاضر ہو تمہارے سے کوئی اذان کہے - وے لوگ تو مسافر تھے اور سفر انکے درپیش تھا پس یہہ حکم انکے حق مین سفر اور حضر ہر دو کو شامل

الجزء الثالث

ہی فاہم **باب** الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ والاقامۃ یہ باب مشروع ہوتے ہین اذان اور اقامت کے ہی واسطے مسافر کے جبکہ مسافر لوگ
ایک جماعت ہو وکذلک بعرفۃ وجمع اور اسیطرح مشروعیت اذان اور اقامت کی عرفہ مین عرفہ ایک جگہہ کا نام ہی کہ وہان حاضر ہونا ارکان حج سے ہی اور
مزدلفہ مین جو عید کی شب کو جہان لوگ جمع ہوتے ہین وقول المؤذن الصلوٰۃ فی الرحال فی اللیلۃ الباردۃ او المطیرۃ اور یہہ باب اذان کہنے مین
موذن کے ہی اس لفظ سے کہ نماز ادا کرو اپنے منزلون مین سرد یا بارش کی راتون مین **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا شعبۃ عن
المہاجر ابی الحسن عن زید بن وہب عن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن
فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کہا کرتے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین - موذن چاہا کہ اذان کہے تو اسکو فرمایا کہ ٹھنڈی کر لینے توقف کیجئے تا ہوا سرد ہو - پھر ارادہ کیا تو پھر بھی ایسا ہی فرمایا -
پھر چاہا تب بھی اسیطرح فرمایا حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم یہان تک کہ برابر
ہوا سایہ ٹیلون کا یعنے جب سایہ مثل کو پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ سخت گرمی دوزخ کے دم لینے اور جوش مارنے سے ہی - اس حدیث سے ترجمہ باب کا ایک جزو جو مشروع
ہونا اذان کا سفر مین ہی واضح ہوا **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ عن مالک
بن الحویرث قال اتی رجلان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یریدان السفر مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دو مرد حضرت کی
خدمت مین آئے جس حال مین کہ چاہتے تھے کہ سفر کرین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتما خرجتما فاذنا ثم اقیما پس حضرت نے فرمایا جبوقت
کہ تم سفر کی نیت سے نکلو تو اذان کہو پھر اقامت کہو حضرت نے تعدیل نفہا یا بلکہ ہر دو کے طرف نسبت کی - ایک فعل کی نسبت متعدد افراد کے طرف کلام عرب مین اکثر
آتی ہی کہ واحد کو لفظ تثنیہ سے خطاب کرتے ہین - یا اس جہت سے کہ جب ایک شخص اذان کہے دوسرا جواب دے تو جواب ہر دو کو پہنچتا ہی اسلئے ہر دو کے طرف نسبت کی
کرمانی نے تیمی سے نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث استحباب پر محمول ہی پر اگر اذان ایک ہی بس ہی تو حرج کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ ایک موذن کے
بعد دوسرا موذن اذان کہنی مستحب ہی نہ جماعت کہ سب لوگ مان اگر مسجد بڑی ہو اسکے ہر طرف مین ایک ایک موذن ایک ہی وقت اذان کہی مخالفت نہین
ثم لیؤمکما اکبرکما پھر چاہیے کہ امامت کرے تمہاری جو تمہارے سے بڑا ہو **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوہاب
قال اخبرنا ایوب عن ابی قلابۃ قال حدثنا مالک قال اتیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحن شبیبۃ متقاربون فاقمنا
عندہ عشرین یوما ولیلۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فلما ظن انا قد اشتہینا اہلنا او قد اشتقنا
سالنا عمن ترکنا بعدنا فاخبرناہ قال ارجعوا الی اہلیکم فاقیموا فیہم وعلموہم ومروہم مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ہم
حضرت کی خدمت مین آئے اور ہم سب ہم عمر جوان تھے - پس بیس رات دن اقامت کی اور حضرت نہایت مہربان اور نرم دل تھے - پس جب سمجھے کہ ہم اپنے اہل
اولاد کی خواہش رکھتے ہین یا انکے مشتاق ہوئے ہین یہہ شک راوی کا ہی - سو حضرت نے ہم سے ان چیزون سے سوال کیا جو ہم چھوڑ آئے تھے پھر ہم نے انکو اس سے
خبر دی تو فرمایا کہ اب اپنے لوگ کے طرف پھر جاؤ اور ان مین رہو اور انکو احکام دین کی تعلیم کرو اور ان پر عمل کرنے کا حکم کرو اور ذکر اشیاء احفظہا او لا
احفظہا اور کئے چیزون کا ذکر فرمایا کہ انکو مین یاد رکھتا ہون یا نہین یاد رکھتا ہون - راوی کو اس بات مین بھی شک کیا ہی وصلوا کما رایتمونی اصلی
اور نماز پڑہو تم جیسا کہ مجھ کو دیکھتے ہو نماز پڑہتا ہوا فاذا حضرت الصلوٰۃ فلیؤذن لکم احدکم ولیؤمکم اکبرکم پس جب وقت نماز کا

آپنیچے تو کوئی تمہارے سے تمہارے لئے اذان کہے۔ اور تمہارے لئے امامت کرے جو تم سے بڑا ہو سفر اور حضر میں **حدثنا** مسدد قال اخبرنا
یحیی عن عبید اللہ بن عمر قال حدثنی نافع قال اذن ابن عمر فی لیلۃ باردۃ بضجنان ثم قال صلوا فی رحالکم فاخبرنا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر مؤذنا یؤذن ثم یقول علی اثرھا الا صلوا فی الرحال فی اللیلۃ
الباردۃ او المطیرۃ فی السفر نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی ضجنان میں جو مکہ معظمہ سے ایک منزل پر واقع ہے پھر کہا کہ اپنے منزلوں میں ہی
نماز پڑھو۔ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے ہمکو خبر دی کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موذن کو حکم کرتے کہ اذان کہے۔ پھر موذن بعد اذان کے کہتا کہ لوگو اپنے
اپنے جگہوں میں ہی نماز پڑھو۔ یہ حکم کرتے سردی یا بارش کی رات میں سفر میں۔ اگر تو کہیگا کہ اذان میں کلام کرنیکے باب میں گذرا کہ یہ کلمہ حی علی الصلوۃ کی جگہ
میں فرماتے تھے۔ اور یہاں اذان کے بعد کی تصریح ہے۔ پس ان ہر دو حدیث میں جمع و تطبیق کس طرح پر ہے۔ تو ہم کہتے ہیں کہ ان ہر دو روایت میں منافات نہیں
ہے۔ کس لئے کہ ہو سکتے کہ ہر دو روا ہو۔ جیسا کہ امام شافعی نے اسکی تجویز کی ہے۔ اور جانا چاہئے کہ یہ امر ایجابی یا استحبابی نہیں ہے جیسا کہ دوسری روایت میں
قید من لیلتہ کا واقع ہوا ہے حقیقت پر ناظر ہے اگر کوئی چاہے کہ فضیلت حاصل کرے۔ اور سردی اور بارش کا رخ کیسے بہتر ہوگا۔ اور بھی یہ رخصت اگرچہ شب
سفر کے ساتھ خصوصیت پائی ہے لاکن اسیکے ساتھ مخصوص نہیں کیونکہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کبھی مدینہ طیبہ میں بھی ایسے راتوں اور دنوں میں حکم فرماتے تھے
چنانچہ اس حدیث کے بعض طرق میں ابو داود نے ذکر کی ہے **حدثنا** اسحق قال اخبرنا جعفر بن عون قال حدثنا ابو العمیس عن
عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال اقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابطح فجاءہ بلال فاذنہ بالصلوۃ
ثم خرج بلال بالعنزۃ حتی رکزھا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابطح واقام الصلوۃ ابو جحیفہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت
کو دیکھا مقام ابطح میں جو مکہ معظمہ کے سرحد میں ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو انجی کہتے ہیں یہ نسبت اسی گھوڑے کے طرف ہے پس بلال آیا اور حضرت کو
نماز سے آگاہ کیا یعنے اذان کہی پھر بلال برچھی کو ساتھ لیکر یہاں تک کہ اسکو حضرت کے سامنے زمین میں لگا دیا اور اقامت نماز کی کہی **باب**
ھل یتتبع المؤذن فاہ ھھنا وھھنا وھل یلتفت فی اذانہ یہ باب اس بیان میں ہے کہ آیا جائز ہے کہ متوجہ کرے موذن اپنے منہ کو اس جگہ
اور اس جگہ اور کیا التفات کرے یعنے داہنے اور بائیں طرف۔ یہ سب تفسیر متبع کی ہے **ویذکر** عن بلال انہ جعل اصبعیہ فی اذنیہ اور بلال رضی اللہ
سے ذکر کیا گیا ہے کہ مقرر اپنے ہر دو انگشت شہادت کانوں میں رکھتا آواز بلند ہوا اور لوگ اسکو دور سے سنیں اس کو اذان کہتے ہیں۔ اور اسبات کا احتیاج
لوگ کے اجتماع کے وقت یا واسطے بہرے کے ہوگا وگرنہ ابن عمر کا یجعل اصبعیہ فی اذنیہ اور اسنے اپنی انگلیوں کو کانوں میں نہیں رکھنے تھے
وقال ابراھیم لا باس ان یؤذن علی غیر وضوء ابراہیم نخعی نے کہا کہ مضایقہ نہیں ہے کہ موذن غیر وضو کی حالت میں اذان کہے۔ اور یہ بھی
لکھتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے اور جنابت کی حالت میں سخت مکروہ ہے جیسا کہ اقامت۔ ملا وضو اگر یک روایت ہے **وقال** عطاء الوضوء حق
وسنۃ عطا ابن رباح نے کہا کہ وضو بحسب شرع درست ثابت ہے اذان میں جو کہ مقدمہ صلوۃ کا ہے **وقالت** عائشۃ کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رسی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھے حضرت ذکر کرتے اللہ تعالی کا اپنے سب وقتوں میں با وضو ہو یا بے وضو اور
اذان بھی ایک جزو ذکر کی ہے۔ اور ظاہر وہ ہے کہ ذکر سے ذکر لسانی مراد ہے جو ضد اسکا خموشی ہے نہ ذکر قلبی جو ضد اسکا نسیان ہے **حدثنا**
محمد بن یوسف قال سمعت سفیان عن عبد الرحمن بن ابی جحیفۃ عن ابیہ انہ رای بلالا یؤذن فجعلت اتتبع فاہ

الجزء الثانی

اثرہ

ثلث نجز ہوا

ھٰھُنَا وَھٰھُنَا بِالْاَذَانِ محمد بن یوسف نے کہا کہ خبر دی ہمکو سفیان نے عون سے۔ اور وہ اپنے باپ ابی جحیفہ سے اور وہ اپنے باپ سے کہا کہ تحقیق اسنے دیکھا بلال کو اذان کہتا ہوا پھر متوجہ کیا میں انکو اسکے منہ کے ساتھ۔ اس جگہ اس جگہ اذان میں یعنے بلال کی موافقت پر میں یہہ فعل کرتا تھا مسلم نے زیادہ کیا ہی کہ میں التفات کرتا تھا داہنے اور بائیں حی علی الصلوۃ میں داہنے طرف اور حی علی الفلاح میں بائیں طرف۔ اور مروی ہی کہ یہہ التفات فقط سر سے کرے اور جہت قبلہ سے سینہ نہ پھیرے اور پاؤں بھی جگہ سے نہ ہلے **بَاب** قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلٰوۃُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جایز ہی کہ کہے مرد فوت ہوئی ہمسے نماز وَکَرِہَ ابْنُ سِیْرِیْنَ اَنْ یَّقُوْلَ فَاتَتْنَا الصَّلٰوۃُ وَلٰکِنْ لِیَقُلْ لَمْ نُدْرِكْ اور مکروہ رکھا ہی ابن سیرین نے کہ کہے فوت ہوئی نماز بلکہ یوں کہا چاہئے کہ نہیں پایا میں نماز کو۔ اور یہہ کراہت اسلئے ہی کہ لفظ فوت دلالت عدم اور سقوط پر رکھتا ہی وَقَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصح ہی امام بخاری علیہ الرحمہ ابن سیرین کے رد میں کہتا ہی کہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح تر ہی جیسا کہ حدیث مذکور میں واقع ہوا بلکہ درست یہی ہی وبس **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَۃَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا شَاْنُکُمْ قَالُوْا اسْتَعْجَلْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ ابو قتادہ نے اپنے باپ سے نقل کی ہی کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ ناگاہ آپ نے لوگوں کے باد نکی آواز سنی کہ جلدی کرتے ہیں۔ پس جب نماز کو تمام کیا فرمایا کہ تمھارا کیا حال ہی جو تم نے اضطراب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے نماز کے طرف جلدی کی قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِذَا اَتَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا پس جو کہ تم نے پایا یعنے جسقدر کہ نماز ملی امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو کہ تم سے فوت ہوئی سو اسکو تمام کرو۔ اور ابن عتبہ کی روایت میں فاتوں کی جا پر فاقضوا واقع ہوا ہی **بَاب** لَا یَسْعٰی اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلْیَاْتِہَا بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ یہہ باب اس بیان میں کہ نہ دوڑے مصلی طرف نماز کے۔ اور چاہئے کہ آوے نماز کے لئے ساتھ سکون و وقار کے۔ سکینہ اور وقار ہر دو ایک ہی معنے میں ہیں بعض کہتے ہیں کہ سکینہ کے معنے حرکات میں تانی اور آہستگی ہی اور وقار کے معنے آنکھیں نیچی رکھنا اور آواز کو پست کرنا ہی قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہہ سب مذکور ابو قتادہ نے حضرت سے روایت کی ہی اور بعض روایات میں یہہ باب اسطرح پر آیا ہی **بَاب** مَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا قَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **حَدَّثَنَا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَۃَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ اس حدیث کا ترجمہ گذرا اب جاننا چاہئے کہ حنفیہ و شافعیہ میں خلاف یہہ ہی کہ مسبوق جو امام کے ساتھ پاتا ہی کیا اسکے حق میں اول نماز ہی یا آخر نماز۔ مثلاً نماز چہارگانہ میں مسبوق امام کے ساتھ اخیر کے دو رکعتیں جو پائی حنفیہ کہتے ہیں کہ وہ شفعہ اخیر ہی یعنے وے دو رکعتیں اخیر کے ہیں اور دو رکعتیں جو پائی وے شفعہ اولی ہی قیاس پر نماز امام کے۔ پس مستحب ہی کہ رکعتین اخیرتین میں جہر کرے اور فاتحہ کے ساتھ ضم سورہ کرے۔ اور شافعیہ اسکے عکس پر گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ مسبوق جو امام کے ساتھ پایا اسکے حق میں وہی پہلا شفعہ ہی۔ اور شافعیہ لفظ اتموا سے استدلال کیا ہی کس لئے کہ تمام نہیں ہوتی ہی مگر آخر۔ پس وے کہتے ہیں کہ ضم سورہ اور فاتحہ سے جو کہ فوت ہوا ہی ویسا ہی ادا کرے اور آخری دو رکعت میں جہر کا اعادہ کرنا مستحب نہیں کہتے ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ لفظ تمام مقابلہ میں ناقص کے ہی اور ناقص ناقص ہی جسطرف سے کہ نقصان رکھے۔ اور حنفیہ نے نماز امام پر قیاس کرنیکے بعد لفظ فاتکم فاقضوا کو دوسری روایت میں آیا ہی دستاویز کیا ہی۔ کس لئے کہ ظاہر فوت اور قضا سے ہی ہی اور باوجود ان سب باتوں کے مشروعیت ضم سورہ کی ثابت ہی۔ اور ضم سورہ نہیں ہی مگر پہلے شفعہ میں اور سب کا اتفاق ہی کہ مسبوق ان دو رکعتوں میں

ضم کرے

ختم کرے۔ اور یہ مشروع ہونا اس بات پر کہ مسبوق یہ شفعہ جو تنہا ادا کرتا ہی پہلا شفعہ ہنین فافہم وباللہ الموفق للصواب **باب** متی یقوم الناس اذا رأوا الامام عند الاقامۃ یہ باب اس بیان مین ہی کہ کسوقت کھڑے ہین لوگ جو جماعت کے طالب ہین جب دیکھین امام کو اقامت نماز کے وقت۔ اور یہ ہنر طریہ جواب مین بی یقوم کی جاے مین ہی **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال کتب الی یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی ابو قتادہ نے اپنے باپ سے نقل کی ہی کہ حضرت نے فرمایا جب اقامت شروع کی جاوے۔ پس تم نہ کھڑے رہو یہان تک کہ مجکو دیکھو کہ گھر سے نکلا ہون حنفیہ کے پاس کھڑا رہنا حی علی الصلوۃ کہنے کے وقت پر ہی۔ چنانچہ قسطلانی نے کہا کہ حنفیہ کے پاس حی علی الصلوۃ کے وقت صف مین کھڑے رہنا جب قد قامت الصلوۃ کہے جاوے امام تکبیر شروع کرے کیونکہ امام جب مین ہی شریعت کا اور قیام نماز کی خبر دی گئی پس اسکی تصدیق واجب ہی۔ اور امام شافعی کے پاس الفاظ اقامت سے فارغ ہونیکے بعد کھڑے رہین اور امام احمد کے پاس بوقت کہنے قد قامت الصلوۃ کے۔ اور امام مالک کے شروع اقامت مین رحمہم اللہ تعالی **باب** لا یسعی الی الصلوۃ ولکن یمشی وعلیہ السکینۃ والوقار یہ باب اس بیان مین ہی کہ نہ دوڑے کوئی طرف نماز کے۔ اور نہ کھڑا رہے طرف نماز کے جس حال مین کہ جلدی کرے۔ بلکہ چاہئے کہ سکون و وقار کے ساتھ کھڑا رہے یہہ ہر دو جملہ بیان لایسعی کا ہی۔ پس تناقض نہین کہتا ہی اس آیت کے ساتھ جو فاسعوا الی ذکر اللہ کہا ہی اسکے معنے جلدی کرنی اور دوسرے شغلون کا ترک کرنا ہی **ترجمہ** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ مصلی نماز کے لئے آہستگی سے چلے نہ دوڑتا اگرچہ تکبیر تحریمہ یا جماعت ہی فوت ہونے کا اندیشہ ہو کیونکہ قصد نماز سے آہستہ چلنا بھی نماز کے ہی حکم مین ہی اگرچہ جماعت نہ پاوے کہ مدار اعمال کا نیت پر ہی اور بعضہ جملہ مین تو تم زیادہ ہوتے ہین وہ بھی کثرت ثواب کا سبب ہی پس دوڑ کے آداب نماز فوت نہ کرین **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی وعلیکم بالسکینۃ تابعہ علی بن المبارک متابعت کی ہی اس حدیث کی روایت مین شیبان کی یحیی علی بن مبارک نے یعنے اسنے بھی یحیی سے کی ہی **باب** ہل یخرج من المسجد لعلۃ یہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا اقامت سننے کے بعد مسجد سے باہر آنا کسی سبب سے جایز ہی یا نہ جیسا کے حدیث مین آیا ہی کہ بعد سننے اقامت کے بلا ضرورت شرعی مسجد سے باہر آنا گناہ ہی۔ مگر جو شخص کہ دوسری مسجد رکھتا ہو اور وہان کی جماعت کا انتظار اسکے ساتھ وابستہ ہے **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد بن صالح بن کیسان عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج وقد اقیمت الصلوۃ وعدلت الصفوف حتی اذا قام فی مصلاہ انتظرنا ان یکبر انصرف قال علی مکانکم فمکثنا علی ہیئتنا حتی خرج الینا ینطف راسہ ماء وقد اغتسل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مقرر پیغمبر خدا حجرہ شریف سے نکلے حالانکہ نماز کے لئے اقامت کہی گئی۔ حضرت نکلے اور صفین برابر کرنیکے بعد۔ یہانتک کہ حضرت اپنی نماز کی جگہہ مین کھڑے ہوے جس حال مین کہ ہم منتظر تھے کہ تکبیر کہین اور نماز شروع کرین۔ پھر حضرت اپنے دولت سرا طرف لوٹنے تشریف لے گے۔ اور فرمایا کہ تم اپنی جگہہ پر ہی رہو۔ پس ہم نے دہیل کی اور اپنی وضع و ہیئت پر ہی کھڑے رہے یہان تک کہ حضرت پھر ہماری طرف تشریف لائے جس حال مین کہ آپکے سر مبارک سے پانی ٹپکتا تھا اور حضرت نے غسل فرمایا۔ دار قطنی ایک جزو زیادہ کیا ہی ابو ہریرہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین جنب تھا اور غسل کو فراموش کیا تھا۔ اس حدیث سے مہلت کا جواز درمیان اقامت اور نماز کے ضرورت کے وقت معلوم ہوتا ہی۔ اور وہ عمل پانی جو بدن سے ٹپکے پاک ہی۔ اور ناقض غسل کی بھی روایتی۔ اور جنب

الجزء الثالث

فراموشی سے داخل مسجد ہو تو مضایقہ بھی نہیں اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت سے مسجد میں آنا خصیصہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

رجح یرجح

اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا **باب** اِذَا قَالَ الْاِمَامُ مَکَانَکُمْ حَتّٰی تَرْجِعَ اِنْتَظِرُوْہُ یہ باب اس بیان میں ہی کہ جب امام مقتدیوں سے کہے کہ اپنی جگہ کو تم لازم کرو یہاں تک کہ میں پھر آؤں تو وے انتظار کیا کریں امام کا **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَسَوَّی النَّاسُ صُفُوْفَھُمْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ وَھُوَ جُنُبٌ ثُمَّ قَالَ عَلٰی مَکَانِکُمْ فَرَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ مَاءً فَصَلّٰی بِھِمْ اس حدیث کا اور اوپر گزری ہوئی حدیث کا مطلب ایک ہی ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ حضرت غسل سے فارغ ہو کے آئے پر نماز شروع کی بغیر اعادہ اقامت کے اور امام بخاری نے کہا کہ تکبیر تحریمہ کے بعد امام گیا ہو لوگ ویسا ہی انتظار میں کھڑے رہیں اگر آگے تکبیر کے ہو تو لوگ امام آنے تک بیٹھ جانا بھی مضایقہ نہیں

باب قَوْلِ الرَّجُلِ لِلنَّبِیِّ مَا صَلَّیْنَا یہ باب اس بیان میں کہ کہنا مرد کا پیغمبر سے جایز ہی کہ کہے ہم نے نماز نہیں پڑھی ہی ابن بطال سے منقول ہی کہ قصد امام بخاری کا عقد کرنے میں اس باب کے رد ہی ابراہیم نخعی پر کہ اسنے مکروہ سمجھا ہی اس بات کو کہ کوئی کہے کہ میں نے نماز نہیں پڑھی ہی۔ اور کہتے ہیں کہ مراد نخعی کی یہ ہی کہ نماز کا منتظر نہ کہے کہ میں نے نماز نہ پڑھی ہی۔ کس لیے کہ ایسا کہنا پیغمبر کے فرمودے کا نفی کرنا ہی جو فرمایا ہی کہ مصلی جب تک نماز کے انتظار میں ہی گویا نماز میں ہی نہ انکہ مطلقاً مکروہ رکھا جو شخص کہ کفار کے جنگ میں مشغول ہو یا جسنے فراموش کیا ہو اگر وہ کہے کہ میں نماز نہیں پڑھا ہوں یہ بھی مکروہ ہی اور حدیث مذکور سے جو معلوم ہوتا ہی یہی ہی **حدثنا** اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ یَحْیٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ یَقُوْلُ اَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ مَا کِدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ حَتّٰی کَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اَفْطَرَ الصَّائِمُ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے روز حضرت کی خدمت میں آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ قسم ہی پروردگار کی میں نزدیک نہیں تھا یہ کہ نماز پڑھوں یہاں تک کہ قریب ہوا آفتاب کہ غروب ہووے۔ اور یہ آنا عمر فاروق کا اور عرض کرنا حضرت سے روزہ دار افطار کرنیکے بعد تھا یعنے غروب آفتاب کے بعد فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا صَلَّیْتُھَا فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی بُطْحَانَ وَاَنَا مَعَہٗ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰی یَعْنِی الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَھَا الْمَغْرِبَ پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ قسم ہی اللہ تعالی کی کہ میں بھی نہیں پڑھا ہوں وہ نماز۔ پھر حضرت نے نزول فرمایا البطحان میں جو مدینہ منورہ کی ایک وادی ہی۔ عمر فاروق کہتے ہیں کہ میں بھی حضرت کے ساتھ تھا پس وضو کیا پھر نماز پڑھی عصر کی بعد اسکے کہ آفتاب غروب ہوا تھا۔ پھر عصر پڑھنے کے بعد نماز مغرب ادا کی **مترجم** کہتا ہی کہ امام قسطلانی رح نے کہا کہ یہ تاخیر عصر کا سبب بیان تھا نہ عمد۔ یا عمد تھا پر جنگ کفار کا شغل تھا اور یہ تاخیر نماز خوف نازل ہونے سے آگے واقع ہوئی

باب اَلْاِمَامُ تَعْرِضُ لَہُ الْحَاجَۃُ بَعْدَ الْاِقَامَۃِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ امام کو اقامت کے بعد جب ایک حاجت عارض ہو تو وہ اپنی حاجت کو قضا کرنا روا ہی یا نہ ہاں مباح ہی **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ صُھَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَاجِیْ رَجُلًا فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی نَامَ الْقَوْمُ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اقامت کہی گئی نماز کی اور حضرت گوشہ مسجد میں ایک مرد سے باتیں کرتے تھے اور نماز کے طرف نہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے خواب کیا یعنے اونگنے لگے۔ بعضوں نے کہا کہ وہ مرد جس سے حضرت بات کرتے تھے رئیس قوم تھا نایف

نعس

کے لئے اس سے بات کرتے تھے۔ اور ظاہر ہی کہ بات کرنا حضرت کا عین ہدایت ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ شخص فرشتۂ وحی گذرا تھا جو صورت پر آدمی کے متجلی ہوا تھا

مترجم کہتا ہی کہ مستنبط ہوا کہ بعد اقامت کلام کرنا درست ہی لیکن حنفیہ کے پاس بے ضرورت مکروہ ہی قسط **باب** الکلام اذا اقیمت الصلوٰۃ

باب بات کرنے مین کیسے ساتھ جب اقامت نماز کی کہی جاوے۔ باب سابق مین امام کی مطلق حاجت کا بیان تھا اور اس باب مین غیر امام بات کرنیکا بیان ہی۔ اور حدیث ہر دو باب کی ایک ہی ہی اور مراد مدعا پر دلالت رکھتی ہی۔ بیان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ عجب ہی شارحون کے کہ اس تغایر مدعا پر بھی نہ لیجا کے اعتراض کرتے

ہین **حدثنا** عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الاعلیٰ قال حدثنا حمید قال سألت ثابتا البنانی عن الرجل یتکلم بعد ما یقام الصلوٰۃ حمید نے کہا کہ مین نے ثابت بنانی سے پوچھا اس مرد سے کہ اقامت کہی گئی پر بات کرتا ہی محدثنی عن انس بن مالک قال اقیمت الصلوٰۃ فعرض للنبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فحبسہ بعد ما اقیمت الصلوٰۃ پس حدیث کی مجھ سے ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ اقامت کہی گئی نماز کی تو ایک شخص حضرت کے پیش آیا اور حضرت کو نماز کی طرف آنے سے نگاہ رکھا نماز کے لئے اقامت کہی گئی کے بعد

باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ یہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھ واجب ہی۔ نماز باجماعت حنفیہ کے پاس سنن موکدہ سے ہی قوت مین مانند واجب کے لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم الجماعۃ من سنن الہدیٰ لا تخلف عنہا الا منافق کذا فی الہدایۃ یعنے جماعت سنن عبادات سے ہی اسکا متخلف نہین ہوتا ہمارے سوائے مگر منافق اسیطرح ہی ہدایہ مین اور کفایہ مین لایا ہی کہ امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کہتے ہین کہ جماعت فرض عین ہی۔ اور بعضون نے کہا فرض کفایہ ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا وقال الحسن ان منعتہ امہ عن العشاء فی الجماعۃ تتفقہ لم یطعہا اور حسن بصری نے کہا کہ مصلی کی مان نماز عشا کی جماعت سے منع کرے شفقت کی راہ سے تو چاہیئے کہ مصلی اسکی اطاعت نکرے۔ اور یہ بھی وجوب کے علامات سے ہی کس لئے کہ مان کی اطاعت واجبات کے سوائے دوسرے امور کے منع مین لازم ہی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ عبادات نافلہ مین مان کی اطاعت کرنی جایز ہی چنانچہ حسن مزوری سے منقول ہی کہ کہا نفل روزہ دار کی مان افطار پر حکم کرے تو افطار کریگا اور اسپر قضا نہین اور اسکو روزے کا ثواب ملیگا کیونکہ اطاعت مان کی واجب ہی مان فرض ترک کرنے مین نہین اور براوی نے شرح عمدۃ الاحکام مین مشروعیت جماعت کی حکمت لکھی ہی کہ جماعت مصلیون مین الفت پیدا ہونیکا سبب ہی اسی لئے مساجد موضوع ہوین کہ بھائی مسلمان پانچوقت ایک جگہ ملین محبت زیادہ ہونے کا سبب ہی اور احکام نماز نہین جاننے والا جاننے والے سے معلوم کرسکتا ہی اور یہ بھی سبب ہی کہ کامل آدمی کی نماز کامل ہوتی ہی اور ناقص کی ناقص لیکن کامل کی نماز کی برکت سے ناقصون کی نماز بھی کامل ہوگی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان امر بحطب یحطب ثم امر بالصلوٰۃ فیؤذن لہا ثم امر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال فاحرق علیہم بیوتہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا قسم ہی اس ذات باری جل شانہ کی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی مقرر مین نے قصد کیا یہ کہ لوگونکو حکم کرون کہ جمع ہوون پھر حکم کرون نماز کا پھر اذان دی جاوے نماز کے لئے۔ پھر حکم کرون ایک مرد کو کہ امامت کرے۔ پس مخالفت کرون اس جماعت کی جو مشغول ہون نماز سے یعنے ان سے جدا ہوون۔ اور قصد کرون اُن مردونکا جو اپنے گھرون سے نماز کے لئے نہین آتے ہین۔ پس ان پر جلاؤن انکے گھرون کو۔ اور حضرت جناب رسالت کے قول ہمت مین اشارہ ہی کہ اگر عاصی مجرد تہدید سے اپنے گناہ سے باز آوے عقوبت نہ کیا چاہئے والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین للشہد العشاء اور قسم ہی اسکی کہ جسکے دست قدرت مین میری جان ہی کہ اگر کوئی تمھارے سے جانے کہ مقرر وہ پاویگا ایک استخوان پر گوشت

لم یعلم

الجزء الثانی

یا ایک تیر جس سے تیراندازی سیکھے البتہ حاضر ہوویگا نماز خشا کے لئے - یعنے اگر جانے کہ نماز کے لئے حاضر ہونے مین دنیا کا کچھ فایدہ پاتا ہی اگرچہ وہ فایدہ خسیس اور حقیر ہو اپنی دون ہمتی سے حاضر ہوتا ہی - اور آخرت کے ثواب اور نعمت کے لئے حاضر نہین ہوتا ہی - امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس تشدید و توبیخ سے جماعت کے واجب ہونے پر استدلال کیا ہی - جیسا کہ وعید اخروی کو قرینہ وجوب کا ٹھہرایا ہی یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی یہہ استدلال وجوب کا تکلف سے خالی نہین کسلئے کہ سنن موکدہ کے ترک پر جو شعایر اسلام سے ہین جیسے اذان وغیرہ کے چھوڑنے پر بھی اس قسم کی تشدید آئی ہی - صحابہ کو ابتدائے احوال مین دین مین تکمیل اور اخلاق کی تہذیب حاصل ہونیکے آگے حضرت جناب رسالت ایسی تہدید و تشدید فرماے باوجود اسکے شرف صحبت کی فضیلت باقی ہی اسکے بعد ان بزرگوار ونکو درجہ کمال کا حاصل ہوا اللہ تعالی نے ان سب کے شان مین فرمایا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ **باب** فَضْلِ الْجَمَاعَةِ یہہ باب نماز جماعت کے ساتھ پڑہنے کی فضیلت مین ہی تنہا پڑہنے سے وَكَانَ الْأَسْوَدُ إِذَا فَاتَتْهُ الْجَمَاعَةُ ذَهَبَ إِلَى مَسْجِدٍ آخَرَ اور اسود جو کبار تابعین سے تھے انہون نے حضرت کے زمانہ مبارک پایا لاکن آنکھون سے دیکھا سو انکی یہہ حالت تھی کہ جب انکے مسجد مین جماعت فوت ہوتی تو دوسری مسجد کے طرف جاتے وَجَاءَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ وَصَلَّى جَمَاعَةً اور انس بن مالک ایک مسجد کے طرف آئے کہ اس مین نماز پڑہی گئی تھی پس اذان اور اقامت کہی اور نماز باجماعت ادا کی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز جماعت کے ساتھ ثواب کی زیادتی رکھتی ہی تنہا نماز پڑہنے سے ستائیس درجے - جو عدد کہ لسان شرع پر آیا ہو اسکے وجہ دریافت کرنے مین عقل کو کچھ راہ نہین ہی اسکے بیان کا قصد جو بے تکلف سے نماز پڑہین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنِي [illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً اس حدیث مین زیادتی پچیس درجہ کی آئی اور اکثر روایات مین بیس درجہ اور پہلی حدیث مین ستائیس درجہ ہی اور یہہ حدیث اگرچہ بحسب روایت کمی رکھتی ہی لاکن اسکی سند جو مالک نافع سے اور نافع ابن عمر سے ہی اصح طرق ہی اور زیادتی ستائیس کی عدل حافظ کی بحسب روایت معتبر ہی اور ایک کی صحت کی ترجیح دوسری پر دی جاتی نہین پس بالضرور تطبیق دیا چاہیے - اور وجہ تطبیق مین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے پچیس درجون کی خبر دی گئی اسکے بعد ستائیس درجون کی - یا لحاظ مسجد کی نزدیکی اور دوری کا ہی - یا مصلی کے حال کے نظر کرنے کہ جو کوئی زیادہ جاننے والا اور زیادہ خشوع کرنیوالا ہی اسکو ثواب بھی زیادہ ہی یا نظر نماز سری و جہری پر یا نظر جماعت کی کمی و زیادتی پر ہی - یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ وجہات جو مذکور ہوئین ان سے معین مذکور کے خلجان کی تشفی حاصل ہوتی نہین اور وہ جو کہتے ہین کہ ذکر عدد قلیل کا منافی عدد کثیر کا نہین کسلئے کہ عدد مفہوم کا معتبر نہین یہہ بات منصوصیت مین اور جگہ رد کیے کہ جسکا تعین عدد کے ساتھ واقع ہوا ہی دشوار ہوتی ہی واللہ اعلم **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ ترمذی نے کہا کہ تیسیر درجے کی حدیث پر اتفاق ہی اور درجات کے عدد بیان کرنے مین حکمت یہہ لکھتے ہین کہ نماز جب پنجگانہ ہی عدد درجات سے مبالغہ مقصود ہی کہ پانچ کو پانچ مین ضرب کرین تو پچیس ہوتے ہین **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَسُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز مرد کی جماعت مین زیادہ کی جاتی

جماعت کی نماز ان واقامت کے ساتھ

جماعت کی فضیلت کی وجہان

ی ہی

ہی کی نماز پر جو اسکے گھر میں اندر کی بازار میں ہی یعنے گھر اور بازار میں جو نماز پڑھی ہو چنانچہ عادت ہی کہ گھر اور بازار میں اکثر نماز پڑھا کرتے ہیں یا چھوٹی جماعت کے ساتھ
سو ایسی نماز پچیس درجہ زیادہ کئی جاتی ہی وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً
اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ اور یہ زیادتی ثواب کی ثابت ہی اسلئے کہ جسوقت کہ وضو کیا اچھا وضو کیا یعنے اسکے فرایض و
سنن کی رعایت پانی کے بغیر اسراف و تقصیر کے بجالایا پھر طرف مسجد کے نکلا جس حال میں کہ نہیں نکالی اسکو گھر سے مگر نماز یعنے محض نماز کے واسطے نکلا۔ نہیں پڑا ہی کسی
قدم مگر یہہ کہ بلند کیا جاتا ہی اس قدم سے خطا اسکے واسطے ایک مرتبہ قرب الٰہی میں اور کم کیا جاتا ہی اس قدم سے اسکا ایک گناہ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ
مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ پس جسوقت کہ اسنے نماز پڑھی ہمیشہ فرشتے دعا کرتے ہیں اور اسپر رحمت بھیجتے ہیں جبتک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ
میں ہی انکی دعا یہہ ہی کہ الٰہی بخشدے اسکو الٰہی رحمت بھیج اسپر وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ اور ہمیشہ ہی تمہارے سے ایک نماز کے ہی اجر و ثواب میں
جب تک کہ وہ انتظار میں ہی نماز کے **باب** فَضْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ جَمَاعَةٍ یہہ باب بیان میں زیادتی ثواب میں نماز فجر کے ہی ساتھ جماعت کے

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ
اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ الجمیع
جزءً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے زیادہ کرتی ہی نماز جماعت کی تمہارے سے ایک کی نماز کو جس حال میں کہ
تنہا پڑھتا ہی پچیس درجہ تک وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اور جمع ہوتے ہیں فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے نماز فجر میں یہہ
اشارہ ہی وجہ فضیلت پر نماز کے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ فرشتے رات اور دن کے نماز مغرب میں بھی جمع ہوتے ہیں اور یہہ جمع ہونا نماز فجر کی فضیلت کا موجب دوسری
نمازوں پر ہوتا نہیں اور اگر کہیں کہ مشقت فجر کی نماز میں زیادہ ہی تو اس معنے میں عشا بھی شریک غالب ہی یا رب مگر مجمع اور ان سے وعدہ ثواب کا نہیں ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا پھر ابو ہریرہ نماز فجر کی استشہاد فضیلت میں کہتے تھے اگر تم چاہتے ہو تو پڑھو
پڑھو جو نماز فجر کی شان میں ہی مقرر پڑھا فجر کا ہی مشہود۔ یعنے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں قَالَ شُعَيْبٌ وَحَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ تَفْضُلُهَا بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً امام بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ کہا شعیب نے طریق نافع سے ابن عمر سے کہ زیادتی رکھتی ہی نماز جماعت ستائیس درجہ
اور یہہ طریق بخاری کے بواسطہ ابو الیمان ہی **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ
سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اُمَّةِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا اعمش نے کہا کہ میں نے ام درداء سے سنا کہ کہتی تھی کہ آیا مجھپر ابو درداء غصہ کی حالت میں میں نے
پوچھا کہ تمھیں کیا چیز غصہ میں لائی اسنے کہا قسم ہی اللہ کی کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امور سے یا شریعت محمدی سے کسی چیز کو میں نہیں جانتا ہوں مگر یہی
نماز باجماعت جو پڑھا کرتے ہیں اور یہہ لوگ اب اسمیں بھی سستی کرتے ہیں شارحوں نے کہا ہی کہ جمیع امور شرعیہ میں فتور آگیا مگر جو چیز کہ باقی رہی یہی نماز باجماعت
ہی جو ہمیشہ کیا کرتے ہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ
مُوْسٰى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِي الصَّلٰوةِ اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى حضرت نے فرمایا کہ بڑا ثواب نماز میں اس شخص
کو ہی جو مسجد کو دور سے آوے پھر دور سے وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِنَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ اور جو کوئی انتظار کرے

الجزء الثامن والعشرون

نماز کا کہ اسکو امام کے ساتھ پڑہے ثواب کی راہ سے زیادہ ہی - اس شخص سے جو پڑہے اور سوجاوے - ظاہر اس حدیث کا نماز عشا مین ہی - اور پہلی حدیث جو ابو الدرداء سے مروی ہی وہ تو عام ہی اس مین تعرض نماز فجر کے ساتھ یا جماعت کی فضیلت کے ساتھ بھی نہین - واجب شرح تراجم سے ان ہر دو حدیث کی تطبیق مین نقل کرتے ہین کہ کثرت ثواب جماعت کا کثرت مشقت سے ہی - اور مشقت دوسرے نمازون سے جماعت فجر مین زیادہ ہی پس ثواب زیادہ ہوگا - اور یہہ توجیہ خالی تکلف سے نہین

باب فضل التهجير الى الظهر یہہ باب زیادتی ثواب مین نماز ظہر جلد ادا کرنے کے ہی

حدثنا قتيبة عن مالك عن سمي مولى ابو بكر عن ابي صالح السمان عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي بطريق وجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له فغفر له ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا درمیان اسکے کہ ایک مرد راہ سے چلا تھا اور ایک شاخ خار دار کو راہ مین پایا سو اسکو راہ سے اٹھا کے ایک طرف ڈالدیا - پس اللہ تعالی نے اس سے اس کام کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا ثم قال الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله پھر فرمایا کہ شہدا جو کثرت ثواب مین ممتاز ہین پانچ قسم پر ہین - ایک وہ ہی جو طاعون مین ہلاک ہووے - دوسرا وہ جو اسہال یا استسقا یا اور کوئی شکم کے بیماریون سے مرے - تیسرا جو پانی مین غرق ہووے - چوتھا وہ جو گھر کی دیوار اسپر گر کے مرجاوے - پانچوان وہ جو راہ خدا مین محض اعلاے کلمۃ اللہ کے لئے مارا جاوے **ترجمہ** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ شہید حقیقی یہی شہید فی سبیل اللہ ہی اس شہید کو نہ غسل ہی نہ نماز بخلاف اور شہیدون کے کہ وے شہداے مجازی ہین کہ بمعنے شہید کا ثواب پاتے ہین اور موطا مین ذات الجنب سے مرنے والے کو اور آتش مین جلے ہوے وغیرہ کو بھی زیادہ کیا ہی اور ابن عباس کی حدیث مین شریق اور وہ کہ جسکو درندہ پھاڑا شہیدون مین شمار کیا گیا ہی وقال لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا عليه اور فرمایا اگر جانین لوگ اس اجر و ثواب کو جو اذان کہنے مین اور جماعت کی صف اول مین ہی پھر اسکو نہ پاوے مگر یہہ کہ قرعہ ڈالین ایک دوسرے پر تو ہر آینہ قرعہ ڈالینگے اس اجر و ثواب پر وقال لو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا اور اگر جانین اس ثواب کو جو نماز عشا و صبح مین ہی البتہ آوینگے اسکے پانیکے لئے - اگرچہ انکا آنا زانو اور سرین پر ہو **باب** احتساب الآثار یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مسجد کی راہ مین نماز کے لئے جتنے قدم چلنے اعمال حسنہ کے شمار مین ہین

حدثنا محمد بن عبد الله بن حوشب قال حدثنا عبد الوهاب قال حدثني حميد عن انس قال قال النبي صلى الله عليه وسلم يا بني سلمة الا تحتسبون اثاركم انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ای بنی سلمہ آپ شمار نہین کرتے ہو تم اپنے قدمون کو نماز کے لئے مسجد کو جاتے وقت کہ ہر قدم کے لئے ایک درجہ زیادہ ہوتا ہی - بنو سلمہ انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا مسجد سے دور رہتے تھے سوا انہون نے چاہا کہ مسجد سے نزدیک آکے رہین تب حضرت انکو یہہ بشارت دی کہ جتنے قدم چلکے آینگے اتنے حسنات زیادہ لکھے جاینگے

حدثنا ابن ابي مريم قال اخبرنا يحيى بن ايوب قال حدثني حميد عن انس ان بني سلمة ارادوا ان يتحولوا عن منازلهم فينزلوا قريبا من النبي صلى الله عليه وسلم قال فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعروا المدينة منازلهم فقال الا تحتسبون اثاركم انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بنو سلمہ کے لوگون نے چاہا کہ اپنے مکانون سے نکلین اور مسجد نبوی کے قریب آکے رہین - حضرت نے اسکو ناخوش رکھا کہ مدینہ طیبہ کے ایک طرف کو خالی کردین فقال الا تحتسبون اثاركم پس فرمایا کیا نہین شمار کرتے ہو تم اپنے قدمون کو قال مجاهد خطاهم اثار المشي في الارض یا زجاجہ مجاہد نے آثار کی تفسیر مین کہا کہ قدم ہین جو آثار راہ چلنے کے زمین مین پڑتے ہین

اور یہی تفسیر ہے آیت وکتب ما قدموا وآثارہم کی - امام بخاری اس تعلیق سے گویا اشارہ کرتے ہین کہ قصہ بنی سلمہ کا اس آیت کا سبب نزول ہی

باب فضل صلوۃ العشاء فی الجماعۃ یہہ باب فضیلت مین نماز عشا کے ہی ساتھ جماعت کے

حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی ابو صالح عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من صلوۃ الفجر والعشاء ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی کوئی نماز گران تر منافقون پر نماز فجر اور عشا سے ولو یعلمون ما فیہما لاتوہما ولو حبوا اگر جانتے لوگ اُس ثواب کو جو ان ہر دو نماز مین ہی البتہ آئے ہوتے انکے ادا کرنیکے لئے اگرچہ اپنے زانو اور سرین پر ہو- یعنے سرکتے اور رینگتے آتے لقد ہممت ان آمر المؤذن فیقیم ثم آمر رجلا یؤم الناس ثم اخذ شعلا من نار فاحرق علی من لا یخرج الی الصلوۃ بعد اور مقرر قصد کیا مین نے یہہ کہ حکم کرون موذن کو پس اقامت کرے نماز کی- اور حکم کرون ایک مرد کو کہ امامت کرے پھر آتش کے شعلے لون اور جلا دون ان لوگون کو جو نماز کے لئے نہین آتے ہین بعد سننے اقامت کے جس حال مین کہ انکی طاقت رکھتے ہین مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ قول حضرت کا ہی کہ لو یعلمون ما فیہما لاتوہما جو ہی

باب اثنان فما فوقہما جماعۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ دو نفر سے جو زیادہ ہون وہ جماعت ہی اور اس بیان مین کہ سفر مین دو شخص نماز پڑھتے ہون تو بھی اذان و اقامت و امامت ہے

حدثنا مسدد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا خالد عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حضرت الصلوۃ فاذنا واقیما ثم لیؤمکما اکبرکما مالک بن حویرث سے مروی ہی کہ حضرت نے ان دو شخص کو فرمایا جو رخصت سفر کی چاہے کہ جب وقت نماز کا آپہنچے اذان بولین اور اقامت کہین تم ہر دو- پھر امامت کرے جو تمہارے مین بزرگ تر ہو ازروے علم کے یا عمر کے

باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ وفضل المساجد یہہ باب بیان مین زیادتی ثواب اس شخص کے ہی جو مسجد مین نماز کے انتظار مین بیٹھے- اور بیان مین فضیلت مسجد کے

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الملائکۃ تصلی علی احدکم ما دام فی مصلاہ ما لم یحدث ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا فرشتے مغفرت چاہتے ہین تمہارے کسیکی- جب تک وہ اپنی نماز کی جگہہ مین بیٹھا ہو یعنے نماز کے انتظار مین جب تک کہ وہ بے وضو نہووے طہارت پر رہے- دعا ان فرشتون کی یہہ ہی اللہم اغفرلہ اللہم ارحمہ یعنے الٰہی بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر لا یزال احدکم فی صلوۃ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب الی اہلہ الا الصلوۃ ہمیشہ ہی تمہارے سے کوئی شخص نماز مین جب تک کہ نگاہ رکھے اسکو نماز روک رکھے اسکو مسجد مین مانع نہو اسکو اسکے گھر والون کی طرف جانے سے مگر نماز

حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سات شخص ہین کہ سایہ دالیگا ان پر اللہ تعالی اپنے کنف رحمت مین لیویگا اس روز جو سایہ نہین مگر اسی پروردگار کا- یعنے قیامت کے دن جو تمام خلق ہوا دہشت اور ریخ و زحمت مین ہونگے- آفتاب ایک برابر قریب ہوجائیگا کسیکو بھی کسی چیز کا سایہ نہوگا- مگر ساتھ شخص کو عرش رحمان کے سایہ مین جگہہ ملیگی چنانچہ دوسرے احادیث مین صاف سایہ عرش کا ذکر آیا ہی وہ سات شخص یہ ہین الامام العادل ایک امام عادل ہی امام یا بادشاہ یا اسکا خلیفہ مراد ہی جو موافق شریعت محمدی کے حکم کرے، وشاب نشا فی عبادۃ اللہ دوسرا وہ جوان ہی جو اسکی نشو نما عبادت الٰہی مین ہوا، ورجل قلبہ معلق فی المساجد اور تیسرا وہ مرد کہ اسکا دل مسجد مین ہی لگا ہو للہ تعالی

ذکر و عبادت کے لذت سے نماز کی انتظار مین و رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ اور تیسرے وہ دو مرد مین کہ باہمدیگر محبت رکھتے ہین
اللہ ہی کے واسطے اور جدا ہوتے ہین اسیکے خوشنودی پر۔ و رجل طلبتہ امراۃ ذات منصب و جمال فقال انی اخاف اللہ چوتھا وہ مرد ہی کہ
اسکو عورت صاحب شرف اور صاحب حسن و جمال اس سے بدفعلی چاہی تو اسنے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون و رجل تصدق اخفی حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ
پانچوان مرد ہی کہ صدقہ دیا اور پوشیدہ کیا یہان تک کہ اسکے بائین ہاتھ کو خبر نہین کہ سیدہا ہاتھ کیا دیا و رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ اور وہ مرد کہ
حق تعالی کو تنہائی مین یاد کیا۔ پس اسکی آنکھون سے اشک جاری ہوے خوف آخرت سے یا اللہ ہی کی خوف جلال یا شوق جمال سے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب کے ساتھ
وہی جزوی جو رجل قلبہ معلق فی المسجد آیا ہی اگرچہ انتظار کا ذکر نہین **حدثنا** قتیبۃ و علی بن حجر قالا قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر
عن حمید قال سئل انس ھل اتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما فقال ذات لیلۃ صلوۃ العشاء الی شطر اللیل ثم
اقبل علینا بوجھہ بعد ما صلی فقال صلی الناس و رقدوا و لم تزالوا فی صلوۃ منذ انتظرتموھا حمید نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ
پوچھا گیا کہ آیا حضرت انگشتری بناے تھے۔ انس نے کہا ہان انگشتری پہنے تھے۔ ایک رات نماز عشا کے لئے نیم شب تک آپ نے تاخیر کی پھر ہماری طرف متوجہ ہوے
نماز پڑہنے کے بعد۔ پس فرمانے لگے کہ لوگون نے نماز پڑہی اور خواب کیا۔ اور تم نماز مین ہی ہو جب تک کہ نماز کے انتظار مین رہو فقال فکانی انظر الی وبیص خاتمہ
انس نے کہا پس گویا مین دیکھتا ہون طرف لمعان انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے اسوقت حضرت کے دست مبارک مین جو انگشتری تھی گویا مین دیکھتا ہون

باب فضل من غدا الی المسجد و من راح ہیہ باب فضیلت میں اسشخص کے ہی کہ روز کرے طرف مسجد کے اور شب کرے طرف مسجد کے **حدثنا**
علی بن عبد اللہ قال حدثنا یزید بن ھارون قال اخبرنا محمد بن مطرف عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من غدا الی المسجد و راح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا و راح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی روز کرے مسجد مین اور شب کرے تو آمادہ کریگا اللہ تعالی اسکے لئے مہمانی اسکی جس جگہ کہ وہ نزول کرے جنت مین ہر بار جو صبح اور
شام کیا ہی واسطے عبادت کے

باب اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ یہ باب اس بیان مین ہی کہ جب شروع کی جاوے
اوا مسجد مین کوئی نماز مگر نماز فرض **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراھیم عن سعد عن ابیہ عن
حفص بن عاصم عن عبد اللہ بن مالک بن بحینۃ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل ح و حدثنی عبد الرحمن
قال حدثنا بکر بن مضر بن اسد قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی سعد بن ابراھیم قال سمعت حفص بن عاصم قال سمعت رجلا
من الازد یقال لہ مالک بن بحینۃ یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا من الازد و قد اقیمت
الصلوۃ یصلی رکعتین حفص بن عاصم نے کہا کہ مین نے ایک مرد سے سنا جو اسنے ازد سے سنا تھا۔ اسکو مالک بن بحینہ کہتے تھے۔ وہ حدیث کرتا تھا کہ مقرر پیغمبر خدا نے
دیکھا ایک مرد کو جو ازد سے تھا حالانکہ اقامت کہی گئی تھی نماز کی وہ دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یہ الناس فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح اربعا الصبح اربعا پھر جب حضرت نماز سے پھرے لوگ آپکے ساتھ جمع ہوے حضرت نے
اس مرد کو فرمایا کیا نماز صبح کی چار رکعت ہی یا نماز صبح کی تو چار رکعت پڑہتا ہی۔ یہہ مکرر فرمایا۔ جب وہ مرد اقامت فرض کے بعد دو رکعت مین مشغول ہوا حضرت نے
بطور زجر اور سرزنش کے ہمزہ استفہام انکاری کے ساتھ اسکو تنبیہ فرمائی کہ ایسا نکرے۔ جاننے کہ سنت فجر جو سب سنن مین بہت موکد ہی امام شافعی احمد نے اختلاف کیا ہی

الجزء الثانی

کہتے ہین کہ جب امام نماز فرض کے لئے قیام کرے سنت پڑہنے مین مشغول ہونا مکروہ ہی اور حنفیہ کے پاس اگر پایا ایک رکعت فرض کا امام کے ساتھ مستصوبہ ہو سنت فجر کو ترک کرکے باہر دو فضیلت یعنے فجر کی سنت اور فرض باجماعت ملتے ہون - لاکن سنت مسجد کے دروازے پر پڑہے نہ صف جماعت مین تابعہ غندر و معاذ عن شعبۃ عن مالک متابعت کی ہی بہز کی اسکی روایت مین شعبہ سے غندر اور معاذ - یعنے یہہ ہر دو بھی شعبہ سے راوی ہین اور وہ مالک سے وقال ابن اسحٰق عن سعید عن حفص عن عبد اللہ بن بحینۃ وقال حماد اخبرنا سعد عن حفص عن مالک کہا حماد نے کہ خبر دی ہمکو سعد نے حفص سے اور اسنے مالک سے امام بخاری علیہ الرحمہ نے تائید کی ہی ان ہر دو تعلیق سے اسناد سابق کی **مترجم** کہتا ہی کہ صبح کی جماعت مین مل جانے سے اگر سنت فوت ہو جاوے تو اسکے قضا کرنے مین ائمہ کا اختلاف آیا ہی مولانا شاہ ولی اللہ محدث رحمہ اللہ تعالی شرح موطا مین باب اذا قیمت الصلوۃ ترک رکعتی الفجر وغیرہا من النوافل مین حدیث ابو سلمہ کی شرح مین لاہین کہ اگر اقامت نماز کی ہوئی - اور یہہ شخص سنت فجر نہین پڑہا ہی تو تامل کرے - اگر ظن غالب یہہ ہی کہ ایک رکعت جماعت کے ساتھ پاویگا تو ناحیہ مسجد یا باب مسجد مین سنت پڑہلے والا موقوف رکھے مالک انہ بلغہ ان عبد اللہ بن عمر فاتتہ رکعتا الفجر فقضاہما بعد ان طلعت الشمس یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فجر کی سنت دو رکعتین فوت ہوئین پس اسکو طلوع آفتاب کے بعد قضا کیا مسئلہ فجر کی دو رکعت سنت مین قضا کی علت وہی کہ موقت مطلوبی ہی - پس یہہ حکم سب سنن موقتہ کو شامل ہی اور قضا کرنا حضرت کا ظہر کی دو رکعت سنت کو عصر کے بعد شاہد اسکا ہی - اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا - اور عالمگیری مین مذکور ہی کہ جب سنتین اپنے وقت سے فوت ہون قضا نہ کیا جاہئے - مگر سنت فجر اگر فرض کے ساتھ قضا ہو وین زوال تک قضا کیا جاے - اور سوا اسکے قضا نکیا جاہئے - اور تھے عبد اللہ بن عمر جب آئے مسجد مین جماعت کو نماز پڑہ چکے ہین تو نماز فرض ہی شروع کرتے اور اسکے آگے کچہ نہ پڑہتے مسئلہ عالمگیری مین مذکور ہی قبیل لا باس بترک سنت الفجر والظہر اذا صلی وحدہ وقبل لا یجوز ترکہا بحال انتہی - اور ہدایہ مین لایا ہی کہ اگر کسی سے فجر کے دو رکعت سنت فوت ہوئے تو اسکو فرض ادا کرنیکے بعد طلوع آفتاب کے آگے قضا کرے کس لئے کہ اسوقت دو رکعت کا پڑہنا نفل محض ہی نہ سنت - اور نفل تو اسوقت مکروہ ہی اور اسیطرح آفتاب بلند ہونیکے بعد اسکو قضا کرنے شیخین کے پاس اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ میرے پاس احب یہہ ہی کہ آفتاب بلند ہونیکے آگے زوال تک اسکو قضا کرے - کہ اسطیکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اسکو لیلۃ التعریس کی صبح مین آفتاب بلند ہونیکے بعد قضا کیا تھا - اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کہتے ہین کہ اصل سنت مین یہہ بات ہی کہ قضا کے بجاوین اسلئے کہ قضا اس عبادت کے لئے مخصوص ہی جو واجب ہو - کس لئے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے اسکو بہ تبعیت فرض قضا کیا تھا یعنے فرض جو قضا ہوئی تھی سنت بھی اسکے ساتھ پڑہ لی پس صورت تبعیت کے سوا اس چیز پر باقی رہیگی جو اصل ہی - اور سنت مذکورہ بہ تبعیت فرض زوال تک قضا کئے جائینگی - خواہ فرض جماعت کے ساتھ پڑہین یا بغیر جماعت کے لاکن زوال کے بعد قضا کئے جاوین یا نہ سو اسمین اختلاف ہی - اور یہہ جو مذکور ہوا سنت فجر کا حکم ہی - لاکن دوسری سنتین وقت گذرنیکے بعد فرض کے سوا نہین قضا کئے جاتے ہین - پر بہ تبعیت فرض انکو قضا کرنے مین اختلاف مشائخ ہی انتہی اور وہ جو مشکوۃ مین ایک حدیث محمد بن ابراہیم کی روایت سے ابو داؤد کی تخریج سے آئی ہی کہ حضرت نے ایک شخص کو فجر کی نماز فرض پڑہنے کے بعد پھر دو رکعت پڑہتا ہوا دیکھا سو اسکو فرمایا کہ فجر کے فرض دو ہی رکعت ہین اسنے کہا یا رسول اللہ مین نے دو رکعت سنت آگے فرض کے نہین پڑہی تھی حضرت یہہ سنکے خاموش رہے - پس فرض کے بعد طلوع آفتاب کے آگے سنت کا پڑہنا جایز ہوا چنانچہ مذہب امام شافعی کا ہی - اور امام اعظم و ابو یوسف کے پاس سنت کو قضا نہین چنانچہ انکی دلیل اوپر ہدایہ سے گذری - اور یہہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف قابل سند پکڑنیکے نہین کذا فی مظاہر حق

باب حد المریض ان یشہد الجماعۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ ایک حد مقرر کی جاوے بیمار کے لئے کہ وہ جماعت مین حاضر ہووے - اور جب اس حد سے گذرے ابن بطال وغیرہ کہتے ہین کہ حد معنے مین حدت اور تندی کے ہی - جیسا کہ قول

جلد ۱ ای اجتہاد

سنت صبح فوت ہوئی اسکو قضا کرنیکے وقت کا اختلاف

الجزء الثانی

عمر کا ہی حق ہین ابوبکر کے رضی اللہ عنہما کنت اُداوی منہ بعض الحذای الحدۃ مراد اس جگہہ اٹھنا بیمار کا ہی نماز کے لیے **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث

قال حدثنی ابی قال حدثنا الاعمش عن ابراھیم عن الاسود قال کنا عند عائشۃ فذکرنا المواظبۃ علی الصلوۃ والتعظیم لھا

اسود نے کہا کہ تھے ہم نزدیک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پس ہم ذکر کرنے لگے نماز پر مواظبت اور ہمیشگی کرنیکا اور اسکی تعظیم و بزرگی کا قالت لما مرض

النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرضہ الذی مات فیہ فحضرت الصلوۃ فاذن فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس فقیل لہ

ان ابا بکر رجل اسیف اذا قام مقامک لم یستطع ان یصلی بالناس بی بی نے کہا کہ جب حضرت بیمار ہوئے وہ بیماری کہ جس مین وفات

فرمایا۔ پس وقت نماز کا آپہنچا اور اذان کہی گئی۔ تو فرمایا کہ ابوبکر کو کہو کہ لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے۔ تب حضرت سے بعضون نے کہا کہ مقرر ابوبکر ایک مرد غمگین

رقیق القلب اور سریع البکا یعنے جلد رونیوالا ہی۔ جب وہ آپکی جگہہ پر کھڑا رہیگا تو لوگون کے ساتھ نماز ادا نکر سکیگا۔ پس اور کسیکو حکم کیجئے **واعاد فاعاد وا لہ**

پھر حضرت وہی حکم فرمایا تو پھر آپکو بی بی عائشہ اور دوسرے حضار نے وہی جواب دیا **فاعاد الثالثۃ فقال انکن صواحب یوسف** پھر میسر بار

حضرت نے وہی حکم کیا۔ اور فرمایا کہ تم عورتین یوسف علیہ السلام کے مصاحبون کے سے ہو۔ یہان مراد صواحب سے بی بی زلیخا ہین حضرت نے بی بی عائشہ کو انکے

ساتھ اسلیے تشبیہ دی کہ جو دل مین ہی اسکے برخلاف ظاہر کرتے ہین جناب عائشہ صدیقہ کے دل مین تھا کہ جب ابوبکر صدیق امامت کرے اور حضرت کی جگہہ پر کھڑے رہے

لوگ بسبب شک کے عداوت پر اٹھینگے۔ اسلیے بی بی نے عذر کیا کہ وہ نرم دل ہین جیسا کہ بی بی زلیخا نے عورتونکی ضیافت کی پر مقصود دل یہہ تھا کہ وہ عورات جو

یوسف علیہ السلام کے باب مین بی بی زلیخا پر طعن کرتی تھین سو جمال یوسفی دیکھ لین اور انکو معذور رکھین **مروا ابا بکر فلیصل بالناس** حضرت نے فرمایا کہ حکم کرو

ابوبکر کو تا لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہے۔ مروی ہی کہ بلال ابوبکر صدیق کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ حضرت کا حکم ہوا ہی کہ آپ لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہین ابوبکر صدیق نے

عمر فاروق سے کہا کہ تم نماز پڑہاؤ۔ انہون نے کہا کہ اس منصب کے آپ ہی سزاوار ہو **فخرج ابوبکر یصلی** پھر نکلے ابوبکر اور لوگ کو ساتھ لیکے نماز پڑہہ رہے تھے

فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ خفۃ فخرج یھادی بین رجلین پس حضرت اپنی جان مین کچھ ایک سبکی پائے بیماری سے پھر نکلے

راہ چلتے تھے درمیان دو شخص کے یعنے دو شخص پر تکیہ کرکے چلے تھے **کانی انظر الی رجلیہ تخطان الارض من الوجع** بی بی عائشہ کہتی ہین کہ ایسا ہی

کہ گویا مین دیکھتی ہون حضرت کے پیر مبارک کے طرف جو زمین پر لکیر کھینچتے تھے۔ یعنے درد اور ناتوانی سے قدم اٹھاکے رکھہ نہ سکتے تھے کھینچتے جاتے تھے **فاراد ابوبکر**

ان یتاخر فاومأ الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مکانک جب ابوبکر صدیق کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لاتے ہین سوچا ہا کہ پیچھے ہٹے اور

مقتدیون مین داخل ہووے۔ تو حضرت نے انکے طرف اشارہ فرمایا کہ ثابت رہو اور اپنی جگہہ کو لازم کرو **ثم اتی بہ حتی جلس الی جنبہ** پس حضرت کو لے آئے

یہان تک کہ صدیق اکبر کے پہلو سے بیٹھے **فقیل للاعمش وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وابوبکر یصلی بصلوتہ والناس یصلون**

بصلوۃ ابی بکر فقال برأسہ نعم اعمش سے لوگون نے کہا کہ حضرت نماز پڑہتے تھے اور ابوبکر نماز پڑہتے تھے اپکی نماز یعنے اقتدا حضرت کا کرتے تھے اور لوگ

ابوبکر صدیق کی نماز کی تعبیت کرتے تھے۔ یہ سنکے اعمش نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہان ایسا ہی تھا۔ جاننے کہ ظاہر اس قول کا یہہ ہی کہ اس نماز مین حضرت اور ابوبکر

ہر دو امام تھے۔ جب دو امام ہوا ایک نماز مین جایز نہین ہی تاویل کرتے ہین کہ ابوبکر کی امامت سے مراد یہہ ہی کہ جب حضرت بیٹھے کے نماز پڑہتے تھے سب لوگ نزدیک

و دور سے آپکے احوال پر اطلاع نہین رکھتے تھے سو مقتدیونکی جماعت صدیق اکبر کے حرکات و آواز پر حضرت کا اقتدا لیجا لاتے تھے۔ اور ایک جماعت کہتی ہی کہ اس نماز

مین ابوبکر ہی امام تھے۔ اور بیہقی نے کہا کہ حضرت آخر بیماری مین جو دنیا سے عقبیٰ کے طرف رحلت فرمائی ابوبکر کے مقتدی تھے۔ اور حضرت کا اقتدا بعض اصحاب کے

ساتھ حالت صحت میں بھی صحت کو پہنچا ہی رواہ ابوداؤد عن شعبۃ عن الاعمش بعضہ روایت کی ہی اس حدیث کی ابوداؤد اور طیالسی نے شعبہ سے اور اسنے اعمش سے اس حدیث کے بعض کو وزاد ابو معاویۃ جلس عن یسار ابی بکر وکان ابوبکر یصلی قائما اور زیادہ کیا ہی ابو معاویہ نے اعمش سے کہ حضرت نے تشریف رکھی ابوبکر کے بائیں جانب پر۔ اور تھے ابوبکر نماز پڑھتے کھڑے رہکر **حدثنا** ابراہیم بن موسیٰ قال اخبرنا ھشام بن یوسف عن معمر عن الزھری قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ قال قالت عائشۃ لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشتد وجعہ استاذن ازواجہ ان یمرض فی بیتی فاذن لہ عبید اللہ نے کہا کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ سخت ہوئی بیماری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو آپ نے اپنے بی بیوں سے اذن طلب کیا کہ اپنی بیمارداری میرے گھر میں کی جاوے۔ تب سب بی بیوں نے اذن دیا فخرج بین رجلین تخط رجلاہ الارض وکان بین عباس ورجل اخر قال عبید اللہ بن عبد اللہ فذکرت ذلک لابن عباس ما قالت عائشۃ فقال وھل تدری من الرجل الم تسم عائشۃ قلت لا قال ھو علی بن ابی طالب پس نکلے پیغمبر خدا نماز کے لئے درمیان دو مرد کے جس حال میں کہ خط کھینچتے تھے آپکے پاے مبارک زمین پر اور تھے حضرت درمیان ابن عباس کے اور دوسرے مرد کے۔ عبید اللہ نے کہا کہ میں نے ذکر کیا ابن عباس سے اس چیز کا جو بی بی عائشہ نے کہا تھا۔ پس ابن عباس نے مجھکو کہا کیا تو نے جانا کہ وہ کون مرد ہی کہ بی بی عائشہ نے جسکا نام نہ لیا۔ میں نے کہا نہیں جانا۔ کہا وہ علی ابن ابی طالب ہی۔ کرمانی کہتا ہی کہ بی بی عائشہ نے جو حضرت علی کا نام نہ لیا اسکا سبب کچھ تحقیر یا عداوت کا نہیں تھا بلکہ اسکی وجہ یہی ہی جو امام نووی نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو جانب میں جو دو مرد تھے ایک تو عباس رضی اللہ عنہ تھے دوسرے مرد کون تھے اسمیں مختلف روایتیں آئی ہیں کہ علی مرتضی تھے یا فضل بن عباس یا اسامہ۔ ان تینوں میں بھی ثبوت ہوتا ہے حضرت کا دست مبارک پکڑتے تھے۔ اور ایک جانب تو عباس ہی پکڑتے تھے۔ اور دو تینوں صحابی ایک ایک صحابی جو بدلتے جاتے تھے جیسے دیکھا اسکا نام لیا۔ غرض جب تعیین میں اختلاف آیا بی بی عائشہ نے مبہم لایا اور ایک طرف عباس کے نام کی تصریح کی **باب** الرخصۃ فی المطر والعلۃ ان یصلی فی رحلہ یہ باب اس بیان میں ہی کہ بارش برسنے کے وقت رات ہو یا دن۔ اور جو سبب کہ جماعت میں حاضر ہونیکو مانع ہو۔ جیسے بیماری۔ یا دشمن کا خوف اور راہ میں بہت ہی کیچڑ رہنا۔ اور ہوا سخت شب میں ہو رہی ہو ایسے عذر والے اپنی جگہ پر تنہا یا جماعت ادا کرنیکی رخصت ہی **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع ان ابن عمر اذن بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد ومطر ثم قال الا صلوا فی الرحال الخ سے مروی ہی کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کے لئے ایک شب جو بہت سرد تھی پھر کہا آگاہ رہو نماز پڑھو اپنے گھروں میں۔ ظاہر اس کلام کا یہ ہی کہ اذان کے بعد یہ بات کہی ہوں اور حدیث رابن پر گزرا کہ اسنے اذان میں حکم کیا بلکہ حی علی الصلوۃ کی جاے پر فرمایا۔ گویا ہر دو صورت بھی روا ہیں اور واقع ہوئیں ہیں ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر المؤذن اذا کانت لیلۃ ذات برد ومطر یقول الا صلوا فی رحالکم پھر کہا کہ حضرت موذن کو حکم کرتے تھے جاڑہ اور بارش کی شب میں کہ کہے لوگو نماز پڑھو اپنی منزلوں میں **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن ابن شھاب عن محمود ابن الربیع الانصاری ان عتبان بن مالک کان یؤم قومہ وھو اعمی وانہ قال لرسول اللہ محمود بن ربیع سے مروی ہی کہ عتبان بن مالک امامت کرتا اپنی قوم کی اور وہ نابینا تھا اور اسنے حضرت سے عرض کی یا رسول اللہ انھا تکون الظلمۃ والسیل وانا رجل ضریر البصر یا رسول خدا اندھیری رات اور پانی کی تیز رو ہوتی ہی اور میں نابینا ہوں فصل یا رسول اللہ فی بیتی مکانا اتخذہ مصلی پس نماز پڑھئے یا رسول اللہ میرے

الجزء الثالث

گھر مین تا مین اسکو نماز کی جگہہ ٹھہرالون فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال این تحب ان اصلی فاشار الی مکان من البیت فصلی
فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم پس حضرت انکے گھر تشریف لائے اسکو فرمایا کہ تو کہان دوست رکھتا ہی کہ نماز پڑہون پس عتبان نے اپنے گھر سے
ایک جگہہ کے طرف اشارہ کیا۔ سو حضرت نے اس جگہہ نماز پڑہی **باب** هل یصلی الامام لمن حضر وهل یخطب یوم الجمعة فی
المطر یہہ باب اس بیان مین ہی کی آیا روا ہی کہ نماز پڑہے امام۔ ایک جماعت کے ساتھہ جو حاضر ہوے ہون ان لوگون سے جو وے عذرین رکھتے ہون جو مذکور ہوے
کہ حاضر نہونیکی رخصت پاے ہین تو خطیب جمعہ کے روز خطبہ پڑہے بارش مین جب حدیث سے ظاہر مفہوم ہوا کہ عذر والے حاضر نہوین اور جماعت انکے ساتھہ
منعقد نہو۔ عقد اس باب کا اس وہم کے دفع کرنیکے لئے ہی کہ یہہ رخصت رخصت اباحت کی ہی رخصت وجوب وندب کی۔ اگر اہل عذر حاضر ہوین تو اب جماعت کا ثواب پاوینگے
اور جمعہ انسے ادا ہوویگی **حدثنا** عبد الله بن عبد الوهاب قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا عبد الحمید صاحب
الزیادی قال سمعت عبد الله بن الحارث قال خطبنا ابن عباس فی یوم ذی ردغ فامر المؤذن لما بلغ حی علی
الصلوة قال قل الصلوة فی الرحال عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ ابن عباس نے خطبہ جمعہ کا پڑہا۔ جس روز کہ کیچڑ پانی تھا۔ پس مؤذن کو فرمایا جب وہ
کلمہ حی علی الصلوة پر پہنچا کہا کہ کہہ الصلوة فی الرحال یعنے نماز پڑہو اپنے منزلون مین فنظر بعضهم الی بعض کانهم انکروا پس دیکھا بعضون نے بعضون کیطرف
گویا انکار کیا اس حکم پر ابن عباس کے کہ ترک فرض کی رخصت دی فقال کانکم انکرتم هذا ان هذا فعله من هو خیر منی یعنی النبی صلی الله
علیه وسلم پس ابن عباس نے کہا کہ گویا تم نے میرے اس کام پر انکار کیا۔ مقرر یہہ ایک امر ہی کہ کیا ہی اس جناب نے جو میرے سے بہتر ہی یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انها عزمة وانی کرهت ان احرجکم مقرر جمعہ واجب ہی باوجود اسکے مین نے ناخوش رکھا کہ تمکو حرج اور مشقت مین ڈالون اس روز میر
باہر نکلنے سے وعن حماد عن عاصم عن عبد الله بن الحارث عن ابن عباس بمثله یہہ عطف ہی حدثنا حماد بن زید پر تعلیق نہین ہی یعنے
حماد مذکور نے جو عاصم سے نقل کی اور وہ عبد اللہ بن حارث سے اور وہ ابن عباس سے مانند حدیث مذکور کے مروی ہی اس راوی کے ساتھہ جیسا کہ کہا غیر انه قال
کرهت ان اوثمکم فتجیئون تدوسون الطین الی رکبکم سوا اسکے جو حماد نے یہہ روایت کی ہی ناخوش رکھا مین نے یہہ گناہ مین ڈالون تمکو۔
پس وجہ حال مین کہ کھنڈ لوگ کیچڑ کو زانو تک مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ یہہ قول ہی نظر بعضهم الی بعض جو دلالت کرتا ہی حاضر ہونے پر ایک جماعت کے باوجود
مانع کے۔ اور ابن عباس نے خطبہ پڑہا اور نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی **حدثنا** مسلم بن ابراهیم قال حدثنا هشام عن یحیی عن ابی
سلمة قال سألت ابا سعید الخدری فقال جاءت سحابة فمطرت حتی سال السقف وکان من جرید النخل ابو سلمہ نے
کہا کہ مین نے ابو سعید خدری سے سوال کیا شب قدر سے جیسا کہ باب الاعتکاف مین اسکی تصریح کی اور یہہ سوال نماز صبح کے وقت تھا۔ پس ابو سعید خدری نے کہا کہ ایک ابر
آیا اور برسا یہان تک کہ سقف مسجد سے پانی روان ہوا۔ اور اسکا سقف شاخ خرما سے تھا فاقیمت الصلوة فرایت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یسجد فی الماء والطین حتی رایت اثر الطین فی جبهته پس نماز کی اقامت کہی گئی اور مین حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے
ہین پانی اور کیچڑ مین یہان تک کہ اثر مٹی کا اپکی پیشانی مبارک مین دیکھا۔ اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ وہ ہی کہ حضرت اس روز مین جو پانی
کیچڑ تھا جماعت کے ساتھہ نماز پڑہی جیسا کہ لفظ اقیمت الصلوة کا اور دیکھنا ابو سعید خدری کا اسپر دلالت کرتا ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة
قال حدثنا انس بن سیرین قال سمعت انسا یقول قال رجل من الانصار انی لا استطیع الصلوة معک انس بن سیرین نے کہا کہ

الجزء الثانی

میں نے انس بن مالک سے سنا کہ کہتا تھا کہ انصار سے ایک مرد نے کہا کہ میں نماز نہیں پڑھ سکتا ہوں آپکے ساتھ یا رسول اللہ وکان رجلا ضخما فصنع للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعاہ الی منزلہ فبسط لہ حصیرا ونضح طرف الحصیر فصلی علیہ رکعتین اور وہ مرد فربہ تھا پس
حضرت کے واسطے کھانا پکوایا پس آپکو دعوت کی اپنے مکان کی طرف اور آپ کے لئے حصیر بچھائی اور اسپر پانی چھڑکا اسکو نرم کرنیکے لئے یا پاک کرنیکے لئے پس حضرت نے دو رکعت
نماز پڑھی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بورئے پر نماز جایز ہے۔ اور وہ جو عمر بن عبد العزیز سے منقول ہے کہ وہ نماز مٹی پر پڑھتے تھے سو وہ تواضع اور کسر نفسی کی
جہت سے تھا اور حضرت نے معاذ ابن جبل کو فرمایا عفر وجہک بالتراب خاک آلودہ کر اپنے منہ کو یہ غریمت ہے فقال رجل من آل الجارود لانس اکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقال ما رایتہ صلاہا الا یومئذ آل جارود سے ایک مرد نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا آیا تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت پڑھتے۔ انس نے کہا میں نے نہیں دیکھا حضرت کو کہ نماز چاشت پڑھی ہو۔ مگر اسکے روز۔ اس بات کے ثبوت میں علمائے تردد کیا ہی صحیح یہی ہے
کہ حضرت نماز ضحی چہار رکعت پڑھے میں تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ لکھتے ہیں کہ حضرت نماز پڑھتے تھے حاضروں کے ساتھ سوائے اس مرد بن زارکے پس منطبق ہوا
اسکے ساتھ کہ کہا نماز پڑھی امام نے ساتھ ان لوگوں کے جو حاضر تھے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مراد حاضران جماعت وہ جماعت ہی جو انہیں معدود رکھے تھے نہ مطلق حضار

باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلوۃ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ جب طعام حاضر ہو اور نماز کے لئے اقامت کہی جاوے تو ابتدا
طعام سے کرے یا نہ وکان ابن عمر یبدأ بالعشاء اور تھے ابن عمر ابتدا کرنے طعام شب سے۔ یہ بات دقت کی وسعت اور بھوک کی شدت میں ہوگی
وقال ابو الدرداء من فقہ المرء اقبالہ علی حاجتہ حتی یقبل علی صلاتہ وقلبہ فارغ ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات آدمی
کی علم و دانش سے ہے کہ متوجہ ہووے اپنی حاجت کے طرف جو طعام وغیرہ سے ہو یہاں تک کہ نماز کی طرف توجہ لاوے جب طعام کھا چکے اور اسکا فارغ رہے اور اپنے خواجے
خطرے دل میں خطور نکرین۔ اور مناجاتی میں ہر حال میں پورا خضوع و خشوع حاصل رہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ معدہ خالی رہنے کی حالت میں بھی یہ بات
ہاتھ دیتی ہے۔ اور کھانا کھانے کے بعد مناجات میں ذوق کم ہوتا ہے پس طالب کو چاہئے کہ ہر حال میں جناب حق کے طرف توجہ کامل رکھے

حدثنا

مسدد قال حدثنا یحیی عن ہشام قال حدثنی ابی سمعت عایشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا وضع العشاء
واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء یہ حدیث عایشہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب طعام رکھا جاوے اور اقامت کہی جاوے تو کھانے سے ابتدا کرو۔
یہ کہ وقت کے وسعت اور بھوک کی شدت میں ہوگا۔ حکم کہ کھانے کی ابتدا کرنا مستحب ہے

حدثنا یحیی بن

بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قدم
العشاء فابدؤا بہ قبل ان تصلوا صلوۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ
کہ پیش کیا جاوے کھانا شام کا تو ابتدا کرو کھانے سے نماز مغرب سے آگے۔ اور جلدی نکرو نماز کے لئے کھانے سے اعراض کرکے

حدثنا عبید بن

اسمعیل عن ابی اسامۃ عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء
احدکم واقیمت الصلوۃ فابدؤا بالعشاء ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جبوقت کہ تمہارے کسیکے آگے طعام رکھا جاوے اور نماز کی
اقامت کی جاوے تو کھانے سے ابتدا کرو ولا یعجل حتی یفرغ منہ اور جلدی نکرے یہاں تک کہ کھانے سے فراغت پاوے وکان ابن عمر یضع
لہ الطعام ویقام الصلوۃ فلا یاتیہا حتی یفرغ وانہ لیسمع قراءۃ الامام اور تھے ابن عمر کہ کھانا انکے لئے رکھا جاتا۔ اور نماز کے لئے

الجزء الثانی

اقامت کہی جاتی تو نماز کے لئے نہ آتے جب تک کہ کھانے سے فارغ نہ ہوتے اور مقرر قرأت امام کی سنتے وَقَالَ زُبَيْرٌ وَوَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ
مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ
حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ اور حضرت نے فرمایا جسوقت کہ تمہارے سے کوئی برسر طعام ہو تو جلدی نکرے یہاں تک کہ کھانے سے
اپنی حاجت کو تمام کرے اگرچہ قایم کی جاوے نماز قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ وَهْبِ بْنِ عُثْمَانَ وَوَهْبٌ مَدَنِيٌّ۔
امام بخاری نے کہا روایت کی اسکی ابراہیم بن المنذر نے وہب بن عثمان سے اور وہب مدنی ہے۔ مدنی نسبت ہی طرف مدینہ مطہرہ کے۔ اور بعض روایات
مین مدینی واقع ہی۔ ہر دو ایک معنے مین ہی۔ اور بعضون نے فرق کیا ہی اور کہا کہ مدینی نسبت ہی طرف مدینۂ اصبغان اور نیشاپور کے **باب**
إِذَا دُعِيَ الْإِمَامُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَبِيَدِهِ مَا يَأْكُلُ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ بلایا جاوے امام نماز کے طرف اور ہاتھہ مین اسکے کوئی چیز ہی
کہ وہ کہاتا ہی تو حکم اسکا کیا ہی **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى
الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ جعفر بن عمرو کے والد نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ بکرے کا ہاتھہ نوش فرماتے تھے جس حال مین کہ
اسکو چاقو سے قطع کرتے تھے سو نماز کے طرف بلائے گئے پس کھڑے رہے اور ہاتھہ سے چاقو ڈال دی۔ اور نماز پڑہے اور وضو نکیا۔ اگلے حدیثون سے نماز پر
تقدیم طعام کا جو حکم ظاہر ہوا وہ حکم اباحت کا ہی اسکا سبب شغل قلب کا ہی اور جب یہہ بات حق ہی حضرت جناب رسالت مآب کے متصور نہین پس یہہ حدیث
اگلی حدیثون کے منافی نہین **باب** مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ بِأَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَخَرَجَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو کوئی اپنے
گھر کے حوایج مین رہے۔ پس نماز کی اقامت کہی جاوے۔ پس نکلے تو وہی **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي
مِهْنَةِ أَهْلِهِ اسود نے کہا کہ مین نے بی بی عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنے دولت سرا مین کیا کرتے تھے۔ بی بی نے کہا کہ حضرت اپنے اہل کے کامون مین مدد
کرتے۔ ترمذی نے شمایل مین تفسیر کی ہی کہ بکری کا دودھہ دہوتے۔ امام احمد اور حبان نے کہا کہ اپنے کپڑے اور نعلین سیتے۔ اسود نے مہنہ کی تفسیر خدمت کے ساتھہ کی
اور تکرار لفظ کان یکون کی دوام و استمرار کے لئے ہی فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ پس جب وقت نماز کا آتا نماز کے لئے نکلتے
باب مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُنَّتَهُ یہہ باب
حکم مین اس شخص کے ہی کہ نماز پڑہاوے لوگون کو اور امامت کرے۔ حالانکہ وہ نہین چاہتا ہی اس نماز سے سوائے اسکے کہ تعلیم کرے نماز پیغمبر خدا کی اور طریقہ
سنت اسکے ادا کرنیکا **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ
جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلٰوةَ ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مالک بن
حویرث ہمارے پاس آیا ہمارے مسجد مین جو یہہ ہی یعنے بصرے کی مسجد مین پس کہنے لگا مقرر پڑہون مین نماز تمہارے لئے۔ اور نہین ارادہ کرتا ہون نماز مین حضور کا
کس لئے کہ وقت اسکا نہین تھا بلکہ تعلیم مقصود تھی اور باعث اس فعل پر خصوص کوئی نماز نہین ادا یا قضا أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نماز پڑہتا ہون مین اس کیفیت کے ساتھہ جو حضرت کو نماز پڑہتے ہوئے دیکھا ہون فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ

يُصَلِّي قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا ابو ایوب کہتا ہی کہ مین نے ابو قلابہ سے پوچھا کہ حضرت کس طرح نماز پڑہتے تھے۔ کہا ہمارے اس شیخ کی نماز کے مانند جو عمر بن سلمہ ہی وہ امام انکا تھا قَالَ وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَنْ يَنْهَضَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى اور تھا وہ شیخ بیٹھتا جب سجدہ ثانی سے سر اٹھاتا اٹھنے کے آگے پہلی رکعت مین شفعہ سے۔ شافعی نے اس حدیث کو جلسہ استراحت کے واسطے سند کیا ہی اور دوسرے ائمہ کہتے ہین کہ یہہ جلسہ حضرت سے اسوقت واقع ہوا کہ آخر عمر شریف مین آپکی مزاج مبارک مین ضعف آیا تھا اور اس ایام مین نماز تہجد بیٹھ کے پڑہتے تھے چنانچہ بی بی عایشہ نے کہا تھا مدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا

باب أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اہل علم وفضل یعنے جاننے والے احکام دینیہ کے خصوصاً وے احکام جو متعلق ہین بسلسلہ نماز کے۔ اور وے لوگ جو علم وتقوی زیادہ رکھتے ہین زیادہ سزاوار ہین امامت کے لئے۔ ان لوگون سے جو یہہ علم وفضیلت نہ رکھتے ہون

حدثنا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ابو موسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت بیمار ہوا اور بیماری آپ کی سخت ہوئی تو فرمایا کہ ابو بکر صدیق کو کہو کہ لوگون کے ساتھ نماز پڑہے یعنے امامت کرے۔ تب عایشہ صدیقہ نے کہا کہ مقرر ابو بکر ایک مرد نرم دل ہی جسوقت آپکی جگہہ پر کھڑا رہے تو لوگون کو نماز پڑہا نہ سکیگا قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَعَادَتْ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فرمایا کہ ای عایشہ کہو ابو بکر کو کہ لوگونکی امامت کرے۔ بی بی نے پھر عذر کیا تو تیسرے بار بھی وہی فرمایا جو پہلے دو بار حکم فرمایا تھا اور فرمایا فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ پس مقرر تم ای عورتو مصاحبان ہو یوسف علیہ السلام کے کہ زبان سے ایک چیز کہتے ہو اور دل مین کچہہ اور رکھتے ہو فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس حضرت کا بھیجا ہوا۔ یعنے بلال رضی اللہ عنہ ابو بکر کے پاس آیا۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہی حضرت سید کائنات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کی حیات مین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ بِالْبُكَاءِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا کہ ابو بکر کو حکم کردو تا لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے مین نے کہا مقرر جب ابو بکر آپکی جاے پر کھڑے رہین قرات اور تکبیرات لوگونکو نہ سنا سکینگے بسبب رونیکے فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ پس حکم کیجیے عمر کو کہ لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین بی بی حفصہ بنت عمر فاروق سے بولی کہ تم حضرت سے عرض کیجیے کہ جسوقت ابو بکر آپکی جاے پر کھڑے رہین لوگون کو آواز نہ سنا سکینگے پس عمر فاروق کو حکم کیجیے کہ لوگونکو نماز پڑہاوے فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا پس حضرت نے بی بی حفصہ کو زجر سے وہی فرمایا جو آگے بی بی عایشہ کو فرمایا تھا۔ پس بی بی حفصہ نے جناب عایشہ صدیقہ سے کہا کہ مین نہین ہون کہ تمہارے سے نیکی اور خوبی دیکھون حضرت سے بی بی حفصہ کے بہ نسبت جو ناخوشی واقع ہوئی اور بی بی کے کہنے سے انہون نے حضرت سے جو عرض کی اسلئے جناب حفصہ نے عایشہ صدیقہ کو ملامت کی

حدثنا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مروا

المجزء الثانی وخادم صدوق صحبہ انس بن مالک الانصاری سے مروی ہی جو انہوں نے حضرت کی متابعت کی تھی عقاید و اخلاق اور اقوال و افعال میں اور خدمت کی تھی آپکی دس سال اور اہل شرف صحبت پائی تھی اور ترقی کرکے مدارج کمال کو پہنچا تھا۔ اور حضرت کی خوشنودی اور رضامندی کی دولت پائی تھی اَنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یُصَلِّیْ لَھُمْ فِیْ وَجَعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُمْ صُفُوْفٌ فِی الصَّلٰوۃِ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَۃِ یَنْظُرُ اِلَیْنَا وَھُوَ قَائِمٌ کَاَنَّ وَجْھَہٗ وَرَقُ مُصْحَفٍ انس نے روایت کی ہی کہ مقرر ابوبکر صدیق لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہتے تھے حضرت کی بیماری ایام مین کہ جسمین وفات پائی یہان تک کہ روز دوشنبہ تھا اور حالانکہ لوگ صف بصف نماز مین کھڑے تھے۔ اور حضرت حجرۂ شریف سے پردہ اٹھایا جس حال مین کہ کھڑے ہین اور ہمارے طرف نظر کرتے ہین۔ گویا آپکا چہرۂ مبارک ایک ورق مصحف ہی نہایت روشن اور تابان ثم تبسم یضحک جس حال مین کہ کمال خوشی و خورمی سے ہمدان ہین لوگ نماز مین جمع آنے اور صدیق اکبر کی متابعت کرنے سے۔ چہرہ مبارک جو نہایت روشن اور تابان تھا سو یہی خوشی کا سبب تھا۔ اور حضرت جسوقت خوش ہوتے چہرہ شریف منور ہوتا فَھَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْیَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس ہم نے قصد کیا کہ حضرت کے دیکھنے سے نہایت فرحت جو ہمین حاصل ہوئی کہین نماز کے چھوڑنے سے فتنہ مین پڑینگے فَنَکَصَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْہِ لِیَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَی الصَّلٰوۃِ پس پیچھے ہٹے ابوبکر صدیق تا مقتدیونکی صف مین پہنچین اور گمان کیا کہ حضرت نماز کے لئے نکلے ہین فَاَشَارَ اِلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَکُمْ وَاَرْخَی السِّتْرَ فَتُوُفِّیَ مِنْ یَوْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس حضرت نے ہمارے طرف اشارہ کیا کہ تمہاری نماز کو تمام کرلو۔ پھر حجرہ شریف کے پردے کو چھوڑ دیا اور اسی روز وفات فرمایا ہزار ہزار درود و سلام ہو آپ پر اور آپکے آل و اصحاب پر **حدثنا** ابوالیمان قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَخْرُجِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَذَھَبَ اَبُوْبَکْرٍ یَتَقَدَّمُ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت باہر نہ نکلے تین روز پس قایم کی گئی نماز پھر ابوبکر صدیق آگے ہوے تا امامت کرے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ پس حضرت نے پردہ کو اٹھایا فَرَفَعَہٗ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْہُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْنَا مَنْظَرًا کَانَ اَعْجَبَ اِلَیْنَا مِنْ وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وَضَحَ لَنَا پس جب پردہ اٹھایا اور ظاہر ہوا چہرۂ مبارک حضرت کا۔ نہ دیکھا ہمنے کوئی چیز خوشتر آپکے چہرۂ انور سے جسوقت کہ ہم پر ظاہر ہوا فَاَوْمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَنْ یَتَقَدَّمَ وَاَرْخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ یَقْدِرْ عَلَیْہِ حَتّٰی مَاتَ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے مبارک ہاتھ سے ابوبکر صدیق کے طرف تا آگے ہووے اور چھوڑ دیا پردہ کو۔ پھر نہمنے طاقت پائی آپکے دیکھنے پر یہان تک کہ وفات پایا **مترجم** کرمانی نے کہا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ یہان سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق حضرت کے وفات تک حضرت کے خلیفہ رہے نماز مین اور معزول نہوے جیسا کہ شیعہ کا زعم ہی کہ حضرت باہر تشریف لاے اور معدوم ہونے سے ابوبکر کا عزل ہوتا ہی **حدثنا** یحیی بن سلیمان قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَعُہٗ قِیْلَ لَہٗ فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ عبداللہ ابن عمر نے اپنے والد بزرگوار عمر فاروق سے ابن شہاب کو خبر دی کہ جسوقت حضرت کا درد سخت ہوا آپ مین تاب باقی نہ رہا کہ باہر تشریف لاتے اور لوگونکو ساتھ لیکے نماز پڑہے تب نماز کے باب مین آپسے کہا گیا تو فرمایا کہ ابوبکر صدیق کو کہو کہ لوگونکو نماز پڑہاوے فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنَّ اَبَابَکْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ اِذَا قَرَاَ غَلَبَہُ الْبُکَاءُ قَالَ مُرُوْہُ فَلْیُصَلِّ فَعَاوَدْتُّہٗ فَقَالَ مُرُوْہُ فَلْیُصَلِّ اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ بی بی عائشہ نے کہا کہ ابوبکر ایک مرد نرم دل ہی جب قرات کریگا اسپر گریہ غالب ہوجائیگا۔ تو پھر فرمایا کہ ابوبکر کو کہو کہ لوگونکو نماز پڑہاوے مقرر تم عورتین ہو یوسف علیہ السلام کے

تابعہ

الجزء الثانی

تابعه الزبیدی وابن اخی الزهری واسحاق بن یحیی الکلبی عن الزهری متابعت کی ان تین شخصوں نے پہلا زبیدی دوسرا زہری کا بھتیجے نے۔ اور اسحاق نے
زہری سے یعنے جیسا کہ یونس نے زہری ابن شہاب سے روایت کی ہی یہ تین شخص بھی اس سے روایت کی ہین وقال عقیل ومعمر عن الزهری عن حمزة عن النبی صلی الله علیه وسلم
اور حدیث کی ہی عقیل اور معمر نے زہری سے اسنے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے رضی اللہ عنہم اسنے پیغمبر خدا سے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **باب** من قام الی جنب الامام
لعلة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جایز ہی کھڑا رہنا کسی کا پہلو مین امام کے کسی ایک سبب سے یعنے ترک سنت قیام ایک شرعی باعث سے جیسا کہ حدیث مین امتثال امر
حضرت جناب رسالت کا آیا ہی **حدثنا** زکریا بن یحیی قال حدثنی ابن نمیر قال اخبرنا هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت
امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس فی مرضه فکان یصلی بهم قال عروة فوجد رسول الله من نفسه خفة فخرج
فاذا ابوبکر یؤم الناس فلما رای ابوبکر استاخر فاشار الیه ان کما انت فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم حذاء ابی بکر الی جنبه فکان ابوبکر یصلی
بصلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس یصلون بصلوة ابی بکر پس حضرت نے تشریف رکھی مقابل ابوبکر کے انکے بازو پر بیٹھے ہوئے
حضرت کی نماز کے تابع۔ اور لوگ نماز پڑھتے ابوبکر کی نماز کے تابع **باب** من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول فتاخر او لم یتاخر جاز
صلوته فیه یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کوئی شخص آوے تا لوگون کی امامت کرے پہلا ہی قوم کے امام کا پھر آوے پہلا امام یعنے قوم کا امام پھر تاخیر کرے یا نہ کرے
تا بھی جایز ہی نماز اسکی فیه عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم اور تاخر اور عدم تاخر کے باب مین بی بی عایشہ سے ایک روایت الی ہی جو حضرت سے نقل کرا ہی
حدثنا عبدالله بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی حازم بن دینار عن سهل بن سعد الساعدی ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم ذهب الی بنی عمرو بن عوف لیصلح بینهم فحانت الصلوة فجاء المؤذن الی ابی بکر فقال اتصلی بالناس فاقیم قال نعم فصلی ابوبکر
فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم والناس فی الصلوة فتخلص حتی وقف فی الصف الاول فصفق الناس وکان ابوبکر لا یلتفت
فی صلوته سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت تشریف لیگئے بنی عمر کے طرف جو ایک قبیلہ تھا انصار سے اور وہ مسجد قبا کے پاس رہتے تھے سو نہوں نے باہمدیگر لڑائی
کی تھی سو حضرت کا تشریف لیجانا اس لیئے تھا کہ انمین صلح کردے۔ پس نماز عصر کا وقت آپہنچا تو بلال ابوبکر کے پاس آیا اور پوچھا کہ آیا تم لوگون کو ساتھ لیکے نماز پڑہتے ہو کیا مین اقامت
کہون۔ تو ابوبکر صدیق نے کہا ہان مین نماز پڑہاتا ہون جب حضرت مسجد قبا کے طرف تشریف لیگئے تھے صحابہ نے گمان کیا کہ وہین نماز پڑہینگے۔ اگر انتظار کرین وقت عصر کا تنگ ہوتا ہی
اسلئے مسجد شریف مین نماز قایم کی۔ پس ابوبکر نے نماز شروع کی ایسے مین حضرت تشریف لائے حالانکہ لوگ نماز مین تھے اور صفون سے ہوتے ہوئے پہلی صف مین آکے کھڑے ہوئے
پس لوگون نے دستک دی تا حضرت کے آنے سے ابوبکر کو آگاہ کرین۔ اور وہ انکے طرف التفات نہین کرتے تھے بسبب حضور اور کمال استغراق کے جو انکو نماز مین حاصل تھا
فلما اکثر الناس التصفیق التفت فرای رسول الله صلی الله علیه وسلم فاشار الیه رسول الله ان امکث مکانک فرفع ابوبکر
یدیه فحمد الله علی ما امره به رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذلک پس جب لوگون نے دستک زیادہ دی تو ابوبکر نے التفات کیا اور حضرت کو دیکھا
پس آپنے ابوبکر کے طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر ہی رہ۔ پھر ابوبکر نے اپنے ہر دو ہاتھ اٹھائے اور شکر الہی بجا لایا اس نعمت اور دین مین اس جماعت پر جو حضرت نے اسپر انکو حکم فرمایا
ثم استاخر ابوبکر حتی استوی فی الصف وتقدم رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی فلما انصرف قال یا ابابکر ما منعک ان تثبت

الجزء الثانی

اذا امرتک اسکے ابوبکر پیچھے آنے قبلہ کی طرف پیٹھ نکرکے یہان تک کہ برابر ہو صف مین اور حضرت اسکے برابر ہے پس جب نماز سے پھر تو فرمایا کہ ای ابوبکر تمھین کیا چیز مانع ہوئی اپنی جگہ پر ہی رہنے سے یعنی تمھین حکم کیا فقال ابوبکر ما کان لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر نے کہا کہ ابوقحافہ کے بیٹے کو نہین پہنچتا ہی کہ پیغمبر خدا کے آگے نماز پڑہے اور اگلی امامت کرے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالی اراکم اکثرتم التصفیق پس حضرت نے فرمایا لوگون پر انکار کی راہ سے کہ کیا ہوا مجھے کہ مین نے تمھین دیکھا کہ دستک بہت مارے من رای بہ شیئا فی صلوتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ جسکو پہنچے نماز مین ایک چیز کہ اس سے اعلام کیا چاہئے امام کو تو کہے سبحان اللہ پس جب سبحان اللہ کہا التفات کیا جاتا ہی اسکے طرف وانما التصفیق للنساء اور دستک دینا تو عورات کے واسطے ہی کہ انکی آواز حکم عورت کا رکھتی ہی اس حدیث سے چند حکم شرعی معلوم ہوے - ایک یہہ کہ جو امام کہ مستعین ہی اگر اسکا نایب امام ہووے اور منیب اثنائے نماز مین آوے مخیر ہی کہ امام ہووے یا نایب کا اقتدا کرے بغیر نماز توڑنے اور اس سے نماز مقتدیون کی باطل نہین ہوتی ہی - دوسرا یہہ کہ یہہ بھی جایز ہی کہ ضروری نماز مین امام رہے اور ضروری مین مامور - تیسرا یہہ کہ جب کسی چیز کا حکم کیا جاوے کہ جسمین اسکا اکرام ہو تو وہ سکتا ہی کہ ادب کی راہ سے امتثال نکرے - اسکی فرمانبرداری نکرنی مخالفت نہین ہی **مترجم** کہتا ہی کہ تصفیق سے نماز ٹوٹتی نہین جب زیادتی کو نہ پہنچے یعنے تین سے زیادہ نہو پھر وہ جو حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ تم نے دستک زیادہ دی اور نماز اعادہ کرنے کا نہین فرمایا شاید کہ ہر ایک کی دستک تین بار سے زیادہ تھی سہو کے دستک پر زیادتی کا حکم کیا یا فعل کثیر کا امتناع اسوقت انکو معلوم نہین تھا فقط

باب اذا استووا فی القراءۃ فلیؤمھم اکبرھم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت سب حاضرین قرات قرآن مین برابر ہون تو امامت کرے وہ شخص جو عمر مین ان سے بڑا ہو

حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابۃ عن مالک بن الحویرث قال قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شببۃ فلبثنا عندہ نحوا من عشرین لیلۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحیما فقال لو رجعتم الی بلادکم فعلموھم مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہم قدوم لاے حضرت کے جناب مین درحالیکہ ہم جوان تھے اور آپکے پاس بیس راتین ٹھہرے اور حضرت مہربان تھے - اور جب ہم اپنے اہل اور وطن کی طرف جانیکے لئے مشتاق ہوے تو رخصت دی اور فرمایا اگر تم رجوع کرو اپنے شہرون کے طرف تو ان شہرون کے لوگونکو تعلیم کرو مروھم فلیصلوا صلوۃ کذا فی حین کذا و صلوۃ کذا فی حین کذا گویا اس جماعت والون نے پوچھا کہ ہم کیا تعلیم کرین تو فرمایا کہ انکو حکم کرو کہ نماز پڑہین اسی نماز ایسے وقت مین یکرر فرمایا اور تعلیم سب اوقات نماز کی کی اذا حضرت الصلوۃ فلیؤذن لکم احدکم جبکہ وقت نماز کا پہنچے تو چاہئے کہ تمھارے سے کوئی اذان کہے ولیؤمکم اکبرکم اور امامت کرے تمھارے سے جو بڑا ہو عمر مین - جب یہہ لوگ علم احکام مین سب برابر تھے اسلئے حکم ہوا کہ جو عمر مین بڑا ہو امامت کرے ورنہ جو علم زیادہ رکھے وہ مقدم ہی

باب اذا زار الامام قوما فاموھم یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت ملاقات کرے امام ایک جماعت کی تو امامت کرے انکے اذن سے

حدثنا معاذ بن اسد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا معمر عن الزہری قال اخبرنی محمود بن الربیع قال سمعت عتبان بن مالک الانصاری قال استاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ عتبان نے کہا کہ حضرت نے مجھ سے اذان طلب کی پس مین نے آپ کے لئے اذن دی فقال این تحب ان اصلی من بیتک فاشرت الی المکان الذی احب فقام وصففنا خلفہ ثم سلم وسلمنا پس حضرت نے فرمایا کہ تو کہان دوست رکھتا ہی کہ تیرے مکان مین نماز پڑہون - پس مین نے اس جگہہ کے طرف اشارہ کیا جو مین دوست رکھتا تھا - پس حضرت نماز کے لئے کھڑے رہے اور ہم نے صف باندہی آپ کے پیچھے پس آپ نے سلام دیا اور ہمنے بھی سلام دیا - -

باب اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ یہ باب اس بیان مین ہی کہ نہین ٹھہرایا ہی امام مگر اسواسطے کہ اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے۔ یعنے اس بیان مین جو کچھ اور جو اس باب مین ایراد کیا جاتا ہی وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ بِالنَّاسِ وَهُوَ جَالِسٌ اور نماز پڑہی پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اس بیماری مین جو وفات کیا۔ درحالیکہ آپ بیٹھے ہوے تھے اور لوگ کھڑے تھے پس یہہ حکم بیٹھنے مین اتباع کرنے کا منسوخ ہوگا یا عام مخصوص۔ اور لکھتے ہین کہ یہہ ایک تعلیق ہی امام بخاری سے پہلے حکم کے ابطال مین کہ ہر حال مین اتباع کرین۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہہ حدیث داخل ترجمہ ہی۔ یعنے اس باب مین دو حکم بیان پائے وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِذَا رَفَعَ قَبْلَ الْاِمَامِ يَعُوْدُ فَيَمْكُثُ بِقَدْرِ مَا رَفَعَ ثُمَّ يَتْبَعُ الْاِمَامَ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ جو وقت مقتدی سر رکوع و سجود سے اٹھاوے امام سر اٹھانے سے آگے تو پھر رکوع و سجود کے طرف عود کرے اور رکوع و سجود مین دیر کرے اس مقدار پر جو سر اٹھایا اور متابعت امام کی نکی۔ اسکے بعد پھر امام کی متابعت کرے۔ یہہ قول اس بات کی تائید کرتا ہی کہ امام کی متابعت واجب ہی مترجم کہتا ہی کہ مذہب شافعی یہہ ہی کہ رکوع و سجود ہر دو مین مقتدی تقدیم کرے۔ اور اس فعل کی حرمت جانتا ہو تو اسکی نماز باطل ہوگی وگرنہ نہین وَقَالَ الْحَسَنُ فِيْمَنْ يَرْكَعُ مَعَ الْاِمَامِ رَكْعَتَيْنِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَى السُّجُوْدِ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص کے حق مین جو امام کے ساتھ دو رکعت نماز پڑہے اور سجدہ نکر سکے کثرت اژدحام یا اور کوئی مانعت کے بسبب جو عارض ہوا اور یہہ حال نماز جمعہ اور فجر مین متصور ہے يَسْجُدُ لِلرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَقْضِي الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى بِسُجُوْدِهَا سجدہ کرے وہ شخص رکعت آخر کا۔ دو سجدے پھر قضا کرے پہلی رکعت کو یا اسکے سجدے کو جب پہلی رکعت مین سجدہ نپایا جو رکوع کہ امام کے ساتھ کیا تھا وہ بھی محسوب نہوا پوری رکعت کو قضا کرے وَفِيْمَنْ نَسِيَ سَجْدَةً حَتّٰى قَامَ يَسْجُدُ اور حسن بصری نے کہا حق مین اس شخص کے جو ایک سجدے کو فراموش کرے سو وہ سجدہ کرے یعنے چھوڑے اس قیام کو جو بے ترتیب ادا کیا اور اسکو حکم مین عدم کر رکھے۔ چاہئے کہ دوسرا سجدہ کرے اسکے بعد اسکے۔ **حَدَّثَنَا** احمد بن یونس قال حدثنا زائدۃ عن موسیٰ بن ابی عائشۃ عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال دخلت علی عائشۃ فقلت الا تحدثنی عن مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت بلی عبید اللہ بن عبد اللہ نے بی بی عائشہ کی خدمت مین آیا اور کہا کیا حدیث نہین کرتے مو بیہ سے احوال بیماری کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی نے کہا ہان حدیث کرتی ہون نقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اصلی الناس قلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ جب حضرت کی بیماری سخت ہوئی تو دریافت فرمایا کہ آیا لوگون نے نماز پڑہی مین نے کہا نہین لوگ آپکا انتظار کرتے ہین یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل فذہب لینوء فاغمی علیہ فرمایا کہ میرے واسطے طشت مین پانی رکھو بی بی نے کہا ہم نے یہہ حکم بجا لایا پھر آپنے غسل کیا پھر اٹھنے کا قصد کیا پس آپ پر بیہوشی آئی ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ قال ضعوا لی ماء فی المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ فقال ضعوا لی ماء فی المخضب ففعلنا فاغتسل ثم ذہب لینوء فاغمی علیہ ثم افاق فقال اصلی الناس فقلنا لا ہم ینتظرونک یا رسول اللہ والناس عکوف فی المسجد ینتظرون النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ العشاء الآخرۃ پھر ہوش مین آئے اور فرمایا کہ لوگون نے نماز پڑہی مین نے کہا نہین لوگون نے آپکا انتظار کرتے ہین۔ اور لوگ مسجد مین بیٹھے تھے اور حضرت کا انتظار کرتے تھے عشاے اخیر کے واسطے۔ جب مغرب کو بھی عشا کہتے ہین عشاے اخیر کہا فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بکر ان یصلی بالناس

فَاتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ پس حضرت نے کسی کو ابوبکر کے طرف بھیجا تا لوگون کو
نماز پڑہاوے پس قاصد ابوبکر کے پاس آیا اور کہا مقرر حضرت نے تم کو حکم کیا ہی کہ لوگون کو نماز پڑہاوے فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ
پس ابوبکر نے کہا جو نرم دل تھا ای عمر تم لوگون کو نماز پڑہاؤ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ عمر نے کہا کہ تم سزاوار تر ہو امامت کے لئے فَصَلّٰى
اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ پس ابوبکر نے نماز پڑہی اس بیماری کے ایام مین - کہتے ہین کہ ابوبکر صدیق چھے روز نماز پڑہے ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ پھر حضرت اپنی ذات مبارک مین کچھ تخفیف پائے
سو دو مرد کے درمیان نکلے یعنے دو مرد پر تکیہ کرکے باہر تشریف لائے ایک انسے عباس تھے وہ نکلنا نماز ظہر کے لئے تھا مترجم کہتا ہی کہ امام قسطلانی
نے کہا کہ امام شافعی نے کہا کہ یہی ظہر نماز ہی جو حضرت نے مرض موت مین لوگون کو لیکے مبیثہ کے پڑہی اور بعض کہتے ہین کہ وہ نماز صبح ہی اس حدیث پر استدلال
کرکے جو ابن ماجہ مین آئی ہی کہ حضرت نے قرأت وہان سے آغاز فرمائی جہان تک ابوبکر پہنچے تھے حالانکہ اس قول مین دلالت نماز صبح ہی پر نہین ہوسکتی کیونکہ حمل کرسکتے
ہین کہ جب حضرت ابوبکر کے نزدیک ہوئی تو سنی وہ آیت جو انہون نے تمام کی پھر وہان سے آپ امام ہوکر قرأت کی کیونکہ حضرت سری نماز کی قرأت سماعت فرماتے
تھے وَاَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ اَلْتَوقت
ابوبکر لوگون کو ساتھ لیکے نماز پڑہتے تھے جب حضرت کو دیکھا ابوبکر ہٹنے تا پیچھے آوے حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا کہ پیچھے نہ آؤ - قَالَ اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَاهُ
اِلٰى جَنْبِ اَبُوْبَكْرٍ پھر فرمایا کہ مجھے ابوبکر کے بازو بٹھلاؤ انہون نے بٹھلایا قَالَ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَاْتَمُّ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلٰوةِ اَبُوْبَكْرٍ راوی کہتا ہی پس ابوبکر نماز پڑہنے لگے حالانکہ وہ اقتدا حضرت کا کرتے تھے اور لوگ اقتدا ابوبکر کا کرتے تھے نماز مین
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اور حضرت بیٹھے ہوے نماز پڑہتے تھے اور ابوبکر لوگ کھڑے ہوے قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبداللہ نے کہا پس مین ابن
عباس کے پاس آیا اور کہا آیا تم پر عرض نکروں اس چیز کو جو بی بی عایشہ نے حضرت کے ایام بیماری کے احوال سے میرے ساتھہ حدیث کی ہی قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا ابن عباس نے کہا کہ لا اور دیجئے پس مین نے بی بی کی حدیث اسپر عرض کیا تو انہون نے اس سے کسی چیز پر بھی انکار
کیا غیر اسکے قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ مگر یہ کہ آیا نام لیا تجھہ بی بی عایشہ نے اس مرد کا جو
عباس کے ساتھہ تھا - مین نے کہا نہین کہا وہ علی ابن ابی طالب ہی رضی اللہ عنہ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَ
هُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَاءَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا بی بی عایشہ سے روایت ہی کہ کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا نے اپنے گھر مین جس حال مین کہ وہ بیمار
تھے بسبب گھوڑے سے جدا ہونیکے آپ کے پاے مبارک کو ایک آسیب پہنچا تھا - پس مبیٹھہ کے نماز پڑہے - اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑا رہ کے نماز پڑہے
فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اِجْلِسُوْا فَصَلَّوْا جُلُوْسًا پس آپنے لوگون کو اشارہ کیا کہ مبیٹھہ جاؤ پھر انہون نے مبیٹھہ کے نماز پڑہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى
صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا مالک ابن انس سے روایت ہی کہ حضرت نے کبھی گھوڑے پر سوار ہوے

سونا گاہ اس سے جا ملے گئے سید ہے جہت کچھ عدد نہ پہنچا پھر نماز پڑھی آپ نے گوی نماز بیٹھ کے اور ہم بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کے ہی نماز پڑھی کہ ہم کھڑے تھے حضرت نے بیٹھنے کا اشارہ کیا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ پھر جب نماز سے فراغت ہوئی فرمایا کہ نہیں ٹھہرایا گیا ہی امام مگر واسطے کہ متابعت کئی جاوے اسکی نماز مین مترجم کہتا ہی اس حدیث سے استدلال کرتے امام شافعی کہتے ہین کہ اقتدا ظاہر افعال مین ہی پس فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض بلکہ نماز صبح اور مغرب کے پیچھے ظہر اور صبح پیچھے ظہر کے ادا کر سکتے ہین ہان اگر دو نماز کے افعال مختلف ہون جیسے نماز فرض کے ساتھ نماز کسوف یا جنازہ تو اقتدا نکرین اور دوسرون نے کہا امام کی اقتدا افعال اور نیت سب مین چاہے مطلقا فقط فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پس جبکہ وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب سر رکوع سے اٹھاوے تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تم ربنا لک الحمد کہو مترجم کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس سے استدلال کرکے حنفیہ کہتے ہین کہ وظیفہ امام کا سمع اللہ کہنا ہی اور مقتدی ربنا لک الحمد۔ اور امام مالک اور یک روایت سے امام احمد بھی اسی کے قایل ہین لیکن امام شافعی و احمد و ابو یوسف و محمد کہتے ہین کہ امام ہر دو بھی کہے اور اس سکوت ہن جگہہ ترک فعل کا مقتضی نہین اور مقتدی بھی ہر دو کو جمع کر سکتا ہی خلافا للحنفیہ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ اور جبوقت کہ وہ کھڑا رہ کے نماز پڑھے تم بھی کھڑے رہ کے نماز پڑھو۔ اور جب بیٹھ کے نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کے نماز پڑھو۔ مخفی نرہے کہ یہہ حکم اخیر مین منسوخ ہوا ہی اس حدیث سے جو حضرت کی اخیر عمر شریف کی نماز مین مذکور ہوا کہ اپنے بیٹھ کے امامت کی اور لوگون کو حکم نفرمایا کہ بیٹھ کے نماز پڑھین قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ امام بخاری نے کہا کہ حمیدی نے کہا کہ راوی کا قول اذا صلی جالسا الخ جو آیا ہی وہ بیماری قدیم مین تھا ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ پھر نماز پڑھی مرض موت مین حضرت نے بیٹھ کے اور لوگ آپکے پیچھے کھڑے تھے تو انکو بیٹھنے کا حکم نفرمایا وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہین لیے جاتے ہین مگر احکام آخر کے فعل سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل یہہ کہ پہلا فعل منسوخ ہوا

بَاب مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْاِمَامِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کب سجدہ کرے وہ شخص جو ساتھہ امام کے ہی وَقَالَ اَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور اس بیان مین کہ انس نے حضرت سے جو نقل کی ہی کہ جبوقت کہ سجدہ کرے امام تم بھی سجدہ کرو

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اور عبد اللہ بن یزید سے روایت ہی اور وہ دروغ گو نہین ہی نقل کرنے مین براء بن عازب سے۔ اور ضمیر راجع قایل کیطرف ہی اور بعضون نے کہا براء بن عازب کی طرف ہی۔ پس یہہ کلام عبد اللہ یزید کا ہی کہ اپنی تاکید حال کے لئے کہا۔ اور بعض کہتے ہین کہ یہہ قول ابی اسحٰق کا ہی اور ضمیر راجع عبد اللہ کے طرف ہی۔ اور بعضون نے ارتکاب ساتھہ عبد اللہ کے کیا ہی اسلئے کہ وہ کبار صحابہ سے ہی اور صدق اسکا مشہور ہے حاجت نہین ہی کہ اسکے باب مین ایسا کہا جاوے لاکن عبد اللہ تعدیل کرین کچھ محذور نہین پوشیدہ نرہے کہ عبد اللہ بھی صحابی ہی و الصحابۃ کلھم عدول اور یہہ قول بحسب عادت انسے واقع ہوا کہ کبھی تاکید کے لئے کہتے ہین قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ نَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهٗ اور کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کوئی ہم سے اپنی پیٹھ نہین جھکاتا تھا سجدہ کے لئے حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهٗ

یہان تک کہ گرتے سجدے مین پس ہم بھی سجدے مین گرتے تھے حضرت کے بعد حدثنا ابونعیم قال حدثنا سفیان عن ابی اسحق بنحوہ بہذا

باب اِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ یہ باب بیان مین اس شخص کے گناہ کے ہی جو رکوع وسجود کے وقت امام سے اگے سر اٹھاوے **حدثنا** مُجَاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اَوْ لَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ یہہ شک راوی کا ہی - فرمایا کیا نہین ڈرتا ہی کوی تمہارے اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ جب اٹھاوے سر اپنا اگے امام کے اگے رکوع وسجود کے تو کردیوے اللہ تعالی سر کو اسکے سر گدھے کا اَوْ يَجْعَلَ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ یا کردیوے صورت کو اسکے گدھے کی - یہہ بھی شک راوی کا ہی ہر دو معنے ایک دوسرے قریب ہین - امام سیوطی نے کہا کہ شک شعبہ سے ہی اور کرمانی کہا کہ ابوہریرہ سے ہی - اور سبون نے اسبات پر اتفاق کیا ہی کہ یہہ تبدیل صورت محمول بہ حقیقت ہی اور اخبار واقع ہین وقوع مسخ پر اس امت کے جیسا کہ حدیث مین ابی مالک کے جو کتاب الاشربہ مین آگی معلوم ہوگا - اگر تو کہیگا کہ بہت لوگ کو ہم دیکھتے ہین کہ امام سے اگے سر اٹھاتے ہین حالانکہ وے آدمی کی صورت پر باقی ہین - تو ہم کہتے ہین کہ لازم نہین کہ وعید وقوع مین ہی آوے - اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ شاید یہہ شخص اس صورت پر مبعوث ہوگا محض اسکی رسوائی کے لئے یا آخرت مین اسکے ساتھہ معاملہ گدھوں کا کرینگے اعاذنا اللہ من ذلک واللہ اعلم اور لکھتے ہین کہ ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ رکوع یا سجود مین امام سے اگے سر اٹھانا حرام ہی کیونکہ اسپر وعید واقع ہوئی ہی - اور یہہ معنے ترجمہ باب کے ساتھہ مطابق ہین - پوشیدہ نرہے کہ وقوع وعدے اور وعید کا جو موجب ہی ثواب وعقاب کا اس امت مرحومہ پر بسبب آخرت مین ہوگا - صورت کی تبدیل بشکل قبیح عالم دنیا مین ہونے کو داخل وعید رکھنا محل تامل ہی **حکایت** کرتے ہین کہ اگلے زمانہ مین ایک مرد کبار محدثین سے اپنے چہرے پر برقع ڈالکے حدیث بیان کرتا اور اپنا چہرہ کسی کو نہین بتلاتا تھا جب لوگون نے اس سے پوچھا کہ سبب اس برقع کا کیا ہی - تو کہا کہ یہہ حدیث مجھے ثقات سے پہنچی تھی لاکن اسکی تصدیق مین ایک خلجان میرے دل مین کھٹک رہا تھا - ایکبار اس حدیث کے صدق کا معائنہ کرنے کے لئے امام سے اگے سر اٹھایا اسی وقت گدھے کا سا ہوگیا سو اس عیب پوشیدہ رکھتا ہون **باب** اِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلٰى یہہ باب اس بیان مین ہی کہ امامت غلام اور آزاد کی روا ہی وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ [illegible] اللہ عنہا کہ امامت کرتا تھا اسکی اسکا غلام کہ بکالنا ذکوان تھا اور مصحف سے دیکھہ کے پڑہتا تھا - اور یہہ بات ثابت ہوچکی ہی کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس امامت غلام کی جایز ہی کراہت کے ساتھہ - اور وجہ کراہت یہہ لکھتے ہین کہ اکثر غلام مومنین بے علم اور جہل رہتا ہی - یہان اگر غلام عالم اور قاری ہو تو کراہت جاتی رہی اور اسیطرح مصحف سے دیکھہ کے پڑہنا بھی مفسد نماز ہی - کسلئے کہ غیر سے سیکھنے کا حکم رکھتا ہی - اور صاحبین اور امام شافعی کے پاس بلا کراہت درست ہی کیونکہ انکے پاس اس صورت مین کوی ایسی چیز لاحق نہوی جو نماز کو توڑنے والی ہو - اور کہتے ہین کہ قرآن کریم مین نظر کرنی ایک دوسری عبادت ہی پس اسصورت مین جمع ہین العبادتین ہوگا **وَوَلَدِ الزِّنٰى وَالْاَعْرَابِيِّ وَالْغُلَامِ الَّذِيْ لَمْ يَحْتَلِمْ** یہہ باب بیان مین روا ہونے امامت ولد الزنا کے اور اعرابی کے اور لڑکے نابالغ کے ہی **لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّكُمْ اَقْرَؤُكُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ** حضرت کے قول سے جو فرمایا کہ امامت کرے لوگون کی وہ شخص جو قرات زیادہ جانتا ہو - زمانہ سابق مین جو قاری ہوتا وہ بڑا عالم بھی ہوتا کیونکہ اکثر احکام شرعیہ قرآن سے ماخوذ رہتے **مترجم** کہتا ہی کہ تسلطانی رح نے کہا کہ اعرابی کی جواز امامت پر جمہور گئے ہین لیکن امام مالک رح قایل نہین کیونکہ جنگلیون پر جہل غالب رہتا ہی اور نابالغ لڑکے کی امامت بھی امام شافعی کے پاس درست ہی لیکن حنفیہ کے پاس اسکی امامت مردون کے لئے نہ فرض مین صحیح ہی نہ نفل مین ہان ماں سکے سے لڑکون کے لئے - اور مالکیہ کے پاس فرض مین صحیح نہین - حنابلہ کے پاس

امام سے اگے رکوع وسجود سے سر اٹھانے والے کا سر گدھے کا سر ہوجائیگا

نماز مین قرآن دیکھکے پڑہنا مفسد نماز ہی لاکن صاحبین کے پاس بلا کراہت جایز ہی

صحیح ہی

صحیح ہی مردوں کے لئے بھی فرض نفل وغیرہ سب مین وکا یمنع العبد من الجماعۃ بغیر علۃ اور منع نہ کیا جائیگا غلام جماعت مین حاضر ہونے سے بغیر علت
شرعیہ کے کس لئے کہ ادا کرنا حقوق اللہ کا اہم اور مقدم ہی حقوق سے آقا کے **حدثنا** ابراھیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض عن
عبید اللہ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال لما قدم المھاجرون الاولون العصبۃ موضع بقباء قبل مقدم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤمھم سالم مولی ابی حذیفۃ وکان اکثرھم قرانا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگلے مہاجر وں نے مقام عصبہ مین
قدوم کیا جو قبا مین ہی اور یہہ انکا آنا حضرت سے آگے تھا۔ تب امامت کرتا تھا انکی سالم جو غلام ابی حذیفہ کا تھا۔ اور وہ اس مین سب سے زیادہ حفظ قرآن کیا تھا
سیوطی نے شیخ ابن حجر سے نقل کی ہی۔ کہ یہہ بات اسکی آزادی سے آگے تھی اور وہ فارس کے موالی کے فضلا اور خیار صحابہ سے تھا اور اسکی شان مین کہا گیا ہی کہ قرآن
چار شخص سے ایک ایسے سالم ہی رضی اللہ تعالی عنہم **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا یحیی قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی ابو التیاح
عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم حبشی کان راسہ زبیبۃ انس رضی
اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو جس حال مین کہ مخالفت احکام شرعیہ کی نہو اگرچہ غلام حبشی تمہارے پر عامل مقرر کیا جاوے گویا سر اسکا دانہ
انگور خشک سیاہ سا ہو۔ یہہ تشبیہ سر چھوٹا اور سیاہ اور اسپر بال کم رہنے مین ہی۔ اکثر حبشی ایسے ہی ہوا کرتے ہین مناسبت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اس
روسے ہو سکتی ہی کہ عادت ایسی تھی کہ امامت خلیفہ یا نائب خلیفہ کرتا تھا اور عامل نائب خلیفہ ہی **باب** اذا لم یتم الامام وأتم من خلفہ
یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ تمام نکیا امام اور تمام کیا وہ شخص جو اسکے پیچھے ہی مقتدیون نے **حدثنا** الفضل بن سھل قال حدثنا
الحسن بن موسی الاشیب قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یصلون لکم فان اصابوا فلکم وان اخطأوا فلکم وعلیھم ابو ہریرہ
سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نماز پڑہین امام تمہارے لئے اگر راہ صواب سے پڑہین یعنے اسکے احکام وارکان اچھی طرح سے ادا کرین۔ پس اسکا ثواب تمہارے
لئے ہی اور انکے لئے اگرچہ یہہ شق مذکور نہین کر اسطیکہ یہہ بات تو ظاہر ہی کہ جسنے ایک عبادت درست اور کامل ادا کریگا اسکا ثواب اسکو پہنچتا ہی۔ اور اگر وے
اُنرا اور امام ارکان و شرائط نماز کے خطا کرین پس اسکا اجر و ثواب تمہارے واسطے ہی۔ اور اسکا ضرر اور عقاب اُنہی حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم اس جگہہ ہوگا کہ
نماز کے موجبات فساد مقتدی کو معلوم نہو وگرنہ امام ضامن ہی نماز مقتدی کا جیسا کہ احادیث صحیحہ مین واقع ہی از انجملہ وہ حدیث ہی جو حاکم تصحیح اسکی کی ہی سہل
بن سعد سے کہ الامام ضامن یعنے امام ضامن ہی مقتدیونکی صحت و فساد کا **مترجم** کہتا ہی کہ اگر موجب فساد مقتدی کو معلوم ہو نماز کا اعادہ کرے امام و مقتدی ہر دو۔
لیکن شافعیہ کے پاس امام کی خطا بعض صورتون مین مقتدی کی نماز کو نہین تو ڑتی ہی جیسے معلوم ہوا مقتدی کو بعد نماز کہ امام جنب تھا یا بے وضو تھا یا اسکے بدن اور
کپڑے پر نجاست خفیفہ تھی بخلاف نجاست ظاہرہ کے تو اعادہ نکرے۔ اور صاحب تتمہ اور صاحب تہذیب نے تو نجاست کو حدث مقرر کیا ہی اور حنیفہ وغیرہ مین فرق نکیا
کذا فی القسطلانی۔ اور **امام محمد** رح نے اپنی موطا مین لکھا ہی کہ خبر دی ہمکو مالک رح نے کہ اسمٰعیل بن ابی حکیم نے خبر دی کہ سلیمان بن یسار نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے نماز صبح پڑہی پھر سوار ہو نکلے جرف کے طرف پھر دیکھا بعد طلوع آفتاب کے اپنے کپڑے پر احتلام اور کہا کہ احتلام ہوا اور مجھے خبر نہین تھی پھر دہویا اپنا کپڑا
پھر غسل کیا پھر صبح کا اعادہ کیا طلوع کے بعد۔ یہان امام محمد رح کہتے ہین کہ ہم اسی کو لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جو کہ حضرت عمر کے پیچھے نماز پڑہا اور یہہ واقعہ معلوم
کیا پس اسپر اعادہ نماز کا واجب ہی جیسا حضرت عمر نے اعادہ کیا کیونکہ امام کی نماز جب فاسد ہوی مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوی یہی قول امام ابو حنیفہ کا موطا

باب اِمَامَۃِ الْمَفْتُوْنِ وَالْمُبْتَدِعِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ امامت اس شخص کی جو فتنہ مین پڑا ہو۔ اور امامت بدعتی کی کیا حکم رکھتی ہی۔ امام سیوطی نے مفتون کی تفسیر دو معنیون کے ساتھ کی ہی۔ اور مطلق عاصی کے معنے بھی ہوسکتی ہی۔ اور امام قسطلانی نے کہا کہ مفتون وہ ہی جہال اور عقل کے جانے سے فتنہ مین پڑا ہو۔ پس وہ گمراہ ہوا ہی راہ حق سے وَقَالَ الْحَسَنُ صَلِّ وَعَلَیْہِ بِدْعَتُہٗ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نماز پڑھ بدعتی کے پیچھے ہی اسکی بدعت کی عقوبت اسی پر ہی بدعت اسکو کہتے ہین کہ حضرت کے مبارک زمانے مین اسکی کچھ اصل نہو۔ اور وہ دو قسم پر ہی ایک حسنہ دوسری قبیحہ اس جگہ قبیحہ مراد ہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ امام بخاری نے کہا کہ محمد بن یوسف نے ہم کو کہا۔ جاننا چاہیے کہ امام بخاری نے یہان اپنی عادت کو تغیر دیا۔ اور اپنی حسب عادت نکہا حدثنا محمد بن یوسف۔ اس تغیر عادت کا وجہ بعضون نے یہ کہا ہی کہ انہون نے یہ حدیث محمد بن یوسف سے تحدیث و تحمل اور نقل کے طور پر نہ سنی بلکہ بسبیل مذاکرہ و محاورہ کے سنی ہی۔ شیخ ابن حجر علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ وہ جو سقراء سے مجرد ظاہر ہوا یہ ہی کہ جہان متن موقوف ہی یا اسکے اسناد مین راوی ہی نہ شرط پر تو اسطرح کہتا ہی **حدثنا** الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّہٗ دَخَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ مقرر عبد اللہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جس حال مین کہ باغیون نے انکے گھر کو محاصرہ کیا تھا اور نہین چھوڑتے تھے گھر سے باہر آوین فَقَالَ اِنَّکَ اِمَامُ عَامَّۃٍ وَنَزَلَ بِکَ مَا تَرٰی وَیُصَلِّیْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَۃٍ وَنَتَحَرَّجُ پس عبد اللہ نے کہا کہ مقرر آپ سبون کے امام ہو اور آپ پر اتری ہی وہ چیز جو دیکھتے ہو اور نماز پڑھاتا ہی وہ امام جو اہل فتنہ سے ہی اور ہم حرج کھینچتے ہین اور اسکی متابعت سے گناہگار ہوتے ہین فَقَالَ الصَّلٰوۃُ اَحْسَنُ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَھُمْ وَاِذَا اَسَاؤُا فَاجْتَنِبْ اِسَآءَتَھُمْ پس عثمان ذوالنورین نے کہا کہ لوگ جو اعمال بجا لاتے ہین نماز ان عملون سے بہترین عمل ہی۔ پس جب لوگ اچھا عمل کرین جیسے نماز پڑہین تو انکے ساتھ موافقت کر۔ اور جسوقت وہ بدی کرین تو انکی بدی سے اجتناب کر اور کنارہ لے اور انکی مخالفت کر جس فتنہ مین کہ وہ مبتلا ہین تجھ کو ضرر نہ پہنچا یگا فسق و فجور عمل اور اعتقاد کا جو موجب کفر کا نہو **مترجم** کہتا ہی کہ اس سے معلوم ہوا کہ جسکی معصیت حد کفر کو نہ پہنچے اسکا اقتدا درست ہی حدیث صحیح مین آیا ہی صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ یعنے نماز پڑہو تم پیچھے ہر نیک و بد کے۔ اور یہ مسئلہ اعتقادی اہل سنت کا ہی۔ ہان باوجود صالح کے فاسق کی امامت مکروہ ہی کذا فی کتب العقاید والفقہ لاہل السنۃ والجماعۃ انتہی اور قسطلانی نے کہا کہ یہی ہی مذہب شافعیہ کا بھی لیکن مالکیہ کے پاس عمل کے فاسق کے پیچھے بھی نماز صحیح نہین ہی اور ابن بزیزہ جو ان مین مشہور ہے کہتا ہی کہ مرتکب کبیرہ کے پیچھے نماز پڑہی ہو تو اعادہ کرلے۔ ہان جو فاسق اعتقادی ہی جیسے حروری اور قدری تو اعادہ کرلے وقت پر وہ نماز جو انکے پیچھے پڑہی گئی۔ اور شافعیہ نے قدا جایز نہ کہا ہی ان لوگون کے پیچھے جو منکر ہین علم جزئیات اور معدوم کے اور جو کہ تجسیم کے قایل ہین حق تعالیٰ کے جناب مین جیسے اور کفار کے پیچھے درست نہین وَقَالَ الزُّبَیْدِیُّ قَالَ الزُّھْرِیُّ لَا نَرٰی اَنْ یُّصَلِّیَ خَلْفَ الْمُخَنَّثِ اِلَّا مِنْ ضَرُوْرَۃٍ لَا بُدَّ مِنْھَا زبیدی کہتا ہی کہ زہری نے کہا کہ مین نہین پسند کرتا ہون اسبات کو کہ نماز پڑہی جاوے پیچھے مخنث کے۔ مگر بضرورت جیسا کہ خود وہ صحت ثبوت ہو یا ایک نوع کی شوکت کے طرف سے مقرر ہو کہ لوگ اسکی مخالفت کرین تو ضرر پاتے ہین یا بلا اور فتنہ مین پڑتے ہین۔ مخنث فتح نون مشدد سے مفعول کو کہتے ہین۔ اور کسر نون سے اس کو کہتے ہین جو افعال و حرکات مین عورات کے ساتھ تشبیہ رکھتا ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍّ اِسْمَعْ وَاَطِعْ وَلَوْ لِحَبَشِیٍّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے ابی ذر کو فرمایا کہ سن اور اطاعت کر حکم امیر کی اگرچہ وہ اطاعت غلام حبشی کے واسطے ہو کہ سر اسکا دانۂ انگور خشک سیاہ مانند رہے۔ وجہ مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ وہ ہی کہ ایسے لوگ کہتر ہین جو غایت جہل مین ہنون اور ایسا شخص بدعت کے ارتکاب

اور فتنہ کے ابتلا سے خالی نہو گا لاکن جب امیری لوگون کی امامت کریگا - پس ابو ذر ایسے امیر کی اطاعت پر مامور ہوے **باب** یَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْاِمَامِ بِحِذَائِہٖ سَوَاءً اِذَا کَانَا اِثْنَیْنِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ کھڑا ہی مقتدی سیدھے بازو امام کے برابر اسکے مقابلہ مین - جبوقت کہ ہو امام اور مقتدی دو شخص **حدثنا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ابن عباس سے مروی ہی کہ مین نے شب گذاری اپنے خالہ میمونہ کے گھر پھر حضرت نے نماز عشا پڑہی مسجد مین - پھر گھر مین تشریف لائے پھر چار رکعت نفل پڑہے پھر خواب کیا ثُمَّ قَامَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَصَلّٰی خَمْسَ رَکَعَاتٍ پھر حضرت کھڑے رہے نماز تہجد کے لئے پھر مین ہی آیا و آپکے بائین طرف کھڑا رہا تو حضرت نے مجھے اپنے داہنے طرف کیا اور پانچ رکعتین پڑہین ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی سَمِعْتُ غَطِیْطَہٗ اَوْ خَطِیْطَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ پھر پڑہے دو رکعتین سنت فجر کی پھر خواب کیا یہان تک کہ مین نے آپکے خواب کی آواز سنی الفظ غطیط کہا یا خطیط یہہ شک راوی کا ہی ہر ایک ہی معنے مین ہین پھر باہر نکلے نماز صبح کے لئے اور تازہ وضو نکیا - یہہ حضرت کا خصیصہ ہی کہ خواب سے نقض وضو نہوتا تھا - کیونکہ آپ کی انکھین سوتین اور دل بیدار رہتا **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا جب تیسرا آوے تو بائین طرف کھڑا رہے اور امام آگے بڑہے یا مقتدی پیچھے ہٹے مکان کے دہب پر چنانچہ مسلم مین جابر سے مروی ہی کہ حضرت نماز پڑہتے تھے اور مین بائین جانب کھڑا تو مجھے حضرت نے داہنے طرف کیا پھر جبار بن صخر آیا بائین طرف کھڑا رہا حضرت نے ہم ہر دو کو اپنے پیچھے کیا **باب** اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَسَارِ الْاِمَامِ فَحَوَّلَ الْاِمَامُ اِلٰی یَمِیْنِہٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُھُمَا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جبکہ کھڑا رہے ایک مرد امام کے بائین طرف پس پھیرا اسکو امام نے نماز کی ہی حالت مین اپنے داہنے طرف فاسد نہین ہوتی ہی نماز ہر دو کی **حدثنا** اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَعَبْدُ رَبِّہٖ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَیْمُوْنَۃَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَنِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے خواب کیا میری خالہ میمونہ کے پاس اور حضرت انکے پاس تھے اس شب - پس حضرت نے وضو کیا پھر کھڑے رہے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے - پس کھڑا رہا مین نے آپکے بائین طرف - پس پکڑا مجھے اور پھیرا مجھ کو اپنے سیدھے طرف - پھر تیرہ رکعتین پڑہین - پہلی حدیث مین پانچ رکعتین مذکور ہین - اور اس حدیث مین تیرہ - ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دوسری شب ہوگی - آپ کی عادت شریف تو تہجد ادا کرنے مین مختلف تھی ثُمَّ نَامَ حَتّٰی نَفَخَ وَکَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ پھر خواب کیا یہان تک کہ دم لیا اور تھے حضرت جب خواب کرتے آپکے نفس مبارک سے آواز آتی تھی ثُمَّ اَتَاہُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ پھر موذن آپکے پاس آیا پھر آپ باہر آئے اور نماز فجر کی پڑہے اور وضو نکیا قَالَ عَمْرٌو فَحَدَّثْتُ بِہٖ بُکَیْرًا فَقَالَ حَدَّثَنِیْ کُرَیْبٌ بِذٰلِکَ کہا عمرو نے جو راویون سے ہی اس حدیث کے ہی کہ یعنے یہہ حدیث بیان کی مین نے بکیر سے تو اسنے کہا کہ یہی حدیث کریب نے بھی مجھ سے بیان کی **باب** اِذَا لَمْ یَنْوِ الْاِمَامُ اَنْ یَؤُمَّ ثُمَّ جَاءَ قَوْمٌ فَاَمَّھُمْ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب نیت کی امام نے امامت کی پھر ایک قوم آئی تو امامت کی اسکی **مترجم** کہتا ہی کہ امام شافعی کے پاس امام کو امامت کی نیت شرط نہین اقتدا صحیح ہونے کے لئے - اور امام احمد کے پاس نیت فرض ہین شرط ہی نہ نفل مین اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر مطلق امامت کی نیت کی ہی تو اسکے پیچھے مردان نماز پڑہنی جایز ہی اگرچہ مقتدیون کی نیت نکرے - اور عورتون کو جایز نہین کہ اسکے پیچھے ہون مگر

سوقت کہ انکی نیت کی ہو کہ انکے بازو رہنے سے فساد کا سبب نہو قسطلانی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقُمْتُ اُصَلِّیْ مَعَهٗ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِرَاْسِیْ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ اس حدیث کا ترجمہ پر گذرا **باب**
اِذَا طَوَّلَ الْاِمَامُ وَکَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلّٰی یہ باب اس بیان میں ہی کہ جب امام قرأت دراز کرے اور مرد مقتدی کو کوئی حاجت
پیش آوے اور وہ جماعت سے نکلے اور نماز تنہا ادا کرے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُعَاذَ
بْنَ جَبَلٍ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّ قَوْمَهٗ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ معاذ ابن جبل حضرت کے
ساتھ نماز پڑہتے اور پھر آتے اور اپنی قوم کی امامت کرتے وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرَ
بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّ قَوْمَهٗ فَصَلّٰی الْعِشَاءَ فَقَرَاَ بِالْبَقَرَةِ
فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَکَاَنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ پس جسوقت کہ اسنے نماز عشا پڑہی اسمین سورۂ بقرہ تلاوت کی۔ پس ایک شخص نماز سے پھرا اور ترک اقتدا کیا اور
گوشۂ مسجد مین تنہا نماز پڑہی۔ پس کہنے معاذ کو اسنے اسکو ازار پہنچایا اور ایک روایت مین واقع ہوا کہ کہا یہ مرد منافق ہی **فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ** پس یہہ خبر حضرت
کو پہنچی اور روایت مین نسائی کے آیا ہی کہ معاذ نے اس مرد کو کہا کہ صبح کو یہہ بات مین حضرت کی خدمت مین عرض کرونگا۔ پس ایسا ہی حضرت کے جناب مین ظاہر کیا تو آپ نے
اسکو طلب فرمایا اور دریافت کی کہ کیا چیز تجھ کو اس کام پر باعث ہوئی اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین مزدوری کرنیوالا ہون اونٹ پر پانی کھینچتا ہون جب دروازے
پر مسجد کے پہنچا اقامت نماز کی سنی اپنے اونٹ کو بر سر راہ چہوڑ کے مسجد مین آیا اور معاذ کے ساتھ داخل نماز ہوا۔ اور اسنے قرأت دراز شروع کی اور مجھ کو کہ ارہنے کی طاقت
نہی اور اونٹ کو بھی جو تنہا چہوڑ دیا تھا خاطر اسکے طرف متعلق تھی اسلئے گوشۂ مسجد مین میں نے تنہا نماز پڑہی اور اپنے کام کے طرف گیا **فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ** ثلث
مرات پس حضرت نے معاذ کو فرمایا کہ تو لوگون کو فتنہ مین ڈالنے والا ہی فتنہ مین ڈالنے والا ہی تین بار فرمائے **وَقَالَ فَاقْرَاْ بِکَذَا فَاقْرَاْ بِکَذَا** یا کہا کہ تو فاتن ہی فاتن
ہی تین بار یعنے تو مسلمانون کو جماعت سے نفرت دلاتا ہی اور ترک عبادت پر باعث ہوتا ہی۔ اور بیہقی کی روایت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے آیا ہی **لَا یَفْعَلُ اللّٰهُ**
اِلٰی عِبَادِهٖ وَلٰکِنْ اَحَدُکُمْ اِمَّا فَیُطَوِّلُ عَلَی الْقَوْمِ حَتّٰی یُبَغِّضَ اِلَیْهِمْ مَا هُمْ فِیْهِ مبغوض نکرو تم اللہ تعالی کو اسکے بندون کے طرف اسطرح پر کہ تمہارے سے ایک شخص امام ہووے پس قوم
پر نماز کو دراز کرے۔ یہان تک کہ مبغض ہو جاوے اسمین ہی نماز اور طاعت سے **وَاَمَرَهٗ بِسُوْرَتَیْنِ مِنْ اَوْسَاطِ الْمُفَصَّلِ قَالَ عَمْرٌو اَحْفَظُهُمَا**
پھر حضرت نے حکم فرمایا معاذ کو اوساط مفصل سے دو سورتون کا جو سورۂ بروج سے لم یکن تک ہی اور عمرو رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہین کہتے ہین کہ مین جانتا ہون وہ دو سورے
کونسے ہین یا وہنہین رکہتا ہون۔ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ ان دو سورتون کا ذکر کیا وہ سورہ والشمس اور سبح اسم ربک الاعلی ہی اور ایک روایت مین واللیل اور
الضحی ہی۔ جاننے کہ مذہب شافعیہ مین اقتدا کرنا فرض پڑہنے والا نفل پڑہنے والیکے ساتھ جایز ہی۔ اور حنفیہ کے پاس روا نہین اور شافعیہ نے اس حدیث کو تمسک کیا
ہی اور کہتے ہین کہ یہہ قوی ترین حجت ہی اور انکا استدلال یہہ ہی کہ معاذ جو حضرت کے ساتھ نماز پڑہتے تھے وہ فرض تھی۔ اور پھر قوم کے ساتھ اسکے جو پڑہا کرتے وہ انکے
حق مین نفل تھی اور قوم کے حق مین فرض اور جب یہہ حال حضرت کے جناب مین ظاہر ہوا حضرت انکی امامت کا انکار نفرمایا۔ بلکہ یہی حکم کیا کہ قرأت مین تطویل نکرے
پس اقتدا فرض پڑہنے والون کا نفل پڑہنے والون کے ساتھ لازم آیا۔ حنفیہ جواب دیتے ہین کہ پہلے تو یہہ حدیث منسوخ ہوی ہی۔ اور یہہ مقدمہ اسوقت مین تھا کہ ایک
روز مین ایک فرض دو بار پڑہنا جایز تھا۔ اسکے بعد منسوخ ہوا جیسا کہ طحاوی نے ابن عمر کی حدیث روایت کی ہی **اَنْ یُّصَلِّیَ فَرِیْضَةً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ** اور کہا کہ

نہی نہین آتی ہی مگر اباحت کے بعد اور جب دو حدیث متعارض ہون جمع نہین ہو سکتے ہین تو ایک کو دوسرے پر ترجیح دیا جاے - اور اسباب ترجیح سے ایک موافقت ہی قیاس کی اور مآل ترجیح کا نسخ کے طرف ہی سو مراد یہہ کہ کہتے ہین کہ مبنی استدلال کی اس پر نہین کہ حضرت انکار امامت نفرہا کیلئے کہ کمتابی کہ حضرت کو یہہ بات معلوم نہو کہ جس نماز مین کلام ہی معاذ حضرت کے ساتھ پڑہی ہی اور ایک حدیث بھی اس معنے پر دلالت کرتی ہی جو روایت کی ہی اسکو احمد نے سلیم سے کہ اسکا جزو اخیر یہہ ہی کہ حضرت نے معاذ کو فرمایا ای معاذ فتان مت رہ یا نماز میرے ساتھ پڑہہ یا اپنی قوم کے ساتھ تخفیف کر - پس حضرت نے حکم کیا معاذ کو اور تشریع کی دوام سے ایکبار نماز اپکے ساتھ پڑہے یا اپنی قوم کی امامت کرے تخفیف کے ساتھ اور ہو سکے کہ اس سے آگے معاذ کو انکی قوم کی امامت پر مقرر فرمایا - اور معاذ کبھی کبھی احکام و آداب کے سیکھنے اور ثواب کثیر پانے کے لئے بنیت نفل حضرت کے ساتھ نماز مین داخل ہوتے ہون واللہ اعلم یہہ سب فتح المنان سے نقل کیا گیا

باب تخفيف الامام في القيام واتمام الركوع والسجود

یہہ باب تخفیف کرنے مین ہی امام کے قیام مین اور تمام کرنے مین ہی رکوع و سجود کے

حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا زهير قال حدثنا اسمعيل قال سمعت قيسا قال اخبرني ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله اني لاتاخر عن صلوة الغداة من اجل فلان مما يطيل بنا فيس نے کہا کہ ابو مسعود نے مجھ کو خبر دی کہ ایک مرد نے کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ مقرر مین نماز فجر مین تاخیر کرتا ہون اور جماعت مین حاضر نہین ہوتا ہون فلان امام کے سبب کہ نماز دراز کرتا ہی فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا منه يومئذ ابو مسعود کہتا ہی پس مین نہین دیکہا حضرت کو کسی وعظ مین سخت تر غضب ناک اس روز کے وعظ سے قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة پھر فرمایا مقرر تم نفرت دینے والے ہو لوگون کو عبادت سے پس جو شخص کہ تمہارے سے لوگون کو نماز پڑہاوے تو چاہیے کہ تخفیف کرے مقرر لوگون مین ناتوان اور بوڑہے اور صاحب حاجت رہا کرتے ہین اور انکے دل ان حاجتون کے ساتھ متعلق ہوا کرتے ہین یہہ امر تخفیف کے سبب کا بیان ہی - اور مقتضا اس وجہ کا یہہ ہی کہ اگر معلوم ہو کہ اس قسم کے لوگون سے کوئی نہین ہی یا جماعت تطویل قرات پر راضی ہی تو قرات کی درازی جایز ہی - پوشیدہ نرہے کہ تخفیف سے مراد یہہ نہین کہ واجبات بلکہ سنن موکدات کہین فوت ہوا و ظاہر حدیث یہہ ہی کہ تطویل رکوع و سجود مین کثرت تسبیحات سے نکرین - پس جو فرق کہ ترجمہ مین کیا تخفیف قیام اور اتمام رکوع و سجود مین اسکی کوئی وجہ ظاہر نہوی

باب اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جب تنہا نماز پڑہے دراز کرے قرات جسقدر کہ چاہے

حدثنا عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تمہارے سے کوئی لوگون کو نماز پڑہاوے تو چاہیے کہ تخفیف کرے مقرر انکے درمیان ناتوان اور بیمار اور بوڑہے رہا کرتے ہین واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء اور جسوقت کہ نماز پڑہے کوئی تمہارے سے اپنی ذات کے لئے یعنے منفرد تو قرات کو دراز کرے جسقدر کہ چاہے

باب من شكى امامه اذا طول هل يتانى

اس بیان مین ہی کہ کوئی شکایت کرے اپنے امام کی کہ وہ نماز کو دراز کرتا ہی وقال ابو اسيد طولت بنا يا بني اور کہا ابو اسید نے اپنے لڑکے کو جسکا نام منذر تھا اور وہ امامت کرتا تھا جسوقت کہ اسنے نماز کو دراز کیا تو اسکو شکایت کی راہ سے کہا کہ اے میرے چہوٹے لڑکے تو نے نماز مین درازی کی

حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي مسعود قال قال رجل يا رسول الله اني لاتاخر عن الصلوة في الفجر مما يطيل بنا فلان فيها فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رايته غضب

فِي مَوْضِعٍ كَانَ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا **حدثنا** آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا محارب بن دثار قال سمعت جابر بن عبد اللہ الانصاری قال اقبل رجل بناضحین وقد جنح اللیل فوافق معاذا یصلی فترک ناضحہ واقبل الی معاذ فقراء بسورۃ البقرۃ او النساء فانطلق الرجل وبلغہ ان معاذا نال منہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشکی الیہ معاذا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا معاذ افتان انت او قال افاتن انت ثلاث مرار فلولا صلیت بسبح اسم ربک الاعلی والشمس وضحاھا واللیل اذا یغشی فانہ یصلی وراءک الکبیر والضعیف وذو الحاجۃ اسی مضمون کی حدیث باترجمہ اوپر گذری احسب ھذا فی الحدیث گمان کرتا ہوں میں اسکو بھی حدیث میں اشارہ ہی آپکے قول کے ساتھ جو فلولا صلیت الخ ہی۔ امام سیوطی نے کہا کہ شعبہ نے اسکو حدیث میں درج کیا ہی کرمانی کہتا ہی کہ احتمال ہی کہ یہ کلام محارب کا ہی اور اس شخص کا جو اسکے بعد ہی اور بعض کہتے ہیں کہ کلام امام بخاری کا ہی اور مراد یہی قول اسکا ہی ذو الحاجۃ وتابعہ سعید بن مسروق ومسعر والشیبانی قال عمرو وعبید اللہ بن مقسم وابو الزبیر عن جابر متابعت کی ہیں ان سب راویوں نے شعبہ کی جابر سے قرأ معاذ فی العشاء بالبقرۃ کہ پڑھی ہی معاذ نے نماز عشا میں سورۂ بقرہ یعنے راویان مذکور تابع ہوے ہیں شعبہ کے اصل حدیث میں نہ سب الفاظ میں وتابعہ الاعمش عن محارب او عمرو بھی تابع ہوا ہی شعبہ کا محارب سے **باب** الایجاز فی الصلوٰۃ یہ باب تخفیف کرنے میں نماز کے اور تمام کرنے میں اسکے **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزیز عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوجز الصلوٰۃ ویکملھا انس سے مروی ہی کہ تے حضرت تخفیف کرتے نماز کی اور کامل کرتے اسکو کہ ارکان میں کچھ نقص آوے **باب** من اخف الصلوٰۃ عند بکاء الصبی یہ باب اس بیان میں ہی کہ تخفیف کرے نماز جب بچے کے رونے کی آواز سنے **حدثنا** ابراھیم بن موسی قال حدثنا الولید قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاقوم فی الصلوٰۃ فاریدان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی کراھۃ ان اشق علی امہ ابو قتادہ نے اپنے والد سے نقل کی ہی کہ حضرت نے فرمایا میں نماز میں کھڑا رہتا ہوں جس حال میں کہ میں چاہتا ہوں کہ نماز میں درازی کروں پس رونا بچے کا سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کرتا ہوں اسلئے کہ میں ناخوش رکھتا ہوں کہ اسکی ماں کو رنج میں ڈالوں تابعہ بشر بن بکر وابن المبارک وبقیۃ متابعت کی ہی ولید کی بشر بن بکر اور ابن مبارک اور باقی تینوں راوی نقل حدیث میں اوزاعی سے **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان بن بلال قال حدثنی شریک بن عبد اللہ قال سمعت انس بن مالک یقول ما صلیت وراء امام قط اخف صلوۃ ولا اتم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم انس نے کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی امام کے ہرگز کہ وہ زیادہ تخفیف کرنیوالا ہو اور نہ تمام کرنے والا ہو بغیر حضرت سے یعنے حضرت قرات میں تخفیف کرتے تھے۔ اور ارکان اور واجبات کو تمام بھی کرتے تھے۔ پس اسباب میں آپ سے زیادہ کسی کو میں نہ دیکھا وان کان یسمع بکاء الصبی فیخفف مخافۃ ان تفتن امہ اور مقرر جب سنے رونا بچے کا تو تخفیف کرتے نماز میں اس خوف سے کہ اسکی ماں مبتلا ہووے اسکا دل بسبب بیقراری کے بچے کے طرف مشغول ہووے۔ ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ ایکبار حضرت نے پہلی رکعت میں سورت درازہ پڑھی اور رونا بچیکا سنا پس دوسری رکعت میں تین تین پڑھیں **حدثنا** علی بن عبد اللہ

قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد قال حدثنا قتادة ان انس بن مالك حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي فاتجوز في صلوتي انس نے حدیث کی قتادہ سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا
مقرر میں نماز میں داخل ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اوسکو دراز کروں پس رونا بچے کا سنتا ہوں تو اپنی نماز میں تخفیف کرتا ہوں مما اعلم من شدة وجد امه
من بكائه اس چیز سے کہ میں جانتا ہوں اسکے ماں کا سخت اندوہ بسبب رونے اسکے بچے کے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا ابن ابي عدي
عن سعيد عن قتادة عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني لادخل في الصلوة فاريد اطالتها فاسمع
بكاء الصبي فاتجوز مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه **باب** اذا صلى ثم ام قوما یہ باب اس بیان میں ہی کہ
کسی نے نماز فرض پڑھی پھر امامت کی ایک قوم کی **حدثنا** سليمان بن حرب وابو النعمان قالا حدثنا حماد بن زيد عن ايوب عن
عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله قال كان معاذ يصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم ثم ياتي قومه فيصلي بهم تلك
الصلوة اس حدیث کی شرح مذکور ہو چکی **باب** من اسمع الناس تكبير الامام یہ باب اس بیان میں ہی کہ کسی نے سنا وے لوگوں کو
تکبیر امام کی **حدثنا** مسدد قال حدثنا عبد الله بن داود قال حدثنا الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عايشة
رضي الله عنها قالت لما مرض النبي صلى الله عليه وسلم مرضه الذي مات فيه اتاه بلال يوذنه بالصلوة فقال
مروا ابا بكر فليصل بالناس قلت ان ابا بكر رجل اسيف ان يقوم مقامك يبكي فلا يقدر على القراءة قال مروا ابا بكر
فليصل فقلت مثله فقال في الثالثة او الرابعة انكن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فصلى وخرج
النبي صلى الله عليه وسلم يهادى بين رجلين كاني انظر اليه يخط برجليه الارض فساره ابو بكر ذهب يتاخر
فاشار اليه ان صل فتاخر ابو بكر وقعد النبي صلى الله عليه وسلم الى جنبه وابو بكر يسمع الناس التكبير تابعه
محاضر عن الاعمش اس حدیث کا ترجمہ اوپر گذر ا ہی **باب** الرجل يأتم بالامام ويأتم الناس بالمأموم یہ باب اس بیان میں
ہی کہ ایک مرد اقتدا اور متابعت کرتا ہی امام کی اور لوگ اسکی متابعت کرتے ہیں ویذكر عن النبي صلى الله عليه وسلم ائتموا بي وليأتم بكم من بعدكم
روایت کی گئی ہی حضرت سے کہ فرمایا تم میرے ساتھ اقتدا کرو اور جو لوگ کہ تمہارے پیچھے ہیں وے تمہارا اقتدا کریں **حدثنا** قتيبة بن سعيد
قال حدثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن الاسود عن عايشة قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم
جاء بلال يوذنه بالصلوة فقال مروا ابا بكر ان يصلي بالناس فقلت يا رسول الله ان ابا بكر اسيف وانه متى يقوم
مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا ابا بكر يصلي فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر رجل اسيف وانه
متى يقوم مقامك لا يسمع الناس فلو امرت عمر قال لكنك لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر ان يصلي بالناس
فلما دخل في الصلوة وجد رسول الله صلى الله عليه وسلم في نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه
تخطان في الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابو بكر حسه ذهب ابو بكر يتاخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله
فجاء النبي صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار ابي بكر فكان ابو بكر يصلي قائما وكان رسول الله صلى الله

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْتَدِي اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرَةَ الخ بعض الفاظ کی تغیر کے ساتھ مکرر اگلے ابواب میں مع ترجمہ مذکور ہوئی چونکہ سب کا مضمون واحد ہی یہاں مکرر ترجمہ نہیں لکھا گیا **باب** هَلْ يَأْخُذُ الْاِمَامُ اِذَا شَكَّ بِقَوْلِ النَّاسِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ آیا روا ہی کہ امام مقتدیوں کے قول کو لے جب اسکو شک پڑے۔ شافعیہ کے پاس یہ بات درست نہیں اور حنفیہ کے پاس درست ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ اَقَصُرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت ظہر کی نماز جہاں گانہ سے دو رکعت پڑھ کے پھرے یعنے دو ہی رکعت پڑھ کے سلام دیا اور قوم کے طرف متوجہ ہوے تو آپ کے صحابہ سے ایک شخص نے جو ذوالیدین سے ملقب تھا اور نام اسکا خرباق ہی عرض کی یا رسول اللہ آیا کوتاہ کی گئی ہی نماز یا آپ نے فراموش کی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ آپ نے حاضروں سے فرمایا آیا سچ کہتا ہی ذوالیدین جو نماز میں کمی آئی۔ تو صحابہ نے کہا ہاں فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى اثْنَيْنِ اُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ پس حضرت کھڑے رہے نماز کے لئے اور دو سجدے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام دیا پھر تکبیر کہے اور سجدۂ سہو کیا سجود نماز کے مانند یا اس سے دراز تر یہاں امام شافعی کہتے ہیں کہ خود حضرت کو یاد آگیا۔ اور حنفیہ اور امام مالک اور انکے توابع کہتے ہیں کہ حضرت نے دوسرے آدمیوں کی گواہی طلب کی پس عمل مقتدیوں کے کہے پر کیا۔ **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ قَدْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ الخ حدیث کا اور اگلی حدیث کا ایک ہی مطلب ہی یہ وہی واقعہ ذوالیدین کا ہی جو اس روایت میں اختصار کے ساتھ آیا۔ اگر یہاں اشکال کریں کہ اس حدیث میں حضرت پشت بقبلہ ہونا اور صحابہ سے کلام کرنا واقع ہوا۔ پھر باوجود اسکے کسطرح صحیح ہو کہ پہلی دو رکعت پر بنا کریں **جواب** اسکا یہ ہی کہ اسوقت یہ کلام کرنا اور پشت بقبلہ ہونا مطلق منع نہیں تھا اسکے بعد حکم شرع وارد ہوا کہ پشت بقبلہ ہونا نماز کو باطل کرتا ہی **باب** اِذَا بَكٰى الْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ جب امام نماز میں گریہ کرے تو یہ گریہ مفسد نماز ہی یا نہیں امام بخاری کا یہ ہی کہ مفسد نماز نہیں لیکن تقید نماز کی اتفاقی ہی جو سند کہ اسپر لائی اسمیں تعرض امام کے ساتھ ہی اور عدم فساد غیر امام کا اسکے قیاس پر ہی قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ شَدَّادٌ سَمِعْتُ نَشِيْجَ عُمَرَ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ يَقْرَاُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ عبداللہ شداد نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کا سسکیاں رونا سنا حالانکہ میں صف میں تھا یہ آیت پڑھتے تھے جسکے معنے یہ ہیں کہ میں شکایت نہیں کرتا ہوں اپنے درد و غم کی مگر طرف اللہ تعالیٰ کے۔ اگر بلند رونا بہشت دوزخ کے یاد سے ہو یہ زیادتی خشوع کی دلیل ہی اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہی۔ اگر دینا کے درد و مصیبت سے ہو فاسد ہوتی ہی امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ کسی حال سے آہ کہنا مفسد نہیں ہی اور تاوہ کہنا مفسد ہی **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ اِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ

حفصۃ لعایشۃ ما کنت لاصیب منک خیرا ترجمہ اس حدیث کا مکرر گذرا ہی مطابقت مین اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ شاید جو نہ ہے کہ لکھا دیکھنے مین نہ آیا۔ ظاہر یہہ ہی کہ بی بی عایشہ نے سبب یہہ بیان کیا کہ گریہ کے بسبب لوگون کو قرات اور تکبیرات نہین سنا سکینگے۔ اور یہہ نکما کہ فساد نماز کا موجب ہوگا **باب** تسویۃ الصفوف عند الاقامۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ اقامت کے وقت صفون کو برابر کرین۔ اور بعد اقامت کے ہونگے نماز کے **حدثنا** ابو الولید ہشام بن عبد الملک قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عمرو بن مرۃ قال سمعت سالم ابن ابی الجعد قال سمعت النعمان بن بشیر یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتسوون صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم نعمان سے روایت ہی کہ کہتا تھا کہ حضرت نے فرمایا ہر آئینہ تم اپنے صفون کو برابر کرو اسطرح پر کہ برابر کھڑے رہو اور درمیان فرجہ نہ چھوڑو۔ یا اللہ تعالی تمہارے درمیان مخالفت ڈالیگا۔ یعنے ایک صورت سے دوسری صورت پر مسخ کریگا۔ امام احمد کی روایت اس معنے کو تائید کرتی ہی جو اویطس الوجوہ آیا ہی کرمانی نے کہا کہ اسکے معنے یہہ ہین یا تمہارے درمیان عداوت ڈالیگا اس معنے کو ابو داود کی روایت تائید کرتی ہی جو او لیخالفن بین قلوبکم آیا ہی۔ صفوف کو برابر کرنا بعض کے مذہب پر واجب ہی وے اسی حدیث سے استدلال کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ و شافعی و مالک رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر سنت ہی اور کہتے ہین کہ یہہ وعید تغلیظ و تشدید کے لیے ہی **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن عبد العزیز بن صہیب عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اقیموا الصفوف فانی اراکم خلف ظہری انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا تمہارے صفون کو درست کرو مقرر مین دیکھتا ہون تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بعضون نے کہا کہ وہ روایت انہی ہشیم سے تھی اور بعضون نے کہا کہ آپ کی پشت مبارک پر ہر دو شانون کے درمیان سوراخ سوزن کے مانند تھی اسی سے دیکھتے تھے اور اسکو کوئی مانع نہین تھا **مترجم** کہتا ہی کہ آگے اور پیچھے دور و نزدیک روشنی اور اندھیری مین ایکسان دیکھنا حضرت کا خصیصہ تھا۔ **باب** اقبال الامام علی الناس تسویۃ الصفوف یہہ باب اس بیان مین ہی کہ امام متوجہ ہووے لوگون کے طرف اور دیکھے انکے صفین برابر کرنیکے وقت **حدثنا** احمد بن ابی رجاء قال حدثنا معاویۃ بن عمرو قال حدثنا زائدۃ بن قدامۃ قال حدثنا حمید الطویل قال حدثنا انس قال اقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجھہ انس نے کہا کہ اقامت کہی گئی نماز کی پس حضرت متوجہ ہوے ہمارے طرف اپنے روے شریف سے فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری پھر فرمایا کہ قایم کرو اپنے صفون کو اور ایک دوسرے سے پیوستہ ہو جاؤ مقرر مین دیکھتا ہون تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے **باب** الصف الاول یہہ باب فضیلت مین صف اول کے ہی جو متصل امام کے ہی **حدثنا** ابو عاصم عن مالک عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء الغرق والمبطون والمطعون والہدم ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا شہید چار ہین جو کہ پانی مین غرق ہوا اور اسہال کی بیماری سے مرا اور صدمہ طاعون سے مرا اور نیچے دیوار کے ہلاک ہوا وقال لو یعلمون ما فی التہجیر لاستبقوا الیہ اور فرمایا اگر جانین وہ ثواب جو نماز کے لئے جلدی سے جانے مین ہی تو سبقت کیا کرتے ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوہما ولو حبوا اور اگر جانین وہ ثواب جو نماز عشا اور فجر مین ہی البتہ آینگے اسکے ادا کرنیکے لئے اگرچہ اپنے زانو پر چلین ولو یعلمون ما فی الصف الاول لاستہموا اور اگر جانین وہ ثواب جو پہلی صف مین ہی ہر آئینہ قرعہ ڈالینگے اسکے پانیکے لئے بسبب اس فضیلت کے جو امام کی نزدیکی مین ہی جو بلا واسطہ اسکے احوال پر آگہی پاتے دیتی ہی اور قرات سنے جاتی ہی **باب** اقامۃ الصف من تمام الصلوۃ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ قایم کرنا صف کا از جملہ تکمیل نماز ہی **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا عبد الرزاق قال

الجزء الثانی — شہیدون کے بیان مین قسمین

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَیْهِ فَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ وَاَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ **حدثنا** اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ ان حدیثوں کا ترجمہ مذکور ہو چکا **باب** اِثْمِ مَنْ لَمْ یُتِمَّ الصُّفُوْفَ یہ باب اس بیان میں ہی کہ جو کوی صف کو تمام نکرے اسکا کیا گناہ ہی **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّائِیُّ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّهٗ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَقِیْلَ لَهٗ مَا اَنْکَرْتَ مِنَّا مُنْذُ یَوْمٍ عَهِدْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْکَرْتُ شَیْئًا اِلَّا اَنَّکُمْ لَا تُقِیْمُوْنَ الصُّفُوْفَ مقرر انس مدینہ طیبہ کے طرف قدم لاے تو انکو کہا گیا یعنے لوگون نے انکو پوچھا کہ کس چیز کو ناخوش رکھا تہ نے جس وقت سے کہ حضرت کا زمانہ مبارک پایا۔ کہا نہین دیکھا مین نے مگر یہہ کہ تم صفین درست نہین کرتے ہو **مترجم** کہتا ہی کہ جمہور کے پاس تسویہ صفوف کا سنت ہی نہ واجب اور انکار انس رضی اللہ عنہ کا لزوم شرعی فوت ہونے پر نہین تھا بلکہ تغلیظ و تحریص پر تھا اگر واجب ہوتا تو اعادہ نماز کا حکم کرتے حالانکہ ایسا حکم نہین کیا امام بخاری کا میلان وجوب پر ہی انس رضی اسی لئے لفظ اثم ذکر کیا قال عقبة بن عبید عن بشیر بن یسار قدم علینا انس المدینة ہذا کہا عقبہ بن عبید نے جو برادر سعید بن عبید کا ہی کہ قدوم لایا انس مدینہ کو کہا یہہ مذکور فرق درمیان اس تعلیق کے اور حدیث مذکور کی یہہ ہی کہ پہلی مین انس سے بطور منقول آیا ہی اور اس تعلیق مین بطریق مشاہدہ **باب** اِلْزَاقِ الْمَنْکِبِ بِالْمَنْکِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ فِی الصَّفِّ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ پیوستہ کرے کندھے کندھا اور پاؤن پاؤن صف جماعت مین وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِیْرٍ رَاَیْتُ الرَّجُلَ مِنَّا یُلْزِقُ کَعْبَهٗ بِکَعْبِ صَاحِبِهٖ نعمان بن بشیر نے کہا کہ مین نے ایک مرد کو دیکہا جس حال مین کہ اپنے ٹخنے کے ٹخنے کو اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملاتا تھا صف مین **حدثنا** عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِیْ وَکَانَ اَحَدُنَا یُلْزِقُ مَنْکِبَهٗ بِمَنْکِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ اسکا ترجمہ تو گذرا یہہ مبالغہ ہی صفین برابر کرنے اور فرجہ بند کرنے مین اور احادیث اس باب مین مبالغہ جہت آیا ہی اور واقع ہوا ہی کہ فرجہ رہتا تو اس سے شیطان آتا ہی اور وسوسہ ڈالتا ہی **باب** اِذَا قَامَ الرَّجُلُ عَنْ یَسَارِ الْاِمَامِ وَحَوَّلَ الْاِمَامُ خَلْفَهٗ اِلٰی یَمِیْنِهٖ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جو وقت کہ ایک مرد امام کے بائین طرف کھڑا رہے اور امام اسکو اپنے پیچھے سے داہنے طرف پھیرے کامل ہی نماز اس مرد کی اگرچہ حرکت اور مشی اس سے واقع ہوئی پھر امام کی نماز بھی تمام ہی ظاہر وہی پہلی عبارت ہی پر دوسری روایت مین آیا ہی تمت صلوتہما یعنے ہر دو کی نماز تمام ہی **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسِیْ مِنْ وَرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَصَلّٰی وَمَرَقَدَ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ اس حدیث کا ترجمہ اختلاف الفاظ کے ساتھ گذرا **باب** اَلْمَرْاَةُ وَحْدَهَا تَکُوْنُ صَفًّا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ عورت تنہا صف ہوتی ہی یعنے اگر ایک عورت مردون کے بے اختلاط تنہا پیچھے کھڑی ہے حکم صف کا رکہتی ہی امام قسطلانی نے اس حکم کو آیت قرآنی سے موید کیا ہی یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَةُ

اگر صف مین فرجہ رہے تو شیطان داخل ہوتا ہی

صفا

صفًا یعنے جسدن کھڑا رہیگا روح اور فرشتے صف باندھکے روح کی تفسیر جبرئیل کے ساتھ کی ہی - اور وہ ایک فرشتہ ہی پس تنہا اسی کی ایک صف ہی - اور سب فرشتوں کی ایک صف - یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ یہہ استدلال قوی نہین **حدثنا** عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن اسحق عن انس بن مالك قال صليت انا ويتيم في بيتنا خلف النبي صلى الله عليه وسلم وامي ام سليم خلفنا انس نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی اور ایک یتیم جو ہمارے گھر مین تھا حضرت کے پیچھے اور ام سلیم میری والدہ تنہا ہمارے پیچھے تھی **باب** میمنة المسجد والامام یہہ باب ان بیان مین ہی کہ کھڑا رہے سیدے جانب مسجد اور امام کے **حدثنا** موسى قال حدثنا ثابت بن يزيد قال حدثنا عاصم عن الشعبي عن ابن عباس قال قمت ليلة اصلي عن يسار النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ بيدي او بعضدي حتى اقامني عن يمينه او قال بيده من ورائي ابن عباس نے کہا کہ مین ایک شب کھڑا رہا جس حال مین کہ نماز پڑہتا ہون حضرت کے بائین طرف پس آپنے میرے ہاتھہ یا بازو کو پکڑا - یہہ شک راوی کا ہی جو ابن عباس سے روایت کی ہی یہان تک کہ کھڑا کیا مجھکو اپنے سیدے جانب اور اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے کہ میرے پیچھے سے پھر جا - مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھہ ایک جزو کے ساتھہ ہی جو کھڑا رہنا مقتدی کا امام و مسجد کے سیدے جانب ہی ظاہر یہہ ہی کہ مولف یعنے امام بخاری نے کوی حدیث اس باب مین اپنی شرط پر نہ پائی و امام قسطلانی نے ابو داؤد سے ساتھہ اسناد حسن کے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے اس جزو کے اثبات کے لیے لایا ہی ان الله وملئكته يصلون على ميامن الصفوف مقرر اللہ تعالی اور فرشتے رحمت بھیجتے ہین داہنے جانب پر صفون کے - اور کہا کہ اس حدیث کو معارض نہین وہ جو ابن عمر کی حدیث مین واقع ہوا جسکو نسائی نے لایا ہی کہ حضرت نے فرمایا من عمر مسجدا يسمع فيه كتب له كفلان من الاجر جو کوی آباد کرے مسجد کے بائین طرف کو لکہا جاتا ہی اسکے واسطے دو حصے - کس لیے یہہ ایک وقت خاص مین فرمایا جو لوگ سیدے جانب کی فضیلت پر نظر کرکے مسجد کے بائین جانب کو معطل چھوڑ دیتا تھا بانکہ اسناد مین اس حدیث کے سخن ہی انتہی پوشیدہ نہ رہے ظاہر یہہ ہی کہ مسجد کا بایان طرف امام کا سیدا جانب ہوتا ہی - اس تقدیر پر اصلا کوئی تعرض ان ہر دو حدیث مین نہین **باب** اذا كان بين الامام وبين القوم حايط او سترة یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت کہ درمیان امام اور مقتدیون کے دیوار یا پردہ رہے اقتدا مین کچہہ خلل نہین آتا ہی یہہ حکم موافق مذہب امام مالک کے ہی اور دوسرے ائمہ اسپر ہین کہ اسوقت روا ہی کہ مقتدی لوگ امام کی نماز پر مطلع ہون اور تکبیرات سنین اور ظاہر ایک حدیث کا جو اس باب مین لایا ہی وہ بھی یہی ہی اور جو قید کہ قول مین ابو مجاز کے واقع ہوا وہ بھی بنا ظر اسی طرف ہی - پس ترجمہ مین بھی یہی معنی ملحوظ رہین وقال الحسن لا باس ان تصلي وبينك وبينه نهر حسن نے کہا کہ اسبات کا کچہہ مضایقہ نہین کہ درمیان تیرے اور امام کے ایک نہر ہو وقال ابو مجلز اذا تم بالامام وان كان بينهما طريق وجدار اذا سمع تكبير الامام ابو مجلز نے کہا کہ امام کا اقتدا کرے اگرچہ درمیان امام اور مقتدی کے ایک راہ یا ایک دیوار حایل ہو جسوقت کہ مقتدی تکبیرات امام کے سنے اور اسکے نماز کے حال پر مطلع ہو **حدثنا** محمد بن سلام قال اخبرنا عبدة عن يحيى بن سعيد الانصاري عن عمرة عن عايشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فراى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام اناس يصلون بصلوته فاصبحوا فتحدثوا بذلك فقام ليلة الثانية فقام معه اناس يصلون بصلوته فصنعوا ذلك ليلتين او ثلثة پیغمبر خدا نماز پڑہتے رات مین اپنے حجرہ مین اور دیوار حجرے کی کوتہی تھی پس لوگون نے حضرت کی ذات مبارک کو دیکہا سو آپ بھی حضرت کی نماز کے ساتھہ نماز پڑہنے اور آپکا اقتدا کرنے لگے - پھر صبح کی اور اس نماز اور اقتدا کا ذکر کیا فقام ليلة الثانية فقام معه اناس يصلون بصلوته فصنعوا ذلك ليلتين او ثلثة پھر حضرت نے دوسری شب قیام کیا پھر لوگ بھی آپکے ساتھہ کھڑے رہے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے آپ کے مقتدی ہوکے - یہہ نماز دو شب

الجزء الثالث

یا تین شب پر رہے حتیٰ اِذَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ اسکے بعد حضرت تشریف رکھے اور باہر آئے بیٹھنا ایکا ان راتون مین اسی جگہہ تھا جہان نماز پڑہتے تھے اور لوگ اسپر مطلع ہوتے تھے فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالَ اِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ پس صبوقت صبح کی لوگون نے کہا اور بعض روایات مین آیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ سبب اسکا کیا ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ مین نے خوف کیا کہ یہہ رات کی نماز تمہارے اوپر فرض کی جاگی اور یہہ بسبب عادت اللہ کے تھا کہ جب کسی امر شرعی مین مسلمین رغبت سے جمع آتے اور اسپر مداومت کرتے اللہ تعالیٰ اسکو اوپر فرض کر دیتا۔ اور وہ جو شب معراج مین واقع ہوا لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ یہہ نماز پنجگانہ کے باب مین فرمایا سو تبدیل بمقصان مراد ہی جیسا کہ سوق حدیث شب معراج کا اسپر دلالت رکھتا ہی کہ پچاس سے پانچ پر رہنے اور اس سے کمتر کی راہ باندہے **باب** صَلٰوةُ اللَّيْلِ باب نماز شب کے بیان مین جاننا چاہئے کہ یہہ سلسلہ ابواب صفوف کا ہی پس مناسب ابواب صفوف مین باب صلوٰۃ اللیل کو عقد کیا اگر اسسے نماز تہجد مراد ہی تو امام بخاری تو نماز تہجد کے لئے ایک کتاب ہی علیحدہ کیا انشاء اللہ تعالیٰ آیندہ ایگی اور اگر اس تقریب سے ہی کہ لوگ اس نماز شب مین حضرت کا اقتدا کرتے تھے اور صفین باندہتے تو جناب بخاری کی اکثر عادت ہی کہ ایک حدیث کو صوری تقریب پر بھی کہ سوق اسکا دوسری جگہہ پر ہوا لایا کرتا ہی اور مناسبات کی بھی تصریح آئی ہی کہ مراد اس نماز شب سے نماز تراویح ہی پس امام قسطلانی جو لکھا کہ اس باب کے عقد کا کچھ وجہ نہین پایا جاتا ہی یہان اسکا وجہ تو ظاہر ہو چکا کہ اس سے نماز تراویح مراد ہی **حدثنا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهٗ بِاللَّيْلِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت کے لئے ایک حصیر تھی کہ دن کا وقت بچھاتے اور شب کے وقت اسکو حجرے کے مانند بناتے تھے۔ اور بعض نسخون مین حجرہ بزا معجمہ ایا ہی یعنی شب کے وقت اپنے اور لوگون کے درمیان پردہ بناتے تھے فَثَابَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَصَفُّوْا وَرَاءَهٗ پس لوگ اسکے طرف جمع ہوے اور اسکے پیچھے نماز کے لئے صف باندہے **حدثنا** عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلّٰی فِيْهَا لَيَالِیَ فَصَلّٰی بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ زید بن ثابت سے مروی ہی کہ مقرر پیغمبر خدا نے ایک حجرہ بنایا بسر نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ زید بن ثابت نے کہا کہ وہ حجرہ حصیر سے تھا ماہ رمضان مین پس حضرت نے اس مین چند راتین نماز پڑہی پھر لوگون نے بھی آپ کے صحابہ سے آپ کے ساتھہ نماز پڑہے۔ فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ پس جب حضرت انکے حال پر آگاہ ہوے نماز کے لئے نشست کرنے لگے فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِیْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ پس انکے طرف تشریف لاے اور فرمایا مقرر مین اس چیز کو جانا جو تمہارے کام سے دیکھا فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِیْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ پس نماز پڑہو اے لوگو اپنے گھرون مین پس نماز بہتر ہی اور ثواب مین زیادہ تر شب نماز روز سے نماز مرد کی ہی اپنے گھر مین مگر نماز فرض یہہ نماز شب رمضان مین نماز تراویح تھی اور حضرت اجتماع اور جماعت کو اس مین تجویز نفرماے تا لوگون پر فرض نہو جاوے اسکے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایام خلافت مین جب اندیشہ فرضیت کا برطرف ہوا صحابہ کے اتفاق سے جماعت پر رہنا قرار پایا **باب** اِيْجَابِ التَّكْبِيْرِ وَافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ یہہ باب وجوب تکبیر مین ہی شروع نماز مین یعنے اللہ اکبر کہنا ابتداے نماز مین واجب ہی جب امام بخاری علیہ الرحمہ جماعت امامت اور صفوف برابر کرنیکے بیان سے فارغ ہوے نماز کا بیان شروع کیا **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ قَالَ اَنَسٌ فَصَلّٰی لَنَا

فصل

نماز تراویح پر حضرت نے مداومت نکی تا فرض نہو جاوے

يومئذ صلوة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا ثم قال لما سلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا سجد فاسجدوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد

حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن انس بن مالك انه قال خر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فرس فجحش فصلى لنا قاعدا فصلينا قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا

حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب قال حدثني ابو الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا ركع فاركعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا ولك الحمد واذا سجد فاسجدوا واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون ان حدیثون کی شرح اوپر مذکور ہو چکی

باب رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سوا باب اٹھانے مین ہر دو ہاتھ کے پہلی تکبیر مین جسکو تکبیر تحریمہ کہتے ہین شروع نماز مین کندھون تک

حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه حذو منكبيه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع راسه من الركوع رفعهما كذلك ايضا سالم بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ اپنے پیغمبر خدا اٹھاتے اپنے ہر دو ہاتھ کو دوش مبارک تک جب شروع کرتے نماز کو۔ اور جب تکبیر کہتے رکوع کے لئے۔ اور جب اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے اسی طرح اپنے ہر دو ہاتھ اٹھاتے اپنے کندھون تک۔ اسی پر گئے ہین شافعیہ اور یہی حدیث متمسک کی ہین حنفیہ کہتے ہین کہ کانون تک اٹھاوین اور انکی مستند ایک حدیث ہی جو وایل بن حجر اور براء بن عازب اور انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی وهو ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا كبر رفع يديه حذو اذنيه یعنے پیغمبر خدا جب تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے ہر دو ہاتھ برابر اپنے ہر دو کانون کے جب ہر دو حدیث مین تعارض واقع ہوا وایل بن حجر کی حدیث کو ترجیح دیتے ہین قیاس کے موافق ہونے کے سبب سے اٹھانا کانون کا اعلام اصم کے واسطے ہی پس کندھون سے بلند تر اٹھانا چاہئے کہ مقتدیان اصم تکبیر تحریمہ پر مطلع ہون وقال سمع الله لمن حمده ربنا ولك الحمد اور اٹھاتے ہر دو ہات جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وكان لا يفعل ذلك في السجود اور تھے حضرت کہ سجدے کے وقت رفع یدین نہین کرتے۔ **مترجم** کہتا ہی کہ تکبیر کے وقت ہات اٹھانے کی کیفیت مین ائمہ کا اختلاف ہی شافعیہ اور مالکیہ کے پاس یہہ ہی کہ تکبیر کہتے ہوے اٹھاوے اتنا تکبیر کے ساتھہ ہات اٹھانا بھی منتہی ہوتا ہو اور بعضون نے کہا کہ بغیر تکبیر کے اٹھاوے پھر تکبیر شروع کرے ہات چھوڑتے وقت حنفیہ کے پاس یہہ ہی کہ پہلے ہات اٹھاوے پھر تکبیر شروع کرے کیونکہ ہات اٹھانے مین غیر خدا سے کبریائی کی نفی ہی اور تکبیر مین اثبات ہی اور نفی مقدم ہی اثبات پر جیسا کلمہ شہادت مین قبل الا

باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع یہہ باب اٹھانے مین ہر دو ہاتھہ کے ہی تکبیر افتتاح کہنے کے وقت اور رکوع کرنیکے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت

حدثنا محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد الله قال حدثنا يونس عن الزهري قال اخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام في الصلوة رفع يديه حتى تكونا حذو منكبيه وكان يفعل ذلك حين يكبر للركوع ويفعل ذلك اذا رفع راسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود ابن عمر سے روایت ہی کہ مین نے حضرت کو دیکھا جسوقت کہ نماز مین کھڑے رہے اپنے ہر دو ہاتھہ اٹھاتے یہان تک ہر دو کندھون کے برابر ہوتے

اور تھے حضرت کہ جبوقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے رفع یدین کرتے۔ اور جب سر مبارک رکوع سے اٹھاتے ایسا ہی کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور سجدے کے وقت وہ رفع یدین نہیں کرتے

حدثنا اسحٰق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبد اللہ عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ انہ رای مالک بن الحویرث اذا صلی کبر ورفع یدیہ واذا اراد ان یرکع رفع یدیہ واذا رفع راسہ من الرکوع رفع یدیہ ابو قلابہ نے مالک بن حویرث کو دیکھا جبوقت کہ نماز شروع کرتا اللہ اکبر کہتا اور ہر دو ہاتھ اٹھاتا اور جب ارادہ کرتا رکوع کا رفع یدین کرتا۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتا رفع یدین کرتا وحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع ھٰکذا اور حدیث کی مالک بن حویرث نے کہ مقرر پیغمبر خدا نے ایسا ہی کیا

باب الی این یرفع یدیہ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کہاں تک اٹھاوے نمازی ہاتھوں کو قال ابو حمید فی اصحابہ رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حذو منکبیہ ابو حمید عبد الرحمن بن سعد الساعدی انصاری نے اپنے یاروں میں کہا کہ حضرت ہر دو ہاتھ اپنے کندھوں تک اٹھائے

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتتح التکبیر فی الصلوٰۃ فرفع یدیہ حین یکبر حتی یجعلھما حذو منکبیہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ شروع کی اپنے تکبیر نماز میں پس ہر دو ہاتھ اٹھائے جبوقت تکبیر کہے یہاں تک کہ ہر دو ہاتھ برابر اپنے مونڈھوں کے لاوے واذا کبر للرکوع فعل مثلہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ ولا یفعل ذلک حین یسجد ولا حین یرفع راسہ من السجود اور جبکہ رکوع کے تکبیر کہے ایسا ہی کیا اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا ویسا ہی کیا اور جب سجدہ کرتے اور جب سر سجدے سے اٹھاتے ویسا نہیں کرتے تھے

باب رفع الیدین اذا قام من الرکعتین یہ باب بیان میں اٹھانے ہر دو ہاتھ کے نبی جبکہ کھڑے رہے دو رکعت سے یعنے تشہد پڑھ کے تیسری رکعت کے لئے جب کھڑا رہے

حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا عبد الاعلیٰ قال حدثنا عبید اللہ عن نافع ان ابن عمر کان اذا دخل فی الصلوٰۃ کبر ورفع یدیہ واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذا قام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے ابن عمر نے تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اور دو رکعت سے اٹھکے کھڑے رہتے وقت رفع یدین کیا۔ اور رفع کیا ہی ابن عمر نے اس حدیث کو پیغمبر خدا تک ورواہ حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہی اس حدیث کو حماد بن سلمہ ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ پیغمبر خدا سے یعنے حماد نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا ورواہ ابن طھمان عن ایوب مختصرا اور روایت کیا ہی اسکو ابن طہمان نے ایوب سے مختصر اسناد میں کمر کے یعنے موقوف نقل کی ہی یہاں صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ احادیث صحیحہ رفع یدین میں رکوع کرنیکے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت اکثر روایت سے اور فعل سے ابن عمر کے واقع ہوئے ہیں ایسا ہی رفع یدین نہ کرنیکے میں بھی صحیح حدیثیں وارد ہیں چنانچہ امام ہمام امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے چنانچہ لہا حدثنا حماد عن ابراھیم عن علقمۃ والاسود عن عبد اللہ بن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیہ الا عند افتتاح الصلوٰۃ ثم لا یعود بشیء من ذلک عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہر دو ہاتھ مگر نماز شروع کرنے کے وقت پھر عود نہیں کرتے تھے کسی حال میں اس سے طحاوی نے اور روایت کیا ہی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے تکبیر اولی میں رفع یدین کیا پھر ذکر کیا اور ترمذی نے اپنی جامع میں دو باب صنع کئے ہیں ایک عبد اللہ بن عمر سے جیسے کہ امام بخاری نے لایا اور کہا ترمذی نے کہ اسی پر عمل ہی ایک جماعت کثیر صحابہ سے اور تابعین سے اور ہر ایک کا لیا۔ اور دوسرا باب اس بیان میں وضع کیا ہی نماز میں رفع یدین نہیں ہی مگر تکبیر تحریمہ کے پاس۔ اور اس باب میں حدیث ابن مسعود کی لائی کہ انہوں نے علقمہ سے کہا آیا نہ بتلاؤں میں تم کو نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھایا آمین ہاتھوں کو مگر افتتاح کے پاس اور ترمذی نے کہا کہ اسی کے

قایل ہین ایک جماعت کثیر علماے صحابہ و تابعین سے اور یہی ہی قول سفیان ثوری کا اور اہل کوفہ کا جو حنفیہ ہین اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے ابوداؤد کے اور نسائی کے لائی اور حدیث ابن عازب کی روایت سے ابوداؤد کے بطریق رفع کے لائی اور اسی طرح منقول ہی روایات صحیحہ سے عمر بن الخطاب اور علی ابیطالب کے کہ انکو دیکھے کہ ہاتھہ نہین اٹھاتے مگر شروع نماز مین بالجملہ احادیث و آثار صحیحہ ہر دو جانب مین لامع ہوئین اور علماے حنفیہ جو عدم رفع کے قایل ہین کہتے ہین کہ حدیث رفع یدین کی منسوخ ہی اور ابن عمر سے جو راوی حدیث کا ہی عمل اسکے برخلاف دیکھا گیا ہی اور جب راوی کو دیکھین کہ اپنی روایت کے برخلاف عمل کیا تو وہ حدیث احتجاج کے لئے سزاوار نہین ہی جیسا کہ اصول مین مقرر ہی ابراہیم نخعی سے مروی ہی کہ روایت کی تیرے سے ایک جماعت کثیر نے کہ عدد انکا نہین ہو سکتا ہی کہ لوگون نے عبداللہ بن عمر کو دیکھا کہ رفع یدین نہ کیا مگر ابتداے نماز مین اور طحاوی نے مشکلات آثار مین مجاہد سے نقل کی ہی کہ مین نے نماز پڑہی ابن عمر کے پیچھے تو وہ ہاتھو نکو اٹھایا مگر تکبیر اولی مین اور نہایہ شرح ہدایہ مین لایا کہ عبداللہ بن زبیر نے ایک مرد کو دیکھا کہ مسجد حرام مین نماز پڑہتا تھا - اور رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھو نکو اٹھاتا تھا - جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو ابن زبیر نے اسکو کہا کہ ایسا مت کر مقرر یہہ ایک عمل ہی کہ حضرت نے کیا تھا اسکے بعد ترک فرمایا اور مجاہد نے کہا کہ مین نے بیس سال ابن عمر کی خدمت کی سو نہین دیکھا کہ وہ نماز مین ہاتھہ اٹھاے ہون مگر تکبیر اولی مین انتہی یہان شیخ نور الحق نے کہا پوشیدہ نرہے کہ باوجود اس تمام آثار کے اور باوجود صحابہ کی ایک جماعت کثیر رفع یدین کا عمل کرنیکی اس حدیث کو منسوخ بولنا مشکل ہے - ظاہر ہی اسباب مین آسان تر اس سے ہین کہ رفع اور عدم رفع ہر دو سنت ہونیکے ہم قایل رہین واللہ اعلم یہہ سب منقول و منتخب ہی فتح المنان فی تائید مذہب النعمان سے جو تصنیف شیخنا شیخ المحدثین عبدالحق دہلوی رحمۃ اور یہہ بھی جانا چاہیے کہ مذہب مشہور شافعیہ کا رفع یدین ہی رکوع کے اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت - اور تشہد سے اٹھنے کے وقت رفع کے قایل نہین ہین اور یہہ حدیث جو امام بخاری نے باب خیر مین لائی احادیث صحیحہ کثیرہ اسکے معاضد ہین ابن عمر وغیرہم سے - اور بعضے شافعیہ کہتے ہین کہ یہہ بھی سنت ہی اگرچہ امام شافعی علیہ الرحمۃ نے نہ لایا بسبب انہین کی وصیت کے کہ اگر میرے حکم کے برخلاف تم کوئی حدیث صحیح پاؤ تو میرے قول کو ترک کر دو اور حدیث پر عمل کرو اور امام نووی نے اسکی تصحیح کی ہی برخلاف اکثر شافعیہ کے

مترجم کہتا ہی کہ بحر العلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی علیہ الرحمہ ارکان اربعہ مین لکھتے ہین کہ معلوم کیجئے کہ رفع طرق متعددہ سے منقول ہی اور انسے بعض راوی افقہ ہونا کچھ بعید نہین اسی طرح عدم رفع بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ جسکو گنجایش تردید نہین بالجملہ آنحضرت کا فعل بحسب اوقات مختلف واقع ہوا ہی اسیطرح صحابہ کا فعل بھی مختلف وقوع پایا ہی ابن مسعودؓ سے عدم رفع صحت کو پہنچا ہی جو سنن ترمذی وغیرہ مین ثابت ہی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع ہی منقول ہی مگر وقت افتتاح نماز اور دارقطنی نے کہا ابراہیم سے اور وہ عبداللہ سے اور کبھی ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ سے روایت کی ہی کہ کہا مین نماز پڑہا پیچھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیچھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے سو انہون نے نہین اٹھاے ہاتھہ مگر افتتاح نماز مین اور دارقطنی نے ابراہیم کے ارسال کو عبداللہ بن مسعود سے تصویب کی ہی اسمین کچھ ضرر نہین کیونکہ مرسل حجت ہی اور طعن اسکی سند پر سات اسکے تضعیف محمد بن جابر کی ہی لیکن صاحب فتح القدیر نے احسن وجوہ سے اسکا رفع کر چکا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع ہی صحت کو پہنچا - مگر افتتاح نماز مین صاحب فتح القدیر نے کہا کہ طحاوی نے پھر بیہقی نے سند صحیح کے سات اسکو روایت کی ہی کہ مین نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ تکبیر اولی مین ہر دو ہاتھہ اٹھاے پھر اسکا اعادہ نکیا - یہ سب اکابر صحابہ مین کہ جنسے عدم رفع ثبوت کو پہنچا تکبیر اولی کے سوا لیکن ابن عمر اور ابوہریرہ اور مالک بن الحویرث وغیرہم سے رفع یدین ثابت ہوا ہی تکبیر اولی مین رکوع کے وقت اور سر اٹھانے کے وقت اور ہر رکعت کے ابتدا مین تان حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مختلف روایتین آئے ہین طحاوی نے عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ دیکھا مین نے تکبیر اولی مین ہی ہاتھہ اٹھاے پھر اعادہ نفرمایا - اور عاصم بن کلیب ثقہ ہی اور ترمذی نے حضرت علی سے روایت کی ہی کہ وہ جب نماز فرض پر قیام کرتے اٹھاتے ہات اپنے کندھون تک اور ایسا کیا کرتے جب قرات سے فارغ ہوکے رکوع کا قصد کرتے اور نہ اٹھاتے ہات پھر کسی حالت مین نماز کے درحالیکہ آپ بیٹھے ہون اور جب دو سجدون سے اٹھتے تو ہات اٹھایا کرتے - پس ان نمز

روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علی کا فعل بھی مختلف تھا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا فعل رفع وعدم رفع میں مختلف واقع ہوا ہی سوا تکبیر اولیٰ کے شاید کہ رفع اقل قلیل تھا کیونکہ اکابر صحابہ نے اسکو اختیار نفرمایا۔ پس رفع سوا تکبیر اولیٰ سنت مشہورہ ان تکبیر اولیٰ کے سوا دوسری حالت میں اگر رفع ترک کریں بہتری اگر کریں مضایقہ بھی نہیں لیکن حنفیہ نے عدم رفع کو ہی اختیار کیا ہی افتتاح کے سوا کیونکہ وے کہتے ہیں کہ ہاتھوں کا اٹھانا پہلے ہر یک حالت نماز میں تھا خواہ وہ حالت اٹھنے کی ہو یا جھکنے کی پھر وہ منسوخ ہوا سجدے میں جانے اور اس سے سر اٹھانے وقت۔ جب اسکو اکابر صحابہ نے اختیار نکیا پس لسنخ احتمال ترجیح رکھتا ہی اور ترک رفع میں کچھ نقصان بھی نہیں پس حنفیہ نے احتیاط ترک کو ہی اختیار کیا۔ اور ہدایہ کے بعض شروح میں وارد ہوا ہی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ہر دو حالت اٹھاتے تھے ہم بھی اٹھاتے تھے اور حضرت نے اسکو ترک فرمایا پس ہم نے بھی ترک کیا اگر یہہ روایت صحت کو پہنچے پس ظاہر ہی کہ رفع منسوخ ہی واللہ تعالیٰ اعلم بالحکام انتہی

باب وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ باب بیان میں رکھنے داہنے ہاتھ کے بائیں پر نماز میں حالت قیام میں

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سہل نے کہا کہ لوگ حکم کئے جاتے تھے یہہ کہ رکھیں سیدے ہاتھ کو بائیں پر۔ ابو حازم نے کہا میں نہیں جانتا ہوں سہل کو مگر یہہ کہ وہ نسبت کرتا تھا اس امر کی پیغمبر خدا کے طرف قَالَ اِسْمٰعِيْلُ يُنْمٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ يَنْمِيْ اسمعیل نے لفظ یُنمٰی صیغہ مجہول سے کہا نہ صیغہ معلوم سے

باب الْخُشُوْعِ فِي الصَّلٰوةِ یہہ باب بیان میں ہی کہ نماز میں خشوع کرے یعنے نماز میں تقصیرات جو ہوتے ہیں اس سے عذاب آخرت سے ڈرے۔ اور علامت خشوع کی حضور اور تذلل ہی اور عدم التفات داہنے اور بائیں طرف

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هٰهُنَا یہہ استفہام انکاری ہی یعنے حضرت نے فرمایا کیا دیکھتے ہو تم نگاہ میری یہہ قبلہ کے طرف وَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوْعُكُمْ وَلَا خُشُوْعُكُمْ وَاِنِّيْ لَاَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِيْ قسم ہی اللہ تعالیٰ کی پوشیدہ نہیں ہی مجھ پر رکوع تمہارا نہ خشوع تمہارا مقررین تم کو دیکھتا ہوں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے جب حضرت کو معلوم ہوا کہ وے نماز میں کمال حضور وخشوع نہیں رکھتے ہیں تب یہہ ارشاد فرمایا۔ جاننے کہ یہہ حضور مستحاب ہے ہی اسی لئے اسکے ہونے سے نماز کو درست ہونیکا حکم نفرمایا۔ ابن مبارک نے عمارین یاسر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہی کہ ارکان نماز سے جو رکن کہ مصلی بلا حضور ادا کرتا ہی اسکو نہیں لکھتے ہیں اور ہیبت ملا کے کلام میں ایا ہی کہ حضور واجبات سے ہی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ قایم کرو اور درست کرو رکوع وسجود کو فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ پس قسم ہی خدائے عزوجل کی مقررین دیکھتا ہوں تم کو اپنے پیچھے سے۔ اور اکثر فرمایا اپنی پیٹھ کے پیچھے سے جسوقت کہ رکوع کرو تم اور سجدہ کرو تم **مترجم** کہتا ہی کہ نماز کی ایک صورت ہی اور ایک روح صورت یہی ہی جو ارکان ظاہری تن سے ادا کیے۔ اور نماز کی روح خشوع اور حضور قلبی۔ کیونکہ مقصود نماز سے یہہ ہی کہ دل خدا سے لگاوے اور تعظیم سے اسکا ذکر کرے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ یعنے نماز پڑھا کر مجھے یاد کرنیکو۔ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بسا نماز پڑھنے والے ایسے ہیں کہ جنکی نماز کا ثواب چھے میں سے ایک یا دس میں سے ایک نہیں لکھتے ہیں اور اتنا ہی لکھتے ہیں جس میں دل حاضر رہا ہو اور فرمایا نماز ایسی پڑھ گویا کوی وداع کرتا ہی یعنے نماز میں اپنی خواہش کو بلکہ ماسوے اللہ کو رخصت کردے اور اپ کو نماز میں غرق کردے۔ اور فرمایا ہی اس نماز کو جس میں دل حاضر نہو خدا تعالیٰ نہیں دیکھتا ہی۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی جو شخص نماز میں صاحب خشوع نہوا سکی نماز درست نہیں اور حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی وہ نماز جسمیں دل حاضر نہو عذاب کا سبب ہوگی۔ اور معاذ ابن جبل

رضی اللہ عنہ کہا ہی جب کوئی نماز میں عمداً نگاہ کرے گا تا معلوم کرے کہ اسکے داہنے اور بائیں طرف کون کھڑا ہی کسکی نماز درست نہیں امام ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر علما اگرچہ کہتے ہیں کہ نماز درست ہی جب تکبیر اول کے وقت دل حاضر موضرورۃ انہوں نے ایسا فتوی دیا ہے کیونکہ خلایق پر غفلت غالب ہی اور درستی کے معنے یہ ہیں کہ وہ شمشیر سیاست سے بچا لیکن نزد آخرت کے واسطے اتنا ہی کہ سزاوار ہوگا جسمیں دل حاضر ہو اس گفتگو سے تو یہ سمجھا ہوگا کہ کامل نماز روح والی وہی ہی جسکے سب ارکان میں آدمی کا دل حاضر رہے اور وہ نماز جسکی تکبیر تحریمہ میں فقط دل حاضر ہو اسمیں ایک روح ہی جیسا ایک مردہ جو ایک دوم کا مہمان ہو

باب ما یقرأ بعد التکبیر

باب بیان میں ان چیزوں کے جو پڑھی جاوے قرآن سے غیر قرآن بعد تکبیر کے

حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبة عن قتادة عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر کانوا یفتتحون الصلوة بالحمد للہ رب العالمین انس رضی اللہ عنہ سے عمرو ہی کہ پیغمبر خدا اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز شروع کرتے تھے ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے الحمد ضم واسے بطریق حکایت کے ہی ظاہر حدیث بلکہ بسم اللہ جزو الحمد ہونے پر صریح ناظری اور شافعیہ جب قایل ہیں بسم اللہ ایک جزو ہی یعنے ایک آیت ہی تاویل کرتے ہیں کہ یہاں مراد سورہ الحمد سے ہی اور کہتے ہیں دوسری حدیثوں ناطق ہیں کہ بسم اللہ ایک آیت ہی اور حنفیہ احادیث صحیحہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ ایک آیت اس سورکی ہونیکی اسمیں تصریح ہی یہاں صاحب التیسیر القاری کہتا ہی کہ حدیثیں ایک دوسرے کے معارض ہیں اسی واسطے امام اعظم علیہ الرحمہ شروع فاتحہ میں بسم اللہ نہ پڑھنے کے قایل ہیں اور یہ بحث دوسری جگہ میں تفصیل آیا ہی

حدثنا موسی ابن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد بن زیاد قال حدثنا عمارة القعقاع قال حدثنا ابو زرعة قال حدثنا ابو هریرة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراءة اسکاتة قال احسبه قال هنیهة ابو ہریرہ سے کہا تھے حضرت تکبیر اور قرات کے درمیان سکوت فرماتے تھے راوی سکوت اور ابو زرعہ نے کہا کہ میں ابو ہریرہ سے گمان کرتا ہوں کہ ہنیہ کہا ہنہ بضم ہا وفتح نون وتشدید یا تھوڑے وقت کے معنے میں ہے فقلت بابی انت یا رسول اللہ اسکاتک بین التکبیر وبین القراءة ما تقول فیه میں نے عرض کی آپ عوض میرے ماں باپ کے ہیں یا رسول اللہ آپ تکبیر اور قرات کے درمیان جو خموشی لیتے ہو کیا پڑھتے ہو قال اقول فرمایا کہ میں یہ کہتا ہوں اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اے پروردگار دور کر دے درمیان میرے اور میرے خطایات کے جیسا کہ دور کیا تو نے درمیان مشرق اور مغرب کے اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اے پروردگار پاک کر مجھ کو خطایات سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد اے پروردگار دھو دے میرے خطایات کو پانی اور برف سے مقصود مبالغہ ہی دھونے میں ثم یعنی کہتا ہی کہ اہل سنت وجماعت کا اجماعی عقیدہ ہی کہ انبیا خطا اور گناہ سے پاک ہیں انکو ازل سے عصمت حاصل ہی خصوصاً ہمارے آقا یا علیہ علیہم الصلوة والسلام کی عصمت اتم واکمل ہی پھر باوجود خطیات سے پاکی کے بخشش کے لئے دعا کرنی محض تعلیم امت کے لئے ہی یا اللہ تعالی کی عظمت وجلال اور اسکے درگاہ پاک کی لاابالی پر نظر کرکے باوجود اپنی پاکی کے اپکو تقصیروار سمجھکے اپنی بندگی اور عجز ظاہر کرنی

حدثنا ابن ابی مریم قال حدثنا نافع بن عمر قال حدثنی ابن ابی ملیکة عن اسماء بنت ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی صلوة الکسوف فقام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم رفع سجد فاطال السجود ثم قام فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فاطال القیام ثم رکع فاطال الرکوع ثم رفع فسجد فاطال السجود ثم رفع ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف فقال قد دنت منی الجنة اسماء بنت ابوبکر صدیق سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے نماز پڑھی نماز سورج گہن کی پس نماز کے لئے کھڑا رہے اور قیام دراز کیا پھر رکوع کیا اور رکوع دراز کیا پھر قیام کیا رکوع سے قیام دراز کیا رکوع کیا رکوع دراز پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا اور دراز کیا سجدہ کو پھر سجدے سے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا دراز کیا جیسے پھر دوسری رکعت ایسی طویل سے ادا کی پس جب نماز سے پھرے تو فرمایا کہ مقرر بہشت میرے نزدیک ہوئی حتی لو اجترأت علیها لجئتکم

بقیہ اور

بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا یہان تک کہ اگر مین اس سے پرولیری کرتا تمہارے واسطے بہشت کے خوشون سے ایک خوشہ انگور کا لاتا۔ پس آپنے جو نہین لایا اسکا سبب یہہ ہی کہ پروردگار سے اسکا اذن نہ پایا وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ اور نزدیک ہوئی میرے سے دوزخ یہان تک کہ مین نے کہا ای پروردگار میرے آیا مین انکے ساتھ ہون کلمہ او کا ہمزہ استفہام سے مرکب ہی اور واو عطف کا ہی معطوف علیہ اہل دوزخ ہین فَإِذَا امْرَأَةٌ پس ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ دوزخ مین ایک عورت ہی حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ یہہ کلام نافع بن عمر کا ہی مین گمان کرتا ہون کہ ایک بلی اس عورت کا پوست کھینچتی ہی قُلْتُ مَا شَأْنُ هَذِهِ مین نے کہا بہشت کے خازنون سے کہ اس عورت کا کیا حال ہی قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ انہون نے کہا اس عورت نے اس بلی کو بند کر رکھا تھا یہان تک کہ وہ بھوک سے مرگئی نہ تو اسکو کھانا پانی دیا نہ اسکو چہوڑ دیا کہین کھاوے قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَحَشَاشُ نافع نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ ابن ملیکہ نے خشاش زمین سے کہا یا حشاش سے ہر دو بفتح خا معجمہ ہی معنے مین حشرات زمین کے یعنے اس عورت نے اس بلی کو چہوڑ دیا تا زمین کے کیڑون سے اپنا غذا کرے۔ مطابقت اس حدیث کی ترجمۂ باب کے ساتھ جو قرأت ہی بعد تکبیر کے کچھ ظاہر نہین ہی اور قیام کی درازی کو اسپر دلیل لانی نہایت بعید ہے۔ اور بعض روایات مین اس حدیث کے سر پر دوسرا باب عقد کیا ہی ساتھ عنوان عمل کے نماز مین اور اس عنوان کے ساتھ بھی مناسبت کمتر ہی۔

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَوٰةِ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ نماز مین امام کے طرف نظر کرنی جایز ہی وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوٰةِ الْكُسُوفِ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نماز کسوف مین مین نے دوزخ کو دیکہا کہ اسکے بعض اجزا بعض کو کھاتے ہین یہہ کنایہ ہی آگ کی شدت اور موجون مارنے سے حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ جو وقت کہ تم نے مجہ کو دیکہا مین پہر آیا۔ اس جزو حدیث مین جو فرمایا کہ تم نے مجہ کو دیکہا ترجمۂ باب کے ساتھ موافقت ہی

حَدَّثَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ ابو معمر نے کہا کہ مین نے خباب رضی اللہ عنہ سے پوچہا کہ آیا پیغمبر خدا ظہر اور عصر مین قرأت پڑہتے تہے کہا ہان قُلْنَا بِمَ تَعْرِفُونَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ مین نے کہا کسطرح پہچانتے تہے تم پڑہنا اپکا کہا حرکت کرنے سے اپکی ریش مبارک کے اس جزو حدیث سے ترجمۂ باب کے ساتھ مناسبت معلوم ہوتی ہی۔ اگرچہ سجدگاہ پر نظر رکہنی داخل خشوع ہی اور مستحبات سے رکہے ہین لاکن نظر کرنی اس جناب کے طرف خصوص نماز کے احکام سیکہنے کے لئے تمام عبادتون کا سر ہی اور وہ جو شافعیہ کہتے ہین کہ ہمیشہ نظر سجدگاہ پر رکہنا یہہ بات بہ نسبت علمای اہل مان ای کہتے ہین

حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ قَدْ سَجَدَ عبداللہ بن یزید نے کہا کہ حدیث کی مجہ سے براء بن عازب نے اور تہا وہ جہوٹہ نہین کہتا کہ صحابہ حضرت کے جو وقت کہ نماز پڑہتے ساتھ حضرت کے اور حضرت اپنا سر مبارک رکوع سے اٹہاتے تو وے صحابہ کہڑے ہی رہتے بغیر اسکے کہ دیکہین حضرت کو سجدہ مین جاتے ہوے

حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عباس سے مروی ہی کہ پڑا آفتاب حضرت کے مبارک زمانے مین جانا چاہیے کہ خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے مین ہی اور ایک قول سے خسوف چاند گہن کو کہتے ہین اور کسوف سورج گہن کو فَصَلَّى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ پس حضرت نے نماز پڑہی حاضرون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکہا کہ کچہ کہتے تہے جس مقام پر آپ کہڑے ہوے تہے پہر ہم نے آپکو دیکہا کہ باز آئے اور پیچہے ہو فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا فرمایا مقرر مین نے جنت کو دیکہا اور اپنے واسطے ایک خوشہ انگور کا لیا وَلَوْ أَخَذْتُهُ

لَاكَلَتْكُمْ مِثْلَ بَقِيَتِ الدُّنْيَا اور اگر میں تمہارے واسطے یہ تمام اس سے دنیا باقی رہی تک کھایا کرتے بعضوں نے کہا ہی اسے مراد ارادہ ہی لینے کا جب اذن نہیں تھا نہیں لیا اور طعام جنت تو فانی نہیں اور دنیا فانی ہی جو چیز فنا پذیر نہو وہ دنیا فانی میں کس طرح رہیگی اس حدیث کے لانے سے مقصود یہ ہی کہ مقتدی کی نظر امام کی طرف تھی امام کا احوال دیکھنا تھا وہ یہ مقولہ ہی جو حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نے مراجعت کی اس مقام سے کہ جہاں کھڑے تھے یہی مقولہ ترجمہ باب کے ساتھ مطابق ہی اور حدیث پوری ایراد نہ کی اور جواب مراجعت کا بھی نہ کور نہوا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلٰوةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ انس سے مروی ہی کہ حضرت جماعت سے نماز پڑھے پھر منبر پر سوار ہوا اور اپنے ہر دو ہاتھ سے قبلہ مسجد کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ مقرر میں نے اس وقت جو تمہارے لئے نماز پڑھی بہشت و دوزخ کو دیکھا جس حال میں کہ اس دیوار کے طرف ممثل ہوئے پوشیدہ نہ رہے کہ بہشت و دوزخ کو دیکھنا اگر محمول بحقیقت ہو تو قبلے سے مراد جانب نظر ہوگی اور اگر مراد بہشت و دوزخ کی صورت مثالی ہی جیسا کہ قول بعضوں کا ہی پس ممثل اسی دیوار میں ہوسکے فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَطُّ پس میں نے نہیں دیکھا جیسا کہ آج کے روز دیکھا نیکی اور بدی کو ایسا تین بار فرمائے وجہ مطابقت میں اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ جو مقتدی کا دیکھنا امام کے طرف ہی بعضوں نے تکلفات کی راہ لی ہی ایک یہ کہ امام نے رفع بصر کی طرف ایک چیز کے پس مناسب ہوا ساتھ دیکھنے مقتدی کے امام کی طرف دوسرا یہ کہ یہ حدیث مختصر ہی حدیث نماز کسوف کی اور اس حدیث میں امام کے جانب دیکھنا واقع ہوا ہی یہاں صاحب التیسیر القاری نے کہا کہ ان ہر دو توجیہات میں جو تکلف مندرج ہی پوشیدہ نہیں ایسے دوسرے توجیہات بھی ہوسکتے ہیں کہ خطبہ کو نماز کے حکم میں کہتے ہیں بہت سے احکام میں جب خطبہ میں دیکھنا روا ہو نماز میں بھی روا ہی **باب** رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلٰوةِ یہ باب نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنے کے حکم میں ہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلٰوتِهِمْ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کیا بد حالی ہی لوگوں کا جو نماز میں اپنی نظر کو آسمان کے طرف اٹھاتے ہیں خود حضرت کو اشارے نماز میں معلوم ہوا کہ بعض لوگ نظر آسمان کی طرف کرتے ہیں نماز کے بعد بطریق ایہام کے فرمایا اس لئے کہ لوگ شکستہ دل نہوں کسلئے کہ نصیحت پر ملامت سوائی کا سبب ہے فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ پس حضرت کا فرمانا سخت ہوا اسباب میں یہانتک فرمایا کہ البتہ لوگ اس دیکھنے سے باز آویں یا انکے بصارتیں سلب کی جاویں نماز میں آسمان کے طرف نظر کرنی جب بنائے خشوع کا ہی مکروہ ہی باجماع بدون حرمت کے لاکن خارج نماز دعا کے وقت مکروہ نہیں اور لکھتے ہیں کہ آسمان قبلہ دعا کا ہی جیسا کہ کعبہ قبلہ نماز کا ہی اور غیر دعا میں بھی آسمان کی طرف نظر کرنی مکروہ نہیں ہے **باب** الْالْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ نماز میں داہنے بائیں نظر کرنی اگر قبلہ سے منہ نہ پھیرے مکروہ ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْالْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ نماز میں داہنے بائیں نظر کرنیکے باب میں میں نے حضرت سے کیا تو فرمایا کہ وہ التفات ایک لیجانا ہی اسکو شیطان بندکی نماز سے یعنے وہ ذوق حضور اور لذت مناجات اور خشوع ہی کہ اس التفات کے بسبب ہاتھ سے جاتا ہی اس فعل کو فعل شیطان کے ساتھ تشبیہ دی یا یہ کہ جب شیطان بندے کے قلب اور حضور کے درمیان حایل ہو تو اس التفات کا باعث ہوتا ہی اسلئے نسبت اس فعل کی شیطان کے ساتھ کی گئی **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَقَالَ شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُونِي

الجزء الثالث

بِاَنْجَانِيَةٍ بی بی عایشہ سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نے نماز پڑہی ایک سیاہ چادر مین جو اسمین علم کے نقوش تھے۔ پس فرمایا کہ اس چادر کے اعلام نے مجہ کو مشغول کیا اور باز رکہا پس اسکو ابو جہیم کے طرف لیجاؤ یعنے اسکو دو اور مجہ کو وہی چادر سادہ لاؤ وَاَنْجَانِيَةٍ بفتح ہمزہ وسکون نون اور فتح موحدہ ونون مکسور تشدید سے یا سے مشتق ہے کے اس چادر کو کہتے ہین جسپر نقش و نگار علم کا ہو۔ وجہ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ یہہ ہی کہ وہ چادر اعلام کی جو حضرت کے دوش مبارک پر تھی اسپر نظر پڑی سو یہہ قریب التفات کے ہی اور اسی لئے اسکو دوش مبارک سے گرا دیا۔ اور نماز مین محض اسپر نظر کرنی ہی پسند نفرمائے بہ نسبت آپکے مقام عالی کے اسکو بھی داخل التفات رکہا۔ اور

باب مین اذا صلی فی ثوب لہ اعلام کے اس سے بھی زیادہ مشروح ہی **باب** هَلْ يَلْتَفِتُ لِاَمْرٍ يَنْزِلُ بِهٖ اَوْ يَرٰى شَيْئًا اَوْ بُصَاقًا فِي الْقِبْلَةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا التفات کرے مصلی بسبب ایک امر کے جو اثنائے نماز مین نازل ہو گرنا دیوار کا یا پہنچنا درندہ کا۔ یا دیکہنا ایک بلغم کا قبلہ کی دیوار مین یہانتک محذوف ہی یعنے ایسے صورتون مین التفات روا ہی اَلْتَفَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَرَاٰى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التفات کیا صدیق اکبر نے نماز مین پس دیکہا حضرت نے اور نماز اعادہ کرنیکا حکم نفرمایا **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَحَتَّهَا ابن عمر نے کہا کہ دیکہا نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے دیوار قبلہ پر مسجد کے اب بینی جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے لوگون کے سامنے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات حالت امامت مین تھی پس اسکو دیوار سے چھیل کے دور کیا ثُمَّ قَالَ حِيْنَ انْصَرَفَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ پھر حضرت جسوقت کہ نماز سے پھرے فرمایا مقرر جب تمہارے کوی نماز مین ہو تو اللہ تعالی اسکے سامنے ہے فَلَا يَتْفُلَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِي الصَّلٰوةِ پس کوی نکامہ یعنے اب بینی اپنے منہ کے روبرو نہ والے رَوَاهُ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ روایت کی موسی بن عقبہ اور ابن ابی روّاد نے نافع سے۔ اور اس حدیث کو امام احمد نے موصول لایا اور یہین ایراد کیا ہی کہ حضرت نے اس اب بینی کو جو دیوار سے حک کیا وہ نماز سے فارغ ہوکے بعد تھا نہ عین نماز مین **حدثنا** يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا الْمُسْلِمُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ يَفْجَاهُمْ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ انس نے کہا کہ جس حال مین کہ مسلمین نماز فجر مین تھے ابو بکر امامت کرتے تھے حضرت کی مرض موت مین نہایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس حال مین کہ بی بی عایشہ کے حجرہ کا پردہ اٹہایا فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ پس حضرت نے انکے طرف نظر فرمائی تو وے صفین باندہے کہ نماز پڑہ رہے ہین فَتَبَسَّمَ يَضْحَكُ تبسم کرتے جس حال مین کہ ہنستے تھے تبسم کرنے نہایت خوشی سے صحابہ جمع ہونکے صدیق کے ساتھ نماز پڑہنے سے اور انکا اقتدا کرنے سے وَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ پس رجوع کیا ابو بکر نے اپنے ایڑیون پر تا حضرت کے تشریف لانے سے آپ صف مین پہنچ جاوے فَظَنَّ اَنَّهٗ يُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يَفْتِنُوْا فِي صَلٰوتِهِمْ پس گمان کیا کہ ابو بکر ارادہ خروج کا رکہتے ہین اور مسلمین جماعت کے ساتھ جو نماز مین تھے فتنہ مین پڑینگے فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ پس حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز کو تمام کرو۔ وَاَرْخَى السِّتْرَ وَتُوُفِّيَ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اور حضرت نے پردہ ڈال دیا اور اسی روز کے اخیر مین رحلت کی صلے اللہ علیہ وسلم **باب** وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْاِمَامِ وَالْمَاْمُوْمِ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ یہہ باب واجب ہونے مین ہی قرات کے امام اور مقتدی پر سب نمازون مین حضر مین اور سفر مین وَبِالْجَهْرِ فِيْمَا يُجْهَرُ فِيْهِ وَمَا يُخَافِتُ اور جو جہر کرتا ہی اسمین یا پر یعنے سب جہری اور سری نمازون مین **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَى اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ رض فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا جابر کہتے ہین کہ جب سعد بن ابی وقاص کوفے کے امیر تھے اہل کوفہ نے انکی شکایت کی طرف عمر بن الخطاب رضی اللہ

کے تو انہوں نے سعد کو معزول کیا اور انکی جگہہ پر عمار بن یاسر کو بھیجا فشکوا حتی ذکروا انہ لا یحسن یصلی پھر شکایت کی انہوں نے یہانتک کہ کہا کہ سعد نماز اچھی طرح نہیں
پڑہتا ہی فارسل الیہ فقال یا ابا اسحٰق انہ ھؤلاء یزعمون انک لا تحسن تصلی پس عمر فاروق نے کسی کو بھیجا سعد کے طرف اور وہ آیا اور کہا ابو اسحٰق
یہہ کنیت سعد کی ہی لوگ گمان کرتے ہین کہ تم نماز اچھی طرح نہین پڑہتے ہو فقال اما انا واللہ فانی کنت اصلی بھم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما اخرم عنھا اصلی صلوٰۃ العشاء اربع فی الاولیین واحف فی الاخریین نماز عشا پڑہتا ہون تو قیام کو دراز کرتا ہون تین قرات مسنون اخیر ہو اگلی دو رکعتون مین اور اخفا کرتا ہون پچھلی دو رکعتون مین
پس کہا اس جماعت نے شکوہ نماز عشا سے کیا تھا سو تخصیص ذکر عشا سے کی قال ذاک الظن بک یا ابا اسحٰق عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہہ تمہارے ساتھہ گمان ہی ای ابو اسحٰق
فارسل معہ رجلا او رجالا الی الکوفۃ یسئل عنہ اھل الکوفۃ پس عمر فاروق نے سعد کے ساتھہ ایک مرد کو بھیجا یا چند مرد کو بھیجا کوفہ کی طرف
کے پس پوچھا کہ سعد کا معاملہ کوفہ والون سے دریافت کرے فلم یدع مسجدا الا سال عنہ ویثنون علیہ معروفا حتی دخل مسجد بنی عبس رجل
منھم یقال لہ اسامۃ بن قتادۃ یکنی ابا سعدۃ قال اما اذ نشدتنا فان سعدا کان لا یسیر بالسریۃ ولا یقسم بالسویۃ ولا
یعدل فی القضیۃ پس نہین گذرا وہ بھیجا ہوا شخص کسی مسجد مین مگر یہہ پوچھا حال سعد کے تو لوگ اسکی ثنا کرتے تھے یہانتک کہ آیا مسجد مین بنی عبس کے جو ایک قبیلہ ہی قریش
پس اس قبیلہ سے ایک شخص کھڑا ہوا کہ جسکو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور کنیت اسکی ابو سعدہ تھی بولا صفت کہنے لگا بوقت کہ تو نے طلب کیا اور ہم سے پوچھا تو کہتا ہون کہ مقرر سعد لشکر
کے ساتھہ لشکر کے لیے نہین جاتا تھا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا جنگ کے لیے جانے سے اسکو شمار مانع ہی اور وہ مال غنیمت کی تقسیم برابر نہین کرتا ہی اور فیصلہ مین عدالت
نہین کرتا ہی یہہ باتین جو اسنے سعد رضی اللہ عنہ کے حق مین کہی سب بے اصل اور جھوٹھہ تھین قال سعد اما واللہ لادعون بثلاث سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے
اگاہ رہو قسم ہی اللہ تعالیٰ کی مین دعا کرتا ہون تین چیز کے مقابلہ مین ان تین عیبون کے جو تو نے بیان کیا ہی اللھم ان کان عبدک ھذا کاذبا قام ریاء وسمعۃ
فاطل عمرہ واطل فقرہ وعرضہ بالفتن الٰہی اگر یہہ تیرا بندہ جھوٹھہ کہنے والا ہی اور ان عیبون سے ارادہ کیا ہی لوگون کو دکھانے اور سنانیکا تا لوگ اسکے طرف
حضور مین خلیفے کے گواہی دین تو اسکی عمر دراز کیجئے اور اسکو فقر زیادہ دیجئے اور اگے لا اسکے فتنے۔ اور حدیث مین حاکم اور ترمذی کے یون آیا ہی کہ حضرت سعد کے حق مین دعا
کی تھی اللھم استجب سعدا اذا دعاک اجابت کر سعد سے جب وہ دعا کرے۔ حضرت کی یہہ دعا عابد مین اس تیر اندازی کے تھی جو سعد نے راہ خدا مین کی تھی دعا عابد مظلوم سے
ظالم کے حق مین تو روا ہی۔ اور اسکے مانند انبیای کرام سے اکثر واقع ہوا ہی چنانچہ نوح علیہ السلام نے کہی ولا تزد الظالمین الا ضلالا۔ وکان بعد
اذ سئل یقول شیخ کبیر مفتون اصابتنی دعوۃ سعد پس تھا وہ مرد دروغ گو ایک مدت جب پوچھا جاتا کہ کیا حال ہی کہتا ہی تو کہتا مجھے
برا بد ما پہنچا یہہ دعا ہی سعد کی قال عبد الملک فانا رأیتہ بعد قد سقط حاجباہ علی عینیہ من الکبر عبد الملک بن عمیر نے کہا کہ مین نے اسکے بعد
اسکو دیکھا مقرر اسکے ہر دو ابرو اسکی آنکھون پر گرے زیادتی عمر سے وانہ لیتعرض للجواری فی الطریق تغمزھن اور وہ کنیزکون کے لگے آتا اسکے آنکھہ پاون کو ملتا
کمال فقر و احتیاج کے سبب اور معاصی مین مبتلا ہونیکے جہت سے مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے اس قول کے ساتھہ ہی جو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قرات اگلی دو رکعتون مین
دراز کرتا ہون اور پچھلی دو رکعتون مین اخفا کرتا ہون یہان حنانیہ القاری نے کہا کہ پوشیدہ نرہے کہ یہہ حدیث دلالت نہین کرتی ہی قرات پر مقتدی کے بلکہ امام و منفرد کے
پر بھی دلالت نہین کرتی ہی۔ مترجم کہتا ہی کہ امام کے پیچھے مقتدی قرات پڑہنے کے باب مین حدیثین مختلف آئی ہین۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا مین اس
بیان مین دو باب عقد کیے ہین **باب** النہی عن منازعۃ الامام فی القراۃ یہہ باب منع منازعت مین ہی امام کے ساتھہ قرات پڑہنے مین

باب یہ ہی کہ صحابہ تابعین امام کے پیچھے مقتدی خاموش رہنے قرأت کرنے کے بارے

[illegible] کو پہنچائے کہ امام کے ساتھ قرأت پڑھے۔ پھر یہ حدیث لائی ہی کہ ابوہریرہ سے مروی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے پھر جس میں سورہ بقرہ جہر پڑھتے تھے۔ پھر فرمایا ایا تمہارے کسی نے میرے ساتھ اب قرأت پڑھی تو ایک مرد نے کہا ہاں یارسول اللہ میں پڑھا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں کیا ہوا مجھکو کہ میرے ساتھ قرأت میں نزاع کیا جاتا ہی یعنے مجھے نماز میں تشویش دیتا ہی آپ قرأت پڑھنے کے سبب سے۔ پس لوگ حضرت کے ساتھ قرآن پڑھنے سے باز رہے اس نماز میں جو آپ قرأۃ جہر کرتے تھے۔ جب سے کہ یہ مخالفت حضرت سے سنی دوسرا **باب** یہ ہی کہ صحابہ تابعین امام کے پیچھے مقتدی قرأت پڑھنے میں اختلاف کرتے ہیں اور انکے کئے اقوال آئے ہیں قریب قول یہ ہی کہ مقتدی امام کے پیچھے نماز سری میں قرأت پڑھے بطریق استحباب کے نہ بطور وجوب کے بخلاف نماز جہری کے کہ اس میں مقتدی نہ پڑھے۔ پھر امام مالک اس باب میں کئی حدیثیں لائی ہیں از انجملہ ہشام روایت کرتا ہی کہ میرے باپ عروہ نماز سری میں امام کے پیچھے قرأت پڑھتے تھے جہری میں۔ اور اسی طرح قاسم بن محمد اور نافع بن جبیر سری نماز میں امام کے پیچھے قرأت پڑھتے تھے۔ یہاں مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ موطا کی عربی فارسی شرح مسوی و مصفا ہر دو میں لکھتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنے میں ائمہ نے اختلاف کیا ہی۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے قرأت کرے فاتحہ کی اور دلیلیں مذہب حنفی کے قرآن و حدیث اور آثار صحابہ سے یہ ہیں اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف میں فرمایا وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور خاموش رہو شاید کہ تم رحم کئے جاؤ۔ علامہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لایا ہی کہ مفسرین نے اس آیت کے سبب نزول میں اختلاف کیا ہی۔ ایک جماعت اسباب کے طرف گئی ہی کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ پڑھنے کے باب میں نازل ہوئی اور بعد بیان اختلاف کے کہا کہ پہلا قول وہ ہی کہ یہ آیت قرأت کے باب میں نازل ہوئی۔ اور بعد چند سطر کے لکھا ہی کہ ایک جماعت اس طرف گئی کہ مقتدی قرأت نہ پڑھے خواہ امام جہر پڑھے یا سر یہ روایت کی گئی ہی جابر صحابی سے اور اسکے قائل سفیان ثوری اور اصحاب رائے ہیں جنکے پاس امام کے پیچھے قرأت نہیں ہی اور اسی آیت کو تمسک کرتے ہیں انتہی اور تفسیر مدارک میں لایا ہی کہ جمہور صحابہ کا اتفاق ہے [illegible] کہ امام سری قرأت کے باب میں شرف نزول پایا ہی انتہی اور بحر العلوم مولانا عبدالعلی لکھنوی بھی بعد میں اس آیت سے یہی استدلال نقل کیا ہی۔ اور مولانا مولوی محترم علی مہوری نے اپنے رسالہ منع قرأت خلف امام میں لکھا ہی کہ حدیث [illegible] الامام ولیوم [illegible] فاذا کبر فکبروا [illegible] فانصتوا یعنی اس آیت کی واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا یعنے فاستمعوا واذا خاموش ہو واذا خاموش ہو والا یہ لکھا ہی انتہی اور ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لائی ہی من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ۔ اور طبرانی نے اوسط میں ابوسعید کی روایت سے یہی حدیث لائی ہی اور دارقطنی نے ابن عباس سے روایت کی ہی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکھیک قراءۃ الامام خافت او جہر خانچہ عینی نے شرح بخاری میں ذکر کیا اور شیخ محقق ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور علامہ حلبی نے شرح منیۃ المصلی میں حاکم کی روایت سے جو مرفوعا لایا ہی اسکا تخمین یہ ہی کہ ایک روز حضرت مع صحابہ جماعت سے نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک شخص نے آپکے پیچھے قرأت کی تب ایک صحابی نے اسکو اشارہ سے منع کیا تو وہ باز رہا۔ اور بعد فارغ ہونیکے کہا کہ تو قرأت منع کرتا ہی پیچھے حضرت کے۔ پس ہم دونوں میں نزاع ہونے لگی یہاں تک کہ حضرت کے جناب فیض باب میں حاضر ہوئے تو آپنے ارشاد فرمایا من صلی خلف الامام فان قراءۃ الامام لہ قراءۃ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ معاملہ ظہر یا عصر میں واقع ہوا انتہی اور امام محمد رح نے اپنی موطا میں کہا کہ خبر دی ہمکو اسرائیل نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے اس وہ عبداللہ بن شداد بن الہاد سے کہ حضرت نماز عصر پڑھتے تھے اسوقت یہ قصہ گذرا انتہی جب یہ حدیث نماز سری کے باب میں وارد ہوئی امام اور صاحبین اور انکے اتباع کا مذہب یہ ہی کہ مقتدی مطلقا قرأت نہ کرے نہ نماز سری میں نہ جہری میں اور اقوال و اعمال صحابہ بھی اسپر دال ہیں چنانچہ امام مالک اپنی موطا میں اور ترمذی اپنی سنن میں ابونعیم کی روایت سے لائے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جسنے پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی ام القرآن سورہ فاتحہ پس گویا نماز ہی نہیں پڑھی مگر پیچھے امام کے یعنے یہ حکم امام اور منفرد کے حق میں ہی نہ مقتدی کے۔ اور علامہ زرقانی حالانکہ حنفی نہیں اسکی شرح میں لکھا ہی الا دراک الامام فقد صلی ففیہ انما لا تجب علی المأموم مگر جسنے پیچھے امام کے اقتدا کی تو اسنے نماز پڑھی یعنے جبکہ امام نے قرأت کی تو عین قرأت مقتدی کی ہوئی مقرر۔ وہ قرأت مقتدی پر واجب نہیں انتہی اور کشف الغمہ عن جمیع الائمہ میں جو مصر میں چھاپے گئی ہی یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ سے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام الکتاب فلم یصل الا وراء الامام انتہی اور علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لایا ہی کہ کہتا ہوں میں کہ [illegible] عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں کی جنردی جبکہ کو موسیٰ ابن عقبہ کہ مغازی پیغمبر خدا اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم منع کرتے تھے قرأت پیچھے امام کے انتہی اور امام مالک نے مربا میں

نافع

نافع سے روایت کی ہی کہ مقرر عبداللہ ابن عمر جو وقت سوال کیے جاتے کہ آیا کوئی شخص پیچھے امام کے قرأت تو فرماتے جب پیچھے امام کے آوے تو کافی ہی اسکو امام کا پڑھنا ۔ اور علامہ زرقانی نے اسکی شرح مین کہا فَعُلِمَ وُجُوبُهَا عِنْدَهُ عَلَى الْإِمَامِ وَالْمُنْفَرِدِ پس اس سے معلوم کیا گیا واجب ہونا قرأت عبداللہ بن عمر کے پاس امام اور منفرد پر ہی اور بھی زرقانی نے اسی شرح مین لایا ہی کہ ابن عبدالبر نے کہا کہ اظہر قول کا یہ ہی کہ عبداللہ ابن عمر کے پاس قرأت کرنا مقتدی نماز سری وجہری ہر دو مین ثابت نہین اور ابن عمر صحابہ مین بڑے جلیل القدر اور بڑے متبع سنت تھے ۔ اور یہ روایت محدثین کے پاس نہایت معتبر ہی چنانچہ حافظ و علامہ شیخ ابن حجر نے تحریر مین لایا ہی کہ امام بخاری نے کہا کہ صحیح ترین اسناد وہ ہی جو امام مالک نے نافع سے اور انہون نے ابن عمر سے روایت کی ہو پس یہ روایت بقول امام بخاری نہایت صحت کو پہنچی اور علامہ عینی شرح بخاری مین لایا ہی کہ امام عبداللہ بن یعقوب حارثی نے کشف الاسرار مین ذکر کیا کہ روایت کی ہی عبداللہ بن زید بن اسلم سے اور وہ اپنے والد زید بن اسلم سے کہ دس صحابہ کبار رضی اللہ عنہم بلند قرأت منع کرتے تھے قرأت کو پیچھے امام کے دسے صحابہ حلفاً اربعین اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم پھر عینی اسی شرح بخاری مین کہا کہ مقرر منع قرأت خلف امام اسی صحابہ کرام سے منقول ہی از انجملہ حضرت علی ہین اور عبادلہ ثلاثہ یعنی عبداللہ ابن عمر و عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم پس اسقدر صحابہ کا اتفاق بمنزلہ اجماع ہی انتہی بالجملہ کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے حنفیہ جب یہ دلیلین پائین امام کے پیچھے مقتدی قرأت پڑھنے کے قایل نہین ہوتے یہ شرح اس حدیث کی تھی جو مطلق قرأت کا حکم مقتدی کے حق مین کیا ہی اور آئمہ اربعہ کا اختلاف ہی اسکے بعد امام بخاری نے وہ حدیث لائی کہ جسمین سورہ فاتحہ پڑھنے کا مذکور کیا ہی وہ یہ ہے

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عبادہ بن الصامت سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نہین نماز اس شخص کو جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اس حدیث کی لات ترجمہ باب کے ساتھ تو ظاہر ہی ۔ جاننا چاہئے کہ امام شافعی علیہ الرحمہ اس حدیث کے ظاہر کو اور اسکے امثال کو تمسک کر کے فرضیت فاتحہ کے قایل ہوئے ہین اور حنفیہ اس نفی کو کمال فضیلت کی نفی پر حمل کرتے ہین یعنی جسنے نماز مین سورہ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز کامل نہین اور اسکو اسکی فضیلت حاصل نہین جیسا کہ حدیث لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ یعنی نہین نماز مسجد کے ہمسایہ کی مگر مسجد مین اسپر سب کا اتفاق ہی کہ مسجد کے ہمسایہ مین نماز گھر مین پڑھنی جایز ہی پر فضیلت جماعت کی اس سے فوت ہوتی ہی ۔ اور ایسی ہی یہ حدیث بھی ہی لَا صَلٰوةَ لِلْعَبْدِ اِلَّا بِ یعنی نہین نماز ہی بھاگے ہوے غلام کو ۔ اور یہ بھی کہتے ہین کہ حدیث لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ذات نماز کی نفی نہین کرتی ہی بلکہ اسکے صفتون سے ایک صفت کی نفی کرتی ہی جیسے صحت اور کمال کی ۔ اور یہان ان ہر دو صفت سے ایک کی تقدیر جایز ہی پہلی تقدیر موافق مذہب شافعیہ کے ہی اور دوسری تقدیر موافق مذہب حنفیہ کے ۔ پس دلالت اس حدیث کی ظنی ہی اور دلالت ظنی موجب فرضیت کے نہین ہوتی ہی اور جیسا کہ صاحب ہدایہ نے تقریر کی ہی کہ آیت فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ قطعی ہی اور معنے مین عموم کے اور حدیث ظنی کی دلالت آیت قطعی سے زیادہ ہو سکتی نہین اسلیے حدیث ظنی موجب عمل کے ہی ۔ اور ہم کہتے ہین کہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجبی نہ فرض تا ابطال قطعی کا ظنی سے لازم نہ آوے **مترجم** کہتا ہی کہ تفصیل اس اجمال کی اور توضیح اس بیان کی یہ ہی کہ حدیث لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ کے دو معنے ہو سکتے ہین ایک یہ کہ نہین جایز ہی نماز اس شخص کی جو نہین پڑھتا ہی سورہ فاتحہ کو اور اسطرح کی عبارت اور معنے دوسری حدیث مین بھی آئی ہین جیسا کہ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ یعنے نہین ہی نماز جایز اس شخص کی جسکا وضو نہین ہی جیسے امام شافعی رح اس حدیث کے معنے یہی کہتے ہین ۔ اور دوسرے معنے یہ ہین کہ نہین ہی فضیلت اور کمال نماز مین اس شخص کے کہ نہین پڑھتا ہی وہ سورہ فاتحہ کو اور اسطرح کی عبارت اور معنے دوسری حدیث مین بھی آئے ہین جیسا کہ لَا صَلٰوةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ یعنے نہین کامل ہی نماز مسجد کے ہمسایہ کی مگر مسجد مین اور اسی طرح پر دوسری حدیث لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ یعنے نماز کامل نہین ہی جبوقت کہ کھانا سامنے حاضر ہوا ۔ اور دل بھی راغب ہو جبکہ اس حدیث کے دو معنے کا احتمال کیا اور کچھ قرینہ حدیث کی عبارت مین کسی معنے کی ترجیح کا نہین تب ضرور پڑا کہ اس حدیث کو قرآن مجید اور دوسری حدیثون سے ملایا جاوے تو بعد ملانے کے ظاہر ہوا کہ مراد اس حدیث سے یہی ہی کہ نہین کمال ہی نماز کا بدون سورہ فاتحہ کے یعنے بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ادا ہوتی ہی لیکن کامل نہین بلکہ ناقص ہی اور یہی ہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موافق آیت فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ کے یعنے پڑھو جسقدر تم کو آسان ہو قرآن سے

امام کے پیچھے مقتدی کو سورہ فاتحہ پڑھنے کی بحث اور حنفیہ کی تحقیق

قرأت سے معلوم ہوا کہ کوئی سورہ معین فرض نہین ہی اگر حدیث لاصلوٰۃ الخ کے رو سے فاتحہ کو فرض مشہور وین اس فرض قرأنی پر زیادتی لازم آتی ہی اگر کہین کہ اسی آیت قرأنی مقتدی پر امام کے پیچھے قرأت لازم ہوتی ہر چند تخصیص فاتحہ ہو جواب ہان لیکن حدیث فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ قِرَاءَۃٌ لَّہٗ سے مقتدی سے قرأت ساقط ہو چکی یا اسکا سکوت بجاے قرأت حکمی ہی۔ اگر کہین کہ حدیث قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ الخ سے مراد فاتحہ کے سوا دوسری قرأت ہی جواب جابر کی حدیث اسکا رد کرتی ہی۔ اور ایسی ہی یک حدیث مشکوٰۃ مین آئی ہی کہ حضرت نے یک اعرابی کو نماز کی تعلیم کرتے وقت فرمایا فَاقْرَءْ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور دوسری حدیث تیسیر الوصول کے کتاب التفسیر مین آئی ہی ثَلٰثُ اٰیَاتٍ یَقْرَءُ بِہَا اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ یعنے تین آیتین ہین کہ جو پڑہے تم مین سے کوئی اسکو اپنی نماز مین تو بہتری ہی اسکے حق مین تین اونٹنی حاملہ ہوئی سے۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین آیت جس سورہ کی ہو نماز مین پڑہنے کا فی ہی۔ الغرض یہ حدیث اگر پہلے معنے پر حمل کیا جاوے تو قرآن کریم اور دوسری احادیث کے خلاف ہوتا ہی۔ اور اگر پچھلے معنے پر حمل کیا جاوے تو قرآن مجید اور دوسری حدیثون سے تطبیق ہوتی ہی اسلئے حنفیہ نے پچھلے معنے پر حمل کیا۔ کیونکہ حنفیہ کہتے ہین سورہ فاتحہ کا حکم امام اور تنہا نماز پڑہنے والے کے حق مین ہے نہ مقتدی کے حق مین حدیث لاصلوٰۃ الخ کے بہی معنے ہین چنانچہ ترمذی نے نقل کی ہی کہ امام احمد نے کہا کہ حدیث لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب کا معنا یہ ہی کہ جب یصلی تنہا نماز پڑہے اور اسبات کی دلیل لائی امام احمد نے حدیث کو جو حضرت جابر بن عبد اللہ کے جو حضرت سے مرفوعاً نقل کی مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ یعنے جس نے ہی یک رکعت بغیر فاتحہ کے تو گویا نماز نہ پڑہی۔ مگر پیچھے امام کے۔ پس معلوم ہوا کہ یہہ حدیث۔ حدیث لاصلوٰۃ کی بیان و تفسیر ہی بلکہ شافعیہ کے سب دلایل اور مفہومات کا جواب دیتی ہی۔ شافعیہ کی بڑی دلیل جو حدیث لاصلوٰۃ الخ ہی جابر کی حدیث تو اسکا جواب ہو چکی۔ دوسری دلیل شافعیہ کی وہ حدیث ہی جو ابو داود نے عبادہ بن صامت سے نقل کی ہی کہ کنا خلف النبی صلعم فی صلوٰۃ الفجر فثقلت علیہ القرأۃ فلما فرغ قال لعلکم تقرؤن خلف امامکم قلنا نعم یا رسول اللہ قال لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فانہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بہا حنفیہ جواب دیتے ہین کہ یہہ حدیث قابل احتجاج نہین چنانچہ زیلعی نے تصریح کی ہی کہ امام احمد اور ایک جماعت نے اس حدیث کی تضعیف کی ہی اور اسکی سند مین محمد بن اسحٰق جو مجروح ہی داخل ہی اور خود عبادہ کی روایت سے دوسری ایک حدیث صحیح الاسناد آئی ہی جو معارض ہی اوس پہلی حدیث کی وہ یہہ لَا یَقْرَأَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَھَرْتُ بِالْقُرْاٰنِ قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ رِجَالُہٗ کُلُّھُمْ ثِقَاتٌ پہلی حدیث مین جہری اور سری ہر دو نماز مین مقتدی قرأت کرنا ثابت ہوتا تھا اور دوسری حدیث مین فقط جہری نماز مین قرأت کرنا ثابت ہوا۔ پس ایک حدیث اسمیں راوی کی دوسری حدیث سے متعارض ہوا اور جمہور صحابہ جو صاف فتہاے صحابہ مقتدی کو قرأت خلف الامام سے منع نہ کرتے ہوتے اور اگر یہہ امر محتمل فیہ رہتا اسپر وعید شدید نہ کرتے ہوتے حالانکہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جسنے قرأت کی امام کے پیچھے فطرت مین خطا کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ اسکے منہ مین شعلہ آتش ہو اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اسکے منہ مین پتھر ہو تو بہتری ہی اوسکی نماز ہی نہوی اور کسی نے کہا کہ فاسق ہی بیان ایک **حکایت** مناسب مقام ذکر کی جاتی ہی کہ علما کی ایک جماعت حضرت امام اعظم سے قرأت خلف الامام کے باب مین بحث کرنے کے لئے آئے اور پوچھا کہ آپ کی کیا دلیل ہی امام نے فرمایا کہ ایک شخص کو لایق نہین کہ ایک جماعت سے بحث کرے۔ جب تم مناظرہ ہی چاہتے ہین تو سب مل کے ایک شخص کو مقرر کرو کہ مجھ سے مناظرہ کرے۔ انہون نے ویسا ہی یک شخص کو اختیار کیا امام نے فرمایا یا یہہ الزام پاوے وہ الزام تم کوہی ہو گا ہان امام بولے اگر وہ کوئی حجت ثابت کرے کیا وہ تم کو لازم ہے اور وہی حجت تمہاری ہی ہو گی امام نے فرمایا یہی علی تعہا۔ جواب یعنے جب یک شخص تمہارے تمہارا قایم مقام ہوا اور اسکا غالب ہونا یا الزام پانا تمہارے لئے بس کہ تا ہی تو پھر قرأت اور مناجات امام کی کیونکر کفایت نکرے مقتدیون کے لئے کہ وہ سب مقتدیون کی طرف سے نائب ہو کے بارگاہ الٰہی مین عرض معروض کرتا ہی۔ پس وہ سب علما یہہ جواب باصواب سنکے خاموش چلا گئے **انتہی** امام ربانی شیخ مجدد الف ثانی رسالہ مبدا و معاد مین لکھتے ہین کہ امام کی اتباع کے برکات سے ہی کہ قرأت خلف الامام نکہنے کی یک وجہ وجیہہ حقتعالی نے میرے دل پر کشف کی کہ بادشاہون کے حضور مین لوگ عرض معروض کرنے جمع ہوتے ہین تو شاہی دربار کا آئین یہی ہوتا ہی کہ سب مل کے ایک شخص کو اپنا وکیل و نائب ٹھہراتے ہین کہ وہ سب کی جانب سے عرض احوال کرے نہ یہہ کہ ہر شخص یکطرفہ بولنے لگے اور شور و غل مچاوے پس بارگاہ

شہنشاہ علی الاطلاق ہیں بھی ہی ادب مرعی ہی انتہی ملخصہ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ
اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت مسجد مین تشریف لائے - پس ایک مرد داخل مسجد ہوا پس نماز پڑہی اور حضرت
پر سلام کیا تو حضرت نے اسکے سلام کا جواب دیا اور تین بار فرمایا کہ پھر جاو اور نماز پڑھ مقرر تو نے نماز نہین پڑہی فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ
ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَحْسَنَ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِيْ پس اس مرد نے کہا قسم ہی اس پروردگار کی جسنے آپ کو
نبی برحق کرکے بھیجا - اس سے بہتر مین نہین پڑھ سکتا ہون پس اس سے بہتر مجھے تعلیم کیجئے فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فرمایا جبوقت
کہ تو نماز کے لئے کھڑا ہے پس تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن سے جسقدر کہ تجھے میسر اور آسان ہو مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اسی جزو حدیث کے ہی اور نہین کوئی دلالت خصوص
فرضیت قرأت فاتحہ کی امام اور مقتدی پر نہین ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ
حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر تو رکوع کر یہان تک کہ تو آرام کیوہ حالت رکوع مین کم درجہ اسکا یہہ ہی کہ تمام عضا اسکی ہوون پھر سر اٹھا یہان تک کہ تو سیدھا ہووے حالت قیام
مین پھر سجدہ کر یہان تک کہ تو سجدہ کی حالت مین آرام لیوے - پھر سجدے سے سر اٹھا حالت جلوس مین تو آرام لیوے وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا اور کر یعنے ایسا ہی
کیا کر اپنے سب نمازون مین یہہ جزو دلالت رکھتا ہی عموم قرأت قرآن پر امام اور مقتدی کے حق مین سفر اور حضر مین لاکن دلالت وجوب کی بمعنے مین فرضیت قرأت کے ہر رکعت
مین محل تردد ہی اسلئے کہ امر جو اس حدیث مین واقع ہوا سب یک وہ ہے پر ہی اگر حکم قرأت کا فرض کے لئے ہو پس قیام رکوع کے بعد اور جلوس دو سجدون کے درمیان جو اطمینان کے لئے
آیا ہی وہ بھی فرض ہونا لازم آتا ہی - حالانکہ وہ قیام وجلوس فرض نہین اور ہر دو نماز کے رکن ہونیکا کوئی قایل نہین **باب** الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ یہہ باب نماز
ظہر کی قرأت کے بیان مین ہی حدیثون مین ظہر وغیر ظہر کا مذکور واقع ہوا - پس ترجمہ باب مین قرأت ظہر کے اقتصار کا سبب بجز ظاہر نہین ہوتا ہی مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ امام بخاری
نے یہہ حدیث اپنے شیخ سے بتقریب نماز ظہر کی سنی ہووے واللہ اعلم **حدثنا** اَبُوْ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ سَعْدٌ كُنْتُ اُصَلِّيْ لَهُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا سعد نے کہا کہ تھا مین نماز پڑہتا تھا
پیغمبر خدا کے دو نماز مراد دو ظہر اور عصر ہی عشا بعضون کے پاس زوال آفتاب کے بعد ہی طلوع فجر تک مین کم نہین کرتا ہون اس نماز سے جو حضرت سے دیکھا ہون کُنْتُ اَرْكُدُ
فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ ورازکرتا ہون مین اگلے دو رکعتون مین اور تخفیف کرتا ہون پچھلی دو رکعتون مین قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا ہی گمان ہی تمہارے ساتھ **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ ابوقتادہ نے کہا کہ تھے حضرت پڑہا
کرتے اگلے دو رکعتون مین ظہر اور عصر کے سورہ فاتحہ اور دو سورے یعنے ہر رکعت مین ایک سورہ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ دراز کرتے قرأت پہلی رکعت
مین اور کوتہی کرتے دوسری مین وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا اور سنواتے کوئی آیت کبھی کبھی وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَ
كَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى اور رکھتے پر تا کرتے عصر مین سورہ فاتحہ اور دو سورے - اور تھے دراز کرتے پہلی رکعت مین وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ
الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ اور تھے حضرت دراز کرتے پہلی رکعت مین نماز صبح سے اور کم کرتے دوسری مین اور اسی قیاس پر نماز مغرب اور عشا کی پہلی رکعت
مین درازی کا سبب یہہ ہی کہ تکبیر تحریمہ سے پیچھے رہے ہوئے لوگ اسکے شریک نماز ہو جاوین اور دوسری رکعت مین ظاہر اکوتاہی سے مراد یہہ ہی کہ قرأت کو بھی کرتے اور

الجزء الثانی

یہ مراد نہیں کہ مطلقاً قرأت نہیں کرتے تھے **حدثنا** عمر بن ابی حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی عمارۃ عن ابی معمر قال سألنا خبابا اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر قال نعم قلنا بای شیء کنتم تعرفون قال باضطراب لحیتہ ابو معمر نے کہا کہ میں نے خباب کو پوچھا کہ آیا تھے پیغمبر خدا پڑھا کرتے نماز ظہر اور عصر میں کہا ہاں ہم نے پوچھا کہ کس چیز سے تم پہچانتے تھے حضرت کی قرأت کو حالانکہ جہر نہیں کرتے تھے کہا آپ کی ریش مبارک حرکت کرنے سے ہم پہچانتے تھے۔ **باب القراءۃ فی العصر** یہ باب نماز عصر میں قرأت کرنیکے بیان میں ہی۔ حدیث میں نماز ظہر اور عصر ہر دو واقع ہیں باوجود حدیث خباب کی جو اس باب میں امام بخاری نے لائی۔ باب سابق میں قرأت ظہر میں بھی لائی ہی۔ **حدثنا** محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن عمارۃ بن عمیر عن ابی معمر قال قلت لخباب بن الارت اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر والعصر قال نعم قلت بای شیء کنتم تعلمون قرأتہ قال باضطراب لحیتہ اسکا ترجمہ مذکور ہو چکا **حدثنا** المکی بن ابراہیم عن ہشام عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن ابیہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین من الظہر والعصر بفاتحۃ الکتاب وسورۃ یسمعنا الآیۃ احیانا اسکا ترجمہ بھی گذر ہی **باب القراءۃ فی المغرب** یہ باب بیان میں اس قرأت کے ہی جو واقع ہوئی نماز مغرب میں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس انہ قال ان ام الفضل سمعتہ وہو یقرأ والمرسلات عرفا ابن عباس سے مروی ہی کہ کہا ام الفضل انکی والدہ نے انسے سنی جس حال میں کہ وہ سورہ مرسلات پڑھتا تھا فقالت یا بنی واللہ لقد ذکرتنی بقراءتک ہذہ السورۃ انہا لآخر ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بہا فی المغرب سو ام الفضل نے کہا ای میرے جیو نے لڑکے قسم ہی اللہ کی مقرر تو نے یاد دلائی مجھ کو قرأت رسول خدا کی تیرے پڑھنے سے اس سورت کے۔ تحقیق یہ سورت آخر قرأت ہی جو میں نے حضرت سے سنی ہوں جو اسکو نماز مغرب میں پڑھتے تھے **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جریج عن ابن ملیکۃ عن عروۃ بن الزبیر عن مروان بن الحکم قال قال لی زید بن ثابت مالک تقرأ فی المغرب بقصار السور وقد سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ بطولی الطولیین مروان بن حکم سے مروی ہی کہا کہا زید بن ثابت نے میرے سے کہا کہ کیا ہوا تجھ کو کہ تو مغرب میں قصار یعنے وسیط میں جو اول مفصل سے آخر قرآن کریم تک پڑھتا ہی مقررین نے حضرت سے سنا ہی کہ دراز تر سورتین اعنی قرأت فرماتے تھے۔ لفظ طولی مونث اطول کا ہی اور طولیین تثنیہ ہی طولی کا تفسیر میں ان دو سورتوں کے امام بخاری نے کچھ تصریح نہ کی اور دوسرے مسندوں میں بتعیین واقع ہوئے ہیں بعضوں نے کہا کہ اس سے مراد سورہ اعراف ہی جو ہر دو رکعت میں پڑھتے تھے۔ اور بعضوں کے پاس سورہ اعراف اور سورہ انعام ہی۔ اور درازی ان سورتوں کی بہ نسبت ان سورتوں کے ہی جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں نہ بہ نسبت تمام سور قرآنی کے۔ یہاں صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ میں نے شیخ ذکرہ اللہ یا بیچ سے سنا ہی کہ نماز مغرب میں سورہ بقر یا برابر اس کے پڑھتے تھے **باب الجہر فی المغرب** یہ باب بیان میں باواز بلند پڑھنے کے ہی مغرب میں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی المغرب بالطور میں نے کہا کہ میں نے حضرت سنا کہ مغرب میں سورہ طور پڑھتے **باب الجہر فی العشاء** یہ باب بیان میں ہے باواز بلند پڑھنے کے ہی نماز عشا میں **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا معتمر عن ابیہ عن بکر عن ابی رافع قال صلیت مع ابی ہریرۃ العتمۃ فقرأ اذا السماء انشقت فسجد ابو رافع کہتا ہی کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عشا پڑھی تو انہوں نے سورہ اذا السماء انشقت کی قرأت

کی

کی۔ پس سجدہ تلاوت کیا فقلت لہ پس میں ابو ہریرہ سے حکم اس سجدہ کا پوچھا قال سجدت خلف ابی القاسم فلا ازال اسجد بہا حتی القاہ ابو ہریرہ نے کہا
میں نے سجدہ کیا پیچھے پیغمبر خدا کے۔ پس میں ہمیشہ سجدہ کرتا ہوں اس آیت پر یا اس سورت میں یہاں تک کہ دنیا سے اٹھوں اور حضرت سے ملاقات کروں **حدثنا** ابو الولید قال
حدثنا شعبۃ عن عدی قال سمعت البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی سفر فقرأ فی العشاء فی احدی الرکعتین بالتین
والزیتون براء سے روایت ہے کہ حضرت ایک سفر میں تھے پس نماز عشا کے دو رکعتوں سے ایک رکعت میں سورہ والتین پڑھے **باب** القرأۃ فی العشاء بالسجدۃ
یہ باب بیان میں عشا میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان کہ جس میں آیتیں سجدے کے آتے ہیں **حدثنا** مسدد قال یزید بن زریع قال حدثنا التیمی عن
بکر عن ابی رافع قال صلیت مع ابی ہریرۃ العتمۃ فقرأ اذا السماء انشقت فسجد فقلت ما ہذہ قال سجدت بہا مع ابی القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم فلا ازال اسجد فیہا حتی القاہ اسکا ترجمہ گذرا **باب** القرأۃ فی العشاء یہ باب بیان میں اس قرأت کے جو نماز
عشا میں ادا ہو **حدثنا** خلاد بن یحیی قال حدثنا مسعر قال حدثنا عدی بن ثابت انہ سمع البراء قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن صوتا منہ او قرأۃ براء نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ نماز
میں سورہ والتین پڑھتے تھے اور نہیں سنا میں نے کسی شخص سے اس سے بہتر آواز کی واہ کرتے یا پڑھنے کی راہ سے۔ یہ شک راوی کا ہے **باب** یطول فی الاولیین
ویحذف فی الاخریین یہ باب اس بیان میں ہے کہ دراز کرے مصلی عشا کے اگلی دو رکعتوں میں اور ترک کرے پچھلی دو رکعتوں میں **حدثنا** سلیمان
بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن ابی عون قال سمعت جابر بن سمرۃ قال قال عمر لسعد لقد شکوک فی کل شیء حتی الصلوٰۃ
جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے سعد بن ابی وقاص سے کہا مقرر لوگ تیرا شکوہ کرتے ہیں ہر چیز میں حتی کہ نماز میں بھی قال اما انا فامد فی الاولیین
واحذف فی الاخریین سعد نے کہا بطور پر کہ میں دراز کرتا ہوں اگلی دو رکعتوں میں اور ترک کرتا ہوں پچھلی دو رکعتوں میں وما آلوما اقتدیت بہ من صلوٰۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں چھوڑتا ہوں میں کوئی چیز جو متابعت کی ہے میں نے حضرت کی نماز سے قال صدقت ذاک الظن بک او ظنی بک
عمر فاروق نے کہا کہ تو نے سچ کہا یہی گمان ہے تیرے ساتھ یہ گمان میرا تیرے ساتھ یہ شک راوی کا ہے **باب** القرأۃ فی الفجر یہ باب بیان میں اس
قرأت کے جو واقع ہوئی نماز فجر میں قالت ام سلمۃ قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالطور فی ام سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت نے نماز فجر میں
سورت طور پڑھی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا سیار بن سلامۃ ہو ابن المنہال قال دخلت انا وابی علی ابی
برزۃ الاسلمی فسألناہ عن وقت الصلوات فقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر حین تزول الشمس سلمہ کہتی ہے کہ
کنیت ابو منہال ہے کہتا ہے کہ گیا میں اور میرا باپ ابو برزہ کے پاس پس پوچھا اسنے نماز کے وقتوں سے سوال کیا۔ وہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اسوقت پڑھتے
کہ آفتاب زوال پاتا والعصر ویرجع الرجل الی اقصی المدینۃ والشمس حیۃ اور نماز عصر اسوقت پڑھتے کہ آدمی پھر جاتا اپنی منزل کو جو اخیر مدینہ میں ہو
میں ہنوز آفتاب روشن رہتا۔ ونسیت ما قال فی المغرب اور فراموش کیا میں نے جو ابو ہریرہ نے نماز مغرب کے باب میں کہا وکان یبالی بتاخیر العشاء
الی ثلث اللیل اور کچھ پروا نہ کرتے اسکی کہ نماز عشا کی تاخیر کریں رات کی تہائی تک ولا یحب النوم قبلہا ولا الحدیث بعدہا اور دوست نہ رکھتے
خواب کرنا اگے اسکے۔ اور بات کرنی بعد اسکے ویصلی الصبح فینصرف الرجل فیعرف جلیسہ اور نماز صبح اسوقت پڑھتے کہ مرد نماز پڑھ کے پھرتا
تو اپنے ہمنشین کو پہچانتا۔ یعنے نماز سے فارغ ہوتے اگے شب کی اندھیرے کے سبب سے پہچانتا وکان یقرأ فی الرکعتین او احدہما ما بین الستین الی المائۃ

اور تھے حضرت کہ پڑھا کرتے تھے صبح کے دو رکعت میں یا اسنے ایک رکعت میں سات آیت سے سو آیت تک **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ صَلٰوةٍ یُقْرَاُ ابن جریج نے کہا کہ عطاء نے مجھ کو خبر دی کہ یہ ابوہریرہ سے سنا کہ کہتا تھا کہ ہر نماز میں جو قرآن پڑھا جاتا سر و جہر میں مقولہ قول کا یہی فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاکُمْ پس جو کہ حضرت نے ہم کو نماز میں سنوایا میں تمکو سناتا ہوں وَمَا اَخْفٰی عَنَّا فَاِنَّا نُخْفِیْنَا عَنْکُمْ اور جو چیز کہ پوشیدہ کیا ہم سے پوشیدہ کرتا ہوں تم سے وَاِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰی اُمِّ الْقُرْاٰنِ اَجْزَاَتْ اور اگر تو سورۂ فاتحہ پر زیادہ نکرے کافی ہی یہ ری الذمہ ہونیکے لئے وَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ اور اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتری تیرے لئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضم سورۂ واجب نہیں

باب الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ الصُّبْحِ بیہ باب بیان میں جہر کرنے قرات کے ہی نماز فجر میں وَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ طُفْتُ وَرَاءَ النَّاسِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَیَقْرَاُ بِالطُّوْرِ بی بی ام سلمہ نے کہا کہ میں نے کعبہ کا طواف کیا لوگوں کے پیچھے جس حال میں کہ پیغمبر خدا صبح کی نماز پڑھتے اور سورۂ طور پڑھتے تھے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت تشریف لیگئے اپنے یاروں کی ایک جماعت میں جس حال میں کہ قصد کرنیوالے تھے طرف بازار عکاظ کے جو کہ معظمہ کے ایک جانب میں ہی جس حال میں کہ پردہ ہوا تھا درمیان جنیوں اور خبر آسمان کے یعنے آگے جنات جو آسمان تک جاتے اور وہاں جو فرشتے آپس میں باتیں کرتے اسکو سنکے آتے اور کاہنوں کو پہنچاتے تھے اس بات سے منع کئے گئے تھے وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِلٰی قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا مَا لَکُمْ اور بھیجے گئے جنیوں پر شعلۂ آتشین پس وہ شیاطین باز آئے اپنی قوم کے طرف پھر قوم کہنے لگی کہ کیا حال ہی تمہارا جو تم پھر آئے قَالُوْا حِیْلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَیْنَا الشُّهُبُ جنیوں نے کہا کہ پردہ ہوا درمیان ہمارے اور اخبار آسمان کے اور خبر آسمان تک پہنچے اور بھیجے گئے ہم پر شعلۂ آتشین قَالُوْا مَا حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا شَیْءٌ حَدَثَ قوم نے کہا کہ حایل ہوئی درمیان تمہارے اور خبر آسمان کے مگر ایک برا حادثہ جو پیدا ہوا ہی فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ پس جاؤ تم زمین کے مشارق و مغارب میں پس نظر کرو کہ یہ کیا چیز ہی جو حایل ہوئی ہی تمہارے اور خبر آسمان کے درمیان فَانْصَرَفَ اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پس پھری وہ جماعت جنیوں کی جو متوجہ ہوئے تھے شہر تہامہ کے طرف حضرت کے جانب یعنے حضرت کے حضور عالی میں پہنچے بنخلہ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عُکَاظٍ اور اسوقت حضرت موضع نخلہ میں تھے جس حال میں کہ ان جنیوں نے بازار عکاظ کے طرف قصد کیا تھا وَهُوَ یُصَلِّیْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ اور حضرت اپنے یاروں کے ساتھ نماز فجر پڑھتے تھے فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ پس جسوقت انہوں نے سنا قرآن کو جو حضرت نماز میں پڑھتے تھے کان لگایا اسکے طرف قَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِیْ حَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ کہا قسم ہی خدا تعالیٰ کی یہ وہی چیز ہی جو حایل ہوئی ہی تمہارے اور خبر آسمان کے درمیان فَهُنَالِکَ حِیْنَ رَجَعُوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ پس رجوع کئے اس جگہ جب رجوع کئے اپنی قوم کے طرف قَالُوْا یَا قَوْمَنَا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِکَ بِرَبِّنَا اَحَدًا پس کہا ای قوم ہماری مقرر ہم نے سنا ایک قرآن عجیب و غریب جو نظم و معانی میں اور کتابوں سابقین راہ دکھاتا ہی طرف راستی کے۔ پس ایمان لایا ہم نے اسپر اور شریک نہ ٹھہرایا ہم نے ساتھ پروردگار اپنے کسی کو فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَاِنَّمَا اُوْحِیَ اِلَیْهِ قَوْلُ الْجِنِّ پس نازل کی اللہ نے اپنے نبی پر آیت قل اوحی الخ اور وحی کی گئی اسکی طرف مگر قول جنیوں کا۔ یعنے وحی سے مراد جو آیت مذکور میں وارد ہی مقالہ جنیوں کا ہی جو حق سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت کو حکم کیا کہ اسکو لوگوں پر ظاہر کرے۔ اگر کہا جاوے کہ منطوق حدیث کا یہ ہی کہ پردہ ہونا درمیان جنات اور اخبار آسمانی کے۔ اور اس

آیت کا

الجزء الثانی

جنات کو آسمان تک جانے کی ممانعت کی حکمت

آیت کا نزول بعد بعثت کے ہو۔ اور دوسری روایت سے ظاہر ہوا کہ آسمان سے جنیوں کا منع کیا جانا حضرت کی پیدائش سے ہی۔ اور ایک جماعت کہتی ہی کہ شعلۂ ثاقبین کا نزول ابتدائے دنیا سے ہی پس ان مختلف روایتوں کی وجہ تطبیق کیا ہی تو ہم کہتے ہین کہ ہو سکے کہ رجم شعلۂ ثاقبین کا قدیم الایام سے ہو اور اس سے رجم شیاطین کا بعد ولادت سید انام کے اور اسکی کثرت ایام بعثت سے۔ اور اگلے بعثت کے سب محجوب ہوتے تھے۔ ظہور نبوت کے بعد آسمان تک چڑھنے اور وہان کے خبر لانے سے بوجہ اتم محجوب و مطرود ہو گئے۔ مترجم کہتا ہی کہ جنات اعلان پر جانے سے ممنوع ہوئے وجہ صاحب تفسیر فتح العزیز سورۂ جن کی تفسیر مین یہ لکھی ہے کہ حضرت کی بعثت سے آگے جنات آسمان پر جانے اور وہان سے دزدی اور جاسوسی کے طور پر حوادث آئندہ کے اخبار چوروں کی طرح لانے والے ہین اور ملایکہ کے مجامع اور مجالسین ان کاموں کے سر انجام کی تدبیر مذکور ہوا کرتی۔ اسکو سنکر آتے اور آدمیون پر القا کرتے تھے۔ تا وے جنیون کی غیب دانی کے معتقد ہووین اور انکی پرستش کرین اور نذر و نیاز کاہنون کو جو جنات کے خدام کی جا پر تھے پہنچایا کرین اور انکی شیخی روز بروز ترقی پاوے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ یہہ کارخانہ جنیون کا درہم برہم ہو گیا۔ اور جنیون کو آسمان پر آنے سے منع کر دئے۔ اور فرشتون کو آگ کے شعلون کے ساتھ متعین کر دئے کہ جنات کو ان شعلون سے باکین اور آسمان پر نہ آنے دین۔ اور غرض اس احتیاط اور چوکیداری سے وہ تھا کہ جب قرآن آسمان سے شرف نزول پاوے زمین پر اسکا معارضہ طلب کیا جاوے۔ اور اہل زمین اسکے معارضہ سے عاجز ہو کے یقین کرین کہ یہہ کلام الٰہی ہے تو مبادا کوی جنیون سے آیات قرآنی زبانی ملایکہ بیت العزت کے جو آسمان دنیا مین نزول قرآن کا محل ہی سنکر کسی کاہن کو پہنچاوے۔ اور وہ کاہن مقابلہ مین پیغمبر کے اُن آیتون کو لاوے تو جاہلون کے ذہن مین اشتباہ پڑ جاوے کہ معارضہ قرآن کا ممکن ہوا اور کلام الٰہی ہونا اسکا یقینا ثابت نہوا۔ اور بھی بعثت اس پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عام ہی جیسا کہ انسانون کے طرف مبعوث ہین جنات کے طرف بھی مبعوث ہین پس جنات سے بھی معارضہ طلب کرنا منظور ہوگا۔ تا عاجز ہو کے وہ کلام الٰہی ہونیکا اقرار کرین جب جنات آسمان پر جاوین اور ملایکہ کی زبان سے بعض آیات قرآنی کی سرقت کرین معارضہ کی صورت مین عاجز ہو وینگے۔ اس لئے تدبیر الٰہی مقتضی ہوی کہ نزول قرآن کی مدت مین جو تیئیس سال ہین یہہ کارخانہ بالکلیہ موقوف کیا جاوے۔ چنانچہ عرب کے کاہن لوگ اس مدت کے ابتدا سے معطل ہو گئے تھے اور شکایت کرتے تھے کہ جنات اب کوی خبر ہمارے پاس نہین لاتے ہین اور جنات بھی حیرت مین تھے کہ اب کیا انقلاب منظور ہی کہ ہم کو آسمان پر جانے نہین دیتے ہین جب انہون نے اس قرآن مجید کو سنا یقین کیا کہ یہہ سب کچھ اسی کلام پاک کے حفظ کے لئے ہی معارضہ کی صورت سے۔ اور یہہ استدلال قرآن کی حقیقت پر موقوف ہے اگلے قرین و امارات کے ہی جو عرف مین رایج ہین اور کل تحریر دانشمندی کے قواعد پر اس وضع پر کر سکتے ہین کہ منع جنیون کا استراق کلام آسمانی سے اگر کلام ملایکہ کے حفظ کے واسطے ہوتا تو نزول قرآن کے لگے ہونا تھا پس وہ نہین ہے مگر واسطے محافظت قرآن کے امکان صورت معارضہ مین بدلیل الدوران فیکون ہذا الکلام محفوظا عن المعارضۃ وکل محفوظ عن المعارضۃ معجز فیکون معجزا لایکون الا فعلا الٰہیا یخلق علی ایدی الصادق فیکون کلاما الٰہیا القی الصادق وہو المدعی انتہی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا اُمِرَ وَسَکَتَ فِیْمَا اُمِرَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت جہر پڑھے اس نماز مین جو حکم کے گئے تھے اور خاموش ہوے جس جگہہ مین حکم کئے گئے تھے وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا اور نہین ہی پروردگار تمہارا فراموش کرنیوالا اور ترک کرنیوالا احوال تمہارے کو یعنے جس جگہہ کہ جہر کہا از روے فراموشی کی نہین بلکہ اپنے رسول مقبول کو فرمایا ہی جو فعل اس جناب کا ہی وَلَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ مقرر ہی تمہارے واسطے حکم الٰہی سے اچھی اتباع اور نیک اقتدا افعال مین رسول خدا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب الْجَمْعِ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ فِی الرَّکْعَۃِ الْوَاحِدَۃِ یہہ باب دو سورے ایک رکعت مین جمع کرنے کے حکم مین ہی وَالْقِرَاءَۃِ بِالْخَوَاتِیْمِ اور نماز مین اخیر سورون کے آیات پڑھنے کے حکم مین وَبِسُوْرَۃٍ قَبْلَ سُوْرَۃٍ وَبِاَوَّلِ سُوْرَۃٍ اور حکم مین پڑھنے ایک سورہ کے آگے سورے کے یعنے پڑھنا ایک سورہ کا جو مقدم ہی ترتیب مین مصحف عثمانی کے آگے اسکے کہ وہ سورہ پڑھا ہو جو متاخر ہی ایک رکعت مین یا دو رکعت مین اور حکم مین پڑھنے اوایل سورون کے وَیُذْکَرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ اور ذکر کیا جاتا ہی عبداللہ بن سائب سے جیسا کہ مسلم نے موصول لایا ہی قَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِی الصُّبْحِ حَتّٰی اِذَا جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتْہُ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ حضرت نے پڑھی سورت قد افلح المومنون

نماز میں یہاں تک یا ذکر موسیٰ و ہارون علیہما السلام کا قول ہے اللہ تعالیٰ کے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ یا ذکر عیسیٰ علیہ السلام تک وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّهٗ تب حضرت کرکمانی شروع ہوئی تو رکوع میں گئے ایک سو آیت کو نہ پہنچے وَقَرَأَ عُمَرُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِمِائَةٍ وَعِشْرِيْنَ اٰيَةً مِنَ الْبَقَرَةِ وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمَثَانِيْ اور پڑھے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پہلی رکعت میں ایک سو بیس آیتیں اوائل سورہ بقرہ سے۔ اور دوسری رکعت میں دوسرا سورہ قرآن سے۔ یہ امر شاہد اسکا کہ اوائل ایک سورہ کا ایک رکعت میں پڑھے۔ اور قرآن کو مثانی اسلئے کہتے ہیں کہ آیتیں جمستا و آیتیں عذاب کے باہم نزدیک ہیں۔ اور خصوص سورہ فاتحہ کو بھی مثانی کہتے ہیں اسواسطے کہ دوبار تمام نازل ہوئی یا ایک نماز میں دوبار پڑھا جاتا ہے وَقَرَأَ الْاَحْنَفُ بِالْكَهْفِ فِي الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِيُوْسُفَ اَوْ يُوْنُسَ اور پڑھی احنف نے سورت کہف پہلی رکعت میں اور سورت یوسف یا یونس دوسری رکعت میں یہ شک راوی کا ہے وَذَكَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بِهِمَا اور احنف نے ذکر کیا کہ پڑھی عمر بن الخطاب نے نماز صبح کی ان دو سورتوں سے ایک رکعت میں سورہ کہف دوسری میں یوسف یا یونس تقدیم و تاخیر کے ساتھ **ترجمہ** کہتا ہے کہ قسطلانی نے کہا کہ حنفیہ کے پاس یہ مکروہ ہے کیونکہ رعایت مصحف عثمانی کی مستحب ہے اور بعضوں کے پاس فرائض میں مکروہ ہے نہ نوافل میں وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ نَحْوَ مِائَتَيْنِ اٰيَةً مِنَ الْاَنْفَالِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور پڑھی ابن مسعود نے چالیس آیتیں شروع سورہ انفال سے اور پہنچا نعم النصیر تک جو چالیس آیات کا اخیر ہے وَفِي الثَّانِيَةِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ اور دوسری رکعت میں مفصل سے ایک سورہ جو سورہ ق سے آخر قرآن تک ہے وَقَالَ قَتَادَةُ فِيْمَنْ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ اَوْ يُرَدِّدُ سُوْرَةً وَاحِدَةً فِيْ رَكْعَتَيْنِ كُلُّ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور کہا قتادہ نے حق میں اس شخص کے جو پڑھے ایک سورہ دو رکعت میں یا مکرر کرے ایک سورہ دو رکعت میں یہ سب قرأت کتاب اللہ کی ہے جہ قرأت میں کہتے ہے یہ قول شاہد ہے جمیع مطالب ترجمہ کا وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ عبید اللہ نے بروایت ثابت سے اور ثابت نے انس سے کہ تھا انصار سے ایک مرد جو امامت کرتا تھا قوم انصار کی مسجد قبا میں نام اس مرد کا کلثوم بن ہدم ہے کسر ہا و سکون دال سے فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا لَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهٖ افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا پس تھا وہ مرد جو وقت شروع کرتا ایک سورہ کو جو پڑھا کرتا اپنی قوم کے ساتھ نماز میں وہ جو پڑھا جاتا اس سے جہر تو شروع کرتا قل ہو اللہ احد سے یہاں تک کہ فارغ ہوتا اس سے یعنے سورہ اخلاص سے پھر پڑھا کرتا دوسری سورت یعنے پہلے سورہ اخلاص پڑھ کے اسکے ساتھ دوسرا سورہ پڑھتا تھا وَكَانَ يَصْنَعُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اور تھا وہ مرد کہ ایسا ہی کیا کرتا ہر رکعت میں فَكَلَّمَهٗ اَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا اِنَّكَ تَفْتَتِحُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ ثُمَّ لَا تَرٰى اَنَّهَا تُجْزِئُكَ حَتّٰى تَقْرَأَ بِاُخْرٰى فَاِمَّا اَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَاِمَّا اَنْ تَدَعَهَا وَتَقْرَأَ بِاُخْرٰى پس کلام کیا اسکے یاروں نے اور کہا کہ مقرر تو ابتدا کرتا ہے اس سورہ اخلاص سے پس ہم نہیں دیکھتے ہیں کہ کفایت کرے تجھ کو یہی سورہ یہاں تک کہ تو دوسرا سورہ بھی پڑھتا ہے پس یا تو وہی سورہ پڑھا کر اور اسی پر اکتفا کر یا اسکو چھوڑ کے دوسرا سورہ پڑھا کر فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِهَا اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ پس اس مرد نے کہا میں نہیں ہوں چھوڑنے والا اس سورہ اخلاص کو اگر تم دوست رکھتے ہو تو اسی سورہ سے امامت کرتا ہوں اور اگر ناخوش رکھتے ہو تم کو اور تمہاری امامت کو چھوڑ دیتا ہوں وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهٗ مِنْ اَفْضَلِهِمْ وَكَرِهُوْا اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ اور تھے وے گروہ انصار کہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ مرد انسے افضل ہے اور ناخوش رکھتے تھے کہ اسکے سوا دوسرا کوئی انکی امامت کرے فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ پس جب حضرت ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کو اس مرد کے حال سے خبر دی فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا تَاْمُرُ بِهٖ اَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ پس حضرت نے فرمایا ای فلان کیا چیز پھیر رکھتی ہے تجھ کو اس بات سے کہ جو تیری قوم تجھے حکم کرتی ہے اسکو بجا لاؤ۔ اور کیا چیز تجھ کو الفاتی ہے اور باعث ہوتی ہے لازم کرنے پر اس سورت کے ہر رکعت میں قَالَ اِنِّيْ اُحِبُّهَا

فقال

فَقَالَ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ کہا مین دوست رکھتا ہون اس سورت کو جو مشتمل ہی کمال توحید ذات وصفات الٰہی پر آپنے فرمایا کہ دوست رکھنا تیرا اس کو تجھے داخل جنت کریگا۔ یہ حدیث شاہد ہی کہ ایک سورت مکرر دو رکعت مین پڑہین اور بھی دو سورت بتقدیم وتاخیر ایک رکعت مین پڑہین یہان حمیدی نے تیسیر القاری نے کہا کہ پوشیدہ نرہے کہ یہ محبت جواب مین قول اصحاب کے نہین جو انہون نے کہا تھا کہ یا اسی سورت پر اکتفا کریا دوسرا پڑھ مگر دوسرے مقدمہ کے انضمام سے ہی جو رعایت سنت کی ہی پڑہنے پر

سورۂ غیر مکرر کے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت أبا وائل قال جاء رجل إلى ابن مسعود فقال قرأت المفصل الليلة في ركعة ابو وائل نے کہا کہ ایک مرد نے ابن مسعود کے طرف آیا اور کہا ابن نے مفصل سورتون سے ایک سورت آج کی شب ایک رکعت مین پڑہی قال هذا كهذ الشعر ابن مسعود نے کہا کہ وہ پڑہنا جلدی کرنی ہی جیسا کہ عادت شعر پڑہنے کی ہی لقد عرفت النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن مقرین نے پہچانی نظیرین اسکی کہ جنکے پیغمبر خدا جمع کرتے درمیان انکے فذكر عشرين سورة من المفصل سورتين في كل ركعة پس ذکر کیا بیس سورتون کا مفصل سورتون سے ہر رکعت مین دو سورت اور سنن ابوداود مین بیان ان سورتون کا بتفصیل آیا ہی وہ یہ ہی کہ سورۂ الرحمن اور سورہ والنجم ایک رکعت مین اور واقتربت اور الحاقۃ دوسری رکعت مین اور والطور اور والذاریات ایک رکعت مین واقعہ اور نون دوسری رکعت مین اور اسی طرح سال اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس دوسری رکعت مین اور مدثر ومزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم دوسری مین اور عم اور المرسلات ایک مین اور الدخان اور کورت دوسری مین نقل کیا اسکو کرمانی وغیرہ نے یہ بیس سورے مین جو اس مرد نے ذکر کیے اور انسے دو سورے حضرت ایک رکعت مین پڑہے مین امام قسطلانی نے کہا کہ ترتیب ان سورتون کی موافق جامع عبداللہ ابن مسعود کے ہی کہ وہ مخالف جامع عثمانی کے ہی اور اگر ہم کہین کہ منظور یہی ترتیب عثمانی ہی اور اس بیان مین ایک اشارہ بھی کہ ایک سورت بتقدیم وتاخیر ایک رکعت اور دو رکعت مین پڑہنا روا ہی جیسا کہ ترجمہ مین کہا ہی اور دو نہین کہ یہی مقدمہ موید ہو ترجمہ کا

باب يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یہ باب پڑہنے مین مصلی کے پچھلے دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ کے ہی

حدثنا موسى بن إسمٰعيل قال حدثنا هام عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر في الأوليين بأم الكتاب وسورتين وفي الركعتين الأخريين بأم الكتاب عبداللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ حضرت پڑہتے تھے ظہر کے اگلی دو رکعتون مین فاتحہ اور دو سورت۔ اور پچھلی دو رکعتون مین فقط سورۂ فاتحہ ويسمعنا الآية ويطول في الركعة الأولى ما لا يطول في الركعة الثانية اور سناتے تھے ہم کو کوئی ایک آیت اس جو پڑہتے تھے اور دراز کرتے تھے پہلی رکعت مین اسقدر کہ نہین دراز کرتے تھے دوسری رکعت مین وهكذا في العصر وهكذا في الصبح اور اسی طرح کرتے عصر اور صبح مین یعنے فاتحہ اور سورت پڑہنی اور پہلی رکعت دراز کرنی

باب مَنْ خَافَتَ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ آہستہ کرے قرأت کو نماز ظہر اور عصر مین

حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا جرير بن الأعمش عن عمارة بن عمير عن أبي معمر قال قلنا لخباب أكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ في الظهر والعصر قال نعم قال قلنا بأي شيء كنتم تعلمون قراءته قال باضطراب لحيته ہم نے خباب سے پوچھا کیا تھے پیغمبر خدا پڑہتے نماز ظہر اور عصر مین کہا ہان پڑہتے تھے قلنا من أين علمت قال باضطراب لحيته ہم نے کہا تم نے کہان سے جانا کہا آپکی ریش مبارک کی حرکت سے

باب إِذَا أَسْمَعَ الْإِمَامُ الْآيَةَ یہ باب اس بیان مین ہی کہ جب سنوادے امام ایک آیت مقتدیونکو

حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بأم الكتاب وسورة معها في الركعتين الأوليين من صلوة الظهر وصلوة العصر ويسمعنا الآية أحيانا وكان يطول في الركعة الأولى اس حدیث کا ترجمہ

باب یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی یہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی دوسری رکعت کے اگلی دو رکعتون مین **حدثنا** اَبُوْنُعَیْم قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُطَوِّلُ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی مِنْ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ (وَالْعَصْرِ) وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَیَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی صَلٰوۃِ الصُّبْحِ اسکا ترجمہ بھی گذرا **باب** جَہْرِ الْاِمَامِ (وَالتَّاسُ) بِالتَّاْمِیْنِ یہ باب بیان مین بلند کرنے امام اور مقتدیون کے آواز کو آمین کہنے مین وَقَالَ عَطَاءٌ آمین دعاء ہی عطاء نے کہا آمین دعا ہی آمین مد اور تخفیف سے ہم فعلی یعنی فتح پر ہی اور معنے اسکے اسی طرح اس قول کے مناسبت سے ترجمہ باب کے ساتھ وہ ہی کہ آمین جب دعا ہو تو چاہیئے کہ امام بھی کہے جو دعا کے مقام مین ہی اٰمَّنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَرَاءَہٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلُجَّۃً ابن زبیر نے آمین کہا اور جو لوگ اسکے پیچھے تھے مقتدیون نے یہان تک کہ مسجد مین ایک خروش ہوا وَکَانَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ اور تھے ابوہریرہ کہ امام کو ندا کرتے کہ ہمارے آمین کو فوت نکرو وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُہٗ وَیَحُضُّھُمْ وَسَمِعْتُ مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ خَیْرًا نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر ترک نکرتے آمین کو اور اشاتے اور تحریص کرتے مقتدیون کو آمین کہنے پر اور نافع کہتا ہی کہ مین نے ابن عمر سے اسباب مین ایک خبر مرفوع سنی ہی یا اسکا بہت ثواب سنا ہی **حدثنا** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّھُمَا اَخْبَرَاہُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا سعید بن المسیب ابوسلمہ نے خبر دی ابن شہاب کو ابوہریرہ سے کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مقرر جس شخص کی آمین فرشتون کی آمین کے ساتھ موافق پڑے بخشے جاینگے اسکے اگلے گناہ یعنے صغایر موافق پڑنا آمین کا فرشتون کی آمین کے ساتھ یہ کہ ہر دو ایک ہی وقت واقع ہون اور بعضون نے کہا کہ موافقت سے مراد موافقت حضور و اخلاص مین ہی وَقَالَ ابْنُ شِہَابٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْن اور ابن شہاب نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا آمین کہتے **باب** فَضْلِ التَّاْمِیْنِ باب فضیلت و ثواب مین آمین کہنے امام اور مامور اور منفرد کے ہی۔ اور منطوق حدیث بھی عام ہی جیسا کہ معلوم ہوتا ہی **حدثنا** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ اٰمِیْنَ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ اٰمِیْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰیھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارے کوی آمین کہے تو فرشتے آسمان مین آمین کہتے ہین پس دو کلمون سے ایک موافق ہو دوسرے سے تو بخشے جاینگے اسکے گناہ جو گذرے ہین ظاہر یہ ہی کہ مراد ملایکہ سے حفظہ اور کرام کاتبین کے سوا ہین جو اللہ تعالی نے آسمانیون کی ایک قسم زمینیون کی دعا پر مقرر فرمایا ہی اور وہ جو کہتے ہین کہ سب فرشتے مراد ہین چنانچہ امام سیوطی نے اسکی ترجیح کی ہی۔ صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ اسکی ترجیح پائی جاتی نہین **باب** جَہْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ یہ باب مقتدی بلند کہنے مین کلمہ آمین کے ہی **حدثنا** عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ امام جسوقت کہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اور اسکو تمام کرے پس کہو آمین فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مقرر جس شخص کا قول فرشتون کے قول کے موافق پڑے اسکے اگلے گناہ بخشے جاینگے۔ ترجمہ باب کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق مین کہتے ہین کہ حدیث مین امر واقع ہوا جس جگہ قول مین ایک امر مطلق واقع ہو تو جہر پر محمول ہی اور اگر امر آہستہ کہنے پر ہو قید کرتے ہین یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہ بات تکلف سے خالی نہین کیونکہ امر فاقرؤا ما تیسر من القرآن مطلق ہی اور جہر پر محمول نہین اب جانئے کہ مذہب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا یہ ہی کہ امام اور مقتدی ہر دو آمین

ائمہ کہین اور سب اہل کوفہ اسی پر گئے ہین اور امام مالک سے بھی مروی ہی کہتے ہین کہ آمین دعائی اور وظیفہ دعا آہستہ ہی موافق قول اللہ تعالی کے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اور جس روایت مین حضرت سے آمین جہر واقع ہوئی ہی وہ تعلیم کے لئے تھا تابعہ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعِيمُ الْمُجْمِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض متابعت کی ہی سمی کی محمد بن عمرو نعیم مجمر ابو ہریرہ سے **ترجمہ** کہتا ہی مخفی نرہے کہ آمین کے اخفا مین بھی حدیث وارد ہی اور جہر مین بھی پر حدیث اخفا کی کئی وجہ سے راجح ہی اول یہہ کہ حدیث جہر کی بعضے وقت مین وارد تھی یعنے امت کی تعلیم کے لئے تا لوگ جانین کہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا چاہئے جیسا کہ مروی ہی کہ حضرت ظہر کی نماز مین کبھی آواز بلند کرکے قرأت فرماتے تھے تا لوگ قرأت کے مقدار کو معلوم کرلین چنانچہ بخاری شریف اور تیسیر الوصول مین حدیث ابی ہی دوسری وجہ یہہ حدیث اخفا کے راوی حضرت عمر و علی و عبداللہ ابن مسعود اور انکے امثال ہین اور یہ صحابہ بہ نسبت راوی جہر کے بڑے فاضل ہین اور قاعدہ ہی کہ جس حدیث کا راوی تر افقیہ اور فاضل ہو تو دوسری حدیث پر جسکا راوی ویسا ہو راجح ہی جیسا کہ اصول کے کتابون مین مذکور ہی تیسری وجہ یہہ کہ قرآن مجید کی آیت بھی حدیث اخفا کے موافق ہی چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے دعا کرو تم اپنے رب سے عاجزی اور پوشیدگی سے بیشک اللہ دوست نہین رکھتا حد سے گذرنے والون کو ایضا اذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ دون الجہر من القول یعنے یاد کر اپنے رب کو اپنے دل مین عاجزی اور ڈر سے بلند آواز کرکے نہ تیری واذا سألک عبادی عنی فانی قریب صحابہ نے حضرت سے پوچھا کہ پروردگار ہمارا نزدیک ہی تو چپکے دعا کرین یا دور ہے تو شور سے پکارین تب یہہ آیت نازل ہوئی اے میرے رسول جب پوچھین تجھ سے میرے بندے میرے حال کو تو کہہ بے شبہ مین نزدیک ہون پس ان تینون آیتون سے معلوم ہوا کہ ہر دعا مین اخفا واجب ہی مگر جس دعا مین کہ جہر کرنا اسکا دلیل یقینی اور اجماع سے اور بے اختلاف ثابت ہو تو البتہ وہان جہر جائز ہی جیسے حج کے تلبیہ وغیرہ مین اور جب لفظ آمین کا بھی جہر دلیل یقینی سے اور اجماع سے ثابت نہوا بلکہ حدیث مین تعارض واقع ہوا تو حدیث اخفا کی جو کلام اللہ کے موافق ہی راجح ہوئی کذا فی النہایہ وغیرہ والکافی۔ اور چوتھی وجہ یہہ کہ حدیث جہر کی جو وائل بن حجر سے مروی ہی ضعیف ہی جیسا کہ یحی ابن معین نے کہ سردار محدثون کے اور شیخ اور استاد ہین امام بخاری کے ضعیف کہا ہی۔ اور محدث شیخ ابن ہمام نے اس حدیث کو معلول کہا ہی۔ اور پانچوین وجہ یہہ کہ جہر آمین کا مقدم اور اخفا اسکا موخر ہی پھر حدیث اخفا کی راجح ہی حدیث جہر پر اسواسطے کہ جہر منسوخ ہی جیسا کہ کفایہ اور عنایہ وغیرہا مین ہی قال عبداللہ بن مسعود ترک الناس الجہر بالتامین وما ترکوا الا لعلمہم بالنسخ کہا عبداللہ ابن مسعود نے کہ لوگون نے آمین شور سے کہنا چھوڑ دیا۔ اور نہ چھوڑا اسے مگر جب یقین حاصل ہوا ان کو اسکی منسوخیت کا انتہی

باب اِذَا رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ جسوقت رکوع کرے مقتدی لگے صف مین پہنچنے کے حدیث ۱۰

مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ

موسی بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہمسے ہمام نے اعلم سے اور وہ زیاد ہی حسن سے ابی بکرہ سے کہ وہ حضرت کے طرف پہنچا جس حال مین کہ حضرت رکوع کرتے تھے پس ابی بکرہ نے رکوع کیا آگے صف مین پہنچنے سے پہلے پس ذکر کیا گیا یہہ حال حضرت کے جناب پاک مین کہا گیا۔ اور طبرانی کی روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت نماز سے پھرے تو فرمایا کہ تمہارے کینے حالت رکوع مین صف مین آملا۔ ابوبکرہ کہا مین نے تھا یا رسول اللہ کہ مین نے خوف کیا کہ میری رکعت آپ کی اقتدا سے فوت ہوجائیگی فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد پس آپ نے فرمایا زیادہ کرے اللہ تعالی حرص تیری عبادت اور نیکی کے پانے مین پھر ایسا مت کر۔ یہہ ہی بقول جمہور تنزیہی ہی نہ تحریمی کیونکہ حضرت نے ابی بکرہ کو نفرمایا کہ نماز کو دہرا دے بلکہ روا رکھا اور فرمایا کہ دوسرے بار مت کر۔

باب اِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ باب تمام کرنے تکبیر کے ہی رکوع مین جیسا کہ بعضے حروف اللہ اکبر کے رکوع مین واقع ہوویں اور تمام ہووین قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ کہا ہی اسکو یعنے اس اتمام کو ابن عباس نے حضرت سے۔ اور اس باب مین حدیث مالک بن الحویرث کی ہی جیسا کہ آویگی دو سجدون کے درمیان مکث کرنیکے باب مین حدیث ۱۰ اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلٰوةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسحق الواسطی نے کہا خبر دی ہمکو خالد نے جریری سے ابی العلاء سے مطرف سے عمران بن حصین سے کہا نماز پڑھی اسنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرے مین پس کہا یاد دلوایا

الجزء الثالث

یہ مراد ہے علی ابن ابیطالب اس نماز کو کہ تھے ہم پڑھا کرتے اسکو ساتھ پیغمبر خدا کے فذکر انہ کان یکبر کل ما رفع وکل ما وضع پس ذکر کیا کہ علی ابن ابیطالب تکبیر کہتے جب وقت کہ سر اٹھاتے اور سجدے کے لئے سر جھکاتے تازہ کرے عہد کو سب نماز مین تکبیر سے جو شعار دین کا ہی - اور سزاوار یہ ہی کہ تمام نمازین کہین اس عموم سے جو مفہوم ہوتا ہی کہ سب انتقالات مین تکبیر کہتے تھے لیکن وہ تخصیص یا رکوع سے سر اٹھانیکے وقت جو حدیث سمع اللہ لمن حمدہ مین واقع ہی - پوشیدہ نرہے کہ حدیث مین تمام کو تا تکبیر کا رکوع مین مذکور رہنا تا ترجمہ باب کے ساتھ مطابق پڑے - اور قول مین عمران کے جو کہا کہ یاد دلوایا ہم کو اشارہ ہی کہ یہ تکبیرات فراموش ہوگئے تھے یا عمداً ترک کئے گئے تھے - اور حدیث مین ابو موسیٰ اشعری کے جو امام احمد اور طحاوی نے نقل کی واقع ہوا ہی کہ اول جسنے ترک کیا عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ کہ جب انکی آواز بدہاپے سے سست ہوی تھی بجہت جہر نہین کہتے تھے اور انکے بعد معاویہ ترک کیا اور اسکے بعد زیاد نے ترک کیا اور اسکے بعد لوگون مین معمول ہوا

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ انہ کان یصلی لہم فیکبر کلما خفض ورفع تھے ابو ہریرہ کہ جب نماز پڑہتے لوگون کے ساتھ پس تکبیر کہتے جب وقت سر جھکاتے اور اٹھاتے فاذا انصرف قال انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جب نماز سے پھرتے تو کہتے کہ مقرر تمہارے سے زیادہ شباہت رکھتے والا ہون از روے نماز کے ساتھ پیغمبر خدا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باب اتمام التکبیر فی السجود یہ باب تمام کرنے تکبیر کے ہی سجدے مین

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد عن غیلان بن جریر عن مطرف بن عبد اللہ قال صلیت خلف علی بن ابی طالب انا وعمران بن حصین فکان اذا سجد کبر واذا رفع راسہ کبر واذا نہض من الرکعتین کبر مطرف کہا کہ نماز پڑہی پیچھے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مین اور عمران بن حصین سو تھے علی جب سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تکبیر کہتے - اور جب دو رکعت سے اٹھتے تکبیر کہتے - اور تکبیر رکوع کی اس روایت مین ذکر نہ کی اور موجب اسکے ترک کا ظاہر ہوا فلما قضی الصلوۃ اخذ بیدی عمران بن حصین فقال قد ذکرنی ہذا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم او قال لقد صلی بنا صلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جب وقت کہ حضرت علی نماز تمام کی عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا یا دلوایا اس مرد نے مجہ کو نماز محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم - یا کہا مقرر پڑہی ہمارے ساتھ اس مرد نے نماز حضرت محمد کی - یہ شک ہی مطرف کا یا اوروں کا جو مطرف سے راوی ہین بطبق حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ اس روے سے ہو سکتی ہی جو قول اذا سجد کبر ایا ہی اس سے ظاہر ہی کہ تکبیر سجدے مین تمام ہوتی تھی اور تقدیر ارادہ کے خلاف ظاہر ہے

حدثنا عمرو بن عون قال حدثنا ہشیم عن ابی بشر عن عکرمۃ قال رایت رجلا عند المقام یکبر فی کل خفض ورفع واذا قام واذا وضع عکرمہ نے کہا کہ مین نے ایک مرد کو دیکہا نزدیک مقام ابراہیم کے نماز ظہر مین جس حال مین کہ تکبیر کہتا تھا جو وقت کہ کھڑا ہوتا تشہد سے اور جو وقت کہ سر سجدے مین رکھتا مراد اس مرد سے ابو ہریرہ ہی جیسا کہ طبرانی نے اوسط مین اسکی تصریح کی ہی قولہ اذا قام واذا وضع جو یا ظاہر ابیان خفض و رفع ہی فاخبرت ابن عباس فقال لیس تلک صلوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ام لک عکرمہ کہتا ہی پس مین نے خبر دی نماز سے اس مرد کے ابن عباس کو تو اسنے کہا یا نہین ہی یہ نماز پیغمبر خدا کی اور دعا بد کی ابن عباس نے اسکو از روے زجر کے اسکی فراموشی اور نادانستگی سے اس سنت کو

باب التکبیر اذا قام من السجود یہ باب تکبیر کہنے مین مصلی کے کہ جب وقت کہ سجدے سے کھڑا ہے

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ہمام عن قتادۃ عن عکرمۃ قال صلیت خلف شیخ بمکۃ فکبر فیہا ثنتین وعشرین تکبیرۃ عکرمہ نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی پیچھے ایک پیر مرد کے مکہ معظمہ مین اسنے کہی نماز مین بائیس تکبیرین وہ پیر مرد ابو ہریرہ تھے امام احمد کی روایت سے وہ ظہر کی نماز تھی جیسا کہ اسمعیلی کی روایت مین واقع ہوا فقلت لابن عباس انہ احمق فسالہ عن ذلک پس مین نے ابن عباس سے کہا کہ یہ مرد ابلہ ہی کہ بیے تمام تکبیرات نماز مین کہا تھا فقال ثکلتک امک سنۃ ابی القاسم پس ابن عباس نے کہا تیری مان تجہ پر روے کہ یہ سب تکبیرات سنت ابو القاسم صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے ہیں عکرمہ سے عجبی کہ ابوہریرہ کے متبع ہیں باوجود اس تمام علم وشان اور عدالت کے اس طرح نماز کا کہا وَقَالَ مُوسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ اور امام بخاری نے کہا کہ موسیٰ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابان نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے عکرمہ سے۔ یعنے یہہ حدیث متصل ہی طریق ہمام کے اور طریق سے ابان کے قتادہ سے ہر دو روایت کی ہیں۔ اور یہہ جو اصل ہیں اسناد کو ہمام کے تنہا لایا اس جہت سے ہی کہ شرط پر بخاری رح کے ہی۔ اصل ہیں بخلاف ابان کے جو شرط پر اسکے ہی متابعات ہیں ساتھہ زیادتی فوایدکے جو قتادہ سے بطریق تحدیث کے واقع ہوا عکرمہ سے **حدثنا** یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ہُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ابوبکر نے ابوہریرہ سے سنا کہ کہتا تھا سے پیغمبر خدا جبکہ ارادہ نماز کا کرتے تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا رہتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ پھر تکبیر کہتے جب رکوع کرتے ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے جسوقت کہ رکوع سے پیٹھہ کے استخوان کو اٹھاتے ثُمَّ یَقُوْلُ وَہُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر کہتے جس حال ہیں کہ کھڑا رہتے ربنا لک الحمد قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ عَنِ اللَّیْثِ وَلَکَ الْحَمْدُ عبداللہ بن صالح نے کہا لیث سے ولک الحمد ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَہْوِیْ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سجدہ میں جاتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سجدہ کرتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ پھر تکبیر کہتے جسوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّہَا حَتّٰی یَقْضِیَہَا پھر ایسا ہی کرتے تمام نماز میں یہاں تک کہ نماز کو تمام کرتے وَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ اثْنَتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ اور تکبیر کہتے جسوقت کہ کھڑا رہتے اگلی دو رکعت سے بعد قعدۂ اولی کے **باب** وَضْعِ الْاَکُفِّ عَلَی الرُّکَبِ فِی الرُّکُوْعِ یہہ باب بیان میں ہر دو کف دست رکھنے کے ہی ہر دو زانو پر رکوع کے وقت وَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ فِیْ اَصْحَابِہٖ اَمْکَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ ابوحمید انصاری نے اپنے یاروں میں کہا کہ حضرت نے محکم کیا اپنے ہر دو مبارک ہاتھہ کو اپنے ہر دو زانو ی شریف سے **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَطَبَّقْتُ بَیْنَ کَفَّیَّ ثُمَّ وَضَعْتُہُمَا بَیْنَ فَخِذَیَّ مصعب نے کہا میں نے نماز پڑہی اپنے باپ کے پہلو سے اور ملایا میں نے اپنے ہر دو کف کے درمیان اور رکھا میں نے اپنے ہر دو کف کو اپنے ہر دو ران کے درمیان فَنَہَانِیْ اَبِیْ وَقَالَ کُنَّا نَفْعَلُہٗ فَنُہِیْنَا عَنْہُ وَاُمِرْنَا اَنْ نَضَعَ اَیْدِیَنَا عَلَی الرُّکَبِ پس منع کیا مجھ کو میرے باپ نے اور کہا کہ تھے ہم ایسا ہی کرتے۔ پھر ہم اس فعل سے منع کئے گئے اور ہم حکم کئے گئے یہہ کہ رکھیں اپنے ہر دو ہاتھہ زانو پر ہاتھہ سے مراد ہتھیلیاں ہاتھہ کے ہیں اطلاق اسم کل کا جزو پر ہی **باب** اِذَا لَمْ یُتِمَّ الرُّکُوْعَ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ مصلی جسوقت رکوع تمام نکرے نماز کو دہراوے **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَہْبٍ قَالَ رَاٰی حُذَیْفَۃُ رَجُلًا لَا یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَقَالَ لَہٗ مَا صَلَّیْتَ زید بن وہب نے کہا کہ حذیفہ نے ایک مرد کو دیکھا کہ تمام نہیں کرتا ہی رکوع وسجود کو پس حذیفہ نے کہا کہ تو نے نماز نہ پڑہی **مترجم** کہتا ہی کہ یہاں سے رکوع وسجود میں طمانیت کی فرضیت پر استدلال کیا گیا ہی چنانچہ یہی مذہب ہی امام مالک شافعی اور ابویوسف واحمد رح کا کہ انہوں نے اس نفی کو نفی حقیقت پر حمل کیا ہی۔ اور امام ابوحنیفہ نے نفی کمال پر حمل فرمایا جیسے لاوضوء لمن لم یسم اللہ وارد ہوا پس انکے پاس طمانیت فرض نہیں بلکہ واجب ہی قسطلانی وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَۃِ الَّتِیْ فَطَرَ اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا اور اگر تو مریگا مریگا غیر دین پر جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فطرت پر۔ مراد وہ ہی کہ یہہ سستی اور سہل گیری ارکان دین کی اگر عادت ہوجاوے آخر انکار کے طرف کھینچیگی اور دین سے نکل جاویگا نعوذ باللہ منہا یا مراد فطرت سے سنت ہی جیسے یک حدیث میں وارد ہوا ہی کہ پانچ چیزیں فطرت میں ہیں قسطلانی **باب** اِسْتِوَاءِ الظَّہْرِ فِی الرُّکُوْعِ یہہ باب بیان میں برابر کرنیکے ہی پیٹھہ کو حالت رکوع میں اسطرح پر کہ سر اوپر یا نیچے مایل نہو کہ یہہ سنت ہے

الجزء الثالث وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ فِيْ اَصْحَابِهٖ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ابو حمید نے اپنے یاروں کے مجمع میں کہا کہ حضرت نے رکوع کیا پھر ضم فرمایا اور دبایا اپنی پیٹھ کو ہصر بفتح ہا و سکون صاد مہملہ ماء والخا اور کھینچنے کے معنے میں ہی **باب** حَدِّ اِتْمَامِ الرُّكُوْعِ وَالْاِعْتِدَالِ فِيْهِ وَالْاِطْمَاْنِيْنَةِ یہ باب بیان میں حد رکوع کے اور رکوع میں اعتدال کرنے اور طمانیت اور آرام لینے کے ہی اطمانینۃ بکسر ہمزہ و سکون مہملہ اور اسکے بعد الف اور نون پھر شناۃ تحتیہ پھر نون مفتوحہ پھر ہا معنے میں طمانیت کے ہی جو مشہور ہے تمام راویوں کی روایت میں سوائے روایت کشمیہنی کے اس جگہ باب نہیں ہی اور یہ ترجمے پہلے باب میں داخل ہی لیکن جب باب کی تعلیق جو ابو حمید سے لائی اور موافق ترجمہ اول کے تھی اسکو درمیان لایا **حدثنا** بَدَلُ بْنُ الْمُحَبِّرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ تَقَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ براء بن عازب نے کہا کہ حضرت کا رکوع اور سجود اور جلسہ درمیان دو سجدوں کے درمیان سر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے سوائے قیام و قرأت اور قعود و تشہد کے تقریباً برابری میں یعنے اصل رکوع سے تطویل اور حقیقت سجدہ اور قیام بعد رکوع کے یکساں تھے مگر قیام و قرأت اور قعود و تشہد میں تطویل فرماتے تھے اسی معنے پر حدیث ترجمہ باب کے ساتھ مناسب ہوتی ہی فافہم **باب** اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهٗ بِاِعَادَةِ یہ باب بیان میں حکم فرمانے حضرت کے ہی کہ جسنے رکوع کو تمام نہیں کرتا ہی تو وہ نماز کا اعادہ کرے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت مسجد میں تشریف لائے۔ پھر ایک مرد مسجد میں آیا اور نماز پڑھی اور حضرت پر سلام کیا اور حضرت نے اسکا جواب دیا۔ اور فرمایا کہ پھر جا اور نماز پڑھ مقرر تو نے نماز نہ پڑھی ہی فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلٰثًا اس مرد نے تین بار نماز پڑھی اور حضرت تین بار بھی ایسا ہی فرمایا۔ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَحْسَنَ غَيْرَهٗ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا پس فرمایا جو وقت کہ تو نماز کے لئے کھڑا ہے اور تکبیر تحریمہ کہے پڑھ جو چیز کہ آسان ہو تجھ کو قرآن سے پھر رکوع کر تا آرام لیوے تو جس حال میں کہ رکوع کرنیوالا ہی پھر سر اٹھا تا سیدھا ہو تو جس حال میں کہ کھڑا ہی۔ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سجدہ کرتا آرام لیوے تو جس حال میں کہ سجدہ کرنیوالا ہی پھر سجدے سے سر اٹھاتا آرام لے تو جس حال میں کہ بیٹھنے والا ہی ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا پھر سجدہ کرتا آرام لیوے تو جس حال میں کہ سجدہ کرنیوالا ہی پس یہ تمام کیا کہ تیری ساری نماز میں پوشیدہ رہے کہ اس ترجمہ کو رکوع تمام کرنے کے ساتھ خاص کیا اور اعادہ نماز کو اسپر ترتب کیا۔ اور حدیث سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اس مرد نے اسی رکوع کو ناتمام کیا تھا۔ بلکہ ظاہر یہ ہی کہ سارے ارکان نماز کو بھی ناتمام کیا اور اعادہ ترتب مجموع ارکان پر ہی واللہ اعلم **باب** الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوْعِ یہ باب ذکر میں اس کے ہی جو حالت رکوع میں ماثور ہی **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت اپنے رکوع و سجود کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ میں تنزیہ کرتا ہوں تیری نقصان کے صفتوں سے یا اللہ قبول کر ہمارے اور تسبیح کرتا ہوں میں تیری توفیق و ہدایت سے تیرے۔ سزا اپنے حوالہ قوت سے مراد حمد سے یا محمد علیہ ہی جو توفیق و ہدایت ہی ای خدا بخشدے مجھ کو یہ جزو مطابق

ہی ترجمہ

ہی ترجمہ کے ساتھ جیسا کہ اس حدیث مین دعا رکوع مین آئی ہی تسبیح بھی ہی امام بخاری نے اسکے ساتھ تعرض کیا گویا اہتمام کیا ساتھ تعرض دعا کے۔ اور ایک جماعت انکار کرتی ہی دعا رکوع سے جیسا کہ منقول ہی امام مالک وغیرہ سے لاکن تسبیح کا جواز متفق علیہ ہی اسکے ساتھ تعرض نکیا **باب** مَا يَقُولُ الْإِمَامُ وَمَنْ خَلْفَهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ یہہ باب بیان مین اس چیز کے ہی جو کہے امام اور مقتدی جسوقت کہ سر رکوع سے اٹھاوے **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

ابوہریرہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ربنا لک الحمد جیسا کہ اورون کو حمد کی ترغیب دیتے آپ بھی اسپر عمل کرتے وکَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اور تھے پیغمبر خدا جسوقت رکوع کرتے اور جب سر مبارک اٹھاتے تکبیر کہتے۔ اور جب دو سجدون سے کھڑا ہوتے یعنے تشہد کے بعد اللہ اکبر کہتے۔ رکوع کے وقت اور سر اٹھانے کے وقت راوی نے کہا کہ تکبیر کہتے تھے۔ اور آخر مین کہا کہ اللہ اکبر کہتے تھے یہہ محض تفنن عبارت اور داب فصحا و بلغا کا ہی **باب** فَضْلِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ یہہ باب ان کلمات کے بیان مین ہی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ابوہریرہ سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا جب کہا امام سمع اللہ لمن حمدہ تو تم مقتدی لوگ کہو اللہم ربنا لک الحمد فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مقرر جس شخص کا قول فرشتون کے قول سے موافق پڑے بخشے جائینگے اسکے اگلے گناہون سے حنفیہ اور مالکیہ کہتے ہین کہ امام ربنا لک الحمد کہے اور مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نکہے سوا اونکی متمسک یہی حدیث ہی جو اسمین مقاسمت درمیان امام اور مقتدیون کے واقع ہوئی اور شافعیہ اور حنابلہ اور ابو یوسف و محمد رح کے پاس امام اور منفرد سمع اللہ اور ربنا لک الحمد جمع کرتا ہی اور شافعیہ کے پاس مقتدی بھی انکی دلیل اور ہی **باب** الْقُنُوتِ یہہ باب بیان مین قنوت یعنے دعا کے ہی جو حضرت نازون مین کرتے تھے۔ اکثر روایات مین اس کتاب مطلب کے بلا ترجمہ منقول ہی اور بعض نسخون مین جو لفظ باب بھی نہین آیا۔ وہ کچھ بات نہین کہ لیے کہ جو حدیثین اس باب مین آتے ہین وہ ترجمہ باب سابق کے ساتھ کچھ مناسبت نہین رکھتے ہین مگر بہ تکلف تمام **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابوہریرہ نے کہا کہ قسم ہی خداوند تعالی کی نزدیک کرون مین تم کو نماز پیغمبر خدا سے۔ یہہ قول ظاہری کہ یہہ حدیث مرفوع ہی نہ موقوف ابوہریرہ پر فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ پس تھے پیغمبر خدا دعا کرتے آخر رکعت مین نماز ظہر کے اور نماز عشا اور نماز فجر کے بعد کہنے سمع اللہ لمن حمدہ کے پس دعا کرتے مسلمانون کے لئے۔ اور لعنت کرتے کافرون پر یہہ دعا ایک وقت مین تھی جو حضرت نے کافرون پر کی تھی۔ اسکے بعد ترک فرمایا ہین جیسا کہ عنقریب باب ہیوی بالتکبیر مین معلوم ہوگا اور نماز وتر مین تفصیل مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ انس نے کہا کہ تھا قنوت نماز مغرب اور فجر مین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي يَوْمًا وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ علی بن یحی نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے پیغمبر خدا کے سو جسوقت حضرت رکوع سے سر اٹھاتے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ ایک شخص نے حضرت کے پیچھے کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ یعنے ای پروردگار ہمارے خاص تجھ کو ہی حمد کثیر پاک زیادہ سعہ سے بہت نیکی برکت کی گئی اس حمد مین

الجزء الثالث

فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا جب حضرت پھر نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہاں ہے وہ کہنے والا ان کلمات کا رفاعہ کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میں نے تیس پر چند فرشتوں کو دیکھا کہ جلدی کرتے ہیں اس کی کون پہلے ان کلمات کو لکھے رمز اس عدد میں یہ ہی کہ حروف ان کلمات کے تیس پر چند ہیں اور مسلم کی حدیث میں بارہ واقع ہیں گویا عدد کلمات کا ہی واللہ اعلم

بَابُ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ یہ باب بیان میں ارام لینے مصلی کے ہی جب رکوع سے سر اٹھاوے وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ابو حمید کہا کہ حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور درست درست ہوئے جس حال میں کہ کھڑے تھے یہاں تک کہ تمام استخوان پیٹھ کے اپنی جاے پر عود کئے فقار بفتح فا استخوان صلب اور اسکے مفاصل کو کہتے ہیں جمع اسکا فقرہ اور فقرہ قاف کے سکون اور فتح سے ہی اور بعض روایات میں استوی جالسا واقع ہوا مراد رفع سے سجدہ سے رفع ہی اس تقدیر پر ترجمہ کا مطابق اور اسکا موید نہیں ہوتا ہی مگر ایک جزو اس سے داخل ترجمہ کریں اور بعضے احادیث سے جو مذکور ہیں تائید اس قول کی کرتے ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ ثابت نے کہا کہ تھے انس بن مالک صفت کرتے ہمارے سے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تھے حضرت نماز پڑھتے جس وقت کہ سر مبارک رکوع سے اٹھاتے کھڑا رہتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ سجدہ فراموش فرمایا

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ براء بن عازب نے کہا کہ تھا حضرت کا اور سجدہ اپکا اور رکوع سے سر اٹھانا یعنے قومہ اور دو سجدوں کے درمیان یعنے جلسہ برابری سے نزدیک یعنے ان چار حالتوں میں تطویل کرتے ایک ہی نمط پر اور نے چار ون حالات ایک دوسرے کے قریب تھے

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يُرِينَا كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ ابو قلابہ نے کہا کہ مالک بتلاتا تھا ہم کو کہ کیسی تھی نماز پیغمبر خدا کی اور یہ دکھلانا اور تعلیم کرنی غیر وقت نماز میں تھا فَقَامَ فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمْكَنَ الرُّكُوعَ پس کھڑا رہا اور درست و محکم کیا قیام کو پھر رکوع کیا اور محکم کیا رکوع کو ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَنْصَبَ هُنَيَّةً پھر اپنا سر اٹھایا پھر درست کیا اپنے اعضا کو تھوڑا وقت اور بعض روایات میں ینصب ہی یعنے استادگی کی یہ معنے میں ظاہر تر ہی۔ اور بعض روایات میں انصت ہی انصات سے خموشی کے معنے میں قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ شَيْخِنَا هَذَا يَعْنِي أَبَا يَزِيدَ کہا ابو قلابہ نے پس پڑھی ہمارے ساتھ نماز ہمارے شیخ کی جو ابو یزید ہی بضم یا موحدہ و فتح زا و سکون مثناۃ تحتیہ۔ اور اکثر نسخوں میں ابو یزید یای تحتیہ و زای مکسور و سکون یا تحتیہ سے ہی وَكَانَ أَبُو يَزِيدَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ نَهَضَ اور تھا ابو یزید جس وقت کہ سجدہ آخر سے سر اٹھاتا برابر رہتا جس حال میں کہ بیٹھتا۔ اور اسکو شافعیہ جلسہ استراحت کہتے ہیں پھر کھڑا رہتا

بَابُ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ باب اس بیان میں کہ مصلی تکبیر کے ساتھ سجدے میں جاوے وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ نافع نے کہا تھے ابن عمر کہ رکھتے اپنے ہر دو کف دست کو زمین پر اپنے زانو سے اگے یہی ہے مذہب امام مالک کا۔ اور ائمہ ثلثہ کہتے ہیں کہ زانو سے اگے ہاتھوں کو زمین پر رکھیں اور متمسک انکی یہ حدیث ہی۔ رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ دیکھا میں نے حضرت کو جس وقت کہ سجدہ کرتے رکھتے اپنے زانو ہی شریف کو مبارک ہاتھوں سے اگے رواہ فی السنن عن وائل بن حجر۔ اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور خطابی نے کہا کہ یہ حدیث اثبت ہی زانوں سے اگے ہاتھوں کو رکھنے کی حدیث سے۔ اور اوفق ہی ساتھ مصلی کے اور احسن ہی صورت اور نظر میں گویا ترجیح قیاس سے بھی کرتا ہی۔ اور اس حدیث میں بعضوں نے ضعف کے ساتھ تکلم کیا ہی

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ

سجدہ میں زانو پر ہاتھوں کو رکھنا یا زانوں کو ہاتھوں پر رکھنا ائمہ کا اختلاف

قال

قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَا فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ اور تھے ابوہریرہ کہ تکبیر کہتے ہر نماز فرض اور غیر فرض میں رمضان میں اور غیر رمضان میں فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ پس تکبیر کہتے جبوقت کہ کھڑا ہوتے پھر تکبیر کہتے جبوقت کہ رکوع کرتے پھر کہتے نے کلمات اگے سجدہ کرنیکے ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا پھر اللہ اکبر کہتے جبوقت کہ سر سجدے سے اٹھاتے ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ پھر ہر دو سجدے میں جاتے اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے ثم یکبر حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاثْنَتَيْنِ پھر تکبیر کہتے جبوقت کہ کھڑا رہتے دو رکعت سے یعنے بعد تشہد کے وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ اور کیا کرتے جو تکبیرات سے مذکور ہوئیں ہر رکعت میں یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوتے ثُمَّ يَقُوْلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر کہتے ابوہریرہ جبوقت کہ پھرتے نماز سے قسم اسکی ذات پاک کی کہ جسکے دست قدرت میں میری جان ہی کہ میں دیکھتا تمہارے سے ہوں شباہت کی رو سے ساتھ نماز پیغمبر خدا کے اِنْ كَانَتْ هٰذِهٖ لَصَلٰوتُهٗ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا مقرر البتہ یہ نماز حضرت کی نماز ہی جبوقت کہ جدا ہوئے دنیا اور اختیار فرمایا عقبیٰ کو قَالَا وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ نے کہا کہ ابوہریرہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جبوقت رکوع سے سر اٹھاتے کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یَدْعُوْ لِرِجَالٍ جس حال میں کہ دعا کرتے خاص مسلمانوں کی ایک جماعت کے حق میں اور بد دعا کرتے کافروں پر فَيُسَمِّيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ پس نام لیتے مسلمانوں کے انکے ناموں سے اور کہتے خداوندا نجات دے محنت سے ولید اور سلمہ اور عیاش کو ولید برادر خالد بن ولید کا ہی اور عیاش اور سلمہ ہر دو برادر ابوجہل کے ہیں جو باطن میں مسلمان تھے اور کفار انکو نہیں جانتے تھے وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور مجمل کہتے الٰہی نجات دے خاص ان توان مسلمانوں کو اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ خداوندا سخت کر اپنے عقوبت اور عذاب کو قوم مضر پر جو کفار قریش اولاد مضر سے ہیں اور کر انپر عذاب بالا انپر کئی سال مانند قحط سالہائے زمان یوسف علیہ السلام کے جو ایام دراز محنت و بلا اور نہایت رنج و ایذا کے تھے وَاَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهٗ اور اسوقت اہل مشرق قوم مضر سے حضرت کے مخالف تھے

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے زیادہ ایکبار سے قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ زُهْرِيْ نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا کہ کہتا تھا کہ حضرت گھوڑے سے جدا ہوئے اور اکثر سفیان کہتا تھا من فرس یعنے عن کے بدل حرف من کہتا فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ پس خراش گیا سیدھا جانب حضرت کے بدن مبارک سے فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهٗ پس آئے ہم حضرت کے جناب میں تا عیادت کریں آپ کی فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَقَعَدْنَا پس نماز کا پس نماز پڑھے ہمارے ساتھ جس حال میں کہ بیٹھے تھے اور ہم بھی بیٹھے وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اور سفیان نے کہا ایکبار یہ عبارت صَلَّيْنَا قُعُوْدًا فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ اور جب نماز تمام کی فرمایا ظاہر یا نہیں گیا ہی امام مگر اسلئے کہ اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اسکا ترجمہ سابق میں گذرا ہے قَالَ سُفْيَانُ كَذَا جَاءَ بِهٖ مَعْمَرٌ سفیان نے علی بن عبداللہ مدینی سے جو شیخ امام بخاری کا ہی کہا اور وہ جیسا کہ راوی ہی سفیان سے ایسا ہی راوی

ہی معمر

ہی معمر سے اور وہ زہری سے ایسا ہی لایا ہی اسکو معمر نے قُلْتُ نَعَمْ میں نے کہا ہاں یہہ مقولہ علی بن عبداللہ مدینی کا ہی قَالَ لَقَدْ حَفِظَ علی بن عبداللہ نے کہا کہ سفیان خوب یاد رکھا ہی معمر زہری سے فراموش کیا ہی كَذَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَكَ الْحَمْدُ یہہ بھی مقولہ سفیان کا ہی یعنے جیسا کہ معمر نے نقل کی ہی زہری بھی اسیطرح میرے سے کہا ہی ساقہ زیادتی کے کہ وہ لک الحمد ہی حَفِظْتُ مِنْ شِقَّةِ الْأَيْمَنِ سفیان کہتا ہی کہ میں نے زہری سے سنکے یاد رکھا ہی لفظ شقہ الایمن فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الزُّهْرِيِّ پس جب ہم زہری کے نزدیک سے نکلے قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فَحَبَسَ سَاقَ الْأَيْمَنِ ابن جریج نے کہا کہ میں زہری کے پاس تھا اسنے لفظ شق کے بدل ساق کہا۔ اس تقدیر میں قول انا عندہ مقولہ ابن جریج کا ہی اور ضمیر عندہ کی راجع ہی طرف زہری کے اور کہتے ہین کہ یہہ بھی احتمال ہی کہ مقولہ سفیان کا ہو اور ضمیر راجع طرف ابن جریج کے اور مقولہ ابن جریج کا قال فحبس ساق الایمن اور تصویب کی ہی علمانے اس احتمال کی

باب فَضْلِ السُّجُودِ

یہہ باب فضیلت مین سجدے کی ہی

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ابوہریرہ نے سعید اور عطا کو خبر دی کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ آیا ہم دیکھینگے اپنے پروردگار کو قیامت کے دن قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فرمایا آیا تم شک کرتے ہو چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے مین جس حال مین کہ اسپر ابر نہو کہنے لگے ہم اسمین شک نہین کرتے ہین یا رسول اللہ قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ فرمایا تم اس پروردگار کو اسی طرح دیکھوگے يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ حشر کیے جاینگے لوگ قیامت کے دن پس اللہ تعالی فرماویگا جسنے جس چیز کی عبادت کرتا تھا سو اسکے پیچھے جاوے فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ پس انسے بعضے آفتاب کے طرف جاینگے اور بعضے مہتاب کے طرف اور بعضے بتون اور شیاطین کے طرف وَتَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا اور باقی رہیگی یہہ امت مرحومہ محمدیہ جس حال مین کہ ان مین منافق بھی رہینگے جب منافق عالم دنیا مین مسلمانون مین پوشیدہ تھے۔ آخرت مین بھی مسلمانون کیساتھ ملے ہوے آینگے۔ اس امید پر کہ فائدہ مند ہوین اور رسوائی نہ ہو تب انکے درمیان ایک قلعہ حایل کیا جاویگا تا ان منافقون کو موجب حجاب اور عذاب کا ہو فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُمْ پس آویگا انکے طرف خدائے بزرگ و برتر اور فرماویگا مین تمہارا پروردگار ہون۔ انکار کرینگے اور اللہ تعالی سے پناہ چاہینگے۔ اس لیے کہ انبیا علیہم السلام سے حق سبحانہ تعالی کے جو صفات سنے تھے اور اعتقاد لاے تھے ان صفتون پر نہین پاینگے فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا پس کہینگے کہ یہہ جگہہ ہماری ہی ہم اس جگہہ سے نجاینگے حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا یہان تک آوے ہم پر یعنے تجلی فرماوے ہم پر پروردگار ہمارا فَاِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ پس جب آوے ہمارا پروردگار تو ہم اسکو پہچانینگے جسطرح پر کہ ہم عقیدہ رکھتے تھے بوجہ لکھتے ہین کہ آخرت مین سب کو علوم ضروری نصیب ہوینگے فَيَاْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ اَنْتَ رَبُّنَا پس اللہ تعالی بلا کیف آویگا اور اپنے صفات معروفہ سے ظاہر ہوویگا۔ اسوقت منافق لوگ کہینگے کہ تو ہمارا رب نہین اور وے مسلمانون سے ممتاز اور جدا ہوینگے۔ اور کہتے ہین کہ ہوسکے کہ پہلا قول منافقون کا ہو اور دوسرا مومنون کا اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلی صورت مین فرشتہ آویگا مراد اللہ سے ملک اللہ ہی۔ مضاف کو حذف کرکے اور مضاف الیہ کو مضاف کے مقام مین لاتے۔ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اسی احتمال کو ترجیح دی ہی اور بعضون نے انکار کیا ہی کہ فرشتہ تو معصوم ہی انا ربکم کیسطرح کہیگا جو موجب کفر کا ہی یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا عجب ہی اس صاحب رد سے کہ تجویز کذب کی خدائے پاک پر کی کہ خلاف واقع انا ربکم کہے مگر یہہ کہ کہا جاوے کہ قایل اس صورت مین بھی خدا ہی ہی لاکن مسلمانون کا جو اعتقاد ہو اسکی غیر صورت پر متجلی ہوا واللہ اعلم فَيَدْعُوهُمْ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ پس اللہ تعالی بلاویگا اور مارا جاویگا پل وسط جہنم پر ظہرانی بفتح معجمہ وسکون ہا وفتح نون تثنیہ ظہر کا ہی جو الف اور نون مبالغہ کے لئے زیادہ کیے۔ اسکے مراد وسط جہنم ہی فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهِ پیغمبر جلد

فرماتے ہین پس پیغمبرون سے اول ہین رہونگا جو اپنی امت کو ساتھ لیکے پل پر سے گذرے وَلَا یَتَکَلَّمُ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ اور کلام نکریگا اس روز مگر پیغمبر۔ یہان مراد کلام سے شفاعت ہی گویا فتح باب شفاعت کے آگے فرماے ہین ورنہ اولیا اور مقربین کی شفاعت بھی عاصیون اور اپنے متوسلون کے حق مین ثابت ہی۔ اور بعض تخصیص کرتے ہین کہ وہ شفاعت پل پر سے گذرنے کے وقت ہوگی۔ مترجم کہتا ہی کہ انواع شفاعات کا بیان اور کونسی شفاعتین حضرت سید المرسلین کے ساتھ مخصوص ہیں کہتی ہی۔ اور کونسی شفاعتین سب خاصہ گونمین مشترک ہین اسکی تفصیل کتاب التیمم مین گذری ہی۔ وَکَلَامُ الرُّسُلِ یَوْمَئِذٍ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اور کلام پیغمبرون کا اس روز یہہ ہی کہ الٰہی سلامتی عطا کر ہم کو سلامتی عطا کر ہم کو یہہ کہنا خلق اللہ پر شفقت کے سبب ہوگا۔ وَفِیْ جَھَنَّمَ کَلَالِیْبُ مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ اور دوزخ مین قلابے ہین درخت سعدان کے خار کے مانند کلالیب جمع ہی کلوب کا بفتح کاف و ضم لام مشدد وہی ایک آلہ ہوتا ہی کہ جس سے دلو کو چاہ سے کھانچتے ہین اور لغت مین آنکڑے کی معنی بھی لکھی ہی۔ اور سعدان بفتح سین مہملہ و سکون عین مہملہ درخت ہی کہ چند جانب سے خار رکھتا ہی خار شتک یعنے خار گھوکرو کے مانند ھَلْ رَاَیْتُمْ شَوْکَ السَّعْدَانِ کیا تم نے دیکھا ہی خار سعدان قَالُوْا نَعَمْ کہنے لگے ہان یا رسول اللہ قَالَ فَاِنَّھَا مِثْلُ شَوْکِ السَّعْدَانِ فرمایا وے کلالیب خلق سعدان کے مانند ہین غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِھَا اِلَّا اللّٰہُ مگر یہہ کہ وے کتنے بڑے ہین کوئی نہین جانتا ہی مگر اللہ تعالیٰ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِھِمْ وے کلالیب لیجائینگے کھینچینگے لوگون کو بسبب انکے بدعملون کے یا موافق اعمال کے صراط فَمِنْھُمُ الْمُوْبَقُ بِعَمَلِہٖ پس بعض انسے وہ شخص ہے کہ ہلاک کیا جائیگا بسبب اپنے عمل کے وَمِنْھُمُ الْمُخَرْدَلُ ثُمَّ یَنْجُوْا اور بعض انسے وہ شخص ہی جو دانہ دانہ ریزہ ریزہ کیا جائیگا پھر نجات پائیگا حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ رَحْمَۃَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِکَۃَ اَنْ یُّخْرِجُوْا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ یہان تک ارادہ کریگا اللہ تعالیٰ رحمت سے جسکے واسطے کہ دوزخیون سے چاہیگا جو مومنین عاصی ہون یعنے گنہگار مسلمانون کو اپنی رحمت سے دوزخ سے نکالنا چاہیگا تو فرشتون کو حکم فرماویگا کہ انکو آتش سے نکالین جو اللہ ہی کی عبادت کرتے تھے فَیُخْرِجُوْنَھُمْ وَیَعْرِفُوْنَھُمْ بِاٰثَارِ السُّجُوْدِ پس انکو نکالینگے اور انکو پہچانینگے نور سجدہ کی علامت سے انکے اعضا پر وَحَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَاْکُلَ اَثَرَ السُّجُوْدِ اور حرام کریگا اللہ تعالیٰ آتش پر یہہ کہ کھاوے انکے سجدے کے جگہ کو سو سجدے سات اعضا مین پیشانی اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور ہر دو پاؤن فَیُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ پس نکالے جائینگے آتش سے فَکُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُہُ النَّارُ اِلَّا اَثَرَ السُّجُوْدِ پس ہر ابن آدم کو آتش کھائیگی مگر اثر سجود کو اس حدیث کا ہی جزو ترجمہ باب کے ساتھ مناسبت رکھتا ہی فَیَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوْا پس نکالے جائینگے آگ سے جس حال مین کہ جل گئے ہین فَیُصَبُّ عَلَیْھِمْ مَاءُ الْحَیَوٰۃِ پس ڈالا جائیگا اوپر انکے آب حیات جسپر کہ وہ زندہ کیا جائیگا یا جو اسکو پیویگا وہ ہرگز نہ مریگا فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّۃُ مِنْ حَمِیْلِ السَّیْلِ پس وے اگینگے جیسا کہ اگتے ہین دانے کیچڑ مین سیلاب کے حبہ بکسر مہملہ دانہ صحرائی ہی حمیل بفتح حا مہملہ اس مٹی کو کہتے ہین جو سیلاب لاتی ہی اور دانہ صحرائی ویسی مٹی مین جلد اگتا ہی یہہ تشبیہ جلد اگنے مین ہی ثُمَّ یَفْرُغُ اللّٰہُ مِنَ الْقَضَاءِ بَیْنَ الْعِبَادِ پس فارغ ہوویگا اللہ تعالیٰ حکم کرنے سے اپنے بندگون مین مومنون اور کافرون بہشتیون اور دوزخیون مین وَبَقِیَ رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَھُوَ اٰخِرُ اَھْلِ النَّارِ دُخُوْلًا الْجَنَّۃَ مُقْبِلًا بِوَجْھِہٖ قِبَلَ النَّارِ اور باقی رہیگا ایک مرد درمیان جنت و دوزخ کے۔ اور وہ مرد آخر دوزخیون کا ہی اور اول دخول بہشت کے جس حال مین کہ منہہ کیا ہی طرف دوزخ کے فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِیْ رِیْحُھَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاؤُھَا پس کہیگا ای پروردگار پھیر مجھے میرے منہہ کو دوزخ کے جانب سے مقرر ہلاک کی مجھے اور زہرناک کی ہی بو اسکی اور جلا ڈالا مجھے جلی اسکے آگ کی فَیَقُوْلُ ھَلْ عَسَیْتَ اِنْ فَعَلَ ذٰلِکَ بِکَ اَنْ تَسْئَلَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِکَ پس کہیگا پروردگار کیا تو عہد کرتا ہی کہ اگر یہہ کام تیرے ساتھہ کیا جاوے اور تجھے دوزخ کے طرف سے پھیر دیجے پھر تو اسکے سوا کسی چیز کا سوال نکرے۔ پس وہ بندہ کہیگا قسم ہی تیرے عزت کی ای پروردگار نہین سوال کرونگا فَیُعْطِی اللّٰہَ مَا شَاءَ مِنْ عَھْدٍ وَمِیْثَاقٍ پس کریگا اللہ تعالیٰ عہد و میثاق جو کہ چاہے فَیَصْرِفُ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ پس پھیریگا اسکو اللہ تعالیٰ

الجزء الثالث

دوزخ کے طرف فَاِذَا اَقْبَلَ بِهٖ عَلَى الْجَنَّةِ رَاٰى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ پس جسوقت کہ منہ کیا وہ بہشت کے طرف اور دیکھا خوبی اور نازکی بہشت کی خموشی لیویگا تھوڑا وقت جو چاہا خدا یتعالی یہہ کہ خاموش کرے ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ پس کہیگا ای پروردگار نزدیک کر مجھے نزدیک دروازہ بہشت کے فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنْتَ سَاَلْتَ پس کہیگا پروردگار ایا نہین ہے تو کہ مقرر سوگند سے عہد و پیمان کیا کہ سوال نکرے سوائے اس سوال کے جو تو کیا تھا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى خَلْقِكَ پس کہیگا ای پروردگار مین تیرے بندگون سے برا بدبخت نہونگا اگر بہشت کے طرف ایک بار نزکہونگا فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اُعْطِيْتَ ذٰلِكَ اَنْ تَسْاَلَ غَيْرَهٗ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ ذٰلِكَ پس کہیگا پروردگار ایا تو ہی اسبات پر کہ اگر تو یہہ دیا جاوے پھر اسکے سوا سوال کرے تو وہ کہیگا قسم ہی تیرے عزت کی ای پروردگار اسکے سوال نکرونگا فَيُعْطِي الرَّجُلُ رَبَّهٗ مَا شَآءَ مِنْ عَهْدٍ وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهٗ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ پس دیویگا اپنے پروردگار کو جو چاہے عہد و میثاق سے۔ پس آگے لیجاویگا اسکو اللہ تعالی طرف دروازہ بہشت کے فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَاٰى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ جسوقت کہ بہشت کے دروازے پر پہنچیگا اور بہشت کی خوبی اور نازکی دیکھیگا اور جو کہ اسمین ہوتا زہ روئی اور خوبی سے فَسَكَتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّسْكُتَ پس خموشی لیویگا تھم وحیاسے پروردگار کے جس قدر کہ چاہے اللہ تعالی خموشی اسکی فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ پس کہیگا ای پروردگار داخل کر مجھ کو جنت مین فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَكَ پس کہیگا اللہ تعالی واے ای بیٹے آدم کے کیا بیوفائی تو عہد و قرارمین۔ ویح کلمہ ترحم کا ہی جیسا کہ ویل کلمہ عذاب کا ہی۔ جوہری نے ہر دو کے ایک ہی معنے کہا ہی مَا اَغْدَرَ صیغہ تعجب کا ہی اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِيْ اُعْطِيْتَ کیا عہد و پیمان نہین دیا ہی تو یہہ سوال نکرے سوائے اس چیز کے جو تو دیا گیا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِيْ اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْهُ ثُمَّ يَاْذَنُ لَهٗ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ پس کہیگا ای پروردگار مت کر تو مجھ کو تیرے خلق سے بدبخت ترین خلایق پس ہنسیگا اللہ تعالی اس سے بلا کیف مراد ہنسنے سے ہنسے کا لازم ہی یعنے خوشنودی اور رضامندی اس بندے کے حق مین بفع رسانی۔ پھر اسکو اذن دیویگا بہشت مین اینکے لئے فَيَقُوْلُ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِيَّتُهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذِدْ مِنْ كَذَا وَكَذَا اَقْبَلَ يُذَكِّرُهٗ رَبُّهٗ پس کہیگا پروردگار درخواست کر اپنی آرزو پس وہ بندہ چاہیگا یہان تک کہ اسکی آرزو تمام ہوویگی اور خدا یتعالی کہیگا زیادہ کر ایسا اور ویسا کہ مین تجھ کو یاد دلاتا ہون پس اویگا اللہ تعالی جس حال مین کہ اسکو یاد دلاتا ہی تمنتین اور کرا متین حَتّٰى اِذَا انْتَهَتْ بِهٖ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ یہان تک کہ جب اسکے آرزومین تمام ہونے اللہ تعالی فرماویگا یہہ تیرے واسطے ہی جو تو نے چاہا اور مانند اسکے ہی ساتھ اسکے وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ مَعَهٗ اور ابو سعید خدری نے ابو ہریرہ سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالی اسکو فرماویگا کہ یہہ تیرے واسطے ہی اور دس حصے مانند اسکے ساتھ اسکے قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمْ اَحْفَظْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ابو ہریرہ نے کہا مین یاد نہین رکھتا ہون بغیر خدا سے اِلَّا قَوْلَهٗ ذٰلِكَ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مگر یہہ قول اسکا کہ یہہ تیرے واسطے ہی اور مانند اسکے ساتھ اسکے وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ اور ابو سعید نے کہا تحقیق مین نے سنا ہی کہ فرماتے تھے یہہ تیرے واسطے ہی اور دس برابر مانند اسکے

بَابُ يُبْدِيْ ضَبْعَيْهِ وَيُجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

یہہ باب اس بیان مین ہی جو ظاہر کرتا ہی مصلی درمیان کو اپنے ہر دو بازو کے۔ اور دور رکھتا ہی شکم کو رانون سے ضبع بفتح معجمہ وسکون موحدہ میانہ بازو ہی اور بعضے کہتے ہین کہ گوشت پارہ زیر بغل کو ہوتا ہی

حدثنا

یَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ

بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطَاهُ عبداللہ بن مالک سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا جب وقت کہ نماز پڑہتے کشادہ کرتے ہر دو ہاتھ کے درمیان کو یہانتک کہ ظاہر ہوتی سفیدی آپکے بغلون کی وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ نَحْوَهُ اور لیث بن سعد نے کہا حدیث کی مجہسے جعفر بن ربیعہ نے حدیث مذکور اسی طرح بمعنے **ترجم** کہتا ہی کہ سجدے کے وقت ہر دو بات کشادہ رکھنے مین تواضع کی شباہت ہی اور پیشانی اور بینی زمین پر مضبوط رکھہ سکتے ہین اسی واسطے مسلم مین حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا ثابت ہوی کہ حضرت منع کرتے تھے ہاتون کو سجدے کے وقت بچہانے سے جیسا کہ بچہا رکہتا ہی درندہ ظاہر ان حدیثون کا یہہ ہی کہ کہنیان زمین پر نرکہنا واجب ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے کہا کہ ابوداؤد مین ابوہریرہ کی حدیث آئی ہی کہ بعض صحابہ نے ظاہر کیا کہ وقت سجدہ ہاتون کو نہ رکہنے سے ہمین تکلیف ہوتی ہی حضرت نے فرمایا کہ مدد لو زانو سے یعنے کہنیون کو زانو پر رکہو ترک کشادگی کے لیے ابوداؤد نے رخصت دی ہی یہہ بات وقت عذر ہی یعنے تکلیف و مشقت کے وقت **باب** يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِاَطْرَافِ رِجْلَيْهِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی توجہ لاوے طرف قبلہ کے اپنے ہر دو پیر کے اطراف سے یعنے انگلیون کو پیچہے مین طرف قبلہ کے کرے قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ہی ابوحمید نے اسکو پیغمبر خدا سے **باب** اِذَا لَمْ يُتِمَّ السُّجُوْدَ باب جو وقت کہ تمام نکرے مصلی سجدے کو **حدثنا** الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَاٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَا صَلَّيْتَ حذیفہ سے مروی ہی کہ دیکہا ایک مرد کو کہ تمام نہین کرتا ہی رکوع کو اور نہ سجود کو پس جسوقت کہ تمام کیا نماز کو حذیفہ نے اسکو کہا کہ تو نے نماز نہ پڑہی قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ لَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابووایل نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ حذیفہ نے کہا اگر تو مریگا تو مواے طریقہ محمدی پر **باب** السُّجُوْدِ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ یہہ باب بیان مین سات اعضا پر سجدہ کرنیکے ہی **حدثنا** قَبِيْصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءَ ابن عباس نے کہا کہ امر کئے گئے پیغمبر خدا کہ سجدہ کرین سات اعضا پر وَلَا يَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا اور بازو نکہے بالون کو اور جمع نکرین انکو اور نہ کپڑون کو یہہ زمین پر پڑے الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ یہہ بیان سات اعضا کا ہی کہ وہ پیشانی ہی اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور ہر دو پیر یعنے پاؤن کے انگلیان اگر ایک عضو بھی خالی ہو جاوے نماز باطل ہوگی ترجمہ مین سات استخوان مذکور ہین حالانکہ حدیث مین سات اعضا واقع ہین اور ہر عضو کے استخوان رکہتا ہی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْنَا اَنْ نَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا اسکا ترجمہ گذرا۔ اور اس حدیث مین سات اعضا کی جا پر سات ہاڑ واقع ہین کہ جزو سے ارادہ کل کا کرتے ہین **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ براء بن عازب جو دروغ گو نہین کہتا ہی کہ تھے ہم نماز پڑہتے پیچہے حضرت کے پس جسوقت کہ کہتے حضرت سمع اللہ لمن حمدہ خم نہین کرتا تھا ہمارے سے کوی شخص اپنی پیٹھ کو یہان تک کہ رکہتے حضرت اپنی پیشانی مبارک کو زمین پر۔ وجہ دلالت مین اس حدیث کے ترجمہ باب کے ساتھ لکہتے ہین کہ عادت یہہ ہی کہ سجدہ پیشانی پر نہین ہوتا مگر استعانت سے دوسرے حصے اعضا کے پس پیشانی کا ذکر سب اعضا کے ذکر کا مستلزم ہوگا۔ امام قسطلانی نے اس حدیث کی تطبیق ترجمہ کے ساتھ اس طرح پر کی ہی کہ پیشانی کا ذکر اسکے اہتمام شان کے لیے ہی۔ اور سوا پیشانی کے پر سجدہ کرنیکے وجوب مین کسی نے بھی اختلاف نکیا بخلاف باقی اعضا کے۔ اور کہتا ہی کہ دوسرے احادیث مین جو زیادتی ہی یہہ حدیث اسکی نفی پر دلالت نہین کرتی ہے

یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ ان ہر دو توجیہ تطبیق مین جو تکلف اور سستی ائی ہی پوشیدہ نہین **باب السجود علی الانف** یہہ باب ملکی پر سجدہ کرنیکے جواز مین ہی **حدثنا** معلی بن اسد قال حدثنا وہیب عن عبد اللہ بن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبہۃ واشار بیدہ علی انفہ الحدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہی حضرت نے فرمایا مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ سجدہ کرون سات استخوان پر پیشانی پر اشارہ کیا اپنے مبارک ہاتھ سے اپنی بینی شریف پر۔ اور کہتے ہین کہ لفظ اشارہ متضمن ہے معنے امر کو بھی اسی حیثیت سے تعدیہ اسکا بکلمہ علی کیا اور جبہہ کی تعین کے لئے ہاتھ بینی پر گذرانا۔ اس جگہہ سجدہ کا اکتفا فقط پیشانی پر مفہوم نہین ہوتا ہی جیسا کہ مذہب امام اعظم علیہ الرحمہ کا ہی یہان صاحب تیسیر القاری کہتا ہی کہ یہہ تجویز اس جگہہ لازم اتی ہی کہ سجدہ تامی جبہہ کے واجب نہین ہی پس ناچار اسکے ایک جزو پر ہوگا جب بینی ہمکا ایک جزو ہی اکتفا اس جزو پر ہوسکتا ہی مگر حجم کہتا ہی کہ شافعیہ و مالکیہ وغیرہم کے پاس بعض جبہہ پر سجدہ بس کرتا ہی اور حنابلہ اور ابن حبیب کے پاس بینی اور پیشانی ہر دو پر سجدہ واجب **والیدین والرکبتین واطراف القدمین** اور ہر دو ہاتھ اور ہر دو زانو اور کنارے ہر قدم کے یعنے انگلیان **ولا تکفت الثیاب والشعر** اور جمع نکرے ہم کپڑون کو اور سر کے بال کو گرد اکودہ ہونے کے اندیشہ سے کفت بفتح نون و سکون کاف و کسر فا و نصب تا فوقانیہ کف کے معنے مین ہی **باب السجود علی الانف فی الطین** یہہ باب سجدہ کرنے مین ہی بینی پر کیچر مین **حدثنا** موسی قال حدثنا ہمام عن یحیی عن ابی سلمۃ قال انطلقت الی ابی سعید الخدری الحدیث مین نکلا ابو سلمہ کہتا ہی کہ مین ابو سعید خدری کے طرف گیا اور کہا ایا نہین چلتے ہو ہمارے ساتھہ نخل کے طرف کہ مدینہ منورہ کے حد سے ایک جگہہ کا نام ہی پس وہ نکلے ابو سلمہ کہتا ہی کہ مین نے اسکو کہا کہ کہو میرے سے جو کہ تم نے حضرت سے سنا ہو شب قدر کے باب مین قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرا الاول من رمضان فاعتکفنا معہ فاتاہ جبریل ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت معتکف ہوے پہلے دہے مین ماہ رمضان کے سو ہم بھی حضرت کے ساتھہ معتکف ہوے۔ پس جبرئیل نے فقال ان الذی تطلب امامک اور کہا مقرر تم جس چیز کو طلب کرتے ہو وہ اگے ہی فاعتکف العشر الاوسط فاعتکفنا معہ فاتاہ جبریل فقال ان الذی تطلب امامک پس حضرت اعتکاف بیسوے عشرۂ اوسطین اور ہم بھی معتکف ہوے ساتھہ اپکے۔ پس حضرت کے پاس جبرئیل انے اور کہا جو چیز کہ اپ طلب کرتے ہو اگے ہی فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا صبیحۃ عشرین من رمضان پس حضرت کھڑے رہے جس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے صبح کو بیسوین رمضان کے فقال من کان اعتکف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلیرجع انی اریت لیلۃ القدر وانی انسیتہا اور فرمایا کہ جسنے اعتکاف کیا تھا ساتھہ رسول کے سو پھرے اعتکاف سے پس تحقیق مین تبلایا گیا شب قدر کو اور مقرر مین فراموش کروایا گیا اسکو یعنے مین جانا اور حق سبحانہ و تعالی جو حکمت بالغہ رکھتا ہی میرے سے فراموش کروایا وانہا فی العشر الاواخر فی وتر اور وہ شب قدر عشرۂ اخیر کے طاق راتون مین ہی جو اکیسوین تیسوین پچیسوین ستائیسوین انتیسوین ہی۔ اور بانیہہ اعتکاف سے باز رکھنے کی وجہ ظاہر نہین ہوتی ہی اور ہو سکے کہ فلیرجع کے معنے یرجع الی الاعتکاف ہو یعنے اعتکاف کے طرف رجوع کرے واللہ اعلم وانی رایتنی اسجد فی طین وماء وکان سقف المسجد جرید النخل اور تحقیق مین نے دیکہا کہ گویا مین سجدہ کرتا ہون کیچر اور پانی مین اور اسوقت سقف مسجد نبوی کا خرمے کے شاخون سے تھا ومانری فی السماء شیئا اور ہم نہین دیکہتے تھے اسمان پر ابر کچھ فجاءت قزعۃ فامطرنا فصلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی رایت اثر الطین والماء علی جبہۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وارنبتہ تصدیق رؤیاہ بیان تک کہ دیکہا ہم نے اثر کیچر اور پانی کا اپ کی پیشانی مبارک پر اور طرف بینی مبارک کے اور نتھنا یہہ تصدیق ہو خواب مبارک سچ کی کے لئے

تم جزء والثالث بتوفیقہ۔ تمام ہوا تیسرا جزو توفیق ایزدی جل شانہ سے بیست وپنجم جمادی الاولی ۱۲۹۵ھ مین۔ یہہ حسن تاریخ تیسیر القاری کی ہی۔ اور اسکا ترجمہ بحول وقوتہ غرہ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ ہجری مین بیاناتک پہنچا الحمد للہ علی ذلک قادر توانا جلد تمام کرجاوے آمین

باب عَقْدِ الثِّيَابِ وَشَدِّهَا وَمَنْ ضَمَّ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِذَا خَافَ أَنْ تَنْكَشِفَ عَوْرَتُهُ یہہ باب گرہ دینے مین کپڑون کی ہی اور باندھنے مین انکے ہی۔ اور حکم ہی اس شخص کے جو پیوستہ کرے اپنے کپڑے کو اپنے ساتھہ جبوقت کہ خوف ہو اسبات کا کہ ستر عورت اسکی ظاہر ہوجاوے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُو أُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلَى رِقَابِهِمْ سہل بن سعد نے کہا کہ لوگ نماز پڑہتے ساتھہ پیغمبر خدا کے اور حالانکہ وے باندہتے تھے اپنے ازار اپنے لڑکپن کے سبب کو ہی کے گردنون پر اپنے۔ ازرہم ہمزہ اور زا اور آخر مین راہی یہہ ازار کا جمع ہی اور کہتے ہین کہ من الصغر علت باندہنے کی نہین بلکہ بیان واقع ہی فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا پس عورتون کو کہا گیا کہ تم اپنے سر نہ اٹھاؤ یہان تک کہ برابر ہون مردان جس حال مین کہ بیٹھے ہین **باب** لَا يَكُفُّ شَعَرًا یہہ باب اس بیان مین ہی کہ مصلی اپنے بالون کو جمع کرے **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا يَكُفَّ ثَوْبَهُ وَلَا شَعَرَهُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت حکم کیے گئے کہ سجدہ کرین ساتہ استخوان پر بدن کے اور فراہم نکرین اپنے کپڑون کو نہ موئے شریف کو قسطلانی نے کہا کہ ابوداؤد مین بال فراہم نکرنے کی وجہ یہہ لکھی ہے کہ حالت نماز مین مانند فراہم کرین تو شیطان اسپر سجدہ کرے

باب لَا يَكُفُّ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ فراہم نکرے مصلی اپنے کپڑے کو نماز مین **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا اگلی حدیثون مین یہہ مطلب بطور ضمن آیا ہی اور ان ہر دو باب مین اصالۃ لایا جیسا کہ عادت ہی امام بخاری علیہ الرحمہ کی **باب** التَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ باب بیان مین تسبیح اور دعا کے ہی جو سجدے مین ماثور ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ تھے پیغمبر خدا کہ بہت پڑہا کرتے یہہ تسبیح اپنے رکوع وسجود مین سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ اسکے معنے نے مین تنزیہ کرتا ہون مین تنزیہ کرتی ای خدای پروردگار ہمارے جس حال مین تلبس کرتا ہون مین تیری حمد کے ساتھہ خداوندا بخش دے ہمکو یہہ عمل بموجب حکم قرآن کے ہی جو فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ یہہ حدیث اس بات پر دلیل ہی کہ دعا رکوع مین اور تسبیح سجود مین جایز ہی **باب** الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ باب دیر کرنے مین درمیان دو سجدون کے **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَاكَ فِي غَيْرِ حِينِ صَلَاةٍ مالک بن الحویرث نے اپنے یارونکو کہا آیا آگاہ کرون مین تمکو حضرت کی نماز سے ابوقلابہ نے کہا کہ یہہ خبر دینی غیر وقت مین نماز کے تھی فَقَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ هُنَيَّةً ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى صَلَاةَ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ شَيْخِنَا هَذَا پس نماز پڑہی مانند نماز عمرو بن سلمہ کے جو شیخ اور امام ہمارا ہی قَالَ أَيُّوبُ كَانَ يَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ أَرَهُمْ يَفْعَلُونَهُ کہا ایوب نے جو راوی ہی بو قلابہ سے کہ ایک چیز جو یہہ شیخ کرتا تھا مین انکو وہ کرتے ہوئے نہ دیکہا وہ یہہ ہی كَانَ يَقْعُدُ فِي الثَّالِثَةِ وَالرَّابِعَةِ کہ تھا یہہ شیخ کہ بیٹھتا تیسری رکعت مین یا چوتھی مین یہہ اشارہ جلسہ استراحت کا ہی۔ اگر تو کہیگا کہ جلسہ استراحت چوتھی رکعت مین نہین ہی کیونکہ اسکے بعد جلسہ تشہد ہی تو ہم کہتے ہین کہ مراد ان دو شق سے ایک ہی جس تقدیر پر کہ تیسری رکعت ہو وہ جلسہ بعد رکعت کے ہوگا۔ اور اگر

چوتھی رکعت ہوا سکے ابتدا میں ہوگا۔ بہر تقدیر جلسہ پہلی رکعت کے بعد مذکور ہیں امام شافعی جو یہہ دو جلسے استحبابی کے قایل ہیں اپنی مستند دوسری حدیث رکھتے ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا اور اس حدیث سے اس عمل کی نسبت اسی شیخ کے طرف کی ئی اور اسکو دفع نہ کیا۔ ہوسکے کہ وہ شیخ بسبب ضعف پیری کے کرتا تھا۔ اسکا مجرد عمل حجت نہوگا۔ اور اسکا قول وہ جو آیا ہی کہ ہیں نے صحابہ کو کرتے ہوے نہ دیکھا۔ اس سے سمجھا کہ وہ فعل حضرت کا نہیں تھا اگر کبھی واقع ہوا بطور عبادت کے نہیں تھا قَالَ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰى اَهَالِيْكُمْ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِيْ حِيْنِ كَذَا مالک بن الحویرث نے کہا کہ ہم اسلام لائے اور حضرت کے پاس آئے اور آپ کی خدمت میں اقامت کی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے لوگ کے طرف پھر و تو نماز پڑھو ایسی ایسی وقتوں میں یہہ اشارہ نماز کے تعین اوقات کے طرف ہی فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ پس جبکہ نماز کا وقت آپہنچے تو چاہیکہ تمہارے سے کوی اذان کہے۔ اور عمر میں جو تمہارے سے بڑا ہو امامت کرے اس حدیث کے معنے سابق میں بیان ہو چکے ہیں اس جماعت نے حضرت سے اخذ علم کیا سب کے سب علم میں برابر تھے۔ پس حق امامت اسکا تھا جو عمر میں بڑا ہو **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهٗ وَقُعُوْدُهٗ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ براء نے کہا کہ تھا مقدار حضرت کے سجدے کا اور رکوع کا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا۔ نزدیک برابر کے یعنے تفاوت بجز بیان کے تھا ان افعال میں **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَا اٰلُوْ اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ يُصَلِّيْ بِنَا انس کہتے ہیں کہ مقرر میں تقصیر نہیں کرتا ہوں اس میں کہ تمہارے ساتھ نماز پڑھوں جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا ہوں جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔ قَالَ ثَابِتٌ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَايِلُ قَدْ نَسِيَ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَايِلُ قَدْ نَسِيَ ثابت نے کہا کہ انس ایک چیز کرتے تھے میں تم کو وہ چیز کرتے ہوے نہ دیکھتا ہوں کہ تھے انس جو وقت رکوع سے سر اٹھاتے کھڑے رہتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ انہوں نے نماز کو فراموش کیا اور درمیان دو سجدے کے بیٹھتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا دوسرے سجدے کو بھول گیا **باب** لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ نہ بچھاوے اپنے ہر دو بازو سجدے میں وَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا اور ابو حمید نے کہا کہ حضرت نے سجدہ کیا رکھے اپنے ہر دو ہاتھ جس حال میں کہ نہ بچھاے اور نہ قبض کیے جس طور پر کہ جدا کرے پہلو سے خطابی نے کہا مراد قبض سے ضم کرنا ہاتھ کے انگلیوں کا ہی قَالَ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انبساط الْكَلْبِ انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اعتدال کرو تم سجدے میں یعنے نہ بچھاؤ اور نہ قبض کرو اور فراخ کرے کوی تمہارے سے اپنے ہر دو بازو کو مانند بچھانے کتے کے حکمت اس صورت میں یہہ ہی کہ تواضع کے ساتھ بہت مشابہ اور کاہلوں کی ہیئت سے بہت دور اور پیشانی زمین پر رکھنے میں ابلغ ہی **باب** مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ یہہ باب حکم میں اس شخص کے ہی جو درست اور متمکن ہو جس حال میں کہ بیٹھا ہی طاق رکعتوں سے نماز کے یعنے پہلی اور تیسری میں پھر اٹھے دوسری رکعت کے لیے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيُّ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا مقرر مالک نے حضرت کو دیکھا جس حال میں کہ نماز پڑھتے ہیں جو وقت کہ رہتے طاق رکعتوں میں اپنی نماز سے نہیں اٹھتے تھے یہاں تک کہ تمکن کرتے تھے جس حال میں بیٹھے ہیں یہہ حدیث متمسک شافعیہ کی ہی جلسہ استراحت میں حنفیہ کہتے ہیں کہ یہہ خلاف خبر عمر شریف میں تھا کہ حضرت کے تن مبارک میں ایک ضعف آیا تھا اسلیے وہ جلسہ کبھی کبھی بسبب سستی کے واقع ہوا ہی نہ عبادت

جلسہ استراحت کی بحث میں شافعیہ اور حنفیہ کا جواب

کی رو سے

کی روسے۔ اسی لئے اتنے صحابہ جو صحبت دائمی رکھتے تھے اور حضرت کی نماز کو نقل کیا ہی اسنے کوئی صحابی بجی مالک بن الحویرث کے سوا جو چند روز کی صحبت پائی ہی اس جلسہ کی نقل نہیں کی ہی

باب کَیْفَ یَعْتَمِدُ عَلَی الْاَرْضِ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَۃِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ کسطرح تکیہ کرے زمین پر جبوقت کہ کھڑا رہے رکعت سے جو رکعت کہ ہوا بعض روایات مین من الرکعتین آیا ہی اسسے مراد پہلی اور تیسری رکعت ہوگی اور فحوائے حدیث مذکور سے مطلق معلوم ہوتا ہی

حد ثنا مُعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ قَالَ جَاءَنَا مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا ھٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَلٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ ابو قلابہ نے کہا کہ مالک بن الحویرث نے ہمارے پاس آیا اور نماز پڑہی ہمارے ساتھ ہمارے مسجد مین جو یہ ہی۔ اور کہا مقرر مین تمہارے نماز پڑہتا ہون اور نماز وقتی نہین پڑہتا ہون لاکن مین چہتا ہون کہ تم کو بتلاؤن کہ حضرت کو کسطرح پر نماز پڑہتے ہوئے دیکہا ہون قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ وَکَیْفَ کَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَۃَ ایوب جو ابو قلابہ کے راوی ہی ابو قلابہ سے پوچہا کہ کیسی تھی نماز حضرت کی یا مالک بن الحویرث کی کہا مانند نماز ہمارے اس شیخ کے یعنی عمرو بن سلمہ کے قَالَ اَیُّوْبُ وَکَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ ایوب نے کہا کہ تھا یہ شیخ تمام کرتا تکبیر کو۔ یعنے تمام تکبیرات انتقالات کے بجا لاتا انسے کم نہین کرتا تھا باانکہ اول انتقال سے آخر تک تکبیر کو تمام کرتا تھا وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ اور جبوقت کہ دوسرے سجدے سے سر اٹھاتا بیٹہتا اور زمین پر تکیہ کرتا پھر کہڑا رہتا

باب یُکَبِّرُ وَھُوَ یَنْھَضُ مِنَ السَّجْدَتَیْنِ یہ باب اس بیان مین ہی کہ تکبیر کہے مصلی جس حال مین کہ دونون سجدون سے اٹھے وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یُکَبِّرُ فِیْ نَھْضَتِہٖ اور تھے ابن زبیر کہ تکبیر کہتے اٹھنے کی وقت

حد ثنا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی لَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ فَجَھَرَ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ رَفَعَ وَحِیْنَ قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ سعید بن حارث نے کہا کہ ابو سعید خدری نے ہمارے لئے نماز پڑہی سو جہر کیا تکبیر جبوقت کہ سجدے سے سر اٹھایا اور جبوقت کہ سجدہ کیا اور جبوقت کہ سر اٹھایا اور جبوقت کہ دو رکعت سے کہڑا رہا قَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا اسطرح مین نے پیغمبر خدا کو دیکہا

حد ثنا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَا وَعِمْرَانُ صَلٰوۃَ خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ کَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ کَبَّرَ وَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ مطرف نے کہا کہ مین اور عمران بن حصین حضرت علی کے پیچہے نماز پڑہے سو تھے علی رضی اللہ عنہ جبوقت کہ سجدہ کرتے تکبیر کہتے اور جبوقت کہ سر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جبوقت کہ دو رکعت سے کہڑا ہوتے تکبیر کہتے فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ عِمْرَانُ بِیَدِیْ وَقَالَ صَلّٰی بِنَا ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پس جب انہون نے نماز سے سلام دیا عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا تحقیق نماز پڑہی ہمارے ساتھ اس مرد نے یعنے علی کرم اللہ وجہہ نے نماز پیغمبر خدا کی اَوْ قَالَ لَقَدْ ذَکَّرَنِیْ ھٰذَا صَلٰوۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یا کہا یاد دلایا ہم کو یہ مرد نماز حضرت کی

باب سُنَّۃِ الْجُلُوْسِ فِی التَّشَھُّدِ یہ باب بیان مین طریق بیٹہنے تشہد کے ہی۔ تشہد بروزن تفعل ہی التحیات کو تشہد کہتے ہین۔ اسلئے کہ وہ مشتمل ہی شہادتین پر تسمیہ کل کا اسم سے اشرف اجزا کے ہی۔ یعنے شہادتین اشرف کلمات ہی اسلئے التحیات کے سب کلمات کو تشہد نام رکہتے ہین وَکَانَتْ اُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِیْ صَلٰوتِھَا جِلْسَۃَ الرَّجُلِ وَکَانَتْ فَقِیْھَۃً اور تھی بی بی ام درداء کہ بیٹہتی اپنی نماز مین بیٹہنا مرد کا اور تھی وہ بی بی فقیہہ یعنے احکام دین کے جاننے والی

حد ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ کَانَ یَرَی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوۃِ اِذَا جَلَسَ مقرر عبد اللہ ابن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد الرحمن کو جو وہ دیکہتا تھا اپنے والد ابن عمر کو کہ چار زانو بیٹہتا نماز مین جبوقت کہ بیٹہتا فَفَعَلْتُہٗ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ حَدِیْثُ السِّنِّ پس مین نے کیا اس جلوس کو اور مین اسوقت کم عمر تھا فَنَھَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّمَا

الجزء الثالث

سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِى الْيُسْرٰى پس مجھ کو ابن عمر نے منع کیا اور کہا نہیں سنت نماز مگر یہ کہ تو کھڑا کرے سیدھے پاؤں کو اور بچھاوے بائیں پاؤں کو فَقُلْتُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ پس میں نے کہا مقرر تو اسکو کرتا ہی فَقَالَ اِنَّ رِجْلِىْ لَا تَحْمِلَانِىْ پس ابن عمر نے کہا میرے پیر نہیں اٹھتے کثرت جسامت اور فربہی سے یا عارضہ سے پاؤں کے درد سے واللہ اعلم **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اسناد میں اس حدیث کے تحویل حاصل ہی کہ یحیی بن بکیر جو شیخ امام بخاری کا ہی کہا حدیث کی مجھ سے لیث نے خالد سے اور اسنے سعید سے اور اسنے محمد سے۔ اور اسی طرح حدیث کی مجھ سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید بن محمد سے۔ اور یہ ہر دو محمد بن عمر مذکور سے اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا فِىْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقرر محمد بن عطا حضرت کے صحابہ کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا پس ہمنے حضرت کی نماز کا ذکر کیا فَقَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ السَّاعِدِىُّ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس ابو محمد ساعدی نے کہا میں تمہارے سے بہت یاد رکھنے والا ہوں نماز پیغمبر کی رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ میں نے حضرت کو دیکھا ہی جب تکبیر تحریمہ کہتے اپنے ہر دو مبارک ہاتھ کو کندھوں تک اٹھاتے اور جب رکوع کرتے تمکن کرتے اپنے ہر دو ہاتھ کو زانوے مبارک سے ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ پھر خم کرتے اور توڑتے اپنی مبارک پیٹھ کو بعد بفتح و سکون مہملہ و راء مفتوحہ میں مالہ اور توڑنے کے ہی فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اِسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ اور جب وقت کہ اپنا سر مبارک رکوع سے اٹھاتے برابر کھڑا رہتے یہاں تک کہ پیٹھ کے استخوان مبارک اپنی جگہ پر آنے فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا اور جب وقت کہ سجدہ کرتے اپنے ہر دو مبارک ہاتھ زمین پر رکھتے جس حال میں کہ نہ بچھاتے اور کھینچے ہاتھوں کو پہلو سے وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ اور متوجہ کرتے ہر دو پاؤں کے انگلیوں کے اطراف کو قبلہ کی طرف فَاِذَا جَلَسَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى اور جب دو رکعت میں تشہد کے لئے بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے فَاِذَا جَلَسَ فِى الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ اور جب رکعت میں تشہد ثانی کے لئے بیٹھتے اپنے بائیں پیر کو پیش کر کے دوسرے پیر کو کھڑا کرتے اور اپنی جائے پر زمین پر بیٹھتے۔ ترک جو قعدۂ اخیر میں شافعیہ کے پاس سنت ہی ہی ہی وے اسی حدیث کو اپنی متمسک کرتے ہیں۔ اور حنفیہ کے پاس تشہد ثانی میں بھی وہی طور ہی جو تشہد اولی میں مذکور ہوا اختلاف دونو قعدوں میں نہیں ہی جیسا کہ ابن عمر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ دونو قعدوں کا ایک ہی طور تھا۔ اور مالکیہ کے پاس ہر دو قعدوں میں ترک ہی اور امام احمد کے پاس ترک اس نماز میں مخصوص ہی کہ جسمیں دو تشہد ہوں وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ وَابْنَ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ اور سنا ہی لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید بن محمد سے اور وہ محمد بن حلحلہ سے۔ اور سنا ہی ابن حلحلہ ابن عطا سے وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ كُلُّ فَقَارٍ اور ابو صالح نے لیث سے کل فقار نقل کیا ہی بغیر ضمیر کے قال ابن المبارک عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهٗ كُلُّ فَقَارِهٖ یعنے ابن مبارک نے اپنی اسناد سے کل فقار مکانہ کی جگہ پر لفظ کل فقارہ نقل کیا ہی

باب مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْاَوَّلَ وَاجِبًا

یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی جو پہلے تشہد کو واجب نہ سمجھا لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَرْجِعْ لئے کہ حضرت دو رکعت کے بعد کھڑے رہے اور تشہد کے واسطے نہیں بیٹھے۔ اور قیام کے بعد عود نفلوں میں اگر واجب ہوتا بعد جانے کے اسکا تدارک کئے ہوتے اور سجدہ سہو کرتے مقتضا دلیل کا یہی ہی کہ مراد وجوب سے فرض ہو۔ وگرنہ تدارک واجب کا فرض کا عدیل ہی ہی ہی کہ اگر بلا عذر ترک ہو سجدہ سہو کرے **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مَوْلٰى

الجزء الثانی

بنی عبد المطلب وقال مرۃ مولیٰ ربیعۃ بن الحارث حدیث کی ہر مرہ نے جو مولی بنی عبد المطلب کا ہی اور مرہ نے کہا کہ مولی بنی ربیعہ بن حارث کا ہی ان
عبد اللہ بن بحینۃ وھو من ازد شنوءۃ وھو حلیف لبنی عبد مناف وکان من اصحاب النبی اور وہ عبد اللہ قبیلہ ازد سے ہی
اور وہ ہم عہد بنی عبد مناف کا ہی عبد المطلب بن عبد مناف سے عہد کیا تھا۔ اور حضرت کے صحابہ سے تھا اس سے ہی ازد دو کلمہ سے مرکب ہی اول بفتح ہمزہ اور سکون زا
اور آخر میں دال ہی دوسرا بفتح معجمہ وضم نون وفتح ہمزہ بروزن فعولہ یہ سب مقولہ تابعی راوی کا ہی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بھم الظھر فقام فی
الرکعتین الاولیین لم یجلس یہ مقولہ عبد اللہ بن بحینہ کا ہی کہتا ہی مقرر حضرت نماز پڑھے اپنے یاروں کے ساتھ نماز ظہر کی۔ پھر کھڑے رہے پہلی دو رکعت میں
تیسری رکعت کے لئے اور نہ بیٹھے تشہد کے لئے فقام الناس معہ پس کھڑے رہے لوگ بھی ساتھ آپ کے حتی اذا قضی الصلوٰۃ وانتظر الناس تسلیمہ
کبر وھو جالس فسجد سجدتین قبل ان یسلم ثم سلم یہاں تک کہ جب وقت نماز کو تمام کیا اور لوگ منتظر سلام کے ہوئے تکبیر کہی جس حال میں کہ آپ بیٹھے تھے پھر دو
سجدے کئے سلام سے آگے پھر سلام دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دو سجدہ سہو کے بعد دوسرا تشہد پڑھ کے سلام کیا فتدبر **باب** التشھد فی الاولیٰ
یہ باب حکم تشہد میں ہی پہلے جلسہ میں **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا بکر بن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن عبد اللہ بن
مالک ابن بحینۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر فقام وعلیہ جلوس مالک نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑھی ہمارے ساتھ
نماز ظہر کی۔ پس کھڑا رہے بعد دو رکعت کے درحالیکہ آپ پر جلوس تھا یعنے قعدہ اول میں بیٹھنا ضرور تھا فلما کان فی اخر صلوتہ سجد سجدتین وھو
جالس پس جب گذرے آخر نماز میں دو سجدے کئے جس حال میں کہ بیٹھے تھے۔ ظاہر حدیث یہ ہی کہ یہ سجدے بسبب فوت ہونے پہلے جلسہ کے تھے۔ جو واجب ہی جیسا کہ لفظ
علیہ جلوس اسپر دلالت کرتا ہی۔ علماء حنفیہ بھی اسی پر گئے ہیں۔ اور ترجمۃ باب میں حکم تشہد جلسہ اول کا اخذ کیا۔ اور مطابقت میں حدیث کے ترجمۃ باب کے ساتھ شارحون
سے کوئی وجہ معلوم نہوئی۔ اور تکلف کہہ سکتے ہیں کہ میں امام بخاری کا وہ ہی کہ تشہد بھی واجب ہی اس جلسہ میں سوتہ رک ہوا تشہد بھی فوت ہوا۔ اور یہ سجدہ سہو
بسبب فوت ہونے تشہد کے ہی **باب** التشھد فی الاخرۃ یہ باب حکم میں تشہد کے ہی جلسہ آخر میں **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا الاعمش
شقیق عن شقیق بن سلمۃ قال قال عبد اللہ کنا اذا صلینا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا السلام علی جبریل ومیکائیل السلام
علی فلان شقیق نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تھے ہم جبوقت کہ نماز پڑھتے پیچھے حضرت کے تو ہم کہتے سلام جبرئیل پر اور سلام میکائیل پر اور سلام فلان فلان پر
یہ کہنا یہ ہی ملائکہ سے فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ھو السلام پس حضرت ملتفت ہوئے ہمارے طرف بعد نماز کے
اور فرمایا کہ خدا ہی سلام ہی یعنے سالم ہی تمام مکارہ اور نقایص سے یعنے نالایق اور نقصان کے اوصاف سے وہی پاک ہی اور وہی ہی مالک اور بخشنے والا سلامتی کا بندگون
کو پس بندگان حق تعالیٰ کی سلامتی چاہنی بے معنا ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ امام بخاری اس روایت میں ذکر نہیں کیا ہی السلام علی اللہ پس حضرت کا انیر انکار واعتراض فضل نہیں
رکہتا ہی ہاں دوسری روایت میں جیسا کہ آگے آتی ہی۔ اور ابو داؤد سے مروی ہی کہ وے لوگ حضرت کے پیچھے کہا کرتے تھے السلام علی اللہ من عبادہ جیسا کہ قسطلانی نے
نقل کی اور اس اعتراض میں حضرت نے سلامتی ملائکہ پر باطل اور لاطائل فرمایا۔ بلکہ تلقین فرمائی اور ہدایت کی دوسری عبارت سے عام تر اور جامع تر جو عباد اللہ الصالحین ہے۔
مترجم کہتا ہی حاصل یہ کہ لوگ حضرت کے پیچھے یون کہا کرتے تھے کہ السلام علی اللہ من عبادہ یعنے سلام ہووے اللہ پر بندوں کے طرف سے پس اسکے معنے یہ ہوئے کہ اللہ
کی سلامتی بندگان چاہتے ہیں حالانکہ سلامتی بندون کی اللہ سے چاہنا ضرور ہی کیونکہ سلامتی رکھنے والا اور دینے والا وہی ہی اسلئے حضرت نے ان پر انکار فرمایا
کہ السلام ہی تو خدمت کہا کرو کیونکہ سلام وہی پروردگار ہی جب امام بخاری نے اس روایت میں لوگ کا السلام علی اللہ کہنا ذکر نکیا پس شارح توضیح مطلب کیا کہ اس

روایت

روایت مین حضرت کا انکار ان لوگ پر عاید نہین ہوتا ہی مگر دوسری روایت سے فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ پھر حضرت طریقہ تشہد کا تبلایا کہ جب کوی تم مین سے نماز پڑہے تو یون کہا کرے کہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ بعضون نے کہا ہی کہ مراد التحیات سے عبادات قولی ہین اور صلوت سے عبادات فعلی اور طیبات سے عبادات مالی۔ اور بعضون نے کہا تحیت بمعنی دعا ہی۔ اور بھی معنے مین ملک و بقا اور عظمت و حیوۃ کے ہی۔ اور عادت بادشاہون کی یہ تھی کہ انکے خدام و ملازمین ملازمت کے وقت دعا کرتے تھے جو متضمن اونکی تعظیم کے ہو۔ اور وہ بحسب اوقات و عادات مختلف آتی ہی۔ اور لفظ التحیات مین اشارہ ہی اسبات کا کہ تعظیم کے جمیع کلمات خدا ہی کو سزا وار ہین اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلامتی ہو تجہپر اے پیمبر ہر مکروہات سے اور رحمت اور برکتین خدا یتعالی کی۔ یا وہ سلام جو لایق انبیا کے ہو یا وہ سلام جو شب معراج حقتعالی نے حضرت پر بھیجا۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ یہ کلمہ حضرت کے عین حیات بطور خطاب کے کہتے تھے۔ اور آپ کے بعد وفات علی النبی کہنے لگے۔ حافظ ابن حجر کہتا ہی کہ اس روایت کو قوی شواہد ہین جو ابو عوانہ اور ابو نعیم اور بیہقی وغیرہم لائے ہین اور شیخنا و امامنا شیخ عبد الحق نے فرمایا کہ اس وقت مین یہ خطاب عارفان حقیقت شناس کے پاس حقیقت محمدیہ کے طرف ہی جو ساری ہی جمیع موجودات موجودہ مین خصوصا حقیقت ہین اس دعا کرنیوالے کے ہو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اور سلامتی ہم پر جو حاضران نماز ہین اور سب نیک بندون پر جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ادا کرنے پر قایم ہین فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمُوْھَا اَصَابَتْ کُلَّ عَبْدٍ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پس مقرر جو وقت کہ تم یہ کلمہ جامعہ کہیگے وہ خدا یتعالی کے ہر نیک بندے کو جو آسمان و زمین مین ہی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام بندے اوسکے اور رسول اسکے ہین طرف خلق کے واسطے تبلیغ احکام کے **مترجم** کہتا ہی کہ بعض روایات مین اَلَّا اللّٰہُ کے بعد لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ اور عبدہ و رسولہ کے جگہ محمد رسول اللہ آیا ہی۔ اور قسطلانی کہا کہ امام شافعی کے پاس پہلا تشہد سنت ہی اور دوسرا واجب اور امام اعظم و امام مالک کے پاس ہر دو سنت ہین اور امام احمد کے پاس پہلا واجب جسکے ترک سے سجدہ آتا ہی اور دوسرا تشہد رکن ہی جسکے ترک سے نماز باطل ہوگی **باب** اَلدُّعَآءِ قَبْلَ السَّلَامِ یہ باب بیان مین اس دعا کے ہی جو بعد تشہد کے اور آگے سلام کے ماثور ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ بی بی عایشہ نے عروہ کو خبر دی کہ مقرر پیغمبر خدا یہ دعا کرتے تھے نماز مین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ یا اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہون فتنہ سے مسیح دجال کے مسیح بفتح میم و سکون مہملہ و اسکے آخر حاے مہملہ بروزن فعیل ہی جیسا کہ عیسی علیہ السلام پر اطلاق مسیح کا آیا دجال پر ہی آیا ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ اطلاق اسکا تخفیف سین عیسی علیہ السلام پر ہی اور بتشدید دجال یعنی پر وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اور تیری پناہ مانگتا ہون فتنے یعنے ابتلا سے جینے اور مرنیکے۔ ابتلا جینے کا ترک طریقہ ہدایت کا ہی۔ اور ابتلا مرنیکا حیرت اور دہشت اور جواب منکر و نکیر کا اور عذاب قبر کا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور بلاے قرض سے فَقَالَ لَہٗ قَآئِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ پس کہنے والے نے آپ سے کہا کہ کیا زیادہ ہی آپکا پناہ مانگنا قرض سے۔ یہ کلام بی بی عایشہ کا ہی اور قایل بھی وہی ہین رضی اللہ عنہا فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فرمایا کہ مقرر جب کوی قرضدار ہوا بات کرتا ہی تو جھوٹھ کہتا ہی اور وعدہ کرتا ہی تو اسکو وفا نہین کرتا ہی۔ اور یہ دعا عین محض تعلیم امت کے لیے ہی والا آنحضرت تو معصوم و محفوظ ہین عذاب قبر اور فتنہ دجال اور اسکے سوا اور باتون سے۔ اور بعض کہتے ہین کہ اس قسم کی دعائین اس جناب سے بطریق تواضع و اظہار عبودیت کے اور خوف لاابالی کا درگاہ

الٰہی کے ہی - اور یہ دعوات موجب رفع درجات اور کثرت حسنات آپکے ہیں سَمِعْتُ خَلَفَ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ فِی الْمَسِیْحِ وَالْمَسِیْحِ مشدد امام بخاری کہتا ہی کہ میں نے ابن عامر سے سنا کہ کہتا تھا مسیح کے باب میں جو بروزن فعیل ہی اور مسیح بکسر میم و سین مشدد ہی وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا فَرْقٌ وَهُمَا وَاحِدٌ اَحَدُهُمَا عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْاٰخَرُ الدَّجَّالُ نہیں ہی فرق درمیان ان ہر دو لفظ کے ہر دو لفظ ایک ہی ہیں ایک کا اطلاق عیسی علیہ السلام پر ہی دوسرا دجال بدانجام پر وَعَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَعِیْذُ فِیْ صَلٰوتِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ زہری سے مروی ہی کہ خبر دی مجھ کو عروہ نے کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ اپنی نماز میں فتنہ دجال سے استعاذہ کرتے تھے - یہ وہی پہلی حدیث ہی جو قصار کے طور پر نقل کی گئی تا معلوم ہو کہ زہری بھی اس حدیث کی روایت کی ہی **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ ابوبکر صدیق سے روایت ہی کہ میں نے حضرت سے کہا کہ مجھ کو ایک دعا تعلیم کیجئے تا اس سے اپنی نماز میں دعا کیا کروں قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فرمایا کہ کہہ یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر ظلم کثیر اور نہیں بخشیگا گناہوں کو مگر تو فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ پس بخش مجھ کو بخشش سے اپنے کہ لائق تیرے کمال کے ہو یا محض تیرا فضل ہو بغیر اسکے کہ میں اسکا مستحق ہوں **باب** مَا یُتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَلَیْسَ بِوَاجِبٍ یہ باب اس بیان میں ہی جو اختیار کی جاوے دعا بعد تشہد کے اور وہ واجب نہیں ہی مطلقاً **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا اِذَا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ تھے ہم جس وقت کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ نماز میں قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا اَلسَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰکِنْ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ فَاِنَّکُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِکَ اَصَابَ کُلَّ عَبْدٍ فِی السَّمَاءِ اَوْ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ یہ قول جو دین السماء والارض ہی شک راوی کا ہی بعض کہتے ہیں کہ تنویع کے واسطے ہی یا تفہیم کے واسطے تا انسان موجب اسمین اجاوین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اسکی شرح عنقریب گذری ثُمَّ یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْ پھر مصلی ایک چیز دعا سے اختیار کرے جو اسکو خوش آوے - پس اس سے دعا کرے **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ وہ جو فرمایا کہ جو دعا پسند آوے کرے سو یہ قول شامل ہی دعا ماثور و غیر ماثور ہر دو کو جو متعلق ہو آخرت کے سات جیسے الٰہی داخل کر مجھے جنت میں یا دنیا کے کسی حاجت کی دعا - اسی کو اختیار کیا ہی شافعیہ و مالکیہ نے اور کہا کہ دنیا کی حاجتوں کی دعا سے گنہگار نہوگا - انکی دلیل وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا کہ اللہ سے مانگو سب تمہاری حاجتیں یہاں تک کہ نعلین کی دوال اور نمک آوے - حنفیہ نے کہا کہ ما یتخیر سے ہی دعا مراد ہی جو ماثور ہی یا اسکی سی ہی فقط انکی دلیل وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمائی کہ نماز میں آدمیوں کے کلام کے مانند کوئی درست نہیں اور بعض شافعیہ نے کہا کہ دنیا کی حاجتوں سے جبھ اور حرام ہو اسکے لئے دعا مانگے یا وہ دعا جسمیں بے ادبی ہو جیسے خوبصورت اور درست اعضے والی عورت مانگنا - اور ابن منیر نے کہا کہ امور دنیا کی دعا کیا چاہئے کہ خطرناک ہی نماز میں بات کرنے کی جاوے پر ہی نماز باطل ہونے کا اندیشہ ہی **باب** مَنْ لَمْ یَمْسَحْ جَبْهَتَهٗ وَاَنْفَهٗ حَتّٰی صَلّٰی یہ باب حکم میں اس شخص کے ہی کہ نہ لگاوے پیشانی اور بینی اپنی زمین پاکی کو جبتک نماز میں ہو قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاٰنِیْ اَحْمَدُ وَیُحْتَجُّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ یَمْسَحُ الْجَبْهَةَ فِی الصَّلٰوةِ امام بخاری نے کہا کہ میں نے حمیدی کو دیکھا کہ اس حدیث کی سند لاتا تھا کہ مصلی اپنی پیشانی کو نہ ملے اگر کوئی پاک چیز اسکو نماز میں پہنچی ہو

حدثنا

حدثنا مسلم بن ابراہیم قال حدثنا ہشام عن یحیی عن ابی سلمۃ قال سألت ابا سعید الخدری فقال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی الماء والطین حتی رأیت اثر الطین فی جبہتہ ابو سلمہ نے کہا کہ مین نے ابو سعید خدری سے پوچھا پانی کو جو نے کی بات پس کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے تھے پانی اور کیچڑ مین یہانتک کہ مین نے دیکھا کہ مقرر اثر مٹی کا آپ کی پیشانی مبارک پر تھا

باب التسلیم باب بیان مین سلام دینے کے ہی نماز مین اور حکم مین اسکے

حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ابراہیم بن سعد قال حدثنا الزہری عن ہند بنت الحارث ان ام سلمۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام النساء حتی یقضی تسلیمہ بی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہ جبوقت حضرت سلام دیتے عورتین کھڑی رہتین تاکہ حضرت سلام کو تمام کرتے اور اسسے فارغ ہوتے۔ جب عورات مامور تھین کہ جلد تر جاوین حضرت سلام دیتے ہی اٹھتے اور سلام تمام ہونتک کھڑے رہتے ویمکث یسیرا قبل ان یقوم اور تھوڑا وقت درنگ کرتے حضرت اٹھنے کے آگے قال ابن شہاب فاری واللہ اعلم ان مکثہ لکی ینفذ النساء قبل ان یدرکہن من انصرف من القوم ابن شہاب نے کہا پس مین گمان کرتا ہون خدا دانا تر ہی کہ درنگ کرنا حضرت کا اسلئے تھا کہ عورتین گذر جاوین اگے اسکے تمام مردون جو کوی لوٹے انکو نہ پاوے۔ امام شافعی نے اس حدیث سے استدلال کی ہی۔ سلام کی فرضیت پر کیونکہ اسمین لفظ کان آیا ہی وہ مواظبت پر مشعر ہی قالہ القسطلانی۔ یہان صاحب تیسیر القاری نے کہا کہ پوشیدہ نہ ہے کہ معنے مواظبت کے جو موجب فرضیت کے ہون تمام جگہہ پر باستعمال کان نہین آتے یہانتک کہ بعضون نے کہا کہ اکثر جگہ کان محض ربط کے لئے ہی۔ امام قسطلانی بھی کہتے ہین کہ روز نماز فجر کی قرأت مین کہا ہی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کان تقاضا مداومت کا نہین کرتا ہی۔ اور اس حدیث مین اکثر جو معنے مواظبت پر گئے ہین وہ مواظبت عورتون کے قیام کی ہوگی حضرت کے سلام کے وقت۔ یا اگر جزء واحد سے فرضیت ثابت نہین ہوتی ہی۔ اور امام اعظم کے پاس لفظ سلام فرض نہین ہی۔ بلکہ فرض خروج مصلی کا ہی اپنے فعل سے دلیل اسبات پر یہہ ہی جو حضرت نے فرمایا اذا قعد الامام فی آخر صلوتہ ثم احدث قبل ان یسلم فقد تمت صلوتہ جبوقت کہ بیٹھا امام اپنی آخر نماز مین پھر اس سے حدث واقع ہوا سلام کے آگے تو مقرر نماز اسکی تمام ہوی **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے کہا کہ اس حدیث مین ایک ہی سلام کا ذکر ہی نہ دو سلام کا لیکن دو سلام کی روایت مسلم مین آئی ہی ابن مسعود و سعد بن وقاص سے بلکہ طحاوی تیرا صحابی سے ذکر کیا اسی کے قایل ہین تینوا مام اور صاحبین لیکن امام مالک ایک سلام کے ہی قایل ہین انکی دلیل وہ حدیث عایشہ رض ہی جسمین ایک سلام کا ہی ذکر ہی اسکا جواب یون دیتے ہین کہ یہہ حدیث معلول ہی کہ وہ سلام ایک شب کی نماز مین ہی۔ دوسرے صحابہ فرض ونفل ہر دو مین حضرت کے دو سلام دیکھے ہین اور یہہ بھی کہتے ہین کہ بی بی نے ایک سلام کا ذکر کیا دوسرے سلام کے ذکر سے سکوت کیا

باب یسلم حین یسلم الامام یہہ باب اس بیان مین ہی کہ سلام کہے مقتدی جبوقت کہ سلام دیوے امام۔ یعنے لازم نہین کہ امام سلام سے بعد مقتدی سلام کہے بلکہ جایز ہی کہ امام کے ساتھہ ہی سلام کہے۔ لاکن جب حقیقت مین رد سلام امام کا ہی تو اولی یہی ہی کہ سلام امام کے بعد سلام کہے وکان ابن عمر یستحب اذا سلم الامام ان یسلم من خلفہ اور تھے ابن عمر کہ مستحب جانتے جبوقت کہ سلام دے امام تو سلام کہے جو اسکے پیچھے ہی یعنے ہر دو ایک وقت ہی کہین

حدثنا حبان بن موسی قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا معمر عن الزہری عن محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک قال صلینا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمنا حین سلم عتبان نے کہا کہ مین نے نماز پڑہی حضرت کے ساتھہ پس سلام دیا ہم نے جب حضرت نے سلام دیا اور آپنے اسپر انکار نفرمایا

باب من لم یرد السلام علی الامام واکتفی بتسلیم الصلوٰۃ یہہ باب حکم مین اس شخص کے ہی کہ جو کہ مقتدی ہو سے امام پر سلام نکرے اور بس کرے اس سلام پر جو نماز مین دیا ہی ظاہر اس سلام سے دو ہی کہ ایک سلام ہی جو بجالت تشہد کے کرتا ہی یعنے جب امام مقتدیون پر سلام

کی نیت

کی نیت کرتا ہی تو اسکو بھی چاہیے کہ رد سلام کرے سو کہتا ہی کہ جو سلام کہ مقتدی کرتا ہی آمین بھی نیت امام پر چاہیے اور یہی سلام کفایت کرتا ہی امام کے رد سلام میں دوسرے سلام کی حاجت نہیں ہی۔ اور وہ جو کہتے ہین کہ وہ سلام جو التحیات مین عموم عباد اللہ پر آیا ہی کافی ہی یہہ بات کچھ چیز نہین ہی۔ کرمانی نے شمنی سے نقل کی ہی کہ مہاجرین اپنے مساجد مین تشہد کے بعد ہی یک سلام کیا کرتے تھے اور انصار اپنی مسجد دنمین دو سلام۔ اور ایک سلام سے امام کا رد سلام کرتے تھے۔ تحقیق حنفیہ کی یہہ ہی کہ اگر مقتدی امام کے مقابل ہو ہر دو سلام مین بھی نیت امام کی کرے۔ اور اگر داہنے طرف ہو بائین طرف کے سلام مین اور اگر بائین جانب ہو داہنے جانب کے سلام مین نیت امام کی کرے

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ وَزَعَمَ اَنَّهٗ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ کَانَ فِیْ دَارِهِمْ مِنْ بِئْرِهِمْ

عبدان نے کہا کہ ہمین خبر دی ہی عبداللہ نے کہا کہ ہمین خبر دی ہی معمر نے زہری سے کہا کہ ہمین خبر دی ہی محمود بن ربیع نے اور محمود نے گمان کیا ہی کہ اسنے حضرت کو سمجھا اور سمجھا اس پانی کو جو وہان مبارک مین لیکے اسکے منہہ پر ڈالے اس پانی سے جو اسکے گھر کے کوئین سے کھینچا ہوا ایک ڈول مین تھا مراد زہری کی یہہ ہی کہ محمود موافق ہی اور جو خبر کہ اسنے دی ہی محقق ہی

قَالَ وَسَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِیْ سَالِمٍ مُحَمَّدٌ نے کہا کہ مین نے عتبان بن مالک سے سنا پھر ایک راوی سے بنی سالم کے پس احد بنی معطوف ہی انصاری پر کرمانی کہتا ہی کہ معطوف ہی عتبان پر۔ اور اسکے معنے یہہ ہین کہ مین نے عتبان سے سنا اور اسکے بعد قبیلہ بنی سالم کے ایک شخص سے سنا اور مراد اس سے حصین بن محمد الانصاری ہی۔ یعنے محمود ان ہر دو سے سنا ہی

قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ لِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عتبان نے کہا کہ تھا مین نماز پڑہواتا اپنی قوم کو جو بنی سالم ہی۔ پس مین حضرت کے پاس آیا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاَنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّیْتَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّی

السیول

پس مین نے حضرت سے کہا مقرر مین نہین رکہتا ہون اپنی بینائی اور سیل پانی کے حایل ہین میرے اور میری قوم کے مسجد کے درمیان پس دوست رکہتا ہون یہہ کہ آپ تشریف لاوین اور میرے مکان مین ایک جگہہ نماز پڑہین تا مین اس جگہہ کو مسجد ٹہہراون فَقَالَ اَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ مَعَهٗ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ پس فرمایا کہ مین یہہ کام کرونگا اگر خدا بتعالی چاہے سو دوسرے روز حضرت نے مجہہ پر نزول فرمایا اور ابوبکر صدیق بھی آپکے ساتھہ تھے بعد بلند ہونے آفتاب کے فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ پھر اذن طلب فرمایا گھر مین تشریف لانیکے لئے۔ اور مین نے اذن دیا پس نہین بیٹھے یہانتک کہ فرمایا کہ تو کہان دوست رکہتا ہی کہ ترے مکان مین نماز پڑہون فَاَشَرْتُ اِلَیْهِ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ فِیْهِ پس عتبان نے اشارہ کیا آپکے طرف اس جگہہ پر جو دوست رکہتا تھا کہ حضرت نماز پڑہین آمین التفات ہی کہ بجاے اَشَرْتُ کے جو ظاہر سیاق عبارت ہی اَشَارَ لایا ہی۔ امام سیوطی کہتا ہی کہ یہہ تصرفات سے راوی کے ہی لیعنہ عبارت عتبان کی نہ لایا۔ کرمانی کہتا ہی کہ ضمیر اشار کی حضرت کے طرف راجع ہی یعنے از روے کشف اور نور باطن کے خود حضرت نے ہی اس جگہہ کے طرف اشارہ کیا جو مین دوست رکہتا تھا۔ یہہ اپکا معجزہ ہی۔ بہر تقدیر احب صیغہ متکلم مضارع کا ہوگا۔ اور اس قسم کے معانی بہت ہین جو کرمانی اپنی زور طبع سے کہتا ہی اور پر وارویات کا نہین کہتا ہی۔ اور یہی حدیث اگلے مذکور ہوی آمین اشارکی جگہہ مین اشرت آیا ہی اور یہان بھی ایک روایت مین امام بخاری کے بلفظ اشرت منقول ہی اور تطبیق مین ان ہر دو روایتون کے کہتا ہی کہ ہر دو کچھہ منافات نہین رکہتے ہین۔ ہوسکے کہ اشارت ہر دو سے معانا پس مرتبش واقع ہوے ہون پس عتبان ایک وقت اشارت کی نسبت اپنے طرف کی ہی۔ اور ایک وقت حضرت کے طرف فَقُمْنَا وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ پس حضرت کھڑے رہے اور ہم بھی آپکے پیچھے صفین باندہے۔ پھر آپنے سلام دیا اور ہم نے بھی سلام دیا جسوقت کہ حضرت نے سلام دیا مقصود اس حدیث کے لانے سے یہی جزو ہی۔ اور یہی مطابق ہی ترجمہ کے ساتھہ۔ اور اس جگہہ سوق کلام مفصح ہی اس سے کہ یہہ نماز نماز اشراق تھی اور غیر فرض نمازون مین بھی جماعت

الجزء الثالث

بھی جماعت آتی ہی **باب** الذکر بعد الصلوٰۃ یہہ باب بیان مین اس ذکر کے ہی جو نماز کے بعد آیا ہی **حدثنا** اسحٰق بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو ان ابا معبد مولیٰ ابن عباس اخبرہ ابن جریج نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عمرو نے کہ ابو معبد نے خبر دی عمرو کو کہ ابن عباس نے خبر دی ہی ابو معبد کو ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقرر بلند کرنا آواز کا ذکر مین جسوقت کہ فرض نمازون سے لوگ پھرین حضرت کے زمانۂ مبارک مین قسطلانی نے کہا کہ امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہی وہ جو اسبات پر حکایت کی تھی کہ تعلیم کے لئے تھوڑا جہر کرتے تھے۔ اور مختار یہہ ہی کہ امام و مقتدی ذکر آہستہ کرین مگر تعلیم کے لئے اور ذکر عام تر ہی جیسا کہ احادیث مین واقع ہوا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور اسکے سوا بھی جو اذکار ہین وقال ابن عباس کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ اور ابن عباس نے کہا کہ جسوقت کہ لوگ نماز سے پھرتے مین جان لیتا ہی ذکر کے آواز سے جبکہ مین اسکو سنتا تھا۔ یعنے جسوقت کہ نماز تمام ہونے کے وقت مین حاضر نہ ہتا تو اسی آواز سے سمجھتا کہ نماز تمام ہوئی۔ تیہ کہ بسبب کم عمری کے اخیر صف مین رہتا اور سلام دینے پر مطلع نہوتا مگر اسی آواز سے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو قال اخبرنی معبد عن ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر ابن عباس نے کہا کہ مین جانتا تمام ہونا حضرت کی نماز کا تکبیر سے یعنے اللہ اکبر کہنے سے۔ اور مراد مطلق ذکر الٰہی ہی۔ کس لئے کہ تکبیر معنے مین تعظیم و تجلیل کے ہی۔ پس شامل ہی اس کلمہ کو جو موجب ہو ذات و صفات الٰہی کی تعظیم و تجلیل کا وقال علی حدثنا سفیان عن عمرو قال کان ابو معبد اصدق مولی ابن عباس علی نے کہا جو شیخ ہی امام بخاری کا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو سے۔ اور کہا تھا ابو معبد صادق ترین موالی سے ابن عباس کے قال علی واسمہ نافذ امام بخاری نے کہا کہ علی جو مشہور ہی اسکا نام نافذی فا اور ذال معجمہ سے **حدثنا** محمد بن ابی بکر قال حدثنا معتمر عن عبید اللہ عن سمی عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال جاء الفقراء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ذہب اہل الدثور عن الاموال بالدرجات العلیٰ والنعیم المقیم ابو ہریرہ نے کہا کہ فقرا صحابہ حضرت کے طرف آئے اور کہنے لگے کہ لیگئے مال دار لوگ بلند درجے قرب درگاہ کے اور بہشت کے دایمی نعمتون کے۔ دثور جمع ہی دثر کا بفتح مہملہ و سکون مثلثہ اور آخر مین راء ہی معنے مین ہر چیز کی زیادتی اور مال کی زیادتی کے ہی بر تقدیر اول من المال بیان ہی۔ اور ہو سکے کہ من معنے مین سبب کے ہو یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم نماز پڑھتے ہین وہ جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتے ہین وہ جیسا کہ ہم روزہ رکھتے ہین ولہم فضل من اموال یحجون بہا ویعتمرون ویجاہدون ویتصدقون اور ان اغنیا کو زیادتی ہی بسبب مال کے کہ حج کرتے ہین اور عمرہ بجا لاتے ہین اور جہاد کرتے ہین اور صدقہ دیتے ہین فقرا کو۔ صدقہ عبادت مالی ہی اور وہ شامل ہی زکوٰۃ اور عتاق اور سب مصارف خیر کو فقال الا احدثکم بما ان اخذتم ادرکتم من سبقکم پس حضرت نے فرمایا آیا حدیث کرون مین تمہارے ساتھ اس چیز کو کہ اگر تم اسکو لوگے تو پاؤگے انکو جو سبقت کی ہین تمہارے سے مالدار لوگ ولم یدرکہ احد بعدکم اور نہ پائیگا تم کو کوئی شخص تمہارے بعد مالداروں سے اور انکے غیر سے اور ہوگے تم بہتر ان لوگون سے جو تم انکے درمیان ہو مگر جو کہ اسکے مانند عمل کرے تسبحون وتحمدون وتکبرون خلف کل صلوٰۃ ثلثا وثلثین پس تم تسبیح کرین اور تحمید کرین اور تکبیر کہین تینتیس ۳۳ بار یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر ہر ایک تیس پر تین بار فاختلفنا بیننا فقال بعضنا نسبح ثلثا وثلثین ونحمد ثلثا وثلثین وتکبر اربعا وثلثین پس اختلاف کیے ہم صحابہ نے پس مین۔ یہہ قول ابو ہریرہ کا ہی پس بعض ہمارے نے کہا اللہ تسبیح تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار فرجعت الیہ فقال تقول سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر حتی یکون منہن کلہن ثلثا وثلثین ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مین نے

مین نے حضرت کی طرف رجوع کیا تو فرمایا کہ کہے یہہ تینون کلمے یہان تک کہ وے سب تیس تیس تین بار ہو وین۔ ظاہر کلام یہہ ہی کہ ان تینون کو باجتماع تینتیس ۳۳ بار کہے اور یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ مقصود اس عبارت سے یہہ بھی ہی کہ یہہ کلمات تیس تیس تین بار کہے سب کو یا ہر ایک کو۔ اور سب روایات مین جدا جدا واقع ہوے ہین اور عمل بزرگون کا بھی اسی پر ہی یعنے ہر ایک تینتیس ۳۳ بار اور کلمۂ توحید ایک بار **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَرَّاد نے کہا جو کاتب مغیرہ کا ہی املا کیا مجھ پر مغیرہ بن شعبہ نے ایک مکتوب مین جو طرف معاویہ کے تھا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ مقرر تے پیغمبر خدا کہ کہتے یہہ کلمہ پیچھے ہر نماز فرض کے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اسکے معنے مین نہین ہی کوئی معبود لایق عبادت کے مگر اللہ جس حال مین کہ وہ ایک ہی کوی اسکا شریک نہین نہ عبادت مین نہ وجود مین از روے عقل و نقل کے اسی کو ہی بادشاہت اور اسی کو ہی ستایش نہ اسکے غیر کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ الٰہی نہین ہی کوی مانع کسی چیز کو جو تو بخشا ہو اور نہین بخشنے والا کوی کسی چیز کو جو تو منع کیا ہو اسکو وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور نفع نہین دیتا ہی کسی صاحب بخت کو تیرے پاس ہی بخت۔ مراد بخت سے دولت اور فراخ دستی اور حظوظ دنیوی ہی جو حق سبحانہ تعالیٰ عطا کی ہو معنے نے ہین کہ بخت فائدہ نہین دیتے ہین تیری طاعت کے بدل قَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا اور شعبہ نے عبد الملک سے یہہ روایت لائی جو مذکور ہوی یعنے جیسا کہ سفیان نے عبد الملک سے روایت کی ہی شعبہ نے بھی اس سے روایت کی وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ بِهٰذَا اور مروی ہی حکم سے اور روایت کی اسنے قاسم سے اور اسنے وراد سے ساتھ اس حدیث کے قَالَ الْحَسَنُ جَدٌّ غِنًى اور حسن نے کہا کہ جد بالفتح غنا کے معنے مین ہی **باب** يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ یہہ باب اس بیان مین ہی جو منہہ کرے امام سلام کے بعد لوگون کی طرف **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ سمرہ بن جندب سے مروی ہی کہ حضرت جسوقت نماز کو تمام کرتے ہمارے طرف اپنے روے مبارک سے متوجہ ہوتے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ زید بن خالد نے کہا نماز پڑہے ہمارے لئے پیغمبر خدا نماز صبح کی حدیبہ مین بعد پانی بارش پر جو وقت شب سے ہوا تھا فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ھل تدرون ماذا قال ربکم عز وجل قالوا اللہ ورسولہ اعلم پس جسوقت کہ نماز سے فارغ ہوے لوگون کی طرف متوجہ ہوے فرمایا آیا جانتے ہو تم کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے جو بزرگ و برتر ہی۔ حاضرون نے کہا خدا اور اسکا رسول دانا تر ہین اس پر جو وہ کہا قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا صبح کئے بندگون سے میرے بعض مجھ پر ایمان لاے ہوے اور کافر فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ اور جسنے کہا کہ مینہہ دئے گئے ہم ستارون نے ایسا اور ویسا۔ یعنے نسبت بارش کی ستارون کے تاثیر کے طرف کی سو وہ کافر ہوا ساتھ میرے اور مومن ہوا ساتھ ستارون کے جب اس نادان نے نسبت اس نعمت کے پہنچنے کی غیر خدا کے طرف کی از روے زجر کے اس اعتقاد کو کفر فرمایا اور یہہ اعتقاد رفتہ رفتہ کفر حقیقی کے طرف کھینچیگا۔ بہرحال اس نسبت سے قولاً و اعتقاداً پرہیز رہنا لازم ایمان ہی ہی۔ اور اس قسم کے زواجر شرع شریف مین بہت آئے ہین **سوال** اگر کوی کہیگا کہ کسنے یون اعتقاد کیا کہ اوضاع کواکب کو اللہ تعالیٰ سبب عادی ٹہہرایا ہی۔ اور مؤثر حقیقی وہی ہی جیسے

الجزء الثالث

دوسرے اسباب عادیہ ہین چنانچہ آتش مین صفت جلانیکی اور پانی مین تاثیر تشنگی بجھانیکی اور ادویہ مین جذب سے تاثیر رکھے ہین۔ ایسا ہی ستارون مین بھی تاثیر رکھی ہی اور حقیقت مین موثر حقیقی اللہ ہی ہی۔ اگر ایسا اعتقاد رکھے کیا مانع ہی **جواب** ہم کہتے ہین کہ نجوم کے دلایل ظنی ہین جتنے بھر ستارے ہین رب کے اوضاع کو باجتماع جمع کرنا آدمی کے حوصلۂ ضبط سے خارج ہی۔ اور جو آثار متعارض ہین وقوع تاثیر مین بعضون کے سوائے بعض کے جرم کرنا بھی نجومیون کی عقل کا مقتضا نہین۔ پھر عادات ضروریہ محسوسہ پر جیسے آب آتش وغیرہ قیاس کرنا کیونکر نا تمام زیبیگا علاوہ یہہ کہ خود شارع علیہ السلام نے بشدت اسکو منع فرمایا ہی اور کہا۔ مَنْ اَتٰی کَاہِنًا اَوْ نَجَّمَ فَقَدْ کَفَرَ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ اور نسبت کرنے مین افعال کے اسباب عادیہ کے ساتھ کوی حماقت اس شدت کے ساتھ واقع نہوئی اور افعال کی نسبت ستارون کی طرف کرنے کی کہین رخصت نہ آئی۔ پس مومن کو چاہیے کہ زبان کو ایسے قول اور دل کو ایسے اعتقاد سے پاک رکھے۔ اور آثار مین آیا ہی کہ جسوقت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک سفر کا ارادہ کیا۔ ایک منجم نے کہا کہ آج کے روز قمر در عقرب ہی سفر نکیا چاہیے۔ امیر المومنین غضب مین آئے اور فرمایا اگر تو اور حاضر ہوتی تیری گردن مارا ہوتا۔ ہم نے کئے سفر حضرت کے ساتھ کئے ہین پر ایسا کوی حرف کبھی مذکور نہوا حضرت علی نے یہہ دلیل اسلامی اسکے روبرو بول کے اسکو پوچھا کہ فلان ستارے کے ساتھ کیا نسبت رکھتا ہی بیان کر۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے نہین معلوم۔ پھر اوسی طرح ستارگان مرصودہ نام مرصودہ کے اوضاع سے سوال کیا جنسے اہل نجوم غافل ہین۔ بعد اسکے ہر ستارے کے اوضاع کے احکام اور مقابلہ نحس کا سعد کے ساتھ خود ہی بیان فرماے اور اسکی نادانستگی پر اسکو آگاہ کیا اور فرمایا کہ ہر چند اہل رصد تاثیرات کواکب بیان کرین پر سپر دہو کا نکھاوین اور اسکے اقتضا پر حکم نہ کرین تھین اور یہان کوی شخص یون نہین کہہ سکتا ہی کہ ہر چند اہل نجوم نے [illegible] حضرت علی کے قول سے تو احکام و اوضاع کو اکب کا ثبوت ہوا۔ کیونکہ یہہ دلیل ابطال دلیل ابرامی ہی کہ بحسب اعتقاد اہل نجوم بطور الزام و ابطال بیان [illegible] ہادی الی الحق والصواب

حدثنا عَبْدُ اللّٰہِ سَمِعَ یَزِیْدَ بْنَ ھَارُوْنَ قَالَ اَخْبَرَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ ثم انس بن مالک نے کہا کہ ایک رات حضرت نے نماز کی تاخیر کی نصف شب تک لَنَا فَلَمَّا صَلّٰی اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ ہمارے پاس آئے پھر جب نماز تمام کی ہماری طرف اپنے روے مبارک سے متوجہ ہوے اور فرمایا مقرر لوگ نماز پڑھے اور سو گئے اور تم ہمیشہ نماز مین ہو جب تک انتظار کرتے ہو

باب مَکْثِ الْاِمَامِ فِیْ مُصَلَّاہُ بَعْدَ السَّلَامِ یہہ باب تہیل کرنے مین امام کے ہی اپنی نماز کی جگہہ مین سلام کے بعد

قال لَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رض یُصَلِّیْ فِیْ مَکَانِہِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ الْفَرِیْضَۃَ نافع نے کہا کہ فعل پڑھتے اس جگہہ مین جہان نماز فرض پڑھے ہین اس روایت مین امام بخاری نے حدثنا آدم کہا اس لیے کہ آدم اس حدیث کو بطریق نقل و تحمیل کے کہا بلکہ کہا کہ وَفَعَلَہُ الْقَاسِمُ اور کیا ہی اسکو یعنے وہ نفل نماز پڑھی ہی قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق فرض نماز کی جگہہ مین وَیُذْکَرُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ ع الْاِمَامُ فِیْ مَکَانِہٖ وَلَمْ یَصِحَّ اور ذکر کیا جاتا ہی ابو ہریرہ سے رفع کرنا اسکا اس حدیث کو کہ نماز نہ پڑھے امام اپنی جگہہ مین۔ اور ابو ہریرہ سے یہہ حدیث پہنچی اسکے ضعف اسناد کے سبب لیکن ابن ابی شیبہ علی بن ابی طالب سے اسی لفظ سے لایا ہی۔ اور ابو داؤد نے بھی مغیرہ بن ابی شعبہ سے اسی لفظ سے لایا ہی امام بخاری رح نے اس حدیث مین لفظ حدثنا آدم نہین لایا۔ کیونکہ آدم سے بطریق مذاکرہ کے سنا ہی نہ بطریق تحمیل و تحدیث کے۔ اور مرتبہ اسکا فروتر ہی حدثنا سے ذکر کیا اسکو اکثر شارحون نے

حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ ھِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَلَّمَ یَمْکُثُ فِیْ مَکَانِہٖ یَسِیْرًا ابی بی ام سلمہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت

جسوقت سلام دیتے دہیل کرتے تھوڑی اپنی جگہہ مین قال ابن شہاب فری واللہ اعلم لکی ینفذ من ینصرف من النساء ابن شہاب نے کہا کہ حضرت درنگ کرنے کا سبب یہ گمان کرتا ہون اور خدا بہتر جانے والا ترہی کہ اسواسطے ہوگا کہ وے عورتین جو پھیر نیوالے ہین بعد نماز باہر نکل جاوین تو کوئی مرد انکو نہ پاوے وقال ابن مریم اخبرنا نافع بن یزید قال حدثنی جعفر بن ربیعة ان ابن شہاب کتب الیہ قال حدثتنی ھند بنت الحارث الفراسیة عن ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکانت من صواحباتها نافع بن یزید نے کہا حدیث کی مجھسے جعفر نے کہ ابن شہاب نے اسکو لکھا کہ حدیث کی مجھسے ہند حارث کی بیٹی نے ام المومنین ام سلمہ سے وہ ہند جو فراسیہ تھی اور ام سلمہ کی مصاحبہ تھی قالت کان یسلم فینصرف النساء فیدخلن بیوتھن من قبل ان ینصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلمہ نے کہا کہ حضرت جب نماز سے سلام دیتے تب عورتین نماز سے پھرتین اور اپنے گھرون مین آتین حضرت پھرنے کے آگے وقال ابن وھب عن یونس عن ابن شہاب اخبرنی ھند الفراسیة وقال الزبیدی اخبرنی الزھری ان ھند بنت الحارث القرشیة اخبرته امام بخاری کا مقصود ان اقوال سے یہہ ہی کہ فراسیہ تصحیف قرشیہ کی نہین ہی جیسا کہ بعضون نے توہم کیا ہی بلکہ ہر دو درست ہین کیونکہ بنی فراس ایک بطن ہی کنانہ سے اور کنانہ قریش سے ہی پس ہر دو نسبت درست ہین وکانت تحت معید بن المقداد وھو حلیف بنی زھرة اور ہند معید بن مقداد کے زیر نکاح تھی اور وہ ہم عہد بنی زہرہ کا تھا وکانت تدخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہند حضرت کے ازواج مطہرات کے پاس آیا کرتی تھی وقال شعیب عن الزھری حدثتنی ھند القرشیة وقال ابن ابی عتیق عن الزھری عن ھند الفراسیة وقال اللیث حدثنی یحیی بن سعید حدثته عن ابن شہاب عن امراة من قریش حدثته عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ان قولون سے یہہ ہی کہ ایک جماعت نقل کی ہی اس حدیث کو ہند سے جو بعض کے کلام مین فراسیہ اور بعض کے کلام مین قرشیہ واقع ہوا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ مجموع الامرین سے یہہ بات مستنبط ہوتی ہی کہ امام کے لئے کئی حالتین ہین کہ یا نماز وہ ہوگی کہ جسکے بعد نفل ہی یا وہ ہوگی کہ اسکے بعد نفل نہین پہلی صورت مین ائمہ کا اختلاف ہی کہ انمین کے آگے دعای ماثور مین مشغول ہووے یا اگر وے بھی اسی کو اختیار کیا ہی لیکن حنفیہ کے پاس فرض کے بعد سنت کے آگے دعا اور درود اور تسبیح وغیرہ مین مشغول ہونا مکروہ ہی کیونکہ بعد فرض سنت کے لئے قیام کرنا افضل ہی دعا وغیرہ سے ہان جس نماز کے بعد نفل نہین جیسے عصر اسکے بعد امام و مقتدی ذکر ماثور و دعا مین مشغول ہونا مضایقہ نہین اور وہ جو دعا کے وقت نظر آسمان کی طرف کرتے ہین سو وہ اکثر کے پاس جایز ہی کیونکہ آسمان دعا کا قبلہ ہی جیسے کعبہ نماز کا قبلہ ہی بعض کے پاس مکروہ ہی فسطلانی

باب من صلی بالناس فذکر حاجة فتخطاھم

یہہ باب ان بیان مین ہی کہ کوی شخص لوگون کے ساتھہ نماز پڑہے پھر اپنی کوی حاجت یاد کرے پس انکے درمیان سے گذرے

حدثنا محمد بن عبید قال حدثنا عیسی بن یونس عن عمر بن سعید قال اخبرنی ابن ابی ملیکة عن عقبة قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائه عقبہ نے کہا کہ مین نے حضرت کے پیچھے مدینہ طیبہ مین عصر کی نماز پڑہی پس حضرت نے سلام دیا اور جلدی اٹھے اور لوگ آپکے گردنون پر اپنے بی بیون کے بعض کے حجرون کی طرف گذرے ففزع الناس من سرعته پس لوگ آپ کی جلدی سے گھبرے کہ خلاف عادت آپکو اضطراب مین دیکھا یا دا کوی چیز مکروہ پیش آیی ہو فخرج علیہم فرای انھم قد عجبوا من سرعته پس باہر آنے حضرت آپ یعنے انکے طرف تشریف لائے اور انکو دیکھا کہ تعجب کرتے ہین آپکے جلد اٹھنے اور تشریف لیجانے

ترجمۃ الثالث

سے فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ پس فرمایا کہ میں نے یاد کیا ایک چیز کو جو زر کا تھا ہمارے پاس تھا سو میں نے اسبات کو ناخوش رکھا کہ وہ چیز مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ لانے سے پھیر رکھے۔ پس اسکو تقسیم کرنیکا حکم کیا **باب** الْاِنْفِتَالِ وَالْاِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشِّمَالِ یہ باب اس بیان میں ہی کہ پھر مصلی داہنے جانب اور بائیں جانب سے وَكَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اور تھے انس بن مالک کہ پھرتے اپنے داہنے جانب سے اور بائیں جانب سے وَيُعِيْبُ عَلَى مَنْ يَتَوَخَّى أَوْ مَنْ يَعْمِدُ لِلْاِنْفِتَالِ عَنْ يَمِيْنِهِ اور انس اس شخص پر عیب کرتے تھے جو سیدھی طرف سے ہی پھرنیکا قصد کرتا یا بائیں طرف سے ہی پھرنے کا ارادہ کرتا یہ شک راوی کا ہی یعنے نماز کے بعد سیدھی طرف سے پھرنیکو واجب جانے اور کبھی بائیں طرف سے نہ پھرے۔ اسکو انس رضی اللہ عنہ معیوب جانتے تھے جیسا کہ دوسری حدیث آویگی اسمیں اس سے بھی صاف آیا ہی ویسا واجب سمجھنا بدعی والا لحت کو پہنچا ہی کہ حضرت اکثر اپنے داہنے طرف سے پھرتے تھے۔ ذکر کیا ہی اسکا انس وغیرہ نے **حدثنا** أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلٰوتِهِ عبد اللہ ابن مسعود نے کہا نہ ٹھہراوے تمہارے سے کوئی شخص شیطان کے لئے ایک حصہ اپنی نماز سے یَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ یہ کہ اعتقاد کرے لازم جانے اپر یہ کہ نہ پھرے مگر سیدھی طرف سے لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ تحقیق میں نے حضرت کو دیکھا ہی کہ اکثر بائیں طرف سے پھرتے تھے **ترجمہ** کہتا ہی کہ عبد اللہ بن مسعود دیدے طرف سے پھرنے کو مکروہ اسلئے ٹھہرایا کہ اسکی مداومت پر نظر کرتے کہیں لوگ اسکو واجب ٹھہرالیں وگرنہ تیامن مستحب ہی فقط **باب** مَا جَاءَ فِي الثُّوْمِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ یہ باب بیان میں اس چیز کے ہی جو آیا ہے حکم میں کھانے کچے لہسن اور پیاز کے اور کراث کے۔ وہ ایک بھاجی ہی کہ جسکو گندنا کہتے ہیں وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ الثُّوْمَ وَالْبَصَلَ مِنَ الْجُوْعِ أَوْ غَيْرِهِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا اور حضرت نے فرمایا کہ جسنے کھایا لہسن یا پیاز کو بھوک سے یا غیر بھوک سے سو ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔ مراد جنس مسجد ہی اور اسکی تعمیم دلالت کرتی ہی گندہ دہن اور گندہ بغل اور گندہ زخم والے کو بھی اور امام احمد کی روایت میں لفظ لا یقربن مساجدنا آیا ہی یعنے ہماری مسجدوں کے نزدیک نہ آوے جب حضرت خیبر میں اقامت فرماتے تھے اسوقت ایک جگہہ کو نماز کے لئے آمادہ کی تھی سو آپنے یہ حکم اسوقت فرمایا۔ اور قیاس کرتے ہیں اسپر حدیث جابر کو جو اسکے بعد مذکور ہی۔ اور حدیث انس کی جو اس لفظ سے آئی ہی فلا یقربن ولا یصلی معنا غیر مساجد کو بھی شامل ہی جس شخص سے کہ بدبو آوے جیسے ماہی فروش اور دباغ وغیرہما **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا جو کہ کھاوے اس جہاز سے یعنے لہسن پس ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے یعنی مسلمانوں کے مسجدوں سے نزدیک نہ ہووے۔ جبتک کہ بو اس جہاز کی جاوے جو درخت کہ ہر اور شاخ رکھے اسکو شجر کہتے ہیں لہسن کے جہاز پر بھی اطلاق شجر کا آیا ہی جیسا کہ کرام فصیح فصحا عرب کا اسپر شاہد ہی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بطریق مجاز ہی۔ جانا چاہئے کہ اس نہی سے بعضے اس ظواہر حمل تحریم پر کرتے ہیں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيْدُ الثُّوْمَ فَلَا يُغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا جابر بن [illegible] اس جہاز سے حضرت نے ارادہ کیا اس جہاز سے لہسن کا پس مسلمانوں کی مسجدوں میں نہ آوے [illegible] استباح کے لئے ہی یا خبر ہی معنی میں نہی کے قلت

مایعنی

مَا يَعْنِي بِهٖ قَالَ مَا أَرَاهُ وَيَعْنِي لَا يَنْتِفُهُ عطاء نے کہا کہ ابن جابر سے پوچھا کہ حضرت کا اس سے کیا حکم کیا تھا جابر نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ کچھ نہیں حکم کیا وَقَالَ مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَرَاهُ لَمْ يَنْتِفْهُ اور مخلد نے ابن جریج سے لایا ہے کہ اراہ کہا حضرت نے حکم نہیں کیا یہ کہا خواہ کچھ ہو یا کچھ

حدثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ زَعَمَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ عطاء نے کہا کہ جابر نے خبر دی کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی لہسن یا پیاز کھاوے تو چاہیے کہ ہم سے گوشہ لے یا فرمایا کہ ہماری مسجدوں سے گوشہ لے یا اپنے گھر میں بیٹھے۔ یہ شک راوی کا ہے وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ اور مقرر حضرت کے پاس ایک دیگ لائی گئی اس میں سبزیاں تھیں بھاجی کی قسم سے فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ پھر حضرت اس سے بو ناخوش پائی سو استفسار فرمانے لگے لوگوں نے خبر دی ان چیزوں سے جو اس میں تھیں بقول کی قسم سے۔ قدر مونث سماعی ہے تذکیر اور تانیث ہر دو کی ضمیر کے طرف روا ہیں ایسا ہی کہا ہے شارحوں نے مشہور وہ ہے کہ مونث سماعی کے طرف ضمیر تانیث ہی راجع ہوا کرتی ہے فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ پس فرمایا کہ نزدیک کرو اس دیگ کو یا ان ترکاریوں کو طرف بعض اپنے کے یاروں کو جو ساتھ آپ کے تھے۔ روایت ہے کہ وہ ابو ایوب انصاری تھے۔ یہ کلام یا اس معنے کے ساتھ منقول ہے تقدیر لفظ اشارۃ راوی کا کلام ہے یعنے اشارہ کیا حضرت نے طرف بعض یاروں کے جو ساتھ آپ کے تھے فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا جب ملاحظہ فرمایا آپ نے اس کو جو اسکا کھانا ناخوش رکھتا تھا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي فرمایا کہ کھا حلال ہے اور میں جو نہیں کھاتا ہوں اسلئے ہے کہ میں بات کرتا ہوں اس سے جو تو بات نہیں کرتا ہے یعنے وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ اپنے یار کو ایذا دوں جو جبرئیل امین ہیں وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أُتِيَ بِبَدْرٍ احمد بن صالح نے جو شیخ ہے امام بخاری کا ابن وہب سے لفظ قدر کی جا پر لفظ بدر روایت کی ہے کہ بدر لایا گیا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ ابن وہب نے کہا مراد بدر سے ایک طبق ہے جو سبزیاں تھیں پیاز اور کراث سے۔ طبق کو بدر اسلئے کہا کہ اسکو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ ہے مدور ہونے میں وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ اور لیث نے ذکر کیا لیث اور ابو صفوان نے قصہ دیگ کا فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيثِ پس میں نہیں جانتا ہوں کہ زہری کا قول ہے یا حدیث کا

حدثنا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّومِ عبد العزیز نے کہا کہ ایک مرد نے انس بن مالک سے پوچھا کہ تم نے کیا سنا ہے حضرت سے اس کے باب میں فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يُقْرَبَنَّا وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا تو انس بولے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی کھاوے اس درخت سے کچا پس نزدیک ہمارے نہ آوے اور ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ اس حدیث میں ہی مسجد کے ساتھ مقید نہیں ہے اسی لئے سب مسجدوں کو عام رکھتے ہیں جیسا کہ مصلاے عید کا اور جنازہ اور ولیمہ اور ظاہر یہ ہے کہ جہاں مظنہ حضور ملایک کا اور اجتماع مسلمین کا ہو اس سے پرہیز کیا چاہیے

باب

وُضُوءِ الصِّبْيَانِ وَمَتَى يَجِبُ عَلَيْهِمُ الْغُسْلُ وَالطُّهُورُ وَحُضُورُهُمُ الْجَمَاعَةَ وَالْعِيدَيْنِ وَالْجَنَائِزَ وَصُفُوفِهِمْ یہ باب بیان میں وضو کرنے نابالغ لڑکوں کے ہے اور اس بیان میں کہ کونسے وقت انپر غسل اور طہارت واجب ہوتی ہے قبیل سے عطف عام کے ہے خاص پر اور بیان میں ہے حاضر ہونے کا انکے جماعت میں اور عیدین میں اور نماز جنازہ میں اور بیان میں ٹھہرانے لڑکوں کے صف جماعت میں

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے جو گذرا حضرت کے ساتھ اس سر قبر پر جو قبروں سے ایک طرف تھی پس امامت کی انکی اور صفیں باندھے اس قبر پر منبوذ بفتح میم وسکون نون وضم موحدہ آخر میں اسکے ذال معجمہ ہے معنے میں منفرد اور بعید کے آیا ہے اور قبر منبوذ کی روایت دو وجہ پر آئی ہے بطریق تصغیر کے دو معنے میں بعید کے ہے اور بطریق اضافت کے دو معنے میں بقیط کے ہے یعنے قبر اس بچے کی جو راہ میں ڈالا آیا ہے فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شیبانی نے کہا کہ میں نے کہا یا ابا عمرو یہ کہ کیونکر شعبی کی ہے کہ کہنے حدیث کی تجھ سے تو کہا ابن عباس نے حدیث کی اسوقت ابن عباس رکابی تھے

یہ حدیث پچھلے جزو کے ترجمہ باب پر دلالت کرتی ہے نابالغ جماعت نماز میں اور جنازہ کی نماز میں جا حاضر ہوئے اور صف باندھے اور وضو کرنے پر کیونکہ ابن عباس کی صف میں ہوگئے اور وضو کیے ہوگے اسی طرح کہا ہے شارحوں نے اور بے حاجت ارتکاب اس تکلف کا کیا کسلئے کہ اور ایک حدیث ابن کی بیان آئی ہے جو دلالت جزو اول پر کرتی ہے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ غسل روز جمعہ کا واجب ہے ہر بالغ پر مراد یہ ہے کہ واجب کے مانند ہے یعنی ایسے کہ غسل واجب ہو نیکا وقت اسکے طرح کا وقت ہے یہ حدیث مطابق ترجمہ باب کے ہے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو قال اخبرنی کریب عن ابن عباس قال بت عند خالتی میمونۃ لیلۃ فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما کان بعض اللیل قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتوضأ من شن معلق وضوءا خفیفا یخففہ عمرو ویقللہ جدا ابن عباس نے کہا کہ میں خواب کیا اپنی خالہ بی بی میمونہ کے پاس ایک شب اور خواب کیے پیغمبر خدا بھی پھر جب تھوڑی رات گذری حضرت اٹھے اور وضو کیا اس مشک سے جو لٹکا ہوا تھا وضو سبک سا جسکو عمرو اور ہلکا کہتے تھے اور دوسری روایت میں ابن عباس سے آیا ہے فاحسن الوضوء معنے میں اچھا وضو کیا آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ بغیر اسراف و تقصان ثم قام یصلی فقمت وتوضأت نحوا مما توضأ پس کھڑے رہے نماز پڑھتے ہوئے پھر میں بھی اٹھا اور وضو کیا مانند وضو حضرت کے ثم جئت فقمت عن یسارہ فحولنی فجعلنی عن یمینہ پھر میں آیا اور کھڑا رہا حضرت کے بائیں طرف آپ نے پھیر دیا اور کھڑا کیا اپنے سیدھی طرف ثم صلی ما شاء اللہ ثم اضطجع فنام حتی نفخ پھر نماز پڑھے جسقدر کہ چاہا اللہ نے پھر پہلو کھا اور خواب کیے یہانتک کہ خراٹے لینے لگے یعنے آواز آپکے خوم مبارک کی بلند ہوی فاتاہ المؤذن فخرج معہ الی الصلوٰۃ فقام یصلی ولم یتوضأ پھر مؤذن آپکے پاس آیا اور نماز کے لئے آگاہ کیا پھر اسکے ساتھ نماز کے لئے نکلے اور نماز پڑھے اور وضو نہ کیا قلت لعمرو ان الناس یقولون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنام عیناہ ولا ینام قلبہ عمرو سے کہا مقرر لوگ کہتے ہیں کہ حضرت کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے یعنے خواب پر موقوف نہیں قال عمرو سمعت عبید بن عمیر یقول رؤیا الانبیاء وحی عمرو نے کہا کہ میں نے عبید بن عمیر سے سنا کہتا تھا خواب انبیاء کا وحی ہے اور وحی غفلت کے ساتھ مرجع ہوتی ہے ثم قرأ انی اری فی المنام انی اذبحک پھر یہ آیت پڑھی جو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام کو خبر دی کہ مقرر میں دیکھا کہ خواب میں تجھکو ذبح کرتا ہوں ان سے ثابت ہوا کہ انبیاء کا وحی ہی کیونکہ اگر خواب وحی نہ ہوتا تو مجرد خواب سے ایک حر زادہ کو ذبح کرنے اور ذبح کرنے پر آمادہ نہ کرتے اور ذبح کرنے پر آمادہ ہونا چاہئے یہ حدیث اس قول کے ساتھ جو قضاء نخوا حماقو قضاء ہی ہے ذبح کرنا جو ان ان سے بدلال کیا ہے

پڑھے۔ یہ حدیث مطابق ہے ترجمہ کے ہی جو حضور نے کہا کہ جماعت میں ہی اسلئے کہ تیمم کرنے والے کو جو جواب نہ کہا ہو حدیث کے فوائد سے جواز ہے جماعت کا ہی نماز نفل میں **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابن شہاب عن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ عن ابن عباس انہ قال اقبلت راکبا علی حمار اتان وانا یومئذ قد ناھزت الاحتلام وانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد۔ پس میں بارہ صف کے آگے سے گذرا اور اتر اور مادہ خر کو چھوڑا جس حال میں کہ وہ چرتی تھی پھر میں صف کے درمیان آیا۔ اور مجھ پر کسی نے انکار نہ کیا۔ اس آیۃ سے ہیں غیر ما لم صف میں داخل ہوا اور لوگوں کے آگے سے گذرا اور نماز دہی انکے ساتھ **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال عباس وحدثنا عبد الاعلی قال حدثنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃ امام بخاری نے یہ حدیث دو اسناد سے لیکر معمر اور عروہ سے روایت کی ہی قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العشاء بی بی عائشہ نے کہا کہ دیر کی حضرت نے بیان تک کہ سخت اندھیری ہوئی شب کی عشاء کی نماز میں حتی نادی عمر قد نام النساء والصبیان یہانتک کہ فریاد کی عمر نے حضرت کو کہ مقرر عورتیں اور بچے سو گئے فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لیس احد ینتظر الصلوٰۃ غیر کم ہیں حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ مقرر کہ کوئی شخص اہل زمین میں نماز نہیں پڑھتا ہو یہ نماز یعنے نماز عشاء ممتاز ہے ولم یکن احد یومئذ یصلی غیر اھل المدینۃ اور نہیں پڑھتا تھا کوئی شخص حج نماز پڑھتا ہو مدینہ منورہ کے مسلمانوں سے یہ کلام اگرچہ مدینہ منورہ کے مسجد کو شامل ہی لاکن یہ کلام ظاہر ہے کہ ایک جماعت مسلمانوں کی جو جنس کے طرف ہجرت کی تھی باقی ہی قتیبہ **حدثنا** عمر بن علی قال حدثنا یحیی قال حدثنا سفیان قال حدثنا عبد الرحمن بن عابس سمع ابن عباس قال لہ رجل شہدت الخروج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا کہا اسکو ایک مرد نے حاضر تھا تو عید میں نکلنے کے وقت حضرت کے ساتھ مصلی عید پر یعنے جو وقت کہ حضرت مصلی عید پر عید کی نماز کے لئے تشریف لائے قال نعم ولولا مکانی منہ صغیرا ما شہدتہ یعنی من الصغر کہا ہاں میں حاضر تھا اگر حضرت کے ساتھ مجھے قرب و نزدیکی نہ ہوتی حاضر نہ ہوتا میرے قریب سال کے سبب سے تھا یعنی اگر میں حضرت کے زمانہ شریف میں کم سن نہ ہوتا اپنے ساتھ لایا ہوتا اور یعنوں نے کہا کہ ابن عباس سے تمام پہنچے میں کہ اگر میں میرا کم عمری سے ہونا غلبہ اژدہام جو لوگوں کے نزدیک پہنچا تھا نہ ہوتا اس مجلس میں حاضر نہ ہو سکتا تھا یا تمام کمسنی میرا قدر و منزلت حضرت کے پاس نہ ہوتی حاضر نہ ہوتا بسبب کم عمری کے اتی العلم الذی عند الناس کثیر بن الصلت حضرت کے پاس ایک منادی یا جو ابن صلت کے مکان کے قریب تھا ثم خطب ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن ان یتصدقن پھر خطبہ پڑھا پھر عورتوں کے پاس آئے جو حاضر تھیں پس انکو نصیحت کی اور انکو خیرات کا ثواب و عقاب بتلایا اور انکو فرمایا کہ صدقہ دو فجعلت المرأۃ تہوی بیدہا الی حلقہا تلقی فی ثوب بلال پس عورت ہاتھ لے جاتی تھی اپنے حلقہ کو یعنے اپنی انگوٹھی اور بالی کو پھینکتی تھی بلال کے کپڑے میں زکوٰۃ کے طرف ہاتھ ڈالنے لگیں یعنے اپنی انگوٹھیاں اور بالیاں پھینکنے لگیں جس حال میں بلال کپڑے میں لیتے تھے ثم اتی ہو وبلال البیت پس آئے حضرت اور بلال گھر کے طرف ہوئی یعنی تمام ہوا معاملہ اور باقی نماز پڑھی۔ ہر دو ایک مضمون ہی حاصل ہمارا مام مفہوم ہوں کہ بعد جمع ہی جماعت کے **باب** خروج النساء الی المساجد باللیل والغلس یہ باب نکلنے میں عورتوں کے ہی جو ان ہوں یا بوڑھیاں طرف مسجد کے آخر شب کی اندھیری میں **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ قالت اعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعتمۃ حتی نادی عمر نام النساء والصبیان فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ینتظر ہذہ احد غیرکم من اہل الارض کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول اور تھے لوگ نماز پڑھتے عشاء کی درمیان غائب ہونے شفق کے یہانتک تیسرے حصہ تک **حدثنا** عبد اللہ بن موسی عن حنظلۃ عن سالم بن عبد اللہ عن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استاذنکم نساءکم باللیل الی المسجد فاذنوا لہن ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو عورتیں کہ تمہاری تم سے اذن طلب کریں شب کے وقت نماز پڑھنے مسجد کو پس جانے کو اذن دو یہ موقوف ہی کہ عورتوں کے باہر نکلنے میں اس حاصل ہوا اور مفسدہ کا اندیشہ نہ ہو یہ بات اس زمانہ میں تھی بخلاف اس زمانہ کے ان بوڑھیوں کے لئے عشاء اور فجر میں خصوصاً ہی تابعہ شعبۃ عن الاعمش عن مجاہد عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متابعت کی ہی عبد اللہ بن موسی کی شعبہ عن سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے **باب** انتظار الناس قیام الامام العالم یہ باب ہے نماز کے لئے لوگ امام عالم کی انتظار کھینچنے کے بیان میں ہی اکثر روایات میں اس کتاب مطلب کے اس باب سے اور ترجمہ میں خط کھینچے ہیں یہ جملہ امت کے باب میں گذرا جو حدیث میں کہ اصحاب میں ترجمہ کے ساتھ مناسب نہیں کہتے ہیں مگر بتکلف کہ قیام سے انصراف مراد ہے کہیں **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزہری قال حدثتنی ہند بنت الحارث ان ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہا ان النساء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن اذا سلمن من المکتوبۃ قمن ومکث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن صلی من الرجال ما شاء اللہ زہری نے کہا ہند کی مجھے ہند کی ابو سلمہ نے خبر دی

الجزء الثانی

صلی اللہ علیہ وسلم السلام پھیرتے جب آپ سلام پھیرتے تو عورتیں اٹھ کھڑی ہوتیں اور آپ اپنی جگہ پر ہی رہتے فاذا قام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام الرجال پھر جب حضرت کھڑے ہوتے وہاں ہی کھڑے رہتے **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک ح وحدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا
مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمن عن عایشۃ قالت ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح فینصرف النساء متلفعات بمروطھن
ما یعرف من الغلس فی بنی عایشہ سے مروی ہے کہ مقرر حضرت نماز پڑھتے صبح کی اور پھرتے عورتیں جس حال میں کہ لپیٹے ہوئے اپنے منہ کو اپنے چادروں اور پہچانے جاتی تھیں بسبب اندھیری کے کہ عورات ہیں یا مرد اور
مروط جمع مرط کالی کمبل چادر کے معنے ہیں جھوٹی یا خزی کی ہو مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ باب ساباط ظاہری کہ عورتیں رات کے وقت نماز کے لئے مسجد کو نکلا کرتی تھیں **حدثنا** محمد بن مسکین
قال حدثنا بشر قال اخبرنا الاوزاعی قال حدثنا یحیی ان ابا کثیر حدثہ عن عبداللہ بن ابی قتادۃ الانصاری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاقوم الی الصلوٰۃ
وانا اریدان اطول فیھا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلوتی کراھیۃ ان اشق علی امہ ابو قتادہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں میں
چاہتا ہوں کہ نماز میں درازی کروں پس کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو نماز میں تخفیف کرتا ہوں بسبب ناخوش کہنے ساباط کے کہ اس بچے کی ماں پر سختی والوں **حدثنا** عبداللہ بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ عن عایشۃ قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل قلت لعمرۃ
انساء بنی اسرائیل منعن قالت نعم یحیی کہتا ہے میں نے عمرہ سے پوچھا کیا عورتیں بنی اسرائیل کے منع کی گئیں تھیں کہا ہاں منع کی گئیں تھیں عبدالرزاق نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہے کہ اگر
عورتیں بنی اسرائیل کے کہ نعل چوبین پہنا کرتیں مساجد میں مرد پیر مرد تو پیر مرد اپنی مساجد کی طرف بنا حرام ہوا اور بیحیض سونپا گیا تا مسجد کو نہ جا سکیں **باب** صلوٰۃ النساء خلف الرجال
یہ باب نماز پڑھنے میں عورات کے پیچھے صف مردوں کی **حدثنا** یحیی بن قزعۃ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن الزھری عن ھند بنت الحارث عن ام سلمۃ قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم قام النساء حین یقضی تسلیمہ بی بی ام سلمہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جو وقت سلام دیتے عورتیں جانے کے لئے کھڑی ہوتیں ہیں تک کہ سلام کو تمام کرتے و نیز تک ہو
ذلک یسیرا قبل ان یقوم اور حضرت اپنی جگہ پر تھوڑی دیر کرتے اٹھنے کے قال نری واللہ اعلم ان ذلک کان لکی تنصرف النساء قبل ان یدرکھن الرجال زہری کہا میں
ان ام سلمہ کا معمولہ تھا کہ مقررہ نماز کسی امر کے واسطے تمام کرتا عورتیں اپنے گھروں کی طرف پھریں اگلے کہ مرد ان کو پاویں باوجود مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ ہی کہ عورتیں پیچھے مردوں
اندھیرے میں پھریں اور مرد ان تک نہ پہنچ سکیں اور اگلی صفیں مردوں کی صفوں کے آگے ہوتیں و مردوں کے گردنوں سے بچاتیں یہ تو سخت منع ہی اور ادراک مرد و نکاہی عورات کو **حدثنا**
احمد بن عثمان قال حدثنا شریح بن مسلمۃ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابن شھاب عن انس قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت ام سلیم فقمت ویتیم خلفہ وام سلیم خلفنا انس نے کہا کہ حضرت
نماز پڑھی گھر ام سلیم کے جو ہماری والدہ تھی پس کھڑا ہوا میں اور ایک یتیم پیچھے حضرت کے اور کھڑی رہی ام سلیم ہمارے پیچھے اس حدیث میں عطف یتیم پر مرفوع متصل بغیر تاکید کے واقع ہوئی ہے قائم **باب**
یصف النساء خلف الرجال فی الصلوٰۃ علی الحصیر وغیرہ صف عورتوں کی مردوں کے پیچھے نماز میں حصیر پر اور غیر حصیر پر **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی انس بن مالک
ان جدتہ ملیکۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعتہ لہ فاکل منہ ثم قال قوموا فلاصلی لکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحتہ بماء
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت والیتیم وراءہ والعجوز من ورائنا فصلی لنا رکعتین ثم انصرف انس کی دادی ملیکہ نے حضرت کو دعوت کی کھانے کی واسطے اپنے پس کھایا حضرت نے اس سے پھر کہا اٹھو میں نماز پڑھاؤں تمہارے لئے انس نے کہا پس کھڑا ہوا میں
طرف اپنی چٹائی کی جو سیاہ ہو گئی تھی بسبب بہت بچھنے کے پس چھڑکا میں نے اس پر پانی پھر کھڑے ہوئے حضرت اور صف باندھی میں نے اور یتیم نے پیچھے حضرت کے اور بڑی بی پیچھے ہماری پھر نماز پڑھی حضرت نے ہمارے لئے دو رکعت پھر پھرے **باب**
استحباب ان لا تخرج المرأۃ مطیبۃ الی المسجد یہ باب ان میں ہے کہ مکروہ ہے عورت کے لئے نکلنا خوشبو لگا کر مسجد کو **حدثنا** مسدد قال حدثنا
عبدالواحد قال حدثنا عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ استجمرت فلا تشھد معنا العشاء ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ
حضرت نے فرمایا کسی عورت نے کہ لگائے عود سے پس نہ حاضر ہو ہمارے ساتھ نماز عشاء کی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلق خروج پر نہیں بلکہ خروج بر خوشبو
جاہتے واللہ اعلم والحمد للہ والمنۃ تمت بتوفیق اللہ تعالیٰ شرح صحیح بخاری کی اغا تحریر بروز مبارک دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ہجری میں ہوئی اور اس جلد ثالث کی تسوید
بھی بروز یکشنبہ دوازدہم ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ہجری میں تمام ہوئی بحمدہ تعالیٰ و قدرتہ امید ہے کہ جلد حسن اختتام کو پہنچے آمین بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین **تمت**

فہرست جلد رابع فیض الباری شرح صحیح بخاری

کتاب الجمعة

۱ باب بیان مین فرض ہونے نماز جمعہ کے
جمعہ کا غسل ترک کرنا مکروہ ہے
۳ باب جمعہ کے روز خوشبو لگا استعمال کرنے مین
۳ باب فضیلت مین پانے جمعہ و نماز جمعہ کے
۴ باب جمعہ کے روز روغن ملنے کے بیان مین
۴ باب جمعہ کے روز اپنا بہتر لباس پہننے مین
۵ باب جمعہ کے روز مسواک کرنے مین۔
۵ باب غیر کی مسواک کرنیکے حکم مین
۵ باب جمعہ کے روز نماز صبح مین کونسے سورتین پڑہین
۵ باب قریون اور شہرون مین نماز جمعہ کا حکم
۶ باب کیا جمعہ کا غسل عورتون اور بچون پر واجب
۸ باب جمعہ کے لئے عذر بارش سے حاضر نہو تو رخصت ہے
باب جمعہ کے لئے کتنی مسافت سے آنا واجب ہی
۹ باب گرما سخت ہو تو جمعہ کے لئے آنے کا کیا حکم
۱۰ باب نماز جمعہ کے لئے جلدی اور نہ دوڑ نیکے حکم مین
باب جمعہ کے لئے جب داخل مسجد ہو دو شخص کے درمیان نہ گذرو
۱۱ باب جمعہ کے روز اپنے بھائی مومن کو اٹھا کے نہ بیٹھے
باب جمعہ کی اذان کے بیان مین
باب حضرت کے زمانے مین ایک ہی موذن تھا
۱۲ باب جب امام منبر پر ہو جواب اذان کا
باب اذان کے وقت منبر پر بیٹھنے کے
باب خطبہ کے وقت اذان بولنے کے بیان مین
۱۳ باب منبر پر خطبہ پڑہنے کے بیان مین
باب کمر کمان یا عصا پر خطبہ پڑہنے کے بیان مین
باب امام قبلہ کی طرف پیٹھ قوم کیطرف منہ کرکے
۱۴ باب خطبہ مین بعد حمد و ثنا کے لفظ اما بعد
۱۶ باب دو خطبہ کے درمیان بیٹھنے کے بیان مین
باب خطبہ جمعہ سننے کے بیان مین
۱۷ باب امام خطبہ پڑہنے کے وقت کوی آیا تو
دو گانہ تحیۃ المسجد پڑہنے کا اختلاف
۲۶ باب خطبہ مین رفع یدین کا حکم
۲۶ باب جمعہ کے خطبہ مین بارش مانگنے کے بیان مین
۲۷ باب خطبہ کے وقت کوی بات کیا تو نے کیون خاموش نہ رہا
۱۸ باب جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ آمین دعا قبول
۲۸ باب خطبہ کے وقت لوگ امام کو چھوڑ کے جانا
۱۹ باب نماز جمعہ کے بعد اور اگلے راتبہ کتنی رکعت
۲۹ باب نماز جمعہ کے بعد زمین پر منتشر ہونیکا حکم
۳۰ باب نماز جمعہ کے بعد قیلولہ یعنے سونیکے بیان مین
باب خوف دشمن کے وقت نماز پڑہنے
۲۰ باب نماز خوف سوار و پیادہ پڑہنے کے
۲۱ باب نماز خوف مین بعض لوگ بعض کی نگہبانی
باب قلعہ کی فتح اور دشمن کے مقابلہ کے وقت نماز
۲۲ باب جو شخص دشمن کا پیچھا یا دشمن اسکا پیچھا
کیا ہو اسکی نماز کے بیان مین
۳۲ باب نماز صبح مین جلدی کرنے اور تاریکی مین
پڑہنے اور دشمن کے غفلت کے وقت اچانک
ہجوم کرنے اور نماز جنگ کے وقت پڑہنے مین

کتاب العیدین

۲۴ باب عید کے روز حبشیون کی بازی کے بیانمین
۲۵ باب عیدین مین جو سنتین ہین
باب عید الفطر مین نماز کے آگے کھانے کے بیانمین
۳۴ باب عید الضحے کے روز کھانا کھانیکے حکم مین
۳۵ باب ایک شخص کی نماز کے آگے قربانی کی رخصت
۳۶ باب نماز عید کے لئے صحرا کے طرف جانا بغیر منبر کے
۳۷ باب عید گاہ مین منبر پر خطبہ پڑہنا بدعت ہین
باب نماز عید کے لئے سوار و پیادہ جانا خطبہ کے آگے نماز
۳۸ باب خطبہ عید بعد نماز عید کے
باب عیدین اور حرم مین ہتیار اٹھانا مکروہ
باب نماز عید کے لئے جلدی کرنے مین
۳۸ باب امام تشریق مین ثواب عمل کی زیادتی
باب نماز عید مین نیزے کا سترہ لگانا
باب نیزے یا برچھی کا اٹھانا آگے امام کے
۳۹ باب عورات اور حایضہ عید گاہ کو آنیکے بیان مین
۴۰ باب آنے مین لڑکون کے عید گاہ طرف
باب متوجہ ہونے مین امام کے قوم کے طرف
باب بیان مین اس نشان کے جو عید گاہ مین کیا جاوے
باب پند و نصیحت کرنے مین امام کے عورتون پر
باب عورتون کو جاور نہو تو عید کے روز اسکا حکم
باب کنارہ لینے مین خوارج حایضہ کے عید گاہ مین
باب بیان مین گھر کرنے اور فرق کرنیکے عید گاہ مین
باب بات کرنے مین امام کے جو لوگ خطبہ عید مین ہین
باب نماز عید کو ایک راہ سے جانے دوسری راہ سے آنیکے
باب جس سے نماز عید فوت ہو دو رکعت نفل پڑہے
باب بیان مین نماز عید کے آگے اور بعد

ابواب الوتر

۴۵ باب بیان مین اس چیز کے جو وتر کے احکام مین وارد
وتر واجب ہی یا سنت
وتر تین رکعت ایک سلام سے پڑہنے کے دلایل
باب وتر کو آخر نماز شب مقرر دے
باب وتر سواری پر پڑہنے کے بیان مین
باب وتر سفر مین پڑہنے کے بیان مین
۴۸ باب قنوت اگے رکوع کے اور اسکے بعد
نماز صبح مین حضرت قنوت پر مداومت نکرنی

ابواب الاستسقاء

باب حضرت کفار پر قحط آنیکی دعا کرنی
۴۹ باب لوگ قحط مین امام سے دعاے استسقا چاہنا
۴۰ باب بزرگان دین کا وسیلا لے کے بارش طلب کرنا
باب چادر پھیرنا دعاے استسقا مین
نماز استسقا جایز ہی یا سنت
باب قحط سے بدلا لینے مین پروردگار کے خلق سے
باب بیان مین استسقا کے مسجد جامع مین

۴۱ باب استسقا مین بلا رو بقبلہ خطبہ جمعہ مین

باب استسقا مین منبر پر

۴۲ باب اکتفا کرنا استسقا مین خطبہ جمعہ پر

باب دعا کرنے مین اسوقت جو کثرت بارش سے انہدام ہو

باب لوگ طلب شفاعت کرنا امام سے استسقا کے لئے

باب کہنا طلب شفا عنہ کرین اہل اسلام سے قحط مین

۴۳ باب نماز استسقا مین قرأۃ جہر کرنی

باب نماز استسقا دو رکعت ہین

باب استسقا کرنا عیدگاہ مین

۴۴ باب دعا استسقا مین رو بقبلہ ہونا

باب دعا استسقا مین لوگون کا امام کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

باب رفع یدین امام کے دعا استسقا مین

باب بیان مین اس چیز کے جو بارش کے وقت کہی جاوے

باب بیان مین اس شخص کے جو بارش کے وقت

۴۵ آیا اور چاہتا ہے کہ بارش اسکے منہہ پر برسے

اس نیت سے کہ یہہ نئی نعمت ہی

باب جب ہوا تند چلے کیا کیا جاوے

باب قول حضرت کا کہ مین باد صبا سے نصرت پائی

۴۶ باب اس چیز کے بیان مین جو زمین کے زیر زمین وارد

باب قرب قیامت کی علامتین

باب بیان مین اس قول الٰہی کے جو فرمایا

تم ٹھہراتے ہو اپنے رزق کو یہہ کہ جھوٹ کہا کرو

۴۷ باب کوئی نہین جانتا کہ کل برسات کب پڑیگا

عیب کا بیان

باب نماز کسوف کے بیان مین

۴۸ باب کسوف کے وقت صدقہ دینے کے بیان مین

۴۹ باب ندا کرنی کسوف مین الصلوۃ جامعۃ

نماز کسوف چہار رکعت

۵۰ باب اس بیان مین کہ کسوف آفتاب کہین یا خوف

باب حضرت نے فرمایا کہ ڈراتا ہی اللہ اپنے بندون کو کسوف سے

باب نماز کسوف کے وقت عذاب قبر سے پناہ چہانا

۵۱ باب نماز کسوف مین سجدہ دراز کرنا

باب نماز کسوف کی جماعت مشروع ہونیکے بیان مین

۵۲ باب نماز کسوف عورات کی مردون کیساتھ جایز

۵۳ باب کسوف کے وقت غلام وباندی آزاد کرنا

باب نماز کسوف مسجد مین پڑہنے کے

۵۴ باب کسوف کسی کی موت کے سبب سے نہین

باب کسوف کے وقت ذکر الٰہی و استغفار

باب کسوف کے وقت دعا کرنی

۶۳ باب خطبہ کسوف مین امام الا بعد کہنا

باب چاند گہن کے وقت نماز مشروع ہی

۵۵ باب عورت اپنے سر پر پانی ڈالے جب امام قیام کو دراز کرے

۶۴ باب کسوف مین پہلی رکعت دوسری سے دراز

باب نماز کسوف مین قرأت جہر کے بیان مین

ابواب سجود القرآن

۶۵ باب تلاوت کے سجدے مسنون ہونے مین

باب سورہ الم تنزیل السجدہ مین سجدہ واقع ہی

باب سجدہ صاد مین سجدہ کرنیکے بیان مین

۶۶ سجدہ تلاوت کے عدد مین اختلاف ہی

۵۷ باب سورہ نجم کے سجدہ مین

۵۸ باب بیان مین اس شخص کے کہ آیت سجدہ پڑہی اور سجدہ نکیا

باب سجدہ سورہ اذا السماء انشقت کے

باب بسبب قاری سجدہ تلاوت کرنے دوسرا شخص سجدہ کرنا

۶۰ باب ہجوم کرنے مین لوگون کے جب امام آیت سجدہ پڑہے

باب بیان مین اس شخص کے جو سجدہ تلاوت کو واجب جانے

۶۱ باب نماز مین آیت سجدہ پڑہنا اور نماز مین ہی سجدہ کرنا

باب بسبب ازدحام کے امام کے ساتھ سجدہ کی جگہ نہ پانا

الجزء الخامس

باب نماز نفل پشت خر پر جایز ہی

باب سفر مین نفل یعنی سنن رواتب پر پہنے کا

باب سفر مین بغیر آگے پیچھے فرض کے نفل پڑہنے کا

باب سفر مین مغرب اور عشا جمع کرنیکا بیان

۶۸ باب مغرب و عشا جمع کرنیکے وقت اذان کہے یا اقامت

باب مسافر ظہر مین عصر تک تاخیر کرے

باب جب آفتاب ڈہلے کے بعد کوچ کرے تو ظہر پڑہ لے

باب صبح کے نماز پڑہنے کے بیان مین

۷۰ باب بیٹہکے نماز پڑہنے مین اشارہ کرنا باوجود قدرت کے

باب جب بیٹہکے پڑہنے کی طاقت نہو پہلو پر لیٹے نماز

باب معذور بیٹہکے نماز پڑہنے کی حالت مین قیام کی مقدار

۷۱ باب نماز تہجد کے بیان مین

۷۲ باب نماز تہجد کی فضیلت اور ثواب کے بیان مین

۷۳ ابن عمر خواب مین دو ملک کو دیکہنا

۷۴ باب نماز شب مین سجدے کی درازی

باب بیماری کے سبب نماز شب کا ترک کرنا جایز ہی

۷۴ باب حرص ملانا حضرت کا تہجد اور دوسرے نوافل پر

سورہ ضحی کی تفسیر حاشیہ پر

۷۵ باب حضرت تہجد مین اتنا قیام فرماتے کہ پاؤن مبارک ورم کرتے

۷۶ باب بیان مین اس شخص کے جو خواب کیا صبح کو قت

باب حال مین اس شخص کے جو طعام سحر کھاوے اور نماز فجر

باب درازی قیام شب کا استحباب

۷۷ باب حضرت نماز شب کسطرح پڑہتے تہے دو دو رکعت یا

باب حضرت قیام شب کرنے اور خواب کرنیکے بیان مین

سورۂ مزمل کی تفسیر

۷۹ باب جسنے عشا نہ پڑھ کے سوے شیطان اسکے قفاے سر پر گرہ دیتا ہی

۸۰ باب جو شخص کہ نماز نہ پڑھ کے سوے شیطان اسکے کان مین پیشاب کرتا ہی۔

باب دعا کرنی نماز مین اخیر شب مین۔

۸۱ باب اول شب مین سونا اور اخر شب کو زندہ رہنا

باب حضرت کی نماز رمضان و غیر رمضان کی راتون مین

باب یا نہین نیا وتی نوافل کے جب وضو کرے راستون اور

۸۲ باب عبادت مین اپنے پر سختی لینی مکروہ ہی

باب جو شخص کہ قیام شب کرتا تھا پھر ترک کیا

۸۳ باب شب سے بیدار ہونے اور نماز پڑھنے کا ثواب

۸۴ باب حضرت کی مداومت سنت فجر پر

باب سنت فجر کے بعد پہلو پر لیٹنے کا بیان

۸۵ باب جو از مین بات کرنیکے بعد سنت فجر کے

باب اس بیان مین کہ نماز نفل دو دو رکعت ہی

استخارہ

۸۶ باب گاہ رکھنے مین دو رکعت سنت فجر کے

۸۷ باب یا نہین ان سنتون کے جو بعد فرض کے آتے ہین

باب یا نہین اس شخص کے جو فرض کے بعد نفل نہ پڑھے

باب بیان مین نماز ضحی یعنے نماز چاشت کے

۸۸ باب یا نہین اس شخص کے جو نماز ضحی کی نہ پڑھے

باب یا نہین نماز ضحی حضر مین پڑھنے کے

۸۹ باب فرض ظہر کے اگے دو رکعت کے بیان مین حنفیہ کے پاس چار رکعت ظہر چار رکعت مین

باب بیان مین نماز اگلے مغرب کے

باب نوافل جماعت کے ساتھ جایز ہی

۹۱ باب نفل گھر مین پڑھنا مستحب ہی

۱۰۰ باب مکے اور مدینہ کی مسجدون مین نماز کی فضیلت

۱۰۱ تین مسجد کی نذر کا حکم

۹۲ مکہ افضل ہے یا مدینہ

۱۰۲ باب مسجد قبا کی فضیلت

باب ہر روز شنبہ مسجد قبا کو آنیکی فضیلت

۱۰۳ باب مسجد قبا کو سوارہ پیادہ جانیکا بیان

۹۳ باب حضرت کی قبر و منبر شریف کے مابین کی فضیلت

باب مسجد بیت المقدس کی فضیلت

نماز مین کچھ عمل کرنیکا حکم

۱۰۴ باب نماز مین ہاتھ سے مدد لینے کا حکم

باب نماز مین کلام کا منع

۹۵ باب نماز مین قرآن کے سوا تر جمہ پڑھنا حلال ہی

۱۰۵ باب نماز مین امام کو آگاہ کرنیکے لئے تسبیح

۹۶ باب نماز مین غیر کو پکارنا یا سلام کرنا

۱۰۶ باب نماز مین آگاہ کرنیکے لئے تالی مارنا عورت کے

۱۰۸ باب نماز مین ماں اپنے لڑکے کو بلانے کا حکم

۱۰۹ باب مٹی یا کنکر سجدہ گاہ سے سرکانا

۹۷ باب نماز مین کپڑا اچکانے کا حکم

۱۱۰ باب یا نہین اس عمل کے جو نماز مین جایز ہے

۱۱۱ باب نماز مین نماز کا جانور چھوٹ جاوے تو

۹۹ باب نماز مین تھوکنے اور پھونکنے کا کیا حکم

باب نماز مین نا دانستگی سے تالیان مارنا

باب جب نمازی کو کہا جاوے کہ آگے بڑھ

۱۱۲ باب نماز مین سلام کا جواب نہ دینا

باب مصلی کو کوی امر پیش ہو تو ہاتھ اٹھانے

باب نماز مین جگہ پر ہاتھ رکھنا

باب نماز مین کسی چیز کی فکر کرنی

۱۱۳ باب سہو کا حکم

باب جب ظہر کی پانچ رکعت پڑھے

باب جب دو یا تین رکعت مین سلام دے

۱۱۴ باب جب سجود سہو کے بعد تشہد نہ پڑھے

باب سہو کے سجدون کی تکبیر

۱۱۴ باب سہو فرض و نفل مین یکسان ہی

۱۱۵ باب کوی نماز مین تھا کوی اس سے بات کیا تو

۱۱۶ باب نماز مین اشارہ کرنا جایز ہے

کتاب الجنائز

باب احکام جنازہ مین

باب جنازے کے پیچھے جانے مین

۱۱۷ باب مردہ کو کفن دینے کے وقت آنا مستحب

۱۱۸ باب میت اپنی موت کی خبر اپنے لوگ پر

۱۱۹ باب اعلام کرنے مین جنازے کے

۱۲۰ نماز جنازہ کا اعادہ

باب اپنے بچے کی موت پر صبر کرنا

۱۲۱ باب جسکے تین بچے مرے اسکو دوزخ سے نجات

باب عورت قبر پر روتی ہو تو اسکو صبر کا حکم

۱۲۲ باب میت کا وضو غسل بانی اور بیری کے پتے سے

باب میت کو دھونا بوجہ طاق مستحب ہی

۱۲۳ باب میت کے غسل مین داہنے طرف سے شروع کرنا

باب میت کا وضو سیدھے طرف سے شروع کرنا

باب عورت کا کفن میت کے ازار سے لینے پیرہن

باب عورت کے بال کھولنے مین

۱۲۴ باب میت کے کفن کے اندر کا کپڑا کیسا رہے

باب میت کے بال تین طرف کئے جاوین

باب عورت کے بال پیچھے منہ کے ڈالے جاوین

۱۲۵ باب میت کا کفن سفید کپڑون سے مستحب ہے

باب میت کا کفن دو کپڑون مین جایز

باب خوشبوی میت کے سر پر لگانا جایز

۱۲۶ باب صاحب احرام کو کیسا کفن دیا جاہیے

باب پیرہن سے کفن دینا کیسا ہو یا نہ

فائدہ عجیبہ

باب کفن بغیر عمامہ کے

باب میت کا کفن اسکے جملہ مال سے نکالنا

باب کفن جب اسقدر ہو کہ سر ڈھکے

۱۲۷ باب اپنی حیات مین اپنا کفن آمادہ کرنا

۱۲۸ باب عورات جنازے کے پیچھے جانیکا حکم

عورت اپنے شوہر کے سوا تین روز سے زیادہ سوگ

۱۳۰ باب زیارت قبور کے بیان مین

باب میت اپنے لوگ کے نوحہ سے عذاب پاتی ہی

۱۳۲ باب میت غیر کے نوحہ سے عذاب پانیکی توجیہ

باب میت پر نوحہ مکروہ تحریمی ہی

باب مصیبت مین گریبان کا پھاڑنا حرام

باب	حضرت عمگین ہونا موت پر موحد کے		باب	جنازے پر دو صف باندھے یا تین	
	صدقہ دینا میت کے ثلث مال سے	۱۲۴	باب	جنازے پر صفین باندھنے مین	
باب	مصیبت مین سر کے بال تراشنا منع ہی	۱۲۵		نماز جنازہ غاسب پر پڑھنے کا اختلاف	۱۳۲
باب	مصیبت مین رخسار پر مارنا منع ہی			سورہ اخلاص کا جو در رکھا اسکے جنازے پر سترہزار فرشتے آئے	
باب	واویلا اور نوحہ رسم جاہلیت سے		باب	قبر پر نماز پڑھنا حضرت کا	
باب	مصیبت مین اپنا حال غمگین کا بنانا		باب	نماز جنازہ طریقہ اہل سلام کا ہی	۱۳۳
باب	مصیبت مین اپنا غم ظاہر نکرنا	۱۲۶		حنفیہ کی دلیل نماز جنازہ مین رفع نکرنیکی	
باب	ایک بی بی جو صبر مین درجہ کمال کو پہنچی		باب	جنازے کے ساتھ جانا اور دفن تک حاضر رہنے کی فضیلت	۱۳۴
باب	صبر پہلے صدمہ مین ہے	۱۲۷	باب	نماز کے بعد دفن تک انتظار کرنیکا ثواب	
باب	حضرت جو موت ابراہیم پر	۱۲۸	باب	نماز جنازہ پر سنا لازم کو نکالو گوں کے ساتھ	
باب	بیمار کے پاس رونیکے بیان مین		باب	حنفیہ کی دلیل مسجد مین نماز جنازہ پڑھنے کی	۱۳۵
باب	نوحہ و بکا و زجر کا منع		باب	مرد و زن کو جنازے پر امام کہان کھڑا رہے	۱۳۶
باب	جنازے کے لئے قیام کرکے کب بیٹھے		باب	جنازے پر چار تکبیر مین	
باب	جنازہ اتارے تک نہ بیٹھے		باب	جنازے پر پڑھنے نماز جنازہ مین سورۂ فاتحہ	
باب	یہود و نصاریٰ کے جنازے کے لئے کھڑا	۱۳۰	باب	نماز جنازہ قبر پر پڑھنے کا بیان	
باب	جنازہ مردان اعتاق زنان		باب	میت سنتی ہی زندون کی آواز نعال	۱۳۷
باب	جنازے کے کام مین جلدی کرنا		باب	زمین مقدس مین مدفون ہونا	
باب	میت جنازے پر کہتی ہی کہ مجھے لے چلو		باب	دفن کرنا شب کے وقت	۱۳۸
باب	قبر پر مسجد بنانا		باب	لوگ میت کی ثنا کرنی جایز ہے	۱۵۰
باب	عورت کی قبر مین اترنیکی اباحت		باب	عذاب قبر مین	
باب	شہید پر نماز جنازہ پڑھنے کے احکام	۱۳۹		میت سنتی ہے یا نہ	۱۵۲
باب	ایک قبر مین دو یا تین میت کو دفن	۱۴۰	باب	عذاب قبر سے پناہ مانگنے مین	۱۵۳
باب	شہید کو غسل دینے نہ دینے کا حکم		باب	عذاب قبر غیبت و ناپاکی کے سبب سے	
باب	لحد مین کو مقدم کیا جاوے		باب	میت پر اسکی جگہ پر عرض کی جاتی ہے	
باب	قبر مین ایک قسم کا گہانس قالن	۱۴۱	باب	میت کلام کرتا جنازے پر	۱۵۴
باب	آیا میت قبر سے باہر لایا جاوے		باب	نابالغ لڑکون کے حق مین کیا کہا جاتا ہی	۱۵۴
باب	لحد اور شق قبر کے بیان مین	۱۴۲	باب	مشرکون کے بچون کو کہان کہا جاوے	
باب	نابالغ لڑکے کے جنازے پر نماز		باب	خواب دریافت کرنا حضرت کا لوگون سے	۱۵۵
فصل	ابن صیاد کا قصہ	۱۴۳	فصل	حضرت کے خواب کا قصہ	۱۵۵
فصل	فطرت کی تحقیق	۱۴۵	باب	روز دوشنبہ کی موت	۱۵۷
باب	کافر موت کے وقت کلمہ پڑھا تو	۱۴۶	باب	موت ناگہانی کے بیان مین	۱۵۸
باب	قبر پر شاخ لگانے	۱۴۷	باب	آنحضرت کے اور شیخین کے قبر شریف مین	۱۵۸
باب	قبر کے اطراف بیٹھنا نصیحت کرنے		باب	اموات کو بد کہنے سے منع	
فصل	تقدیر کے انکار پر عمل سے باز رہنا	۱۴۸	باب	اموات کے بدبان یاد کرنیکے بیان مین	۱۶۰
باب	حکم مین قاتل نفس کے	۱۴۹	فصل	سورۂ تبت کی تفسیر	۱۶۰
باب	کافر و منافق پر نماز نہین				

کتاب الجمعۃ

یہہ کتاب بیان مین نماز جمعہ کے ہی - اور جو کہ لوازم سے اسکے ہی - اور بسم اللہ اکثر روایات مین کتاب سے مؤخر ہی اور بعض روایات مین مقدم -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فرض الجمعۃ لقول اللہ عز وجل - یہہ باب بیان مین فرض ہونے نماز جمعہ کے ہی قول سے اللہ تعالی کے اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون - فاسعوا کی تفسیر فامضوا سے کی ہین یعنے چلو تم طرف نماز جمعہ کے **حدثنا**

ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد ان عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج مولی ربیعۃ بن الحارث حدثہ انہ سمع ابا ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - عبد الرحمن جو مولی ربیعہ کا ہی حدیث کی ابو الزناد سے کہ اسنے سنا ابو ہریرہ سے مقرر ابو ہریرہ نے سنا پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے نحن الآخرون السابقون یوم القیامۃ کہ ہم پچھلے ہین دنیا مین اور اگلے ہین روز جزا مین حشر و نشر مین اور حساب مین اور اکرام و فضیلت مین اور دخول جنت مین بید انہم اوتوا الکتب من قبلنا اگرچہ کہ اہل کتاب دئے گئے ہین کتاب ہمسے پہلے دئے گئے - اور طبرانی کی حدیث مین آیا ہی کہ ہم دئے گئے ہین انکے بعد قرآن - یعنے اہل کتاب مثل موسی و عیسی علیہما السلام اگرچہ ہمارے سے اگلے کتاب دئے گئے ہین - لاکن فضل و کرامت مین ہم امیر سبقت رکھتے ہین - ابو عبید نے کہا کہ لفظ بید معنے مین غیر کے اور معنے مین علی کے اور معنے مین لاجل کے آیا ہی - اور ابن مالک سے منقول ہی کہ وہ حرف استثنا ہی - یہان سب معنے درست آتی ہین - یعنے وہ ہمارے پر وجود مین سبقت رکھتے ہین اور ہم فضل و کرامت مین - ثم ہذا یومہم الذی اختلفوا فیہ پھر جمعہ انکا روز ہی جو فرض کیا گیا اپر جمع ہونا اس روز مین اور تعظیم کرنی اس روز کی - پھر انہون نے اس مین اختلاف کیا - سو اسکا اختلاف جو معتمد روایتون مین آیا ہی یہہ ہی کہ جب موسی علیہ السلام نے انکے واسطے روز جمعہ کا تعین کیا یہود نے اسکی فضیلت مین بحث کی کہ روز شنبہ بہتر ہی - تب وحی آئی کہ انہون نے جس چیز کو اختیار کیا اسی پر چھوڑ دیجئے - یعنے انکو اگر جمعہ دکھا کر پھیرینگے تو بدتر ہو جائینگے - دوسرا یہہ کہ انہون نے موسی علیہ السلام سے التماس کی کہ اللہ تعالی نے خلق کو پیدا کرنے سے شنبہ کے روز فارغ ہوا - پس آپ حق سبحانہ تعالی سے چاہو کہ یہہ روز ہمارے واسطے معین کرے - پس موسی علیہ السلام نے اسی روز کو تعین کیا - اور بعضون نے کہا ہی کہ انہون نے اختلاف کیا کہ اللہ تعالی نے اگرچہ روز جمعہ کو تعین فرمایا آیا جایز ہی کہ ہم اسکو دوسرے روز سے بدل کرین ہفتہ کے ایام سے - پس انہون نے اسبابین اجتہاد کیا اور خطا کی جو اسکو شنبہ کے روز سے بدل دیا فہدانا اللہ لہ پس ہدایت کی اور راہ بتلائی ہمکو اللہ نے اس روز کے واسطے جو بطریق نفس کے فرمایا اور ہمارے اجتہاد پر مجھوتہ دیا ہمکو اسبات کی ہدایت کی کہ ہم اختلاف مین نہ پڑین فالناس لنا فیہ تبع الیہود غدا والنصاری بعد غد پس سب لوگ اہل تورات و انجیل سے اس روز مین ہمارے تابع ہین - یہود نے اختیار کیا فردا کو جو روز شنبہ ہی - اور نصارا نے اختیار کیا پس فردا کو جو یکشنبہ ہی - جانا چاہئے کہ یہان اس کتاب کے شارح نے کہا کہ جو شرحین نظر مین آئی ہین انسے کسی مین بھی دیکھنے مین نہ آیا کہ تبعیت کے معنے کچھ لکھے ہون کہ اہل کتاب روز جمعہ مین کن چیزون مین ہمارے تابع ہین - راقم کی

خاطر میں یہ بات آتی ہی کہ یہود نے احتیاط یا ازراہ مکابرہ روز شنبہ کو اختیار کیا۔ اور اسکو عید ٹھہرا کے اسکی تعظیم کرتے اور زیادہ عبادت بجا لاتے تھے۔ اور نصارا نے بھی روز جمعہ فرض کیا گیا تھا اسے بھی اپنے اجتہاد سے روز یکشنبہ کو اختیار کیا اور اس کا کہ اللہ تعالیٰ نے خلقت کی پیدائش جو بہت سے منعموں کو متضمن ہے اسکا ابتدا اس روز سے کیا بہتر ہی کہ ہم اس روز کی تعظیم کریں اور عید ٹھہراویں اور اس میں عبادت زیادہ کریں۔ اور روز جمعہ کہ یہہ سب فضیلتیں لسان نبوت سے جسکے باب میں صادر ہوئیں اور اسکی تخصیص نصوص سے ثابت ہوئی یہہ وہ روز ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا کہ وہ اکمل مخلوقات و افضل مبدعات اور مقدمہ وجود محمدی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی جو مقصود اصلی آفرینش سے وہی ہی اور سب آپ کے واسطے چنانچہ منطوق لولاک لما خلقت الافلاک سے ظاہر ہی پس جو حیات کہ یہود و نصارا کو شنبہ اور یکشنبہ کی تعظیم پر لاوے سب فضایل جمعہ کے تابع ہیں اور سر سب کمالات کا معرفت اور شہود حق ہی اور پہلا ظہور اس کمال کا نسبت کرتے انسان کے بلکہ نسبت کرتے ایسی جامعیت کے ساتھ کوئی مظہر شاہدہ نہ کئے تھے ایسے مظہر کا ظہور جمعہ کے روز ہوا اور دوسرے ایام جو اور فضیلتیں رکھتے ہیں بعد جمعہ کے ہیں پس جمعہ کا روز مبدا اس کمال کا اور یہی روز اصل اور متبوع ہی اور دوسرے روز اسکے تابع واللہ اعلم

باب فضل یوم الجمعۃ وھل علی الصبی شھود یوم الجمعۃ او علی النساء

یہہ باب بیان میں ثواب غسل روز جمعہ کے ہی اس بیان میں کہ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونا لڑکوں پر ہی یا نہ اور اسیطرح عورتوں پر او حرف او معنے میں واو کے ہی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ قدر حضرت نے فرمایا جبکہ کوئی تمہارے سے جمعہ کے روز آوے یعنے ارادہ کرے پس چاہیے کہ غسل کرے

حدثنی عبد اللہ بن محمد بن اسماء قال حدثنا جویریۃ بن اسماء عن مالک عن الزھری عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب بینما ھو قائم فی الخطبۃ یوم الجمعۃ اذا دخل رجل من المھاجرین الاولین من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ عمر فاروق خطبہ میں کھڑے تھے جمعہ کے دن اسوقت آیا کوئی مہاجرین اولین سے یا روں سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ مرد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے مہاجرین اولین انکو کہتے ہیں جو غزوہ بدر میں حاضر ہوئے یا بیعت رضوان سے مشرف ہوئے کہ جن کی شان میں یہہ آیت شریف نزول پائی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اور قول اصح یہ ہی کہ مہاجرین اولین وہ جماعت ہی جو قبلتین کی طرف نماز پڑھی ہیں فناداہ عمر ای ساعۃ ھذہ پس پکارا اسکو عمر فاروق نے کہ کونسی ہی یہہ ساعت یہہ استفہام انکاری ہیات کی تنبیہ کے لئے ہی کیونکہ جمعہ کی جو ایک امر مستحب ہی عثمان ذوالنورین سے فوت ہوئی تھی قال انی شغلت فلم انقلب الی اھلی حتی سمعت النداء عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مقرر میں ایک کام میں مشغول ہوا تھا پس نے لوگ یعنی اپنے گھر کے طرف رجوع نکیا یہاں تک کہ آواز اذان کی سنی اسوقت وہی ایک اذان تھی جو خطیب کے روبرو منبر پر بیٹھے بعد کہتے ہیں فلم ازد ان توضأت فقال والوضوء ایضا قد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامر بالغسل پس عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اور بھی تم نے وضو ہی اقتصار کیا اور غسل نکیا۔ یہہ جناب فاروق سے جناب ذوالنورین پر دو امر انکاری ہی حالانکہ بیچ جانا ہی کہ تھے پیغمبر خدا غسل کا حکم کرتے جمعہ کے روز اگرچہ یہہ غسل سنت ہی لاکن ایسی سنت کا منکرات سے ہی

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن صفوان بن سلیم عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا غسل روز جمعہ کا ہر بالغ پر واجب ہی شارح کہتا ہی کہ حدیث مذکورہ کی دلالت ترجمہ کے ساتھ اشکال سے خالی نہیں پہلی حدیث کی تطبیق میں ایک تکلف کرتے ہیں کہ لفظ اذا جاء احدکم ترجمہ پر دلالت کرتا ہی اسلئے کہ خطاب حکم کا لڑکوں اور عورتوں کو شامل ہے پس انکا امر سے مفہوم ہوتا ہی اور دوسری حدیث کی تطبیق میں بھی تکلف کرتے ہیں اسطرح پر کہ قول کان یامر مطلق ہی زن و مرد اور خرد و بزرگ پر شامل ہو سکتا ہی اور تیسری حدیث میں جو وارد ہوا کہ غسل جمعہ کا ہر بالغ پر واجب ہی طریق مفہوم معلوم ہوا کہ لڑکوں پر واجب نہیں اور اپر واجب نہونیکا حکم انکے حاضر ہونے پر اشارہ کرتا ہی اور مکرر معلوم ہوا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے التزام نہیں کیا ہی کہ باب کی ہر حدیث ترجمہ کے تمام اجزا پر دلالت کرے بلکہ کسا جگہ پر بوجہ ایک جزو ترجمہ کیا اور کوئی حدیث اپنی شرط کے موافق پائی کہ اس سے ترجمہ کا مؤید ہے خصوص اس جگہ پر جو یہہ استفہام لایا اور ہست یا نیست میں تردد کیا اور خصوص لڑکوں کے حاضر ہونے میں نماز جمعہ کے لئے کوئی حکم واقع نہوا اور عورات تو روز روشن میں جماعت میں حاضر ہونے سے منع کئے گئیں اور جہاں کہ عورات حاضر ہونیکا جواز مفہوم ہوتا ہی وہ نماز صبح اور عشا کے ہی جانے کہ غسل جمعہ کے وجوب و استحباب میں اختلاف ہی امام مالک کے پاس واجب ہی اور ظاہر مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور یہی حدیثیں کہ حکماً ظاہر بوجوب پر دلالت کرتے ہیں انکے متمسک ہیں اور امام ابو حنیفہ و شافعی اسکے استحباب کے قایل ہیں اور دونوں

جمعہ کا غسل کرنا منکرات سے ہی

حدیثین ہے کے استحباب پر صریح دلالت رکھتے ہیں اور ایجاب واسطے تاکید و ترغیب کے ہی دیکھئے کہ باب لاحق کی حدیث میں غسل مسواک اور خوشبوئی کا حکم ایک ہی وتیرے پر واقع ہوا ہی اور اسپر تو اتفاق ہی کہ مسواک اور خوشبوئی تو واجب نہیں اور غسل اول میں واجب تھا آخر وجوب منسوخ ہوا اور استحباب باقی رہا رضی اللہ عنہ غسل کا ترک کرنا اور وضو پر اکتفا کرنا جو دوسری حدیث میں گذرا وہ جانب استحباب میں ناظر ہی اور سکے سوا احادیث صحیح اور حسن بہت آئی ہیں جو استحباب پر دلالت کرتے ہیں اگر کسیکو اسکی دلائل کی طلب اور ذوق ہو تو شرح سفر السعادت کے طرف رجوع کریں شیخنا ابو المجد شیخ عبد الحق نے اسمیں بسط کے ساتھ لکھا ہی **باب** التَّطَيُّبِ لِلْجُمُعَةِ یہ باب جمعہ کے روز خوشبوئی استعمال کرنے کے بیان میں ہی -

حدثنا عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ - عمرو بن سلیم کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں ابی سعید خدری پر کہ کہا گواہی دیتا ہوں میں پیغمبر خدا پر کہ فرمایا غسل واجب ہی ہر بالغ پر وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ اور یہہ کہ مسواک کرے اور خوشبوئی کا استعمال کرے اگر پاوے ظاہر یہہ ہی کہ یاں کا علاقہ خوشبوئی کے ساتھ ہی اور بعضوں نے کہا خوشبوئی اور مسواک ہر دو کے ساتھ ہی قَالَ عَمْرٌو وَأَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ وَأَمَّا الِاسْتِنَانُ وَالطِّيبُ وَاللهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا وَلَكِنْ هَكَذَا فِي الْحَدِيثِ - عمرو بن سلیم مذکور نے کہا کہ لاکن غسل کرنا پس گواہی دیتا ہوں میں کہ متعین وہ واجب ہی پر مسواک کرنا اور خوشبوئی لگانی اللہ تعالے واما تر ہی کہ واجب ہی یا نہ لاکن اسطرح ایک ہی وتیرے پر حدیث میں واقع ہوا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَلَمْ يُسَمِّ أَبَا بَكْرٍ هَذَا اور کہا امام بخاری علیہ الرحمہ نے کہ ابو بکر بن المنکدر مذکور جو تابعی برادر محمد بن المنکدر کا ہی لاکن اپنے کنیت سے مشہور نہیں یعنے کنیت ہر دو کی ابو بکری ہی لاکن یہہ محمد برادر اسکا اپنے نام کے ساتھ مشہور ہی نہ کنیت کے ساتھ بخلاف ابن منکدر کے راوی حدیث کا مسمی ہی کنیت سے ہی رَوَى عَنْهُ بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ وَسَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعِدَّةٌ روایت کی ہی ابو بکر مذکور سے بکیر اور سعد اور ایک جماعت دوسری وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ يُكْنَى بِأَبِي بَكْرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ - اور محمد بن منکدر کنیت کیا جاتا تھا ابو بکر اور عبد اللہ سے

باب فَضْلِ الْجُمُعَةِ یہہ باب فضیلت اور ثواب پانے میں جمعہ اور نماز جمعہ کے ہی

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أبو ہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً یعنے جو شخص مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد غسل کرے جمعہ کے دن غسل جنابت کا پھر اول ساعت میں مسجد جامع کے طرف جاوے تو ایسا ہی کہ گویا صدقہ کیا تقرب خدا کے لئے ایک اونٹ کو وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اور جو دوسری ساعت میں گیا تو گویا تو نے ایک گائی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو قربانی کی ایک چتلی وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً - اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو گویا صدقہ کیا ایک مرغ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً اور پانچویں ساعت میں گیا تو گویا صدقہ کیا راہ خدا میں ایک انڈا فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ جسوقت امام خطبہ پڑہنے کے لئے نکلے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور ذکر کو سنتے ہیں رَاح روال کے بعد سیر کرنیکو کہتے ہیں اور مطلق سیر کے معنے میں بھی آیا ہی اور اس جگہ یہی معنی مراد ہیں اور ساعت وقت کے ایک ٹکڑے کو کہتے ہیں پانچ ہی ساعت گنی گئی اسی میں انحصار نہیں ہی بلکہ مقصود جلدی اور دیری اسکے ثواب کی زیادتی اور کمی سے ہی اور امام محرمی وغیرہ نے کہا ہی کہ راح پہلے معنے پر محمول ہی **باب** یہہ باب بالاترجمہ ہی اور جو حدیث کہ یہاں مذکور ہی اسکو سبکا تکلیف تمام ترجمہ باب سابق کے ساتھ موافقت دیتے ہیں جیسا کہ معلوم ہوگا

حدثنا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِنَحْوِ مَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ لَمْ تَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ عمر بن الخطاب ایک روز جمعہ کے روز خطبہ پڑھ رہے تھے ایسے میں ایکدم آیا وہ عثمان بن عفان تھے - عمر فاروق نے کہا کس لئے ٹھہرے رہتے ہو نماز فَقَالَ الرَّجُلُ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں ٹھہرا رہا مگر یہہ کہ میں نے اذان سنی اور وضو کیا فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ پھر عمر فاروق کہنے لگے کیا تم نہیں سنا جو پیغمبر خدا فرماتے تھے کہ جسوقت تمہارے سے کوئی نماز جمعہ کے لئے جانا چاہے تو چاہیے کہ غسل کرے پس تم نے وضو پر ہی اکتفا کیا اس حدیث کو ترجمہ باب سابق کے ساتھ جو جمعہ کی

فضیلت میں آپ ہی تصریح ہے اس وجہ پر کہ عمر فاروق رضی صحابہ وتابعین کے حضور میں عثمان ذوالنورین پر باوجود انکی فضیلت و زیرگی کے اپنے انکار کیا معلوم ہوا کہ فضیلت قبل از دخل میں ہے جو ہوئے

میں ہی **باب الدھن للجمعۃ** یہہ باب بیان میں استعمال کرنے روغن کے ہی واسطے جمعہ کے۔ اور دہن بضم اول جملہ روغن کو کہتے ہیں اور بالفتح روغن تلے کو کہتے ہیں۔ اس تقدیر پر استعمال کی تقدیر کی حاجت ہی **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری قال اخبرنی ابی

عن ابن وداعۃ عن سلمان الفارسی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطهر ما استطاع

من طهر ویدهن من دهنه او یمس من طیب بیته ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب له ثم ینصت اذا تکلم الامام

پھر نماز پڑہتا ہی جس قدر کہ اسپر کے لئے تہرائی گئی ہی فرض ونفل سے پھر سکوت کرتا ہی جسوقت کہ امام کلام کرتا ہی یعنے خطبہ پڑہتا ہی **الا غفر له ما بینه وبین الجمعۃ الاخری**

گرد بخشے جائے گناہ اسکے جو درمیان اس جمعہ کے اور دوسری جمعہ کے اور دوسری جمعہ کے ہوا ایسا ہی لکھا شارحوں نے گو ایک تصرف اس معنے کی دوسری روایتوں میں واقع ہوئی ہی والا ارادہ جمعہ گذشتہ کا زیادہ مناسب

ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال طاؤس قلت لابن عباس ذکروا ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال اغتسلوا یوم الجمعۃ واغسلوا رؤسکم طاؤس نے ابن عباس سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے روز غسل کرو اور اپنے سروں کو دھو

یہہ کلام غسل کی تاکید کی بہت سے طرف خاص کی قبیل سے حاضر ہونا نماز کی جمعہ کے لئے لایا ہی کہ غسل کا امر ہی کہ بال بھی اچھی طرح دہوویں اور سر بھی اچھی طرح دہوویں اگر جسم جنابت

ہوں **واصیبوا من الطیب** اور پہنچو آپ کو خوشبوئی ہانتک طاؤس کا قول ہی جو لوگوں کی طرف منسوب کیا ابن عباس کو سنا یا **قال ابن عباس** رضی اللہ عنہ **اما الغسل فنعم واما الطیب فلا ادری**

ابن عباس نے کہا کہ غسل پس ان کو حضرت نے فرمایا ہی پر طیب کا حکم حضرت سے صادر ہوا سو میں نہیں جانتا ہوں پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث میں ذکر دہن کا نہیں ہی اور ترجمہ میں جو

دہن آیا ہی کچھ دور نہیں کہ دہن بوئے دار ہو **حدثنا** ابراهیم بن موسی قال حدثنا هشام ان ابن جریج اخبرهم قال اخبرنی ابراهیم

بن میسرۃ عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انه ذکر قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغسل یوم الجمعۃ فقلت لابن عباس رضی اللہ عنہ یمس

طیبا او دهنا ان کان عند اهله فقال لا اعلمه طاؤس نے ابن عباس سے روایت کیا کہ اسے حضرت کا فرمودہ غسل جمعہ کے باب میں جو آیا ہی ذکر کتاب میں پوچھا کہ آیا

خوشبوئی یا روغن اگر کسی کی عورت کے پاس ہو تو اس سے استعمال کرے ابن عباس نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں یعنے حضرت سے نہیں سنا ہوں **باب یلبس من احسن ما یجد**

یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جو کوئی نماز جمعہ کا لئے جایکا ارادہ کرے تو چاہئے کہ اپنے لباس سے جو بہتر پاوے یعنے حاضر رہے ہے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال

اخبرنا مالک عن نافع بن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد عمر بن الخطاب نے دو چادر حریری سجد کے

دروازے کے پاس دیکھے اور سکو حضرت کے حضور یا شرف میں لے آیا سیراء بکسر سین مہملہ وفتح شناۃ نام ایک چادر کا جو حریر کے ساتھ مخلوط ہی یا خالص حریر ترکیب حلہ سیراء اضافت سے پڑہے

ہیں چنانچہ کہتے ہیں ثوب خز اور بعضوں سیراء تنوین سے پڑہتے ہیں برتقدیر اول سیراء اسم ہی اور برتقدیر ثانی صفت اور اسی پر ہیں اکثر محدثین اور یہی ہی روایت صحیحہ۔ اگرچہ سیبویہ سے

نقل کرتے ہیں کہ فعلاء صفت نہ آئی ہی جب روایت صحت کو پہنچی حکم سیبویہ کا سکے قصور تتبع پر محمول ہی **فقال یا رسول اللہ لو اشتریت هذه الحلۃ فلبستها**

یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک پھر عمر نے کہا یا رسول خدا اگر آپ اس چادر کو خرید فرماویں اور اسکو جمعہ کے روز پہنیں اور اس روز جو بادشاہوں کی طرف سے ایلچی آتے ہیں

کی خدمت میں آویں بہتر ہی اور ایک روایت میں للعید بھی واقع ہوا یعنی روز عید **قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس هذه من لا خلاق له فی**

الاخرۃ حضرت نے فرمایا نہیں پہنیگا اسکو مگر وہ شخص کہ جسکو آخرت میں نصیب نہیں جو یوں ہے **ثم جاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منها حلل فاعطی**

منها عمر بن الخطاب حلۃ پھر حضرت کے پاس حلہ سیراء کی جنس سے کئی چادریں آئیں تو حضرت نے ان حلوں سے ایک حلہ یعنی دو چادر عمر بن الخطاب کو دیں **فقال عمر یا رسول**

اللہ کسوتنیها وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت عمر فاروق کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے پہنایا اور دیا مجھکو یہہ حلہ اور مقرر آپنے حلہ عطارد باب میں فرمایا جو کہ فرمایا یعنی

اسکو وہ شخص پہنیگا کہ جسکو آخرت میں حصہ نہیں **فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکها لتلبسها** فرمایا کہ میں نے تجھ کو یہہ حلہ اسلئے نہیں دیا کہ تو اسکو پہنے

کہ میں نے تو اس سے نفع پاؤں بغیر اسکے کہ فکساھا عمر بن الخطاب اخالہ بمکۃ مشتری کا پس عرفات کی وہ حلہ اپنے ایک بھائی کو دیا جو کہ مکہ معظمہ میں رہتا تھا جس حال میں کہ وہ کافر تھا تاوہ اسکو بیچ کر اپنی حاجت میں لاوے **باب السواك يوم الجمعة** یہ باب مسواک کرنے میں ہی جمعہ کے دن قال ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستن ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت اپنے دندان مبارک کو مسواک سے ملتے تھے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان اشق علی امتی او لولا ان اشق علی الناس لامرتہم بالسواك مع كل صلوة ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر مشقت نہوتی یہ بات کہ اپنی امت پر مشقت ڈالوں یا لوگوں پر مشقت ڈالوں یہ شک راوی کا ہی۔ تو البتہ ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم کرتا یعنے اپنے اوپر فرض کرتا چنانچہ دوسری روایت میں آیا ہی لفرضت علیہم اور اس عموم میں جمعہ کے روز مسواک کا حکم بھی معلوم ہوا بلکہ بطریق اولی کہ اس روز کی طہارت اور خوشبوئی دوسرے ایام سے زیادہ ہی اور ہر نماز کے لئے لوگوں کا جمع ہونا بھی زیادہ جب فرضیت کی نفی ہوی استحباب وندب باقی رہا جو دوسرے احادیث سے ثابت ہی اور علم اصول میں مرجح ہی کہ مندوب بھی مامور بہ ہی قسط **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا شعیب بن الحبحاب قال حدثنا انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اكثرت عليكم بالسواك انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ میں مبالغہ کیا تم پر مسواک کے باب میں اور بعض روایات میں اکثرت صیغہ مجہول سے آیا ہی یعنے مبالغہ کیا گیا میں خدا کی جانب سے مسواک کے باب میں **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن منصور وحصین عن ابی وائل عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یشوص فاہ حذیفہ نے کہا کہ حضرت جسوقت کہ رات سے قیام کرتے نماز تہجد کے لئے تو پاک کرتے اپنے دہن مبارک کو اور مسواک کرتے اور اسکو دہوتے علت اس حدیث کی جمعہ کے دن مسواک کرنے پر بطریق اولی ہی یعنے شب کا وقت جو تنہا رہتے مسواک کرتے تو جمعہ کے روز جو طہارت اور تجمل کا حکم ہی مسواک کے لئے سزاوار تر ہی **باب من تسوك بسواك غيره** یہ باب بیان میں اس شخص کے ہی کہ مسواک کرے غیر کی **حدثنا** اسمعیل قال حدثنی سلیمان بن بلال قال قال ہشام بن عروۃ اخبرنی عن عائشۃ رض قالت دخل عبد الرحمن بن ابی بکر ومعہ سواك يستن به ابی بکر عائشہ سے مروی ہی کہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق حضرت کے مرض موت کے ایام میں آیا اور اسکے ساتھ ایک مسواک تھی جو اس سے اپنے دانت کو ملتا تھا فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ اعطنی ہذا السواك یا عبد الرحمن فاعطانیہ فقضمتہ ثم مضغتہ فاعطیتہ رسول اللہ پس حضرت نے عبد الرحمن کی طرف نظر کی۔ بی بی کہتی ہیں کہ میں نے اسکو کہا کہ ای عبد الرحمن یہ مسواک مجھ کو دے۔ سو وہ مجھکو دیا۔ پھر اسکو میں نے اپنے دانتوں میں لیا اور تو رکے دور کیا وہ مکر۔ اجو عبد الرحمن اپنے دانتوں پر رکھتا تھا اور روایتوں میں فقضمتہ ضاد سے آیا ہی یعنے میں نے چبایا اسکو اور بعض روایات میں فقصمتہ قاف سے آیا یعنے توڑا اسکو پھر وہ مسواک حضرت کو دی فاستن بہ وھو مستند الی صدری پھر حضرت اس سے اپنے دندان شریف کو جس حال میں کہ میرے سینہ پر تکیہ کئے تھے **باب** ما یقرأ فی صلوۃ الفجر یوم الجمعۃ یہ باب ان سورتوں کے بیان میں ہی جو جمعہ کے روز صبح کی نماز میں پڑہی جاویں **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا سفیان عن سعد بن ابراہیم عن عبد الرحمن بن ہرمز الاعرج عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعۃ الم تنزیل وھل اتی علی الانسان ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت جمعہ کے روز صبح کی نماز میں سورہ الم تنزیل سجدہ پہلی رکعت میں اور سورہ ہل اتی علی الانسان دوسری رکعت میں پڑہتے **باب الجمعۃ فی القری والمدن** یہ باب حکم نماز جمعہ کے بیان میں ہی قریوں میں اور شہروں میں مدن ضم وسکون دال مہملہ کے ہی۔ اور کبھی دال کو بھی ضم دیتے ہیں **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا ابو عاصم العقدی قال حدثنا ابراہیم بن طہمان عن ابی جمرۃ الضبعی عن ابن عباس رض انہ قال ان اول جمعۃ جمعت بعد جمعۃ فی مسجد عبد القیس فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد عبد القیس بجواثی من البحرین ابن عباس نے کہا کہ پہلی جمعہ جو مسجد نبوی میں جمعہ کے کے بعد جو ہوئی مسجد میں عبد القیس کے تھی قریہ بجواثی میں جو بحرین میں ہی بجواثی ضم جیم اور حفت واؤ مثلثہ سے نام ایک قلعہ کا ہی نواح بحرین میں۔ جاننے کہ قریہ میں جمعہ قائم کرنے پر امام شافعی قائل ہوئے

ہین اور یہی حدیث حجت لائی - اور کہتے ہین کہ جس جگہہ چالیس مرد بالغ اور آزاد مقیم ہون تو بستان اور زمستان مین جمعہ فرض ہی - اور عمارتین اسکے خواہ پتہر اور اینٹ سے ہون یا کیچر اور لکڑی اور قصب اور ایسی چیزون سے - اور امام اعظم نے جمعہ قائم کرنے کے لئے شرط کی ہی کہ مصر جامع ہو یا اسکا سرحد لِقَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اور امام شافعی اس حدیث سے جواب دیتے ہین کہ وہ جوای مدینہ تھا چنانچہ متعدد اقوال اسپر شاہد ہین - اور اگر ہم مسلم رکھین کہ قریہ تھا تو حدیث مین کوئی دلیل نہین کہ جمعہ بطریق فرضیت ادا کی ہون - اور حضرت اسپر مطلع ہوے پر تقریر فرماے اور مصر کے معنے مین جو اختلاف آیا ہی فقہ کی کتابون مین مسطور ہی

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ

ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا جو فرماتے تھے کہ تم سب کے سب رعیت دار ہین یعنے نگہبان ہین اپنے علاقہ داارون کی درستی اور انکے دین و دنیا کی بہتری پر اور انہین عدالت کرنیکا الزام رکھتے ہو پس فرد اے قیامت ان سے ان باتون مین تقصیر اور سستی ہونیکی صورت مین تم سوال کئے جاؤگے وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ یُوْنُسُ کَتَبَ رُزَیْقُ بْنُ حَکِیْمٍ اِلَی ابْنِ شِھَابٍ وَاَنَا مَعَہٗ یَوْمَئِذٍ بِوَادِی الْقُرٰی اور زیادہ کیا ہی لیث نے روایت پر عبد اللہ بن مبارک کے اسبات کو کہ کہا یونس نے کہ لکھا رزیق بن حکیم نے طرف ابن شہاب زہری کے اور تھا مین ساتھہ ابن شہاب کے اس وقت وادی قری مین جو اعمال مدینہ مطہرہ کے ہی ھَلْ تَرٰی اَنْ اَجْمَعَ وَرُزَیْقٌ عَامِلٌ عَلٰی اَرْضٍ یَعْمُرُھَا وَفِیْھَا جَمَاعَۃٌ مِنَ السُّوْدَانِ وَغَیْرِھِمْ آیا تو جایز سمجھتا ہی کہ مین جمعہ قایم کرون اس جماعت کے ساتھہ جو میرے ہمراہ ہین - اور رزیق اسوقت عامل تھا اس زمین پر جو اسمین زراعت کرتا تھا اور وہان حبشیون اور دوسرون کی ایک جماعت تھی وَرُزَیْقٌ یَوْمَئِذٍ عَلٰی اَیْلَۃَ اور رزیق اسوقت امیر تھا ایلہ پر عمر بن عبد العزیز کے طرف سے - ایلہ بفتح ہمزہ و سکون مثناۃ تحتیہ و فتح لام ایک شہر تھا قلعہ دار - جو اب ویران پڑا ہی اور وہ حجاج مصر کی منزل ہی - قسطلانی کہتا ہی کہ ظاہر ہی کہ وہ ایک زمین تھی کہ جسمین زراعت کیا کرتے تھے وہ قصبہ ایلہ تھا نہ شہر ایلہ - پوشیدہ نرہے کہ شافعیہ کا استدلال اسسے ظاہر کے ساتھہ مقابلہ مین نصوص کے ہی جو غیر مصر جامع مین عدم جواز جمعہ پر واقع ہوے ہین واللہ اعلم بالصواب فَکَتَبَ ابْنُ شِھَابٍ وَاَنَا اَسْمَعُ یَاْمُرُہٗ اَنْ یَجْمَعَ پس ابن شہاب نے رزیق کے طرف لکھا اور اسکو سنتا تھا جس حال مین کہ مین سنتا تھا رزیق کو حکم کیا کہ جمعہ قائم کرے یُخْبِرُہٗ اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَہٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ جس حال مین کہ ابن شہاب رزیق کو خبر دیتا تھا کہ سالم نے اسسے حدیث کی کہ عبد اللہ بن عمر کہتا تھا کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جس حال مین کہ فرماتے تھے - ابن شہاب نے جمعہ قائم کرنیکا استدلال کیا اس حدیث سے کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ تم سب صاحب رعیت ہو اور صاحب کو متبوع اور تم سب قیامت مین اپنے رعایا کے حال سے پوچھے جاؤگے - انکے صلاح و فساد سے اور مصالح دینی و دنیوی کے قیام سے - اور انہین مصالح دینی سے جمعہ کا قیام ہی - پوشیدہ نرہے کہ دیہات مین جمعہ کا عدم جواز جب نص سے ثابت ہوا تو وہ از جملہ مصالح دینی نرہا اَلْاِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ امام رعیت دار ہی اپنے رعایا کے حال سے سوال کیا جاویگا وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور مرد اپنے اہل و عیال مین رعیت دار ہی اپنے لوگون کے حال سے سوال کیا جاویگا وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْئُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا اور عورت اپنے مرد کے گھر مین حاکم ہی اور روز قیامت اپنے نابعون سے سوال کی جاویگی وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور خدمتگار اپنے آقا کے مال کی نگہبانی مین حاکم ہی اس مال سے سوال کیا جاویگا قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ مَالِ اَبِیْہِ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور ابن عمر نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال مین حاکم ہی اور امانت دار ہی اسکے مال سے سوال کیا جاویگا وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ پھر اس کلمہ سے تعمیم کی تاکید حکم کے لئے - شافعیہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ جمعہ کا قائم کرنا بغیر اذن سلطان کے روا ہی - کیونکہ رزیق نے عمر بن عبد العزیز سے نہ پوچھا - اور حنفیہ نے شرط کیا ہی کہ اذن امام کا یا اسکے نائب کا یا قاضی کا یا شہر کے امیر کا چاہیئے - اور یہہ حدیث شافعیہ کی دلیل ہو سکتی نہین - اسلئے کہ رزیق ابن شہاب کے طرف سے نائب تھا اور وہ عمر ابن عبد العزیز کا نائب تھا - پس اسکو اذن ابن شہاب کا کافی تھا اور یہہ مسئلہ اس سے پوچھہ کے فتوی طلب کیا

بَابٌ ھَلْ عَلٰی مَنْ لَّمْ یَشْھَدِ الْجُمُعَۃَ غُسْلٌ مِنَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ وَغَیْرِھِمْ

یہہ باب اس بیان مین ہی کہ آیا غسل جمعہ کا اسپر واجب ہی جو نماز کے لئے حاضر نہوا عورتون اور بچون اور

کے سوا دوسرے لوگوں سے جیسے غلاموں اور بیماروں اور مسافروں اور قیدیوں اور ناسیا لوگ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلْغُسْلُ عَلٰی مَنْ یُّجِبُ عَلَیْهِ الْجُمُعَةُ عبداللہ ابن عمر نے کہا کہ غسل جمعہ کا واجب یا سنت موکدہ اسپر ہی جسپر نماز جمعہ واجب ہی **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ زہری نے کہا کہ سالم مجھ سے حدیث کی کہ مقرر اسنے ابن عمر سے سنا جس حال میں کہ کہتا تھا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ہمارے سے نماز جمعہ کے لئے آوے تو چاہئے کہ وہ غسل کرے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کا غسل ہر مرد بالغ پر واجب ہی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم پچھلے ہیں دنیا میں اور اگلے ہیں فضیلت میں روز قیامت بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ مگر اتنی بات ہی کہ دئے گئے ہیں اہل کتاب کتاب ہمارے سے آگے اور دئے گئے ہیں ہم انکے بعد فَهٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ پس یہہ روز جو انہوں نے اختلاف کیا ہے اس میں اور خطا کی ہیں اسمیں اور اللہ نے ہم کو ہدایت کی وحی اس روز کی تعظیم کی فَغَدًا لِّلْیَهُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰی پس کل جو شنبہ ہی یہود کے لئے ہی اور یکشنبہ نصاریٰ کے لئے اس حدیث کی شرح آگے گذری ہی فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ پھر حضرت خاموش ہوئے اور فرمایا کہ ہر مسلمان پر لازم ہی کہ ہر ہفتہ میں ایک روز غسل کرے کہ اپنے سر اور جسد کو دھووے۔ اس روایت میں نسائی اور ابن خزیمہ نے زیادہ کیا ہی کہ وہ روز روز جمعہ ہی رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمًا روایت کی ہی اس حدیث کی ابان نے مجاہد سے اور اس نے طاؤس سے اور اس نے ابوہریرہ سے اس طور پر کہ لفظ حق کل کے بعد یا ہی امام بخاری کی ترجمہ میں تردد استفہامی کی ہی کہ آیا جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں غسل ہی یا نہ۔ قول ابن عمر کا ظاہر اسپر ہی کہ غسل واجب مختصر انہیں پر ہی کہ جمعہ جن پر واجب ہی مثبت نفی کا ہی اور احادیث مرفوعہ جو لایا ہی پہلی حدیث تو جب ہی کہ جو کوئی نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو خواہ اسپر جمعہ واجب ہو یا نہ اسپر غسل بھی واجب ہی اور دوسری حدیث اسپر نا طق ہے کہ جسپر جمعہ واجب ہی اسپر غسل واجب ہی اور اسمیں قید حضور جمعہ کا واقع ہوا اور تیسری حدیث بظاہر موجب اسپر ہی کہ ہر مسلمان پر واجب ہی اسپر جمعہ واجب ہو یا نہ خواہ وہ نماز جمعہ کے لئے حاضر ہو یا نہ۔ پس مقتضا ان مجموع احادیث کے جو تردد کہ ترجمہ میں آیا ہی وہ باقی ہی جیسا کہ اس قول کی شرح میں شارحوں نے اختلاف کیا ہی واللہ اعلم ولہ التوفیق

ف قسطلانی میں لکھا ہی کہ غسل جمعہ کے وجوب کو پھیرنے والی وہ حدیث ہی جو مسلم میں آئی ہی مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَدَنَا اور ترمذی میں یہہ حدیث آئی ہی مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ۔ یعنے اچھا وضو کر کے نماز جمعہ کے لئے آیا تو بس کرتا ہی انتہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ اذن دو عورتوں کو شب میں کہ نماز کے لئے مسجدوں کی طرف جاویں۔ قید کرنا اذن کا شب میں اس لئے ہی کہ شبکی اندھیری میں فساق فجار اپنے فسق و فجور میں مشغول ہوتے ہیں۔ اور دن کے وقت وہ منتشر ہوتے ہیں پس چاہئے کہ عورات دن کو نہ نکلیں جب انکو حضور جمعہ نہیں پس اسپر غسل جمعہ بھی نہیں یہی مذہب شافعیہ کا اور جمعہ روز زمین ہی حنفیہ کہتے ہیں کہ جمعہ روز زمین ہی اور حکم روز کا جاری ہی پس عورات جمعہ کے لئے جاویں اور اسپر بھی غسل واجب ہوگا اس تقریر سے حدیث مطابق ہوئی ترجمہ کے ساتھ پوشیدہ نہ رہے کہ شافعیہ مفہوم مخالف پر عمل کرتے ہیں لاکن جس جگہ مفہوم موافق اولی ہو مقبول نہیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ اس جگہ جب عورات شب میں نکلنے پر مامور ہوئیں جو فساق کے فسق و فجور کا وقت ہی اور تمام لوگ ایک دوسرے کے حال پر اطلاع نہیں رکھتے ہیں روز میں بطریق اولی مامور ہونگے کہ منظمہ فساق کی دست اندازی کا کمتر ہوا کرتا ہی اور اسی پر کچھ ہیں شارحین اور کرمانی اس تقدیر پر غسل عورات پر بھی واجب ہوا کہ اس لئے کہ وے نماز جمعہ کے لئے حاضر ہونیوالے ہیں حاضر ہونے والوں پر تو غسل واجب ہی **حدثنا** یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ

ابن عمر قال کانت امرأۃ لعمر تشھد صلوۃ الصبح والعشاء فی الجماعۃ فی المسجد ابن عمر نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک عورت تھی جسکا نام عاتکہ تھا سعد کی ہیں جو عشرہ مبشرہ سے تھے نماز صبح اور عشاء جماعت سے پڑھنے کے لئے مسجد میں حاضر ہوا کرتی فقیل لھا لم تخرجین وقد تعلمین ان عمر یکرہ ذلک ویغار پس بی بی کو کہا گیا کہ تم کس لئے باہر آتی ہو حالانکہ تم جانتی ہو کہ عمر جو تمہارا شوہر ہے ناخوش ہوتے ہیں اور غیرت کرتے ہیں قالت وما یمنعہ ان ینھانی تب اس عورت نے کہا کہ کیا چیز اسکو باز رکھتی ہے کہ مجھکو منع کرے قال یمنعہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا اماء اللہ المساجد کہا کہ عمر کو منع کرتا ہے قول پیغمبر خدا کا جو فرماتے ہیں کہ منع مت کرو خدا کے باندیوں کو نماز کے لئے مسجد و کو آنے سے تطبیق میں اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ منع کرنا محمول ہے شب پر حجت سے حمل مطلق کے مقید پر۔ پس ملاحظہ کرتے مفہوم مخالف کے لازم آتا ہے کہ عورتیں نماز جمعہ کے واسطے ہی نہ آویں اور غسل انپر واجب نہ ہوگا جیسا کہ حدیث سابق کی تقریر میں گذرا۔ اور بعض شارحوں نے کہا ہے کہ لا تمنعوا عام ہے رات اور دن کو اور اس جگہ جو ذکر رات کا یعنی عام کے ایک فرد کا کیا سو وہ تخصیص معنے کی نہیں ہے کہتا ہے اس تقدیر پر غسل عورات پر بھی واجب ہوگا اور وے نماز جمعہ کے لئے بھی جاویں جیسا کہ حدیث سابق میں گذرا۔

باب الرخصۃ ان لم یحضر الجمعۃ فی المطر۔ یہ باب

اس بیان میں ہے کہ جس پر جمعہ واجب ہو اگر بسبب عذر بارش کے وہ حاضر نہ ہو تو اسکو رخصت ہے

حدثنا مسدد قال حدثنا اسمٰعیل قال اخبرنی عبد الحمید صاحب الزیادی قال حدثنا عبد اللہ بن الحارث ابن عم محمد بن سیرین قال ابن عباس لمؤذنہ فی یوم مطر ابن عباس نے بارش کے دن اپنے موذن کو کہا اذا قلت اشھد ان محمدا رسول اللہ فلا تقل حی علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم جب تو کہے اشہد ان محمد رسول اللہ کہیگا تو حی علی الصلوۃ مت بول کیونکہ اسکے معنے یہ ہیں کہ نماز کے لئے آؤ بلکہ یہ کہہ کہ اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھ لو فکان الناس استنکروا پس لوگوں نے اسکے ابن عباس پر انکار کیا فقال افعل من ھو خیر منی پس ابن عباس نے کہا کہ یہ کام پیغمبر خدا نے کیا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو میرے سے بہتر ہیں ان الجمعۃ عزمۃ واني کرھت ان احرجکم فتمشون فی الطین والدحض مقرر جمعہ عزیمت ہی یعنی واجب مقرر ہیں ناخوش رکھا کہ تم کو گھر سے نکالوں پاتم کو حرج دوں کہ تم چلیں کیچڑ میں اور پانوں پھسلے یعنے اگر میں موذن کو رخصت دوں کہ حی علی الصلوۃ کہے جب اسکو سنتے ہی آنا واجب ہی جو سیکا آنے میں بادرت کریگا پس لوگ رنج میں پڑینگے عزمۃ بفتح تحتین اور سکون زا سے واجب کے معنے میں ہی الدحض فتح دال مہملہ اور سکون حا مہملہ سے اور کبھی بفتح حا بھی آتا ہی لغزش اور پھسلنے کے معنے میں پس نماز جمعہ کے لئے بارش عذر ہونا مذہب جمہور کا ہی لاکن شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ اگر بارش سبک ہے اور کیچڑ ہو سبک کے ایذا نہ پہنچے تو عذر نہیں اور امام مالک کے پاس ترک جمعہ کے لئے بارش عذر ہی نہیں امام قسطلانی نے کہا کہ یہ حدیث انپر حجت ہی

باب من این تؤتی الجمعۃ۔ یہ باب اس بیان میں ہی کہ کس جگہ سے آنا چاہئے

جمعہ کے لئے یعنے کس قدر مسافت سے آنا واجب ہی وعلی من تجب۔ اور کس شخص پر واجب ہی لقول اللہ تعالی عز وجل اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ۔ اس آیت کو وجوب جمعہ پر دلیل لائی وقال عطاء اذا کنت فی قریۃ جامعۃ فنودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فحق علیک ان تسمعھا سمعت النداء او لم تسمعہ عطا نے کہا کہ جب تو اس قریہ میں رہے کہ جسمیں جمعہ ادا کرتے ہیں پس جمعہ کے روز نماز کے لئے ندا کی جاوے پس تجھ پر واجب ہی کہ تو جمعہ کے لئے حاضر ہووے خواہ تو اذان سنے یا نہ سنے۔ جب ظاہر آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ سعی سننے جانا ندا سننے کے بعد ہی اس قول سے رفع اس توہم کا کیا۔ اور عبد الرزاق نے زیادہ کیا ابن جریج سے کہ میں نے عطا سے پوچھا کہ قریہ جامعہ کسکو کہتے ہیں کہا کہ جس میں لوگ جمع رہیں اور اس میں ایک امیر یا قاضی ہو اور مکانات باہم پیوستہ رہیں جیسا کہ عبدہ ہی وکان انس فی قصرہ احیانا یجمع واحیانا لا یجمع وھو بالزاویۃ علی فرسخین۔ اور ہے انس بن مالک اپنے گھر میں کبھی جمعہ کرتے اور کبھی نہ کرتے اور انکا گھر زاویہ میں تھا بصرے سے دو فرسخ پر جسکے چھے میل ہوتے ہیں زاویہ ایک جگہ ہی بصرے کے سرحد میں

حدثنا احمد بن صالح قال حدثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن عبید اللہ ابن ابی جعفر ان محمد بن جعفر بن الزبیر حدثہ عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم ومن العوالی فیاتون فی العباء ویصیبھم العبار والعرق فیخرج منھم العرق یعنے بی بی عائشہ نے کہا تھا لوگ نوبت بہ نوبت آیا کرتے جمعہ کے روز اپنے منزلوں سے جو مدینے کے قریب تھے اور عوالی مدینہ سے جو مسافت پر تھے ادنی مسافت چار میل کی تھی اور نہایت آٹھ میل پس آیا کرتے گرد و غبار کے ایام

احرجکم فی روایۃ

الجزء

میں مبتلا تھی انکو بخار اور عرق اور رکاوٹ سے پسینہ یعنے بہت پسینہ کرتے تھے اور بعض روایات میں يَأْتُونَ فِي الْعَبَاءِ عین کے فتح اور باء موحدہ سے ایک لباس ہی کہ اسپر گوٹا خطوط رہتے ہیں فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي پس حضرت کے پاس ایک مرد آیا درحالیکہ حضرت میرے پاس تھے فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا۔ پس آپ نے فرمایا کہ اگر تم پاک کرتے آج کو یعنے غسل کرتے آج کے روز کے لئے جو جمعہ ہی بہتر کہا جائے کہ جو لوگ خارج شہر ہیں حنفیہ کے پاس اپر جمعہ واجب نہیں اور شافعیہ کے وجوب کے قایل ہیں اور اس حدیث کو حنفیہ ترجیح لائے ہیں حالانکہ اس حدیث سے احتجاج نہیں ہو سکتا کیونکہ جن لوگوں پر جمعہ واجب نہیں اگر وے لوگ کے نماز جمعہ پڑھیں نہیں اور اگر جمعہ ادا کریں وہ نماز ظہر کی جگہہ پر شمار کئی جاتی ہی اور اس حدیث میں کوئی حرف اسپر دلالت نہیں کرتی ہی کہ وے لوگ جو عوالی سے چار میل کی مسافت طی کر کے آتے تھے انپر جمعہ فرض تھی۔ اور دوسری صحیح روایت میں يَبِيتُونَ کی جگہہ يَبِيتُونَ واقع ہوا ہی یعنے عوالی کے لوگ نوبت بہ نوبت آتے تھے اگر انپر جمعہ فرض ہوتی سب اکیبار آتے ہوتے

باب وَقْتِ الْجُمُعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ جمعہ کا ابتدا وقت زوال آفتاب سے ہی وَكَذَلِكَ يُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اور اسیطرح روایت کی گئی ان چار اصحاب کبار سے اور یہی مذہب ہی عامہ علما کا سوا امام احمد کے کہ انہوں نے زوال سے آگے روا کہا لاکن جن حدیثوں سے احتجاج کیا وے سب ضعیف ہیں **ف** اور وہ جو حنابلہ جمعہ کو عید پر قیاس کرتے ہیں کیونکہ حضرت نے جمعہ کے حق میں فرمایا ہی هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ عِيدًا لِلْمُسْلِمِينَ پس نماز عید کے مانند نماز جمعہ بھی قبل زوال ادا کریں۔ جواب اسکا یہہ ہی کہ جمعہ کو عید کہنا عید کے سب احکام کو شامل نہیں ہوتا اس دلیل سے کہ عید کے روز روزہ حرام ہی نہ جمعہ میں بالاتفاق اور ایسے ہی کئی باتیں قسطلانی۔ اور وہ جو حنابلہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے قبل زوال جمعہ ادا کرنا روایت کرتے ہیں سو وے روایات طرق صحت پر ثابت نہیں۔

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عَمْرَةَ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ عمرہ بفتح عین مہملہ و سکون میم یعنی عبدالرحمن کی ہی جو انصاریہ مدنیہ تھی جب یحیی نے اس سے غسل جمعہ سے سوال کیا تو بولی کہ بی بی عایشہ نے فرمایا کہ تھے لوگ آپ اپنے خدمت گذار مَهَنَة فتحات سے جمع مَاهِن ہی خادم کے معنے میں چنانچہ خدمہ جمع خادم کا ہی۔ یعنے اپنے کام آپ کیا کرتے۔ وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ اور تھے لوگ جب جاتے نماز جمعہ کے لئے جاتے جس حال میں کہ پسینہ ہوتے فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔ پس انکو کہا گیا اگر تم غسل کرین بہتر ہی بوے ناخوش دفع ہونیکے لئے تا لوگون کو اور فرشتون کو ایذا نہ ہو۔ اس حدیث کی دلالت ترجمۂ باب کے واسطے یہی ہی کہ رواح زوال کے بعد سیر کرنیکے معنے میں ہی یعنے حدیث میں لفظ راحوا جو آیا اسکے معنے زوال کے بعد جانا ہی پس وقت جمعہ کا آغاز بعد زوال ہی

حدثنا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت نماز جمعہ پڑھتے جسوقت آفتاب ڈھلتا

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُكِّرَ بِالْجُمُعَةِ وَقِيلَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ انس نے کہا کہ تھے ہم جلدی کرتے نماز جمعہ کے لئے یعنے پہلے وقت مین پڑہا کرتے اور قیلولہ کرتے بعد نماز جمعہ کے صحابہ کی عادت تھی کہ زوال کے بعد قیلولہ کرتے کہ نماز ظہر پڑھیں گے حرارت کے ایام مین کیونکہ ظہر ٹھنڈے وقت مین پڑہنا شروع ہی جب جمعہ اول وقت بعد زوال پڑہی جاتی تو بعد نماز کے قیلولہ کیا کرتے تھے

باب إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ یہہ باب بیان حکم میں اس وقت کے ہی کہ جمعہ کے روز جب گرما سخت ہو

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو خِلْدَةَ هُوَ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے حضرت جب سخت ہوتی سردی جلدی کرتے نماز کے لئے یعنے اول وقت مین ادا کرتے وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ اور جسوقت کہ سخت ہوتی گرمی سرد کرتے ساتھہ نماز کے یعنے تاخیر کرتے پہلے وقت سے یعنی الجمعۃ راوی کہتا ہی کہ اس نماز سے ہر دو جگہہ نماز جمعہ مراد ہی سنے نماز ظہر پر قیاس کیا ہر دو نماز مین مساوات سمجھا قَالَ أَبُو يُونُسَ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خِلْدَةَ قَالَ بِالصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ یونس نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے اور ذکر نہیں کیا جمعہ کا بلکہ کہا کہ نہدی کرتے نماز کو وَقَالَ بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَبُو خِلْدَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا أَمِيرُ الْجُمُعَةِ اور بشر بن ثابت نے کہا کہ حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے کہ نماز پڑہی ہمارے ساتھہ ایک امیر جمعہ نے اور کہا کہ وہ

امیر حکم بن ابی عصل ثقفی حجیر ہمائی حجاج بن یوسف ظالم کا تھا اور وہ خطبہ میں تطویل کرتا تھا موافق حجاج کے یہاں تک کہ خروج وقت نماز کا قریب ہو جاتا ثم قال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر پس سر مرے انس بن مالک سے پوچھا کہ پیغمبر خدا کس طرح نماز ظہر پڑھا کرتے تھے۔ روایت میں ہمیعل کے آیا ہی کہا اذا کان الشتاء بکر بالظہر واذا کان الصیف ابرد بھا جب ایام سردی کے رہتے ظہر اول وقت پڑھا کرتے اور جب ایام گرمی کے رہتے تاخیر فرماتے اور ٹھنڈی کرتے اسکو **باب المشی الی الجمعۃ وقول اللہ عز وجل فاسعوا الی ذکر اللہ** یہ باب بیان میں نماز جمعہ کے طرف جانے اور نہ دوڑنیکے ہی اور بیان میں قول خدای عزوجل کے جو فرمایا پس چلو تم طرف ذکر اللہ کے یعنے طرف نماز کے یا خطبہ کے۔ سعی کے معنے دوڑنا اور چلنا ہر دو آئے ہیں جب نماز کے لئے جانے میں حکم ساتھ سکون اور وقار کے واقع ہوا تنگی وقت کی ضرورت کے سوا کہ نہ دوڑے حسن بصری کہتے ہیں کہ سعی قدموں سے نہیں بلکہ دل سے ہی ومن قال السعی العمل والذہاب لقولہ تعالی وسعی لہا سعیہا اور جس نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ سعی کے معنے چلنا اور عمل کرنا ہی اسلئے کہ حق تعالی نے فرمایا وسعی لہا سعیہا یعنے عمل کیا واسطے آخرت کے جو حق عمل کا تھا دوام کے بجالائے اور نہایت سے بچے رہنے میں وقال ابن عباس حرم البیع حین یوذن بالجمعۃ ابن عباس نے کہا کہ خرید و فروخت اسوقت حرام ہوتا ہی یعنی جمعہ کی ندا کے وقت۔ سبب میں اختلاف آیا ہی کہ حرام ہونا خرید و فروخت کا پہلی ندا کے وقت سے یا دوسری ندا کے وقت سے۔ جب حضرت جناب رسالت اور شیخین کے زمانے میں پہلی ندا نہیں تھی ہی دوسری ندا خطبہ کے وقت پڑھی اور آیت وذروا البیع اسوقت نازل ہوئی حق یہ ہی کہ بیع کا امام ہونا ندای ثانی سننے کے بعد ہی وقال عطاء یحرم الصناعات کلہا اور عطا نے کہا کہ ندا جمعہ سنتے ہی سب صنعتیں حرام ہو جاتی ہیں کسلئے کہ جمعہ کے لئے جاسے پھیر رکھنے میں سب حرفے بیع کی جگہ پر ہیں وقال ابراہیم بن سعد عن الزہری اذا اذن المؤذن یوم الجمعۃ وہو مسافر فعلیہ ان یشہد الجمعۃ ابراہیم بن سعد نے کہا یعنی زہری سے لایا ہی کہ جسوقت موذن اذان کہے جمعہ کی اور وہ شخص مسافر ہی پس اسپر لازم ہی کہ جمعہ کے لئے حاضر ہووے یعنے بطریق استحباب کے کسواسطیکہ زہری سے مختلف روایتیں آئی ہیں کہ کہا جمعۃ علی المسافر جمعہ مسافر پر واجب نہیں اور ابن منذر نے کہا کہ وہ مانند حکم اجماع کے ہی مالکیہ کے پاس ایک فرسخ کے اندر مسافر کو اذان کی آواز پہنچتی ہی تو جمعہ واجب ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا یزید بن ابی مریم قال حدثنا عبایۃ بن رفاعۃ قال ادرکنی ابو عبس وانا اذہب الی الجمعۃ فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہما اللہ علی النار عبایہ بن رفاعہ بن خدیج انصاری نے کہا کہ ابو عبس عبد الرحمن بن جبر انصاری نے مجھ کو پایا جس حال میں کہ میں نماز جمعہ کے لئے چلا تھا۔ پس کہنے لگا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جسکے پاؤں راہ خدا میں غبار آلودہ ہوں اسکو اللہ تعالی آتش دوزخ پر حرام کرتا ہی۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب کے ساتھ یہ ہی کہ جب وہ ہر دو باکید بکر حکایت کرتے تھے معلوم ہوا کہ آہستہ جاتے تھے نہ جلد **حدثنا** ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا الزہری عن سعید وابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان اباہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلوۃ فلا تاتوہا تسعون ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا ہی کہ فرماتے تھے جسوقت کہ اقامت کہی جاوے نماز کی تو نہ آؤ تم دوڑتے ہوئے بیاوہا تمشون علیکم بالسکینۃ آؤ تم نماز کیلئے چلتے ہوئے لازم کرو تم آپ پر سکون و وقار کو اور سابق میں تو معلوم ہوا کہ سعی کے معنے جلد چلنا اور آہستہ چلنا ہر دو آئے ہیں اور آیت میں معنا مصدر ہی اور عمل کا ہی جیسا کہ تفاسیر میں لکھے ہیں۔ اور حدیث میں سعی کی معنی سرعت ہی بسبب مقابلہ مشی کے فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا پس جو چیز کہ پاؤ تم بقیہ نماز سے اسکو پڑھ لو اور جو تمہارے سے فوت ہوئی ہو اسکو تمام کرو **حدثنا** عمر بن علی قال ابو قتیبۃ قال حدثنا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر عن عبد اللہ ابن ابی قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوموا حتی ترونی وعلیکم السکینۃ ابی قتادہ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ مت اٹھو تم یہاں تک کہ دیکھو تم مجھکو صف میں اور تم پر سکون و وقار لازم ہی۔ یہ حدیث بحسب عموم نماز جمعہ کو جانیکے وقت اضطراب نکرنے اور نہ دوڑنے پر دلالت کرتی ہی **باب لا یفرق بین اثنین یوم الجمعۃ** یہ باب تنوین کے ساتھ آیا ہی تفریق نہ کرے نماز میں داخل ہونیوالا درمیان دو شخص کے جمعہ کے دن جاتا جاتا کہ تفریق کا منع جو واقع ہوا اسکے دو صورتیں متصور ہیں ایک یہ کہ دو شخص باکید بکر ہم پہلو بیٹھے ہوں۔ انکو جدا کرکے درمیان بیٹھے۔ دوسری یہ کہ تخطی کرے دو شخص کے درمیان تکلف سے تخطی رقاب کے باب میں سخت نہی اور وعید شدید واقع ہوئی ہی جیسا کہ ترمذی میں وارد ہی من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جہنم یعنے

جسنے جمعہ کے دن لوگوں کے گردنوں پر قدم رکھکے گذرا تھہرانیسے ایک پل دوزخ کے طرف۔ یعنی سکا بدلہ یہ ہی کہ لوگ اسکے سر پر پاؤں رکھکے دوزخ میں جائینگے ظاہر ہی تحریم ہی مگر جب کوئی دلیل سکی کراہت پر ثابت ہو۔ لاکر امام کو ضرورت کے لئے مستثنیٰ کرتے ہیں اس صورت میں کہ بغیر تخطی کے امام محراب تک نہ پہنچ سکے کہ اس حالت اضطرار میں تخطی سکے لئے مکروہ نہیں

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابن وداعۃ عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ وتطہر بما استطاع من طہر ثم ادہن او مس من طیب ثم راح فلم یفرق بین اثنین فصلی ما کتب لہ ثم اذا خرج الامام انصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری سلمان فارسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جو کوئی غسل کرے جمعہ کے دن اور مبالغہ کرے آپ کو پاک کرنے میں جس قدر کہ سکتا ہی پھر روغن ملے بدن پر یا چھوئے خوشبو دار پھر جاوے نماز کے لئے اور نکرے تفریق درمیان دو شخص کے۔ پس نماز پڑہے جو اسکے لئے فرض کی گئی ہی پھر جب امام خطبہ پڑہنے کے لئے وہ نکلے خاموش رہے اور سنے بخشے جائینگے اسکے گناہ جو اس جمعہ اور دوسری جمعہ کے درمیان ہوں یعنی گناہ صغیرہ۔

باب لا یقیم الرجل اخاہ یوم الجمعۃ ویقعد فی مکانہ یہ باب تین کے ساتھ آیا ہی کہ نہ اٹھاوے مرد اپنے بھائی مسلمان کو جمعہ کے روز اور نہ بیٹھے اسکی جگہ پر۔ اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ ضمیر کانہ کی راجع طرف رجل کے ہو یعنی کسیکو نہ اٹھاوے بلکہ اپنی جگہ پر بیٹھے اور جو جگہ کہ خالی پاوے وہی اسکی جگہ ہی

حدثنا محمد قال اخبرنا مخلد بن یزید قال اخبرنا ابن جریج قال سمعت نافعا یقول سمعت ابن عمر یقول نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل اخاہ من مقعدہ ویجلس فیہ ابن جریج نے کہا کہ میں نے نافع سے سنا کہ کہتا تھا کہ میں نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا کہ پیغمبر خدا نے منع کیا اسبات کو کہ اٹھاوے مرد اپنے بھائی کو اسکے بیٹھنے کی جگہ سے اور آپ بیٹھے اسکی جگہ پر قلت لنافع الجمعۃ قال الجمعۃ وغیرہا ابن جریج نے کہا کہ میں نے نافع سے پوچھا کہ آیا یہہ منع جمعہ کے ساتھ مخصوص ہی اس نے کہا کہ جمعہ وغیرہ برابر ہی اور مسلم کی حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ——— خالفہ الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا یعنے نہ اٹھاوے کوئی تم سے اپنے بھائی مسلمان کو روز جمعہ اسکے بیٹھنے کی جگہ سے دوسری جگہ کی طرف اور بیٹھے آپ اسکی جگہ پر مگر یہہ کہے کہ گنجایش سے بیٹھو کہ جگہ چھوڑکر کشادہ بیٹھو۔

باب الاذان یوم الجمعۃ یہ باب روز جمعہ کی اذان کے بیان میں ہی کہ ایک ہی یا دو

حدثنا ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزہری عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث یوم الجمعۃ علی الزوراء سائب بن یزید نے کہا کہ تھی پہلی اذان جمعہ کے روز جب بیٹھے امام منبر پر زمانے میں حضرت کے اور ابو بکر اور عمر کے۔ اور عثمان جب خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی کثرت ہوئی انہوں نے تیسری اذان زیادہ کی روز پر۔ جو نام ایک جگہ کا ہی مدینہ طیبہ میں اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک دیوار ہی اور بعضوں نے کہا کہ ایک سنگ بلند ہی **ف** حضرت جب منبر پر تشریف رکھتے تب بلال اذان بولتے۔ حضرت کے زمانہ شریف میں اور شیخین کی خلافت میں وہی اذان تھی خلیفہ ثالث کے وقت جب لوگ زیادہ ہوئے انہوں نے حکم کیا کہ مقام زور پر جو مدینہ منورہ کے بازار میں ہے اذان کہے اسکو بعض احادیث میں اذان ثانی کہتے ہیں باعتبار احداث کے اور وہی اذان اول ہی باعتبار فعل کے۔ اور بعض اسکو ثالث بھی کہتے ہیں اس جہت سے کہ پہلی اذان جو منبر کے روبرو کہی جاوے اور دوسری اذان اقامت ہی۔ اقامت پر بھی اذان کا اطلاق آیا ہی چنانچہ حدیث صحیح میں آیا ہی بین کل اذانین صلوۃ۔ اور باعتبار اسی بات کے بعض روایات میں آیا ہی کہ حضرت کے زمانہ مبارک میں دو اذان تھے۔ پس حضرت عثمان نے جو زوال کے بعد زور پر اذان بولنے کا حکم کیا وہ تیسری اذان ہی اور وہ اذان جو سنت جمعہ کے لئے الصلوۃ سنت الجمعۃ کہا کرتے ہیں نہ حضرت کے زمانے میں نہ صحابہ کے بعد۔ اور اکثر دیار اسلام میں اسپر عمل بھی نہیں بلکہ کفایہ شرح ہدایہ میں کہا کہ وہ بدعت ہی حجاج بن یوسف ظالم کی احداث کیا کذا فی شرح سفر السعادت

باب المؤذن الواحد یوم الجمعۃ یہ باب اس بیان میں ہی کہ حضرت کے زمانے میں ایک ہی موذن تھا

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا عبد العزیز بن ابی سلمۃ الماجشون عن الزہری عن السائب بن یزید ان الذی زاد التاذین الثالث یوم الجمعۃ عثمان حین کثر اہل المدینۃ لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن غیر واحد اور نہیں تھا موذن حضرت کے لئے سوائے ایک کے وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام یعنی علی المنبر اور تھی اذان جمعہ کے روز جسوقت کہ بیٹھے امام منبر پر خطبہ کے لئے **باب** ما یجیب الامام علی المنبر اذا سمع النداء یہ باب اس بیان میں ہی جو جواب دیتا ہی

امام جس حال میں کہ بالا منبر ہو جسوقت کہنے اذان سنی **حدثنا** ابن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف عن ابی امامۃ ابن سہل بن حنیف قال سمعت معاویۃ ابن ابی سفیان وھو جالس علی المنبر یا امامہ نے کہا کہ میں نے معاویہ سے سنا جس حال میں کہ وہ منبر پر بیٹھا تھا اذن المؤذن فقال اللہ اکبر اللہ اکبر قال معاویۃ اللہ اکبر اللہ اکبر مقرر مؤذن نے اذان دی کہا اللہ اکبر اللہ اکبر معاویہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ قال معاویۃ وانا پس کہا مؤذن کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہی کوئی معبود مگر اللہ معاویہ نے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں فقال اشھد ان محمدا رسول اللہ فقال معاویۃ وانا پھر کہا مؤذن کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول ہیں اللہ کے معاویہ بھی کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں فلما ان قضی التاذین قال یا ایھا الناس انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ھذا المجلس پھر جسوقت کہ مؤذن اذان تمام کی معاویہ کہا لوگو مقرر میں نے پیغمبر خدا سے سنا ہی اسی جگہ پر جو منبر ہی حین اذن المؤذن یقول ما سمعتموہ منی من مقالتی جسوقت کہ مؤذن اذان کہا کرتا حضرت ہی کہتے تھے جو تم نے میرے سے سنا جو میں جواب میں اذان کے کہا

باب الجلوس علی المنبر عند التاذین یہ باب بیان میں سنر بیٹھنے کے ہی اذان کے وقت **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب ان السائب بن یزید اخبرہ ان التاذین الثانی یوم الجمعۃ امر بہ عثمان حین کثر اھل المسجد مقرر سائب بن یزید نے ابن شہاب کو خبر دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اسکو دوسری اذان کہنے کا حکم کیا جبکہ مسجد کے لوگ انکی عہد خلافت میں زیادہ ہوئے اس اذان کو ثانی کہنے کا سبب باعتبار حدوث کے ہی بہ نسبت پہلی اذان کے جو مسجد میں روبرو منبر کے ہی - اور اسیکو ثالث بھی کہنے کی وجہ باعتبار اقامت کے ہی چنانچہ گذرا وکان التاذین یوم الجمعۃ حین یجلس الامام اور تھی اذان آگے عثمان ذوالنورین کے جمعہ کے دن جسوقت کہ امام منبر پر بیٹھے

باب التاذین عند الخطبۃ یہ باب اذان بولنے میں ہی جب خطبہ پڑھنے کا ارادہ ہو **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا یونس عن الزھری قال سمعت السائب بن یزید یقول ان الاذان یوم الجمعۃ کان اولہ حین یجلس الامام یوم الجمعۃ علی المنبر فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان فی خلافۃ وکثروا امر عثمان یوم الجمعۃ بالاذان الثالث فاذن علی الزوراء فثبت الامر علی ذلک اسکا ترجمہ بھی گذرا مگر زیادہ یہ ہی پس ثابت رہا امر اس پر یعنے دو اذان اور اقامت پر

باب الخطبۃ علی المنبر یہ باب خطبہ پڑھنے میں منبر پر وقال انس خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر انس نے کہا کہ خطبہ پڑھا حضرت نے جس حال میں کہ کھڑے تھے منبر پر **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری القرشی الاسکندرانی قال اخبرنا ابوحازم بن دینار ان رجالا اتوا سھل بن سعد الساعدی وقد امترو فی المنبر مم عودہ فسالوہ عن ذلک مقرر ایک جماعت لوگوں کی سہل بن سعد کے پاس آئی جس حال میں کہ وے جھگڑتے تھے اختلاف کرتے تھے منبر کے باب میں کہ اسکے تختے کس قسم کے درخت سے تھے پس انسے سوال کیا اس بات سے فقال واللہ انی لاعرف مما ھو ولقد رایتہ اول یوم وضع واول یوم جلس علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سہل نے کہا قسم ہی اللہ کی مقرر جانتا ہوں کہ وہ منبر کس لکڑی سے بنا تھا - مقرر میں نے دیکھا ہی کہ وہ پہلے روز جو رکھا گیا - اور پہلے روز جو حضرت بیٹھا - یہ قسم کھانی اپنے علم کے موکد کرنے اور سائل کو تشفی حاصل ہونیکے لئے تھی والا سکا جواب سنا ہی کافی تھا کہ ارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فلانۃ امراۃ من الانصار قد سماھا سھل مری غلامک النجار ان یعمل لی اعوادا اجلس علیھن اذا کلمت الناس کہ پیام بھیجا حضرت نے فلانی عورت کے طرف جو انصار سے تھی کہ تو حکم کر اپنے غلام کو جو بڑھئی ہی کہ چند لکڑیوں سے میرے لئے ایک چیز بنا دے کہ میں بیٹھا کروں جب لوگوں سے کلام کروں بیٹھے خطبہ پڑھوں فامرتہ فعملھا من طرفاء الغابۃ ثم جاء بھا فارسلت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر حکم کیا اس عورت نے اس غلام کو سو بنا یا اس نے درخت کرسے صحرا غابہ کے صحرا غابہ عوالی مدینہ سے ایک جگہ ہی شام کے طرف طول تین ہاتھ کا بقول صحیح دو گز کا اور عرض ایک گز کا تین درجے ہر درجہ ایک بالشت کا تھا اور منبر کا چھ ساتوں سن اور بقول صحیح آٹھوں سن میں تھا - معاویہ کے زمانے تک بھی وہی تین پائے تھے معاویہ اسکو چھے درجے کئے اور اس منبر شریف کو کہ جسپر حضرت پا مبارک رکھتے تھے پھر پر کہا شرفوں جب وہ منبر وہ غلام تیار کیا اس عورت نے حضرت کے پاس بھیجا فامر

الجزء الرابع

بِمَا فُوضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا
ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ پس حضرت نے اسکو رکھنے کا حکم کیا پھر وہ اس جگہ رکھا گیا پھر میں حضرت کو دیکھا کہ اسپر نماز پڑھی اور تکبیر کہی حالانکہ اسپر تھے پھر
رکوع کیا اور آپ اسپر تھے پھر منبر کے اوپر سے نیچے اترے درحالیکہ رو بقبلہ تھے پھر سجدہ میں گئے منبر کی بنیاد میں۔ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا
النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي پھر عود کئے یعنے پھر منبر پر آئے پھر جب فارغ ہوئے نماز سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے لوگو میں یہ
نہیں کیا مگر اسواسطے کہ تم میرا اقتدا کرین اور میری نماز کو جان لین اور یاد کرلین دور و نزدیک سے کہ میں رکوع و سجود اور اعتدال و جلسہ کسطرح کرتا ہون حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ کہا یحیی بن سعید نے کہ خبر دی مجھکو ابن انس نے کہ سنا تھا اسنے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہا تھا ایک ولی خرمے کی کھڑے رہتے
حضرت اسپر تکیہ کرکے اور اسپر خطبہ پڑھتے وعظ فرماتے پس آپ کے واسطے جب منبر رکھا گیا۔ ہم نے اس شاخ خرما سے آوازین درد و غم کی سی مانند آواز اونٹنی کے جو بچے
کے وقت روتی ہی یا مانند آواز نالہ کے کہ جسکا بچہ گم ہوا ہو یعنی حضرت جب منبر پر سوار ہوئے وہ شاخ اپکی جدائی سے گریہ کرنے لگی اور تمام صحابہ اسکے سننے سے آپ بھی
رونے لگے یہان تک کہ حضرت منبر سے اترے اور اپنا مبارک ہاتھہ اسپر رکھا تب اسکو سکون ہوا یہہ حدیث مشہور ہی اور بعضون نے کہا متواتر ہی اس شاخ خرما کو حنانہ بھی کہتے ہین سکا
قصہ درازہی یہہ فقیر جان السیر مین مفصل لایا ہی قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
مقصود اس اسناد سے یہہ ہی کہ ابن انس کی نام کی تصریح کرے۔ حفص بن عبد اللہ ہی اور حفص بیٹا انس کا نہین ہی بلکہ انس اسکا جد ہی اور اطلاق باپ کا اکثر جد پر آتا ہی حَدَّثَنَا
آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ سالم کے باپ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب نے کہا کہ مین حضرت سے سنا جس حال مین کہ بالائے منبر خطبہ پڑھتے تھے پس فرمایا کہ
جو کوئی آوے نماز جمعہ کے لئے تو چاہئے کہ غسل کرے۔ بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا۔ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ خطیب خطبہ پڑھے جس حال مین کہ کھڑا ہو قَالَ أَنَسٌ بَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا انس نے کہا اور میان اسکے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے جس حال مین کہ کھڑے تھے حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا
ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ ابن عمر نے کہا کہ تھے حضرت خطبہ پڑھتے جس حال مین کہ کھڑے تھے۔ پھر بیٹھتے۔ پھر کھڑے رہتے دوسرے خطبہ کے لئے جیسا کہ تم اب
کرتے ہو۔ کھڑے رہنا اور بیٹھنا اور پھر خطبہ مین قیام کرنا سنت مشہور ہی حنفیہ کے پاس جیسا کہ مفہوم ہوتا ہی سہل کی حدیث سے جو گذری مری علامک التجاریعل لی اعواد اجلس
علیہن اور بھی مفہوم ہوتا ہی ابو سعید خدری کی حدیث سے جو باب لاحق مین یعنی اگلے باب مین آتی ہی جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ
شافعیہ کہتے ہین کہ قیام خطبہ مین واجب ہی مگر معذور کے لئے اور دلیل شافعی کی یہہ آیت ہی قولہ تعالی وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اور حدیث مسلم کی جو کعب بن عجرہ سے ہی مین آیا سوقت
عبد الرحمن بن محکم پیچھے کے خطبہ پڑھتا تھا سو اسپر انکار کیا۔ اور یہہ آیت پڑھی پوشیدہ نہ رہے کہ شافعیہ اس حدیث کو گویا مستمر کے معنے مین حجت لاتے ہین اور وہ آیت حال سے اس
جماعت کے جزو ہی کہ حضرت کو جو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے چھوڑ دیئے گئے اس جگہ دوام و استمرار مفہوم نہین ہوتا ہی جو علامت وجوب کی ہو اور کعب نے جو انکار کیا وہ انکار بھی اس
مقرری سنت کو ترک کرنیکے سبب سے ہوگا اور عبد الرحمن باوجود قیام ترک کرنیکے نماز پڑھی اگر قیام شرط خطبہ ہوتا کعب کے پاس خطبہ باطل ہوتا اور خطبہ جب شرط نماز ہی
نماز بھی باطل ہوتی فافہم بَابُ يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامَ الْقَوْمَ وَاسْتِقْبَالِ النَّاسِ الْإِمَامَ إِذَا خَطَبَ یہہ باب اس بیان مین ہی کہ منہ کرے
امام قوم کیطرف اور منہ کرین لوگ امام کیطرف جبکہ وہ خطبہ پڑھے تا خوب متوجہ ہوکے خطبہ سنین اور اسمین تدبر کرین اور دوسرے طرف مشغول نہ ہوین وَاسْتَقْبَلَ
ابْنُ عُمَرَ وَأَنَسٌ الْإِمَامَ عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے امام کیطرف حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ
هِلَالِ بْنِ مَيْمُونَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ

وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَرَ عطاء ابو سعید خدری سے سنا کہ کہا تحقیق حضرت منبر پر تشریف رکھتے اور ہم آپ کے اطراف بیٹھے دلالت ہی حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ باعتبار ہی بات کے ہی کہ ظاہر ہی کہ بیٹھنا حضرت کا منبر پر مخصص خطبہ پڑھنے کے لئے تھا اور بیٹھنا جو آپ کے اطراف بیٹھے تھے سب آپ کی طرف منہ کئے ہوں خطبہ سننے کے لئے **باب** مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ رَوَاهُ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب بیان میں اس شخص کے کہا خطبہ میں بعد حمد و ثنا حق جل مجدہ کے اما بعد روایت کی اسکی عکرمہ نے ابن عباس سے اور اسنے حضرت سے اما کلمہ مرطبی اور اسکا جواب ہی جو اسکے بعد مذکور ہوتا ہی اور اسکے معنے یہ ہیں کہ بعد حمد و ثنا کے یہ ہی وَقَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ قَالَتْ فَطَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدًّا حَتَّى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ وَإِلَى جَنْبِي قِرْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ فَفَتَحْتُهَا فَجَعَلْتُ أَصُبُّ مِنْهَا عَلَى رَأْسِي فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَمِدَ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ ثم حضرت نماز سے پھرے جس حال میں آفتاب روشن ہوا تھا۔ پھر لوگوں پر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کی اللہ کی جو اسکے سزاوار ہو پھر کہا کلمہ اما بعد وَلَعَطَ نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْكَفَأْتُ إِلَيْهِنَّ لِأُسْكِتَهُنَّ۔ اسما کہتے ہیں کہ آواز میں سنکر عورتیں انصار کی حرف و حکایت میں پس میں مشغول کیا اور پھر ان عورتوں کے طرف تا انہیں خاموش کروں فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَاذَا قَالَتْ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرَيْتُهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هَذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ پس میں نے بی بی عائشہ سے پوچھا کہ اسوقت جو میں گئی تھی اور یہاں حاضر نہیں تھی حضرت نے کیا فرمایا بی بی نے کہا کہ حضرت یہ فرمائے کہ ہر ہی کوئی چیز جو میں اسکو نہیں دیکھا تھا اپنی اس جگہ میں یہاں تک کہ دیکھا میں نے بہشت و دوزخ کو یہ دیکھنا احتمال رکھتا ہی کہ چشم سر سے ہو یا اگر اللہ تعالی کشف کیا پردے کو انکا یا جیسا کہ جب حضرت معراج سے پھرے اور فرش کے کافروں نے مسجد اقصی کے نشانیوں سے سوال کیا تو حضرت نے بتفصیل اسکا بیان فرمایا۔ یا وہ دیکھنا علمی ہو کہ اسوقت وحی آئی ہو اللہ تعالی آپ کو آگاہ کیا ان چیزوں کی تفصیل پر جو اس سے آگے اپر مطلع نہیں تھے اور قول حضرت کا قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ پہلے معنے کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہی اسلئے کہ بہشت و دوزخ کشف عیانی سے معلوم ہوئے ہوں۔ اور یہ بات وحی سے جانے ہوں۔ اور دوسرے معنے کا بھی منافی نہیں کیونکہ ہو سکے کہ خصیص بعد تعمیم کے ہو وَأَنَّهُ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ مِثْلَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اور تحقیق شان یہ ہی کہ میرے طرف وحی کی گئی کہ تم آزمائے جاؤ گے قبروں میں مانند فتنہ دجال کے یا نزدیک کے يُؤْتَى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ۔ لائیگے تمہارے سے ایک کو پھر اسکو کہا جائیگا کیا ہی تیرا علم اس مرد کے ساتھ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ قَالَ الْمُوقِنُ شَكَّ هِشَامٌ پس لاکن مومن یا موقن یہ شک ہشام کا ہی جو راوی ہی اس حدیث کا ہی کہ حضرت مومن فرمایا یا موقن فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللهِ هُوَ مُحَمَّدٌ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا وَصَدَّقْنَا پس وہ مومن کہیگا کہ وہ رسول ہی خدا کا وہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آئے ہمارے پاس ساتھ معجزات اور دلائل صدق کے۔ اور سیدھی راہ بتلائی ہم کو۔ پس ہم ایمان لائے اور اجابت اور متابعت اور تصدیق کی اسکی فَيُقَالُ لَهُ نَمْ صَالِحًا قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو سو جا جس حال میں کہ فائدہ پاتا ہی تو ایمان لانیوالا اس رسول پر۔ مقرر ہم جانتے تھے کہ تھا تو ایمان لانیوالا اس رسول پر۔ یہ قول سنکر و فکر پر دو فرشتوں کا ہی وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ شَكَّ هِشَامٌ اور لاکن منافق یا شک رکھنے والا۔ یہ بھی شک راوی کا ہی فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ پس اسکو کہا جاتا ہی کہ کیا ہی تیرا علم اس مرد کے ساتھ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُ پس وہ منافق یا شک رکھنے والا کہتا ہی میں نہیں جانتا ہوں لاکن میں سنا لوگوں سے جو کہتے تھے ایک بات سو میں بھی کہا قَالَ هِشَامٌ فَلَقَدْ قَالَتْ لِي فَاطِمَةُ فَأَوْعَيْتُهُ غَيْرَ أَنِّي إِذَا ذَكَرْتُ مَا يَغْلِطُ عَلَيْهِ هشام نے کہا جو روایت کی ہی فاطمہ بنت منذر سے کہ فاطمہ نے مجھ سے کہا جس حال میں کہ میں اسکو یاد کر لیا سو اسکے جو فاطمہ نے کہا جو شدت اور سختی کی جاتی ہی منافق پر اسکو میں نے یاد نہ رکھا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ

الجزء الرابع

یَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِمَالٍ اَوْ سَبْیٍ فَقَسَمَہٗ فَاَعْطٰی رِجَالًا وَتَرَکَ رِجَالًا حسن بصری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عمرو نے کہ مقرر حضرت کے پاس لایا گیا ایک مال یا ایک چیز کہ آپنے اسکو تقسیم کیا پس عطا فرمایا ایک جماعت کو اور چھوڑ دیا ایک جماعت کو فَبَلَغَہٗ اَنَّ الَّذِیْنَ تَرَکَ عُتِبُوْا پس حضرت کو یہہ بات پہنچی کہ جن لوگو کو آپ نے ترک کیا اور کچھہ نہ دیا وے غصے ہوے فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ پس حضرت نے حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اسپر پھر فرمایا اما بعد قسم ہی اللہ کی مقرر میں ایک مرد کو دیتا ہوں اور ایک مرد کو چھوڑتا ہوں وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ اور جسکو میں چھوڑتا ہوں وہ میرے پاس زیادہ سزاوار ہی اس شخص سے کہ جسکو دیتا ہوں وَلٰکِنْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْھَلَعِ ولیکن میں ایک جماعت کو کوئی چیز دیتا ہوں اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں انکے دلوں میں بے صبری اور بے طاقتی جزع بتحریک ی مجہول بے صبری۔ اور ہلع بفتح لام جزع سے سخت تر ہی وَاَکِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ فِیْھِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ اور میں ایک جماعت کو چھوڑتا ہوں جس حال میں کہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں بے نیازی اور نیکی جبلی جو وہ نیک صفت صبر و طاقتی پر ہی اور ان لوگوں میں عمرو بن تغلب داخل ہی فَوَاللّٰہِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِکَلِمَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ۔ عمرو بن تغلب کہتا ہی کہ قسم ہی اللہ تعالیٰ کی کہ دوست نہیں رکھتا ہوں میں اس کلمہ رسول کے بدل جو تیرے حق میں فرمایا ان دنیوں کو جو سرخ موہیں یعنے شتر سرخ موکو عرب بہت عزیز رکھتے ہیں سو راوی کہتا ہی کہ میں حضرت کی اس بات کو اس سے بھی زیادہ دوست رکھتا ہوں **حدثنا** یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ اَنَّ عَائِشَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ وَصَلّٰی رِجَالٌ بِصَلَاتِہٖ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ اَکْثَرُ مِنْھُمْ فَصَلّٰی فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَکَثُرَ اَھْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّیْلَۃِ الثَّالِثَۃِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَصَلُّوْا بِصَلَاتِہٖ فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَۃُ الرَّابِعَۃُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَھْلِہٖ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَی الْفَجْرُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَھَّدَ ثُمَّ قَالَ پس حضرت ہی عائشہ نے عروہ کو خبر دی کہ حضرت ایک شب نکلے میانہ شب میں۔ پس نماز پڑہی مسجد میں اور لوگ بھی آپ کے ساتھہ نماز پڑہی فَاَصْبَحَ النَّاسُ پس لوگوں نے صبح کی اور چرچا کرنے لگے باتیں کیں پس جمع ہوا اکثر لوگ دوسری شب اور آپکے مقتدی ہوے پس صبح کی لوگوں نے اور باہم دیگر باتیں کیں پھر زیادہ ہوے لوگ مسجد کے تیسری شب فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَصَلُّوْا بِصَلَاتِہٖ پھر نکلے حضرت تیسری شب پھر نماز پڑہی لوگوں نے آپکے ساتھہ فَلَمَّا کَانَتِ اللَّیْلَۃُ الرَّابِعَۃُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَھْلِہٖ حَتّٰی خَرَجَ لِصَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَی الْفَجْرُ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَتَشَھَّدَ ثُمَّ قَالَ پس جب چوتھی شب آئی لوگوں کی کثرت سے مسجد تنگ ہوئی یہاں تک کہ نکلے حضرت نماز صبح کے لئے۔ جب نماز صبح کی پڑہی لوگوں کی طرف متوجہ ہوے اور شہادت دی پھر فرمانے لگے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّہٗ لَا یَخْفٰی عَلَیَّ مَکَانُکُمْ لٰکِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْھَا اما بعد مقرر پوشیدہ نہیں مجھہ پر تمہاری جگہ اور تمہارا حال جو تم نے مسجد میں انتظار کیا ولیکن میں نے خوف کیا کہ اگر سر مداومت ہو تم پر فرض ہو جاوے پس تم عاجز آجاؤ گے تابعہ یُوْنُسُ مؤلف علیہ الرحمہ نے کہا کہ متابعت کی ہی عقیل کی یونس نے۔ اور وہ بھی روایت کی ہی ابن شہاب سے **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ عَشِیَّۃً بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَتَشَھَّدَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ ثم قال اما بعد زہری نے کہا کہ خبر دی مجھہ کو عروہ نے ابی حمید سے کہ مقرر ابو حمید نے خبر دی عروہ کو کہ حضرت نے ایک شب خطبہ پڑہا بعد نماز کے پس شہادت دی اور ثنا کی اللہ کی اس چیز سے کہ اسکے سزاوار ہی۔ پھر فرمایا اما بعد تابعہ اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ وَاَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا بَعْدُ متابعت کی ابو معاویہ اور ابو اسامہ نے ہشام سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو حمید سے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تابعہ العدنی عَنْ سُفْیَانَ فِیْ اَمَّا بَعْدُ متابعت کی ہی علی نے سفیان سے فقط لفظ اما بعد میں نہ تمام حدیث میں **حدثنا** اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ حِیْنَ تَشَھَّدَ یَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ تَابَعَہُ الزُّبَیْدِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ متابعت کی شعیب کی زبیدی نے زہری سے **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِیْلِ حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابان نے کہا حدیث کی ہم سے ابن غسیل نے کہ جسکا نام عبد الرحمن بن سلیمان بن عبد اللہ بن حنظلہ ہی حنظلہ کو غسیل ملائکہ کہتے ہیں جو غزوہ احد میں جنب شہید ہوا تھا اور حضرت نے دیکھا کہ

الجزء الخامس

ابو

ملایکہ اسکو غسل دیتے ہین جب حقیقت دریافت کی تو معلوم ہوا کہ وہ جنب تھا۔ جب سنا کہ حضرت جہاد کے لئے روانہ ہوے وہ نہایت اضطرار سے سوار ہوکر روانہ ہوا اور فوج مین جاملا اور شہید ہوا قَالَ حَدَّثَنَا عَدِیٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ وَکَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَہٗ مُتَعَطِّفًا مُلْتَحِفًا عَلٰی مَنْکِبَیْہِ ابن عباس نے کہا کہ حضرت منبر پر سوار ہوے اور وہ آخر مجلس تھی جو بالاے منبر آئے۔ جس حال مین کہ ایک چادر اپنے ہر دو کندھون پر لپیٹے تھے وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَہٗ بِعِصَابَۃٍ دَسِمَۃٍ اور سر مبارک پر سیاہ عمامہ باندھا تھا۔ یا اسکے سبب خوشبوئی لگانیکے رنگ اسکا متغیر ہوا تھا۔ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ تَقَرَّبُوْا اِلَیَّ فَتَقَرَّبَ اِلَیْہِ حَمَدَ کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر کہا لوگو میرے نزدیک آؤ تب لوگ آپکے پاس رجوع لائے ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یَقِلُّوْنَ وَیَکْثُرُ النَّاسُ مقررہ قبیلہ جو انصار کا ہی اسکے لوگ کم ہوتے ہین اور دوسرے لوگ زیادہ ہوتے ہین یہ خبر دینی ہی اخبار غیبیہ سے یا علام الٰہی سے یا ہی ہو کہ مسلمان غیر انصار زیادہ ہین فَمَنْ وَلِیَ شَیْئًا مِنْ اُمُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَطَاعَ اَنْ یَضُرَّ فِیْہِ اَحَدًا اَوْ یَنْفَعَ فِیْہِ اَحَدًا فَلْیَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِھِمْ وَیَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِیْئِھِمْ پس جو شخص والی ہووے کسی چیز کا امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سکتا ہی ضرر پہنچانا اس چیز مین یا نفع پہنچانا اس چیز مین کسیکو تو چاہیے کہ قبول کرے انکے نیکون سے نیکی اور درگذر کرے انکے بدکارون کی بدی سے مگر حقوق اور حدود مین **باب** اَلْقَعْدَۃِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب بیٹھنے درمیان دو خطبون کے جمعہ کے روز **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یَقْعُدُ بَیْنَھُمَا ابن عمر کہتے ہین کہ تھے حضرت دو خطبے پڑھا کرتے جس حال مین کہ اُن ہر دو خطبون کے درمیان بیٹھتے **ف** یہ جلوس چار واماکے پاس سنت ہی اور بعضون نے کہا کہ بعد سورۂ اخلاص بیٹھنا مستحب ہے **باب** اَلْاِسْتِمَاعِ اِلَی الْخُطْبَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ باب بیان مین سننے اور کان لگانے طرف خطبے روز جمعہ مین **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُھَجِّرِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ بَدَنَۃً ثُمَّ کَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَۃً ثُمَّ کَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَۃً ثُمَّ بَیْضَۃً حضرت نے فرمایا کہ جب روز جمعہ کا آتا ہی کھڑے رہتے ہین فرشتے دروازے پر مسجد کے جس حال مین کہ لکھتے ہین پہلے کو پھر جو اسکے بعد آیا کرے اور مثال اس شخص کا جو آتا ہی دوپہر کو اول وقت مانند اسکے ہی کہ قربانی دیا ایک اونٹ اور اس سے تقرب ڈھونڈھے اللہ تعالی سے پھر مثال دوسرے کی ایسی ہی گویا قربانی دی ایک گائی۔ اور مثال تیسری کی گویا قربانی کی ایک بکری اور مثال چوتھے کی ایسی ہی گویا ذبح کی ایک مرغ۔ اور مثال پانچوین کی گویا صدقہ دیا ایک انڈا فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ پس جب نکلا امام خطبہ پڑھنے کے لئے وے لپیٹتے ہین اپنے صحیفے اور سنتے ہین خطبہ۔ اس مین ترغیب ہی کہ لوگ فقد ملایک کا کرین اور خطبہ سنین اور خاموش رہین۔ یہہ حدیث اس معنے سے مطابق ترجمہ کے ہی۔ جاننے کہ خطبہ سننے اور خاموش رہنے کے باب مین ائمہ کا اختلاف ہی۔ امام اعظم کے پاس واجب ہی اور اسکا ترک کرنا حرام بحکم آیت قرآنی وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا یعنے اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور خاموش رہو۔ مراد قرآن سے آیت خطبہ کی ہی کس لئے کہ خطبہ قرآن کو مشتمل ہی۔ اور اسکا نزول خطبہ کے باب مین ہی اور سماعت و خموشی کا جو امر آیا وجوب کے واسطے ہی۔ اور خطبہ کے وقت کلام کے منع مین اور اسکے باطل ہونے مین جو صریح حدیثین آئی ہین وہ بھی اسی معنے کی تائید کرتے ہین چنانچہ ابواب لاحق سے معلوم ہوویگا۔ اور یہہ حدیث بھی وجوب کی تائید کرتی ہی اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ جب امام نکلے یعنے بالاے منبر آوے تو چاہیے کہ نہ نماز پڑھین نہ بات کرین۔ امام شافعی کے پاس مکروہ ہی۔ اور سماعت و خموشی پر جو امر وارد ہوا اسکا حمل ندب پر کرتے ہین خطبہ مین کلام ثابت ہوسکی جہت سے جیسا کہ آگے آویگا۔ اور حنفیہ مین یہہ بھی اختلاف آیا ہی کہ مراد کلام سے کلام الناس ہی یا تسبیح و تہلیل بعضون کے پاس کلام الناس منع ہی نہ تسبیح و تہلیل اور بعضون کے پاس وہ سب مکروہ ہی اور حنفیہ کے بعض کتب مین واقع ہوا کہ نزاع موذن کے جواب مین اسکے سوا سب بالاتفاق حرام اور پہلا قول صحیح تر ہی اور نماز و کلام حرام ہونیکا ابتدا امام اعظم کے پاس اسوقت سے جو امام خطبہ کے واسطے نکلے اور صاحبین کہتے ہین کہ امام منبر پر آتے ہی نماز حرام ہی اور کلام خطبہ شروع ہوتے ہی حرام **باب** اِذَا رَاَی الْاِمَامُ رَجُلًا جَاءَ وَھُوَ یَخْطُبُ اَمَرَہٗ اَنْ یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ یہہ باب تنوین کے ساتھہ ہے جسوقت کہ دیکھا امام ایک مرد

کو کہ آیا جس حال میں کہ وہ خطبہ پڑھتا ہی حکم کیا اس مرد کو کہ دو رکعت پڑھے **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن جابر بن عبد الله
قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب الناس يوم الجمعة فقال اصليت يا فلان قال لا قال قم فاركع ::

جابر کہتے ہیں کہ ایک مرد آیا اور حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز پس آپ نے فرمایا تو نے اے فلان اسکے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے **ف** اس حدیث سے شافعیہ اور حنبلیہ استدلال کرتے ہیں کہ کوئی شخص داخل مسجد ہو اور امام خطبہ پڑھ رہا ہی تو اسکو مستحب ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھے اور سبک کرے انکو تا خطبہ سننے میں آوے اور تکبیر تحریمہ فوت نہ ہو اور مالکیہ اور حنفیہ اسکے منع پر گئے ہیں انکی سند حدیث ابن ماجہ کی ہی **باب** من جاء والامام يخطب صلى ركعتين خفيفتين

باب بیان حال میں اس شخص کے کہ آیا جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور پڑھ چکے اسنے سبک دو رکعتیں غیر واجب **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان
عن عمرو انه سمع جابرا قال جاء رجل يوم الجمعة والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال اصليت قال لا قال قم فصل ركعتين

اس حدیث کا ترجمہ گذرا پر حدیث ہر دو باب کے ترجمہ کے ساتھ مناسبت کہنی ہی **باب** رفع اليدين في الخطبة **حدثنا** مسدد قال حدثنا
حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس وقال يونس عن ثابت عن انس

یعنے سند حدیث کی دو اسناد سے ایک انس سے بوساطت حماد اور عبد العزیز اور یونس اور ثابت کے اور فتح الباری سے معلوم ہوتا ہی کہ یونس نے روایت کی مسدد سے قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة اذا قام رجل فقال يا رسول
الله هلك المال وجاع العيال فرفع يديه ودعا قد يديه ودعا۔ انس نے کہا درمیان اس حال کے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز ناگاہ اٹھا ایک مرد اور کہا یا رسول اللہ گھوڑے مر گئے اور مر گئے بکرے پس خدا سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے پانی دیوے پس اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے اور دعا کی جب ہاتھوں کو اور دراز کرنا ہاتھوں کے کو ستلزم ہی اسی حجت سے باب لاحق کے حدیث میں کہ یہ حدیث اسکا مکرر ہی مدینہ کی جگہ رفع یدیہ واقع ہوا پس موافق ترجمہ کے ہی **باب** الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة باب بیان میں مینہ مانگنے کی خطبہ جمعہ کے روز **حدثنا** ابراهيم بن المنذر قال حدثنا ابو اويس بن مسلم قال حدثنا ابو غزوان وقال ابو زرعي قال حدثني اسحاق
بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال اصابت الناس سنة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فبينما النبي صلى
الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله وما نرى في السماء
قزعة انس بن مالک نے کہا کہ حضرت کے زمانے میں ایک سال لوگوں پر قحط آیا پس درمیان اس حال کے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے روز ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ جانور ہلاک ہوئے اور اہل و عیال بھوکے پیاسے ہیں پس اللہ تعالی سے دعا کیجئے ہمارے لئے اور ہم نہیں دیکھتے ہیں آسمان پر کوئی ابر کا ٹکڑا فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب
امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رايت المطر يتحادر على لحيته ۔ پس قسم ہی اللہ کی کہ میری جان جسکے دست قدرت میں ہی نہیں نیچے لائے حضرت اپنے ہاتھ یہاں تک کہ ابر پہاڑوں کے مانند منتشر ہوا پس حضرت اپنے منبر سے نہیں اترے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آب باران آپ کی ریش مبارک سے بجاری ہے کہا ہمنے لگا قطرتا فمطرنا من الغد ومن بعد الغد والذي يليه حتى الجمعة الاخرى ۔ پس بارش دی ہم پر اس روز اور کل کے دوسرے روز اور اسکے بعد کے تیسرے روز یہاں دوسری جمعہ تک فقام ذلك الاعرابي او قال غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع
يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا ۔ پس کھڑا ہوا وہی اعرابی یا دوسرے نے اور کہا یا رسول اللہ عمارتیں گر گئیں اور جانور ڈوب گئے پس ہمارے واسطے اللہ تعالی سے دعا کیجئے پس حضرت اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا کی بارش دیجئے ہمارے اطراف اور نہ ہم پر فما يشير بيده الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة
پس حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ نہ فرماتے ابر کے طرف مگر کھل جاتا اور مدینہ طیبہ ایسا میدان ہو گیا جیسے ہمارے پاس ہوتا ہی وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ
احد من ناحية الا حدث بالجود اور سیلان کی اور بہاری رہی وادی قناۃ کی ایک مہینے تک قناۃ بفتح قاف و نون مخفف و الف و تاء تانیث کے نام ایک بہ کا ہی
مدینہ طیبہ میں ہی اور کوئی شخص کسی طرف سے نہیں آیا مگر یہ کہ کہا کہ بارش بہت ہوئی **باب** الانصات يوم الجمعة والامام يخطب لصاحبه ليست فقد لغا
باب بیان میں خاموش کرنے کے ہی جمعہ کے روز جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو جملہ کہ دیوے یا کہو کسی کو کہ خاموش رہ بات مت کر اس سے لغو کیا۔ لغو اسکو کہتے ہیں کہ جو کلام باطل اور بیفائدہ ہو یہ عبارت بھی داخل ترجمہ ہی اور ایک حدیث صحیح کا مکرر ہی وقال سلمان عن النبي صلى الله عليه وسلم ينصت اذا تكلم الامام اور سلمان نے حضرت سے کہا

ہی کہ خدا رحمت کرے اس مرد پر جو خاموش کرے خطبہ سننے والیکو جہ امام خطبہ پڑھتا ہے اس حدیث کو توجہ کی تائید و تقویت کے لئے لایا ہی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت تو اپنے یار سے کہے کہ خاموش رہ جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس تحقیق تو نے لغو کیا یعنے اپنے ثواب کو ضایع کیا اور بعض کہتے ہیں کہ جس نے دوسرے کو کہے خاموش رہ اس نے کہنے والیکو جمعہ کا ثواب نہیں ہی کی نماز جمعہ نماز ظہر ہو جاتی ہی جیسا کہ امام احمد نے مرفوعاً روایت کی ہی من قال صہ فقد تکلم ومن تکلم فلا جمعۃ لہ چاہئے کہ اس نفی کو نہی کمال پر حمل کریں کیونکہ اجماع ہی اس بات پر کہ فرض وقت اس سے ساقط ہوتا ہی اسوقت وہی نماز جمعہ فرض ہی پس فرض ساقط ہو جائیگا لاکن فضیلت اور ثواب نہ ملیگا یہ تنبیہ ہی اونی سے اعلی پر یعنی ایک کلمہ حرام معروف ہی جب وہ لغو ہو زیادہ کلام بطریق اولی لغو ہو جائیگا اسی پر گئے ہیں جمہور علماء ان دعا سلطان وغیرہ کے وقت کلام منع نہیں ہی ان کو نہ جیتا ہو تو ہی کی طرف جاتا ہی یا کسی کو سانپ بچھو سے بچاتا ہی تو کلام وقت خطبہ منع نہو گا بلکہ تب بھی اشارہ پر اقتصار کرنا مستحب ہی **باب** الساعۃ فی یوم الجمعۃ باب بیان میں اس ساعت کے کہ جس میں دعا قبول ہوتی ہی جمعہ کے روز **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر یوم الجمعۃ فقال فیہ ساعۃ لا یوافقہا عبد مسلم وہو قائم یصلی یسأل اللہ شیئا الا اعطاہ ایاہ۔ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے جمعہ کا ذکر کیا سو فرمایا کہ اسمیں ایک ساعت ہی نہیں موافقت کرتا ہی یعنے نہیں پاتا ہی اس ساعت کو کوئی بندہ مسلمان جس حال میں کہ کھڑا ہی اور جس حال میں نماز پڑھتا ہی جس حال میں کہ سوال کرتا ہی خدا تعالی سے کسی چیز کا جو لایق اہل دین اسلام کے ہو مگر یہ کہ عطا فرماتا ہی اللہ تعالی اس بندے کو وہ چیز و اشار بیدہ یقللہا اور حضرت نے اشارہ کیا اپنے مبارک ہاتھ سے جس حال میں کہ اسکی کمی بتلائی۔ یعنے وہ ساعت تھوڑی ہی جانتے کہ یہہ ساعت مختلف وقتوں میں متعین ہوتی ہے اسمیں اصح و ارجح دو قول ہیں ایک یہہ کہ جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر آتا ہی تب سے نماز آخر ہونی تک دوسرا یہہ کہ روز جمعہ آخر ساعت ہی تفصیل ان اقوال کی آثار بعد مقصد الساعۃ سے شرح سفر السعادت میں مذکور ہی **باب** اذا انفرالناس عن الامام فی صلوۃ الجمعۃ فصلوۃ الامام ومن بقی جائزۃ۔ یہہ باب ان مسائل میں ہی کہ جب دو تین اور چلا جاویں لوگ امام سے یعنی امام کی اقتدا چھوڑ کے۔ پس نماز انکی اور ان لوگوں کی جو باقی رہیں جایز ہی اور باطل نہیں ہوتی ہی امام قسطلانی کہتا ہی کہ مولف علیہ الرحمہ نے کوئی حدیث نہ لائی کہ جس سے استدلال کیا جاوے کہ کم عدد باقی لوگوں کا کتنا رہے کہ جس سے جمعہ منعقد ہو اسلئے کہ اس باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی **حدثنا** معاویۃ بن عمرو قال حدثنا زائدۃ عن حصین عن سالم بن ابی الجعد قال حدثنا جابر بن عبد اللہ قال بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقبلت عیر تحمل طعاما فالتفتوا الیہا حتی ما بقی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اثنا عشر رجلا فنزلت ہذہ الآیۃ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ درمیان اس حال کے کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ایک کاروان اونٹوں کا آیا کہ شام سے غلہ لاتے تھے پس لوگ اسکی طرف متوجہ ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ باقی نہ رہے حضرت کے ساتھ مگر بارہ شخص عشرۃ المبشرہ اور بلال و ابن مسعود رضی اللہ عنہم فنزلت ہذہ الآیۃ واذا رأوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا وترکوک قائما۔ پس اتری یہہ آیت کہ حق تعالی فرماتا ہی جب دیکھتے ہیں وے تجارت اور کھیل بازی تو دوڑتے ہیں اسکے طرف اور چھوڑ جاتے ہیں تجھکو کھڑا رہتا اور دوسرے طرق سے جو مسلم اور دوسروں نے روایت کی ہی ثبوت کو پہنچا ہی کہ دوران لوگوں کا انتہای خطبہ میں تھا پس نصلی کے معنے جو اس حدیث میں واقع ہوے خطبہ پر محمول ہی کیسلئے کہ جب خطبہ شرط نماز جمعہ ہی گویا نماز ہی یا یہہ کہ انتظار نماز کا حکم نماز کے ہی اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت ان دونوں خطبہ سے آگے نماز پڑھتے تھے جیسے نماز عید اور یہی واقعہ ہی کہ خطبہ کو مقدم کیا اس قول کو ابو داود نے اپنے مراسیل میں لایا ہی پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ حدیث صریح ہی اسباب میں کہ چالیس نفر کا ہونا جماعت جمعہ کی شرط نہیں جیسا کہ شافعیہ نے شرط ٹھہرائی ہی اور کہتے ہیں انسے چہار مرد متوطن رہیں اور شہر سے نہ نکلیں نہ تابستان نہ زمستان نہیں مگر حاجت کے لئے اور جمعہ کی فرضیت کے لئے شرط ہی ان چالیس شخص سے اگر ایک مقتدی بھی فاتحہ کے ساتھ بسملہ کو ضم نہ کرے نماز جمعہ باطل ہوتی ہی اور اس اشتراط پر حجت کہ لاتے ہیں قوت نہیں رکھتی ہی اس معنے کے استدلال پر قسطلانی دو حدیثیں لائیں ہیں پہلی حدیث کعب بن مالک کی ہی کہ کہا اول جسنے مدینہ طیبہ میں حضرت تشریف لانے سے آگے تمام ساتھ جمعہ قایم کیا اسعد بن زرارہ ہی اور ہم چالیس شخص تھے روایت کی ہی اس حدیث کی بیہقی نے اور تصحیح کی ہی اور دوسری حدیث بھی جو بیہقی ہی مروی

ہی کہ حضرت مدینہ منورہ میں نماز جمعہ پڑھتے تو اس جماعت میں چالیس مرد تھے یہاں شارح کہتا ہی کہ پوشیدہ نہ رہے کہ جس طرح پر کہ چالیس مرد ہونے پر شافعیہ شرط لگاتے ہیں یہ ہر دو حدیث اس معنے پر دلالت نہیں رکھتے ہیں قسطلانی کہتا ہی کہ ہمارے علما تو جیہ استدلال میں ایسی تقریر کی ہی کہ امت اشتراط عدد پر اجماع کی ہی پس نماز جمعہ صحیح نہ ہوگی مگر ملک عدد پر جو شارع کے طرف سے معلوم ہوا ہو اور عدد چالیس کا خود معلوم ہی اور یہہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت نے فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي یعنے نماز پڑھو تم جیسا کہ دیکھتے ہو تم کہ میں نماز پڑھتا ہوں اور ثابت نہ ہوا کہ حضرت چالیس سے کم کے ساتھ نماز پڑھے ہوں پس اس سے کم تر جماعت کے ساتھ روا نہ ہوگی انتہی مخفی نہ رہے کہ ہر دو حدیث مذکور سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ اتفاقاً یہہ جماعت چالیس شخص کی منعقد ہوئی تھی اور اس سے کم تر عدد پر روا نہ ہو یا جیسا کہ شرط ٹھہرائی جاوے کسی وجہ سے معلوم نہیں ہوتا ہی اور حدیث صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي بھی تمام احکام واجبہ و مندوبہ میں صادر ہوئی ہی جیسا کہ گذری پس کی دلالت ان احکام کے بعضوں کے وجوب پر سوائے بعض کے کسطرح قطعی ہو سکے تاویل اس مدعا پر ہو اور وہ جو کہتے ہیں کہ چالیس عدد کے اشتراط پر اتفاق ہوا ہی الخ ہم کہتے ہیں کہ ان عدد شرطی اس معنے سے کہ نماز جمعہ جمع کے ساتھ ہی جاوے اور جمع تین کے عدد پر بھی صادق آتا ہی اور ہی حدیث مذکور سے ظاہر ہوا کہ بارہ شخص رہ گئے پس نماز امام کی اور باقی مقتدیوں کی تمام ہوئی **باب** لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا یہہ باب بیان میں رتبہ جمعہ کے ہی بعد جمعہ کے اور آگے اسکے لفظ بعد کی تقدیم جو برخلاف عادت ہی اسکی وجہ یہہ ہی کہ نماز جمعہ کی حدیث میں صرحۃً لفظ بعد آگے آیا ہی اور جب جمعہ قایم مقام ظہر کی ہی نماز قبل کو بقیاس ظہر جو تھا

حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ

ابن عمر سے روایت ہی کہ تھے حضرت پڑھتے آگے ظہر کے دو رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور قبل ظہر چہار رکعت پڑھے پر بھی احادیث آئے ہیں کہ وہ دلیلیں ہیں ابو حنیفہ کے ترمذی اور نسائی نے بی بی عائشہ سے اور مسلم ابو داود و ترمذی و نسائی نے ام حبیبہ سے لائے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جس نے پڑھے بارہ رکعت سنت اور ایک روایت میں بارہ رکعت تطوع فرض کے سوا بنا کرے گا اللہ تعالی اسکے لئے بہشت میں ایک مکان اور ترمذی زیادہ کی ہی یہہ تفصیل کہ ظہر سے آگے چہار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت اور بعد مغرب کے دو رکعت اور بعد عشا کے دو رکعت اگرچہ ترمذی حدیث عائشہ کو غریب کہا اور اسکے بعض رجال میں کلام کیا لیکن حدیث اُم حبیبہ جو اوپر بخاری کے سوا ایک جماعت اسکی روایت کی ہی سو بی بی عائشہ کی اصل حدیث کی صحت پر شاہد ہی اور بھی ترمذی نے عاصم بن ضمرہ سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب سے لایا ہی کہ فرمایا کہ حضرت قبل ظہر چہار رکعت پڑھتے اور اسکے بعد دو رکعت اور کہا کہ اس باب میں حدیث علی کی حسن ہی اور اسی پر ہی عمل اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو انکے بعد ہوئے ہیں اور یہی ہی قول سفیان کا اور ابن مبارک اسحق کا اور دلیل امام شافعی کی جو قبل ظہر دو رکعت راتبہ ہیں یہی حدیث ابن عمر کی ہی حنفیہ ان ہر دو حدیث کی تطبیق میں کہتے ہیں کہ حضرت یہہ چہار رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور جب مسجد میں آتے دو رکعت پڑھتے وہ دو رکعت تحیۃ المسجد کے تھیں ابن عمر انہیں دو رکعت کو دیکھ کے راتبہ ظہر کا گمان کیا اور چہار رکعت جو گھر میں پڑھا کرتے اس سے بی بی عائشہ و ام حبیبہ مطلع نہیں واللہ اعلم **لَا يُصَلِّي** اشتغل من شرح سفر السعادت **وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ** اور بعد فرض مغرب کے دو رکعت **وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ** اور بعد فرض عشا کے دو رکعت **وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ** اور تھے حضرت کہ نماز نہیں پڑھتے بعد جمعہ کے جب تک کہ گھر کے طرف پھرتے پس گھر میں دو رکعت پڑھتے اور صف مسجد میں نہیں پڑھتے تا کوئی توہم نہ کرے کہ یہہ دو رکعت وہ ہیں کہ نماز جمعہ یا ظہر سے ساقط ہوئیں بانگہ نماز نفل گھر میں بہتر ہی مخفی نہ رہے کہ ایک جماعت محدثین نے نماز قبل جمعہ کے انکار میں مبالغہ کیا ہی اور نماز بعد الجمعہ میں اختلاف آیا ہی کہ دو رکعت ہیں یا چہار یا چھے رکعت اور چہار رکعت کے باب میں صحیح حدیثیں واقع ہوئیں شاید مؤلف کے پاس وہ حدیثیں اسکی شرط پر ثبوت کو نہ پہنچیں اور سفر السعادت میں لایا ہی کہ حضرت جب جمعہ کے بعد اپنی منزل کے طرف رجوع کرتے چہار رکعت نماز پڑھتے اور اگر مسجد میں پڑھتے دو رکعت ادا کرتے اور فرماتے **مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا** جو شخص تم سے نماز پڑھے بعد جمعہ کے تو چاہئے کہ چہار رکعت پڑھے لاکن چھے رکعت کے باب میں ابو داود اور ترمذی نے عطا سے لائے ہیں کہ اسنے ابن عمر کو دیکھا کہ جمعہ کے آگے مسجد میں دو رکعت پڑھے اور اسکے بعد چہار رکعت پڑھے ترمذی کہتا ہی کہ علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ بعد جمعہ کے دو رکعت پڑھے اور اسکے بعد چہار رکعت اور امام ابو حنیفہ کے پاس جمعہ کے بعد سنت چہار رکعت ہیں اور صاحبین کے پاس چھے رکعت اول چہار رکعت پڑھیں اسکے بعد دو رکعت اور جمعہ کے آگے نماز ثابت ہی ترمذی اپنی جامع میں اس بیان میں عنوان کے ساتھ ایک باب عقد کیا ہی **باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا** اور ابن مسعود سے مروی ہی کہ قبل جمعہ چہار رکعت پڑھتے اور بعد الجمعہ چہار رکعت اور سفیان ثوری و عبد اللہ بن مبارک بھی ابن مسعود کے مذہب گئے ہیں

باب قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ یہہ باب بیان میں تحلیل حدیث عزوجل کے ہی جو فرمایا پس جب ادا ہو چکے نماز پس منتشر ہو تم زمین میں اور طلب کرو فضل سے اللہ کے نماز کے بعد زمین پر پھیل جانیکا جو حکم آیا ہی یہہ حکم استحباب کا ہی یعنے اگر معاش دنیا کے طرف احتیاج ہو نماز سے فارغ ہو

کے بعد کسی طلب میں نکلو کہ مباح ہی اور بعض سلف سے منقول ہی کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ کے خرید و فروخت کرے اللہ تعالیٰ اسکو بہت برکت دیتا ہی اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہی کہ اُس سے طلب امور دینوی مراد نہیں بلکہ ہمارو کی عیادت اور جنازے کے ساتھ مشایعت اور دینی برادر و کی زیارت ہی **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُ فِي قِدْرٍ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قَبْضَةً مِنْ شَعِيرٍ تَطْحَنُهَا مِنَ الطِّحْنِ فَتَكُونُ أُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ سہل بن سعد نے کہا کہ ایک عورت ہماری رہ میں تھی اسکی زراعت گاہ میں جو چھوٹی نہریں تھیں انپر پھرا کرتی پس جب روز جمعہ کا آتا یعنی جو سلق کے نکالتی پھر اسکو دیگ میں ڈالتی پھر جو کا آٹا جو پیسا ہوا رہتا ڈالتی تو وہ یعنی گوشت کی جگہہ پر ہوتے اور اسکا شوربا بنتا وَكُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذَلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ وَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا وَذَلِكَ أَنَّا كُنَّا لَا نُقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اور جب ہم نماز جمعہ سے پھرتے اس عورت پر سلام کرتے پھر وہ طعام کو ہمارے پیش کرتی ہم اسکو نوش کرتے اور تھے ہم آرزو کرتے جمعہ کے روز اسکے طعام کی اسلئے کہ وہ وجہ حلال سے تھا اور وہ عورت کمال مہربانی اور تعظیم و محبت دینی کے ساتھ دعوت کرتی سو اسکی خاطر شکنی نہ کرکے قبول کرتے ناہر وہ طرف ثواب جمیل حاصل ہو اور ہو سکے یعنے یہہ ہوں کہ ہم آرزو کرتے کہ جمعہ کب آئیگا تا ہم وہ طعام وجہ حلال کا کہاوین اور ثواب پاوین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا حدیث کی عبداللہ بن مسلمہ نے بھی وَقَالَ مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اور زیادہ کیا اسپر اس بات کو ہم قیلولہ نہیں کرتے تھے اور کھانا نہیں کھاتے روز جمعہ مگر بعد نماز جمعہ کے **باب** الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ یہ باب بیان میں خواب کرنیکے ہی یہم روز میں بعد نماز جمعہ کے اسکو قیلولہ کہتے ہیں چاہے دن کو کہائے کے بعد سووین خواہ خواب آوے یا نہ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَقِيلُ - روایت کی حمید نے انس سے کہ کہا تھے ہم نماز جمعہ کے لئے جلد جاتے پھر قیلولہ کرتے نماز جمعہ کے بعد **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَكُونُ الْقَائِلَةَ سہل بن سعد نے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ حضرت کے پھر ہم قیلولہ کرتے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ **بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ** یہہ باب بیان میں نماز خوف کی یعنے خوف دشمن اور اس سے مقابلہ کرنے کے وقت پڑھی جاوے قولہ تعالیٰ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ اور جب تم چلو زمین میں پس نہیں ہی تم پر گناہ یہہ کہ کم کرو نماز سے قصر سفر میں قصر کے جواز و اباحت کے قایل ہین نہ وجوب قصر کے اور اس آیت سے استدلال کرتے ہین کہ نفی حرج اباحت پر دلالت کرتی ہی اور حنفیہ جو سفر میں وجوب قصر کے قایل ہین کہتے ہین کہ قصر یعنے نماز کو کم کرنا بحسب اوصاف مختلفہ ہی ترک قیام و قعود اور ترک رکوع و سجود پر یا بحسب خوف دشمن کے جیسا کہ تعلیق قصر کی خوف فتنہ کفار کے اسپر دلالت کرتی ہی اور قصر کرنا سفر میں اجماع سے نفس سفر کے ساتھ متعلق ہی اسمیں خوف دشمن کی شرط نہیں اور بہلا قصر جو بحسب اوصاف وقت فتنہ ہو ہم بھی اسکو مباح کہتے ہین اور اکثر سلف اسپر ہین کہ یہہ آیت صورت خوف میں واقع ہوئی جیسا کہ اس آیت کے بعد جو وارد ہوا اسکا بیان ہی اسواسطے مؤلف ان آیتوں کو ترجمہ باب صلوٰۃ الخوف میں لایا یا لوگوں نے ابن عمر سے پوچھا کہ صلوٰۃ الخوف کے قصر کا بیان ہم کتاب اللہ میں پاتے ہین اور صلوٰۃ مسافر کے قصر کا بیان نہیں پاتے ہین ابن عمر نے جواب دیا کہ ہمنے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا کہ عمل کرتے ہین یعنے سفر میں قصر پڑھتے ہین پس ہم بھی پڑھتے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ آیت قصر سفر کے ساتھ علاقہ نہیں رکھتی ہی کس لئے کہ ابن عمر نے ان لوگوں کو نہیں فرمایا کہ یہہ آیت قصر سفر کے باب میں بھی ہی اور حنفیہ نے اور دو حدیث سے بھی حجت لائی ہی ایسے پہلی حدیث بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ شیخین جسپر متفق ہین وہ یہہ ہی کہ پہلے جو نماز فرض کی گئی دو دو رکعت تھی پس سفر میں وہی بحال رہی اور حضر میں دو رکعتین زیادہ کین اور دوسری حدیث قول عمر رضی اللہ عنہ کا ہی کہ نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے جسکی روایت کی ہین صلوٰۃ السفر رکعتین تمام غیر قصر علی لسان نبیکم اور اس آیت کے مابعد جو نماز خوف کا بیان آیا ہی یہہ ہی وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا اور اگر ڈرو تم یہہ کہ فتنے مین ڈالین تم کو وہ لوگ کہ کافر ہوے تحقیق کافر ہین واسطے تمہارے دشمن ظاہر اب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہی وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ اور جب تو رہے پوچ انکے پس قائم کرے واسطے انکے نماز۔ پس چاہئے کہ کھڑی ہووے ایک جماعت انمین سے ساتھ تیرے۔ اور چاہئے کہ لیوین ہتھیار

اپنے ربیں جسوقت کہ سجدہ کریں پس چاہئے کہ ہوجاویں وہ پیچھے تمہارے اور چاہئے کہ آوے جماعت اور کہ نہیں نماز پڑھی ہوئی نے پس ساتھ تیرے اور چاہئے کہ لیویں بچاؤ اپنا اور ہتیار اپنے وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۔ دوست رکھتے ہیں وے لوگ جو کافر ہیں کاش کہ غافل ہوتم ہتیاروں اپنے سے اور اسباب اپنے سے پس چھک آویں اوپر تمہارے چھک آوبن ایکبارگی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۔ اور نہیں گناہ اوپر تمہارے اگر ہو تم بیمار یہ کہ رکھدو ہتیار اپنے اور لوبچاؤ اپنا تحقیق اللہ نے تیار کیا ہے واسطے کافروں کے عذاب رسوا کرنیوالا ف یہ نماز خوف فرمائی کہ اگر وقت مقابلہ کا ہو تو فوج دو حصہ ہوجاوے ہر جماعت آدھی نماز امام کے شریک ہو اور آدھی جدی پڑھے جنگ دوسری جماعت دشمن کے مقابل رہے اور اوسوقت نماز میں آمد رفت معاف ہی اور ہتیار اور زرہ یا سپر ساتھ رکھیں اور اگر اسقدر بھی فرصت نہ ہو تو جماعت موقوف کریں تنہا پڑھ لیویں یا پڑھا دے اور سوار باشارہ اگر یہ بھی فرصت نہ ملے تو قضا کریں (انتہی از توضیح القرآن مترجمہ مولانا رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمہ)

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَاَلْتُهٗ هَلْ صَلّٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ شعیب نے کہا کہ میں نے زہری سے پوچھا کہ یا حضرت نے نماز خوف پڑھی ہی فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ ۔ زہری نے کہا کہ سالم مجھکو خبر دی کہ ابن عمر نے کہا کہ میں حضرت کے ہمراہ رکاب جہاد کے لئے نجد کی طرف گیا پس ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا پھر ہم نے انکے لئے صف باندھی ف نجد معنی میں بلند کے ہی ملک عرب کے اور وہ تمہارے عراق تک ہی اور اس غزوہ کا نام ذات الرقاع ہی جو غطفان کی زمین میں رود یا تھا پس جو نماز خوف پڑھی گئی سو اسی غزوہ میں ہی فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَظَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَّعَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ۔ یہ حضرت کہتے ہیں جسحال میں کہ ہم حضرت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ایک طائفہ حضرت کے ساتھ کھڑا رہا اور ایک طائفہ دشمن کی طرف متوجہ ہوا پس حضرت نے ایک رکعت پڑھی ان لوگوں کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ تھے پھر یہ جماعت ان لوگوں کی جگہ پر گئی جو نماز نہیں پڑھے تھے اور مقابل دشمن کے تھے پھر وہ لوگ آئے حضرت نے انکے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کئے اور سلام دیا فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ پھر ہر ایک شخص نے ان ہر دو طائفوں سے کھڑا رہا پھر رکوع کیا اپنے لئے اور دو سجدے کئے صورت اسکی یہ ہی کہ پہلا طائفہ ایک رکعت پڑھ کے جو دشمن کے مقابل کھڑا تھا وہ دوسرا طائفہ بھی آگے ایک رکعت پڑھا اور جا کے دشمن کے مقابل ہوا اور پہلے طائفے والوں نے آکے ایک رکعت پڑھی پھر دو سجدے کئے اور دوسرے طائفے والوں نے بھی ان کے دوسری رکعت پڑھی جو صورت کہ کتب حنفیہ سے ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہی ہی ہی

باب صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَجَالًا وَرُكْبَانًا یہ باب بیان میں نماز خوف کے ہی کہ گنجایش گھوڑے سے اتر پڑنے کی نہ ہو اور صف باندھ کے جماعت سے نماز پڑھنی میسر نہ ہو تو صف جنگ میں ہی پیادہ سوار تنہا تنہا نماز پڑھیں اور رکوع و سجود اشارہ سے اور کریں خواہ رو بقبلہ رہے یا نہ رہے جمال بوجہ عنوان میں واقع ہوا جمع راجل کا ہی معنے میں پیادے کے جمع جمل کا

حدثنا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُّوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوًا مِّنْ قَوْلِ مُجَاهِدٍ اِذَا اخْتَلَطُوْا قِيَامًا رِّجَالًا وَّرُكْبَانًا روایت کی ہی نافع نے ابن عمر سے مانند قول مجاہد کے جو اپنی رائے سے کہا جسوقت کہ جمع ہوں مسلمان کافروں سے جہاد کے لئے تو نماز پڑھیں جسحال میں کہ کھڑے ہیں اپنے پاؤں پر یعنی رکوع و سجود اشارہ سے اور کریں وَزَادَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوْا قِيَامًا وَّرُكْبَانًا اور زیادہ کیا ہی ابن عمر نے کہ حضرت سے سنا اور اگر رہے فوج کفار زیادہ حالت اختلاط میں جو خوف زیادہ ہو اور مقابلہ میں قیام ممکن نہ ہو سکے تو نماز پڑھیں کھڑے کھڑے اور سوار اپنے مرکب پر خواہ رو بقبلہ ہو یا نہ اور کرائی نے اس کلام کے معنے میں ایسی تقریر کی ہی کہ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہی مانند قول مجاہد کے کہ وہ بھی ابن عمر سے روایت کی ہی یعنی جیسا کہ مجاہد موقوفاً ابن عمر سے لایا نافع بھی موقوفاً ابن عمر سے ہی روایت کی اور دوسرے وقت نافع نے روایت سے مجاہد کے یہ زیادہ کیا ہی کہ ابن عمر نے حضرت سے روایت کی یعنی یہ حدیث جو پہلے طرق سے موقوف تھی دوسری طریق سے مرفوع ہوئی

باب يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ یہ باب بیان میں نگہبانی کرنے بعض لوگ بعض کی ہی نماز خوف میں

حدثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهٗ وَرَكَعَ وَرَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ قَامَ لِلثَّانِيَةِ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهٗ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے نماز کے لئے قیام کیا اور لوگ بھی حضرت کے ساتھ کھڑے رہے پس حضرت نے تکبیر کہی اور لوگ بھی

الجزء الرابع

اپنے ساتھ کی رکعت پڑھی اور حضرت نے رکوع کیا اور لوگ بھی رکوع کئے اور اپنے سجدہ کیا اور لوگ بھی آپ کے ساتھ سجدہ کئے پھر حضرت دوسری رکعت کے لئے کھڑے رہے تو وہ لوگ بھی کھڑے رہے جو حضرت کے ساتھ سجدہ کئے تھے اور دشمن کے مقابل ہوکے اپنے بھائیوں کے نگہبانی میں تھے پھر دوسرا طایفہ جو نگہبانی پر تھا آیا اور حضرت کے ساتھ رکوع وسجود کیا اور لوگ سب نماز میں تھے لاکن بعض ان سے بعضوں کی نگہبانی میں تھے اور ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہر طایفہ کی ایک رکعت ہوئی مسلم اور ابوداؤد ونسائی نے مجاہد سے لائے ہیں اور اُسنے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ کہا اللہ نے فرض کیا تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف کے وقت ایک رکعت اور جمہور اسبات پر ہیں کہ قصر خوف قصر ہیئت اور صفت کی ہی نہ قصر عدد کی اور اس حدیث میں مراد وہ ہی کہ ایک رکعت حضرت کے ساتھ اور دوسری رکعت تنہا پڑھے اس جزو حدیث کو قیاس پر چھوڑا اور حدیث مجاہد کی تاویل کی ہی کہ مراد ایک رکعت ہی امام کے ساتھ اور اسمیں نفی دوسری رکعت کی نہیں **باب** الصَّلٰوۃُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ الْحُصُوْنِ وَلِقَاءِ الْعَدُوِّ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ قلعے کی فتح ممکن ہوئے اور فتح پر ظن غالب قادر ہونیکی صورت میں دشمن سے ملاقات کے وقت نماز پر ہیں قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اِنْ كَانَ هَبِيًّا الْفَتْحُ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ صَلَّوْا اِيْمَاءً كُلُّ امْرِئٍ لِنَفْسِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْاِيْمَاءِ اَخَّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَنْكَشِفَ الْقِتَالُ اَوْ يَاْمَنُوْا فَيُصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرُوْا لَا يُجْزِئُهُمُ التَّكْبِيْرُ وَيُؤَخِّرُوْهَا حَتّٰى يَاْمَنُوْا اوزاعی کہا اگر فتح آمادہ ہو اور نماز پر قدرت نہو تو ہر مرد تنہا اپنی نماز اشارہ سے پڑھے اگر اشارہ پر قدرت نپاوین نماز کے لئے تاخیر کرین یہان تک کہ قتال دور ہو یا بعض اہل محاربہ کی تابید سے امن ہوجاوین اور سمجھین کہ دشمن قتال پر حملہ کرینگے تو دو رکعت پڑہین اور اگر دو رکعت پڑہنے پر قدرت نپاوین تو ایک رکعت پڑہین اور دو سجدے کرین جیسا کہ معلوم ہو اپس اگر اسپر بھی قدرت نپاوین تو انکو روا ہی کہ تکبیر نماز کی کہین اور نماز کے لئے تاخیر کرین یہان تک کہ دشمنوں سے امن ہون وَقَالَ مَكْحُوْلٌ اور اسیسا کہا مکحول جو کبار تابعین سے ہی وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَضَرْتُ عِنْدَ مُنَاهَضَةِ حِصْنٍ تُسْتَرَ عِنْدَ اِضَاءَةِ الْفَجْرِ انس بن مالک نے کہا کہ میں غلبہ فتح تستر میں روشنی صبح کے وقت حاضر ہوا تستر دو نام شہر سے ہی پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح اور درمیان سین مہملہ اور آخر راہی وہ ملک ہوا سے ایک شہر ہی سہل تستری قدس سرہ جو مشاہیر اولیا سے ہین اسی شہر سے ہین اسکے قلعہ کی فتح عہد خلافت میں حضرت عمر کے ہجرت سے بیسوین سال ہوئی وَاشْتَدَّ اِشْتِعَالُ الْقِتَالِ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمْ نُصَلِّ اِلَّا بَعْدَ اِرْتِفَاعِ النَّهَارِ اور سخت گرم ہوئی آتش جنگ کی سو مسلمانون نے نماز صبح ادا کرنیکی قدرت نپائی پس ہم نماز نہ پڑہی مگر بعد بلند ہونے سورج کے فَصَلَّيْنَاهَا وَنَحْنُ مَعَ اَبِيْ مُوْسٰى فَفُتِحَ لَنَا پس ہم نے نماز صبح پڑہی ساتھ ابوموسی اشعری کے پس فتح ہوئی ہمارے لئے قلعے کی قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا يَسُرُّنِيْ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا انس بن مالک کہتے ہیں کہ خوش نہیں کرتی ہی مجھکو عوض میں اس نماز کی جو ہم نہیں پڑہہ سکی دنیا اور جو چیزین کہ دنیا مین ہین **حدثنا** يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ الْبَخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ جابر نے کہا کہ عمر فاروق غزوہ خندق کے روز آئے فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ اَنْ تَغِيْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلَ اِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا پھر حضرت عمر کفار قریش کو دشنام دیتے اور کہتے تھے یارسول اللہ ہم نے نماز عصر کی نہ پڑہی یہان تک کہ آفتاب غروب ہونیکے نزدیک آپہنچا حضرت نے فرمایا واللہ مین بھی نماز عصر نہ پڑہی ہی اور جابر کہتے ہین کہ نزول فرمائے حضرت طرف بطحان کے بضم باموحدہ وسکون مہملہ وحاء مہملہ اور نون آخر کے ایک پانی ہے مدینہ منورہ کے نزدیک پھر وضو کیا اور نماز عصر کی پڑہی بعد غروب آفتاب کے اور اسکے بعد نماز مغرب پڑہی یہہ تاخیر عصر کی نماز خوف کا حکم قرآن مین آنے کے آگے تھی پھر وہ منسوخ ہوئی یا فراموشی یا عمداً عذر طہارت کے سبب سے یا اشتغال جنگ کے سبب سے تھا

باب صَلٰوةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوْبِ یہہ باب بیان مین اس شخص کی نماز کے ہی جو دشمن کو طلب کرتا ہی اور اسکا پیچھا کیا ہی اور اس شخص کی نماز کے بیان مین جو دشمن سے بھاگتا ہی یا سوار ہی یا کھڑا ہی اور نماز اشارہ سے کرتا ہی وَقَالَ الْوَلِيْدُ ذُكِرَتْ لِلْاَوْزَاعِيِّ صَلٰوةُ شُرَحْبِيْلِ بْنِ السِّمْطِ وَاَصْحَابِهٖ عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ عِنْدَنَا اِذَا تَخَوَّفَ الْفَوْتَ اور ولید بن مسلم اموی قرشی نے کہا کہ مین نے شرحبیل اور اسکے یارون کی نماز کا ذکر اوزاعی سے کیا کہ وے پشت مرکب پر نماز پڑہتے ہین پس وہ کہا کہ ایسا ہی ہمارے پاس بھی جبکہ وقت فوت ہونیکا خوف ہو کہ وہ دشمن کی تلاش مین جاتا ہی یا فوت نفس کا اندیشہ ہو کہ دشمن اسکی تلاش مین آتا ہی وَاحْتَجَّ الْوَلِيْدُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُ الْعَصْرَ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ اور حجت لی ولید نے حضرت کے قول سے جو فرمایا کہ نماز نہ پڑہے کوئی تمہارے سے عصر کی مگر بنی قریظہ مین کہ حضرت تاخیر وقت کے باب مین کچھ تشدد نفرمایا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ

الجزء الرابع

حدثنا جويرية عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لنا لما رجع من الاحزاب لا يصلين احد منكم العصر الا في بني قريظة فادرك بعضهم العصر في الطريق فقال بعضهم لا نصلي حتى نأتيها وقال بعضهم بل نصلي لم يرد منا ذلك فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف واحدا منهم

ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا حضرت نے ہمارے پر حکم کو یا جب غزوۂ احزاب سے پھرے کہ نماز نہ پڑھے کوئی تم سے عصر کی مگر بنی قریظہ میں حضرت کا یہ حکم کرنا اسوقت پر تھا کہ جب بنی قریظہ کے پہونچنے کا حکم کیا پس انسے بعضوں کے وقت عصر کو راہ میں پایا اور بعضوں نے کہا کہ ہم عصر نہیں پڑھینگے یہاں تک کہ بنی قریظہ کو ہی جا پہنچیں و قال بعضهم بل نصلي لم يرد منا ذلك اور بعضوں نے کہا بلکہ ہم نماز پڑھینگے حضرت کے جو حکم کیا کہ کوئی تمہارے سے نماز نہ پڑھے عصر کی مگر بنی قریظہ میں اس سے حضرت کا مقصود یہ نہیں کہ ہم نماز راہ میں نہ پڑھیں بلکہ حضرت کا مقصود اس قول سے ہم بہر حال جلد جانے ہی کو لازم اس قول کا ہی کہ ہم سستی نکریں فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فلم يعنف واحدا منهم پس اس اختلاف کا قصہ حضرت کے جناب میں ذکر کیا گیا تو آپ نے ان میں سے دو فریق سے کسیکو بھی سرزنش نکی جاسکے کہ اسنے تعدیہ کیا ہی مذہب اوزاعی کو طالب کے مسئلہ میں اس قصہ سے ابن بطال کہتا ہی کہ اس قصہ کے طرق سے کسی طرح یقین نہ ہا جاوے کہ وہ جماعت بنی قریظہ کی راہ میں حالت سواری میں نماز پڑھے ہیں حجت تمام ہوتی ولیکن وہ پایا جاتا نہیں پس کہہ سکتے ہیں کہ نماز جو حالت سواری میں اشارے کے ساتھہ ہی ترک ارکان کو انہی پر قیاس کیا ہی اس قضیہ میں جس وقت تاخیر نماز کی وقت فرض سے روا ہو کہ طالب ترک ارکان کرے اور نماز اشارے سے پڑھے اور بعض کہتے ہیں کہ وجہ استدلال طریقہ اولویت کا ہی اس رو سے کہ ایک جماعت نماز میں تاخیر کی یہانتک کہ بنی قریظہ میں پہنچے حضرت انکو سرزنش نکی پس وہ لوگ جو حالت سواری میں اشارے کے ساتھہ نماز پڑھے اور رعایت وقت کی کی بہتر ہی ان لوگوں سے جو مطلقاً نماز فرض میں تاخیر کی اس توجیہات سے یہہ قول مطابق ہی بعض ترجمہ کو

باب التبكير والغلس بالصبح والصلوة عند الاغارة والحرب

باب بیان میں سرعت اور مبادرت کرنے اور اختیار کرنی تاریکی میں نماز صبح کے اور بیان میں اس نماز کے جو دشمن پر اسکے غفلت کے وقت اچانک جا کے ہجوم کرے اور وقت جنگ ادا کی جاوے

حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب قال سمعت انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصبح بغلس ثم ركب فقال الله اكبر خربت خيبر مقر حضرت نے نماز صبح کی تاریکی میں آخر شب کے پیشتر سوار ہوئے اور کہا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا اور قلعہ خیبر والوں کے حق میں دعا کی انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرين جب ہم نزول کریں صحن میں کسی قوم کے پس بد ہی صباح اس جماعت کی جو ڈرائی گئی ہی فخرجوا يسعون في السكك يقولون محمد والخميس پس نکلے تھے لوگ قلعے کے جس حال میں کہ شہر کے گلیوں میں پھرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ محمد ہی اور لشکر قال والخميس الجيش اور مؤلف نے کہا کہ خمیس لشکر کے معنے میں ہی فظهر عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتل المقاتلة وسبى الذرارى فصارت صفية لدحية الكلبي ثم صارت لرسول الله صلى الله عليه وسلم پس حضرت اپر غالب آئے پھر مرد وں کی ایک جماعت کو قتل کیا اور انکے عورت بچوں کو اسیر کر لیا صفیہ بن حی جو بنی قریظہ اور بنی نضیر کی سید تھی سو بندیں آئی اسکے بعد حضرت کو پہنچی روایت ہی کہ حضرت نے دحیہ کلبی کو اجازت دی تھی کہ بندیوں سے ایک جاریہ لیوے اسنے صفیہ کو جو نسب اور شرافت میں سب جاریوں سے بہتر اور حسن و جمال میں سب سے فایق تھی سو سند کر لیا لاکر یہہ بات سب اہل لشکر پر گران آئی کسی نے کہ وہ سردار قوم کی بیٹی تھی پس سردار کو ہی پہنچنا چاہیے صحابہ کرام نے حضرت کے حضور میں آکے عرض کی کہ صفیہ حضرت کی حرم محترم ہونیکے لایق ہی وہ دحیہ کلبی کو پہنچتا سب اہل لشکر کو ایک شورش میں لایا ہی پس حضرت نے اس مفسدہ کے دفع کرنیکے لئے دحیہ کلبی کو اسکے عوض میں دوسری جاریہ اور اسکی قیمت دی وہ اسپر راضی ہوا اور صفیہ کو اپنا لیا ثم تزوجها وجعل صداقها عتقها پھر حضرت نے انکو اپنے نکاح میں لایا اور انکی آزادی ہی کا مہر ٹھہرایا کیونکہ اس بی بی کے پاس انکی آزادی مال کثیر سے عزیز تر تھی فقال عبد العزيز لثابت يا ابا محمد انت سألت انس بن مالك ما امهرها فقال امهرها نفسها فتبسم پس عبد العزیز نے ثابت سے کہا کہ ای ابو محمد تم نے انس بن مالک سے پوچھا کہ مہر صفیہ کا کیا ٹھہرایا پس انس بن مالک کہا کہ انکی ذات کو ہی انکا مہر ٹھہرایا عبد العزیز نے اس بات کو سکے تبسم کیا مہر کا ذکر تو روایت میں آچکا اور جب یہہ بات حضرت کے خصایص شریفہ سے ہی اور مسلمانوں میں متعارف نہیں تھی سامعوں کے علم کو موکد کرنیکے لئے اسکی تکرار کی مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ وہی قول ہی کہ صلى الصبح بغلس آیا یعنے نماز پڑھی صبح کی تاریکی میں آخیر شب کے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب العيدين

یہہ کتاب بیان میں نماز عیدین اور اسکے احکام کے ہی اور ذر کی روایت میں بسملہ متروک اور کتاب کی جگہہ ابواب ہیں

باب ما جاء في العيدين والتجمل فيه

كتاب العيدين

یہ باب بیان میں ان چیزوں کے ہی جو عیدین میں آئی ہیں اور اس بیان میں کہ زینت لینی مشروع ہی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال
اخبرنی سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر قال اخذ عمر جبۃ من استبرق تباع فی السوق فاخذھا فاتی بھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ابتع ھذہ الجبۃ وتجمل بھا للعید والوفود عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جبہ ابریشم
کا لیا جو بازار میں بکتا تھا سو اسکو لیکے حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اس جبہ کو خرید کیجئے اور اسے زینت دیجئے عید کے روز اور ایلچیوں کے وقت یعنی سلاطین کے جو ایلچی حاضر ہوں انکا لیا
فاخرہ رہتا ہی سو وقت اسکو پہناکریں فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ پس حضرت عمر فاروق کو فرمایا نہیں ہی یہ
لباس مگر اس شخص کے لئے کہ اسکو حصہ نہیں آخرت میں فلبث عمر ما شاء اللہ ان یلبث ثم ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجبۃ دیباج
فاقبل بھا عمر فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس رہے عمر جس قدر کہ اللہ نے چاہا کہ درنگ کرے - پھر بھیجا حضرت نے انکے پاس ایک جبہ ریشم
کا عمر نے اسکو قبول کیا اور اسکو حضرت کے پاس لے آیا فقال یا رسول اللہ انک قلت انما ھذہ لباس من لا خلاق لہ وارسلت الی ھذہ الجبۃ
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبیعھا او تصیب بھا حاجتک پس کہا یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا کہ نہیں ہی یہ لباس مگر اس شخص کے لئے کہ جسکو
آخرت میں حصہ نہیں پھر آپنے میرے پاس یہ جبہ حریر بھیجا تب حضرت نے عمر فاروق کو فرمایا کہ تو اسکو بیچے اور اپنی حاجت میں صرف کرے **باب** الحراب والدرق یوم العید
باب بازی کرنے میں حبشیوں کے حربہ اور سپر سے عید کے روز کرتے ہیں اسلئے کہ ورزش جنگ کی ہووے جاویں حراب بکسر حا جمع حربہ ہی اور درق دال ورا سے کہ ہر دو مہملہ مفتوحہ ہیں جمع درقہ جو
سپر کے معنے میں ہی جو پوست سے بنایا کرتے ہیں اور حبشی لوگ حربہ و سپر سے بازی کرتے ہیں **حدثنا** احمد قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنا عمرو
محمد بن عبد الرحمن الاسدی حدثنہ عن عروۃ عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندی
جاریتان تغنیان بغناء بعاث بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت میرے پاس تشریف لائے اور اسوقت میرے پاس انصار کے دو لڑکیاں تہیں اور اوس خزرج کے جنگ پر گاتی تھیں جو انمیں
مقاتلہ ہوا تھا اور ترمذی کی روایت میں واقع ہوا تدفقان یعنی دف بجاتے تھے اور بعض روایات میں آیا ہی تغنیان بغاث بفتح وضم موحدہ و عین مہملہ آخر میں ثا مثلثہ نام ایک قلعہ کا ہی کہ
اسکے پاس اوس خزرج کے درمیان قتال عظیم ہوا تھا آخر قبیلہ آپس کو نصرت ہوئی ان ہر دو قبیلوں میں ایک سو بیس سال تک عداوت جاری رہی آخر جب آفتاب اسلام طلوع ہوا حضرت کی
یمن و برکت سے انکی عداوت محبت کے ساتھ بدل ہوئی فاضطجع علی الفراش وحول وجھہ حضرت اسوقت پہلو پر لیٹے تھے اور چہرہ مبارک انکی طرف سے پھیر لیا کیونکہ
آپکا مقام بلند مقتضی سماعت کا تھا کہ اس آواز کیطرف کان نہ دھریں لاکن جب اسپر انکار کیا تو انکی تحقیر پر مفہوم ہوتی ہی اسلئے کہ تقریر حضرت کی یعنے منع نفرمانا محض باطل پر روا نہیں انکی اہل تباعد
تو چاہئے کہ جو بات تعصب پائی ہووے اسکے تجاوز نکریں اور لہو و لعب کے طرف مایل نہ ہووین کہ اہل دین کو اس سے دوری واجب ہی ودخل ابو بکر فانتھرنی وقال مزمارۃ
الشیطان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس ابو بکر صدیق آئے اور مجکو زجر کی اور کہا کہ یہ آواز شیطانی کیا ہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراد اسکے
ہی یا دف اسکی نسبت شیطان کے طرف کی کہ لے کہ وہ پیشہ فساق اور اہل غفلت کا ہی ابو بکر صدیق نے اس علم سے کہ یہ پیشہ فاسقون کا ہی بی بی عائشہ کو اسکے ارتکاب پر زجر کی اور انہوں نے یہ
سمجھا تھا کہ حضرت خواب میں ہیں اور نہیں جانتے تھے کہ اسعدر عید روز عید ہی فاقبل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعھما فلما غفل
غمزتھما فخرجتا پس متوجہ ہوئے پیغمبر خدا نے ابو بکر صدیق کے طرف اور فرمایا کہ چھوڑ ان دونوں کو یعنی اسے درگذر کیجئے بی بی عائشہ کہتے ہیں کہ صدیق اکبر غافل ہوئے اور دوسری طرف متوجہ ہوئے
میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا سو وہ ہر دو نکل گئیں وکان یوم عید یلعب السودان بالدرق والحراب اور وہ روز عید کا تھا حبشیان بازی کر رہے تھے سپر اور حربوں
سے یہ ترجمہ اور دوسری حدیث کا ہی کہ مؤلف نے جمع کیا ہی فاما سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما قال اتشتھین تنظرین قلت نعم
فاقامنی وراءہ خدی علی خدہ وھو یقول دونکم یا بنی ارفدہ پس میں نے سوال کیا حضرت سے یا حضرت آپ ہی فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہی کہ نظر کرے
اس بازی کیطرف میں بولی ہاں پس مجھکو کھڑا کیا اپنے پیچھے جس حال میں کہ میرا رخسار حضرت کے رخسار مبارک پر تھا اور حضرت ان حبشیوں کو فرماتے تھے کہ لازم کرو اس کام کو ای اولاد
ارفدہ کی ارفدہ بفتح ہمزہ و سکون را و کسر فا و دال مہملہ جد حبشیوں کا جد اعلی اسلئے ان سب کو بنی ارفدہ کہتے ہیں اور دونکم کلمہ کیسکو برانگیختہ کرنیکا ہی کسی کام پر حتی اذا ملت قال حسبک
قلت نعم یہاں تک کہ میں ملول ہوئی تب آپنے فرمایا کہ کیا تجھے بس ہی میں بولی ہاں قال فاذھبی آپ نے فرمایا کہ جا عورت کا دیکھنا اجنبی مرد کو تو جایز نہیں خواہ نظر شہوت سے یا

بغیر ثبوت کے - لاکن اسوقت بی بی عایشہ کی عمر کم تھی - حضرت کی تجویز سے معلوم ہوا کہ بچھنا زن صغیرہ کا مرد کو دیکھنا حرام نہیں - اور یہہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا تھا -

باب الدعاء فی العید

اور بعض روایات میں **باب سنۃ العیدین لاھل الاسلام** واقع ہوا - اور یہہ مناسب تر ہی ان حدیثوں کے ساتھ جو اسمیں آئی ہیں **حدثنا** حجاج قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی زبید قال سمعت الشعبی عن البراء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال ان اول ما ننبدأ بہ فی یومنا ھذا ان نصلی براء بن عازب نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا جس حال میں کہ خطبہ پڑہتے تھے سو فرمایا مقرر پہلی چیز کہ ابتدا کریں ہم آج کے روز یہہ ہی کہ نماز پڑہیں ثم نرجع فمن فعل ذلک فقد اصاب سنتنا پھر ہم اپنے گھر کے طرف رجوع کریں اور قربانی دیں - پس جسنے ایسا کیا تحقیق وہ ہمارے طریق مسنون کو پہنچا - مطابقت اس حدیث کی عنوان کے ساتھ دوسری - وایت سے ظاہر ہی - اور پہلی روایت سے اسطرح پر ہو سکتی ہی کہ خطبہ دعا کے ساتھ متضمن ہی - اور نماز عید امام شافعی و مالک کے پاس سنت موکدہ ہی - اور امام احمد کے پاس فرض کفایہ - اور صحیح تر امام ابو حنیفہ کے مذہب میں واجب ہی - اور دلیل وجوب کی یہہ ہی کہ حضرت نے اسپر مواظبت کی ہی کبھی ترک نہ کیا - اور وہ جو قائل سنت کے ہیں اس حدیث کی وجہ سے ہیں کہ حضرت نے ایک اعرابی کو اسکے سوال کے بعد ھل علی غیرھا فرمایا الا ان تطوع پوشیدہ نرہے کہ نماز عید کی شرایط میں حکم نماز جمعہ کا رکھتی ہی صاحب کفایہ شارح ہدایہ نے بیضاح سے نقل کی ہی کہ نماز عید کا قائم کرنا اظہار شعایر اسلام کے لئے ہی - اور وہ اعرابی جب ان شرائط والوں سے نہیں تھا - اس لئے اسپر حکم فرضیت جمعہ کا بھی نفرمایا - باانکہ جمعہ اجماع سے فرض ہی - اور سوال اس اعرابی کا بھی اپنے حال سے تھا جیسا کہ کہا ھل علی غیرہ یعنے کیا مجھ پر اسکے سوا بھی ہی - اور نہیں پوچھا کہ فرض دوسرا بھی ہی یا نہ تا جواب میں مطلق نفی لازم آوے - اور وہ جو حجت لیتے ہیں اس حدیث سے خمس صلوات کتبھن اللہ فی الیوم واللیل اس حدیث میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مقصود رات دن کے فرائض کے بیان سے ہی - پس جیسا نفی فرضیت نماز جمعہ کی نہیں کرتی ہی اسیطرح نفی فرضیت نماز عید کی بھی نہیں کرتی ہی واللہ اعلم **حدثنا** عبید بن اسمعیل قال حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن عایشۃ قالت دخل ابو بکر وعندی جاریتان من جواری الانصار تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث قالت ولیستا بمغنیتین فقال ابو بکر امزامیر الشیطان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذلک فی یوم عید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ان لکل قوم عیدا وھذا عیدنا یہہ وہی حدیث ہی جو باب سابق ترجمہ میں بحوالہ نفقات کے ساتھ گذری **باب** الاکل یوم الفطر قبل الخروج باب بیان میں کسی چیز کھانے کے ہی عید الفطر کے روز مصلا کو جانیکے آگے **حدثنا** محمد بن عبد الرحیم قال اخبرنا سعید بن سلیمان قال اخبرنا ھشیم قال اخبرنا عبید اللہ بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا کہ عید الفطر کے روز طعام تناول نفرماتے تھے جب تک چند دانہ خرما نوش فرماوین - قبل نماز عید کھانیکا التزام اس لئے تھا کہ تا یہہ بات ظاہر ہو جاوے کہ اوایل اسلام میں جو کسی چیز کا کھانا پینا نماز سے آگے حرام تھا وہ حرمت منسوخ ہوگئی - اور تخصیص خرما کی اس لئے کہ اسمیں تقویت نظر کی اور دل کی ہی - کس لئے کہ روزہ سے ضعف بصر اور رقت دل ہوتی ہوگی - اسی لئے اسکو مستحب کہتے ہیں - اور بعض تابعین سے مطلق شیرینی کا جیسا شہد وغیرہ کا کھانا بھی منقول ہی - اور کہتے ہیں کہ اسکا ترک کرنا مکروہ ہی - اگر خرما وغیرہ اپنے گھر میں نہ کھایا ہو تو ہمراہ لے لے - اور شرعت اسکا حکم نہیں رکھتا ہی وقال مرجا بن رجاء حدثنی عبید اللہ بن ابی بکر قال حدثنی انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویاکلھن وترا انس بن مالک نے نقل کی کہ حضرت خرما تناول فرماتے - یعنے تین یا پانچ یا سات - مرجا بن رجا معلا ہی اور راجا صدوق ہی نام ہی ایک سمرقندی بصری کا بخاری میں اس جگہ کے سوا اور کہیں اسکا نام نہیں آیا **باب** الاکل یوم النحر یہہ باب عید الضحی کے روز کھانا کھانیکے حکم میں ہی **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعیل عن ایوب عن محمد عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوۃ فلیعد فقام رجل فقال ھذا یوم یشتھی فیہ اللحم وذکر من جیرانہ فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ احب الی من شاتی ثم فرخص لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادری ابلغت الرخصۃ من سواہ ام لا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ذبح کرے آگے نماز عید کے پس چاہیئے کہ اعادہ کرے دوسری قربانی تب ایک مرد کھڑا رہا وہ ابو بردہ بن نیار تھا جیسا کہ حدیث میں اسکی تصریح آئی ہی سو کہا کہ یہہ وہ روز ہی کہ اسمیں گوشت کے طرف

الجزء الرابع

ایک شخص کو قربانی نہ کرنے کے بدلے کچھ رخصت دی

غیبت کی جاتی ہی - اور اپنے ہمسایہ کے محتاج و فقر کا ذکر کیا - پس وہ ملا حضرت نے اسباب میں اسکی تصدیق کی جو اسے اپنے ہمسایہ کے فقر و احتیاج سے خبر دی - پس اس مرد نے کہا کہ میرے پاس ایک بکری ایک سال کی ہی وہ میرے پاس دو بکریوں کے گوشت سے - پس رخصت دی اسکو حضرت نے کہ اس ایک سال کی بکری سے قربانی دے - یا انکہ جو بکری دو سال سے کم ہو اس سے قربانی جایز نہیں - راوی کہتا ہی پس میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ رخصت اسکے سوا دوسرے کو پہنچی یا اسیکے لئے خاص ہی - اس مسئلے میں اصولیوں کا خلاف ہی کہ خطاب شارع کا جب ایک کے طرف واقع ہو - آیا وہ اسیکے لئے مخصوص ہی یا سب کے لئے عام ہی - اور ظاہر یہ ہی کہ جو حدیث کہ براء بن عازب نے اسباب میں لائی ہی انس کو نہیں پہنچی جو مسلم میں آئی ہی کہ لَنْ تَجْزِيَ الْأَمْسُنَّةٌ یعنے نہیں ذبح کرو مگر بکری دو سالہ - اور یہ حدیث امام بخاری اور نسائی نے ضحایا میں نقل کی ہی

حدثنا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ براء ابن عازب نے کہا کہ حضرت نے ہم پر خطبہ پڑہا عید الضحی کے روز نماز کے بعد پس فرمایا کہ جس نے نماز پڑہی ہماری نماز کی سی اور عبادت کی ہماری عبادت کی سی یعنے قربانی دی نماز کے بعد پس تحقیق پہنچا اسنے عبادت کو یعنے اس سے قربانی ادا ہوئی وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهُ اور قربانی دی اگے نماز کے مقرر وہ اگے نماز کے ہی - یہ شرط اور جزا متحد ہی اور یہ قول اسکے مانند ہی جو حدیث میں وارد ہوا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ یعنے وہ قربانی کے حساب میں نہیں چنانچہ اسکی توضیح بیان یہ ہی وَلَا نُسُكَ لَهُ یعنے جسنے اگے نماز کے قربانی دی اسکو قربانی نہیں فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ پس کہا ابو بردہ بن نیار نے جو ماموں براء بن عازب کا ہی - نیار بکسر نون و یا مثناۃ تحتیہ اور اسکے بعد الف اور راء ہی يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَأَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ شَاةٍ تُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلٰوةَ ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے ذبح کی اپنی ایک بکری اگے نماز کے اور میں سمجھا کہ آج کا روز ہی کھانے پینے کا روز ہی یعنے ذبح کرنا اسیواسطے ہی اور یہ نہ سمجھا کہ یہ امر تعبدی ہی اور یہ تعبد بعد نماز کے ہی اور میں نے اسباکو دوست رکھا کہ بھی میری بکری پہلے ذبح کی جاوے میرے گھر میں پس میں اپنی بکری کو ذبح کیا اور کھایا نماز کو آنے کے اگے قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ حضرت نے فرمایا کہ بکری تیری بکری ہی گوشت کی یعنے تیری بکری گوشت کی بکری ہی یعنے تجھے اس سے گوشت ہی حاصل ہوا نہ ثواب تقرب الٰہی قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ کہا یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک بکری کی بات ایک سال کی ہی کالر لنا وجذعہ ہر دو صفت عناق کی ہی - اور وہ میرے پاس دو بکریوں کے دوستر ہی بسبب فربہی اور گوشت کی زیادتی کے اور قیمت کی زیادتی کے أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ آیا وہ کافی ہی میرے جانب سے قربانی میں - فرمایا ہاں کافی ہی - اور تیرے سوا دوسرے کے کافی نہیں -

باب الخروج إلى المصلى بغير منبر یہ باب نکلنے میں طرف صحرا کے ہی نماز عید کے بغیر منبر کے سیوطی نے کہا کہ مسجد شریف اور اس مصلا کے درمیان مسافت ہزار گز کی تھی

حدثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلّٰى ابو سعید خدری نے کہا کہ تھے پیغمبر باہر آتے عید الفطر اور عید الضحی کے روز نماز کے لئے طرف مصلی کے عقیقہ کے پاس عید گاہ کو جانا ہمیشہ مسجد میں نماز پڑہنے سے کہ لئے کہ حضرت جب تک زندہ تھے تب تک اسپر مواظبت کی تھی باوجود فضیلت اپنی مسجد شریف کے اور شافعیہ اسپر ہیں کہ مسجد الحرام اور مسجد بیت المقدس صحرا سے افضل ہی اگر مسجد تنگ ہو تب صحرا کے طرف نکلے اور کیسا کو مسجد میں جلیقہ ٹھہرا کہ ضعفا کو جو صحرا کے طرف جا نہیں سکتے ہیں ساتھ لیکے نماز پڑہے اور وہ جو بعض دیار میں متعارف ہوا ہی کہ سب مساجد جامعہ میں نماز عید پڑہا کرتے ہیں اسکو کچھ سند نہیں اگر قیاس جمعہ پر کریں وہ بھی کراہت سے خالی نہیں فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ پس حضرت نے پہلے چیز کہ ابتدا کی وہ نماز تھی ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ پس نماز سے پھرتے اور لوگ کے مقابل کھڑے رہتے اور لوگ اپنے صفوں میں بیٹھے رہتے فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ پس انکو پند و نصیحت فرماتے اور انکو وصیت کرتے اور احکام دیتے فرماتے فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ پس اگر چاہتے کہ ایک لشکر کو جدا کریں غزا کے لئے جدا کرتے أَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ یا چاہتے کہ کسی چیز کا حکم کریں تو اسکا حکم فرماتے پس خطبے سے فارغ ہوتے قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ اسی سنت پر تھے

الجزء الرابع

حتی خرجت مع مروان وھو امیر المدینۃ فی اضحی او فطر حتی اذا اتینا المصلی اذا منبر بناہ کثیر بن الصلت فاذا مروان یرید ان یرتقیہ قبل ان یصلی فجبذت بثوبہ فجبذنی فارتفع فخطب قبل الصلوۃ فقلت غیرتم واللہ فقال یا ابا سعید قد ذھب ما تعلم فقلت ما اعلم واللہ خیر مما لا اعلم فقال ان الناس لم یکونوا یجلسون لنا بعد الصلوۃ فجعلتھا قبل الصلوۃ پس میں اسکے کرتے کو کھینچا تا آگے نماز کے خطبہ نہ پڑھے پس اسنے بھی مجھے کھینچا اور منبر پر چڑھا پھر خطبہ پڑھا آگے نماز کے میں نے اسکو اور اسکے لوگوں کو کہا قسم ہے اللہ کی تم نے بغیر خدا کی اور آپ کی خلفا کی سنت کو بدل دیا فقال یا ابا سعید قد ذھب ما تعلم پس کہا ای ابو سعید مقرر گئی وہ چیز جو تو جانتا ہی فقلت ما اعلم واللہ خیر مما لا اعلم پس میں نے کہا واللہ جو میں جانتا ہوں بہتر ہی اس چیز سے جو نہیں جانتا ہوں فقال ان الناس لم یکونوا یجلسون لنا بعد الصلوۃ پس مروان کہنے لگا کہ مقرر لوگ نہیں بیٹھتے ہیں ہمارے لئے بعد نماز کے۔ فجعلتھا قبل الصلوۃ پس میں اسلئے خطبہ کو آگے نماز کے ٹھہرایا **مناسبت** مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا انکار مروان شقی پر محض اس لغو سنت کے بسبب تھا جو اسنے نماز پر خطبہ کی تقدیم کی چنانچہ مروان اپنا عذر نامسموع یہی بیان کیا کہ لوگ نماز کے بعد خطبہ سننے کے لئے نہیں بیٹھتے ہیں۔ اور لوگ خطبہ میں نہیں بیٹھنے کا سبب یہہ تھا کہ اس شقی نے حضرت مرتضی علی و مایمن معظمین رضی اللہ عنہم کے جناب میں بد گوئی اور بعض غیر مستحق لوگوں کی مدح و تعریف میں مبالغہ اور زیادتی کرتا تھا خذلہ اللہ تعالی۔ اس لئے لوگ اسکے خطبہ میں نہیں بیٹھتے تھے۔ اور ابو سعید کا انکار محض بسبب بنا منبر کے نہیں تھا۔ اور مخفی نہ رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید میں عیدگاہ طیبہ کے باہر ایک میدان میں پڑھا کرتے اور اسوقت عیدگاہ کی یہہ دیوار متعارف نہیں تھی پس منبر بھی نہیں تھا۔ لاکن خطبہ عید کسی بلندی پر جو قائم مقام منبر کے ہو پڑھا کرتے چنانچہ شیخ مجد الدین فیروزابادی علیہ الرحمہ نے جو مشاہیر محدثین سے ہی سفر السعادت میں لکھا ہی اما در بعض احادیث صحیحہ وارد شدہ کہ نزل نبی اللہ ہمانا و کانی بودہ یا تلی یا مکان عالی بودہ کہ قایم مقام منبر میشد۔ و در بعض احادیث علی راحلتہ مروی است انتہی پس کوئی بلندی بھی ہو وہ منبر کی نظر ٹھہری جس چیز کی نظیر حضرت کے مبارک زمانے میں پائی جاوے وہ بدعت نہیں۔ انشاء اللہ تعالی اس مبحث کی تفصیل ترجمہ شرح سفر السعادت میں جواب زیر تحریر و طبع ہی آدیگی واللہ علی کل شئی قدیر **باب** المشی والرکوب الی العید والصلوۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ یہہ باب بیان میں پیادہ اور سوار ہونے کے ہی عیدگاہ کے طرف۔ اور بیان میں نماز پڑھنے کے خطبہ سے آگے بغیر اذان و اقامت کے **حدثنا** ابراھیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض عن عبید اللہ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی الفطر والاضحی ثم یخطب بعد الصلوۃ ابن عمر سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نماز پڑھتے عید الفطر اور عید الضحی کے روز پھر خطبہ پڑھتے بعد نماز کے **حدثنا** ابراھیم بن موسی قال اخبرنا ھشام ان ابن جریج اخبرھم قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فبدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ بھی حضرت عید الفطر کے روز پس ابتدا کی ساتھ نماز کے آگے خطبہ کے **واخبرنی** عطاء ان ابن عباس ارسل الی ابن الزبیر فی اول ما بویع لہ ابن جریج نے کہا کہ عطا نے مجھکو خبر دی کہ ابن عباس نے بھیجا عبد اللہ بن زبیر کی طرف اول حال میں جو بیعت کی گئی تھی عبد اللہ بن زبیر کی خلافت پر یزید بعد سن چوسٹھ میں انہ لم یکن یؤذن بالصلوۃ یوم الفطر وانما الخطبۃ بعد الصلوۃ مقرر شان یہہ ہی کہ نہیں تھی اذان کہنی نماز کے لئے عید الفطر کے روز اور نہیں ہی خطبہ مگر بعد نماز کے **واخبرنی** عطاء عن ابن عباس وعن جابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم اضحی ابن جریج کہتا ہی کہ خبر دی مجھکو عطا نے ابن عباس اور جابر سے کہ ان ہر دو نوں نے کہا کہ نہیں تھی یہہ بات کہ اذان کہی جاوے عید الفطر کے روز اور نہ عید الضحی کے روز **ف** شافعیہ کے پاس الصلوۃ جامعۃ کہنا مستحب ہی صلوۃ مذکور میں قیاس کرتے فسط **وعن** جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فبدأ بالصلوۃ ثم خطب الناس بعد عطا نے کہا میں نے جابر سے سنا کہ کہتا تھا کہ حضرت کھڑے رہے عید کے روز پس ابتدا کی نماز پھر خطبہ پڑھے لوگوں پر بعد نماز کے **فلما فرغ** نبی اللہ نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال پس جب فارغ ہوئے پیغمبر خدا خطبہ سے اترے اترنا بلندی پر سے ہوتا ہی پس عورات کی صف کے طرف آئے اور انکو یاد دلایا یعنے آخرت کے حالتیں یا دلائے اور اپنے تذکیر کی جس حال میں کہ بلال پر تکیہ کیا تھا **وبلال** باسط ثوبہ یلقی فیہ النساء صدقۃ اور بلال اپنے کپڑے کو کشادہ کیا

حدیث ۹۶۴ ابن عمر سے روایت ہی کہ مقرر حضرت نماز پڑھتے عید الفطر اور عید الضحی کے روز پھر خطبہ پڑھتے بعد نماز کے

حدیث ۹۶۵ جابر سے روایت ہی کہ مقرر حضرت عید الفطر کے روز پس ابتدا کی ساتھ نماز کے آگے خطبہ کے

حدیث ۹۶۶ ابن جریج نے کہا کہ عطا نے مجھکو خبر دی کہ ابن عباس نے بھیجا عبد اللہ بن زبیر کی طرف اول حال میں جو بیعت کی گئی تھی عبد اللہ بن زبیر کی خلافت پر یزید بعد سن چوسٹھ میں

حدیث ۹۶۷ عطا نے ابن عباس اور جابر سے کہا کہ نہیں تھی یہہ بات کہ اذان کہی جاوے عید الفطر کے روز اور نہ عید الضحی کے روز

حدیث ۹۶۸ جابر سے روایت ہی کہ مقرر حضرت کھڑے رہے عید کے روز پس ابتدا کی نماز پھر خطبہ پڑھے لوگوں پر بعد نماز کے

الجزء الواحد

اور عورتیں ہمیں اپنا صدقہ ڈالتی ہیں قلت لعطاء اترى حقا على الامام الان ان ياتي النساء فيذكرهن حين يفرغ ابن جریج کہتا ہے میں نے عطاء کہا کیا زیبا ہے کہ امام پر آج ہی کہ آوے عورتوں کی طرف اور پند و تذکیر کرے اپنے جس وقت کہ فارغ ہووے خطبہ سے قال ان ذلك لحق عليهم وما لهم ان لا يفعلوا عطاء کہا تحقیق یہ تذکیر اپر ثابت ہی اور انکو کچھ عذر نہیں کہ نکریں **باب الخطبة بعد العيد** باب بیان میں خطبہ عید بعد از نماز عید کے **حدثنا** ابو عاصم قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس قال شهدت العيد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر وعثمان فكلهم كانوا يصلون قبل الخطبة ابن عباس نے کہا کہ میں حاضر تھا نماز عید کے لئے ساتھ رسول مقبول اور ابوبکر و عمر و عثمان کے پس سب یہ سب نماز پڑھتے تھے خطبہ کے **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا ابو اسامة قال حدثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن عدي بن ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلها ولا بعدها ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت عید کے روز دو رکعتیں نفل پڑھے اور نہیں پڑھے کبھی گے اسکے یا بعد اسکے انشاء اللہ تعالیٰ اس نماز کا حکم کرے آوے گا تم آتی النساء ومعه بلال وامرهن بالصدقة فجعلن يلقين تلقي المرأة خرصها وسخابها پھر حضرت عورتوں کی صف پر آئے اور آپ کے ساتھ بلال تھے اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا پس وے ڈالنے لگیں یعنی صدقہ بلال کے دامن میں ڈالنے لگیں ایک عورت اپنے گوشوارے بعضے جیکے اور گلے کا ہار ڈالی خرص بضم خا معجمہ و سکون را و صاد مہملہ و خا معجمہ بعد الف کے ساتھ بالی موجدہ کے اس شے کو کہتے ہیں کہ جسمیں زہرے ڈالتے ہیں **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا يزيد قال سمعت الشعبي عن البراء بن عازب قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان اول ما نبدء في يومنا هذا ان نصلي ثم نرجع فننحر حضرت نے فرمایا پہلی جو چیز کہ ہم آج کے روز ابتدا کریں یہ ہی کہ ہم نماز پڑھیں پھر اپنے منزل کے طرف رجوع کریں پھر قربانی دیویں فمن فعل ذلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل الصلوة فانما هو لحم قدمه لاهله ليس من النسك في شيء پس جس نے یہ عمل کیا مقرر ہے تمام نے ساتھ سنت کو پہنچا اور جس نے ذبح کیا نماز کے ذبح کیا پس نہیں ہی وہ ذبح مگر ایک گوشت ہی کہ اپنے اہل و عیال کے پیش کیا اور اس روز کے عبادات سے نہیں ہی کچھ حال میں فقال رجل من الانصار يقال له ابو بردة بن نيار يا رسول الله ذبحت وعندي جذعة خير من مسنة قال اجعله مكانه اور کہا ایک مرد نے انصار کہ کہا جاتا تھا اسکو ابو بردہ بن نیار یا رسول اللہ میں نے ذبح کیا آگے نماز کے اور میرے پاس بکری ایک سال کی ہی جو وہ بہتر ہی دو سال سے آپ نے فرمایا کہ وہی یکسالہ کو اسکا عوض کر دے جو آگے تو نے ذبح کیا ولن توفي او تجزي عن احد بعدك اور تیرے سوا وہ کسی کو تیرے بعد کفایت نکریگی **باب** ما يكره من حمل السلاح في العيد والحرم باب بیان میں اس بات کے کہ مکروہ ہی اٹھانا ہتھیار کا مثل شمشیر و نیزہ وغیرہ کے اور رشتا کی راہ سے عید کے روز اور نہیں حرم میں اور نہ حرم میں بغیر محافظت احتیاط کے کہ رکھنے اور اٹھانے کے وقت کسیکو آزار پہنچے خصوص لوگوں کے ہجوم میں اور تنگ راہوں میں وقال الحسن هو ان يحملوا السلاح يوم عيد الا ان يخافوا عدوا اور حسن بصری نے کہا کہ منع کئے گئے لوگ ہتیار اٹھانے سے عید کے روز مگر یہہ کہ اندیشہ کریں دشمن کا پس یہ سبب ضرورت کے اسوقت مباح ہی اور ابن عباس سے روایت کی ہی ایک سند کے ساتھ کہ جس میں ایک ضعف ہی کہ بلاد اسلام میں ہتیار کا لینا ممنوع ہی مگر حضور دشمن کے **حدثنا** ذكريا بن يحيى ابو السكين قال حدثنا المحاربي قال حدثنا محمد بن سوقة عن سعيد بن جبير قال كنت مع ابن عمر حين اصابه سنان الرمح في اخمص قدمه سعید نے کہا کہ میں ابن عمر کے ساتھ تھا جسوقت کہ انکے تلوے میں نیزے کا پیکان لگا تھا اخمص بسکون خا معجمہ و فتح میم و صاد ہی فلزقت قدمه بالركاب پس لگا پاؤں چسپان ہوا رکاب میں فزلت فنزعتها وذلك بمنى پس میں نے گھوڑے سے اتارا اور سکو کھینچا اور یہہ واقعہ منا میں علیہ حجاج کے زمانہ میں تھا ضمیر تعتبار راجع سنان کے طرف ہی اس اعتبار کرتے کہ وہ ہتیار ہی اور لفظ سلاح مونث ہی یا باعتبار سکے کہ حدیدہ ہی اور راجع قدم کیطرف بھی کہتے ہیں کہ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے پاؤں کو سنان سے کھینچا جیسا کہ کہتے ہیں کہ میں نے پانوں سے موزا کھینچا یا آنکہ پاؤں کو موزہ کھینچا ہی اور یہہ باب قلب سے ہی فبلغ الحجاج فجاءه يعوده فقال الحجاج لو نعلم من اصابك پس یہہ خبر حجاج کو پہنچی تو وہ آیا جس حال میں کہ وہ اسکی عیادت کرتا ہی پس حجاج نے کہا اگر میں جانوں اس شخص کو جو تمہیں یہہ سنان پہنچایا ہے اسکو سزا دونگا فقال ابن عمر انت اصبتني قال وكيف ابن عمر کہنے لگا کہ مجھے سنان تو پہنچی یا حجاج کہا کہ طرح میں پہنچا یا قال حملت السلاح في يوم لم يكن يحمل فيه ابن عمر کہا کہ تو ہتیار اٹھایا جس روز کہ اٹھا یا نہ جاوے ہتیار اور لوگ ہی تیری مشابہت کر کے اٹھائے وادخلت

السِّلَاحَ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يُدْخَلُ فِي الْحَرَمِ اور تو ہتھیار کو زمین حرم میں لایا اور نہیں یہہ بات کہ ہتھیار زمین حرم میں لانی جائز ہے - ایک روایت میں آیا ہی کہ جب حجاج ظالم کعبہ پر منجنیق کھڑا کرکے ابن زبیر کو مارا ابن عمر نے حجاج پر انکار کیا تھا - اس ظالم نے اہل شام سے ایک شخص کو حکم کیا سو اسنے ابن عمر پر زخم کیا - جب دوسرے روز حجاج عیادت کے لئے آیا تو ابن عمر نے فرمایا کہ تو مجھے زخمی کیا اور پھر میری عیادت کے لئے آیا ہی - میرے اور تیرے درمیان خدا حکم ہی

حدثنا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ كَيْفَ هُوَ قَالَ صَالِحٌ سعید بن عمرو جو پدر اسحٰق ہی روایت کرتا ہی کہ حجاج ابن عمر کے پاس آیا جس حال میں کہ میں انکے پاس حاضر تھا - پس پوچھا کہ تمہارا زخم کیسا ہی - ابن عمر نے فرمایا کہ درست ہی فساد نہیں رکھتا ہی فَقَالَ مَنْ أَصَابَكَ قَالَ أَصَابَنِي مَنْ أَمَرَ بِحَمْلِ السِّلَاحِ فِي يَوْمٍ لَا يَحِلُّ فِيهِ حَمْلُ يعنی الحجاج پس کہا کہ کسنے پہنچایا تم کو یہہ زخم - فرمایا کہ جسنے حکم کیا ہی ہتھیار لینے کا جس روز کہ حلال نہیں ہتھیار کا لینا اس سے ارادہ حجاج کا کیا کہ ہتھیار لینے کا حکم وہی کیا تھا

باب التَّكْبِيرِ لِلْعِيدِ باب بیان میں جلدی کرنیکے ہی واسطے نکلنے نماز عید کے - تکبیر تقدیم تا ہی کاف پر قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ اَنْ كُنَّا فَرَغْنَا فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ عبد اللہ بن بسر نے کہا کہ مقرر ہم اس ساعت میں فارغ ہوتے تھے اور وہ فراغ نماز ضحی کا وقت ہی بسبب نماز نفل کو ضحی کہتے ہیں - اور وقت نماز عید کا آفتاب ایک نیزے برابر آنے سے لیکے زوال تک ہی حنفیہ و مالکیہ و حنابلہ کے پاس اور شافعیہ کے پاس طلوع سے زوال تک ہی -

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهٖ فِي يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ اَنْ يُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ خَالِي اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا اَوْ قَالَ اَذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ (ترجمہ اس حدیث کا مکرر گذرا)

باب فَضْلِ الْعَمَلِ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيقِ باب بیان میں بہ اوقی ثواب عمل کی ہی ایام تشریق میں جو وہ چار روز ہیں روز عید اور اسکے بعد تین روز تشریق اہل نسک میں گوشت خشک کرنیکے کے واسطے من ہی جب ان ایام میں گوشت قربانی خشک کرتے ہیں ان دنوں کو تشریق کہتے ہیں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِي اَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اَيَّامُ الْعَشْرِ اللہ تعالیٰ کے قول میں جو اذکروا اللہ فی ایام معلومات واقع ہوا ہی اسکی تفسیر میں ابن عباس نے کہا کہ اس سے مراد ذوالحج کے دس روز ہیں وَالْاَيَّامُ الْمَعْدُودَاتُ اَيَّامُ التَّشْرِيقِ اور سورہ بقر میں جو معدودات واقع ہی اسکی تفسیر ایام تشریق سے کی پوشیدہ نرہے کہ لفظ معلومات سورہ حج میں اسیطرح پر آیا ہی وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِي اَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اور سورہ بقر میں واذکروا اللہ فی ایام معدودات واقع ہوا اور وہ جو کتاب میں لفظ معلومات منقول ہی روایت کرنا ہی اور خلاف تلاوت کیونکہ بقر میں معدودات ہی اور ابو ذنے حمیدی سے اور مستملی سے روایت کی ہی کہ وَيَذْكُرُوا اللّٰهَ فِي اَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ اور کشمیہنی کہا چنانچہ فتح الباری میں ہی وَيَذْكُرُوا اللّٰهَ فِي اَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ اور سورہ بقر کی طرف اسکی نسبت کی کذا فی القسطلانی بہرحال ان روایتوں میں سہو واقع ہوا ہی حالانکہ قرآن مجید میں تلاوت وہی ہی جو ہم نقل کی وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ اِلَى السُّوقِ فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِهِمَا ابن عمر اور ابو ہریرہ باہر آتے تھے بازار کیطرف ذیحجہ کے پہلے دہے میں در حالیکہ وہ تکبیر کہتے تھے اور لوگ بھی تکبیر کہتے تھے موافق انکی تکبیروں کے یہہ روایت ترجمہ کی کچھ تائید نہیں کرتی ہی لیکن امام بخاری ایک ادنی ملابست پر کہ یہہ تکبیریں ایام کی ہی جو ایام تشریق سے مناسبت رکھتے ہیں لایا وَكَبَّرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ خَلْفَ النَّافِلَةِ اور تکبیر کہی محمد بن علی نے ایام تشریق میں نماز نفل کے بعد بھی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي اَيَّامٍ اَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذَا الْعَشْرِ نہیں ہی ایام میں کوئی عمل بہتر اس عمل سے جو ایام عشرۂ ذی الحجہ میں ہو ضمیر منہا کی راجع ہی عمل کیطرف باعتبار اسکے کہ عبارت قربت سے ہی قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ صحابہ نے کہا کیا جہاد فی سبیل اللہ اس سے بہتر نہیں فرمایا نہیں مگر جہاد اس شخص کا جو باہر آیا اس حال میں کہ محافظہ کرتا ہی اپنے نفس سے اور اپنے مال سے اور رجوع نکیا ساتھ کسی چیز کے نفس سے اور مال سے یعنی جان و مال کو راہ خدا میں فدا کیا اور شہادت سے مشرف ہوا **باب** التَّكْبِيرِ اَيَّامَ مِنًى وَاِذَا غَدَا اِلَى عَرَفَةَ باب بیان میں تکبیر کہنے کے ایام منی میں کہ روز عید اور

دوسرے تین روز ہیں بعد ہے اور بیان میں تکبیر کہنے اسوقت کے کہ جاوے عرفات میں جو بعد نماز ظہر کی ہی وَكَانَ عُمَرُ يُكَبِّرُ فِي قُبَّتِهِ بِمِنًى فَيَسْمَعُهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ وَيُكَبِّرُ أَهْلُ الْأَسْوَاقِ حَتَّى تَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيرًا۔ اور تھے عمرؓ تکبیر کہتے اپنے قبے میں جو منا میں تھا پاس سنتے تھے انکی تکبیر کو اہل مسجد پھر بازار کے لوگ بھی تکبیر کہتے یہاں تک کہ گونجتا تھا منا آواز تکبیر سے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمِنًى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَخَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَابن عمرؓ تکبیر کہتے تھے منا میں ایام تشریق میں اور تکبیر کہتے نمازوں کے پیچھے وَعَلَى فِرَاشِهِ وَفِي فُسْطَاطِهِ وَمَجْلِسِهِ وَمَمْشَاهُ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا اور تکبیر کہتے تھے اپنے فرش پر اور اپنے خیمہ میں اور بیٹھنے اور چلنے میں انہوں تمام وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وفی فی بمیمونہ تکبیر کیا کرتے تھے اونٹ نحر کرنے کے روز وَكُنَّ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَيَالِيَ التَّشْرِيقِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ اور عورات تکبیر کہا کرتے تھیں پیچھے ابان بن عثمان بن عفان جو عبد الملک کے زمانے میں مدینہ کا امیر تھا اور پیچھے عمر بن عبد العزیز تشریق کے راتوں میں مردوں کے ساتھ مسجد میں یہ سب آثار اُن ایام میں تکبیر کہنے پر دلالت رکھتی ہیں

حدثنا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ۔ محمد بن ابوبکر ثقفی نے کہا کہ میں انس سے سوال کیا درحالیکہ ہم دونوں جارہے تھے منا سے عرفات کو تلبیہ کے باب میں كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ وَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ کہ کس طرح کیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کہا کہ تلبیہ کہتا تھا تلبیہ کہنے والا کہ جسپر انکار نہیں کیا جاتا تھا اور تکبیر کہتا تھا تکبیر کہنے والا کہ جسپر انکار نہیں کیا جاتا تھا یعنی کبھی کبھی تلبیہ کے جاے تکبیر کہتا اور کبھی تلبیہ کہتا ہر دو کو روا رکھتے تھے جانے کہ ترک تلبیہ مطلقا روا نہیں مگر جمرہ عقبہ کی رمی کے وقت اور یہی ہی مذہب امام اعظم اور امام شافعی رح کا۔

حدثنا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا امام عطیہ نے کہا کہ ہم کو حکم ہوا کہ روز عید ہم نکلیں یہاں تک کہ نکالیں ہم لڑکیوں کو اپنے پردوں سے حَتَّى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ پس وے تکبیر کہا کرتی تھیں موافق تکبیر لوگوں کے اور دعا کیا کرتیں موافق انکی دعا کے تَرْجُونَ بَرَكَةَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَطُهْرَتَهُ امید رکھتے تھیں اس روز کی برکت کی اور گناہوں سے پاکی حاصل ہونے کی جو اس روز متوقع ہی

باب الصَّلَاةِ إِلَى الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ باب بیان میں نماز پڑھنے کے جو ہوتے نیزے کیطرف جو سترہ کی جاے پر عید کے روز اور ذکر روایات میں یوم العید بہتر ہے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُرْكَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نیزہ کھڑا کیا جاتا تھا تا سترہ ہو وے عید فطر اور عید بحر کے روز پھر نماز پڑھتے

باب حَمْلِ الْعَنَزَةِ أَوِ الْحَرْبَةِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ باب اٹھانے برچھی یا نیزہ بر روبرو امام کے عید کے روز

حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلَّى فَيُصَلِّي إِلَيْهَا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ دن کو تشریف لیجاتے عید گاہ کی طرف درحالیکہ برچھی اٹھائی جاتی اور کھڑی کی جاتی عید گاہ میں پھر نماز پڑھتے اسکی طرف

باب خُرُوجِ النِّسَاءِ وَالْحُيَّضِ إِلَى الْمُصَلَّى باب بیان میں آنا کرنے عورتوں اور حائضوں کے عید گاہ کی طرف

حدثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ امِ عطیہ نے کہا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم فرمایا کہ اوبن ہم جوان دوشیزان پردہ نشین کو دختر کنواری یعنے آزاد اصیلے فرمایا کہ وے آزاد ہیں باپ کی حد سے وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ بِنَحْوِهِ ایوب روایت کرتا ہی حفصہ سے اسیطرح وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ قَالَ أَوْ قَالَتِ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ اور زیادہ کی ایوب حفصہ کی حدیث میں یہہ عبارت یعنی یہہ شک کیا کہ کہا یا بولی عواتق ذوات الخدور زیادتی حرف عطف کے ساتھ وَيَعْتَزِلْنَ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى اور کنارہ لیتی تھیں حائضہ عورتیں نمازگاہ سے

باب خُرُوجِ الصِّبْيَانِ إِلَى الْمُصَلَّى باب بیان میں نکلنے لڑکوں کے عید گاہ کی طرف

حدثنا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى ابن عباس نے کہا کہ نکلا میں حضرت کے ساتھ یہ عید الفطر یا عید الضحی کے روز فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ پھر نماز پڑھی حضرت نے پھر خطبہ پڑھا پھر آئے عورات کی صفوں کی طرف پھر انھیں پند و نصیحت کی اور یاد دلوایا بہشت و دوزخ اور حکم کیا انکو صدقہ کا

باب اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ

الجزء الرابع

باب متوجہ ہونے امام کے لوگوں کی طرف خطبۂ عید میں وقال ابو سعید قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقابل الناس ابو سعید نے کہا کہ متوجہ ہوئے حضرت خطبۂ عید میں لوگوں کی طرف۔

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا محمد بن طلحۃ عن زبید عن الشعبی عن البراء قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم اضحی الی البقیع

براء نے کہا کہ باہر نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الضحیٰ کے روز بقیع کی طرف بقیع اصل میں زمین بلند کو کہتے ہیں اور مقبرۂ مدینہ کو بھی کہتے ہیں معلوم نہیں کہ اسوقت مقبرۂ بقیع صورت گورستان رکھتا تھا یا شاید ایک دو قبر تھے اور مقبرہ کو بقیع غرقد کہتے ہیں غرقد ایک جھاڑ کا نام ہے جو اسوقت وہاں بھاتا شاید اندنوں عیدگاہ وہیں تھا یا عیدگاہ کا راستہ اسطرف تھا واللہ اعلم

فصلی العید رکعتین ثم اقبل علینا بوجھہ پھر عید کی دو رکعت پڑھی پھر متوجہ ہوئے ہمارے طرف وقال ان اول نسکنا فی یومنا ھذا ان نبدأ

بالصلوٰۃ ثم نرجع فنحر فمن فعل ذلک فقد وافق سنتنا ومن ذبح قبل ذلک فانما ھو شیء عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شیء

فقام رجل فقال یا رسول اللہ انی ذبحت وعندی جذعۃ خیر من مسنۃ قال اذبحھا ولا تفی عن احد بعدک اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا

باب یعلم الامام المصلی

باب اس نشان کا جو نمازگاہ میں کھڑا کیا جائے تا اس سے پہچانا جاوے

حدثنا مسدد قال حدثنا قال حدثنا یحیی عن سفیان قال حدثنی عبد الرحمن بن عابس قال سمعت ابن عباس قیل لہ اشھدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم

لوگوں نے ابن عباس سے پوچھا کہ تم حاضر تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں کہا ہاں اگر نہ ہوتی جگہ میری یعنی مرتبہ میرا کم عمری کے سبب حاضر نہ ہوتا یعنی اگر کم عمر نہ ہوتا حضرت کے ہمراہ نہ جاتا گو یا یہ بات سن لحاظ سے بولا کہ اسوقت حضرت عورات کی طرف تشریف لیگئے تھے اور ابن عباس ہمراہ تھے اور بعض شارحوں نے کہا کہ اس عبارت میں تقدیم و تاخیر ہی سکے یہ معنی ہیں کہ اگر میری عزت و منزلت حضرت کے پاس نہ ہوتی من عذرہ ہوتا بسبب کم عمری کے خرج حتی اتی العلم الذی عند دار کثیر بن الصلت پھر حضرت نکلے یہاں تک کہ تشریف لائے اس چوب کے پاس جو کثیر بن الصلت کے گھر کے پاس کھڑی گئی تھی کثیر بن الصلت کا گھر وہاں حضرت کے بعد مساجب راوی کے زمانے میں وہی مشہور رہا اسکا ذکر کیا فصلی ثم خطب پس حضرت نے نماز پڑھی اسکے بعد خطبہ پڑھا ثم اتی النساء ومعہ بلال فوعظھن وذکرھن وامرھن بالصدقۃ فرأیتھن یھوین بایدیھن

یقذفنہ فی ثوب بلال پھر حضرت عورتوں کی طرف تشریف لائے اور آپکے ساتھ بلال تھے پس انکو وعظ و نصیحت کی اور انکو صدقہ کا حکم فرمایا سو میں نے عورتوں کو دیکھا کہ صدقہ اپنے ہاتھوں سے بلال کے کپڑے میں ڈالتے ہیں ثم انطلق ھو وبلال الی بیتہ۔ پھر حضرت تشریف لے گئے اور بلال اپنے گھر طرف سدھارا

باب موعظۃ الامام النساء یوم العید

باب پند و نصیحت کرنے میں امام کے عورتوں پر عید کے روز

حدثنا اسحٰق بن ابراھیم بن نصر قال حدثنا عبد الرزاق قال اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن جابر بن عبد اللہ قال سمعتہ یقول قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر فصلی

فبدأ بالصلوٰۃ ثم خطب فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرھن وھو یتوکأ علی ید بلال وبلال باسط ثوبہ یلقی فیہ النساء

الصدقۃ قلت لعطاء زکاۃ یوم الفطر قال عطاء لا ولکن صدقۃ یتصدقن حینئذ تلقی فتخھا ویلقین عطاء کہتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ کہتا تھا روز فطر حضرت کھڑے رہے پھر نماز آغاز کی پھر خطبہ پڑھا جب فارغ ہوئے اترے پھر عورات کی طرف تشریف لیگئے درحالیکہ ٹیکہ دیتا تھا بلال کے ہاتھ پر اور بلال اپنا کپڑا پھیلا تھا کہ ڈالتی تھیں عورتیں اس میں صدقہ ابن جریج کہتا ہے کہ میں عطا سے پوچھا کہ وہ روز فطر کی زکات تھی کہا نہیں لیکن وہ صدقہ تھا جو اسوقت دیتی تھیں تصدق کرتی تھیں ڈالتی تھیں اپنی انگوٹھیاں اور زیور اور زکوٰۃ فطر تو ایک صاع یا نیم صاع اناج ہی قلت لعطاء ازی حقا علی الامام ذلک یذکرھن قال انہ لحق علیھم ومالھم لا یفعلونہ

میں نے عطا کو کہا کہ کیا تو جانتا ہی اسبات کو ہر ایک امام پر ثابت ہی یہ بات کہ امام پند و نصیحت کرے عورتوں کو اسے کہا کہ تحقیق ثابت ہی یہ اور کیا ہوا انکو کہ یہ کام نہیں کیا کرتے ہیں

قال ابن جریج واخبرنی الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس قال شھدت الفطر مع النبی وابی بکر وعمر وعثمان یصلونھا

قبل الخطبۃ ثم یخطب ابن جریج نے انہی سناد سے کہا جو عطا سے لایا کہ خبر دی مجھے حسن بن مسلم نے طاؤس سے وہ ابن عباس سے کہ کہا حاضر رہا میں عید فطر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ درحالیکہ نماز پڑھتے تھے آگے خطبہ کے پھر خطبہ پڑھتے تھے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانی انظر الیہ حین یجلس

بیدہ ثم اقبل یشقھم حتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گویا میں دیکھتا ہوں آپکے طرف اسوقت کہ بٹھلاتے تھے لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے اس کلام میں علم کے شوق اور حضرت کے مشتاق کی لذت نظر کا اظہار ہی پھر متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف درحالیکہ شق کیا صفوں کو یہاں تک حتی جاء النساء معہ بلال فقال یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات

الجزء الرابع

یُبَایِعْنَكَ الآیہ یہاں تک کہ تشریف لائے عورات کی طرف اور سنا ہم نے بلال سے پھر تری یہہ آیت جو متضمن عورتوں کی نصیحت میں ہی ثُمَّ قَالَ حِیْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰی ذٰلِكَ

پس جب اس آیت کے پڑھنے سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ ای عورتو آیا تم اس پر ہو یعنی اس آیت میں جو مذکور ہوا اس پر استوار ہو فَقَالَتْ امْرَاَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ یُجِبْ غَیْرُهَا نَعَمْ

پس کہا ایک عورت نے ان عورتوں سے جو سب کے سوا کسی نے جواب نہ دیا ہاں یعنی ہم اس آیت کے حکم پر ثابت ہیں لَا یَدْرِیْ الْحَسَنُ مَنْ هِیَ حسن بن مسلم کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ

عورت کون تھی قَالَ فَتَصَدَّقْنَ حضرت نے فرمایا ای عورتو اگر تم اس پر ہو پس صدقہ دو فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ - پس بلال اپنا کپڑا فراخ اور کشادہ کیا اور کہا جمع

کرو وَلَا تَلْكُنَّ فِدًاءٌ لَّكُنَّ اَبِیْ وَاُمِّیْ ہرگز نہ ہو میرے باپ ماں تمہارے پر فدا ہو فَیُلْقِیْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِیْمَ فِیْ ثَوْبِ بِلَالٍ پھر وے ڈالنے لگیں اپنے زیور اور انگشتریاں قَالَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ الْفَتَخُ الْخَوَاتِیْمُ الْعِظَامُ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ عبد الرزاق نے کہا فتخ تری انگوٹھیوں کے معنے میں ہی جو ایام جاہلیت میں متعارف تھیں **باب**

اِذَا لَمْ یَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ فِی الْعِیْدِ یہ باب تنوین کے ساتھ ہی کہ جب عورت کو چادر نہ ہو عید کے روز تو سکا کیا حکم ہی **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ جَوَارِیَنَا اَنْ یَّخْرُجْنَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِیْ

خَلَفٍ فَاَتَیْتُهَا فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَ اُخْتِهَا غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً پھر آئی ایک عورت اور اتری قصر بنی خلف

میں پھر آئی میں اسکے پاس اور بولی کہ شوہر اسکے بہن کا بارہ جنگ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہا ہی وَكَانَتْ اُخْتُهَا مَعَهُ فِیْ سِتِّ غَزَوَاتٍ اور اسکی بہن

لیے شوہر کے ساتھ چھ غزوے میں حاضر رہی ہی قَالَتْ فَكُنَّا نَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی وَنُدَاوِی الْكَلْمٰی بولی اسکی بہن کہ ہم بیماروں کی خبر گیری کرتے تھے اور دوا کرتے تھے زخمیوں کو فَقَالَتْ

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعَلٰی اِحْدَانَا بَاْسٌ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّا تَخْرُجَ پھر اسکی بہن نے کہا یا رسول اللہ آیا ہمارے کسی پر کچھ گناہ ہی جبکہ وقت کہ اسکو چادر نہ ہو اور وہ

نہ نکلے عید کے لئے فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا فرمایا کہ اسکی ہمراہی عورت اپنی چادر میں اسکو پوشیدہ کیا چاہیے یعنی اپنی دوسری چادر سے ایک ہی چادر نہ ہو اور وہ

یہہ سرد و معنی حدیث میں صریح ہیں فَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ پھر چاہیے کہ حاضر ہووین مجالس خیر میں جیسے بیمار و نکی عیادت اور مسلمانوں کی دعا میں جیسے نماز استسقا

قَالَتْ حَفْصَةُ فَلَمَّا قَدِمَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ اَتَیْتُهَا فَسَاَلْتُهَا اَسَمِعْتِ فِیْ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ حفصہ نے کہا پس جس وقت کہ ام عطیہ آئی تو چھا میں اس سے کہا کیا سنی ہی تو نے ایسے اور ویسے مقدمے میں یہہ کنایہ ہی عورات مجالس خیر میں آیا کرنے سے اسکے کہا ماں سنی ہوں حضرت سے فدا ہو باپ میرا انپر وَقَلَّمَا ذَكَرَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ بِاَبِیْ اور کم تھا یاد کرنا اسکا حضرت کا مگر یہہ کہتی یہہ کلمہ کہ فدا ہو میرا باپ حضرت پر فدا معنے میں بدل کے ہی قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ اَوْ قَالَ الْعَوَاتِقُ

ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ شَكَّ اَیُّوْبُ وَالْحُیَّضُ وَلْیَعْتَزِلْنَ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی فرمایا کہ نکالیں دوشیزان بالغہ کو جو اہل پردہ میں یا فرمایا کہ نکالیں پردہ نشین عورتو کو شک کیا ہی ایوب نے اس عبارت میں کہ وہ واو عطف سے

کہا یا نہ اور نکالیں حیض والیو کو وَیَعْتَزِلِ الْحُیَّضُ الْمُصَلّٰی اور گوشہ لیں اور ایک طرف بیٹھیں یعنی دور بیٹھیں حیض والیاں مصلی سے وَلْیَشْهَدْنَ الْخَیْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور حاضر ہووین نیک مجلسوں میں اور مسلمانو کی دعا میں قَالَتْ فَقُلْتُ لَهَا اَلْحُیَّضُ قَالَتْ نَعَمْ اَلَیْسَ الْحَائِضُ تَشْهَدُ عَرَفَاتٍ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا -

ایک عورت نے کہا کہ میں نے ام عطیہ سے پوچھا کہ کیا حیض والیاں بھی مصلا کو آویں ام عطیہ نے جواب دیا کہ ہاں کیا حائضہ عورتیں نہیں حاضر ہوتی ہیں عرفات میں اور نہیں حاضر ہوتی ہیں حج

کے مناسک میں جیسے مزدلفہ میں اور رمی جمار میں ان جگہوں میں عورتوں کا آنا مشروع ہی **باب** اِعْتِزَالِ الْحُیَّضِ الْمُصَلّٰی باب بیان میں کنارہ کرنے عورات حائضہ

کے ہی عیدگاہ میں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ

فَنُخْرِجَ الْحُیَّضَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ ام عطیہ نے کہا کہ ہم عورتیں مامور تھیں کہ نکلیں عید کے روز پس نکالتی تھیں ہم حیض والیو کو اور دوشیزان بالغہ کو اور پردہ نشین

عورتو کو وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَوِ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ اور ابن عون نے کہا اس عبارت سے ہی یعنی یہہ شک راوی کا ہی کہ ذوات والو کے ساتھ ہی یا بلا واو فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَشْهَدْنَ

جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَیَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ پس حائضہ عورتیں مامور ہوئیں کہ جماعت مسلمین میں حاضر ہووین اور انکی دعوت پر جاویں اور مصلا یعنی نماز کی جگہ کنارا لیویں

باب اَلنَّحْرِ وَالذَّبْحِ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰی باب بیان میں نحر کرنے اور ذبح کرنے اونٹ و بکرہ کے عیدگاہ میں ترجمہ میں واو کے ساتھ لایا ہی یا حدیث میں ہی واو اقع ہوا ہی

اس اشارت کے لئے کہ نحر اور ذبح میں جمع کرنا روا ہی جیسا کہ دوسری حدیثوں میں آیا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ

ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَنْحَرُ اَوْ یَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰی معرفے یعنی جب اکر نحر کرتے شتر اور ذبح کرتے بکرہ کو عید کے روز مصلا میں۔ اس سنت کی اعلان کے لئے

الجزء الرابع

کرنا لوگوں میں اور کیا اقتدا کریں **باب** کلام الامام والناس فی خطبۃ العید باب بیان میں بات کرنے امام کے اور لوگ خطبۂ عید میں ہیں وَاِذَا سُئِلَ الْاِمَامُ عَنْ شَیْءٍ وَهُوَ يَخْطُبُ اور جب سوال کیا جاوے امام سے کسی چیز سے درحالیکہ امام خطبہ پڑھتا ہو یہ بات بھی داخل ترجمہ باب ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ براء بن عازب نے کہا حضرت نے ہم پر خطبہ پڑھا عید الضحیٰ کے روز نماز کے بعد۔ پھر فرمایا کہ جسنے نماز ہمارے سے نماز پڑھی وہ نماز جو ہم نے پڑھی اور ذبح کیا جیسا کہ ہم نے ذبح کیا مقرر اسنے خطا نکی عبادت میں اور جسنے ذبح کیا آگے نماز کے پس وہ بکری ہی گوشت دار ثواب مترتب نہیں مقام ابو بردہ بن نیار نے کہا یا رسول اللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلوٰۃ پھر ابو بردہ کہنے لگا اور کہا یا رسول اللہ مقرر ذبح کیا میں نے نماز کیلئے نکلنے سے آگے وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت واکلت واطعمت اھلی وجیرانی اور جانا میں نے کہ آج کھانے پینے کا روز ہی ہمسائے اور میں کہا یا اور نہیں کیا اور نے لوگوں کو اور ہمسائیوں کو کھلایا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم قال فان عندی عناقا جذعۃ ھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی پس حضرت نے فرمایا کہ وہ بکری بچی کی ہے اس نے کہا مقرر میرے پاس ایک بز غالہ ایک سالہ ہی کہ فربہی اور نفاست میں دو بکروں سے بہتر ہی کیا وہ میرے طرف سے کفایت کریگا قال نعم ولن تجزی عن احد بعدک فرمایا ہاں تیرے سے کافی ہی اور بعد تیرے سوائے کسی کے کفایت نکریگی **حدثنا** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَنْ يُعِيْدَ ذَبْحَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِيْرَانٌ لِیْ اَمَّا قَالَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَاَمَّا قَالَ فَقْرٌ وَاِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعِنْدِیْ عَنَاقٌ لِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْهَا فقر حضرت نے نماز پڑھی عید الضحیٰ کے روز پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا جسنے ذبح کیا آگے نماز کے تو چاہئے کہ دوسرا ذبح کرے اور بعض روایات میں ذبح بکثرت مجمعہ ہی مذبوح کے معنی میں پس انصاری ایکدم کھڑا رہا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کہ میرے ہمسائے کے لوگ ہیں کہ وہ محتاج تھے پس میں ذبح کیا آگے نماز کے اور میرے پاس ایک بکری تھی دو پیر گوشت بکریوں سے بہتر پس حضرت نے اسکو رخصت دی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّیَ فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰی مَكَانَهَا حضرت نے ذبح کیا نماز اور خطبے کے بعد اور فرمایا کہ جو کوئی ذبح کرے آگے نماز کے تو چاہئے کہ ذبح کرے دوسرا اوپر ذبح کے اول کے **ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ** - اور جسنے ذبح کیا ہو چاہئے کہ ذبح کرے نام اللہ کے یا بسنۃ اللہ یا تبرکا باسم اللہ تعالیٰ **ف** حنفیہ کے پاس مقیم پر قربانی واجب ہی ان ہی حدیث کی سند سے کہ حضرت کے فرمان میں ضرورت تاکید پائی جاتی ہی جو فرمایا فلیذبح اور امام شافعی وغیرہ کے پاس سنت ہی انکی سند حدیث مسلم کے ہی جو حضرت نے فرمایا من رای ھلال ذی الحجۃ فاراد ان یضحی فلیمسک عن شعرہ واظفارہ کہ اس حدیث میں قربانی کو ادمی کے ارادہ پر موقوف رکھا سو یہ لفظ واجب کی نفی کرتا ہی قسط **باب** من خالف الطریق اذا رجع یوم العید باب بیان حال میں اس شخص کے جو رد رز عید مخالفت کی راہ کی جب وہ لوٹا یعنی گیا ایک راہ سے اور لوٹا آیا دوسری راہ سے **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ يَحْيٰی بْنُ وَاضِحٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ یعنی حضرت عید کے روز مخالفت کرتے راہ کی جاتے اور لوٹ آنے میں مقصود حضرت کا اس سے یہ تھا کہ ہر دو راہ والے مشاہدہ جمال پر انوار محمدی سے مشرف ہوویں اور آگاہ ہوویں مشروعیت پر اس شعار اسلام اور نکلنے پر حضرت کے نماز کے لئے **ف** یا اسلئے کہ ہر دو راہ والو کو فتوا دیں یا ہر دو راہ والے فقرا پر تصدق کریں یا اپنے اقارب کی زیارت کریں یا نیک فال لیں بتغیر حال سے مغفرت و رضا کے ساتھ یا اسلئے کہ سارے کفار و منافقین پر اپنی کثرت جماعت کا رعب ڈالیں اور شافعیہ کے پاس یہ بات ہی کہ امام عید گاہ سے لوٹنے کے وقت راہ میں کھڑے رہے اور دعا کرے اسباب میں ایک حدیث بھی روایت کرتے ہیں قسط تابعہ یونس بن محمد عن فلیح بن سعید عن ابی ھریرۃ وحدیث جابر اصح متابعت کی ہی ابو نعیلہ کی یونس فلیح سے وہ سعید سے وہ ابو ہریرہ سے اور حدیث جابر کی اسناد مذکورہ سے پھر رہی منسوب ابو ہریرہ کے جو یونس لایا

باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین باب اس بیان میں کہ جب کسی سے نماز عید فوت ہو جاوے تو دو رکعت نفل گزارے **وقد کان انس یجمع اھلہ وولدہ ومن کان یصلی معہ** انس جمع کرتے تھے اپنے گھر والوں کو اور اولاد کو اور جو کوئی نماز پڑھتا تھا ساتھ اسکے **وامر عکرمۃ** اور حکم کیا عکرمہ نے **یصلی النساء فی** نماز پڑھنے کی عورتوں کو **بیوتھن** اپنے گھروں میں **وقال عطاء یقضیھا کھیئتھا** اور کہا عطا نے قضا کرتا ہی نماز عید کو جیسی ہیئت سے ادا کرتے ہیں اس باب میں امام مالک و شافعی باوجودیکہ نماز عید کی سنیت کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ نماز عید امام کے ساتھ فوت ہو تو دو رکعت گزارے اور امام احمد کے پاس چار رکعت اور

نماز عید کو جانے آنے میں راہ کی مخالفت کرنی

الجزء الرابع

امام اعظم کے پاس جو نماز عید واجب ہی اس دو رکعت کے قائل نہیں نماز جمعہ کی نیت سے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ نماز عید کے لئے کے شرطیں ہیں جو شروط جمعہ ہیں اور وہ تنہا اور جنگل میں ادا نہیں ہو سکتی ہیں اسلئے فضاء جمعہ کا کوئی قائل نہیں شاید یہ اقوال امام کے پاس ثبوت کو نہ پہنچے واللہ اعلم **ف** شافعیہ کے پاس نماز عید بالمام فوت ہو تو اسی ہیئت سے دو رکعت امام کے ساتھ ادا کریں اور عبارت مروی کی تنقیح المقنع میں یہ ہی کہ اگر وہ فوت ہو گئی قضا سنت ہی قبل زوال یا بعد اسی ہیئت پر اور امام احمد کے پاس ہیئت بھی کہ چار رکعت بغیر تکبیر کے ایک سلام کے ساتھ پڑھیں اور بعضوں نے کہا مانند ظہر کے انکی سند قول ابن مسعود کا ہی جو سند صحیح سے سعید بن منصور نے روایت کی کہ جس سے نماز عید فوت ہو تو چار رکعت پڑھیں اور مزنی نے کہا کہ فوت ہو تو اسکو قضا نہیں انتہی قسطلانی **قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ** - اسلئے کہ حضرت نے فرمایا یہ عید ہی ہماری جو ہم اہل اسلام ہیں اس قول سے وجہ استدلال یہ ہی کہ کلمہ ہذا جو نماز کیطرف اشارہ ہی اور نسبت کی اسکی سب مسلمانوں کیطرف اور فرق نکلا درمیان اس شخص کے جو نماز کو امام کے ساتھ پایا اور جسکے جو نہ پایا اور یہ استدلال خالی ضعف و تکلف سے نہیں مگر یہ کہ تائید دیتے ہیں اقوال مذکورہ **وَأَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَوْلَى ابْنِ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ** اور کہا انس بن مالک نے اپنے غلام کو جو ابن ابی عتبہ ہی اپنے مقام زاویہ میں کہ بصرہ سے دو فرسخ پر انس کی ایک زمین تھی **فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ** پس ابن عتبہ جمعہ کیا اس مقام کے لوگ اور اپنے فرزندوں کو اور نماز پڑھی انس نے انکو جیسے اہل شہر کی نماز کے مانند ان تکبیروں کے ساتھ جو نماز عید میں اہل شہر کیا کرتے ہیں **وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ** یعنی دو رکعت اور عکرمہ کہ کہا اہل سواد شہر جمع ہوتے ہیں عید کے روز اور دو رکعت نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ امام کیا کرتا ہی یہاں کہہ سکتے ہیں کہ قول عکرمہ کے منجے یہ ہیں کہ اسنے ترغیب دی اور حرص دی کہ جو لوگ سواد شہر میں رہا کرتے ہیں سو وہ ان کے امام کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں مطابق اسکی نماز پس اس سے یہ قول ترجمہ پر دلالت نہیں بر کہتا ہی **وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ** صلی رکعتین عطاء نے کہا کہ جسوقت فوت ہو نماز عید تو ادا کرتا دو رکعت اور بعض روایات میں قال کی جگہ کان ہی **حَدَّثَنَا** یحییٰ ابن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ ان ابا بکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدفقان وتضربان - بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ ابو بکر صدیق آئے انکے پاس حالیکہ بی بی کے پاس ایام منی میں دو لڑکیاں حاضر تھیں جو دف باجتی تھیں اور مارتی تھیں دف پر مارنا اسلئے کہا کہ بلند آواز سے دف تھوکتی تھیں **وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ** اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹا تھا آپ کو جامہ **فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى** پس منع کیا ان دو ختر کو ابو بکر نے پھر اٹھایا حضرت نے اپنے منہ سے کپڑا اور فرمایا چھوڑ دے انکو ای ابو بکر کہ مقرر ہیں ایام عید کے ہیں اور یہ منا کے دن ہیں ترجمہ باب کے ساتھ اس حدیث کی موافقت میں شارحین تکلف کی راہ چلے ہیں اور کہا کہ حضرت نے عید کو روز کیطرف منسوب کیا مطلقاً پس اسکے قائم کرنے میں زن و مرد برابر ہیں تنہا یا جماعت پس اگر کسی ایک سے نماز جماعت فوت ہو چکے کہ تنہا گذاری **وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ** - عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا دیکھا میں نے حضرت کو کہ پوشیدہ کیا مجھے درحالیکہ میں دیکھتی تھی حبشیوں کو جو بازی کرتے تھے مسجد میں پس جھڑکی انکو عمر بن الخطاب نے پھر فرمایا انکو حضرت نے چھوڑ دے ای عمر انکو امن سے لئے ایذا کے بنی ارفدہ **یعنی من الامن** امام بخاری امنا کی تفسیر کی کہ وہ مشتق امن سے ہی جو ضد خوف ہی اور بعضوں نے کہا تنوین امنا کی تبعیض کے لئے ہی یا منصوب ہی بسبب اس فعل کے جو سکے آگے محذوف ہو یا تمیز ہی اس سے کہ چھوڑ دے انھیں بسبب اس امن کے جو ہم نے انکو دیا ہی اس حدیث کی شرح آگے گذری - یہ جزو حدیث ترجمے کے ساتھ اصلا مناسبت رکھتا ہی

باب الصلوۃ قبل العید وبعدہا

باب بیان میں نماز کے آگے عید کے اور اسکے بعد **وَقَالَ أَبُو الْمُعَلَّى سَمِعْتُ سَعِيدًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَرِهَ الصَّلَاةَ قَبْلَ الْعِيدِ** ابو المعلی نے کہا کہ سنا میں نے سعید بن جبیر سے کہ وہ ابن عباس سے روایت کرتا تھا کہ انھوں نے مکروہ رکھا تھا نماز کو آگے نماز عید کے - **حَدَّثَنَا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ قال حدثنی عدی بن ثابت قال سمعت سعید بن جبیر عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم الفطر فصلی رکعتین لم یصل قبلہما ولا بعدہما ومعہ بلال ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید الفطر کے روز پھر پڑھی دو رکعت نماز عید کی اور نہ پڑھی آگے اسکے اور نہ بعد اسکے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب الوتر

وتر واجب ہی کا بیان

وتر تین رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھنا حنفیہ کے دلائل

باب مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ باب بیان میں اس چیز کے جو وارد ہوئی احکام وتر میں جاننا چاہئے کہ امام ابوحنیفہ کے پاس وتر واجب ہی دلیل انکی یہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمائی ان اللہ زادکم صلوٰۃ الا وہی الوتر الحدیث یعنی حق تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز زیادہ کی ہی اگاہ رہو کہ وہ وتر ہی ادا کرو اسکو درمیان نماز عشا اور طلوع صبح اور امر وجوب پر دلالت کرتا ہی اور ابوداؤد کی حدیث میں باسناد صحیح وارد ہوا کہ حضرت نے فرمایا الوتر حق علی کل مسلم یعنی وتر حق ہی ہر مسلمان پر اور صاحبین کے پاس سنت ہی اور اجماع رکھتے ہیں وجوب قضا پر **ف** جب حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ایک نماز زیادہ کیا پس چاہا کہ اسکو فرض کہیں لیکن جب وہ خبر احد سے ثابت ہوئی واجب کہتے ہیں جو نیچے کا درجہ ہی فرض کا اور اسکا منکر کافر نہ ہوگا اور شافعیہ کے پاس وتر سنت ہی وجوب سے پھیرنوالی دلیل وہ لاتے ہیں کہ انکے پاس واجب و فرض ہر دو ایک درجے ہیں ہی پس وہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنے بیچ کی نماز اگر وتر واجب ہو نمازوں میں بیچ کی نماز نہیں ٹھہرتی ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے رات دن میں پانچ نمازیں فرض کیں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ابن عمرؓ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز سے سوال کیا آپ نے فرمایا نماز شب دو دگانہ دو دگانہ ہی دوسرا مثنیٰ تاکید کے لئے ہی فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى - پس جب تمہارے کوئی طلوع صبح کا خوف کرے دوسری ایک رکعت ادا کرے کہ بنہ رکعت وتر ٹھہراتی ہی اس نماز کو جو گذارا **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر وتر میں دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان سلام کرتے تھے یہاں تک کہ حکم کرتے بعض حاجت کیلئے اپنے خادم کو دو دگانہ کے بعد کسی کام کا حکم کرتے پھر ایک رکعت پڑھتے - جاننا چاہئے کہ وتر دو سلام سے یا ایک سلام سے اسبات میں احادیث و اقوال مختلف آئے ہیں چنانچہ اس باب کی تیسری حدیث میں وارد ہی کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر نے کہا کہ ہم لوگوں کو دیکھا جب عقل و بلوغ کو پہنچے کہ تین رکعت وتر کرتے تھے الحدیث اور اس کے موافق علما نے اختلاف کیا ہی تین امام کے مذہب میں وتر ایک ہی رکعت ہی کہ ایک دو گانے پر سلام بھیجتے ہیں لیکن امام ابوحنیفہ کے پاس وتر تین رکعت بلا فصل ایک سلام سے ہی باب ہم بیان مذہب حنفی کے دلایل احادیث و اقوال سے بیان کرتے ہیں ترمذی نے امیر المومنین حضرت علیؓ سے نقل کی کہ انہوں نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا کرتے تھے اور لکھا ہی کہ ان سے حسین عمران بن حصین اور بی بی عائشہ اور ابن عباس اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم بھی روایتیں کرتے ہیں اور صحابہ و غیرہم کی ایک جماعت بھی اسکی طرف گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہی سفیان ثوری نے کہا کہ ہمارے پاس محب ہی کہ وتر تین رکعت ادا کریں اور کہا کہ ابن مبارک اور اہل کوفہ کا قول ہی ہی - شرح سے خرقی سے جو امام احمد حنبل کے مذہب میں ہے نقل کیا کہ امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی ابوایوب انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق ہی واجب ہی ہر مسلمان پر اگر چاہے پانچ رکعت ادا کرے یا تین رکعت اور جامع الاصول میں بخاری و مسلم کی حدیث بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب کو رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے رمضان و غیر رمضان میں جو کہ سارا تہجد ہی ہی اور وہ آٹھ رکعت ہی اور وتر کی تین رکعت پھر بی بی کہتی ہیں کہ گذارے چار رکعت مت پوچھ حسن اسکا اور درازی اسکی پھر گذارتے تھے چار رکعت مت پوچھ درازی اور خوبی اسکی پھر گذارتے تھے تین رکعت انتہی اگر حضرت وتر میں فصل کے ہوتے جیسے ایک دو گانہ پڑھکے سلام کہہ کے پھر آٹھ کے ایک رکعت پڑھتے ہوتے تو بی بی البتہ یوں کہتے کہ پھر دو رکعت پڑھتے پھر ایک رکعت اور نسائی و حاکم شرط بخاری پر بی بی عائشہؓ سے لایا ہی کہ کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت پڑھتے تھے اور سلام نہیں دیتے مگر آخر میں اور امام طحاوی ابوالعالیہ سے راوی کہ صحابہ رسول کریم کو تعلیم کی کہ وتر نماز مغرب کے مانند ہی یہ رات کی وتر ہی اور وہ دن کی اور امام محمد اپنی موطا میں لکھا ہی کہ خبر دی ہم کو حماد نے ابراہیم نخعی سے اور وہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ دو سنت نہیں رکھتا ہوں میں وتر کی تین رکعت سے اسکو کہ ہوویں پڑھنے والے شتران سرخ موے اور بھی موطا میں عبداللہ ابن مسعود سے روی ہی کہ **الوتر ثلاث كصلاة المغرب** کہ وتر تین رکعت ہی مانند تین رکعت مغرب کے اور ایک روایت میں کصلوٰۃ المغرب ہی - اور بھی عبداللہ بن مسعود سے ہیمی روی ہی کہ کفایت نہیں کرتی ہی ایک رکعت ہرگز اور بھی میں ابن عباس سے منقول ہی کہ کہا **اَلْوِتْرُ كَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ** یعنے وتر نماز مغرب کے مانند ہی اور عائشہ صدیقہ سے نقل کرتا ہی کہ نسائی نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی رکعتوں میں سلام نہیں دیتے تھے اور سنن الہدی میں ابی بن کعب اور بی بی عائشہ کی روایت سے وتر تین رکعت پڑھنا لایا ہی اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ سے تصریح ہی کہ حضرت وتر تین رکعت پڑھتے تھے اور فصل نہیں کرتے تھے درمیان اسکے - اور حسن بصری نے تین رکعت پر اجماع سلف نقل کیا ہی اور ہدایہ شرح ہدایہ میں لایا ہی کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وتر ایک رکعت پڑھتا ہی فرمایا اصنعت یعنے دو گانہ ملا اسکے ساتھ و گرنہ ایذا دو گا تجھکو - اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں مشہور و متعارف تین رکعت وتر تھیں نہ ایک اس بات پر دلالت کرتی ہی حدیث بخاری کی ابن عباس سے چنانچہ صاحب مشکوٰۃ لایا ہی کہ معاویہ نے بعد عشا وتر ایک رکعت پڑھی اور اسکے نزدیک ابن عباس کا غلام حاضر تھا سو اس بات سے ابن عباس کو خبر دی انہوں نے کہا

الجزء الرابع

کچھ ضرر نہیں ہے کہ وہ صحابی ہی حضرت کا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ فقیہ ہی معاویہ کے پر کعت پڑھنے حاضر ہوئے تھے حضرت کو جو حشمت ہوئی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی فقاہت بھی بہت پر جو الہ کیا سو یہ دلالت صریح ہی اس بات پر کہ صحابہ کرام میں ایک رکعت متعارف نہیں تھی اور وہ حدیث جو امام بخاری نے اوپر ذکر کی کہ سو وہ دلالت نہیں رکھتی ہی سلام سے فصل کرنے پر بلکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر توصیح کا خوف کرے ایک وتر کو کے ساتھ یک رکعت ضم کرتا تین رکعت ہوں مانع جو نافع بطریق غیر مرفوع لایا نہ سے فصل کرنے پر سلام سے پس ہو سکتا ہی کہ یہی حدیث مرفوع ہو۔ یہ تمام مقبول ہی شرح سفر السعادت سے جو تالیف ہی ہمارے شیخ ابوالمجد عبدالحی دہلوی رحمہ اللہ کی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ ابن عباس نے خبر دی کہ شب گزاری میں نے میمونہ اپنے خالہ کے پاس فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ وِسَادَةٍ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا - اور لیٹا میں وساد کی چوڑائی میں اور لیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بی بی میمونہ وساد کے طول میں فَنَامَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْ قَرِيْبًا مِنْهُ - پھر حضرت نے خواب کیا جب نیمہ شب گذری یا قریب نیمہ شب کے اور دوسری روایت میں اَوْ قَبْلَهُ آیا ہی یعنی تہائی شب میں شاید حضرت کی عادت مختلف تھی فَاسْتَيْقَظَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ - پھر حضرت بیدار ہوئے اور دور کیا آثار نیند کے اپنے مبارک چہرے سے ثُمَّ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ - پھر پڑھیں دس آیتیں سورۂ آل عمران کی ہی اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا سورہ تک ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ پھر کھڑے ہوئے حضرت پانی کے مشک کی طرف جو لٹکی تھی پھر وضو کیا اچھا وضو یعنی اسکے آداب و مستحبات کے ساتھ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ پھر کھڑے ہوئے حضرت نماز کے لئے فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ - پھر کیا میں جیسا کہ حضرت نے کیا تھا۔ پڑھنے اور وضو کرنے سے اور کھڑا میں حضرت کے بازو فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ يَفْتِلُهَا - پھر حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کے ملنا شروع کیا یعنی اس کو ملنے لگے تاکہ میں بیدار ہو جاؤں ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ - پھر پڑھی حضرت دو دو رکعت بارہ رکعتیں ثُمَّ اَوْتَرَ پھر وتر پڑھی ظاہر یہی ہی کہ وتر ایک رکعت پڑھی ہوگی اسلئے کہ نماز شب حضرت کی تیرہ رکعات سے زائد نہ آئی ہا اس میں حرج نہیں کہ آخری دو گانہ میں سلام دیکھے اور ایک رکعت یک سلام سے پڑھی ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ پھر حضرت پہلو لیٹے یہاں تک کہ مؤذن آیا پھر اٹھے پھر پڑھی دو رکعت بغیر تازہ وضو کرنے کے ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ پھر نکلے اور نماز فرض فجر ادا کی

حدثنا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُ بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى - عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ شب کی نماز دو گانہ دو گانہ ہی - فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ - پھر تو جب پھرنا چاہے کہ باز آوے نماز سے پس گویا کہ یہ وتر کرتی ہی تیری پڑھی نماز کو قَالَ الْقَاسِمُ وَرَاَيْنَا اُنَاسًا مُنْذُ اَدْرَكْنَا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ - قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا ہوں میں لوگوں کو جب سے کہ میں نے ہوش سنبھالا بالغ ہوا کہ وتر تین رکعت ادا کرتے تھے وَاِنْ كُلًّا لَوَاسِعٌ اَرْجُوْ اَنْ لَا يَكُوْنَ بِشَيْءٍ مُنْدُ بَاسٍ - بتحقیق ہر یک نماز وتر سے کہ وہ ایک رکعت ہو یا تین کنجایش رکھتی ہی امید رکھتا ہوں کہ ان ہر دو کے باب میں کچھ خوف نہیں شرع میں

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ - صَلٰوتُهُ بِاللَّيْلِ - بی بی عائشہ صدیقہ نے عروہ کو خبر دی کہ حضرت گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے یہ شب کی نماز تھی حضرت کی فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ - پھر سجدہ کرتے تھے اس نماز میں اس مقدار کہ کوئی تم سے پچاس آیتیں پڑھ لیوے قبل اس کے کہ اٹھاوے اپنا سر یعنی پچاس آیت پڑھی جاویں اتنا مقدار سجدہ میں رکنا کرتے وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ پھر پڑھتے دو رکعت فجر کے پھر لیٹتے داہنے پہلو پر یہاں تک کہ آوے مؤذن نماز صبح کے لئے

باب سَاعَاتِ الْوِتْرِ - باب بیان میں اوقات نماز وتر کے قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْصَانِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے وصیت کی مجھے نماز وتر کے لئے آگے سونے کے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات اس شخص کے حق میں ہی جو اعتماد شب کا نہ رکھتا ہو بعد سونے کے اور شیخ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات اہل علم کے شان میں ہی کہ اکثر اوقات پر مسئے رہتا میں مشغول رہا کرتے ہیں

حدثنا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَرَاَيْتَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اَطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ انس بن سیرین نے کہا کہ میں ابن عمر سے یہ پوچھا کہ کیا دیکھا ہی تم نے دو رکعت آگے نماز صبح کے جو دراز کی ہوا میں قرات یعنی اگر فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر رکھتے ہو تو کہنے قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

الجزء الرابع

وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ - کہا کہ نماز پڑھتے تھے حضرت شب کو دو دو گانہ اور وتر کرتے تھے اسکو ایک رکعت سے - وہ الف حدیث کی تجھے پر بھی جزء ہی کہ وتر کے لئے مطلقاً رات واقع ہوئی وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ الْاَذَانُ فِي اُذُنَيْهِ اور پڑھتے تھے دو رکعت آگے نماز صبح کے اور گویا اذان آپ کے ہر دو گوش مبارک میں تھی یعنی جلدی اور تخفیف کرتے تھے ہمیں قَالَ حماد اي بِسُرْعَةٍ حماد نے کہا دے دو رکعت جلدی سے ادا کرتے تھے ما عامل موافق اوان کے جو اذان صبح کے لئے مؤذن بلالؓ ہی واقع ہو **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كُلَّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ عائشہ صدیقہ نے کہا کہ حضرت تمامی شب وتر کرتے تھے اور منتہی ہوتی آپ کی وتر سحر تک یعنی اوایل شب سے بعد نماز عشا کے آخر شب تک آپکی وتر کا وقت تھا جہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کی نماز تہجد ہمیشہ آخر شب میں ہی نہیں تھی یا تو ہمیشہ بعد تہجد کے ہی نہیں تھی **ف** ابوداؤد میں مسروق سے مروی ہی کہ میں نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت وتر کس وقت پڑھتے تھے بولی کہ کل شب اور اوسط شب و آخر شب لیکن منتہی ہوئی آپکی وتر آپ کے زمانہ وفات میں صبح تک **بَابُ اِيْقَاظِ**

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَهُ بِالْوِتْرِ باب بیان میں بیدار کرنے حضرت کے ہی اپنے گھر والوں کو نماز وتر کے لئے **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ - عائشہ رضی اللہ عنہا کہ حضرت نماز پڑھتے رہتے درحالیکہ میں سوتی رہتی پڑی ہوئی آپکے فرش کے پہنائی پر فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُوْتِرَ اَيْقَظَنِي فَاَوْتَرْتُ - پھر جب وتر کا ارادہ کرتے بیدار کرتے مجھکو پھر میں بھی وتر پڑھتی تحوی حدیث ہم ہی کو وتر آخر شب کے ہی جو تہجد پڑھے یا نہ پڑھے **بَابُ** يَجْعَلُ اٰخِرَ صَلٰوتِهِ وِتْرًا - چاہئے کہ ہو اوسکے آخر نماز شب وتر کو **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا تھہراؤ اپنی آخر نماز شب وتر کو -

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ باب بیان میں گزارنے وتر کے سواری پر اگرچہ یہ حالت سیر و سفر میں روا ہی لیکن افضل یہ کہ نیچے اترکے گذارین اور آنحضرت سے جو نماز وتر مرکب پر واقع ہوئی سو بہ بیان جواز اور بہ سبب جلدی کے تھی اور اس فعل سے حضرت کے سنت لازم نہیں آتی ہی اسلئے کہ تہجد حضرت پر واجب تھی سو وہ بھی مسافرت میں مرکب پر ادا کرتے تھے پس ادائے وتر مرکب پر سفر کے رخصتوں سے ہی فقط - **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اُسَيِّرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ سعید بن یسار نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ کہ معظمہ کے راستے میں ہمراہ رہا فَقَالَ سَعِيْدٌ فَلَمَّا خَشِيْتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ ثُمَّ لَحِقْتُهُ پس جب میں خوف کیا طلوع صبح کا جانور پر سے اترا پھر وتر گذاری پھر جا ملا اسکے ساتھ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ خَشِيْتُ الصُّبْحَ فَنَزَلْتُ فَاَوْتَرْتُ - ابن عمر نے پوچھا کہ تو کہاں تھا میں نے کہا کہ میں طلوع فجر کا اندیشہ کیا پھر اترا اور وتر پڑھی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ - پھر ابن عمر نے فرمایا کیا نہیں ہی تیرے اتباع اور پیروی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا میں نے کہ کیوں نہیں ہی خدا کی قسم قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ -

کہا مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر وتر گزارتے تھے **بَابُ الْوِتْرِ فِي السَّفَرِ** باب بیان میں احاکرنے وتر کے سفر میں اس باب میں رد ہی ضحاک پر جو کہا کہ سفر میں وتر نہیں **حَدَّثَنَا** مُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نماز پڑھتے تھے سفر میں اپنے جانور پر جسطرف کہ وہ متوجہ رہتا یومی اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ - اشارے سے ادا کرتے رکوع و سجود اس نماز تہجد کا مگر فرض نماز کہ اترکے پڑھتے اور وتر سواری پر ہی پڑھ لیتے **بَابُ** الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ باب بیان میں قنوت پڑھنے کے ہی آگے رکوع کے اور اسکے بعد **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ ابن سیرین نے کہا کہ انس بن مالک سے سوال کیا گیا کہ کیا قنوت پڑھا ہے حضرت نے صبح میں کہا ہاں فَقِيْلَ اَوَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ - پھر کہا گیا کہ کیا قبل رکوع قنوت پڑھا قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا - کہا بعد رکوع کے تھوڑے روزاہ ایک روایت میں جو نیچے آتی ہی یک مہینہ واقع ہوا **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ

الجزء الرابع

حدثنا عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن القنوت فقال قد كان القنوت قلت كم قنت قال قنت قبل الركوع او بعده قال قبله - پوچھا کہ کیا رکوع کے آگے تھا یا بعد کہا آگے رکوع کے قال فان فلانا اخبرني عنك انك قلت بعد الركوع کہا کہ فلاں شخص نے خبر دی تمہارے سے کہ تم نے کہا کہ بعد رکوع کے تھا فقال كذب انس نے کہا کہ وہ جھوٹ کہا انما قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا - سوائے اسکے نہیں کہ حضرت نے قنوت پڑھا بعد رکوع کے ایک مہینا اراه كان بعث قوما يقال لهم القراء زهاء سبعين رجلا الى قوم من المشركين دون اولئك - شاید یہی تھا حضرت نے ایک جماعت کو جنہیں قراء کہا کرتے تھے مقدار ستر کے یعنی وے ستر تھے مشرکوں کی ایک طایفے کی طرف سوائے ان لوگوں کے کہ جن پر بد دعا کرتے تھے وكان بينهم وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو عليهم - اور تھا اُس قوم کے اور حضرت کے درمیان عہد و پیمان پس اس قوم کفار نے ان قراء کے ساتھ غدر کیا اور قتل کیا انکو پس قنوت پڑھی حضرت نے ایک مہینے تک کہ بد دعا کرتے تھے اس قوم کفار پر **حدثنا** احمد بن يونس قال حدثنا زائدة عن التيمي عن ابي مجلز عن انس قال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا يدعو على رعل وذكوان - انس کہا کہ حضرت نے قنوت پڑھا ایک مہینا بد دعا کرتے تھے رعل و ذکوان پر جو دو قبیلے ہیں بنی سلیم سے **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمعيل قال اخبرنا خالد عن ابي قلابة عن انس قال كان القنوت في المغرب والفجر - انس کہا کہ قنوت مغرب و فجر میں تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک قنوت پڑھنے میں منسوخ احادیث کرنے میں مذہب حنفی کے مطابق ہیں کہ حنفیہ کے پاس صبح و مغرب میں قنوت نہیں مگر کسی حادثہ و نازلہ کیوقت جیسا حضرت نے پڑھا ہی لیکن شافعیہ جو ہمیشہ صبح میں قنوت پڑھا کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث نفی دوام پر دلالت صریحہ رکھتی ہی اور چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی ہمیشہ صبح میں قنوت نہیں پڑھا کرتے ہی

باب الاستسقاء

بسم الله الرحمن الرحيم - وخروج النبي صلى الله عليه وسلم في الاستسقاء - باب بیان میں مانگنے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استسقاء کے لئے اور طرف امام بخاری کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کا وقت ذکر نہیں کیا ابو داؤد اور ابن حبان نے بی بی عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نکلے نماز استسقاء کے لئے جب آفتاب ظاہر ہوا - اسی حدیث سے امام ابو حنیفہ و مالک و احمد رح کے پاس استسقاء کا وقت نماز عید کا وقت ہی لیکن امام شافعی کے پاس تین دن میں کوئی وقت متعین نہیں ہاں وقت بعد کو مستحب کہتے ہیں **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا سفيان عن عبد الله بن ابي بكر عن عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم يستسقي وحول رداءه هو عبد الله بن زید نے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصلے کی طرف یعنی ماہ رمضان سن چھ ہجری میں درحالیکہ بارش طلب کرتے تھے اور تحویل ردا کی یعنی اپنی چادر شریف کو پھیرا تحویل ردا کی صورت یہ ہی کہ چادر کے نیچے کے دو کونے بائیں ہاتھ سے جانب راست پھیرین اور داہنے ہاتھ سے چادر کے بائیں طرف کو پکڑ کے نیچے کو اوپر کریں - **باب** دعاء النبي صلى الله عليه وسلم اجعلها سنين كسني يوسف - باب دعا کرنے آنحضرت کے کفار مکہ کے لئے الٰہی بھیر دیجئے ایام کو یا کافروں کے سال کو زمانہ یوسف کے قحط کے مانند - ابواب استسقاء میں اس باب کا ذکر اس وجہ سے ہی کہ آگاہ کرے کہ جیسا طلب بارش کے لئے دعا ابی ایسا ہی کافروں پر قحط سالی نازل ہونے کے لئے بد دعا کرنی بھی مشروع ہی تاکہ التجا لاوین پس حضرت نے دفع قحط کے لئے دعا کی اور بارش طلب کیا پھر مینہ برسا چنانچہ معلوم ہوتا ہی **حدثنا** قتيبة قال حدثنا مغيرة بن عبد الرحمن عن ابي الزناد وعن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رفع راسه من الركعة الاخرة يقول - ابی ہریرہ نے کہا کہ حضرت جب رکعت آخر سے سر مبارک اٹھاتے یہ دعا کرتے اللهم انج عياش بن ابي ربيعة اللهم انج سلمة بن هشام یعنی الٰہی خلاصی دے عیاش بن ابی ربیعہ کو اور خلاصی دے سلمہ بن ہشام کو اللهم انج الوليد بن الوليد اللهم انج المستضعفين من المؤمنين خداوندا رہائی نصیب کر ولید بن الولید کو خداوندا رہائی عطا فرما تو ان مسلمانوں کو جو کفار کے قید میں ہیں اللهم اشدد وطاتك على مضر اللهم اجعلها سنين كسني يوسف الٰہی قوم مضر پر سخت عقوبت و بلا کی نازل الٰہی انکے ایام کو قحط سالی جیسا کے مانند قحط زمان یوسف کے جو سات سال کا قحط تھا ان ایام کی نسبت قحط زمانہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ اس جہت سے ہی کہ انھوں نے اس قحط سے خبر دی تھی اور ان ہی ایام میں بند سے خلاصی پائی وان النبي صلى الله عليه وسلم قال غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله - اور حضرت نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ مغفرت نصیب کرے اور قبیلہ اسلم کو سلامتی بخشے جنگ سے غفار بکسر غین و تخفیف فاء قبیلہ کنانہ کا باپ ہی اور اسلم ایک

حاشیہ: نماز صبح میں حضرت کا قنوت پڑھنا اور دوام قنوت نہ کرنا

حاشیہ: چادر پھیرنے کی صورت

قبیلہ ہی جزاعہ سے ان ہر دو کے لئے تخصیص دعا کی اسلئے ہی کہ قوم غفار قدیم سے اسلام لائے تھے اور قوم اسلم حضرتؐ کے ساتھ مصالحت رکھتے تھے اور کبھی کر فریب نہیں کرتے تھے قَالَ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ ھٰذَا کُلُّہٗ فِی الصُّبْحِ ابن ابی الزناد نے کہا کہ یہ سب دعائیں نماز صبح میں تھیں یہ حدیث تک کے بھی گذری ہی اس باب میں مگر تھے ساتھ تکبیر کے سجدے کے وقت حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا قَالَ اَللّٰھُمَّ سَبْعًا کَسَبْعِ یُوْسُفَ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ مقرر پیغمبر خدا نے جب دیکھا بعض لوگوں کو قبیلہ قریش سے کہ انھوں نے اسلام سے روگردانی کی فرمایا الٰہی مسلط کر ان پر قحط ہفت سالہ مانند ساتسالہ زمان یوسف علیہ السلام کے فَاَخَذَتْھُمْ سَنَۃٌ حَصَّتْ کُلَّ شَیْءٍ حَتّٰی اَکَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَیْتَۃَ وَالْجِیَفَ پس پکڑا قریش کو قحط یکساں کہ کھا گئے چمڑا اور مردار کو بھی یہاں تک کہ کھا لیا لوگوں نے چمڑا اور مردار وَیَنْظُرُ اَحَدُھُمْ اِلَی السَّمَاءِ فَیَرٰی الدُّخَانَ مِنَ الْجُوْعِ - اور نظر کرتا ہر ایک اسمان کی طرف تو دیکھتا کہ دھواں ہی دھواں بھوک کے سبب سے ہی کے آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اور اسمان کے درمیان دھوئیں کے مانند نظر آتا ہی فَاَتَاہُ اَبُوْ سُفْیَانَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّکَ تَاْمُرُ بِطَاعَۃِ اللّٰہِ وَبِصِلَۃِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَکَ قَدْ ھَلَکُوْا فَادْعُ اللّٰہَ لَھُمْ - پس ابوسفیان اسی حالت کفر میں کہ معطر کے درمیان حضور نبوی میں حاضر ہوا کیونکہ وہ معلوم کیا تھا کہ یہ بلا فقط حضرتؐ کی بددعا کے سبب ہی ہے پھر عرض کرنے لگا یا محمد مقرر آپ تو عبادت الٰہی اور صلہ رحمی کیلئے حکم فرماتے ہیں اور آپ کی قوم جو آپکے ذی رحم ہیں قحط میں ہلاک ہوئے ہیں پس اللہ کی عبادت کے لئے کوئی باقی نہ رہیگا آپ انکے لئے دعا کیجئے اس حدیث سے معلوم نہ ہوا کہ حضرتؐ نے دعا کی نہ لیکن سورہ دخان سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے دعا کی اور منہیہ برسا قحط دفع ہوا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فَارْتَقِبْ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ کہا پروردگار تعالیٰ کر ای محمد کافروں کے عذاب کے لئے انتظار کیجئے کہ وہ دن آسمان دھواں ظاہر کرے جب عذاب نازل ہوا کفار کہنے لگے الٰہی دور کیجئے ہمارے عذاب کو ہم ایمان لاتے ہیں جب عذاب انسے دور ہوا پھر وہی کفر و شقاوت میں پڑے پھر فرماتا ہی اگر ہم تمہارے عذاب دور کریں پھر تم وہی کفر کے طرف عود کرینگے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَۃَ الْکُبْرٰی - الآیۃ تمام آیات کا یہی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ یعنی جس روز کہ پکڑیں ہم سخت پکڑنا مقرر ہم بدلہ لینے والے ہیں فَالْبَطْشَۃُ یَوْمَ بَدْرٍ پس وہ بطشہ جو یہ آیت اشارہ کرتی ہی غزوہ بدر کے روز واقع ہوا کہ رئیسان کفار ہلاک ہوئے اور داخل جہنم ہوئے فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَۃُ وَاللِّزَامُ وَاٰیَۃُ الرُّوْمِ - پس گذر گیا عذاب دخان جو ایام قحط میں ہوا کہ بھوک کے سبب سے دیکھا کرتے تھے اور گذر البطشہ کہ روز بدر جسمیں گرفتار ہوئے تھے اور مراد از لزام جو کریمہ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا - میں مذکور ہی بعضوں نے کہا کہ وہ یا کبھی گرفتار ہونا کشتگان بدر کا ہی جو چاہ بدر میں پڑے اور بعضوں نے کہا کہ اسیر کرنا ہی اسیران بدر کا - اور مراد آیت روم سے اول سورہ روم ہی جو حق سبحانہ خبر دی غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ - حاصل یہ کہ یہ سب وعید ہیں جو شان کفر میں واقع ہوئیں گذر گئیں -

بَابُ سُؤَالِ النَّاسِ الْاِمَامَ الْاِسْتِسْقَاءَ اِذَا قَحَطُوْا - باب بیان میں سوال کرنے لوگوں کے ہی امام سے استسقا کے لئے جبوقت کہ قحط میں گرفتار ہوں - قحط اول لغت میں احتباس کے معنے ہیں یعنی جبوقت کہ بند ہو پانی بارش حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ اَبِیْ طَالِبٍ - دینار نے کہا کہ میں ابن عمرؓ سے سنا کہ ابوطالب کا شعر پڑھتا تھا ؎

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ؛ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ ؛ - یعنی وہ سفید رو ہی کہ طلب کیا جاتا ہی بارش کے رو مبارک کے وسیلے سے - سو وہ پناہ ہی یتیموں کا اور عاصم ہی یعنی بیوہ عورتوں کو بچانیوالا ہی ایذا سے - مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ خالی خفا سے نہیں اور بعضے ہیں کہ ترجمہ میں استدلال بطریق اولیٰ ہی اس حیثیت سے کہ جب لوگ خدائے عزوجل سے طلب باران کریں پس بہت سزاوار ہی کہ امام سے سوال کریں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کرے وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَۃَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ عَنْ اَبِیْہِ رُبَّمَا ذَکَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی وَجْہِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ - عمر بن حمزہ جو عمر بن خطاب کا پوتا ہی کہا کہ حدیث کی مجھسے سرے جو سالم نے اپنے باپ سے جو ابن عمرؓ ہی کہ جب میں اس شعر کو یاد کرتا اور نظر کرتا تھا روی مبارک پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درحالیکہ آپ سے بارش طلب کرتے تھے فَمَا یَنْزِلُ حَتّٰی یَجِیْشَ کُلُّ مِیْزَابٍ - پھر نہیں اترتے حضرت منبر سے یہاں تک کہ جوش مارتا تھا ہر ناودان گرنے سے حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَیُسْقَوْنَ انس بن مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی جب لوگ قحط میں گرفتار ہوتے تھے عباس بن عبدالمطلب سے استسقا کرتے تھے عمرؓ نے کہا کہ الٰہی ہم تیرے نبی کے وسیلے سے بارش طلب کرتے تھے تو ہمیں بارش دیتا تھا اب ہم تیرے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش طلب کرتے ہیں ہمیں بارش دے راوی نے کہا کہ پھر بارش دیئے جاتے تھے

بارش طلب کی تھی وسیلہ عباس بن عبدالمطلب کا جو حضرت کے چچا ہوتے ہیں فقال اللّٰھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا۔ یعنی حضرت عمر عرض کرنے لگے الٰہی ہم وسیلہ لایا کرتے تھے استسقا میں تیرے طرف ہمارے پیغمبر کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو پھر تو ہم کو بارش دیا کرتا تھا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا۔ اب ہم پیغمبر کے چچا کو وسیلہ لاتے ہیں تیرے طرف پس اب بارش دیجیے ہم کو فقال فیسقون۔ کہا انس نے کہ بارش دیے جاتے تھے لوگ

باب توسل الرداء فی الاستسقاء

یعنی میں چادر پھیرنے کے نیچے سے اور دعا استسقا میں

حدثنا اسمٰعیل قال حدثنا وھب بن جریر قال اخبرنا شعبۃ عن محمد بن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عبداللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فقلب ردآءہ وھو عبداللہ بن یزید مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت نے دعائے استسقا کی اور پھیر لی اپنی چادر مبارک کو۔ چادر پھیرنے کا طور اوپر مذکور ہوا

حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفیان عن عبداللہ بن ابی بکر انہ سمع عباد بن تمیم یحدث اباہ عن عم عبداللہ بن زید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی فاستسقی فاستقبل القبلۃ وحول ردآءہ وصلی رکعتین عبداللہ بن زید نے کہا کہ حضرت مصلائے عید کی طرف نکلے پھر دعائے استسقا کی اور متوجہ ہوئے قبلے کی طرف اور چادر کو پھیرا اور پڑھی دو رکعتیں قال ابو عبداللہ کان ابن عیینۃ یقول ھو صاحب الاذان کہا ابو عبداللہ یعنے امام بخاری نے کہتے ہیں کہ سفیان ابن عیینہ کہتا تھا کہ راوی اس حدیث کا عبداللہ بن زید بن عبد ربہ ثعلبی ہی جو صاحب اذان تھا یعنے وہ صحابی جو اذان خواب میں دیکھا تھا ولکنہ وھم لان ھذا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی مازنی الانصار لاکن یہ قول سفیان غلط ہے کیونکہ راوی حدیث عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہی جو مازن انصار سے نہ تھا بلکہ مازن بنی نجار سے تھا جو قبیلہ اکثر علماء استسقا کے قایل ہیں اس حدیث ہی اور امام ابوحنیفہ کے پاس تنہا نماز پڑھنا ہی اور دعا میں اشارہ ہی اور استقبال قبلہ ہی کرنا اور استسقا میں خطبہ کا سنت ہونا جماعت کے ساتھ امام ہمارے پاس ثبوت کو نہیں پہنچا امام کہتے ہیں کہ فعل سنت وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مواظبت کی ہو کبھی کبھی ترک بھی کر دے یعنی اسکا کرنا زیادہ ہو نہ کرنے سے حالانکہ آنحضرت علیہ السلام نے چھے یا سات بار زیادہ استسقا مسنون نہیں اور اسکی نماز سوا ایک کے جو عباد بن تمیم نے روایت کی اور کسی سے نقل نہیں کیا پس ایسے فعل کا مقتضا یہی ہے کہ وہ نادر حد تک ہونہ مسنون اور صحت کو پہنچا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے استسقا کے سوا اسمیں دعا و استغفار ہی تھا اگر نماز بھی سنت رہتی البتہ حضرت عمر کو معلوم رہتا اور باوجود جماعت کے نماز ترک کرنا کبھی نہیں اسکے سوا اس حدیث میں جو امر مذکور کی گئی صراحت نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جماعت سے ادا کی ہوں اور جو ائمہ کہ سنت نماز قایل ہیں جیسے امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز استسقا نماز عید کے مانند تکبیرات اور خطبوں کے ساتھ ہی اکی سند ترمذی کی حدیث ہی نماز استسقا کا اختلاف شرح سفر السعادت میں بتفصیل مذکور ہی جسکو مطلوب ہو وہیں دیکھ لیں ف قسطلانی نے کہا کہ جمہور کا مذہب یہ ہی کہ نماز استسقا دو رکعت ہی نماز عید کے مانند ایک ہی تکبیر سے گذارین ایسکے قایل ہیں امام مالک واحمد وابو یوسف ومحمد وابن سریج طبرانی کی حدیث کے جسکے راوی انس رضی اللہ عنہ ہیں اور شافعیہ ومالکیہ کے پاس خطبہ بعد نماز ہی موافق حدیث ابن ماجہ کے اور آگے نماز بھی جایز ہی انتہی

باب استقام الرب عز وجل من خلقہ بالقحط اذا انتھک محارمہ

باب بیان میں بدلہ لینے پروردگار تعالیٰ کے خلق سے ساتھ بلا قحط کے جب کہ لوگ محارم خدا کی حرمت نہ کریں جاکہ حرمی کی روایت میں یہ باب اس عنوان سے بغیر کسی حدیث کے واقع ہوا جو بخاری کی شرط پر ہو کہتے ہیں کہ امام بخاری رح کی عادت یہ ہی کہ پہلے ترجمہ باب لکھتے ہیں بعد اپنے موہبات میں نظر کرتے لیکن اس باب میں کوئی حدیث اس شرط پر جو اس کتاب میں التزام کیا ہی نہ پائی لیکن حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ حضرت کی بد دعا سے کفار پر قحط نازل ہوا۔ اور ابوسفیان حضور نبوی میں حاضر ہو کے جو اپنے حال پر مذلت ظاہر کیا اور استسقا طلب کیا سو وہ مناسبت نادر رکھتی ہی

باب الاستسقاء فی المسجد الجامع

باب بیان میں استسقا کے مسجد جامع میں نماز اور خطبہ جمعہ کے وقت یہاں سے معلوم ہوا کہ استسقا کے لئے صحرا کی طرف جانا ہی شرط نہیں

حدثنا محمد قال اخبرنا ابوضمرۃ انس بن عیاض قال حدثنا شریک بن عبداللہ بن ابی نمر انہ سمع انس بن مالک یذکر ان رجلا دخل یوم الجمعۃ من باب کان وجاہ للمنبر عبداللہ بن نمر نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ ذکر کرتا تھا کہ ایک شخص روز جمعہ داخل مسجد ہوا اس دروازے سے جو منبر کے مقابل تھا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما ورحالیکہ آنحضرت منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے پھر وہ مرد حضرت کے روبرو کھڑا ہوا فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل پھر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ چارپایہ ہلاک ہو گئے اور راہیں منقطع ہوئیں بسبب مرنے چارپایوں کے یا بے آب ودانہ ناتوان پڑے رہنے کے سبب اس جہت سے کہ توشہ راہ میسر نہ آنے سے کوئی شخص کسی جگہ جا نہیں سکتا فادع اللہ یغیثنا۔ پس آپ دعا کیجئے تا بارش دیوے حق تعالیٰ ہم کو یا ہماری فریاد کو پہنچے اور دعا کو قبول کرے غاث واغاث۔ ہر دو ایک معنی میں آئے ہیں اور یغیثنا بالفتح صیغہ ثلاثی مجرد سے بھی روایت کیا گیا ہی قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا۔ انس نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت ہرگز دعا کو

انجراد الجامع

نہ بند کرتے تھے ان دنوں کا وسیلہ لانے کے بارش طلب کرنا

نماز استسقا جایز ہی یا سنت

الجزء الرابع

تین بار دعا الٰہی پانی دے ہمکو قال انس فلا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ ولا شیئا انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نہیں دیکھتے تھے آسمان پر کچھ بادل نہ ٹکڑا بادل کا اور نہ کچھ غبار کا ہمارے اور گرد غبار کی جو
سپر یعنی ڈھال کرے ہمکو بیننا وبین سلع من بیت ولا دار قال فطلعت من ورائہ سحابۃ مثل الترس انس نے کہا کہ پس ظاہر ہوا کوئی
سلع کے ایک بادل مانند سپر کے تشبیہ دی ہے گول آسمان ہی فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت پھر جب بیچ آسمان کی وسط میں آیا منتشر ہوا پھر برسنا شروع ہوا گیا قال فوا للہ ما رأینا الشمس ستا انس نے کہا
پس کہ قسم ہے خدا کی کہ پھر آفتاب کو ہم نے چھ روز تک نہ دیکھا ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ المقبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب
پھر آیا ہمکو اس دروازے سے جو مقابل منبر کے تھا دوسرے جمعہ میں اور رسول اللہ حضرت کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے تھے فاستقبلہ قائما فقال یا رسول اللہ ھلکت الاموال وا
انقطعت السبل پھر وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ کہ مرتے ہیں مال سے جانور ہلاک ہوئے اور راستے بند ہوئے فادع اللہ ان یمسکھا پس آپ دعا کیجئے خدا سے کہ
تھما دے بارش کو قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال حوالینا ولا علینا انس کہتا ہے پھر اٹھائے حضرت اپنے ہاتھ اور کہا الٰہی ہمارے اطراف بارش
نازل کر اور مت برسا ہمارے اوپر اللھم علی الاکام والجبال والاٰطراب والاودیۃ ومنابت الشجر الٰہی بارش نازل کر تودہ ریگ پر اور بلند و پست پہاڑوں پر
اور جنگلوں میں اور جہاں اگتے ہیں درخت قال فانقطعت وخرجنا نمشی فی الشمس انس نے کہا پھر دور ہوا ابر اور بارش اور نکلے ہم چلتے ہوئے آفتاب میں قال شریک فسألت
انسا اھو الرجل الاول قال لا ادری شریک نے کہا کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کیا وہ وہی شخص اول تھا جو پہلے بارش چاہتا تھا کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں جانے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تو
امت پر ان کے جان سے زیادہ مہربان و شفقت رکھتے تھے باوجود یکہ قحط میں ایک عالم ہلاک ہوتا تھا پھر کسلئے بلا طلب کے دعائے استسقا کی اور بعد طلب کرنے لوگ کی دعا کی وجہ اسکا یہ ہی کہ حضرت
کا مقام بلند توکل اور صبر اور تسلیم و رضا کا مقتضی تھا کہ جو بلا اللہ کیطرف سے آوے اسپر صابر بلکہ راضی رہنا چاہیئے اور آپ کے صحابہ کرام نے بھی آپ کی صحبت کی برکت سے وہی مقام اختیار کیا تھا پس اس
لئے قضائے الٰہی پر سب کے سب رضامند تھے جب حضرت نے ضعفائے امت میں اضطراب و اضطرار مشاہدہ فرمایا پس انکے حال پر رحم و شفقت اور ایک سنت کو قائم کرنیکی راہ سے دعائے استسقا کی طرف
متوجہ ہوئے تا زمانہ آیندہ میں یہ سنت جاری رہے اور لوگ شور و فریاد اور بے صبری اختیار نکریں واللہ اعلم

باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ

باب یہاں میں دعا استسقا کے خطبہ جمعہ میں بغیر رو بقبلہ ہونے کے اس حدیث کیلئے ترجمہ باب کو حذف کیا

حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن
شریک عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب کان نحو دار القضاء انس کہتا ہے کہ ایک مرد داخل مسجد ہوا روز جمعہ اس دروازے سے جو دار القضا کے
جانب تھا دار القضا عہد فاروق رضی اللہ عنہ کا گھر تھا جو انکے وفات کے بعد فروخت ہوا اور بیت المال کا کچھ قرض جو انپر تھا اس سے ادا کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے فرزند کو وصیت کی تھی
کہ اپنا مال فروخت کرکے بیت المال کا قرض ادا کریں سو اسنے وہ گھر معاویہ کو فروخت کیا اس گھر کا وہی نام باقی رہا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم اغثنا اللھم اغثنا قال انس وکا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ
وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار قال فطلعت من ورائہ سحابۃ مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت فلا
واللہ ما رأینا الشمس ستا ثم دخل رجل من ذلک الباب فی الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبلہ
قائما فقال یا رسول اللہ ھلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یمسکھا عنا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ
ثم قال اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشی فی الشمس
قال شریک سألت انس بن مالک اھو الرجل الاول فقال ما ادری ترجمہ اس حدیث کا گذرا

باب الاستسقاء علی المنبر

کرنے میں بر منبر

حدثنا مسدد قال حدثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن انس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب
یوم الجمعۃ اذ جاء رجل فقال یا رسول اللہ قحط المطر فادع اللہ ان یسقینا فدعا فمطرنا فما کدنا ان نصل الی منازلنا انس کہتا ہے کہ درمیان
اسکے کہ حضرت روز جمعہ خطبہ کہتے تھے پس اچانک ایک مرد آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ بارش کہینچ گئی پس اللہ سے دعا کیجئے تا منہیہ برسا دے پھر حضرت نے دعا کی پھر دے گئے بارش پس کرنت
بارش سے ہم اپنے گھروں کو نہیں پہنچ سکتے تھے فما زلنا نمطر الی الجمعۃ المقبلۃ پھر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی فقام ذلک الرجل او غیرہ فقال یا رسول اللہ

ادع اللہ ان یصرفہ عنا انس کہتے ہیں کہ پھر وہ مرد یا دوسرا کوئی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ دعا کیجئے تا باز رکھے حق تعالیٰ بارش کو ہمارے سے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم حوالینا ولا علینا پھر حضرت نے یہ دعا کی کہ الٰہی بارش ہمارے اطراف ہو نہ ہم پر فقال لقد رایت السحاب ینقطع یمینا وشمالا یمطرون ولا یمطر اھل المدینۃ کہا انس کہ متوجہ ہوں دیکھا کہ ابر پارہ پارہ ہو کے اپنے اور بائیں منتشر ہو جاتا ہے مگر مدینہ پر نہیں

باب من اکتفی بصلوۃ الجمعۃ فی الاستسقاء باب بیان حال میں اس شخص کے جو اکتفا کرے نماز جمعہ پر استسقاء میں

حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن شریک بن عبد اللہ عن انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ ثم جاء فقال تھدمت البیوت وتقطعت السبل وھلکت المواشی فادع اللہ ان یمسکھا فقال اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا لاکن اس حدیث میں یہ بات نئی ہے کہ حضرت کی دعا سے بارش جو موقوف ہوئی سو ابر مدینہ سے دور ہو پارہ پارہ ہو یا سارا کہ آپارہ پارہ ہونا ہی کترنے کے وقت کترنے سے راستے منقطع ہو جاویں

باب الدعاء اذا انقطعت السبل من کثرۃ المطر باب بیان میں دعا کرنے اس وقت کہ کثرت بارش

حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن شریک بن عبد اللہ ابی نمر عن انس بن مالک قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمطرنا من جمعۃ الی جمعۃ فجاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وتقطعت السبل وھلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم علی رؤس الجبال والاکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب یہ حدیث مع ترجمہ اوپر گذری

باب ما قیل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یحول رداءہ فی الاستسقاء یوم الجمعۃ باب بیان میں اس قول کے جو کہا گیا کہ آنحضرت نے نہیں پھیرا اپنی چادر مبارک کو استسقاء میں روز جمعہ

حدثنا الحسن بن بشر قال حدثنا معافی بن عمران عن الاوزاعی عن اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک ان رجلا شکی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ایک شخص نے حضرت سے مال کی ہلاکی اور اہل عیال کی رنج کھینچنے کی شکایت کی پس حضرت دعا استسقاء کی ولم یذکر انہ حول رداءہ ولا استقبل القبلۃ - اس طریق روایت میں اس نے تحویل رداء اور استقبال قبلہ ذکر نہیں کیا یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے استسقاء کے لئے جدی نماز نہ پڑھی بلکہ جمعہ پر ہی اکتفا فرمایا امام ابو حنیفہ کی یہ حدیث سند ہی جو انکے پاس استسقاء میں نماز اور تحویل رداء نہیں ہی

باب اذا استشفعوا الی الامام لیستسقی لھم لم یردھم - باب بیان میں طلب شفاعت کرنے لوگوں کے امام سے استسقاء کیلئے اور امام ان کے سوال کو رد نکرے

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر عن انس بن مالک انہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھلکت المواشی وتقطعت السبل فادع اللہ فدعا اللہ فمطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ تھدمت البیوت وتقطعت السبل وھلکت المواشی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم علی ظھور الجبال والاکام وبطون الاودیۃ ومنابت الشجر فانجابت عن المدینۃ انجیاب الثوب - یہی حدیث مع ترجمہ اوپر گذری - حدیث ایک ہی ہی امام بخاری نے اسکے کئی ابواب ٹھہرائے

باب اذا استسقی المشرکون بالمسلمین عند القحط - باب اس بیان میں ہی کہ جب کفار طلب شفاعت اہل اسلام سے قحط بارش کے وقت تو قبول کرنا گنجائش رکھتا ہی

حدثنا محمد بن کثیر عن سفیان قال حدثنا منصور والاعمش عن ابی الضحی عن مسروق قال اتیت ابن مسعود فقال ان قریشا ابطأوا عن الاسلام فدعا علیھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخذتھم سنۃ حتی ھلکوا فیھا واکلوا المیتۃ والعظام یعنی جب کفار قریش نے اسلام قبول کرنے میں ڈھیل کی اور ایک روز حضرت نماز میں سر بسجود تھے اسوقت ان شقیوں نے ایک اونٹ کا شکم لا کے حضرت کی پشت مبارک پر رکھ دیا - جب انہوں نے پیغمبر برحق کے ساتھ ایسی گستاخی و ایذا رسانی پر کمر باندھی حضرت نے ان پر بددعا کی پس حق تعالیٰ ان پر قحط نازل کیا جہاں سے وہ ہلاک ہوئے اور مردار و استخوان کھانے لگے - پھر ابو سفیان نادم ہو کے حضور نبوی میں حاضر ہوئے عجز و الحاح کیا دفع قحط اور بارش کے لئے دعا چاہی حضرت کی ذات جو رحمۃ

الجزء الرابع

للعالمین بھی عالم پر رحمت و شفقت فرما کے دعا میں ہاتھ اٹھائے کہ فوراً بارش ہوئی اسعد رہنہ برسا کہ بند ہونے کے لئے عرض کی پھر حضرت کی دعا سے مدینہ میں بند ہوا دوسری طرف منتشر ہو جب بے پھر کفر میں پڑ کے قحط عام کی روز بدر انکا بدلہ لیا جیا نچہ کہا جاتا ہی فجاءہ ابو سفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک ھلکوا فادع اللہ عز و جل فقرأ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین ثم عادوا الی کفرھم فذلک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر قال وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقوا الغیث فاطبقت علیھم سبعا وشکی الناس کثرۃ المطر فقال اللھم حوالینا ولا علینا فانحدرت السحابۃ عن رأسہ فسقوا الناس حولھم **باب** الدعاء اذا کثر المطر حوالینا ولا علینا باب دعا کرنے میں جسوقت بارش زیادہ ہو اس لفظ سے کہ ہمارے اردگرد برسے ہم پر نہ برسے **حدثنا** محمد بن ابی بکر قال حدثنا معتمر عن عبید اللہ عن ثابت عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب یوم الجمعۃ فقام الناس فصاحوا فقالوا یا رسول اللہ قحط المطر واخمرت الشجر وھلک البھائم فادع اللہ ان یسقینا فقال اللھم اسقنا مرتین وایم اللہ ما نری فی السماء قزعۃ من سحاب فنشأت سحابۃ ومطرت ونزل عن المنبر فصلی فلما انصرف لم یزل المطر الی الجمعۃ التی تلیھا فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب صاحوا الیہ تھدمت البیوت وانقطعت السبل فادع اللہ ان یحبسھا عنا قال فتبسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال اللھم حوالینا ولا علینا فانکشطت المدینۃ فجعلت تمطر حولھا وما تمطر بالمدینۃ قطرۃ فنظرت الی المدینۃ وانھا لفی مثل الاکلیل یہ حدیث باترجمہ گذری **باب** الدعاء فی الاستسقاء قائما باب کرے دعا استسقا کرنے میں منبر پر یا غیر منبر پر تا لوگ دیکھیں اور اقتدا کریں وقال لنا ابو نعیم عن زھیر عن ابی اسحق خرج عبد اللہ بن یزید الانصاری وخرج معہ البراء بن عازب وزید بن ارقم فاستسقی فقام بنا علی رجلیہ علی غیر منبر ابو اسحق نے کہا کہ عبد اللہ بن یزید جو امیر تھا عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے کوفہ پر آیا - اور انکے ساتھ براء ابن عازب اور زید بن ارقم بھی آئے پس عبد اللہ بن یزید ان کے ساتھ غیر منبر پر کھڑا رہکر استسقا کیا فاستغفر فاستسقی ثم صلی رکعتین یجھر بالقراءۃ ولم یؤذن ولم یقم - پھر استغفار کیا یعنی گناہوں سے مغفرت طلب کی اور دعا استسقا کی پھر دو رکعت نماز پڑھی قرات جہر کرکے اور اذان و اقامت نکہی - اس حدیث کا ظاہر یہی ہی کہ خطبہ نماز کے آگے نہ پڑھا جیسا کہ بعض روایات سے صراحۃً آیا ہی قال ابو اسحق ورأی عبد اللہ بن یزید النبی صلی اللہ علیہ وسلم - ابو اسحق کہا کہ عبد اللہ بن یزید نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی - اور بعض روایات میں رأی کی جگہ رویٰ النبی - آیا ہی یعنی عبد اللہ بن یزید نے روایت کی کہ حضرت نے نماز بالجہر پڑھی - اس صورت میں یہ حدیث مرفوع ہوگی اور تنقید راوی جو مطلوب دیکھا واقع ہوا حدیث موقوف ہوگی **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنا عباد بن تمیم ان عمہ کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی لھم فقام فدعا اللہ قائما ثم توجہ قبل القبلۃ وحول رداءہ فاستسقوا عباد بن تمیم نے کہا کہ میرا چچا جو صحابی ہی کہتا تھا کہ حضرت لوگوں کے ساتھ نکلے استسقا کے لئے پھر کھڑے رہے اور دعا استسقا کی ثم متوجہ قبل القبلۃ وحول رداءہ فاسقوا پھر روبقبلہ ہوئے اور چادر کو پھیرا **باب** الجھر بالقراءۃ فی الاستسقاء باب نماز استسقا میں قرأۃ جہر کرنے کے بیان میں **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن عباد بن تمیم عن عمہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی فتوجہ الی القبلۃ یدعو وحول رداءہ ثم صلی رکعتین یجھر فیھما بالقراءۃ **باب** کیف حول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ظھرہ الی الناس باب اس بیان میں کہ حضرت نبی پشت مبارک کو لوگوں کی طرف کسطرح پھیرا **حدثنا** آدم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن عباد بن تمیم عن عمہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خرج یستسقی قال فحول الی الناس ظھرہ واستقبل القبلۃ یدعو ثم حول رداءہ ثم صلی لنا رکعتین جھر فیھما بالقراءۃ - اسی راوی نے کہا کہ دیکھا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس روز کے استسقا کیلئے نکلے کہ آپ نے لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور قبلہ کیطرف منہ کیا دعا کیوقت پھر پھیرا چادر کو پھر نماز پڑھی دو رکعت قرات بالجہر کے ساتھ - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چادر کی تحویل دعا کی بعد تھی ثنائی دعا میں **باب** صلوۃ الاستسقاء رکعتین باب اس بیان میں کہ نماز

الجزء الرابع

استسقاء دو رکعت ہیں **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا سفیان عن عبداللہ بن ابی بکر عن عباد بن تمیم عن عمہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فصلی رکعتین وقلب ردائہ۔ تقریر حضرت نے استسقاء کیا پھر گذاری دو رکعت اور پھر اچادر شریف کو۔ یہاں اگرچہ تحویل ردا کو نماز کے بعد ذکر کیا جب وہ ترتیب پر دلالت نہیں رکھتا ہی بلکہ مطلق جمع کے لئے ہی پس تحویل ردا نماز کے پیچھے ہی ہوئے یہ نص نہیں **باب** الاستسقاء فی المصلی۔

باب مصلای عید میں استسقا کرنیکے بیان میں **حدثنا** عبداللہ بن محمد قال حدثنا سفیان عن عبداللہ بن ابی بکر سمع عباد ابن تمیم عن عمہ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی یستسقی واستقبل القبلۃ فصلی رکعتین وقلب ردائہ قال سفیان واخبرنی مسعودی عن ابی بکر قال جعل الیمین علی الیسار۔ حضرت استسقاء کے لئے مصلای عید کی طرف نکلے روبقبلہ ہوئے پھر دو رکعتیں پڑہی اور چادر کو پھیرا اور مسعودی نے ابوبکر سے خبر دی کہ کہا حضرت نے چادر کے طرف راست کو بائیں ہاتھ کے موند ہے پر ڈالا اور طرف چپ کو داہنے ہاتھ کے موند ہے پر۔ یہ قول بخاری تعلیق نہیں جیسا کہ بعضوں نے توہم کیا ہی بلکہ موصول ہی عبداللہ بن محمد پر جو اول سند میں مذکور ہی **باب** استقبال القبلۃ فی الاستسقاء باب دعا استسقاء میں روبقبلہ ہونے کے بیان میں۔

حدثنا محمد بن سلام قال حدثنا عبدالوہاب قال حدثنا یحیی بن سعید قال اخبرنی ابوبکر بن محمد ان عباد بن تمیم اخبرہ ان عبداللہ بن زید الانصاری اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی یستسقی فاستسقی واستقبل القبلۃ وحول ردائہ وصلی لنا رکعتین۔ یہ شک راوی کا ہی روبقبلہ ہوئے اور چادر شریف کو پھیرا اس روایت میں تصریح ہی کہ تحویل چادر کی دعا کے وقت کی۔ قال ابوعبداللہ ابن زید ھذا مازنی والاول کوفی وھو ابن یزید ابوعبداللہ یعنے امام بخاری کہتے ہیں کہ یہاں ابن زید مازنی انصاری ہی اور وہ ابن یزید جو باب دعا استسقاء میں مذکور ہوا سو کوفی ہی عباد بن تمیم سے روایت کرتا ہی **باب** رفع الناس ایدیھم مع الامام فی الاستسقاء باب بیان میں ہاتھ اٹھانے لوگوں کے امام کے ساتھ دعا استسقاء میں قال ایوب بن سلیمان حدثنی ابوبکر بن ابی اویس عن سلیمان بن بلال قال یحیی بن سعید سمعت انس بن مالک قال اتی رجل اعرابی من اھل البدو الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال یارسول اللہ ھلکت المواشیۃ ھلکت العیال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ یدعو ورفع الناس ایدیھم معہ۔ انس بن مالک نے کہا کہ ایک اعرابی بدوی حضرت کے حضور میں جمعہ حاضر ہوکے کہنے لگا کہ جانور اور عیال ہلاک ہوئے حضرت ہاتھ اٹھا کے دعا کرنے لگے اور لوگ بھی اپنے ہاتھ اٹھائے حضرت کی موافقت سے قال فما خرجنا من المسجد حتی مطرنا فما زلنا نمطر حتی کانت الجمعۃ الاخری۔ انس نے کہا کہ ہم مسجد سے باہر نہیں نکلے کہ ہم بارش سے بھیگ گئے پھر دوسری جمعہ تک برستا ہی رہا فاتی الرجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ تہدم المسکن وغرق المال پھر وہی شخص آکے کہنے لگا یارسول اللہ رنج میں ہم مسافر اور بند ہوا راستہ وقال الا ویسی حدثنی محمد بن جعفر عن یحیی بن سعید وشریک سمعا انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حتی رأیت بیاض ابطیہ۔ کہا انس نے کہ اٹھائے حضرت نے اپنے ہر دو ہاتھ یہاں تک کہ میں نے آپ کے بغلوں کی سفیدی کو دیکھا **باب** رفع الامام یدیہ فی الاستسقاء باب ہاتھ اٹھانے امام کے دعا استسقاء میں **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا یحیی وابن عدی عن سعید عن قتادۃ عن انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ کان یرفع حتی یری بیاض ابطیہ۔ کہا انس نے کہ حضرت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے کسی دعا میں مگر دعا استسقا میں اور بسقدر ہاتھ اٹھاتے تھے کہ سفیدی بغلوں کی نظر آتی تھی مطلب یہ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آتی ساتوں کا اٹھانا دعا استسقاء میں ہی تھا نہ یہ کہ ہر دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے حالانکہ ہر دعا میں ہاتھ اٹھانا بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی کے احادیث سے ثبوت کو پہنچا ہی اور امام نووی شرح مہذب میں بیس حدیثوں کے قریب اس باب میں لایا ہی۔ اور قسطلانی میں کہا کہ ہر دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرنا مستحب ہی۔ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ دعا استسقاء اور ہر قسم کی دفع بلا میں ہاتھ کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف کریں۔ آمین وہی کہتا ہوگا جو چادر کے پھیرنے میں مرعی ہی **باب** مایقال اذا امطرت باب بیان میں اس چیز کے جو بارش کے وقت کہی جاوے **وقال** ابن عباس لو نصیب المطر ابن عباس نے کہا کہ قرآن مجید میں جو نصیب واقع ہوا مراد اس سے بارش ہی **وقال** غیرہ صاب وانصاب

دعا میں ہاتھ اٹھانا مستحب ہی

یصوب دوسرو ں نے کہا کہ صاب اصاب کے مانند ہے یعنی مینہ اور ابوف وادی ہی **حدثنا** محمد مقاتل قال اخبرنا عبید اللہ عن نافع عن قاسم بن محمد عن عایشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللھم صیبا نافعا بی عایشہ نے کہا کہ حضرت جب بارش کو دیکھتے یہ دعا کرتے الٰہی باران نافع نازل کر تابعہ القاسم بن یحیی عن عبید اللہ - متابعت کی یحیی نے قاسم بن یحیی نے اسی عبید اللہ سے ورواہ الاوزاعی وعقیل عن نافع اور اوزاعی وعقیل نے بھی نافع سے اس حدیث کی روایت کی ہین **باب** من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ باب بیان حال مین اس شخص کے جو آیا بارش مین اور خواہش رکھتا ہی کہ بارش اسکے منہہ پر برسے یہانتک کہ اپنی داڑہی سے ریزش کرے اس نیت سے کہ یہہ نئی نعمت ہی کمقدرت الٰہی سے ناشی ہوئی اور وہ پہنچے آپ کو آگے اسکے کہ گناہگار ناتمام رہکر نے اور مکدر نہ کرے اسکو وہ زمین جسپر غرض خدا کی پرستش ہوا کرتی ہی **حدثنا** محمد بن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا الاوزاعی قال حدثنا اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ الانصاری قال حدثونی انس بن مالک قال اصابت سنۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب علی المنبر یوم الجمعۃ قام اعرابی فقال یا رسول اللہ ھلک المال وجاع العیال فادع اللہ لنا ان یسقینا قال فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وما فی السماء قزعۃ قال فثار السحاب امثال الجبال ثم لم ینزل عن منبرہ حتی رایت المطر یتحادر علی لحیتہ قال فمطرنا یومنا ذلک وفی الغد ومن بعد الغد والذی یلیہ الی الجمعۃ الاخری فقام ذلک الاعرابی او رجل غیرہ فقال یا رسول اللہ تھدم البناء وغرق المال فادع اللہ لنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ وقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فما جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشیر بیدیہ الی ناحیۃ من السماء الا انفرجت حتی صارت المدینۃ فی مثل الجوبۃ حتی سال الوادی وادی قناۃ شھرا قال فلم یجئ احد من ناحیۃ الا حدث بالجود یہ حدیث بارہا مکرر گذری مگر اس حدیث مین یہہ بات زیادہ ہی کہ حضرت کی دعا سے جب منہہ برسنے لگا حضرت منبر سے اتنے کے آگے کیا دیکھتے ہین کہ بارش کا پانی آپکے داڑہی مبارک سے ریزان ہی شاید کہ سقف مسجد سے پانی ٹپک کے محاسن مقدس تر ہوئی **باب** اذا ھبت الریح باب اس بیان مین کہ جب ہوا سخت ہو کیا چاہیے - یہہ باب اور چند ابواب استسقاء کی مناسبت پر لایا **حدثنا** سعید بن مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی حمید انہ سمع انسا یقول کانت الریح الشدیدۃ اذا ھبت عرف ذلک فی وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انس کہتے تھے جب سخت ہوا بہتی تھی پہچانی جاتی تھی اسکی کراہت حضرت کے چہرہ مبارک سے جو متغیر ہوا کرتا تھا گنہگاروں کی شامت سے اپنی امت کو نہ پہنچے کیونکہ باد شدید مقدمہ ہی زلزلہ کا چنانچہ چند گاہی امتین اس سے ہلاک ہوین **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا باب بیان قول ہن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا کہ مین فتح و نصرت پائی باد صبا سے - باد صبا وہ ہی جو جانب مشرق سے بہتا ہی اور اسکو قبول بھی کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ اسکے بہنے کی جگہہ مطلع ثریا سے بنات النعش تک ہی اور یہی باد صبا غزوہ احزاب کے روز بہتا تھا کہ جب بارہ ہزار کفار نا ہنجار جمع ہو کے مدینہ منورہ کو آن کے محاصرہ ہوئے تھے پھر حقیقتا باد صبا سرد کو کہیں کہ گرد و غبار رانگ سراور منہہ پر ڈالتی اور انکی آتش بجھا دیتا اور انکے دیگ ہیرے کھیر دیتا تھا - ان شقیون نے جب اس غضب الٰہی کو دیکھا بغیر جنگ کے فرار ہوئے کہتے ہین کہ یہی بار تھا کہ پیراہن یوسف علیہ السلام کی بو کو قافلہ پہنچنے کے آگے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچا یا تھا **حدثنا** مسلم قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن مجاہد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نصرت بالصبا ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نصرت پائی مین نے باد صبا سے واھلکت عاد بالدبور - اور ہلاک ہوی عاد جو قوم ہود تھی باد دبور سے - دبور وہ باد ہی جو جانب مغرب سے بہتا ہی کہتے ہین کہ یہہ بہت برا بار ہی جسکو باد عقیم کہتے ہین جب وہ قوم عاد پر مسلط ہوا درختون کو جڑ سے اکھیڑ تا اور انکے گھرون اور حویلون کو گرا دیتا تھا اور وہ ہوا پر اڑتے تھے اور انکی گردنین توڑ تا تھا ابن عباس نے کہا کہ قوم عاد کے لوگ اسوقت اپنے گھرون مین داخل ہو کے دروازے بند کر دیے تب وہ غضب الٰہی کا باد دبور انکے دروازہ کو توڑ ڈالا اور ان کے گھرون مین بالو اور مٹی اسقدر بھر دیا کہ آٹھ روز تک اسی مین جب کے چلا چلا کر مر گئے غرض یہہ ہر دو بار ایسے ہین کہ دوستان خدا کو فتح و نصرت دیتے اور دشمنان خدا کو ہلاک کیا کرتے ہین **ف** باد چار قسم کے ہین دو وہ ہین جو یمن قبلہ اور جہت جنوب سے بہتے ہین اور دو وہ ہین جو شمال قبلہ و جہت شمال سے بہتے ہین صبا کی طبیعت گرم و خشک ہی اور دبور کی طبیعت سرد و تر - باد جنوبی گرم و تر ہی اور باد شمالی سرد و خشک اور یہہ ہوا بہشت ہی جو راہ جنت پر بہتی ہی رواہ مسلم قسطہ - **باب** ما

الحمد الرابع

قیل فی الزلازل والآیات ۔ باب بیان میں اس چیز کے جو وارد ہوئی زمین کے زلزلے اور وہ سری علامتوں کے باب میں **حدثنا** ابوالیمان قال اخبرنا شعیب

قال حدثنا ابوالزناد عن عبدالرحمٰن بن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقبض العلم ویکثر

الزلازل ۔ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہاں تک کہ اٹھ جائے علم یعنی لوگوں کے دلوں سے علم اٹھ جائیگا اور بہکا شوق باقی نہ رہیگا عالم مرجائینگے اور

دوسرے اہل اسلام تحصیل علم نہ کرینگے اور یہاں تک کہ زیادہ ہوں زلزلے **ویتقارب الزمان** ۔ اور نزدیک ہوجاوے زمانہ یہ کنایہ ہی زمانہ کی برکت اٹھ جانے سے یعنی زمانہ قرب

قیامت میں لوگ نیک اعمال سے بے بہرہ ہو جائینگے برے عمل میں مشغول ہونگے اور یہ کنایہ بھی ہوسکتا ہی کہ اندنوں بہت سے آفات و مصیبات وارد ہونے سے عمر اندوہ بسعدر

زیادہ ہوگا کہ شب و روز کسطرح گذرے نہ جانینگے ۔ اور وہ جو ترمذی میں انس رضی اللہ عنہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ زمانہ قرب قیامت کے شب و روز میں نہایت کمی ہوجاویگی یہاں

تک کہ ایک برس ایک مہینے کے مانند اور ایک مہینہ ایک ہفتہ کے مانند اور ہفتہ روز کے مانند اور روز ایک ساعت کے مانند اور ساعت حقاق کی مار کے مانند ہوجاویگی ۔ سو تقارب زمان کے

یہی معنے ہونگے ۔ اور حقیقت پر حمل کرنا خالی از خفا نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ تقارب زمان سے مراد شب و روز کی برابری ہی یعنی شب و روز میں جو یہہ تفاوت ہی دنیا کے اواخر ایام

میں باقی نہ رہیگا کہ یہہ قیامت کی نشانیوں سے ہی اور بعض کہتے ہیں کہ تقارب زمان سے مدت دنیا آخر ہو جانا مراد ہی اور زمان تمامی مدت دہر سے عبارت ہی یعنی مدت دنیا قریب ہوجاویگی

ف اور بعض کہتے ہیں کہ تقارب زمان سے مراد خوشی کے ایام ہیں کہ عیش و خوشی کے شب و روز کا گذر جانا نہایت جلد معلوم ہوتا ہی اور خوشی کے ایام نہایت کم ہوتے ہیں ہر بھی

صحیح ہے چنانچہ خطابی نے اس بات کو زمانہ امام مہدی پر حمل کیا ہی کہ انکے زمانے میں انکے عدل کے سبب دلوں پر تری فرحت و مسرت رہا کریگی اور عیش نہایت لذت

بخشیگا ۔ اور اہل ہیئات نے کہا کہ اندنوں دائرہ منطقۃ البروج دائرہ معدل النہار کے برابر ہو جائیگا ۔ پس بالضرور شب و روز برابر ہو جاوینگے فسط ۔ **وتظہر الفتن و**

یکثر الہرج اور ظاہر ہوویں فتنے اور زیادہ ہووے ہرج **وہو القتل القتل** ۔ اور وہ ہرج قتل ہی قتل ہی ۔ قتل جو دو بار فرمائے تاکید کیلئے ہی **حتی یکثر فیکم**

المال فیفیض ۔ یہاں تک کہ زیادہ ہوگا تمہارے میں مال بھر وہ بہتا جائیگا جیسے پانی زیادہ ہوکے پر بہتا جاتا ہی ۔ یہہ زیادتی مال کی لوگوں کے کم ہوجانے اور امید کی کوتہی

اور حصول مطالب و حوایج میں بے رغبتی کے سبب سے ہوگی جو بہول قیامت کے جہت سے پیدا ہو ۔ اور زیادتی مال کا یہہ سبب بھی ہوسکتا ہی کہ اسوقت زمین اپنے خزینے وفیضے

کالیگی چنانچہ قرآن مجید اس بات سے خبر دیتا ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا حسین بن الحسن قال حدثنا ابن عون عن نافع عن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا ۔ ابوعمر رضی اللہ عنہ سے حضرت کی یہہ دعا مروی ہی جو فرماتے تھے کہ الٰہی برکت

دیجئے ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں مراد یہی دو ملک مشہور ہیں یا وہ اور اسکے ماتحت جتنے بلاد ہیں **قالوا وفی نجدنا** ۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ اسوقت حاضرین نے کہا کہ

ہماری ولایت نجد کے حق میں بھی برکت کی دعا فرمائے **قال قال اللہم بارک لنا فی شامنا وفی یمننا** کہا کہ پھر بھی حضرت نے یہی دعا کی کہ الٰہی ہمارے شام و یمن میں برکت

دیجئے **قالوا وفی نجدنا** ۔ لوگوں نے پھر عرض کی کہ ہمارے نجد کے حق میں بھی دعا برکت کیجئے **قال ہنالک الزلازل والفتن** فرمایا وہاں تو زلزلے اور فتنے واقع ہونگے

وبہا یطلع قرن الشیطان اور وہاں شیطان کی سینگ یعنی گروہ شیطان نکلیگی جعل علیہ اللعنۃ ۔ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آگے سے یہ اسبات کی خبر ملی کہ ملک نجد میں فتنے و زلزلے

ہونگے اور وہاں کلیگا پس اسکے حق میں دعا نفرمائی کہ تقدیر الٰہی کے خلاف دعا کیا چاہئے **باب** قول اللہ تعالیٰ **وتجعلون رزقکم انکم تکذبون** ۔ باب بیان میں اس

قول الٰہی کے جو فرمایا کہ تم بھولتے ہو اپنے رزق کو یہہ کہ جھوٹ کہا کرین ۔ ابن عباس نے کہا کہ رزق سے مراد شکر ہی اور رزق لغت میں شکر کے ناموں سے ایک نام ہی حاصل یہہ کہ نزول

بارش پر شکر ہونا تھا تم نے اسکے عوض جھوٹ اختیار کیا کہ کہنے لگے کہ ستاروں نے ہمکو بارش دی **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک عن صالح

بن کیسان عن عبیداللہ بن عبداللہ ابن عتبۃ ابن مسعود عن زید بن خالد الجہنی انہ قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماء کانت من اللیل ۔ زید بن خالد نے کہا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پر ہی موضع حدیبیہ میں پچھلے مارش کے جو شب کو ہوئی

تھی حدیبیہ ایک جگہ کا نام اسلئے تھا کہ وہاں ایک جھاڑ تھا جسکو حدباد کہا کرتے تھے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں نے اسکے نیچے بیعت لی جسکا ذکر سورۃ فتح میں ہی **فلما انصرف**

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبل علی الناس فقال ہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر

جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ۔ انہوں نے عرض کی کہ خدا اور خدا کے رسول بہت جانتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا صبح

الجزء الرابع

میرے بندوں میں دو گروہ ایک جو مجھپر ایمان لائے دوسرا وہ جو کافر ہیں فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِیْ وَكَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ لیکن جنہوں نے کہا کہ ہم بارش سے گئے محض فضل و رحمت سے اللہ تعالیٰ کے پس وہ مومن ہیں جو خالص مجھپر ایمان لائے اور منکر ہوئے ستاروں کے یعنے ستاروں کو فاعل مختار نہ سمجھا وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِیْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ اور جنہوں نے کہا کہ ہم پر برسات ہوئی ستاروں کے طلوع اور منازل قمری کے سبب سے جو چنان وچنین ہیں پس وہ منکر ہوئے میرے اور ایمان لائے ستاروں پر۔ اس حدیث کی شرح آگے بھی مذکور ہوئی باب لا یدری متی یجیئ المطر الا اللہ عزوجل باب اس بیان میں کہ کوئی نہیں جانتا ہی کہ برسات کب آئیگا مگر اللہ عزوجل وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اور ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ہیں کہ سوائے پروردگار تعالیٰ انہیں کوئی نہیں جانتا ہی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ ابن عمر نے کہا کہ خزانے غیب کے پانچ ہیں نہیں جانتا ہی کوئی انکو مگر اللہ عالم الغیب۔ کشمیہنی کی روایت میں مَفَاتِحُ بروزن مَسَاجِد واقع ہوا جمع مِفْتَح کی جو خزینہ کی جگہ ہی یا جمع مِفْتَاح کی ہی کو بنی کے معنے میں بطریق استعارہ بالاستقلال کہ کو بنی سے خزینہ کے دروازے کھولتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ سوق کلام سے یہ مفہوم ہوتا ہی کہ خمس عبارت ہی پانچ اشیاے معلومہ کا انہیں سوا حق تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا پس اسکو مخزن و مفتاح پر حمل کرنا کیونکر درست ہوگا **جواب** یہ کہ جب پنج اشیاے معلومہ کو باعتبار خفا و پوشیدگی کے خزینہ کہیں پس انہیں مفتاح بھی کہہ سکتے ہیں کہ پانچ ہیں اور ساتھ اس قول کے لَا یَعْلَمُهَا کے جو بیان ہے کے اجز اکا ہی کچھ منافات نہیں رکھتا ہی اور اگر کہیں کہ امور غیبیہ جو اس عالم الغیب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے حساب میں چنانچہ خفاے نے فرمایا وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ یعنے تیرے رب کے لشکر کو کوئی نہیں جانتا مگر وہی پھر ان پانچ چیزوں کی تخصیص کی کیا وجہ ہی **جواب** یہ کہ لوگوں نے اعتقاد رکھا تھا کہ پروردگار کے سوا اوروں کو بھی ان پانچ چیزوں کی خبر ہی سو حق تعالیٰ نے انکے اعتقاد کو رد کیا اور یہ بھی وجہ ہی کہ لوگ ان پانچ چیز کے باب میں ہی حضرت سے سوال کرتے تھے سو حق تعالیٰ نے انکے جواب میں یہ آیت نازل کی اور پانچ کی تخصیص سے باقی کی نفی بھی لازم نہیں آتی ہی اگرچہیں کہ بہت سے آثار صحیحہ سے ثابت ہوتا ہی کہ انبیا و اولیا ان پانچ چیزوں اور دوسرے امور غیبیہ سے خبر دی ہیں **جواب** یہ کہ انکا علم غیب علم استقلالی نہیں بلکہ اللہ ہی کے معلوم کرانے سے انھوں نے معلوم کیا پھر کچھ منافات نہیں لیکن مشکل ہوتا ہی وہ قول جو کہا گیا ہی کہ حصول سب علوم کا گو کہ وہ استدلالی و حسی ہو سوا اللہ ہی کے افاضہ و تخلیق سے ہی **سوال** جب اولیا و انبیا خصوصاً سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم غیب کی خبر دی ہیں پس انکو عالم الغیب کہنا درست ہی یا نہ **جواب** درست نہیں کیونکہ اول تو انکا علم غیب بالذات و بالاستقلال نہیں بلکہ علام الغیوب جل مجدہ کے اعلام و اختبار سے یا وحی یا الہام کراہ سے حاصل ہوا سکے سوا ازراہ مجاز بھی غیر خدا کو عالم الغیب نام نہیں رکھ سکتے ہیں کیونکہ غیب جب تک غیر ظاہر نہ ہو غیب تھا جب ظاہر ہو چکا وہ غیب غیب نرہا بلکہ وہ شہادت ہو چکا۔ پس انبیا و اولیا جو بعض غیوب پر پہلے خود آگاہ ہوئے اور دوسروں کو بھی خبر دی سو وہ غیب اللہ کے معلوم کرانے سے پہلے تو ان پر ظاہر ہوا من بعد انکے خبر دینے سے ہم سب کو بھی معلوم ہو چکا۔ پھر وہ غیب اب غیب کہاں ہی جو انکو عالم الغیب کہا کریں۔ فافہم لَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَا یَكُوْنُ فِیْ غَدٍ۔ اب ان پانچ چیزوں کا بیان ہوتا ہی کہ کونسے ہیں کہ نہیں جانتا ہی کوئی شخص کہ کیا ہوگا فردا وَلَا یَعْلَمُ اَحَدٌ مَا یَكُوْنُ فِی الْاَرْحَامِ۔ اور نہیں جانتا ہی کوئی کہ عورات کے رحم میں کیا ہی لڑکا یا لڑکی وَلَا یَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور نہیں جانتا ہی کوئی نفس کہ فردا کیا کام کریگا نیک یا بد آدمی قصد کرتا ہی کہ فردا فلاں کام کرون پھر فردا اسکا خلاف کرتا ہی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اور نہیں جانتا ہی کوئی کہ کس زمین پر موت پائیگا اور کب مریگا وَمَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَتٰی یَجِیْئُ الْمَطَرُ اور نہیں جانتا ہی کوئی کہ کب برسیگا جانا چاہئے کہ وے پانچ چیزیں جو قرآن مجید میں مذکور ہوئیں کہ انکا علم خاص خدا ہی کو ہی نہ اسکے غیر کو سوا انمیں قیامت کا علم بھی داخل ہی کہ وہ کب آئیگی لیکن اس حدیث میں اسکا ذکر نہیں بلکہ عام نزول بارش کو پانچویں ٹھہرایا۔ شارحوں نے کہا کہ پہلی چیز مذکور ہوئی کہ کوئی نہیں جانتا ہی کوئی کہ فردا کیا ہوگا سو علم فردا سے قیامت بھی اسمیں داخل ہی یا اس ترک اسلوب کتاب اللہ کیلئے کوئی وجہ دیگر چاہئے لیکن سالم کی روایت میں جو اپنے باپ سے کی اور سورۂ الحاقہ میں واقع ہوا کہ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ خَمْسٌ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ سورۂ لقمان تک۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ جملہ روایت کرنے والے کی ہی کے بعد ابواب الکسوف اور بعض نسخوں میں کتاب الکسوف لکھا ہی **باب** الصلوٰة فی کسوف الشمس باب اس بیان میں کہ سورج گرہن کے وقت نماز مسنون ہی۔ کسوف سورج کے گہن اور ہمکے تیرہونیکو کہتے ہیں اور خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے میں بھی آتے ہیں اور بعضوں نے کسوف کو اقبال کے اور خسوف

الجزء الرابع

کو چاند کے لئے خاص کیا ہی اور بعض آفتاب و ماہتاب کے نور ہو جانے کو کسوف و خسوف کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ کسوف ابتدا میں ہی اور خسوف انتہا میں۔ کسوف میں عاطفہ کو اشارہ ہی کہ کمالہی سے ایسی بات اور بھی سبات کی الگی ہی کہ وہ قادر توانا ایسے دو چشمۂ نورانی کو جو بیگناہ ہیں اپنی قدرت کاملہ سے نور اور سیاہ و تیرہ کر دیتا ہی پس گنہگار دلوں کو بھی سیاہ کرنے پر توانائی رکھتا ہی اور بھی اس بات کی طرف اشارہ ہی کہ روز قیامت آفتاب و ماہتاب تیرہ و سیاہ ہو جائینگے **حدثنا** عمر بن عون قال حدثنا خالد عن یونس عن الحسن عن ابی بکرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانکسفت الشمس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجر ردآءہ ابوبکرہ نے کہا کہ ہم حضرت کی خدمت میں تھے پس سورج کا گہن ہوا تو حضرت اپنی چادر مبارک کھینچتے ہوئے جلدی سے حتی دخل المسجد فدخلنا فصلی بنا رکعتین یہاں تک کہ داخل ہوئے مسجد میں اور ہم بھی داخل ہو گئے پھر پڑی آپنے دو رکعتیں ہمکو ساتھ لیکے۔ حتی اذا انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد جب آفتاب روشن ہو افرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کو گہن نہیں کرتا ہی کسی کے موت کے سبب سے حضرت کے زمانہ میں پہلے جو کسوف واقع ہوا آنحضرتؐ کے صاحبزادہ والا حضرت ابراہیم کے وفات کے روز تھا لوگوں نے گمان کیا کہ کسوف آفتاب کا ہی سبب ہی فاذا رایتموھا فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم اور فرمایا جب تم سورج گہن دیکھو گے تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ دور ہو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تم پر علامات قیامت سے **حدثنا** شہاب بن عباد قال حدثنا ابراہیم بن حمید عن اسمٰعیل عن قیس قال سمعت ابا مسعود یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد من الناس ولکنھما ایتان من ایات اللہ فاذا رایتموھما ففزعوا فصلوا ابومسعود کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کو گرہن نہیں کرتا ہی کسی کے موت سے لاکن وہ دو نشان ہیں من ایات اللہ فاذا رایتموھما ففزعوا فصلوا یعنی آفتاب و ماہتاب کا خسوف کسی کے موت و حیات کے سبب سے واقع نہیں ہوتا ہی **حدثنا** عبداللہ بن محمد قال حدثنا ھاشم بن القاسم قال حدثنا شیبان ابومعاویۃ عن زیاد بن علاقۃ عن المغیرۃ بن شعبۃ قال کسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم مات ابراھیم فقال الناس کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم فصلوا وادعوا اللہ ترجمہ اس حدیث کا گذرا **باب** الصدقۃ فی الکسوف باب کسوف کے وقت صدقہ دینے کے بیان میں **حدثنا** عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ھشام عن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ انھا قالت خسفت الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس پس حضرت نے نماز پڑھی لوگوں کو ساتھ لیکے نماز کسوف فقام فاطال القیام پھر کھڑے ہوئے اور دراز کیا قیام کو دراز کی قراءت سے کہتے ہیں کہ وہ درازی سورۂ بقرہ کے مقدار تھی ثم رکع فاطال الرکوع پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو تسبیحات سے۔ ان تسبیحات کا اندازہ کرتے ہیں کہ سو آیت بقرہ کے سو آیات کے مقدار تھیں ثم قام فاطال القیام وھو دون القیام الاول پھر قومہ میں گئے دراز فرمایا لیکن قیام کو پہلے قیام سے کم تھا کہتے ہیں کہ اندازہ اس قیام کا اسی آیت کے مقدار تھا۔ ثم رکع فاطال الرکوع وھو دون الرکوع الاول پھر دوسری بار رکوع میں گئے لیکن دو رکعے کئے اور دراز کیا رکوع کو۔ یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا ثم سجد فاطال السجود پھر سجدہ میں گئے اور دراز کیا سجدہ کو ظاہر یہ کہ دو سجدے ہونگے نماز کے سجدوں کے مانند چنانچہ آخر ابواب میں اس پر تصریح آئی ہی ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ما فعل فی الاولی پھر دوسری رکعت میں ایسا ہی کئے جو پہلی رکعت میں کئے تھے دراز قیام و قومہ اور دو رکوع اور سجود اور اسمیں درازی وغیرہ سے ثم انصرف وقد انجلت الشمس پھر لوٹے درحالیکہ آفتاب روشن ہو چکا تھا فخطب الناس وحمد اللہ واثنی علیہ پھر خطبہ پڑھا حضرت نے لوگوں پر اور اللہ کی حمد و ثنا کی ثم قال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ پھر فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب کا خسوف کسی کے موت و حیات کے جہت سے نہیں بلکہ بندوں کو خوف دلانے کے

صفت نماز کسوف

الجزء الرابع

ہے ہی فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا پس جب تم دیکھو کے کسوف کو تو دعا کرو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو یعنی گریہ وزاری کرو درگاہ الٰہی میں فعال حسنہ سے ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُهٗ پھر فرمایا کہ اے امت محمد قسم ہے پروردگار کی کہ خدا تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص غیرت ناک نہیں ہے کہ زنا کرے کوئی بندہ اللہ کا یا کوئی بندی اللہ کی پھر ناز رکھیگا اسکو ان لفظوں سے خوف دلاتے ہوئے اقتراب ماہیتاب سے نورانی چیز کو بے نور و سیاہ کر دیتا ہے چہ جائیکہ گناہوں کے سبب دل کو سیاہ نہ کرے۔ غیرت تغیر حال و جوش غضب کو کہتے ہیں جو ہتک حرمت پر ہوا کرتا ہے اور وہ تعالیٰ و تقدس پاک ہے اس بات سے پس بیان غیرت سے۔ لوازم غیرت مراد ہے جو بدافعال سے منع و سرزنش کرنی ہے یا اسکا بدلہ لینا اور سزا دینی اور وہ بخصوص اس مقام میں یہ ہے کہ وہ بدترین گناہ ہے اور بشر کی طبیعت اسکے طرف زیادہ مائل و راغب رہا کرتی ہے یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَكَیْتُمْ كَثِیْرًا پھر فرمایا اے امت محمد اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں اللہ کی صفات قہریہ کو تو تم البتہ کم ہنسا کرتے اور بہت رویا کرتے

بَاب النِّدَاءِ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةٌ فِی الْكُسُوْفِ

باب بلند کرنے میں کسوف کے وقت اس قول سے کہ الصلوٰۃ جامعۃ ہی

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ الْحَبَشِیُّ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِیَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ حدیثنا اسحٰق قال حدثنا یحیٰی بن صالح قال حدثنی معاویۃ بن سلام الحبشی الدمشقی قال حدثنا یحیٰی بن ابی کثیر قال اخبرنی ابو سلمۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال لما کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نودی ان الصلوٰۃ جامعۃ عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانے میں جب آفتاب کو گہن لگا اس طرح ندا کی گئی کہ الصلوٰۃ جامعۃ آو نماز کسوف کے لئے۔ اس نماز کے لئے اذان نہیں جیسے نماز عیدین کے واسطے نہیں

بَاب خُطْبَةِ الْاِمَامِ فِی الْكُسُوْفِ

باب خطبہ پڑھنے میں ہی امام کے کسوف کے وقت وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاَسْمَاءُ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ بی بی عائشہ و اسماء نے کہا کہ خطبہ پڑھا حضرت نے بعد نماز کسوف کے

حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح حرف حائ جو ان اسناد کی طرف اشارہ ہی وَحَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَیَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم حیات میں آفتاب کو گہن لگا پس حضرت مسجد کی طرف نکلے چونکہ آفتاب روشن ہو جانے کے آگے اس نماز میں جلدی مقصود تھی صحرا کے طرف تشریف نہ لیگئے بلکہ مسجد میں ہی گذارے قَالَ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهٗ عروہ کہتا ہی کہ لوگ صف باندھے پیچھے حضرت کے یعنی مقتدی ہوئے فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِیْلَةً پھر حضرت نے تکبیر تحریمہ کہی پھر قرأت دراز پڑھی بعد فاتحہ و تعوذ کے ابو داؤد کی روایت میں ہی کہ بی بی نے کہا میں نے دیکھا کہ حضرت نے سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا پھر تکبیر کہی پھر رکوع کیا رکوع دراز ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِیْلَةً هِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰی پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر قومہ میں گئے اور کھڑے رہے اور سجدہ میں نہ گئے اور یہ بھی قرأت دراز جو کم تھی پہلے قیام کی قرأت سے ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا هُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر تکبیر کہکے رکوع کیا رکوع دراز جو کم تھا پہلے رکوع سے ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر دوسرے رکوع سے سر اٹھاتے وقت فرمایا سمع اللہ الخ ثُمَّ سَجَدَ پھر سجدے میں گئے اسناد وقت روایت کے مقدار تسبیح کی ثُمَّ قَالَ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کہے اور پڑھے دوسری رکعت میں جیسا کہ کئے اور پڑھی تھی پہلی رکعت میں فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِیْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ پھر تمام کی چار رکعتیں چار سجدوں میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف چار رکعت پڑھی اور مراد چار سجدوں سے تمام سجدے چار رکعت کے ہیں وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّنْصَرِفَ اور روشن ہوا آفتاب نماز سے فارغ ہونے کے پہلے کے ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ پھر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے پھر ثنا کی اللہ کی ایسی ثنا جو وہ اسکے لائق ہو ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهَا فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ پھر فرمایا کہ یہ دو نشان ہیں اللہ کی نشانیوں سے نہیں گہن لگتا ہی کسی کے موت و حیات کے سبب جب تم انکو اس حالت میں دیکھو تو متوجہ ہو نماز کیطرف وَكَانَ یُحَدِّثُ كَثِیْرُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ یُحَدِّثُ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ حَدِیْثِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔ کثیر بن عباس نے اپنے بھائی عبد اللہ سے حدیث کرتا تھا کہ وہ کہتا تھا خسوف آفتاب کے روز حدیث عروہ کے مانند جو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ اِنَّ اَخَاكَ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِیْنَةِ لَمْ یَزِدْ عَلٰی رَكْعَتَیْنِ مِثْلَ الصُّبْحِ ابن شہاب کہتا ہی کہ میں عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی

الجزء الرابع

عبداللہ بن زبیر نے سورج گہن کے روز مدینہ مطہرہ میں نماز کسوف دو رکعت ہی گذاری نماز صبح کی مانند اور اس سے زیادہ نکیا نہ عدد رکعات میں نہ حقیقت و ہیئات میں قَالَ اَجَلْ اَنَّهٗ اَخْطَأَ السُّنَّةَ عروہ نے کہا ہاں معترض نے خلاف کیا سنت کا اور بجا و نکیا اس سے سہواً یا عمداً کہ اسکا اجتہاد اسکو اس معنے پر لایا کہ قرأت کو دراز نکیا ہر دو رکعت میں اور دو رکوع نکیا اور دو رکعت پر ہی اقتصار کیا اور دوسری احادیث جو نیچے آتی ہیں اسی باب میں تصریح رکھتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف دو ہی رکعت پڑھی۔

یقال

باب هَلْ يَقُوْلُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَوْ خَسَفَتْ باب اس بیان میں کہ کیا کسوف آفتاب کہیں یا خسوف یہ باب اس شخص کے رد قول کے لئے لایا ہی جو کہا کہ آفتاب پر لفظ کسوف کا اطلاق نکریں چنانچہ سعید بن منصور نے اسناد صحیح جو موقوف ہی عروہ پر زہری کی طریق سے لایا کہ لَا تَقُوْلُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا خَسَفَتْ یعنے خسوف آفتاب کہیں نہ کسوف۔ حالانکہ صحیح تو یہ ہی کہ کسوف و خسوف ہر دو ایک معنے میں آئے ہیں اور ہر ایک کا اطلاق آفتاب و ماہتاب پر ہوا کرتا ہی چنانچہ اس باب میں جو احادیث آئی ہیں اس سے واضح ہوتا ہی وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَخَسَفَ الْقَمَرُ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ بے نور ہوگا چاند یہ قول اسکے مقصود یہ کہ خسوف آفتاب کے لئے خاص نہیں بلکہ ماہتاب پر بھی اسکا اطلاق آیا ہی

حدثنا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَامَ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ یہ حدیث بار بار مکرر گذری اس حدیث کو مکرر لانے سے یہ مطلب ہی کہ آفتاب پر خسوف و کسوف ہر دو کا اطلاق آتا ہی اسیطرح ماہتاب پر بھی پس خسوف و کسوف ہر دو ایک معنے میں ہیں یا یہ کہ کسوف کا اطلاق مقصود عنوان ہی اور اطلاق خسوف بلحاظ قصد نہیں۔ اور لَا يَخْسِفَانِ میں ہو سکتا ہی کہ بطریق تغلیب ہو۔

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهٗ بِالْكُسُوْفِ باب اس بیان میں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈراتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کسوف سے آفتاب و ماہتاب کے قَالَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نقل کیا یہ قول ابو موسیٰ اشعری رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنَّ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهٗ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب و ماہتاب اللہ کی نشانیوں سے دو نشان ہیں وے بے نور نہیں ہوتے ہیں کسی کے موت و حیات کے سبب لیکن ڈراتا ہی اللہ تعالیٰ انکے بے نور ہونے سے اپنے بندوں کو۔ تا لوگ گریہ و زاری سے باز آویں توبہ و استغفار کریں اور طاعات کی طرف رجوع لاویں۔ کیونکہ گناہ سیاہی و تیرگی باطن کو اور طاعت اسکو منور کرتی ہی۔ اور وہ جو فلسفی لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب و ماہتاب کا کسوف ایک عادتی امر ہی جو بروقت البتہ واقع ہوا کرتا ہی اور اسکے وقت کے خلاف پس و پیش نہیں ہوتا ہی **جواب** اسکا یہ ہے کہ اگر وے لوگ اللہ تعالیٰ پر اور اسکے افعال پر اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر ایمان رکھتے ہیں وے البتہ یقین کرینگے کہ کسوف و خسوف محض تخویف کے لئے ہی جو قیامت کو یا دوسرے کے لئے قادر تو اناجلشانہ بخرق عادت وقت معین میں نشان بتلاتا ہی اگر وے لوگ بے ایمان ہیں پس انکی طرف التفات نکیا چاہئے۔ اور اگر وے کہیں کہ آفتاب و ماہتاب تیرہ نہیں ہوتے ہیں بلکہ ہمارے نسبت ایک حایل درمیان آجاتا ہی جو روشنی ہمارے پر نہیں پڑتی ہی **جواب** یہ ہے کہ یہ بات بھی فلاسفہ کے دلایل ظنیہ پر مبنی ہی اگر خدا و رسول پر ایمان رکھتے ہیں تو اعتقاد کیا چاہئے کہ فی الواقع جرم آفتاب و ماہتاب کو حقیقتاً تیرہ ہی کرتا ہی۔ کیا نہیں سنے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بارہویں تاریخ کو کسوف آفتاب ہوا تھا حالانکہ نجومیوں کے حساب سے حالت اجتماع کے سوا کسوف ہو نہیں سکتا کیا خوب کہا **شعر** گفتۂ یونانیاں لغس است و ہوا ؛ حجت ایمانیاں پیغمبر است ؛ اور پیغمبر خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم سب اعمال خصوصاً عبادات کا مدار تو وحی منزل اور جبرئیل علیہ السلام کے اخبار پر رکھا ہی پس کسوف کے وقت یہ تفزع و زاری اور نماز کی درازی جو شروع ظہور اثر محض اس ساعت کی بدی سے محفوظ رہنے کے لئے و بس اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دیوے کہ نجومیوں کے اقوال کو راست جان کے کہ

الجزء الرابع

وضلالت میں نہ پڑیں واللہ الموفق وقال ابو عبد اللہ لم یذکر عبد الوارث وشعبۃ وخالد بن عبد اللہ وحماد بن سلمۃ عن یونس سمع اللہ بہا عبادہ بخاری رح نے کہا کہ یہ چار شخص روایت کرتے ہیں اس حدیث کی یونس سے تابعہ اشعث عن الحسن وتابعہ موسی عن مبارک عن الحسن قال اخبرنی ابو بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متابعت کی ہی یونس کی اشعث نے جو یہ اسکو حسن بصری سے پہنچی ہی اور متابعت کی ہی حماد کی موسی نے مبارک سے وہ حسن سے کہا کہ خبر دی مجھکو ابو بکرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت نے فرمایا یخوف اللہ بہا عبادہ **باب** التعوذ من عذاب القبر فی الکسوف باب بیان میں پناہ چاہنے کے ہی عذاب قبر سے وقت میں نماز کسوف کے **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمن عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یہودیۃ جاءت تسألہا فقالت لہا اعاذک اللہ من عذاب القبر ایک یہودی عورت ان کے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھی اسنے کہا پناہ دیوے تجھکو اللہ تعالی عذاب قبر سے فسألت عائشۃ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعذب الناس فی قبورہم بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سے سوال کیا کہ آیا قبروں میں عذاب ہوتا ہی مردگوں پر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا باللہ من ذلک پس حضرت نے فرمایا کہ پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالی کی عذاب قبر سے۔ عائذا اسم فاعل ہی جو قائم مقام مصدر کے ہی اور فعل اسکا محذوف ہی تقدیر رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ مرکبا فخسفت الشمس فرجع ضحی پھر سوار ہوئے حضرت علی الصباح صاحبزادہ والا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کے لئے پھر آفتاب کو گہن پکڑا پھر لوٹ آئے حضرت وقت چاشت بعد دفن کے فمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین ظہرانی الحجر۔ پھر گذرے حضرت ازواج مطہرات کے حجروں درمیان تو قام یصلی وقام الناس وراءہ فقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام قیاما طویلا وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد ثم قام وہو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وہو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد وانصرف فقال ما شاء اللہ ان یقول ثم امرہم ان یتعوذوا من عذاب القبر۔ پھر حضرت نے نماز کسوف پڑہی اس صفت کے ساتھ جو آگے مذکور ہوی پھر لوگوں کو حکم فرمایا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگو۔ ظاہر اس حدیث کا بھی یہی ہی کہ حضرت نے یہہ نماز دو رکعت ہی پڑہی اسی لئے حنفیہ کے پاس نماز کسوف چار رکعت اور دو رکعت ہر دو سنون ہیں **باب** طول السجود فی الکسوف باب نماز کسوف میں سجدہ دراز کرنے کے بیان میں **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا سفیان عن یحیی عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن عمر انہ قال لما کسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نودی عبد اللہ بن عمر بن عاص نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کسوف آفتاب ہوا ندا کی گئی اس لفظ سے کہ ان الصلوۃ جامعۃ۔ فرکع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین فی سجدۃ پھر رکوع کیا حضرت نے دو رکوع ایک رکعت میں رکعتین سے مراد دو رکوع ہیں اور سجدۃ سے مراد ایک رکعت ہی ثم قام فرکع رکعتین فی سجدۃ پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت کے لئے اور دو رکوع کئے ایک رکعت میں ثم جلس ثم جلی عن الشمس پھر بیٹھے پھر کسوف آفتاب چھوٹا قال وقالت عائشۃ رض ما سجدت سجودا قط کان اطول منہا عبد اللہ نے کہا کہ بی بی عائشہ رض نے کہا کہ میں نے کبھی سجدہ زیادہ دراز نہیں کیا **باب** صلوۃ الکسوف جماعۃ باب نماز کسوف شروع ہونے کے بیان میں وصلی لہم ابن عباس فی صفۃ زمزم اور نماز پڑہی ابن عباس نے جماعت کے ساتھ چبوترہ زمزم کی عمارت کے جانب میں۔ صفہ ایک عمارت دار جانے کو کہتے ہیں کہ گھر میں رہتی ہی۔ کرمانی نے ضم صاد سے تصحیح کی ہی اور بعضوں کے پاس فتح وکسر سے جانب وادی کو کہتے ہیں۔ جمع علی بن عبد اللہ بن عباس وصلی ابن عمر اور علی بن عبد اللہ بن عباس نے لوگوں کو جمع کیا نماز کسوف کے لئے اور ابن عمر بن خطاب رض نے امامت کی **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن عباس قال خسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خسوف آفتاب ہوا فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام قیاما طویلا نحوا من قراءۃ سورۃ البقرۃ پھر حضرت نے نماز کسوف پڑہی اور قیام دراز

الجزء الرابع

کیا ہم قدر کہ سورۂ بقرہ پڑھا جاوے ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر ایتان من ایات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فاذکروا اللہ پھر نماز کسوف کو تمام فرمایا اس صفت سے جو آگے اسی حدیث کا ترجمہ کر رہے ہیں قالوا یا رسول اللہ رایناک تناولت شیئا فی مقامک ثم رایناک کعکعت قال انی رایت الجنۃ وتناولت عنقودا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کسی چیز کو پکڑ کر پیچھا ارادہ فرمایا اپنے مقام میں پھر ہم نے دیکھا کہ آپ باز رہے اس سے یا پیچھے ہٹے فرمایا کہ میں جنت کو دیکھا اور ارادہ کیا کہ میوہ بہشت سے ایک خوشہ لاؤں مسلم کی روایت میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہاتھ دراز کیا تا میوۂ بہشت لوں پھر مجھ ظاہر ہوی یہہ بات کہ نہ لوں۔ اور امام احمد کی روایت میں آیا ہی کہ فرمایا کہ مجھے حکم نہوا کہ وہ میوہ لوں ولو اصبتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا اگر میں وہ ہاتھ لایا ہوتا البتہ تم وہ کھائے ہوتے دنیا باقی رہنے تک بقاء دنیا تک میوۂ بہشت اس لئے باقی رہیگا کہ وہ عالم باقی کی چیز ہی ہمیشہ باقی رہیگی میوۂ جنت کی خواص میں وارد ہوا کہ اس سے اگر ایک دانہ کم ہو اسکے بدل دو سرا دانہ قدرت الٰہی سے پیدا ہو جاتا ہی اور وہ خوشہ جنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نہ آنیکا باعث یہہ کہ میوۂ بہشت جزائے اعمال حسنہ ہی اگر لوگ اسکو کھاتے عمل نیک سے باز رہتے اسکے سوا دار الجزا آخرت ہی نہ دنیا۔ اور یہہ بھی وجہ لکھتے ہیں کہ بہشت کی چیز کو فا نہیں دنیا عالم فنا ہی۔ عالم فانی میں وہ چیز تناول کرنا درست نہیں اور اگر لوگ اسکو دیکھتے تو انکا ایمان ایمان بالغیب نہ رہتا بلکہ ایمان بشہادت۔ حالانکہ ایمان بالغیب ہی مقبول ہی اور جب شہادت ہو تو یہ بھی مقبول نہوگا۔ چنانچہ حقتعالی نے فرمایا یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا یعنے جب بعض نشانیاں پروردگار کی ظاہر ہوں کسی نفس کو اسکا ایمان نفع نہ دیگا۔ اور یؤمنون بالغیب کا معنا بھی باقی نہ رہیگا ورایت النار فلم ار منظرا کالیوم قط افظع اور بتلایا گیا میں دوزخ پس کبھی نہ دیکھا میں نے ایسا منظر جیسا کہ آج دیکھا نہایت بدتر و قبیح تر ورایت اکثر اھلھا النساء اور دیکھا میں اکثر اہل دوزخ عورتوں کو ف اس قول میں تنبیہ ہی عورتوں کی عقوبت پر و گرنہ ایمان والی عورتیں جو شرک سے بچی ہوں اور توحید پکی رکھتی ہوں ابد الآباد دوزخ میں نہ رہینگی گناہوں کی سزا کے بعد دوزخ سے نکلینگی۔ اور داخل جنت ہوینگی۔ چنانچہ ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہی کہ ادنی بہشتی وہ ہوگا جسکو ملیں وہ عورتیں رہینگی اہل دنیا سے۔ یہاں معلوم ہوا کہ عورات بھی بہشت میں جائینگی قالوا بم یا رسول اللہ قال بکفرھن لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس گناہ سے اکثر عورات دوزخی ہونگے۔ فرمایا کفر کے سبب سے قیل یکفرن باللہ پوچھے کیا عورات خدا تعالی کے ساتھ کفر کرتے ہیں یعنی کیا وے خدا پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔ قال یکفرن العشیر فرمایا کفران نعمت یعنی ناشکری کرتے ہیں اپنے شوہر کی ویکفرن الاحسان اور ناشکری کرتے ہیں شوہر کے احسان کی لو احسنت الی احداھن الدھر کلہ ثم رات منک شیئا قالت ما رایت منک خیرا قط اگر تو عمر بھر عورات کے ساتھ احسان کریگا پھر وہ دیکھیگی تجھ سے کچھ اپنے مطلب کے خلاف کہہ بیٹھیگی کہ کبھی تجھ سے کچھ بھلائی نہ دیکھی ف عورات کے اور بھی بری خصلتیں جنکے سبب وے داخل دوزخ ہونگے چنانچہ جابر کی حدیث میں آیا ہی کہ عورات سے کچھ مخفی بات نہیں تو اسکو افشا کرتی ہیں اگر انسے کچھ مانگیں بخالت کرتی ہیں اگر کسی کو کچھ دیں اسکا شکر نہیں کرتی ہیں اور بھی دوسری احادیث آئے ہیں کہ وے ہنسنے روپنے سے اور سرخ و زرد کپڑوں سے زیادہ محبت رکھتی ہیں **باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف** باب بیان میں جایز ہونے عورتوں کی نماز کے مردوں کے ساتھ نماز کسوف میں **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن امراتہ فاطمۃ بنت المنذر عن اسماء بنت ابی بکر انہا قالت اتیت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خسفت الشمس فاذا الناس قیام یصلون واذا ھی قائمۃ تصلی فقلت ما للناس فاشارت بیدھا الی السماء۔ فاطمہ بنت منذر نے بی بی اسماء رضہ سے روایت کی کہ اسنے کہا کہ سورج گہن کے وقت میں بی بی عایشہ رضہ کے پاس آئی اسوقت لوگ نماز میں کھڑے ہیں اور عایشہ رضہ بھی نماز کے لئے کھڑے ہیں میں پوچھی کیا حالت ہی لوگ پر اسنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف وقالت سبحان اللہ اور بولی سبحان اللہ یہہ کلمہ تسبیح مقام حیر

وہیبت میں کہا کرتے ہیں فقلت ایۃ فاشارت ای نعم پھر میں نے پوچھی کیا یہ کسوف کسی ہشت ناک امر کی علامت ہی انہوں نے اشارہ کیا کہ ہاں فقمت حتی تجلانی الغشی بی بی اسما کہتی ہیں کہ میں بھی نماز میں کھڑی رہی یہاں تک کہ میں بیہوش ہونے لگی فجعلت اصب فوق راسی الماء پھر میں ڈالنے لگی اپنے سر پر پانی تا غشی دفع ہو۔ معلوم ہوا کہ غشی زیادہ نہیں تھی بلکہ حواس باقی تھے وگرنہ کمال بیہوشی سے وضو نہ شاہی فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد اللہ واثنی علیہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پھرے اللہ کی حمد وثنا کی فقال ما من شیء کنت لم اکن رایتہ الا وقد رأیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار پھر فرمایا نہیں ہی کوئی چیز جو نہ دیکھا میں اسکو مگر تحقیق دیکھا اسکو اس مقام میں میرے یہاں تک کہ دیکھا بہشت و دوزخ کو لقد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور مثل او قریبا من فتنۃ الدجال تحقیق وحی کی گئی میری طرف کہ تم مبتلا ہوگے قبروں میں مانند فتنہ دجال کے یا قریب فتنہ دجال کے لا ادری ایتھما قالت اسماء راوی نے کہا کہ نہ جانی میں نے اسماء رضی اللہ عنہا نے لفظ سے کونسا لفظ کہا یوتی احدکم فیقال لہ ما علمک بھذا الرجل بیان وحی کا ہوتا ہی کہ لایا جائیگا کوئی ایک تم سے اور کہا جائیگا اسکو کہ کیا اعتقاد ہی تیرا اس مرد مقدس کے ساتھ جو محمد مصطفی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم فاما المومن او قال الموقن لا ادری ای ذلک قالت اسماء پس وہ مومن ہی یا موقن نہیں معلوم ہم کو اسماء نے مومن کہا یا موقن فیقول ھو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنا بالبینات والھدی پس وہ مومن کہیگا کہ یہ مرد مقدس محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جو آئے ہمارے طرف معجزات و ہدایت کے ساتھ فاجبنا واتبعنا پھر قبول کیے ہم نے اور ایمان لائے اور فرمانبرداری کی انکی فیقال لہ نم صالحا فقد علمنا ان کنت لموقنا پھر کہا جائیگا اسکو کہ تو سو جا درحالیکہ تو مرد بہتر کار ہی اور مقرر ہم نے جانا کہ تو مومن ہی واما المنافق او المرتاب لا ادری ایتھما قالت اسماء فیقول لا ادری سمعت الناس یقولون شیئا فقلتہ لیکن وہ جو منافق ہی یا شک رکھنے والا راوی نے کہا کہ ان دو لفظ سے اسماء نے کونسا لفظ کہا ہم نہ جانا پس وہ منافق قبر میں حضرت کی تصویر مبارک کو دیکھ کے کہیگا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ کون ہی لوگوں سے سنتا تھا کہ وے کچھ کہا کرتے تھے پس میں بھی کہتا تھا یعنے فقط زبان سے بول سے حضرت کی صدق نبوت کا یقین نکیا تھا **باب** من احب العتاقۃ فی کسوف الشمس باب بیان جو شخص ہے جو کسوف آفتاب کے وقت غلام باندی کو آزاد کرنا دوست رکھتا ہی **حدثنا** ربیع بن یحیی قال حدثنا زائدۃ عن ھشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس بی بی اسما کہتی ہیں کہ حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کرنے کے لئے سورج گہن کے وقت۔ جب معلوم ہوا کہ کسوف عذاب آخرت کی ایک خوفناک نشانی ہی اور صدقہ راہ خدا میں کثرت ثواب اور دفع عذاب کا موجب ہی حضرت نے آزاد کرنیکا حکم فرمایا۔ کیونکہ غلام باندی کو آزاد کرنا بڑا صدقہ ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے ایک بندہ آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر عضو کو آتش دوزخ سے آزاد کریگا حکم فرمایا۔ کیونکہ غلام باندی کو آزاد کرنا بڑا صدقہ ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ جسنے ایک بندہ آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر عضو کو آتش دوزخ سے آزاد کریگا بس جسکو بندہ آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو اپنی طاقت کے موافق اور کچھ صدقہ و خیرات کرے چنانچہ حدیث شریف میں آیا اتقوا النار ولو بشق تمرۃ یعنے بچو آتش دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کے قاش کے صدقے سے ہو **باب** صلوۃ الکسوف فی المسجد باب نماز کسوف مسجد میں پڑھنے کے بیان میں۔

حدثنا اسمٰعیل قال حدثنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبد الرحمٰن عن عائشۃ ان یھودیۃ جاءت تسألھا فقالت اعاذک اللہ من عذاب القبر فسألت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایعذب الناس فی قبورھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائذا باللہ من ذلک ثم رکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ مرکبا فکسفت الشمس فمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین ظھرانی الحجر ثم قام فصلی وقام الناس وراءہ وقام قیاما طویلا ثم رکع رکوعا طویلا ثم رفع وقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع فسجد سجودا طویلا ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم قام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم سجد وھو دون السجود الاول ثم انصرف فقال رسول اللہ ما شاء اللہ ان یقول ثم امرھم ان یتعوذوا من عذاب القبر ترجمہ حدیث

الجزء الرابع

کا گذر۔ **باب** لَا یَنْکَسِفُ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ بَکْرَۃَ وَالْمُغِیْرَۃُ وَاَبُوْ مُوْسٰی وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عَمْرٍو باب اس بیان میں کہ کسوف و اقتاب کسی کی موت کے سبب سے ہوتا ہی نہ کسی کی حیات کے سبب روایت کی اس حدیث کی ان پانچ صحابہ نے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَصَلُّوْا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَۃَ ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَۃَ وَھِیَ دُوْنَ قِرَاءَتِہٖ فِی الْاُوْلٰی ثُمَّ رَکَعَ فَاَطَالَ الرُّکُوْعَ دُوْنَ رُکُوْعِہٖ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ قَامَ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُرِیْھِمَا عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی آگے گذرا **باب** الذِّکْرِ فِی الْکُسُوْفِ رَوَاہُ ابْنُ عَبَّاسٍ باب وقت کسوف ذکر الٰہی اور استغفار کرنے کے بیان میں روایت کی اسکی ابن عباس نے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَزِعًا یَخْشٰی اَنْ تَکُوْنَ السَّاعَۃُ ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ گرہن پکڑا آفتاب کو پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے خوفناک خوف کرتے تھے اس بات کا کہ یہ نشان مقدمہ ہوگا قیامت کا۔ قیامت کے علامات تو بہت سے باقی ہیں اور واقع ہوگی بہ کار لوگوں کے زمانے میں جسمیں حضرت کا وجود مبارک موجود نہ ہوگا پھر حضرت کے اس خوف کی توجیہ کیا ہی۔ بہترین توجیہ یہ ہی کہ یہ بات ابوموسیٰ سے بطور تشبیہ کے واقع ہوی یعنے حضرت کا خوف کرنا ایسا تھا جیسا کہ لوگ روز قیامت کو دیکھے سے یا اسکے قریب دہشت ناک ہوتا فَاَتَی الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی بِاَطْوَلِ قِیَامٍ وَّرُکُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَا رَاَیْتُہٗ قَطُّ یَفْعَلُہٗ پھر آئے حضرت مسجد کو پھر نماز بڑی طول قیام و رکوع و سجود کے ساتھ نہ دیکھا میں نے حضرت کو کبھی جو ایسی دراز نماز بڑی ہو وَقَالَ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰہُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنْ یُّخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِہٖ وَدُعَائِہٖ وَاسْتِغْفَارِہٖ اور فرمایا حضرت نے یہ نشانیاں ہیں جو بھیجتا ہی حق تعالیٰ اور نہیں ہوتے ہیں کسی کے موت و حیات کے سبب ولاکن خوف دلاتا ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس سے جب تم دیکھو کہ کوی ایک نشان ان نشانوں سے پس ذکر الٰہی و دعا میں مشغول ہو اور استغفار کرو **باب** الدُّعَاءِ وَالصَّلٰوۃِ فِی الْکُسُوْفِ باب بیان میں دعا کرنے کے ہی کسوف میں۔ بعض روایات میں فی الخسوف واقع ہی قَالَہٗ اَبُوْ مُوْسٰی وَعَائِشَۃُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذکر کیا یہ ابوموسیٰ و عائشہ صدیقہ رضہ نے حضرت سے **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ عِلَاقَۃَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ یَقُوْلُ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاھِیْمُ فَقَالَ النَّاسُ اِنْکَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْھُمَا فَادْعُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا حَتّٰی یُفْرَجَ اس حدیث کا ترجمہ بھی آگے گذرا۔ اس حدیث میں وقت کسوف دعا کرنے اور نماز پڑھنے کا حکم ہی **باب** قَوْلِ الْاِمَامِ فِیْ خُطْبَۃِ الْکُسُوْفِ اَمَّا بَعْدُ باب خطبہ کسوف میں امام اما بعد کہنے میں وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ کہی یہ بات اسامہ نے۔ کہ جسکا نام حماد ہی امام بخاری رح نے اس باب میں اسامہ کے تعلیق کے طور پر لایا اور باب جملہ من ربط ترجمہ موصول **حدثنا** ھِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اسماء نے کہا کہ حضرت لوٹے جب کسوف چھوٹا اور آفتاب روشن ہوا پھر خطبہ پڑھا حمد کی اللہ کی جو وہ اسکے لایق ہی پھر کہا اما بعد **باب** الصَّلٰوۃِ فِیْ کُسُوْفِ الْقَمَرِ باب چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کی مشروعیت میں **حدثنا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حضرت کے زمانے میں جب کسوف

وفی روایۃ الحمر

الجزء الرابع

آفتاب ہوا دو رکعت نماز پڑھی۔ اور ایک روایت میں کسوف ماہتاب واقع ہوا **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا یونس عن الحسن عن ابی بکرۃ قال خسفت الشمس علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخرج یجر ردآءہ حتی انتہی الی المسجد وثاب الناس الیہ فصلی بہم رکعتین فانجلت الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ وانہما لا یخسفان لموت احد فاذا کان ذلک فصلوا وادعوا حتی ینکشف ما بکم وذلک ان ابنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم مات یقال لہ ابراہیم فقال الناس فی ذلک ترجمہ باب کے ساتھ یہی ٹکڑا حدیث کا مطابق ہی جو القمر واقع ہوا جانا چاہئے کہ امام بخاری رح نے چاند گہن کے وقت حضرت کا نماز پڑھنا ذکر نہ کیا شاید کہ خسوف ماہتاب کے حکم میں کوئی حدیث اپنے شرط پر نہ پائی۔ لیکن ابن حبان نے اپنے اسناد کے ساتھ اشعث سے بیان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب و ماہتاب ہر دو کے کسوف و خسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھی بغیر مکرر کرنے رکوع اور بلا تطویل ارکان کے اور صاحب عمدہ نے نقل کی کہ حضرت کے وقت ۴ھ ہجری ماہ جمادی الآخرین خسوف ماہتاب ہوا اور مشہور ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت نماز پڑھی۔ اور وہ اول نماز کسوف تھی اسلام میں۔ امام مالک و امام اعظم کا مذہب یہ ہی کہ چاند گہن کے وقت دو رکعت تنہا تنہا گذارین نوافل کے مانند۔ اس نماز میں جماعت اسکے پاس ثبوت کو نہ پہنچی **باب** صب المرأۃ الماء علی رأسہا اذا طال لہا مکث القیام ترجمہ باب پانی ڈالنے میں عورت کے اپنے سر پر جبکہ قیام دراز کرے قیام پر۔ امام بخاری نے اس باب میں کوئی حدیث نہ لائی گویا اکتفا فرمایا اس حدیث پر جو آگے بی بی اسماء کی روایت سے گذری۔ اور بعض نسخوں میں یہ باب ہی نہیں **باب** الرکعۃ الاولی فی الکسوف اطول من الثانیۃ باب نماز کسوف میں پہلی رکعت کو دوسری سے دراز کرنے کے بیان میں **حدثنا** محمود بن غیلان قال حدثنا ابو احمد قال حدثنا سفیان عن یحیی عن عمرۃ عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی بہم فی کسوف الشمس اربع رکعات فی سجدتین الاولی فالاولی اطول من الثانیۃ عائشہ رضہ نے کہا کہ حضرت نے کسوف آفتاب میں لوگوں کے ساتھ دو رکعت چار رکوع کے ساتھ پڑھی پہلی رکعت دراز تر دوسری سے **باب** الجہر بالقراۃ فی الکسوف باب نماز کسوف میں قرأت بالجہر کے بیان میں۔ امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور جمہور فقہا رح سب کہ قرأت بالجہر چاند گہن میں نہیں مروی ہوئی گہن میں جو کہ کسوف آفتاب کی نماز دن کی ہی اور خسوف ماہتاب کی نماز شب میں اور جہر مسنون شب کی نفلوں میں وارد ہی اور بھی ثابت ہوا کہ اس قرأت کا انداز سورہ بقرہ کے مقدار تھا اگر قرأت جہر ہوتی تحمین و اندازہ کی حاجت نہیں تھی اگرچہ سامع دور ہو پر ایک دوسرے سے معلوم کر سکتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے جہر فرمایا ہو تو بھی بیان جواز کے لئے ہوگا۔ **حدثنا** محمد بن مہران قال حدثنا الولید بن مسلم قال اخبرنا ابن نمر سمع الزہری یخبر عن عروۃ عن عائشۃ قالت جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الکسوف بالقراۃ فی رکعتین وفی روایۃ الخسوف ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ قالت جہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ الکسوف بالقراۃ فصلی ثمان رکعات فی رکعتین واربع سجدات عائشہ رضہ نے کہا کہ حضرت نے نماز کسوف میں قرأت بالجہر کی فاذا فرغ من قرأتہ کبر فرکع واذا رفع رأسہ من الرکعۃ قال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ثم یعاود القراۃ فی صلوۃ الکسوف اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات جب قرأت سے فارغ ہوتے تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھائے کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر معاودت کرتے تھے نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدوں کو دو رکعت میں وقال الاوزاعی وعنبسۃ سمعت الزہری عن عروۃ عن عائشۃ ان الشمس خسفت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث منادیا اوزاعی وغیرہ نے کہا کہ سنا میں زہری سے اور وہ عروہ سے وہ عائشہ رض سے کہ بولی کہ سورج گہن ہوا حضرت کے وقت پس بھیجا منادی کہ ندا کرے الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز کو جمع کر یوں ہی فتقدم فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات قال الولید واخبرنی عبد الرحمن بن نمر سمع ابن شہاب مثلہ قال الزہری فقلت ما صنع احوک ذلک عبد اللہ بن زبیر ما صلی الا رکعتین وقال الصبح اذ صلی بالمدینۃ قال اجل انہ اخطأ السنۃ پھر اقدام فرمایا حضرت نے پھر پڑھی چار رکوع و چار سجدہ دو رکعت میں۔ ولید کہتا ہی کہ خبر دی مجھے عبد الرحمان بن نمر نے کہ وہ سنا ابن شہاب سے مانند حدیث مذکور کے۔ اور زہری نے کہا کہ میں عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی عبد اللہ بن زبیر نے کیا کیا۔ نہ گذاری اسنے مگر دو

الجزء الرابع

رکعتین نماز صبح کی مانند جب وہ نماز کسوف پڑھا مدینہ میں۔ عروہ کہا ہاں مقدار سے خطا کی سنت نبوی میں جو دو رکعت بغیر وداری اور تکرار رکوع کے گذاریں۔ تابعہ سلیمان بن کثیر وحسین بن حسین عن الزہری فی الجہر متابعت کی ہی سلیمان وحسین ہر دو نے عبدالرحمان کی جو زہری روایت کی ہیں جہر کے باب میں۔ لیکن اوزاعی کی روایت میں جہر کی تصریح نہیں۔

ابواب سجود القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی سجود القرآن وسنتہا

قرآن عظیم کے سجدہ تلاوت کے بیان میں۔ باب بیان میں اس چیز کے جو وارد ہوئی سجدہ تلاوت کے مواضع میں اور وہ حضرت کے فعل سے مسنون ہونے کے بیان میں۔ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحاق قال سمعت عن عبداللہ قال قرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجم بمکۃ فسجد فیہا وسجد من معہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم تلاوت فرمایا پھر سجدہ کیا انہیں اور سجدہ کیا لوگوں نے بھی جو آپ کے ساتھ تھے۔ سورہ نجم اول سورہ ہی جو مشتمل بسجدہ نازل ہوا اسی لئے امام بخاری رح نے اس سورہ سے ابتدا کی ف اگر کہیں کہ اول جو نازل ہوا سورہ اقرا ہی جواب یہ کہ ان کی پہلی آیتیں پہلے نازل ہوئیں مگر سجدہ کی آیت آخر میں نازل ہوئیں قسطلانی۔ غیر واحد قال یکفینی ہذا فرأیتہ بعد ذلک قتل کافرا سو اس شخص کے جو لیا ایک مشت کنکر یا مٹی بھر اٹھایا اسکو اپنی پیشانی کی طرف اور کہا کہ بس مجھکو راوی کہتا ہی کہ دیکھا میں اس ملعون کو کہ حالت کفر میں مارا گیا اس ملعون کے تعین میں اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ وہ امیہ بن خلف تھا جو روز بدر ہلاک ہوا۔

باب سجدۃ تنزیل السجدۃ

باب اس بیان میں کہ سورہ الم تنزیل السجدۃ میں سجدہ واقع ہی۔ اس حدیث میں ذکر نہیں سبب کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی قرات میں سجدہ تلاوت کیا حالانکہ سجدہ اس سورت میں مجمع کا متفق علیہ ہی لیکن اختلاف اس باب میں ہی کہ سجدہ تلاوت نماز میں کرنا روا ہی یا نہ ف قسطلانی نے کہا کہ طبرانی کی معجم صغیر میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح میں اس سورۃ کی تلاوت میں سجدہ میں گئے۔ حدثنا محمد بن یوسف قال حدثنا سفیان عن سعید بن ابراہیم عبدالرحمن عن ابی ہریرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الجمعۃ فی صلاۃ الفجر الم تنزیل السجدۃ وہل اتی علی الانسان ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روز جمعہ نماز صبح میں یہ دو سورتیں پڑھتے تھے۔

باب سجدۃ ص

باب سورہ ص میں سجدہ کرنے کے بیان میں۔ حدثنا سلیمان حرب وابو النعمان قالا حدثنا حماد وہو ابن زید عن ایوب عن عکرمۃ عن ابن عباسؓ قال ص لیس من عزائم السجود وقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فیہا ابن عباس نے کہا کہ سورہ ص کا سجدہ واجبات سے نہیں اور تحقیق دیکھا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتے تھے انہیں داود علیہ السلام کی موافقت کے لئے اور فرمایا کہ داود پیغمبر نے سجدہ کیا اس جگہ توبہ کے لئے اور ہم سجدہ کرتے ہیں داود علیہ السلام کی قبولیت توبہ کے شکریہ میں ف اسی واسطے شافعیہ کہتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ سجدہ تلاوت نہیں بلکہ سجدہ شکر ہی پس شافعیہ کے پاس اندرون نماز اس سورت کی تلاوت میں سجدہ نہیں ہاں خارج نماز قرأت تلاوت مستحب ہے بلکہ وے یہاں تک کہتے ہیں کہ سجدہ شکر اندرون نماز حرام ہی جس سے نماز باطل ہوتی ہی اگر امام حنفی ہو اور اس سورت کے تلاوت میں سجدہ کرے تو مقتدی شافعی امام فیما بین آئے کا منتظر کھڑا رہے یہ سجدہ نکرے لیکن حنفیہ کے پاس سورہ ص میں بھی سجدہ واجبہ دوسرے سجدہ کے مانند کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت میں سجدہ کیا ہی اور یہ جو ابن عباس نے کہا کہ یہ سجدہ عزائم یعنے واجبات سے نہیں اسکے یہ معنے ہیں کہ اسکا وجوب اس قبیل سے نہیں کہ بطریق تعبد سے شروع ابتدا کریں بلکہ یہ ایسا وجوب ہے کہ امت کی تلاوت کے سبب سے لاحق ہوتا ہی۔ جانے کہ سجدوں کے عدد میں اختلاف ہی ابوداؤد اور حاکم عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے مجھے قرآن مجید میں پندرہ مقام میں سجدے کروائے۔ تین سجدے مفصل میں یعنے والنجم اور واشقت اور اقرأ میں اور دو سجدے سورہ حج میں باقی گیارہ آگے آتے ہیں اس حدیث کی قوت میں کلام ہی بلکہ ضعیف کہتے ہیں جملہ پندرہ ہوئے۔ اور ابوداؤد و ترمذی ابودرداؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ﷺ کے ساتھ قرآن مجید میں گیارہ مقام میں سجدہ کیا ایسے کوئی سجدہ مفصل یعنے اول تین سورتوں میں نہیں و گیارہ مقام یہ ہیں۔ اعراف[1] و رعد[2] و نحل[3] و بنی اسرائیل[4] و مریم[5] اور سورہ حج میں ایک سجدہ اور فرقان[6] و نمل[7] اور الم السجدہ[8] اور ص[9] و حم السجدہ[10]۔ یہی حدیث امام مالک رح کی سند ہی۔ لیکن حنفیہ و شافعیہ کے پاس بالاتفاق چودہ سجدے ہیں۔ یہ گیارہ اور اوپر کے تین

اختلاف کے سجدوں کے عدد میں

سورہ ص

دن تین سورون مین آنحضرت کا سجدہ پڑھنا اخیر مین مداومت کرنا امام اعظم و شافعی کے پاس احادیث صحیحہ سے ثبوت کو پہنچا ہی لیکن شافعیہ کے پاس سورہ حج مین دو سجدے ہین اور سورہ ص مین سجدہ نہین کیونکہ انکے پاس سجدۂ شکری نہ سجدۂ تلاوت اور حنفیہ کے پاس سورہ حج مین پہلا ایک ہی سجدہ اور سورہ ص مین ایک سجدہ جملہ ۱۴ ہوئے مین ایسا ہی مصنف حنفی ہین

اسباب بین حنفیکی سند یہ ہی کہ اگرچہ سورہ حج مین دو سجدہ کی روایات و احادیث آئے ہین لیکن علماء نے پہلا سجدہ تلاوت کا ہی دوسرا سجدہ نماز کا اس قرینے سے کہ دوسرا سجدہ رکوع کے نزدیک ہی اور جس جگہ ذکر سجدہ رکوع کے نزدیک ہو مراد اس سے سجدۂ نماز ہی۔ اور وہ جو ابوداؤد و ترمذی مین عقبہ بن عامر کی مروی ہی کہ اسنے پوچھا یا رسول اللہ کیا سورۂ حج مین دو سجدے ہین فرمایا ہان۔ اس حدیث کے اسناد حنفیہ کے پاس قوی نہین اور ابن عمر کا جو حج مین دو سجدہ کرنا جو جامع الاصول مین مروی ہی یہ اثر بھی حنفیہ کے پاس صحت کو نہ پہنچی حنفیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے احتجاج کرتے ہین کہ انکے پاس سورۂ حج مین پہلا ایک ہی سجدہ ہی جو عزیمت و واجب ہے فقط اور سجدہ سورہ ص کے باب مین شافعیہ جو کہتے ہین کہ وہ سجدۂ تلاوت نہین بلکہ سجدۂ شکری اور اسپر ہمیشگی نہ ہی چنانچہ نسائی کی روایت مین وارد ہوا کہ حضرت نے اسمین سجدہ کیا اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے توبہ کے لئے سجدہ کیا اور ہم اسکے قبول توبہ کے شکر مین سجدہ کرتے ہین اور ایسے ہی دوسرے احادیث۔ حنفیہ کہتے ہین کہ سجدہ شکر بھی منافی وجوب کا نہین کیونکہ تمامی فرایض و واجبات کا ادا کرنا بھی پروردگار کی نعمتون کے بھی شکر مین ہی جو بندے کو شب و روز گھیرے ہین۔ اسکے سوا اوایل مین اس سورے کے سجدہ کا وہی حال تھا کہ اسپر مواظبت نہین لیکن آخر الامر حضرت اسپر مواظبت فرماتے تھے چنانچہ امام احمد نے ابوبکر بن عبداللہ مزنی سے اور وہ ابوسعید مدنی سے لایا ہی کہ ابوسعید نے کہا کہ مین خواب مین دیکھا کہ سورہ ص لکھتا ہون جب سجدہ کی آیت پہنچا کیا لکھتا ہون کہ دوات قلم اور جو کچھ کہ حاضر ہی سب کے سب سجدے مین گرے پھر مین یہ قصہ حضور نبوی مین عرض کیا بعد ازان حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ ص مین ہمیشہ سجدہ کیا کرتے تھے۔ یہان معلوم ہوا کہ اوایل مین مواظبت نہین اور آخر مین بعد اس قصے کے اس سجدے پر مواظبت فرمائی جیسا کہ دوسرے سورون مین بھی بغیر ترک کے مواظبت فرماتے ہین اور ظاہر ہوا کہ وہ احادیث جو سجدۂ ص کے عدم وجوب پر دلالت کرتی ہین اس قصے کے آگے واقع ہوئی ہین۔ اسیواسطے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اس سورے کے سجدے کے قایل ہین اور بیہقی نے ذکر کیا کہ صحابہ کی ایک جماعت سورۂ ص مین سجدہ کرتی تھی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مجاہد نے کہا کہ مین ابن عباس رضہ کو کہا آیا سورۂ ص مین سجدہ کرون پس ابن عباس نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ پھر یہان تک پہنچے حق تعالی ہمارے حضرت کو فرماتا ہی فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ یعنے ان پیغمبرون کی ہدایت پر اقتدا کیجئے۔ پھر ابن عباس نے کہا کہ ہمارے پیغمبر وہ ہین کہ انکی پیروی کا ہم حکم کئے گئے ہین پس تجھے لازم ہی کہ اقتدا کرے انکی یعنے جب داؤد علیہ السلام نے وہان سجدہ کیا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکی موافقت سے سجدہ کیا پس ہمکو بھی اس سورے مین سجدہ ضروری انتہی پس ہمارا سجدہ ہمارے پیغمبر کی متابعت اور انبیا کے اقتدا کے لئے ہی جسکا ہمکو حکم ہوا ہی انتہی از قسطلانی و شرح سفر السعادت۔

باب سَجْدَةِ النَّجْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب سورہ نجم کے سجدے مین ابن عباس رضہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سورت مین سجدہ کرنا ذکر کیا

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ بِهَا فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا سَجَدَ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ حضرت نے سورت نجم تلاوت کی پھر سجدہ کیا اسمین پھر باقی نرہا قوم سے کوئی شخص مومن ہو یا کافر مگر وہ بھی سجدہ کیا فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هٰذَا پھر ایک شخص قوم کا لیا ایک مشت سنگریزے یا مٹی پس اٹھایا اسکو اپنے منہ طرف اور کہا ہمکو اس مقدار سے مجھکو اس مقدار قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ مین اسکو دیکھا کہ بعد ازان کافر مارا گیا

باب سُجُوْدِ الْمُسْلِمِيْنَ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكُ نَجِسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوْءٌ باب بیان مین سجدہ کرنے مسلمانون کے مشرکون کے ساتھ حالانکہ مشرک نجس ناپاک ہی نہین اسکے لئے وضو از روے شرع کے اگرچہ وہ وضو کرے پاکی حاصل نہوگی کیونکہ وہ اہل عبادت سے نہین

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْجُدُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ اور تھے ابن عمر کہ سجدۂ تلاوت کرتے غیر حالت وضو مین۔ اور بعض روایات مین حالت وضو مین وارد ہوا۔ کہتے ہین کہ یہہ روایت خطا ہی کیونکہ معروف و مشہور یہی ہی کہ انہون بے وضو سجدہ کرتے تھے۔ اور بعضون نے ابن عمر سے روایت کی کہ کہا سجدۂ تلاوت جایز نہین مگر طہارت پر۔ ان ہر دو کی تطبیق مین کہتے ہین کہ مراد طہارت سے نیابت کی طہارت ہی۔ اور وہ جو بعضون نے حالت اضطرار و اختیار سے تعلیق دی ہین نہ کچھ نہین ہی۔ اسلئے کہ سجدۂ تلاوت ہین کہ اضطرار نہین تاخیر و مہلت سے بھی ادا کر سکتے ہین۔ ابن عمر کا یہہ فعل بیان کرنے سے امام بخاری رح کا مقصود استحباب نہی کیونکہ یہہ سجدہ عبادت ہی اور سجدۂ عبادت بے وضو ادا کرنا کسی کے پاس بھی جایز نہین اس قول پر شرح بخاری ابن بطال سے اعتراض نقل کرتے ہین کہ مقصود بخاری رح کا انکے مشکور ہونے فعل سے قول ابن عمر پر احتجاج ہی لیکن اسکا بطلان ظاہر ہی کیونکہ مشرکون کا فعل لایق اعتبار نہین چہ جائیکہ اسکو حجت شرعی مشہور کرے

اگر مقصود بخاری رح کا ابن عمر پر رد ہو قول سے اسکے تو الٹرک و بخش ہی البتہ درست و راست ہی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ابن عمر رض کا عمل باطل ہونے پر یہ قول حجت لینا خطا کے نزدیک ہی نہ صواب فافہم **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ ابن عباس سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے سورہ نجم کی تلاوت مین سجدہ کیا اور آپکے ساتھ مسلمانون اور کافرون اور جن و انس نے بھی سجدہ کیا جو اسوقت حاضر تھے۔ کہتے ہین کہ قول جن و انس اجمال بعد تفصیل ہی یا تفصیل بعد اجمال بہتر یہ کہ کہین کہ تاکید کے لئے ہی کیونکہ معنے ایک ہی ہین اور جن کا سجدہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے معلوم ہوا اور ہو سکتا ہی کہ راوی بھی اسپر آگاہ ہوا ہو کیونکہ بسا اوقات جن دیکھے جاتے ہین رواہ ابراھیم بن طھمان عن ایوب روایت کی اس حدیث کی ابراہیم نے ایوب سے

باب

مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ باب بیان حال مین اسکے جو آیت سجدہ تلاوت کی اور سجدہ نہ کیا **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُصَيْفَةَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رض ابن قسیط نے خبر دی کہ وہ زید بن ثابت انصاری سے پوچھا آخر نجم کے سجدے سے فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا پس انہون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سنایا اور حضرت نے سجدہ نہ کیا اسمین۔ یہہ بات کی تعلیم کے لئے تھا کہ سجدہ تلاوت مین تاخیر جایز ہی لازم نہین کہ سنتے ہی ادا کرے۔ حضرت اسحٰق جو سجدے مین نہ گئے شافعیہ سجدہ نکرنے پر حمل کرتے ہین۔ اور حنفیہ تاخیر پر **حدثنا** اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا ترجمہ گذرا

باب سَجْدَةِ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

باب بیان مین سجدہ کرنے وقت تلاوت اس آیت سجدہ کے جو اس سورہ مین آئی ہی **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا ابوسلمہ نے کہا کہ مین ابوہریرہ کو دیکھا کہ سورہ اذا السماء انشقت پڑہا اور سجدہ کیا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَلَمْ اَرَكَ تَسْجُدُ ابوسلمہ کہا کہ مین ابوہریرہ سے کہا کہ کیا نہین دیکھتا ہون مین تجھکو کہ تو سجدہ کرتا ہی۔ یہہ ہمزہ استفہام انکار کے لئے ہی اور شرح ہی اسبات پر کہ صحابہ کرام کا عمل اسکے خلاف مین استقرار پایا ہی چنانچہ روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے مفصل سورون مین سجدہ نکیا جب مدینہ منورہ کیطرف رجوع فرمایا۔ اور ابورافع نے بھی ابوہریرہ پر انکار کیا چنانچہ نیچے معلوم ہوتا ہی قَالَ لَوْ لَمْ اَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ لَمْ اَسْجُدْ ابوہریرہ نے کہا کہ اگر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ سجدے مین گئے پس مین بھی سجدہ نکیا ہوتا

باب مَنْ سَجَدَ لِسُجُوْدِ الْقَارِئِ

باب بیان حال مین اسکے جو سجدہ کیا بسبب سجدہ کرنے قرآن کی آیت سجدہ تلاوت کرنیوالے کے وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِتَمِيْمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهُوَ غُلَامٌ اِنْ مسعود نے تمیم بن حذلم کو کہا درحالیکہ تمیم لڑکا تھا فَقَرَاَ عَلَيْهِ سَجْدَةً فَقَالَ اُسْجُدْ فَاِنَّكَ اِمَامُنَا پس تمیم ابن مسعود پر آیت سجدہ پڑہا ابن مسعود نے تمیم کو کہا کہ سجدہ کر مقرر تو اس سجدہ مین ہمارا امام ہی اگرچہ تو لڑکا ہی تجھپر سجدہ واجب نہین یعنے یہہ سجدہ جو تمہارے پر لازم ہوا تیری تلاوت کے سبب سے ہی۔ یہہ مطلب نہین کہ اگر تو سجدہ نکرے مین بھی سجدہ نکرون اسلئے کہ سجدہ جیسا پڑہنے والے پر ہی ویسا ہی سننے والے پر بھی خواہ قصد سے یا بلا قصد اور جس طرح سے نے خواہ بالغ یا نابالغ سے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْسُّوْرَةَ الَّتِيْ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهٖ ابن عمر نے کہا کہ حضرت ہم تلاوت فرماتے تھے ہمارے سورہ جسمین آیت سجدہ ہی پھر حضرت سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے یہان تک کہ ہمارے سے کوئی شخص نہ پاتا تھا جگہ سجدہ کے لئے جگہ بسبب ازدحام لوگون کے جو سب یکبارگی سجدہ مین جاتے

باب اِزْدِحَامِ النَّاسِ اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ السَّجْدَةَ

باب ہجوم کرنے مین لوگون کے جب امام آیت سجدہ تلاوت کرے **حدثنا** بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ ترجمہ گذرا

باب مَنْ رَاٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوْجِبِ السُّجُوْدَ

باب بیان حال مین اسکے جو اعتقاد رکہتا ہی کہ حق تعالیٰ شانہ نے کسی پر سجدہ تلاوت واجب نہین کیا۔ گمان کرتے ہین کہ سجدہ تلاوت سنت ہی۔ جاننا چاہئے کہ سجدہ تلاوت امام اعظم رح کے

سجدۂ تلاوت کے وجوب اور اس کے احکام میں اختلاف

کے پاس واجب ہی دلیل انکی وہ آیتیں ہین جو اس سجدہ کے باب مین وارد ہوئین اور وے سر وجوب پر دلالت رکھتی ہین چنانچہ بعض آیات میغہ امر سے آئی ہین جیسے فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا وَاقْتَرِبْ اور مطلق امر تو وجوب کے لئے ہی اور بعض آیات اسکے ترک کے وعید شدید پر مشتمل ہین وعید بھی وجوب پر دلالت کرتی ہی اور بعض آیات شامل ہین انکار پر کافرون کے ہر سجدے سے اور کفار کی تشبیہ سے بچنا بھی واجبات سے ہی اور بعض آیات مشتمل ہین فرشتون کے فعل کی خبر پر اور فرشتون کی اقتدا و تبعیت بھی لازم ہی کیونکہ ملایک کی اقتدا مین فعل شیطان سے تبری حاصل ہی - اور امام شافعی رح و امام مالک رح قایل ہین کہ سجدۂ تلاوت سنت ہی - دلیل انکی حدیث مذکور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ نجم تلاوت کیا گیا حضرت نے سجدہ نکیا - یہہ حدیث اُن آیات قرانی کی معارض نہین ہوسکتی جو وجوب پر دلالت کرتے ہین اسلئے کہ شاید وہ شخص جو سورۂ نجم پر یا اخر سورہ کی آیت سجدہ تلاوت نہ کیا ہوگا - اگر وہ تلاوت بھی کیا ہوا آنحضرت نے سجدہ مین تسہیل فرمائی نہ یہہ کہ سجدہ کیا ہی نہین اور تاخیر تو سجدے مین روا ہی پس جواز تاخیر معلوم کرانے کے لئے حضرت فورًا سجدے مین نہ گئے - اور وہ جو بعض صحابہ سے روایت کرتے ہین کہ آیت سجدہ پر انہون نے سجدہ نہ کیا یہہ بھی نص قرانی کے خلاف مین حجت نہین ہوسکتا ہی - اور وہ حکم الٰہی جو سجدہ کرنے پر ناطق ہی اسکو نماز پر حمل کرنا قایلان سنت کے پاس بھی باطل ہی کیونکہ ایک صیغہ امر کو ایک جگہہ ندب پر حمل کرنا اور ایک جگہہ وجوب پر اس قبیل سے ہی کہ ایک کلمہ کو ایک ہی حالت مین دو مطلب پر استعمال کرین اور یہہ تو باطل ہی وَقِيْلَ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الرَّجُلُ يَسْمَعُ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَجْلِسْ لَهَا عمران سے پوچھا گیا کہ کوی شخص سجدے کی آیت سنتا ہی اور سننے کے لئے نہ بیٹھا - یعنے آیت سجدہ سننے کے قصد سے نہ بیٹھا اسکا حکم کیا ہی قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ قَعَدَ لَهَا - عمران کہا بول کہ آیت سجدہ سننے کے قصد سے بیٹھا تو اسکا کیا حکم ہی كَأَنَّهُ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ گویا کہ عمران نہین واجب ٹھہراتا ہی اسپر سجدہ - یہہ قول امام بخاری رح کا ہی عمران رض کے جواب کا حاصل یہہ کہ جو کہ آیت سجدہ سننے کے قصد سے بیٹھا جب اسپر سجدہ واجب نہین پھر اسپر جو بلا قصد بیٹھے بطریق اولی واجب نہوگا وَقَالَ سَلْمَانُ مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا سلمان نے کہا کہ ہم یہہ سننے کے لئے نہین آئے تاہم سجدہ کرین - روایت ہی کہ سلمان فارسی رض ایک جماعت پر گذرے جو قرآن پڑہتے تھے جب سجدے کی آیت پر پہنچے سبکے سب سجدے مین گئے سلمان فارسی نے سجدہ نکیا - لوگون نے کہا کہ تمنے کسلئے سجدہ نہ کیا کہا کہ قصدًا یہہ سننے کے لئے ہم نہ آئے - یہہ قول ناظری اسبات پر ہین کہ اگر کوی قصدًا بھی سنے سجدہ نکرے وَقَالَ عُثْمَانُ إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَهَا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہین ہی سجدۂ تلاوت مگر اس شخص پر جو آیت سجدہ قصدًا سنے حضرت عثمان رض کا یہہ قول ناظری اسبات پر ہین کہ سامع پر سجدۂ تلاوت واجب ہے جس مستمع کا بالقصد سننے والے اور سننے والے کو غیر قاصد پر حمل کرنا وجہ دیگر طلب کرتا ہی بہر تقدیر یہہ سب اقوال قاری پر وجوب سجدہ کی نفی نہین کرتے ہین اور ترجمۂ باب مین دعوا عدم وجوب کا مطلق ہی وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا تَسْجُدُ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا اور زہری نے کہا کہ سجدہ نکر مگر جب تو پاک رہے حدث سے - زہری رح کا یہہ قول ابن عمر رض کے قول کا رد کرتا ہی جو انہون نے کہا تھا کہ سجدۂ تلاوت بغیر وضو کے روا ہی - لیکن مطلقا سجدہ کرنے پر دلالت نہین کرتا ہی فَإِذَا سَجَدْتَ وَأَنْتَ فِي حَضَرٍ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَإِنْ كُنْتَ رَاكِبًا فَلَا عَلَيْكَ حَيْثُ كَانَ وَجْهُكَ پس جسوقت کہ تو سجدہ کریگا اور حضر مین رہیگا - تو منہہ قبلے کی طرف کر سجدے مین اور اگر سفر مین سوار رہیگا پس کچھہ اندیشہ نہین کہ تیرا منہہ جس کسی جہت مین ہو سجدہ کیا کر - امام بخاری رح نے اس قول سے یہہ استدلال کیا ہی کہ اگر سجدۂ تلاوت واجب ہوتا مرکب پر ادا کرنا جایز نہوتا - لیکن یہہ بات اس شخص پر جو وتر واجب کو مرکب پر ادا کرنا جایز رکھا ہے حجت نہین ہوتی ہی - اور بھی تکبیر تحریمہ نفل کی جب منعقد ہوجاوے نماز کے رافعال غازی پر واجب ہوجاتے ہین پس سجدۂ نفل جو مرکب پر کرتا ہی وہ سجدہ واجب ہے سجدۂ تلاوت جو بعد قرات کے مرکب پر واجب ہوتا ہی اسی قبیل سے ہی وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ لَا يَسْجُدُ لِسُجُوْدِ الْقَاصِّ اور سائب بن یزید سجدہ نہین کرتے تھے قرآن مجید کا قصہ تلاوت کرنوالے کے سننے پر اسلئے کہ قصہ خوان تلاوت کی نیت سے آیت نہین پڑہتا ہی حنفیہ کا جواب ان قوال پر تقریروں سے معلوم ہوچکا

حدثنا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ ابوبکر بن ابی ملیکہ نے کہا کہ ربیعہ نیک لوگون سے تھا عَمَّا حَضَرَ رَبِيْعَةُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض عما اخبرنی سے متعلق ہی اور عن عثمان ایک محذوف سے متعلق ہی جو راویانی ہی پس معنا یہہ ہی کہ خبر دی مجھکو ابوبکر بن ابی ملیکہ نے درحالیکہ وہ عثمان اور وہ ربیعہ روایت کرتا ہی اس قصے کی جو وہ حضرت عمر کی مجلس مین حاضر تھا قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِسُوْرَةِ النَّحْلِ حضرت عمر نے روز جمعہ بر سورۂ نحل پڑہا حَتّٰى إِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ

نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الْجُمُعَةُ الْقَابِلَةُ قَرَأَ بِهَا حَتّٰی اِذَا جَاءَ السَّجْدَةَ یہاں تک کہ جب سجدہ کی آیت پر پہنچے منبر سے اتر کر سجدہ کیا اور لوگ بھی انکے ساتھ سجدے میں گئے یہاں تک کہ دوسری جمعہ کو بھی وہی سورہ پڑھتے رہے حتی کہ سجدے کی آیت پر آئے قال یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَمَنْ لَمْ یَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَلَمْ یَسْجُدْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ پھر کہنے لگے کہ لوگو ہم سجدے میں جاتے ہیں پس جو شخص سجدہ کیا مقرر اچھا کیا اور جسنے سجدہ نہ کیا کچھ گناہ اس پر نہیں اور حضرت عمر نے سجدہ نہ کیا امام بخاری نے اس حدیث سے سجدہ تلاوت کے عدم وجوب پر استدلال کیا ہے وَزَادَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ لَمْ یَفْرِضِ السُّجُوْدَ اِلَّا اَنْ نَشَاءَ ابن جریج نے کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے اسناد سابق کے ساتھ مجھ کو خبر دی کہ نافع یہ زیادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر سجدہ فرض نہیں کیا مگر یہ کہ ہم چاہیں اور التزام سجدہ کا کریں یہ تکملہ حدیث کا ترجمہ پر دلالت نہیں کرتا ہے اسلئے کہ نفی فرضیت کی عدم وجوب پر دلالت نہیں کرتی ہے فرض نہیں کہنے سے لازم نہیں کہ واجب بھی نہیں کیونکہ وجوب کا مرتبہ فرض سے کمتر ہے اگر واجب و فرض کو یک ہی معنے میں لیویں تو یہ معنے کر سکتے ہیں کہ حق تعالیٰ فرض کیا کہ آیت سجدہ کی قرأت کے ساتھ ہی سجدہ کریں بلکہ مہلت و ڈھیل سے بھی کر سکتے ہیں اور وہ جو اوپر گذرا کہ سجدہ نہ کرنے پر گناہ نہیں یعنے تاخیر و مہلت سے گناہ نہیں یہ معنے اسلئے کیا جاتے کہ آیات قرآنی کے ظاہری معنے جو وجوب پر دلالت کرتی ہیں باقی رہیں

باب مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ فِی الصَّلٰوةِ یَسْجُدُ بِهَا باب بیان اس شخص کے جو نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی اور نماز میں ہی سجدہ کیا

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَکْرٌ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ کہا ابو رافع کہ میں نے ابو ہریرہ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی پس وہ سورہ اذا السماء انشقت پڑھا پھر سجدہ کیا میں نے کہا کہ کیا ہی یہ سجدہ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ فِیْهَا حَتّٰی اَلْقَاهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ سجدہ کرتا تھا میں پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہمیشہ سجدہ کیا کروں گا میں نماز میں یہاں تک کہ مروں اور ملوں حضرت سے

باب مَنْ لَمْ یَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُوْدِ مَعَ الْاِمَامِ مِنَ الزِّحَامِ باب بیان حال ان کے جو امام کے ساتھ سجدہ کرنے کے لئے جگہ نہ پائی بسبب ہجوم لوگوں کے

حدثنا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ السُّوْرَةَ الَّتِیْ فِیْهَا السَّجْدَةُ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا مَکَانًا لِمَوْضِعِ جَبْهَتِهٖ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت سجدہ کا سورہ تلاوت فرماتے اور سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے آپکے ساتھ یہاں تک کہ نہیں پاتا کوئی ایک ہم سے جگہ پیشانی رکھنے کے لئے

ف اور طبرانی نے طریق سے مصعب بن ثابت کے نافع سے اس حدیث میں یہ زیادہ کیا ہے کہ کہا کہ جب سجدے کے لئے جگہ نہ ملتی سجدہ کرتا تھا آدمی اپنے روبرو کسی شخص کی پیٹھ پر

قسطلانی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابواب تقصیر الصلوٰة

یہ ابواب سفر میں نماز قصر کرنے کے بیان میں

باب مَا جَاءَ فِی التَّقْصِیْرِ وَکَمْ یُقِیْمُ حَتّٰی یُقَصِّرَ باب سفر میں نماز چہار گانہ قصر کرنے کے بیان میں اور اس بیان کہ غایت قصر کتنے روز ہے کہ کتنے روز کی اقامت میں نماز قصر جائز ہے اور زیادہ اس پر قصر کرے

حدثنا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ وَحُصَیْنٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ یَقْصُرُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت فرمائی فتح مکہ کے دنوں کو مسئلہ میں انیس روز قصر کرتے تھے اندنوں نماز چہار گانہ کو فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا فَاَقَمْنَا تِسْعَةَ عَشَرَ قَصَرْنَا وَاِنْ زِدْنَا اَتْمَمْنَا پھر ہم بھی حضرت کی متابعت سے جب سفر جاتے انیس روز مقیم ہوتے اور قصر کرتے نماز کو اگر انیس روز سے زیادہ اقامت کرتے قصر چھوڑ دیتے چہار رکعت برابر پڑھا کرتے

حدثنا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ فَکَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَةِ ابو اسحٰق نے کہا کہ انس بن مالک کہتے تھے کہ نکلے ہم حضرت کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف پس آنحضرت دو دو رکعت ہی نماز پڑھا کرتے تھے مدینہ کو مراجعت کرنے تک قُلْتُ اَقَمْتُمْ بِمَکَّةَ شَیْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا نُقَصِّرُ الصَّلٰوةَ ابو اسحٰق کہتا ہے کہ میں نے انس سے پوچھا کہ کیا اقامت کی تم نے مکے میں ایک مدت کہا کہ اقامت کی ہم نے مکہ معظمہ میں دس روز درحالیکہ قصر کرتے تھے آنحضرت نماز میں۔ کہتے ہیں کہ یہ اقامت حجۃ الوداع میں تھی۔ اور وہ اقامت ۱۹ روز کی تھی مذکور ہوئی فتح مکہ کے وقت۔ پوشیدہ نہ رہے کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام صباح تاریخ چہارم ذیحجہ کو داخل مکہ ہوئے۔ چنانچہ باب آئندہ میں اس معنے پر تصریح آتی ہے۔ اور اکثروں تاریخ کو منیٰ کو تشریف لیگئے پھر مکہ میں تمام چہارہی

روز اقامت فرمائی اسی سبب سے امام احمد نے کہا کہ اس حدیث کے لئے کوئی وجہ نہیں فتدبر ف ان ہر دو حدیث میں تصریح ہی کہ چار روز کی اقامت کی نیت ہو تو قصر نہیں اٹھ جاتا جیسا کہ امام شافعی رح نے کہا کہ مدت سفر تین روز ہی اگر چار روز کی اقامت کی نیت کرے وہ مقیم ہو چکا پس قصر بھی اٹھ گیا امام شافعی کی سند یہ ہی کہ آیت اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ قصر سیر زمین سے مشروط ہی جب اقامت ہو قصر بھی مرتفع ہوتا ہی ۔ دوسری دلیل یہہ کہتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا یُقِیْمُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ ثَلَاثًا یعنے مہاجرین جب حج کے لئے جاوین تو مناسک حج ادا کرنے کے بعد تین روز سے زیادہ وہان اقامت نکرین کہ حرام ہی اس سے معلوم ہوا کہ مدت سفر تین ہی روز ہی اس سے زیادہ اقامت ہی ۔ اور امام اعظم کے پاس جب تک پندرا روز کی اقامت کی نیت نہو قصر ہی پڑہے سو انکی دلیل وہ حدیثین بخاری کے ہین جو اوپر مذکور ہوین کہ حضرت دس روز اور انیس روز تک مکہ مین قصر ہی پڑہتے تھے اسکے سوا ابوداؤد کے لفظ مین ستّرہ روز اور اسی مین عمران بن حصین کی روایت سے بارہ روز اور ابن عباس کی روایت سے انیس روز اور بھی ابوداؤد مین ابن عباس کی روایت سے پندرا روز کی اقامت آئی ہی جو حضرت نے مکہ مین کی اور نماز قصر پڑہی ۔ اور ابن ابی شیبہ کی کتاب مین وکیع سے اور وہ عمرو بن دینار سے وہ مجاہد بن عمران سے روایت آئی ہی کہ ابن عمر نے کہا اذا اجتمع علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما اتم الصلوٰۃ یعنے جب تو پندرا روز کے اقامت کی نیت کرے نماز کو تمام کر ۔ اور ابراہیم نے داؤد بن ابی ہند سے اور وہ ابن المسیب سے روایت کی ہی کہ اسنے کہا اذا اقام المسافر خمس عشرۃ اتم الصلوٰۃ وما کان دون ذلک فلیقصر یعنے مسافر جب پندرا روز اقامت کرے نماز تمام کرے اور جو اس سے کم مدت ہو قصر کیا کرے ۔ انتہی قسطلانی وعینی **باب** الصلوٰۃ بمنیً باب حکم مین نماز کے منا مین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ ثُمَّ اَتَمَّهَا ابن عمر نے کہا کہ مین نے نماز گذاری پیغمبر خدا کے ساتھ منیٰ مین دو رکعت اور ساتھ ابوبکر صدیق رض کے اور عمر فاروق رض کے اور ساتھ عثمان ذی النورین رض کے انکی اوایل خلافت مین جو انکی مدت خلافت چھے سال یا آٹھ سال تھی بعد ازان حضرت عثمان چہار رکعت نماز کرتے تھے کیونکہ انکے پاس دو رکعت قصر اور چہار رکعت اتمام ہر دو برابر تھے لیکن چہار رکعت اسلئے تمام کرتے تھے کہ تا ثواب زیادہ ہو اور اتمام کو ترجیح دی تا گمان نکرین کہ اصل نماز یہی دو رکعت ہین **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنَ مَا کَانَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ حارثہ رض نے کہا کہ آنحضرت نے منا مین دو رکعت نماز پڑہی درحالیکہ وہ امن کے ایام تھے نہ خوف کے گویا یہہ مقولا اسلئے کہا کہ روایت کریمہ مین جو قصر مین واقع ہوی بظاہر شرط خوف ہی **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض بِمِنًی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ ابراہیم نے کہا کہ مین عبدالرحمن بن یزید سے سنا کہ کہتا تھا نماز پڑہی عثمان رضی اللہ عنہ نے ہمارے ساتھ منیٰ مین چہار رکعتین فَقِیْلَ ذٰلِکَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ پھر یہہ بات عبداللہ بن مسعود رض سے کہی گئی فَاسْتَرْجَعَ فَقَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ عبداللہ بن مسعود رض نے یہہ سنکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہنے لگے کہ نماز گذاری مین نے حضرت کے ساتھ منا مین دو رکعت اور ابوبکر صدیق رض عنہ کے بھی ساتھ منا مین دو رکعت وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ اَبْنِ الْخَطَّابِ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ اور پڑہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منا مین دو رکعتین فَلَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکَعَاتٍ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ پس کاش ان چہار رکعت سے میرا حصہ دو رکعت مقبول ہوتے یعنے کاش عثمان رضی اللہ عنہ چہار رکعت کے بدل دو رکعت گذارتے مطابق سنت نبوی و سنت شیخین کے بہتر تھا ۔ اس قول سے حضرت عثمان کے فعل پر تعریض ہے ۔ یہہ حدیث صریح ہی اس باب مین کہ سفر منا مین مکی چہار رکعت نماز کا کیا صحابہ کو معلوم نہین تھا خصوصًا ابن مسعود کو باوجود دوام صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت نے انکے حق مین فرمایا ہی کہ مین راضی ہون اپنی امت کے حق مین اس چیز سے جو راضی ہوا ابن مسعود ۔ اور یہہ بات یعنے چہار رکعت کا عدم جواز متعاضد ہے ساتھ دوسری حدیثون کے جو اسباب مین نص ہین چنانچہ معلوم ہونگی باوجود اسکے ابن مسعود نے حضرت عثمان کے ساتھ انکے اجتہاد کی بنا پر چہار رکعت بھی پڑہی ہین کیونکہ اسنے خلیفہ راشد کی مخالفت کو فساد عظیم کا موجب سمجھا روا نکیا اور اسی طرح اور صحابہ بھی حضرت عثمان رض کی متابعت کی ہین **باب** کَمْ اَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ باب اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے درمیان حجۃ الوداع مین کتنے روز اقامت فرمائی **حدثنا** مُوْسٰی

مدت سفر و اقامت کا بیان ف

ع چہار رکعت پڑہنا عثمان رض کا

بن اسمٰعیل قال حدثنا وھب قال حدثنا ایوب عن ابی العالیۃ البراء عن ابن عباس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ
یصبح رابعۃ یلبون بالحج ابن عباس نے کہا کہ تشریف لائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ مکہ معظمہ کو صبح چہارم ذی الحجہ درحالیکہ لبیک کہا کرتے تھے حج کے لئے
فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی پھر انکو فرمایا کہ اس تلبیہ احرام کو عمرہ بنادیں مگر وہ شخص کہ جسکے ساتھ قربانی ہو یہ استثنا اسلئے ہی کہ اس شخص کو
جائز نہیں کہ احرام سے باہر آوے جب تک کہ قربانی کو اسکے محل میں پہنچا دے یہی ہے مذہب امام احمد کا - اور جمہور علما اسکو مخصوص کہتے ہیں اسوقت کے ساتھ عن جابر متابعت
کی ابو العالیہ کی عطا نے جابر سے **باب** فی کم یقصر الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ کتنی روز کی مدت سفر میں نماز قصر کیا جاوے وسمی النبی صلی اللہ علیہ
السفر یوما ولیلۃ اور آنحضرت نے یکشبانہ روز کے سفر کو سفر نام رکھا ہی وکان ابن عمر وابن عباس یقصران ویفطران فی اربعۃ برد وھی
ستۃ عشر فرسخا اور ابن عمر اور ابن عباس قصر کرتے تھے اور افطار کرتے تھے چار برد کی مسافت میں چار برد کے سولہ فرسخ ہوتے ہیں اور ہر فرسخ تین میل کا پس چار
برد کے چالیس میل آٹھ میل ہونگے **حدثنا** اسحٰق بن ابراھیم الحنظلی قال قلت لابی اسامۃ حدثکم عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلاثۃ ایام الا مع ذی محرم اسحٰق نے کہا کہ میں ابو اسامہ کو کہا کہ حدیث کی تم سے عبید اللہ نے نافع سے
اور وہ ابن عمر سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ عورت سفر نکرے تین شبانہ روز مگر محرم کے ساتھ اور بعض روایات میں فوق ثلثۃ ایام واقع ہی یعنے تین روز سے زیادہ - امام
ابو حنیفہ رح کی سند یہی حدیث ہی کہ انکے پاس مدت سفر تین شبانہ روز ہی **ف** اور بھی یہہ حدیث صحیح امام کی سند ہی جو حضرت سے مسح موزہ کے باب میں فرمایا
یمسح المقیم یوما والمسافر ثلثۃ ایام ولیالیھا - الف ولام المسافر کا استغراق کا ہی یعنے ہر مسافر پس معنے یہہ ہوتے ہیں کہ ہر مسافر تین روز و شب مسح کرے پس معلوم ہوا کہ
جو ایک دو روز کا مسافر ہی وہ مسافر نہیں اگر وہ بھی مسافر ٹھہرے اسوقت لام استغراق کے لئے نہوگا پس وہ حکم خاص یکقسم کے مسافر کے لئے ہوا اور یکقسم
کا مسافر ایسا نکلیگا جو تین روز مسح نکرے اس صورت میں کذب لازم آئیگا اور وہ محال ہی - ازعینی **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسافر المرأۃ ثلاثا الا مع ذی محرم تابعہ احمد بن المبارک عن عبید
اللہ عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متابعت کی ہی مسدد کی احمد بن مزوری نے جو شیخ ہی امام بخاری کا اس اسناد سے **حدثنا**
ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب قال حدثنا سعید المقبری عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رض قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لامرأۃ
تومن باللہ والیوم الاخر ان تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ لیس معھا حرمۃ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہیں حلال اس عورت کو جو ایمان
رکھتی ہی خدائے تعالی پر اور روز قیامت پر کہ سفر کرے یک روز و شب درحالیکہ اسکے ساتھ کوئی محرم نہو تابعہ یحیی بن ابی کثیر وسہیل ومالک عن المقبری
عن ابی ھریرۃ رض متابعت کی ہی ابن ابی ذئب کی یحیی وسہیل ومالک نے مقبری سے وہ ابو ہریرہ سے پوشیدہ نرہے کہ یہہ تین حدیث متصل واقع ہوئیں پہلی حدیث دلالت
کرتی ہی اس روایت پر جو فوق ثلثہ ایام وارد ہوا اس بات پر کہ سفر تنہا تین روز سے زیادہ جائز نہیں اور دوسری حدیث دلالت کرتی ہی کہ جائز ہی تین روز کا سفر اور
تیسری دلالت کرتی ہی کہ ایک روز کا سفر بھی جائز نہیں ان حدیثوں کی توفیق وتطبیق میں کہتے ہیں کہ عدد کو اعتبار نہیں بلکہ مراد یہہ ہی کہ عورت کو بغیر محرم کے سفر جائز ہی
نہیں مطلقا لیکن احادیث میں ایام کا عدد باعتبار سوال سایل کے ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا کہ کیا عورت کو تین روز سے زیادہ سفر کرنا جائز ہی فرمایا نہیں اور کوئی پوچھا کیا تین
روز کا سفر اور کوئی پوچھا کہ ایک روز کا سفر - فرمایا جائز نہیں ہی مگر ساتھ محرم کے - احادیث مذکورہ کی تطبیق ترجمہ سے ظاہر نہیں اسلئے کہ منطوق احادیث کا اسکے
موافق نہیں ہی کہ عورت اس مسافت میں بغیر محرم کے سفر نکرے مگر یہہ کہ ہم تکلیف دیتے ہیں کہ میں کہ سفر کی مسافت یہی ہی اور مقرر ہی کہ قصر سفر میں ہی ہے **ف** واضح ہو کہ صحابہ و
تابعین کے مدت سفر کے حد تعین میں بہت سا اختلاف ہی کہ بعض احادیث میں تین روز اور بعض میں تین روز سے زیادہ اور بعض میں تین سے کم ایک روز اور دو روز
اور بعض احادیث میں چار برید اور بعض میں تین میل یا تین فرسخ وارد ہوئے ہیں پس امام شافعی کے یک قول میں یک شب و روز اور ایک قول میں دو روز اور سید شافعی کے
پاس سولہ فرسخ ہی جو چالیس میل آٹھ میل اور چار برید ہوتے ہیں اور یہی ہی قول امام مالک اور امام احمد کا انکی سند وہ حدیث ہی جو ابن عمر و ابن عباس سے ثابت ہیں
کہ حضرت نے فرمایا کہ ای اہل مکہ قصر مت کرو چار برید سے کم میں جیسے کہ عسفان تک اور ایک روایت میں مکہ سے جدہ تک

گرچہ ان حدیث کی صحت میں کلام ہی لیکن ظاہر نصوص کے طرف رجوع لانا اولیٰ ہی مگر احتیاط مذہب حنفی میں ہی جو مدت تین روز کی ہی اسی واسطے امام شافعی نے کہا کہ تین روز کے اندر قصر نکرنا مستحب ہی تا اختلاف سے بچے۔ از عینی و شرح سفر السعادت

باب یُقْصَرُ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَوْضِعِهٖ باب اس بیان میں کہ قصر کرے مصلی جسوقت کہ اپنی اقامت کی جگہ سے نکلا ارادے سفر دراز کے وَخَرَجَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض فَقَصَرَ وَهُوَ یَرَی الْبُیُوْتَ نکلے حضرت علی رض کوفے سے پھر قصر کی نماز در حالیکہ دیکھتے تھے گھروں کو کوفے کے فَلَمَّا رَجَعَ قِیْلَ لَهٗ هٰذِهِ الْكُوْفَةُ قَالَ لَا حَتّٰی نَدْخُلَهَا جب سفر سے لوٹے لوگوں نے حضرت علی سے کہا کہ یہ کوفہ ہی جو نظر آتا ہی کیا آپ قصر کرتے ہو یا تمام نماز پڑتے ہو فرمایا قصر کرتا ہوں یہاں تک کہ داخل ہوؤں کوفے میں حنفیہ کے پاس ابتدای قصر اسوقت سے ہی کہ شہر کے گھروں سے گذرے اور پیٹھ دے انکو۔ امیر المومنین حضرت علی رض کا یہہ قول اسی کے موافق ہی **ف** اور امام شافعی کے پاس شہر کے کھیت و باغات اور دیرانے سے بھی گذرنا شرط ہی اور امام مالک کے پاس شہر کے باغات سے گذرنا اور قریہ ہو تو تین میل سے تجاوز کرنا شرط ہی ہمارے اگر ایسا قریہ ہو کہ نہ وہاں گھر ہوں نہ باغات تو بیچ دجلہ ہونے کے قصر کر سکتے ہیں قسطلانی

حدثنا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ اَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَكْعَتَیْنِ انس رض نے کہا کہ گزاری میں نے حضرت کے ساتھ نماز ظہر مدینہ میں چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں جو مدینہ سے پہلی منزل ہی مکے کیطرف چھے میل کے مسافت پر عصر دو رکعت پڑہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَانِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَاُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ بی بی عائشہ رض نے کہا کہ پہلے نماز دو رکعت ہی فرض ہوی بعد ازاں سفر میں وہی دو رکعتیں ٹھہر گئیں اور حضر میں چار رکعت قَالَ الزُّهْرِیُّ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ زہری کہتا ہی کہ میں عروہ کو کہا کہ یہہ کیا حال ہی کہ بی بی عایشہ چار رکعت پڑہتے ہیں سفر میں اسنے کہا کہ بی بی نے تاویل کی ہی وہ جو تاویل کی عثمان رض نے کہ قصر کرے وقت ہی اوجہ کہ اتماسے سفر میں چند شہر سے اگرچہ اقامت کی نیت نکرے وہ مقیم کا حکم رکھتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت عثمان اور بی بی عایشہ کے پاس یہہ بات ثابت تھی کہ قصر رفع مشقت کے لئے ہی اگر کسیکو طاقت ہو تو برابر چار رکعت ادا کرے۔ اور ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق میں کہتے ہیں کہ سفر اور نماز سفر ہر دو اسمیں مذکور ہے اور ظاہر ہی کہ سفر شہر سے باہر ہونے کے بعد متحقق ہوتا ہی۔ جانا چاہئے کہ علماء امت نے اجماع کیا ہی اس بات پر کہ سفر میں نماز چہارگانہ کو قصر کریں لیکن امام ابوحنیفہ رح اور بقول مختار امام مالک رح اس پر ہیں کہ قصر سفر میں واجب ہی اور عزیمت ہی اور امام شافعی اور امام احمد رح اسکے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز ہی مختار ہی کہ قصر پڑہے یا اتمام کرے۔ دلیل انکی ظاہر قول حق تعالیٰ کا ہی جو فرمایا فَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ یعنے جب سیر کرو تم زمین میں پس نہیں ہی گناہ کہ قصر کریں تم نماز کو شافعیہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں جو وارد ہوا کہ گناہ نہیں یہہ بات رخصت و اباحت پر دلالت کرتی ہی اور روزے پر بھی قیاس کرتے ہیں کہ بالاتفاق سفر میں افطار رخصت ہی اور روزہ بھی رکھہ سکتے ہیں پس نماز کا بھی یہی حکم ہی۔ اور حضرت عثمان رض کا فعل کہ منا میں چار رکعت پڑہی اور بی بی عایشہ نے بھی کہ سفر میں چار رکعتیں پڑہی یہہ بھی عام وجوب پر دال ہی۔ لیکن حنفیہ تمسک کرتے ہیں ان احادیث سے جو وجوب پر نص ہوتی ہیں چنانچہ انسے چند مذکور ہونگے کہتے ہیں کہ وہ آیت عدم وجوب پر نص نہیں ہو سکتی وہ جو آیت میں مذکور ہوا کہ قصر پر گناہ نہیں اس لحاظ سے ہی کہ مومنین جو عبادت الٰہی کا نہایت شوق رکھتے ہیں خصوصاً نماز کا جو افضل عبادات ہی پس سفر میں نماز قصر ہونے سے البتہ غمگین ہوتے اسلئے حق تعالیٰ نے انکی تسکین و تسلی کے لئے وحی نازل کی کہ نماز کم ہونے سے تم اپنے نقصان ثواب کا گمان مت کرو اور غمگین مت ہو کیونکہ سفر کے رنج و تعب کے سبب جو نماز کم کی گئی وہ تمام نماز کا حکم رکھتی ہے چنانچہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنیکے باب میں وارد ہوا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا حالانکہ جمہور کثیر سعی کے وجوب پر گئے ہیں۔ اور وہ جو شافعیہ و حنبلیہ نماز قصر کو روزے پر قیاس کرتے ہیں یہہ بھی تمام نہیں کیونکہ سفر میں روزہ جو ہوتا تو اسکی قضا واجب و لازم ہی اور یہی علامت ہی سفر میں روزے کے عدم وجوب کی۔ اور آیت میں جو قصر واقع ہوا ہو سکتا ہی کہ وہ بہ نسبت سنن رواتب کے ہو یعنے گناہ نہیں کہ سفر میں فقط فرض پر اکتفا کریں یا بہ نسبت قصر افعال نماز کے ہی نہ بہ نسبت عدد رکعات کے اور وہ جو حضرت عثمان نے منا میں چار رکعت پڑہی اسکی وجہ تو معلوم ہوی کہ وہ انکا اجتہاد تھا اور انکے اس اجتہاد میں دوسرے صحابہ نے توقف کیا ہی اسی لئے ابن عباس رض نے حضرت عثمان کے چار رکعت پڑہنے پر افسوس کیا اور کہا انا للہ الخ بلکہ خود حضرت عثمان نے اپنے اس فعل سے معذرت کی ہے چنانچہ بیہقی نے عبدالرحمان بن عوف سے روایت کی ہی کہ حضرت عثمان نے چار رکعت

گر یہہ بھی مسلم ہو تو وہ جو ص

پڑہے بعد خطبہ پڑہا اور معذرت کی کہ قصر کرنا حضرت کی اور ہر دو خلیفوں کی عادت ہی لیکن اس سال مین جو بدوی لوگ زیادہ آئے ہین مجھے خوف ہوا اسلئے کہ اگر مین قصر دو رکعت پڑہون وے جھگلی لوگ سمجھ لینگے کہ اصل نماز ہمیشہ دو ہی رکعت ہی انتہی اور بی بی عایشہ کے اعتقاد مین بھی یہہ آتا تھا کہ قصر امت پر شفقت و آسانی کے لئے ہی اور جسکو مشقت نہین وہ تمام کرے چنانچہ بی بی عایشہ کا یہہ مطلب بیہقی کی روایت سے معلوم ہوا کہ جب بی بی سے لوگون نے سوال کیا تو بولی کہ چہار رکعت مجھے مشقت نہین بی بی کا یہہ فہم ہے اور مجرد فعل ہی۔ اور دے احادیث جو قصر کے وجوب پر نص ہین ازانجملہ حدیث بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کی ہی ہے جو مذکور ہوی اور امام مسلم نے کئی طرق سے اسکی روایت کی ہی کہ نماز اول مین دو ہی رکعت تھی سفر و حضر مین بعد ازان سفر مین وہی دو رکعت بحال رہین اور حضر مین اور دو رکعت زیادہ کی گئین اور نسائی و ابن ماجہ نے بھی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ نماز سفر مین دو رکعت ہی اور عید الضحی مین دو رکعت عید الفطر مین دو رکعت اور جمعہ مین دو رکعت پوری نماز تمام ہی نہ قصر زبانی پیغمبر سے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن حبان نے صحیح اور امام مسلم نے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ کہا فرض کیا ہی حق تعالی نے اپنے پیغمبر کی زبان سے حضر مین چہار رکعت اور سفر مین دو رکعت اور حالت خوف مین یک رکعت اور طبرانی نے اس لفظ سے روایت کی فرض کیا پیغمبر خدا نے دو رکعت سفر مین جیسا کہ فرض کین چہار رکعتین حضر مین یہہ سب منقول ہی شرح سفر السعادت سے جو شیخ ابن ہمام ناقل ہی اور بھی امام مسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ سفر مین نماز کا قصر ایک صدقہ ہی جو تصدق کیا ہی پروردگار تعالی نے تمہارے پر پس قبول کرو اسکے صدقے کو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق شہرت نقل کرتے ہین کہ سفر مین ہرگز چہار رکعت نہ گزارتے تھے اگر قصر رخصت ہوتا نہ واجب تو البتہ بیان مشروعیت کے لئے کبھی کبھی چہار رکعت بھی پڑہے ہوتے

باب یُصَلِّی الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا

باب اس بیان مین کہ سفر مین نماز مغرب تین رکعت پڑہین مانند حضر کے

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ فِی السَّفَرِ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰی یَجْمَعَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْعِشَاءِ ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا کہ جب آپ کو شتابی مین لاتا سفر مین دیر کرتے نماز مغرب مین تا جمع کرین درمیان مغرب و عشا کے۔ یعنے مغرب کے آخر وقت اترتے نماز مغرب پڑہتے اور وہ عشا کا اول وقت رہتا پھر عشا بھی پڑھ لیتے۔ یہی معنے ہین جمع کرنیکے جہان کہین کہ احادیث مین جمع کا ذکر آیا ہی جیسا کہ ابن عمر کی حدیث کا منطوق ہی قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ اور ابن عمر کیا کرتے تھے ایسا ہی جب انکو شتابی مین لاتا سیر۔ وَزَادَ اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَالِمٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض یَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ اور لیث بن سعد نے یہہ زیادہ کیا کہ حدیث کی مجھ سے یونس نے ابن شہاب سے کہ سالم کہتا تھا کہ ابن عمر رض جمع کرتے تھے درمیان مغرب و عشا کے مزدلفہ مین۔ مزدلفہ مین جمع کرنے کے حنفیہ بھی قایل ہین اور کہتے ہین کہ مزدلفہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مغرب کو عشا کے وقت پڑہی ہین اور کہتے ہین کہ اس جمع کے سوا حضرت سے دوسری بار جمع کرنا وارد نہوا قَالَ سَالِمٌ وَاَخَّرَ ابْنُ عُمَرَ الْمَغْرِبَ وَكَانَ اسْتَصْرَخَ عَلٰی امْرَاَتِهٖ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ سالم نے کہا کہ ابن عمر نے تاخیر کی مغرب مین اور خبر دی گئی انکے عورت کے موت کی کے کی راہ مین جو صفیہ ابی عبید کی دختر تھی پس انہون نے اس مصیبت پر آواز بلند کیا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ فَقَالَ سِرْ پھر کہا مین نے کہ نماز پڑہو جواب دیا کہ راہ چل حَتّٰی سِرْنَا مِیْلَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یہان تک چلے دو میل یا تین میل پھر سوار سے اترے مغرب کے آخر وقت اور نماز پڑہی پھر کہنے لگے کہ مین ایسا ہی دیکھا ہون پیغمبر خدا کو صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے ہوے جب آپ کو شتابی مین لاتا سیر۔ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّیْرُ یُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَیُصَلِّیْهَا ثَلٰثًا ثُمَّ یُسَلِّمُ اور عبد اللہ بن عمر رض نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ جب آپ کو شتابی مین لاتا سیر دیر کرتے مغرب مین یا تیرگی مین لاتا سکو یا چھپ جاتے پھر گذارتے مغرب تین رکعت پھر سلام دیتے ثُمَّ قَلَّ مَا كُنْتَ حَتّٰی یُقِیْمَ الْعِشَاءَ فَیُصَلِّیْهَا رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ یُسَلِّمُ پھر تھوڑی دیر کرتے یہان تک کہ عشا کی اقامت کہی جاوے پھر نماز عشا پڑہتے دو رکعت پھر سلام دیتے۔ ابن عمر رض کی یہہ عبارت صراحت رکھتی ہے جمع کے اس معنے مین جو حنفیہ کرتے ہین وَلَا یُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰی یَقُوْمَ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ اور نفل نہین پڑہتے تھے عشا کے بعد یہان تک کہ اٹھتے میانہ شب مین جاننا چاہئے کہ احادیث صحیحہ مین دو نماز دو کے درمیان جمع کرنا وارد ہوا ہی لیکن بعض احادیث مین مطلق وارد ہوا۔ اور بعض مین مقید حالت سیر نہ نزول اور بعض مین مقید بحالت شتابی سیر ضرورت۔ اور بعض مین مقید بحالت عذر جو زاید بر سفر ہی۔ جب حالات مختلف وارد ہوین علماے

شافعیہ

علمای شافعیہ کے اختلاف کا یہی سبب ہے کہ مطلقاً جمع کو جایز کہتے اور صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ سفر مین جمع کرنا حضرت کی دایمی عادت نہین تھی بلکہ بسبب جلدی کا ہوتا جمع کرتے لیکن بنزول کی حالت مین جمع مروی نہین اور جمع تقدیم و جمع تاخیر مین بھی اختلاف کرتے ہین امام احمد رح سے تاخیر مروی ہی نہ جمع تقدیم اور وہ حالت سیر سے مقید کرتے ہین اور فتح الباری مین کہتا ہی کہ امام مالک رح سے بھی جمع تاخیر مروی ہی نہ جمع تقدیم - اور جمع تقدیم کے باب مین صحاح مین احادیث جو وارد ہین وہ اقل قلیل ہین اور بخاری کی روایت مین بھی اختلاف ہی اسیواسطے بہت سے ائمہ اسکے قایل نہوے پس رہی مگر جمع تاخیر بعض اوقات مین اور امام ابوحنیفہ رح کے پاس جمع مطلقاً جایز نہین نہ جمع تقدیم نہ تاخیر امام ہمام کے قول کی وجہ یہہ ہی کہ اوقات نماز کا تعین قطعی ہے اور تواتر سے ایسا ثابت ہی کہ جسمین کچھ شبہ کو گنجایش نہین یہان تک کہ تاخیر و تقدیم نماز کی اسکے وقت سے کبایر گنہ سے شمار کرتے ہین - امام محدح نے اپنی موطا مین کہتے ہین کہ ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہنچا ہی کہ اپنے سارے قلمرو مین حکام کو انہون نے لکھہ بھیجا اور منع کیا دو نماز کو جمع کرنے سے یکوقت مین - اور خبر دی انکو کہ جمع بین الصلوتین یک کبیرہ گناہ ہی اور بھی لکھا ہی کہ ثقات نے روایت کی علی بن الحارث سے اور وہ مکحول سے کہ جب تعین اوقات دلایل قطعیہ اور تواتر سے ثابت ہو چکا پس احادیث احاد اسکے معارض نہین ہو سکتے ہین بخلاف افطار کے سفر مین کہ وہ تو نص قرآن سے ثابت ہی - اور بخاری و مسلم نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہین کہ کہا نہین کیہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گذاری ہو کوی نماز غیر وقت مین مگر نماز مغرب و عشا کو کہ جمع کیا ہردو کو مزدلفہ مین - اور دوسری احادیث مین عرفات کے درمیان ظہر و عصر کو جمع کرنا بھی وارد ہوا ہی - اور اس جمع کے قایل ہین امام اعظم رح بھی اور کہتے ہین کہ یہہ جمع مناسک حج کے سبب سے تھا نہ بسبب سفر کے - اور بھی فعل جمع کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے علی الدوام منقول نہین اور وہ جو منقول ہی سو غزوۂ تبوک مین ہی و بس اور یہہ ثابت نہین کہ اس جنگ مین بھی ہمیشہ جمع کرتے تھے اور لفظ کان جو حدیث مین واقع ہوا از روے تحقیق دوام کے معنے مین نہین کیونکہ ہر کان کے معنے دوام پر راست نہین آتے ہین - اور جامع الاصول مین لایا ہی کہ ابوداؤد نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ کہا جمع نکیا پیغمبر خدا نے ہرگز مغرب و عشا کو کسی سفر مین مگر یکبار - اور ابن عمر کے حال سے بھی خبر دیتے ہین کہ انہون نے بھی جمع نکیا مگر اس شب کہ انکی عورت کی خبر وفات پہنچی - اور امام بخاری نے جو روایت کی ہی اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہی کہ جمع سوا یکوقت کے نہین تھا جیسا کہ اس معنے پر اشارہ کیا گیا - اور ترمذی نے کہا کہ سالم بن عبداللہ بن عمر سے لوگون نے پوچھا آیا جمع کرتے تھے عبداللہ بن عمر رض کہا نہین مگر مزدلفہ مین اور جمع دو نماز سفر کے معنے جو حنفیہ کرتے ہین یعنے پہلی نماز مین دیر کرنا اسکے آخر وقت تک اور دوسری نماز مین جلدی کرنا اسکے اول وقت پھر ہر دو ملا پڑھنا - پس یہہ معنے حمنہ بنت جحش کی حدیث مین جو باب استحاضہ مین واقع ہی ظاہر ہین کہ اطلاق لفظ جمع کا اسی معنے پر ہوا ہی دفع حرج اور حصول تخفیف جو سبب جمع کا بعض روایات مین آیا ہی اوسی معنے سے حاصل ہی اگرچہ یہہ جمع صورت مین جمع کے ہی لیکن حقیقت مین جمع نہین کہ ہر نماز اسکے وقت پر ہی - اور وہ جو بعض شافعیہ کہتے ہین کہ اس طور کے عمل مین بڑا ہی حرج ہی کیونکہ یک نماز کے آخر وقت کے ساتھہ دوسری نماز کے اول وقت کو متعین کرنا اور پہچاننا خواص کو مشکل ہی چہ جائے عوام - **جواب** یہہ کہ مغرب کا آخر وقت پہچاننا عوام کو مشکل نہین - اور ظہر کا آخری وقت بھی ظن و اندازے اور تحری سے بخوبی پہچانا جو بعض اوقات اس پر اکتفا کرتے ہین یہہ بھی ہر کسکو میسر ہی خصوص بہت سے لوگ موجود رہتے وقت - اور بلحاظ اس مہارت وقت شناسی کے جو نمازیون کو حاصل ہی - علاوہ یہہ کہ ہم کہتے ہین کہ اگر بارے یہہ بات میسر نہو بدن ریح و حرج مین پڑنا آسان ہی ارتکاب گناہ کبیرہ کے ریح و عذاب سے - اور یہہ بتحقیق روایت کی ہی ابوداؤد نے امیرالمومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ جب مسافرت کرتے تو نکلتے غروب آفتاب کے بعد یہان تک کہ جب تاریکی نزدیک ہوتی اترتے اور مغرب گذارتے - پھر طعام منگوا کے تناول فرماتے پھر عشا پڑھہ کے راہ چلتے اور کہتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے - اور امام محمد رح نے بھی موطا مین اسی قبیل سے ذکر کیا ہی - یہہ سب روایات ہین جو مذہب حنفی کے موافق معنی جمع مین آئے ہین لیکن ظاہر یہہ ہی کہ روایات مختلف آئے ہین کہ بالکل جمع ہی نکرنے اور ایک ہی وقت مین دو نماز پڑھنے اور پہلی نماز کو اخیر وقت تنگ دیر کرنے اور دوسری نماز کو اسکے اول وقت تعجیل کرنے ان سب صورتون مین بھی روایتین وارد ہوی ہین - لیکن امام اعظم جو جمع ہی نکرنا یا اخیر وقت و اول وقت کو جمع کرنا اختیار کرتے ہین اسمین بڑا ہی احتیاط ہی کہ وقت نماز کی محافظت ہی اسی واسطے شیخ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین کہا کہ ترک جمع افضل ہی - اور امام مالک سے یک روایت آئی ہی کہ دو نماز کا جمع مکروہ ہی اور آنحضرت علیہ السلام کا فعل یک دو وقت فقط بیان جواز کے لیے تھا واللہ اعلم فقد بریہ بحث کمال شرح و بسط سے شرح سفر السعادت مین آیا ہی جسکا ترجمہ اب زیر طبع ہی دیکھہ لین

باب

صلوۃ التطوع علی الدابۃ حیث ما توجھت باب بیان مین جواز نماز نفل کے ہی جانور پر جسطرف کہ وہ متوجہ رہے **حدثنا** علی بن عبد

الجزء الرابع

اللہ قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا معمر عن الزہری عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی راحلتہ حیث توجہت بہ عامر بن ربیعہ نے کہا کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے مرکب پر نماز کرتے تھے اس جہت پر کہ جانور لیجاتا تھا آپ کے

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا شیبان عن یحیی عن محمد بن عبد الرحمان ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی التطوع وھو راکب فی غیر القبلۃ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ حضرت نماز نفل پڑھتے تھے درحالیکہ سوار رہتے غیر جہت قبلہ کیطرف **حدثنا**

عبد الاعلی بن حماد قال حدثنا وھب قال حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ ویوتر ویخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ نافع نے کہا کہ ابن عمر نماز وتر پڑھتے تھے اپنے جانور پر اور خبر دیتے تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا ہی یعنے جانور پر

نماز پڑھی ہی - اور لکھتے ہین کہ یہ حضرت کا خصیصہ تھا - اور امام احمد نے باسناد صحیح سعید بن جبیر سے روایت کیا ہی کہ ابن عمر نفل جانور پر پڑھتے اور جب وتر پڑھنا چاہتے نیچے اوترکے زمین

پر پڑھتے کذا فی المصطفی **باب** الایماء علی الدابۃ باب بیان مین رکوع وسجود کے لئے اشارہ کرنیکے حالت سواری مین **حدثنا** موسی بن

اسمعیل قال حدثنی عبد العزیز بن مسلم قال حدثنا عبد اللہ ابن دینار قال کان عبد اللہ بن عمر یصلی فی السفر علی راحلتہ اینما توجہت یومئ عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر نماز پڑھتے سفر مین اپنے مرکب پر جسطرف کہ وہ منہ کرے جس حال مین کہ رکوع وسجود کے لئے اشارہ کرتے

تھے وذکر عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ اور عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ تھے حضرت ایسا کرتے **باب** ینزل للمکتوبۃ

باب بیان مین مرکب سے اترنے کے فرض نماز مین ادا کرنے کے لئے **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبد

اللہ بن عامر بن ربیعۃ ان عامر بن ربیعۃ اخبرہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی الراحلۃ یسبح یومئ برأسہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہی کہ عامر نے اسکو خبر دی کہ کہا مین نے حضرت کو دیکھا جس حال مین کہ مرکب پر تھے نفل پڑھتے تھے درحالیکہ اپنے سر مبارک سے

اشارہ کرتے تھے قبل ای وجہ توجہ ولم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ذلک فی الصلاۃ المکتوبۃ جسطرف کہ منہ کرتا

اور نہین تھے پیغمبر خدا کہ کرتے اسکو نماز فرض مین وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شہاب قال قال سالم کان عبد اللہ بن عمر یصلی علی دابتہ من اللیل وھو مسافر لا یبالی حیث کان وجھہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم نے کہا کہ تھے عبد اللہ بن عمر نماز پڑھتے اپنے مرکب پر شب کے وقت جس حال مین

کہ مسافر تھے - نہین پرواکرتے جسطرف کہ منہ اسکا رہتا وقال ابن عمر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبح علی الراحلۃ قبل ای وجہ توجہ ویوتر علیھا غیر انہ لا یصلی علیھا المکتوبۃ اور ابن عمر نے کہا کہ تھے حضرت نماز نفل پڑھتے اپنے مرکب پر جسطرف کہ وہ توجہ کرے اور وتر

بھی پڑھتے مگر نماز فرض اسپر نہین پڑھتے تھے **حدثنا** معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ھشام عن یحیی عن محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان

قال حدثنی جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلتہ نحو المشرق فاذا اراد ان یصلی المکتوبۃ نزل فاستقبل القبلۃ مقرر تھے پیغمبر خدا نماز پڑھتے اپنے مرکب پر مشرق کیطرف - پس اترتے اور قبلہ کے طرف نماز پڑھتے - جاننے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ

اللہ علیہ کے پاس جیسا کہ انکا ظاہر مذہب ہی نماز نفل بالائے مرکب جایز ہونے مین سفر شرط نہین بلکہ خارج مصر شرط ہی - اور امام ابو یوسف کی ایک روایت سے مسافر

شرط ہی - اس لئے کہ اسکا جواز بسبب ضرورت کے ہی تا قافلہ کی رفاقت منقطع نہو - اور جو حدیثین کہ اسباب مین وارد ہین بعض مطلق ہین اور بعض مقید بسفر اگر

مطلق کو اطلاق پر حمل کرین جیسا کہ انکا مذہب ہے - مسافر کو بھی روا ہی - اور اگر احادیث مطلق کو قراین اور دلایل کے ساتھ مقید کرین - اسکا جواز غیر مسافر کے حق مین

قیاس سے ہوگا اس لئے کہ جو ضرورت مسافر کے لئے ہی غیر مسافر کو بھی لاحق ہی - اور صحیح تر یہ ہی کہ غیر مسافر کو اپنے شہر کے مکانات سے جدا ہونے کے بعد ہی - اور سنن رواتب

اور نوافل اسباب مین برابر ہین - اور وتر فرض کے مانند بالائے مرکب روا نہین - مگر بضرورت جو وہ قواعد شرعی سے مستثنی ہی - جیسا کہ منقطع ہونا قافلہ کا اور غالب ہونا

خوف جان ومال کی ہلاکت کا - یا سرکش ہونا مرکب کا اترنے بعد پھر سوار ہونا آسانی کے ساتھ نہو سکے - یا شیخ کبیر وضعیف ہو اور اسوقت کوئی حاضر نہو کہ پھر اسکو

سوار کرواوے - یا زمین پر سب کیچڑ پانی رہے کہ اسپر سجدہ نکر سکے کذا فی بعض شروح الہدایہ اور نماز نذر وسجدۂ تلاوت جو زمین پر پڑا ہوا اور نماز جنازہ حکم

فرائض کا رکھتے ہیں واللہ اعلم۔ **ثم الجزء الرابع** من الاجزاء الثلثین ویتلوہ بتوفیقہ **الجزء الخامس**

باب صلوٰۃ التطوع علی الحمار باب بیان میں جائز ہونے نفل نماز کے پشت خر پر **حدثنا** احمد بن سعید قال حدثنا حبان قال حدثنا انس بن سیرین قال استقبلنا انس بن مالک حین قدم من الشام فلقیناہ بعین التمر فرایتہ یصلی علی حمار ووجھہ من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلۃ انس بن سیرین جو برادر محمد بن سیرین کا ہی کہتا ہی کہ ہم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا استقبال کیا عین التمر کے مقام میں پس انکو دیکھا کہ بالاے حمار نماز پڑھتے ہیں یعنے نماز نفل۔ اور میں نے دیکھا کہ منہ اسکا بائیں طرف قبلہ کے ہی۔ پس میں کہا کہ آپ کو دیکھا کہ غیر قبلہ کے جانب نماز پڑھتے ہو فقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ لم افعلہ پس انس نے کہا اگر میں حضرت کو ایسا کرتے ہوے نہ دیکھا ہوتا میں بھی نکیا ہوتا رواہ ابن طہمان عن حجاج ابن سیرین عن انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** من لم یتطوع فی السفر دبر الصلوٰۃ وقبلھا باب بیان میں اس شخص کے کہ نفل نہ پڑھے سفر میں بعد فرض نماز کے۔ پس مراد نفل سے سنن رواتب ہی۔ کس لیے کہ بالاے مرکب نوافل کا پڑھنا جو ابن عمر سے منقول ہی مذکور ہو چکا **حدثنا** یحیی بن سلیمان قال حدثنا ابن وھب قال حدثنی عمر بن محمد ان حفص بن عاصم حدثہ قال سالت ابن عمر فقال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ارہ یسبح فی السفر حفص بن عاصم نے کہا کہ سفر میں نماز نفل پڑھنے کی بات میں نے ابن عمر سے پوچھی تو فرمایا کہ میں حضرت کی صحبت شریف میں رہا۔ پس آپ کو نہ دیکھا کہ سفر میں نفل پڑھے ہوں وقال اللہ عز وجل لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اللہ تعالی نے فرمایا مقرر ہی تمہارے لئے رسول اللہ کی سنت میں تاسی۔ **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن عیسی بن حفص بن عاصم قال حدثنی ابی انہ سمع ابن عمر یقول صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان لا یزید فی السفر علی الرکعتین حفص نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے میرے باپ عاصم نے کہ مقرر اسنے سنا ابن عمر سے کہ کہتے تھے میں نے صحبت رکھی حضرت سے سو تھے حضرت زیادہ نکرتے سفر میں فرض دو رکعت پر وصحبت ابا بکر وعمر وعثمان کذلک اور میں نے اسی طرح صحبت رکھی ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ وے بھی سفر میں دو رکعت فرض پر زیادہ نکرتے تھے۔ اور وہ عثمان ذوالنورین نے ایکبار منا میں چہار رکعت پڑھی اسکی وجہ تو مذکور ہوئی وہ پڑھنا اس نفل کے ساتھ منافات نہیں رکھتا ہی **باب** من تطوع فی السفر فی غیر دبر الصلوٰۃ وقبلھا باب بیان میں اس شخص کے جو نفل پڑھے سفر میں بغیر آگے پیچھے فرض کے یعنے سنن رواتب **وترک** النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتی الفجر فی السفر اور پڑھے حضرت دو رکعت سنت فجر سفر میں کس لیے کہ وہ موکد تر ہی **حدثنا** حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابی لیلی قال ما اخبرنا احد انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی غیر ام ھانی ذکرت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ اغتسل فی بیتھا فصلی ثمان رکعات فما رایتہ صلی صلوۃ اخف منھا غیر انہ یتم الرکوع والسجود ابی لیلی نے کہا کہ کسی نے مجھ کو خبر ندی کہ حضرت نماز چاشت پڑھے ہوں۔ مگر ام ہانی بنت ابیطالب نے ذکر کیا کہ حضرت نے فتح مکہ کے روز انکے گھر میں غسل کیا پھر آٹھ رکعتیں پڑھیں ام ہانی کہتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت کوئی نماز اس سے سبکتر پڑھے ہوں مگر یہ کہ تمام کرتے تھے رکوع وسجود کو۔ یعنے تخفیف فقط قرات میں تھی۔ مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہری کہ سفر میں غیر رواتب نماز نفل پڑھے ہیں وقال اللیث حدثنی یونس عن ابن شہاب قال حدثنی عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ ان اباہ اخبرہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسبحہ باللیل فی السفر علی ظھر راحلتہ حیث توجھت ابن شہاب نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے کہ اسنے حضرت کو دیکھا ہی کہ نماز نفل اپنے مرکب کی پشت پر پڑھے جسطرف کہ منہ اس مرکب کا رہتا یومی براسہ وکان ابن عمر یفعلہ اور حضرت اشارہ کرتے اپنے سر مبارک سے۔ اور تھے ابن عمر بھی کہ ایسا ہی کرتے **باب** الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء باب جمع کرنے میں نماز مغرب اور عشا کے سفر میں انشاء اللہ تعالی اسکی تفصیل وتحقیق اخیر باب میں آوے گی اور اگے بھی گذری ہے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ
سالم کے باپ ابن عمر نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلعم جمع کرتے درمیان مغرب وعشا کے جب سخت ضرورت میں لاتا اُن کو سیر وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ
الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ ابن عباس نے کہا کہ تھے حضرت جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے جو وقت پر سیر رہتے وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے وَعَنْ حُسَيْنٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ امام بخاری نے یہ روایت بواسطہ ابراہیم بن طہمان کے
اسنے حسین معلم سے اسنے یحیی بن ابی کثیر سے سنی۔ لیکن اس روایت میں یحیی نے حفص سے اور وہ عبید اللہ سے اور وہ انس بن مالک سے سنی تَابَعَهُ عَلِيُّ
بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **باب** هَلْ يُؤَذِّنُ اَوْ يُقِيْمُ
اِذَا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ یہ باب تنوین کے ساتھ ہی آیا اذان کہے یا اقامت پر اکتفا کرے نماز کے لئے جو وقت کہ جمع کرے درمیان مغرب
وعشا کے **حدثنا** اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ
ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ جب سفر میں راہ طی کرنی آپ کو جلدی میں لاتی نماز مغرب کے لئے تاخیر کرتے یہاں تک کہ جمع کرتے درمیان مغرب اور
عشا کے قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَيُقِيْمُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيْهَا ثُمَّ قَلَّ مَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيْمُ الْعِشَاءَ
فَيُصَلِّيْهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ اور سالم نے کہا تھا ابن عمر کہ جب جلدی میں لاتا انکو راہ چلنا قایم کرتے نماز مغرب کو اذان اور اقامت کے ساتھ
جیسا کہ مسنون ہی یا تنہا اقامت کہتے۔ جب لفظ میں ہر دو معنے محتمل ہیں امام بخاری نے ترجمہ میں بطور تعدد کے لایا ہی پس تین رکعت پڑھتے پھر
سلام دیتے اور نماز مغرب سے فارغ ہوتے پھر تھوڑی دیر کرتے یہاں تک کہ اقامت کہتے عشا کے لئے پس دو رکعت پڑھتے اور سلام دیتے وَلَا
يُسَبِّحُ بَيْنَهُمَا بِرَكْعَةٍ وَلَا بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَجْدَةٍ اور نہیں گزارتے تھے ابن عمر رضہ درمیان ان دو نمازوں کے کوئی نماز اور بعد عشا کے کوئی نماز
اور انہوں نے کہا ہی کہ میں حضرت کی فیض صحبت میں تھا اور نہ دیکھا حضرت کو کہ نفل پڑھی ہو سفر میں اور یہ شامل ہی رواتب فرائض وغیرہا کو۔ امام
نووی نے کہا شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رواتب اپنے مقام میں گذارے ہو اور ابن عمر نہ نہ دیکھا ہو۔ یا بیان جواز کے لئے بعض اوقات
ترک فرمائے ہوں انتہی پوشیدہ نہ رہے کہ امام نووی کی یہ توجیہ نہایت بُعد رکھتی ہے کیونکہ حضرت کے عبادات دایمی سے صحابہ خصوصاً ابن عمر رضی اللہ
عنہ آگاہ نہ ہونا بغایت بعید ہے۔ ابن عمر نے لفظ اَرَہ جو کہا اسکے معنے یہی ہیں کہ میں نے دیکھا بلکہ اپنے عدم علم سے خبر دیتا ہی حَتّٰى يَقُوْمَ مِنْ
جَوْفِ اللَّيْلِ یہاں تک کہ اٹھتے میانہ شب میں۔ **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ انس بن مالک نے عبید اللہ کو کہا کہ حضرت جمع کرتے تھے
درمیان ان دو نماز کے سفر میں یعنے مغرب وعشا کو۔ کرمانی نے اس حدیث کے ترجمہ کی تطبیق میں لکھا ہی کہ راوی جب ترک اذان واقامت سے تعرض نکیا بلکہ
لفظ صلوتین کو مطلق لایا پس یہاں سے مستفاد ہوتا ہی کہ ہر نماز اسکے ارکان اور شرایط مسنون کے ہی ساتھ ہوگی۔ اور قسطلانی نے کہا کہ یہ حدیث مجمل ہی ابن عمر کی
حدیث سابق اسکی تفسیر کرتی ہی یہ ہر دو بات تکلف سے خالی نہیں اسلئے کہ امام بخاری رح سب جگہہ استدلال کرتے ہیں ان احادیث سے جو باب
میں لاتے ہیں ترجمہ کے مضمون پر فتدبر **باب** يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلَى الْعَصْرِ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ باب اس بیان
میں کہ تاخیر کرے مسافر نماز ظہر میں عصر کے وقت تک جو وقت کہ کوچ کرے آگے زوال آفتاب کے فِيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کے اسناد مین ابن عباس داخل ہین جو روایت کی حضرت سے **حدثنا** حَسَّانُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ انس نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جب کوچ کرتے زوال آفتاب کے آگے۔ تب نماز ظہر کے لئے تاخیر کرتے وقت عصر کے قریب تک ثم نزل فجمع بينهما پھر نزول فرماتے پس ان دو مین یعنے ظہر اور عصر کو جمع کرتے فَإِذَا زَاغَتْ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ اور جسوقت کہ آفتاب زوال یا تاخیر ظہر پر تھا پھر سوار ہوتے **باب** إِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ مَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ یہ باب تنوین کے ساتھ ہی کہ جب کوچ کرتے بعد میل کرنے آفتاب کے تو نماز ظہر کی پڑھ لیتے پھر سوار ہوتے **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ اسکا ترجمہ تو معلوم ہو چکا۔ جاننا چاہئے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے کوئی ایسی حدیث کہ جمع تقدیم پر دلالت کرے نلائی کہ اشکال اس صورت مین جمع تاخیر سے بھی زیادہ ہی۔ اس لئے کہ تاخیر مین ایک نماز حکم قضا کا رکھتی ہے ذمہ سے ساقط ہونے کی اسمین گنجایش ہی۔ پر تقدیم مین نہ ادا ہی نہ صورت قضا اسکی تفصیل قریب اوپر گذری ہے **باب** صَلَاةِ الْقَاعِدِ باب بیان مین بیٹھنے کے نماز پڑھنے والے کے **حدثنا** قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلَّى جَالِسًا وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوا ابی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے میرے گھر مین نماز پڑھی جس حال مین کہ بیمار تھے پس بیٹھ کے نماز پڑھی اور نماز پڑھے صحابہ آپکے پیچھے کھڑا رہے کے پس آپنے انکے طرف اشارہ کیا کہ بیٹھو فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ پس جسوقت نماز سے پھرے فرمایا سوا اسکے نہین کہ ٹھہرایا جاتا ہی امام کہ اقتدا و اتباع کیا جاوے ساتھ اسکے۔ اور یہہ حکم منسوخ ہوا ہی حضرت کے فعل سے جو اپنے مرض موت مین بیٹھ کے نماز پڑھے اور لوگ سب آپکے پیچھے کھڑے تھے فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا پس جسوقت کہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جسوقت کہ وہ رکوع سے سر اٹھاوے تم بھی اوٹھاؤ جب لوگون سے رکوع کرنے اور رکوع سے سر اٹھانے مین مساوات واقع ہوتا تھا حضرت کے تخصیص کے بعد تعمیم کی **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَقَطَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُودُهُ انس نے کہا کہ حضرت اپنے گھوڑے سے جدا ہوئے سو آپکا داہنا پہلو شریف خراشیدہ ہوا جحش اور خدش ہر دو کے ایک ہی معنے ہین اس لفظ مین راوی کو شک ہوا۔ پس ہم حضرت کے حضور مین حاضر ہوے جس حال مین کہ ہم آپکی عیادت کرین فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا قُعُودًا پس نماز کا وقت آپہنچا تو حضرت بیٹھ کے نماز پڑھے پس ہم بھی بیٹھ کے نماز پڑھی وَقَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ اور فرمایا نہین ٹھہرایا گیا ہی امام مگر اسلئے کہ اقتدا کیا جاوے اسکے ساتھ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا پس جسوقت کہ امام تکبیر کہے پس تم بھی تکبیر کہو اور جسوقت کہ وہ رکوع کرے پس تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ رکوع سے سر اٹھاوے پس تم بھی سر اٹھاؤ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب تسمیع کہے یعنے سنا اللہ تعالی اس شخص کے لئے جو سر اٹھاوے اسکو تب قوم تحمید کہین یعنے ای پروردگار ہمارے تجھکو ہی حمد **حدثنا** إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَكَانَ مَبْسُورًا أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا ابن بریدہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عمران بن حصین نے کہ وہ بواسیر کی بیماری رکھتا تھا۔ مقرر عمران نے حضرت سے سوال کیا اس شخص کی نماز سے جو بیٹھ کر پڑھے۔ ظاہر یہہ ہی کہ عمران کا سوال بسبب عجز بیماری کے نماز فرض سے ہوگا اور نماز نفل کا بھی احتمال ہی قَالَ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ حضرت نے اسکے جواب مین فرمایا کہ اگر کھڑا رہے کے نماز پڑھے تو وہ افضل ہی اسکا ثواب زیادہ ہی وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ اور جسنے بیٹھ کے نماز پڑھے تو اسکو کھڑا رہے کے پڑھنے

أجزاء الخامس

الجزء الخامس

والیکا آدھا ثواب ہی۔ اور جو کوئی لیٹا ہوا نماز پڑھتا تو اسکو بیٹھکے پڑھنے والے کا آدھا ثواب ہی۔ کہتے ہین کہ یہہ حکم غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین ہی۔ اور حضرت کے خصائص سے ہی کہ گھر سے اور بیٹھے نماز پڑھنی حضرت کے لئے برابر ہی۔ مسلم اور ابوداؤد و نسائی ابن عمر سے لاتے ہین کہ حضرت نے فرمایا نماز بیٹھے ہوے کی آدھی نماز کھڑے ہوے کی ہی کہا مین ایک روز حضرت کی خدمت مین آیا اور دیکھا کہ بیٹھکے نماز پڑھتے ہین مین نے اپنا ہاتھہ اپنے سر پر رکھا۔ فرمایا کہ کیا ہی ای عبداللہ۔ مین نے عرض کی کہ آپ نے فرمایا ہی کہ بیٹھکے پڑھنے والے کی آدھی نماز ہی کھڑے ہوے کی فرمایا ہان۔ لیکن مین تمہارے سے ایک کے مانند نہین ہون۔ یہہ بات جزو ہی کہ متکلم عموم خطاب مین داخل ہی اور یہی صحیح ہی۔ اور بعضون نے زیادتی و نقصان ثواب کو توانائی کے ساتھہ نفل پڑھنے والے پر حمل کیا اور بعضون نے وہ فرض پڑھنے والے کے حق مین رکھا ہی جو کھڑا رہا تو مشقت سے کھڑا رہسکتا ہی تا اسکو قیام کے طرف رغبت ہو **باب** صَلٰوۃِ الْقَاعِدِ بِالْاِیْمَاءِ۔ باب بیان مین بیٹھکر نماز پڑھنے والے کے جو اشارہ سے رکوع و سجود کرے باوجود قدرت کے

حدثنا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ وَکَانَ رَجُلًا مَبْسُوْرًا قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَھُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی قَائِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰی نَائِمًا فَلَہٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ اسکا ترجمہ گذرا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ نَائِمًا مُضْطَجِعًا امام بخاری نے کہا مراد نائم سے لیٹا ہوا ہی

باب اِذَا لَمْ یُطِقْ قَاعِدًا صَلّٰی عَلٰی جَنْبٍ۔ باب اس بیان مین کہ جسوقت مصلی طاقت نرکھے کہ بیٹھکے نماز پڑھے تو پہلو پر لیٹے نماز پڑھے وَقَالَ عَطَاءٌ اِذَا لَمْ یَقْدِرْ اَنْ یَّحُوْلَ اِلَی الْقِبْلَۃِ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَجْھُہٗ۔ عطا بن ابی رباح نے کہا کہ جسوقت کہ قادر نہو کہ قبلہ کے طرف پھرے نماز پڑھے جسطرف کہ منہ ہے جاننے کہ جو حدیث کہ اسباب مین لایا ہی وہ اس حکم پر دلالت کرتی ہی جو ترجمہ مین ذکر کی ہی۔ اور یہہ عطا کا قول بھی ترجمہ کی تائید کرتا ہی اس وجہ پر کہ جسوقت بسبب عجز قبلہ کے منہ نکرکے نماز پڑھنے کی رخصت ہو بسبب عجز کے بیٹھکے پڑھنا بھی روا ہوگا **حدثنا** عَبْدَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ طَھْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ الْمُکْتِبُ عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کَانَتْ بِیْ بَوَاسِیْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ عمران نے کہا کہ مجہ کو شکایت بواسیر کی تھی اس بیماری سے ایک ضعف رکہتا تھا سو حضرت سے نماز کے باب مین سوال کیا کہ کسطرح پڑہا کرون تو فرمایا کہ کھڑا رہکے پڑہا کر اگر کھڑا رہکر نہین پڑھ سکتا ہی بیٹھکے پڑھ اگر وہ بھی نہو سکے پہلو پر لیٹ کے پڑھ۔ ہدایہ مین یہی حدیث لائی اور زیادہ کیا یہہ کہ سر سے اشارہ کرے۔ جب اس سے بھی عاجز ہو ذمہ سے ساقط ہوتی ہی۔ کس لئے کہ عبادت بقدر طاقت ہی اور تفصیل نماز بیمار کی کتب فقہ مین مذکور ہی **باب** اِذَا صَلّٰی قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ اَوْ وَجَدَ خِفَّۃً تَمَّ مَا بَقِیَ۔ باب اس بیان مین کہ جسوقت معذور نماز پڑہے جس حال مین بیٹھکے نماز پڑہتا ہی پس اثنائے نماز مین کھڑا رہنے کی طاقت پائی تو اس نماز کو تمام کرے جو باقی رہی ہی۔ اور نئے سر سے شروع کرنا واجب نہین وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ شَاءَ الْمَرِیْضُ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَاعِدًا وَرَکْعَتَیْنِ قَائِمًا اور حسن بصری نے کہا کہ اگر بیمار چاہے نماز فرض دو رکعت بیٹھکے پڑہے اور دو رکعت کھڑا رہکے۔ ترجمہ مین جو کہا تمام باقی اس قول کی تائید کرنے مین کچہ کلام نظر نہین آتا ہی۔ لاکن قسطلانی کہتا ہی کہ یہہ قول معنی مذکور مین ہونیکے باب مین یعنی نزاع کیا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ اللَّیْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰی اَسَنَّ عروہ نے کہا کہ ام المومنین بی بی عائشہ نے اسکو خبر دی کہ انہون نے دیکہا پیغمبر خدا کو کہ پڑہے ہون نماز شب یعنے تہجد جس حال مین کہ بیٹھے ہون ہرگز۔ یہان تک کہ دراز عمر ہوے فَکَانَ یَقْرَاُ قَاعِدًا حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ قَامَ فَقَرَاَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً ثُمَّ رَکَعَ پس تہجد پڑہتے حضرت کہ قرأت کرتے جس حال مین بیٹھے ہین یہان تک کہ جب رکوع کرنا چاہتے کھڑا رہتے پس تیس یا چالیس آیتین پڑہتے پھر رکوع کرتے۔ تیس یا چالیس آیات مین شک راوی کا ہی اس لئے کہ بی بی ان دونون سے ایک فرماتی ہون انتہی اور ہوسکے کہ وہ بھی بی بی کا ہی قول ہو کہ جب سنے از روی تخمین کے کہا تردد **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ وَاَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَاُ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ نَحْوٌ مِّنْ ثَلَاثِیْنَ اٰیَۃً اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَھَا وَھُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ

تھے حضرت کہ نماز پڑھتے بیٹھکر پس قرأن پڑھتے جس حال مین کہ بیٹھے ہین پس جب قرأت سے تیس یا چالیس آیت کے قریب باقی رہتین کھڑا ہوکے اسکو پڑھتے پھر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے پس اس قرأت کو تمام کرتے جس حال مین کہ رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے یفعل فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک اور دوسری رکعت مین بھی اسی طرح کرتے فاذا قضی صلوتہ نظر فان کنت یقظی تحدث معی وان کنت نائمۃ اضطجع پس جبوقت کہ نماز کو تمام کرتے تیرے سے بات کرتے اور اگر مین خواب مین رہتی اپنے پہلو پر لیٹتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب التہجد باللیل

باب بیان مین نماز تہجد کے شب مین۔ اصل اسکا ترک ہجود ہے جو کہتے ہین۔ ابن فارس کہتا ہی متہجد شب مین عبادت کرنیوالیکو کہتے ہین وقولہ عزوجل وبا نہین قال اللہ تعالی ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک یعنی قوی پڑھ کر اور نماز کے لئے ساتھ قرآن خوانی کے جس حال مین کہ ایک فرض زاید ہی تیرے لئے اور مخصوص ہی تیرے واسطے۔ سفر السعادت مین لایا ہی کہ قیام شب حضرت پر فرض تھی یا سنت اسباب مین علما کو اختلاف ہی ہر دو طائفہ اسی آیت سے دلیل لیتے ہین۔ جو علما کہ اسکی سنیت کے قایل ہین کہتے ہین کہ نافلہ نماز نفل کے معنے مین ہی پس واجب نہین۔ لاکن اس استدلال مین سخن ہی۔ کس لئے کہ اگر نافلہ نماز نفل کے معنے مین ہو۔ قید لک کا جو اختصاص کے ساتھ مشعر ہی بیفائدہ ہوتا ہی اور نفل و تطوع حضرت کے ہی ساتھ مخصوص نہین۔ زیادتی کے معنے مین ہی جو اسکا وجوب حضرت پر زاید بر فرایض ہی۔ اور مطلق زیادتی دلالت تطوع پر نہین کرتی ہی۔ اور جو علما وجوب کے قایل ہین کہتے ہین کہ امر تہجد وجوب کے لئے ہی اور قیام حضرت کا سفر اور حضر مین حالت صحت و بیماری مین دائمی تھا۔ اگر کبھی بسبب شدت بیماری یا غلبہ خواب کے فوت ہوجاتی دن کو قضا کرتے یہہ تو علامت وجوب کی ہی انتہی یہہ استدلال بھی اشکال سے خالی نہین۔ اول یہہ کہ امر وجوب کے لئے ہی اگر قرینہ صادقہ نہو یہان تو نافلہ قرینہ ہوسکتا ہی اس لئے کہ کلام شارع مین لفظ کا حمل معنی عرفی شرعی پر کیا چاہئے نہ کہ معنے مین زیادہ کے معنی لغوی ہی۔ اور قید لک کا اختصاص کی راہ سے حضرت کے طرف آیا ہی۔ اور حضرت تہجد پر مواظبت کرتی اور فوت ہوجاتے تو دن کو قضا پڑہتی بھی دلیل وجوب کی ہوسکتی نہین۔ ایکبار اعتکاف عشرۂ اخیرۂ رمضان کا جب فوت ہوا حضرت اسکو بھی قضا کیا ہی۔ اعتکاف تو بالاتفاق سنت ہی نہ واجب اور قسطلانی کہتا ہی کہ ابن عباس سے مروی ہی کہ تہجد حضرت پر واجب تھی اسپر حضرت مامور بہ ہوئین نہ امت۔ اور امام نووی نے تصحیح کی ہی کہ یہہ وجوب حضرت سے منسوخ ہوا جیسا کہ امت سے منسوخ ہوا اور کہا کہ نقل کیا ہی اسکو شیخ ابی حامد اور یہی صحیح تر ہی۔ اور صحیح مسلم مین بی بی عایشہ سے منقول ہی وہ بات جو اس معنے پر دلالت کرتی ہی نافلۃ لک ای فضیلۃ لک اس لئے کہ حضرت کی شان مین وارد ہی لیغفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر جب اللہ تعالی نے آپ کو مغفرت کی بشارت دی یہہ نماز ین آپکے حق مین کفر ذنوب نہین بلکہ محض فضل اور کثرت ثواب ہی۔ اور تمام تکالیف شرعیہ جو آپکے حق مین راجح ہین وہ آپکے قرۃ عین ہین اور آپ کی نماز دنیا مین مانند تسبیح اہل جنت کے ہی جنت مین اور وہ وجہ کلفت و تکلیف پر نہین ہی۔ اور یہہ متفرع ہی طریق پر امام الحرمین کے۔ اور طریق پر قاضی کے اسکا وجوب حضرت پر ثابت ہی۔ اور کہتا ہی کہ اللہ تعالی نے جس چیز کو واجب کیا وہ واجب ہی اگرچہ اسکے ترک پر وعید نہو اور ترک وعید منافی وجوب کی نہین۔ اور حضرت کو آرام دل اور اطمنان جان اس تکالیف کے ہی ساتھ حاصل تھا یہان تک کہ اندیشہ مغفرت کا اور ملاحظہ وعید کا نہین تھا۔ بہرتقدیر آپ معصوم ہین کسی عیب و گناہ کو آپکے سراپردہ عزت و طہارت کے طرف راہ نہین تھی۔ پھر کیہ فسبح بحمد ربک واستغفرہ ہین جو حکم استغفار کا آیا وہ مقید بفرض و تقدیر ہی۔ یعنے اگر میری عصمت تجھ کو نہ گیری ہوتی اور تو گناہ مین پڑتا تین تجھ کو بخش دیتا انتہی کلامہ۔ ہوسکے کہ حکم استغفار کا امت کے واسطے ہو آیت فاستقم کما امرت ومن تاب معک جو سورۂ ہود مین ہی۔ جب شرف نزول پائی۔ حضرت کو اندیشہ اور فکر و غم امت کا زیادہ ہوا کہ استقامت امت سے ہوسکتی ہی یا نہ اسلئے بیحد گریہ کرتے تھے اور فرمایا شیبتنی سورۃ ہود یعنے مجھ کو سورت ہود نے بوڑہا کیا۔ پس خداوند مہربان جل شانہ نے اپنے حبیب کو حکم فرمایا کہ امت کے لئے استغفار کرے تا انکو بخشے۔ اور یہہ بھی ہوسکے کہ استغفار اس جناب کا ترقی مراتب دالا مین قرب مولا کے تھا کہ جسکو حد و انتہا نہین جیسا کہ حدیث صحیح مین آیا ہی انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ سبعین مرۃ مقرر میرے دل پر پردہ پڑتا ہی تو مین اللہ تعالی سے استغفار کرتا ہون ستر بار۔ محققون نے کہا ہی کہ وہ پردہ آپ کو اللہ تعالی سے حاجب نہین تھا۔ اسلئے کہ سیر فی اللہ مین جو نہایت نہین ہی جس مقام عالی مین پہنچے اس سے بھی ایک مقام بلند نظر آتا ہی سالک اس پہنچے کے مقام کو حجاب سمجھتا ہی۔ پس اس قدر جو تنزل رہا اس سے استغفار کرتا ہی۔ اور حمد الہی بجالاکے اس مقام والا مین عروج کرتا ہی۔ اسی طرح ہر مرتبہ مین آنا فانا حضرت کے سیر مین ترقی تھی بلکہ الآن وہی حال ہی اسیواسطے کوی صاحب قربت حضرت کے قرب سے ایک نشان نیا پایا اور قرب الہی مین آپ فلانہ

مرتبہ بین بین کرکے کہہ نہ سکا واللہ اعلم بحقیقتہ۔ اور کہہ سکتے ہین کہ حدیث لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ اس معنے کے طرف اشارہ کرتی ہی۔ اور مفسرون نے یہ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْہُ فَتَابَ عَلَیْکُمْ الخ وجوب تہجد کی ناسخ ہی۔ ہوا یہ ہین قیام شب واجب مقادیر ثلث شب یا نصف یا دو ثلث جو شروع سورت مزمل مین مذکور ہی اسکے بعد اس آیت سے منسوخ ہوا کہ قرآن سے جسقدر کہ پڑھ سکین پڑہین۔ اسکے بعد وہ بھی منسوخ ہوا صلوۃ خمسہ سے کذا قال البیضاوی۔ اور ایک حدیث جو مسلم نے بی بی عایشہ سے لائی ہی اس معنے پر دلالت کرتی ہی کہ سعد بن ہشام نے بی بی عایشہ سے حضرت کے قیام شب سے سوال کیا تو بی بی نے کہا کیا تو قرآن نہین پڑہتا ہی مراد سورہ مزمل سے ہی۔ کہ حق سبحانہ نے اس سورت کے ابتدا مین فرض کیا۔ پس حضرت اور آپ کے صحابہ نے ایک سال تمام شب اسپر قیام کیا اللہ تعالی نے اس سورت کے خاتمہ کو بارہ مہینے تک آسمان پر نگاہ رکھا پس اس سورت کا اخیر جو تخفیف پر مشتمل ہی نازل فرمایا پس قیام شب قطع ہوئی۔ اور مولف علیہ الرحمہ نے تہجد کی تفسیر سہر کے ساتھ کی ہی خواب سے بیدار ہونیکے معنے مین

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ

ابن عباس نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جب شب سے اٹھتے جس حال مین ارادہ نماز تہجد کا کرتے قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ تب کہتے ای پروردگار تجھی کو ہی ساری ستایش تو ہی ہی برپا رکھنے والا آسمانون کا اور زمین کا۔ اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان ہی۔ قیم اور قیوم کے ایک معنے ہین اور بعض کہتے ہین کہ قیم کے معنے قایم بکار خلق اور مدبر عالم کا تمام احوال مین ہی۔ اور قیوم کے یہ معنے ہین کہ قایم ہوا اپنی ذات سے نہ اپنے غیر سے۔ اور تمام موجودات اس سے قایم ہون۔ اور کلمہ مَنْ جو ذوی العقول کے واسطے ہی تغلیب کے لئے ہی اور جمیع موجودات مراد ہی وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اور تجھی کو ہی حمد تو ہی ہی نور ہی کرنیوالا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کہ ان ہر دو کے درمیان ہی۔ یعنے جو چیز کہ روشنی رکھتی ہی وہ تیرے ہی پاہی ہی یا انکہ تو ہی ہی نور ہر چیز کا جو نورانی ہی۔ اور تو سے انوار تیرے نور پاک کے آگے محو و متلاشی ہین پس سب کا ظہور تیری ہی ظہور سے ہی وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اور تجھی کو ہی حمد و ثنا اور تو ہی ہی مالک اور فرمانروا آسمانون کا اور زمین کا اور جو کہ ان دونون کے درمیان ہی اَنْتَ الْحَقُّ تو ہی ہی ثابت اور تجھی کو ہی تحقق اپنے وجود کے ساتھ بلا سابقہ عدم اور عروض فنا کے وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اور وعدہ تیرا حق اور ثابت ہی اور دیدار تیرا حق اور ثابت ہی آخرت مین اور قول تیرا حق ہی یعنے تیرے اوامر و نواہی اور جو انکا مدلول ہی ثابت اور درست ہی اور بہشت اور اسکی نعمتین نیکون کے واسطے اور دوزخ اور اسکے عذاب و عقاب بدکارون کے واسطے ثابت ہین۔ اور تمام انبیاے کرام اور سرور انبیا محمد مصطفی علیہ و علیہم افضل الصلوۃ والسلام حق ہین اور جو کچھ انہون نے کہا اور خبر دی وہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہی اور وہ سب سچ ہی۔ اور روز قیامت حق ہی۔ حمد کی تکرار اس لئے ہی کہ تا ہر نعمت الہی پر شکر تازہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ الہی مین تیری فرمانبرداری کی اور تیرے احکام کی اطاعت بجالائی اور مین تجھپر ایمان لایا جیسا کہ تو فرمایا اور تصدیق کی جسطرح پر کہ تو ہی اور مین تجھپر توکل کیا اور اپنے سب کاروبار کو تجھپر سونپ دیا اور تیرے طرف رجوع لایا اپنے صدق دل سے وَبِکَ خَاصَمْتُ اور مین نے تیری تائید سے خصومت کی اس قوت و حجت سے جو تو نے مجھے عنایت کی اس شخص سے کہ جو مجھ سے خصومت کی کفار سے وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اور طرف تیرے لیگیا اس شخص کو جو ایا کیا اور نمانان حکام کو کہ جن کے ساتھ تو مجھ کو بھیجا ہی فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ پس بخش میری تقصیر جو اسکے آگے اور اسکے بعد کردون اور جو پوشیدہ کیا اور ظاہر کیا گناہون سے جو تعلق دل اور جوارح کے ساتھ رکھے۔ پوشیدہ نرہے کہ یہ دعا مین حضرت سے از روے تواضع اور اظہار کمال عبودیت کے ہین مقام مین اجلال و عظمت الہی کے۔ یا محض واسطے تعلیم امت کے اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ تو ہی اگے لانیوالا اور تو ہی پیچھے ڈالنے والا۔ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر تو یا نہین ہی کوئی لایق عبادت کے مگر تو قَالَ سُفْیَانُ وَزَادَ عَبْدُ الْکَرِیْمِ اَبُوْ اُمَیَّۃَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عبدالکریم کہ جسکی کنیت ابو امیہ ہی مضمون حدیث پر یہہ کلمات زیادہ کیا ہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ سُفْیَانُ قَالَ سُلَیْمَانُ تُرْبِیْ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ مِنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مقصود اس کلام کے لانے سے یہہ ہی کہ سلیمان نے بلا واسطہ طاؤس سے سنا ہی اور اسناد سابق مین بطریق عنعنہ کے تھا

باب فَضْلِ قِیَامِ اللَّیْلِ باب بیان مین فضیلت اور کثرت ثواب

نماز تہجد کے مسلم میں ابوہریرہ سے لایا ہی کہ سب نمازون سے افضل فرض کے بعد نماز تہجد ہی۔ یہان تہجد کی افضلیت سنت فجر پر لازم آتی ہی باانکہ سنت فجر کی فضیلت مین بہت سے حدیثین وارد ہین۔ انپر نظر کرتے سنت فجر کو خاص کر سکتے ہین۔ اور آیات و آثار نماز شب کی فضیلت مین بہت سے وارد ہین حق جل شانہ نے تہجدگذارون کی مدح کی جیسا کہ فرمایا کانوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ اور فرمایا وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا اور فرمایا تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اور فرمایا مَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ اور احادیث و آثار بھی بہت آئے ہین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ پس مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا دو فرشتون نے مجھے پکڑا ہی پھر مجھکو دوزخ کے طرف لے گئے پس ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ دوزخ بنا کی گئی ہی مانند ایک کوئین کے اور ناگاہ دیکھتا کیا ہون کہ اسکو دو گوشہ ہین سیوطی نے کہا کہ قرنان ان دو لکڑیون کو کہتے ہین جو کھڑے کئے جاوین اور ایک آڑی لکڑی ان دونون پر کھین اور اسمین لوہے کے قلابے رہین اور انسے دلو کو لٹکاوین جیسے قصاب بچہ کو لٹکا دے۔ پھر ناگاہ اس مین کیا دیکھتا ہون کہ لوگ ہین اور انکو مین پہچانتا ہون۔ پس مین کہنا شروع کیا کہ پناہ مانگتا ہون مین اللہ تعالے کی دوزخ سے۔ پس ایسے مین ایک دوسرے فرشتہ نے ہمارے ملاقات کی اور کہا کہ خوف مت کر لَمْ تُرَعْ بضم اول و فتح راء و سکون مہملہ لاتخف کے معنے ہین ہی۔ یعنے اسکے بعد تجھے کچھ خوف نہین ہی فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا پس مین نے یہہ خواب اپنی خواہر ام المومنین بی بی حفصہ سے ظاہر کیا۔ اور بی بی حفصہ نے حضرت سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ نیک مرد ہی عبداللہ اگر شب مین نماز پڑہا کرے۔ پس تھے عبداللہ ابن عمر اسکے بعد شب مین نہین سوتے مگر تھوڑا وقت جاننا چاہئے کہ حضرت نے اس خواب کی تعبیر ابن عمر کے لئے کہ تنبیہ ہی اسکو اسبات پر کہ قیام شب کرے۔ اس وجہ سے کہ انکو وہ دو فرشتے سر دوزخ پر لجانا اور دوزخ انکو مبتلا بسبب فوت ہونے ایک عبادت کے ہی۔ اور انسے فرایض تو فوت نہوتے تھے۔ پس وہ نہین تھا مگر تہجد فوت ہونے کے جہت سے پس یہان واضح ہوا کہ فرایض کے بعد جس نماز کا بڑا اہتمام کیا چاہئے وہ نماز تہجد ہی کہ اسکے کثرت ثواب سے دوزخ سے رہائی ہوگی۔ اور اس وجہ سے ترجمہ کے ساتھ تطبیق ہے **باب** طُولِ السُّجُودِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ باب بیان مین سجدے کی درازی کے نماز شب مین درگاہ حق مین دعا و زاری کے لئے۔ اور سجدہ نہایت مرتبہ تواضع اور تذلل کا ہی۔ بندہ جب سجدہ کرتا ہی تو اپنے پروردگار جل شانہ سے نہایت قریب ہوتا ہی **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ يَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ زہری نے کہا حدیث کی وجہ سے عروہ نے کہ خبر دی اسکو عایشہ نے کہ تھے پیغمبر خدا نماز پڑہتے شب مین گیارہ رکعت یہہ آپ کی نماز ایسی تھی کہ حضرت سجدہ کرتے اس قدر کہ تمہارے سے کوئی پچاس آیتین پڑہے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھانے کے آگے۔ ایک روایت مین ہی کہ کہتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اور ایک روایت سے سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُنَادِي لِلصَّلٰوةِ اور پڑہتے دو رکعت آگے نماز فجر کے پھر لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر یہان تک کہ آتا آپ کے پاس مؤذن واسطے نماز فجر کے **باب** تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ باب بیان مین جایز ہونے ترک نماز شب کے بیمار کے لئے **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ اسود بن قیس نے کہا کہ مین نے جندب سے سنا کہ کہتا تھا حضرت بیمار ہوے سو نماز شب نہ پڑہی ایک شب یا دو شب

دوزخ کو دیکھنا ابن عمر کا خواب مین

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِحْتَبَسَ جِبْرِيْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْطَاَ عَلَيْهِ شَيْطَانُهُ فَنَزَلَتْ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى جندب نے کہا کہ جبرئیل حضرت کے پاس ایک مدت تک نہ آئے وحی نہ آئی پس قریش سے ایک عورت یعنے زن ابولہب کہ آیت حمالۃ الحطب اسکی مذمت مین نازل ہوئی جیسا کہ حاکم کی روایت مین آیا ہی۔ سو اس عورت کا فرہ نے کہا کہ دیر کی اسپر آنے کے لئے اسکا شیطان نے خذلہا اللہ تعالیٰ۔ تب سورت والضحی شرف نزول پائی ضحی چاشت کے معنے مین ہی اور تمام روز یعنے قسم ہے روز کی اور شب کا جبوقت کہ اسکی اندھیری گھیر لیوے قطع نہ کیا اور تیری محبت و اکرام کو نہ کاٹا اور تجھ پر غصے ہوا اور تجھے چلا دیا تیرے پروردگار نے

باب عَرْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ اِيْجَابٍ باب عرض لانے مین حضرت کے نماز تہجد پر اور دوسرے نوافل پر بغیر واجب ٹھہرانے کے وطرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ وعلیا علیہما السلام لیلۃ للصلوۃ اور آنے پیغمبر خدا جناب فاطمہ زہرا اور علی مرتضی کے پاس ایک رات واسطے تحریص نماز تہجد کے۔ ظاہر یہہ ہی کہ آنا ابتدائے احوال مین ہوگا

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرَاتِ يَا قَوْمِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ کو اُم سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت ایک شب بیدار ہوئے پس فرمانے لگے پاک ہی اللہ تعالیٰ کیا چیزین نازل کین بلیات سے آج کی شب اور کیا چیزین نازل فرمائین خزانون سے یعنے اپنی رحمت سے۔ مراد یہہ ہی کہ اس شب مین جو فتنے کہ آخر زمانے مین واقع ہونگے حضرت پر مکشوف ہوئے اور وہ رحمت و عطیات الٰہی جو اپنے بندگون کے لئے آمادہ کی ہین وہ بھی ظاہر ہوئین۔ بعض کہتے ہین کہ مراد فتنے سے وہ فتنہ ہی جو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے بعد شہادت رو دیا اور آخر امارت بنی امیہ وغیرہ کے طرف منجر ہوی۔ اور ہوسکے کہ فتنہ سے مراد وہ ابتلا معاصی کا ہی جو لوگون کو اہل و مال مین پیش آیا اور صوم و صلوات اور صدقات و خیرات اسکے کفر ہین مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرَاتِ يَا قَوْمِ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ کون ہی جو بیدار کرے اور اگاہ کردے حجرات والون کو کنایہ ازواج مطہرات سے ہی تا وے نماز پڑین اور التجا جناب الٰہی مین کرین اور اللہ کی نعمتون کی درخواست کرین۔ اور اسباب پر عزت نکرین کہ ازواج پیغمبر کے ہین۔ ای قوم بہت سے جامہ پوش ہین دنیا مین کہ برہنہ ہین آخرت مین۔ اور بہت سے صاحب نعمت اور صاحب عزت ہین دنیا مین اور خوار و رسوا ہوگے آخرت مین بسبب اقلاس اعمال صالحہ کے۔ اس تقریر سے جو کہی گئی مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہوئی

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَالَ اَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَاِذَا شَاءَ اَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا کہا کہ خبر دی مجھ کو علی بن الحسین یعنے امام زین العابدین نے کہ خبر دی انکو امام حسین نے اور خبر دی انکو امیر المومنین علی بن ابیطالب کہ ایک شب حضرت انکے اور اپنی دختر فاطمہ زہرا کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا آیا تم نماز نہین پڑہتے ہو۔ حضرت علی کہتے ہین کہ مین کہا یا رسول اللہ ہمارے نفوس اللہ ہی کے دست قدرت مین ہین پس جسوقت کہ ہم کو اٹھانا چاہیگا اٹھاویگا فانصرف حین قلت ذلک ولم یرجع الی شیئا ثم سمعتہ وھو مولٍ یضرب فخذہ وھو یقول وکان الانسان اکثر شیء جدلا پس حضرت پھرے جبکہ مین ایسا کہا نہیں طرف اور کسی کلام سے رجوع نفرمایا یعنے کچھ جواب دیا۔ پھر مین نے آپ سے سنا کہ اپنے ران مبارک پر مارتے اور یہہ آیت پڑہتے تھے جسکا ترجمہ یہہ ہی کہ انسان اکثر جھگڑنے والا ہے۔ اور حضرت کا یہہ قول و فعل راہ تعجب سے اور حضرت علی کے جلد جواب دینے اور نہ قبول کرنے سے تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ انکا عذر تسلیم کرنے کی راہ سے تھا۔ یعنے انکی طبیعت سپر مجبول ہی اور اس جواب سے اوپر کچھ عتاب نہین **مترجم** کہتا ہی کہ قسطلانی نے ابن بطال سے نقل کیا ہی کہ امام کو نہین پہنچتا ہی کہ نوافل مین تشدد کرے پس حضرت نے انکے اس قول پر قناعت کی جو کہا کہ ہمارے نفوس اللہ ہی کے ہاتھ مین۔ پس وہ عذر نوافل مین ہی نہ فرایض مین

حد ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَعْمَلَ بِهٖ خَشْيَةَ اَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ بی بی عائشہ نے کہا کہ مقرر تھے پیغمبر خدا کہ ترک کرتے ایک عمل کو غیر فرائض سے حالانکہ دوست رکھتے کہ عمل کرے ساتھ اسکے۔ اس خوف سے کہ لوگ اسپر عمل کرین پس فرض کیا جاوے کہ عاجز اللہ ایسی ہی تھی وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَاِنِّيْ لَاُسَبِّحُهَا اور نہین پڑھی حضرت نے نماز چاشت ہرگز اور مقرر مین نماز چاشت پڑھتی ہون۔ اس لئے کہ اب وحی منقطع ہوئی فرضیت کا اندیشہ نرہا **ف** بی بی عائشہ کا یہہ خبر دینا محض انکی رویت پر مبنی ہی وگرنہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نے روز فتح یہہ نماز پڑھی اور ابو ذر و ابو ہریرہ کو اسکی وصیت کی پس علمانے اسکو واجبات مخصوصہ سے شمار کیا ہے

حد ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَيْتُ الَّذِيْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِيْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نماز پڑھی ایک شب رمضان کے راتون سے مسجد مین پس لوگ بھی آپکے ساتھ نماز پڑھی پھر شب آیندہ یعنے دوسری شب بھی نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہوے اور بجوم کیا پھر تیسری یا چوتھی شب لوگ جمع ہوے۔ یہہ شک مالک کی روایت مین واقع ہوا۔ اور مسلم مین یونس نے جو ابن شہاب سے روایت کی ہی اسمین شک نکیا اور کہا کہ حضرت دوسری شب تشریف لاے اور لوگ آپکے ساتھ نماز پڑھے اور اسکے صبح کو لوگون نے نقل کی۔ اور تیسری شب لوگ بہت آے اور حضرت انکے ساتھ نماز پڑھے اور جب چوتھی شب آئی لوگون کی اتنی کثرت ہوئی کہ مسجد مین سما نہ سکے پھر حضرت اس شب انکے طرف نہین نکلے پھر جب صبح ہوئی فرمایا کہ مقررین نے دیکھا جو تم نے کیا۔ یعنے تمہارا جمع ہونا اور نماز تراویح پر حرص رکھنا پس پھیر نہین رکھا مجھے آنے سے مگر یہہ کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہہ نماز تمہارے پر کہین فرض کی جاوے وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ اور تھا یہہ مذکور ماہ رمضان مین **باب** قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ باب بیان مین کہ رہے حضرت نماز شب مین یہان تک کہ آپکے ہر دو پاے مبارک ورم کرتے قَالَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى تَفَطَّرَ قَدَمَاهُ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے قیام کیا یہان تک کہ آپکے پاے مبارک شگافتہ ہوے تفطرت کے معنے انشقت ہی

حد ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ اَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهٗ فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا مغیرہ نے کہا مقرر کہ تھے حضرت قیام کرتے نماز کے لئے یہان تک ورم کرتے آپکے ہر دو پاؤن یا ہر دو ساق۔ پس آپسے کہا گیا کہ یا رسول اللہ کس لئے آپ یہہ رنج و تعب کھینچتے ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکے شان مین فرمایا ہی قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ جیسا کہ بی بی عائشہ کی حدیث مین آیا ہی فَيَقُوْلُ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا تو حضرت جواب مین فرماتے کہ کیا مین نہ ہون بندۂ شکر گذار یعنے میری طاعت و عبادت کا سبب یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشا اور دنیا و آخرت کی نکوئی مجھ پر ارزانی فرمائی **باب** مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ باب بیان مین اس شخص کے جو خواب کیا صبح کے وقت **حد ثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَ وَابْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ مقرر پیغمبر خدا عمرو بن العاص کو فرمایا کہ نمازون سے دوست اللہ تعالیٰ کے پاس نماز داؤد علیہ السلام کی ہی اور صیام سے دوست اللہ تعالیٰ کے پاس روزہ داؤد علیہ السلام کا ہی کہ وہ آدھی شب سوتے اور تیسرے حصہ مین شب کے نماز مین قیام کرتے اور باقی چھٹا حصہ رات خواب کرتے۔ اور یہہ قیام اس رو سے دوست ہی کہ مصلی کو کلال نہین لاتا ہی اور ذوق حضور سے قیام کرتا ہے

نماز تراویح کی بنا حضرت سے

یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ایک روز روزہ رکھتے اور ایک روز افطار کرتے **حد ثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَۃَ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ رضی اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ مسروق نے کہا کہ میں نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کونسا عمل حضرت کے پاس محبوب تر تھا بی بی نے کہا کہ وہ عمل جو ہمیشہ کیا کریں مراد دوام عمل سے وہ ہی کہ ہر روز بلا فتور اسکے وقت پر ادا کریں قُلْتُ مَتٰی کَانَ یَقُوْمُ قَالَتْ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ میں نے کہا کہ کونسا وقت شب تھا جو حضرت نماز کے لئے قیام کرتے تھے بی بی نے کہا جسوقت کہ آواز مرغ کی سنتے قیام کرتے تھے۔ ف ابن تاصر سے منقول ہی کہ مرغ جو پہلے بانگ دیتا ہی نیم شب میں دیتا ہی۔ اور ابن بطال نے کہا کہ ثلث شب کے وقت۔ امام احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ نے زید بن خالد جہنی سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا ست گالی دو مرغ کو کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہی یا بلاتا ہی۔ مراد یہ کہ حقیقت میں بانگ اسکی نماز کے لئے ہی نہیں بلکہ حق تعالی شانہ اسکو ایسا ہی پیدا کیا ہی کہ نماز کے وقت بانگ دیوے چنانچہ وہ طلوع فجر و زوال کے وقت بانگ دیتا ہی۔ اور معجم طبرانی میں لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے ایک مرغ پیدا کیا ہی جسکے پنکھ سفید زمرد اور یاقوت اور موتی سے مرصع ہیں اسکا ایک پنکھ مشرق میں ہی اور ایک مغرب میں اسکا عرش کے تحت میں رہتا ہی اور اسکے پیر ہوا میں سو وہ ہر صبح بانگ دیا کرتا ہی زمین و آسمان کے سب مخلوق اسکے آواز کو سنتے ہیں سوائے جن و انسان کے پس زمینی مرغ بھی اسکے بانگ کا جواب دیا کرتے ہیں جب روز قیامت نزدیک پہنچتا ہی سوائے جن و انس کے معلوم کر لیتے ہیں کہ قیامت ان پر پہنچی انتہی قسطلانی **حد ثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلّٰی حضرت جسوقت کہ آواز مرغ کی سنتے کھڑے رہتے اور نماز پڑھتے **حد ثنا** مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا اَلْفَاہُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا تَعْنِیْ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بی بی عایشہ نے کہا نہیں پاتی تھی حضرت کو آخر شب میرے پاس مگر جس حال میں کہ خواب میں رہتے۔ حاصل معنے یہ کہ آخر شب نماز سے فارغ ہوے کے بعد البتہ خواب کرتے **باب** مَنْ تَسَحَّرَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَنَمْ حَتّٰی صَلَّی الصُّبْحَ باب بیان میں حال اس شخص کے کہ طعام سحری کھاوے پس نماز کے لئے کھڑا رہا اسے مراد نماز فجر ہی۔ پس خواب نکرے یہاں تک نماز صبح پڑھے۔ مناسبت اس باب کی کتاب تہجد کے ساتھ اور اسکا لانا ضمن ابواب میں اس کتاب کے گویا اس روسے ہی کہ سحر کا طعام نماز تہجد کے بعدی **حد ثنا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِھِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَصَلّٰی قُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِھِمَا مِنْ سَحُوْرِھِمَا وَدُخُوْلِھِمَا فِی الصَّلٰوۃِ قَالَ کَقَدْرِ مَا یَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا اور زید بن ثابت نے ایک شب سحری کی پس جسوقت ہر دو طعام سحر سے فارغ ہوے۔ حضرت نماز فجر کے لئے کھڑے رہے اور نماز پڑھے پس ہم نے انس سے کہا طعام سحر سے فارغ ہونے اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنے ساعت کا فاصلہ تھا انس نے کہا کہ اس قدر فاصلہ تھا کہ کوئی مرد پچاس آیتیں پڑھے۔ نور پشتی نے کہا کہ سب کو اسوقت پر عمل کرنا روا نہیں اسوقت نماز کو ضبط کرنے کی دشواری کے سبب۔ اور حضرت جب معصوم ہیں اور اخبار الٰہی کی دریافت بوجہ کمال آپ کو حاصل تھی بسبب نہایت وثوق کے اسوقت پر عمل کرتے تھے **باب** طُوْلِ الْقِیَامِ فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ باب بیان میں استحباب درازی قیام شب کے **حد ثنا** سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَلَمْ یَزَلْ قَائِمًا حَتّٰی ھَمَمْتُ بِاَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا ھَمَمْتَ قَالَ ھَمَمْتُ اَنْ اَقْعُدَ وَاَذَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نے حضرت کے ساتھ ایک شب نماز پڑھی پس ہمیشہ کھڑا رہتا تھا یہاں تک کہ میں نے ایک برے کام کا قصد کیا ہم نے ابن مسعود سے کہا کہ تم نے کیا قصد کیا تھا کہا میں نے قصد کیا کہ بیٹھ جاؤں اور حضرت کو چھوڑ دوں **حد ثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ لِلتَّھَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاہُ بِالسِّوَاکِ حذیفہ نے کہا کہ پیغمبر خدا جسوقت نماز تہجد کے لئے کھڑے رہتے اور اسکا قصد کرتے اپنے دہن مبارک کو مسواک سے ملتے۔ یہ حدیث اس باب میں لائی اور ترجمہ کے ساتھ اسکی مناسبت میں جو اشکا ئی خطابی نے کہا کہ غلط ناسخ ہی اور دوسرے ناظروں نے تکلفات کیا ہی از انجملہ یہ کہ لفظ تہجد بیداری کے ساتھ مشعر ہی۔ اور شک نہیں کہ مسواک کرنا نیند کے دفع کرنے کا

ایک مدد کا سبب ہے۔ اور یہ استعداد درازی نماز کا ہی۔ باوجود اس تکلف کے فتح الباری میں کہا کہ یہ توجیہ اقرب توجیہات ہی۔ **باب** كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ باب۔ اس بیان میں کہ نماز شب کی کس طرح پر تھی دو دو رکعت یا چھ چھ رکعت۔ وتر کے ساتھ یا بغیر وتر کے اور حضرت نماز شب کتنے رکعت پڑھتے تھے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک مرد پوچھا یا رسول اللہ نماز شب کی کس طرح پر ہی۔ فرمایا دو دو رکعت ہیں۔ پس جس وقت کہ تو طلوع صبح کا خوف کرے تو اسکو ایک رکعت سے طاق کر۔ یعنے جو دو گانۂ آخری اسکے ساتھ ایک رکعت کو ضم کرتا وتر ادا ہو۔ والا تنہا ایک رکعت کو نماز نہیں کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ مغرب ان کی وتر ہی اسکے قیاس پر رات کی وتر بھی تین رکعت سے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ ابن عباس نے کہا کہ نماز حضرت کی تیرا رکعت تھیں یعنے نماز شب کی **حدثنا** إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاحِدٰى عَشْرَةَ سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مسروق نے کہا کہ میں نے بی بی عائشہ سے حضرت کی نماز سے سوال کیا جو رات کو پڑھا کرتے پس بی بی نے کہا کہ سات رکعت اور نو رکعت اور گیارہ رکعت تیس یعنے مختلف وقتوں میں حضرت کبھی سات رکعت پڑھتے کبھی نو کبھی گیارہ سوا دو رکعت سنت فجر کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى قَالَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت شب میں تیرہ رکعت پڑھتے ازانجملہ وتر ہی اور دو رکعت سنت فجر کے **باب** قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَنَوْمِهِ وَمَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ باب بیان میں قیام حضرت کے نماز شب کے لئے۔ اور بیان میں خواب اس جناب کے۔ اور بیان میں جس کے جو قیام شب سے منسوخ ہوا وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور بیان میں قول خدائے عزوجل یا ایہا المزمل کے **مترجم** کہتا ہی کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے استدلال میں سورہ مزمل کے شروع اور آخر کی آیتیں کہ جن میں نماز تہجد کا بیان ہی لکھیں اور شارح نے انکی تفسیر مختصر لکھی اب تفسیر عزیزیہ سے اسکی تفسیر بانحطاط لکھی جاتی ہی تا شایقان تفسیر وطالبان وعظ وتذکیر کو نفع پذیر وحلاوت بے نظیر حاصل ہو یٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ای جامہ ریاضت آپ پر لپیٹے ہوئے حق اس جامہ کا بجالا مُزَّمِّل لغت عرب میں اسکو کہتے ہیں کہ جامہ فراخ آپ پر لپیٹا ہو۔ اور حضرت کی ایک کملی تھی چار ہاتھ کی دراز جب نماز تہجد کے لئے اٹھتے اسکو اپنے بدن مبارک پر لپیٹتے تا سردی کا صدمہ نہ پہنچے پس جو وہ کملی عبادت کے لئے خاص تھی اور نشان عبادت شعری بارگاہ الٰہی میں پسند آئی سو اللہ تعالیٰ نے اسی جامہ شریف کا نام لیکے آپ کو خطاب کرتا ہی کہ ای جامہ عبادت پہنے ہوئے قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا اٹھ اور کھڑا رہ کے نماز پڑھ رات میں مگر تھوڑی راتیں جیسے بیماری اور سفر اور جہاد کے راتیں جو دن کو مشقت کھینچی ہو ویسی راتوں میں تہجد ساقط ہوتی ہی اور نفل محض ہوتی ہی۔ اور ایسا ہی ان عذروں سے قیام بھی ساقط ہے اگر چاہے بیٹھ کے پڑھے۔ اسی واسطے حضرت خیر عمر شریف میں بیٹھ کے پڑھا کرتے تھے۔ اب تہجد میں کتنی رات قیام کیا چاہئے ارشاد ہوتا ہی نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا آدھی شب اگر ایام معتدل ہوں یا آدھی شب سے کچھ کم کر تا رات کی تہائی کو پہنچے اَوْ زِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر اس پر یعنے آدھی رات سے زیادہ تا دو ثلث کو پہنچے۔ اگر موسم تابستان کا ہو جو شب کو تھی ہوتی ہی۔ اور یہ بھی محتمل ہی کہ نشاط خاطر کی رعایت کے لئے ہی۔ یعنے اگر قوت کامل اور نشاط وافر رہے آدھی رات سے زیادہ کر۔ اور اگر قوت ونشاط میانہ رہے نیم شب پر اکتفا کر۔ اور اگر قوت ونشاط میں فتور واقع ہو ثلث شب تک اس عبادت میں رہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہی کہ اداء تہجد کے وقت تمہارے سے کسی پر خواب غلبہ کرے تو چاہے سو جاوے اور نماز کو ترک کرے۔ اور بعض مفسروں نے کہا ہی کہ یہ اختیار اس لئے ہی کہ نصف حقیقی شب سے معلوم کرنا دشوار ہی۔ جب بیان سے مقدار مدت مجاہدہ کی فراغت حاصل ہوی اب وہ عمل جو اس وقت میں کیا چاہئے بیان ہوتا ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور نماز میں کھڑا رہ کے ترتیل کر قرآن کی جیسی ترتیل یعنے حروف کا ظاہر کرنا اور حرکات بلا افراط وتفریط تمام کرنا اور قرآن کے معنے میں تدبر اور تفکر کرنی اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا مقرر نزدیک ہی کہ ہم ڈالینگے تجھ پر ایک کلام جو نہایت گراں ہی۔ قول ثقیل کے معنے میں بہت اختلاف آیا ہی مفسروں نے دس وجہ تک لکھا ہی۔ پہلی وہ گرانی ہی جو نزول قرآن کے وقت ہوتی تھی ایک دن عباس قسم کی تھی کہ اوازجرس کی سی ایک آواز آتی تھی اس سے حضرت پر بڑی گرانی ہوتی یہاں تک کہ آپکا جسم مبارک عرق کرتا اگر اس حال میں اونٹ پر سوار رہتے وہ بے طاقت ہو کے بیٹھ جاتا چنانچہ

الجزء الخامس

ترجمہ کتاب میں اقسام وحی میں اسکا بیان مفصل گذرا۔ دوسری وجہ یہ کہ بوجہ وجوہ قرات اور بلاواسطہ کتابت اسکا یاد رکھنا گران ہی تیسری اسکی تبلیغ معاندین کی عفور میں جو بزل اور مشقت سے پیش آتے تھے گران ہی چوتھی قرآن کے عجائب و قایق اور وجوہ اعجاز کا فہم کہ جو لقمہ عظیم چاہیے تب ہی فضل الٰہی کے سوا میسر نہیں نہایت گران ہی۔ پانچویں فرق کرنا اقسام قرآن میں محکم اور متشابہ اور ناسخ و منسوخ اور ظاہر و ماول میں اور امتیاز ہر قسم کا دوسری قسم سے اور استنباط احکام کا ہر قسم سے بغایت گران اور علم مشکل ہی چھٹی مسلمانوں پر اسکے امر و نہی گران ہی کہ اسپر عمل کرنا امر تعالیٰ کی تائید و توفیق کے سوا ممکن نہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں بظاہر دو امر ملن ہر دو حکم فرمائے ہیں پس ہر دو کا جمع کرنا نہایت دشوار اور گران ہے ساتویں اسکا سننا کافروں کے حق میں ہوتا ہے دشوار اور گران ہی چنانچہ کفار سورتوں میں آیا ہی کہ وے قرآن کے سننے سے اعتقدر کرتے ہیں کہ گدھ بالشبہ ڈرجاتے ہیں آٹھویں قرآن کریم کا نزول منافقوں اور فاسقوں کے حق میں بہت گران تھا کہ انکے عیوب مخفی اور امور پوشیدہ پر مزدا شارہ اور تعریف کنایہ کے ساتھ نشان دیتا ہی اور حضار قرآن سے سمجھ لیں اور دے فضیحت و رسوا ہوویں چنانچہ اخیر سورہ توبہ اور سورہ قتال وغیرہا میں بتفصیل بیان فرمایا ہے۔ نویں حروف قرآن سے ہر حرف کو ایک خادم روحانی مقرر ہی جب عزیمت شرایط دعوت کے ساتھ اس کلام کو پڑھنا شروع کرے سب خدام روحانی اس کلام کے حاضر ہوتے ہیں پس ثبات و قرار نہایت دشوار ہوتا ہی۔ دسویں قیامت کے روز جب میزان عمل کھڑا کرینگے اور اعمال کو تولینگے تو کوئی عمل اس کلام پاک کے گرانی اور سنگینی کو نہ پہنچیگا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی اور بعض واعظوں نے کہا ہی کہ شفاعت جو حضرت کے ساتھ خاص ہی اس روز آپ کے سوا شفاعت میں لب کشا ہونا سب انبیاء و مرسلین پر نہایت شاق اور گران ہوویگا۔ اگرچہ یہ تفسیر خیر آیت سورۂ اسرا کے ساتھ وجہ صحت رکھتی ہی وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا اور شب سے پس بیدار ہو ساتھ اسکے یعنے ساتھ قرآن کے نماز میں یہہ زیادتی ہی تیرے لئے نماز فرض پر۔ یا فضیلت یا کرامت ہی خاص تیرے لئے۔ قریب ہی کہ اٹھاویگا تجکو تیرا پروردگار مقام محمود میں۔ مقام محمود مقام شفاعت ہے حضرت اس مقام میں شفاعت کرینگے چنانچہ احادیث صحیحہ میں آیا ہی۔ غرض قرآن کریم کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا جو حکم ہوا اسکی علت الغائے قول ثقیل کی تھی اور قیام شب کا جو حکم ہوا اب اسکا سبب شاد ہوتا ہی اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا مقرر جو عبادت اور تلاوت شب میں پیدا ہوتی ہی وہی سخت ہی نفس کے پامال کرنے اور اسکی ظلمت دور کرنے میں اور بہت استواری گفتار۔ سخن میں۔ حاصل یہہ کہ تلاوت قرآن آخر شب میں تدبر اور فہم معانی کے لئے دوسرے اوقات کے بہ نسبت بہتری ہر چند انبیاء کے نفوس کاملہ اور ارواح قدسیہ کو کلام الٰہی سے فواید حاصل کرنیکے لئے رات دن برابری۔ لاکن جب پھر دن اوقات انواع عبادات و طاعات سے معمور تھے خاص ایک کیفیت اور ایک حالت کے ساتھ مشغول ہونا ممکن متصور نہیں تھا چنانچہ ارشاد ہوتا ہی اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا مقرر تجھے دن میں شناوری دراز کرنی ہی اور اقسام عبادات میں مشغول رہنا ہی جیسے طالبوں کو ارشاد و ہدایت اور وعظ و نصیحت اور ضعیفوں کی اعانت اور بیماروں کی عیادت اور جنازے کے ساتھ جانا اور مہمان و مسافر کی خبر گیری اور مظلوموں کی نصرت و یاری اور جہاد کی تیاری اور ایسے ہی امور خیر میں تجکو اس مجاہدہ عظیم کی فرصت نہیں وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر نام کو اپنے پروردگار کے بسبیل دوام ہر وقت اور ہر شغل میں اور ہمراہ ہر عبادت کے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ اور منقطع ہو ہر عمل سے طرف اسکے یعنے جو عمل کہ تجکو یاد حق سے پھیرے اس عمل سے انقطاع کر اور اللہ ہی کے طرف رجوع لا تبتیلا بطور قطع کرینگے علاقہ کو اس عمل اور اس شغل کے اپنے اختیار سے۔ امام بخاری نے کہ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا تک لکھکر اسکے بعد لکھا ہی وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ اور یہہ باب بیان میں اس قول الٰہی کے ہی اسکی ابتدا لکھی جاتی ہی عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ جانا ہی کہ ہرگز تم سب (یعنے پیغمبر اور امت احاطہ نکروگے مقدار معین پر پس مدت معین کی تکلیف تم کو شب کی بیداری میں تکلیف مالا یطاق کی قبیل سے ہی فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس سہولت اور آسانی کی اور مقدار معین شب بیداری اور قرآن خوانی اور تہجد گذاری کی معاف فرمائی ہے۔ اور لفظ توبہ لغت میں رجوع کے معنے میں ہی حالت طاری سے حالت اصلی کے طرف۔ جب یہہ لفظ بندوں کے حق میں مستعمل ہو رجوع معصیت سے طاعت کے طرف مفہوم ہوتا ہی اور جب حقیقین اس تعالیٰ کے مستعمل ہو رجوع حالت سختی سے آسانی کے طرف سمجھا جاتا ہی چنانچہ اس مقام میں جب تمھاری سہولت و آسانی ہم نے مقصود رکھا فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنے ہو جو کہ تم کو آسان ہو قرآن سے نماز تہجد اور شب بیداری میں اس رخصت کا سبب یہہ ہی کہ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ جانا یہہ کہ البتہ ہونگے تمھارے بیماران وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ اور دوسرے لوگ ہونگے سفر کرنے والے زمین میں اور وہ سفر اس قبیل کے ہونگے جو حرام اور ممنوع نہوں کس لئے کہ وے ان سفروں میں يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ طلب کرتے ہیں فضل سے اللہ تعالیٰ کے ظاہر میں جو روزی اور معاش اور کسب و تجارت ہی۔ یا باطن میں جو طلب علم و حج و عمرہ و زیارت اولیا و صلحا اور نزدیکی انکی صحبت سے وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور دوسرے جنگ قتال کرنیوالے راہ خدا میں۔ جب یہہ تین عذر واجب الاعتبار ہیں تکلیف عام ایک وردمعین کی قرآن مجید سے سب نہیں فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑھو جو تم کو آسان ہو اس سے بلا تعیین مقدار قرآن جیسے پہلی تکلیف میں تعین مدت کی ہم نے معاف کی

اگر تم ان ہر دو تعین کے سے قطع کرنے سے یہہ خوف ہو کہ مبادا ریاضت اور مجاہدے مین قصور واقع ہوگا کیونکہ اگر تعین مقدار عمل کا نہو آدمی مقید نہین ہوتا ہی تو جانیو کہ فرایض معین تمہارے ذمے پر بہت ہین وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم کرو تم نماز کو جو پانچ وقت رکعتون کے تعین کے ساتھ تمہارے پر فرض ہی۔ نماز کا قایم کرنا بڑا مجاہدہ ہی کسی کے کہ قایم کرینگے معنے راست کرنا ہی اور نماز اسوقت راست ہوتی ہی کوئی خلل دل اور زبان اور اعضا کے عمل مین واقع نہو خواہ وہ عمل فرض ہو یا سنت یا مستحب وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوۃ کو کہ وہ بھی ایک مقدار معین ہی مال سے مدت معین ایک سال گذرنیکے بعد اور زکوۃ کا دینا بھی ایک مجاہدۂ عظیم چنانچہ ہی کسی کے کہ مال کی قطع محبت نفس پر نہایت شاق ہی اسکے سوا اور ایک مجاہدہ جو بہت ہی گران اور شاق ہی اسکے بھی ہم نشان دیتے ہین وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قرض دو خدا یتعالی کو قرض نیک۔ خاص خدا کے بندگان کو جو محتاج ہون قرض حسنہ دو اور سود نہ لو اور بوقت تقاضا سختی نکرو اور اگر تمہارے حق سے کچھ کم دین یا مہلت چاہین قبول کرو اور ہا۔ بار قرضدار پر سنت نرکہو یہی قرض ہی جسکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ مین شب معراج مین جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ جسنے راہ خدا مین ایک درم صدقہ دے اسکو ثواب دس درم کا لکھتے ہین۔ اور جسنے براے خدا ایک درم قرضدے اسکو ثواب اٹھارہ درہم کا لکھتے ہین۔ مین نے جبرئیل سے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ جسنے راہ خدا مین دے کبھی محتاج کو پہنچتا ہی اور کبھی غیر محتاج کو۔ اور قرض مین مانگتا ہی مگر احتیاج کے وقت۔ اس جہت سے ثواب قرض کا صدقہ کے ثواب سے زیادہ ہی۔ یہان جاننا چاہیے کہ اسطرح کا قرض دینا نفس پر نہایت شاق اور گران ہی اور مجاہدۂ عظیم چنانچہ ہی اور توجیہ مضاعف ثواب کی یہہ ہی کہ جب ایک درہم صدقہ دس درہم کے برابر ہی۔ اور یہان ایک درم جو قرض دیتا ہی پھر وہ درم اسکے طرف عاید ہوویگا کہ اسکا مطالبہ باقی ہی۔ پس گویا ایک درم قرضدینا نو درم صدقہ دینا ہی اور جب ان کو مضاعف کرین اٹھارہ ہوتے ہین واللہ اعلم باسرار افعالہ وَمَا تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ اور جو کرو تم بھیجتے ہو اپنی ذات کے فائدے کے لئے تا آخرت کا ذخیرہ ہو مِنْ خَيْرٍ نیکی کی جنس سے خواہ نماز نفل ہو یا روزہ یا صدقہ نفل یا دوسری عبادات بدنی یا مالی وعرضی تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ البتہ پاوگے تم اسکا اثر اللہ کے پاس هُوَ خَيْرًا وہ اثر بہتر ہی تمہارے تئین نیکی سے دنیا مین کہ وہ تم کو حلاوت قرب بخشیگی وَاَعْظَمَ اَجْرًا اور بزرگتر ہی از روے ثواب کے آخرت مین کمیت و کیفیت مین اور بقا و عدم فنا مین۔ پس تم کو نوافل مین مجاہدے کے لئے ایک میدان کشادہ ہی۔ اگر یا این ہمہ تم کو خوف گناہ ہو سکا علاج سے بھی نشان دیتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور مغفرت چاہو اللہ تعالی سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ہر آئینہ اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہی طاعات مین تمہارے سے جو تقصیرات ہون بخش دیویگا اور اسکے ثواب کو کامل کرکے تم کو عطا فرماویگا۔ اور گناہون کی ظلمت کو بالکل محو کردیگا پس استغفار تنقیۂ ایمی کی جگہہ پر ہی کہ باوصف اسکے حفظ صحت و ازالہ مرض مین حاجت ورزش اور ریاضت کی نہین رہتی ہی انتہی قال ابن عباس نشأ قام بالحبشة وطأ قال مواطاة القران اشدّ موافقة لسمعه و بصره وقلبه ليواطؤا معناه ليوافقوا کہا ابن عباس نے کہ نشأ قام کے معنے مین حبشی زبان مین اور وطأ کے معنے قران کی مواطاۃ کرنی ہی یعنے سخت موافقت کرنی اسکے سننے اور دیکھنے اور دل سے سمجھنے کے لئے تا موافقت کرین اسکے معنے کی

حدثنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْطُرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا اَوْ كَانَ لَا يَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ انس کہا کرتے تھے کہ تھے پیغمبر خدا کسی مہینے مین افطار کرتے یہان تک گمان کیا جاتا کہ اس مہینے مین روزہ نہ رکھینگے وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا اور روزہ رکھتے کسی مہینے مین یہان تک گمان کیا جاتا کہ اس مہینے مین افطار نکرینگے۔ یعنے بعض مہینون مین روزہ رکھتے اور بعض مہینون مین نہ رکھتے وَكَانَ لَا يَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ اور تھے حضرت کہ نہ چاہتا تو یہہ کہ تو دیکھے آپ کو نماز پڑہنے والے رات مین مگر یہہ کہ تو دیکھتا آپ کو نماز گذار۔ اور نہ چاہتا تو کہ دیکھے آپ کو خواب مین۔ مگر یہہ کہ دیکھتا خواب مین۔ یعنے بعض راتون سے تمام رات نماز پڑہتے اور بعض راتون مین خواب کرتے۔ یہہ دلیل ہی اسبات پر کہ نماز تہجد حضرت پر واجب نہین تھی۔ تا انکہ شب مین ایک ساعت خواب کرتے اور ایک ساعت قیام فرماتے۔ یا انکہ نماز کے لئے یا خواب کے لئے ایک وقت معین نہین تھا پس بخ۔ اتفاق کوئی اسی نماز کے وقت بیدار ہوتا تو نماز مین دیکھتا۔ اور اگر خواب کے وقت بیدار ہوتا خواب مین دیکھتا تَابَعَهٗ سُلَيْمَانُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ متابعت کی ہی محمد بن جعفر کی سلیمان اور ابو خالد احمر نے حمید سے

باب عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلٰى قَافِيَةِ الرَّاْسِ اِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ باب بیان مین گرہ دینے شیطان کے قفاے سر پر جب کسی نے شب مین نماز نہ پڑہی یعنے نماز عنا عقد جمع عقدہ کا ہی قافیہ پیچھے کے معنے مین ہی یعنے پیچھے گردن کے یا پیچھے سر کے اور درمیان سر کے بھی آیا ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ

الجزء الخامس

نماز نہ پڑھنے کے سبب شیطان اسکے سر میں گرہ لگا دیتا ہے

الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گرہ دیتا ہی شیطان تمہارے کسی کے سر کے پیچھے جب کہ وہ خواب کرتے تین گرہ سے يَضْرِبُ بِيَدِهٖ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ ہر گرہ پر اپنے ہاتھ سے مارتا ہی جس حال میں کہ شب دراز باقی ہی پس تو سو جا - ابن باب میں اختلاف ہی کہ وہ گرہ مارنا حقیقۃً ہی یا مجازاً - ہر تقدیر اہل ساحروں کا قاعدہ ہی جو تاگے پر گرہ دیتے ہیں اور اسپر افسون پڑھتے ہیں - اور قافیہ کے نزدیک سے مراد قافیہ سر ہی نہ قافیہ پر - جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں آیا ہی کہ تمہارے سر کے قافیہ سر پر ایک شیطان بیٹھتا ہی کہ اسمیں تین گرہ دیتا ہی - اور امام احمد کی روایت میں بھی ایسا ہی آیا ہی اور ہر تقدیر ثانی تشبیہ فعل شیطان کی فعل ساحر کے ساتھ ہی اسکا سر کاٹنا مراد نہیں کہ شیطان کا قتل ہو سکتا ہی فَاِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ پس اگر بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ایک گرہ کھل جاتی ہی - اور اگر وضو کیا دوسری گرہ کھلجاتی ہی اور اگر نماز پڑھی تیسری گرہ کھل جاتی ہی فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ پس صبح کرتا ہی جس حال میں کہ پاک نفس ہے والا صبح کرتا ہی خبیث النفس کاہل

حدثنا مُوْسٰى بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا قَالَ اَمَّا الَّذِيْ يَثْلَغُ رَاْسُهٗ بِالْحَجَرِ فَاِنَّهٗ يَاْخُذُ الْقُرْاٰنَ فَيَرْفُضُهٗ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ سمرہ نے حضرت سے روایت کی خواب کی تعبیر میں کہ فرمایا جسکا سر پتھر سے پھوٹتے اسکی تعبیر یہ ہی کہ وہ قرآن مجید کو یاد کرتا ہی - پھر اسکے حفظ کو اور اسپر عمل کرنیکو ترک کر دیتا ہی اور نماز فرض سے فراموش ہو کے سو جاتا ہی - ظاہر نماز صبح اور عشا ہی اور دوسری نمازیں بھی ہو سکتے ہیں - اور یہ خواب غفلت تسویل اور فسون شیطان سے ہی -

باب اِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ یہ باب تنوین کے ساتھ اس بیان میں کہ جب کوئی سو گیا اور نماز نہ پڑھی شیطان اسکے کان میں پیشاب کرتا ہی

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ ابن مسعود نے کہا کہ حضرت کے پاس ایک مرد مسلمان کا ذکر کیا گیا کہ ہمیشہ سو جاتا ہی یہاں تک کہ صبح کر جس حال میں کہ نماز کے لئے قیام نہ کیا پس حضرت نے فرمایا کہ اسکے کان میں شیطان پیشاب کیا ہی - جاننے کہ حمل اس کلام کا معنے حقیقی پر کرنا کچھ محالات سے نہیں - اسلئے کہ ثبوت کو پہنچا ہی کہ شیطان کھاتا ہی پیتا ہی اور کلام کرتا ہی پس حقیقت میں وہ کان میں بھی پیشاب کرتا ہو - اور وہ پیشاب سب اعضا کے عروق اور مسامون میں آتا ہی اور اعضا کی سستی کا موجب ہوتا ہی - اور ہو سکے کہ وہ کنایہ ہو مرغ سحر وغیرہ کے آواز سے اسکے قوت سامعہ کو بھیر رکھنے سے کہ ایک گرانی جو کان میں لاتا ہی شیطان اس فعل خبیث کو پیشاب سے تعبیر کرتے ہیں تورپشتی سے منقول ہی کہ باطل اور حق بات کے سننے سے مراد ہی - اور غفلت خواب کی نسبت آنکھوں کے ساتھ مناسب تر تھی پھر کان کی تخصیص اسلئے ہی کہ خواب سے بیدار ہونا آواز دینے کے خصوص ندا حی علی الصلوۃ سے کان کے ساتھ علاقہ رکھتا ہی - اور خواب کی گرانی بیشتر کان سے ہوا کرتی ہی - اور اسی لئے قرآن مجید میں اصحاب کہف کے حال میں آیا ہی فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ بِالْكَهْفِ یعنے ہم نے اصحاب کہف کو سلا دیا جیسا کہ آواز انکے کان کو نہ پہنچے - اور تخصیص پیشاب کی اسلئے سرایت کرنیکے ہی خلال عروق میں

باب الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ باب نماز میں دعا کے بیان میں اخیر شب میں - ثلث اخیر ہی وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ اى يَنَامُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور کہا اللہ تعالیٰ نے تعریف میں متعبدوں کے کہ تھوڑے سوتے ہیں رات سے - کلما زائدی یا مصدریہ - اور سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا نزول فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہر شب طرف آسمان دنیا کے جب باقی رہتا ہی تیسرا حصہ رات کا - مراد نزول رحمت اور مزید لطف و عنایت اور دعا کی اجابت سے ہی - نہ نزول حرکت و انتقال یعنے رحمت و کرم اسوقت زیادہ ہوتا ہی مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ فرماتا ہی پروردگار کون ہی کہ پکارے مجھے دعا کرے میرے سے پس میں اجابت کروں اسکو - کون ہی جو سوال کرے میرے سے پس عطا کروں اسکو - کون ہی جو بخشش مانگے میرے سے پس بخشوں اسکو - جاننے کہ یہ تین مطلب جو دعا و سوال و استغفار ہی ہر ذی جان کے جمیع مقاصد کے جامع ہیں - اسلئے کہ جو چیز طلب کی جاتی ہی یا دفع ضرر ہی یا حصول نفع - اور ہر ایک نفع و ضرر دینی ہی یا دنیوی - استغفار میں اشارہ دینی و دنیوی ہر دو کے دفع ضرر کا ہی - اور سوال میں

اشارہ نفع دینی و دنیوی ہر دو کا ہی۔ اور دعا میں اشارہ دفع ضرر دینوی کا ہی۔ اور وجہ تخصیص اخیر شب کی نزول و فور رحمت اور مزید لطف و عنایت کے لئے ہو گی کہ وہ وقت لوگوں کے غفلت اور استغراق خواب کا ہی پس سوقت کا بیدار ہونا اور جناب باری جل شانہ کے طرف توجہ لانا اور مناجات اور تضرع و ابتہال میں قیام کرنا خلوص نیت اور کمال رغبت کی شان ہی فضل الٰہی کے طرف۔ پس اسکی دریائے نوال و کرم جوش میں آئیگی لہذا اسکی رحمت و عنایت اس بندے کو گھیر لیگی سو اسی معنے کے طرف اشارہ کرتی ہی حدیث قدسی مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا **باب** مَنْ نَامَ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَاَحْیٰی اٰخِرَہٗ باب بیان حال میں اس شخص کے کہ پہلی رات میں خواب کیا اور آخر شب کو زندہ رکھا وَقَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ لِاَبِی الدَّرْدَاءِ نَمْ فَلَمَّا کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ قَالَ قُمِ الْاٰنَ اور سلمان فارسی نے ابو درداء کو کہا کہ سو جا پھر جب آخر شب ہوی کہا اب اٹھ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ سلمان نے سچ کہا **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ وَحَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَیْفَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَنَامُ اَوَّلَہٗ وَیَقُوْمُ اٰخِرَہٗ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِرَاشِہٖ اسود کہا کہ میں نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کسطرح پر تھی حضرت کی نماز شب کے وقت بی بی نے کہا کہ حضرت اول شب میں خواب کرتے اور آخر شب میں اٹھتے۔ پس نماز تہجد پڑہتے۔ پھر اپنے فرش خواب کے طرف تشریف لاتے فَاِذَا نَوَّمَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَاِنْ کَانَتْ بِہٖ حَاجَۃٌ اِغْتَسَلَ وَاِلَّا تَوَضَّاَ وَخَرَجَ پس جسوقت موذن نماز کہتا اپنے خواب سے اٹھتے پس اگر اسکو حاجت غسل کی ہوتی غسل کرتے والا وضو کرتے اور نماز کے لئے نکلتے مسجد کے طرف۔

باب قِیَامِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ وَغَیْرِہٖ باب بیان میں حضرت نماز پڑہنے کے رمضان اور غیر رمضان کے راتوں میں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مقرر ابوسلمہ تابعی خبر دی سعید بن ابی سعید نے کہ اسنے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کیسی تھی نماز پیغمبر خدا کی رمضان کی راتوں میں پس بی بی نے کہا کہ نہیں تھی حضرت زیادہ کرتے رمضان اور غیر رمضان کی راتوں میں گیارہ رکعت پر یہہ نماز تہجد ہی کہ حضرت ہمیشہ اسپر قیام فرماتے تھے۔ اور سابق میں گذرا کہ حضرت چند شب مسجد میں نماز پڑہے اور لوگوں نے ہجوم کیا۔ ظاہر ہی کہ وہ نماز غیر تہجد تھی یعنے تراویح۔ اور معلوم ہوا کہ وہ بیس رکعتیں تھیں اور حضرت نے اسکو فرض ہو جانے کے اندیشہ سے ترک کیے کہ نماز دایمی پر اپنے گھر میں قیام کیا واللہ اعلم یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ پھر پڑہتے تھے چار رکعتیں دوسرے سوت پوچھو انکی خوبی سے اور انکی درازی سے ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا پھر پڑہتے تین رکعتیں وتر قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ بی بی نے کہا کہ میں نے پوچھی ملا رسول اللہ یا آپ خواب کرتے ہو وتر پڑہنے سے آگے فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ پس فرمایا ای عایشہ مقرر میرے ہر دو آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل خواب نہیں کرتا ہی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ہِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ جَالِسًا حَتّٰی اِذَا کَبِرَ قَرَاَ جَالِسًا فَاِذَا بَقِیَ عَلَیْہِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً قَامَ فَقَرَاَہُنَّ ثُمَّ رَکَعَ بی بی عایشہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ پڑہے ہوں کسی نماز میں نماز شب سے بیٹھ کے۔ یہاں تک کہ دراز عمر ہوئے تب قرآن بیٹھ کے پڑہا کرتے کبیر بکسرین موحدہ ہی درازی عمر کے معنے میں اور بفتحین عظیم کے معنے میں ہی۔ پس جب باقی رہتے آپ پر کچھ سورت سے تیس یا چالیس آیتیں تب کھڑے رہتے اور پڑہتے پھر رکوع کرتے

باب فَضْلِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الطُّہُوْرِ بِاللَّیْلِ وَالنَّہَارِ باب بیان میں زیادتی ثواب نماز کے جب وضو کرے رات اور دن میں **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ ابوہریرہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے بلال کو فرمایا نماز صبح کے وقت یعنے نماز صبح کے بعد جب حضرت اپنا خواب بیان کرتے اور لوگوں کے خواب کی تعبیر فرماتے ای بلال حدیث کر میرے سے نزدیک امیدوار تر عمل سے جو تو اسلام میں کیا ہو یعنے وہ عمل کہ جسکا تو بہت امیدوار رہے اسکو بیان کر پس تحقیق میں نے تیرے پاؤں کی آواز سنی اپنے آگے بہشت میں۔ ظاہر کلام یہہ ہی کہ میں نے بہشت میں دیکھا کہ تو میرے آگے آگے چلتا ہی۔ جب بہشت میں آنا بیداری میں نشاء دنیا میں متصور نہیں تاویل کرتے ہیں کہ یہہ واقعہ خواب میں ہو گا بفرض یہ حال کہ حضرت

مناجات کے ذکر کے وقت فرمایا۔ اور ہو سکے کہ حالت بیداری میں حضرت پر کشوف ہوا ہو **ترجم** کہتا ہی کہ مسلم کی روایت میں لفظ فِي التَّنَوُّرِ زیادہ آیا ہی پس خواب میں دیکھنا ثابت ہوا حاجت تاویل کی باقی رہی کذافی القسطلانی **قال** مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ بلال نے کہا کہ میں نے جو عمل کیا ہی۔ اور میرے پاس امید وار ترنی یہہ ہی کہ میں وضو نہیں کرتا ہوں کوی وضو کسی ساعت میں رات یا دن کے اِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي اَن اُصَلِّي مگر یہہ کہ میں نے نماز پڑہی ہی اس وضو سے جو اندازہ کیا گیا ہی میرے لئے کہ اسکو پڑہوں۔ یعنے دوسرے وقت پر جو زیادتی رکہتا ہوں یہی عمل ہی اللہ تعالی کے فضل کا امید وار ہوں **فی** یہہ فضیلت خواص کی ہی ورنہ فرض نمازوں کی فضیلت بتواتر ثابت ہی اور بلال کی یہہ سبقت ہمیشہ پر سبقت نہیں ہو سکتی کیونکہ یہہ سبقت خدمت کی ہی جو خادم آقا کے آگے آگے چلتا ہی اور بلال تو حضرت خادم تھے **قال** اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ دَفَّ تَعْلِيقٌ اَی تخریج بخاری نے کہا کہ دف کے معنے تخریج ہی

باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ باب بیان میں اس کے جو مکروہ ہی اپنے پر سختی لینے سے عبادت میں تا ملال طرف نہ پہنچے

حدثنا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ قَالُوا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَاِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ انس بن مالک سے مروی ہی کہ حضرت مسجد میں تشریف لائے پس نگاہ اپنے ڈالی کہ ایک درازی رسی کھمبے میں دو ستونوں کے درمیان۔ پس آپنے فرمایا کہ یہہ رسی کیا ہی کہنے لگے کہ یہہ رسی بی بی زینب کے لئے ہی اختلاف ہی کہ وہ زینب بنت جحش ہے یا زینب بنت حمید جسوقت کہ اس کو سستی آتی ہی یعنے نماز میں کھڑی رہنے کے لئے اپنے میں ایک کسل پاتی ہی تب اپکو اس رسی سے باندھ لیتی ہی **فقال** النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حُلُّوهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ پس حضرت نے فرمایا کہ ایسا نکرو اس رسی کو کھول دو چاہئے کہ تمہارے کوی نماز پڑہے تو اپنی نشاط اور ذوق سے پڑہے **فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ** اور جب سستی آوے کھڑے رہنے میں تو چاہئے کہ بیٹھ جاوے اور بیٹھ کے نماز کو تمام کرے اور اگر بعد ہر دو سلام کے سستی آوے باقی نوافل بیٹھ کے پڑہے۔ اور اگر بیٹھنے میں بھی سستی آوے تب موقوف کرے دوسرے وقت پر پڑہے۔ فی الجملہ اللہ تعالی کی عبادت و مناجات کسل اور بے ذوقی میں روا نرکھے **قال** وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا امام بخاری نے کہا کہ حدیث کی مجہ سے عبداللہ بن مسلمہ نے مالک سے اسنے ہشام سے اسنے عروہ سے اسنے اپنے باپ سے اسنے بی بی عایشہ سے کہ بی بی نے کہا کہ تھی میرے پاس ایک عورت بنی اسد کے قبیلہ سے۔ پس حضرت تشریف لائے اور استفسار کی کہ یہہ عورت کون ہی میں نے کہا کہ فلانی عورت ہی ظاہر یہہ ہی کہ اس عورت کا نام راوی فراموش کیا یا بی بی سے تحدیث کے وقت نام فراموش ہوا۔ اور کہتے ہیں کہ نام اسکا خولہ بنت تویت ہی۔ پس کہا گیا کہ وہ رات کو سوتی نہیں اور تمام شب نماز پڑہتی ہی تو آپنے فرمایا کہ جو تو اس تعریف کو تم لازم کرو آپ پر اس چیز کو جو ہمیشہ اسکو بجا لاسکو اعمال و طاعات سے۔ پس مقرر حق سبحانہ و تعالی تمہارے سے اعراض نہیں کرتا یہاں تک کہ تم ملول ہو۔ ملال معنے میں اس فتور کے ہی جو زیادہ عمل کرنے سے آدمی کو عارض ہوتا ہی اور وہ عمل میں سست ہوتا ہی جب یہہ بات پروردگا جل مجدہ کے حق میں محال ہی اسکا لازم مراد ہی جو فضل و رحمت سے اعراض ہی

باب مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ باب بیان میں اس چیز کے جو مکروہ ہی ترک کرنے سے نماز شب کے اس شخص کے لئے جو قیام کرتا تھا اسکے ساتھ۔ اس جہت سے کہ اسکا ترک کرنا عبادت الٰہی سے اعراض ہی

حدثنا عَبَّاسُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اے عبداللہ فلان کے مانند مت ہو جو قیام شب کرتا تھا پھر ترک کیا گویا مقصود یہہ ہی کہ تمام شب مت کر کہ موجب سستی کا اور باعث ترک کا ہو گا جیسا کہ ہی ترک کرنیکا حال ایک مرد کو پیش آیا ہی **قال** هِشَامٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْعَشَرِ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ مِثْلَهُ کہا ہشام نے کہ حدیث کی ہم سے کاتب اوزاعی ابو العشر نے اسناد مذکورہ سے جو ابو سلمہ تک پہنچے ہیں منجملہ ان حدیث کے وَتَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

اور متابعت کی ہی ابو العشر ین کی عمرو بن ابی سلمہ نے اوزاعی سے **باب** یہہ باب ترجمہ نہین رکھتا ہی ماقبل سے فصل کرنیکے لئے ۵ یا ہی - اگر ترجمہ اس عنوان سے کرتا کہ مایکرہ من دوام القیام والصیام کیا خوب رکھتا تھا **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو عن ابی العباس قال سمعت عبد اللہ بن عمرو قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم اخبر انک تقوم اللیل وتصوم النہار قلت انی افعل ذلک قال فانک اذا فعلت ذلک ہجمت عینک ونفہت نفسک عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہا کہ حضرت نے فرمایا کیا خبر دیا گیا ہین ہون مین یہہ کہ تو تمام شب قیام کرتا ہی اور ہمیشہ دن کو یعنے تو آپنے اس حال سے مجھے خبر دی ہی - تب مین نے کہا ہان مین یہہ عمل کرتا ہون - پس حضرت نے فرمایا کہ جب تو ایسا کریگا تیری آنکہین ضعیف ہوجاوینگے اور تیرا نفس سست ہوجائیگا جیسا کہ مطلق عبادت سے عاجز آجاتا ہی - لفظ ہجمت بفتح جیم اور نفہت نون و فا و ملکوسے ہی وان لنفسک حقا ولاہلک حقا مقرر ترے نفس کے لئے ایک حق ہی کہ تو اسکو آرام دے تا عبادت الٰہی فراغت سے ادا کرے اور تیری اہلیہ کے لئے ایک حق ہی فصم وافطر پس روزہ رکھ اور افطار کر - گویا اشارہ صوم داؤدی کی طرف ہی کہ ایک روز روزہ رکھے اور دوسرے روز افطار کرے وقم ونم اور شب مین قیام کر اور خواب کر جیسا کہ مقتضا متابعت کا ہی

باب فضل من تعار من اللیل فصلی باب بیان ثواب مین اس شخص کے جو شب سے بیدار ہو و پس نماز پڑہے **حدثنا** صدقۃ بن الفضل قال اخبرنا الولید عن الاوزاعی قال حدثنا عمیر بن ہانی قال حدثنی جنادۃ بن ابی امیۃ قال حدثنی عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعار من اللیل وقال عبادہ بن صامت نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو رات سے بیدار ہوا اور کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہم اغفر لی او دعا استجیب لہ پھر جسنے کلمات مذکورہ کے بعد کہا ای پروردگار بخش مجھے یا جو دعا کہ کی قبول کیجاویگی اسکے لئے فان توضأ وصلی قبلت صلوتہ پس اگر وضو کرے اور نماز پڑہے قبول کی جاویگی نماز اسکی **حدثنا** یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال حدثنی الہیثم بن ابی سنان انہ سمع ابا ہریرۃ وہو یقص فی قصصہ وہو یذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر شیخ نے ابو ہریرہ سے سنا جس حال مین کہ وہ قصہ کہتا تھا اپنے قصون مین در حالیکہ ذکر کرتا تھا پیغمبر خدا کا ان اخا لکم لا یقول الرفث یعنی بذلک عبد اللہ بن رواحہ مقرر برادر تمہارا نہین کہتا ہی ایسی بات جو باطل ہو اس بھائی سے ارادہ کیا عبد اللہ بن رواحہ کا یہہ قول ابو ہریرہ کا ہی - اصل کلام یہہ ہی کہ ہیثم نے ابو ہریرہ سے سنا کہ جو اپنے وعظ مین کہتا تھا جبکہ کلام ذکر نبوی کی طرف پہنچا تھا وہ شعر جو عبد اللہ بن رواحہ نے حضرت کے نعت مین کہا تھا چنانچہ وہ شعر یہہ ہی ؎ وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ یعنے ہمارے درمیان رسول خدا ہی جس حال مین پڑہتا ہی کتاب خدا کی اذا انشق معروف من الفجر ساطع ؛ جسوقت کہ شگافتہ ہو معروف جو ہر ہی اور ساطع ہی یعنے جسوقت کہ فجر روشن شق ہووے - وہ رسول مقبول قرآن مجید پڑہتا ہی - ارانا الہدی بعد العمی فقلوبنا ؛ دکھائی ہم کو سیدہی راہ بعد گمرہی کے پس دل ہمارے بہ موقنات ان ما قال واقع ؛ یقین کرنیوالے ہین اسکے ساتھہ کہ حضرت جو فرمایا اور غیب کی خبرین دین وے سب واقعی ہین ؛ یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ ؛ شب کو اٹہتا ہی وہ رسول کریم جس حال مین کہ اٹہتا ہی اپنے پہلو مبارک کو فرش خواب سے یعنے تہجد پڑہتا ہی ؛ اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع ؛ جسوقت کہ گران ہی مشرکون پر خوابگاہین - مناسبت ترجمہ کے ساتھہ اسی بیت اخیر مین ہی - پہلی بیت مین اشارہ حضرت کے علم کی طرف ہی - اور دوسری بیت مین دوسرون کی تکمیل کے طرف تیسری بیت مین آپکے کمال عمل کے طرف پس آپ ہی کامل و مکمل ہین از روے علم و عمل کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تابعہ عقیل متابعت کی ہی یونس کی عقیل نے وقال الزبیدی اخبرنی الزہری عن سعید والاعرج عن ابی ہریرۃ زبیدی بضم زای مجمہ و فتح موحدہ محمد بن ولید حمصی ہی کہتا ہی کہ خبر دی مجھکو زہری نے سعید بن مسیب سے - اور خبر دی اسکو اعرج نے جو عبد الرحمن بن ہرمز ہی ابو ہریرہ سے - اور مقصود اس مقولہ سے یہہ ہی کہ یونس نے جزم کیا کہ اس اسناد مین شیخ زہری کا ہیثم ہی - اور مخالفت کی اسکی زبیدی نے کہ اس اسناد مین شیخ زہری کا سعید بن المسیب ہے اور اعرج کہتا ہی کہ شیخ اسکا ابو ہریرہ ہی - اور ہو سکے کہ ہر دو طریق صحیح ہون - اور ظاہرا امام بخاری کے پاس ترجیح روایت یونس کی ہی جو اسکو عقیل کی متابعت سے مؤید کیا **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال رایت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان بیدی قطعۃ استبرق فکانی لا ارید مکانا من الجنۃ الا طارت الی وریت کان

اثنین اتیانی اراد ان یذھبا بی الی النار فتلقاھما ملک فقال لم ترع خلیا عنہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کے زمانے میں ایک خواب دیکھا گویا میرے
ہاتھ میں ایک پارچہ دیبا کا ٹکڑا ہے اور گویا کہ میں نہیں چاہتا ہوں کوئی جگہ جنت سے مگر یہ کہ مجھے لیجاتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ مجھے لیجاتا ہے اس جگہ جیسا کہ دوسری روایت میں ہے
بی الیہ ایای۔ اور میں نے دیکھا کہ گویا دو شخص میرے پاس آئے اور چاہتے ہیں کہ مجھے دوزخ کے طرف لیجاویں پھر یک فرشتہ انسے ملا اور مجھکو کہا کہ خوف مت کر پھر وہ اسکو
فقصصتھا علی حفصۃ فقصت حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی رؤیای فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
عبد اللہ لو کان یصلی عبد اللہ من اللیل بیان کیا حفصہ نے حضرت پر ایک خواب اپنی اور دوسرے اور بعض روایات میں رؤیای ایای اسم جنس کے معنے میں
مضاف ساتھ یاے متکلم کے پس حضرت نے فرمایا کہ نیک مرد ہے عبد اللہ اگر نماز پڑھے شب میں۔ یہ حدیث اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ فضل قیام اللیل کے باب میں اور تغیر حضرت کی
اس منے کے ساتھ گذری فکان عبد اللہ یصلی من اللیل پس تھے عبد اللہ بن عمر نماز تہجد پڑھا کرتے اسکے بعد وکانوا لا یزالون یقصون علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الرؤیا اور تھے صحابہ ہمیشہ بیان کرتے حضرت پر اپنے خواب انھا فی اللیلۃ السابعۃ من العشر الاواخر مقرر شب قدر رمضان کے عشرہ
اخیر کی ساتویں رات میں ہے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری رؤیاکم قد تواطأت فی العشر الاواخر پس حضرت نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ مقرر
ہونا خواب رمضان کے عشرۂ اخیر میں موافقت کئے ہیں فمن کان متحریھا فلیتحرھا من العشر الاواخر پس جو شخص کہ جویا ہے اور سعی رکھتا ہے شب قدر کی تو چاہیے
کہ وہ رمضان کے عشرۂ اخیر میں ڈھونڈے

باب المداومۃ علی رکعتی الفجر

باب ہمیشہ کرنے دو رکعت سنت فجر پر

حدثنا عبد اللہ بن یزید قال حدثنا سعید ھو ابن ابو ایوب قال حدثنی جعفر بن ربیعۃ عن عراک بن مالک عن ابی سلمۃ عن عائشۃ
قالت صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم صلی ثمانی رکعات ورکعتین جالسا ثم کانت بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز عشا پڑھی پھر آٹھ رکعت
پڑھیں پھر دو رکعت بیٹھ کے پڑھیں ورکعتین بین النداءین ولم یکن یدعھما اور دو رکعت درمیان اذان واقامت فجر کے اور نہیں تھے اسکو چھوڑتے

باب الضجعۃ علی الشق الایمن بعد رکعتی الفجر

باب بیان میں زمین پر داہنا پہلو رکھنے کے بعد ادا کرنے دو رکعت سنت فجر کے منجملہ بقیہ صحیحہ ہی اور
اسکے کرنے بھی پڑھتے۔ پہلا معنے میں دفع دوسرا معنے میں ہیئت کے

حدثنا عبد اللہ بن یزید قال حدثنا سعید بن ابی ایوب قال حدثنی ابو الاسود عن عروۃ الزبیر عن عایشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی رکعتی الفجر اضطجع علی شقہ الایمن بی بی عائشہ
نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا جبکہ پڑھتے دو رکعت سنت فجر کے داہنا پہلو زمین پر رکھتے۔ جاننے کہ سنت فجر کے بعد اضطجاع کرنے یعنے پہلو پر لیٹنے میں علما کو اقوال ہیں۔ امام اعظم
مالک مسیب بن کہ بیداری اور قیام شب کے بسبب جو تعب ہوا ہی سو اس سے بقصد استراحت اضطجاع کرے پسندیدہ ہی اور وہ اضطجاع جو احادیث سے منقول ہی ظاہر یہ ہی کہ وہ
بھی استراحت کے لئے عادت کی راہ سے تھا نہ عبادت کی۔ جیسا کہ امام بخاری نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ جب حضرت فجر کے دو رکعت سنت پڑھتے اگر میں بیدار رہتی میرے سے بات
کرتے وگرنہ خواب میں مشغول ہوتے یہاں تک کہ موذن نماز فجر کے لئے اعلام کرتا۔ صاحب سفر السعادت نے اس فصل کو اس عنوان سے لایا ہی کہ عادت نبوی یہ تھی کہ بعد دو رکعت سنت
فجر کے داہنا پہلو زمین پر رکھتے اور ایک لحظ سوتے انتہی امام شافعی اور دوسرے اسکے استحباب کے قایل ہیں۔ بسبب اس حدیث کے جو غیر صحیحین میں بطریق امر کے واقع ہوئی
ہی کہ فلیضطجع اور ادنی امر مستحب ہوتا ہی۔ لاکن ہو سکے کہ یہ امر بھی استراحت کے لئے کہ امت پر شفقت کی راہ سے فرمایا ہو جیسا کہ باب سابق میں ابن عمر کی حدیث
میں گذرا کہ وافطر وقم ونم یعنے افطار کر اور قیام کر اور سو یا کر۔ یہ امر محض استراحت کے واسطے ہی جیسا کہ سوق حدیث سے ظاہر ہی۔ صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ ابن
حزم ظاہری اس اضطجاع کی فرضیت کا قایل ہوا۔ اور اسکو نماز فجر صحیح ہونیکی شرط ٹھہرائی۔ اور بعض علما نے اس مذہب کی نصرت میں ایک مجلد تصنیف کی ہی۔ اور مشایخ طریقت
سے بھی ایک جماعت اسکی قایل ہوی ہی جیسے صاحب فتوحات وغیرہ انتہی اور علما کی ایک جماعت اسکی کراہت پر گئی اور اسکو بدعت کہتی ہی اور جامع الاصول میں نافع سے
لایا ہی کہ ابن عمر نے ایک مرد کو دیکھا کہ دو رکعت سنت فجر پڑھی پھر اضطجاع کیا فرمایا کہ ای فلان تجھے اس بات پر کیا چیز باعث ہوی جو تو نے ایسا کیا۔ اسنے کہا کہ میں نے چاہا
کہ سنت اور فرض کے درمیان فصل کروں۔ فرمایا کہ کونسی فصل سلام سے زیادہ ہی۔ اس مرد نے کہا کہ انھا سنۃ ابن عمر نے فرمایا بل ھی بدعۃ پوشیدہ نہ ہے کہ اسکے بدعت
ہونے پر بھی حکم کرنا نہایت بعید ہی۔ بسبب معارض ہونے احادیث صحیحہ کے یا رب مگر اسکو حضرت کے خصوصیات سے رکھیں یا دعوا اسکے نسخ کا کریں واللہ اعلم

باب

من تحدث

الجزء الخامس

مَنْ عَدَّثَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَضْطَجِعْ ۔ باب بیان میں جو حال اس شخص کے کہ دو رکعت سنت فجر کے بعد بات کرے اور لیٹ نہ رہے **حدثنا** بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ حَتَّى يُؤْذَنَ بِالصَّلٰوةِ قربی بی عائشہ نے کہا کہ مقرر تھے حضرت نماز پر رہتے اور جب اس سے فارغ ہوتے اگر میں بیدار رہتی میرے سے بات کرتے والا استراحت کے لئے خواب کرتے یہاں تک کہ نماز فجر کے لئے اذان کہی جاتی یہ حدیث صریح نہیں کہ وہ نماز سنت فجر تھی امام بخاری علیہ الرحمہ نے جو جب دوسرے احادیث کے جو عائشہ صدیقہ سے مروی ہیں حمل اس پر کیا۔ اور اسی اسناد میں بعض روایات میں اذا صلی الفجر بھی واقع ہوا ہی **باب** جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنٰى مَثْنٰى باب اس بیان میں جو نماز نفل دو دو رکعت آئی ہی وَيُذْكَرُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعِكْرِمَةَ وَالزُّهْرِيِّ کہا امام بخاری علیہ الرحمہ نے کہ ذکر کیا جاتا ہی یہ فعل صحابہ مذکورین سے اور زہری سے قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا أَدْرَكْتُ فُقَهَاءَ أَرْضِنَا إِلَّا يُسَلِّمُونَ فِي كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنَ النَّهَارِ یحی بن سعید انصاری نے کہا کہ میں نہیں پایا میں نے اپنے زمین کے یعنے مدینہ طیبہ کے فقہا کو مگر یہ کہ ہر دوگانہ میں سلام دیتے دن کے **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ جابر نے روایت کی کہا تھے پیغمبر خدا سکھاتے ہم کو نماز استخارہ سب کاموں میں جیسا کہ سکھاتے ہم کو ایک سورت قرآن کی۔ فرماتے جب قصد کرے کوئی تمہارے سے ایک کام کا تو اسکو چاہئے کہ دو رکعت نماز نفل پڑہے فرض کے سوائے ثُمَّ لِيَقُلْ پھر یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي خداوندا میں طلب کرتا ہوں تیرے سے وہ چیز کہ جسمیں میری خوبی ہو سبب تیرے علم کے جو تو اسکو جانتا ہی۔ اور میں طلب کرتا ہوں تیرے سے کہ مجھے اس خوبی پر تو قادر کرے بسبب تیری قدرت کے جو اسپر رکھتا ہی۔ اور میں سوال کرتا ہوں تیرے فضل عظیم سے یعنے محض تیرے فضل سے بغیر اسکے کہ مجھے کچھ استحقاق ہو۔ مقرر تو اسپر قدرت رکھتا ہی اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں اور تحقیق تو جانتا ہی اس چیز کو جو میرے حق میں نیک ہی اور میں نہیں جانتا ہوں۔ اور تو ہی جاننے والا غیبوں کا یا جسکو تو اعلام کرے۔ الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہی میرے دین میں اور میرے زندگانی میں۔ اور میرے مآل و انجام کار میں أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ یا فرمایا کہ میرے کام کی جلدی میں یا دیری میں۔ یہ شک راوی کا ہی کہ عاقبۃ امری فرمایا فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ کہے فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ پس تقدیر کر اسکو میرے لئے یعنے آسان کر اسکو میرے واسطے اور میسر کر اسکو میرے واسطے یہ تفسیر جملہ سابق کی ہی۔ پھر برکت دے اس کام میں میرے واسطے وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي اور اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام برا ہی میرے لئے میرے دین میں اور میرے گذران میں۔ اور میرے انجام کار میں أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ یا فرمایا میرے کام کی جلدی میں یا دیری میں۔ یہاں بھی راوی کا شک ہی فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ پس باز رکھ اس کام کو میرے سے اور باز رکھ مجھ کو اسکے سے وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ اور میسر کر میرے لئے نیکی کو جہاں کہ ہو پس مجھے راضی کر اس کام کے ساتھ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ اور کہا راوی نے کہ نام لیوے اپنی حاجت کا دعا کے درمیان ھذا الامر کی جگہ پر **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ بْنَ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ابوقتادہ نے کہا کہ حضرت فرمایا جب کوئی تمہارے سے مسجد میں آوے تو نہ بیٹھے جب تک کہ دو رکعت پڑہے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ انس بن مالک نے کہا کہ حضرت ہمارے لئے دو رکعت نماز پڑہے یعنے ہمارے امامت کی پس پھرے یہ حدیث تکرار ہی اس حدیث کا جو سابقاً مذکور ہوئی لیکن اس کی جدہ ملیکہ نے حضرت کو جہاں کیا اور حضرت تناول طعام سے فارغ ہوکے بعد فرمایا کہ اٹھو تمہارے لئے ایک نماز پڑہوں۔ انس کہتے ہیں کہ میں نے ایک چٹائی ہوئی ہوئی لائی حضرت اس پر کھڑے رہے میں اور ایک یتیم دوسرا اور مری جدہ حضرت کے پیچھے صف باندھے اور اپنے دو رکعت نماز پڑہی اور راجعت کی **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الجزء الخامس

اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ابن عمر نے کہا کہ پڑھا میں نے حضرت کے ساتھ دو رکعت آگے ظہر کے اور دو رکعت بعد جمعہ کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے۔ اور واحادیث بھی گذرے ہیں جو ظہر کے آگے اور جمعہ کے بعد چہار رکعت نفل کے سوائے پڑھے ہیں **حدثنا** آدم قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ جابر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حالانکہ وہ خطبہ جمعہ پڑھتے تھے جبکہ وقت کہ تمہارے سے کوئی آوے جس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو یا خطبہ کے لئے نکلا ہو تو چاہئے کہ دو رکعت نفل پڑھ لے **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أَتَى ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ هَذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُ بِلَالًا عِنْدَ الْبَابِ وَأَظُنُّ أَنِّي قُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيْنَ قَالَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ سیف مخزومی نے کہا کہ میں نے مجاہد سے سنا کہ جو امام ہیں اہل تفسیر کا وہ کہتا تھا کہ آیا ابن عمر اپنی منزل میں جو مکہ معظمہ میں تھی پس اس سے کہا گیا کہ یہ پیغمبر خدا میں جو کعبۃ اللہ میں تشریف لائے ہیں حضرت کعبہ میں داخل ہوئے سے لوگوں نے ابن عمر کو خبر دی یا بطور استفہام کے پوچھا۔ کہا اپس میں آگے بڑھا سو حضرت کو پایا جو کعبہ کے اندر سے نکلے تھے۔ اور میں نے بلال کو کعبہ کے دروازے پر پایا سو اس سے کہا ای بلال کیا حضرت نے کعبہ میں نماز پڑھی کہا ہاں میں نے پوچھا کہاں نماز پڑھی کہا یہ دو ستونوں کے درمیان۔ تعین دے ہر دو ستون کی حدیث سابق میں باب **وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى** میں گذری۔ پس حضرت نکلے اور کعبہ کے منہ کے مقابل دو رکعت پڑھے۔ احتمال ہی کہ یہ مقولہ بلال کا ہو جو ابن عمر کے جواب پر زیادہ ہی۔ یا مقولہ ابن عمر کا ہی واللہ اعلم

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَقَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ اور امام بخاری نے کہا کہ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا نے مجھ کو دو رکعت چاشت کی وصیت کی اور عتبان نے کہا کہ روز کیا مجھ پر پیغمبر خدا نے۔ اور ابو بکر صدیق اور عمر فاروق بعد از گرم ہونے اور بلند ہونے روز کے اور صف باندھی ہم نے پیچھے حضرت کے۔ پس دو رکعت پڑھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عنوان باب کو عام تر رکھا رات اور دن کے نوافل سے۔ اور جو حدیثیں کہ لائی ہیں ان میں سب وقتوں کے نفلیں ہی مذکور ہیں۔ مگر نماز استخارہ جو دن کے ہی ساتھ خصوصیت نہیں کہتی ہی کہتے ہیں کہ قیاس شکار روز پر کیا ہی اسی جہت سے مطلق تطوع ذکر کیا۔ **باب** الْحَدِيثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب بیان میں جواز سخن کے بعد سنت فجر کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلَّا اضْطَجَعَ ابی نضر کی عائشہ نے کہا کہ حضرت پڑھتے دو رکعت پس اگر میں بیدار رہتی مجھ سے بات کرتے والا اپنے پہلو پر لیٹتے قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ يَرْوِيهِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ذَاكَ علی کہتا ہی کہ میں سفیان سے پوچھا کہ بعض لوگ اس دو رکعت سے سنت فجر مراد رکھتے ہیں۔ لفظ بعض کنایہ امام مالک سے ہی سفیان کہا کہ ہاں امام مالک نے جو کہا وہی مراد ہی **باب** تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا باب نگاہ رکھنے میں دو رکعت سنت فجر کے۔ اور بیان میں قول اس شخص کے جو اس دو رکعت کو نفل نام رکھا **حدثنا** بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ابی عائشہ نے کہا کہ نہیں تھے حضرت زیادہ نگاہ رکھنے والے برا اہتمام کرنیوالے کسی چیز پر نوافل سے دو رکعت سنت فجر سے **باب** مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب اس بیان میں کہ کیا پڑھا جاوے دو رکعت فجر میں یہ بھی استفہام صفت قرات سے ہی نہ نفس قرات سے۔ یعنے کیا قرات طویل چاہئے یا خفیف **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ

سنت فجر کے بعد باتیں کرنا روا ہی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ ثَلٰثَةَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت نماز پڑہتے رات مین تیرہ رکعت۔ پھر جب صبح کی اذان سنتے دو رکعت سبک پڑہتے یعنے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون اور دوسری مین قل ہو اللہ احد پڑہا کرتے۔ روایت کی ہمنے۔ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَقُوْلُ هَلْ قَرَاَ بِاُمِّ الْكِتَابِ اَمْ لَا بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر تخفیف کرتے ان دو رکعت کی قرات مین جو اگلے صبح کے مین۔ یہان تک کہ ہم کہتے آیا سورہ فاتحہ پڑہے مین یا نہ یعنے دوسرے نوافل کی قرات کے بہ نسبت محل وہ تھا کہ ہم کہین کہ فاتحہ نہ پڑہے نہ انکا اسمین شک کرنا۔

باب التطوع بعد المكتوبة

باب بیان نفل کا بعد نماز فرض کے ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ تخفیفا سب کو بعد فرض کے کہا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ ابن عمر نے کہا مین پڑہا حضرت کے ساتھ اپکے زمانہ مبارک مین دو رکعت اگے ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت بعد جمعہ کے فَاَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِيْ بَيْتِهٖ لاکن سنت مغرب اور عشا کے حضرت اپنے مبارک گھر مین پڑہتے تھے۔ اس لئے کہ نوافل مطلقا اور نوافل شب گھر مین پڑہنا افضل ہی۔ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ مرد کے نمازون سے بہتر وہ ہی جو گھر مین پڑہے۔ مگر نماز فرض وَقَالَ حَدَّثَنِيْ اُخْتِيْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَكَانَتْ سَاعَةً لَا اَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ اور ابن عمر نے کہا کہ میری خواہر حاجدہ ام المومنین حفصہ نے مجھسے حدیث کی کہ مقرر تھے حضرت پڑہتے سبک دو رکعت بعد طلوع صبح کے اور تھی وہ ساعت کہ نہین جاتا حضرت کے پاس۔ ظاہر یہہ ہی یہہ مقولہ ابن عمر کا ہی تابعہ كَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَاَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ متابعت کی ہی عبد اللہ کی کثیر بن فرقد اور ایوب نافع سے۔ یعنے ان ہر دو نے بھی نافع سے نقل کی ہین وَقَالَ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ اَهْلِهٖ اور ابن ابی الزناد نے موسی سے اور اسنے نافع سے لایا ہی اس لفظ کو جو بعد عشا کے اپنے گھر مین پڑہتے تھے

باب من لم يتطوع بعد المكتوبة

باب بیان مین اس شخص کے جو نفل نہ پڑہے بعد فرض کے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا الشَّعْثَاءِ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا ابن عباس نے کہا کہ مین حضرت کے ساتھ آٹھ رکعت پڑہی ظہر اور عصر کے تمام یعنے نوافل سے درمیان فصل نکیا۔ اور سات رکعت مغرب اور عشا کے تمام۔ یعنے پوری نماز جو ان چہار وقتون مین پڑہے یہی تھی۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے استدلال کیا کہ اگر فرض کے سوا اور کوی نماز ہوتی ظہر اور عصر کے سب آٹھ رکعت نہوتے۔ اسیطرح مغرب اور عشا کے سات رکعت۔ یعنے حضرت نے ایک وقت فقط فرایض پر اکتفا فرمایا تعلیم امت کے لئے۔ تا جانین کہ یہہ رواتب واجب لازم نہین قُلْتُ يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّهٗ عمر کہتا ہی کہ مین نے کہا ای ابو الشعثا مین گمان کرتا ہون کہ حضرت نے تاخیر کی ظہر مین اور جلدی کی عصر مین اور جلدی کی عشا مین اور تاخیر کی مغرب مین۔ ابو الشعثا نے کہا کہ مین بھی گمان کرتا ہون کہ حضرت نے ویسا ہی کیا۔ بوشیدہ نرہے کہ یہہ قول موید ہی حنفیہ کی تاویل کا ان نمازون مین جو سفر مین جمع کرین۔ اور دور نہین کہ حضرت سے یہہ واقعہ سفر مین روپذیر ہوا ہو واللہ اعلم

باب صلوة الضحى في السفر

باب بیان مین نماز چاشت کے جو سفر مین مروی ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَتُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَظُنُّهٗ مورق نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے پوچھا کہ آیا تم نماز ضحی پڑہتے ہو کہا نہین پس مین نے کہا کہ

مہاکہ عمرو روق پر رہتے تھے کہا کہ نہیں میرے سر پر ابوبکر صدیق اکبر پر رہتے تھے کہا میں نے کہ پیغمبر خدا پر رہتے تھے کہا میں گمان نہیں رکھتا ہوں **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت عبد الرحمن بن ابی لیلی یقول ما حدثنا احد انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی غیر ام هانیء فانها قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بیتها یوم فتح مکة فاغتسل وصلی ثمانی رکعات فلم ار صلوة قط اخف منها غیر انه یتم الرکوع والسجود عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن سے سنا کہ کہتا تھا حدیث نکی کسی نے میرے سے کہ مقرر وہ حضرت کو دیکھا ہو کہ نماز ضحی پر رہتے تھے سوائے ام ہانی کے کہ مقرر اس بی بی نے کہا کہ انکے گھر فتح مکہ کے روز تشریف لائے پھر غسل کیا اور آٹھ رکعتیں پڑہیں پھر میں نے حضرت سے کوئی نماز اس سے سبکتر نہ دیکھی مگر یہ کہ تمام کرتے رکوع وسجود کو اپنی عادت شریف پر۔ **باب** من لم یصل الضحی ورآه واسعا باب بیان میں اس شخص کے جسنے نہ پڑہی نماز ضحی کی اور اسکے ترک میں گنجایش دیکھی **حدثنا** ادم قال حدثنا ابن ابی ذئب عن الزهری عن عروة عن عایشة قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسبح سبحة الضحی وانی لاسبحها بی بی عایشہ نے کہا کہ میں نے حضرت کو نماز ضحی کی پڑہتے نہیں دیکھا۔ اور میں اسکو پڑہتی ہوں گویا حضرت انکو فرماتے ہوں۔ **باب** صلوة الضحی فی الحضر باب بیان میں نماز ضحی حضر میں پڑہنے کے قال عتبان بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عتبان نے نماز ضحی کی روایت حضرت سے کی ہی اس لفظ سے کہ انه صلی فی بیته سبحة الضحی فقاموا وراءه وصلوا الصلاة **حدثنا** مسلم بن ابراهیم قال حدثنا شعبة قال حدثنا عباس الجریری عن ابی عثمان النهدی عن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث لا ادعهن حتی اموت صوم ثلاثة ایام من کل شهر وابو ہریرہ نے کہا کہ وصیت کی ہی مجھ کو میرے دوست پیغمبر خدا نے تین چیزکی میں انکو نہ چہوڑونگا اپنی موت تک۔ ہر مہینے میں تین روز یعنے تیرہوین چودہوین پندرہوین۔ جس کو ایام بیض کہتے ہین۔ حکمت ان روزون مین یہہ ہی کہ نفس کو عادت ہو۔ اور آسانی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ فرض روزے ادا کرے اور لکھتے ہین کہ یہہ تین روزون مین صوم دہر کا ثواب ملتا ہی۔ اسلئے کہ ایک نیکی کو دس ثواب ملتے ہین۔ پس گویا ہر مہینے مین تیس روزے رکھا۔ وصلوة الضحی دوسری نماز ضحی ہی ہر روز اقل مقدار جسکا دو رکعت ہی۔ اسمین نکتہ یہہ ہی کہ آدمی کے تن مین تین سو ساٹھ مفاصل ہین اور یہہ ہر دو رکعت گویا ہر مفصل کے شکرین واقع ہوتے ہین۔ اور حدیث مسلم مین اسکے طرف اشارہ ہی ونوم علی وتر درخواب کرنا بعد وتر کے۔ ابوہریرہ ان تینون کی بڑی محافظت کرتے تھے۔ **ف** روایت ہی کہ ابوہریرہ نے درس حدیث کو وقت شب نماز تہجد سے پسندیدہ رکہا تھا جب اُنسے قیام شب فوت ہوتا تھا لہذا الحضرت نے اسکے عوض انکو نماز ضحی کی وصیت فرمائی اور دوسرے صحابہ کو اسکی وصیت نکی اور مسلم مین واقع ہوا کہ ابودرداء وذر کو بھی ایسی ہی وصیت کی تھی کیونکہ وے فقرا صحابہ سے تھے مال نہین رکھتے تھے کہ صدقات وخیرات کیا کرین پس انکے حسب حال انکو نماز ضحی وروزہ بیض کا حکم کیا قسطلانی۔ اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے۔ نہ ظاہر ہی کہ ابوہریرہ جب ان چیزون پر ایک عمر مواظبت کی ہو نماز ضحی حضرت بھی پڑہتے ہون **حدثنا** علی بن الجعد قال اخبرنا شعبة عن انس بن سیرین قال سمعت انس بن مالک قال قال رجل من الانصار وکان ضخما للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لا استطیع الصلوة معک فصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فدعاه انس سے مروی ہی کہ ایک مرد انصار سے جو فربہ تھا حضرت سے کہا کہ مقدور مین طاقت نہین رکھتا ہون کہ آپ کے ساتھ نماز پڑہون یعنے جماعت کے لئے مسجد کو آنہین سکتا ہون۔ پس حضرت کے لئے طعام طیار کیا۔ اور حضرت کو اپنے مکان تک تشریف لانیکی دعوت کی ونضح لہ طرف حصیر فصلی علیه رکعتین وقال فلان بن فلان بن الجارود لانس اکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الضحی فقال ما رایته صلی غیر ذلک الیوم اور پاک کیا حضرت کے لئے بوریا سے پھر گزاری آنحضرت نے اسپر دو رکعت۔ اور کہا انس کو فلان بن فلان بن جارود نے یہہ کہنا یہی عبدالحمید ابن منذر سے کہ راوی اسکا نام فراموش کیا ہی آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی پڑہا کرتے تھے انس بولے کہ اس روز کے سوا مین نے نہ دیکھا پوشیدہ نرہے کہ اس مجموع احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ آنحضرت نماز ضحی پر مواظبت فرماتے تھے۔ بعض کو حکم بھی کیا ہی لیکن حضرت کا فعل دایمی نہ تھا لہذا درجہ مستحبہ کو نہ پہنچا اور انس کے نہ دیکھنے سے لازم نہین کہ حضرت نہ کرتے ہون کیونکہ اگر ایسا دست ہوتی انس نہ کا نہ دیکھنا گنجایش رکہتا تھا **باب** الرکعتین قبل

الجزء الخامس

الظهر باب فرض ظہر کے اگے دو رکعت کے بیان مین **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت سے دس رکعتین یاد رکھتا ہون جو سنت ہین سوائے فرض کے رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا دو رکعت اگے فرض ظہر کے اور دو اسکے بعد وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اور دو رکعت بعد فرض مغرب کے جو اپنے گھر مین گزارین اور بعض روایات مین آیا ہی کہ اگر یہہ دو رکعت مسجد مین ہی گزارلین سنت مغرب سے اعتبار نہین کی جاینگے اور دو رکعت بعد عشا کے اپنے گھر مین اور دو رکعت اگے نماز صبح کے وَكَانَتْ سَاعَةً لَا يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا اور یہہ وہ ساعت تھی کہ داخل نہین ہوتی تھی حضرت پاس ساعت مین - اسلئے کہ وقت شب گھر مین گزارتے تھے اور اسمین خلوت الہی کے ساتھ مشغول رہا کرتے - ظاہر یہہ کہ مراد ساعت سے صبح کی دو رکعتین ہین اور یہہ بھی احتمال ہی کہ نماز عشا و صبح ہر دو ساعت سے متعلق ہون حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَطَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بی بی حفصہ ام المومنین نے مجھ سے کہا - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ مقولہ ابن عمر کا ہی کہ جب مؤذن اذان دیتا اور طلوع فجر ہوتی حضرت دو رکعت پڑہا کرتے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ بی بی عائشہ رضہ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چہوڑتے تھے چہار رکعت اگے ظہر کے اور دو رکعت اگے نماز صبح کے تَابَعَهُ ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَعَمْرٌو وَعَنْ شُعْبَةَ متابعت کی ابن یحیی کی ابن ابی عدی اور عمر نے شعبہ سے - اسی حدیث کے موافق ہی مذہب حنفیہ کا کہ انکے پاس راتبہ ظہر قبل فرض چار رکعت ہی - جاننا چاہئے کہ اس حدیث اور ابن عمر کی حدیث مین جو اوپر گذری کہ انہون نے کہا کہ قبل ظہر دو رکعت محفوظ ہین ان ہر دو حدیث مین تعارض نہین کیونکہ ابن عمر کی حدیث اس چار رکعت کے چہوڑنے پر دلالت نہین کرتی ہی - اور بی بی عائشہ کی حدیث مین فعل ہی ترک نہ کرنے پر - اور یہی ہو سکتا ہی کہ چار رکعت راتبہ ظہر گہر مین گزار کے مسجد مین آتے اور دو رکعت تحیت المسجد مین ادا کرتے ابن عمر نے اسی کو دیکھ کے یاد رکھا ہو شافعیہ کے پاس جو راتبہ ظہر دو ہی رکعت ہی اور کہتے ہین کہ وہ پارکعتین جو حضرت نے گذاری فی الزوال کی نماز ہی سوا کا یہہ قول سوق کلام کا مخالف ہی اور بھی اس چار رکعت کو فجر کے دو رکعت سنت کے برابر موکد ٹھہراتے ہین بخلاف فی الزوال کے کہ وہ اس مرتبے مین نہین **باب** الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ باب بیان ہین نماز کے اگے فرض مغرب کے اسکے وقت مین **حدثنا** اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ عبد اللہ مزنی نے کہا کہ حضرت نے فرمایا گزارو تم نماز اگے نماز مغرب کے یعنے دو رکعت چنانچہ ابو داؤد نے نقل کی اور مکرر فرمایا تاکید کے لئے قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ اور تیسرے بار فرمایا کہ یہہ حکم اسکے لئے ہی جو چاہے كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً یعنے یہہ نماز پڑہنے نہ پڑہنے مین اختیار اس لئے بخشی کہ ناخوش تھے اسبات سے کہ لوگ کہین اسکو سنت موکدہ یا طریقہ واجب نہ ٹھہرالین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيَّ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُكَ مِنْ اَبِي تَمِيمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مرثد یزنی نے کہا کہ مین عقبہ کے پاس آکے کہا کیا عجب مین نہ ڈالون تجہکو حال سے ابی تمیم کے کہ گزارتا ہی وہ دو رکعت اگے مغرب کے فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقبہ نے کہا کہ ہم یہہ دو رکعت گزارتے تھے حضرت کے وقت فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ پھر مین کہنے لگا کہ کیا چیز مانع ہی اب تجہکو کہا شغل کا مون ہی **باب** صَلٰوةِ النَّوَافِلِ جَمَاعَةً باب نوافل جماعت سے گزارنا جایز ہونے کے بیان مین ذَكَرَ اَنَسٌ وَعَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذکر کیا یہہ انس اور بی بی عایشہ رضہ نے حضرت سے جیسا کہ امام بخاری نے باب صلوۃ جہیر اور باب نماز کسوف مین موصولا عایشہ رضہ سے لایا **حدثنا** اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ ابن شہاب کہتا ہی کہ خبر دی مجھے محمود بن ربیع - نے کہ تحقیق اسکے منہہ پر آیا حضرت کو اور یاد رکہا اس آب دہن کو جو ڈالا آنحضرت نے اسکے منہہ پر اور وہ پانی اس

حنفیہ کا مذہب ظہر سے پہلے چار رکعت ہی

الجزء الخامس

کنویں کا تھا جو انکے گھر میں تھا چنانچہ اگلے مذکور ہوا کہ حضرت کا پہنچنا طیبت وخوش طبعی کے راہ سے تھا یا از روے تبرک واکرام یا دروید اسکے فزعم انہ سمع عتبان بن مالک الانصاری وکان ممن شہد بدرا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا محمود کو مقرر وہ سنا عتبان بن مالک انصاری سے اور تھا یہ عتبان ان لوگوں سے جو غزوہ بدر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے یقول کنت اصلی لقومی ببنی سالم عتبان کہتا ہی کہ میں امامت کرتا تھا اپنے قوم کی جو بنی سالم ہیں وکان یحول بینی وبینہم وادی اذا جاءت الامطار فیشق علی اجتیازہ قبل مسجدہم اور حایل ہوتی تھی درمیان میرے اور انکے ایک نہر جب بارش ہوتی پس دشوار ہوتا مجھپر گذرنا انکی مسجد کیطرف فجئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ انی انکرت بصری وان الوادی الذی بینی وبین قومی یسیل اذا جاءت الامطار فیشق علی اجتیازہ فودت انک تاتی فتصلی من بیتی مکانا اتخذہ مصلی عتبان کہتا ہی کہ پھر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی انکھیں کھوی ہیں نابینائی یا ضعف بصارت کے سبب اور نہر جو میرے اور میری قوم کے درمیان واقع ہی بہتی ہی جب بارش ہوتی ہی پھر دشوار ہوتا ہی مجھپر گذرنا اس سے پس میں دوست رکھتا ہوں اے کاش کہ آپ تشریف لاویں اور میرے گھر میں ایک جگہہ نماز پڑہیں تا میں اس کو نماز کی جگہہ ٹہہرالوں جسوقت کہ مسجد کو نہ جا سکوں فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سافعل ان شاء اللہ پس حضرت نے فرمایا کہ انشاء اللہ عنقریب ایسا ہی کرونگا فغدا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر رض بعد ما اشتد النہار پھر دوسرے روز بعد بلند ہونے افتاب کے تشریف لائے حضرت اور ابو بکر صدیق فاستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذنت لہ پھر حضرت نے اذن چاہا گہر میں اسکے لئے میں نے اذن دیا فلم یجلس حتی قال این تحب ان اصلی من بیتک پھر حضرت نہ بیٹھے یہاں تک کہ فرمایا کہ کس جگہہ دوست رکھتا ہی تو کہ نماز پڑہوں میں تیرے گہر میں فاشرت الی المکان الذی احب ان یصلی فیہ پھر اشارہ کیا میں نے اس جگہہ کیطرف جہاں کہ حضرت نماز پڑہنا دوست رکھتا تھا فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکبر وصففنا وراءہ فصلی رکعتین ثم سلم فسلمنا حین سلم پھر قیام فرمایا حضرت نے اور تکبیر تحریمہ باندہی اور ہم بھی صف بانہ ہے اسکے پیچھے پھر نماز پڑہی دو رکعت پھر سلام دیا اور ہمنے بھی سلام دیا جب اپنے سلام دیا

مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ہی جزء ہی فحبستہ علی خزیرۃ یصنع لہ فسمع اہل الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فثاب رجال منہم حتی کثر الرجال فی البیت پس ٹہہرا کہا میں انحضرت کو اس طعام پر جو بنایا جاتا ہی اپکے لئے گوشت اور آٹے سے - پھر اہل محلہ نے سنا کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف رکھتے ہیں پس مردوں کی ایک جماعت میرے گہر ای یعنی کہ جمع پڑے بہت سے لوگ گہر میں فقال رجل منہم ما فعل مالک لا اراہ فقال رجل منہم ذاک منافق لا یحب اللہ ورسولہ پس ایک شخص حاضرون سے کہنے لگا کہ کیا کیا مالک جو اہل محلہ سے تھا کہ نہیں دیکہتا ہوں میں اسکو بعض کہتے ہیں کہ نام اسکا ابن دخشم تھا پھر کوی شخص یا عتبان کہا کہ وہ منافق ہے دوست نہیں رکہتا ہی اللہ تعالی کو اور اسکے رسول کو - فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقل ذلک الا تراہ قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہ اللہ پس حضرت نے فرمایا کہ تو بول یہہ بات کیا تو نہیں دیکہا اسکو کہ کہا لا الہ الا اللہ اور اس کلمے سے ذات باری کا ارادہ کیا فقال اللہ ورسولہ اعلم پس عتبان کہا کہ خدا اور اسکے رسول بہت جاننے والے ہیں اما نحن فوا اللہ لا نری ودہ ولا حدیثہ الا الی المنافقین لیکن ہم لوگ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں دیکہتے ہیں دوستی کو اسکے اور نہ حرف وحکایت کو اسکے مگر ساتھہ منافقوں کے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان اللہ قد حرم علی النار من قال لا الہ الا اللہ یبتغی بذلک وجہہ پس حضرت نے فرمایا کہ ثابت

الرؤم محمود بن ربیع نے کہ یہ قصہ ہیں ان لوگوں سے کہا جنمیں ابو ایوب تھا جو حضرت کے ہمراہ تھا اس جنگ میں جو وہ مؤاس اکاون میں ایام خلافت میں معاویہ کے کہ یزید بن معاویہ اپنے باپ کی طرف سے ان پر حاکم تھا زمین روم پر فانکر ما علی ابو ایوب محمود کہتا ہی کہ ابو ایوب انکار کیا اس قصہ کا

نزدیک میرے وقال واللہ ما اظن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قلت قط اور کہا میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہو کبھی وہ جو تو کہتا ہی - اسلئے کہ کئی آیات واحادیث سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ گنا ہگاران امت پر اگرچہ وے کلمہ توحید کا اقرار کرین دوزخ حرام نہین بلکہ بقدر گناہ عذاب پانا ہوگا پس حضرت نے جو فرمایا کہ کلمے کے اقرار کرنے والے پر آتش دوزخ حرام ہی مراد یہ ابدالاباد تک - ہنمیشہ ہی جیسے کفار ومنافقین ہمیشہ رہینگے یہ وہی بات ہی جو حضرت ابوہریرہ کو فرمائی کہ لوگون سے کہین لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت ندی تا لوگ عبادت الہی سے غافل نہ ہوین اور آنحضرت نے اسکو پسند فرمایا فکر ذلک علی فجعلت للہ علی ان سلمنی اللہ حتی افقل من عزوتی پس ابوایوب کا انکار مجھپر گران آیا پھر گردانا مین سوگند کوتاہ پر کہ اگر مجھے اللہ تعالے سلامت رکھے جنگ سے رجوع کرنے تک ان اسأل عنہا عتبان بن مالک ان وجدتہ حیا فی مسجد قومہ کہ سوال کرون مین اس قصے کے بابت عتبان ابن مالک سے اگر پاؤن مین اسکو زندہ کہ وہ جہان اسکی قوم کی مسجد مین جماعت کے روبرو - فقفلت فاہللت بحجۃ او بعمرۃ ثم سرت حتی قدمت المدینۃ فاتیت بنی سالم فاذا عتبان شیخ اعمی فلما سلمت علیہ واخبرتہ من انا ثم سألتہ عن ذلک الحدیث فحدثنیہ کما حدثنیہ اول مرۃ پس پھر احرام باندھا مین حج یا عمرہ کا یہہ شک راوی کا ہی پھر نکلا یہان تک کہ مین مدینہ پہنچا پھر بن سالم کے قوم پر آیا کیا دیکھتا ہون کہ عتبان بودہا اور نابینا ہوا ہی نماز گزارتا ہی اپنے قوم کی جو وہ نماز کا سلام دیا مین نے اسپر سلام کیا اور اسکو خبر دی کہ مین کون ہون پھر سوال کیا اس حدیث سے جو ابوایوب نے انکار کیا تھا پھر اسنے حدیث کی مجھ سے جیسا کہ حدیث کی تھی پہلے بار

باب التطوع في البيت

باب نماز نفل گھر مین ادا کرنے کے استحباب مین

حدثنا عبد الاعلی بن حماد قال حدثنا وہیب عن ایوب وعبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوتکم ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ادا کرو اپنے گھر مین بعض نماز کو اپنے ولا تتخذوہا قبورا اور مت ٹھہراو اپنے گھرون کو گورستان یعنے گھر مین مردے کے مانند پڑے رہنے کی جگہہ نہ ٹھہراو یا قبر نہ ٹھہراو اس معنے سے کہ جیسے قبر نماز کی جگہہ نہین یا اس معنے سے کہ مینڈ موت کی نہین ہے پس گھر کو محض سونے کے لئے نہ ٹھہراو یعنے گھر مین بھی نماز پڑہا کرو مراد اس سے نفل ہی اسلئے کہ احادیث صحیحہ صریحہ سے ثبوت کو پہنچا ہی کہ فرض نماز مسجد مین ادا کرنا افضل ہی - اور نفل گھر مین گزارنا افضل ہی کہ ریا سے دور ہے تا گھر مین اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوا کرین اور ایک روایت ہی کہ فضیلت نماز نفل کی سوا تراویح کے اور دو رکعت جمعہ کے گھر مین ادا کرنی ایسی ہے جیسی کہ فرض مسجد مین گزارین تابعہ عبد الوہاب عن ایوب متابعت کی ہی وہیب کی عبد الوہاب نے جو ایوب سے روایت کی لیکن اس عبارت سے روایت کی کہ صلوا فی بیوتکم ولا تتخذوہا قبورا - بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ

حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عبد الملک بن عمیر عن قزعۃ قال سمعت ابا سعید قال اربعا قال سمعت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکان غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثنتی عشرۃ غزوۃ قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید خدری سے چار کلمے سنے کہا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا - اور ابو سعید حضرت کے ہمراہ بارہ جنگون حاضر تھا - یہہ تکرار اس حدیث کا ہی کہ باب مسجد بیت المقدس مین تمام مذکور ہوگی پر یہان بطریق اختصار اسکی طرف اشارہ کیا گیا

ح حدثنا علی قال حدثنا سفیان عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام ومسجدی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ومسجد الاقصی ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا باندہے نجاوے کجاوے مگر تین مسجد کیطرف یعنے مسجد مکہ ومسجد مدینہ ومسجد بیت المقدس جو اگلے امنون کا قبلہ تھا کہتے ہین کہ ان تین مین ایک کی دوسری پر فضیلت اسی ترتیب سے واضح ہی یعنے نفس مواضع ومقامات کو پانے کے قصد سے کہ جو فضیلت ذاتی رکہتے ہون اور ان مین نماز ادا کرنی افضل ہو کہ انکی طرف سفر نکرین مگر ان تین مسجد کیطرف - اس منع سے خارج ہوا وہ سفر جو تحصیل علم یا کسی زندہ ومردہ بزرگ کی زیارت یا تجارت وغیرہ کے لئے کیا کرتے ہین اسلئے کہ اگر سفر مین وہ موضع ومکان ہی مقصود نہین بلکہ وہ چیز مقصود ہی جو اسمقام مین ہی - اور اگر مستثنی منہ مطلق مسجد کو ٹھہراوین یہہ بھی یک وجہ رکہتا ہی لیکن اندنون کہ حضرت نے یہہ حکم فرمایا کوئی ایسی مسجد نہین تھی کہ لوگ اسکی فضیلت پر نظر کرتے اسکی طرف سفر کیا کرتے ہون **ف** اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ ان تین مسجدون سے

کسی ایک کو جانے کی کسی نے نذر کر لی تو اسکا ادا کرنا لازم ہی اسی کے قائل ہیں امام مالک و احمد و شافعی رح اور امام ابو حنیفہ کے پاس واجب نہیں مطلقا سوا شافعی نے کتاب اُم میں کہا کہ مسجد حرام کی نذر ادا کرنی واجب ہی کیونکہ نسک اسکے ساتھ متعلق ہی بخلاف اون دو مسجدوں کے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی استدلال کرتے ہیں کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور مساجد و مواضع کو جانے کی نذر کا ادا کرنا لازم نہیں نماز کے لئے ہو یا غیر۔ کیونکہ دوسرے مساجد و مقامات کو کچھ فضیلت شرعی نہیں بر یکدیگر۔ بلکہ کسی ایک مسجد میں نماز ادا کر لینا بس ہے قسطلانی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک نماز اس میری مسجد میں بہتر ہی ہزار نماز سے اون مساجد میں جو اسکے سوا ہوں مگر مسجد مکہ معظمہ کی کہ جسمیں کعبہ ہی کہ اسمیں نماز پڑھنی افضل ہی میری مسجد کی نماز سے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں لایا کہ ایک نماز مسجد حرام کی مسجد نبوی کے ہزار نماز کے برابر ہی۔ جمہور علما اسی حدیث سے استنباط کرتے ہیں کہ مکہ افضل ہی مدینہ سے کیونکہ مکہ کی فضیلت و شرافت باعتبار اسکی عبادت کے ہی اور شہور امام مالک رح اور انکے اکثر اصحاب سے یہ ہی کہ مدینہ افضل ہی مکہ سے اسلئے کہ وہاں وجود مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہی جو اشرف موجودات ہی اور ہر مخلوق اپکا ہی طفیلی ہی۔ اور اسلام کے کمالات کا ظہور اور دین متین کے اعلام کی بلندی مدینہ منورہ میں ہی ہوئی اور ہر چیز جو فضیلت پائے سو حضرت کی ہی فضیلت کا واسطہ ہی و بس نور الانوار اور منبع فضایل و مصدر کمالات وہی ذات مقدس ہی صلی اللہ علیہ وسلم وانبع ماقال ؎ اگر فضل رسول از رکن و زمزم جملہ برخیزد ؎ یکے سنگے بود در کن دیگے شور آب جوزمزم ؎ اور با وجود اس اختلاف کے قاضی عیاض رح نے استثنا کیا ہی اس قطعۂ زمین مبارک کو جہاں خود بدولت اعنی سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ ہیں اور کہا کہ وہ مبارک جگہ روئے زمین کی ہر جگہ سے افضل ہی اور اسی پر اتفاق ہی اور ابن عقیل حنبلی نے کہا کہ وہ جگہ عرش عظیم سے افضل ہی

باب فضل مسجد قباء

باب مسجد قبا کی فضیلت میں قبا بضم قاف ممدود و مقصور ہر دو طرح پڑھا گیا ہی وہ ایک مسجد ہی جو مدینہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر ہی ہی پہلی مسجد ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی اور اسمیں نماز پڑھی اور ابن عباس کے قول سے کہ یہ مسجد اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى اسی مسجد کے شان میں نازل ہوی اور قبا ایک کنوئیں کا نام ہی جو وہاں واقع ہی یہ مسجد اسی کے نام سے مشہور ہوئی

حدثنا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ مَكَّةَ فَاِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نہ نماز چاشت نہیں گزارتے تھے مگر دو روز جس روز قدوم لاتے مکہ معظمہ کو کہ تحقیق اتے تھے مکہ معظمہ کو وقت چاشت پھر طواف کعبہ کرتے پھر گزارتے دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے وَيَوْمَ يَاْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ فَاَنَّهُ يَاْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ اور جس روز کہ مسجد قبا کو اتے مقرر انہوں ایا کرتے تھے وہاں ہر شنبہ کے روز فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ جو وقت کہ مسجد کو اتے ناخوش ہوتے کہ اسمیں سے نکلے یہاں تک کہ اسمیں نماز پڑھے۔ ظاہر یہ ہی کہ یہ نماز ساتھ طواف کے اور نماز تحیۃ المسجد ہے جو بجز اتفاق وقت چاشت واقع ہوئی نہ نماز ضحی وَكَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا اور ابن عمر کہتے تھے کہ مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کرتے تھے شنبہ کے روز خواہ سوار ہوں یا پیادہ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ اِنَّمَا اَصْنَعُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا اَمْنَعُ اَحَدًا اَنْ يُصَلِّيَ فِي اَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا اور عبداللہ بن عمر نافع کو کہتے تھے کہ میں نہیں کرتا ہوں مگر جیسا کہ اپنے یاروں کو کرتے دیکھا اور منع نہیں کرتا ہوں کسی کو کہ یہ نماز ادا کرے جو وقت کہ چاہے روز و شب سے مگر یہ کہ طلوع و غروب کے وقت اس نماز کا قصد نکرے۔ استوا کے وقت کا جو ذکر کیا اسکا کچھ سبب ہوگا

باب من اتى مسجد قباء كل سبت

باب اس بیان میں کہ جو ہر روز شنبہ مسجد قبا کو ایا کرے

حدثنا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَرَاكِبًا عبداللہ بن دینار نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر شنبہ کے روز مسجد قبا کو ایا کرتے پیدل و سوار وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ اور عبداللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے کہ سوار یا پیادہ ہر شنبہ کے روز مسجد قبا کو ایا کرتے

باب اتيان مسجد قباء راكبا وماشيا

باب مسجد قبا کو سوار و پیادہ اتے کے بیان میں

حدثنا مُسَدَّدٌ

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا
ابن عمرؓ نے کہا کہ آنحضرت آتے تھے مسجد قباء کو سوار وپیدل زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ابن نمیر نے یہ زیادہ کیا کہ عبید اللہ
نے نافع سے حدیث کی کہ آنحضرت اوس مسجد مین دو رکعت گزارتے تھے تحت مسجد **باب** فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ باب فضیلت مین اس مین مبارک
کے جو درمیان آنحضرت کے قبر شریف اور منبر مسجد نبوی کے ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ
عُبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ
رِيَاضِ الْجَنَّةِ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر مسجد کے درمیان ایک روضہ ہی روضہا بہشت سے کہ بہشت سے لایا ہین جیسا کہ حجر اسود کے حق مین فرمایا کہ اسکو بہشت
سے لایا ہین اس نشاۃ دنیا مین اس صورت سے ظاہری - یا یہہ کہ اس قطعہ مقدسہ کو بہشت مین لیجاینگے جیسا کہ ستون جنازہ کے حق مین وارد ہوا کہ اسکو جنت مین داخل کرینگے یا یہہ کہ
اس جگہہ کی عبادت بہشت مین جانیکا سبب ہوگی کہ وہان عامل کو ریاض جنت سے ایک روضہ ملیگا - ناظرین سے کسی نے تعرض نکی کہ یہہ حدیث جسوقت زبان مبارک پر حضرت کے
گذری آپ زندہ تھے پھر لفظ مابین قبری کیونکر صادق ہوا مگر یہہ کہ کہہ سکتے ہین کہ مرقد شریف کی قطعہ زمین آنحضرت کے زمان حیات مین متعین تھی - اور وہ جو وارد ہوا ہی کہ جملہ
شریف کے بعد تعین مرقد مین صحابہ متردد ہوے اور خضر علیہ السلام اُن کے کہنے لگے کہ حضرت کا روح پر فتوح جس جگہہ عالم قدس کے طرف پرواز ہوا وہی آپ کی مرقد ہی پھر
اسی پر صحابہ متفق ہوے سو یہہ واقعہ عالم حیات مین تعین مرقد کے خلاف مین نظر اتا ہی جواب یہہ کہ شاید حدیث مابین قبری ومنبری نہ سنے ہون یا حضرت کی جملہ کا حادثہ
جو حادثہ قیامت تھا سو اس عالم پریشانی مین صحابہ کو وہ حدیث یاد نہ آئی ہو واللہ اعلم **حدثنا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ
الْجَنَّةِ ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان ایک باغ ہی بہشت کے باغون سے جانکے قبر شریف بی بی عائشہؓ کے ہی گھر مین ہوی جہان روح
مقدس عالم قدس کو منور کیا پس حدیث سابق کے ساتھہ کچھہ مباینت نہین وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ اور فرمایا کہ میرا منبر حوض پر ہی یعنے فردے قیامت اسکو کوثر پر
رکھینگے جو بہشت مین ہوگا حوض کوثر پر حضرت کے لئے منبر لا رکھینگے کہ اسپر تشریف رکھہ کے بہشتیون کو اسکی طرف بلائینگے **باب** مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ
باب مسجد بیت المقدس کی فضیلت مین **حدثنا** اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ قَالَ
سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ بِاَرْبَعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید خدری سے سنا کہ آنحضرت سے چار چیز سے
حدیث کرتے تھے فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاَنْقَنَنِيْ پس ان چار چیزون نے مجھکو عجب مین ڈالا اور خوش کیا مجھکو قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا
اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ کہا کہ عورت سفر نکرے دو روز کہ شب یک جگہہ گذرے مگر یہہ کہ اسکے ساتھہ اسکا شوہر یا ایسا محرم ہو کہ نکاح اسکے ساتھہ دایمی حرام ہو وَلَا صَوْمَ
فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اور روزہ نہین دو روز یعنے عید الفطر اور عید الضحیٰ کے روز وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ
الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اور نماز نہین دو نماز کے بعد یعنے بعد نماز صبح کے یہان تک آفتاب طلوع کرے اور بعد عصر کے یہان تک
کہ آفتاب غروب کرے وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِيْ اور کجاوے نہ باندہے جاوے
یعنے سفر نکرے مگر تین مساجد کیطرف مسجد مکہ و مسجد بیت المقدس اور میری مسجد جو مدینہ طیبہ مین ہی - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **اَبْوَابُ**
الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ یہہ ابواب نماز مین کچھہ عمل کرنے کے حکم مین ہین **باب** اِسْتِعَانَةِ الْيَدِ فِي الصَّلٰوةِ باب حکم مین ہاتھہ سے
مدد لینے کے نماز مین اِذَا كَانَ مِنْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ جب کہ وہ استعانت افعال نماز سے ہو جیسے سجدہ کی جگہہ استکنی اور اونچا باندھنی بسر طیکہ مقصود فعل عبث نہو
مکروہ ہی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَعِيْنُ الرَّجُلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ جَسَدِهٖ بِمَا شَاءَ ابن عباسؓ نے کہا مرد ہی کہ مدد لیوے آدمی نماز مین اپنے تن کے جس عضو
سے کہ چاہتا ہی جیسا کہ آنحضرت نے پھیرا ابن عباس کو داہنی جانب سے داہنے جانب کی طرف اور ملائکہ کا کان کو پس اس قیاس پر بعد ہے کہ نمازی اپنے افعال نماز
مین اپنے تن سے استعانت کرے وَوَضَعَ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَلَنْسُوَتَهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَرَفَعَهَا وَوَضَعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَفَّهُ عَلٰى صَدْرِهٖ

الجزء الخامس

الاسمین اور ابو اسحٰق تابعی نے اپنی ٹوپی زمین پر رکھا ثنائی نمازمین اپنے ہاتھ سے اور اتار کر رکھا اسکو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی رکھا اپنا داہنا ہاتھ بائین رسغ پر اپنے عین نمازمین رمع بصاد وحلہ رسغ کی یک لغت ہی رسغ السین سے فصیح ہی رسغ کہنی کو کہتے ہین کما ان یحک جلدا او یصلح ثوبا اگر یہہ کہ حضرت علی کھجلاتے پوست بدن کو یا درست کرتے کپڑے کو۔ یہہ تتمہ ہی حضرت علی کی حدیث کا اور اسکے یہہ ہی کہ لا یزال کذلک حتی یرکع الا ان الخ یعنے ہمیشہ نمازمین اپنا کف دست بند دست پر رکھتے تھے یہان تک کہ رکوع کرتے مگر یہہ کہ کھجلاتے اور درست کرتے کپڑا۔ اس صورت مین ہاتھ اٹھاتے اور مدد دیتے اس سے امام بخاری نے اس حدیث سے اور قول ابن عباس و ابو اسحاق سے استدلال کیا کہ جب حرکت ہاتھ سے غیر افعال نماز مین وارد ہی پس افعال نماز مین بطریق اولی وارد ہوگی۔ اور بعض ناظرین نے لفظ الا ان کے استثنا کو تتمہ ترجمہ سے سمجھا یہی سو یہہ نہایت بعید ہے فافہم **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن مخرمۃ بن سلیمان عن کریب مولی ابن عباس انہ اخبرہ عن عبد اللہ بن عباس انہ بات عند میمونۃ ام المومنین وہی خالتہ قال فاضطجعت علی عرض الوسادۃ واضطجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واھلہ فی طولھا فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتصف اللیل او قبلہ بقلیل او بعدہ بقلیل ثم استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلس یمسح النوم عن وجھہ بیدہ ثم قرأ العشر ایات خواتیم سورۃ آل عمران مروی ہی کہ ابن عباس نے شب گزاری اپنے خالہ ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا کہ مین لمبا وسادے کے عرض پر اور آنحضرت ﷺ اور بی بی اسکے طول مین لیٹے۔ پھر حضرت سوئے خواب فرمایا نیم شبنگ یا کچھ اسکے آگے یا کچھ بعد اسکے پھر بیدار ہوئے پھر بیٹھے پھر مالت منہ پر ملے تا خواب کے آثار دور ہون پھر تلاوت فرمائی دس آیتین اواخر سورہ آل عمران کی ان فی خلق السموات والارض سے آخر تک ثم قام الی شن معلقۃ فتوضأ منہا فاحسن وضوءہ ثم قام یصلی قال عبد اللہ بن عباس رض فقمت فصنعت مثل ما صنع ثم ذہبت فقمت الی جنبہ فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ الیمنی علی راسی واخذ بأذنی الیمنی یفتلہا پھر کھڑے رہے مشک کیطرف جو لٹک رہی تھی پس اس سے وضو فرمایا اچھا وضو پھر نماز مین قیام فرمایا عبد اللہ بن عباس کہتے ہین کہ مین بھی کھڑا رہا اور کیا جیسا کہ حضرت نے کیا پھر مین گیا اور کھڑا رہا حضرت کے پہلو مبارک کے جانب پھر حضرت نے اپنا داہنا ہات میرے سر پر رکھا اور میرے داہنا کان پکڑ کے ملا اپنے ہات سے تا آگاہ کرے اسکو اس غفلت سے جو اتباع رسول مین واقع ہوی کیونکہ عبد اللہ بن عباس بائین پہلو کے جانب کھڑا تھا حالانکہ امام کے پہلو اسکے جانب کھڑا رہنا حاضر ورتھا اور بھی جب وہ وقت سنت تھا اسکی مواظبت کے لئے یہہ عمل فرمایا۔ یہہ حدیث باب تخفیف الوضو مین گذری ساتھ اپنے تتمہ کے امام بخاری نے استنباط کیا اس حدیث سے یہہ کہ غیر کو آگاہ کرنیکے لئے جب مصلی اپنے ہاتھ سے استعانت کرنا جایز ہو پس اسکے لئے تقویت نماز کے قصد سے اپنے ہات سے اعانت لینی بطریق اولی جایز ہوگی۔ فصلی رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم رکعتین ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام فصلی رکعتین خفیفتین ثم خرج فصلی الصبح پھر نماز پڑہی حضرت نے دو گانہ دو گانہ بارہ رکعت پھر وتر ادا کی پھر لیٹے یہان تک کہ آیا مؤذن پھر کھڑے رہے اور پڑہی دو رکعت سبک از روے قرأت کے یعنے سنت صبح پھر نکلے مسجد کیطرف اور پڑہی نماز صبح

باب ما ینہی من الکلام فی الصلوٰۃ

نمازمین کلام دنیا سے منع ہونا

باب اس بیان مین کہ جو منع کیا گیا ہی کلام سے نمازمین **حدثنا** ابن نمیر قال حدثنا ابن فضیل قال حدثنا الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ رض قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی الصلوٰۃ فیرد علینا عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ ہم حضرت پر سلام کیا کرتے تھے درحالیکہ حضرت نمازمین رہتے پس حضرت نمازمین ہی جواب سلام دیا کرتے تھے فلما رجعنا عند النجاشی پھر جب ہم نجاشی بادشاہ کے پاس سے لوٹ آئے۔ نجاشی حبش کا بادشاہ تھا اور اسلام سے مشرف ہوا تھا اور مہاجر مکہ معظمہ سے اسکے ملک کو ہجرت کی تھی سلمنا علیہ فلم یرد علینا وقال ان فی الصلوٰۃ شغلا سو ہم نے سلام کیا حضرت پر آپ نے جواب سلام نہ دیا اور فرمایا کہ مقرر نمازمین ایک شغل عظیم ہی کہ مصلی مناجات کرتا ہی خدا تعالی کے ساتھ اور اسکی خدمت مین مستغرق چاہتا ہی پس اسمین اشتغال یا غیر درست نہین یا شغل عظیم سے مراد قرأت قرآن اور ذکر و دعا ہی۔ اور وہ جو آنحضرت نے پیش ازین نمازمین سلام کا جواب دیتے تھے سو ادائے واجب تالیف قلب کے لئے تھا۔ بعد ازان منع فرمایا کہ اثنائے نمازمین سلام نکرین **حدثنا** ابن نمیر قال حدثنا اسحٰق بن منصور قال حدثنا سفیان بن عیینۃ عن الاعمش عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ

الجزء الخامس

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ہر ہم بن سفیان نے بھی ایسی ہی روایت کی عبداللہ بن مسعود سے **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عِیْسٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اِنْ کُنَّا لَنَتَکَلَّمُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَلِّمُ اَحَدُنَا صَاحِبَہٗ بِحَاجَتِہٖ حَتّٰی نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ الْاٰیَۃَ فَاُمِرْنَا بِالسُّکُوْتِ

زید بن ارقم سے مروی ہی کہ کہا ہم کلام کرتے تھے نماز مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کلام کرتا تھا ایک ہمارے مین کا دوسرے شخص سے اپنی کسی حاجت مین یہان تک کہ جب آیت حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ الْاٰیَۃَ یا آیت وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ نازل ہوی پس ہم حکم کئے گئے خموشی کے لئے کیونکہ نماز مین کلام کرنا منافی ہی خشوع وخضوع اور ذکر الٰہی کا **ف** مترجم کہتا ہی کہ صحیح مسلم مین معاویہ بن حکم سے یہ حدیث آئی ہی کہ حضرت نے فرمایا اِنَّ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ لَا یَصْلُحُ فِیْھَا شَیْءٌ مِنْ کَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا ھِیَ التَّسْبِیْحُ وَالتَّکْبِیْرُ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ واخرجہ الطبرانی ولفظہ لا یحل یعنے حلال ودرست نہین نماز مین کوی چیز آدمیون کے کلام سے مقرر نماز تسبیح ہی اور تکبیر اور قرآن کی تلاوت یہان سے معلوم ہوا کہ نماز مین کلام الناس اوایل مین مباح تھا بعد ازان منع ہوچکا قرآن وحدیث سے ہی - اسیواسطے کلام عمد جو بلا قصد اصلاح نماز ہو یا اصلاح نماز کے ہی واسطے ایک دو کلمے سے زیادہ ہو تو بالاتفاق جاہل وامام کے پاس بھی منع وحرام ہی اور نماز باطل ہونیکا سبب - ہان کوی مصلی سہو ونسیان سے نماز مین کلام الناس کے قسم سے ایک دو کلمے کہا یا اصلاح نماز کے واسطے ایک دو کلمون سے کلام کیا جیسے امام کو رکعتون مین شک ہوکر مقتدیون سے کچھ پوچھنے پھر نماز کو تمام کیا تو اسکی نماز رہتی یا جاتی ہے حنفیہ وشافعیہ کا اختلاف ہی لیکن ترجیح عدم جواز کو ہی ہے کیونکہ نماز مین کلام الناس منع ہوچکا بعد امام سے کچھ سہو ہو تو لفظ سبحان اللہ سے جو لفظ قرانی ہے مقتدی امام کو اشارہ کرنا الحضرت نے سکھلادیا - اور ان احادیث سے یہ بات بھی مستنبط ہوی کہ نماز مین عبارت قرآنی جو عین کلام الٰہی ہے زیر حہ کے کسی اور زبان سے اسکا ترجمہ پڑہنا بھی حرام ہی اور اسکو روا رکہنا کفر وزندقہ کیونکہ اور زبان کا ترجمہ کلام الٰہی کے جنس سے ہی اور وہ حادث ہی فقط **باب** مَا یَجُوْزُ مِنَ التَّسْبِیْحِ وَالْحَمْدِ فِی الصَّلٰوۃِ لِلرِّجَالِ باب اس بیان مین جو جایز ہی تسبیح اور تحمید نماز مین مردون کے لئے اگر عارض ہو کوی ضرورت جیسے آگاہ کرنا امام کو سہو پر یا اگر کوی نابینا ہو اور اسکے روبرو کنواں وغیرہ ہو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَہْلٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْلِحُ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَاءَ بِلَالٌ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَتُصَلِّیْ لِلنَّاسِ فَاُقِیْمَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَصَلّٰی اَبُوْ بَکْرٍ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِی الصَّلٰوۃِ فَتَخَطَّی الصُّفُوْفَ حَتّٰی قَامَ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ التَّصْفِیْقَ لَا یَلْتَفِتُ اَبُوْ بَکْرٍ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمَّا اَکْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَمْکُثْ مَکَانَکَ فَرَفَعَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَہْقَرٰی وَرَاءَہٗ فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی

صلح کرنے کے لئے درمیان اولاد عمر بن عوف کے جو آپسمین نزاع رکہتے تھے پس آپنے نماز کا وقت پھر بلال موذن ابوبکر صدیق کے پاس آکر کہنے لگے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف مین کیا آپ امامت کروگے انہون نے کہا ہان اگر تم چاہتے ہو فَاَقَامَ بِلَالُ الصَّلٰوۃَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَکْرٍ فَصَلّٰی فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ فِی الصُّفُوْفِ یَشُقُّھَا شَقًّا حَتّٰی قَامَ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَاَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِیْحِ پھر اقامت کہی بلال نے پہر آگے بڑہے ابوبکر صدیق اور نماز آغاز کی پھر تشریف لائے الحضرت اور گذرے درمیان صفون کے چیرتے ہوے یہان تک کہ رہے پہلی صف مین پھر لوگون نے تصفیح شروع کی قَالَ سَہْلٌ اَتَدْرُوْنَ مَا التَّصْفِیْحُ ھُوَ التَّصْفِیْقُ سہل نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تصفیح کیا ہی وہ تصفیق ہی یعنے دستک مارنی کَانَ اَبُوْ بَکْرٍ لَا یَلْتَفِتُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اور لوگ باوجود تالیان مارنے کے ابوبکر صدیق التفات نہین کرتے تھے نماز مین بسبب اس استغراق کے جو انکو نماز مین حاصل تھا اور اثناے نماز مین ایسی حرکت کرنے کی عادت بھی نہین تھی فَلَمَّا اَکْثَرُوا الْتَفَتَ فَاِذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّفِّ فَاَشَارَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ مَکَانَکَ جب لوگون نے بہت سی دستک ماری التفات کیا دیکہتے کیا ہین کہ حضرت صف اول مین ہین پھر حضرت نے انکو اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہہی ٹہہرے فَرَفَعَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَہْقَرٰی وَرَاءَہٗ پھر ابوبکر صدیق اٹھائے اپنے ہاتھ دعا مین اور شکر کرنے لگے اسپر جو حضرت نے انکی امامت درست رکہی اور لایق امامت ٹہہرایا پھر صدیق اکبر پیچھے آئے اپنی پیٹھ کی جانب سے فَتَقَدَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی اور آگے بڑہے الحضرت اور نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضرت کے بعد لایق امامت ابوبکر صدیق کو دیکہتے تھے - ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی مطابقت مین جو کہتے ہین کہ مقتدیون کو سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جایز ہی امام کو وقت سہو آگاہ کرنے کے لئے سو وہ اس حدیث سے ظاہر نہوا اور تحمید بھی اگرچہ تسبیح کی مستلزم ہوسکتی ہے لیکن تخصیص صدیق اکبر کی امام کو آگاہ کرنے کے لئے نہین تھی

مگر

الجزء الخامس

اگر تطبیق کے باب میں بہ تکلف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام الاول میں گذری اسکا تتمہ یہ ہی کہ حضرت نے فرمایا جس کو نماز میں کوئی تیز حادث ہو پس وہ سبحان اللہ کہے اور امام متفت ہووے۔ پس بیان اتنی حدیث پر اکتفا کیا **باب** مَنْ سَمّٰی قَوْمًا اَوْ سَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی غَیْرِہٖ مُوَاجَھَۃً وَھُوَ لَا یَعْلَمُ باب حکم میں اس شخص کے کہ نماز میں کسی قوم کا نام لیکے یا سلام کیا غیر پر روبرو حالانکہ وہ روبرو ہی حالانکہ نہیں جانتا ہی آیا نماز اسکی باطل ہے یا صحیح اور اسکا یہ عمل عمداً ہی یا سہو و نسیان **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ التَّحِیَّۃَ فِی الصَّلٰوۃِ وَنُسَمِّیْ وَنُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ ابن مسعود نے کہا کہ ہم تحیت کہتے تھے نماز میں اور نام لیتے تھے اسکا کہ جسپر ہم تحیت کرتے تھے اور سلام کرتا تھا بعض ہمارے میں کا بعض پر فَسَمِعَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوا التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَاِنَّکُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ لِلّٰہِ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ پھر سماعت کی حضرت سے اسکو اور فرمایا کہ تم التحیات کے یہہ کلمات کہا کروگے تو مقرر تم نے سلام کیا اللہ تعالیٰ کے ہر ایک بندے پر جو آسمان میں ہو **باب التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ** باب بیان میں کہ تالیاں مارنی نماز میں واسطے آگاہ کرنے دیگر کے عورات کو **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا دستک مارنی عورتوں کو روا ہی اور سبحان اللہ کہنا مردوں کو **حدثنا** یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ گذرا **باب** مَنْ رَجَعَ الْقَھْقَرٰی فِیْ صَلٰوتِہٖ اَوْ تَقَدَّمَ بِاَمْرٍ یَنْزِلُ بِہٖ باب اس بیان میں کہ نماز میں پس ہٹ جانا یا آگے بڑھنا جایز ہی بسبب ضرورت کے جو واقع ہووے اسکو رَوَاہُ سَھْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت کی اسکی سہل بن سعد نے آنحضرت سے **حدثنا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ یُوْنُسُ قَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ بَیْنَا ھُمْ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَاَبُوْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ لَھُمْ انس بن مالک نے زہری کو خبر دی کہ مومنین نماز فجر میں دوشنبہ کے روز حضرت رسالت پناہ کی ایام بیماری میں اور ابوبکر ان لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے فَفَجَاَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ کَشَفَ سِتْرَ حُجْرَۃِ عَائِشَۃَ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ وَھُمْ صُفُوْفٌ فَتَبَسَّمَ یَضْحَکُ پس ناگہان پایا لوگوں کو آنحضرت نے درحالیکہ اٹھایا تھا پردہ بی بی عائشہ کے حجرہ کا پھر نظر فرمائی حضرت نے انکو درحالیکہ وہ صفیں باندھی ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں پھر تبسم فرمایا اور خندہ کرتے تھے اسبات پر کہ اہل اسلام آنحضرت کی اطاعت و انقیاد سے ابوبکر صدیق کی امامت پر متفق ہوئے ہیں فَنَکَصَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی عَقِبَیْہِ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرِیْدُ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ پھر پیچھے ہوئے ابوبکر صدیق رضی اپنی ایڑیوں پر قبلہ کیطرف پیٹھ پھیرکے اور گمان کیا لگے کہ حضرت چاہتے ہیں کہ نماز کے لئے تشریف لاویں وَھُمُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ یَّفْتِنُوْا صَلٰوتَھُمْ فَرَحًا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاَوْہُ اور قصد کیا مسلمانوں نے بسبب خوشی کے جو حضرت کو دیکھا انہوں نے حضرت کو فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ اَتِمُّوْا پھر اشارہ کیا حضرت نے اپنے دست مبارک سے یہہ کہ تم تمام کرو اپنی نماز ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَۃَ وَاَرْخَی السِّتْرَ وَتُوُفِّیَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ پھر حجرے کو تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑا اور اسی روز وفات فرمائی **باب** اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَھَا فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان میں کہ بلایا ماں نے اپنے لڑکے کو درحالیکہ وہ نماز میں تھا پس اسکا کیا حکم ہی اسبات میں علماء کے اقوال مختلف ہیں بعض کہتے ہیں جواب نہ دیوے اگر جواب دیگا نماز باطل ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ جواب واجب ہی پر نماز باطل ہو جاویگی اور بعضوں نے کہا کہ نماز نہیں جاتی اور بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ نماز فرض تھا اور وقت تنگ جواب نہ دیوے ورنہ جواب دیوے۔ اور وجوب جواب میں چند احادیث نقل کرتے ہیں۔ امام سیوطی نے کہا کہ احادیث میں آیا ہی کہ حضرت فرماتے جریج تم البتہ جانا ہوتا کہ اجابت ماں کی بہتر ہے عبادت سے مراد عبادت نافلہ ہی اور بعض اجابت میں وارد ہوا کہ اگر ماں نماز میں بلاوے تو جواب دو اگر باپ بلاوے تو جواب مت دو وجہ اسکا ظاہر یہہ ہی کہ مردوں کا علم و فہم غالب ہی پس اسکا جواب نہ دیگا تو باپ آزردہ ہوگا بخلاف ماں کے اور کوئی کام ایسا ہوگا کہ مردوں سے ہی تمام ہوتا ہی

نہ عورات سے پہلے کے جواب نہ دینے سے ان کا کام ناتمام رہیگا نہ باپ کا۔ اور بعضوں نے تاویل کی ہی کہ ماں کا جواب تسبیح دین۔ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتْ امْرَأَةٌ ابْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ قَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اگلی امتون مین ایک عورت نے اپنے بیٹے کو بلایا درحالیکہ وہ اپنے صومعہ کے درمیان عبادت مین مشغول تھا اور پکارنے لگی یا جریج کہ یہ نام اسکے اس کے کام کا تھا جریج کہنے لگا الٰہی ماں کو جواب دینا اور نماز کو تمام کرنا ہر دو جمع ہوئے ہین پس جو بہتر ہی مجھے اسکی توفیق دیجئے فَقَالَتْ
يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي پھر اسکی ماں پکارنے لگی یا جریج دو بار اور وہ دو بار یہی کہتا تھا الٰہی ماں کو
جواب دینا اور نماز کو تمام کرنا ہر دو جمع ہوئے ہین پس جو بہتر ہی مجھے اسکی توفیق دیجئے۔ پر ماں کو جواب نہ دیا اور نماز کو قطع نہ کیا پھر اسکی ماں نے بددعا کی اور کہنے لگی اَللّٰهُمَّ لَا يَمُتْ
جُرَيْجٌ حَتَّى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمُيَامِيسِ الٰہی جریج نہ مرے یہان تک کہ دیکھے منہ بدکار زانیہ عورات کا یعنے جب تک میرے طرف التفات نہ کیا ہو الانکہ مین اسکی ماں ہون
پس اسکی سزا مین گرفتار ہو وہ بدکار عورات کی صحبت مین۔ میامیس جمع ہی مومسہ کا جو زانیہ عورت کو کہتے ہین وَكَانَتْ تَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةُ تَرْعَى
الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ هَذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ اور رہتی تھی اسکے صومعے کے پاس ایک عورت بکرے چرانے والی سو
اسنے بچہ جنا۔ لوگون نے اس سے پوچھا کہ یہ بچہ کس سے جنی وہ کہنے لگی کہ جریج سے کہ جریج اپنے صومعہ اترکے مجھکو حاملہ کیا یہ زنا کی تہمت جو اسنے جریج پر باندہی۔ جریج کی ماں کی
بددعا کے سبب سے تھی قَالَ جُرَيْجٌ أَيْنَ هَذِهِ الَّتِي تَزْعَمُ أَنَّ وَلَدَهَا لِي جبیہ خبر جریج کو پہنچی کہنے لگا کہان ہی یہ عورت جو کہتی ہے کہ اسکا بچہ میرے سے ہی قَالَ
يَا بَابُوسَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ جریج نے اس بچے سے پوچھا کہ ای بابوس کون ہی تیرا باپ کہتے ہین بابوس اس بچہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہین کہ بابوس
معرب ہے وہ بچہ جواب دیا کہ میرا باپ ایک چرواہا ہی بکرونکا جب جریج نے عبادت الٰہی مین ہی مشغول رہنا اور مان کو جواب نہ دینا حق تعالیٰ نے اس محافظت عبادت کی برکت سے اسکو
یہ کرامت عطا فرمائی اور دفع تہمت کیا کہ اس بچہ کو حق تعالیٰ نے زبان دی اور حق ظاہر کردیا۔ اس قصہ کی ترجمہ باب کے ساتھ اسوجہ سے مناسبت ہو سکتی ہی کہ حضرتؐ نے
اس قصہ کو پسند فرماکے نقل کیا پس معلوم ہوا کہ عبادت کے وقت ماں کے پکارنے پر بھی جواب دینا بہتر ہی تا عبادات الٰہی مین خلل نہ آوے **باب** مَسْحِ الْحَصَا فِي
الصَّلَاةِ باب سنگریزے یا مٹی کو سجدہ گاہ سے نماز مین ہموار کرنے کے بیان مین **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
مُعَيْقِيبٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَسْتَوِي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ معیقیب نے کہا کہ حضرتؐ نے اس شخص کے حق مین فرمایا کہ ہموار و
درست کرتا ہی مٹی کو سجدے کی جگہہ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً کہ اگر تو ہموار کرنیوالا ہی تو یکبار کر **باب** بَسْطِ الثَّوْبِ فِي الصَّلَاةِ لِلسُّجُودِ باب
کپڑا بچھانے کے حکم جواز مین اندرون نماز **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يَمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ انس نے
کہا کہ ہم حضرتؐ کے ساتھ نماز پڑہتے تھے سخت گرمی مین جب ہمارے سے کسی نے طاقت نہ رکھتا تھا کہ لگاوے منہ اپنا زمین سے تو بچھاتا اپنا کپڑا اپر سجدہ کرتا۔ اسپر مراد وہ کپڑا
ہی جو مصلی سے جدا ہوتا اسکی حرکت سے متحرک ہو یہ یک عمل قلیل ہی جو جایز رکھا گیا **باب** مَا يَجُوزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ باب بیان مین اس عمل کے
جو جایز ہی نماز مین **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كُنْتُ
أَمُدُّ رِجْلِي فِي قِبْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَرَفَعْتُهَا فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهَا بی بی عایشہؓ نے کہا کہ مین دراز
کرتی تھی دہنا پاؤن جانب قبلہ مین حضرتؐ کے جس حال مین کہ حضرت نماز پڑہتے پس آپ جب سجدے مین جاتے اگلی سے غمز فرماتے مجھکو پھر مین اٹھا لیتی اسکو پھر جب حضرت
کھڑے رہتے دراز کرتی اسکو **حدثنا** مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي ابوہریرہؓ نے کہا کہ حضرتؐ نے یک نماز پڑہی پھر فرمایا کہ شیطان ممود ہوا مجھ پر اور یک حدیث مین
آیا کہ بدشکل سے ظاہر ہوا فَشَدَّ عَلَيَّ لِيَقْطَعَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ پھر حملہ کیا وہ مجھ پر تا میری نماز کو قطع کرے مجھ پر فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ پس مجھکو اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکے مکر سے اور قدرت بخشی مجھے اسپر پس گلا دابا مین نے اسکا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا فَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ

الجزء الخامس

اور میں ارادہ کیا کہ باندھوں اسکو مسجد کے ایک کھام سے یہاں تک کہ جب تم صبح کروگے تو دیکھو گے اسکو فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَاسِئًا پھر یاد کیا میں قول سلیمان علیہ السلام کا جو انہوں نے یہ دعا کی کہ الٰہی عطا کیجیے مجھکو وہ ملک جو نہ پاوے اسکو کوئی میرے بعد پھر پھیر دیا میں اس شیطان کو اور رد کیا اسکو اللہ نے خرابی کے ساتھ۔ اس حدیث میں یہ خلجان خاطر میں خطور کرتا ہے کہ شیطان کو یہ قدرت کہاں کہ حضرت کے نماز کو قطع کرسکے اور باز رکھے حضور دل سے حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ یعنے شیطان عمر کے سایہ سے فرار ہوتا ہے اور انکے روبرو ہو سکتا ہے پھر پیغمبر خدا کے پرتو سے کسقدر فرار ہونا چاہئے قسطلانی نے اس شبہ کا یہ جواب دیا کہ حضرت عمر کے حق میں حقیقت فرار مراد نہیں بلکہ انکی قوت و صلابت کا بیان ہے کہ انکی قوت ایسی ہے کہ شیطان پر غالب ہووے اور وہ بھاگے بخلاف اسکے حضرت رسالت کا قوت و غلبہ ایسا ہے جو حقیقت رکھتا ہے چنانچہ شیطان کو فی الواقع قہر و غلبہ سے دفع کیا۔

باب اِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ جب چھوٹ جاوے جانور اور اسکا مالک نماز میں ہو تو کیا کیجیے وَقَالَ قَتَادَةُ اِنْ اُخِذَ ثَوْبُهُ يَتْبَعُ السَّارِقَ وَيَدَعُ الصَّلٰوةَ قتادہ نے کہا کہ اگر چوری جاوے مصلی کا کپڑا تو چور کے پیچھے دوڑے اور چھوڑے نماز یہ قول ترجمہ کی تائید کرتا ہے کہ ہر دو معنمون قریب قریب ہیں

حدثنا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ كُنَّا بِالْاَهْوَازِ نُقَاتِلُ الْحَرُوْرِيَّةَ ازرق نے کہا کہ ہم اہواز میں جنگ کرتے تھے جسکو حروریہ کہتے ہیں خوارج کے ساتھ حروراء کوفے کے قریوں سے ایک قریہ کا نام ہے جہاں خوارج جمع ہوئے تھے فَبَيْنَا اَنَا عَلٰى جُرُفٍ ثُمَّ اِذَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَاِلٰى جَانِبِهِ دَابَّةٌ تُنَازِعُهُ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَجَعَلَ يَتْبَعُهَا پس درمیان اسکے کہ میں ایک نہر کے کنارے تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مرد نماز پڑھتا ہے اسوقت لگام اسکے جانور کی اسکے ہاتھ میں تھی اور جانور اسکو کھینچتا تھا اور وہ شخص جانور کے پیچھے لگا تھا جب اس بات پر اجماع ہو چکا کہ بہت قدم کا چلنا نماز کو باطل کرتا ہے پس اس حدیث میں یہی حمل کیا چاہئے کہ وہ تھوڑے قدم تھے چنانچہ عمر بن مرزوق کی روایت میں آیا ہے کہ وہ شخص جانور کو پکڑا پھرتا ہوا قبلے کیطرف پیٹھ کرکے قال شعبة هو ابو برزة الاسلمي شعبہ نے کہا کہ وہ شخص ابو برزہ اسلمی تھا فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَ الْخَوَارِجِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٰذَا الشَّيْخِ پس خوارج سے ایک شخص اسپر بد دعا کرنے لگا اور کہنے لگا الٰہی اس بوڑھے کو جو کرنا ہی کیجئے کہ نماز کو چھوڑ کے گھوڑے کے پیچھے جاتا ہے فَلَمَّا انْصَرَفَ الشَّيْخُ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ قَوْلَكُمْ جب وہ بوڑھا نماز سے پھرا کہنے لگا کہ میں نے تمہارے باتیں سنی وَاِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ ثَمَانِ وَشَهِدْتُ تَيْسِيْرَهُ بتحقیق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھے غزوے میں حاضر تھا یا سات یا آٹھ اور دیکھا میں نے آپ کو کہ احکام شرع میں امت پر تسہیل و آسانی کرتے تھے وَاِنِّي اِنْ كُنْتُ اَنْ اَرْجِعَ مَعَ دَابَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَدَعَهَا تَرْجِعُ مَا لَهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ اور مقرر میں اگر اپنے گھوڑے کے ساتھ رجوع کرتا تو یہ بات دوستر تھی اس سے کہ چھوڑ دوں اسکو تا وہ جاوے اپنے چراگاہ کو پھر دشوار تھا مجھ پر ثمانا اسکا

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ عروہ نے بی بی عائشہ رضی سے روایت کی کہ کہا سورج گہن ہوا حضرت نماز میں کھڑے رہے اور پڑھا ایک سورہ دراز پھر رکوع کیا دراز پھر اٹھایا اپنا سر مبارک ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ پھر رکوع سے سر اٹھا کے دوسرا سورہ شروع کیا پھر دوسرا رکوع کیا یہاں تک کہ تمام کیا اسکو اور سجدے میں گئے ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ پھر ویسا ہی دوسری رکعت میں بھی کیا ثُمَّ قَالَ اِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ پھر فرمایا کہ چاند سورج دو نشان ہیں اللہ کے اوس نشانیوں سے فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ جب تم دیکھو خسوف کو پس نماز و تضرع کرو یہاں تک کہ کشادہ ہووے تمہارے سے روشنی اسکی لَقَدْ رَاَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهٗ مقرر میں نے اس مقام میں دیکھ چکا ہر چیز کو کہ میں وعدہ کیا گیا تھا حَتّٰى لَقَدْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ اُرِيْدُ اَنْ اٰخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِي جَعَلْتُ اُقَدِّمُ یہاں تک کہ دیکھی میں نے بہشت اور چاہا میں کہ لوں ایک خوشہ بہشت کا جسوقت کہ تم نے مجھکو دیکھا کہ میں آگے بڑھتا ہوں وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِي تَاَخَّرْتُ اور بتحقیق دیکھا میں نے دوزخ کو کہ تورتی اور غالب آتی ہے بعض اسکی بعض پر جسوقت کہ تم نے مجھکو دیکھا کہ میں پیچھے آیا وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ اور دوزخ میں عمرو بن لحی کو دیکھا یہ وہ شخص ہے کہ پہلے اونٹنیوں کو سوایب۔ تسمہ لگا سوایب جمع صایبہ کی اس اونٹنی کو کہتے ہیں

ف ۲ مسئلہ شیطان کا نماز میں آنا حضرت کا اسکو گھونٹنا اور بعض حضرت کا شیطان کے ملوث ہونے سے انکار کرنا

جسپر سوار نہیں ہوتے اور اسکو چھوڑ دیتے ہیں کہ جس جگہ چاہے چرا کرے اور نذر کرنا نذر کرنے والا کہ اگر بیمار شفا پاوے یا کوئی حاجت برآوے تو اونٹنی کو چھوڑ دیوے سو اسکو حق تعالیٰ نے منع کیا چنانچہ فرمایا مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ خالی خفا سے نہیں قسطلانی کہتا ہی کہ حضرت کا تقدم و تاخر جو نماز میں واقع ہوا فعل قلیل پر محمول ہی۔ اور گھوڑے کو پکڑنا بھی عمل قلیل پر دال ہی۔ اور کرمانی کہتا ہی کہ حدیث میں مذمت جانور کو سایبہ کرکے چھوڑنے کی ہی اور مطلق ہے نماز میں ہو یا غیر نماز میں اور یہ ہر دو توجیہ خالی تکلف سے نہیں **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُصَاقِ وَالنَّفْخِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ جاتا ہی تھوکنا نماز میں و یذکر عن عبد اللہ بن عمرو نفخ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سجودہ فی کسوف عن عائشہ نے ذکر کیا کہ حضرت نے اُف کیا اپنے سجدہ میں اندرون نماز۔ کہتے ہیں کہ اگر دو حرف الف اور فا زبان سے درست نکلے نماز باطل ہوتی ہی وگرنہ نہیں **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ابن عمر نے کہا کہ آنحضرت نے دیکھا رینٹ یا بلغم دیوار قبلہ مسجد کے فَتَغَيَّظَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ اَحَدِكُمْ اِذَا كَانَ فِي صَلٰوةٍ پھر غصہ ہوئے اہل مسجد پر اور فرمایا مقرر اللہ تعالیٰ روبرو ایک کے تمہارے سے ہی جب وہ نماز میں ہو۔ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَمَامَهٗ وَقَالَ لَا يَتْفُلَنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ نَزَلَ فَحَكَّهٗ پس تھوک یا رینٹ نہ ڈالے پھر آپ اترے اور دور کیا اسکو ہاتھ سے اپنے شاید کہ منبر پر آپنے کے وقت اسکو نظر فرمایا تھا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا بَزَقَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْزُقْ عَلٰى يَسَارِهٖ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی تھوکنا چاہے بس ڈالے تھوک کو بائیں طرف۔ یہہ حدیث شرح کے ساتھ روایت انس سے ابواب مسجد میں گندی۔ ظاہر اس حدیث کا منع ہی وقت نماز تھوک ڈالنے سے اور اس عمر کے پاس نفس منع مقصود نہیں بلکہ قبلہ کے جہت میں اسکے داہنے طرف ڈالنا منع ہی پس حدیث مطابق ہوی ترجمہ کے ساتھ **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت نے ارشاد فرمایا جب کوئی یک تمہارے سے نماز پر ہتا ہی پس وہ مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار سے فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِهٖ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى پس نہ تھوکے اپنے روبرو کہ وہ جہت قبلہ ہی اور نہ داہنے طرف کہ اوہر کاتب حسنات رہتے ہیں لیکن تھوکے بائیں طرف بائیں قدم کے نیچے یہہ غیر مسجد میں ہی اگر تھوک آوے تو اپنے کپڑے میں لیوے **باب** مَنْ صَفَّقَ جَاهِلًا مِّنَ الرِّجَالِ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَمْ تَفْسُدْ صَلٰوتُهٗ باب اس بیان میں کہ کسی نماز والے نے امام کو آگاہ کرنے کے لئے تالیاں ماریں اندرون نماز پس حکم اسکا یہہ کہ نماز اسکی فاسد نہیں ہوتی ہی فِيْهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس باب میں سہل بن سعد نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی چنانچہ حدیث سابق میں مذکور ہوا کہ جبوقت ابوبکر صدیق رضی نے امامت کی پھر حضرت تشریف لاوے لوگوں نے تالیاں ماری تب حضرت نے فرمایا کہ تالیاں مارنی عورتوں کے لئے ہی پر مردان سبحان اللہ کہا کریں اور ان لوگوں کی نماز فاسد ہونے پر حکم نہ کیا **باب** اِذَا قِيْلَ لِلْمُصَلِّيْ تَقَدَّمْ اَوِ امْطُرْ فَانْتَظَرَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ باب اس بیان میں کہ جب مصلی کو کہا جاوے کہ آگے بڑھ یا انتظاری کر پھر وہ انتظاری کیا تو کچھ مضایقہ نہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ عَاقِدُوْا اُزُرِهِمْ مِنَ الصِّغَرِ عَلٰى رِقَابِهِمْ سہل نے کہا کہ لوگ نماز پڑہتے تھے حضرت کے ساتھ درحالیکہ باندہی تھے اپنی ازاریں اپنی گردنوں پر ازار چھوٹے رہنے کے سبب سے۔ یا نہیں چادریں تھی کہ کشف عورت کا خوف تھا فَقِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا پھر عورات کو کہا گیا کہ سجدے سے اپنے سر مت اٹھاؤ جب تک مردان بیٹھ جاویں اسلئے کہ عورات مردوں کے پیچھے تھے اور انکی ازاریں چھوٹی تھیں کشف عورت کا اندیشہ تھا۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اسوجہ سے ہی کہ عورتوں کو حکم ہوا کہ سجدے سے سر اٹھانے میں دیر کریں پس انتظار کا حکم ہوا پس حدیث یک جزو کی موید ہوی اگر ہم کہیں کہ اس حکم کے ضمن میں یہہ بات بھی ہی کہ مردان سر جلد اٹھاویں پس ہر دو جزو کی مطابقت ہوگی **باب** لَا يَرُدُّ السَّلَامَ باب اس بیان میں کہ نماز میں سلام کا جواب دیا جاوے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ

الجزء الخامس لَشُغْلاً عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ ہم سلام کیا کرتے تھے حضرت پر رحالیکہ آپ نماز مین رہتے اور حضرت جواب دیتے تھے پھر جب ہم نجاشی کے ملک سے لوٹ آئے اور سلام کیا تو نے جواب دیا اور اسکا عذر یہہ بیان کیا کہ نماز مین ایک شغل عظیم ہی یعنے مناجات و استغراق و حضور دل اور قرات اور تسبیح و تکبیر جانے کہ اوائل مین اندرون نماز کلام و سلام روا تھا من بعد منع و منسوخ ہوچکا جب کہ یہہ وقوموا للہ قانتین وحافظوا علی الصلوات نازل ہوی **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث قال حدثنا کثیر بن شنظیر عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبداللہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ لم یجبہ کہ جابر نے کہا کہ حضرت نے مجھکو غزوۂ بنی المصطلق مین اپنے ایک کام پر روانہ فرمایا وانطلقت ثم رجعت وقد قضیتہا پس مین گیا اور لوٹ آیا رحالیکہ اپنے کام کر چکا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلمت فلم یرد علی فوقع فی قلبی ما اللہ اعلم بہ پھر مین حضور نبوی مین آیا اور سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پس میرے دل مین ایک چیز پڑی کہ خدا جانتا ہی یعنے ایک بڑا ہی درد و غم ہوا فقلت فی نفسی لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد علی انی ابطاءت علیہ پس مین اپنے دل مین کہنے لگا کہ شاید حضرت مجھ پر غصے ہین ہین کہ مین آنے مین دیر کیا ثم سلمت فلم یرد علی فوقع فی قلبی اشد من المرۃ الاولی بعد ازان پھر سلام کیا مین نے تب بھی حضرت نے جواب سے سرفراز نفرمایا پس میرے دل مین اگلے سے زیادہ غم واقع ہوا ثم سلمت فرد علی پھر تیسرے بار مین نے سلام کیا تو جواب دیا آنحضرت علیہ السلام نے مجھ کو فقال انما منعنی ان ارد علیک انی کنت اصلی پس ارشاد فرمایا کہ نہین منع کی کوی چیز مجھکو جواب سلام سے تیرے مگر یہہ کہ مین نماز پڑہتا تھا وکان علی راحلتہ متوجہا الی غیر القبلۃ اور حضرت اپنے مرکب پر سوار تھے درحالیکہ متوجہ تھے غیر قبلہ کیطرف **باب** رفع الایدی فی الصلوٰۃ لامر ینزل بہ باب مصلی بات اٹھانے کے بیان مین بسبب اسکے کہ اسکو کوی کام درپیش ہو **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن سہل بن سعد قال بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی عمرو بن عوف بقباء کان بینہم شئ سہل بن سعد کہتا ہی کہ حضرت کی خدمت مین پہنچی یہہ بات کہ عمرو بن عوف کی اولاد جو قبا مین ہین انکے درمیان ایک نزاع ہی فخرج یصلح بینہم فی اناس من اصحابہ فحبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحانت الصلوٰۃ پس نکلے آنحضرت اپنے چند یارون کو ہمراہ لیکے تا صلح کرے درمیان انکے پھر انکے صلح کرنے مین حضرت کو دیر لگی اور وقت نماز آپہنچا فجاء بلال الی ابی بکر فقال یا ابا بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد حبس وقد حانت الصلوٰۃ پھر بلال موذن صدیق اکبر رض کے پاس آنکے کہنے لگے یا ابوبکر حضرت دیر فرماہین اور وقت نماز پہنچ چکا فہل لک ان تؤم الناس قال نعم ان شئت کیا آپ امامت کروگے لوگون کی انہون نے کہا ہان اگر تم چاہتے ہو فاقام بلال الصلوٰۃ و تقدم ابوبکر للناس وکبر پس بلال نے اقامت نماز کہی اور ابوبکر صدیق لوگون کے آگے ہوے اور تکبیر تحریمہ باندہی فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فی الصفوف یشقہا شقا حتی قام فی الصف پس حضرت تشریف لائے مشی کرتے ہوے صفون مین اور جدا کرتے ہوے یہان تک کہ پہلی صف مین کھڑے رہے فاخذ الناس فی التصفیح قال سہل التصفیح ہو التصفیق پس لوگون نے دستک دینے شروع کی سہل نے کہا کہ تصفیح تصفیق ہی ہر دو ایک ہی معنے مین قال کان ابوبکر لا یلتفت فی صلوتہ سہل نے کہا تھا ابوبکر التفات نکرتے لوگون کی اس حال کے طرف اپنی نماز مین بسبب حضور کے جو خدا تعالی کے ساتھ رکھتے تھے فلما اکثر الناس التفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس جب لوگون نے دستک زنی زیادہ کی اپنے گوشہ چشم سے نظر کی دیکھا کہ پیغمبر خدا ہین فاشار الیہ یامرہ ان یصلی پس حضرت نے انکے طرف اشارہ کیا جس حال مین حکم کیا انکو کہ نماز پڑہین فرفع ابوبکر یدیہ فحمد اللہ پس ابوبکر نے اپنے ہر دو ہاتھ آسمان کے طرف اٹھاے اور شکر کیا اللہ تعالی کا اس نعمت پر جو حضرت نے اپنی امامت کی تجویز فرمائی ثم رجع القہقری حتی قام فی الصف وتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ابوبکر پیچھے ہٹے یہان تک کہ صف مین کھڑے رہے اسلئے کہ انہون نے ایسا سمجھا کہ یہہ حضرت کا ایجاب کے لئے نہین بلکہ تکریم کے لئے ہی دگرنہ مخالفت کنندے ہوے - اور حضرت اگے رہے فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یا ایہا الناس ما لکم حین نابکم شئ فی الصلوٰۃ اخذتم فی التصفیح انما التصفیح للنساء پس جب حضرت نماز سے فارغ ہوے لوگون کی طرف توجہ لائے - پھر فرمایا کہ لوگو کیا حال ہی تمہارا جو وقت کہ تمہارے لئے کوی چیز نماز مین حادث ہوتم نے دستک زنی آغاز کی سو اسکے نہین کہ دستک مارنی عورات کے لئے ہی من نابہ شئ

فِی صَلٰوتِہٖ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ جو شخص کہ حادث ہو اسکو نماز مین کوئی چیز تو چاہئے کہ کہے سبحان اللہ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا مَنَعَکَ
اَنْ تُصَلِّیَ لِلنَّاسِ حِیْنَ اَشَرْتُ اِلَیْکَ پھر صدیق اکبر کے طرف التفات کی پس فرمایا اے ابوبکر کیا چیز تجکو مانع ہوئی کہ تو نماز پڑہے لوگون کے لئے یعنے انہین ساتھ
لیکے نماز پڑہے جبکہ مین نے اشارہ کیا تیری طرف کہ تو امام رہے اور نماز پڑہے فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا کَانَ یَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ اَنْ یُّصَلِّیَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صدیق اکبر نے کہا نہین سزاوار ہی پسر ابی قحافہ کو کہ نماز پڑہے اور امام ہووے روبرو پیغمبر خدا کے - جانا چاہئے کہ ظاہر یہہ ہی کہ حضرت جو
لگے پڑہنے اور امام ہوے لوگ تکبیر تحریمہ سے اُنکا اقتدا کئے ہون - اور اسیطرح صدیق اکبر بھی تحریمہ سے مقتدی ہوے ہون - اس تقدیر مین ابوبکر صدیق اپنے تئون کا اضافہ
اثنائے نماز مین ہوگا تا مطابق ترجمہ کے پڑہے اور اسپر دلیل ہوسکے فقد بر - اور احتمال ہی کہ خلیفہ لینے کے قبیل سے ہوگا - اور ظاہر قول سے کبر فجاء رسول اللہ
سے یہہ ہی کہ صدیق اکبر نے ایک رکعت تمام نکی تھی اور حضرت اسی حال تحریمہ مین پہنچے - پس امامت حضرت کی قبیل سے خلیفہ لینے کے ہو - **باب** اَلْحَصْرُ فِی الصَّلٰوۃِ
حصر بفتح خا مہملہ و سکون صاد مہملہ اور آخر مین را، چند معنون پر آیا ہی ایک خاصرہ سے کہ وہ رکھنا ہاتھ کا ہی خاصرہ پر خاصرہ تہیگاہ و کمر کو کہتے ہین دوسری مخصرہ سے
معنے مین عصا کے ہی یعنے ہاتھ مین عصا لینا اور اسپر تکیہ کرنا نماز مین تیسری معنے مین اختصار کرنے قرأت کے ہی نماز مین تا ادا ارکان مین تخفیف ہو - ہر دو حدیث جو اسباب
مین مذکور ہین - ان معنون سے احتمال رکھتے ہین لیکن پہلی معنی مشہور ہے - **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نُھِیَ عَنِ الْخَصْرِ فِی الصَّلٰوۃِ ابوہریرہ نے کہا کہ حصر منع کیا گیا ہی نماز مین وَقَالَ ھِشَامٌ اَبُوْ ھِلَالٍ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہشام ابوہلال سے وہ ابن سیرین سے وہ ابوہریرہ سے اسنے حضرت سے روایت کی اس طریق پر حدیث مرفوع ہوی **حدثنا**
عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ ھِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نُھِیَ اَنْ یُّصَلِّیَ مُخْتَصِرًا ابوہریرہ نے کہا منع کیا گیا ہی یہہ کہ نماز پڑہے ایک
مرد حسی حال مین کہ حصر کرنیوالا ہی **باب** یُفْکِرُ الرَّجُلُ الشَّیْءَ فِی الصَّلٰوۃِ باب اس بیان مین کہ روا ہی کہ مرد کسی چیز کی فکر کرے نماز مین وَقَالَ عُمَرُ رضہ
اِنِّیْ لَاُجَھِّزُ جَیْشِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ عمر فاروق نے کہا کہ مقرر مین تدبیر اور سامان کرتا ہون اپنے لشکر کا حالانکہ مین نماز مین ہون - یہہ بات قبیل سے تداخل
عبادت کے ہی - اسلئے کہ تدبیر لشکر جہاد کی ایک دوسری عبادت ہی **حدثنا** اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُ ھُوَ ابْنُ
سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ سَرِیْعًا
دَخَلَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ ثُمَّ خَرَجَ وَرَاٰی مَا فِیْ وُجُوْہِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَجُّبِھِمْ لِسُرْعَتِہٖ عقبہ بن حارث نے کہا کہ مین نے حضرت کے ساتھ نماز عصر پڑہی
پس جب سلام دیا کھڑے رہے جس حال مین کہ جلدی سے اپنے بعض بی بیون کے طرف تشریف لیگئے پھر جلد باہر نکلے اور لوگون کے منہ پر نظر کیا انکے تعجب کرنے پر حضرت سے جلد جانے
کے باب مین فَقَالَ ذَکَرْتُ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَکَرِھْتُ اَنْ یُّمْسِیَ اَوْ یَبِیْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ پس فرمایا کہ مین یاد کیا ایک
پارہ زر مین کو جو ہمارے پاس تھا حالانکہ مین نماز مین تھا - پس مین نے مکروہ رکھا یہہ کہ شب گذارے وہ نزدیک ہمارے پس مین نے حکم کیا کہ اسکو تقسیم کردین محتاجون مستحقون پر
ظاہر یہہ ہی کہ وہ نماز مغرب کی تھی یا عشا کی مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ وہ ہی کہ حضرت نے اس پارہ طلا کو اثنائے نماز مین یاد کیا اور اسکو گھر مین نہ رکھنے کی فکر
کی اور پھر نماز کا اعادہ نفرمایا - پس نماز مین فکر کا جواز معلوم ہوا **حدثنا** یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ عَنِ
الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُذِّنَ لِلصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ
التَّاْذِیْنَ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ اذان دی جاوے نماز کے لئے پیٹھ پھیرکے بھاگتا ہی شیطان اسکو آواز باؤلی ہی یہان تک نگٹ سنے آواز اذان کی
فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ اَقْبَلَ پس جبکہ موذن خاموش ہوتا ہی وہ آگے آتا ہی فَاِذَا ثُوِّبَ اَدْبَرَ فَاِذَا سَکَتَ اَقْبَلَ پھر جب اقامت نماز کی کہی جاتی
ہی پیچھے بھاگتا ہی پھر جب موذن خاموش ہوتا ہی وہ آگے آتا ہی فَلَا یَزَالُ بِالْمَرْءِ یَقُوْلُ لَہٗ اُذْکُرْ مَا لَمْ تَکُنْ تَذْکُرْ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی
پس ہمیشہ نماز پڑہنے والے آدمی کو کہتا ہی کہ یاد کر اس چیز کو یاد نہین کی گئی تھی یہان تک آدمی کو خبر نہین رہتی کہ کتنی رکعتین نماز پڑہی قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ قَاعِدٌ ابوسلمہ نے کہا جسوقت تمہارے سے کوی یہہ کرے یعنے پھر دو کرے

جو یاد کی جاوے
جو یاد نہین کرتا ہے

کہ تین

الجزء الخامس

کہ تین رکعت پر تما ہی یا چہار رکعت۔ اس صورت مین حکم تشہد کے لئے ہی کہ مدار اقل پر ہو۔ اور باوجود اسکے دو سجدے کرین از روے استحباب کے نہ وجوب کے راہ سے جس حال مین کہ تشہد کے لئے بیٹھا ہی۔ یہہ حکم حنفیہ کے کتب فقیہہ مین پایا نہین جاتا ہی وَسَمِعَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور سنا ہی اس حدیث کو ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ النَّاسُ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ سعید مقبری کہتا ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ ابو ہریرہ نے حضرت سے اکثر روایت کی ہی فَلَقِیْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ لَهُ اَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فِی الْعَتَمَةِ پس مین نے ایک مرد سے ملاقات کی اور پوچھا کہ آج کی شب حضرت نے نماز عشا مین کیا پڑہے فَقَالَ لَا اَدْرِیْ فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰی پس کہا کہ مین نہین جانتا ہون کہ کونسی سورت پڑہی پس مین نے کہا کیا تو نماز عشا مین حاضر نہین تھا۔ کہا ہان حاضر تھا قُلْتُ لٰكِنِّیْ اَنَا اَدْرِیْ قَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَسُوْرَةَ كَذَا ابو ہریرہ نے کہا لیکن مین جانتا ہون کہ فلان فلان سورت پڑہی مقصود ابو ہریرہ کا یہہ ہی کہ بہت سے روایتین جو میرے سے ہین اسکا سبب یہہ ہی کہ حفظ احوال و ضبط اقوال تمام کرتا ہون۔ اور دوسرے لوگون کا حال ویسا ہی جو مذکور ہوا۔ دلالت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس روے سے ہی کہ اس مرد کی نادانستگی باوجودیکہ نماز مین حاضر تھا بسبب خطرات کے نماز مین خاطر پریشان ہوگا جو قرأت کو یاد نہ رکھ سکا اور وہ جو کہتے ہین کہ ابو ہریرہ کا یاد رکھنا بھی از جملہ خطرات ہی اور ترجمہ کے حکم پر دال ہی جیسا کہ قسطلانی نے کہا اور اقتصار اسی وجہ پر کیا۔ اور کرمانی بھی اس احتمال کی تجویز کی ہی سو یہہ بعید ہے۔ اس لئے کہ تدبر قرآن مین اگرچہ نماز مین از جملہ حضور ہی قرآن کے یاد رکھنے کو فکر اور خطرات سے شمار نکیا جاویگا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب مَا جَآءَ فِی التَّهْوِ اِذَا قَامَ مِنْ رَكْعَتَیِ الْفَرِیْضَةِ

باب بیان مین اس چیز کے جو سہو کے حکم مین وارد ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ رح عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ عبد اللہ بن بحینہ نے کہا کہ حضرت نے ہم کو ساتھ لیکے نماز پڑہے دو رکعت بعض نمازون سے۔ ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ نماز ظہر کی تھی ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَجْلِسْ پھر کھڑے رہے تیسری رکعت کے لئے اور تشہد کے واسطے نہ بیٹھے اگرچہ لوگون نے سبحان اللہ بھی کہا جیسا کہ ابن خثیم نے روایت سے ضحاک کے اسنے عثمان سے اسنے اعرج سے لایا ہی۔ یہین سے ہی جو اہل مذہب نے کہا ہی کہ قیام کئے کے بعد تشہد کے لئے نہ بیٹھنے کہ واجب کے لئے فرض سے اعراض اور رجوع کرنا لازم آتا ہی اور اگر کوئے اور بیٹھے نماز باطل ہوتی ہی فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِیْمَهُ وَكَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ پھر کھڑے رہے لوگ آپ کے ساتھ جب چار رکعتین تمام کین ہم سلام کے منتظر تھے۔ سلام کے آگے تکبیر کہے پھر سجدے کئے دو سجدے جس حال مین کہ بیٹھے تھے پھر سلام دیا۔

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَیْنَةَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اثْنَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ لَمْ یَجْلِسْ بَیْنَهُمَا عبد اللہ نے کہا کہ مقرر اٹھے حضرت دو رکعت سے ظہر کے نہ بیٹھے درمیان دو رکعتون کے یعنے تشہد کے لئے نہ بیٹھے فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ پس جب اپنی نماز چہار رکعت کو تمام کیا سجدے کئے دو سجدے پھر سلام دیا بعد دو سجدون کے۔ ان ہر دو حدیث مین دو سجدے سہو کے بعد پھر تشہد پڑھکے سلام دینا مذکور نہین باب آیندہ مین اسکی تصریح کی ہی

باب اِذَا صَلّٰی خَمْسًا

باب اس بیان مین کہ جب مصلی پانچ رکعت پڑہے مثلاً ظہر کی نماز مین

حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهُ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ صَلَّیْتَ خَمْسًا حضرت ایکبار ظہر کے پانچ رکعت پڑہی پس آپ سے کہا گیا آیا زیادہ ہوئی ہی نماز حضرت نے فرمایا کس لئے ہی یہہ سوال تمہارا ایک شخص نے کہا کہ آپنے پانچ رکعت پڑہی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ پس حضرت دو سجدے کئے بعد سلام کے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ ایک سلام ہی جو پانچوین رکعت مین از روے سہو کے دیا۔ یہان معلوم ہوتا ہی کہ سہو کے واسطے جو لازم ہی ہی دو سجدے ہین دوسرا سلام ضرور نہین۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ حدیث باب سابق کے ہر دو حدیث کی معارض نہین ہر دو صورت روا ہین اور کلام افضلیت مین باقی ہی کذا قال الکرمانی۔ اور وہ جو امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر پانچ پڑہی ہی۔ اور ایک رکعت اس سے ضم کرے کہ نماز ایک رکعت تو مشروع نہوئی۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہہ بات دوسری حدیث سے معلوم کی ہو۔ اور وہ جو اس حدیث

سے معلوم ہوا کہ جب اثنائے نماز مین سہو پر واقف ہو وے اور تکلم بھی درمیان آیا پھر تین رکعت کا منانا اس صورت مین روا نرکھا - اور ضم اس صورت مین کہتے ہین کہ مصلی کو اثنائے نماز مین ہی پانچوین رکعت کے رکوع کے بعد یاد آوے واللہ اعلم **باب** اذا سلم فی رکعتین او فی ثلث وسجد سجدتین مثل سجود الصلوٰۃ او اطول **باب** اس بیان مین کہ جسوقت کہ سلام دیا دو رکعت مین یا تین رکعت مین پھر دو سجدے کئے مانند سجود نماز کے یا اس سے دراز تر کیا کیا ہی **حد ثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ عن سعد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر او العصر فسلم ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت ہمارے ساتھ نماز پڑہے ظہر یا عصر کی یہہ شک راوی کا ہی پس سلام دیا دو رکعت مین فقال لہ ذو الیدین الصلوٰۃ یا رسول اللہ انقصت پس ایک صحابی کہ جسکا نام ذوالیدین ہی حضرت سے کہا یا رسول اللہ آیا نماز کم ہوئی حکم سے شارع کے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ احق ما یقول پس حضرت نے اپنے یارون کو فرمایا جو ابوبکر صدیق اور عمر فاروق ان مین حاضر سے آیا سچ ہی یہہ بات جو ذوالیدین کہتا ہی کہ نماز مین کمی ہوئی قالوا نعم فصلی رکعتین اخریین ثم سجد سجدتین حاضرون نے کہا ہان کمی آئی پس حضرت نے اور دو رکعت پڑہے - پھر سہو کے دو سجدے کئے اس حدیث کی شرح گذری ہی قال سعد رایت عروۃ بن زبیر صلی من المغرب رکعتین فسلم وتکلم ثم صلی ما بقی وسجد سجدتین وقال ہکذا فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن ابراہیم جو راوی حدیث کا ہی کہا کہ مین نے عروہ کو دیکہا کہ نماز پڑہی مغرب کی دو رکعت پس سلام دیا اور بات کی پھر جو نماز سے باقی رہی پڑہی اور دو سجدے کئے - اور عروہ نے کہا ایسا ہی کیا ہی پیغمبر خدا نے **باب** من لم یتشہد فی سجدتی السہو **باب** حکم مین اس شخص کے جو سہو کے دو سجدون کے بعد تشہد نہ پڑہا وسلم انس والحسن ولم یتشہد اور انس بن مالک وحسن بصری نے سلام دیا اور تشہد نہ پڑہے وقال قتادۃ لا یتشہد اور قتادہ جو انس بن مالک اور حسن بصری سے راوی ہی کہا کہ تشہد نہ پڑہے **حد ثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک بن انس عن ایوب ابن ابی تمیمۃ السختیانی عن محمد بن سیرین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف من اثنتین فقال لہ ذو الیدین اقصرت الصلوٰۃ ام نسیت یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق ذو الیدین فقال الناس نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی اثنتین اخریین ثم سلم کبر فسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع اس مضمون کی حدیث مع ترجمہ قریب گذری ہی **حد ثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن سلمۃ بن علقمۃ قال قلت لمحمد فی سجدتی السہو تشہد قال لیس فی حدیث ابی ہریرۃ سلمہ نے کہا کہ مین نے محمد بن سیرین کو کہا کہ دو سجدہ سہو کے تشہد ہی یا نہ کہا نہین ہے ابوہریرہ کی روایت مین - ابن سیرین نے جو ابوہریرہ سے آپ روایت کی ہی اس سے جزمی ہی اور باب سابق مین ایک روایت جو عبداللہ بن مسعود سے لایا ہی اسنے بھی روایت نہ کی ہی دوسری تشہد کے وجوب یا استحباب پر بعد سجود سہو کے بعد شیخ المحدثین شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ شرح مشکوۃ عربی مین لایا ہی کہ سجود سہو کے بعد تشہد پڑہنے کے باب مین ائمہ نے اختلاف کیا ہی امام ابوحنیفہ واحمد اور بعض مالکیہ اور بعض شافعیہ اسکے قائل ہین حنفیہ نے اس حدیث کو تمسک کیا ہی جو ابوداؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے روایت کی ہین - قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت فی صلوٰتک فشککت فی ثلاث او اربع واکثر ظنک علی اربع تشہدت ثم سجدت سجدتین وانت جالس قبل ان تسلم ثم تشہدت ایضا ثم تسلم ذکرہ الشمنی اور فتح الباری مین کہا ورواہ البیہقی عن المغیرۃ ایضا واسنادہما ضعیف ومع ذلک لا طریق تبلغ درجۃ الحسن وقال انہ عند ابن ابی شیبہ عن ابن مسعود بلفظ درجۃ الصحۃ انتہی - اور قول شافعی سے صحیح تر یہہ ہی کہ تشہد کے بعد سجدہ سہو کے غیر مسنون ہی - اور بعض شافعیہ کہتے ہین کہ مسنون ہی - اور بعض کہتے ہین کہ انکے قول قدیم مین آیا ہی - حافظ شیخ ابن حجر نے لا یتشہد مین حرف نفی کی زیادتی پر حمل کیا ہی جو قتادہ کے قول مین آیا ہی - اس جہت سے کہ عبدالرزاق نے معمر سے اور اسنے قتادہ سے جو روایت کی اسمین حرف لا نہین بلکہ یتشہد واقع ہوا ہی - اور شارح عینی نے شیخ ابن حجر پر مواخذہ کیا کہ روایت عبدالرزاق کی تقدیر صحت مین کہہ سکتے ہین کہ قتادہ سے ہر دو روایت مین اور یہہ بھی کہتا ہی کہ جب کہا جاوے کہ حرف نفی زیادہ ہی اس روایت مین جو بخاری نے نقل کی ہی - تو قایل کو یہہ بھی پہنچتا ہی کہ کہے اسکے قول مین جو یتشہد ہے حرف نفی قلم ناسخ سے پڑا ہو - ہم کہتے ہین کہ ہر دو روایت کی تقدیر صحت مین علماء اصول کے پاس مقرر ہی کہ مثبت راجح ہی منفی پر - پس عمل مثبت پر

سجدہ سہو کے بعد تشہد کے باب مین اختلاف

کیا چاہیے

کیا جانے - اور وہ جو انس بن مالک و حسن بصری سے منقول ہی وہ بھی طریق نفی پر محمول ہی - اور احتمال سہو تو سبح کا کلام ثقہ مین بعید ہی - اور زیادتی حرف لاکی بھی بعید نہین اکثر کلام الٰہی جل شانہ مین وارد ہی جیسے لا اقسم اور سوا اسکے ان تقدیر لاکی گنجایش ہی جیسے لا یطیقونہ **باب** مَنْ یُکَبِّرُ فِی سَجْدَتَیِ السَّہْوِ باب بیان مین اس شخص کے جو سہو کے ہر دو سجود مین تکبیر کہے **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَکْثَرُ ظَنِّیْ اَنَّہُ الْعَصْرُ رَکْعَتَیْنِ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے دو نماز ظہر یا عصر سے ایک پڑہے محمد بن سیرین نے کہا کہ میرا اکثر گمان یہہ ہی کہ وہ نماز عصر تھی سو دو رکعت پڑہے ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلٰی خَشَبَۃٍ فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ پھر سلام دیا پھر کھڑے رہے تکیہ کرکے چوب طرف جو قبلہ مسجد کے جانب مین تھی فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلَیْہَا اور رکھا اپنا مبارک ہاتھ اس لکڑی پر وَفِیْہِمْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَہَابَا اَنْ یَتَکَلَّمَا اور درمیان ان جماعت کے ابوبکر اور عمر مقرب ترین صحابہ کے تھے سو ہیبت حضرت کی تعظیم و احترام غالب ہوا کہ انہون نے حضرت کو اس سے خبر دی جو موہم اعتراض کا ہوتا ہی وَخَرَجَ سَرْعَانُ الْقَوْمِ اور جلد باز لوگ مسجد سے باہر آئے - سرعان سین وراء دلین سے دونون حروف مہملہ مفتوحہ ہین انکو کہتے ہین کہ کسی کام مین اقدام اور جلدی کرین فَقَالُوْا اَقَصُرَتِ الصَّلٰوۃُ پس لوگون نے باہم دیگر کہا کہ آیا کوتاہ ہوی نماز وَرَجُلٌ یَدْعُوْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ اَنَسِیْتَ اَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ قَالَ بَلٰی قَدْ نَسِیْتَ اور ایک مرد کہ حضرت جسکو ذوالیدین پکارتے تھے سو کہا آیا آپنے فراموش کیا یا کم ہوی نماز حضرت نے فرمایا کہ نہ فراموش کیا نہ کم ہوی اپنے یاد مین - پس ذوالیدین نے کہا کہ تحقیق آپ فراموش کیے - یہہ حدیث مختلف طریقون سے آئی ہی - بعض روایات مین واقع ہوا کہ حضرت فرمایا کل ذلک لم یکن ذوالیدین نے کہا بعض ذلک قد کان اور اس حدیث مین بطریق تعین کے کہا کہ نسیان ہوا ہی - اور وجہ اس تعین کی یہہ ہو سکے کہ نسیان کا جواز صحابہ کے پاس مقرر تھا جیسا کہ فرمایا ہے انما انسی اور اگر وحی نماز کے کمی سے آئی ہوتی لم تقصر نفرماتے - پس یہی شق نسیان پر حمل کیا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَہٗ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِہٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَہٗ وَکَبَّرَ اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا** قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ الْاَسَدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قسطلانی کہتا ہی کہ صواب باسقاط لفظ بنی ہی - اسلئے کہ جد عبداللہ بن بحینہ کا حلیف عبدالمطلب کا تھا یعنے عہد و پیمان باندہا تھا نہ انکی اولاد آنہتی پوشیدہ نرہے کہ جب عبداللہ حلیف عبدالمطلب کا ہوا باعتبار سبات کے کہ جد اسکا حلیف عبدالمطلب کا تھا یہہ حلف باقی تھی سو کہہ سکتے ہین کہ عبداللہ حلیف ابناے عبدالمطلب کا ہی ع خطاے بزرگان گرفتن خطاست اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ وَعَلَیْہِ جُلُوْسٌ مقرر حضرت کھڑے رہے تیسری رکعت کے لئے نماز ظہر مین حالانکہ آپ پر قعدہ اور تشہد باقی تھا - اور وہ مقتدی اسے فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَہٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ سَجْدَۃٍ پس جب اپنی نماز کو تمام کیا دو سجدے کئے اور ہر سجدے مین تکبیر کہتے تھے وَہُوَ جَالِسٌ حالانکہ حضرت بیٹھے تھے قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ اگے سلام دینے کے وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَہٗ مَکَانَ مَا نَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ اور لوگ بھی وے ہر دو سجدے بجالا آپکے ساتھ اس چیز کی جاے پر جو حضرت نے فراموش کی تھی قعدے سے - اور فراموشی قعدے کی تشہد کی فراموشی کو مستلزم ہی - پر تعرض اسکے ساتھ نہ کیا کہ واجب ہی قعدہ اولی ہی اور تشہد اسمین سنت ہی - اور سجدۂ سہو ترک واجب پر ہوتا ہے تَابَعَہُ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ فِی التَّکْبِیْرِ متابعت کی ہی لیث کی ابن جریج نے ابن شہاب زہری سے سجدۂ سہو مین تکبیر کہنے پر **باب** اِذَا لَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَہُوَ جَالِسٌ باب اس بیان مین کہ جب نمازی نے مصلی کہ کتنی رکعتین پڑہی تین یا چار تو دو سجدے کرے جس حال مین کہ وہ بیٹھا ہی **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ اِبْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الدَّسْتُوَائِیُّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ اَدْبَرَ الشَّیْطَانُ لَہٗ ضُرَاطٌ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ الْاَذَانَ فَاِذَا قُضِیَ الْاَذَانُ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِہَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِیَ التَّثْوِیْبُ اَقْبَلَ حَتّٰی یَخْطِرَ بَیْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِہٖ یَقُوْلُ اُذْکُرْ کَذَا وَکَذَا مَا لَمْ یَکُنْ یَذْکُرُ حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ اِنْ یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُکُمْ کَمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَہُوَ جَالِسٌ ترجمہ گذرا **باب** السَّہْوِ فِی الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ باب اس بیان مین کہ سہو فرض و نفل مین یکسان ہی یا کچھ تفاوت

رکھتا ہی

رکھتا ہی حکم مین دو سجدا ابن عباس سجدتین بعد وترہ اور سجدہ کیا ابن عباس نے دو سجدے سہو کے وتر کے بعد انکے پاس وتر سنت ہی **حدثنا** عبد اللہ
بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان احدکم اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وہو
جالس جانے کہ مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ نفل مین سجدۂ سہو واجب نہین جیسا کہ فرض مین اور مقرر ہی کہ نماز شروع کرنیکے بعد واجب ہوتی ہی پس اسکا تدارک مسجدۂ سہو سے
لازم ہوگا ابن سیرین اور قتادہ سے نقل کرتے ہین کہ وے نوافل مین سجدۂ سہو کے قایل نہین ہین گویا سیاق حدیث سابق کو جو مذکور ہوئی کہ اذا نودی للصلوٰۃ
الحدیث فرض کے ساتھہ خاص کرتے ہین - لاکن یہہ حدیث اور دوسری حدیثین جو فرمائے ان احدکم اذا قام یصلی عام ہی نوافل کو بھی شامل ہی **باب**
اذا کلم وہو یصلی فاشار بیدہ واستمع باب اس بیان مین کہ جب بات کی جاوے کسی کے ساتھہ حالانکہ وہ نماز پڑہتا ہو - پس اسکے جواب مین اپنے
ہاتھہ سے اشارہ کیا اور سنا تو نماز اس اشارے اور بات سے باطل نہین ہوتی ہی - **حدثنا** یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال اخبرنی
عمرو وعن بکیر عن کریب ان ابن عباس والمسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن ازہر ارسلوہ الی عایشۃ فقالوا اقرأ علیہا
السلام منا جمیعا وسلہا عن الرکعتین بعد صلوۃ العصر کریب سے مروی ہی کہ ابن عباس اور مسور اور عبد الرحمن نے اسکو بی بی عایشہ کطرف
بھیجا پس کہا کہ ہمارے طرف سے بی بی پر سلام بھیجا - اور انسے سوال کر عصر کے بعد دو رکعت سے وقل لہا انا اخبرنا انک تصلیہما وقد بلغنا ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہما اور بی بی عایشہ سے بول کہ بتحقیق ہم خبر دئے گئے ہین کہ تم عصر کے بعد یہہ دو رکعت پڑہتے ہو - مقرر ہم کو پہنچا ہی کہ حضرت
نے عصر کے بعد ان دو رکعتون سے منع فرمایا ہی قال ابن عباس وکنت اضرب الناس مع عمر بن الخطاب ابن عباس نے کہا کہ مین عمر بن الخطاب کے
ساتھہ لوگون کو ان دو رکعت کے پڑہنے سے دفع کرتا تھا قال کریب فدخلت علی عایشۃ فبلغتہا ما ارسلونی بہ فقالت سل ام سلمۃ فخرجت الیہم فاخبرتہم بقولہا پر بی بی عایشہ نے کہا کہ ام سلمہ
سے پوچھہ پس نکلا طرف ابن عباس وغیرہم رضی اللہ عنہم کے اور خبر دی انکو قول سے فردونی الی ام سلمۃ بمثل ما ارسلونی بہ الی عایشۃ
پھر انہون نے مجھکو بھیجا طرف ام سلمہ کے اس سوال کے مانند جو اسکے ساتھہ بی بی عایشہ کطرف بھیجا تھا فقالت ام سلمۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رأیتہ یصلیہما حین صلی العصر ثم دخل علی پس بی بی ام سلمہ نے کہا کہ حضرت اس نماز سے منع فرماتے تھے پھر مین نے آپکو
دیکھا کہ وہ دو رکعت پڑہتے تھے جبوقت کہ عصر پڑہتے تھے - پھر حضرت میرے پاس تشریف لائے اور نماز شروع کی وعندی نسوۃ من بنی حرام من الانصار
فارسلت الیہ الجاریۃ اور میرے پاس عورتین تھین قبیلہ بنی حرام سے جو انصار سے ہی پس مین نے حضرت کطرف ایک لڑکی کو بھیجا فقلت قومی بجنبہ
فقولی لہ تقول لک ام سلمۃ یا رسول اللہ سمعتک تنہی عن ہاتین وارالک تصلیہما پس مین نے اس لڑکی سے کہا کہ تو حضرت کے
بازو کہڑی رہ اور عرض کر کہ ام سلمہ کہتی ہی یا رسول اللہ مین نے سنا ہی کہ آپ ان دو رکعتون سے منع کرتے ہو اور مین دیکھتی ہون کہ آپ پڑہتے ہو - فان اشار
بیدہ فاستاخری عنہ پس اگر حضرت اپنے مبارک ہاتھہ سے اشارہ کرین تو آپ سے واپس ہو جا ففعلت الجاریۃ فاشار بیدہ فاستاخرت
عنہ پس لڑکی بولی ویسا ہی جو مین نے کہا تھا پس حضرت نے اپنے دست شریف سے اشارہ کیا اور وہ دختر آپ سے واپس ہوئی - مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ ہی حرف
ہی فلما انصرف قال یا ابنۃ ابی امیۃ سألت عن الرکعتین بعد العصر وانہ اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی عن
الرکعتین اللتین بعد الظہر فہما ہاتان پس جب حضرت سے دو رکعتین ادا کرکے پھرے اور میرے پاس تشریف لائے فرمایا ای بیٹی ابو امیہ کی یہہ نام
ام سلمہ کے باپ کا ہی تو نے عصر کے بعد دو رکعت سے سوال کیا سو مقرر آئے تھے میرے پاس لوگ قبیلہ عبد القیس سے پس مجھکو باز رکھا ان دو رکعت کے پڑہنے سے جو
ظہر کے بعد ہین - پس یہہ دو رکعت وہی ہین - صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ حضرت ہمیشہ عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے یہہ آپکے خصایص سے ہی آپکے غیر کے حق مین
مکروہ ہی انتہی قال شیخنا الاجل فی شرحہ جامع الاصول مین بخاری ومسلم وابوداؤد ونسائی نے بی بی عایشہ سے لائے ہین کہ کہا وو نماز میرے

الجزء الخامس

حضرت انکو ترک نہین کرتے تھے ظاہر و باطن اور سفر و حضر مین دو رکعت آگے صبح کے اور دو رکعت بعد عصر کے انکو پڑہا کرتے یہان تک کہ ملاقی ہوے اپنے پروردگار سے اور اسباب مین طرق متعددہ آئی ہین صراحۃً اسپر کہ وے راتبۂ عصر سے ہین - اور اسکی شرح مین کہا کہ وہ حضرت کے خصائص سے تھین - چنانچہ کہتا ہی کہ ابوداؤد کی روایت مین آیا ہی کہ حضرت عصر کے بعد دو رکعت پڑہتے اور اس سے منع فرماتے - اور روزہ وصال رکہتے اور اس سے نہی کرتے - لیکن دوسری حدیث ابوداؤد سے جو جامع الاصول مین لایا ہی کہ لوگون نے ابن عمر سے مغرب کے آگے دو رکعت کے باب مین سوال کیا - کہا کہ مین حضرت کے زمانہ مبارک مین کسی کو نہ دیکہا کہ وہ پڑہا ہو - اور رخصت دی حضرت نے عصر کے بعد دو رکعت کی - یہ منافی ہی اسکو کہ وہ حضرت کے خصائص سے ہو اور اس سے نہی کرین - اور اس حدیث مذکور سے جو اسباب مین آئی معلوم ہوا کہ بی بی عایشہ یہہ دو رکعت پڑہتی تھین اور باوجود اسکے جب صحابہ نے اسسے پوچہا جواب ندیا اور اسکا حوالہ ام سلمہ پر کیا اور انہون نے کہا وہ جو جانتی تھین گویا بی بی عایشہ لوگون کے خلاف سے راضی نہوئین کہ یہہ عمل ظاہر کرے اور گفتگو مین آوے جیسا کہ امام احمد سے روایت آئی ہی کہ وہ یہہ دو رکعت گہر مین پڑہتے تھے - جب لوگون نے پوچہا کہ کس لئے پوشیدہ پڑہتے ہو - کہا لوگون کے خلاف کے سبب

باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ

باب بیان مین اشارہ جایز ہونیکے نماز مین

قالہ کریب عن ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا ہی اس حکم کو کریب نے ام سلمہ سے اور وہ پیغمبر خدا سے

حدثنا

قتیبۃ بن سعید قال حدثنا یعقوب بن عبد الرحمن عن ابی حازم عن سہل بن سعد الساعدی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغہ ان بنی عمرو بن عوف کان بینہم شیء فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس معہ فحبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحانت الصلوٰۃ فجاء بلال الی ابی بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد حبس وقد حانت الصلوٰۃ فہل لک ان تؤم الناس قال نعم ان شئت فاقام بلال وتقدم ابوبکر فکبر للناس وجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فی الصفوف حتی قام فی الصف فاخذ الناس فی التصفیق وکان ابوبکر لا یلتفت فی صلوتہ فلما اکثر الناس التفت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشار الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرہ ان یصلی فرفع ابوبکر یدیہ فحمد اللہ ورجع القہقری وراءہ حتی قام فی الصف فتقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی للناس فلما فرغ اقبل علی الناس فقال یا ایہا الناس ما لکم حین نابکم شیء فی الصلوٰۃ اخذتم فی التصفیق انما التصفیق للنساء من نابہ شیء فی صلوتہ فلیقل سبحان اللہ فانہ لا یسمعہ احد حین یقول سبحان اللہ الا التفت یا ابابکر ما منعک ان تصلی للناس حین اشرت الیک فقال ابوبکر ما کان ینبغی لابن ابی قحافۃ ان یصلی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ حدیث بعینہ تمام و کمال باترجمہ اوراق سابقہ باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ مین گذری تطبیق حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ یہی ہی جو اشارہ کیا صدیق اکبر کو - پوشیدہ نرہے کہ یہہ بات اسپر موقوف ہی کہ حضرت نماز ابوبکر مین داخل ہون اور نیت اقتدا کی کی ہون - اور جب حضرت آگے تر ہے امام ہونے چاہئے کہ بنا اگلی تحریمہ پر کی ہو تو اشارہ اثنائے نماز مین لازم آوے - اور اسیطرح استدلال رفع یدین کا نماز مین اسوقت تمام ہوگا کہ ابوبکر نے اگلی تحریمہ کے اقتدا پر کی ہو جیسا کہ ایک اشارہ باب سابق مین اس معنے کے طرف گذرا ہی واللہ اعلم

حدثنا

یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال حدثنا الثوری عن ہشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت دخلت علی عایشۃ وہی تصلی قائمۃ والناس قیام فقلت ما شان الناس فاشارت برأسہا الی السماء اسماء بنت ابی بکر نے کہا کہ مین بی بی عایشہ کے پاس آئی حالانکہ وہ کہڑے رہ کے نماز پڑہتی تھین پس مین نے کہا کہ لوگون کا کیا حال ہی کہ کس لئے نماز پڑہتے ہین پس آسمان کے طرف اشارہ کیا جو وقت خسوف آفتاب کا تھا فقلت آیۃ فقالت برأسہا ای نعم پس مین نے کہا کہ آیا یہہ خسوف ایک علامت ہی پس سر سے اشارہ کیا ہان ایک نشان ہی - یہہ حدیث بتمامہ باب خسوف مین گذری

حدثنا

اسمٰعیل قال حدثنا مالک عن ہشام عن ابیہ عن عایشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو شاک فصلی جالسا بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہی اپنے گہر مین حالانکہ درد ناک تھے نماز پڑہی جس حال مین کہ بیٹہے وصلی ورآءہ قوم قیاما فاشار الیہم ان اجلسوا اور نماز پڑہے قوم پیچھے حضرت کے جس حال مین کہ کہڑے ہین پس انکے طرف اشارہ کیا کہ بیٹہو فلما انصرف قال جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ فاذا رکع فارکعوا واذا رفع فارفعوا واذا صلی قاعدا فصلوا قعودا اجمعون فرمایا کہ مقرر ہی کیا ہی امام مگر یہ کہ اسکے ساتھہ ہو اقتدا کیجاوے پیا مقصود مین فلا تختلفوا کہ نہ کرو مخالفت اوقتدا کیجاوے پیا مقصود مین فاذا رکع فارکعوا اذا رفع فارفعوا پس جس وقت کہ وہ رکوع کرے تم بہی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹہاوے تم بہی سر اٹہاؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الجنائز

باب ماجاء فی الجنائز باب بیان مین ان چیزون کے جو احکام جنائز مین آئی ہین۔ جنائز جمع جنازہ کا ہی جیم کے فتح اور کسرے مردہ کا نام ہی۔ اور بالکسر اس نعش کو کہتے ہین جو واسطے میت کے ہو۔ اور بعضے اسکے بالعکس کہتے ہین **وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ** اور جو شخص کہ اسکا آخر کلام یہ کلمہ طیبہ تمام ہو وہ داخل بہشت ہوگا **وَقَالَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَلَيْسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ** اور وہب بن منبہ سے کہا گیا کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو کنجی بہشت کی نہین **وَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ** کہا ہان نہین ہی کوئی کوئی کنجی کہ دروازہ کھولے مگر یہہ کہ اسکو دانت ہون۔ اور دانت اس کنجی کے وے اعمال ہین جو موافق قواعد شرعیہ کے ہون چونکہ اسلام کی اسپر ہی **فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ** پس اگر تو ایسی کنجی لاوے کہ جسکو دانت ہون دروازہ تیرے لئے کھلیگا والا نہ کھلیگا۔ اور یہہ مبنی غالب احوال پر ہی ورنہ حق یہہ ہی کہ اگر حق سبحانہ وتعالیٰ چاہے اہل کبائر کو بھی بلا توقف بہشت مین لاوے

حدثنا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ابوذر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک آنیوالا میرے پاس آیا اللہ تعالیٰ کے طرف سے پس مجھکو خبر دی یا کہا بشارت دی کہ مقرر جو شخص کہ مواہیری امت سے جس حال مین کہ شریک نہ کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو وہ داخل جنت ہوگا **فَقُلْتُ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ** ابوذر کہتے ہین کہ مین نے کہا اگرچہ وہ شخص زنا کرے اور چوری کرے۔ فرمایا اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے وہ بہشت مین آئیگا یعنے مستحق دخول جنت کا ہوتا ہی اور اگر تائب ہووے اور رد مظالم کرے بے توقف داخل جنت ہوگا ورنہ عذاب پانے کے بعد گناہون سے اسی دوگناہ پر جو اکتفا کیا گیا اسکی وجہ یہہ ہی زنا حق تعالیٰ کا گناہ ہی اور چوری بندہ کا گناہ ہی۔ پس تمام حقوق ادا کرنیکے گناہون کا ذکر کرنے کی حاجت نہ ہی

حدثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

باب الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ باب بیان مین ان امور کے جو جنازے کے پیچھے جانے مین آئے ہین۔

حدثنا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ براء بن عازب نے کہا کہ حضرت نے ہم کو سات چیز کا حکم کیا اور سات چیز سے منع فرمایا۔ حکم کیا جنازے کے ساتھ جانے اور بیمار پرسی کرنے اور دعوت قبول کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے۔ اور اس چیز کے بجالانے کا جو قسم کھایا ہو۔ یا اس کام کے کرنے جو دوسرے نے قسم دی ہو یا تصدیق اس شخص کی جو قسم کھائی ہو اور سلام کرنا اور چھینکنے والے کا جواب دینا یعنے اگر وہ الحمد للہ کہے اسکے جواب مین یرحمکم اللہ کہنا اور سب طاعات پر استقامت کرنی۔ یہہ حکم شامل ہی واجب اور مندوب کو **وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ** اور ہم کو منع فرمایا برتنون چاندی کے استعمال سے پس یہہ نہی بطریق اولی منع ہوگا کسیلئے کہ علت ممانعت کی اسراف ہی۔ اور سونے کی انگوٹھی کے پہننے سے یہہ ہر دو حرام ہین۔ اور پہننے سے حریر اور دیبا اور قسی و استبرق کے۔ جاننے کہ حریر عام ہی اور ان تینون کو بھی شامل ہی۔ کسی کہ دیبا ایک نوع ہی حریر سے اور استبرق ایک نوع ہی دیبا سے اور قسی وہ ہی جو ریشمی تارون کو آمیز کرکے بناتے ہین مصر یا شام مین اور بعضون نے کہا کہ وہ قز کے قسم سے ہی روئی یا ریشم ہی۔ اس روایت مین ساتون چیز مذکور نہین وہ یک ریشمی چیز ہی جو زین پر بچھاکے اسپر بیٹھتے ہین سو وہ بھی منع ہی چنانچہ

الجزء الخامس

اسکا ذکر کتاب الاشربہ واللباس میں ایا ہی **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ اسکا ترجمہ اوپر کی حدیث میں گذرا تابعہ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ متابعت کی ہی محمد کی عبدالرزاق نے معمر کی روایت میں وَرَوَاهُ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ اور بھی روایت کی ہی اس حدیث کی سلامہ بن روح بن خالد نے عقیل سے جو اسکا چچا ہی **باب** الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ باب بیان میں مردے پر آنا مستحب ہی بعد موت کہ اسکو کفن میں لادین **حدثنا** بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى

لہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بی بی حبیبہ بنت خارجہ کی بہن ہی ابوبکر نے انکے ساتھ نکاح کیا تھا جب سے یہ ساتھ رہتے تھے

اسنے اپنی سکونت کی جگہ سے کہ جسکا نام سنح ہی بضم سین مہملہ وسکون نون وحاء مہملہ جو ایک جگہ ہی عوالی مدینہ میں۔ یہانتک کہ گھوڑے سے اترے اور مسجد نبوی میں اسے اور لوگوں سے بات نکی یہانتک کہ بی بی عایشہ کے پاس انے جو حضرت کا انکے حجرے میں وفات ہوا تھا پس حضرت کی دریافت کا قصد کیا تو آپ چادر حبرہ میں جو کتان سے ہوتی ہی پوشیدہ تھے۔ پس اپکے چہرہ مبارک سے چادر اٹھائی پھر آپ پر گرے پس اپکے ہر دو چشم مبارک کے درمیان بوسہ دیا۔ آپ کی کمال محبت سے اور آپ کی متابعت کی جو حضرت عثمان بن مظعون کے بعد ایسا کیا تھا فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ پھر کہنے لگے میرا باپ آپ پر فدا ہو یا نبی اللہ کے خدا یتعالی آپ پر دو موت کو جمع نکریگا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا لاکن جو موت کہ اللہ نے آپ پر تقدیر کی سو آپ نے اسکو پالی۔ یہاں اس لئے کہا کہ حضرت کے وفات کے بعد بعضے صحابہ کو کمال محبت سے ایسی بیخودی اور ربودگی ہوگئی تھی کہ کہتے تھے حضرت نے رحلت نہ کی بلکہ یہ حالت غشی واقع ہوئی ہی اور بعض کہتے تھے کہ حضرت دوسری بار دنیا میں مبعوث ہونگے جب ایسا ہو پھر دوسری موت پائینگے قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنه أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ اجْلِسْ فَأَبَى فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رضي الله عنه فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ ابو سلمہ نے کہا کہ ابن عباس نے مجھ کو خبر دی کہ ابوبکر بی بی عایشہ کے گھر سے نکلے اور عمر لوگوں سے بات کرتے تھے پس عمر سے ابوبکر نے کہا کہ بیٹھو ابوبکر نے اباکیا نہ بیٹھا پھر کہا کہ بیٹھو تب بھی اباکیا۔ جب ابوبکر نے حضرت کی وفات سے لوگوں میں ایک دہشت اور تذبذب دیکھا پس خطبہ پڑہا پس لوگوں نے عمر کو چھوڑ دیا اور ابوبکر کے طرف میل کیا۔ پس ابوبکر نے خطبہ میں بعد حمد وصلوۃ کے کہا کہ ای مسلمانو تمہارے جو کوئی حضرت کی عبادت کرتا تھا تو بتحقیق حضرت نے رحلت کی۔ اور جو شخص کہ اللہ کی عبادت کرتا تھا پس اللہ تعالی زندہ ہی کبھی اسکو موت نہیں اللہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہی۔ نہیں ہی محمد مگر رسول ہی اللہ کا بتحقیق اسکے اگے گذرے کئے رسول یہہ آیت شاکرین تک پڑہی فَوَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَهَا حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا ابن عباس کہتے ہیں کہ قسم ہے اللہ تعالی کی مقرر گویا لوگ نہیں جانتے تھے کہ یہ آیتیں شرف نزول پائیں ہیں یہانتک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پس انسے لیں نہیں سنا جاتا تھا کسی شخص مگر یہی آیتیں پڑہتا تھا۔ یہیں سے انکی متانت اور کمال تیقن واستقامت معلوم کرسکتے ہیں **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ يَا أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ

ابن شہاب نے کہا کہ ابن خارجہ بن زید نے مجھکو خبر دی کہ ام علا جو ایک عورت انصار سے تھی حضرت سے بیعت کی تھی اسنے خارجہ کو خبر دی کہ مقرر ایک جماعت مہاجرین کی انصار پر قسمت کی گئی ابتدے نزول مہاجرین کے مدینہ مطہرہ مین تا انصار انکو اپنے مکانات مین جگہہ دین اور اونکی مہمانی کرین - پس عثمان بن مظعون ہمارے حصہ مین آیا - پس ہمنے اسکو اپنے گھر مین اتارا - ۱۲ - وہ اس بیماری سے بیمار ہوا کہ جس بیماری مین رحلت کی - پس جب وفات پایا اور غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا اسکے پیرو ہی حضرت تشریف لائے - ام علا کہتی ہے کہ مین نے کہی اللہ کی رحمت ہو تجھپر ای ابا السائب جو کنیت عثمان بن مظعون کی ہی اور وہ قریشی تھا اور تیرہ شخص کے بعد ایمان سے مشرف ہوا - اور ہر دو ہجرت کی اور غزوہ بدر مین حاضر ہوا - اور وہ پہلا شخص ہے جو مہاجرین سے مدینہ طیبہ مین وفات پایا - پھر ام علا نے کہا کہ میری گواہی تجھ ثابت ہی کہ اللہ تعالی تجھے گرامی کیا ہی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ پس حضرت نے ام علا کو فرمایا کہ تو کیا جانتی ہی کہ خدا تعالی اسکو گرامی کیا - مین بولی کہ فدا ہو میرا باپ تجھپر یا رسول اللہ کہ پھر کسکو گرامی کریگا خدا تعالی یعنے جب ایسے مومن مطیع متعبد مخلص کو گرامی نکرے پھر کسکو گرامی کریگا فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ پس آپنے فرمایا لاکن عثمان پس تحقیق اسکو موت آئی قسم ہے خداوند تعالی کی ہر آئینہ مین امید رکھتا ہون اسکے باب مین خیر کی وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قسم ہے اللہ تعالی کی مین نہین جانتا ہون حالانکہ مین رسول اللہ تعالی کا ہون کہ کیا کیا جائیگا میرے ساتھہ - جانا چاہئے کہ حضرت کا یہہ فرمانا محض نظر کرتے اپنی عبودیت اور لاانتہای درگاہ عزت جل وعلا کے - اور دوسرون کی تنبیہ کے لئے ہی کہ فضیلت نکرین اور دایرہ عبودیت سے قدم نہ بڑہادین - وارد وحی متلو وغیر متلو سے جو حضرت کی فضیلت اور علو منزلت معلوم ہوئی تھی اس سے علم یقینی حاصل ہوا تھا کہ قیامت کے روز اکرم انبیا وہی ہین اور شافع ومشفع وہی - اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ تعالی نے قیامت کے روز حضرت کو جو عطیات وکرامات سے مخصوص کیا ہی ان سے اعلام واطلاع حاصل ہونیکے آگے یون فرمایا تھا - اور بعض روایات مین مَا يُفْعَلُ بِهِ آیا ہی اور ضمیر بہ کی عثمان بن مظعون کی طرف راجع ہی - پر فتح الباری مین اس روایت کی صحت مین سخن کیا ہی اور اگر صحت کو پہنچے جیسا کہ امام بخاری نے نافع بن یزید کی روایت سے عقیل سے اشارہ کیا ہی کہ لفظ أَوْ مَا يُفْعَلُ بِهِ آیا ہی - اور شعیب وعمرو بن دینار ومعمر کی متابعت سے اس روایت کی تقویت کی ہی وَاللّٰهِ أَعْلَمُ قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ ام علا کہتی ہے کہ قسم ہے اللہ کی مین کسی کا تزکیہ نہین کرتی ہون بعد اسکے جو حضرت سے یہہ بات سنی **حدثنا** سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مبتدا امام بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سعید بن عفیر نے لیث سے مانند حدیث مذکور کے قَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُقَيْلٍ مَا يُفْعَلُ بِهِ اور نافع بن یزید نے عقیل سے لایا ہی کہ لفظ مَا يُفْعَلُ بِهِ ہی اور ضمیر بہ کی راجع طرف عثمان کے ہی وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ اور متابعت کی ہی عقیل کی شعیب اور عمرو بن دینار اور معمر نے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ جابر نے کہا کہ جسوقت میرا باپ مارا گیا جنگ احد مین تو مین نے کپڑے کو اسکے منہہ سے اٹھایا جس حال مین کہ مین روتا تھا اور لوگ مجھ کو منع کرتے تھے کپڑا اٹھانے سے اور حضرت مجھ کو منع نہین کرتے تھے - پس میری پھپھی فاطمہ رونے لگی پس حضرت نے فرمایا کہ تو روئے یا نہ روئے ہمیشہ فرشتے اسپر اپنے پرون سے سایہ کرتے ہین یہان تک کہ اسکو تم اٹھاؤ اس سایہ سے جمع ہونا فرشتون کا روح کے لیجانے کے لئے اور اس چیز کی بشارت دینے کے لئے ہی جو اللہ تعالی نے اسکے واسطے اماذہ کی ہی - اور أَوْ لَا تَبْكِينَ مین لفظ او جو آیا ہی یہہ تخییر اور اباحت کے لئے ہی شک راوی کا نہین تابعہ ابن جریج قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا **باب** الرَّجُلُ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ باب اس بیان مین کہ مباح ہی کہ مرد ظاہر کرے موت کی خبر عزیزون کے لوگون پر اپنے طرف سے اگرچہ وہ رفیع الشان ہو - اس لئے کہ دین کے بہت سے احکام اسپر مترتب ہوتے ہین کہ لوگ جنازے پر حاضر ہون اور دعا واستغفار اور وصیت جاری کرین ہان شماتت کی راہ سے ممنوع ہی **حدثنا** إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى

الجزء الخامس

نصف بهم وبكرا ربعا ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ حضرت نے لوگون کو نجاشی کی موت سے خبر دی جو بادشاہ حبش کا تھا اور اسلام سے مشرف ہوا تھا جس روز کہ وہ ماہ رجب ہجرت سے نوین سال مین مرا اس حضرت مصلاے عید کیطرف تشریف لاے اور صحابہ صف باندہے اور چار تکبیرین کہے نماز جنازہ مین جنہون نے غایبانہ نماز جنازہ کی تجویز کی ہی وے اسی حدیث کو حجت پکڑتے ہین - لاکن یہہ بات حضرت کے لئے خاص ہونے اور درمیان کے پردے اٹھ جانیکا احتمال باقی ہی **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا ایوب عن حمید بن هلال عن انس بن مالك قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها عبد الله بن رواحة فاصيب وان عيني رسول الله صلی الله علیه وسلم لتذرفان ثم اخذها خالد بن ولید من غير امرة ففتح له انس بن مالک سے کہا کہ حضرت نے فرمایا زید جھنڈا لیا پس شہید ہوا پھر اسکو جعفر نے لیلیا وہ بھی شہید ہوا پھر عبد اللہ بن رواحہ لیا وہ بھی شہید ہوا حضرت آزردگی کشف کے یہہ فرماتے تھے اور آپکے چشم مبارک سے اشک جاری تھین پھر فرمایا کہ پھر اسکو خالد بن ولید لیا بغیر امیر ٹھہرانے کے اسکو پس اسیکے ہاتھہ پر فتح ہوئی - سارا قصہ اس حدیث کا یہہ ہی کہ حضرت نے موتہ کے طرف جو شام کے مرحد مین ہی - ماہ جمادی الاول ہجرت سے نوین سال مین ایک فوج روانہ فرماے تھے اور زید بن حارثہ کو اسپر امیر ٹھہرایا - اور حکم کیا کہ اگر زید شہید ہاتوے جعفر امیر ہے اور اگر وہ بھی شہید ہو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہی - یہہ تینون صحابہ نشان لیکے بترتیب جنگ کئے اور ایک کے بعد ایک شہید ہوے - انکے بعد خالد بن ولید جو انکو حضرت نے امیر نہ ٹھہرایا تھا جب اسنے دشمنون کی کثرت اور مسلمانون کی ہلاکت دیکھلی آپ نشان لیکے جنگ کرنے لگا - یہان تک شجاعت کی داد دی کہ اس روز آتہ تلوارین اسکے ہاتھہ سے توتین اور اللہ تعالے نے فتح دی اور پیغمبر خدا اسپر راضی ہوے - اور یہہ بات ضرورت کے وقت جایز ہی - اور امام کا اذن ساقط ہوتا ہی - خالد بن ولید کی شجاعت اور فتح و نصرت زمان نبوت مین اور اسکے بعد ابو بکر صدیق کی خلافت مین بہت سے جنگون مین جو ظاہر ہوئی کبھی چشم زمانہ نہ دیکھا نہو - مترجم نے اسکا بیان بطریقہ الاحباب مین لایا ہی دیکھہ لین رضی اللہ تعالی عنہ وعن جمیع الصحابۃ الی یوم القیمہ

باب الاذن فی الجنازۃ

باب اعلام کرنے مین کسی کی موت سے جو ہوا ہو - اس ترجمہ اور ترجمہ مین باب سابق کے فرق یہہ ہی کہ نعی اعلام کرنا میت کے لوگون کو تا اسکی تجہیز کرین - اور یہہ اذن اعلام ہی نماز جنازہ کے لئے قال ابو رافع عن ابی هريرة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ابو رافع ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ کنتم آذنتمونی ایک مرد حبشی یا عورت حبشی کے باب مین جو مسجد کو جاروب دیتی تھی اور وہ مرگئی - جب شب کا وقت تھا حضرت کو تصدیع نہ دے کے صحابہ نے اسپر نماز پڑہی اور دفن کیا جب حضرت کو خبر ہوئی فرمایا کہ تمنے کس لئے مجھے اسکی موت سے خبر ندی تا مین اسپر نماز پڑہا ہوتا - یہی قصہ ہی جو حدیث لاحق مین ابن عباس کی روایت سے آیا ہی **حدثنا** محمد بن سلام قال اخبرنا ابو معاوية عن ابی اسحاق الشيبانی عن ابن عباس قال مات انسان كان رسول الله صلی الله علیه وسلم يعوده فمات بالليل فدفنوه ليلا فلما اخبروا فقال ما منعكم ان تعلموني قالوا كان الليل فكرهنا وكانت ظلمة فمشينا ان نشق عليك ابن عباس نے کہا کہ تھا ایک شخص کہ حضرت جسکی بیمار پرسی کرتے تھے پھر وہ ایک شب مرگیا پس صبح اسکو اسی شب دفن کردیا - پس جب صبح ہوئی صحابہ نے حضرت کو اس سے خبر دی آپنے فرمایا کہ تمہین کیا چیز منع کی اسبات سے کہ اسکی موت سے مجھے آگاہ کرین صحابہ نے کہا کہ رات تھی پس ہم نے ناخوش رکھا اور اندھیری شب تھی ہم نے خوف کیا کہ آپکو تصدیع مین ڈالین فاتی قبره فصلی علیه پس حضرت اسکی قبر پر آئے اور صحابہ کو ہمراہ لیکے اسپر نماز پڑہی - یہہ حدیث سند اسبات کی ہی کہ بلا اذن اہل حق کے نماز جنازہ پڑہی جاوے اہل حق کو اسکا اعادہ پہنچتا ہی

باب فضل من مات له ولد فاحتسب

باب اس شخص کے فضیلت کے کہ اسکا فرزند مواہو وہ ثواب آخرت کے لئے اسپر صبر کیا وقول الله عز وجل وبشر الصابرين اور بیان مین اس قول الہی کے کہ خوشخبری دے صابرون کو ثواب کی - اس آیت کو حکم مذکور کی تاید و تاکید کے لئے لایا - **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا عبد العزيز عن انس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ما من الناس من مسلم يتوفى له ثلاثة لم يبلغوا الحنث الا ادخله الله الجنة بفضل رحمته اياهم نہین ہی کوئی مرد مسلمان کہ موے اسکے تین اولاد جو بلوغ کو نہین پہنچے یا اس سے کمتر جیسا کہ دوسری حدیث مین اسکی تصریح واقع ہوئی ہے - اور یہہ بات شامل ہی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو اور شامل ہی پسر اور دختر کو - اگرچہ مستاثر ہی اولاد صلبی سے - مگر یہہ کہ اللہ

انکو یعنے اپنا اولاد کو بہشت مین لائیگا - اپنی زیادتی رحمت سے - کرمانی کہتا ہی ضمیر ایاھم راجع ہی طرف مسلم کے - کسنے کہ یہہ بشارت اولاد کے آباکو ہی جیسا کہ اور احادیث مین اسکی تصریح آئی ہی اور یہہ جزا اس صبر و شکیب کی ہی جو اولاد صغیر کی مصیبت پر کیا ہی چنانچہ امام بخاری بھی اسی معنے پر حمل کیا جو ترجمہ مین کہا من مات له ولد - اور مسلمانون کے اولاد صغیر بہشتی ہین انکے لئے خوش خبری تحصیل حاصل ہی - اور ضمیر جمع کی جو آئی وہ اسلئے ہی کہ لفظ مسلم جو نکرہ ہی سیاق مین نفی کے آیا وہ افادہ عموم کا دیتا ہی حافظ ابن حجر اور عینی کہتے ہین کہ وہ جو عینی نے کہا غیر ظاہر ہی بلکہ ضمیر اولاد کی طرف راجع ہی **حدثنا** مُسْلِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ لَنَا يَوْمًا فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَ لَهَا ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كُنَّ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ ابو سعید خدری سے روی ہی کہ عورتون نے حضرت سے عرض کی کہ ہمارے وعظ و نصیحت تعلیم احکام کے لئے ایک روز مقرر کیجئے - پس حضرت نے ایک روز مقرر فرمایا اور انپر وعظ و نصیحت کی - پس فرمایا جو عورت کہ اسکے تین بچے موے - سکے لئے آتش دوزخ سے پردہ ہونگے کہ اسکو دوزخ مین جانے نہ دینگے فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ پس ایک عورت نے کہا اگر دو بچے موے ہون - فرمایا دو مے ہون تو بھی پردہ ہونگے قَالَ شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور شریک بن عبد اللہ نے عبد الرحمان اصبہانی سے لایا ہی کہ حدیث کی مجھ سے ابو صالح ذکوان نے اسنے ابو سعید اور ابو ہریرہ سے وہ پیغمبر خدا سے اور ابو ہریرہ نے یہہ کلمہ زیادہ کیا کہ نہ پہنچے ہون وہ بلوغ کو **حدثنا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین مرتے ہین مرد مسلمان کے تین بچے پھر وہ داخل دوزخ ہوگا مگر تھوڑی دیر کہ قسم کا کفارہ کیا جاوے اس وقت مین یعنے وہ شخص اپنے گناہون کے سبب داخل دوزخ ہوگا تو تھوڑے سے وقت مین اس سے گذر جائیگا بغیر عذاب کے - بعض شارحون نے کہا کہ حرف اِلَّا معنے مین لاے نفی کے ہی پس معنے یہہ ہوے کہ وہ شخص اتنے وقت بھی دوزخ مین نہ رہیگا کہ قسم کا کفارہ کیا جاوے - عینی رح نے لکھا ہی کہ اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا جو فرمایا لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کہ اس آیت مین بھی حرف اِلَّا - لاے نفی کے معنے مین ہی - اور مراد قسم سے یہہ ہی جو حق تعالی نے فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا چنانچہ روایت کریمہ مین اسپر تصریح آئی ہی - ترجمہ یعنے نہین کوی تم سے مگر گذرنے والا اس دوزخ پر سے - ہی یہہ پروردگار پر لازم ادا کیا گیا - کہتے ہین کہ اس قول مین قسم مضمر ہی گویا اللہ تعالی قسم کرتا ہی کہ تم سب کو خواہ نیک ہو یا بد دوزخ سے گذرنا ہوگا - جب آدمی گذرا قسم کا کفارہ ہو چکا پس معنے یہہ ہوا کہ ویسا شخص داخل دوزخ ہوگا مگر اس قسم کے کفارے کے لئے تحلۂ فتح تا مفتوحہ اور کسر حا و تشدید لام سے ہی اور فیلج منصوب ہے اَن مقدری اور حرف ان کی تقدیر مین کلام ہی - اور بعض کہتے ہین کہ فا معنے مین واو کے ہی یعنے مسلمان پر یہہ دو امر واقع نہین ہوتے ہین یعنے اولاد کا مرنا اور وہ بھی داخل دوزخ ہونا جاننا چاہئے کہ اسباب کی حدیثون مین جو اولاد کے موت کا ذکر ہی صبر کا قید لگانا ضروری تا ترجمہ کے ساتھ مطابقت حاصل ہو کیونکہ یہہ بشارت ان ہی لوگون کے لئے ہی جو اولاد کی موت پر صبر کرتے ہین اور راضی برضاے الہی رہتے ہین چنانچہ دوسرے احادیث مین اسکی تصریح آئی ہی **باب** قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اصْبِرِيْ باب بیان مین جایز ہونے اسبات کے کہ مرد کہے اس عورت کو جو قبر کے پاس گریہ کرتی ہو - صبر کر **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ انس نے کہا کہ حضرت ایک عورت پر گذرے قبر کے پاس جس حال مین کہ وہ روتی تھی - پھر فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور جزع و فزع نکر کہ جزع و فزع کرنے سے اجر چلا جاتا ہی اور صبر کر کہ صبر اجر و ثواب کو زیادہ کرتا ہی **باب** غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوْئِهٖ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ باب بیان مین غسل و وضو میت کے پانی اور بیری کے پتے سے جو پانی مین ڈال کے گرم کئے ہون غسل میت کا زندگون پر واجب ہی سنت اور اجماع امت سے - اور موجب غسل کا حدث اور آلایش بدن کی ہی جو اکثر موت کے وقت مفاصل مین مستر خا آتا ہی نہ میت نجس ہونیکے سبب جیسا کہ بعض اسپر گئے ہین - اور بعض شارحون نے ضمیر وضوئہ کی غسل دینے والیکے طرف راجع کی ہی - یعنے میت کو غسل دینے والا اسکو غسل دیا بعد وضو کرے - وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ ابْنًا لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

اور ابن عمر

حدیث ۱۲۴۸ سے موت اولاد پر صبر کرنے کے ثواب

الجزء الخامس

اور ابن عمر نے سعد بن زید کے لڑکے کو خوشبو لگائی اور وہ لڑکا خواہر زادہ عمر کا ہی - اور حنوط خوشبو کے معنے میں ہی اور یہ لفظ میت کی خوشبو ہی پر آتا ہی اور ابن عمر نے اس لڑکے کی نعش اپنے دوش پر لیا اور اسپر نماز پڑہی اور وضو نہ کیا اگرچہ میت کے بدن کو مس کیا تھا - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا اور ابن عباس نے کہا کہ مسلمان نجس نہیں ہوتا ہی نہ حالت حیات میں نہ بعد موت کے - اور اس حدیث کو دار قطنی اور حاکم نے مرفوع لایا ہی وَقَالَ سَعْدٌ لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسَسْتُهُ اور سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ اگر مردہ نجس ہوتا میں اسکو نہ چھوتا - اور یہ سعد مقام عقیق میں سعید بن زید بن عمر کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو ملا تھا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ اور حضرت نے فرمایا کہ مومن نجس نہیں ہوتا ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ النَّجِسُ الْقَذِرُ امام بخاری نے کہا کہ نجاست پلیدی ہی **حدثنا** إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ اِن رایتن ذلک ام عطیہ جو عورتوں کو غسل دیتی تھی کہتی ہی کہ حضرت ہمارے پاس آئے جسوقت کہ آپ کی دختر بی بی زینب نے جو ابو العاص کی زوجہ تھیں رحلت کی پس حضرت نے فرمایا کہ اسکو تین بار دہو دیا پانچ بار اس سے زیادہ اگر اسکو جانتے ہو یعنے اگر خوف پاک ہونے میں پانچ بار سے زیادہ کی حاجت دیکھیں دہولیں ورنہ اسراف نکریں بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا پانی اور بیری کے پتے سے دہوئیں اور آخر بار پانی میں کافور ملا کے دہوئیں أَوْ شَيْئًا مِنَ الْكَافُورِ یا ایک چیز یعنے تھوڑا کافور سے فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَ آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ پس جسوقت اسکے غسل سے فارغ ہوں مجھ کو خبر کرو - پس جب ہم فارغ ہوئیں حضرت کو خبر دی آپ نے ہم کو اپنی ازار دی - حقو ازار پر باندھنے کے کپڑے کو کہتے ہیں مجازاً ازار پر اسکا اطلاق کرتے ہیں فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ پھر فرمایا کہ تم اسکو شعار بناؤ تا اسکی برکت سے مغفرت ہو - تَعْنِي إِزَارَهُ امام بخاری نے کہا کہ امم علیہ نے ارادہ کیا حقو سے آپ کی ازار **باب** مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا باب اس بیان میں کہ ایکبار یا تین بار یا پانچ بار دہونا مستحب ہے **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ اسکا ترجمہ اوپر گذرا فَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيهِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا پس کہا ایوب نے جو اس حدیث میں محمد سے راوی ہی کہ حدیث کی مجھ سے حفصہ نے مانند حدیث محمد کے - اور حدیث میں حفصہ بنت سیرین کے جو خواہر محمد بن سیرین کی ہی یہ زیادتی ہی کہ دہوؤ اسکو طاق تین بار یا پانچ یا سات بار وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا اور حفصہ کی حدیث میں ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم داہنے طرف سے ابتدا کرو وضو کے جگہوں سے یعنے وضو کراؤ اوپہلے داہنا ہاتھ دہوؤ اور داہنا پیر اور داہنا جانب بدن کے وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ اور حدیث میں حفصہ ام عطیہ کے ہی کہ ہم نے اسکے بالوں کو شانہ کیا اور اسکے تین گیسو کیں **باب** مَا يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ باب بیان میں داہنے طرف سے شروع کرنے میں غسل میت کے جیسا کہ حالت حیات میں ہی مستحب ہے اور اسمیں یہ بھی تفاول ہی کہ بعضے اہل اصحاب یمین سے ہوں **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ وُضُوئِهَا اسکا ترجمہ بھی گذرا **باب** مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ باب بیان میں استحباب سیدھے طرف سے شروع کرنے وضو میت کے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نُغَسِّلُهَا ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا اس کتاب مستطاب کے اکثر روایتوں میں ابدؤا بصیغہ جمع مذکر منقول ہی باعتبار خطاب کے اشخاص کے ساتھ - اور کشمیہنی ابدأن بصیغہ مونث نقل کی ہی یہی وجہ ہے کیونکہ مخاطب عورات

کوئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عادت ہی کہ ایک حدیث جو مشتمل متعدد احکام پر ہو۔ بتقریب ہر ایک حکم کے جو اپنے شیخ سے سنا اسی حکم کو ترجمۂ باب ٹھہرایا کامل اسی حدیث حدیث کو یا بعض حدیث کو جیسا کہ سنا باب میں لایا باوجود اسکے کہ رجال اس اسناد کے متحد ہوں ایک شخص یا دو شخص سے اختلاف سند میں رہتا ہی۔ چنانچہ اس قسم کی حدیثیں ان چند ابواب میں جو پیہم مذکور ہیں اسی قبیل سے ہیں **باب** هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ باب اس بیان میں کہ آیا روا ہی کہ عورت کفن کی جاوے مرد کی ازار یعنے مرد کے پیرہن میں **حدثنا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَ تُوُفِّيَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حَقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ **باب** مَا يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي آخِرِهِ **حدثنا** حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا آذَنَّاهُ أَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوُهُ وَقَالَتْ أَنَّهُ قَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ قَالَتْ حَفْصَةُ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ **باب** نَقْضِ شَعَرِ الْمَرْأَةِ باب بیان میں کھولنے بال عورت کے وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعَرُ الْمَرْأَةِ ابن سیرین نے کہا کہ مضایقہ نہیں بال عورت کے کھولنا غسل کے وقت **حدثنا** أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ حفصہ نے کہا کہ ام عطیہ نے حدیث کی ہم سے کہ غسل دینے والی عورتیں دختر رسول کی موے سر کے تین کئے۔ **باب** كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ باب اس بیان میں کہ کس طرح پر رہے کپڑا اندر کا جو میت کے بدن سے لگے وَقَالَ الْحَسَنُ الْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ يُشَدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ اور حسن بصری نے کہا کہ پانچویں کپڑے سے غسل دینے والا ہر دو ران اور ہر دو زانو کو پیرہن کے نیچے باندھے **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ جَاءَتْ أُمَّ عَطِيَّةَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایوب نے کہا کہ اسکو ابن جریج نے خبر دی کہ میں نے ابن سیرین سے سنا کہ کہتا تھا کہ میں ام عطیہ کے پاس آیا جو وہ عورت انصار کے ان عورتوں میں تھی جو حضرت سے بیعت کی تھیں قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ تُبَادِرُنَا لَهَا یہ جملہ بیان اور بدل ہی جملہ جَاءَتْ کا وہ بی بی بصرے کو آئی جس حال میں کہ اس نے ہمیں جلدی کرتی تھی اپنے ایک بیٹے کی روانگی میں وَنَحْنُ نَغْسِلُ بَنَاتِهِ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ آذَنَّنِي قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقٰى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ اور زیادہ کیا ابن سیرین نے اس حدیث پر۔ اور بعض روایات میں ہے ترددا ہی صیغہ مونث سے اور ضمیر مستتر ام عطیہ کے طرف راجع ہی وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ اور میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ حضرت کی کون دختر تھیں یہ قول ایوب کا ہی وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ الْفِفْنِهَا اور ایوب نے گمان کیا ہی کہ اشعار جو حضرت کے قول سے فہم کیا جاتا ہی اشعر ہا ہی معنے میں الفنہا کے یعنے لپیٹ اس میت کو اس کپڑے میں وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ اور اسیطرح ابن سیرین عورت کے لئے فرماتا کہ وہ شعار کی جاوے نہ ازار **باب** يُجْعَلُ شَعَرُ الْمَيِّتِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ باب اس بیان میں کہ میت کے بال تین طرف کئے جاویں **حدثنا** قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ ضَفَرْنَا شَعَرَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنِي ثَلَاثَةَ قُرُونٍ ام عطیہ نے کہا کہ گوندھا ہم نے دختر پیغمبر خدا کے موے سر کو تین طرف کئے وَقَالَ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا وکیع نے سفیان سے لایا ہے

الجزء الخامس

کرنے کے پیشانی کے بال کو ہم نے ایک گیسو تھرایا اور داہنے بائین کے موے مبارک سے دو گیسو **باب** یُلْقٰی شَعْرُ الْمَرْاَۃِ خَلْفَھَا باب اس بیان مین کہ عورت کے بال پیچھے

پیٹھ کے ڈالے جاوین **حد ثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ھِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَۃُ عَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ

تُوُفِّیَتْ اِحْدٰی بَنَاتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَھَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَاجْعَلْنَ

فِی الْاٰخِرَۃِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَہٗ فَضَفَرْنَا شَعَرَھَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ

وَاَلْقَیْنَاھَا خَلْفَھَا پس ہم نے دیا ہم نے انکے موے سر کو تین گیسو اور ڈالا انکے پیچھے منطوق حدیث اس بات پر دلالت نہین کرتا ہی کہ وہ گیسو کا بونا اور پیچھے پر ڈالنا حضرت کے حکم اور تعلیم سے ہوا ابن تاتم کہتا ہی کہ گیسو بنانا اور پیچھے پر ڈالنا عادت نہین ہی بلکہ سنت ہی اگر سنت ہوتا حضرت جیسا کہ سنن و مستحبات غسل کی تعلیم کی اسکو بھی فرماتے - وہ فعل ام عطیہ اور دوسری صحابیہ کا ہی اور حضرت سو وقت حاضر بھی نہین تھے تا کہا جاوے کہ بتقریر فرمائے - اور شافعیہ سے امام نووی کہتا ہی کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت اسپر مطلع ہوے اور تقریر فرمائے یعنے اسپر راضی ہے - اور مذہب حنفیہ کا یہ ہی کہ بال کو نہ بونین اور منہ پر منتشر کرین - اور بعض روایات مین آیا ہی کہ دو گیسو کرکے ہر دو بازو پر ڈالین - اور ہدایہ مین لایا ہی کہ میت کے سر اور داڑھی کے بال کو شانہ نکرین - اور شرح مین کہا کہ مکروہ ہی - اور ایک حدیث بی بی عایشہ سے آئی ہی **لَمْ تَمْتَشِطُوْنَ** میتکم کہ اس چیز پر شانہ اور زینت کرتے ہو اپنے میتون کو - قیاس بھی اسی پر ہی کہ زینت کی احتیاج زندگون کو ہی اور مردے اس سے بے نیاز ہین **باب** الثِّیَابِ الْبِیْضِ لِلْکَفَنِ باب بیان مین مستحب ہونے سفید کپڑون کے کفن کے لئے **حد ثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا

ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت

کفن دیے گئے تین کپڑون مین ازار و رداء و لفافہ یَمَانِیَۃٍ سَحُوْلِیَّۃٍ مِنْ کُرْسُفٍ اور وہ کپڑے یمنی تھے ملک یمن مین ایک قریہ ہی کہ نام اسکا سحول ہی بفتح سین و ضم سین و حاء مہملہ اور بعضے کہتے ہین کہ سحول کا زیادہ دھوبی کے معنے مین ہی - سفید کپڑے کو سحولی کہتے ہین اسلئے کہ دھویا ہوا کا زور کا ہی - اور وے کپڑے روئی سے تھے - لَیْسَ فِیْھَا قَمِیْصٌ وَلَا عِمَامَۃٌ اور نہین تھے اسمین قمیص اور عمامہ اور دستار یعنے کفن وہی تین کپڑے تھے - جمہور علما اس حدیث کے یہی معنے فہم کیے ہین - اختیار امام بخاری کا بھی یہی ہی - جیسا کہ ایک باب بعنوان الکفن بغیر قمیص اور دوسرا ایک باب الکفن بلا عمامۃ لایا اور یہی حدیث لائی ہی اور بعض کہتے ہین کہ مراد یہ ہی کہ وہ تین کپڑے سوا پیرہن اور دستار کے ہی - اسکے قایل ہین مالکیہ اور شافعیہ کے پاس قمیص و عمامہ بھی جایز ہی نہ مستحب اور حنابلہ کے پاس مکروہ لیکن پہلا معنا صحیح اور اشہر ہی **باب** الْکَفَنِ فِیْ ثَوْبَیْنِ باب بیان مین جایز ہونے کفن کے دو کپڑون مین واجب کفن مین ایک کپڑا ہی کہ تمام ڈھکے - اور ایک جماعت کہتی ہی کہ واجب اسیقدر ہی کہ ستر عورت ہو اس سے زیادہ سنت اور مستحب ہی **حد ثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا

حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَۃَ اِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِہٖ فَوَقَصَتْہُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْہُ ابن عباس نے کہا کہ درمیان اسکے کہ ایک مرد حاضر تھا عرفہ مین ناگاہ اپنے مرکب سے گرا پس توڑا اس کے مرکب نے اسکی گردن کو یا کہا اقعصتہ صیغہ باب افعال سے یہہ شک راوی کا ہی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْہُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ

فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا حضرت نے فرمایا کہ اسکو غسل دو پانی سے اور بیری کے پتے سے اور کفن دو اسکو اسی کے کپڑون مین جو احرام مین پہنا ہی اور خوشبوئی نہ ملو اور اسکے سر کو نہ ڈھانپو - پس مقرر وہ اٹھایا جاویگا قیامت کے روز تلبیہ کہتا ہوا احرام والون کے مانند - شافعیہ نے اس حکم کو بمقتضا اس حدیث عام لیا ہی ہر شخص کے لئے جو حالت احرام مین ہو - اور امام ابو حنیفہ و مالک کہتے ہین کہ عبادت انقطاع حیات کے بعد نہین اور حضرت نے جو فرمایا خاص اسی کے حق مین ہی جو وحی سے آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لبیک کہتا ہوا اٹھیگا یہہ علت نہین جو دوسرون پر قیاس کیا جاوے **باب** الْحَنُوْطِ لِلْمَیِّتِ باب اس بیان مین کہ خوشبوئی میت کے سر پر لگانا جایز ہی یا نہ **حد ثنا** قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بَیْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ فَاَقْعَصَتْہُ بِتَقْدِیْمِ الصَّادِ عَلَی الْقَافِ مَرَّتَیْنِ اَوْ قَالَ

فَاَقْعَصَتْہُ عین کی تقدیم صاد پر یہہ شک راوی کا ہر دو کے ایک معنے مین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

وَاكْفِنُوهُ بِثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **باب** كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ باب اس
بیان میں کہ کسطرح کفن دیا جاوے احرام والا **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَصَتْهُ بَعِيرُهُ مقرر ایک مرد تھا کہ توڑی اسکی گردن اسکے اونٹ نے وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ
اور ہم حضرت کے ہمراہ تھے حالانکہ وہ مرد حالت احرام میں تھا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ
وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
عَمْرٍو وَأَيُّوبَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ
قَالَ أَيُّوبُ فَوَقَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَأَقْصَعَتْهُ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا
رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَيُّوبُ يُلَبِّي ایوب نے بلفظ مضارع کہا یعنے تلبیہ کہتا ہوا اٹھیگا وَقَالَ عَمْرٌو مُلَبِّيًا اور عمرو نے اسم
فاعل کے لفظ سے کہا اور معنے وہی ہیں جو کہے گئے **باب** الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ باب بیان میں کفن دینے کے پیرہن میں
سیا ہوا ہو یا نہ سیا ہوا یکف بضم یا و فتح کاف و تشدید فا ہی ہر دو جگہ کف سے ہی حاشیہ سینے کے معنے میں اور بعضوں نے روایت کی اور تعویب کی ہی بفتح یا و ضم
کاف و تشدید فا کے کف سے پھیر کھنے کے معنے میں۔ یعنے ترک لینا صلحا کے پیرہن میت کے لئے خواہ عذاب سے پھیرے۔ یا نہ پھیرے اور بعضوں کے پاس لفظ یکف بفتح
یا و سکون کاف و کسر فا سے ہی۔ اور بعضوں نے اس روایت کی تعویب کی اور کہا ہی کہ آخر میں حرف یا سہو کاتب سے چھوٹ گیا۔ یعنے پیرہن دراز کافی ہو یا پیرہن
کوتاہ غیر کافی ہو۔ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُ نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول جو سردار منافقوں کا تھا جسوقت کہ فوت ہوا اسکا بیٹا کہ جسکا نام حباب تھا حضرت
اسکو اسکے نام عبد اللہ سے پکارتے تھے سو حضرت کے جناب عالی میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ اپنا پیرہن شریف مجھ کو عطا کیجئے تا اس سے میرے باپ کو
کفن دوں اور آپ اسپر نماز پڑہو اور اسکی بخشش چاہو فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّ عَلَيْهِ پس حضرت نے اپنا پیرہن مبارک اسکو عنایت کیا
اور فرمایا کہ تو جسوقت کفن سے فارغ ہو مجھے خبر دے تا اسپر نماز پڑہوں فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللَّهُ نَهَاكَ
أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ پس اسنے حضرت کو جزوی پس آپ نے جب ارادہ کیا کہ اسپر نماز پڑہے عمر فاروق نے آپ کو کھینچا اور کہا آیا آپ کو اللہ تعالی نے
منع نہ فرمایا ہے کہ نماز پڑہوں منافقوں پر۔ گویا عمر رضی اللہ عنہ اس آیت سے یہہ بات سمجھے تھے مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ
اور نماز جنازہ عین استغفار ہی میت کو۔ اور ایک روایت میں ابن عمر سے آیا ہی کہ انہوں نے کہا کہ آیا نماز پڑہتے ہو حالانکہ اللہ تعالی آپ کو منع کیا ہی یہہ
ان کے لئے استغفار کریں فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ پس آپنے فرمایا کہ میں دو خیار میں مخیر ہوں استغفار و عدم استغفار کے درمیان قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ یعنے تو بخشش مانگ انکے لئے یا نہ بخشش مانگ
انکے واسطے اگر تو بخشش مانگے انکے لئے ستر بار پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ تعالی انکو فَصَلَّى عَلَيْهِ پس حضرت اسپر نماز پڑہی۔ ظاہر یہہ ہی کہ صحابہ بھی موافقت
اور آپ کی اقتدا کی ہوں فَنَزَلَتْ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ پس یہہ آیت شریف نازل ہوی کہ نماز مت پڑھو منافقوں
اور کافروں سے کسی پر جو موا ہو کہ ہمیشہ امت رہا اسکی قبر پر۔ جاننے کہ اس واقعہ میں جو اس حدیث سے مفہوم ہوا دلوں پر ایک خلجان کھٹکتا ہی کہ اسکا رفع
ضروریات سے ہی اول یہہ کہ عبد اللہ جو بیٹا ابن ابی سلول کا ہی مخلص ان اسلام اور فدویان دین مسلمانی سے تھا اور اپنا باپ بڑا منافق اور حضرت کا سخت
دشمن تھا سو جانتا تھا۔ اور کئی آیتیں منافقوں کی مذمت اور سور عاقبت میں شرف نزول پا ئی تھیں چنانچہ ان سے تھوڑے سورہ منافقون میں مذکور
ہیں۔ اور ہجرت سے پانچویں سال جب غزوہ مریسیع واقع ہوا۔ اور اس غزوے میں ابن ابی نے لشکر اسلام کی ایک جماعت میں جب تھوڑی سستی دیکھی کہنے

نگا کہ جب ہم اس سفر سے مدینہ کے طرف رجوع کرین جو عزت مند لوگ ہین خوار تر لوگون کو اس سے نکالینگے - اس شقی نے یہہ بات اپنے لوگون سے کہی چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ منافقون مین اس مردود کے قول سے خبر دی ہی لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ اور عزت مند سے مراد آپ کو اور خوار تر لوگون سے مراد جناب رسالتمآب کے اصحاب کے لیتی تھی - اور یہہ بات اسکے بیٹے عبد اللہ کو معلوم ہوی تھی جب لشکر اسلام مدینہ منورہ کے رجوع کیا اسکے بیٹے عبد اللہ نے تروار کھینچا ہوا مدینہ طیبہ کے دروازے پر کھڑا رہا اور اپنے باپ کے اونٹ کو جھلا دیا اور کہنے لگا کہ تو حضرت صحابہ کرام کے حق مین جو کہا تھا مین نے سنا ہی - اب اسکے بالعکس اپنے زبان سے اقرار کر کہ اَنَا اَذَلُّ النَّاسِ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ اَعَزُّ النَّاسِ یعنے مین سب لوگون سے خوار تر اور ذلیل تر ہون اور حضرت کے صحابہ عزیز تر ہین - اگر ایسا اقرار نکریگا مین تجھے قتل کر دونگا جب اسنے ایسا اقرار کیا تب اسکو چھوڑا - غرض جب عبد اللہ ایسا صحابی مخلص تھا - وہ کسطرح حضرت سے اپنے باپ کے لئے التماس کی - دوسرا یہہ کہ حضرت کو اس منافق کے حال پر علم قطعی رہنے کے باوجود اسکے التماس کو قبول فرمایا - بالکل اس سے آگے مکہ معظمہ مین ابو طالب کی موت کے بعد یہہ آیت شریف نزول ہوئی تھی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ - تیسرا یہہ کہ حضرت افصح الفصحا اور استعمال عرب سے اعرف اور مراد الہی کے اعلم تھے کسطرح کریمہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ سے استغفار اور عدم استغفار کی تخییر لی - اہل تفسیر کہتے ہین کہ فائدہ ندینے مین یہہ ہر دو امر برابر ہین جیسا کہ اسکی تفصیل آیت اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ سے ظاہر ہی - **اب رفع اس خلجان کا** کیا جاتا ہی و باللہ التوفیق - پوشیدہ نرہے کہ جب ظاہر حال ابن ابی کا موافق اہل اسلام کے جاری تھا - اس حالت موت مین شاید پشیمانی اور ندامت اسکو رہ یاب ہوئی ہو - اور یہہ خواہش کی ہو کہ حضرت کے برکات سے اسکو ایمان و مغفرت نصیب ہو - عبد الرزاق نے معمر سے اور طبرانی نے طرق سعید سے لانے مین کہ ابن ابی نے اپنے بیٹے کو حضرت کے حضور مین روانہ کیا اور وہ التماس کی تب حضرت جو بندگان خدا کی ہدایت کی محبت رکھتے تھے اسکے یہان تشریف لائے اور اسکو دیکھتے ہی فرمایا کہ تجھے یہود کی محبت ہلاک کی - اسنے عرض کی یا رسول اللہ مین نے آپ کو جو یہود پایا میرے حق مین استغفار کرنیکے لئے ہی نہ انکہ مجھے سرزنش فرماوین - پھر جب اسنے اپنی پشیمانی اور رغبت مسلمانی ظاہر کی - اور التماس کی کہ پیرہن مبارک عطا فرماوین - حضرت نے اپنا پیرہن عنایت کیا اس کو کفن دین - فتح الباری مین لایا ہی کہ یہہ حدیث مرسل ہے اسکے سب رجال ثقہ ہین - اور اسکو تائید کرتی ہی وہ جو طبرانی حکم بن ابان سے اور وہ عکرمہ سے اور وہ ابن عباس سے لایا ہی کہ جب ابن ابی بیمار ہوا حضرت اسکے پاس تشریف لائے - ابن ابی نے کہا کہ مجھ پر منت رکھو اور اپنے پیرہن سے مجھے کفن دو اور مجھ پر نماز پڑھو - شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ گویا یہہ التماسات اپنی موت کے بعد اپنے بیٹے اور اپنے اقربا سے دفع عار کیلئے ہو - اور اسنے جو اپنا حال ظاہر کیا اسکے موافق حضرت نے قبول فرمایا یہان تک کہ اسکے حال کا پردہ اللہ گیا اور حکم آیا کہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ - اور کہتے ہین کہ جب عباس غزوہ بدر مین اسیر ہوے کوی پیرہن انکی قامت کے برابر حاضر نہین تھا - ابن ابی جو عباس کے ہم قامت تھا اپنا پیرہن انکو پہنایا - سو حضرت نے اپنے پیرہن سے بدلہ کیا تا اپنے منافق کا احسان نرہے - اور حضرت کی عادت شریف تھی کہ کسی سایل کے جواب مین لا نفرماتے اسلئے عطا فرمایا اور حضرت جانتے تھے کہ اسکے کفر و نفاق کے باوجود اس پیرہن کے کفن سے اسے کچھ فائدہ نہوگا - اور جب اسنے سوال کیا ندینا کرم کا منافی ہی - اسی لئے اسکے بعد جو آیت نازل ہوئی اسمین اس پیرہن کے دینے پر کچھ تعرض نہ آیا - اور آیت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ اس واقعہ سے آگے جو مکہ معظمہ مین ابو طالب کی موت کے نازل ہوی تھی اس سے مشرکون کی مغفرت خواہی ممنوع ہوی اور نماز جنازہ تو استغفار ہی پھر حضرت کس لئے اسکے جنازے پر نماز پڑہے **جواب** اس خدشہ کا یہہ ہی کہ اس آیت مین جو ممنوع ہوا سو وہ استغفار ہی کہ جسکی اجابت کی امید ہو اور قصد حصول مغفرت کا ہو جیسا کہ حضرت ابو طالب کے حق مین رکھتے تھے - بخلاف اس استغفار کے جو اس منافق کے حق مین کی سو اسمین اسکے بیٹے اور اسکے قبیلے والون کی تالیف قلوب کا قصد تھا - روایت ہی کہ جب حضرت کی یہہ خلق کریمی ظاہر ہوی - قوم خزرج سے ہزار شخص ایمان سے مشرف ہوے اور کہنے لگے کہ جو شخص فقط ایمان لسانی رکھتا اور اسکا باطن اسکے برخلاف تھا - ایسے کے حق مین حضرت کا یہہ ترحم اور دعا صادر ہوی جو لوگ ظاہر مین مومن رہین انکے حق مین کس قدر ہو - اور یہہ بھی ہو سکتے کہ حضرت اسکے جنازے پر جو نماز پڑہے اسمین امت کی تعلیم تھی - کسلئے کہ احکام شریعت کے ظاہر حال پر مترتب ہین جیسے اقرار شہادت کیا سپر اجرا احکام کیا جاتے - اسی پر اجماع امت واقع ہوا ہی اور آیت لَا تُصَلِّ جو اسکے بعد از نازل ہوی موارد مخصوصہ مین منافقون کے ہی جو اعلام الہی سے انکا کفر یقین کو پہنچا اور وہ جو دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مین استغفار ستر بار سے زیادہ کرونگا

یعنے ہم

یعنے حکم لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ کا مترتب ہی ستر بار کے استغفار پر۔ حالانکہ عدد سبعین کثرت کے معنے مین آتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ سب جگہہ کثرت کے ہی معنے نہین بلکہ بعض مواضع مین اپنی معنی حقیقی پر جو عدد معین ہی مستعمل ہوتا ہی **حدثنا** مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَمَا دُفِنَ فَاَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ عمرو بن دینار سے روایت ہی کہ اسنے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا کہ حضرت قبر پر ابن اُبی کے آئے اسکے دفن کے بعد پھر اسکو باہر نکلوایا اور اسکے تن پر لعاب مبارک ڈالا اور پیرہن اسکو پہنوایا۔ یہہ حدیث ظاہر مین اگلی حدیث کی مخالف ہی جو اسمین آیا ہی کہ اسکا بیٹا اُن کے پیرہن مانگا اور حضرت نے اسکو عطا کیا اور فرمایا جسوقت کہ تو تجہیز و تکفین سے فارغ ہو مجھے خبر کر پس اسنے خبر دی اور حضرت اسپر نماز پڑہی۔ ان ہر دو حدیث کی تطبیق یہہ ہی کہ جسوقت اسکا بیٹا حضرت کے پاس خبر دینے کے لئے گیا لوگون کو امید نہین تہی کہ حضرت تشریف لائینگے۔ اسلئے اسکو دفن کرنا چاہتے تہے ایسے مین حضرت تشریف لائے اور دیکھا کہ اسکو قبر مین اُتار چکے ہین۔ پس اسکو نکال کے نماز پڑہی اور بموجب وعدے کے اپنا پیرہن عطا فرمایا۔ اور قسطلانی نے بعض راویون سے نقل کی ہی کہ حضرت نے اول پیرہن عطا فرمایا تہا پھر جب قبر پر تشریف لائے اسکے بیٹے کے التماس پر دوسرا پیرہن بھی عطا کیا اور کتاب الکلیل مین حاکم کی ایک روایت جو اُنہی کی اسکی تائید کرتی ہی **باب** الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيْصٍ باب بیان مین کفن بغیر پیرہن کے **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ سَحُوْلِيَّةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت تین کپڑون مین کفن دئے گئے اسمین پیرہن اور عمامہ نہین تہا۔ سحولی اس کپڑے کو کہتے ہین جو روئی سے نہین پس کرسف جو روئی کے معنے مین ہی اسکا بیان ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ نُعَيْمٍ لَا يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ ثَلٰثَةٌ امام بخاری نے کہا کہ ابو نعیم نے اپنی روایت مین لفظ ثلثۃ کا ذکر نہین کیا اور عبداللہ نے جو سفیان سے روایت کی ہی اسمین لفظ ثلثۃ آیا ہی **باب** الْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ **باب** الْكَفَنِ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ باب بیان مین کہ کفن مرد کا اسکے تمام مال سے ہی نہ تیسرے حصہ سے۔ جیسا کہ بعض اسکے طرف گئے ہین۔ یعنے اگر کسی نے اتنا ہی مال چہوڑا کہ صرف اسکی تجہیز و تکفین کے لئے کفایت کرے تو وہ صرف کر دیا جاہئے اگرچہ قرض اسکے ذمے پر ہو۔ وَبِهٖ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَقَتَادَةُ اور اسی پر گئے ہین اور کہتے ہین عطاء اور زہری عمرو اور قتادہ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَلْحَنُوْطُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ اور عمرو بن دینار نے کہا کہ مردہ کو خوشبوی کا استعمال بھی اسکے تمام مال سے کرین قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يُبْدَاُ بِالْكَفَنِ ثُمَّ بِالدَّيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ میت کے متروکہ سے جو صرف کرین شروع کفن سے کرین پھر ادائے دین جو اسکے ذمے پر ہو۔ پھر اسکی وصیت تیسرے حصہ سے جاری کرین۔ قَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغُسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ سفیان نے کہا کہ مزدوری قبر کھودنیکی اور غسل دینا بھی تتمہ کفن سے ہی **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَوْمًا بِطَعَامِهٖ فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ وَقُتِلَ حَمْزَةُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ خَيْرٌ مِنِّيْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مَا يُكَفَّنُ فِيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ بدر سعید جو ابراہیم بن عبدالرحمن سے کہا کہ عبدالرحمن جو غنی اصحابہ سے تھا اور بڑا صاحب ثروت تہا اسکے روبرو طعام لایا گیا تو کہا یعنے عبدالرحمن نے کہا کہ مصعب میرے سے بہتر تھا مارا گیا پس اسکے کفن کے لئے کچہ پایا نہ گیا مگر ایک اسکی چادر اور کہا کہ حمزہ یا دوسرا کوئی مرد جو مجہ سے بہتر تھا مارا گیا پس اسکے کفن کے لئے بھی کچہ نہ پایا گیا مگر ایک چادر۔ مطابقت ترجمہ کی یہی جزوی ہی کہ اسکی ملک مین ایک چادر کے سوے نہین تہی پس وہ اسی سے کفن دیا گیا وَلَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ حَيٰوتِنَا الدُّنْيَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ مقرر مجھے ڈر اسبات کا ہی کہ ہمارے لئے جلدی کی ہین بہتر چیزین کہانے کے جسکا وعدہ مومنون کے لئے آخرت مین ہوا ہی سو ویسی چیزین ہم کو اسی دنیا مین مل رہی ہین

الجزء الخامس

کہیں آخرت میں ان سے محروم نہ ہو جاویں پس عبدالرحمن نے رونا شروع کیا **باب** اِذَا لَمْ یُوْجَدْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ باب اس بیان میں کہ جب وہ کپڑا جو میت کے بدن پر ہے نجاست سے ناپاک ہو جائے تو میت کے لئے ایک کپڑا کفن کے لئے تو اسی پر اکتفا کرے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَهُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ فَکُفِّنَ فِیْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّیَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ بدا رأسه عبدالرحمن بن عوف کے روبرو طعام لایا گیا اور وہ صایم تھا تو کہا کہ مصعب بن عمیر شہید ہوا حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھا وہ ایک چادر میں کفن دیا گیا اگر اس سے اسکا سر ڈھانپتے اسکے ہر دو پاؤں کھلے رہتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے اسکا سر کھلا رہتا قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ اور کہا احمد عمر رسول شہید ہوئے وہ مجھ سے بہتر تھا اسکو بھی ایک چادر کے سوا نہیں ملی بلکہ شیخ ابن حجر نے کہا کہ اسمیں بھی نظر ہے کہ حمزہ کی شہادت کے بعد کفن دینے کی چادر مبارک کو پایا ہوگا کیا پس انکے لئے چادر کہاں باقی رہی ہوگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا یہ راوی کا شک ہے کہ عبدالرحمن نے کہا کہ پھر ہمارے لئے دنیا کی گئی ہماری آزمایش کی گئی ہمارے لئے متاع دنیا سے جو دئے گئے وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا مقرر ہم ڈرتے ہیں کہ ہماری خوبیاں ہم کو دی گئیں یعنے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم اس گروہ سے نہ ہوویں کہ جنکے حق میں کہا گیا ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ یعنے جو شخص کہ چاہتے دنیا اور اسکا اسباب ہم اسکو جلد دیتے ہیں دنیا ہی میں اس چیز کو جو چاہیں جس کے لئے کہ چاہیں۔ یہ قید مشیت اور ارادہ کا اسلئے ہے کہ جو کوئی جو آرزو کرے نہیں پاتا ہے بلکہ وہ ارادہ الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ پھر عبدالرحمن نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ وہ طعام ترک کیا اور نہ کھایا **باب** اِذَا لَمْ یَجِدْ کَفَنًا اِلَّا مَا یُوَارِیْ رَاْسَهٗ اَوْ قَدَمَیْهِ غُطِّیَ رَاْسُهٗ باب اس بیان میں کہ جب میت نہ ہووے کوئی کفن مگر اسقدر کہ ڈھانپے اسکا سر یا اسکے دو پاؤں پس ڈھانپے جاوے اسکا سر اور پیر کھلے رہے مضایقہ نہیں **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا شَقِیْقٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا فَمِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ وَنَضَجَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا کہا کہ ہم نے ہجرت کی حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ چاہتے تھے خوشنودی اللہ ہی کی پس واقع ہوا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ پر پس ہم میں سے کوئی ایسا تھا کہ مرا اور اپنی اجرت سے کچھ نہ کھایا یعنے حضرت کے زمانہ میں جو فتوحات ہوتے اور غنیمت ملتے تھے اس سے کچھ نہ پایا اور اپنے نفس کو شہرت سے پھیر رکھا تھا اسکا اجر و ثواب آخرت میں پاوے منھم مصعب بن عمیر ان سے ایک مصعب بن عمیر ہی ہے اور ہم سے کوئی وہ شخص ہے کہ اسکا میوہ پکنے لگا ہوا اور وہ اسکو چنتا تھا اَیْنَعَتْ ہمزہ قطعی و سکون تحتیہ و فتح نون و عین مہملہ مفتوحہ سے ہی قُتِلَ یَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهٗ مَا نُکَفِّنُهٗ اِلَّا بُرْدَةً اِذَا غَطَّیْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّیْنَا بِهَا رِجْلَیْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ فَاَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّغَطِّیَ رَاْسَهٗ وَاَنْ نَّجْعَلَ عَلٰی رِجْلَیْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ یا کہا گیا وہ یعنے مصعب غزوہ احد کے دن پس ہمنے اسکی ملک سے کوئی چیز نہ پائی کہ اسکو کفن دیں مگر ایک چادر جسوقت کہ ہم اسکا سر ڈھانپتے اسکے ہر دو پاؤں باہر آتے۔ اور اگر پاؤں ڈھانپتے سر باہر آتا۔ پس حضرت ہم کو حکم فرمایا کہ اس سے اسکا سر ڈھانپیں اور اسکے پاؤں پر اذخر کا گھاس ڈالیں **باب** مَنِ اسْتَعَدَّ الْکَفَنَ فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکَرْ عَلَیْهِ باب اس بیان میں کہ کسی نے کفن کا آمادہ کیا حضرت کے زمانے میں پس اسپر انکار نہ کیا گیا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوْجَةٍ فِیْهَا حَاشِیَتُهَا سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ حضرت کے زمانہ مبارک میں ایک عورت حضرت کے حضور میں حاضر ہوئی اور ایک چادر لے آئی جو اسمیں اسکا حاشیہ بُنا گیا تھا اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ سہل نے کہا آیا جانتے ہو کہ بردہ کیا ہے۔ کہنے لگے ایک چادر ایسی ہے کہ تمام بدن ڈھانپے کہا ہاں قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِیَدَیَّ فَجِئْتُ لِاَکْسُوَکَهَا فَاَخَذَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهٗ اِزَارُهٗ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ اس عورت نے کہا میں نے اسکو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور آئی ہوں تا یہ چادر آپ کو اڑھاؤں۔ پس حضرت نے اسکو قبول پہراؤں

فرمایا اور اسوقت آپ کو چادر کی احتیاج بھی تھی پھر حضرت باہر آئے ہمارے طرف جس حال مین کہ وہ چادر آپ کی ازار تھی یعنے یا کہ اسکو پیرہن بنایا تھا پس اسکی تحسین کی فلان نے یعنے عبد الرحمن بن عوف نے چنانچہ طبرانی کی روایت مین آیا ہی سیا سعد بن ابی وقاص تھا یا کوئی اعرابی تھا جیسا کہ طبرانی مین طرق زمعہ سے وارد ہی فَقَالَ أَكْسِينِيهَا مَا أَحْسَنَهَا پھر فلان نے عرض کی کہ یہہ چادر مجکو پہناؤ کیا عجب اور بہتر ہی فَقَالَ الْقَوْمُ مَا حَسُنَتْ لِبْسَتُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ پس لوگون نے کہا کہ ای فلان تو نے اچھا نہ کیا کس لئے کہ حضرت نے اسکو پہنا ہی جس حال مین کہ آپکو اسکی احتیاج تھی پھر تو سوال کرتا ہی اور تو جانتا ہی کہ حضرت سوال کو رد نہین کرتے ہین قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي اس مرد نے کہا بتحقیق قسم ہے اللہ کی مین اسکا سوال نہین کیا اسلئے کہ اسکو پہنون مگر اسواسطے کہ وہ میرے کفن کے لئے رہے قَالَ سَهْلٌ فَكَانَ كَفَنَهُ سہل نے کہا پس وہی اسکا کفن ہوا یعنے یہہ میرا سوال خست طبیعت کی زاہ سے نہین تھا بلکہ مین نے چاہا کہ حضرت کے ایک تبرک لون تا اسکی برکت سے مجھے مغفرت نصیب ہو۔ اور یہی معنے لایق عبد الرحمن بن عوف کے ہی۔ اور مطابقت ترجمہ کی یہی جزو اخیر ہی کہ اس مرد نے اس چادر کو اپنے کفن کے لئے نگاہ رکھتا تھا۔ اور صحابہ نے اسکو روا رکھا اور اسپر اعتراض نہ کیا **باب** اِتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ باب عورات جنازے کے پیچھے جانے کے حکم مین **حدثنا** قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنْ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا ام عطیہ نے کہا کہ ہم عورتین منع کی گئین جنازے کے پیچھے جانے سے۔ اور اسکا ترک بھی ہم پر واجب کیا۔ پس نہی تحریمی نہو گی لیکن عورات کو جنازے کے پیچھے جانا ترک کرنا اولی ہی یہی مذہب ہی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور جمہور کے کا اور امام مالک کے پاس بھی جوان عورت کو منع ہی **باب** إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا باب حکم مین غمگین ہونے اور ماتم مین رہنے عورت کے میت پر اس شخص کے جو اسکا شوہر نہو۔ خواہ خویشون سے یا بیگانون سے اور بعض روایات مین احداد باب افتعال سے ہی حد سے اور حد لغت مین منع کے معنے مین ہی۔ مراد اس جگہہ عورت کی ترک زینت ہی لباس وغیرہ مین **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ ابن سیرین نے کہا کہ ام عطیہ کا لڑکا فوت ہوا پس جب تیسرا روز آیا ام عطیہ نے طیب یعنے ایک خوشبوی کہ جسکا رنگ زرد ہوتا ہے منگوائی اور اسکو ملی وَقَالَتْ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ اور بولی کہ ہم منع کی گئین ہین اسبات سے کہ سوگ مین رہین اور ترک زینت کرین تین روز سے زیادہ مگر شوہر کی موت پر **حدثنا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا زینب نے کہا کہ جسوقت ابو سفیان کی موت کی خبر شام سے آئی ام المومنین بی بی ام حبیبہ نے جو ابو سفیان کی دختر تھین تیسرے روز زرد خوشبو منگوائی اور اپنے ہر دو رخسار اور ہر دو بازو پر ملین وَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا اور کہا ام حبیبہ نے کہ مین اس خوشبو اور زینت سے بے نیاز تھی اگر مین حضرت سے نہ سنی ہوتی جو فرماتے تھے کہ روا نہین ہی عورت کو جو ایمان لائی ہو خدا تعالی پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کرے میت پر تین روز سے زیادہ۔ مگر اپنے شوہر کی موت پر کہ سوگ کرے چار مہینے اور دس روز **حدثنا** إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ مقرر زینب دختر ابی سلمہ نے نافع کو خبر دی قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا اسکا ترجمہ معلوم ہو چکا ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ

شوہر کے سوا دوسری میت کے لئے تین روز سے زیادہ سوگ نہ کرے

الجزء الخامس

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ عَلَی الْمِنْبَرِ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَعَشْرًا ترجمہ گذرا **باب** زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ باب بیان مین زیارت قبور کے استحباب کے **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ فَقِیْلَ لَہَا اَنَّہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ اس نے کہا کہ حضرت ایک عورت پر گذرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی اسکو فرمایا کہ خدا کے غضب سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے حضرت کو نہ پہچانا سو کہہ بیٹھی کہ میرے سے دور ہو تم کو میری مصیبت کی سی نہین پہنچی ہی۔ اور تم میرے درد کو نہین پہچانتے ہو۔ پس اس عورت سے کہا گیا کہ یہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ پس بہت ہی پشیمان اور بیقرار ہوی۔ اور حضرت کے جناب مین حاضر ہوئی۔ اور حضرت کی دیوڑی پر دربانون کو نہ دیکھا کہ اسکو اندر جانے سے منع کرین۔ اس جملہ کا فائدہ بعض شراح مشکوۃ نے یہہ لکھا ہی کہ جب لوگون نے اس عورت سے کہا کہ یہہ پیغمبر خدا ہین۔ اسکے دل مین ایک رعب و ہیبت پڑی۔ اور سمجھی کہ مین جاکے معذرت کرون اور معافی چاہون۔ لاکن آپ کی دیوڑی پر شاید کہ امرا و سلاطین کے مانند دربان رہینگے اور مجھے حضرت تک پہنچانینگے۔ جب آئی تو کسی دربان کو نہ پایا۔ پس حاضر خدمت شریف ہوکے کہنے لگی یا رسول اللہ مین نے آپ کو نہ پہچانا میری گستاخی معاف کیجئے فَقَالَ اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی پس آپنے فرمایا کہ مقرر صبر پہلے صدمہ کے پاس ہی۔ یعنے یہہ معذرت چہوڑ دے کہ کسی سے انتقام لینا ہمارا شیوہ نہین ہم کسی پر غصہ نہین ہوتے مگر خدا تعالی کے واسطے۔ تو اپنے حال پر نظر کر کہ تیرے سے کیا چیز فوت ہوئی کیسا اجر و ثواب کھو لیا پہلے صدمہ مین جو صبر و شکیبائی نہ کی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ حضرت کا فرمانا عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی اسلوب حکیم کے جواب سائی ہی۔ اور مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ یہہ ہی کہ حضرت نے اس عورت کو ایک قبر کے پاس دیکھا اور اسکو منع نکیا مگر جزع اور بے صبری سے۔ اور بعضون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہی کہ زیارت قبور عورات کے لئے جایز اور مردون کے لئے مستحب ہی۔ اور اُس حدیث سے بھی دلیل لائی ہی جو مسلم نے روایت کی ہی کُنْتُ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْہَا فَاِنَّہَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ یعنے مین زیارت قبور سے منع کیا تھا پس زیارت کرو مقرر زیارت آخرت کو یاد دلاتی ہی **مترجم** کہتا ہی اگرچہ اس حدیث سے عورات کے لئے جواز زیارت قبور پر بعضون نے استدلال کیا ہی۔ لاکن اور احادیث مین اسپر سخت وعید آئی ہی وفی المشکوۃ عن عباس رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج یعنے حضرت نے لعنت کی ان عورات پر جو قبرون کی زیارت کرین اور اوپر جو قبور پر مسجدین بناوین یعنے قبرون کو سجدہ گاہ ٹھہرالین اور چراغ لگاوین۔ اور کتاب مجلس و اعظیہ مین ہی واما النساء فلا یحل لہن ان یخرجن الی المقابر لما روی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور مستملی مین لکھا ہی ویستحب زیارۃ القبور للرجال ویکرہ للنساء یعنے مستحب ہی زیارت قبرون کی مردون کے لئے اور مکروہ ہی عورات کے لئے انتہی پس معلوم ہوا کہ عورات کے حق مین اسکے حرمت و جواز مین اختلاف ہی جب صحیح حدیثون مین اسپر لعنت آئی ہو عورات کو اس سے احتراز لازم تر ہی کذا قال المحققون **باب** قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَذَّبُ الْمَیِّتُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَہْلِہٖ عَلَیْہِ اِذَا کَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِہٖ باب بیان مین قول نبوی کے کہ عذاب کیا جاتا ہی مردہ بعض رونے سے اسکے لوگون کے اسپر جبکہ ایسا رونا جو نوحہ ہو نہ وہ گریہ جو اشک بہانا ہی۔ اور نوحہ بھی اس میت کے طریق و عادت سے ہو اور اپنی حیات مین اسپر راضی رہے لقول اللہ تعالی قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَہْلِیْکُمْ نَارًا بسبب فرمان خدا تعالی کے جو فرمایا کہ بچاؤ تم اپنے جانون کو اور اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے۔ اس آیت سے استدلال اس طرح پر کیے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ بچاؤ تم آپ کو اور اپنے تابعون کو گناہون سے۔ پس اگر یہہ شخص جانتا ہو کہ اپنے تو ابع معصیت نوحہ کے مرتکب ہونگے اور اپنی حیات مین انکو زجر کیا اور منع فرمایا تو آپ کو اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے نگاہ رکھا۔ اور اگر اسکو نوحہ کی عادت تھی اور اسپر راضی تھا۔ پس اسکے لوگ اسکی موت کے بعد اس فعل کے مرتکب ہوے تو اس نوحہ کا وہ باعث ہوا اس صورت مین آپ کو اپنے لوگون کو آتش دوزخ سے نگاہ نہ رکھا وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ اور بسبب قول نبوی کے جو فرمایا ہی کہ تم سب عہدہ دار ہین اپنے تابعون کے نیک و بد سے پوچھے جاؤگے فَاِذَا لَمْ یَکُنِ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِہٖ فَہُوَ کَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی پس اگر نوحہ اسکا طریقہ پسندیدہ نہین تھا تو اور

میت پر نوحہ کرنے سے اسپر عذاب ہوتا ہی

شخص

شخص کا حال ایسا ہی جو بی بی عائشہ نے فرمایا جو آیت قرآنی ہی نہیں اٹھاویگا اٹھانیوالا گناہ دوسرا کا - یعنے دوسرے کے نوحہ کا گناہ اسکے طرف عاید نہوگا وَهُوَ كَقَوْلِهٖ تعالیٰ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ یعنے وہ جو استدلال کیا ہی آیت کا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى سے مانند اس فرمودہ الٰہی کے کہ جو فرمایا ترجمہ اور اگر پکارے کوی بوجھ والا اپنا بوجھ اٹھانے کو کوئی نہ اٹھاوے اسمین سے کچھ - اور اس قول کو امام بخاری نے تنہا ابوذر نے روایت کی ہی چنانچہ فتح الباری مین لایا ہی وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ اور جس چیز کی رخصت دی گئی ہی گریہ مین وہ غیر نوحہ کی صورت مین ہی - یہ عطف ہی اول ترجمہ پر جو قول النبی ہی وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا اور حضرت نے فرمایا نہین مارا جاتا ہی کوی نفس ظلم کی راہ سے مگر یہ کہ ہی پہلے بیٹے پر آدم کے گناہ اس مقتول کا - وہ قابیل ہی جو ابیل کو حسد سے مار ڈالا تھا وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اور یہ حکم ثابت ہی اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہی جو طریقہ ظلم سے مار ڈالنے کا اختراع کیا مقصود اس حدیث سے یہ ہی کہ جس شخص کا طریقہ نوحہ گری ہو اور اسکے ساتھ راضی ہو سو ویسے شخص کی موت پر جو نوحہ کریگے وہ عذاب پاویگا - اس لئے کہ اسکا طریقہ ڈالا اور باعث اس نوحہ کا ہوا

حدثنا عَبْدَانُ وَ مُحَمَّدٌ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا اسامہ بن زید جو حضرت کا متبنّٰی تھا کہا کہ حضرت کی دختر نے پیام بھیجا آپکے طرف کہ میرا ایک لڑکا حالت نزع مین ہی پس ہمارے پاس تشریف لاؤ - یہ دختر رسول کون تھین اسمین اقوال مختلف آئی ہین - بعض شرح مین ام کلثوم مذکور ہی جو زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ کی تھین قسطلانی نے کہا کہ وہ زینب زوجہ ابو العاص کی تھین - اور اس لڑکے مین بھی اختلاف آیا ہی فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَ كُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُسَمًّى پس حضرت نے کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ سلام پہنچا اور بول کہ مقرر اللہ ہی کے لئے ہی جو چیز کہ اسنے لی - اور اسیکے واسطے ہی جو اسنے عطا کی اور سب کو اسکے پاس ایک مدت معین ہی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ پس صبر کرا ور امیدوار اجر کی رہ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا پس حضرت کی دختر نے آپکے طرف کسیکو بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ البتہ تشریف لاوین فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ پس اسوقت حضرت اٹھے اور آپکے ساتھ صحابہ مذکورین اور ایک جماعت مردون کی تھی اور اسمین سے جو راوی حدیث کا ہی وہ بھی انہین سے ہی فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ پس اٹھایا گیا وہ لڑکا حضرت کے طرف - یعنے آپکے مبارک گود مین دیا گیا حالانکہ اسکا دم لرزان تھا تتقعقع اضطراب کے معنے مین - اور کہتے ہین کہ اس حرکت کو کہتے ہین کہ اسکے ساتھ آواز ہو قَالَ حَسِبْتُهٗ اَنَّهٗ قَالَ كَاَنَّهَا شَنٌّ راوی نے کہا کہ مین گمان کرتا ہون اس شخص سے جو روایت کی ہی کہا گویا ایک مشک ہی پانی اس سے حرکت کرتا ہی فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ پس حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک ریزان ہوئین فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ اشک ریزی کیا ہی حالانکہ آپ ہم کو صبر کا حکم فرماتے ہو قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فرمایا کہ یہ اشک ریزی ایک رحمی ہی جو اللہ تعالیٰ نے اسکو بندگون کے دل مین ڈالا ہی پس اللہ تعالیٰ رحم نہین کرتا ہی بندون کے کسی پر مگر اپنے جو خلق پر رحم کرین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ حضرت کی دختر معظم کے دفن کے وقت ہم حاضر ہوے - کہتے ہین کہ وہ دختر ام کلثوم زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ تھین - رقیہ - اسلئے کہ بی بی رقیہ جو فوت کہ رحلت کی حضرت غزوۂ بدر مین تھے انکے جنازے پر تشریف لاے قَالَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ انس نے کہا کہ حضرت انکی قبر پر تشریف رکھے تھین اور کہا مین نے دیکھا کہ حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک ریزان تھین قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا پس حضرت نے فرمایا کہ آیا تمہارے کوی مرد ایسا ہی کہ آج کی شب جماع نہ کیا ہو ابو طلحہ کہنے لگا مین ہون یا رسول اللہ پس حضرت نے فرمایا کہ تو قبر مین اتر پس ابو طلحہ اترا - بھید اس امر مین یہ ہی کہ جو شخص کہ عورت کی قبر مین اترے وہ عورت کی مخالطت کے ساتھ قریب العہد نہ ہو تا اسکی طبیعت ساکن اور مطمئن رہے - اور کہتے ہین کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ آپ قبر مین

الجزء الخامس

اترے پر حضرت راضی نہ ہوے۔ اسلئے کہ آپ کو معلوم ہوا تھا کہ عثمان ذوالنورین نے اسی شب اپنے بعض جاریاں سے ہمبستر ہوے تھے۔ اس لئے حضرت ابوطلحہ کو اختیار نہ دیا۔ اگر کہیں کہ انکو کب سزاوار تھا جس شب اپنی زوجہ محترمہ دختر پیغمبر خدا رحلت فرمائی ہو۔ اپنی جاریہ کے سامنہ مشغول ہوں تو اسکا جواب یہہ ہی کہ صاحبزادی کی بیماری درازی کھینچی تھی اور جناب ذوالنورین بے طاقت ہوے تھے۔ اور انکو یہہ گمان نہیں تھا کہ انکی رحلت آج کی شب ہوگی۔ اور کسی خبر میں بھی نہیں آیا کہ اس بی بی کے بعد رحلت یا حقنار موت کے وقت انسے وہ امر واقع ہوا واللہ اعلم مسلم ثنا عبدان قال حدثنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس ح قال اخبرنا عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ قال توفیت بنت لعثمان بمکۃ وجئنا لنشہدہا وحضرہا ابن عباس وابن عمر وانی لجالس بینہما او قال جلست الی احدہما ثم جاء الآخر فجلس الی جنبی عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی دختر نے رحلت کی اور ہم آئے تاجنازہ پر حاضر ہوں اور عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن عمر بھی تشریف لائے۔ راوی کہتا ہی کہ میں ان ہر دو کے درمیان بیٹھا۔ یا کہا کہ میں ان ہر دو سے نزدیک بیٹھا تھا۔ پھر دوسرا آیا اور میرے پاس بیٹھا فقال عبد اللہ بن عمر لعمرو بن عثمان الا تنہی عن البکاء فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ پس ابن عمر نے ابن عثمان کو جو عمیت کا بھائی تھا کہا آیا تو اس جماعت کو رونے سے منع نہیں کرتا ہی مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ مردہ عذاب پاتا ہی اسکے اوپر رونے سے فقال ابن عباس قد کان عمر یقول بعض ذلک پس ابن عباس نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مردہ عذاب پاتا ہی اسکے اوپر رونے سے ثم حدث پس ابن عباس نے حدیث کی قال صدر مع عمر رضی اللہ عنہ من مکۃ حتی اذا کنا بالبیداء اذا ہو برکب تحت اثلۃ کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ معظمہ سے پھرا جب ہم بیداء میں پہنچے کہ ایک جگہ ہی جہاں ببول کا درخت ہی ناگاہ ایک سوار کو دیکھا کہ درمیان ہی۔ یعنی ہر دو ایک محمل میں تھے جو مکہ معظمہ سے آتے تھے فقال ارجع الیہم فاخبرہم ان صہیبا یبکی علیک فقال یا ابتاہ یا اخاہ واصاحباہ پھر صہیب کے طرف رجوع کیا اور کہا کہ چل اور امیر المومنین سے ما یکلمہ ہو جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوے تھے اس زخم سے کہ جس سے رحلت کی یعنی یہہ واقعہ انہیں دنوں ہوا تھا کہ جب انھوں نے حج سے مراجعت کی صہیب آیا اور گریہ کرتے ہوے آہستہ کہا اے بھائی اور اے یار فقال عمر یا صہیب اتبکی علی وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ پس جناب خلافت مآب نے فرمایا کہ اے صہیب تو مجھ پر گریہ کرتا ہی۔ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مردہ عذاب کیا جاتا ہی اسکے لوگوں کے بعض گریہ سے اسپر۔ قسطلانی کہتا ہی کہ قید بعض گریہ کا کیا سو وہ محمول ہی اس گریہ پر جو نوحہ کے ساتھ ہو۔ سیمان شارح کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ صہیب کا گریہ نوحہ کے ساتھ نہیں تھا جیسا کہ نوحہ کے معنے سے معلوم ہوتا ہی اور عمر فاروق اسی گریہ کو منع کیا۔ اور حدیث عدم نہی کی وہ حدیث ہی جو بی بی عایشہ سے مروی ہی۔ وہاں نوحہ و عدم نوحہ برابر ہی فلیفہم قال ابن عباس فلما مات عمر ذکرت ذلک لعایشۃ فقالت رحم اللہ عمر ابن عباس نے کہا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے رحلت کی میں نے انکے اس قول کا ذکر بی بی عایشہ کی خدمت میں کیا۔ بی بی نے کہا اللہ تعالے رحمت کرے عمر پر۔ جاننے کہ یہہ کلمہ حسن ادب سے ہی۔ اسطرح پر جو قول الٰہی میں آیا ہی عفا اللہ عنک لم اذنت لہم جب بی بی عایشہ نے قول عمر کو غریب اور نادر جانا لوگوں کے دفع وحشت کے عمر رضی اللہ عنہ کے طرف خطا کی نسبت کرنے سے اور کہا واللہ ما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیعذب المومن ببکاء اہلہ علیہ قسم اللہ کی حدیث نکی حضرت نے کہ مقرر ہرآئینہ عذاب کرتا ہی مسلمان کو اسکے لوگوں کے گریہ سے اسپر ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ ولیکن پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر خدا تعالی زیادہ کرتا ہی عذاب کافر کو اسکے لوگوں کے رونے سے اسپر وقالت حسبکم القرآن ولا تزر وازرۃ وزر اخری بی بی عایشہ نے

الجزء الخامس

کہا بس ہے تمکو قرآن جو اسکا منطوق یہہ ہی کہ نہیں اٹھاتا ہی ایک گنہگار گناہ دوسرے کا بشرح ترجمہ ہین ایک بیان وافی گذرا کہ عذاب میت کا دوسرے کے گریہ اور نوحہ سے اس آیت کے ساتھہ وجہ منافات نہین رکھتا ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ابن عباس نے اسوقت کہا کہ اللہ ہنساتا اور رلاتا ہی ابن عباس رضی کرتے ہین اسبات کی جو ابن عمر قایل ہین کہ میت کے لوگ رونے سے میت عذاب پاتی ہی وجہ نفی کا یہہ ہی کہ انسان کا ہنسنا اور رونا اور اسکا حکم و امر واللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی ہے کہ جو تعالیٰ ان امور غمی و خوشی کو انسان مین ظاہر کرتا ہی پس ان حالات کو اسباب مین کچھہ تاثر نہین ابن عباس سے یہہ بات جب ابن عمر نے سنی خاموش رہے قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ واللہ ابن عمر نے بعد ازان کچھہ نہ کہا **ف** قسطلانی نے لکھا ہی کہ زین ابن منیر نے کہا کہ ابن عمر کا سکوت انکی قبولیت پر دلالت نہین کرتا ہی شاید کہ مجادلہ کو مکروہ سمجھکے خموشی لی ہو۔ اور قرطبی نے کہا کہ ابن عمر کا سکوت حدیث کا رفع معرض ہونے پر کچھہ شک واقع ہونے سے نہین بلکہ احتمال ہی کہ انکے پاس حدیث تاویل طلب تھی پر اسوقت کوئی محل صحیح متعین نہوا یا وہ مجلس اس مباحثے کی مقتضی نہین تھی۔ اور خطابی نے کہا کہ بی بی عایشہ رض اور ابن عمر ہر دو کے مذہب مین منافات نہین کہ ہر دو حدیث صحیح ہون وجہ تطبیق یہہ ہے کہ میت کو عذاب اس وقت لازم ہوگا کہ وہ اپنے لوگ کو اپنے حین حیات اپنے بعد نوحے کے لئے وصیت کی ہو پس اگر وہ نوحہ سے راضی نہوا اور وصیت نہ کی ہو انکے نوحہ کا عذاب اسپر نہوگا انتہی

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا اُصِيْبَ عُمَرُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ وَا اَخَاهُ فَقَالَ عُمَرُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا ۔ زہا ابوبکر کو جزوی کہ اسنے سنی ہی بی بی عایشہ سے کہ فرمایا کہ مقرر حضرت ایک یہودیہ عورت پر گذرے کہ وہ موئی تھی اور اسکے لوگ اسپر روتے تھے۔ فرمایا کہ یہہ لوگ اسکے مرنے پر روتے ہین اور تحقیق وہ عورت اپنی قبر مین عذاب پاتی ہی۔ اور مراد بی بی عایشہ کی یہہ ہی کہ جب وہ عورت کافرہ تھی اپنے کفر کے سبب سے عذاب پاتی ہی نہ لوگون کے رونے کے سبب سے۔

باب مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب بیان مین اس چیز کے جو مکروہ ہی تحریمی ہی میت پر نوحہ کرنے سے وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ عَلٰى اَبِيْ سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ اَوْ لَقْلَقَةٌ اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چھوڑ دو ان عورات کو جس حال مین کہ روتی ہین ابو سلیمان پر۔ یہہ کنیت خالد بن ولید کی ہی۔ جب سن اکیس ہجری مین امیر المومنین عمر فاروق کی خلافت مین مدینہ طیبہ مین انکی رحلت ہوئی۔ مغیرہ کی عورتین جمع ہوکے اسپر گریہ کرتے تھین لوگون نے حضرت عمر سے کہا کہ انکو منع کیجئے عمر فاروق نے کہا کہ انکو چھوڑ دو جب تک کہ نقع اور لقلقہ نہو۔ خود امام بخاری ان ہر دو لفظ کی تفسیر کی ہی وَالنَّقْعُ التُّرَابُ عَلَى الرَّاْسِ کہ نقع کے معنے سر پر مٹی ڈالنی۔ اور لقلقہ آواز بلند کرنی ہی نقع بفتح نون و سکون قاف اور آخر مین عین ہی۔ اور لقلقہ دو لام اور دو قاف سے ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ نقع گریبان پھاڑنا ہی۔ اور لقلقہ نوحہ گرون کی آواز ہی جو حلق مین پھرتے ہین اور مصابیح الجامع مین منقول ہی کہ نقع رونے کا آواز بلند ہی **حدثنا** اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلٰى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مغیرہ نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے مقرر جھوٹھ مجھ پر بولنا ایسا نہین کہ اور کسی پر جھوٹھ کہے بلکہ جسنے مجھ پر جھوٹھ باندہے عمداً نہ سہواً خطاسے۔ پس اسکو کہو کہ اپنی رہنے کی جگہہ آتش دوزخ مقرر کرلے وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا يُنَاحُ عَلَيْهِ اور سنا مین حضرت سے کہ فرماتے تھے جسپر نوحہ کیجاوے عذاب کیا جاتا ہی اسپر بسبب نوحہ کے اسپر **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِمَا يُنَاحُ عَلَيْهِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

بیانچہ

الجزء الخامس

قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ مُتابعت کی ہی عبدان کی عبدالاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید کہا حدیث کی ہم سے سعید جو ابن عروبہ ہی اسنے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے سعید بن المسیب سے ح وَقَالَ آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ۔ امام بخاری نے کہا کہ آدم نے شعبہ سے بسند مذکور اس لفظ سے روایت کی ہی اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ یعنے میت عذاب پاتی ہی زندے کے رونے سے اسپر اور مراد گریہ سے نوحہ ہی **باب** یہہ باب بلا ترجمہ ہی۔ اور جو حدیث کہ اسمیں مذکور ہی جب ترجمۂ باب سابق کے معنے میں درج نہیں اس لئے پہلے باب سے بلفظ باب فصل کیا **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا ابن المنکدر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ لایا گیا میرا باپ غزوۂ احد کے روز جو شہید ہوا تھا۔ اور کافروں نے اسکو مثلہ کیا تھا کہ گوش و بینی قطع کیا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت کے آگے رکھا گیا اور ایک کپڑے سے پوشیدہ کیا گیا تھا فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي پھر میں گیا جس حال میں کہ کپڑا اسے اٹھانا چاہتا تھا سو میری قوم نے مجھ کو منع کیا ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي پھر میں گیا کہ اسکے کپڑا اٹھاؤں میرے لوگوں نے مجھ کو منع کیا فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو پس حضرت نے حکم فرمایا تو کپڑا اٹھایا گیا پس حضرت نے آواز نالہ کرنیوالے کی سنی۔ پوچھا کہ یہہ رونیوالی عورت کون ہی۔ لوگوں نے کہا کہ عمرو کی بیٹی تو یا بہن۔ سفیان نے شک کیا ہی۔ اگر عمرو کی دختری تو عبداللہ مقتول کی خواہر ہی۔ اگر خواہر عمرو کی ہی تو اسکی پھپی ہی قَالَ فَلِمَ تَبْكِي فرمایا کہ وہ کس لئے گریہ کرتی ہی یہہ استفہام انکاری ہی یعنے چاہئے کہ گریہ نکرے أَوْ لَا تَبْكِي فرمایا کہ گریہ نکرے ہنی غائب ہی۔ یہہ بھی شک راوی کا ہی فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا کہ ہمیشہ فرشتے اسپر اپنے پروں سے سایہ کرتے تھے جو اسکی روح پاک آسمان پر لیجانے کے لئے ہجوم کئے تھے حَتَّى رُفِعَ یہاں تک کہ میدان شہادت سے اٹھایا گیا یعنے اسکو یہہ مرتبہ حاصل ہوا ہی سزاوار نہیں کہ تو اسکی موت پر گریہ کرے غمگین ہووے **باب** لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ باب یہہ بیان میں کہ وے لوگ ہمارے سے نہیں جو مصیبت میں اپنے گریبان کو چاک کریں **حدثنا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فرمایا نہیں ہمارے سے وے لوگ جو مصیبت میں اپنے رخسار پر طمانچہ مارے اور اپنے گریبان کو پھاڑے اور مردے کو پکارے پکارنا جاہلیت کا۔ یعنے وہ جو کفار زمان اسلام کے آگے مردگان کو پکارتے اور نوحہ کرتے تھے واجبلاہ وغیرہا۔ یہہ حدیث ان چیزوں پر مشتمل ہی ان سے ہر ایک چیز کے ساتھ دوسرا ترجمہ کرکے ایک باب دوسرا اسمیں اشارہ یہہ ہی کہ ان سے ہر چیز ممنوع ہی **باب** رِثَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ رثا صیغہ ماضی ہی مانند بار کے ثا مثلثہ سے آخر میں ہمزہ ہی۔ اور بعض روایات میں ثی مانند رمی کے آیا ہی۔ رثا اور رثی ہر دو موتی کے خوبیاں شمار کرنیکے معنے میں ہیں۔ اور ورد اندوہ کے معنے بھی ہیں۔ یہاں بمعنی اخیر مراد ہی۔ یعنے حضرت درد و غم کے غمگین ہوئے سعد بن خولہ پر جو کبار مہاجرین سے ہی اور بمدینہ ہی۔ مکہ معظمہ میں حجۃ الوداع میں رحلت کی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فِي عَامِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ پس میں نے کہا یا رسول اللہ مقرر مجھ کو درد سے پہنچی وہ چیز جو آپ دیکھتے ہو۔ اور میں صاحب مال ہوں اور مجھے وارث نہیں مگر ایک دختر۔ آیا میں صدقہ کروں فقرا پر اپنے مال سے دو ثلث فرمایا نہیں پھر کہا کیا آدھا مال تصدق کروں فرمایا نہیں۔ پھر حکم کیا کہ تیسرا حصہ صدقہ کر۔ اور تیسرا حصہ زیادہ ہی اسکو کم نجان۔ کثیر فرمایا یا کبیر شک راوی کا ہی ہر دو کے ایک ہی معنے ہیں إِنَّكَ إِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مقرر تو اگر اپنے وارثوں کو اغنیا چھوڑے وہ بہتر ہی اسبات سے کہ انکو برہنہ چھوڑے جس حال میں کہ وے صدقہ طلب کریں کف دست سے یا جاہیں لوگوں کے ہاتھ سے وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا

صدقہ وخیرات ثلث مال سے زیادہ نہ کرنا چاہئے

الجزء الخامس

وَجْهَ اللّٰهِ حَتّٰى مَا تَجْعَلُ فِي امْرَأَتِكَ مقرر تو نفقہ نہین دیتا ہی نفقہ دینا کہ اس سے خوشنودی خدا یتعالی کی چاہئے تا اسپر ایک اجر ملے۔ یہان تک تو اپنی عورت کے منہہ مین ایک چیز ڈالے یعنے اپنی زوجہ کو ایک چیز اسپر بھی ایک اجر پاویگا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي مین نے کہا یا رسول اللہ مین چھوڑا جاتا ہون مکہ معظمہ میرے یارون کے جانے کے بعد جو وے کے ساتھ مراجعت کرتے ہین۔ یہہ مقولہ اس خوف سے کہا کہ مکہ معظمہ کے مشرکون مین مرے یہان مین باقی رہے اس صورت مین ثواب ہجرت کا جو مکے سے مدینہ کے طرف کی تھی پایا نجائیگا اور صحابہ اس بات کو مکروہ رکھتے تھے کہ وطن سے ہجرت کرے پھر اسکے طرف رجوع کرین قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً فرمایا تو چھوڑا نجائیگا مکے مین۔ پس عمل نکریگا تو کوی نیک عمل۔ مگر یہہ کہ اس عمل سے تجھکو ایک درجہ ملیگا اور ایک بلندی مراتب قرب سے پاویگا ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ شاید کہ تو چھوڑا جاویگا دنیا مین یہان تک کہ بہت سے مسلمان تجھسے فائدہ پاینگے۔ اور دوسرے لوگ یعنے کفار تیرے سے زیان دیکھینگے۔ حضرت کا یہہ قول از راہ اعجاز غیب سے خبر دینی ہی پھر ویسا ہی سعد بن ابی وقاص نے ایک عمر دراز پائی۔ اور عراق و ترک کی فتح اسکے ہاتھہ پر ہوئی۔ ان فتوحات غنایم سے مسلمانون کو فواید کثیر حاصل ہوے اور کفار خوار و ذلیل ہوگئے۔ سعد بن ابی وقاص کے جہادات اور فتوحات کا بیان مفصل مترجم عاصی نے حدیقۃ الاحباب مین بسط کے ساتھہ لایا ہی اگر مطلوب ہو دیکھہ لین۔ غرض حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہ تسکین و بشارت دیکے یہہ دعا کی اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ بار خدایا کامل کر میرے محابہ کے لئے انکی ہجرت یعنے ہجرت کا ثواب انکو دیجئے۔ اور رونکرا نکو الٹے پیر یعنے ہجرت سے پھیرنہ لا اور جادہ استقامت سے رجوع نہ دیجئے یہہ دعا جناب سعد اور دوسرے صحابہ امجد کی تسلی کے لئے فرمائی لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ لٰكن مسکین سعد بن خولہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترحم کیا۔ اس لئے کہ وہ حجۃ الوداع مین مکہ معظمہ مین دنیا سے سدہارا۔ اور ایک قول سے سال صلح حدیبیہ مین ہجرت کے بعد۔ اور وہ دوست رکھتا تھا کہ دوسری جگہہ مرے۔ اور چونکہ مکہ معظمہ سے ہجرت کی تھی۔ وہان مرنے کو ناخوش رکھتا تھا۔ یہہ کلام سعد کا ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ زہری کا ہی۔ اور یہہ حدیث اسی قول سے ترجمہ کے ساتھہ مطابق ہی **باب** مَا يُنْهٰى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ باب بیان مین اس چیز کے جو منع کیا جاتا ہی بال تراشنے سے مصیبت مین وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى امام بخاری نے اس جگہہ کہا حَدَّثَنَا اس لئے کہ بطور مذاکرہ کے سنانا بصورت تحمیل حدیث کے۔ شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ یہہ بات تعلیق سے ہی حکم بن موسی امام بخاری کے شیوخ سے نہین جہان کہ اسکے شیوخ جمع کئے گئے ہین حکم بن موسی کے ترک ذکر پر متفق ہوے ہین **حدثنا** يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ ابْنُ أَبِي مُوسٰى قَالَ وُجِعَ أَبُو مُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ ابو بردہ بن ابو موسی نے کہا کہ ابو موسی ایک درد سے سخت دردناک ہوا سو بیہوشی نے غلبہ کیا اور اسکا سر اسکی عورت کے ایک عورت کے گود مین تھا پس اس عورت نے آہ و نالہ کیا جیسا کہ مسلم مین اسکی تصریح آئی ہی فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا پس اسکے درد کے بسبب اس عورت پر کوی چیز رد نکر سکے اور اسکو منع نکر سکے فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب وہ ہوش مین آیا کہا مقرر مین بیزار ہون جس سے بیزار ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ مقرر حضرت اسے بیزار ہین جو مصیبت مین رونیکی آواز بلند کرے وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ اور اس سے جو اپنے بال کو تراشے اور اپنے گریبان کو چاک کرے **باب** لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَدَبَّ باب بیان مین کہ وہ ہمارے سے نہین اور ہمارے طریقہ پر نہین جو مصیبت مین اپنے رخسار پر مارے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اسکا ترجمہ گذرا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي لَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا اور امام بخاری نے کہا کہ وہ ہماری راہ اور ہماری سنت پر نہین۔ یہہ تشدید و تغلیظ ہی معصیت پر نہ انکہ دین سے خارج ہی اعاذنا اللہ من الکفر **باب** مَا يُنْهٰى عَنِ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ باب بیان مین اس چیز کے جو منع کی جاتی ہی واویلاہ کہنے اور نوحہ کرنے سے اہل جاہلیت کے

مصیبت مین **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش عن عبد اللہ بن مرۃ عن مسروق عن عبد اللہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاھلیۃ **باب** من لم یظھر حزنہ عند المصیبۃ یعرف عند الحزن **حدثنا** محمد المثنی قال حدثنا عبد الوھاب قال سمعت یحیی قال اخبرتنی عمرۃ قالت سمعت عایشۃ قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فیہ الحزن وانا انظر من صائر الباب شق الباب بی بی عایشہ نے کہا کہ جب خبر شہادت زید بن حارثہ وجعفر طیار وعبد اللہ بن رواحہ کی آئی حضرت تشریف رکھتے جس حال مین کہ آپ سے درد وغم ہویدا جاتا تھا۔ ومین نظر کرتی تھی دروازے کے شگاف سے یہہ تفسیر بھی بی بی عایشہ سے ہی فاتاہ رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءھن فامرہ ان ینھاھن فذھب ثم اتاہ الثانیۃ لم یطعنہ فقال انھن فاتاہ الثالثۃ قال واللہ لقد غلبتنا یا رسول اللہ فزعمت انہ قال فاحث فی افواھھن التراب پس ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا مقرر عورتین جعفر کے اور انکے رونیکا ذکر کیا۔ حضرت نے انکو منع کرنے کے لئے فرمایا پھر وہ ان عورات کے طرف گیا اور منع کیا پھر دوسری بار حضرت کی خدمت مین آیا کہ عورات نے اسکی اطاعت نکی۔ پھر فرمایا کہ انکو منع کر سو وہ تیسرے بار آیا اور کہا یا رسول اللہ قسم اللہ کی مقرر دئے عورات نے ہمارے پر غلبہ کیا گریہ سے باز نہ آئین۔ بی بی عایشہ کہتی ہین کہ حضرت نے فرمایا کہ انکے منہہ مین مٹی ڈال تا وحشی راہ بند ہو یہہ مبالغہ ہی بجہین فقلت ارغم اللہ انفک لم تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی نے کہا کہ خاک آلودہ کرے اللہ تعالی تیری بینی کو تو کس لئے وہ کام نہین کرتا ہی جو حضرت نے تجکو حکم فرمایا ولم تترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء تو نہین ترک کیا حضرت کو رنج سے یعنے تو آپ کو خبر دی کہ تو انکو منع نہین کر سکتا ہی تا دوسرے کو روانہ فرماتے اور اس رنج سے رہائی پاتے **حدثنا** عمرو بن علی قال حدثنا محمد بن فضیل قال حدثنا عاصم الاحول عن انس قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شھرا حین قتل القراء انس کہتے ہین کہ حضرت نے قنوت پڑہی کفار کی ایک جماعت پر ایک مہینا بھر جب قاریان قرآن مارے گئے۔ اسکا مختصر قصہ یہہ ہی کہ اہل صفہ کی ایک جماعت کو جو قاریون سے تھے حضرت نے نجد کے طرف روانہ فرمایا تا انکو دعوت اسلام کرین۔ عامر بن طفیل سلیم وذکوان کے قبیلے کے ساتھہ ان پر آیا اور مقاتلہ کیا ان قاریون سے اکثر شہادت پائے یہہ واقعہ ہجرت کے چوتھے سال مین رو دیا فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حزن حزنا قط اشد من ذلک پس مین نے حضرت کو ہرگز نہین دیکھا کہ اس سے سخت تر کبھی غمگین ہوئے ہون۔ **باب** من لم یظھر حزنہ عند المصیبۃ باب بیان اس شخص کے کہ ظاہر نہ کیا اپنے غم کو مصیبت مین وقال محمد بن کعب القرظی الجزع القول السیئ والظن السیئ محمد بن کعب قرظی جو قوم اوس کا حلیف یعنے ہم عہد تھا کہ جزع وہ باتین ہین جو اکثر احوال مین غم انگیز ہین۔ اور گمان بد نومیدی ہی اس معاوضہ خیر سے جو مصیبت زدہ کو دنیا مین ملیگا۔ کہ وہ نافع تر ہی اس چیز سے جو فوت ہوئی یا ناامیدی اس اجر و ثواب سے ہی جو صابرون کے لئے وعدہ کیا گیا ہی وقال یعقوب علیہ السلام انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ مین گلہ نہین کرتا ہون اپنے درد وغم کا مگر اس سے شکایت نہو سکیگی مگر طرف اللہ تعالی کے مطابقت ترجمہ کی حدیث کے ساتھہ یہی ہی **حدثنی** بشر بن الحکم قال حدثنا سفیان بن عیینۃ قال اخبرنا اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یقول اشتکی ابن لابی طلحۃ قال فمات سفیان نے کہا کہ ہم کو اسحاق نے خبر دی کہ اسنے انس سے سنا کہ کہتا تھا ابو طلحہ کا ایک لڑکا ابو عمیر جو خوبصورت تھا بیمار ہوا۔ انس کہتا ہی کہ وہ لڑکا مرا اور اسوقت ابو طلحہ باہر گئے تھے فلما رات امراتہ قد مات ھیأت شیئا وخبأتہ فی جانب البیت پس جب ابو طلحہ کی زوجہ صابرہ ام سلیم نے دیکھا کہ لڑکا مر گیا تیاری کی (یعنے کھانا تیار کیا یا اسکو غسل وکفن وخوشبوئی دیکے تیار کر دیا اور اسکو کہیں ایک طرف کے گھر کے کونے مین لٹا دیا یا آپ کو سنوار کے شب باشی کی تیاری کی تا شوہر رغبت کرے چنانچہ یہہ روایت ابن سیرین نے کی ہی انس سے۔ یہہ سامان اس بی بی نے جو کیا رضا برضائے الہی کے لئے تھا تا اللہ کی خوشی کے ساتھہ آپہی خوشی ظاہر کرے

اعلی درجہ ہی مقربان خدا کا فَلَمَّا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ اسْتَرَاحَ پس جب ابو طلحہ آیا پوچھا کہ کسطرح پر ہی حال لڑکے کا۔ بی بی نے کہا کہ مقرر اسکا نفس آرام لیا ہی۔ یعنے وہ قلق و اضطر جو بیماری کے سبب تھا دفع ہوا اب آرام لیا ہی ابو طلحہ نے سمجھا کہ عافیت سے خواب مین آرام لیا ہی۔ اور مین امید رکھتی ہون کہ تحقیق وہ استراحت کی ہو۔ یعنے دنیا کی رنج و بلا سے جو وہ نہین جانتی تھی کہ اطفال مسلمین کو عذاب نہین ہی۔ اور بی راہ سے کہ کوئی امید رکھتی ہون اور تفویض بخدا کی وَطَنَّ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَّهَا صَادِقَةٌ اور ابو طلحہ نے گمان کیا کہ وہ سچی ہی بہ نسبت اسکے کہ اسکے کلام سے فہم کیا تھا۔ جو کلام کہ دو معنون پر محتمل ہو ایک اس سے خلاف واقع ہو۔ وہ دروغ سے میرا ہی۔ ہر چند مخاطب وہی معنا سمجھے پر ایک مصلحت نیک کے لئے روا ہی فَبَاتَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اغْتَسَلَ انس نے کہا پس ابو طلحہ نے عورت کے ساتھ خواب کیا اور اس سے ہم بستر ہوا۔ اور جب صبح ہوئی غسل کیا فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ اَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ پس وقت ابو طلحہ گھر سے باہر نکلنا چاہا اسکو خبر دی کہ لڑکے نے رحلت کی۔ اور مسلم کی روایت مین جو آیا ہی اسکا حاصل یہہ ہی کہ بی بی نے کہا ای ابو طلحہ اگر کسی نے کسی کو ایک چیز عاریت دی۔ پھر اپنی چیز وہ طلب کرتا اسکو پہنچتا ہی یا نہ۔ ابو طلحہ نے کہا کہ چیز عاریت ہو وہ پہنچا چاہئے۔ پس اسکی زوجہ نے کہا کہ تو صبر کر اسکے اجر کے لئے کہ تیرے لڑکے نے رحلت کی اور وہ اللہ کی امانت تھی فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ بَيْنَهُمَا پس حضرت کے ساتھ نماز پڑھی صبح کی یا جنازے کی۔ پھر ابو طلحہ نے حضرت کو خبر دی اس معاملہ سے جو اسکے اور اسکی عورت کے درمیان گذرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا لَيْلَتَكُمَا پس حضرت نے فرمایا کہ قریب ہی کہ اللہ تعالی برکت دیوے ان دونون کو انکی شب مین۔ یعنے اولاد مین برکت ہوگی۔ اور انس سے ابن سیرین نے ایک روایت کی ہی کہ وہ بی بی اسی شب حاملہ ہوی۔ اور ایک لڑکا جنی جو عبد اللہ بن طلحہ ہی قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَرَاَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ اَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ سفیان بن عیینہ کہتا ہی کہ انصار سے ایک مرد نے کہا جو اسکا نام عبایہ ہی ابن رافع ابن خدیج کہ مین نے ان ہر دو کو دیکھا کہ انسے نون فرزند وجود مین آئے وے سب حافظ قران ہوئے۔ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عبایہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن طلحہ کی اولاد سے سات فرزند کو دیکھا۔ یہہ روایت اگلی روایت کی منافی نہین۔ کس لئے کہ سفیان نے نقل کی ہی کہ طلحہ کی اولاد سے نون فرزند کو دیکھا تا بمقتضائے ظاہر اسکے اولاد بلاواسطہ پر حمل کرین مطلق اولاد کہا اور یہہ بات اولاد کی اولاد کو شامل ہی

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب اس بیان مین کہ جس صبر پر اجر و ثواب مترتب ہی پہلے اسیب پر یعنے شروع مصیبت پر وَقَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْعِدْلَانِ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ عمر بن الخطاب نے کہا کہ بہتر دو عدل ہین اور بہتر علاوہ ہی۔ عدل بکسر عین و سکون دال ایک جانب کے بار شتر کو کہتے ہین۔ اور علاوہ بکسر عین اس بار کو کہتے ہین جو ہر دو عدل کے درمیان رکھین۔ یعنے اس آیت شریفہ مین تین نعمتین الٰہی ہین اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ یعنے وے لوگ کہ جب پہنچے انکو ایک مصیبت کہتے ہین کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہین یعنے اسیکے بندے اور اسیکے ملک مین اور تحقیق ہم اسی کے طرف پھر جانے والے ہین۔ یعنے آخرت مین جزا کے لئے۔ اور یہہ وے لوگ ہین کہ انپر بخشش اور ثنا ہی انکے پروردگار سے اور رحمت ہی۔ اور یہہ وے لوگ ہین کہ ہدایت پائے راہ راست کو پہنچے ہین۔ ان ہر دو آیتون مین دو عدل کے طرف اشارہ ہی جو مغفرت اور رحمت ہی۔ اور علاوہ کے طرف جو اہتدا ہی۔ اور عدلان و علاوہ کی تعیین مین اور بھی اقوال آئے ہین **مترجم** کہتا ہی کہ ابن بطال نے کہا کہ عدلان سے مراد یہہ انا للہ و انا الیہ راجعون ہی اور علاوہ سے اسکی جزا مراد ہی اور قرآن عظیم مین نو جگہ پانچ جگہ صبر کا ذکر آیا ہی منجملہ وقولہ تعالی وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ یہہ عطف ہی الصبر عند الصدمة پر۔ یعنے یہہ باب اور اس قول الٰہی کے بیان مین ہی جو ارشاد ہوا۔ استعانت اور یاری دہو تم ہو اپنے حوایج مین ساتھ صبر کے اور نماز کے۔ یعنے فرج و سرور کے وقت کا انتظار کرو۔ یا روزہ رکھو کہ اسمین صبر ہی کھانے پینے سے اور اسمین نفس کشتی ہی۔ اور یاری دہو تم ہو نماز سے یعنے مصیبت کے وقت نماز پڑھو اور نماز مین دل لگاؤ تا تمہارا غم دور ہو۔ نماز تمام عبادات کی جامع ہی

ایک بی بی جو صبر و رضا بقضا مین درجہ کمال کو پہنچی ہی

الجزء الخامس

اور اسمیں نفس و شیطان کے ساتھ مجاہدہ ہی۔ اور اللہ تعالی سے مناجات ہی اور حضور شہر سے متضمن ہے۔ پس کمال خشوع کے ساتھ ادا کرو تا اپنے مقصد کو پہنچو۔ اور یہہ نماز اور دعا کے ساتھ استعانت کرنی گران اور دشوار ہی مگر ذریعہ ہون بہشت کے

حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ثابت قال سمعت انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصبر عند الصدمة الاولی **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون باب بیان میں اس قول نبی علیہ السلام کے کہ ہم تیری موت کے سبب محزون ہین جو حضرت نے خطاب کیا اپنے فرزند ابراہیم کے طرف وقال ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تدمع العین ویحزن القلب اور ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ انکھین اشک ریزان ہین اور دل غمگین ہوتا ہی

حدثنا الحسن بن عبد العزیز قال حدثنا یحیی بن حسان قال حدثنا قریش وہو ابن حیان عن ثابت عن انس بن مالک قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراہیم انہ نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ اسنے ابو یوسف آہنگر پر اور وہ شوہر تھا ام سیف کا جو دایہ ابراہیم ن رسول اللہ کی تھی ظئر بکسر ظاء معجمہ و ہمزہ کے اسکو کہتے ہین جو اپنے غیر پسر کو شیر دیوے۔ اور شیر دینے والی کے شوہر پر بھی اطلاق کرتے ہین فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ بعد ذلک وابراہیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان فقال لہ عبد الرحمن بن عوف وانت یا رسول اللہ فقال یا ابن عوف انہا رحمة پس حضرت نے ابراہیم کو اپنے گود مین لیا اور انکو بوسہ دیا اور سونگھا۔ اور یہہ گود مین لینا ابراہیم کی موت کے لگے تھا۔ پس ہم اسکے بعد ابو سیف پر آئے جس حالین کہ ابراہیم جود کرتا تھا اپنے ذات کو جیسا کہ جود مال کرتے ہین جان سو پینا ابراہیم کا گویا تعظیم کی راہ سے جود کہا۔ پس حضرت کے ہر دو چشم مبارک اشک ریزان ہوئین۔ پس عبد الرحمن بن عوف نے تعجب کی راہ سے کہا یا رسول اللہ آپ لوگون کو صبر کا حکم فرماتے ہو کیا آپ روتے ہو تو آپ نے فرمایا کہ ای ابن عوف یہہ رحمت ہی۔ یعنے مہربانی اور شفقت ہی جو انسان کی طبیعت مین بہ نسبت فرزند کے ہوتی ہی یہہ جزع اور بے صبری مین داخل نہین ثم اتبعہا باخری پھر پیچھے لائے اسکے یہہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العین تدمع والقلب یحزن پھر فرمایا مقرر چشم اشک بہاتے ہین اور دل غم کرتا ہی ولا نقول الا ما یرضی ربنا اور ہم نہین کہتے ہین زبان سے مگر وہ کلمہ جو اللہ تعالی راضی ہو وانا بفراقک یا ابراہیم لمحزونون کہ ہم تیری جدائی سے ای ابراہیم البتہ غمگین ہن رواہ موسی عن سلیمان بن المغیرۃ عن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہ حدیث روایت سے موسی کے اس اسناد سے بھی پہنچی ہے **باب** البکاء عند المریض باب بیان مین رونے نزدیک بیمار کے

حدثنا اصبغ عن ابن وہب قال اخبرنی عمرو عن سعید بن الحارث الانصاری عن عبد اللہ بن عمر قال اشتکی سعد بن عبادۃ شکوی لہ ابن عمر نے کہا کہ سعد بن عبادہ بیمار ہوا وہ بیماری جو اسکو تھی فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ مع عبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود فلما دخل علیہ فوجد فی غاشیتہ اہلہ فقال قد قضی فقالوا لا یا رسول اللہ پس حضرت اسکی عیادت کے لئے تشریف لائے ان تینون صحابہ کے ساتھ۔ پس جب اسپر داخل ہوئے تو سعد کو اسکی اہلیہ کے گود مین پایا پس استفہام کی راہ سے فرمائے کہ کیا سعد ہارا۔ حاضرون نے کہا نہین یا رسول اللہ فبکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای القوم بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکوا فقال الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا واشار الی لسانہ او یرحم پھر حضرت نے گریہ کیا پس جب قوم حضرت کا رونا دیکھا آپ بھی روئی۔ پھر حضرت نے فرمایا کیا نہین سنتے ہو کہ اللہ تعالی عذاب نہین کرتا ہی آنکھون کے اشک بہانے سے اور نہ دل کے غم سے ولیکن عذاب کرتا ہی اس سے اور اشارہ کیا اپنی زبان مبارک کے طرف یا رحم کرتا ہی۔ یعنے اگر نیک بات کہے اور دعا کرے وان المیت یعذب ببکاء اہلہ اور مقرر میت عذاب کی جاتی ہی اسکے لوگ اسپر رونے سے وکان عمر یضرب فیہ بالعصا ویرمی بالحجارۃ ویحثی التراب اور تھے عمر رضی اللہ عنہ کہ رونیکے وقت لکڑی سے مارتے اور پتھر ڈالتے اور خاک پھینکتے۔ جیسا کہ حضرت عورات جعفر کے حق مین فرمایا **باب** ما ینہی من النوح والبکاء والزجر عن ذلک باب بیان اس چیز کے جو منع کیا جاتی ہی یا منع

کرنے میں

کرنے میں نوحہ اور گریہ کے اور سر منڈانا کرنی اس سے **حدثنا** محمد بن عبداللہ بن حوشب قال حدثنا عبدالوہاب قال حدثنا یحیی
بن سعید قال اخبرتنی عمرۃ قالت سمعت عایشۃ یقول لما جاء قتل زید بن حارثۃ وجعفر وعبداللہ بن رواحۃ جلس
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فیہ الحزن وانا اطلع من شق الباب فاتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ان نساء جعفر و
ذکر بکاءھن فامرہ ان ینہاھن فذھب الرجل ثم اتاہ فقال نھیتھن وذکر انھن لم یطعنہ فامرہ الثانیۃ ان ینہاھن
فذھب ثم اتی فقال واللہ قد غلبتنی او غلبننا الشک من محمد بن حوشب فزعمت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال فاحث فی افواھھن التراب فقلت ارغم اللہ انفک فواللہ ما انت بفاعل وما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من العناء۔ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا **حدثنا** عبداللہ بن عبدالوہاب قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ایوب
عن محمد عن ام عطیۃ قالت اخذ علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البیعۃ ان لا ننوح ام علیہ نے کہا کہ حضرت نے ہم سے عہد لیا بیعت
کے وقت کہ نوحہ نکریں فما وفت منا امرأۃ غیر خمس نسوۃ پس وفا نہ کیا ہمارے اس عہد کو کسی عورت نے ان عورات سے جو بیعت کے وقت حضرت نے جن سے
اقرار لیا تھا سوائے پانچ عورتوں کے۔ یعنے وے پانچ عورتیں نوحہ کرنے سے بچ گئیں ام سلیم وامرأۃ معاذ ام سلیم جو
والدہ انس بن مالک کی ہی۔ ایک قول سے اسکا نام سہلہ ہی دوسری ام العلاء انصاریہ جو دختر ابی سبرہ کی اور زوجہ معاذ ابن جبل کی ہی وامرأتین اور دو عورتیں
دوسری جملہ پانچ ہیں او ابنۃ ابی سبرۃ وامرأۃ معاذ وامرأۃ اخری یا راوی نے کہا کہ تیسری دختر ابی سبرہ کی ہی چوتھی عورت معاذ کی ام عمرو ہی بنت
خلاد بن عمرو اور دختر ابی سبرہ کی اور ہی اور ایک اور عورت **باب** القیام للجنازۃ باب بیان میں کھڑے رہنے کے جنازہ کے لئے وہ شخص جو ہمراہ نہیں
حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا الزھری عن سالم عن ابیہ عن عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم حضرت نے فرمایا جبکہ تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو یہاں تک کہ تم کو چھوڑ کے اپنے پیچھے
یعنے جنازہ تمہارے آگے گذر جاوے وقال سفیان بن عیینۃ قال الزھری اخبرنی سالم عن ابیہ قال اخبرنا عامر بن ربیعۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مقصود اس سند کے لانے سے اسناد سابق کی تقویت ہی زاد الحمیدی حتی تخلفکم او توضع حمیدی نے اس روایت میں
یہ زیادہ کیا ہی کہ یا جنازہ زمین پر رکھا جاوے۔ امام ابوحنیفہ اور شافعی کہتے ہیں کہ یہ حکم قیام کا بطریق وجوب یا ندب کے اوایل میں تھا اسکے بعد منسوخ ہوا۔ اور وہ جو
اسکے بعد ابوسعید کے قول سے اور ابوہریرہ کی تصدیق سے لایا ہی وہ عدم نسخ میں ناظر ہی **باب** متی یقعد اذا قام للجنازۃ باب اس بیان میں کہ جب
جنازے کے لئے قیام کرے پھر کب بیٹھے **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن نافع عن ابن عمر عن عامر بن ربیعۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رای احدکم جنازۃ فان لم یکن ماشیا معھا فلیقم حتی تخلفھا او تخلفہ
فرمایا کہ جبوقت کہ تمہارے سے کوئی جنازہ دیکھے پس اگر جنازے کے ساتھ جانے والا ہو تو چاہئے کہ بیٹھ رہوے جنازہ کو یا بیٹھ رہے جنازہ اسکو امام بخاری نے شک کیا
ہی ان دو کلمات میں اور مسلم دوسرا کلمہ کہ یا بطریق جزم لایا ہی او توضع من قبل ان تخلفہ یا جنازہ زمین پر رکھا جاوے اسکو پیچھے رہنے سے آگے
حدثنا مسلم قال حدثنا ھشام قال حدثنا یحیی عن ابی سلمۃ عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم
الجنازۃ فقوموا لمن تبعھا فلا یقعد حتی توضع **باب** من تبع جنازۃ فلا یقعد حتی توضع عن مناکب الرجال
فان قعد امر بالقیام باب اس بیان میں کہ جو کوئی جنازے کے ہمراہ گیا پس نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ لوگوں کے کندھوں سے زمین پر رکھا جاوے۔ پس اگر بیٹھے
وہ کھڑا رہنے کے لئے حکم کیا جاوے **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابیہ قال کنا فی
جنازۃ فاخذ ابوھریرۃ بید مروان فجلسنا قبل ان توضع سعید مقبری کا باپ کہ جسکا نام کیسان ہی کہتا ہی کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ
تھے ابوہریرہ نے مروان بن حکم کا ہاتھ پکڑا پس وے ہر دو جنازہ رکھنے سے آگے بیٹھے فجاء ابوسعید فاخذ بید مروان فقال قم فوا للہ

قَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَانَا عَنْ ذٰلِکَ پس ابو سعید خدری آیا اور مروان کا ہاتھ پکڑا اور کہا اللہ تجھ سے اسکی یہ یعنے ابو ہریرہ نے جانا کہ تحقیق حضرت ہم کو بیٹھنے سے منع فرمایا ہی فَقَالَ اَبُوْ ہُرَیْرَۃَ صَدَقَ پس ابو ہریرہ نے کہا کہ ابو سعید سچ کہا۔ گویا ابو ہریرہ فراموش کیا تھا۔ قسطلانی اس حدیث کو باب متی یقعد اذا قام من لایا ہی۔ اور مسلم کی حدیث جو ہم نے سابق میں ذکر کی اسباب میں لایا ہی اور ہم نے مدار ایک نسخہ صحیحہ پر جو موافق اکثر روایات کے ہی رکھا **باب** مَنْ قَامَ لِجَنَازَۃِ یَہُوْدِیٍّ باب بیان میں اس شخص کے جو کھڑا رہا واسطے جنازۂ یہودی یا نصرانی کے **حدثنا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مُرَّتْ بِنَا جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا جابر نے کہا کہ ہمارے آگے ایک جنازہ گذرا پس اسکے لئے حضرت نے قیام کیا تب ہم نے کہا یا رسول اللہ مقرر یہہ جنازہ یہودی کا ہی فرمایا جسوقت کہ تم جنازے کو دیکھو تو کھڑا رہو۔ یعنے اس قیام میں جنازے کی تعظیم منظور نہیں بلکہ عبرت ملحوظ ہی۔ مرنہ کون بھی ہو قیام واقدام واسطے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کے ہی **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَہْلُ بْنُ حُنَیْفٍ وَقَیْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَیْنِ بِالْقَادِسِیَّۃِ فَمَرُّوْا عَلَیْہِمَا بِجَنَازَۃٍ فَقَامَا فَقِیْلَ لَہُمَا اَنْتُمَا مِنْ اَہْلِ الْاَرْضِ اَیْ مِنْ اَہْلِ الذِّمَّۃِ عبدالرحمن نے کہا کہ سہل اور قیس ہر دو شہر قادسیہ میں بیٹھے تھے جو کوفے سے دو منزل پر واقع ہی۔ پس ایک جنازہ ان ہر دو پر لیکے گذرے تو وے ہر دو کھڑے رہے پس کہا گیا کہ یہہ جنازہ اس زمین والوں سے ہی۔ یعنے کافر ذمی کا ہے فَقَالَا اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّتْ بِہٖ جَنَازَۃٌ فَقَامَ فَقِیْلَ لَہٗ اِنَّہَا جَنَازَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا پس وے ہر دو کہنے لگے کہ مقرر حضرت پر ایک جنازہ گذرا سو آپ نے قیام کیا پس آپ سے کہا گیا کہ مقرر وہ جنازہ یہودی کا ہی تو فرمایا کیا یہ نہیں ہی وہ ایک نفس جو موت پائی۔ یعنے یہہ کھڑا رہنا مردے کی عزت کے لئے نہیں۔ بلکہ عبرت اور موت کو یاد کرنے کے لئے ہی وَقَالَ اَبُوْ حَمْزَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ سَہْلٍ وَقَیْسٍ فَقَالَا کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مقصود اس تعلیق سے سند سابق کی تقویت ہی کہ ابی لیلیٰ بھی سہل اور قیس سے سنا ہی وَقَالَ زَکَرِیَّاءُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَقَیْسٌ یَقُوْمَانِ لِلْجَنَازَۃِ اس تعلیق میں اشارہ کیا ہی کہ ابن ابی لیلیٰ نے ابو مسعود سے بھی روایت کی ہی **باب** حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَۃَ دُوْنَ النِّسَاءِ باب اس بیان میں کہ اٹھانا جنازے کا اپنے کندھوں پر مردوں کو سزاوار ہی نہ عورتوں کو۔ بسبب انکے ناتوانی اور بے صبری کے جو اکثر عورات میں رہا کرتی ہی **حدثنا** عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَاحْتَمَلَہَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ جسوقت کہ جنازہ کہاٹ پر رکھا جاوے اور اسکو مردان اپنی گردنوں پر اٹھاویں۔ مطابق ترجمہ کے یہی جزو ہی اگرچہ لفظ حدیث بصورت خبری لیکن کلام شارع کا محمول ہی بہ اندازۂ امکان امر پر فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ یَا وَیْلَہَا اَیْنَ تَذْہَبُوْنَ بِہَا یَسْمَعُ صَوْتَہَا کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَہٗ لَصَعِقَ پس اگر میت نیک ہی کہتی ہی کہ مجھ کو آگے لے چلو۔ اور اگر بد ہی کہتی ہی کہ ای وائے مجھے کہاں لیجاتے ہو۔ اور مردہ کی آواز ہر چیز سنتی ہی مگر آدمی۔ اگر آدمی وہ آواز سنتا ہلاک ہو جاتا۔ بعض شارحون نے اس تکلم کو روح کلام کرنے پر حمل کیا ہی لاکن پوشیدہ نہ رہے کہ کلام روحانی میں آواز نہیں۔ پس ہو سکے کہ حق جل وعلا جسد بے جان میں تکلم کو پیدا کرے۔ اور ہر شئی میں جمادات وبنا تات بھی داخل ہیں۔ جیسا کہ مردے میں آواز کو پیدا کرتا ہی اسیطرح سنگ وشجر میں سماعت بھی پیدا کرے۔ اور دوسرے احادیث میں آیا ہی کہ سَمِعَ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یعنے ہر چیز سنتی ہی مگر انس وجن۔ اور احتمال ہی کہ جن کا نہ سننا بھی اسکے بعد معلوم ہوا ہو اسوقت کہ جنات حاضر ہوکے اسلام سے مشرف ہوئے۔ یا انکا جنطاب آدمیوں کے طرف تھا یہاں انہیں کے ذکر کی تخصیص آئی **باب** السُّرْعَۃِ بِالْجَنَازَۃِ باب بیان میں جنازے کے کام میں جلدی کرنے کے قَالَ اَنَسٌ اَنْتُمْ مُشَیِّعُوْنَ فَامْشُوْا بَیْنَ یَدَیْہَا وَخَلْفَہَا وَعَنْ یَمِیْنِہَا وَعَنْ شِمَالِہَا انس نے کہا تم پہنچانیوالے ہو پس آگے چلو اور پیچھے اور اسکے داہنے بائیں سب ایک طرف نجاؤ۔ ہجوم میں جلد تر نجا دیں۔ اور اگر چاروں طرف میں جنازہ اٹھانیوالوں کی مدد کریں۔ وَقَالَ غَیْرُہٗ قَرِیْبًا مِنْہَا اور غیر انس نے

کہا کہ مشی کرو جنازے کے نزدیک **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حفظناہ عن الزہری عن سعید بن المسیب
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا وان تک سوی ذلک
فشر تضعونہ عن رقابکم فرمایا جلدی کرو تم جنازے کے لیجانے مین - پس اگر وہ نیک ہی تو بہتری ہی جو اسکو اگے لیجاتے ہو - اور اگر غیر صالحہ ہی تو بری
پس اسکو اپنی گردن سے جلد اتارتے ہو - **باب** قول المیت وہو علی الجنازۃ قدمونی باب قول مین میت کے - جس حال مین کہ وہ کہانت پر ہو
اگے لے چلو مجھے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنا سعید عن ابیہ انہ سمع ابا سعید الخدری
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت
قدمونی وان کانت غیر ذلک قالت لاہلہا یا ویلہا این تذہبون بہا یسمع صوتہا کل شیء الا الانسان ولو سمع
الانسان لصعق ترجمہ اس حدیث کا گذرا - اسباب بین عبد اللہ بن یوسف سے مروی ہی - اور باب سابق مین عبد العزیز بن عبد اللہ سے **باب** من صف
صفین او ثلاثۃ علی الجنازۃ خلف الامام باب بیان مین اس کے جسنے دو صف باندہی جنازے پر یا تین صف پیچھے امام کے - حدیث صحیح مین روایت
سے ابو داؤد و ترمذی و حاکم کے جو شرط مسلم پر اسکی تصحیح کی ہی آیا ہی کہ کوئی مسلمان نہین مرتا ہی کہ نماز پر تین اسپر صفین - مگر یہ کہ بخشا جاتا ہی - تین صفین باندہنی مستحبی
یہ اقل مرتبہ ہی اور اگر زیادہ ہو بہتر ہی **حدثنا** مسدد عن ابی عوانۃ عن قتادۃ عن عطاء عن جابر بن عبد اللہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی النجاشی فکنت فی الصف الثانی او الثالث مقرر پیغمبر خدا نماز پڑہے نجاشی پر غائبانہ سو مین دوسری
صف مین تھا یا تیسری مین - ظاہر یہہ ہی کہ یہہ جابر کا شک ہی کہ مین دوسری صف مین تھا یا تیسری مین - نہ انکہ سب دو صفین تھین یا تین **باب** الصفوف
علی الجنازۃ باب بیان مین صفین باندہنے کے جنازے پر - یہہ باب اصل صف باندہنے مین ہی اور یہہ باب صف کے عدد مین **حدثنا** مسدد
قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا معمر عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی اصحابہ
النجاشی ثم تقدم فصفوا خلفہ فکبر اربعا ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے نجاشی کی خبر موت اپنے صحابہ کو پہنچائی - پھر حضرت اگے ہوئے اور لوگون نے
صف باندہی اور چار تکبیر کہین - اگر کہا جاوے کہ ترجمہ مین صف بر جنازہ آیا ہی - اور حدیث مین لفظ جنازہ نہین تا مطابق ہو ترجمہ کے ساتھ - جواب اسکا یہہ دیتے ہین
کہ جنازے سے مراد میت ہی خواہ قبر مین ہو یا سریر - گویا امام بخاری نے قیاس کیا ہی کہ جب میت پر غائبانہ صف باندہ کے نماز پڑہے حاضر مین اولی ہوگا **حدثنا**
مسلم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الشیبانی عن الشعبی قال اخبرنی من شہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اتی علی قبر
منبوذ فصفہم وکبر اربعا شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے جو حاضر ہوا حضرت کے ساتھ کہ مقرر حضرت ایک قبر پر تشریف لائے جو مقبرے سے جدا تھی - پس صحابہ نے
صف باندہی اور چار تکبیر کہین - بعض راویون نے قبر کو منبوذ کے طرف مضاف کی ہی لقیط کے معنے مین - یعنے وہ قبر کہ جسمین لقیط مدفون تھا - قلت ممن حدثک
قال ابن عباس شیبانی کہتا ہی کہ مین نے شعبی کو کہا کہ کسنے حدیث کی تجھ سے - کہا ابن عباس نے حدیث کی مجھ سے - جانا چاہئے کہ صحابی کا بیان صحت مین مضر نہین کرتا
ہی اس لئے کہ تمام عدل ہین **حدثنا** ابراہیم بن موسی قال اخبرنا ہشام بن یوسف ان ابن جریج اخبرہم قال اخبرنی عطاء
انہ سمع جابر بن عبد اللہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد توفی الیوم رجل صالح من الحبش فہلم فصلوا علیہ
مقرر اج کے روز ایک نیک مرد وفات پایا جو حبش سے تھا - پس آؤ اور پڑہو نماز پر ہو غائبانہ قال فصففنا فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونحن صفوف
جابر نے کہا کہ ہم نے صف باندہی اور حضرت نماز پڑہے جس حال مین کہ ہم صفین باندہے تھین قال ابو الزبیر عن جابر کنت فی الصف الثانی ابو زبیر نے
جابر سے نقل کی کہ کہا مین دوسری صف مین تھا **ہلم** اہل حجاز کی لغت مین تعال کے معنے مین ہی اسمین واحد اور جمع یکسان ہی - اور اہل نجد تعریف کرتے ہین اور
کہتے ہین ہلم ہلما ہلموا ہلمی ہلمن - جانتے کہ غائب پر نماز جنازہ پڑہنے مین اختلاف ہی امام شافعی اور امام احمد اور سلف کی ایک جماعت اسکے
قایل ہین - اور کہتے ہین کہ نماز جنازہ مردے پر دعاء استغفار ہی - جسوقت کہ مردون مین اپنے کو پیٹا ہوا اگے رہے نماز روا ہی - پھر غائبانہ کسی نے اسپر دعا نہ کی تو اور

اور یہی حدیث جو مذکور ہوی اپنی سند ظہرائے ہین - اور امام ابو حنیفہ و امام مالک مطلقا روا نہین رکھتے ہین - اور بعض علما نے تفصیل کی ہی کہ اگر میت کسی جگہہ ہین وفات کرے کہ اسپر نماز نہین پڑہی ہے ہین - اسپر غائبانہ نماز پڑہین جیسا کہ نجاشی پر اور اگر نماز پڑہے فرض ساقط ہوئی پھر نماز پڑہنے کی حاجت نہین اور خطابی نے اسی قول کو اختیار کیا ہی - اور روایانی جو شافعیہ سے ہی اس قول کے استحسان پر گیا ہی - اور بعض کہتے ہین کہ نماز کا جواز اس روز ہین ہی کہ جس روز موائی یا نزدیک ہو نہ بر تقدیر طول عہد اور مختار عبد الہ کا بھی یہی قول ہی - اور حنفیہ و مالکیہ جو مطلقا روا نہین یہ کہتے ہین انھین پہنچتا ہی - کہ کہین نماز جنازہ مجرد دعا نہین ہی بلکہ صلوۃ ہی کی شرطین جو نماز فرض مین معتبر ہین انمین بھی انکا اعتبار کرتے ہین چنانچہ باب الحاق ہین امام بخاری نے اسکی تصریح کی ہی - اور قصہ نجاشی سے جواب دیتے ہین کہ حضرت پر اسکا جنازہ اسی روز مکشوف ہوا - یا اسکا جنازہ حضرت کے حضور مین بطور طی ارض کے لایا گیا - پس آپنے اسپر نماز پڑہی حضرت اسکو دیکہا پر اور ون نے نہ دیکہا - اور یہ بالاتفاق روا ہی کہ اگر امام جنازے کو دیکہے اگرچہ قوم نہ دیکہین اور ابن دقیق العید کہتا ہی کہ یہ بات نقل کی محتاج ہی بجز احتمال دفع نہین ہوتی ہی - یہ قول ابن دقیق العید کا مسلم نہین منع مقابلہ مین استدلال کے معتبر ہی - استدلال کرنے والے پر لازم ہی کہ اپنے مقدمہ کا اثبات کرے خصوصا یہ منع جو ایک سند معتبر کے ساتھ موید ہی - واحدی نے اسباب نزول مین ابن عباس سے ایک حدیث لائی ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ نجاشی کا سریر حضرت پر مکشوف ہوا - اور حضرت نے اسکو دیکہا اور اسپر نماز پڑہی - اور ابن عباس حضرت سے سنکے نہ کہے ہونگے - اگرچہ احتمال ہی کہ یہ خبر بھی کشف ہوا ہو - اور شیخ ابن ہمام نے کہا کہ عمران بن حصین کی حدیث مین جو ابن حبان نے روایت کی ہی اسمین ایک اشارہ ہی کہ حضرت اٹھے اور صحابہ کے پیچہے صف باندہے اور وے نہین جانتے ہین مگر یہ کہ جنازہ حضرت کے آگے تھا اسمین اشارہ کرتا ہی کہ واقع برخلاف ظن اسکے تھا - اور قسطلانی نے اس حدیث عمران بن حصین کو اس عبارت سے نقل کیا ہی کہ وھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ اور صحابہ جو حضرت کے پیچہے صف باندہے تھے گمان نہین کرتے تھے مگر یہ کہ جنازہ نجاشی کا حضرت کے روبرو ہی - یعنے اگرچہ صحابہ نے انکہون سے نہ دیکہا لاکن گمان کرتے تھے کہ جنازہ حضرت کے سامنے ہی - اور بعض کہتے ہین کہ یہ نماز حضرت کے خصائص سے ہی جو آپنے وحی سے معلوم کی یا حکم الہی سے پڑہی ہے جیسا کہ فحوائے حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت نے فوت نجاشی سے جبرئیل کہ ایک مرد صالح تمہارے برادر دین سے موائی اوٹہ کہ نماز پڑہین پس اسپر نماز پڑہی ہے - اور قصہ معاویہ بن معاویہ مزنی کا جو طریق سے انس و ابو امامہ و سعید بن مسیب و حسن بصری کے مرسلا مروی ہی - اور طبرانی و محمد الفریس فضایل قرآن مین و ابن مندہ و بیہقی دلایل مین سب طریق مین محبوب بن ہلال سے اسنے عطا بن ابی میمونہ سے اسنے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ ابن حبان اسکو ثقات شمار کیا ہی - کہ نماز جنازہ اسپر اعلام سے جبرئیل علیہ السلام کے تھا وہ قصہ یہ ہی کہ حضرت غزوۂ تبوک مین تھے جبرئیل آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ معاویہ بن معاویہ مدینہ مین فوت ہوا آیا آپ دوست رکہتے ہو کہ آپکے لئے زمین کو طے کردون اور آپ اسپر نماز پڑہین - فرمایا ہان جبرئیل نے اپنا پر مارا اور ہر شیلے اور درخت کو جو درمیان تھا گرا دیا اور سامنے سے حجاب کو اٹھا دیا - اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اسکے جنازے کو اٹھا لایا اور حضرت اسپر نماز پڑہے اور آپکے پیچہے دو صفین تھین ہر صف مین ستر ہزار فرشتے تھے حضرت نے جبرئیل سے پوچہا کہ اس مرد نے کس چیز سے یہ منزلت پائی - کہا بسبب دوست رکہنے اسکے سورۂ اخلاص کو کہ آمد و رفت اور نشست و برخاست مین پڑہا کرتا تھا اس حدیث کو شیخ ابن ہمام بھی نقل کیا اس طریق سے جو مذکور ہوئی - اور شیخنا شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ شرح سفر السعادت مین بعد بیان مذکور کے کہتا ہی کہ قصص مسطورہ کی صحت کے بعد کہہ سکتے ہین کہ نماز غائبانہ کی خصوصیت انہین جگہون مین ہی جو مذکور ہوئین - اس دلیل سے کہ ان کے سوائے نماز غائبانہ مروی نہین - حالانکہ اسفار و غزوات مین کئے صحابہ کرام جو آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ان کے ساتھ کمال محبت و اختصاص رکہتے تھے فوت ہوے - اور نماز غائبانہ اپر نہ پڑہے خصوصا قاریان قرآن کو جو کافرون نے دغا سے شہید کیا اور حضرت کو انکا بڑا ہی غم ہوا اور ان کافرون کے حق مین بد دعا کی اور ان شہیدون پر نماز غائبانہ نہ پڑہی - اور زید بن حارثہ و جعفر طیار و عبد اللہ بن رواحہ پر بھی نماز غائبانہ صحت کو نہ پہنچی حالانکہ اعلام الہی سے اسی روز واقعہ پر مطلع ہوے

باب صفوف الصبیان مع الرجال علی الجنائز

باب بیان مین صفوف نابالغون کے مردون کے ساتھ جنایز پر

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الشیبانی عن علقمۃ عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبر دفن لیلا فقال متی دفن ھذا قالوا البارحۃ

حضرت ایک قبر پر گذرے جو دفن کی گئی تھی ایک رات پس آپنے پوچہا کہ یہ کب دفن کی گئی بولے کل کی شب قال افلا اذنتمونی قالوا دفناہ فی ظلمۃ اللیل

الجزء الخامس

فَكُرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا مِنْهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فرمایا کہ مجھے کسی نے آگاہ نہ کیا بولے ہم نے اسکو اندھیری شب میں دفن کیا پس ہم ناخوش رہا کہ آپ کو بیدار کریں پس حضرت کھڑے رہے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ ابن عباس نے کہا کہ میں ان لوگوں کے درمیان تھا۔ پس حضرت اسکی قبر پر نماز پڑھے ابن عباس اسوقت حد بلوغ کو نہ پہنچے تھے۔ اور یہی معنے حدیث کے ترجمہ کے ساتھ مطابق ہیں **ف** اس حدیث سے شب کو دفن کرنے کا جواز بھی معلوم ہوا حضرت چار و خلیفہ بھی شب کو ہی مدفون ہوئے اور ایک روایت احمد سے حضرت کا دفن بھی شب چار شنبہ کو ہوا قسطلانی

باب سنة الصلوة على الجنائز باب بیان طریقہ سنت ہونے نماز کے جنازہ پر۔ سنت یہاں مسلوک و طریقہ اہل اسلام کے معنے میں ہے۔ اور واجب و مستحب کو شامل ہے **قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ** حضرت نے فرمایا کہ جسنے نماز پڑھی جنازہ پر جواب شرط کا محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ اسکو بارہا اجر ہیں۔ اس جواب کا ذکر کیا اسلئے کہ مقصود امام بخاری کا اس اطلاق سے جو لایا ہے نماز ہی جنازے پر۔ اگرچہ رکوع و سجود نہ کرے۔ اور روقول اس شخص کا ہے کہ کہے نماز جنازہ بے طہارت روا ہے اس لئے کہ وہ نماز نہیں بلکہ استغفار ہے **وَقَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ وَقَالَ صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ فَسَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ** اور فرمایا کہ نماز پڑھو اپنے یار پر اور فرمایا کہ نماز پڑھو نجاشی پر پس حضرت نے اسکا نام نماز رکھا۔ حالانکہ اسمیں رکوع و سجود نہیں **وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا** اور اسمیں کلام نہیں کیا جاتا ہے اور یہ لوازم نماز سے ہے۔ اور اسمیں رکوع و سجود مشروع نہیں۔ نادان لوگ نہ سمجھیں کہ موتی کی عبادت کرتے ہیں **وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ** اور اسمیں تکبیرات ہیں نیت کے ساتھ اور سلام دینا آہستہ ہر طرف امام مالک کے پاس ایک سلام ہی خفیف جیسے دوسری نمازوں میں انکے پاس **وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا وَكَانَ لَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا** اور تھے عبداللہ ابن عمر کہ کہتے تھے کہ کوئی نماز پڑھے نماز جنازہ مگر جس حال میں کہ حدث سے طہارت رکھتا ہو۔ اور نہ پڑھے طلوع و غروب آفتاب کے وقت اسکے قائل ہیں امام مالک و احناف و اوزاعی و امام احمد و اسحاق لیکن شافعیہ کے پاس ان وقتوں میں مکروہ نہیں **وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ** اور اٹھاوے اپنے ہر دو ہاتھوں کو شافعیہ کہتے ہیں کہ ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاوے۔ اور حنفیہ کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ میں ہی اٹھاوے۔ یہ حدیث مطلق ہے۔ اسکی تخصیص کرتی ہے۔ وہ حدیث جو ترمذی نے ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جسوقت نماز جنازہ پڑھیں تو عورتوں کو پہلی تکبیر میں اٹھاویں۔ اور دارقطنی یہ زیادہ کیا ہے کہ **ثُمَّ لَا يَعُودُ** یعنے پھر دوسری بار نہ اٹھاویں **وَقَالَ الْحَسَنُ أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُ لِفَرَائِضِهِمْ** اور حسن بصری نے کہا کہ میں نے لوگوں کو یعنے صحابہ و تابعین کو پایا کہ نماز جنازہ کی امامت کے لئے اولی اس شخص کو جانتے تھے کہ نماز فرض کی امامت کے لئے جس کو اولی رکھیں۔ اسباب میں بہت اختلاف ہے اور جو کہ امام مقتدا کا مختار رہوا سکے قول کو اختیار کیا چاہیے یہ تعلیق اور وہ جو اسکے بعد مذکور ہو۔ ہو سکے کہ مقصود بیان احکام نماز جنازہ کا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکے کہ ان قولوں سے وہی مقصود ہو کہ نماز جنازہ نماز ہی کہ اسکو حکم میں دوسرے فرایض کے رکھتے ہیں۔ **وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ** جسوقت کہ حدث کرے عید کے روز یا نماز جنازہ کے وقت پانی طلب کرے اور تیمم نکرے **وَإِذَا انْتَهَى الرَّجُلُ إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ** اور جسوقت کہ پہنچے مرد طرف جنازے کے۔ حالانکہ لوگ نماز پڑھتے ہیں داخل ہو تکبیر احرام میں اور دوسری تکبیرات جو اس سے فوت ہوئیں ہیں اعادہ کرے۔ یہ ہر دو قدر حسن بصری کے کلام کا تتمہ ہی ناظر اس میں ہی کہ مانند نماز فرض کے کہ جو کہ فوت ہوا اسکا اعادہ کرے **قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا** ابن المسیب نے کہا کہ تکبیر کہیں نماز جنازہ کی رات اور دن اور سفر اور حضر میں چہار۔ یہ قول ابن مسیب کا ظاہریاں میں حکم نماز کے ہی پھر اسکو نماز سے شمار کرنا بعید سے خالی نہیں **وَقَالَ أَنَسٌ التَّكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةُ اسْتِفْتَاحُ الصَّلَاةِ** اور انس نے کہا کہ پہلی تکبیر نماز میں داخل ہونا ہی یعنے اس تکبیر سے داخل نماز ہوتا ہی **وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا** اور حق سبحانہ تعالی نے فرمایا اور نماز مت پڑھ اوپر کسی منافق پر جو موا ہرگز دیکھئے کہ حق سبحانہ تعالی نے اسکو نماز فرمایا **وَفِيهِ صُفُوفٌ إِمَامٌ** اور اس نماز جنازہ میں صفیں ہیں اور امام ہی۔ اور یہ بات دلالت کرتی ہی نماز جنازہ پر لفظ صلوة کا اطلاق کرنیکے لئے۔ اگرچہ سب جزوں میں برابر نہو پر ایک نوع ہی نماز سے

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّيْنَا فَقُلْنَا يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شعبی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو اس شخص نے جو گذرا تمہارے پیغمبر کے ساتھ قبور سے ایک قبر پر۔ پس ہمنے حضرت کے پیچھے صفیں باندھی اور نماز پڑھی۔ پس ہم نے

حنفیہ کی دلیل نماز جنازہ میں تکبیر اولی کے سوا رفع یدین نہ کرنے کی

الجزء الخامس

پوچھا آئی، ابو عمر یہ کنیت شعبی کی ہی کسنے حدیث کی تحدیث کی۔ کہا ابن عباس نے **باب** فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ باب بیان ہین اس فضیلت و ثواب جو جنایز کی ہمرہی کرنے ہین ہی، یعنے اسپر نماز پڑہنی اور دفن کے وقت تک حاضر رہنا جو ہمرہی اسیکے لئے ہی اور ثواب نماز کا پاوے اور فضاے دنیا سے پندگیر ہووے قَالَ زَيْدٌ إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ۔ زید بن ثابت انصاری جو کاتب وحی تھا کہا جسوقت کہ تو نماز پڑہی مقرر اس حق کو ادا کر چکا جو تیرے ذمے پر تھا حقوق اسلامی سے۔ اور اگر دفن تک حاضر رہا اپنے اجر کو زیادہ کیا وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا اور حمید بن ہلال جو تابعی بصری ہی کہا کہ ہم نہین جانتے ہین جنازے پر اذن لینا میت کے والیون سے بعد نماز کے چلا جانے کے لئے وَلَكِنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ ولیکن جسنے نماز پڑہی پھر رجوع کیا اور دفن تک ہمرہی نکی سو اسکو ایک قیراط ہی اور محتاج اذن کا نہین عمرو بن عوف و ابو ہریرہ و ابن مسعود و امام مالک و نخعی سے مروی ہی کہ ولی میت کے بے اذن نہ پھرین **حدثنا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ جریر نے کہا کہ مین نے نافع سے سنا کہ کہتا تھا حدیث کیا گیا ابن عمر نے کہ ابو ہریرہ کہتا ہی جو کوی جنازے کی ہمرہی کرے سو اسکو اجر سے دو قیراط ہین فَقَالَ أَكْثَرَ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ پس ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہ نے ہم پر نفل احادیث مین افراط کیا۔ مقصود ابن عمر کا یہہ ہی کہ جب حدیث کی روایت بہت سی کی مبادا اسکو سہو اور ایک اشتباہ ہوا ہو۔ اور یہہ گمان اسکو اس جگہہ سے پیدا ہوا کہ ابو ہریرہ نے اس حدیث کو رفع نہ کیا۔ شاید اپنے راے سے کہا ہو۔ اگرچہ محل راے اور اجتہاد کا نہین نہ انکہ تہمت کی ہو۔ حضرت سے روایت کی ہی۔ شان ان ہر دو بزرگون کی اس سے بلند ہی کہ ایسا تو ہم کیا جاوے۔ مروی ہی کہ ابن عمر نے اس بات کی تحقیق کے لئے کسیکو بی بی عایشہ کے پاس بھیجا فَصَدَّقَتْ عَائِشَةُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ پس بی بی عایشہ نے ابو ہریرہ کی تصدیق کی اور فرمایا کہ مین نے حضرت سے سنا ہی کہ اسکو فرماتے تھے فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ پس ابن عمر کہنے لگا افسوس ہم نے تقصیر کی بہت سے قیراط مین جو جنایز کی ہمرہی نہ کی فَرَّطْتُ ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ امام بخاری نے اس لفظ کی تفسیر کی کہ مین نے ضایع کی فرمان الہی سے بہت سے چیزین **باب** مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى يُدْفَنَ باب بیان ہین اس شخص کے جو بعد نماز کے انتظار کرے یہان تک کہ میت دفن کی جاوے یعنے اسکے لئے ایک اجر دوسرای **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوی جنازے پر حاضر ہوا یہان تک کہ سپرد نماز پڑہی ہی اسکو ایک قیراط ہی وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى يُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ اور جو کوی حاضر ہوا یہان تک میت دفن کی جاوے سو اسکو دو قیراط ہین قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ حضرت سے پوچھا گیا کہ دو قیراط کیا ہین فرمایا کہ دو بڑے پہاڑ کے مانند ہین یعنے اسکو اجر عظیم ہی انشاء اللہ الکریم **باب** صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ باب بیان ہین مشروع ہونے نماز لڑکون کی لوگون کے ساتھہ جنازہ پر **حدثنا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرًا فَقَالُوا هَذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا اس حدیث کے معنے باب صفوف الصبیان مع الرجال مین جو گذری ہی ظاہر ہوئین۔ اور معلوم ہوا کہ ابن عباس اسوقت بالغ نہین تھے اور واقع صف سے اسی تقدیر پر یہہ حدیث ترجمہ کے مطابق ہی **باب** الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلَّى باب بیان مین جواز نماز کے جنایز پر مصلا مین ظاہر یہہ ہی کہ مراد مصلا سے مصلاے عید ہی جیسا کہ مشہور ہے اور مسجد کے مقابل کا بھی قرینہ ہی۔ قسطلانی کہتا ہی کہ مراد مصلاے وہ جگہہ ہی جو نماز جنازہ کے لئے متعین ہو وہ چاہے مسجد مین ہو یا کہین اور **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نعی لنا الخ یعنی خبر دی ہمکو موت نجاشی کی یا پوچھا ہمسے حال نجاشی کا عبدالرحمان اللاعبی ان ابا ہریرۃ قال

صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا اس حدیث کا ترجمہ مکرر گذرا ہی **حدثنا** اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٍ زَنَيَا فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيْبًا مِنْ مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ ابن عمر سے مروی ہی کہ یہودون نے حضرت کے حضور مین اپنی قوم سے ایک مرد اور ایک عورت کو لے آئے ان ہر دو نے زنا کیا تھا - پس حضرت نے ان دونون پر حد زنا کا حکم فرمایا - سو وے ہر دو سنگسار کئے گئے - نزدیک اس جگہ کے کہ جہان جنازہ پر نماز پڑہا کرتے تھے قریب مسجد کے - اور بعض روایات مین عند المصلّٰی آیا ہی - پس مراد مسجد سے نماز عید کی مسجد ہی - پوشیدہ نرہے کہ اس حدیث مین دلالت نہین کہ نماز جنازہ مسجد مین پڑہی - شیخ ابن حجر نے کہا کہ مصلّٰے عید کے پہلو مین ایک جگہ تھی کہ اسمین نماز جنازہ پڑہی جاتی تھی - کرمانی کہتا ہی کہ ترجمہ عام ہی اثبات و نفی سے - اور غرض امام بخاری کا وہ ہی کہ نماز جنازہ مسجد مین نہ پڑہین - اس دلیل سے کہ حضرت نے ایک جگہ مسجد کے نزدیک قرار دی تھی - اگر مسجد مین روا ہوتی دوسری جگہ کو متعین نفرماتے - اور بالاتفاق رجم کی جگہ مسجد نہین - پس یہہ حدیث دلیل ہی کہ نماز جنازہ مسجد مین نہین - اور حدیث موافق قول حنفیہ و مالکیہ کے ہی کہ ان اگر جنازہ خارج مسجد ہو اور مصلیان مسجد کے اندر ہون مضایقہ نہین کہ بالاتفاق جایز ہی **ف** جانا چاہیے کہ جنازہ خارج مسجد رکھہ کے نماز پڑہنے مین خواہ مصلیان داخل مسجد کہڑے رہین یا خارج مسجد اسمین کسی کا اختلاف نہین بالاتفاق سب کے پاس صحیح ہی ہان جنازہ مسجد مین رکھہ کے نماز پڑہنا حنفیہ کے پاس درست نہین - شافعیہ کے پاس مضایقہ نہین - شافعیہ کی دلیل وہ ہی جو بی بی عایشہ نے سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد مین رکھوا کے نماز پڑہی اور دوسرے صحابہ کو اسباب مین تردد ہوا - تو بی بی نے کہا کہ خود حضرت نے سہل بن بیضاء کے جنازے پر مسجد مین ہی نماز پڑہی ہی رواہ مسلم - حنفیہ کی سند کے احادیث مین جو امام بخاری نے لائی اسکے سوا ابو داود و ابن ماجہ مین ابو ہریرہ سے حدیث آئی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا من صلی علی میتٍ فی المسجد فلا شی لہ - اور وہ جو حضرت نے سہل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد مین پڑہی بعضون نے کہا ہے کہ بارش یا اعتکاف کے عذر کے سبب تھا غرض ہر دو طرف سند ہی پر احتیاط حنفیہ کے طرف ہی واللہ اعلم عینی و قسطلانی ترجمہ شرح سفر السعادۃ مین جواب زیر طبع ہی یہہ بحث تفصیل کے ساتھ آیا ہی

باب مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ باب بیان مین اس چیز کے کہ قبور پر مسجد بنانی مکروہ ہی وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰى قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا جسوقت کہ حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے رحلت کی انکی بی بی جناب فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہما نے انکی قبر پر خیمہ کہڑا کیا ایک سال تک اسکے بعد اٹھا دیا - پس ایک آواز سنی جن مومن سے یا ہاتف غیب سے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہی - دانا دا گاہ رہ کیا پای مین اونہون نے وہ چیز جو گم کی تھی - پس پھر دوسرے نے جواب دیا کہ نہین پائے بلکہ نومید ہوا اور پھر گئے - اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ جب قبر پر خیمہ دیا البتہ اسمین نماز پڑہے ہون - پس مسجد ٹھہرائی گئی - یہان شارح کہتا ہی کہ پوشیدہ نرہے کہ مسجد لینے کی کراہت یہان معلوم نہین ہوتی ہی آواز جن یا ملک سے جو معلوم ہوتا ہی سو خیمہ دینے اور اس مین بیٹھنے پر انکار ہی - یہان قسطلانی نے کہا کہ ایسے آوازون سے کچھ حکم شرعی ماخوذ نہین ہو سکتا ہی بلکہ حکم شرعی کتاب و سنت اجماع و قیاس سے ثابت ہوتا ہی و بس **حدثنا** عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هِلَالٍ هُوَ الْوَزَّانُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لبی بی عایشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے اپنے مرض الموت مین فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ لعنت کی اللہ تعالی نے یہود و نصارا پر جو اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرایا - اس حدیث کی شرح کتاب الصلوۃ مین گذری - بی بی عایشہ کہتی ہین وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاُبْرِزَ قَبْرُهٗ اگر یہہ خوف نہوتا کہ لوگ سجدہ گاہ ٹھہراوین حضرت کی قبر شریف کو ظاہر کر دیتے ہوتے اور کوی چیز حایل نہ رکہتی - حایل رکہنے مین کچھ مطلب نہین تھا مگر یہہ کہ مین ڈرتی ہون کہ لوگ اسکو سجدہ گاہ بنالین **باب** الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَاءِ اِذَا مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا باب بیان مین نماز جنازہ پڑہنے کے نفاس والی عورت پر جب وہ حالت نفاس مین مرے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا سمرہ بن جندب نے کہا کہ مین نے حضرت کے پیچھے نماز پڑہی ایک عورت پر جو اپنے نفاس مین مری

الجزء الخامس

تھی۔ پس حضرت اسکے وسط پر کھڑے رہے **باب** مَتَى يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ باب اس بیان میں کہ کہاں کھڑا رہے امام عورت و مرد کے جنازے پر **حدثنا** عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا اسکا ترجمہ تو گذرا۔ اگر کہا جاوے کہ ترجمہ باب میں جنازۂ مرد پر کھڑا رہنے کی جگہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور حدیث میں تنہا عورت کا ذکر واقع ہوا۔ اسکا جواب یہ ہے کہ جنازۂ مرد پر کھڑا رہنے کی جگہ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی۔ اور اب ایسے مواضع میں کہ ترجمہ میں چند چیزوں کا ذکر کرتا ہے۔ اور ان سب کی موید حدیث نہیں لاتا ہے اور اگر کہا جاوے کہ درمیان کھڑا رہنا مخصوص عورت کے واسطے ہے جو اس حدیث سے معلوم ہوا۔ اور جنازۂ مرد جہاں چاہے کھڑا رہے یہ بھی گنجایش رکھتی ہے **باب** التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا باب اس بیان میں کہ جنازے پر تکبیریں چار ہیں وَقَالَ حُمَيْدٌ صَلَّى بِنَا أَنَسٌ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ نماز پڑھی انس نے جنازے پر۔ پھر تین تکبیر کہی پھر سلام دیا۔ اور سمجھا کہا گیا کہ تم نے تین تکبیر کہی۔ پس روبقبلہ ہوا۔ اور لوگ صف باندھے پھر چوتھی تکبیر کہی بعد ان سلام دیا۔ اور احتمال ہی کہ یہ کہنا انس سے تھا۔ اور اگر زبان سے بھی ہو نماز جنازہ کو باطل نہیں کرتا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ ترجمہ گذرا اور مصلاے عید میں آنا اس لئے تھا کہ تا لوگ جمع ہوں۔ اور بعض لوگوں کو نجاشی کے ایمان میں تردد تھا سو تا وے بھی یقین جانیں کہ وہ مسلمان تھا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا حضرت نماز پڑھے اصحمہ پر جو نام نجاشی کا ہی بفتح ہمزہ و سکون صاد مہملہ و حاء مہملہ و باء موحدہ ہر دو مفتوح ہیں۔ اور چار تکبیر وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ أَصْحَمَ اور یزید اور عبد الصمد جو ہر دو امام بخاری کے شیخ ہیں اصحم کی جا اصحمہ کہتے ہیں۔ اسم میں بڑا اختلاف ہی۔ اور ایک روایت میں تقدیم میم کی حاء مہملہ پر ہی۔ اور بعض روایات میں بحذف ہمزہ و فتح صاد ہی۔ اور بعض میں نجاء بجاے مہملہ ہی۔ وتابعه عبد الصمد اور متابعت کی ہی اس قول میں یزید کی عبد الصمد نے **باب** قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَأَجْرًا باب بیان میں پڑھنے سورۂ فاتحہ کے جنازے پر۔ اور حسن بصری نے کہا کہ پڑھا جاوے بچے پر سورۂ فاتحہ اور کہی جاوے یہ دعا کہ الٰہی کر اسکو ہمارا پیش رو طرف جنت کے۔ اور مہیا کرنیوالا سامان ہمارے لئے منزل میں اور ذخیرہ اجر کا ہمارے لئے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ طلحہ نے کہا کہ نماز پڑھی میں نے جنازے پر پیچھے ابن عباس کے۔ پس انہوں نے سورت فاتحہ پڑھی فَقَالَ لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ پس کہا تا کہ تم جانیں کہ فاتحہ پڑھنا سنت ہے نہ واجب جیسا کہ فرض میں۔ یہی ہی مذہب حنفیہ و مالکیہ کا۔ اور شافعیہ اسکے وجوب کے قائل ہیں۔ احتمال ہی کہ فاتحہ بھی جب متضمن دعا ہی بطریق دعا کے پڑھے ہوں **باب** الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ باب بیان میں نماز جنازہ پڑھنے کے قبر پر بعد دفن کے **حدثنا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلُّوا خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ هَذَا يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اس حدیث کا ترجمہ قریب گذرا۔ طرق صحیحہ اس پر دلالت کرتے کہ حضرت دفن کے صحیح کو ہی اسکے قبر پر نماز پڑھی اگرچہ شاذ روایتوں میں کسی میں بعد دو شب کے اور کسی میں تین شب اور کسی میں بعد ایک مہینے کے بھی آیا ہی فتح الباری **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ ذَلِكَ الْإِنْسَانُ ابو ہریرہ سے مروی ہی

کہ ایک

نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنا سنت ہی حنفیہ و مالکیہ کے یہاں واجب

کہ ایک زنگی کہ مرد تھا یا عورت مسجد کو جاروب دیا کرتا تھا سو وہ مرگیا اور حضرت کو اطلاع نہ ہوئی - اسکی موت سے - پس ایک روز اس کو یاد فرمایا اور پوچھا کہ آدمی نے کیا کیا فَقَالُوْا مَاتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ فَقَالُوْا اِنَّہٗ کَانَ کَذَا وَکَذَا قِصَّتَہٗ لوگوں نے کہا کہ وہ مرگئی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ تم نے کس لئے مجھے آگاہ نہ کیا - پس وے کہنے لگے کہ وہ چنان وچنین تھا اور اسکا قصہ بیان کیا قَالَ فَحَقَّرُوْا شَاْنَہٗ فرمایا کہ لوگوں نے اسکی تحقیر شان کی قَالَ فَدُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ فرمایا کہ مجھے اسکی قبر کے طرف راہ بتلاؤ - فَاَتٰی قَبْرَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ پس اسکی قبر پر آئے اور اسپر نماز پڑہے - ظاہر ہی کہ اسکے آگے اسپر نماز پڑہے ہوں اور یہہ مکرر ہی

باب اَلْمَیِّتُ یَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ باب اس بیان مین کہ میت سنتی ہی زندگون کے آواز نعال کو خفق بفتح خاء معجمہ وسکون فا اور آخر مین قاف ہی

حدثنا عَیَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ ح وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی وَذَہَبَ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی اَنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِہِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَاَقْعَدَاہُ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ہٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حضرت نے فرمایا کہ بندہ مومن رہے یا غیر مومن جسوقت کہ قبر مین رکھا اور اسکے لوگ پیٹھ دین اور جاوین یہان تک کہ وہ انکے نعل کی آواز سنتا ہی اسکے پاس دو فرشتے آتے ہین پھر اسکو بٹھلاتے ہین پس اسکو پوچھتے ہین کہ تو کیا کہتا ہی حق مین اس مرد کے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم فَیَقُوْلُ اَشْہَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ پس وہ کہتا ہی کہ مین گواہی دیتا ہون کہ مقرر وہ بندہ خدا ہین اور اسکے رسول ہین فَیُقَالُ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ پس کہا جاتا ہی کہ نظر کر تیری جگہہ کے طرف دوزخ مین اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ کہ بدل کیا اللہ تعالی نے تیرے واسطے اس رہنے کی جگہہ بہشت مین قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَرٰیہِمَا جَمِیْعًا حضرت نے فرمایا پس وہ دیکھتا ہی ہر دو جگہہ کو سب اَمَّا الْکَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ لاکن کافر یا منافق یہہ شک راوی کا ہی پس کہتا ہی کہ نہین جانتا ہون مین کہ وہ کون ہی مین کہا کرتا تھا وہی جو لوگ کہا کرتے تھے فَیُقَالُ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ پس کہا جاتا ہی کہ تو نہ سمجھا آپ اور نہ تقلید علما کی کی - یا انکہ نہ تو جانا نہ قرآن تلاوت کی یعنے عقل ونقل سے بہرہ نپایا تلیت اصل مین تلوت تھا - بسبب ازدواج وتناسب دریت کے یا سے بدل گیا ثُمَّ یُضْرَبُ بِمِطْرَقَۃٍ مِّنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَۃً بَیْنَ اُذُنَیْہِ پھر وہ مارا جاتا ہی لوہے کے ایک آلہ سے سخت مارنا اسکے گیسو کے درمیان یعنے سر پر مارتے ہین فَیَصِیْحُ صَیْحَۃً یَسْمَعُہَا مَنْ یَّلِیْہِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ پس وہ ایک نعرہ مارتا ہی ایسا نعرہ کہ اسکو سنتے ہین وے جو اس سے پیوستہ ہین یعنے اسکے قریب ہین مگر جن وانسان - کلمہ من معنے عام پر مستعمل ہی عقلا وغیر عقلا ہر دو کو شامل ہی اور یہہ بھی محتمل ہی کہ بطریق تغلیب کے ہو

باب مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ اَوْ نَحْوِہَا باب بیان مین مشروعیت اس شخص کے کہ دوست رکھے استبا کو کہ زمین مقدس مین مدفون ہو - جو عبارت ہی بیت المقدس سے اور مانند اسکے مقامات متبرکہ سے جیسے حرمین معظمین زادہا اللہ تشریفا وتکریما اور انکے سوا - ہمسایگی انبیا واولیا کی طلب کرنیکے لئے جو وہان آسودہ ہین - اور انپر جو رحمت نازل ہوتی ہی تا اس سے ایک بہرہ حاصل ہو

حدثنا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَکُ الْمَوْتِ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَہٗ صَکَّہٗ ابوہریرہ نے کہا کہ ملک الموت بھیجا گیا طرف موسی علیہ السلام کے یعنے صورت پر آدمی کے آیا - پس جب انکے پاس آیا اسکو اپنے ایک طمانچہ مارا سو اسکی ایک آنکھہ کور ہوگئی - جیسا کہ تتمہ حدیث مسلم کا اسپر دلالت کرتا ہی بلکہ اسکی تصریح کی ہی - اور کہا کہ موسی علیہ السلام نے بجانا کہ وہ فرشتہ ہی پس اسکو سختی کے ساتھہ اپنے سے دور کیا فَرَجَعَ اِلٰی رَبِّہٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِیْ اِلٰی عَبْدٍ لَا یُرِیْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰہُ عَیْنَہٗ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَہٗ یَضَعُ یَدَہٗ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَہٗ بِکُلِّ مَا غَطَّتْ بِہٖ یَدُہٗ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ سَنَۃٌ پس وہ فرشتہ اپنے پروردگار کے طرف رجوع کیا - اور کہا کہ الہی مجھے ایسے بندے کے طرف بھیجا کہ وہ موت کو نہین چاہتا ہی - پس اللہ تعالی نے اسکی آنکھہ پھیر دی - اور فرمایا کہ پھر جا اور موسی کو بول کہ اپنا ہاتھہ ایک گاؤ کے پیٹھہ پر رکھے اسکا ہاتھہ جسقدر اسکے موے پشت کو ڈھانکے ہر بال سے ایک سال ہی فَقَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ پس موسی علیہ السلام کہنے لگے ای پروردگار پھر اسکے بعد کیا ہی فرمایا اسکے بعد موت ہی - پس موسی علیہ السلام نے کہا کہ پس ابھی ہو جاوے فَسَاَلَ اللّٰہَ تَعَالٰی اَنْ یُّدْنِیَہٗ

موسی علیہ السلام کو ملک الموت کا طمانچہ مارنا

مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ پس موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انکی قبر بیت المقدس مین ایک سنگ انداز پر ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ حضرت نے فرمایا کہ اگر مین اس جگہہ ہوتا ہرآئینہ تم کو انکی قبر بتلاتا کہ سیدہی راہ پر تودۂ خاک سرخ کے پاس ہی احتمال ہی کہ حضرت کو وحی سے معلوم ہوا ہو یا شب معراج مین ملاحظہ فرمائے ہون جو بیت المقدس مین تشریف لیگئے تھے کثیب بکاف وثاء مثلثہ اور آخر مین باء موحدہ ہی۔ جب موسیٰ علیہ السلام کی قبر مین اقوال ہین۔ بعض کہتے ہین کہ تیہ مین ہی۔ اور ایک قول ہے دشت مین وغیرذلک اس لئے حضرت نے اسکی تعیین فرمائی اور اسکی تصریح کی ف حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو بیت المقدس کی نزدیکی چاہی اسلئے کہ نبی اسی جگہہ مدفون ہوا جائے کہ جہان وفات پائی ہو۔ اگر کہین اگر ایسا ہو پھر حضرت موسیٰ نے مصر سے نکلتے وقت یوسف علیہ السلام کو انکی قبر سے کس لئے نقل کردایا جواب یہہ کہ حضرت موسیٰ یہہ کام وحی الٰہی سے کیا ہی پس یہہ امر انہی کے ساتھہ خصوصیت رکھتا ہی ولیس میت کو ایک بلد سے دوسرے بلد کو لیجانے مین اختلاف ہی شافعیہ کے پاس حرام ہی مگر حرمین شریفین یا بیت المقدس کی نزدیکی کے لئے اور زرکشی نے کہا کہ ان تین جگہون کی ہی تخصیص نہین بلکہ مقابر صالحین کے قرب وجوار کے لئے بھی نقل کرنا جایز ہی قسطلانی

باب الدفن باللیل ودفن ابوبکر لیلا باب بیان مین دفن کرنے میت کے شب کے وقت۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شب مین دفن کئے گئے جیسا کہ امام بخاری نے موصول لایا ہی اواخر جنایز مین باب موت یوم الاثنین مین **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَمَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ فَقَامَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَكَانَ سَاَلَ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ **باب** بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ باب اس بیان مین کہ قبر پر مسجد کا بنانا مذموم ہی **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ بی بی عایشہ نے کہا کہ جب حضرت بیمار ہوے آپکے بعض بی بیون نے ذکر کیا معبد نصارا کا جو زمین حبش مین دیکھا تھا اسکو ماریہ کہا کرتے تھے وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيْرِ فِيْهَا اور تحسین ام سلمہ اور ام حبیبہ جو زمین حبش سے آئی تھین۔ ذکر کیا اس معبد کی خوبی سے اور ان تصاویر سے جو اسمین تھین فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اُولٰئِكَ اِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَةَ پس حضرت نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ وے لوگ جب ان سے کوی مرد صالح مرتا اسکی قبر پر مسجد بنا کرتے پھر اسمین تصویرین بناتے اپنے گذشتگون کی یادانکو اور انکے افعال کو یاد کرنے کے لئے اور جد وجہد کرین اس جگہہ عبادت الٰہی مین اسکے بعد شیطان انسے پچھلون کی راہ ماری۔ اور کہا کہ بہتاے بزرگون نے ان صورتون کی پرستش کرتے اور تعظیم بجالاتے تھے۔ اوران کو حصول سعادت دارین کا وسیلہ سمجھتے تھے۔ غرض حضرت نے ان لوگون کی تقبیح کی کہ آخر انکا فعل کفر وضلالت کے طرف منحرف ہوا۔ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ وے لوگ بدترین خلق مین خدا تعالیٰ کے پاس۔ اس حدیث کی شرح سابق مین گذری۔ اور مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ اس قول مین ہی بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا جب یہہ بات متبرکت سے ہی اور حدیث مین اسکی مذمت واقع ہوئی۔ مراد ترجمہ سے وہی ہوگی۔ ولیکن پوشیدہ نہ رہے کہ بنا مسجد کی قبر پر کہ جسکی مذمت آئی ہی اس صورت مین ہی کہ قبر کو ہموار کرکے اسپر بنائے مسجد کرین یا توجہ تصاویر یا قبر کی طرف لاوین اور اسکی طرف نماز پڑہین۔ لاکن اگر مقبرے کے احاطہ مین بناے مسجد کرین تالوگ اسمین نماز پڑہین اور اسکی برکات صاحب قبر کی طرف عاید ہون۔ تو اس وعید مین داخل نہین۔ بیضاوی نے کہا جبکہ یہود ونصارا انبیا کے قبور کو سجدہ اور تعظیم کرتے اور اسکو قبلہ بناتے اور نمازین انکے طرف متوجہ ہوتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انپر لعنت کی۔ اور حضرت نبی مسلمانون کو ویسے فعل سے منع فرمایا۔ لاکن اگر کوی ایک مرد صالح کی قبر کے ہمسایہ مین مسجد بنا کرے بقصد تبرک۔ نہ صاحب قبر کی تعظیم کی راہ سے اور نمازین اسکے طرف نوٹہ نلاوے اس وعید مین داخل نہین انتہی

باب مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْاَةِ باب حکم مین اس شخص کے جو عورت کی قبر مین اترے۔ اور اسکی اباحت **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ

ف حضرت سے مسجد کے کی مطلق ممانعت

مِنْ اَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا اس حدیث کا ترجمہ مذکور ہو چکا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ فُلَيْحٌ اَرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ ابن مبارک نے کہا کہ فلیح نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت لم یقارف سے گناہ کا ارادہ کیا - لاکن پہلے معنے راجح ہیں جیسا کہ دوسری روایات میں اسکی تصریح آئی ہی کہ اترے قبر میں وہ شخص جو مقارفہ کیا ہو اپنی عورت سے - اور صحابہ کی ایک جماعت کثیر جو بہتر اور حضرت سے نزدیکتر تھے حاضر تھے اور یقین ہی کہ انسے کمتر اس شب کوئی گناہ کیا ہو - اگر ایسا ہوتا حضرت انسے کسی کو اختیار نفرماتے ہوتے مگر یہ کہ ہم کہیں کہ جب ابو طلحہ نے جلدی کی اور گورکنی کا فن رکھتا تھا اسیکو اختیار فرمایا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لِيَقْتَرِفُوْا لِيَكْتَسِبُوْا امام بخاری نے کہا لیقترفوا معنے میں لیکتسبوا کے ہی گویا کلام فلیح کی توجیہ کی کہ لفظ مقارفت جو حدیث میں وارد ہوا بمعنی اعم ہے جماع کے ساتھ مخصوص نہیں - اور اسی معنے اعم کے ساتھ اس آیت کی تفسیر کی ہی وَلْيَقْتَرِفُوْا مَاهُمْ مُقْتَرِفُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

باب الصلوٰة على الشهيد

باب احکام میں نماز جنازہ پڑھنے کے شہید پر

حدثنا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ جابر نے کہا کہ حضرت جمع کرتے تھے درمیان دو مردے کشتگان سے غزوہ احد کے ایک کپڑے میں - یعنے ایک کفن میں دو شخص کی تکفین کرتے بسبب تنگی کے جو اسوقت تھی یا انکہ ایک جامہ میں جو بروجہ سنت ایک کو کفن دیں دو شخص کو تقسیم کریں یا ایک جامہ جو ایک کے بر میں تھا اور دوسرا نہیں رکھتا تھا اسکو دو شخص پر تقسیم کرتے - شارح مصابیح کرمانی نے مظہری سے نقل کی ہی کہ مراد جامہ سے قبر ہی - کس لئے کہ دو برہنہ کو ایک کپڑے میں کفن دینا روا نہیں جیسا کہ ہر دو کے بدن متصل ہوں - ہمان ہر ایک کا لباس جو بدن پر تھا خون آلودہ ہوگا - لیکن ایک قبر میں ایک کو دوسرے کے پہلو میں دفن کرنا روا ہی اور جو توجیہ کہ ہم نے ذکر کیا اس تمام تکلف کی احتیاج نہیں - امام بخاری نے جو کہا کہ ایک قبر میں تین شخص کو جمع کرتے تھے اور اسپر بھی حدیث شہداء احد کی لائی ہی اس روایت میں ایک جامہ مذکور نہیں - معلوم ہوتا ہی کہ امام بخاری کے پاس جامہ سے مراد قبر نہیں - اور جابر نے کہا کہ میرا باپ اور چچا ایک کپڑے میں جو چادر سلائی دار تھی کفن دئے گئے - اور دوسری روایت آئی ہی کہ اپنا باپ دوسرے کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیا گیا ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ پھر حضرت فرماتے ان ہر دے کون ہی جو قرآن زیادہ لیا ہو یاد کیا ہو - پس جب اشارہ کیا جاتا ان ہر دو سے ایک کے طرف اسکو لحد میں مقدم کرتے قَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرماتے میں اپر گواہ ہوں قیامت کے دن اسباب پر کہ اسنے راہ خدا میں اپنا خون بہایا وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ اور انکو دفن کرنیکا حکم فرمایا انہیں کے خون میں نہ دے غسل دئے گئے نہ اپر نماز پڑھی گئی - حنفیہ کہتے ہیں کہ شہداء احد پر نماز نہ پڑھنے کا سبب یہ ہی کہ اسوقت مسلمانوں پر نہایت سختی رو دی تھی اور ان پر نماز پڑھنے کی فرصت نہیں رکھتے تھے - اس لئے حضرت نے دوسرے وقت انکے حق میں دعا کی جیسا کہ میت پر نماز میں دعا کرتے ہیں

حدثنا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ عقبہ بن عامر نے کہا کہ حضرت ایک روز باہر نکلے پھر شہداء احد پر نماز پڑھی وہ نماز جو میت پر پڑھتے ہیں - یہہ نماز پڑھنی ہجرت سے ہفت و نیم سال کے بعد تھی - اور غزوہ احد ہجرت سے تیسرے سال ہوا - مراد یہہ ہی کہ حضرت شہداء احد پر دعا کی - نہ انکہ نماز جو جنازے پر معہود ہی پڑھی - کس لئے کہ تین روز سے زیادہ گذرے پر اجماع امت پر نماز روا نہیں ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ پھر منبر کے طرف پھرے اور خطبہ میں حاضروں کو فرمایا کہ میں تمہارا فرط ہوں - یعنے تمہارا پیشرو کہ تمہارے سے آگے جا کے بہشت میں تمہارے لئے منزلیں اور نعمتیں مہیا کرنیوالا ہوں اور میں تمپر گواہ ہوں - یہہ بات حضرت کے عین حیات اور بعد وفات قیامت تک بھی امت کے حق میں ہو سکے - دوسری حدیث ابن مسعود سے آئی ہی جو بزار نے باسناد صحیح جید رفع کیا ہی - حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ وَمَمَاتِيْ خَيْرٌ لَكُمْ میری حیات تمہارے لئے بہتر ہی اور میری ممات تمہارے لئے بہتر ہی - تُعْرَضُ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَاَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَمَا رَاَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ تمہارے اعمال مجھ پر عرض کئے جاتے ہیں پس تمہاری جو نیکی دیکھوں اسپر شکر کرتا ہوں اور جو تم سے

الجزء الخامس

بدی دیکھو ان تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہون وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیْ الْاٰنَ قسم ہی اللہ تعالیٰ کی مین اب اپنے حوض کو ثر دیکھتا ہون جو آخرت مین ہوگا وَاِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اور مین دیا گیا ہون کنجیان زمین کے خزانون کی اگر چاہون متصرف ہونون یا الجبان زمین کے یہہ شک راوی کا ہی - شارحون نے کہا کہ یہہ خبر دیتی ہی ان چیزون سے جو حضرت کے بعد آپ کی امت کو ملک کے خزانے دئے گئے وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ وَلٰکِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْھَا اور قسم ہے اللہ کی مین ان بات کا خوف نہین کرتا ہون کہ تم میرے بعد شرک کروگے یعنے مشرک ہوجاؤگے بلکہ مسلمان ہی راستوار رہوگے - لاکن مین خوف کرتا ہون ان بات کا کہ باہمدیگر بغض وحسد کروگے زمین کے خزانون مین یا دنیا مین - منافست کسی چیز مین رغبت کرنی ہی

باب دَفْنِ الرَّجُلَیْنِ اَوِ الثَّلٰثَۃِ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ باب بیان مین جواز دفن کے ایک قبر مین دو مرد یا تین مرد - مراد یہہ کہ بوقت ضرورت جایزی ورنہ مستحب یہہ ہی کہ جدا جدا دفن کرین - امام ابوحنیفہ لاباس کے قایل ہین

حدثنا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ اس حدیث کا ترجمہ گذرا ہی

باب مَنْ لَمْ یَرَ غُسْلَ الشُّھَدَاءِ باب بیان مین اس شخص کے کہ شہیدون کے غسل کا اعتقاد نہین کیا ہی اگرچہ جنابت اور حیض ونفاس والے ہون - اور اس ترجمہ کو قسطلانی ترجمہ مین موافق مذہب شافعی کے کیا - اور جو حدیث کہ اس باب مین ہی اس سے یہہ معنے ظاہر نہین

حدثنا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِدْفِنُوْھُمْ فِیْ دِمَائِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ اُحُدٍ وَلَمْ یُغَسِّلْھُمْ فرمایا دفن کرو ان شہیدون کو انکے خون مین یعنے احد کے روز اور ان کو غسل نہ دیا گیا

باب مَنْ یُقَدَّمُ فِی اللَّحْدِ باب اس بیان مین کہ لحد مین کون مقدم کیا جاوے جب دو شخص کو ایک قبر مین دفن کرین - لحد بفتح وضم لام وسکون حاء مہملہ قبر کے شگاف کو اور ایک کنارے پر شگاف کئے گئے کو کہتے ہین اور اصل مین میل یک جانب کا معنے ہی وَسُمِّیَ اللَّحْدُ لِاَنَّہٗ فِیْ نَاحِیَۃٍ اور شگاف گور کا نام لحد اسلئے ہوا کہ وہ گور کے ایک جانب ہوتا ہی وَکُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ اور ہر جور کرنیوالا ملحد ہی - اسلئے کہ وہ میل کرنیوالا یعنے پھیرنیوالا ہی حق سے ستم کے طرف مُلْتَحَدًا جو قرآن مین ہی وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا جاے عدول اور رجوع کے معنے مین ہی یعنے ایک پناہ جو اسکی طرف بازگشت کرین وَلَوْ کَانَ مُسْتَقِیْمًا ضَرِیْحًا اور اگر قبر سیدھی اور ایک جانب مایل نہو اسکو ضریح کہتے ہین ضاد معجمہ سے جو زمین مین شگاف کے معنے مین ہی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّھُمْ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ اِلٰی اَحَدِھِمَا قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ھٰؤُلَاءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِھِمْ بِدِمَائِھِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا وَاَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ پوشیدہ نہ رہے کہ امام بخاری نے بلا واسطہ اوزاعی سے سماع نہین رکھتا ہی - اگر یہہ مقولہ عبداللہ بن مبارک کا ہو امام بخاری نے بواسطہ محمد بن مقاتل اس سے حدیث کی - وہ بھی بواسطہ لیث بن سعد زہری سے جو ابن شہاب حدیث رکھتا ہی - اور زہری بھی جابر سے بیواسطہ سنا ہی - پس یہہ حدیث منقطع ہی اور ابن حال اشارہ کیا کہ یہہ حدیث اسکو عبداللہ بن مبارک اور اسکو لیث اور اوزاعی سے اسکو زہری سے اسکو جابر سے پہنچی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِقَتْلٰی اُحُدٍ اَیُّ ھٰؤُلَاءِ اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ اِلٰی رَجُلٍ قَدَّمَہٗ فِی اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِہٖ قَالَ جَابِرٌ فَکُفِّنَ اَبِیْ وَعَمِّیْ فِیْ نَمِرَۃٍ وَاحِدَۃٍ اس حدیث کا ترجمہ گذرا - نمرہ بفتح نون وکسر میم چادر خط دار ہی پشمی ہو یا غیر پشمی - جابر کے باپ کا نام عبداللہ ہی اور اسکا چچا عمرو بن حرام بن زید بن حرام - پس عمرو بن جموح جابر کا ابن ہی تعظیم کے لئے اسکو عم کہا وَقَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ سلیمان بن کثیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے زہری کہا حدیث کی مجھ سے وہ شخص جو سنا ہی جابر سے اور وہ عبدالرحمن بن کعب ہی - کہتے ہین کہ ان قولون سے بعض لوگ ایک اضطراب جو اس حدیث مین رکھتے ہین سو اسکو رفع کیا اور اس قول سے ارادہ واسطہ کا کیا ہی درمیان زہری اور جابر کے کہ وہ عبدالرحمن

بن کعب ہی اور اس رفع اضطراب مین جو مذکور ہوا تامل ہی یفہم من لہ علم بالاصول **باب** الاذخر والحشیش فی القبر باب بیان مین اذخر ڈالنے کے قبر مین کہ ایک قسم کا گھاس خوشبودار ہی اور دوسرا گھانس بھی جب قبر کی اینٹون مین سانذین مین تو اس سے بند کرنا یا میت کے نیچے بچھانا روا ہی **حدثنا** محمد بن عبد اللہ بن حوشب قال حدثنا عبد الوھاب عن عکرمۃ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم اللہ عز وجل مکۃ فلم تحل لاحد قبلی ولا لاحد بعدی احلت لی ساعۃ من نھار ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا حرام کیا ہی اللہ تعالی مکہ معظمہ کے حرم کو پس کسیکو بھی حلال نہین ہوے چیزین جو اسمین ممنوع ہین میرے آگے اور نہ کسی کو میرے بعد حلال کیا گیا ہے واسطے قتال اس مین ایک ساعت نہار کے رونکا یختلی خلاھا ولا یعضد شجرھا ولا ینفر صیدھا ولا تلتقط لقطتھا الا لمعرف کاٹا نجاوے گیاہ سبز اسکا اور کاٹا نجاوے درخت اسکا اور پکڑا نجاوے شکار اسکا اور اٹھایا نجاوے راہ مین پڑی ہوئی چیز اسکی مگر وہ شخص کہ اس چیز سے لوگون کو شناسا کرے فقال العباس الا الاذخر لصاغتنا وقبورنا فقال الا الاذخر پس عباس بن عبد المطلب نے کہا مگر اذخر کو استثنا کیجے یا رسول اللہ ہمارے زرگرون اور قبرون کے لئے - پس حضرت نے مستثنی کیا اور فرمایا مگر اذخر - یہ استثنا کرنا اجتہاد سے تھا یا وحی فی الحال یا اسکے آگے وحی آئی تھی - کہ اگر اذخر کے لئے التماس کرین استثنا کیجئے وقال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقبورنا وبیوتنا ابو ہریرہ نے حضرت سے کہا کہ یہہ اذخر ہماری قبرون کے لئے اور ہمارے گہرون کے لئے یا رسول اللہ و قال ابان بن صالح عن الحسن بن مسلم عن صفیۃ بنت شیبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل صفیہ سے مروی ہی کہ مین نے حضرت سے سنا اسکے مانند جو ابو ہریرہ نے نقل کی - اور مجاہد نے طاؤس سے وہ ابن عباس سے قبورنا کے بدل لقبیرھم لایا ہی یعنے آہنگرون کے اور انکے گہرون کے لئے

باب ھل یخرج المیت من القبر واللحد لعلۃ باب اس بیان مین کہ آیا باہر لائی جاوے میت قبر سے اور لحد سے بسبب کسی علت کے - ترجمہ مین اخراج کی تعمیم کی - اسلئے کہ حدیث مین اخراج نماز و دعا کے لئے ہی - اور دوسری حدیث مین جابر سے بے ضرورت شرعی وارد ہوئی - پس جب ایک ضرورت پیش آوے بطریق اولی جایز ہوگا **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال عمرو سمعت جابر بن عبد اللہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعدما دخل حفرتہ فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ ونفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ واللہ اعلم جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ ابن ابی منافق کو قبر مین داخل کیے پر حضرت تشریف لائے پھر اسکو نکالنے کے لئے حکم کیا تو وہ نکالا گیا پھر اسکو اپنے ہر دو زانوے مبارک پر رکھا اور اپنا لعاب شریف کچھ پھونکتے ہوے اس مین ڈالا - اور اپنا پیرہن اسکو پہنوایا - سبب اسکا خدا ہی جانے وکان کساعبا سا قمیصا اور اس منافق نے عباس رضی اللہ عنہ کو ایک پیراہن پہنایا تھا قال سفیان وقال ابو ھارون وکان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصان فقال لہ ابن عبد اللہ یا رسول اللہ البس قمیصک الذی یلی جلدک اور ابو ہارون نے کہا کہ حضرت کے بدن مبارک پر دو پیرہن تھے - پس عبد اللہ بن ابی منافق کا بیٹا کہ جسکا نام حباب تھا اور آنحضرت نے اسکا نام عبد اللہ سے بدلا یا تھا اور وہ بڑا صحابی مخلص تھا اسکا احوال بھی کچھ گذرا ہی سو اسنے حضرت کے جناب مین عرض کی یا رسول اللہ اپنا پیراہن مبارک جو بدن مبارک سے لگا ہی میرے باپ کو پہنا دیجے یعنے اسکا کفن دیجئے تا اسکے برکات اسکو گھیرین قال سفیان فیرون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم البس عبد اللہ قمیصہ مکافاۃ لما صنع سفیان بن عیینہ نے کہا کہ گمان کرتے ہین کہ حضرت نے اسکو جو اپنا پیرہن پہنایا یہہ بدلا ہی اسکا جو اسنے کیا تھا یعنے عباس رضی اللہ عنہ کو جو پیراہن دیا تھا

حدثنا مسدد قال حدثنا بشر بن المفضل قال حدثنا حسین المعلم عن عطاء عن جابر قال لما حضرت احدا عاذ ابی من اللیل فقال ما اراني الا مقتولا في اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض جابر نے کہا کہ مین غزوۂ احد مین حاضر ہوا اس شب میرا باپ مجھ کو بلایا - پس کہنے لگا کہ مین آپ کو نہین دیکھتا ہون مگر مارا جاؤنگا جو پہلے مارا جاویگا حضرت کے صحابہ سے - اور مین نہین چھوڑتا ہون اپنے پیچھے تیرے سے عزیز تر بجز ذات پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر میرے پر ایک قرض ہی پس تو اسکو ادا کر واستوص باخواتک خیرا اور وصیت نیک طلب کر

اپنے بہنوئی سے کہتے ہیں کہ اسکے دونوں میں تھے فَاضْطَجَعَ فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدَفَنْتُ مَعَهُ آخَرَ فِي قَبْرٍ پس ہمنے صبح کیا اور تھا عبداللہ شہید اول مقتول اور میں نے دفن کیا اسکے ساتھ دوسرا کو یک قبر میں ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ پس سرور دسکون نہ پایا دل میرا کہ اسکو غیر کے ساتھ اسکی قبر میں چھوڑ دوں پس اسکو چھے مہینوں کے بعد نکالا فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ پس اگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ میں جس روز نکالا وہ مانند اس روز کے تھا جو میں اسکو قبر میں رکھا تھا مگر تھوڑا تغیر کان کا یعنے اسمیں کچھ تغیر نہ آیا تھا مگر نرمہ گوش جو دوسرے اعضا کے بہ نسبت جلد گلتا ہوتا ہی - کہتے ہیں کہ اس روایت میں ایک تغیر واقع ہوا ہی صواب یہہ ہی جو دوسری روایات میں آیا ہی غَيْرَ هُنَيَّةٍ فی اذنہ تقدیم لفظ غیر کی اور اذن کے آگے زیادتی فی کی - بعضوں نے بتقدیم مثناۃ تحتیہ نون پر لا یا یہہ تصغیر ہنا کی ہی نزدیک کے معنے ہیں اور کہتے ہیں اس ضبط سے کلام درست ہوتا ہی بغیر تقدیم و تاخیر و زیادتی

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ **باب** اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ باب بیان میں لحد اور شق کے جو شگاف قبر میں ہوتا ہی **حدثنا** عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ اس کا ترجمہ مکرر مذکور ہوا - اب کلام تطبیق حدیث میں ہی ترجمہ کے ساتھ - کہ ذکر لحد اور شق ہر دو کا کیا - اور حدیث میں شق کا ذکر نہ آیا **جواب** اسکا یہہ دیتے ہیں کہ نَقَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ جو آیا ہی وہ شق پر دلالت کرتا ہی اس لئے کہ لحد میں ایک میت کی تقدیم دوسرے کی تاخیر کو مستلزم ہی - تو وہ غالباً شق میں ہی ہوگا - کیونکہ لحد میں مشقت ہی کہ گنجایش دو میت کی متصور نہیں - اس جواب میں تکلف ہی اور کہہ سکتے ہیں کہ مراد ترجمہ سے وہ ہی کہ ان ہر دو قسم کی قبر مسنونہ ہی - اور حدیث دلالت کرتی ہی کہ حضرت کے حسب الارشاد وہ لحد ہی ہوگی اور افضل بھی وہی ہی اور حضرت کے لئے بھی لحد بنی تھی اور دوسری حدیث میں آیا ہی اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا یعنے لحد ہمارے لئے اور شق ہمارے غیر کے لئے - یعنے لحد ہم نے ہمارے لئے اختیار کیا اور شق اگلوں کا مختار تھا - اور بعض کہتے ہیں کہ غیر سے اہل کتاب مراد ہیں جیسا کہ امام احمد کی مسند میں صریح واقع ہوا - بہر تقدیر اس حدیث میں شق سے نہی نہیں غایت یہہ کہ لحد بہتر ہی بشرطیکہ زمین سخت ہو وگرنہ شق بہتر ہی - اجماع علما کا ہر دو صورت کی جواز پر واقع ہوا

باب إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ باب اس بیان میں کہ جب لڑکا مسلمان ہوا اور آگے بلوغ کے مرگیا آیا اسکے جنازے پر نماز پڑہی جاوے - اور اسکا اسلام معتبر ہے کیا لڑکے پر اسلام عرض کیا جاوے اور اسکو اسلام کے طرف بلایا جاوے وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُ أَبَوَيْهِ فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ اور حسن بصری اور شریح و ابراہیم نخعی و قتادہ نے کہا جو وقت کہ بچے کے ماں باپ سے ایک مسلمان ہووے پس وہ بچا مسلمان ہی اور اسلام میں اسکا تابع ہی وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ اور تھے ابن عباس اپنے والد عباس اسلام لانے کے آگے مکہ معظمہ میں اپنے ماں کے ساتھ جسکا نام لبابہ بنت حارث تھا - تب تا تو انون سے تھے یعنے وے لوگ جو مسلمان ہوگئے تھے لاکن ناتوان تھے اور کفار نہیں چھوڑتے تھے کہ ہجرت کریں - اور اسوقت عباس اسلام سے مشرف نہیں ہوئے تھے انکا اسلام غزوۂ بدر کے بعد ہی اور صحیح یہہ ہی کہ سال فتح میں ہی اور فتح مکہ میں حضرت کے وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ اور نہیں تھے ابن عباس اپنے باپ کے ساتھ اپنی قوم کے دین پر جو مشرک تھے وَقَالَ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى اور کہا اسلام برتر ہوتا ہی اوپر برتری نہیں کی جاتی ہی کوئی چیز - یعنے اسلام کا جہت غالب ہوتا ہی مغلوب نہیں - پس فرزند کو اپنے جانب کھینچتا ہی - قائل اس قول کا متعین نہیں - بعض کہتے ہیں کہ قول ابن عباس کا ہی - اور دارقطنی سند صحیح سے لایا ہی کہ قول حضرت کا ہی

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ ابن عمر نے سالم کو خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ حضرت کے ہمراہ رکاب ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کے آگے گئے - حضرت اسکے پاس تشریف لیجانے کا سبب وہ ہی جو امام احمد نے جابر کی طریق سے روایت

کی ہی کہ حضرت نے یہہ خبر سنی کہ قوم یہود مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہی بعض علامات دجال کے اسمین ظاہر ہین حضرت نے گمان کیا کہ دجال موعود وہی ہوگا - اسکے حال کی تحقیق کے لئے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما ہوئے - حَتّٰی وَجَدَهٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مُعَالَةَ یہان تک کہ حضرت نے اسکو پایا جس حال مین کہ وہ لڑکون کے ساتھ بازی کرتا تھا ایک قصر سنگین یا قلعے کے پاس جو قبیلہ انصار کا تھا اطم بضم ہمزہ وطا، مہملہ ومیم - اور معالہ بفتح میم وغین معجمہ ولام ہی وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ تَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور مقرر ابن صیاد یک بلوغ کے نزدیک پہنچا تھا اور وہ اگاہ نہوا یہان تک کہ حضرت نے اسکو اپنے ہاتھ سے مارا - پھر فرمایا آیا تو گواہی دیتا ہی اسبات کی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون - یہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہی کہ حضرت نے ابن صیاد پر جو لڑکا تھا عرض اسلام کیا فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ پس ابن صیاد نے آپکے طرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول امیون کے ہین - عربون اور کبھی نکو امی کہتے تھے ام القری کی نسبت سے جو کہ معظمہ کا نام ہی یا اس جہت سے کہ کاتبون مین پڑہنا لکھنا نہین تھا وے جیسے مادر زاد تھے ویسے ہی تھے - ابن صیاد نے جو کہا کہ آپ پیغمبر امیون کے ہین - اسکا یہہ قول بحال یہود کے اعتقاد کے مطابق تھا کہ وہ بعثت مصطفوی کے معتقد تھے اور کہتے تھے کہ یہہ پیغمبر مخصوص عرب کے ہین - یہہ قول یہود کا باطل ہی جب آپ کی رسالت کا اعتقاد رکھتے تھے کہ پیغمبر خدا ہین - اور محال ہے کہ پیغمبر خدا جہوٹھ کہے - اور حضرت تمام خلایق کو دعوت کی اور کتاب توریت بھی ناطق ہی کہ حضرت عام خلایق کے پیغمبر ہین ف توریات سے حضرت کی عموم بعثت کا اثبات مترجم عاصی نے جنان السیر کی جلد ثانی مین رسالہ بشارات محمدی مین لایا ہی دیکھ لین فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَرَفَضَهٗ پس ابن صیاد حضرت سے کہنے لگا آیا آپ گواہی دیتے ہو کہ مین رسول اللہ کا ہون - پس حضرت نے اسکو چہوڑ دیا اور اسکے ایمان سے نومید ہوئے - رفضہ فا اور ضاد معجمہ سے ہی اور بعض روایات مین صاد مہملہ سے ہر دو کے ایک ہی معنے ہین - اور بعض مین سین مہملہ سے ہی اسکے یہہ معنے ہین کہ اسکو اپنے پاؤن سے مارا وَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ اور فرمایا مین ایمان لایا اللہ تعالی پر اور اسکے رسولون پر - شارحون نے کہا ہی کہ اس کلام کی مناسبت قول ابن صیاد کے مقابلہ مین یہہ ہی کہ جب حضرت نے چاہا کہ دعوی رسالت مین ابن صیاد کا جہوٹھ لوگون پر ظاہر کرین یہہ قول بطور انصاف کے فرمایا کہ مین سب پیغمبرون پر ایمان لایا ہون اگر تو سچا ہوتا تجہ پر ایمان لاتا لاکن تو جہوٹا ہی اور امر تجہ مشتبہ ہوا ہی پس دور رہو - اسکے بعد اسکا احوال استفسار کیا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ پس حضرت نے اسکو فرمایا کہ تو کیا دیکہتا ہی - ابن صاد نے کہا کہ آتا ہی میرے پاس سچ بولنے والا اور جہوٹھ بولنے والا یعنے مین خواب دیکہتا ہون کبھی سچ رہتا ہی اور کبھی جہوٹھ - ترمذی نے جابر سے روایت کی ہی کہ کہا مین دیکہتا ہون حق و باطل کو فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ پس حضرت نے فرمایا کہ خلط اور آمیزش کی گئی ہی تجہ پر وہ جو شیطان القا کرتا ہے ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَّاْتُ لَكَ خَبِیْئًا پھر آپ نے اسکو فرمایا کہ مین پوشیدہ کیا ہون تجہ سے اور مضمر رکھا ہون تیرا امتحان کرنے کے لئے ایک مضمر - حدیث صحیح مین آیا ہی کہ حضرت نے سورۂ دخان اپنے مبارک دل مین گذرانے تھے یعنے یہہ آیت یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ - فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ هُوَ الدُّخُّ پس ابن صیاد نے کہا کہ وہ دخ ہی قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَرَادَ اَنْ یَّقُوْلَ الدُّخَانُ فَلَمْ یُمْكِنْهُ كَاَنَّهٗ كَانَ فِیْ لِسَانِهٖ شَیْءٌ امام بخاری نے کہا کہ اسنے دخان کہنا چاہا پس کہنے نہ سکا اس لئے کہ اسکی زبان مین لکنت تھی - یا اس لئے کہ جنون کے کاہن کامل ایک چیز یا نہین سکتے ہین پس آیہ کریمہ کے طرف رہ نہ پائی فَقَالَ لَهٗ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ پس اسکو فرمایا کہ تو دور ہو - تو ہرگز تجاوز نکریگا اپنے قدر و ندازے سے یعنے اپنے کفر و ضلالت سے نہ نکلیگا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِیْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ پس عمر فاروق کہنے لگے کہ مجہ کو چہوڑ دیجئے گردن مارون فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ پھر حضرت نے فرمایا اگر یہہ دجال موعود ہی پس تو ہرگز اسپر مسلط نہو سکیگا بلکہ اسکے قاتل عیسی علیہ السلام ہین وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ اور اگر وہ دجال نہو پس اسکے قتل مین بہتری نہین - اگر کہین کہ کس لئے حضرت اسکے قتل کی اجازت ندی اسنے تو دعوی نبوت کیا **جواب** یہہ کہ اسنے دعوی نبوت کا نہین بلکہ تو ہم ہی کہ دعوا رسالت کا کیا اور رسالت کے دعوی سے نبوت کا دعوا لازم نہین آتا ہی حق تعالی نے فرمایا اِنَّا اَرْسَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ یعنے ہم نے بہیجا شیاطین کو کافرون پر پس رسول کا معنا بہیجا گیا ہی

ابن صیاد کا قصہ عجیب

ف

از راہ لغت ۔

از راہ لغت اسکے سوا حضرت جانتے تھے کہ وہ رسوا ہوگا۔ اور لوگ اسکے حال سے واقف ہوجائینگے۔ اور یہہ بھی سبب ہے کہ وہ نابالغ تھا نابالغ لڑکے کو کسی گناہ کے بسبب مارا جاتا ہے اور یہہ بھی کہتے ہین کہ ابن صیاد اس قوم سے تھا کہ وہ مسلمانون کیساتھہ عہد و پیمان رکھتی تھی۔ اور ایک روایت ہی کہ آخر وہ اسلام لایا اور اسکو ایک فرزند پیدا ہوا اور وہ مکہ معظمہ کو گیا تھا پھر مدینہ منورہ کو آکے موا۔ جب اسپر نماز پڑہنا چاہے اور اسکے چہرے سے کپڑا اٹھاکے دیکھتے ہین تو وہی ابن صیاد تھا ف دجال علیہ اللعنۃ وہی ابن صیاد ہی یا نہ اسمین اختلاف ہی چنانچہ اسکا بحث اسکے محل مین آئیگا لیکن جو لوگ اسکو دجال نہین جانتے ہین اسکی دلیل وہ روایت ہی کہ وہ آخر کار مسلمان ہوکے موا انتہی قسطلانی وَقَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ ثُمَّ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ سالم کہتا ہی کہ مین عبداللہ بن عمر سے سنا کہ فرمایا اس حال کے بعد حضرت اور ابی بن کعب ایک شجر خرما کے طرف آئے تو اس مین ابن صیاد تھا وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ جس حال مین کہ حضرت جاتے تھے کہ اسکو غافل پاوین اور اسسے کوئی چیز سنین جو خلوت مین کیا کرتا ہی آگے اسکے کہ ابن صیاد حضرت کو دیکھے تا اسکے حال خلوت سے معلوم ہوجاوے کہ وہ ساحر ہی یا کاہن فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ پس حضرت نے اسکو دیکھا جس حال مین کہ وہ سویا ہی اپنی چادر مین اور اس مین ایک آواز ہی۔ رمزہ براے مہملہ و سکون میم و زاے معجمہ ہی۔ و زمرہ بتقدیم زاے معجمہ و سکون میم و را۔ یہہ شک راوی کا ہی ہر دو کے ایک ہی معنے ہین۔ اور بعض نسخون مین ان ہر دو لفظ مین شک کیا ہی رمہ بہ ہر دو زاے معجمہ ہین یا رمہ بہ ہر دو را ہین۔ آواز خفی کو کہتے ہین جو گلو مین ہوتا ہی یا بینی مین فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ ابن صیاد کی ماں نے دیکھا کہ حضرت خرمے کے شاخون مین اپ کو نگاہ رکھتے ہین یعنے شاخون کے آڑے مین ہین فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ پھر اُسنے کو کہنے لگی ای صافی یہہ نام ابن صیاد کا ہی بروزن قاضی غرض اسنے اپنے بیٹے کو پکارا اور بولی کہ یہہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ پس ابن صیاد جلد اپنے خواب سے اٹھا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ پھر حضرت نے فرمایا اگر اسکو اسکی ماں ویسا ہی چھوڑی ہوتی تو وہ اپنا حال مخفی کچھ ظاہر کردیا ہوتا اور اس کتاب کے بعض روایات مین آیا ہی وَقَالَ عِنْدَ اللّٰهِ يَعْنِي بَيِّنٌ مَا عِنْدَهُ اور امام بخاری نے کہا کہ وہ بیان کرتا وہ چیز جو اسکے پاس ہے۔ یعنے اگر اسکی ماں اسکو اسی حالت پر چھوڑتی اور وہ حضرت کے تشریف لانے سے آگاہ نہوتا اور دہشت نکھاتا اسکے کلام کا اختلاف و اختلال اور اسکی ناکسی تم پر ظاہر ہوجاتی فَرَفَضَهُ پس اسکو چھوڑ دیا قَالَ شُعَيْبٌ رَمَزَهُ فرفضہ اور شعیب نے اپنی روایت مین لفظ رمزہ لایا اور ایک روایت مین ہر دو راے معجمہ سے پھر چھوڑا حضرت نے اسکو اور ابوذر کی روایت مین رفضہ کی جگہہ فرفضہ آیا ہی وَقَالَ عُقَيْلٌ رَمْزَةٌ اور عقیل نے لفظ رمزہ لایا ہی را و میم و زاے وَقَالَ إِسْحٰقُ رَمْرَمَةٌ اور اسحق نے کہا رمزمہ ہر دو راہ مہملہ سے وَقَالَ مَعْمَرٌ رَمْزَةٌ اور معمر نے کہا رمزہ را کے بعد میم اور زاے معجمہ **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِي مِنَ النَّارِ انس نے کہا کہ ایک لڑکا یہودی تھا کہ حضرت کی خدمت کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا اور حضرت اسکی عیادت کے لئے تشریف لاے اور اسکے سرہانے بیٹھے اور اسکو فرمایا کہ تو اسلام قبول کرلے اپنے باپ کی طرف دیکھا کہ وہ اسکے نزدیک تھا۔ پس اسکے باپ نے کہا کہ اطاعت کر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہوا۔ پس حضرت باہر تشریف لاے جس حال مین کہ کہتے تھے شکر ہی اس پروردگار کو جسنے اسکو آتش دوزخ سے نجات دی میرے واسطے۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھہ ظاہر ہی جو اسلام کا عرض کرنا ماں پر ہی۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچہ کافر جو کفر پر مرے دوزخی ہی۔ اور لڑکے کا اسلام موجب نجات ہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ ابن عباس نے کہا کہ مین اور میری والدہ ناتوان مسلمانون سے تھے مکہ معظمہ مین اور مین لڑکون سے تھا اور میری والدہ عورات سے۔ یعنے مین اور میری والدہ ان

مسلمانون سے

الجزء الخامس

مسلمانوں سے منع جو کفار انکو ایذا دیتے اور ہجرت کرنے سے منع کرتے تھے **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال ابن شہاب یصلی علی کل مولود متوفی وان کان لغیۃ ابن شہاب زہری نے کہا کہ نماز پڑہی جاوے ہر مولود پر اگرچہ اسکا پیدا ہونا گمری پر ہو یعنے اگرچہ وہ ولد زنا یا ولد کافر جو ماں باپ کے حلال سے من اجل انہ ولد علی فطرۃ الاسلام یدعی ابواہ الاسلام او ابوہ خاصۃ وان کانت امہ علی غیر الاسلام فلکم اس لئے کہ وہ پیدا ہوا ہی فطرت اسلام پر۔ جس حال مین کہ اسکے ماں باپ اسلام کا دعوی رکھتے ہین۔ یا فقط باپ اسکا اگرچہ اسکی ماں غیر اسلام پر ہو۔ پشیدہ نہ رہے کہ اسکا عکس بھی ہو سکتا ہی کہ ماں مسلمان ہو اور باپ کافر۔ اور انکا بچہ مسلمان ہی ماں کی تبعیت سے۔ گویا غرض اس صورت کے ساتھ واقع ہوا۔ کسلئے کہ پیدا ہونا بچہ کا جس حال مین ماں مسلمہ رہے اور باپ کافر متصور نہین اسلئے کہ کافر کا نکاح عورت مومنہ کے ساتھ روا نہین ہی۔ اگر ہو داخل زنا ہوگا **واذا استہل صارخا صلی علیہ** اور بچے نے جب آواز کی پیدا ہونیکے وقت یا رویا اسپر نماز پڑہی جاوے **ولا یصلی علی من لا یستہل من اجل انہ سقط** اور نماز پڑہی نجاوے اس پر جو آواز نکلی اس سبب سے کہ وہ بیجان پیدا ہوا اور خلقت کامل نہائی **ف** اگر جنین پر ایک سو بیس روز گذرے ہون پر نماز نہین بلکہ غسل و کفن و دفن واجب ہی۔ اگر چار مہینے سے کم مدت مین پیدا ہوا ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کردین فسط **فان ابا ہریرۃ کان یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ** اور مقرر ابو ہریرہ حدیث کرتا تھا کہ تحقیق حضرت نے فرمایا کہ کوئی مولود نہین خواہ مسلمان سے ہو یا کافر سے مگر یہہ کہ وہ پیدا کیا جاتا ہی فطرت یعنے اسلامی طبیعت پر پھر اسکے ماں باپ اسکو یہودی کرتے ہین یا نصرانی یا مجوسی۔ احکام کفر کی تعلیم یا ترغیب سے۔ یا انکا وہ بچہ دین مین ماں باپ کا تابع ہو چکا ہی اس تیسری تقدیر مین اگر ماں باپ اسکو تعلیم و ترغیب نہ دی ہون اگر بچہ کافر مرجاوے حکم کفر کا ہی رکھتا ہی **ف** قسطلانی نے لکھا ہی کہ اگر اس بچے پر سعادت سبقت کرے تو وہ اسلام لاتا ہی و گرنہ کافر مرتا ہی اگر آگے بلوغ کے مرجاوے صحیح یہہ بات ہی کہ وہ اہل دوزخ سے ہوگا۔ اور بعضون نے کہا کہ دنیا مین ایمان فطری معتبر نہین بلکہ ایمان شرعی کا اعتبار ہی جو ارادہ و عقل سے اکتساب کی راہ سے حاصل کیا ہو اس لئے یہودی کے بچہ پر کفر کا حکم کیا دنیا مین باعتبار تبعیت اسکے ماں باپ کے **کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا من جدعاء حتی** کہ حلقت درست اور کامل رہتی ہی آیا دیکھتے ہو تم اس سے کان اور ناک اور ہاتھ کٹا ہوا۔ یعنے پیدا ہونے کے وقت خلقت پوری رہتی ہی کوئی عیب نہین رکھتا ہی۔ اسکے بعد اسکے ناک اور کان کو کاٹتے ہین۔ یہہ قول بطریق تمثیل کے لایا ثم یقول ابو ہریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا الآیۃ باقی آیت یہہ ہی **لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم** پس ابو ہریرہ پڑہا کرتے یہہ آیت۔ پیدائش یعنے پیدا کرنا خدا کا وہ پیدائش ہے کہ لوگون کو اسپر پیدا کیا تبدیل نہین اسکی خلقت کو یعنے سزاوار نہین کہ اسمین تصرف کرین یہہ ہی دین محکم اور استوار **حدثنا** عبدان قال اخبرنا یونس عن الزہری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کما تنتج البہیمۃ بہیمۃ جمعاء ہل تحسون فیہا من جدعاء ثم یقول ابو ہریرۃ فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم اس حدیث کا وہی ترجمہ ہی جو گذرا **ف** جب احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ ہر آدمی فطرت پر پیدا ہوتا ہی یعنے دین اسلام پر اب لفظ فطرت کی تحقیق کیا چاہئے کہ فطرت کے معنے لغت مین انشقاق و خلقت و پیدائش ہے اور اصطلاح شرع مین فطرت دین اسلام کو کہتے ہین چنانچہ خود شارع یعنے خدا و رسول خدا نے لفظ فطرت کو دین اسلام کے معنے مین استعمال فرمایا ہی۔ ہان کہین فطر کے صیغہا مشتقہ کو پیدا کرنے کے معنے مین بھی لائے ہین چنانچہ فطر السموات۔ فاطر السموات فطر الناس جو قرآن مجید مین وارد ہوا۔ لیکن وہ جو حق تعالی نے مطلق فطرت کو دین اسلام کے معنے مین استعمال فرمایا ہی یہہ جو سورۂ روم مین فرماتا ہی **وَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا** یعنے قایم کر اپنے منہہ کو دین پر ایک طرف کا ہو کر (یہہ دین کچہ نو ایجاد نہین ہی بلکہ **فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا** متبعیت کر اور لازم کر اللہ کی فطرت کو وہ ایسی فطرت ہی کہ پیدا کیا اسنے لوگون کو اسپر **لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ** تبدیل نہ کیا چاہئے اللہ کی تخلیق کو۔ اب اس فطرت کے کیا معنے ہین اور اس تخلیق سے کیا مراد ہی جسکو تغیر و تبدل کرتے ہین حق تعالی خود آپ ہی تفسیر کرتا ہی کہ **ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ** وہ فطرت دین ہی استوار۔ یعنے اللہ کی فطرت و تخلیق جو دین استوار ہی اور لوگون کو اسی پر پیدا کیا یعنے انکی بنا دین رکھا ہی سو اس دین و اسلام فطری کو تغیر و تبدل کرین شرک و کفر سے۔ جب اللہ ہی کے بیان سے

ماں مسلمان باپ کافر ہو تو بچہ کیونکر ہوا

فطرت کی تحقیق اور آیت وحدیث مین تطبیق

معلوم ہوچکا کہ فطرت کے معنے دین اسلام ہی - اب جناب سات کے بیان سے معلوم کیا چاہئے کہ فطرت و تخلیق کو نسا دین ہی اور اسکی تبدیل کسطرح ہوتی ہی - اسباب مین آنحضرت کے احادیث جو وارد ہوی ہین گویا مراد اللہ کے موافق اس آیت کی تفسیر کرتے ہین چنانچہ قولہ تعالی فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا کا بیان کرتے ہین کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ یعنے ہر بچہ پیدا ہوتا ہی فطرت پر یعنے دین اسلام پر جو ضدی شرک و کفر کا پھر قولہ تعالی لا تبدیل لخلق اللہ کی تفسیر تمثیل کے طور پر فرماتے ہین کہ اُس فطرت و تخلیق کی تبدیل لوگ اسطرح پر کرتے ہین کہ فابواہ یھودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ یعنے پھر ماں باپ اسکے یہودی بناتے ہین اسکو نصرانی بناتے ہین اسکو مجوسی بناتے ہین اسکو اور صحیح مسلم مین یہہ حدیث اس لفظ سے آئی ہی لیس من مولود یولد الا علی الفطرۃ حتی یعبر عنہ لسانہ یعنے نہین کوی بچہ جو پیدا ہوتا ہی مگر وہ فطرت پر ہی رہتا ہی یہان تک کہ اسکی زبان اسکو متغیر کرے یعنے کلمہ شرک و کفر کے سبب سے - جب قرآن و حدیث سے واضح ہوچکا کہ اصطلاح خدا و رسول مین عرف شرع مین فطرت کی معنی دین اسلام ہی پس صحابہ و تابعین مفسرین و محدثین قرآن و حدیث کی تفسیر و شرح مین فطرت و خلق کے معنے دین اسلام ہی بتلاتے ہین اور اسکی تبدیل تبدیل بالشرک ہی لکھتے ہین چنانچہ آیت فطرت کی تفسیر مین ابن عباس اور جماعت مفسرین نے لکھا ہی فطرۃ اللہ وہی دینہ لا تبدیل لخلق اللہ ای لدینہ ولا تبدلوا بالشرک - اور ابو ہریرہ بھی یہی معنے بتلاتے ہین چنانچہ بخاری مین انہون نے جو حدیث کل مولود پر آیت فطرۃ اللہ التی الخ پڑہی ہر دو مین تطبیق بتلائی اوپر مذکور ہوچکا - اور امام بخاری رح بھی بخاری کی کتاب التفسیر مین یہی معنے لکھتے ہین چنانچہ کہتے ہین لا تبدیل لخلق اللہ لدین اللہ خلق الاولین دین الاولین والفطرۃ الاسلام انتہی ابن عبد البر نے لکھا ہی کہ سلف مین فطرت کے معنے دین اسلام ہی معروف تھے لیکن متاخرین ائمہ مین سے بعضون نے فطرت سے معنے عہد میثاق کا لیا ہی جو ارواح نے بربوبیت الہی کا اقرار کیا کہ وہی ایمان فطری ہی جو بفطرت مین رکھا گیا - اور بعضون نے کہا کہ فطرت کے معنے قبول حق اور حق معلوم ہونے پر اس پر ثابت رہنا یہہ سب معانے آپسمین مترادف ہین ۵ عبارتنا شتی وحسنک واحد ہا وکل الی ذاک الجمال یشیر ۔ جب لفظ فطرت کے معنے دین اسلام جو خدا و رسول اور اجماع ائمہ سلف و خلف نے بتلادیا اسکو قبول نکرکے معنی لغوی یعنے پیدایش کے معنے مین ہی اسکو خاص و مختص کردینا - عادۃ اللہ کے بسبب عادیہ کے ساتھ ہی اسکو وابستہ رکھنا صریحا باطل بلکہ اسلام سے خارج ہوجانا ہی العیاذ باللہ کیونکہ فطرت کی اس معنی اسلامی کے انکار سے اُن امور قدرت کا انکار ناشی ہوتا ہی جو بلا دخل اسباب عادیہ کے محض عموم احاطۂ ارادہ و قدرت سے افعال الہی ظہور کرتے ہین جیسے معجزہ و کرامت اور ایجاد و تکوین بلا مادہ و مدت اور ایسے ہی دوسرے مقتضیات قدرت جو عقل بشری پر بے ہین جیسے عذاب قبر و بعث و نشر و غیر ذالک پس اصول و نصوص قطعیہ دین و شریعت کے خلاف ان سب امور کا انکار رہتا ویتا بارہ صریحا ضلالت و الحاد و ارتداد ہی پس اعاذنا اللہ وجمیع المسلمین منہا - ماخوذ از بخاری و قسطلانی و تفسیر ابن عباس و معالم التنزیل و غیرہا انتہی

باب اذا قال المشرک عند الموت لا الہ الا اللہ

باب بیان مین کہ جب کافر موت کے وقت حالت شعور مین کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اسکی تصدیق و اقرار کرے - اسکو نفع دیتا ہی

حدثنا اسحق قال اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابی عن صالح عن ابن شہاب قال اخبرنی سعید بن المسیب عن ابیہ انہ اخبرہ انہ لما حضرت ابا طالب الوفاۃ جاءہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد عندہ ابا جہل بن ہشام وعبد اللہ بن ابی امیۃ بن مغیرۃ سعید بن المسیب کو اسکے باپ نے خبر دی کہ جب ابو طالب کا آثار موت ظاہر ہوئے حضرت انکے پاس تشریف لائے پس انکے پاس ابو جہل اور ابن امیہ کو پایا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ اشہد لک بہا عند اللہ حضرت نے فرمایا کہ اے چچا کہو یہ کلمہ طیبہ کہ مین اس کلمہ سے گواہی دونگا تمہارے ایمان پر اللہ تعالی کے پاس فقال ابو جہل وعبد اللہ بن امیۃ یا ابا طالب اترغب عن ملۃ عبد المطلب پس ابو جہل و ابن امیہ نے کہا کہ ای ابو طالب اپنے باپ عبد المطلب کے دین سے پھر جاتے ہو فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرضہا پس حضرت بار بار کلمہ توحید ظاہر کرتے تھے اور وے ہر دو شقی اپنی اسی بات کا اعادہ کرتے حتی قال ابو طالب آخر ما کلمہم ہو علی ملۃ عبد المطلب پس ابو طالب نے کہا جو آخر کلام انکے ساتھ کیا کہ وہ ملت پر عبد المطلب کے ہی - احتمال ہی کہ لفظ ہو ابو طالب کے کلام سے ہی انہون نے اس سے اپنے نفس کا ارادہ کیا - یا ہو سکے کہ ابو طالب نے انا کہا - لاکن راوی نے راعی ہو کا اپنی زبان سے انا کہے متکلم سے ہوتا ہی اس لئے ہو کہا یہہ الفاظ حدیث سے ہین وابی ان یقول لا الہ الا اللہ اور ابو طالب کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے ابا کیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما واللہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنک پس حضرت نے فرمایا قسم ہے اللہ کی ہر آئینہ مین بخشش مانگونگا تیرے لئے یہان تک کہ منع نہ کیا جاؤن سبب

ان حقوق کے جو ابو طالب حضرت پر رکھتے تھے اور ایک حرص جو حضرت کو امت پر تھی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ الآیہ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ نہیں سزاوار نبی کو کہ مشرکوں کی مغفرت چاہے اخر آیت تک **باب** اَلْجَرِیْدِ عَلَی الْقَبْرِ باب بیان مین قبر پر شاخ لگانیکے - جرید شاخ دراز کو کہتے ہین جو پتے اس سے جدا نہ کئے ہون خشک ہو یا تر اور صحاح مین کہا جبتک کہ برگ دار ہو اسکو سعف کہتے ہین - اور جب برگ و پوست اس سے جدا کرین جرید کہتے ہین وَاَوْصٰی بُرَیْدَةُ الْاَسْلَمِیُّ اَنْ یُّجْعَلَ عَلٰی قَبْرِهٖ جَرِیْدَتَانِ اور بریدہ اسلمی نے وصیت کی کہ اسکی قبر پر دو شاخ خرما لگاوین - جب اسنے حضرت سے دیکھا تھا کہ دو شاخ خریکے دو قبر پر لگائے سو حضرت کے فعل کا اقتدا کیا امید مغفرت پر - اور اسکو عموم پر حمل کیا اور کہا کہ یہ فعل ان ہر دو قبرون کے ساتھ خاص تھا واللہ اعلم وَرَاٰی ابْنُ عُمَرَ فُسْطَاطًا عَلٰی قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ انْزَعْهُ یَا غُلَامُ فَاِنَّمَا یُظِلُّهٗ عَمَلُهٗ اور عبد اللہ ابن عمر نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن صدیق اکبر بی بی عایشہ کے برادر کی قبر پر خیمہ بشمین لگایا گیا ہی سو کہا کہ نکال دے اسکو ای لڑکے - سایہ نہین کرتا ہی اسپر مگر اسکا عمل نیک یعنے یہہ زینت قبر پر کام نہین آتی ہی بلکہ موجب نجات کا حسن عمل ہی وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدٍ رَاَیْتُنِیْ وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِیْ زَمَنِ عُثْمَانَ وَاِنَّ اَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِیْ یَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ حَتّٰی یَجَاوِزَهٗ اور خارجہ انصاری جو سات فقیہون سے ایک ہی کہا کہ مین نے آپ کو دیکھا جس حال مین کہ ہم جوانون سے تھے عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین - اور مقرر ہم سخت تر جوانون سے تھے جست کرنے مین کوی ایسا تھا کہ عثمان بن مظعون کی قبر پر جست کرتا یہان تک کہ اس سے گذر جاتا - یعنے قبر اس قدر بلند تھی کہ ہر کوی اسپر سے جست نہین کر سکتا تھا - مناسبت ان ہر دو قولون کی ترجمہ کے ساتھ تکلف سے خالی نہین جو کہتے ہین کہ شاخ لگانیکی تجویز ایک راہ بتلاتی ہی قبر کو زمین سے بلند کرنے اور سایہ خیمہ لگانے کے جواز پر - اگرچہ میت کو نفع عمل صالح مین ہی وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِیْمٍ اَخَذَ بِیَدِیْ خَارِجَةُ فَاَجْلَسَنِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَاَخْبَرَنِیْ عَنْ عَمِّهٖ یَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ اَحْدَثَ عَلَیْهِ اور کہا عثمان بن حکیم نے جو قوت کہ مین نے خارجہ کو مقابر مین دیکھا کہ ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ کہا میرا بیٹھنا چنگاری پر اور وہ مجھ کو جلانا مین دوست رکھتا ہون قبر پر بیٹھنے سے - تب خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر پر بٹھلایا اور اپنے چچا یزید بن ثابت سے خبر دی کہ اسنے کہا قبر پر بیٹھنا مکروہ نہین مگر جسنے اسپر حدث کرے یعنی پاخانہ کرے یا فحش کرے قول و فعل سے موتی کو ازار دینے کے لئے - کرمانی نے ابن بطال سے نقل کی ہی کہ بول و براز کرنا قبیح تر ہی قبر پر فقط بیٹھنا مکروہ ہی - قسطلانی نے طحاوی سے جو اکابر علماے حنفیہ سے ہی لایا ہی کہ اسکے پاس حدیث یزید کی ثابت ہی جو حضرت کے قبر پر بیٹھنے سے منع نفرماے مگر بول و براز کرنیکو اور کہا کہ رجال سناد کے سب ثقہ ہین وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَجْلِسُ عَلَی الْقُبُوْرِ اور نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر بیٹھتے قبرون پر اور اسکا کچھ پروا نکرتے - وجہ مناسبت ان ہر دو قول کی جوانمین جواز قبر پر بیٹھنے کا ہی یہہ بھی تکلف سے خالی نہین - مگر یہہ کہا جاوے کہ شاخ لگانے سے قبر زمین سے اونچی کرنیکی تجویز ملی ہین - لاکن اس سے موتی کو کچھ نفع نہین - اور اگر کوی قبر پر بیٹھے اسکو ضرر بھی نہین - اور کراہت بول و براز کی اسکے فاعل کے طرف عاید ہی کہ مسلمانون کی قبور کہ جن پر رحمت الٰہی نازل ہونیکی امید ہی انپر ایسا بُرا کام کرے اور کہہ سکتے ہین کہ یہہ قول ترجمہ کے بعد تقریبی ہی جو ادنی مناسبت پر لایا نہ انکہ موید ترجمہ کا ہو تا اسمین تکلفات کرین - ابن رشید سے منقول ہی کہ یہہ اخیر دو قول بعض کاتبون سے بسبب بیجا لکھے گئے - بلکہ انکا محل باب آیندہ مین ہی جو موعظہ محدث کی قبر کے پاس اور اسکے یارون کا بیٹھنا اسیا ہی **حدثنا** عَلِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اس حدیث کی شرح تھوڑے تبدیل الفاظ کے ساتھ کتاب الوضوء مین دو سو پینتیسوین و چھتیسوین صفحہ مین بسط کے گذری وہان دیکھ لین - اور شارحون نے لکھا ہی کہ حضرت شاخ خرما اختیار کرنیکا سبب یہہ ہی کہ وہ دیر سے خشک ہوتی ہی - اور آپنے اسکو مومن کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور کہتے ہین کہ اسکی خلقت آدم علیہ السلام بقیۂ گل سے ہی - اور ظاہر یہہ ہی کہ شاخ خرما لگانے سے جو تخفیف عذاب ہوا وہ حضرت کے دست مبارک کے خصایص و برکات سے ہی - اور بعض خاصیت شاخ تر کی لی ہین کہ شاخ تر کی حیات وہی اسکی رطوبت ہی وہ ذکر تسبیح کرتی ہی واللہ اعلم

باب مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ باب بیان مین نصیحت حدیث کرنیوالے اور احوال آخرت کو رانیوالے نزدیک قبر کے کہ دیکھنا اسکا موت سے یاد دلاتا ہی - اور اس سے میت کو بھی ایک نفع پہنچتا ہی بسبب نزول رحمت الٰہی کے جو ذکر اور تلاوت قرانی اور احادیث نبوی کے پاس متوقع ہی وَقَعَدَ اَصْحَابُهٗ حَوْ

الجزء الخامس

دینا اسکے یا روکنا اسکے اطراف مین امام بخاری باانکہ کتاب التفسیر علیحدہ لاتا ہی - اور بعض الفاظ کو جو ایک مناسبت ترجمہ کے ساتھ رکھتے ہین کثیر فوایدکے لئے لایا ہی یُخْرَجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ اَلْقُبُوْرُ اجداث قبور کے معنے مین ہی بعثرت اُثیرت کے یعنے اٹھانیکے معنے مین ہی اثارت سے بَعثرت حَوْضِیْ ای جعلت اَسْفَلَہٗ اَعْلَاہُ اٹھایا مین اپنے حوض کو یعنے اسکے نیچے کو اوپر کیا وَاَنْهَا لَا یَغِیْضُ اَلْاَسْرَاعُ تفسیر کرتا ہی قول خدا کی جو کَاَنَّهُمْ اِلٰی نُصُبٍ یُّوْفِضُوْنَ ہی یوفضون ایناص سے ہی جلدی کرنیکے معنے مین وَقَرَاَ الْاَعْمَشُ اِلٰی نَصْبٍ یُوْفِضُوْنَ اِلٰی شَیْءٍ مَنْصُوْبٍ یَسْتَبِقُوْنَ اِلَیْهِ جلدی کرتے ہین طرف اس چیز کے جو کھڑی کی گئی ہی - عبادت کے لئے پیشی کرتے ہین اسکے ساتھ جو اسکو پہلے پوسہ دیتے ہین وَالنُّصُبُ وَاحِدٌ اور نصب بضم نون وسکون صاد واحد ہی وَالنَّصْبُ مصدر اور نصب فتح نون سے مصدر ہے یَوْمَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْقُبُوْرِ مراد خروج سے نکلنا قبرون سے ہی یَنْسِلُوْنَ یَخْرُجُوْنَ یعنے ینسلون جو قول الٰہی مین آیا ہی یخرجون کے معنے مین ہی **حدثنا** عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ فِیْ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم جنازے کے کام مین تھے مقبرے مین بقیع غرقد کے - غرقد بفتح معجمہ وسکون راو فتح قاف نام ایک درخت کا ہی جہان قبرستان اہل مدینہ کی ہی وہ درخت وہان تھا - پس درخت کی نسبت سے اس مقبرے کو بقیع غرقد کہتے ہین پھر حضرت تشریف لائے فَقَعَدَ فَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَمَعَهٗ مِخْصَرَةٌ پس حضرت تشریف رکھے اور ہم بھی اپکے اطراف بیٹھے اور اپکے ہاتھ ایک عصا تھا مخصرہ بکسر میم وسکون خا معجمہ وصاد مہملہ وراء قاموس مین کہا ایک لکڑی ہی عصا کے مانند جو اسپر ٹیکہ کرین فَنَکَّسَ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ پس حضرت سر خمیدہ کئے ہوے نکتہ کے مانند اپنی لکڑی سے زمین پر مارنے لگے ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ اِلَّا کُتِبَ مَکَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ پھر فرمایا نہین ہی تمہارے سے کوی - نہین ہی کوئی نفس مخلوق مگر یہہ کہ لکہی گئی ہی جگہہ اسکی بہشت یا دوزخ سے - کرمانی کہتا ہی والنار معنے مین او النار کے ہی - یعنے جگہہ اسکی جنت یا دوزخ مین - جیسا کہ امام بخاری نے باب القدر مین لایا ہی اور حدیث ابن عمر کی صریح آئی ہی کہ ایک کے دو جگہہ ہین جیسا کہ سوال قبر کے باب مین گذرا وَاِلَّا قَدْ کُتِبَ شَقِیَّةً اَوْ سَعِیْدَةً اور مگر یہہ کہ لکہا گیا ہی کہ وہ نیک بخت ہی یا بدبخت فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا ہی آیا ہم اعتماد نکرین اسپر جو لکہا گیا ہی اور مقدر کیا گیا ہی ہمارے لئے اور ہم چھوڑ دین عمل کو فَمَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَیَصِیْرُ اِلٰی عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ پس جو شخص ہمارے سے اہل سعادت کے ہوسو ناچار اہل سعادت کے عمل کے طرف آیگا - اور جو شخص ہمارے سے اہل شقاوت کے ہو پس وہ بھی ناچار اہل شقاوت کے عمل کے طرف آیگا قَالَ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَیُیَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ حضرت نے فرمایا لاکن جو اہل سعادت ہون پس آسان کئے جاتے ہین نیک عمل کے واسطے - اور جو اہل شقاوت ہون پس آسان کئے جاتے ہین بد عمل کے واسطے - حاصل سوال کا یہہ ہی کہ اس تقدیر پر ہم کس لئے مشقت مین پڑین اور تعب عمل کا کھینچین اس لئے کہ عمل کچھ نفع نہین کرتا ہی - اگر ہم اہل سعادت سے ہین بے اختیار عمل سعادت کا کرینگے - اور اگر ہم اہل شقاوت سے ہین خواہ نخواہ وہی کرینگے جو موافق تقدیر کے ہو - حاصل **جواب** کا یہہ ہی کہ عمل کچھ مشقت نہین رکھتا ہی جو کہ ہی آسان گیا اس شخص کے لئے جو وہ اسکے لئے پیدا کیا گیا ہی - اور شرح مشکوۃ مین کہا کہ یہہ جواب اسلوب حکیم پر ہی - یعنے تم عمل پر اعتماد نکرو اور اسکو ترک بھی نکرو - جو کہ بندے پر پروردگار کی بندگی سے واجب ہی اسکا التزام کرو قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ نہ کاوش قضا و قدر مین اور دخل دینا کار ربوبیت مین جو منافی عبودیت کا ہی ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی پس حضرت نے یہہ آیت تلاوت کی حاصل معنا یہہ کہ جو شخص نیکی کا ہی سو اسکو ہم ظاہر و باطن مین عمل کی آسانی دیتے ہین - **ترجمہ** کہتا ہی کہ صاحب تفسیر عزیزیہ نے اس آیت کی تفسیر مین لایا ہی کہ حضرت اس مقام مین اس آیت کے پڑہنے سے دوسرے معنے بوجھے جاتے ہین یعنے علم الٰہی مین ممتاز اعمال مختلف ہین کیونکہ کسی بھلائی اور کسی کو برائی تقدیر مین لکہا ہی - اور اسیکے موافق ہر ایک سے بھلائی اور برائی دنیا مین ہوتی ہی تو مراد اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی سے یہہ ہی کہ اللہ تعالی کے علم مین سے عمل اسکے مقدر ہین خواہ نخواہ کریگا - اور مراد فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی سے یہہ ہی کہ ان کاموں کی توفیق دنیا مین مرد پاویگا حاصل کلام کا یہہ ہی کہ عملون کو جس مرتبے مین لحاظ کیجے خواہ علم الٰہی مین خواہ دنیا کے پائے جانے مین ہر طرح سے ایک ثمرہ رکھتے ہین واسطے

اگر تقدیر کے اعتبار عمل سے باز رہنا

کہ عمل

الجزء الخامس

کہ عمل خیر و شر کے علم الٰہی میں مقدر ہیں اور ثمرہ اسکا حاصل ہونا توفیق یا خذلان کا ہی دنیا میں اسلئے کہ دنیا سایہ ہی عالم تقدیر کا - اور دنیا کی نسبت تقدیر کی عالم سے ایسی ہے جیسے ذبلی ہوئی چیز کی نسبت اسکے سایے سے ہوتی ہی کہ اس سایے سے وہ کم و زیادہ نہیں ہوسکتی اور اگر انہیں عملوں کو کرینگے بعد ملاحظہ کیجئے تو اسکا پھل جزا ہی آخرت کی اسلئے کہ آخرت کھیتی کاٹنے کا وقت ہی جو دنیا میں بوگئے تھے انتہی **باب** مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ باب حکم میں قاتل نفس کے یعنے جسنے آپ اپنے کو مارلیا ہو

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ حضرت نے فرمایا کہ جسنے قسم کھائی غیر دین اسلام پر چنانچہ کہا کہ سوگند ہی دین یہود یا دین نصاریٰ کی یہہ کام ایسا ہی حالانکہ وہ قصداً جھوٹھ کہا - پس وہ جیسا کہا ویسا ہی ہی یعنے وہ غیر دین اسلام پر ہی - اسلئے کہ غیر دین اسلام کی تعظیم کی پس کافر ہوا - احتمال ہی کہ مراد تہدید اور مبالغہ ہی وعید میں گویا کہ وہ کافر یہود کے عذاب کا مستحق ہی جیسا کہ حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر وارد ہی یعنے جسنے نماز کو عمداً ترک کیا وہ مستحق عذاب کفر کا ہی - نہ انکہ بالفعل کافر ہوا - پوشیدہ نرہے کہ اس تقدیر میں قید کاذبا متعمدا ظاہر ہوتا نہیں ہے ابن بطال نے اس قسم کی ایسی تقریر کی ہی کہ اگر کوئی کہے کہ اگر میں ایسا کام کروں تو یہودی ہوں پھر وہ کام کیا تو وہ مانند یہود ہی کے ہی - نووی کہتا ہی کہ اس صورت میں یمین یعنے قسم منعقد ہوتی نہیں بلکہ اسپر استغفار لازم آتا ہی چاہئے کہ کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کفارہ بھی اسپر لازم نہیں خواہ وہ کام کرے یا نکرے - قسطلانی کہتا ہی کہ تحقیق یہہ ہی کہ یہہ مسئلہ ایک تفصیل رکھتا ہی اگر یہہ قسم کھانیوالا اس صورت میں قصد تعظیم کیا ہی کافر ہی - اسی پر محمول ہی حدیث مَنْ حَلَفَ لِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ - اگر بغیر قصد تعظیم کے تعلیق کی ہی تو دیکھا چاہئے کہ اگر ارادہ اضاف کا بغیر اسلام کے کیا ہی کافر ہی - اسلئے کہ ارادہ کفر کا کفر ہی - اور اگر ارادہ دوری کا کیا ہی یعنے اس کام کو ایک مرتبہ سے جو ہمیشہ سے تبری کرینگے لئے تعلیق کی ہی کافر نہیں ہوتا ہی لاکن ایسا قول حرام ہی - اور مشہور یہہ ہی کہ مکروہ ہی کراہت تنزیہی **وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ** اور جسنے آپ کو تیز چیز سے مارلیا جیسے چاقو یا تیر وار سے تو عذاب کیا جائیگا حدیدہ سے یعنے آتش دوزخ میں اسی سے مارا جائیگا عذاب پائیگا - کس لئے کہ جان اسکی ملک نہیں تھی سو وہ ملک خدا میں تصرف کیا ہی - اور آپ پر خیانت کرنی ایسی ہی جیسے غیر پر خیانت کی - باین ہمہ وہ مسلمان ہی اسپر نماز پڑہا جاہئے اور بہتیرے چیز کی تقیید بسبب اکثر کے ہی - اور ہو سکے کہ مورد حدیث کا ایک شخص ہو گا جو تیز چیز سے آپ کو مارلیا تھا **وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدُبٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** امام بخاری نے کہا کہ حجاج بن منہال حدیث کی ہم سے جریر نے حسن بصری سے اسنے کہا حدیث کی ہم سے جندب نے اس مسجد میں یعنے بصرے کی مسجد میں - پس ہمنے فراموش نہ کیا ہی اسکے کہے کو - اور ہم اندیشہ نہیں رکھتے ہیں اسبات کا اور خوف نہیں رکھتے ہیں اس عذاب کا کہ جندب حضرت پر جہوٹھ کہے - اسبات میں اشارہ کیا کہ حضرت کے سب صحابہ صادق اور عدل ہیں اور محفوظ ہیں کذب سے خصوصاً حضرت پر **قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ** جندب نے کہا کہ ایک مرد کو زخم لگا تھا وہ اسکے درد کا تحمل نکر کے آپ کو مارلیا **فَقَالَ اللّٰهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ** پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جلدی کی میرے بندے نے آپ کو مارلینے پر - یعنے صبر نہ کیا تاکہ قبض کروں میں اسکے روح کو **حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ** حرام کیا میں اسپر جنت کو بسبب اس گناہ کے - یہہ وعید راہ تغلیظ پر ہی یا مراد یہہ ہی کہ میں نے اسپر بہشت کو حرام کیا کہ سابقین کے ساتھ اسمیں آوے - یہہ حدیث مختصر ہی اس حدیث سے جو ذکر ہی اسرائیل میں لائی پس ہو سکے کہ ملت نبی اسرائیل میں ایسا ہو کہ ارتکاب کبیرہ سے دوزخ میں ہمیشہ رہے جیسا کہ امت محمدی میں معتزلہ اسپر گئے ہیں **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ حضرت نے فرمایا کہ جسنے خنق کیا اپنے نفس کو گلا گھونٹا جائیگا اسکا دوزخ میں گویا اسکے عذاب میں توقف نہیں ہوتا ہی جب دنیا میں اس سے ایسا فعل ہوا دوزخ میں بھی ویسا ہی عذاب ہوگا - اور جو شخص نیزہ مارے آپ پر نیزہ مارا جائیگا وہ دوزخ میں **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالِاسْتِغْفَارِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ باب اس بیان میں جو مکروہ رکھی گئی ہی نماز پر منافقوں کے - اور مغفرت مانگنی واسطے مشرکوں کے - **رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** روایت کی اسکی ابن عمر نے حضرت سے - جانے کہ نماز منافقوں پر اور استغفار مشرکوں پر اگرچہ حضرت سے واقع ہوا - جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا - لاکن وہ منع ہونیکے آگے ہی - جب منع میں آیتیں شروع نزول پائیں - ظاہر یہہ ہی کہ اپنے نماز و استغفار حرام ہی جیسا کہ فقہا کہگئے ہیں - امام بخاری نے اس

نہی کو .

الجزء الخامس

نہی کو کراہت پر مقابلہ میں حرام کے حمل کیا یا ارادہ کو اس تحریمی کا رکھا **حدثنا** یحیٰی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس عن عمر بن الخطاب انہ قال لما مات عبد اللہ بن ابی بن سلول دعی لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثبت الیہ فقلت یا رسول اللہ اتصلی علی ابن ابی وقد قال یوم کذا وکذا اعدد علیہ قولہ فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال اخر عنی یا عمر فلما اکثرت علیہ قال انی خیرت فاخترت لو اعلم انی ان زدت علی السبعین غفر لہ لزدت علیہا قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انصرف فلم یمکث الا یسیرا حتی نزلت الایتان ولا تصل علی احد منہم مات ابدا الی قولہ وہم فاسقون قال فعجبت بعد من جرأتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ واللہ ورسولہ اعلم اس مضمون کی حدیث کی شرح بسط کے ساتھ باب الکفن فی القمیص میں گذری ہے **باب** ثناء الناس علی المیت باب بیان میں شروع ہونے ثنا لوگوں کی میت پر اسکے اخلاق جمیلہ اوصاف حمیدہ سے۔ نہ زندگوں پر جو ممنوع ہے اگر تملق کے لئے ہو یا ممدوح کو سرکشی کے طرف کھینچے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن مالک یقول مروا بجنازۃ فاثنوا علیہا خیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیہا شرا فقال وجبت فقال عمر بن الخطاب ما وجبت قال ہذا اثنیتم علیہ خیرا فوجبت لہ الجنۃ وہذا اثنیتم علیہ شرا فوجبت لہ النار عبد العزیز نے کہا کہ میں نے انس سے سنا کہ کہتا تھا کہ صحابہ ایک جنازے پر گذرے سو اسپر ثنا نیک کی پس حضرت نے فرمایا کہ اسپر واجب ہوئی۔ پھر دوسرے جنازے پر گذرے پس اسپر ثنا بد کی حضرت نے فرمایا کہ واجب ہوئی عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا واجب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میت کہ جسپر تم نے نیک تعریف کی سو اسپر جنت واجب ہوئی۔ اور یہ میت کہ جسپر تم نے بدی کی تعریف کی سو اسپر دوزخ واجب ہوئی۔ یہاں وجوب بمعنے ثبوت کے ہی بمقتضائے وعدہ وگرنہ خداوند تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں۔ ثواب اسکے فضل سے ہی اور عقاب اسکے عدل سے لایسال عما یفعل وہم یسالون انتم شہداء اللہ علی الارض تم گواہان ہیں اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔ اگرچہ یہ خطاب صحابہ کے طرف ہی۔ لاکن عام ہی اور تمام ارباب صداقت وتقوے کے ساتھ شامل ہی جو صحابہ کی صفت پر ہوں نہ منافق بدکار جو اپنے سے بدکاروں کو سراہتے ہیں **حدثنا** عفان بن مسلم ہو الصفار قال حدثنا داود بن ابی الفرات عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابی الاسود قال قدمت المدینۃ وقد وقع بہا مرض فجلست الی عمر بن الخطاب فمرت بہم جنازۃ فاثنی علی صاحبہا خیرا ابو الاسود نے کہا کہ میں مدینے منورہ کو آیا۔ مقام مدینہ منورہ میں بیماری واقع ہوئی تھی لوگ بہت ہلاک ہوتے تھے۔ پس میں عمر بن الخطاب کے پاس بیٹھا۔ پس حضار مجلس پر ایک جنازہ گذرا سو ثنا کی گئی صاحب جنازہ پر نیکی کی فقال عمر وجبت پس عمر رضی اللہ نے کہا کہ واجب ہوئی ثم مر بالثانیۃ فاثنی علی صاحبہا خیرا فقال عمر وجبت ثم مر بالثالثۃ فاثنی علی صاحبہا شرا فقال وجبت پھر دوسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اسکی مدح کی حضرت عمر نے کہا کہ واجب ہوئی پھر تیسرا جنازہ گذرا لوگوں نے اسکی بدی کی عمر رض نے کہا واجب ہوئی وقال ابو الاسود فقلت وما وجبت یا امیر المومنین قال قلت کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ فقلنا وثلثۃ قال وثلثۃ فقلنا واثنان قال واثنان حضرت نے فرمایا جو مسلمان کی اسپر چار شخص نیکی کی گواہی دین خدا تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل کریگا۔ پس ہم نے کہا اگر تین شخص گواہی دین فرمایا تین شخص بھی۔ پھر ہم نے کہا اگر دو شخص گواہی دین فرمایا دو شخص بھی ثم لم نسالہ عن واحد پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی سے سوال نہ کیا۔ ابو الاسود جاننے اسکے کہ ایسے مقام میں نصاب شہادت سے کمتر پر اکتفا ہو ظاہر ہی کہ یہ گواہی مردوں کے ساتھ خاص نہیں عورتیں بھی اس حکم میں داخل ہیں جیسا کہ سب احکام میں واللہ اعلم **باب** ما جاء فی عذاب القبر باب بیان میں ان چیزوں کے جو عذاب میں آئی ہیں۔ بہت سے دلیلیں کتاب وسنت سے عذاب قبر میں واقع ہیں۔ اور سب اہل سنت کا اجماع ہی۔ اور اسکی تفصیل اہل بدعت وضلالت کے دفع شبہات کے ساتھ کتب کلامیہ میں مذکور ہیں وقولہ تعالیٰ ولو ترٰی اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا ایدیہم اخرجوا انفسکم

میت کو بصدا بلند رونے کا نتیجہ

جس چند مسلمان نیکی کی گواہی دیں وہ داخل جنت ہوگا

اور یہہ باب بیان مین اس قول خدائے عزوجل کے ہی جو ارشاد ہوا۔ جسوقت کہ تو دیکھے ظالمون کو سختیون مین موت کے اور فرشتے کشادہ کئے ہین ہاتھہ اپنے روحین قبض کرتیکے یا عذاب دینے کے لئے جس حال مین کہ کہتے ہین کہ نکالو تم اپنے جانون کو اپنے بدن سے یہہ معنی لفظ و سرزنش کے لئے ہی۔ روایت ہی کہ کافرون کی ارواح اجزاے بدن مین متفرق ہوتی ہین اور نکلنا نہین چاہتے ہین۔ اور فرشتے مارتے ہین اور عذاب دیتے ہین اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ آج کا روز جو موت کا روز ہی تم جزا دئے جاتے ہین عذاب خواری کا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهُوْنُ هُوَ الْهَوَانُ امام بخاری نے کہا ھون بضم ہا ہوان ہی خواری کے معنے مین والھَوْن اور ہُوْن بفتح ہا رفق ہی وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ اور فرمایا اللہ تعالی نے قریب ہے کہ عذاب دینگے ہم کافرون کو دوبار ایک موت کے وقت دوسرا قبر مین۔ پھر رد کئے جاتے ہین طرف بڑے عذاب کے جو عذاب دوزخ ہی وَقَوْلِهٖ وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ پہنچا فرعون کے تابعون کو بُرا عذاب جو غرق ہی اور اسکے بعد عذاب دوزخ قسطلانی کہتا ہی کہ یہان فکر آل فرعون پر استغنا کیا گیا اس علم کے جہت سے کہ فرعون شقی اولی ہی اس عذاب کے ساتھہ اور اسکے توابع بسبب اسکی متبوعیت کے خوار اور رسوا ہوے اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا آتش دوزخ قوم فرعون پر گذرانی جاتی ہی صبح اور شام۔ ابن مسعود سے مروی ہی کہ ارواح ان بدکارون کے سیاہ رنگ کے جانورون مین ہین صبح و شام آتش پر عرض کئے جاتے ہین اور کہا جاتا ہی کہ یہہ تمہاری ہمیشہ کی جگہہ ہے۔ جمہور سلف پر ہین کہ یہہ عالم برزخ مین ہی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ اور جس روز کہ قایم ہوگی ساعت یعنے آپہنچیگی قیامت کہا جائیگا داخل ہوؤ اے آل فرعون سخت عذاب مین جو عذاب جہنم ہی۔ یہہ سب آیتین دلالت کرتے ہین عذاب قبر پر۔ امام بخاری کا مقصود انکے لانے سے یہی ہی

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهٖ اُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابن عازب سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ بٹھلایا جاتا ہی مومن اپنی قبر مین۔ اور آتے ہین اسکے پاس یعنے فرشتے جو منکر و نکیر اسپر موکل ہین عذاب کے لئے اور وے سوال کرتے ہین تو وہ بندۂ مومن گواہی دیتا ہی کلمہ طیبہ کے ساتھہ چنانچہ اور احادیث سے تفصیل معلوم ہوا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ پس یہہ قول ثابت ہی جو اشارہ کیا گیا ہی اسکے ساتھہ قول حق سبحانہ تعالی کا۔ کہ ثابت رکھتا ہی خدا یتعالی ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین ساتھہ قول ثابت کے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا وَزَادَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حدیث کی ہی شعبہ نے اس حدیث مذکور کے ساتھہ اور زیادہ کیا اسر حدیث پر اس آیت کو جو قول خدا ہی یثبت اللہ الذین امنوا نازل ہوی عذاب قبر مین۔ منکر و نکیر کا آنا اس وحشت ناک صورت سے اور سوال کرینگے۔ لئے کہنا رہنا بھی ایک عذاب ہی یا انکہ آیت مین اشارہ ہی بطریق مفہوم کے کہ غیر مومن کو تثبیت واقع نہین ہوتی ہی۔ اور اسپر عذاب مترتب ہوتا ہی۔ اس تقریر سے وہ شبہ جو کرتے ہین دور ہوا کہ آیت مین ذکر عذاب قبر کا نہین ہی

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ فَقَالَ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ابن عمر نے کہا کہ تو جہ لایا اور مطلع ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کافرون کے عذاب پر جو بدر کے کنوئین مین پڑے تھے۔ ابوجہل و امیہ بن خلف و عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور دوسرے کفار تبہ کار خذلہم اللہ تعالی پر عذاب کیا جاتا ہی۔ پس انکو خطاب کرکے فرمایا کہ تم نے پایا یا ان چیز کو جو وعدہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے راست و درست فَقِيْلَ لَهٗ اَتَدْعُوْا مَوْتَانَا پس حضرت سے کہا گیا آیا مردگون کو پکارتے ہو حالانکہ وے حکم جماد کا رکھتے ہین فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ پس آپنے فرمایا کہ تم اتنے زیادہ سننے والے نہین ولیکن وے جواب نہین دیتے ہین جواب پر قدرت نہین رکھتے ہین یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی عذاب پر۔ اور شنوائی کا اثبات دلالت کرتا ہی حاسۂ سمع پر۔ پس روا ہی کہ دوسرے حواس بھی جیسے ادراک درد و الم کو کرین رکھتے ہون۔

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُوْنَ الْاٰنَ اَنَّ مَا كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ فرمایا حضرت نے مگر یہہ کہ وے کنوئین مین

پڑے ہوئے کفار ہر اینہ اب جانتے ہین کہ وہ جو مین انہین کہتا تھا حق ہی وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى اور مقرر اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ مقرر تو موتی کو نہین سنا تا ہی جاتا چاہئے کہ یہہ بات صدر اول مین مختلف فیہ تھی بی بی عایشہ کا مذہب یہہ ہی کہ اہل قبور جانتے ہین ان چیزون کو جو حالت حیات مین سنتے تھے - اور نہین سنتے ہین بعد موت کے جیسا کہ منطوق ایۂ کریمہ کا ہی - بعض کہتے ہین کہ گو یا حدیث ما انتم باسمع منہم بی بی کے پاس ثابت نہوئی - اگر کہین کہ حدیث کی تاویل کی ہی - پس صرف کی ہی نص صریح سے بے موجب قطع کے اور حدیث یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ جو اکثر صحابہ سے مروی ہی وہ بھی صریح ہی میت کے ثبوت سمع مین با انکہ بہتیون کو پہنچتا ہی کہ کہین - آیت کے معنے یہہ ہین کہ اے میرے رسول مقبول تو اپنی قدرت سے موتی کو نہین سنا تا ہی بلکہ ہم اپنی قدرت سے تیری آواز کو سنا تے ہین جیسا کہ سب اقوال و افعال مین اعتقاد اہل سنت کا یہہ ہی - ہان سنانا جو اس حدیث مین آیا ہی وہ حضرت کے ساتھ تخصیص کا احتمال رکھتا ہی

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ مسروق نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت یہودیہ بی بی عایشہ کے پاس آئی پس عذاب قبر کا ذکر کیا - پھر اسنے کہا کہ خدا یتعالی تجھے عذاب قبر سے نگاہ رکھے پس بی بی عایشہ نے حضرت سے سوال کیا کہ آیا قبر مین عذاب ہوگا - فرمایا ہان عذاب قبر حق ہی - وَزَادَ غُنْدَرٌ وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ اور شیخ ابن حجر نے اس روایت کو ترجیح دی ہی والصواب قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بی بی عایشہ نے کہا کہ اسکے بعد مین حضرت کو نہین دیکھا بعد کوی نماز پڑہنے کے مگر یہہ کہ پناہ مانگتے عذاب قبر سے احتمال ہی کہ بی بی سوال کرینگے اگے آواز بلند سے پناہ نہین چاہتے تھے - اور جب بی بی نے سوال کیا حضرت آواز بلند سے کہنے لگے تا لوگون کے اعتقاد مین راسخ ہو اور لوگ اس سے پناہ مانگین اور ایسا کام نکرین جو عذاب قبر کے موجب ہون وزاد غندر وعذاب القبر حق اور زیادہ کیا غندر نے کہ عذاب قبر ثابت ہی اور تصریح کی ہی اس خبر کے ساتھ بخلاف روایت عبدان کے کہ اسمین خبر مقدر ہی

حدثنا یَحْیَى بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ یَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَنُ فِیْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً بی بی اسما نے کہا کہ حضرت کھڑے ہوئے جس حال مین کہ خطبہ پڑہتے تھے پس فتنۂ قبر کا ذکر کیا جو اسمین آدمی مبتلا ہوگا - پس جب اسکو اس تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قبر مین واقع ہوگا - حضار رونے لگے آواز سے بڑی آواز کر کے

حدثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ مقرر بندہ خدا جو قبر مین رکھا جاتا ہی اسکی قبر مین اور میت دی اسکے لوگون نے مقرر وہ سنتا ہی انکے پاوش کی آواز اَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پھر اسکو بٹھلاتے ہین اور اسکو کہتے ہین کہ تو کیا کہتا تھا حق مین اس مرد کے جو محمد ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ظاہر یہہ ہی کہ حضرت کی صورت شریف کو مقابل کرینگے - میرے والد ماجد یعنے شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے نہایت مستبشر ہو کے کہتا ہی عجب ہی اس جان سے جو اس جمال جہان آرا کو دیکھنے کے شوق سے بدن سے نکلتا ہی فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ لاکن جو مسلمان ہی سو وہ کہتا ہی کہ مین شاہدی دیتا ہون کہ وہ مقرر بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اسکا فَیُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تیری جگہ کے طرف نظر دوزخ مین - مقرر اللہ تعالی نے بدل دیا تیری جگہ کو بہشت سے - پس وہ ہر دو جگہ کو دیکھتا ہی قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ یُفْسَحُ فِیْ قَبْرِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِیْثِ اَنَسٍ قتادہ نے کہا ذکر کیا گیا ہمارے لئے دوسری روایت سے کہ کہولا جاتا ہی اسکے لئے اسکی قبر مین - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسنے حضرت پر ایمان لایا اور آپکے رسالت کی تصدیق کی ہو اور منکر و نکیر کا جواب درست دیا ہو اگرچہ عاصی ہو قبر مین معذب نہوگا - اور دوزخ مین نجیگا انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ وبرحمتہ پیشتر قتادہ نے حدیث

انس کے طرف رجوع کیا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْکَافِرُ فَیُقَالُ لَهٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ
لاکن منافق اور کافر پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو اس مرد کے حق مین کیا کہتا تھا۔ پس کہتا ہی کہ مین نہین جانتا ہون۔ مین کہتا تھا وہی بات جو لوگ کہتے تھے فَیُقَالُ
مَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ پس اسکو کہا جاتا ہی کہ تو از خود اسکی حقانیت کو نہین پایا اور اہل علم و ادراک کی متابعت بھی نکی یا قرآن کی تلاوت نکی وَیُضْرَبُ
بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً اور مارا جاتا ہی اُن آلات سے جو آہن سے ہین مارنا سخت فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ پس فریاد اور شور
کرتا ہی بڑی فریاد۔ اور سنتا ہی اسکو جو اس سے پیوستہ ہے یعنے جو نزدیک ہی حیوانات کے سوائے جن و انسان کے **باب** التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
باب بیان مین پناہ مانگنے کے عذاب قبر سے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَوْنُ بْنُ اَبِیْ
جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ
فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِهَا ابو ایوب انصاری نے کہا کہ حضرت باہر تشریف لائے و بتحقیق آفتاب غروب ہوا تھا۔ پس حضرت ایک آواز
سنی سو فرمایا کہ قبیلہ یہود اپنے قبرون مین عذاب کیا جاتا ہی۔ باانکہ یہود اہلکتاب ہین جب علی الکتحاوین طریق اولی معذب ہونگے۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ باب کے ساتھ
یہہ ہی۔ جب عذاب قبر واضح ہوا عادت آدمی زاد کی یہہ ہی کہ اس سے پناہ مانگے۔ اگر کہین کہ حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ عذاب قبر کی آواز جن و انس نہین سنتے ہین
پھر حضرت کیونکر سماعت کی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ حضرت پر اسکا حال کشف ہوا بطریق اعجاز کے یا انکہ عدم سمع آواز اول مین واقع ہوا۔ پس یہہ حدیث پہلی حدیث
کے منافات نہین رکھتی ہی قَالَ النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْنٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مقصود ان اسناد سے یہہ ہی کہ اسناد اول مین عون نے اپنے باپ سے اسنے براء بن ثابت سے بطریق عنعنہ کے لیا تھا۔ اور اس طریق مین بطور تحدیث
ہی اور یہہ طریق اوثق ہی **حدثنا** مُعَلًّی قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ
الْعَاصِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مقرر خالد کی دختر نے حضرت سے سنا کہ وہ عذاب
قبر سے پناہ مانگنے والے تھے۔ تعلیم امت کے لئے تا لوگ اُنکا اقتدا کرین اور عذاب قبر سے نجات پاوین **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت دعا کرتے اور کہتے تھے کہ الٰہی مین تیرے سے پناہ چاہتا ہون عذاب قبر
سے اور عذاب دوزخ سے وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اور فتنہ سے زندگی کے کہ آفات اور بے صبری و بے رضائی مین مبتلا ہوون۔ اور فتنہ سے ممات کے یعنے
موت کے بعد جو حالات رودیون منکر نکیر کے سوال اور خوف و دہشت اور قول ثابت پر ثبات نکرنے سے۔ محیا و ممات ہر دو مصدر میمی ہین معنے مین حیات و موت کے وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اور فتنہ سے مسیح کے جو دجال شقی ہی **باب** عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِیْبَةِ وَالْبَوْلِ باب عذاب قبر مین غیبت اور
پاکی نرکھنے کے سبب سے **حدثنا** قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ قَالَ بَلٰی اَمَّا اَحَدُهُمَا فَکَانَ یَسْعٰی بِالنَّمِیْمَةِ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَلَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَکَسَرَهُ بِاثْنَیْنِ ثُمَّ غَرَزَ کُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا
مَا لَمْ یَیْبَسَا اس حدیث کی شرح کتاب الوضو مین گذری ہی۔ معلوم کیجئے کہ ذکر غیبت جو ترجمہ مین اخذ کیا حدیث مین نہین آیا۔ گویا ملاحظہ کیا کہ سخن چینی کو غیبت لازم
ہی۔ لاکن پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ مفسدہ غمازی کا لوگون مین فتنہ اور عداوت برپا ہونیکا موجب زیادہ تر ہی پس جو بدلہ کہ اسپر مترتب ہو جو چیز کہ اس سے کم ہو
اسپر نہوگا لیکن نمیمت کو غیبت لازم ہی **باب** اللَّیِّتُ یُعْرَضُ عَلَیْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ باب بیان مین کہ میت پر اسکی
جگہہ عرض کیجاتی ہی صبح اور شام **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ

عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی رسم

عذاب قبر غیبت و ناپاکی کے سبب

الجزء السادس جب تمہارے کوئی مواظہر کی جاتی ہی جگہہ اسکی صبح اور شام انکان من اھل الجنۃ فمن اھل الجنۃ وانکان من اھل النار فمن اھل النار اگر وہ جنتیوں سے ہی پس اہل جنت سے ہی اور اگر دوزخیوں سے پس اہل دوزخ سے یعنے جنتی ہی تو جنت مین اور اگر دوزخی ہی تو دوزخ مین اسکو جگہہ دی جاتی ہی فیقال لہ ھذا مقعدک حتی یبعثک اللہ یوم القیمۃ پس کہا جاتا ہی اسکو یہہ تیری جگہہ ہی یہان تک کہ اٹھاوے تجھ کو اللہ تعالی قیامت کے دن۔ پس ثواب عذاب کا یا ناوہان ہوویگا **باب** کلام المیت علی الجنازۃ باب کلام کرنے مین میت کے جنازہ پر ہو **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ انہ سمع ابا سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملھا الرجال علی اعناقھم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت یا ویلھا این تذھبون بھا ابو سعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جب رکھا جاوے جنازہ زمین پر اور اٹھایا اسکو مردون نے اپنی گردنون پس اگر وہ صالح ہی تو کہتا ہی کہ مجھے آگے لیچلو آگے لیچلو یعنے چلنے مین جلدی کرو۔ اور اگر بد ہی کہتا ہی ای وائے کہان لیجاتے ہو تیمع صوتھا کل شیء الا الانسان ولو سمعھا الانسان لصعق سنتی ہی اسکی آواز کو ہر چیز مگر انسان اگر سنتا اسکو انسان ہر آئینہ بیہوش ہوتا **باب** ما یقال فی اولاد المسلمین باب اس بیان مین جو کہا جاتا ہی مسلمانون کے بچون کے حق مین جو بلوغ کو نہ پہنچے ہون کہ وے بہشتی ہین یا نہ قال ابو ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مات لہ ثلثۃ من الولد لم یبلغوا الحنث کان لہ حجابا من النار او دخل الجنۃ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص مرا اسکے تین بچے مرین جو بلوغ کو نہ پہنچے ہون وہ اسکو پردہ آتش دوزخ یا اسکو لاوینگے بہشت مین **حدثنا** یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا ابن علیۃ قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الناس مسلم یموت لہ ثلثۃ لم یبلغوا الحنث الا ادخل الجنۃ رحمۃ ایاھم انس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی آدمیون سے کوی مسلمان کہ مر جاوین اسکے تین بچے جو بلوغ کو نہ پہنچے۔ مگر یہہ کہ لاوینگے اسکو بہشت مین بسبب رحمت کے ان پر مطابقت ان حدیثون کی ترجمہ کے ساتھہ اس وجہ سے ہی کہ بچون کے سبب سے اللہ تعالی انکے ماں باپ کو داخل بہشت کرے تو خود انکو بطریق اولی بہشتی کریگا **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ عن عدی بن ثابت انہ سمع البراء قال لما توفی ابراھیم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لہ مرضعا فی الجنۃ براء بن عازب نے کہا کہ جب فرزند رسول خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے رحلت کی آپ نے فرمایا کہ مقرر ابراہیم کے لئے ایک دایہ دودھ پلانے والی ہی جنت مین قسطلانی نے مصابیح سے نقل کی ہی کہ حضرت وفات قاسم کے بعد بی بی خدیجہ کے پاس تشریف لائے بی بی گریہ کرتی تھین کہا یا رسول اللہ دودھ کے دہارین روان ہین اگر قاسم زندہ رہتا اور مدت دودھ پینے کے تمام کرتا مجھ پر آسانی تھی حضرت نے فرمایا کہ مقرر اسکو بہشت مین ایک دودھ پلانے والی ہی کہ مدت رضاعت وہ تمام کریگی بی بی نے کہا اگر میں اسکو معلوم کرتی مجھ پر آسانی ہوتی۔ حضرت نے ارشاد کیا کہ اگر تو چاہے بہشت مین اسکی آواز تجھ کو سناؤنگا۔ بی بی نے کہا کہ یا رسول اللہ دین خدا اور رسول کی تصدیق کرتی ہون وہ آواز سنانیکی حاجت نہین مین جو ایمان بالغیب لائی ہون اسکا ثواب ہاتھہ سے نہ دونگی تم الجزو الخامس ویتلوہ السادس انشاء اللہ العزیز بعونہ تعالے پانچوان جزو تمام ہوا ۱۲

جزو ششم ملحق ہوتا ہی انشاء اللہ العزیز

باب ما قیل فی اولاد المشرکین باب اس حکم کے بیان مین جو مشرکون کے بچون کے حق مین کہا جاتا ہی جو نابالغ ہون **حدثنا** حبان بن موسی قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا شعبۃ عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اولاد المشرکین فقال اللہ اذ خلقھم اعلم بما کانوا عاملین ابن عباس نے کہا کہ پوچھے گئے حضرت بچون سے کافرون کے کہ بہشت مین جاوینگے یا دوزخ مین۔ فرمایا کہ اللہ تعالی جب انہین پیدا کیا وہی دانا تر ہی اس بات سے کہ وے عمل جنت کا کرینگے یا اہل دوزخ کا۔ یعنے حق تعالی انکے ساتھہ معاملہ اپنے علم کے اقتضا پر کریگا بانکہ انکے حال کا مآل اسکی مشیت کے ساتھہ وابستہ ہی یتصرف فی ملکہ کیف یشاء پروردگار اپنی

ملک مین جو چاہے تصرف کریگا۔ جاننے کہ اطفال مشرکین کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ انکا حال مشیت الٰہی مین ہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وے اپنے آباکے ساتھ دوزخ مین رہینگے۔ اور بعض کہتے ہین درمیان بہشت و دوزخ کے ایک برزخ مین رہینگے اور ایک قول یہہ بھی کہ وے بہشتیون کے خادم رہینگے۔ اور ایک قول یہہ ہی کہ خاک ہو جاینگے۔ اور ایک قول یہہ کہ آخرت مین انکا امتحان کیا جاویگا۔ اور بعضون نے توقف کیا ہی۔ اور یہی ہی قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا۔ اسلئے کہ اختلاف اقوال موجب توقف کا ہی۔

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِیِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ۔

حدثنا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ کَمَثَلِ الْبَهِیْمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةَ هَلْ تَرٰی فِیْهَا جَدْعَاءَ اُسکی شرح گذری ہی

باب حدثنا مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمُ اللَّیْلَةَ رُؤْیَا قَالَ فَاِنْ رَاٰی اَحَدٌ قَصَّهَا فَیَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ سمرہ بن جندب نے کہا کہ تھے حضرت جب نماز پڑہتے متوجہ ہوتے ہمارے طرف اپنے روے مبارک سے پھر فرماتے کوی تمہارے سے آج کی شب خواب دیکھا ہی تو کہے پس اگر کوی خواب دیکھا ہو تو اسکو بیان کرتا پس اسکی تعبیر جو کہ چاہا اللہ تعالی فرماتے فسالنا یوما فقال ھل رای منکم رؤیا قلنا لا پس ہمارے سے ایک روز حضرت نے فرمایا آیا تمھارے سے کوی خواب دیکھا ہی ہمنے کہا نہین قَالَ لٰکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَا بِیَدِیْ فَاَخْرَجَانِیْ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فرمایا کہ مین نے آج کی شب دیکھا ہی کہ دو مرد آئے اور میرا ہاتھ پکڑے پس مجھے باہر لیگئے طرف زمین پاک کے مراد بیت المقدس ہی فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدِهٖ پس ناگاہ ایک مرد بیٹھا ہی اور دوسرا کھڑا ہی اور اسکے ہاتھ مین کوی چیز ہی۔ امام بخاری شی سے تفسیر کی قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ مُوْسٰی کَلُّوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ ہمارے بعض یاروں نے کہا موسی بن اسمعیل سے جو مذکور ہوا یعنے اسی نقل کی ہی کہ وہ چیز جنگال آہنی تھی یُدْخِلُ فِیْ شِدْقِهٖ حَتّٰی یَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِکَ اس جنگال کو اس بیٹھے ہوے مرد کے کلہ مین دہساتا یہان تک اسکی گردن تک پہنچی پھر اسکے دوسرے کلہ مین ایسا ہی کرتا وَیَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَهٗ اور اسکے کلہ کا زخم مل جاتا پھر وہ شخص ویسا ہی کرتا قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ مین ان ہر دو مرد کو پوچھا کہ یہہ کیا ہی کہنے لگے چلو پس ہم چلدیے یہان تک کہ ایک مرد پڑا ہے کہ اپنی پیٹھ پر سویا ہی اور ایک مرد اسکے سر پر کھڑا ہی ایک ہاتھ مین اسکے پتھر ہی فَیَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ پس اسکے سر کو اس سے توڑتا ہی جب اسکو مارتا ہی وہ پتھر غلطان ہوتا ہی فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ پس گیا وہ مرد جو کھڑا تھا اس پتھر کے طرف تا اسکو اٹھاے فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی هٰذَا حَتّٰی یَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ کَمَا هُوَ پس وہ نہین پھرتا ہی اس مرد کے طرف جو سویا ہی یہان تک اسکا تو تا ہوا سر التیام پاتا ہی اور اسکا سر جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو جاتا ہی فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ پس وہ مرد پھر اسکے طرف آیا اور اسکو مارا قُلْتُ مَنْ هٰذَا حضرت فرماتے ہین کہ مین نے پوچھا کہ یہہ مرد کون ہی قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَاَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ یَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا کہا کہ چلو پس ہم گئے ایک سوراخ کے طرف جو تنور کے مانند تھا اس تنور کا اوپر یعنے اسکا سر تنگ ہی اور اسکا پاین کشادہ ہی جس حال مین کہ اسکے نیچے آتش سلگاتے تھے فَاِذَا اقْتَرَبَتْ اِرْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادَ اَنْ یَخْرُجُوْا فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا اَنْ یَخْرُجُوْا جب آتش سست ہوتی وے مردجو اسمین ہین اوپر آتے حتی کادوا یخرجون یہان تک کہ قریب تھا کہ اسسے نکلین اور بعض روایات مین ارتفعت را اور دو تا مثناۃ کے درمیان اسکے قاف ہی واقع ہوا طیبی کہتا ہی کہ یہہ روایت صحیح ہی از روی روایت و معنے کے اسلئے کہ اسکے مقابلہ مین فاخمدت واقع ہوا فتور و خمود ایک معنے مین ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ فتور سستی کے معنے مین ہی اور خمود سرد ہونے کے معنے مین پس معنے یہہ ہین کہ جب آتش سست ہوتی وے حرکت کرتے مین اور باہر آنا چاہتے ہین اور نکلنا تو متصور نہین۔ اور جب آتش تمام سرد ہوتی وے حرکت سے تھر جاتے

اور

اور توقف کرتے پر مقابلہ درست ہوا فَاِذَا حَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَفِيهَا نِسَاءٌ وَرِجَالٌ عُرَاةٌ پس جسوقت کہ آتش بجھتی پھر اسمین جاتے - اور اس آتش مین عورات اور مرد ہین فَقُلْتُ لَهُمَا مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ پھر مین ان ہر دو کو کہا کہ یہ کون ہین کہنے لگے کہ آگے چلئے - پس ہم گئے یہان تگ کہ ایک خون کی نہر پر پہنچے فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى وَسَطِ النَّهَرِ رَجُلٌ اس نہر مین ایک مرد کھڑا ہی - اور اس نہر کے بیچون بیچ ایک دوسرا مرد ہی - پس راوی عاطفہ محذوف ہی - جیسا کہ اسکی تصریح ابو الوقت کی روایت مین واقع ہوئی قال یزید بن ہارون و وہب بن جریر عن جریر بن حازم علی شط النہر رجل امام بخاری نے کہا کہ یزید اور وہب یہہ ہر دو جریر سے جو روایت لائے ہین اسمین وسط النہر کی بدل شط النہر شین معجمہ و تشدید مہملہ آیا ہی بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ اس مرد کے آگے کنارے پر ایک پتھر ہی فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ پس آگے آیا ایک مرد جو نہر مین تھا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ جسوقت کہ وہ مرد جو نہر مین ہی باہر آنا چاہتا تو وہ ایک پتھر سے اسکے منہہ مین مارتا ہی تو وہ پھر جاتا ہی حیث کان جس جگہ کہ تھا فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ پھر جب وہ مرد آتا کہ باہر آوے تو وہ اسکے منہہ مین پتھر مارتا پس وہ پھر جاتا جیسا کہ تھا فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ پس مین نے کہا کہ یہہ کیا ہی تو کہتے کہ چلئے فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ پس ہم گئے یہان تگ کہ ایک باغ سبز مین پہنچے اسمین ایک بڑا جہاڑ ہی - اور پیڑ مین ایک پیر مرد اور اطفال ہین وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا ناگاہ اس جہاڑ کے پاس ایک مرد ہی کہ اسکے آگے آتش ہے وہ اسکو سلگاتا ہی فَصَعِدَ فِي الشَّجَرَةِ وَاَدْخَلَنِي دَارًا لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهَا پس وہ مرد مجھے اس درخت کے اوپر لے گئے اور مجھے ایسے ایک مکان مین داخل کیا کہ مین کبھی اس سے بہتر مکان نہین دیکھا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ اس مکان مین پیر مرد ہین اور جوان اور عورتین اور بچے ثُمَّ اَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ پس انہون نے مجھے اس سے نکالا پھر مجھے ایک درخت پر لیگئے اور ایک مکان مین لے آئے جو بہت بہتر اور افضل پہلے مکان سے تھا اس مکان مین بھی پیر مرد اور جوان تھے قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِي عَمَّا رَاَيْتُ مین نے کہا کہ تم نے آج کی شب مجھے پھرایا سیر کروایا خبر دو مجھکو ان چیزون سے جو مین نے دیکھا قَالَا نَعَمْ کہنے لگے ہان ہم خبر دیتے ہین اَمَّا الَّذِي رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَاَيْتَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لیکن وہ شخص جو آپنے دیکھا کہ اسکا کلا چیرا جاتا ہی سو وہ کذاب ہی جھوٹ کہا کرتا تھا پھر اٹھایا جاتا ہی اسسے یہان تگ کہ پہنچتا ہی آفاق کو پھر کیا جاتا ہی اسکے ساتھ وہ جو آپنے دیکھا روز قیامت تگ وَاَمَّا الَّذِي رَاَيْتَهُ يُثْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ جو شخص کہ آپنے اسکو دیکھا کہ اسکا سر پھوڑا جاتا ہی سو وہ ایک مرد ہی کہ خدا نے اسکو قرآن سکھلایا اور وہ احکام کو دین کے جانا پس سو گیا اور غفلت کی اس سے رات کو اور عمل نہ کیا اسپر دن کو يُفْعَلُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وہ عذاب کیا جاتا ہی وہ عذاب جو آپنے دیکھا روز قیامت تگ - جب اسنے دین کے بڑے کامون سے غفلت کی اسلئے اسکے اعضا مین جو بڑا عضو سری ہی اسسے بدلہ کیا جاتا ہی وَالَّذِي رَاَيْتَهُ فِي النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ اور ایک جماعت کو جو آپنے ایک سوراخ آتشین مین دیکھا سو وہ زانیان ہین وَالَّذِي رَاَيْتَهُ فِي النَّهَرِ اٰكِلُو الرِّبٰوا اور جسکو آپنے نہر خون مین دیکھا سو سود خوار ہین جو گرمی کی دریا مین پڑے ہین وَالشَّيْخُ فِي اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَاَوْلَادُ النَّاسِ اور وہ پیر مرد جو درخت کے نیچے تھے ابراہیم علیہ السلام ہین اور اطفال اولاد لوگون کی ہین - ظاہر یہہ ہی کہ وہ اولاد مسلمانون کی ہین جو ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک بہشت مین تھین - لاکن تفسیر مین روایت کی گئی ہی کہ مراد اولاد یہہ ہی کہ جو اطفال کہ فطرت پر موئے ہین خواہ مسلمانون کے ہون یا کفار کے - یہان سے ظاہر ہوتا ہی کہ اولاد مشرکون کی حکم مسلمانون کی اولاد کا حکم رکھتی ہی حکم آخرت مین - اور وہ جو واقع ہوا کہ اولاد باپون کے ساتھ ہین یعنے مسلمان ہو یا کافر سو وہ حکم دنیا مین ہے کذا ذکرہ القسطلانی - وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ اور وہ شخص جو آتش سلگاتا تھا مالک داروغہ دوزخ کا ہی وَالدَّارُ الْاُولٰى الَّتِي دَخَلْتَ فِيهَا دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ اور پہلا مکان آپ جس مین داخل ہوئے وہ سرا سب مسلمانون کا ہی وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ لاکن یہہ سرا مکان شہیدون کا ہی - اسلئے اسمین عورتین اور بچے نہین تھے - اگر کہین کہ وہ دوسرا مکان پہلے مکان سے احسن و افضل تھا حالانکہ پہلے مکان مین ابراہیم علیہ السلام

تھے

تھے۔ اس سے فضیلت شہیدوں کی پیغمبروں پر لازم آتی ہی **جواب** اسکا یہہ ہی کہ یہہ بات اسوقت لازم آیگی کہ پہلا مکان خاص منزل ابراہیم علیہ السلام کی ہو۔ ہوسکے کہ ابراہیم علیہ السلام کا سیر ایک غرض کے لئے بطریق عبور کے وہان واقع ہوا۔ اور منزل ابراہیم علیہ السلام کی شہیدوں کی منزل سے افضل و اعلای ہی جیسا کہ واقع ہوا ہی کہ آدم علیہ السلام آسمان اول پر ہین اور اپنی اولاد سے نیک و بد کو جنت و دوزخ مین دیکھکے خوش ہوتے ہین اور غمگین ہوتے ہین۔ حالانکہ آدم علیہ السلام کا مقام علیین مین ہی **وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا** صِيْكَائِيْلُ فَاِنْ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا فَوْقِيْ مِثْلُ السَّحَابِ اور مین جبرئیل ہون اور یہہ میکائیل۔ پس اپنے سر کو اٹھایا سو کیا اپنے اوپر مانند ابر کے دیکھا **قَالَ ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَدْخُلْ مَنْزِلِيْ** ان ہر دو نے میرے سے کہا کہ یہہ منزل آپکی ہی پس مین نے کہا کہ مجھکو چھوڑ دو تا اپنی منزل مین جاؤن اور اسمین رہون **قَالَ اِنَّهٗ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَاِذَا اسْتَكْمَلْتَ اَتَيْتَ مَنْزِلَكَ** ان دونون نے کہا ابھی آپ کی مدت عمر باقی ہی کہ آپنے اسکو تمام نکیا ہی۔ پس جب اسکو تمام کروگے اپنی منزلین آؤگے اور اسمین رہوگے

باب مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

باب بیان مین فضیلت موت روز دوشنبہ کے جو روز وفات حضرت سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کا ہی۔ اور ابوبکر صدیق نے بھی اسکی آرزو کی تھی۔ اور روز جمعہ و شب جمعہ کی موت کی فضیلت مین ایک حدیث جو صحیح ترمذی مین آئی ہی۔ کہتے ہین کہ اسکے اسناد مین ایک ضعف ہی اسواسطے امام بخاری نے روایت نکی ہی

حدثنا مَعْلَى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بی بی عایشہ سے عروہ نے کہا کہ مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر انکے مرض موت مین آئی پھر میرے سے پوچھنے لگے کہ حضرت کو تم نے کتنے کپڑون مین کفن دیا **قَالَتْ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ** بی بی نے کہا کہ ہم نے سفید تین کپڑون سے کفن دیا جو سحول یعنے قریہ مین سے تھے انمین قمیص اور عمامہ نہین تھے **وَقَالَ لَهَا فِيْ اَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ** ابوبکر صدیق نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ حضرت کو نسے روز وفات پایا بی بی نے کہا کہ پیر کا روز تھا **قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالَتْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ** صدیق اکبر نے کہا آج کونسا روز ہی بی بی نے کہا پیر کا روز ہی **قَالَ اَرْجُوْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللَّيْلِ** کہا مین امید رکھتا ہون اپنی موت کی اس ساعت مین جو میرے اور شب کے درمیان ہی **فَنَظَرَ اِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيْهِ بِهٖ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ** پس دیکھا اپنے کپڑون کی طرف جو اسپر تھے جسمین بیمار داری ہوئی تھی اور ان کپڑون پر زعفران کا اثر تھا جو دوا مین استعمال کیا گیا تھا **فَقَالَ اغْسِلُوْا ثَوْبِيْ هٰذَا وَزِيْدُوْا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِيْ فِيْهِمَا** پس کہا کہ میرے اس کپڑے کو دہوؤ اور اسپر دو کپڑے زیادہ کرو پس تین کپڑون سے کفن دو **قُلْتُ اِنَّ هٰذَا خَلَقٌ قَالَ اِنَّ الْحَيَّ اَحَقُّ بِالْجَدِيْدِ مِنَ الْمَيِّتِ** بی بی عایشہ کہتی ہین کہ مین نے کہا کہ یہہ کپڑا پرانا ہے فرمایا کہ نئے کپڑے کے لائق زندہ سزاوار تر ہی مردے سے **اِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ** نہین ہی کفن مگر ریم و خون کے لئے۔ اور بعضون نے مہلت کو بضم میم دیرنگی کے معنے مین لیا اور ضمیر ہو کی راجع کی نئے کپڑے کیطرف یعنے نیا اس شخص کے واسطے ہی جو ایک مہلت اور بقا رکھتا ہی **فَلَمْ يَتُوَفَّ حَتّٰى اَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلٰثَاءِ** پس نہین سدھارے پیر کے روز یہان تک کہ شام کیا شب الثلاثا رشنبہ کی **وَدُفِنَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ** اور دفن کیے گئے صبح سے **وَكَانَ يَقُوْلُ اَحَبُّ الْكَفَنِ اِلَيْهِ** اور کہا کرتے تھے وفات صدیق اکبر کا منگل کی شب تیسوین جمادی الاخری سن تیرہ ہجری مین ہوا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

باب مَوْتِ الْفُجَاءَةِ الْبَغْتَةِ

باب ذکر مین موت ناگہانی کے ہی جو بیکیک واقع ہو۔ بغتہ تفسیر فجات کی ہی

حدثنا سَعِيْدُ بْنُ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ **قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ** بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر ایک شخص نے حضرت سے کہا تحقیق میری ماں یکبیک موئی ہی گمان کرتا ہون کہ اگر وہ بات کرتی صدقہ دیتی اور وصیت کی ہوتی **فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ** آیا اسکو ثواب ہوگا اگر مین اسکے طرف سے صدقہ دوون فرمایا ہان تیرے صدقہ کا ثواب ہی موت ناگہانی مین۔ ایک حدیث صحیح ابوداؤد نے روایت کی ہی

اخذۃ اسف موت ناگہانی غضب ہی۔ اور دوسرے احادیث مین اس سے پناہ مانگنی واقع ہوی ہے اسکی وجہ یہہ ہے اگر مومن پر وقت مرگ ظاہر ہوتا ہے ہوگا اور وصیت کریگا اور موت کی تیاری کریگا اور حالت تکلم مین شہادتین کیساتھ جان دیوگا۔ اور ناگہان موت کے آنے مین یہہ امور میسر نہین ہوتے ہین۔ اس حدیث کے رو سے استعاذہ کیا جاتا ہی کہ مبادا حالت غفلت مین دنیا سے جاوے

ابن ابی شیبہ نے بی بی عایشہ و ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ موت ناگہانی مومن کے حق مین راحت اور فاجر کے حق مین غضب ہی۔ نووی نے بعض قدماء سے نقل کی ہی کہ انبیاء و صلحاء موت ناگہانی سے سدھارے ہین۔ حق یہی ہی کہ جو بزرگان دین دوام آگہی سے بہرہ یاب ہین اور نواہی سے اجتناب کرتے ہین انکے حق مین موت ناگہانی بہتر ہی

باب مَا جَاءَ فِيْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب بیان مین ان چیزون کے جو قبر مبارک نبوی اور قبر شریفین حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی صفت مین آئی ہین و قول اللہ عزوجل فَاَقْبَرَهٗ اور قول خدا عزوجل کا ہی فَاَقْبَرَهٗ وارد ہی ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ اَقْبَرْتُ الرَّجُلَ اَقْبُرُهٗ اِذَا جَعَلْتَ لَهٗ قَبْرًا وَقَبَرْتُهٗ وَدَفَنْتُهٗ اور

الجزء السادس

موت و شہید کی فضیلت

عذاب قبر و ثبوت اسکا و بیان اسکے طرف سے

قبر یہ معنے میں دفنتہ کے ہی یعنے میں اسکو قبر میں داخل کیا کفاتا یکونون فیہا احیاء ویدفنون فیہا امواتا یعنے کفاتا جو آیت میں واقع ہوا الم نجعل الارض کفاتا معنے میں ضم اور جمع کے ہی اور کافیہ کے معنے میں بھی کہ کفایت سے اسمیں جو نیکے معنے ہیں امام بخاری کہتا ہی یعنے تم اس زمین میں رہتے ہیں جس حال میں کہ جیتے ہیں۔ اور دفن کئے جاتے ہیں جس حال میں کہ مرتے ہیں۔ ذکر ان آیات کا اور انکی تفسیر تقریبی ہی ترجمہ کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی سلیمان عن ہشام ح وحدثنی محمد بن حرب

قال حدثنا ابو مروان یحیٰی بن ابی زکریا عن ہشام عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل فی مرضہ این انا الیوم این انا غدا لبی بی عایشہ نے کہا مقرر شان یہہ ہی کہ تھے پیغمبر خدا ہر آئینہ پوچھتے مقدار اسمیں چیر کے جو روز سے باقی رہتی اپنی بیماری میں کہ کہاں ہونگا میں آجکے دن اور کہاں ہونگا کل تا اسکی نوبت پر شواری جو بیماری میں پاتے تھے۔ اور سبب اس سوال کا یہہ تھا کہ بیمار اپنے گھر والوں سے بعض کے پاس رہنے کے بہ نسبت راحت وانس نہیں پاتا ہی۔

یستقرنا قاف اور دال مہملہ مشددہ سے ہی۔ اور بعض حالتوں میں عین مہملہ اور ذال مشددہ معجمہ سے ہی معنے میں عذر طلبی کے جو بی بی عایشہ کے گھر نقل فرمانیکے باب میں عذر کرتے تھے۔ یہہ کمال مروت وحیا کا موجب تھا۔ اگرچہ ان جناب بی بی پر میں قسمت واجب نہیں تھی استنطاء لیوم عایشہ یہہ فرمانا بسبب تنگ کرنے روز عایشہ صدیقہ کے اور اشتیاق انکی نوبت کے تھا

فلما کان یومی قبضہ اللہ بین سحری وحری ودفن فی بیتی پس جسوقت میری نوبت کا تھا اللہ تعالی نے اس عالم سے اٹھا لیا میرے پہلو اور سینہ کے درمیان سے اور دفن کئے گئے میرے گھر میں مقصود اس حدیث سے یہی جزو ہی۔ سحر و سحر بفتح اول وسکون ثانی پہلو صدر کے معنے میں ہی **حدثنا** موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانہ عن ہلال

ھو ابن زید عن عروۃ عن عایشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت نے اپنی اس بیماری میں فرمایا کہ جس بیماری سے پھر نہ اٹھے۔ اللہ تعالی لعنت کرے یہود و نصاری پر جو اپنے انبیا کے قبور کو سجدہ گاہ ٹھہرا لیا۔ شرح اس حدیث کی گندی لولا ذلک ابرز قبرہ اگر یہہ بات نہ ہوتی حضرت کی قبر شریف ظاہر کی جاتی نہ گھر میں کہے ہوتے غیر انہ خشی او خشی ان یتخذ مسجدا مگر یہہ کہ حضرت نے خوف کیا۔ یا صحابہ خوف کئے کہ آپ کی قبر شریف مسجد گاہ ٹھہرائی جائیگی وعن ہلال قال کانی عروۃ بن الزبیر ولم یرفعہ اور یہہ حدیث ہلال سے بھی اسناد مذکورہ کے ساتھ مروی ہی۔ اسنے کہا کہ گویا میری عروہ بن زبیر نے۔ حالانکہ مجھے کوئی ذریعہ کا پیدا نہ ہوا تھا۔ کیونکہ وہ جیسا کہ بعض کہتے ہیں تابعی ہوا ہے مقصود امام بخاری کا اس کلام کے لانے سے ارسال شہ کا دفع ہی جو بعضوں نے ہلال کی ملاقات میں عروہ کے ساتھ توقف کیا ہی **حدثنا** محمد قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار انہ اخبرہ انہ رای قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسنما سفیان تمار نے ابو بکر بن عیاش کو خبر دی کہ اسنے حضرت کی قبر شریف کو مسنم دیکھا مسنم بلند کو کہتے ہیں مانند سنام کے یعنے مانند کوہان شتر کے۔ یہہ حدیث تمسک حنفیہ و مالک و احمد مزنی کی اور شافعیہ سے ایک جماعت کی ہی جو قبر کو مسنم افضل جانتے ہیں لموافقۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یقین ہے کہ جب صحابہ نے باجماع حضرت کی قبر شریف کو مسنم بنایا اور کوئی شخص خلاف نہ کیا یہہ امر حضرت سے ہی معلوم کئے ہوں۔ اور امام شافعی مسطح کو افضل جانتے ہیں اور مسنم کی تاویل مرتفع کے ساتھ کرتے ہیں **حدثنا** فروۃ قال حدثنا علی بن مسہر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ قال لما سقط

علیہم الحائط فی زمان الولید بن عبد الملک عروہ نے کہا جسوقت گری اپنے دیوار حجرہ عائشہ صدیقہ کی زمانہ میں حکومت ولید بن عبد الملک کے۔ جو عمر بن عبد العزیز کے جانب سے حاکم مدینہ تھا چاہا کہ ولید کے حکم سے حضرت کی مقبرہ شریف کی دیوار بلند کرے تا لوگ اس طرف نماز نہ پڑھیں اخذوا فی بنائہ فبدت لہم قدم پس اسکی بنا شروع کی سو انپر ایک قدم ظاہر ہوا ساق اور زانو کے ساتھ فقرعوا وظنوا انہا قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس خوف کیا اور گمان کیا لوگوں نے کہ وہ قدم حضرت کا ہی فما وجدوا احدا یعلم ذلک پس کسی شخص کو نہ پایا کہ اسکو جانتا ہو حتی قال لہم عروۃ لا واللہ ما ہی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ہی الا قدم عمر یہاں تک عروہ نے کہا قسم ہی اللہ کی کہ یہہ قدم حضرت کا نہیں ہی۔ یہہ قدم نہیں ہی مگر عمر رضی اللہ عنہ کا وعن ہشام عن ابیہ عن عایشۃ انہا اوصت عبد اللہ بن الزبیر لا تدفنی معہم وادفنی مع صواحبی بالبقیع لا ازکی بہ ابدا بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ انہوں نے اپنے خواہرزادہ عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے پیغمبر خدا اور شیخین کے میں کے ساتھ دفن نکرو بلکہ مجھے میرے مصاحبوں یعنے میرے سوکنوں کے ساتھ یعنے حضرت کی ازواج طاہرہ کے ساتھ بقیع میں دفن کرو میں ہرگز اس دفن سے ستائش کی جاؤنگی۔ یعنے اس دفن کے بسبب صفات فاضلہ سے توصیف کی جاؤنگی جو میرے میں نہوں **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا جریر بن عبد الحمید

قال حدثنا حصین بن عبد الرحمن عن عمرو بن میمون الاودی قال رایت عمر بن الخطاب قال یا عبد اللہ بن عمر اذہب الی

أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْ يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ عمر بن میمون نے کہا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا اپنے فرزند عبداللہ
بن عمر کو فرمایا کہ تو ام المومنین عایشہ صدیقہ کی خدمت میں جا اور بول کہ عمر بن الخطاب آپکو سلام کہا۔ پھر انسے سوال کر کہ میں دفن کیا جاؤں اپنے صاحبوں کے پاس یعنی پیغمبر خدا اور ابو بکر صدیق کے پاس
قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي بی بی عایشہ نے کہا کہ تھی میں چاہتی اسکو اپنی ذات کے لئے یعنے اس جگہہ میں اپنا دفن چاہتی تھی پس اسکو آج کے روز
آپ پر اثیار کرتی ہوں یعنے وہ جگہہ عمر فاروق کے لئے دی۔ یہہ حدیث اسبات پر دلیل ہی کہ فضیلت حاصل کرنیکے لئے بہ نیت صحیح اپنے سے افضل پر اثیار کرنا روا ہی۔ اگر کہیں بی بی
نے جو فرمایا کہ میں اس جگہہ مدفون ہونا چاہتی تھی اب عمر فاروق کو دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہی ایک قبر کی جگہہ باقی تھی پھر اگلی حدیث میں جو گذرا کہ بی بی نے عبداللہ بن زبیر کو وصیت
کی تھی کہ مجھے حضرت کے اور شیخین کے ساتھہ دفن کیجیے۔ اسسے ظاہر ہوتا ہی کہ اور ایک قبر کی جگہہ باقی تھی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ وہ مکان بی بی عایشہ کا ہی کہ ان تعالی بی بی کو اسکی وسعت معلوم تھی لاکر
عمر رضی اللہ عنہ جو محرم نہیں تھے مدفون ہونے کے بعد بی بی نے نہ چاہا کہ آپ بھی دفن کی جاوے۔ جیسا کہ اور ایک روایت میں آیا ہی کہ عمر فاروق مدفون ہوے کے بعد بی بی اپنے گھر میں بے تکلف نشست
و برخاست کرتی تھیں اور درمیان ایک پردہ باندھتی تھیں پس اس حدیث میں جو شبہ آیا اس سے کا منافی نہیں واللہ اعلم فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ مَا لَدَيْكَ پس جب ابن عمر لوٹکے آئے
عمر رضی اللہ عنہ نے انسے پوچھا کہ تیرا کیا حیر ہو قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ کہا کہ بی عایشہ نے آپکو دیا ہی یا امیر المومنین قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ الْمَضْجَعِ
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی چیز زیادہ اہم میرے پاس اس خوابگاہ سے نہیں تھی فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ پس جب میں قبض کیا جاؤں
یعنے رحلت پاؤں تو مجھ کو اٹھاؤ پس سلام کہو پستر بولو کہ عمر بن الخطاب اذن چاہتا ہی فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ پس اگر عایشہ صدیقہ اذن
دیں مجھ کو دفن کرو والا مجھے مسلمانوں کے مقابر کیطرف لیجاؤ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
عَنْهُمْ رَاضٍ اور عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری یہہ وصیت کی کہ تحقیق میں کسیکو سزاوار تر نہیں جانتا ہوں اس کام کے لئے۔ یعنے منصب خلافت کے لئے سوا اس جماعت کے جو حضرت نے رحلت کی بر حال
میں کہ انسے راضی تھے فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا پس اس جماعت سے تم جسکو خلیفہ ٹھہراوا اور اجماع کردہ میرے بعد خلیفہ ہی سو تم اسکا حکم سنو اور
اسکی اطاعت کرو فَسَمَّى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ پس نام لئے اس جماعت کا جو لایق خلافت کے تھی یہہ چھے
تن صحابہ کرام سے۔ وَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ اور اسوقت عمر فاروق پر انصار سے ایک جوان آیا فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ
لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ پس کہا بشارت ہو آپکو ای امیر المومنین اللہ کی بشارت سے کہ آپکو ابتدا سے نیکی اور رتبہ عالی کی کلمہ اسلام کے بلند کرنے میں وہ
جو آپ جانتے ہو ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هَذَا كُلِّهِ پھر آپ خلیفہ ہوے پس اپنی خلافت میں انصاف عدل کیے۔ پھر ان سب کاموں کے بعد رتبہ شہادت پایا
فَقَالَ لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذَلِكَ كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي پس عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش کے مجھکو ای بھتیجے یہہ خلافت بقدر کفاف بغیر زیادتی کسی چیز کے ہو اور مرون میں
جس حالپر کہ نہ اسکا وبال مجھپر ہو اور نہ اسکا ثواب میرے لئے۔ اور ایک روایت میں کفافا منصوب حال واقع ہوا ہی۔ اور مجمع البحار میں کفاف بفتح کاف آیا ہی یعنے وہ چیز جو بقدر
حاجت ہو اور بعضوں نے کہا کہ کفاف مصدر ہو سکتا ہی معنے میں مکفوف کے تب معنے یہہ ہونگے کہ باز رکھی گئی ہو اسکی بدی میرے سے أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ
الْأَوَّلِينَ خَيْرًا اور وصیت کرتا ہوں میں خلیفہ کو جو میرے بعد ہو کہ مہاجرین اولین کے ساتھہ نیکی کرے یعنے صحابہ جو بیعت الرضوان سے آگے ہجرت کی ہین یا وے اصحاب جو ہردو
قبلہ کیطرف نماز پڑہے یا وے جو غزوۂ بدر میں حاضر ہوے۔ رضی اللہ تعالی عنہم أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَأَنْ يَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ اور بیان انکے ساتھہ نیکی کرنیکا یہہ ہی
کہ پہچانے انکے لئے حق انکا اور نگاہ رکھے عزت انکی وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا اور وصیت کرتا ہوں اس خلیفہ کو کہ انصار کے ساتھہ بھی نیکی کرے الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
انہوں نے نگاہ رکھا ہی ایمان کو اور اپنا قرارگاہ ٹھہرایا ہی اسکو جیسا کہ مدینہ طیبہ کو اپنا قرارگاہ ٹھہرایا أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ یہہ کہ قبول کرے انکی نیکی کو
اور درگذر کرے انکی برائی سے بغیر اللہ تعالی کے حدود اور لوگوں کے حقوق کے وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ اور وصیت کرتا ہوں ذمہ خدا و ذمہ رسول
کے نگاہ رکھنے کی اور اس عہد کی نگہداشت کی جو اہل ذمہ اور مطیعان اسلام کی اہل کتاب و غیر ہم کے ساتھہ باندہے ہوں کہ پانی اہل ذمہ سے عامہ مسلمین پر ادا کیا ہی۔ اسلئے کہ شبہ
خدا اور رسول میں ہین۔ پس تعمیم بعد تخصیص کے ہوگی أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ یہہ کہ انکے ساتھہ انکے عہد کو وفا کرے وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ اور یہہ کہ جنگ کرے اول
لوگوں کے ساتھہ جو ذمہ والوں اور عہد والوں کے سوا ہین وَأَنْ لَا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ اور یہہ کہ تکلیف نہ دین اہل ذمہ کو انکی طاقت سے زیادہ کہ جزیہ سے زیادہ نہ طلب کریں

الجزء السادس

ساتھ اس حدیث کے جو مناقب میں اس سے مفصل تر مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ **باب** ما ینھی من سب الاموات باب بیان میں منع دشنام کے اموات کو اموات سے مراد مسلمین ہیں

حدثنا ادم قال حدثنا شعبۃ عن الاعمش عن مجاھد عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الاموات فانھم قد افضوا الی ما قدموا بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ گالی نہ دو مردوں کو مقرر ہے پہنچے طرف اس چیز کے جو آگے بھیجے ہیں نیکی اور بدی کے تابعہ علی بن الجعد وابن عروۃ وابن ابی عدی متابعت کی ہی آدم کی علی بن جعد وابن عروہ وابن عدی اپنے تینوں شعبہ سے روایت کی ہیں ورواہ عبد اللہ بن عبد القدوس ومحمد بن انس عن الاعمش **باب** ذکر شراب الموتی باب بیان میں یاد کرنے موتی کے بدکاریوں کے **حدثنا** عمر بن حفص قال حدثنا ابی عن الاعمش قال حدثنی عمرو بن مرۃ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال ابو لھب لعنۃ اللہ علیہ ابن عباس سے روایت ہی کہ ابولہب علیہ اللعنہ ہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم تبا لک سائر الیوم حضرت کو جناب میں کہا کہ ہلاکت ہو تمکو سارے دن فنزلت تبت یدا ابی لھب وتب پس نازل ہوئی یہ سورت ہلاک ہوئے ہر دو ہاتھ ابولہب کے اور مورد حدیث کا یہ ہی کہ جب کریمہ وانذر عشیرتک الاقربین ثمر نزول پائی حضرت کوہ صفا پر تشریف لائے اور مکہ معظمہ کے لوگوں کو جمع کروایا۔ اور فرمایا کہ ای بنی عبد المطلب اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر اس پہاڑ کے پیچھے تمپر آپہنچا ہی تم اسکو باور کروگے یا نہ۔ انہوں نے کہا کہ ہم باور کرینگے کس لئے کہ ہم نے تجربہ کیا ہی آپ سے سوا سچ کے سنا نہیں۔ پس پھر فرمایا کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں ایک بڑے عذاب سے۔ اگر تم ایمان نلاؤگے ہلاک ہوجاؤگے۔ اور وبال ابدی میں گرفتار ہوؤگے۔ ابولہب ملعون نے کہا تبا لک الھذا دعوتنا یعنے ہلاکت ہو تمکو کیا اسی لئے ہمکو بلوایا۔ یہ حدیث صحابی کے مراسیل سے ہی اسلئے کہ یہ واقعہ مکہ معظمہ میں اوایل حال میں ہوا۔ اسوقت اگر ابن عباس پیدا ہوئے ہونگے کم عمر ہونگے متمم جمع کہتا ہی کہ اس شتی نے حضرت کی حق میں جس لفظ سے بد دعا کی اللہ تعالیٰ جلشانہ اسی لفظ کے ساتھ اسکی مذمت اور اسکی ہلاکت ابدی کی جزوی بسم اللہ الرحمن الرحیم تبت یدا ابی لھب ہلاک ہوگئے ہر دو ہاتھ ابی لہب کے سمجھ لیا جاتا ہے کہ انسان کے نفس میں دو قوتیں ہیں ایک قوۃ علمی دوسری قوت عملی۔ قوۃ علمی وہ ہی جس سے جانتا ہی اور بوجھتا ہی۔ قوۃ عملی وہ کہ جس کے سبب سے نیک و بد کام اس سے صادر ہوتے ہیں سو دونوں ہاتھ سے اشارہ ان دونوں قوتوں کے طرف ہی۔ یعنے ہلاک ہوگیا اسکا عمل اور اعتقاد۔ اور ہوسکے کہ دونوں ہاتھ سے نیک و بد عمل مراد ہوں۔ بدعملوں کی ہلاکی تو ظاہر ہی کہ برباد پھل لائے ہیں۔ اور نیک عمل کی ہلاکی یہ کہ کفر کے سبب سے نیک پھل نہ لایا بلکہ بیفائدہ ہوگیا۔ اور بعضوں نے ظاہر و باطن کے عملوں پر قیاس کیا۔ اور بعضوں نے قوی اور ضعیف جانب پر حمل کیا۔ یہ سب احتمالات ہوسکتے ہیں۔ وتب اور ہلاک ہوگیا وہ یعنے جس شے کے اعتقاد اور عمل کی ہلاکی اور خرابی اسکی ذات کی ہلاکی کا۔ اور اسکے جوہر نفس کی خرابی کا سبب ہی یہانتک کی کوئی سبب اسکی درستی کا باقی نہ رہا **ما اغنی عنہ مالہ وما کسب** کچھ کام نہ آیا اسکو مال اسکا اور جو کمایا تھا۔ جیسے نام اور جاہ اور اولاد اور نوکر چاکر اور دست و آشنا۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ اس سے اسکا مال موروثی اور کسب سے اسکا مال کمایا ہوا مراد ہو۔ اب اسکے مال و مکسوبات کا بیان فرماتے ہیں کہ سے چیزیں دنیا میں اسکو کچھ نفع دے سکتے ہیں لیکن آخرت میں جو بری احتیاج کی جگہ اور سدا رہنے کا گھر ہی کچھ فائدہ نہ دینگے اسواسطے کہ **سیصلی نارا** ذات لہب بڑے شعلے والی آگ میں اسواسطے کہ اسکا کفر اور دوں کے کفر سے بہت سخت تھا۔ اس سبب سے کہ وہ حضرت سے قرابت قریب کہتا تھا اپکے باوجود چچا تھا۔ اور اپکی صدق و عدالت و اطوار و امانت و دیانت اور تمام خصایل حمیدہ جو بچپن سے آپ میں پائے جاتے تھے انسے بخوبی واقف تھا پھر باوجود ان باتوں کے آپ سے نہایت دشمنی اور عداوت رکھتا تھا۔ اسواسطے اسکی سزا بھی سخت مقرر ہوئی اور اسکو عذاب زیادہ ہونیکے اسباب سے ایک یہ بھی ہی کہ اسکی محبوبہ کو اسکے روبرو جلائینگے اسیواسطے فرمایا ہی **وامرأتہ** اور جورو اسکی یعنی جسطرح اسکی عداوت حضرت کے ساتھ جورو کے سبب سے زیادہ ہوئی۔ اسیطرح اسکا عذاب بھی عورت کے عذاب دیکھنے سے زیادہ ہوگا **حمالۃ الحطب** یعنے وہ عورت جو ایندھن اٹھاتی ہی یعنے دوزخ میں بدلا اسکا جو دنیا میں کرتی تھی یعنے بہول کے اور دوسرے خار دار درختوں کے کانٹے لاکے حضرت تشریف فرمانیکی راہ میں رات کو بکثیر پڑتی تھی تاصبح کی نماز کے واسطے جب مسجد الحرام کو تشریف لیجاوین اپکے پاؤں میں چبھیں **حبل** رسی ہی **من مسد** کھجور کی چھال کی جو خوب بٹی ہوئی ہو۔ اور خاصیت اس رسی کی یہ ہے کہ جب پانی یا پسینے سے بھیگتی ہی تو اینٹھتی ہی۔ اور بل گھونٹ ڈالتی ہی۔ اور موافق اس کلام کے جو اسکی شان میں آیا ہی اسی طور سے وہ مرگئی۔ کہتے ہیں کہ ایک روز کانٹوں کا گٹھہ جو سر پر رکھا تھا۔ اور اسکی رسی خوب بٹنے کے لیٹ لی تھی اتفاقاً وہ گٹھا سر سے ڈھلک پڑا۔ اور وہ رسی اسکے گلے میں پھنس گئی اسی حالت میں گلا گھونٹ کے مرگئی اور کندۂ دوزخ ہوئی خذ لھا اللہ ابدا

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

الحمد للہ والمنہ کہ تسوید اس جلد سابع کی بروز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول بین الظہر والعصر مسجد جامع مراد آباد اعتکاف صورت اختتام لی۔ یہ حسن اتفاقات سے ہی کہ اس کتاب کا آغاز بھی اسی تاریخ اور اسی روز فیروز میں تھا۔ کتاب الصلوۃ کا حسن الختام بھی اسی روز و تاریخ میں ہوا۔ اب ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الزکوۃ کا آغاز ہوگی۔

خاتمۃ الطبع اور یہ بھی اتفاقات حسنہ سے ہی کہ اس جلد کا اختتام طبع بشب بست و ہفتم رجب شب معراج ہی ۱۳۱۶ھ ہجری نبوی جلوہ ظہور میں آیا الحمد للہ علی ذلک

فہرست جلد خامس کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری

کتاب الزکوٰۃ

باب واجب ہونے میں زکوٰۃ کے ۱۴
ایک آیت قرانی میں بد فہمی کر کے فرقہ
زکوٰۃ کے جو قائل نہوے قابل قتل ٹہرنا
اس زمانے میں ایک فرقہ نکلا
باب بعث اسلام شرط پر ادائے زکوٰۃ کے
باب زکوٰۃ نہ دینے کے عذاب میں ۱۵
باب جسمال کا زکوٰۃ ادا کریں وہ کنز میں داخل نہیں
باب حضرت کی پیشین گوئی ابوذر کے حق میں
جواز اختلاف مجتہدین
باب مال راہ خدا میں خرچ کرنیکی فضیلت ۱۶
باب مذمت میں صدقہ ریا کے
باب صدقہ اس مال کا قبول نہیں جو غنیمت میں
خیانت سے حاصل ہی صدقہ مال حرام سے مقبول نہیں ۱۷
باب مال طیب کا صدقہ مقبول ہونیکے بیان میں
آخر زمانے میں مال زیادہ ہونا صدقہ و انفاق
و فرخ سے نجات دیتا ہے۔
باب اس بیان میں کہ اپنے کو آتش سے بچاؤ ۱۸
صدقہ آخر زمانے میں مرد کم عورات زیادہ
ہونا۔ صدقہ و خیرات میں مجاہدہ سے بڑھنا
فضیلت صدقہ ۱۹
باب کونسا صدقہ افضل ہے
فضیلت صدقہ کی کس حالت میں صدقہ
پوشیدہ کی فضیلت۔
باب کسنے بخان کے غنی کو صدقہ دیا ۲۰
باب کسنے صدقہ دیا اپنے بیٹے کو حالانکہ
نہیں جانتا ہے کہ وہ بیٹا ہے
و اگر زکوٰۃ غنی پر واقع ہو حنفی مذہب ۲۱
میں اعادہ ضرور نہیں
باب اس شخص پر جو زکوٰۃ دینے کے واسطے امیر ۲۲
و ساعی شخص جو زیادہ کرنیکا کار ہوگا
صدقہ دینے والے اور اسکے واسطہ کا ثواب
باب نہیں ہے صدقہ کامل مگر یہہ کہ غنی ہے ۲۳
نفقہ واجب رہتے ہوے صدقہ نفل کرنیکی
صدقہ نکالنا کسبن مال کا جو متعلق ہے
باب مذمت میں اس شخص کے جو صدقہ دیکر منت رکھے ۲۴
حضرت عثمان و عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جو مال خطیر
باب صدقہ میں ذلیل نکرنیکی فضیلت
باب دوسرونکو صدقہ کی تحریص دینے کا ثواب
عورتیں جو زیور نکالکے صدقہ دیا ۲۵
باب فضیلت میں صدقہ کو موافق طاقت کے
فصدقہ میں شمار اور گنتی نہ کہیں ۲۶
نماز و صدقہ دوام معروف کفارہ ہوگا
باب حالمیں اس شخص کے جو صدقہ دیا یا کلمہ نیکا آگے
باب خادم اپنے صاحب کے حکم صدقہ دینے کا ثواب ۲۷
عورت کا صدقہ مرد کے مال سے
باب ثواب میں اس عورت کے جو صدقہ دی مال شوہر سے
باب یامین کریمہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَصَدَّقَ کے
بخیل کے حق میں فرشتے کی بد دعا ۲۸
باب تشبیہ حال میں بخیل اور سخی کے
باب فضیلت میں اس صدقہ کے جو بکوشش حاصل ہو ۲۹
باب ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے
باب مقدار اس چیز کا کہ بقدر دین زکوٰۃ ہے
مقدار زکوٰۃ و صدقات کا
باب بیان میں زکوٰۃ چاندی کے ۳۰
باب بیان میں جواز عرض لینے کے
ایک چیز کا زکوٰۃ دوسری چیز سے
باب اس بیان میں کہ جمع نکیا جاوے ۳۱
درمیان اجد اد مال کے تا زکوٰۃ واجب نہو
اختلاف ائمہ کا جمع و تفریق کی مطلب میں
باب یامین واجب ہونے زکوٰۃ اونٹوں کے ۳۲
باب جسپر زکوٰۃ بنت مخاض واجب ہو اور وہ نہ ہو
باب بیان میں زکوٰۃ بکروں کے ۳۳
خط صدیق اکبر عامل بحرین انس کے نام
بیان زکوٰۃ میں ۔ ۔
باب چار پاؤں کے زکوٰۃ میں بڑی عمر کا ۳۴
جانور لیا بجاوے
باب حکم میں پسنے بکری کے زکوٰۃ میں
باب لیا بجاوی بہتر مال لوگوں کا زکوٰۃ میں
حضرت معاذ کو روانہ کرنا یمن کے طرف ۳۵
باب واجب ہونے میں زکوٰۃ گاؤ کے
باب صرف کرنا زکوٰۃ کا خویشوں پر
باب نہیں ہی مسلمان پر اسکے گھوڑے کا زکوٰۃ ۳۶
گونسے گھوڑوں میں زکوٰۃ ہے
مسلمان کے بردے میں زکوٰۃ نہیں
باب یتیموں کو صدقہ دینے کی فضیلت
دینا کے مال و آرایش سے حضرت خوف کرنا
حضرت معاذ بیان کرنا اہل دینا کے باب میں
باب خرچ کرنا مال کا شوہر اور یتیم بچوں پر ۳۷
شوہر پر صدقہ نفل کا جواز بالاتفاق اور صدقہ کا
باب مال زکوٰۃ سے مکاتب غلام کی کرنا ۳۸
مصارف زکوٰۃ آٹھ گروہ ہیں
باب عفت طلب کرنے میں سوال کرنے سے
اللہ کے واسطے مانگنے کا منع
باب بغیر سوال کرنیکے جو چیز ملے اسکو قبول ۳۹
جو شخص کہ مال زیادہ ہونے کے لیے سوال کرے
حضرت کی شفاعت مقام محمود میں
حضرت کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھلانے ۴۰
کے کیا معنے فوق العرش کی تحقیق
باسوال میں الحاح نکیا چاہیے
حضرت کر بدگمانی دخول و فرخ کا بسبب ۴۱
حضرت کی بخشش تالیف قلب کے لیے
باب واجب جہاز پر ہوا نکا اندازہ کرنا شرع ۴۲
باب جو زراعت آسمان کے پانی سے ہو اسکا ۴۳
دسواں حصہ عشر کس زراعت میں ہے
باصدقہ پانچ وسق سے کم میں نہیں ہے
باب لینا صدقہ خرما و درخت سے توڑنے کے وقت ۴۴
آل محمد کو زکوٰۃ مال نکما دینا
باپنی زمین زراعت یا درخت میوہ دار ۴۵
کچا پھل نہ بیچیں جب تک خوب ظاہر اور بیچنا نہیں
باپنا صدقہ پھر قیمت سے خرید کرنا جایز ہے ۴۶
باصدقہ لینا حضرت پر حرام تھا
بنی ہاشم پر صدقہ معروضہ حرام ہے نصدقہ تطوع ۴۷
باز واج مطہرات کے غلام کو جو آزاد
حکم مردار چمڑے کا۔
باجب صدقہ اپنے حال سے پھر جاوے ۴۸
بنی ہاشم کو رواہی۔
باپنا جاوے صدقہ اغنیا سے اور رد کیا جاوے ۴۹
حنفیہ کی دلیل زکوٰۃ ایک شہر سے
دوسرے شہر کو۔
باامام صاحب صدقہ کیلئے دعا کرنی ۵۰
باحکم میں اس چیز کے جو نکالی جاوے دریا
باد فینہ میں یا پنجوان حصہ دیا جاوے
معادن میں زکوٰۃ ہے یا نہ
باب بیان میں زکوٰۃ وصول کرنے والوں کے ۵۱
باگلہ رکھنے میں صدقہ کے اونٹ کو
باصدقہ کے اونٹوں کو امام داغ دیتا ہے
کتاب صدقۃ الفطر
باواجب ہونا صدقہ فطر کا غلام اور آزاد ۵۲
باصدقۂ فطر ایک صاع ہے شعیر سے
باہل حجاز کے پاس طعام گیہوں کا نام ہے
باصدقۂ فطر خرمے سے ایک صاع ہے ۵۳
باب یامین ایک صاع انگور کا صدقہ فطر میں
صدقۂ فطر کا مقدار

باب بیان صدقہ دینے کے عید سے آگے ۳۴
باب بیان واجب ہونے صدقہ کے آزاد اور غلام پر ۱۰
باب بیان واجب ہونے صدقہ فطر کے صغیر و کبیر پر ۳۵

کتاب الحج

باب واجب ہونے مین حج کے ۱
باب بیان مین کہ یہ پانچون رکن اسلام کے
باب حج کرنے مین اونٹ کے پالان پر ۲
باب ثواب مین حج مبرور کے
باب متعین کرنے جگہون کے احرام حج و عمرے کے ۱۲ ۳
باب حج سے کونسے حقوق اور گناہ ساقط ہوتے ہین ۱۴
باب بیان مین توشہ لینے کے ۱۵
باب بیان مین مقام احرام باندھنے کے
باب اہلال کے معنے ۱۷
باب بیان مین میقات اہل مدینہ کے ۱۸ ۴
باب صحابی کی مرسل صحیح ہے
باب اہل شام کی احرام کی جگہہ
باب اہل نجد کے احرام کی جگہہ
باب بیان مین جاے اہلال انکی جو میقات کے قریب ہین ۱۹
باب اہل یمن کے احرام کی جگہہ
باب ذات عرق
باب نکلنے مین حضرت کے راہ درخت سے ۵
باب زمانے مین حضرت کے کہ عقیق وادی مبارک ہے ۲۲
باب بیان مین وہونے صاحب احرام کے ۶
باب خوشبو ملنے مین احرام باندھنے کے وقت ۲۳
باب بیان جواز حال اس شخص کے کہ داخل احرام
باب احرام باندھنا ذوالحلیفہ کے پاس سے ۲۴
باب دیکھے کہ جو صاحب احرام کو جایز نہین ۲۵
باب سوار ہونے مین اور ردیف ہونے مناسک حج مین ۲۶ ۸
باب ان کپڑون کے بیان مین جو پہنے صاحب احرام
باب بیان اس شخص کے جو ذوالحلیفہ مین شب گذارے ۹
باب بلند کرنے مین آواز لبیک سے
باب تلبیہ کہنے مین جو مسنون ہے ۲۷

باب بیان مین محمد [illegible] ۲۷
باب اس بیان مین کہ تلبیہ کرے جو وقت کہ راکب ہو
باب تلبیہ کہنے مین مقابل قبلہ کے
باب تلبیہ کہنے مین جب اترے وادی مین
باب اس بیان کہ کسطرح احرام باندھے ۲۸
اہلال کے معنے
باب بیان مین اس شخص کے جو احرام ملا تعین حج
نیت بلا جزم و تعین صحیح ہے یا نہ ۲۹
باب اس آیت کے بیان مین کہ وقت حج کا چند ہے
باب تمتع کے بیان مین ۳۱
باب تقصیر مین کہ یہ ذلک لمن لم یکن اہلہ حاضری المسجد الحرام
باب غسل کرنے مین داخل مکہ ہونے کے وقت
باب یا وقت شب یا روز داخل مکہ ہونے مین
باب کونسی راہ سے داخل مکہ معظمہ ہو ۳۲
باب کہان سے باہر آوے مکہ معظمہ سے
باب فضیلت مین مکہ معظمہ اور اسکی عمارت کے
باب فضیلت مین حرم کے
باب مکہ معظمہ کی عمارات پر دلالت کرنا اور بیچنا ۳۳
اور خرید کرنا جایز ہے
باب بیان مین مکانہ ول حضرت کے مکہ معظمہ مین ۳۴
باب بیان کرنا یہ داد قال ابراہیم رب اجعل کے
باب عجیبہ شریح قاضی مین ۳۵
اقامت صلوٰۃ کے معنے
باب کعبہ معظمہ کو جو غلاف پہنائے گئے ۳۶
باب کعبہ کو گرانیکے بیان مین آخر زمانے مین
باب بیان اس چیز کے جو ذکر کیا گیا حرم اور
باب کعبے کا دروازہ بند کرنے کے بیان مین ۳۸
اندرون کعبہ ہر جہت قبلہ ہے
باب بیان جواز نماز اندرون کعبہ ۳۹
باب دیکھے کہ عمل ہوا ہو کعبہ مین ۴۰
باب احرام باندھنے مین نطفا سے ۴۱

باب بیان مین اس [illegible] ۴۲
باب فال کے پانسے جو کفار بنار کھے تھے ۴۳
باب کسطرح پر تھی ابتداے مشروعیت حکم رمل
باب بوسہ دینے یا ہاتھ سے چھونے مین حجر اسود کے
باب تجلد کرنے مین حج و عمرے مین ۴۴
باب بوسہ دینے اور چھونے مین رکن کے
باب حکم مین اس شخص کے کہ بوسہ نہ پاسکے مگر دور سے اشارہ کرے
باب بوسہ دینے مین حجر اسود کے
باب بیان اس شخص کے کہ اشارہ کرے طرف رکن کے
باب بیان اس شخص کے کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا ۴۵
باب طواف کرنے مین عورات کے ساتھ مردون کے
باب طواف مین کلام کرنا جایز ہے ۴۶
باب جب طواف مین کوئی چیز مکروہ دیکھے
باب طواف بکری رہنا اور حجر نکرے کافر
ابو بکر صدیق امیر حاج ہونا ۴۷
باب در بیان طواف کے قطع درست ہے یا نہ
باب حضرت سے طواف پر دوگانہ پڑھے مین
باب حکم مین اس شخص کے کہ زیارت کعبہ کے
باب حکم مین اس شخص کے کہ دوگانہ طواف مقام ابراہیم ۴۸
باب حکم مین اس شخص کے کہ دوگانہ طواف ۴۹
باب دوگانہ طواف بعد نماز صبح و عصر کے
باب طواف کرنے مین مریض کے ساتھ سواری مین
باب بیان حجاج کو پانی پلانے کے ۵۰
باب فضیلت مین آب زمزم کے ۵۱
باب بیان مین طواف قارن کے ۵۲
باب بخاری کی حدیث اور دوسری صحاح کی حدیث مین
باب اختلاف آیا تو کس حدیث پر عمل کرین ۵۳
باب طواف کے لیے وضو شرط ہے
باب واجب ہونے سعی کے درمیان صفا و مروہ کے
باب اختیار دین جو صفا و مروہ درمیان سعی کرنے ۵۴
باب حایضہ مناسک حج ادا کرے نہ طواف
باب احرام باندھنے مین نطفا سے

باب حاجی نماز ظہر روز ترویہ کب ادا کرے
باب بیان مین نماز پڑھنے کے منیٰ مین کہ دو گانہ ۴۲
باب بیان مین روزہ عرفہ کے ۴۳
باب مشروعیت تلبیہ و تکبیر
باب التعجیل
باب بیان مین وقوف عرفہ کے ۴۴
باب بیان مین دو نمازین جمع کرنے کے
باب عرفہ کے روز خطبہ کوتاہ مشروع ہے
فائدہ تکرار حدیث در بخاری
باب عرفات پر رکھے رہنے مین
باب جسوقت کہ حاجی عرفات سے نکلا ۴۵
باب بیان مین اترنے کے راہ عرفات مین
باب حکم فرمانا حضرت تھامنے حاجی کا عرفات سے نکلنے کو وقت پر
باب بیان مین مغرب و عشا مزدلفہ مین جمع کرنے کی مستحب ہے
باب بیان اس شخص کے کہ جمع کیا دو نماز کو اور کوئی نفل ۴۶
باب بیان اس شخص کے کہ اذان اقامت کہی
باب بیان اس شخص کے کہ اپنے زن و اولاد کو بھیج
باب اس بیان کہ نماز فجر کی مزدلفہ مین کب پڑھے ۴۷
حنیفہ کی سند جمع دو نماز سفر مین منع ہونے پر
باب اس بیان کہ حاجی مزدلفہ سے کب نکلے
باب تلبیہ و تکبیر کہنے مین روز نحر کی مجھ کو ۴۸
باب بیان مین کریمہ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج
باب بیان جواز سواری کے بدنہ پر ۵۰
باب بیان اس شخص کے کہ اپنے ساتھ ہدی جلائی ۵۱
باب بیان اس شخص کے کہ ہدی لائی
باب بیان اس شخص کے کہ خرید کرے اس جانور کو ۵۲
باب بیان اس شخص کے کہ اشعار کرے ہدی کو
باب بیان اس بیان مین جو قلادون کے واسطے نعل کے ۵۳
باب بیان مین قلادہ باندھنے غنم کے
باب اس بیان کہ قلادہ پشم سے ہین
باب بیان مین تقلید کرے فعل کے ہدی کے ۵۴
باب بیان جلون کے جو ہدی کے اونٹون کو

۵۴ باب جائز ہونے میں تحریر نے رمی سے اتارنے کے
۵۵ باب ذبح کرنے میں ہر ایک گائے کو اپنی عورات کے
باب اس جگہ نحر کرنے میں جہاں حضرت نے کیا ہے
باب اپنی ہدی کو اپنے ہاتھ سے نحر کرنے میں
باب نحر کرنے میں اونٹ کے جو باندھا گیا ہو
۵۶ باب نحر کرنے میں اونٹ کی جس جا میں کہ کھڑا ہو
باب دیا جانے کو ذبح کو مزدوری میں سے کوئی چیز
باب صدقہ کیا جاوے پوست ہدی کا نہ بیچا جاوے
۵۷ باب تصدق کرے ہدی کے اونٹوں کے جلوں کو
باب بیان اس چیز کے کہ کھایا جاوے ہدی سے
جزا وصید و نذر کا گوشت کھانے میں اختلاف
۵۸ باب سر منڈانے سے آگے نحر مسنون ہے
۵۹ باب بیان اس شخص کی کہ سر کی جوئیں گرتی ہیں
باب بیان میں سر منڈانے اور بال کترانے کے
۶۰ باب بیان میں قصر کرنے متمتع کے بعد تمام کرنے عمرہ کے
باب طواف کرنے میں نحر کے روز
باب اس بیان میں کہ کیسے رمی کی بعد زوال کے
۶۱ باب فتوے دینے میں پشت پر جانور کے
مناسک کی تقدیم و تاخیر پر دم کا لازم آنا یا نہ
باب خطبہ پڑھنے میں حضرت کے منیٰ کے ایام میں
۶۲ حجۃ الوداع (حج اکبر سے مراد کیا ہے)
باب وے لوگ جو پانی پلاتے ہیں مکہ معظمہ میں
۶۴ باب کنکر پھینکنے کے بیان میں
باب کنکر پھینکنا بطن وادی سے شروع کرنا
باب رمی جمار سات کنکر سے کرنی
باب اس بیان میں کہ ہر کنکر ذابح کو وقت کرنے کے
۶۵ باب بیان اس شخص کے کہ رمی جمرہ عقبہ کی اور نہ ٹھہرا رہا
باب بیان اٹھا فوتا تو اس کے دعا کے لئے
۶۶ باب دعا کرنے میں ہر دو جمروں کے پاس
باب استقبال کرنے میں خوشبو کے بعد رمی جمار کے
۶۷ باب طواف وداع میں
باب طواف وداع ساقط ہونے میں حائض اور نفاس کے
۶۸ باب ذبح کرنے میں ہر ایک گائے کو اپنی عورات کے
۶۹ باب بیان اس شخص کے جو فارغ عمرہ سے ذی طوی میں
باب بیان منزل کرنے کے تھوڑے مصحب میں
باب بیان نزول کرنے کے ذی طوی میں
۷۰ باب جو شخص کہ ذی طوی میں نزول کرے
باب بیان جواز تجارت کے ایام حج میں
باب رمی کے وقت مصحب سے نکلنے کے جواز میں
باب بیان میں واجب ہونے عمرے کے
۷۱ عمرہ فرض ہے یا سنت اس میں ائمہ کا اختلاف
۷۲ باب اگر کوئی عمرہ بجا لاوے آگے حج کے
باب اس بیان میں کہ حضرت کتنے عمرے کئے
۷۳ باب عمرے کے ثواب میں ماہ رمضان میں
باب مشروع ہونے میں عمرے کے مصحب میں رہنے
باب بیان مشروع ہونے عمرے کے تنعیم سے
۷۴ باب عمرہ روا ہونے میں بعد حج کے
۷۵ باب عمرہ کی تو اس کا اندازہ بقدر رنج و تعب
عبادت کا تو اشرف مکان و زمان زیادہ ہونا
۷۶ باب جب صاحب عمرہ طواف عمرہ کا کرے
۷۷ باب عمرہ میں وے اعمال جو حج میں جاتے ہیں حج میں جاتے ہیں
باب صاحب عمرہ احرام سے کب نکلتا ہے
۷۸ باب بیان اس چیز کے کہ حج یا عمرے سے پھرنے کو
۷۹ سفر طلاق و صلاح میں ہے کلمات پڑھنا
استقبال کرنے میں حاجیوں کے جو کہ معظمہ سے
باب مستحب ہے کہ مسافر اپنے گھر کو قدوم لاوے
باب بیان آنے کے رات کے وقت
باب اس بیان کہ مسافر شب کو وقت اپنے گھر آنے
باب بیان اس شخص کے کہ جلد چلاوے ناقہ کو
باب بیان کرنے والا التوبۃ من الابواب ہے
۸۰ باب اس بیان کے سفر ایکا مکرا عذاب کا ہے
باب بیان میں تعجیل مسافر کے

ابواب المحصر

۸۱ باب بیان میں جزا وصید کے
باب جب حائضہ ہو عورت بعد طواف افاضہ کے
باب بیان اس شخص کے جو فارغ عمرہ سے ذی طوی میں
باب بیان منزل کرنے کے تھوڑے مصحب میں
باب بیان نزول کرنے کے ذی طوی میں
باب جو شخص کہ ذی طوی میں نزول کرے
باب بیان جواز تجارت کے ایام حج میں
باب رمی کے وقت مصحب سے نکلنے کے جواز میں
باب بیان میں واجب ہونے عمرے کے
عمرہ فرض ہے یا سنت اس میں ائمہ کا اختلاف
باب اگر کوئی عمرہ بجا لاوے آگے حج کے
باب اس بیان میں کہ حضرت کتنے عمرے کئے
باب عمرے کے ثواب میں ماہ رمضان میں
باب مشروع ہونے میں عمرے کے مصحب میں رہنے
باب بیان مشروع ہونے عمرے کے تنعیم سے
باب عمرہ روا ہونے میں بعد حج کے
باب عمرہ کی تو اس کا اندازہ بقدر رنج و تعب
عبادت کا تو اشرف مکان و زمان زیادہ ہونا
باب جب صاحب عمرہ طواف عمرہ کا کرے
باب عمرہ میں وے اعمال جو حج میں جاتے ہیں حج میں جاتے ہیں
باب صاحب عمرہ احرام سے کب نکلتا ہے
باب بیان اس چیز کے کہ حج یا عمرے سے پھرنے کو
سفر طلاق و صلاح میں ہے کلمات پڑھنا
استقبال کرنے میں حاجیوں کے جو کہ معظمہ سے
باب مستحب ہے کہ مسافر اپنے گھر کو قدوم لاوے
باب بیان آنے کے رات کے وقت
باب اس بیان کہ مسافر شب کو وقت اپنے گھر آنے
باب بیان اس شخص کے کہ جلد چلاوے ناقہ کو
باب بیان کرنے والا التوبۃ من الابواب ہے
باب اس بیان کے سفر ایکا مکرا عذاب کا ہے
باب بیان میں تعجیل مسافر کے

ابواب المحصر

باب بیان میں جزا وصید کے
باب صاحب عمرہ عورت کی نزدیکی نہ کرے
باب حکم میں پھیر رکھنے کے حج سے
باب ذبح جائز ہے حلق سے آگے حصر میں
باب بیان اس شخص کے کہ نہیں ہے قضا محصر پر
ذکر کرنا بخاری کا قول مالک و شافعی
باب بیان میں کہ یہ جس کا ان منکر الحج کے
باب بیان میں کھانا کھلانا فدیہ کے
باب بیان میں کہ یہ ولافوق ولا جدال
باب بیان میں بدلے شکار کے
باب جو وقت احرام والے شکار کو دیکھیں
باب مدد کرنے محرم غیر محرم کو شکار میں
باب صاحب احرام شکار کی طرف اشارہ نہ کرے
باب جب ہدیہ لاوے غیر محرم محرم کے پاس
باب جب محرم کسی جانور کو مارے
پانچ جانور موذی فاسق ہیں اگر قتل جائز ہے
باب اس بیان میں کہ زمین حرم کا درخت نہ کاٹے
باب اس بیان کہ نہ کاٹا جاوے شکار حرم کا
باب حلال نہیں جنگ کرنا مکہ معظمہ میں
اگر امام ایک حج کا متعین کرے تو عمرہ فرض عین ہے یا نہ
باب بیان میں خون کرنے محرم کے
باب حکم میں نکاح کرنے محرم کے
باب اس بیان کہ خوشبوئی احرام والے کو نہ ہو
باب جواز غسل میں محرم کے واسطے
صحابہ اجتہاد سے باہم مناظرہ کرتے تھے
باب محرم موزہ پہننا جائز ہے اگر نعلین نہ ملے
باب اگر ازار نہ ملے سراویل پہنے
باب محرم ہتھیار پہننا جائز ہے
باب زمین حرم بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے
باب کہنے احرام باندھنا اور اس پر ہر سر حج کے
باب حکم میں اس محرم کے جو موا عرفات میں
باب بیان طریق مسنون محرم کے وقت احرام کے
باب بیان اور حج و نذر کے جانب بیت کے

باب حجر کرنے میں طرف سے اس شخص کے جو ہو
باب بیان حجر بنا بت کرنے عورت کے طرف مرد کے
باب بیان میں مشروع ہونے حج نابالغوں کے
باب بیان میں حج کرنے عورات کے
۹۸ چار بنا جو حضرت نے فرمائی شافعی
باب بیان اس شخص کے کہ نذر کرے کعبہ کی پیدل جانے کی
۹۹ باب بیان فضیلت و حرمت مدینہ کی
۱۰۰ باب اس بیان میں کہ مدینہ دور کرتا ہے خبیر لوگوں کو
باب مدینہ طیبہ کا نام طیبہ ہے
باب بیان میں حد اور حکم مدینہ کے
باب حکم میں اس شخص کے جو ہتھیار لے مدینہ سے
۱۰۱ قیامت کے قریب مدینہ کی حالت
باب اس بیان میں کہ کوئی جا سکے گا اس مدینہ
باب اس بیان میں اس شخص کے جو اہل مدینہ کی برائی
باب بیان میں قلعے اور بلند مدینہ کے
باب اس بیان میں دجال داخل مدینہ نہ ہو سکے گا
۱۰۲ خضر کو دجال مارنا پھر جلانا پھر مار نہ سکنا
باب اس بیان کہ مدینہ دور کرتا ہے بدی کو
۱۰۳ حضرت کی دعا مدینہ طیبہ کے حق میں
باب ناخوش رکھنا حضرت کا اس کو جو خائف ہے

آداب زیارت شریف

کتاب الصوم

۱ روزہ فرض ہونے کی حکمت اگلی امتوں پر
باب بیان میں روزہ کی فضیلت و ثواب کے
۲ روزہ دار کی بو دہن مشک سے زیادہ
۳ روزے کی جزا کی وجہ تخصیص
۴ صدیق اکبر کی فضیلت
باب جائز ہونے کہ تہنیت رمضان کے یا شہر رمضان
رمضان میں دروازہ جنت کھلنے کے کیا معنی
کفار کو خلود دوزخ نیت کا سبب
جو بخشش حضرت کی رمضان میں
جو شخص کہ روزہ ایمان و احتساب کا رکھے

باب بشارت ماہ رمضان میں بہت بخشش کی ۱
باب حکم میں اس شخص کے روزے میں جو شہر پہنچ ہوا ۶
باب اس بیان میں آیا جائز ہے کہ کہے میں صایم ہوں ۷
باب بیان میں روزہ رکھے اس شخص کے کہ خوف کرے
باب بیان میں قول نبوی کے کہ جب تم دیکھو ہلال کو روزے
ل رویت ہلال میں ائمہ کا اختلاف ۷
دو سر شہر کی رویت کس صورت میں معتبر ہے ۸
۸ دو مہینے عید کے ناقص نہ ہونا
باب حضرت نے فرمایا کہ ہم حساب نہیں کرتے ۲۰
اور نہیں لکھتے ہیں مہینے کو ایسا کو نا منجمون
کوئی تقدیم نکرے رمضان کے ساتھ ایک روز ۱۹
یا رمضان کے ایک یا دو روز نفل روزہ مکروہ ہے ۲۱
۹ باب بیان میں سبب نزول اس آیت کے کہ حلال کیا
گیا تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں عورتوں سے اجماع
باب بیان میں اس آیت کے کہ کھاؤ اور پیو تمام شب
باب بیان میں کہ ظاہر ہو تم کو سفید تاگا ۲۲
۱۰ باب بیان میں قول نبوی کے کہ منع نکرے تم کو کسی
کے کھانے سے اذان بلال کی ۲۳
باب سحری کا کھانا جلد کھانے کے بیان میں ۲۴
وقت سحر الجزو الثامن
باب اس بیان میں کہ کتنا وقت رہتا ہے سحر اور فجر کے ۲۵
۱۱ باب جب نیت کرے روزہ دار رات کو تو روا ہے
روزہ فرض کی نیت دن کو کرنی میں مجتہدین کا اختلاف
۱۲ باب حکم میں اس روزہ دار کے جو بھولے کی حالت جماع ۲۶
باب حکم میں ہم آغوشی روزہ دار کی عورت سے
۱۳ باب حکم میں بوسہ دینے صایم کے ۲۷
باب بیان میں اس شخص کے کہ نہ رکھا نفل روزہ کا
باب بیان میں غسل کرنے صایم کے
۱۴ باب جب روزہ دار فراموشی سے کھاوے ۲۸
۱۵ باب صایم کو کبھی اور سوکھی مسواک جایز ہے یا نہیں
حدیث نفس کیا ہے
باب حضرت نے فرمایا جب کوئی تمہارے بھائی کو

باب کیا حکم ہے اسکا جو رمضان میں جماع کرے ۳۰
روزے کی حالت میں جماع کا کفارہ
اگر کوئی بھولے علم و قسم کھانے اگرچہ واقع ہو حانث نہیں ۳۱
باب رمضان میں جو جماع کیا اسکے کفارہ میں
اپنے عیال کو کھلاوے یا نہ
قے اور سنگھی لگانا کیا حکم صایم کے لئے ۳۲
باب سفر میں روزہ رکھنے کا اختلاف
باب بیان میں اس شخص کے کہ سفر میں افطار کرے
باب اس آیت کے بیان میں کہ جو کوئی ہو تم میں بیمار یا
روزہ کا فدیہ کیسے لئے اور اسکا منسوخ ہونا ۳۳
باب اس بیان میں کہ رمضان کی قضا کب یا کیا جاوے
بلا روزہ ایکدو رمضان گذر جاوے تو قضا ہے یا فدیہ
خدا اور رسول کے حکم بغیر دریافت حکمت کے تابع لازم ہے
باب حایضہ عورت نماز روزہ چھوڑنے کا
موتی پر روزے باقی ہیں تو کیا کیجئے ۳۵
باب کب افطار کرے روزہ دار
باب افطار کرے جس چیز سے کہ میسر ہو
افطار کے بعد آفتاب نکلا تو قضا ہے ۳۶
باب بیان میں روزہ نابالغوں کے
باب بیان میں روزہ وصال کے ۳۷
باب عقوبت اس شخص کی جو زیادہ کرے ایام وصال میں
باب بھاوجوں کا نفل افطار کرنے پر قسم دینی
باب بیان میں روزہ شعبان کے
باب حضرت کے روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں ۳۸
حضرت کے نماز و روزہ نفل کا بیان
حضرت کی کمال عذوبت کلامی اور بدن کی خوشبوی ۳۹
باب اس بیان میں کہ روزہ نفل میں بدنکو حق ہے
باب حق میں مہمان کے روزہ میں
باب بیان میں صوم دہر کے
باب بیان میں حق زن و فرزند کے جو روزہ میں
باب ایک روزہ رکھنے اور ایک افطار کرنے میں
ختم قرآن کتنی مدت میں کیا کریں

باب ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی نہی میں جو دن منیٰ میں ہو ۴۰
باب بیان اس شخص کے کہ زیارت کرے ایک قوم کی ۴۲
انس صحابی کے حق میں حضرت کی دعا
۴۳ حدیث کے اعتبار کرنے میں مسلم کا انکار بخاری کا
باب روزہ جمعہ کے بیان میں
روزہ جمعہ کو خاص کرنیکی منع کی حکمت
باب روزہ نفل کے لئے کوئی روز خاص کرنا نہیں
باب بیان میں روزہ عید الفطر کے ۴۶
باب حکم میں روزہ یوم النحر کے
دو قسم کا بیع ممنوع ہے
امر و نہی ہر دو جمع ہوں تو ترجیح کسکو ہے ۴۷
نماز صبح و عصر کے بعد اور طلوع و غروب کے اگے
کوئی نماز جایز نہیں (چار چیزیں منع فرمانا)
صیام ایام تشریق کے حکم میں
۴۸ امام بخاری کس جگہ حدیث نہیں کہتے ہیں
باب حکم میں روزہ عاشورہ کے
حکم اسکا جو شب سے نیت روزے کی نہ کی
عاشورہ کا روزہ جاہلیت میں بھی تھا
۴۹ بعد فرضیت رمضان کے روزہ عاشورہ کا حکم

کتاب التراویح

۵۰ باب فضیلت میں رمضان کی تو بیان قیام رمضان کی
حضرت عمر تراویح کی جماعت اوپر حسب اختیار
۵۱ ۱۴ سنہ ہجری میں جماعت تراویح قایم ہوی
تراویح بجماعت افضل ہے یا تنہا گھر میں
والتی تنامون عنہا کے دو معنے
نعمت البدعۃ ہذہ کے معنے
خلیفۂ راشد کی سنت ملحق بسنت ہے
تراویح کی بنا حضرت سے
حضرت کی مواظبت موجب فرضیت کی ہے
بی بی عایشہ کا قول کہ رمضان و غیر رمضان میں
حضرت گیارہ رکعت سے زیادہ نکرتے تھے مجتہد راوی ہے
تحقیق بحث تراویح احادیث سے

۴۰ عدد رکعات میں پہلا قول - دوسرا قول
۴۲ بیس رکعت پڑھنے میں حضرت عمر کی اور خلفاء راشدین کی سنت
باب فضیلت میں شب قدر کے
۴۳ باب دریافتہ ہونے میں شب قدر کے
۴۵ باب بیان میں تعیین شب قدر کے
باب بیان میں جہد کرنیکے عشرۂ اخیر میں
باب بیان میں اعتکاف کے عشرۂ اخیر میں
۴۶ اعتکاف مسجد میں مخصوص ہے یا نہ
باب عورت حایضہ معتکف کو کنگھی کرنی جایز ہے
باب معتکف گھر میں آوے مگر حاجت ضروری
۴۷ باب بیان میں سر دھونے معتکف کے
باب بیان میں جایز ہونے اعتکاف کے قطع رات میں
حالت شرک کی نذر کا حکم
باب جواز اعتکاف میں عورات کے مساجد میں
۴۸ باب بیان میں خیمہ لگانے کے مسجد میں
باب معتکف اپنی حاجتوں کے لئے مسجد کے دروازے تک نکلے
دفع گمان کے لئے حضرت کا احتیاط
۴۹ باب اعتکاف میں اور تکلف حضرت کے میمونہ سے
باب بیان میں اعتکاف کرنے عورت حایضہ کے
باب جواز ملاقات میں عورت اپنے شوہر سے اعتکاف میں
۵۰ باب حکم میں اس شخص کے کہ نکلا اعتکاف سے بیمار ہو کر
باب بیان میں اعتکاف کے ماہ شوال میں
۵۱ باب اس بیان میں کہ جب کوی اعتکاف کرے
اور نہیں جانتا ہے کہ اپنے پر روزہ ہے
حالت کفر کی نذر کا ادا بعد اسلام کے
باب حکم میں اس شخص کے کہ جاہلیت میں نذر اعتکاف کی
باب بیان میں اعتکاف عشرۂ اوسط کو رمضان میں
باب کیسے اعتکاف کیا پس ظاہر ہوی اسکو ایک سنت
کہ اعتکاف سے نکلے
۵۲ باب معتکف اپنا سر گھر کیطرف مایل کرنا دھونیکے لئے
۵۴ خاتمہ احوال میں امام بخاری کے
مختصر احوال شیخ نور الحق رح کا
احوال مترجم کا - تمت

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ لغت مین ستایش و زیادتی اور تطہیر کے معنے مین آیا ہے اور شریعت مین یہ معنے ہین کہ ایک سال گذرنیکے بعد اپنے مال سے اس قدر جو شارع نے مقرر کیا ہے مستحقون کو دے اور سب لغوی معنے بھی اسمین پائی جاتی ہین یعنے زکوٰۃ ادا کرنے والا عند اللہ و عند الناس محمود ہوتا ہے اور زکوٰۃ دینے مین ثواب کی زیادتی اور بخل کی رزیلت سے نفس کی پاکی بلکہ مال کی بھی ترقی اور برکت حاصل ہوتی ہے اور زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے جو لوگ زکوٰۃ نہ دین اُنسے جنگ کیا جاوے جیسا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسباب مین مانعین زکوٰۃ سے قتال کیا۔ اسکا قصہ مفصل یہ فقیر حدیقۂ احباب مین لایا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب وجوب الزکوٰۃ

یہ باب واجب ہونے مین زکوٰۃ کے اور بیان مین قول الٰہی کے ہے جو وجوب زکوٰۃ کا افادہ دیتا ہے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یعنے قایم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ۔ یہ امر واسطے وجوب کے ہے وقال ابن عباس حدثنی ابوسفیان ابن عباس نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابوسفیان نے۔ یہ ٹکڑا اسی حدیث کا ہے جو شروع کتاب مین ہرقل کے قصہ مین گذری یعنے ہرقل نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال شریف دریافت کیا اور ابوسفیان نے بتفصیل بیان کیا اسی مین یہ بھی کہا قال یامرنا بالصلوٰۃ والزکوٰۃ والعفاف ابوسفیان نے کہا کہ حضرت ہمکو حکم کرتے ہین نماز کا اور زکوٰۃ کا اور صلۂ رحمی کا جو اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ جنس بشر کے ساتھ نیکی سے پیش آوے اور آپ کو حرام سے اور خلاف مروت سے بچیرہے حدثنا ابوعاصم الضحاک بن مخلد عن ذکریا بن اسحاق عن یحیی بن عبداللہ بن عن ابی معبد عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن ابن عباس سے روایت ہے کہ مقرر حضرت نے فرمایا معاذ کو یمن کے طرف اور وہان کی قضاوت دی ہجرت سے دسویں سال حجۃ الوداع سے آگے فقال ادعهم الی شهادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ پھر فرمایا کہ پہلے دعوت کر اُن سے والون کو طرف گواہی دینے اسبات کے کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ اور یہ کہ مین رسول اللہ کا ہون فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان اللہ افترض علیهم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ پس اگاہ کر اُنکو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اُنپر پانچ نمازین ہر روز و شب مین فان هم اطاعوا لذلک فاعلمهم ان اللہ افترض علیهم صدقۃ فی اموالهم توخذ من اغنیائهم وترد فی فقرائهم پس اگر وے لوگ قبول کرین یہ فرضیت کو نماز پھر آگاہ کر اُنکو کہ تحقیق فرض کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُنپر صدقہ اُنکے مالون مین یعنے زکوٰۃ۔ لیا جاوے اُنکے مالدارون سے پھیر دیا جاوے اوجڑ پہ کیا جاوے اُنکے فقرا مین۔

حدثنا حفص بن عمر قال حدثنا شعبۃ عن محمد بن عثمان بن موهب عن موسی بن طلحۃ عن ابی ایوب ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی بعمل یدخلنی الجنۃ ابوایوب انصاری سے مروی ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ مجھے ایسے عمل سے خبر دیجیے کہ وہ مجھے جنت مین لاوے قال الناس ماله ماله لوگون نے کہا کیا حال ہے کیا حال ہے اُس مرد سائل کا۔ یہ کلام استفہامی ہے اور تکرار تاکید کے لئے ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارب ماله

حضرت نے انکے استفسار کے جواب میں فرمایا کہ اس شخص کو اس سوال میں ایک حاجت عظیمہ ہے اس عمل سے جو اسکو بہشت میں لاوے اور کونسا مطلب اس سے عظیم تر ہوگا - اور لفظ ارب ہمزہ و راء و موحدہ سے مفتوح اور باء موحدہ سے ممتاز ہے - اور اسکی خبر لہ ہے - اور بعض روایات میں ارب صیغہ ماضی سے ہے مانند علم کے پھر حضرت اس سائل کو فرمایا تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا عبادت کرے تو اللہ ہی کی اور شریک نکرے تو کسی کے ساتھ اسکے کسی چیز کو وجود میں ہو یا عبادت میں وتقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتصل الرحم اور قایم کرے تو نماز کو اور دیوے تو زکوٰۃ کو اور جوڑے تو رحم کو - یعنے نیکی کرے اپنے خویشوں سے - شاید کہ سایل سے صلہ رحمی میں تقصیر ہوتی تھی - اسلئے اسکے حال پر نظر کرتے اس عمل کی تخصیص کی یہ حدیث وجوب زکوٰۃ پر دلالت کرتی ہے وقال بکر حدثنا شعبۃ قال حدثنا محمد بن عثمان وابوہ عثمان بن عبد اللہ انہما سمعا موسیٰ بن طلحۃ عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا قال ابو عبد اللہ احسبہ ان یکون محمد غیر محفوظ انما ھو عمرو یعنی امام بخاری کہتا ہے کہ محمد کو جو ابن عثمان کہا غیر محفوظ وہم و اشتباہ سے ہوا ہے وہ واقعی عمرو بن عثمان ہے کہ امام بخاری نے یہاں تردد کی صورت لائی - لیکن تاریخ میں جزم کیا کہ محمد بن عثمان ہے - اور اسیطرح جزم کیا ہے مسلم اور دارقطنی و غیرہما نے - اور امام نووی نے کہا کہ اتفاق کیا گیا ہے اسبات پر کہ شعبہ سے وہم ہوا ہے اور صواب عمرو بن عثمان ہے **حدثنا** محمد بن عبد الرحیم قال حدثنا عفان بن مسلم قال حدثنا وھیب عن یحیی بن سعید بن حیان عن ابی زرعۃ ھرم عن ابی ھریرۃ ان اعرابیا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوٰۃ وتؤدی الزکوٰۃ المفروضۃ وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا شیئا ابدا ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا فلما سمع ذلک الاعرابی قال ابو عبد اللہ یعنی اس اعرابی نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے میں اس پر زیادہ نکرونگا اور مسلم کی روایت میں آیا ہے ولا انقص منہ اور نہ کم کرونگا اس سے - یہ تم پورے ضبط سے ادا کرونگا اور ہمیشہ بھی کرتے رہیں گے وہ مرد مالک خلعت کا ایلچی تھا پس اوپر کہ حضرت کا فرمان اپنی قوم کو پہنچانے میں کچھ کمی اور زیادتی نکرونگا فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی رجل من اھل الجنۃ فلینظر الی ھذا پس جب اسنے پیٹھ پھیری حضرت نے فرمایا کہ جسکو خوشی آوے یہ بات کہ نظر کرے اس مرد کے طرف جو اہل بہشت سے ہو تو نظر کرے اس مرد کے طرف **حدثنا** مسدد عن یحیی بن ابی حیان قال اخبرنی ابو زرعۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا - مسدد جو شیخ امام بخاری کا ہے اسناد مذکورہ سے اس حدیث کی روایت کی حدیث سابق کے ساتھ - اور اس حدیث کے لانے میں اس اختلاف کے طرف اشارہ ہے جو وہیب اور مسدد کی روایت میں واقع ہوا - وہیب نے یحیی بن سعید بن حیان سے روایت کی ہے اور مسدد نے یحیی بن ابی حیان سے پس یحیی کی حدیث میں یحیی نے بلا واسطہ ابو زرعہ سے نقل کی ہے اور مسدد نے بواسطہ ابی حیان - اور بعض محدثوں نے اس حدیث میں تردد اور توقف کیا ہے امام بخاری نے گویا اختلاف کی توجیہ تعدد سے راویوں کے کی ہے واللہ اعلم **حدثنا** حجاج قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ابو جمرۃ قال سمعت ابن عباس یقول قدم وفد عبد القیس علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو جمرہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا کہ کہتا تھا کہ وفد عبد القیس کی حضرت کے پاس فقالوا یا رسول اللہ انا ھذا الحی من ربیعۃ وقد حالت بیننا وبینک کفار مضر اوسکے کہ یا رسول اللہ یہ قبیلہ قوم ربیعہ سے ہے حایل ہوا ہے درمیان ہمارے اور آپ کے وہ کافر قوم مضر کے ہیں اور ہمارے دشمن ہیں ولسنا نخلص الیک الا فی الشھر الحرام اور نہیں ہیں ہم رہائی پاتے ہوئے آپ کے طرف مگر بزرگ مہینوں میں کہ جن میں جنگ نہیں ہوتا ہے فمرنا بشیء نأخذہ عنک وندعو الیہ من وراءنا پس حکم کیجئے ہمکو ان باتوں کا کہ لیویں ہم آپ سے اور دعوت کریں ہم اسکے طرف ان لوگوں کو جو ہمارے موطن میں ہماری قوم سے قال اٰمرکم باربع واٰنھاکم عن اربع فرمایا میں حکم کرتا ہوں تمہیں چار چیز کا اور منع کرتا ہوں چار چیز سے الایمان باللہ وشھادۃ ان لا الہ الا اللہ پہلا ایمان باللہ ہے یعنے اللہ تعالیٰ پر اور وہی کلمہ طیبہ کی وتقدون بیدہ ھکذا اور گرہ باندھی حضرت نے اپنے ہات سے اسطرح ان امور کے شمار کرنیکے لئے - راوی بھی ویسا ہی گرہ باندھ کے بتلایا واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وان تؤدوا خمس ما غنمتم اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا - اور ادا کرنا تم پانچواں حصہ اس چیز کا جو غنیمت پاؤ تم - اور تصریح اس خیر چیز کی ان لوگوں کے ساتھ اس شے کی کہ انکو ہمیشہ کفار مضر کے ساتھ جنگ جدال رہتا تھا - اس لئے انکو صیغہ خطاب سے فرمایا اور شرح اس حدیث کی شروع کتاب میں باب ادا الخمس من الایمان میں گذری ہے اور اس حدیث میں دوسرے فرایض کی جو تصریح نہ ہوئی اسکی وجہ بھی وہیں مذکور ہوئی - وانھاکم عن الدباء والحنتم وفی النقیر والمزفت اور منع کرتا ہوں میں تم کو استعمال سے ان چار برتن کے جو لوگ جاہلیت میں ان برتنوں میں شراب پیتے تھے - کدو کے طرف سے اور پنیر سے اور

اُس ہر تن سے جو درخت کے جڑ سے معز نکال کے خالی کرتے ہیں اور وہ برتن کہ جس پر قیر سے طلا کرتے ہیں۔ قیر ایک گھاس کا نام ہے یہ حکم مسلم کی روایت سے منسوخ ہے وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سلیمان بن حرب اور ابو النعمان محمد بن الفضل نے جو حماد سے روایت کی ہے ہمیں الایمان کے بعد بغیر واو کے شہادت آیا ہے۔

حدثنا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ابو ہریرہ نے کہا کہ جب حضرت نے وفات کی اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے کافر ہوئے وے لوگ جو کافر ہوئی عرب سے۔ اور وہ قوم مسیلمہ کذاب کی تھی جو زکوٰۃ دینی موقوف کی۔ تب ابو بکر صدیق نے ان سے قتال کا قصد کیا **ف** جاننا چاہیے کہ جن لوگوں نے حضرت کے بعد زکوٰۃ دینا موقوف کیا تھا سو موجب مال کے سو ایک آیت قرانی سے بھی استدلال کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ۔ یعنے لے اُنکے مال سے زکوٰۃ پاک کرے تو انکو اور زیادہ کرے اُنکو اس سے اور دعا کرے تو انکے لیے مقرر تیری دعا انکو تسکین دیتی ہو۔ اس آیت سے انہوں نے اپنی بدفہمی سے یہ سمجھا کہ تطہیر و تزکیہ حضرت کی ذات شریف سے ہی خاص تھا جب حضرت کا وفات ہوا یہ بات اٹھ گئی پھر زکوٰۃ کا لینا بھی ساقط ہو گیا۔ یہ یہ نہیں سمجھا کہ نایب منیب کے حکم کرتا ہو۔ خلاف اس کے ہی ہیں جو اُنہوں کہ حضرت سے علاقہ رکھتے تھے اب آپ کے نایب و خلیفہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور یہ بھی سمجھا کہ دوسری آیات و احادیث صحیح فرضیت زکوٰۃ کے دوام و استمرار کا حکم کرتے ہیں۔ اور انکا فہم جو سمجھا ہے فہم کے خلاف ہیں پڑا اور جہلا مراد خدا و رسول فی الدین مستمرہ کے انکار کے طرف مودی کرتا ہو معاذ اللہ من ذلک پس خلیفہ رسول انکے قتال پر آمادہ ہوئے۔ اب اس سے یہ مستفاد ہوا کہ آج بھی جو کوئی کسی آیت قرآن میں ایسے معانی و تاویلات باطلہ کریں جس سے دوسرے آیات نصوص قطعیہ اور احادیث صحیحہ اور متفق و مجمع علیہ صحابہ کا انکار پایا جاوے وہ بھی لایق قتال ہیں۔ جیسے اس زمانے میں اکثر ہندوستان میں ایک فرقہ نایغہ پیدا ہوا ہے جو بالکل حدیث مقدار زکوٰۃ اور عدد رکعات کے تعین کا قایل نہیں اور معجزات و معارج جسمانی و وجود سموات وہ وجوہ جس کا انکار کرتا ہو نصوص بینہ صحیحہ

فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پس عمر بن خطاب نے کہا کہ آپ کس طرح قتال کرتے ہو ان لوگوں سے حالانکہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے طرف سے حکم کیا گیا ہوں اس بات پر کہ قتال کروں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ پس جو شخص کہ یہ کلمہ کہا مقرر بچایا میرے سے اپنے مال و جان کو مگر حق اسلام کے لیے جو قصاص ہے اور حساب اسکا اللہ تعالیٰ پر ہے ثواب و عقاب اخروی میں فَقَالَ فَوَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ پس صدیق اکبر نے کہا کہ البتہ میں قتال کروں گا اس شخص سے جو جدا کرے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان یعنے جو فرق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے یعنے اسکو فرض جان کے اسکے ادا کرنے سے باز رہے فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ مقرر زکوٰۃ مال کا حق ہے اور اسکا تعلق ہے جیسا کہ نماز حق بدن ہے یعنی وہ داخل ہے اسقاط میں قول نبوی کے جو إِلَّا بِحَقِّهَا هِيَ وَاللّٰهِ وَمَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر روکتے ہیں ایک بزغالہ جو ادا کرتے تھے پیغمبر خدا کے طرف البتہ میں قتال کروں گا اسکے منع پر قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ عمر فاروق نے کہا سو کچھ نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قسم نہیں تھا یہ عزم اور جد و جہد مگر یہ کہ شرح کیا اللہ تعالیٰ ابو بکر کی سینہ کو کھولا تھا۔ پس میں نے پہچانا کہ ابو بکر جو کہتے ہیں حق ہے۔ جاننے کہ اس مذاکرہ میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عموم پر حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عصمت کے ہونے کا قیاس کیا اور ابو بکا اجتہاد ہوا سپر گیا جو عام ہو۔ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب مجتہد تھے اجتہاد عمر کے تابع نہوئے اور کہا کہ عصمت مذکور چند شرایط کے ساتھ متعلق ہے انکے سوائے عصمت متحقق نہوگی۔ اور ترک نماز پر قیاس کیا کہ نماز ترک کرنیوالا باتفاق صحابہ لایق قتل ہے اور حدیث کے عموم کو قیاس سے تخصیص کی۔ آخر عمر کی رائے بھی ایسی ہی آئی نہ انکہ تقلید ابو بکر کی کی۔ کرمانی کہتا ہے کہ شیخین کے رد و بدل کی بنا اسپر ہوگی کہ عمر نے پہلے سمجھا کہ قتال اس جماعت کے ساتھ اس جہت سے ہوگا کہ انپر حکم کفر کا کیا گیا ہو اور استدلال کیا اس حدیث سے کہ ہم کلمہ توحید کے قائلوں کے باب میں وارد ہے کہ وے کافر نہیں اور انپر حکم کافروں کا نہ کریں۔ اسکے بعد عمر فاروق کو معلوم کہ اس جماعت سے جنگ بسبب منع زکوٰۃ کے ہے اور زکوٰۃ ندینا بھی بغیر مقاتلہ کے اٹھ جانے کا سبب ہے تب اس رد و بدل سے ساکت ہوئے۔ یہاں شارح کہتا ہے کہ پوشیدہ نہ رہے کہ خصوص اسباب میں مختلفین وارد ہیں حاجت قیاس کی نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ شیخین میں وہ جو ردّ و بدل ہوا سو وقت وجود حدیث حاضر نہیں تھیں واللہ اعلم **ف** مترجم کہتا ہے کہ ازانجملہ قسطلانی میں لکھا کہ بغوی و طبرانی نے عبد الرحمن ظفری سے یہ حدیث لائی کہ حضرت نے قبیلہ اشجع سے ایک شخص کے طرف کسی کو روانہ فرمایا کہ اس سے صدقہ زکوٰۃ لیں اسنے دینے سے انکار کیا پھر دوسری بار روانہ فرمایا تو پھر تیسرے

الجزء السادس

بار روانہ فرمایا اور حکم کیا کہ اگر وہ زکوۃ نہ دے اسکی گردن مار دینی **باب** اَلْبَیْعَۃِ عَلٰی اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ یہ باب بیان میں بیعت اسلام کے ہو شرط پر ادا ہو زکوۃ کے فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ اس آیت کو معنی ترجمہ کی تاکید و تقویت کے لئے لائی۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اگر کفار کفر سے توبہ کریں اور نماز کو قایم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ پھر وہ تمہارے بھائی ہیں۔ پس لازم آیا کہ دین کی برادری جو موجب ہو مال و جان کی عصمت کا بشرطیکہ ادا ہو زکوۃ ہو۔ اور زکوۃ نہ دینا وہ عصمت باطل ہونیکا سبب ہے

حدثنا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ قَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ جریر بن عبداللہ بجلی کہا کہ میں حضرت سے بیعت کی قایم کرنے پر نماز کے اور دینے پر زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے پر ہر مسلمان کے **باب** اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوۃِ باب بیان میں گناہ و عذاب اس شخص کے جو زکوۃ نہیں دیتا ہو وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اور بیان میں اس قول الٰہی کے جو سیاق و دلالت کرتا ہو وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اِلٰی قَوْلِہٖ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ابوذر کی روایت سے یہ قصہ ہو۔ اور دوسروں نے تمام روایت لائی ہو **ف** اور جو لوگ خواہ اہل کتاب ہوں یا دوسری خزانہ جمع کرتے ہیں سونے اور چاندی کو۔ اور نہیں خرچ کرتے ہیں اسکو راہ خدا میں یعنے زکوۃ نہیں دیتے ہیں کس لئے کہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں آیا ہو مَا اُدِّیَ زَکٰوتُہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ یعنے جو مال کہ اسکا زکوۃ ادا کیا گیا ہو وہ خزانہ نہیں یعنے جو خزانہ کہ اسپر وعید آئی ہو وہ مال ایسا داخل نہیں وعید میں پس بشارت دی جمع کرنیوالوں کو عذاب دردناک کی یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ جس روز کہ گرم کیا جاوے یعنے سلگھایا جاوے آتش ان خزانوں پر آتش دوزخ میں۔ پس داغ کیا جاوے ان سے پیشانیوں کو جو پھرتا کرتے کے جبیں بھی ہوتے تھے۔ اور انکے پہلو جو راہ خدا میں مسکینوں کو دینے سے پہلو تہی کرتے تھے۔ اور انکے پیٹھوں پر جو پھرا تے پیشت پھیرے تھے۔ کہتے ہیں کہ اشرف اعضای ظاہری تین ہیں جو اعضای رئیسہ پر مشتمل ہیں اعضای رئیسہ دماغ و قلب و جگر ہیں ان تینوں کو بھی سونے سے داغ سے عذاب دینگے ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ یہ ہو خزانہ کہ رکھے تھے تم تمہارے ذاتوں کی منفعت کے لئے آج کے روز تمہاری مضرت کا سبب ہے فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ پس چکھو وبال اس جمع کا جو تھے تم ذخیرہ کرتے۔ اور وہ ذخیرہ کہ جس پر خرچ و بال نہیں اعمال صالحہ ہیں امام ظہیر الدین کی امالی میں مذکور ہو کہ اگر اور لوگ خزانہ مال کا جمع کریں تو خزینہ اعمال کا جمع کرے اور لوگ اگر اغراض فانیہ پہنچانے میں تو یہ باقیہ پہنچاتا ہو۔ **س** کہ رمکان وجہی ہر روشنی بمنزلہ گنجہای مدفونست آنچہ داری بمعنی ہر دار کان دگر روزی کسی دگر است تفسیر مسیبی

حدثنا اَبُوالْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوالزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ھُرْمُزَ الْاَعْرَجَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ اِبِلٍ عَلٰی صَاحِبِھَا لَا یُؤَدِّیْ مِنْھَا حَقَّھَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ بُطِحَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْھَا فَصِیْلًا وَاحِدًا تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا ابوہریرہ سے مروی ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ اونٹ اپنے صاحب پر قیامت کے دن بہت حالت پر بیٹھے قوت اور فربہی کے حال پر جو رکھتا تھا جبکہ اسکے صاحب نے اس اونٹ میں اسکا حق زکوۃ ادا نہیں کیا ہو جس حال میں کہ اسکو پامال کریگا اپنے پاؤں سے۔ اونٹ کے پاؤں کو خف اور بکری کے پاؤں کو ظلف اور گھوڑے اور گدھے کے پاؤں کو حافر اور آدمی کے پاؤں کو قدم کہتے ہیں وَلَا فِی الْغَنَمِ عَلٰی صَاحِبِھَا لَا یُؤَدِّیْ مِنْھَا حَقَّھَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ بُطِحَ لَھَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا فَقْصَاءَ فِیْھَا وَلَا جَلْحَاءَ وَلَا عَضْبَاءَ تَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا اور آنیکا بکرا اپنے مالک پر جس بہت حال پر جو قوت اور فربہی رکھتا تھا جب اسکا حق زکوۃ نہیں ادا کیا ہو۔ پامال کریگا اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے۔ اور ماریگا اسکو اپنے سینگھوں سے قَالَ وَمِنْ حَقِّھَا اَنْ تُحْلَبَ عَلَی الْمَاءِ فرمایا کہ بکری کے حقوق سے یہ بھی ہو کہ دودھ دوہا جاوے بکری کا فقرا و مساکین کے مجمع میں تو اسمیں مواسات کرے قَالَ وَلَا یَاْتِیْ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِشَاۃٍ یَحْمِلُ عَلٰی رَقَبَتِہٖ لَھَا یُعَاشِرُ نہ آوے کوئی تمہارے سے قیامت کے دن بکری کے ساتھ اسکو اٹھایا ہوا اپنی گردن پر جس حال میں کہ اسکو آواز ہو یعنی اسکی گردن پر بکرا آواز کرتا ہو جب زکوۃ نہیں دینے والیکا یہ حال ہوگا تو چاہئے کہ تمہارے سے کوئی مانع زکوۃ نہ ہو۔ یعاشر بضم مثناۃ تحتیہ و عین مہملہ و راء آواز کے معنے میں ہو۔ اور شیبہنی کی روایت میں ثغار بضم مثلثہ و غین معجمہ ممدودہ آواز کے ہی معنے میں فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ پس کہیگا اے محمد پس میں کہونگا کہ میں مالک نہیں تیرے لئے کسی چیز کا تیری مالی کے واسطے مقدمہ میں پہنچا چکا تھا تجھ کو حکم خدا تعالیٰ کا اور تو نے اطاعت نکی وَلَا یَاْتِیْ بِبَعِیْرٍ یَحْمِلُہٗ عَلٰی رَقَبَتِہٖ لَہٗ رُغَاءٌ اور نہ آوے کوئی تمہارے سے ایک اونٹ کے ساتھ کہ اٹھایا ہوا اسکو اپنی گردن پر جس حال میں کہ اسکو اونٹ کی آواز ہو۔ رغا بضم و غین معجمہ آواز مشتہ کو کہتے ہیں فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا قَدْ بَلَّغْتُ

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا ھَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ

۳ ایسا وہ بھی ایک بکا بکا تھا اسی کی کہنا کہ میں تیرے لئے اللہ سے اور میں تجھے نہیں نکالتا اللہ سے اور میں تجھے نہیں نکالتا اللہ

عن ابيه عن ابي هريرة ... قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتاه الله مالا فلم يؤد زكوته مثل له

ن يوم القيمة شجاعا اقرع حضرت نے فرمایا جو شخص دیا ہو اسکو اللہ تعالیٰ ایک مال پس نے اسکا زکوۃ ادا نکیا تو اسکے مال کیواسطے سانپ کے مانند کیا جائیگا شجاع اقرع اس

سانپ کو کہتے ہین جو بیچ دم پہ بھڑا رہتا ہی اور جسکا کہتا ہی بیاہ اور سو کو - اور عمر کی درازی اور زہر کی شدت سے اپنے سر پہ بل نرکھتا ہو له زبيبتان او اوسکے ہر دو چشم

پر دو لفظ سیاہ و دہشت ناک ہونگے - يطوقه يوم القيمة ثم يأخذ بلهزمتيه يعني بشدقيه پس طوق کریگا وہ سانپ اس شخص کو قیامت کے دن پس پکڑیگا اوسکے

پنے ہر دو جبڑون سے جو دو جانب ہین اسکے منہ کے - ثم يقول انا مالك انا كنزك پھر کہیگا وہ سانپ کہ مین تیرا مال ہون اور مین تیرا خزانہ ہون جو تو جمع کیا تھا اور اسکا زکوۃ

ادا نکیا ثم تلا ولا يحسبن الذين يبخلون الآیہ پس حضرت نے یہ آیت تلاوت کی - ف وہ تمام آیت مع تفسیر یہ ہو ولا يحسبن الذين يبخلون بما اتيهم

الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم اور یہ لوگ جو اپنی دون ہمتی سے بخل کرتے ہین - ان چیزون سے جو دیا ہو انکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کہ وہ بخل بہتر ہو

انکے لئے ایسا نہین بلکہ یہ بدتر ہو انکے واسطے سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة قریب ہو کہ انکے گردن مین طوق کیا جائیگا اس چیز سے جو اسکے ساتھ بخل کئے ہین اور

زکوۃ نہین دیتے ہین اور یہ فضیحت انکے لئے واقع ہوگی قیامت کے دن اللہ کی پناہ **باب** ما ادي زكوته فليس بكنز باب اس بیان مین کہ جس کا زکوۃ

ادا کیا گیا ہو کنز یعنی وہ بڑا مال نہین کہ جسکے حق مین وعید واقع ہوئی ہی - اور اس حدیث کے لفظ کو مالک نے ابن عمر سے موقوفا روایت کی ہی اور ابوداود نے صرفوعا اسکے معنے مین قول

النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمس اواق صدقة بسبب قول حضرت کے جو فرمایا کہ نہین پانچ اوقیہ سے کم مین زکوۃ سیوطی نے اس تعلیل کی توجیہ

مین کہا کہ حدیث سے معلوم ہوا کہ پانچ اوقیہ سے کمتر مین صدقہ یعنی زکوۃ معاف ہی اور وہ کنز مین داخل نہین - پس جو چیز کہ زکوۃ اس سے نکالے ہون جب وہ سر زکوۃ اس سے

عفو ہو وہ کنز نہو گا بہت سے فرمودہ رسول کے کہ جو مال پانچ اوقیہ سے کم ہو اسمین صدقہ نہین - پس اسقدر مال داخل کنز نہین ہی اگر پانچ اوقیہ یا اسسے زیادہ ہو صدقہ اسمین

واجب ہی - اور اوقیہ کے معنے اس حدیث سے جو اسی باب مین ہی ظاہر ہونگے **حدثنا** احمد بن سعيد بن سليمان قال حدثنا ابي عن يونس عن

ابن شهاب عن سالم بن عبد الله بن عمر ان عبد الله بن عمر قال حججنا مع عبد الله بن عمر فقال اعرابي اخبرني عن قول الله والذين يكنزون الذهب والفضة

ولا ينفقونها في سبيل الله خالد نے کہا کہ ہم ابن عمر کے ساتھ نکلے - پس ایک اعرابی نے کہا کہ خبر دیجئے مجھے اس قول باری سے قال ابن عمر من كنزها فلم يؤد زكاتها

فويل له انما كان هذا قبل ان تنزل الزكوة ابن عمر نے کہا کہ جسنے سونے روپے سے مال جمع کیا پھر اسکی زکوۃ ادا نکیا تو افسوس و ہلاک ہی اسکے لئے اتما كان هذا قبل ان تنزل الزكوة فلما نزلت

جعلها الله طهرا للاموال نہین تھی یہ وعید مگر نزول زکوۃ سے آگے - پس جب حکم زکوۃ شرف نزول پایا اللہ تعالیٰ اسکو مال کا پاک کرنیوالا ٹھہرایا - یعنی وہ وعید جو مال کے

جمع کرنے پر تھی نزول زکوۃ کے منسوخ ہوئی کذا قال القسطلانی بیضاوی مین لایا ہی کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی مسلمانون پر بہت دشوار ہوا - پس عمر رضی اللہ عنہ نے

حضرت سے ذکر کیا - آپ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے فرض کیا زکوۃ کو تمکو پاک کرنے کیلئے کہ پاک کرے اس سے اس چیز کو جو باقی رہے تمھارے اموال سے - اور یہ فرمایا کہ جس مال کا

زکوۃ ادا کیا گیا ہو وہ کنز نہین کہ جسپہ وعید واقع ہوئی **حدثنا** اسحق بن يزيد قال اخبرنا شعيب بن اسحق قال اخبرني اخبرني يحيى بن

ابي اسحق ان عمرو بن يحيى بن عمارة اخبره عن ابيه يحيى بن عمارة بن ابي الحسن انه سمع ابا سعيد يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم

ليس فيما دون خمس اواق صدقة نہین ہی پانچ اواق سے کمتر مال مین زکوۃ - اواق بروزن جوار جمع اوقیہ کا ہی دراہم مین - اور وہ بحسب تحقیق یہ ہین تولہ لیرہ پانچ

مائہ درہم جو ہیں نصاب روپے کا ہی - اور نصاب سونے کا بیس مثقال ہین - اور مثقال بیس قیراط ساڑے چہار ماشہ - پس سونے کا نصاب ساڑے سات تولہ ہی ولا فيما دون

خمس ذود صدقة اور نہین ہی پانچ اونٹ سے کمتر مین زکوۃ ذود اس شتر کو کہتے ہین جو دو سال اونٹون سال کے درمیان ہو اور بعض کہتے ہین کہ تین سال سے

دس سال تک اور لفظ مذکر و مونث پر واقع ہوتا ہی اسکو واحد نہین ولیس فيما دون خمسة اوسق صدقة اور نہین ہی پانچ وسق سے کمتر مین صدقہ - اوسق

جمع وسق کلمہ ہی واو کے فتح اور کسر سے خرمے کے معنے مین اور وہ ساٹھ صاع کا مقدار ہی - اور صاع چہار مد شرعی اور مد ایک رطل اور تہائی ہے رطل بغدادی سے پس

پانچ وسق کے ایک ہزار چھسو رطل بغدادی ہوئے اور رطل بغدادی ایک سو اٹھائیس درم اور چہار حصے درم کے سات معصون سے کذا فی القسطلانی **حدثنا**

اسحق بن نصر حدثنا سريج هشيما قال اخبرنا حصين عن زيد بن وهب قال مررت بالربذة فاذا انا بابي ذر زید بن وہب

کہتا ہے کہ مین بذہ پر گذرا جو ایک قریہ مشہور ہے مدینہ طیبہ سے تین میل پر واقع ہے ابوذر رضی اللہ عنہ کی قبر بھی وہین ہے۔ پس مین ناگاہ ابوذر غفاری پر پہنچا فَقُلْتُ مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا پس مین نے کہا کیا چیز لائی تجھکو تیری اس منزل مین قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ کہا کہ مین شام مین تھا جسوقت کہ معاویہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف سے دمشق کا عامل تھا تب مین اور معاویہ اختلاف کیے حق مین ان لوگون کے جو مال جمع کرتے ہین اور راہ خدا مین نہین دیتے ہین قَالَ مُعَاوِيَةُ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ معاویہ نے کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی حق مین اہل کتاب کے نظر کرتے سوق آیت پر جو احبار رہبانون کی جو زکوۃ نہین دیتے تھے یعنے آیت مخصوص انہین کے حق مین ہے فَقُلْتُ نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ پس مین نے کہا کہ نازل ہوئی حق مین ہمارے اور انکے نظر کرتے عموم لفظ کے فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ پس میرے اور معاویہ کے درمیان یہہ گفتگو اور نزاع جاری تھا۔ جاننے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ زہاد صحابہ سے تھے۔ اس آیت مین جیسا کہ اسکا ظاہر ہے انکا اجتہاد اس معنے پر گیا کہ مال قدر حاجت و کفاف یا ادای قرض سے زیادہ ہو تو اسکو نگاہ رکھنا حرام ہے اگرچہ اسکا زکوۃ ادا کیا ہو۔ اور معاویہ جو اغنیا سے تھے وہ سرے صحابہ جو مال ثروت رکھتے تھے حضرت انکے مال جمع کرنیکو حرام نٹھہرایا اسبات پر نظر کرتے معاویہ نے اپنے اجتہاد سے کہے کہ ظاہر آیت اہل کتاب کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنے وعید مطلق کنز کی انہین کے شان مین ہے۔ مسلمان جب زکوۃ ادا کرتے ہین وہ وعید مین داخل نہین ہے اور تمام صحابہ کرام کی راے بھی اسیکے موافق تھی۔ اور احادیث صحیحہ صریحہ اسی پر ناطق ہین۔ پس ابوذر نے کہا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي پس کہا معاویہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے طرف مثال مین کہ میری شکایت کرتا ہے فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ أَنْ أَقْدِمِ الْمَدِينَةَ پھر لکھا مجھکو عثمان نے کہ آؤن مین مدینہ کو فَقَدِمْتُهَا فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ پس مین مدینہ کو قدوم لایا لوگون نے مجھ پر ہجوم کیا۔ یہان تک کہ گویا انھون نے اس سے آگے مجھے نہ دیکھا تھا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا پھر مین نے اوسوقت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس گفتگو کا ذکر کیا تو انھون نے مجھکو حکم کیا کہ اگر تو چاہے تو گوشہ لیوے اور لوگون سے کنارہ لیوے تو مدینہ منورہ کے نزدیک رہے فَذٰلِكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ پس یہی بات ہے جو مجھے اس منزل مین لائی وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ اگر امیر یا حاکم مجھ پر حبشی کو بناوین جسکا منہ میں جسکا کان کٹا ہو تو مین سنونگا اور اسکا حکم مانونگا۔ جاننے کہ جب ابوذر کا اجتہاد تمام صحابہ کی رائے کے مخالف واقع ہوا اور زکوۃ کے بعد مال جمع کرنیکی اباحت کے دلیلون کا بھی منکشف ہوا امیر المومنین عثمان نے ابوذر کی اقامت کو مدینہ طیبہ مین مناسب نہ جانا تا مسلمانون مین خلاف نہ آوے۔ اور امام احمد و ابو یعلی نے ابی حرب بن الاسود کی طریق سے ابوذر سے لائے ہین کہ پیغمبر خدا نے ابوذر کو فرمایا کہ تو کیا کریگا جسوقت کہ مسجد نبوی سے نکلیگا۔ کہا شام کے طرف جاونگا پھر فرمایا کہ تو کیا کریگا جسوقت کہ شام سے بھی نکالا جاویگا۔ کہا کہ مسجد مین پناہ لونگا۔ پھر فرمایا کہ تو کیا کریگا جسوقت کہ مسجد سے بھی نکالا جاویگا۔ کہا مین تلوار سے جنگ کرونگا۔ تب فرمایا مین تجھکو راہ دکھاؤن اس چیز کے طرف جو تیرے لئے جنگ سے بہتر ہے اور تیری ہدایت کے لئے نزدیک تر ہے کہ تو سن اور اطاعت کر اور اس جگہ پر جا جہان تجھکو لیجاوین۔ سبحان اللہ یہہ معجزہ تھا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اور معجزہ وہ سے اس حدیث کے لائے ہین کہ آیت مذکورہ مین مخاطب کفار ہین۔ اسلئے کہ ابوذر اور معاویہ سرد ہے اتفاق کیا کہ اس حکم کے مخاطب اہل کتاب ہین اور معلوم ہوا کہ امیرون کو چاہئے کہ علما کے ساتھ نرمی اور ملایمت سے پیش آوین اسلئے کہ معاویہ نے اس انکار مین ابوذر پر شدت اور سختی کی اور عثمان ذوالنورین بھی ابوذر کے اس قول سے درگذر کئے حالانکہ وہ انکے مخالف تھے اور اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اختلاف مجتہدین کا جایز ہے۔ اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ حصول مصلحت پر دفع مفسدہ مقدم ہے۔ اس لئے کہ مدینہ منورہ مین ابوذر کی اقامت مین بسبب علم کا نفع تمام تھا۔ باایں ہمہ عثمان رضی اللہ عنہ نے دفع گمان مفسدہ کو ترجیح دیا کہ اس مسئلہ مین ابوذر کے مذہب مین سختی تھی اور انکو اس مذہب سے جو رجوع کرنیکا بھی حکم نہ فرمایا اسلئے کہ ابوذر مجتہد تھے مجتہد پر مجتہد کا تابع ہونا نہ چاہئے انتہی

حدثنا عَيَّاشٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَسْتُ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ ابْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى مَلَإٍ مِنْ قُرَيْشٍ اخنف نے کہا کہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ مین بیٹھا تھا فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ پس آیا ایک مرد سخت بال اور سخت لباس اور سخت صورت والا یعنے شکل صورت سے اچھا نہ تھا بلکہ خشونت رکھتا ہے۔ اور بعض نسخون مین جسمن واقع ہے یعنے موٹے بال اور موٹے لباس اور اچھی صورت والا۔ لاکن پہلی بات صحیح تر ہے حَتَّى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ یہان تک کھڑا رہا انپر اور سلام کیا ثُمَّ قَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ پھر اس مرد نے کہا بشارت دے مال جمع کرنیوالون کو گرم کئے گئے سنگریزون کی جو اتنے دوزخ مین انپر تپائے

فائدہ حضرت کی پیشگوئی کی اور کرامت کی

جواز اختلاف مجتہدین

الجزء السادس

ثُمَّ وَضَعَ عَلَى حَمَلَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ بَعْضِ كَتِفَيْهِ فَيَسِيلَ كَتِفَيْهِ پس رکھے جائینگے وے سنگریزے اسکے کسی کے پستان پر یہان تک کہ نکل آئینگے کندھے کے ہاڑ سے اور بعض بضم نون وسکون عین مہملہ وضاد معجمہ نرم ہاڑ ہی جو کندھے کے کنارے پر ہوتا ہی وَلَوْ وَضَعَ عَلَى بَعْضِ كَتِفَةِ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ حَمَلَةِ ثَدْيِهِ يَتَزَلْزَلُ اور رکھے جائینگے اسکے کندھے کے ہاڑ پر یہان تک کہ نکل آئینگے اسکے سر پستان سے۔ جس حال مین کہ اضطراب کرینگے وے سنگریزے اس شخص کے ساتھ ثُمَّ قَوْلِي فَجَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ بھر اوس مرد نے بیٹھنا بھر اور ایک ستون کے پاس بیٹھا وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ اور مین اوسکے پیچھے گیا اور اسکے پاس بیٹھا جس حال مین کہ مین نہ پہچانتا تھا اوسکو وہ کون ہی یعنے وہ ابوذر تھا فَقُلْتُ لَهُ لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ پھر مین اس مرد سے کہا کہ مین نہین گمان کرتا ہون لوگون کے حق مین مگر یہ کہ ناخوش کیا انھون نے اس کو جو تو نے کہا قَالَ إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا ابوذر نے کہا مقررہ سے نہین سمجھتے ہین اور نہین پا سکتے ہین مال جمع کرنیکی برائی کو قَالَ لِي خَلِيلِي ابوذر نے کہا کہ فرمایا ہی مجھکو میرے دوست جانی نے قَالَ قُلْتُ وَمَنْ خَلِيلُكَ احنف نے کہا کہ کون ہی تیرا دوست جانی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابوذر نے کہا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا حضرت نے فرمایا ای ابوذر تو دیکھتا ہی اُحد کے پہاڑ کو قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ کہا پس مین نے نظر کی آفتاب کے طرف کہ کس قدر باقی رہا ہی روز سے وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَهُ اور مین نے گمان کیا کہ حضرت مجھکو اُحد کے طرف بھیجتے ہین اپنی کسی حاجت کے لئے قُلْتُ نَعَمْ مین نے کہا ہان کہ دیکھتا ہون قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ فرمایا کہ مین دوست نہین رکھتا ہون اسبات کو کہ مجھکو وہ احد کے مانند سونا ہو کہ مین وہ سب خرچ کر دون مگر تین دینار۔ کہتے ہین کہ تین دینار باقی رکھنا جو فرمایا ہی۔ اسکا سبب یہ ہو کہ اسوقت اسکی حاجت پیش آئی تھی۔ یا تین دینار کا قرض تھا۔ اور یہ فرمانا اولویت کے واسطے ہی۔ یا یہ بات حضرت کے لئے ہی خاص ہو جو آپ نے فرمایا۔ اور یہ بھی ہو کہ مال حلال مکی کا جمع کرنا اگرچہ مباح ہو۔ لاکن جمع کرنیوالا اس سے سوال کیا جائیگا کہ کہان صرف کیا اور محاسبہ ہوگا یعنے حساب لیا جائیگا اور حساب مین تو خطر عظیم ہو کہ مَنْ حُوسِبَ فَقَدْ عُذِّبَ پس جمع مال کا ترک کرنا مسلمان کے لئے اولی ہو وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا ابوذر کا ہی اور نہم لا یعقلون پر عطف ہو مگر بکلام لاحق کی تاکید کے کہا کہ انھم یجمعون الدنیا یعنے لوگ نہین رکھتے ہین مگر دنیا کو وَاللهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا قسم ہو خدا تعالی کی مین سوال نہین کرتا ہون انسے کسی چیز کا متاع دنیا سے اور قناعت کرتا ہون تھوڑے پر وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَلْقَى اللهَ اور نہین پوچھتا ہون انسے امور دین سے کوئی چیز۔ اس بے نیازی سے جو رکھتا ہون اور اس علم سے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا ہون۔ یہان تک ملاقات کرون اللہ تعالی سے یعنے دنیا سے نقل کرون۔ یعنے ان لوگون سے کچھ حاجت نہین رکھتا ہون تانکے ناخوش ہونے سے امر معروف نکرون اور حق نصیحت بجا نہ لاؤن

باب انفاق المال فی حقہ

باب فضیلت مین مال خرچ کرنیکے ہی راہ خدا مین۔ یعنے محبت خدا اور اسکی طلب رضا مین

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ابن مسعود نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا جو فرماتے تھے کہ حسد محمود نہین مگر دو صفت مین۔ یہان حسد غبطہ کے معنے مین ہو رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ایک ان دو سے وہ مرد ہے کہ دیا ہی اوسکو اللہ نے ایک مال اور سونپا ہی اللہ نے اسکو اسکی ہلاکت پر یعنے اس مال کے خرچ کرنے پر راہ خدا مین وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا اور دوسرا وہ مرد ہی کہ دیا ہو اسکو اللہ نے ایک علم دینی پس وہ بہر عمل کرتا ہی اور دوسرون کو سکھلاتا ہی۔ اگر تو کہے کہ نیک صفتین دو مین تو بہت ہین مسلمان کو چاہئے کہ ان سب مین غبطہ کرے۔ وجہ تخصیص ان دو صفت کی اوسمین حصر کیلئے ہی۔ جواب یہ ہو کہ وجہ تخصیص یہ ہو کہ یہی دو صفت اکثر طبیعتون کی مقتضا کے برخلاف ہو اور اسکا اہتمام بہتر جاری ہو اور صورت حصر تاکید کے لئے نہ ماسوا کی نفی کے واسطے۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ یہ ہر دو صفت متعدی ہین کہ انکا فائدہ اوروں کو پہنچتا ہی۔ پس ان صفتون سے جو ذات شخص کے کمال کے ساتھ مخصوص ہون فاضل تر ہین

باب الریاء فی الصدقۃ

باب مذمت ہین اس صدقہ کے جو ریا یعنے لوگون کو تبلانے اور انکے پاس عزت حاصل ہونیکے لئے دین اور یہ خدا تعالی کے پاس باطل ہی قولہ تعالی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى الی قولہ وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ **ف** تمام آیت یہ ہو کہ الَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ یعنے ای

یا مال ہو اور اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرنا چاہتا مال والوں کو کمانے کے لئے اور قبول نہیں ہوتا اللہ پاک اور کھلے دن پر سو اسکی مثال جیسے صاف تیرا سپر پڑی ہو مٹی بھرا سپر پر مسازہ کا برسات تو اسکو کر کھا صاف کچھ بات نہیں لگتی انکو اپنی کمائی واللہ راہ نہیں دیتا کافروں کو۔ ریا سے خرچ کرنے کی مثال اللہ نے ایسی فرمائی جیسے دانہ ہو دیا پتھر میں جسپر تھوڑی سی مٹی نظر آئی ہو جب مینہ زیادہ مٹی نکل گئی تجھ صاف رہگیا اسمیں سے کہاں گیگا پھر اوسکا بونا ضایع ہوگیا ایسا ہی ضایع ہوتا ہے ریا کا خرچ کرنا اور خرچ کے بعد احسان رکھنا یا ایذا دینی پر جو مال کہ محض اللہ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ ایسا ہے کہ جیسے ایک دانہ بویا اس سے سات خوشے نکلے ہر خوشے میں سو سو دانہ جیسے حق تعالیٰ دوسری آیت میں فرمایا کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلْدًا لَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ ابن عباس نے کہا کہ صلد اجو اس آیت میں آیا ہے اسکے یہ معنے ہیں کہ نہیں اسپر کوئی چیز وَقَالَ عِکْرِمَةُ وَابِلٌ مَطَرٌ شَدِیْدٌ وَالطَّلُّ النَّدٰی اور عکرمہ نے کہا کہ وابل بارش سخت کے معنے میں ہے اور طل پانی کی تراوت کے معنے میں۔ امام بخاری نے اس آیت کو ترجمہ کی تائید کے لئے لائی جو صدقہ ریا کی مذمت میں وارد ہے۔ اسکی تقریر یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس آیت میں ثواب کو باطل کرنیوالی چیز کی مذمت کی۔ اور تشبیہ دی اسکی اس شخص کے ساتھ جو صدقہ میں ریا کرتا ہے۔ اور مشبہ بہ قوی تر اور کامل تر ہوتا ہے مشبہ سے۔ پس بالضرور ریا کار کا حال اس سے بدتر ہوگا۔ اور صدقہ کے منت رکھنے والا اور ایذا دینے والا۔ پہلے خدا کے لئے دیتا ہے اسکے بعد اسکو باطل کرتا ہے۔ اور ریا کار پہلے سے ہی باطل پر ہے پس ریا کار کا حال اس سے بدتر ہوگا

باب لا یقبل اللہ صدقة من غلول

باب اس بیان میں کہ اللہ قبول نہیں کرتا ہے اس صدقہ کو جو مال غنیمت سے خیانت کی ہو وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا مِنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ اور قبول نہیں کرتا ہے مگر کسب پاک وحلال سے لقولہ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ یَّتْبَعُهَآ اَذًی وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ قول معروف یعنے قول اچھا اور شیریں کلام اور بخشش چاہنی بہتر ہے اس صدقہ سے جو اسکے پیچھے ایذا پہنچادی۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے ویسے صدقے سے جو اخلاص سے نہ دیا جاوے اور حلیم ہے یعنے گنہگاروں کو عذاب دینے میں جلدی کرنیوالا نہیں ہے۔ وبہ تطبیق ہس تعلیل کی محل ترجمہ یہ ہے کہ صدقہ مال غلول کا یعنے مال غنیمت سے خیانت کیا گیا ایک آزار ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ پس قبولیت حقکے لائق نہیں۔ شارح تراجم کہتا ہے کہ آزار دینا صدقہ کے بعد اسکے ابطال کا موجب ہے۔ اور جسوقت اسکے نزدیک ہو طریق اولیٰ مبطل ہوگا اور شک نہیں کہ غصب کرنیوالا صاحب مال کو ایذا دینے والا ہے اور گنہگار ہے اسکے تصرف میں پس اسکا ابطال بطریق اولیٰ ہوگا اور درگاہ الٰہی میں مقبول نہ ہوگا

باب الصدقة من کسب طیب

باب اس بیان میں مقبول ہونے صدقہ کے جو مال پاک وحلال سے ہو بقولہ تعالیٰ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا یعنے سبب قول الٰہی کے جو ارشاد ہوا کہ زیادہ کرتا ہے اور کامل کرتا ہے صدقات کو۔ اور صدقات مقید نہیں قید سے مال حلال کے قرینہ سے سیاق آیت کے وہ قول ہے حق سبحانہ کا وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ اور قصد نکرو تم ناپاک مال کا کہ اس سے خرچ کرین وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ اور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ہے ناشکر گنہگار کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ مقرر دے لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور قایم رکھا نماز کو اور ادا کیا زکوٰۃ کو سو انکے لئے ہے ثواب انکا انکے پروردگار کے پاس۔ اور نہیں ہے انکو خوف اور نہیں وے غمگین ہونگے وے اسکسی چیز کے فوت ہونے پر سو آیت کا قرینہ یہ ہے کہ زکوٰۃ سے مراد مال حلال ہے

حدثنا عبد اللہ بن منیر سمع ابا النضر قال

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّیِّبَ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی صدقہ کرے مقدار ایک دانہ خرما کے یا بوزن ایک خرما کے کسب پاک سے حالانکہ قبول نہیں کرتا ہے مگر مال پاک کو ہے۔ عدل بفتح عین ہمزہ اسکو کہتے ہیں کہ قیمت میں برابر ہو اور بکسر عین جو مقدار شکل میں برابر ہو نظر میں فَاِنَّ اللّٰهَ یَتَقَبَّلُهَا بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ یُرَبِّیْهَا لِصَاحِبِهَا پس تحقیق خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے اسکو اور لیتا ہے داہنے ہاتھ میں بلا کیف پھر نہیں زیادہ کرتا ہے اور تربیت کرتا ہے اسکو اسکے صاحب کے لئے کَمَا یُرَبِّیْ اَحَدُکُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰی تَکُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ جیسا کہ پرورش کرتا ہے تم میں سے کوئی اونٹ کے بچے کو جو وہ دودھ چھوڑا ہوا ہو یہاں تک کہ صدقہ کے چیز ہو تھوڑی سی تھی مانند ایک پہاڑ کے ہوتی ہے فَلُوٌّ بفتح فاو ضم لام وتشدید واو بروزن عدو ہے تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ متابعت کی عبدالرحمن کی سلیمان نے ابن دینار سے وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنے ابن دینار نے جیسا کہ بواسطہ ابی صالح ابوہریرہ سے نقل کی ہے ورقا بھی بواسطہ سعید بن یسار ابوہریرہ سے یہی روایت کی ہے وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ وَسُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ سَهْلٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ روایت کی ہیں اس حدیث کی ان تین راویوں نے جو مرتبہ میں ابن دینار کے ہیں ابی صالح سے اور وہ ابوہریرہ سے

باب الصدقة

خیانت کے مال سے اور حرام کسب کے مال سے صدقہ قبول نہیں ہوتا

قبل الترجمۃ باب الصدقۃ باین من صدقہ کرنیکے بیان میں اور اسکے آگے بسبب استغنائی کے جو لوگوں کو حاصل ہوگی اسوقت جو مین اپنے دفینے باہر نکالونگی **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا مسعود بن خالد قال سمعت حارثۃ بن وھب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول تصدقوا فانہ یاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلھا حارثہ نے کہا کہ حضرت سے مین نے سنا کہ فرماتے تھے کہ صدقہ کرو اور اسمین سستی نکرو پس مقرر تم پر ایک زمانہ آئیگا کہ اپنا صدقہ لیا ہوا جائیگا کسیکو نہ پاویگا کہ اسکو قبول کرے فیقول الرجل لو جئت بھا بالامس لقبلتھا کہیگا آدمی اگر تو لاتا اسکو کل کے روز البتہ مین قبول کیا ہوتا فاما الیوم فلا حاجۃ لی فیھا لکن آج کے روز پس مجھے اسمین کچھ حاجت نہین **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقوم الساعۃ حتی یکثر فیکم المال فیفیض ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا قایم نہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہوگا تمہارے وہان مال اور امتلا ہوگا یعنے نکلینگے خزانے حتی یھم رب المال من یقبل صدقتہ یہان تک غم ہوگا صاحب مال کو کہ کون قبول کریگا اپنا صدقہ یعنے مقصد یہ ہوگا فقیر کی طلب مین صدقہ کرینگے لئے اور جلد پاویگا کرانی اور دوسرے شارحون نے کہا ہے کہ یہ حال صحابہ کے زمانہ مین پایا گیا کہ اپنے صدقات عرض کرتے تھے اور وے نہین قبول کرتے تھے چنانچہ حکیم بن حزام کو جب بیت کرنے بلایا تا اسکو کچھ عطا کرے وہ قبول کیا اور عمر فاروق نے جانا کہ مال غنیمت سے کوئی چیز دیوے اسنے قبول کیا لاکن پوشیدہ نہ رہے کہ یہ بات ابن حزام کے زہد و عفت کی راہ سے تھی نہ کہ کثرت مال کے جہت سے اور سوق حدیث اسباب مین ہے کہ آخر زمانے مین مال کی زیادتی سے لوگ صدقات قبول کرینگے حتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ادب لی فیہ یہان تک کہ عرض کرتا ہے کسیکو اسپر پھر وہ کہیگا وہ شخص کہ جس پر عرض کیا جاتا ہے کہ مجھے حاجت نہین ہے اسمین اور اکثر النسخون مین بجای کے کلمہ فیہ نہین ہے **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ابو عاصم النبیل قال اخبرنا سعدان بن بشر قال حدثنا ابو مجاھد قال حدثنا عمرو بن خلیفۃ الطائی قال سمعت عدی بن حاتم یقول کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجلان احدھما یشکو العیلۃ والآخر یشکو قطع السبیل عدی بن حاتم کہتا ہے کہ مین حضرت کے پاس حاضر تھا آپ کے پاس دو مرد آئے ایک شکایت کرتا تھا فقر احتیاج کی اور دوسرا شکایت راہ زنون کی کرتا تھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما قطع السبیل فانہ لا یاتی علیک الا قلیل حتی تخرج العیر الی مکۃ بغیر خفیر حضرت نے فرمایا لاکن جو راہ زن کی تو نے شکایت کی وہ نہین آتا ہے تجھ پر کم اور جو قت کہ نکلیگا ہے قافلہ طرف مکہ معظمہ کے بغیر سردار کے عیر بمعنے بکون مثناۃ تحتیہ اصل مین شتر کے معنے مین ہے خفیر بفتح خا معجمہ و سکون فا و آخر راء مہملہ کے معنے سردار کے اور جس شخص کو کہتے ہین کہ لوگ جسکی پناہ مین ہون ولتعلمن ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی طیئ اور البتہ جانیگا تو جو کچھ کہ فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طیئ کے حق مین اما العیلۃ فان الساعۃ لا تقوم حتی یطوف احدکم بصدقتہ لا یجد من یقبلھا منہ لاکن فقر و احتیاج کا جو شکوہ کیا سو جانے کہ قیامت قایم نہوگی یہان تک کہ پھرے کوئی شخص اپنے صدقہ کے ساتھ جس حال مین کہ نہین پاویگا اس شخص کو جو اس سے صدقہ قبول کرے یعنے فقیر کی وہ بہتیاری کے سبب سے یعنے تو خاطر جمع رکھ کہ فقر و احتیاج تو بڑے عرصے مین جاتی رہیگا ثم لیلقین احدکم ربہ فیقول الم اجعل لک سمعا و بصرا و مالا و ولدا و یفضل ما ھنا فینظر عن یمینہ فلا یری الا النار ثم ینظر عن شمالہ فلا یری الا النار پس وہ بندہ نظر کریگا اپنے داہنے طرف اور نہین دیکھیگا مگر آتش دوزخ پھر نظر کریگا اپنے بائین طرف نہین دیکھیگا مگر آتش دوزخ فلیتقین احدکم النار ولو بشق تمرۃ پس بچنا رہے ہر ایک کو چاہیے کہ آپ کو آتش دوزخ سے بچاوے صدقات سے اگرچہ ایک ٹکڑا ہو خرما کا اور ان لم یجد فبکلمۃ طیبۃ اور اگر کوئی نہ پاوے کہ تصدق کرے پس خیر کی دل جوئی میٹھی بات سے کرے کہ سائل کا دل اوس سے خوش ہوتا آتش دوزخ سے رہائی پاوے **حدثنا** محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامۃ عن بریدعن ابی بردۃ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیاتین علی الناس زمان یطوف الرجل فیہ بالصدقۃ من الذھب ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر آئینہ لوگون پر ایک زمانہ آئیگا کہ مرد اس زمانے مین پھریگا اپنے صدقے کے ساتھ سونا لیکر ثم لا یجد احدا یاخذھا منہ پھر نہ پائیگا کسیکو کہ اپنے سے وہ صدقہ اس سے مقصود اس سے دقات پر تحریص ہے کہ اس زور کے آگے وبا کرین ویری الرجل الواحد یتبعہ اربعون امراۃ یلذن بہ من قلۃ الرجال وکثرۃ

صدقہ آتش دوزخ سے نجات دیتا ہے

آخر زمانہ مین مال زیادہ ہونا

النساء اور دیکھا جائیگا ایک مرد کا اسکے پیچھے لگے ہیں چالیس عورتیں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پچاس عورتیں اسکی پناہ لینگے۔ عورات کی کمی اور مردوں کی زیادتی آخر زمانے میں ہرج و مرج اور جنگ و قتال زیادہ ہونیسے واقع ہوگی۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ زمان خیر میں علم اٹھایا جائیگا علم کا اٹھ جانا بسبب اٹھ جانے مردوں اور عالموں کے ہوگا

باب اتقوا النار ولو بشق تمرة والقليل من الصدقة

یہ باب اس بیان میں ہے کہ آتش دوزخ سے اگرچہ خرمے کے ایک ٹکڑے سے اور تھوڑے صدقے سے ہو ومثل الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله الى قوله فيها من كل الثمرات اور یہ باب اس آیت کے بیان میں ہے۔ اور باقی آیت یہ ہے ومثلهم كمثل جنة بربوة اصابها وابل فاتت اكلها ضعفين فان لم يصبها وابل فطل والله بما تعملون بصير ودوا احدكم ان تكون له جنة من نخيل واعناب تجري من تحتها الانهار له فيها من كل الثمرات یعنے مثال ان لوگوں کا جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال کو واسطے طلب رضامندی الٰہی کے اور واسطے ثابت کرنے اپنے ذاتوں کے ایمان پر مانند ایک باغ کے ہے جو بلندی پر ہو اور دور سے نمایاں ہو پہنچے اسکو بارش کثیر پس دیا وہ باغ میوہ دوچند۔ اور اگر نہ پہنچے اس کو بارش کثیر تو پہنچتی ہے اسکو شبنم کہ اسی سے تر و تازہ رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان چیزوں پر جو تم عمل کرتے ہو بینا ہے کہ تم اخلاص سے کرتے ہو یا نہ۔ آیا دوست رکھتا ہے کوئی تمھارے لیے یہ کہ ہو اسکو ایک باغ خرمے اور انگور سے اور جاری ہو اسکے نیچے سے نہریں جس حال میں کہ اسکو ان درختوں میں ہر قسم سے میوہ ہو

حدثنا عبيد الله بن سعيد قال حدثني ابو النعمان هو الحكم بن عبد الله البصري قال حدثنا شعبة عن سليمان عن ابي وائل عن ابي مسعود قال لما نزلت آية الصدقة كنا نحامل ابو مسعود نے کہا کہ جب آیت صدقہ کی نازل ہوئی۔ ہم کندھے پر بار اٹھاتے تھے اس سے مزدوری پاویں اور اس سے صدقہ کریں فجاء رجل فتصدق بشيء كثير فقالوا مراءي پس آیا ایک مرد۔ اور وہ مرد عبدالرحمن بن عوف ہے پس تصدق کیا غیر کثیر سے۔ مروی ہے کہ وہ چار ہزار درہم لائے۔ اور کہا یا رسول اللہ میں اٹھ ہزار درہم رکھتا تھا اپنے عیال کے لئے چار ہزار رکھا۔ اور چار ہزار یہاں لے آیا۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالیٰ برکت دیوے تجھے اس مال میں جو لے آیا اور اس مال میں جو عیال کے لئے چھوڑا۔ تب منافقوں نے طعن کیا کہ سنے ریا سے کیا ہے فجاء رجل ففصدق بصاع فقالوا ان الله لغني عن صاع هذا پھر ایک مرد آیا اور صدقہ کیا ایک صاع سے تو منافقوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے اسکے ایک صاع سے فنزلت الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون الا جهدهم الآیہ وے لوگ جو عیب لگاتے ہیں تبرع کرنیوالوں کو مسلمانوں سے صدقات میں۔ اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی طاقت کو۔ یعنے اپنی طاقت کے موافق۔ اگرچہ تھوڑا ہو صدقہ کرتے ہیں تمہ آیت کا یہ ہے فيسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب اليم اسکے معنے یہ ہیں عیب لگاتے ہیں اور استہزا کرتے ہیں صدقہ کرنیوالوں کو سو اللہ تعالیٰ انسے استہزا کرتا ہے یعنے اس استہزا کی سزا دیتا ہے۔ اور انکو عذاب دردناک ہے

حدثنا سعيد بن يحيى قال حدثنا ابي قال حدثنا الاعمش عن شقيق عن ابي مسعود الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امرنا بالصدقة انطلق احدنا الى السوق فيحامل فيصيب المد وان لبعضهم اليوم لمائة الف مقر بعضوں کے لئے آج لاکھ درہم و دینار ہیں اور صدقہ نہیں کرتا ہے

حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عبد الله بن معقل قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اتقوا النار ولو بشق تمرة پرہیز کرو آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑے سے ہو

حدثنا بشر بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال اخبرنا معمر عن الزهري قال حدثني عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امراة معها ابنتان لها تسال فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تاكل منها ثم قامت فخرجت بی بی عائشہ نے کہا کہ ایک عورت آئی اور اسکے ساتھ دو دختر تھیں جس حال میں کہ سوال کرتی تھی پس نہ پائی میرے پاس سوا ایک خرما کے۔ پس میں نے وہ خرما اسکو دیا۔ پھر تقسیم کیا اس عورت نے وہ دانہ خرما درمیان اپنے ان دو دختر کے اور آپ اس سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور چلی گئی فدخل النبي صلى الله عليه وسلم علينا فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه وسلم من ابتلي بهذه البنات شيئا كن له سترا من النار پس تشریف لائے حضرت ہمارے پاس میں نے انکو خبر دی اس ماجرا سے تو آپ نے فرمایا کہ جو کوئی مبتلا ہو ایسے دختروں سے ایک چیز کے ساتھ تو وے ہونگے آتش دوزخ سے پردہ اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب کے مزید ثانی کے ساتھ ہے جو تھوڑے صدقہ سے آپ کو آتش سے بچانا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ ہی کے لئے صدقہ کیا۔ اور جو کام کہ محض اللہ ہی کے لئے ہو آتش سے بچنے کا موجب ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ مناسبت اس حدیث سے یہ ہے کہ اس عورت نے

فضیلت صدقہ
صدقہ و خیرات میں صحابہ کا مسابقت کرنا
صدقہ و خیرات کا زیادہ ہونا

اپنے دشمنوں پر صدقہ کیا۔ اور حضرت نے اسکے حق میں فرمایا کہ یہ ابتلا اسکو آتش سے پردہ ہے۔ اور حق یہ ہے کہ مولف علیہ الرحمہ جو حدیث کہ باب میں لاتا ہے تمام ترجمہ پر استدلال نہیں کرتا ہے۔ اس حدیث میں استدلال اسی قدر ہے کہ تھوڑا صدقہ بھی آتش سے پردہ ہے

باب ای الصدقۃ افضل وصدقۃ الشحیح الصحیح باب کہ کونسا صدقہ افضل ہے اور اس صدقہ کے بیان میں جو حالت صحت و تندرستی اور بخیلی میں کرے شحیح مشتق ہے شح سے بخل یا حرص کے معنے میں لقولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ الی الظالمون یہ فضیلت جہت سوا سرقل النبی کے ہے جو فرمایا کہ اے ایمان والو خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے تم کو دیا اس روز کے آنے سے آگے جو نہیں ہے بیع اور دوستی وہ قیامت کا روز ہے کہ جسمیں تقصیرات کا تدارک ہو سکتا نہیں کسی لئے کہ اس روز نہ بیع ہے نہ کہ اس سے کچھ مال حاصل کریں اور خرچ کریں۔ اور نہ کوئی دوست ہے کہ وہاں مال دیوے یا کچھ مدد کرے۔ پس ویسا روز آنیکے آگے جب تک مال تمہارے ہاتھ ہے اسکو غنیمت جانو اور براہ خدا صدقہ کرو۔ مناسبت اس آیت کی ترجمہ باب کے ساتھ اور اسکی تائید اس سے ہے کہ تخذیر یہ صدقہ میں تاخیر کرنے سے اور ترغیب ہے اسمیں جلدی کرنے پر اپنی موت آنے یا موت کی علامتیں ظاہر ہونیکے آگے۔ بلاشبہ یہ بات ثواب فضیلت کی موجب ہوگی وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت الی آخرہا۔ اور خرچ کرو اس چیز سے جو ہم نے دیا تمکو آگے اسکے کہ آوے تمہارے کسیکو موت۔ اور اسوقت نیک عمل کرنے سے عاجز ہو جاؤ گے۔ مناسبت اس آیت کی ترجمہ کے ساتھ پہلی تقریر سے واضح ہوئی

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا عبدالواحد قال حدثنا عمارۃ القعقاع قال حدثنا ابوزرعۃ قال حدثنا ابوھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا ابوہریرہ کہتا کہ آیا ایک مرد حضرت کے طرف پس کہا یا رسول اللہ کونسا صدقہ افضل اور بڑا ہے زیادہ اجر و ثواب کے قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتامل الغنی ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان اس حالت میں تو کہ تندرست ہے اور تیرا نفس بخل کرتا ہو اور ڈرتا ہو تو فقر و افلاس سے اور امید رکھتا ہو مال جمع کرنیکی اور غنا کی طمع رکھتا ہو۔ ویسی حالت میں صدقہ کرنے میں تو امید کرے حتی اذا بلغت الحلقوم یہاں تک کہ پہنچے تیری جان حلقوم یعنے رگ گردن تک کہ جسکو حالت غرغرہ کہتے ہیں قلت لفلان کذا لفلان کذا وقد کان لفلان اس حالت میں تو کہتا ہو اور وصیت کرتا ہو کہ فلان کو ایسا اور فلان کو ویسا۔ اور مقررہ فلان تو وارث ہوتا ہو اور وصیت ثلث سے زیادہ نہیں پہنچتی ہے

باب یہ باب بلا ترجمہ ہے۔ بلکہ بعض روایات میں باب سابق قط ہے اور حدیث جو مذکور ہوتی ہے باب سابق کے ساتھ متعلق ہے

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ابوعوانۃ عن فراس عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ ان بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ایننا اسرع بک لحوقا قال اطولکن یدا فاخذوا قصبۃ یذرعونھا فکانت سودۃ اطولھن یدا فعلمنا بعد انما کانت طول یدھا الصدقۃ پس ہم نے جانا بعد اس حال کے یا بعد موت بی بی سودہ کے جو پہلے رحلت کی سبات کو نہ مراد حضرت کی ہاتھ کی درازی سے کثرت عطا ہو جو بطور مجاز ہاتھ سے تعبیر فرمای وکانت اسرعنا لحوقا بہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت تحب الصدقۃ اور بھی ہم سب سے جلد ملنے والی حضرت کے ساتھ موت پاکے مشہور علما کے پاس یہ ہے کہ حضرت کے ازواج مطہرات سے پہلے جسنے کہ رحلت کی زینب بنت جحش ہے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ بعد کانت کے نام زینب کاتب کے قلم سے یا مولف کے قلم سے چھوٹ گیا۔ حافظ ابن حجر کہتا ہے کہ میرے پاس یہ بات ہے کہ نام زینب ابوعوانہ کے قلم سے چھوٹ گیا۔ اور بعضوں نے گمان کیا کہ مولف نے اس حدیث میں اختصار کیا۔ اور یہ قول اوکانت سے الخ دوسری حدیث کا جزو ہے سو اسکی تصریح کی شہرت کی جہت سے اور حکایت پر اکتفا کی واللہ اعلم

باب صدقۃ العلانیۃ یہ باب صدقہ آشکارا دینے میں و قولہ عزوجل اور اس آیت کے بیان میں الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سرا وعلانیۃ یعنے جو لوگ کہ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر۔ اکثر مفسرین اسپر ہیں کہ یہ آیت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کہ اس جناب کے پاس چہار درہم تھے ان میں ایک درہم شب میں نفقہ کیا اور ایک دن میں اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر اور مولف نے اس باب میں کوئی حدیث اپنے شرط پر نہیں پائی اور دیلمی کی روایت میں یہ باب عنوان کے ساتھ مذکور نہیں

باب صدقۃ السر باب بیان فضیلت میں صدقہ پوشیدہ کے قال ابوھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ رجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما صنعت یمینہ۔ یہ جزو ایک حدیث کا ہے جو مولف نے موصولا الی باب میں فضیلت

حمد فقیر پر تقسیم صدقہ کی فضیلت
فضیلت صدقہ کی کس حالت میں

مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ مُنْتَظِرَ الصَّلٰوةِ وَاَوْ رَجُلٌ کا عطف ہے حدیث کے ماقبل پر۔ اسکے معنے یہ کہ ایک مرد تصدق کیا ایک صدقہ کے ساتھ پس پوشیدہ کیا اسکو یہاں تک کہ (جو شخص مسجد میں انتظار نماز کا ہو اس کی ۱۲)
نہیں جانا اسکا بایاں ہاتھ جو کام کیا اسکے داہنے ہاتھ نے۔ یہ مبالغہ ہے صدقہ پوشیدہ دینے میں لوگوں سے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کنایہ ہو فراموش کر دینے سے اس چیز کے جو دیا
ہو۔ اور یہ ہر دو معنے شرعاً و عاماً محمود ہیں مگر اس حدیث کو تمام مع اسناد لایا ہوتا گمانیش تھی گو یا اسی پر اکتفا کیا جو مذکور ہوا وقولہ تعالیٰ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ
تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ الآیہ۔ اور یہ باب بیان میں اس قول باری کے ہے۔ جو ارشاد ہوا کہ اگر تم آشکارا کرو صدقات کو پس بہتر ہے یہ ظاہر کرنا اور اگر پوشیدہ رکھو فقرا کو تو وہ یہ
پوشیدہ کرنا بہتر ہے تمھارے لئے اظہار سے کہ اسمیں ریا سے دوری اور فقرا کی عزت و آبرو ہے۔ کہتے ہیں کہ اس آیت کا نزول صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کے شان میں ہوا کہ بیشمار عسرت کی تجہیز میں
صدقہ لائے۔ عمر بن الخطاب نے اپنا آدھا مال لے آیا اور ابوبکر صدیق نے جو کچھ گھر میں رکھتا تھا وہ سب لا رکھا اسکا بیان تفصیل جناب السید حدیقۃ الاحباب میں مذکور ہے۔

بَابُ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیسے تصدق کیا غنی پر جو صاحب نصاب ہو حالانکہ دینے والا نہیں جانتا ہے کہ وہ غنی ہے سو وہ صدقہ مقبول ہے

حدثنا

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا
قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ کہا ایک مرد نے بنی اسرائیل سے قسم ہے خدا تعالیٰ کی صدقہ کرتا ہوں ایک صدقہ کے ساتھ آج کی شب جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہے فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ
فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ پس نکلا اپنے صدقے کے ساتھ کہ کسی مستحق کو دے پھر رکھا اس صدقہ کو ہاتھ میں ایک چور کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ چور ہے فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ
تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ پس صبح کی قوم والے سخن کرتے تھے کہ صدقہ کیا گیا آج کی شب ایک چور کے ہاتھ پر۔ یہ اجنبا ہے تعجب کی یا انکار کی راہ پر فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ پس صدقہ
کرنیوالے نے کہا ہی پروردگار شکر ہے تیرے لئے کہ یہ میرا صدقہ تیرے ارادہ پر واقع ہوا نہ میرے ارادہ پر۔ اور تیرا ارادہ اس اوپر صدقہ کے سزاوار ہے لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ آج کی شب میں صدقہ کرونگا ایک صدقہ کا مستحق پر پھر نکلا ایک شب اپنے صدقہ کے ساتھ۔ پس رکھا اسکو ہاتھ میں ایک زانیہ عورت کے
فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ پس صبح کرنے لگے کہ صدقہ کیا گیا آج کی شب ایک عورت زانیہ پر فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ پس کہا اللہ شکر ہے تیرا
عَلٰى زَانِيَةٍ یعنے میرے صدقہ پر جو عورت زانیہ پر واقع ہوا۔ جب تیرے ارادہ سے ہوا میں اسکو مکروہ نہیں جانتا ہوں اور موجب شکر کا سمجھتا ہوں لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ
بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ اسکا تجربہ معلوم ہوا فَاُتِيَ
فَقِيْلَ لَهٗ پس لایا گیا اس صدقہ کرنیوالے کے پاس ایک فرشتہ اور کہا گیا اسکو خواب میں یا اسنے ہاتف سے سنایا اسکو کوئی پیغمبر یا کوئی عالم نے جنہوں نے مقولہ کے ساتھ اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى
سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ لیکن تیرا صدقہ چور پر شاید کہ وہ باز آئے بسبب بعضے صدقہ کے اپنی چوری سے اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا
لیکن زانیہ پر پس شاید کہ وہ عورت اپنے زنا سے بچے اَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ لیکن مالدار پس شاید کہ وہ آگاہ ہو اور متنبہ ہو اور وہ بھی خرچ کرے اس مال سے
جو اللہ تعالیٰ نے اسکو دیا ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ حدیث عام ہے صدقہ واجبہ و نافلہ میں۔ بلکہ سوق کلام یہ کہ تصدق کرنیوالے اعادہ کیا ہے وجوب میں ناظر ہے اور حضرت نے نقل
کی اس مال کی بغیر رد و انکار کے۔ پس قبیل سے تقریر کے ہوگا۔ یعنی مذہب ہمارا ابو حنیفہ و محمد رحمہما اللہ کا گر گزرگاہ غنی پر واقع ہوا اسکا اعادہ واجب نہیں

بَابُ اِذَا تَصَدَّقَ عَلٰى ابْنِهٖ وَهُمْ لَا يَشْعُرُ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیسے صدقہ کیا اپنے بیٹے پر حالانکہ وہ نہیں جانتا ہے کہ اپنا بیٹا ہے۔ روا ہے اسلئے کہ اسوقت وہ حکم اجنبی کا رکھتا ہے

حدثنا

مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ سنا ید حدثہ قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ اَنَا وَاَبِيْ وَجَدِّيْ معن نے کہا کہ بیعت کی میں نے پیغمبر خدا سے میں اور میرے باپ اور دادا نے وَخَطَبَ عَلَيَّ فَاَنْكَحَنِيْ اور خطبہ کیا یعنے درخواست کی میرے نکاح کی حضرت نے ولی سے عورت کے۔ پس میں نے قبول کیا۔ خطب کے فاعل حضرت ہیں کس لئے کہ مقصود راوی کا بیان اس احوال کا ہے جو حضرت کے ساتھ گذرا نا بیعت کرنے اور نکاح کرنے سے
اور بعض کہتے ہیں کہ فاعل یزید کا باپ ہے وَخَاصَمْتُ اِلَيْهِ نزاع کیا میں نے اپنے باپ سے حضرت کے طرف وَكَانَ اِلٰى يَزِيْدَ اَخْرَجَ دَنَانِيْرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا
عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَاَخَذْتُهَا اور تھا میرے باپ یزید نکالا تھا کئے دینار جس حال میں کہ صدقہ کرتا تھا اسکو پھر رکھا وہ دینار ایک مرد کے پاس مسجد میں پس میں آیا اور اسکو
لیا نزدیک تھا کہ مرد اسکے پاس رکھا تھا اور اسکو دیتا تھا کہ کسی محتاج پر تصدق کرے فَاَتَيْتُهٗ بِهَا پس میں ان دیناروں کے لیکے اپنے باپ کے پاس آیا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اِيَّاكَ
اَرَدْتُ پس یزید نے کہا قسم ہے خدا تعالیٰ کی میں نہیں چاہتا تھا کہ تو لیوے۔ یعنے میں نے مطلق کہا تھا کہ ایسے شخص کو دیں کہ میرا صدقہ اسکو ملا ہو فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم پس ان خصومت کی یزید کے ساتھ حضرت سے طرف۔ یہ قصہ ایسی خصومت کی ہی جاوے پر کو ہوئی فقال للک ما نویت یا یزید پس حضرت نے فرمایا کہ تجھے ہی چیز جو تو نے نیت کی اے یزید صدقہ کے ثواب سے۔ اسلئے کہ تو نے نیت لی تھی کہ ممتاج پر تصدق کرے اور تاہم یا معن۔ اور تجھ کو وہ چیز جو تو نے لی ہی معن۔ یعنے اسکا لینا حلال ہی جو احتیاج کے رو سے لیا۔ مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ خالی تکلف سے نہیں۔ کس لئے کہ ترجمہ میں واقع ہوا کہ کسینے صدقہ کیا اپنے بیٹے پر اور بخاری کردہ پایا بیٹا ہی۔ اور یہاں معلوم ہوا کہ وہ اسکا بیٹا ہی۔ اور حضرت نے تجویز کی اسکے بیٹے کے۔ پس ترجمہ میں قید بخاری کا فائدہ نہیں دیتا ہی مگر یہہ کہا جاوے کہ مولف نے استدلال کیا حکم مذکور پر جو ترجمہ میں۔ یعنے جب معلوم ہوا کہ وہ اسکا بیٹا ہی حضرت کی تجویز درست ہوئی۔ جس صورت میں کہ معلوم ہو بطریق اولی درست ہوگا **باب الصدقۃ بالیمین** باب بیان میں صدقہ دینے کے داہنے ہاتھ سے۔ اور اس باب کو تنوین سے بھی پڑھے ہیں اس تقدیر پر یہہ معنے ہیں کہ صدقہ سیدھے ہاتھ سے بہتر ہے

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ فرمایا کہ سات شخص ہیں کہ سایہ کریگا انپر اللہ تعالی اپنے سایہ پاک میں۔ مراد سایہ سے سایہ عرش ہی اور سایہ جنت اور سایہ درخت طوبی بھی ارادہ کرتے ہیں۔ اور یہہ اضافت اضافت تشریف ہی جس سے ذکر سایہ نہیں مگر سایہ اسکا اور وہ روز روز قیامت ہی جو آفتاب بنایت نزدیک ہو جائیگا اور لوگ بہت پسینہ میں ہونگے سو سے سات شخص سے ہیں امام عادل۔ پہلا بادشاہ عادل جو تابع احکام شریعت کا ہو و شاب نشاء فی عبادۃ اللہ اور وہ جوان جو نشو نما پایا ہی عبادت الہی میں یعنے ہنگام جوانی میں جو ایام غلبہ شہوت اور ہوائے نفسانی کے ہیں برخلاف مقتضای طبیعت کے عبادت الہی میں مشغول ہو و رجل معلق قلبہ فی المسجد تیسرا وہ مرد جو اسکا دل مسجد میں لگا ہو۔ یعنے جب مسجد سے نکلے بیقرار رہتا ہی کہ پھر کب وقت نماز کا پھنچے تا مسجد کو جاوے و رجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ اور دو شخص جو ایک دوسرے کو دوست رکھتے ہوں محض اللہ ہی کے لئے نہ غرض دنیا کے واسطے دے ہر دو جمع ہوئے ہیں اللہ ہی کی محبت پر اور جدا ہوتے ہیں اسکی محبت پر یعنے ملتے اور جدا ہوتے میں محبت الہی پر ثابت ہیں و رجل دعتہ امراۃ ذات منصب وجمال فقال انی اخاف اللہ اور وہ مرد کہ بلایا اس کو ایک عورت نے جو نسب شریف اور حسن وجمال کھتی تھی زنا کے لئے۔ پس اس مرد نے کہا کہ میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں کہ اسکی معصیت میں پڑوں۔ اور بعضو نسخ کہا کہ مراد یہہ ہی کہ اسکو اس قسم کی عورت نے اپنے ساتھ نکاح کرنیکے لئے بلایا۔ اور اسنے کہا کہ میں اللہ تعالی سے خوف رکھتا ہوں کہ بسبب نکاح کے کسب معیشت میں پڑوں اور عبادت الہی میں قصور کروں۔ یا میں ڈرتا ہوں اس بات سے کہ تیرا حق ادا نکر سکوں بسبب اشتغال عبادت الہی کے و رجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ اور وہ مرد جو تصدق کیا ایک صدقہ پھر اسکو کیا یہاں تک کہ نہیں جانتا ہی اسکا بایاں ہاتھ اس پر کہ جو داہنا ہاتھ نے خرچ کیا و رجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ اور وہ مرد جو یاد کیا اللہ تعالی کا تنہائی میں خلوت میں یا ملائکہ میں پس اشک بہانے لگے ہر دو آنکھیں خوف الہی سے یا وے صفات جلال کے یا شوق سے یا وصفات جمال کے یاد سے اس محبوب حقیقی کے بجز ذات کے اللہم ارزقنا ان کے سوا اور بھی بہت سے نیک اعمال ہیں جو سایہ عرش الہی میں داخل کرینگے قسط

حدثنا علی بن الجعد قال اخبرنا شعبۃ قال اخبرنی عبد بن خالد قال سمعت عبد اللہ بن یقول تصدقوا فسیاتی علیکم زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہ منہ فما الیوم فلا حاجۃ لی فیہا پس کہیگا وہ مرد کہ جس کو صدقہ دینا چاہا اگر تو کل لایا ہوتا میں اسکو قبول کیا ہوتا پر آج کے روز مجھے کچھ حاجت نہیں۔ کثرت اموال کی وجہ سے جو آخر زمانے میں لوگوں کو دنیا ہاتھ دیگی۔ یا ہو سکے کہ دنیا کا یا تم آخر ہو جانیکے سبب لوگوں کے حاجتیں باقی نہ رہینگے

باب من امر خادمہ بالصدقۃ ولم یناول بنفسہ۔ یہہ باب اس بیان میں ہی کہ کوئی نے اپنے جانب سے اور اپنے ذات سے نہ دیا تو روا ہی اور اسکا اجر اسکو پہنچیگا جو حکم کیا و قال ابو موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو احد المتصدقین۔ اور ابو موسے اشعری حضرت سے لایا ہی کہ وہ خادم ایک ہی دو صدقہ کرنیوالوں سے ثواب کے پانے میں یعنے مالک اور خادم ہر دو کو ثواب ہی اگر خادم صدقہ دوسرے کے پہنچانے محنت زیادہ اٹھایا ہی تو مالک سے زیادہ ثواب اسکے خادم کو ہی سبحان اللہ کیا فضل ہی اللہ کا

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن مسروق عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المراۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جب عورت انفقہ کرے طعام سے اپنے شوہر کے جو گھر میں اس عورت کے ہو اور اسپر تصرف رکھے اون حد تک سے یا اون عرفی سے جس حال میں کہ حد سے تجاوز نکرے عادت سے یہہ صدقہ نو طعام یعنے کنایتکی چیز کا ہی۔ مگر نقد پیسون اور درہم و دینار میں جب تک شوہر کا اذن صریح منصوص جایز نہیں خصوصا جبکہ اسکا مرد بخیل ہو کان لہا

ساتھ شخص جو سایہ کریگا اللہ سایہ کے دن جس دن کہ نہ ہوگا

صدقہ دینے والا اور اسکے کام کا ثواب

اجرها اذا انفقت ولزوجها بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضهم اجر بعض شیئا ہرگا ثواب اس نفقہ کا اس عورت کو اسلئے کہ اسنے خرچ کیا اور اسکے شوہر کو ثواب ہے اس لئے کہ اسکو حاصل کیا۔ اور اسکے خزانچی کو بھی ایسا ہی ثواب ہے۔ جس حال میں کہ کم نہیں کرتے ہیں انسے بعض ثواب بعض کا **باب** لا صدقة الا عن ظهر غنى نہیں ہے صدقہ کامل مگر یہ کہ غنی سے ہو۔ یعنے مال جو نگہ رکھتا تھا اس سے سال بھر تک اپنی معیشت کے لئے کفایت کیلئے لائق رکھ لیکے باقی صدقہ کیا **وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ** اور جو شخص کہ صدقہ دے فضل مال فرض حالانکہ وہ محتاج ہو یا اس کے نفقہ واجب کے تو وہ شخص سزاوار تر ہو کہ وہی واجب میں صرف کرے **أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى عَنِ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ** یا اسپر کسیکا قرض ہو تو سزاوار تر ہو یہ کہ ادا کیا جاوے صدقہ سے اور ہبہ سے اور بخشش سے **وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ** اور وہ تصدق رد کیا جائیگا اسپر اور مقبول نہیں اسلئے کہ ادا واجبوں سے اور تصدق واجب نہیں **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ** اور حضرت نے فرمایا جسنے لوگوں کا مال لیا ——— جس حال میں کہ چاہتا ہو کہ اسکو تلف کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو تلف اور ضایع کریگا۔ یعنے اسکو نہیں پہنچتا ہو کہ لوگوں کے اموال کو تلف کرے گویا مال میں حقوق اور ان کے متعلق ہوں میں اگر یہ تعین ہو **إِلَّا مُعْرِفًا بِالصَّبْرِ فَإِنَّهُ يُؤْثِرُ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ** مگر یہ وہ شخص ہو صبر شکیبائی کے ساتھ فقر و فاقہ پر پس اختیار کرتا ہو اپنے نفس پر فقر کو اگرچہ اسکو حاجت ہو اپنی حاجت پر اوروں کی حاجت کو مقدم کرتا ہو۔ مولف علیہ الرحمہ نے استثنا کیا ہو ترجمہ سے جو کہا **لا صدقة الا عن ظهر غنى** یہ استثنا یا اسکے قول سے ہے **من اخذ** سے آخر تک۔ یا مستثنے منقطع ہو **كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ** جیسا کہ فعل ابوبکر کا ہو جو اپنا سب مال تصدق کیا **وَكَذَلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ** اور اسیطرح اختیار کیا انصار نے مہاجرین کو اور شریک کیا انکو اپنے اموال میں **وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ** اور منع کیا پیغمبر خدا نے مال تلف کرنے سے۔ پس صدقہ کرنیوالیکو نہیں پہنچتا ہو کہ ضایع کرے صدقہ کے سبب لوگوں کے اموال کو جو قرض انکا اسکے ذمہ پر ہو **وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ** اور کعب بن مالک جو غزوہ تبوک سے تخلف کئے ہوئے لوگوں سے تھا۔ اور حضرت نے اسکو زجر کرکے اپنے آگے سے چلا دیا اور اسکو ایک دور عظیم استطاعت میں ڈالا اور ایک حال غریب رہ دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسکا توبہ قبول کیا اور یہ آیت بھیجی **وعلى الذين خلفوا** الخ پس حضرت نے اسکو بلوا کے یہ آیت اسپر پڑھی اسنے کہا یا رسول اللہ میرے توبہ سے یہ ہو کہ میں اپنے سب مال سے نکلوں جس حال میں وہ صدقہ ہو اور یہ صدقہ خدا و رسول کے طرف منتہی ہو یعنے خدا و رسول کی رضا میں مصروف ہو **قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ** حضرت نے فرمایا کہ اپنے مال سے تھوڑا اپنے لئے نگہ رکھ اور یہ تیرے واسطے بہتر ہو۔ پوشیدہ نہ رہے کہ جب صدیق اکبر کا مقام صبر و توکل اور تیقن میں خدا تعالیٰ کی رضا قیمت پر بلند تھا انکو سب مال خرچ کر دینے سے منع نہ فرمایا بلکہ اس خرچ کر دینے پر تحسین کی **قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ** میں نے کہا پس مقرر میں نگہ رکھتا ہوں اپنے حصہ کو جو خیبر کی غنیمت سے مجھکو پہنچا

حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى فرمایا بہتر صدقہ سے جو ظہر غنا سے ہو اور قدر حاجت ضروری سے زیادہ ہو **وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ** اور ابتدا کر اس سے کہ جسکا نفقہ تجھ واجب ہے۔ اور عیال کا نفقہ ادا کرنے پر بھی اتباب ہے۔

حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا وهیب قال حدثنا هشام عن ابیه عن حکیم بن حزام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال **الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى** فرمایا بلند ہاتھ بہتر ہو پست ہاتھ سے۔ بلند ہاتھ عبارت ہو بخشنے والے کے ہاتھ سے اور پست ہاتھ عبارت ہو لینے والے کے ہاتھ سے **وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ** اور جو شخص کہ عفت طلب کرے یعنے اپنے کو حرام سے بچیر رکھے اور ترک سوال کرے باز رکھیگا اسکو اللہ تعالیٰ سوال اور حرام سے اور بے نیاز کریگا اسکو اس قصد پر **وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ** تعالیٰ اور جسنے بے نیازی طلب کی ہے بے نیاز کریگا اسکو اللہ تعالیٰ **وعن وهیب** قال حدثنا هشام عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **بِهَذَا** یعنے وہب جیسا کہ سند مذکور حکیم بن حزام سے لائی ابوہریرہ سے یہی حدیث روایت کی ہو

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وحدثنا** عبد اللہ بن مسلمة عن مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وهو علی المنبر **وذکر الصدقة والعفاف والمسئلة** اور حضرت نے فرمایا جس حال میں کہ وہ منبر پر تھے اور خطبہ پڑھتے تھے اور ذکر کیا صدقہ کا اور عفت کا اور سوال کرنیکا۔ اور ہر ایک کے حسن وقبح کا بیان فرمایا **اليد العليا خير من اليد السفلى** یہ مقولہ قائل کا ہو **فاليد العليا هي المنفقة واليد السفلى هي السائلة** اور یہ دست بلند وہی انفاق یعنے خرچ کرنیوالا ہے اور دست پست وہی سوال کرنیوالا ہے اور مختار یہ ہو کہ یہ تفسیر بھی حضرت

سے ہی منقول ہے۔ اور اسباب میں متعدد روایتیں آئی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ابن عمر کی حدیث میں مدرج ہے ابن عمر سے

باب المنان بما اعطی ہل ینقص ذلک اجرہ او لا یرید الا وجہ اللہ لقولہ تعالی الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا ولا اذی الآیہ وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مال کو اپنے راہ خدا میں پھر پیچھے نہیں لاتے ہیں اس چیز کے جو خرچ کی منت کو۔ اور آزار کو۔ یعنے جو راہ خدا میں دیئے ہیں وہ دینے کے بعد اس فقیر پر منت نہیں رکھتے ہیں اور اسکو ایذا نہیں دیتے ہیں۔ یعنے اس سے خدمت نہیں لیتے ہیں اور اسکو حقیر نہیں جانتے ہیں اور اسکو ناسزا نہیں کہتے ہیں تتمہ آیت کا یہ ہے لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ان لوگونکے لئے ہے ثواب انکا انکے پروردگار کے پاس اور نہیں ہے انپر خوف یعنے ہول قیامت۔ اور نہ وے غمگین ہونگے فوت ہونے پر اس مال کے جو دیئے ہیں

اس آیت کا نزول عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے شان میں ہے جو جیش عسرۃ کی تجہیز یعنے غزوۂ تبوک کی تیاری میں ایک ہزار اونٹ مع جل و پالان حاضر کئے۔ اور عبدالرحمن بن عوف کے شان میں ہے جو چار ہزار درہم فقرای مجاہدین کے لئے لے آئے حضرت ان پر دونوں سے نہایت خوش ہوے اور دعا کی۔ اور مولف نے اس باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی۔ اور مسلم میں ابوذر کی روایت سے مرفوع آئی ہے ثلثۃ لا یکلمھم اللہ یوم القیمۃ المنان الذی لا یعطی شیئا الا منہ مناسبت اس آیت کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے۔ اس لئے کہ نہونا خوف و حزن کا فی سبیل اللہ خرچنے میں شرط ہے کہ منت نہ رکھے اور ایذا نہ دے پس جو لوگ کہ منت رکھیں اس ثواب سے محروم ہیں اور زمرۂ خسروا الدنیا والآخرۃ میں داخل اور غالب منت رکھنے کا سبب بخل ہے۔ اور کونسی بری خصلت اس سے بدتر ہوگی اللہ کی پناہ

باب من احب تعجیل الصدقۃ من یومھا باب فضیلت میں اس شخص کے جو دوست رکھتا ہو اس بات کو کہ ڈھیل نہ کرے صدقہ فرض یا نفل میں جس روز کہ اسپر اسکا اوا کرنا لازم ہو اور اسپر قادر ہو۔ اس خوف سے کہ اگر ڈھیل ہو کوئی مانع پیش آوے اور مال ہاتھ سے جاتا رہے یا ارادہ بدلے

حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعید عن ابن ابی ملیکۃ ان عقبۃ بن الحارث حدثہ قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فاسرع ثم قام دخل البیت فلم یلبث ان خرج عقبہ نے حدیث کی ابو ملیکہ سے کہ کہا نماز پڑھی حضرت نے ہمارے ساتھ نماز عصر کی پس جلدی کی نماز سے فارغ ہونے میں پس گھر میں تشریف لائے اور دیر نکی باہر آنے میں قفلت او قیل لہ پس میں نے کہا اور پوچھا گھر میں جلد تشریف لانیکا سبب۔ یا حضرت سے کہا گیا یہ شک راوی کا ہے فقال کنت خلفت فی البیت تبرا من الصدقۃ فکرھت ان ابیت فقسمتہ پس حضرت نے فرمایا کہ میں ایک سونیکا ٹکڑا چھوڑا تھا جو صدقہ کے لئے آمادہ تھا۔ پس میں نے مکروہ رکھا اس بات کو کہ اسپر شب گذارون۔ پس جلد گیا اور اسکو فقرا پر تقسیم کر دیا۔ مولف علیہ الرحمہ نے ترجمہ اس حدیث کا صدقہ میں جلدی کرنیکے استحباب کے ساتھ کیا۔ اگرچہ تاخیر کرنیکی کراہت کے ساتھ کیا ہو تاہم موافق تر پڑتا لاکن جب اسکا قصد استنباط احکام کا ہو اس طرح پر لایا

باب التحریض فی الصدقۃ والشفاعۃ فیھا باب بیان میں اور ون کو صدقہ کی تحریص دینے میں اسکا ثواب بیان کرنے سے اور بیان

حدثنا [illegible] عدی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس [illegible]

قال خرج النبی صلی اللہ علیہ [illegible] بھی جیسا کہ تصریح کی خطبہ میں بعد عید کے۔ پس پڑھے دو خطبے ایسی صفت سے کہ نہ اسکے پڑھے تھے نہ اسکے بعد ثم مال علی النساء ومعہ بلال فوعظھن وامرھن ان یتصدقن پھر متوجہ ہوے عورات پر جو صف نماز میں تھیں اور بلال آپکے ساتھ تھے پس وعظ و نصیحت کی انپر اور حکم کیا انکو یہ کہ صدقہ دیں فجعلت المرأۃ تلقی القلب والخرص پس ڈالنے لگیں عورتیں اپنے کنگن اور چھلے صدقہ کے لئے۔ یہ حدیث صلوۃ العیدین کے باب میں تفصیل گذری ہے قلب بضم قاف و سکون لام اسکے آخر میں باء موحدہ ہے کنگن کے معنے میں خرص بضم خا معجمہ و سکون راء و آخر میں صاد مھملہ کے معنے میں

حدثنا موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا ابو بردۃ ابن عبد اللہ بن ابی بردۃ حدثنا ابو بردۃ ابن ابی موسی عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ السائل او طلبت الیہ حاجۃ ابو موسی نے اپنے باپ قیس سے روایت کی ہے کہ حضرت کہ جب آتا آپ کے پاس سائل یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی قال اشفعوا تؤجروا ولیقض اللہ علی لسان نبیہ ما شاء جاری کرتا اللہ تعالی اپنے پیغمبر کی زبان پر جو چاہتا سائل کی سفارش کرنے اور اسکو دینے کے باب میں از جملہ مکارم اخلاق ہونیکی یہ صفت بھی تھی کہ اوروں کو بھی اس ثواب میں شریک فرماتے

حدثنا صدقۃ بن الفضل قال اخبرنا عبدہ عن ہشام عن فاطمۃ عن اسماء قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا توکی فیوکی علیک سے یا نہ مال کی تعمیل

حضرت عثمان و عبدالرحمن بن عوف کے خرچ کرنے فی سبیل اللہ

صدقہ میں تعمیل کا استحباب

عورتوں کو جواز صدقہ دینے

کو پس ماندہی جاگی تجربہ کار اس تاک کے کو کہتے ہین کہ جس سے مشک کا سرا باندھتے ہین **حدثنا** عثمان بن ابی شیبۃ عن عبدۃ فقال لا تحصی فیحصی اللہ علیک شمار اور اندازہ مت کر صدقہ کا پس اندازہ کریگا اللہ تعالیٰ تجھ پر رزق کا اور قطع برکت کریگا **باب** الصدقۃ فیما استطاع باب فضیلت ہین صدقہ کے موافق طاقت کے **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جریج ح وحدثنی محمد بن عبد الرحیم عن حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی ابن طاؤس عن عبد اللہ بن الزبیر اخبرہ عن اسماء بنت ابی بکر انہ جاءت ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا توعی فیوعی اللہ علیک حضرت اسماء کو فرمایا کہ روک مت رکھا اور اسباک نکر کسی چیز کو پس روک رکھیگا خدا تجھ پر رزق **مالم توعی ما استطعت** عطا کر تھوڑا موافق طاقت کے **ای** بضم الواو وضادہ وفاء ہر وہ معجمہ تھوڑی بخشش کے معنے ہین **باب** الصدقۃ تکفر الخطیئۃ باب ہین اس میں صدقہ کفارہ ہونے گناہون کے **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا جریر عن الاعمش عن ابی وائل عن حذیفۃ قال قال عمر بن الخطاب ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الفتنۃ حذیفہ نے کہا کہ عمر بن الخطاب نے کہا کون تمھارے سے یاد رکھتا ہے حضرت کی حدیث کو جو فتنہ اور ابتلا کے باب میں واقع ہوی قال قلت انا احفظہ کما قال حذیفہ نے عمر فاروق سے کہا کہ میں یاد رکھتا ہون اس حدیث کو جیسا کہ فرمایا ہے ہین قال انک علیہ جری عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مقرر تو حضرت سے حدیث کرنے پر بہت دلیر اور جاننے والا کیف قال پس تو کس طرح فرماتے ہین قال قلت فتنۃ الرجل فی اھلہ وولدہ وجارہ حذیفہ نے کہا کہ میں نے بولا فتنہ مرد کا اور اسکا ابتلا اسکی عورت سے اور بچون سے جو پیش آتا ہے اسکو اور ہمسے عورت کی بخلقی اور نکروتر دد اسکے نفقہ کی اور اسیطرح فرزندمین ابتلا ہے جب وہ کسب کمال سے باز رہے اسکا اصلاح حال کی فکر باوجود اسکی شدت محبت کے **تکفرہا** الصلوٰۃ والصدقۃ والمعروف کفارہ ہوتے ہین ان سب فتنون کے لئے نماز اور صدقہ اور امر معروف قال سلیمان ان قد کان یقول سلیمان یعنے اعمش جو ابی وائل سے راوی ہے کہتا ہے کہ ابو وائل معروف کے بدل یون کہتا تھا کہ الصلوٰۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر یعنے نماز اور صدقہ اور امر معروف و نہی منکر کفارہ ہوتے ہین قال لیس ہذا اریدہ ولکنی اریدالتی تموج کموج البحر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہین ہے یہ فتنہ کہ اسکا ذکر جس حدیث مین آیا ہے مین نے تیرے سے وہ حدیث نہ چاہی سو لیکن مین چہتا ہون اس فتنے کو جو موجین مارے جیسے موجین مارے دریا قال قلت لیس علیک منہا یا امیر المؤمنین بأس بینک وبینہا باب مغلق حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے کہا یا امیر المؤمنین اس فتنے سے آپ پر کچھ خوف نہین آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک دروازہ باندھا ہوا ہے قال فیکسر الباب او یفتح عمر فاروق نے کہا پس شکستہ ہوگا دروازہ یا کھلا وہ ہوگا کہ پھر باندھ سکین قال قلت لا بل یکسر حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ نہین یعنے کشادہ ہوگا بلکہ ٹوٹ جائیگا قال فانہ اذا لسر لقل ان یغلق ابدا عمر بن الخطاب نے کہا پس تحقیق کہ مبہوت کہ ٹوٹ جائیگا باندھا نہ جائیگا قیامت تک قال قلت اجل حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ ہان یہ ٹھیک ہے جائیگا اس بات سے عمر نے اپنے مقتول ہونے کے طرف اشارہ کیا کہ جب وہ مقتول ہو جائینگے فتنے ظاہر ہو جائینگے ایسے کہ تا قیامت بند ہو سکینگے سو ایسا ہی ہوا کہ انکے قتل کے بعد فتنہ پڑا آپ کی ذات سے باب فتنہ تھی فہبنا ان نسالہ من الباب حذیفہ کے یاران کہتے ہین پس ہم نے خوف کیا کہ حذیفہ سے پوچھین کہ کون ہے وہ دروازہ۔ حذیفہ ایک مہیب تھا اسکے یاخوف کرتے تھے کہ بے مہابا اس سے سوال کرین اور یہ ہم بھی مہیب تھا انہون نے اسکے سوال کرنے سے اندیشہ کیا فقلنا لمسروق سلہ فقال مسلہ فقال عمر پس ہم نے مسروق سے کہا جو ہمارے درمیان بزرگتر تھا کہ حذیفہ سے پوچھ۔ ابو وائل کہتا ہے پس مسروق نے حذیفہ سے پوچھا تو کہا کہ وہ دروازہ عمر ہے کہ انکے بعد فتنے قائم ہونگے قال فقلنا لحذیفہ علم عمر من یعنی قال نعم کما ان دون غد لیلۃ ابو وائل کہتا ہے کہ ہم نے کہا آیا عمر فاروق نے جانا اس شخص کو جو تو چاہتا ہے۔ کہا ہان جانا جیسا کہ اس مین شک نہین کہ شب قریب تر ہے کل سے وذلک انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط اور یہ جاننا عمر کا ثابت ہے اس لئے کہ تحقیق حدیث کی ہے مین نے عمر سے وہ حدیث کہ جو سچی ہے اور غلط نہین۔ اغالیط جمع اغلوط کا ہے **باب** من تصدق فی الشرک ثم اسلم باب حال مین اس شخص کے جو صدقہ کیا حالت کفر مین پھر مسلمان ہوا یا ایسا صدقہ فائدہ دیتا ہے یا نہ **حدثنا** عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ہشام قال اخبرنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن حکیم بن حزام قال قلت یا رسول اللہ ارایت اشیاء کنت اتحنث بہا فی الجاہلیۃ من صدقۃ او عتاقۃ وصلۃ رحم فہل فیہا من اجر حکیم بن حزام نے کہا کہ مین نے عرض کی یا رسول اللہ یا آپ ان چیزون کو جانتے ہو جو ایام جاہلیت مین ہم جس کی عبادت کرتے تھے اللہ صدقہ دینے سے یا بردہ کو آزاد کرنے سے اور صلہ رحم کرنے سے۔ ایا اس مین کچھ ثواب ہے فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلمت علی ما سلف من خیر پس حضرت نے فرمایا کہ اسلام لایا تو قبول ہے ہو چکا جو خیر کہ آگے واقع ہوی نیکی سے۔ کرمانی کہتا ہے کہ کافر کے حسنات جس وقت کہ اسکا خاتمہ اسلام پر ہو مقبول ہیں اور حساب کے جائینگے اعمال حسنہ مین۔ اس حدیث کے ظاہر کی ایک تقریر ابو سعید خدری کی حدیث مین واقع ہوی اور بعد قطعی نے غرائب مالک

میں بلایا ہی کہ کلمہ اسلام پڑھا اور اسکام اسلام خوبی پایا تو اللہ تعالیٰ لکھتا ہی اسکے دہنے طرف ہر نیکی جو اسنے کی اور محو کرتا ہی اس سے ہر بدی جو اس سے ہوئی پھر اسلام کے بعد جو عبادت کرتا ہی اور جو نیک عمل کر بجا لاتا ہی۔ ایک سے لئے دس بلکہ سات سو تک مضاعف ہوتے ہیں اور جو بدی کہ کریگا وہ ایک ہی ہو۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث کا ظاہر موافق قواعد اصول کے نہیں اسلئے کہ اعمال بغیر نیت تقرب کے عبادت نہیں ہوتی ہو۔ اور کافر اہل نیت سے نہیں۔ پس ہو سکے کہ قول نبوی جو اسلمت علی ما سلف من خیر وارد ہوا۔ اسکے معنے یہ ہونگے کہ لایا اسلام لایا اور ہدایت پایا بطفیل ان نیکیوں کے جو اسلام سے آگے کیا تھا۔ یا انکہ تو مسلمان ہوا اس طبیعت جمیل پر یعنے اس خصلت نیک پر جو آگے رکھتا تھا۔ اب وہ خصلت نیک تیری تائید کرتی ہی۔ جیسا کہ اشارہ کرتا ہی اس معنے کے طرف قول حضرت خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام یعنے تمھارے سے جو نیک تھے اسلام لانیسے آگے وے نیک ہیں اسلام لاسے کے بعد بھی

باب اَجْرِ الْخَادِمِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاَمْرِ صَاحِبِہٖ غَیْرَ مُفْسِدٍ باب بیان میں ثواب خادم کے جب بتصدق کرے اپنے صاحب کے حکم پر جس حال میں کہ وہ صدقہ دینے میں مفسد نہو یعنے اسمیں کچھ خلل نکرے

حدثنا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا وَلِزَوْجِھَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ لِیعنے جب صدقہ کرے عورت طعام سے اپنے شوہر کے جس حال میں کہ فساد کرنیوالی نہو تو ہوگا اجر اس صدقہ کا اس عورت کو۔ اور اسکے مرد کو بھی اس لئے کہ وہ کسب کیا یعنے اسکو پیدا کیا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ اور ہوگا ثواب اس مال کے نگاہ رکھنے والیکو بھی اسکے مانند۔ ظاہر یہ ہی کہ نگاہ رکھنے والیکو جو ثواب ملیگا وہ اس جہت سے ہی کہ اسنے مال کی حفاظت کی اور شارحوں نے حمل کیا ہی کہ مراد خازن سے خادم ہی جو وہ اپنے صاحب کے مال سے تصدق کرے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ترجمہ میں صدقہ کو اذن مالک کے ساتھ مقید کیا ہی اور حدیث میں مطلق آیا ہی۔ پس مقصود مولف کا استدلال ہوگا اس بات پر کہ جب خادم کے صدقہ پر اذن پر ثواب ہو۔ اذن کے بعد طریق اولی ہوگا یا یہ کہ یہیں عورت کو مال شوہر کے تصرف میں اذن اجمالی حاصل ہے اگرچہ ہو اور اس سے مال میں کمی نہ آوے اگرچہ عورت پناہ لے۔ لیکن یہ بات خادم میں پائی جاتی نہیں پس حدیث مقید ہو قید اذن کے ساتھ ہر حالت غیر مفسد کا لازم ہی ایجاب ثواب میں

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُنْفِذُ رُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِہٖ حضرت نے فرمایا خازن مسلمان امانت دار جو کرتا ہی اور اکثر کہتے تھے بدل نفذ کے یعطی ما امر بہ یعنے دیتا ہی اس چیز کو جو اس خازن کو حکم کیا ہی کَامِلًا مُوَفَّرًا طَیِّبًا بِہٖ نَفْسُہٗ فَیُعْطِیَ الَّذِیْ اُمِرَ لَہٗ بِہٖ جس حال میں کہ وہ صدقہ کامل اور زیادہ ہی اور اسکا دل اسکے ساتھ خوش ہی یعنی اس صدقہ کے ساتھ پس دیوے وہ دیتا ہی اس شخص کو جو اسکو دینے کا حکم کیا ہی اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَیْنِ وہ خادم ایک ان دو صدقہ کرنیوالوں سے ہی۔ لیکن شرط یہ ہی کہ وہ خازن مسلمان ہو اس لئے کہ کافر کو عبادت نہیں۔ اور امین ہو اس لئے کہ خیانت کرنیوالیکو اجر نہیں۔ اور اس صدقہ پر راضی ہو۔ اور کہتے ہیں کہ بخیلوں سے بدتر وہ شخص ہی جو دوسرے کے مال میں عمل کرتا ہی اور وہ جسکو پہنچانیکا حکم کیا پہنچاتا نہیں

باب اَجْرِ الْمَرْاَۃِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ مَالِ زَوْجِھَا اِذَا طَعِمَتْ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ باب بیان میں ثواب عورت کے جو تصدق کرے مال سے اپنے شوہر کے حکم سے یا اذن عرفی کے یا کسیکو طعام دے گھر سے اپنے شوہر کے جس حال میں کہ فساد کرنے والی نہیں۔ اور اگر جانے شوہر بعمل ہی یا اسکے عمل میں تردد ہی پر اذن صریح روا نہیں

حدثنا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم یَعْنِیْ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَطْعَمَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَھَا اَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُہٗ اور اس عورت کو ہی ثواب اسکا اور اسکے مرد کو بھی مانند اسکے وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ اور اسکے خازن کو بھی مانند اسکے لَہٗ بِمَا اکْتَسَبَ وَلَھَا مَا اَنْفَقَتْ اور اسکے مرد کو ہی کسب کرنے مال کے۔ اور اس عورت کو ہی اس لئے کہ اسنے اس مال کو خرچ کیا

حدثنا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صلے اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ فَلَھَا اَجْرُھَا وَلِلزَّوْجِ بِمَا اکْتَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ

باب قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی الیس جو شخص کہ عطا کیا مال کو اور پرہیز کیا حرام سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی اور تصدیق کی کلمہ توحید کی یا یقین کیا اس بات پر کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بدلا دیا ہی نیک کا یہاں کے لئے جو آخرت میں سعادت کا موجب ہے فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی پس قریب ہے کہ ہم اسکو راحت و آسانی کے لئے اور بہشت میں اسکے لئے وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی اور جو شخص کہ بخل کیا ہی خیر

مین کہ جسکے خرچ کرنے پر مامور تھا خیرات وصدقات مین اور دنیا پر آخرت سے بے پروائی کی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى اور تکذیب کی نیکیون کی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى پس قریب ہے کہ مہیا کرینگے ہم اسکو تعسر مین دشواری کے لئے جو خوان ونیج کا موجب ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا الٰہی عطا کر مال خرچنے والے کو عوض دنیا مین اور ثواب آخرت مین - یہہ جملہ معطوف ہے قول حق عزوجل پر بحذف حرف عطف اور اسکا ذکر بطریق تعداد یا بیان حسنی کے لئے ہو

حدثنا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ نہین کوئی روز کہ صبح کرتے ہین بندگان اس روز مگر یہہ کہ دو فرشتہ نازل ہوتے ہین اس روز مین - کرمانی کہتا ہے کہ مستثنیٰ منہ محذوف ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے مَا مِنْ يَوْمٍ يَنْزِلُ اَحَدٌ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ - اور یہ سکتا ہے کہ تقدیر کلام کی ایسی کرین مَا مِنْ يَوْمٍ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ الْاِحْوَالِ يَنْزِلُ فِيْهِ الْمَلَكَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا پس ان دونون سے ایک فرشتہ کہتا ہے الٰہی خرچ کرنیوالیکو ایک بدلہ دے - اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے کہ الٰہی ممسک کو تلف دے - تلف مال اور عمر اور اعمال صالحہ کا چنانچہ وارد ہوا ہے يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ يُنْفَقْ اے بیٹے آدم کے خرچ کر تا تو خرچ کیا جاوے یعنے تا اللہ تعالیٰ تجھے دیوے جانے کہ خرچ کرنا محمود وہی ہے جو فقط رضاے اللہ خرچ کرے اور اپنے اہل وعیال اور مہمانون پر صرف کرے - قرطبی کہتا ہے کہ یہہ خرچ کرنا عام ہے واجب اور مندوب کو شامل ہے - ولیکن جو شخص کہ مندوب مین امساک کرے مستحق اس دعاے بد کا نہین ہے - مگر یہہ کہ اسپر بخل غالب ہو جیسا کہ حق واجب ادا کرنے سے اسکے نفس پر تنگی آوے خوشی سے ندیوے

باب مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

باب تشبیہ حال مین بخیل اور صدقہ دینے والے کے

حدثنا مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مثال بخیل اور صدقہ دینے والیکا مانند دو مرد کے ہو کہ انپر دو جبہ لوہے کے ہین - طاؤس سے ابو ہریرہ سے اسی قدر روایت کی ہے - اور تتمہ حدیث لاحق ہو کا عبد الرحمن نے ابو ہریرہ سے لیا ہے - نسخہ صحیحہ مین جواب شرط نظر بعد اتمام حدیث کے حاشیہ تحویل لکیا ہوا و خالی عراب سے ہمین

حدثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا دو جبہ آہنی پستان سے گلے کے تک - ثدی ضم مثلثہ وکسر ال مہملہ وتشدید یا مثناۃ تحتیہ مع ندی کا ہے معنے مین سر پستان کے - اور تراقی جمع ترقوہ کا ہے معنے مین چنبر گلو کے تشبیہ کی بخیل اور صدقہ دینے والے کی دو مرد کے ساتھ جو انسے ایک چاہتا ہو کہ آہنی زرہ پہنے کہ دشمن کی ہتیار سے اسکو پردہ ہو - زرہ جو پہنتے ہین اول سر سو گذر کے سینہ و پستان کو پہنچتا ہے - اسکے بعد ہر دو ہاتھ آستین مین ڈالتے ہین - اور خرچ کرنیوالیکی تشبیہ اس مرد کے ساتھ دی کہ جسکا زرہ دراز ہو یہان تک کہ بے تکلف ہاتھ آستین مین داخل کرتا ہے اور اسکا تمام بدن ڈھپ جاتا ہے اور زمین تک پہنچتا ہے یہی معنے قول نبوی کے فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا سَبَغَتْ اَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهٖ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ لیکن خرچ کرنیوالا پس خرچ نہین کرتا کسی حال اور کسی صفت سے مگر یہہ تمام و کمال یا زیادہ ہوتا ہے بدن کے پوست پر یہہ شک راوی کا ہے یہان تک کہ ڈھانک لیتا ہے انگلیون کو اور ڈھکتا ہے آثار قدم کو جو زمین پر ہو درازی کی جہت سے - اور بخیل کو تشبیہ دی اس مرد کے ساتھ جو زرہ کے پہننے مین سخی کھینچتا ہے ہر دو ہاتھ کو گرون مین لٹکا کے ہر چند چاہتا ہے کہ پہنے اسکی گردن مین بند ہوتا ہے اور اسکی گردن کے ماڑ کو لیتا ہے یہی معنے قول نبوی کے وَاَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّنْفِقَ شَيْئًا اِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا لیکن بخیل پس نہین چاہتا ہے کہ کوئی چیز خرچ کرے مگر یہہ کہ ملجاتا ہے ہر حلقہ اپنی جگہہ پر اسکو تنگ کرتا ہے فَهُوَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ پس وہ چاہتا ہے کہ فراخ اور کشادہ کرے وہ فراخ نہین ہوتا ہے - شارحون نے اس حدیث کی معنے مین ایسی ہی تقریر و تحریر کی ہے - اور یہہ بھی ہو سکتے ہین کہ یہان مثل معنے مین حال اور صفت اور قصہ کے ہو جیسا کہ کرمانی نے کہا ہے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا مین کہتے ہین - پس تشبیہ خرچ کرنیوالے اور بخیل کے حال کی ان دو مرد زرہ پوش کے حال پر ہے - اور حقیقت مین انکے حال کی تشبیہ ہے دو زرہ کی حال پر ایک انسو جو وسعت رکھتا ہے تمام بدن کو بے تکلیف گھیر لیتا ہے یہان تک زمین کو پہنچتا ہے اور اثار قدم کو دور کرتا ہے - ایسا ہی ہے حال سخی خرچ کرنیوالیکا کہ ایک شرح صدر جو اپنی ذات مین رکھتا ہے ملاکر اہت دیا کرتا ہے اس سے رفع خطیات کرتا ہے - اور دوسرا زرہ جو اسکے برخلاف ہے تشبیہ دی اسکو حال بخیل کے ساتھ اور یہہ معنے نزدیک ہین اوّہ جو بعض شارحون نے کہا ہے کہ مراد ان ہر دو تشبیہ سے وہ ہے جب سخی قصد انفاق کا کرتا ہے اسکا سینہ کشادہ ہوتا ہے اور اسکا نفس خوش ہوتا ہے اور صدقہ مین توسیع کرتا ہے - اور بخیل صبوقت کہ قصد تصدق کرتا ہے تو اسکا نفس بخل سے آتا ہے

اور ناخوش ہوتا ہے اور اسکے سینہ کو تنگ کرتا ہے اور اسکے ہاتھ باندھے جاتے ہیں جہنم میں قصہ پیدا ہوتا ہے اسکو انفاق اسکا ہاتھ نہیں دیتا قَالَ عَبْدُ الْحَسَنِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجَنَّتَيْنِ تَابَعَهُ
کی ہے ابن طاؤس کی حسن بن مسلم طاؤس سے لفظ جنتین میں بضم جیم و باء موحدہ وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ جَنَّتَانِ اور حنظلہ نے کہا اور روایت کی طاؤس سے جنتان بجیم و نون مبدل ہے موحدہ
کا جنہ اصل میں حصن کے معنے میں ہے اسکا اطلاق زرہ پر کرتے ہیں جو آدمی کو صدمات سے بچاتا ہے وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم جُنَّتَانِ لیث نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے جعفر نے ہرمز سے کہ سنا اسنے ابوہریرہ سے روایت کی اسنے پیغمبر خدا سے کہ جنتان بزرہ ہے **باب**

صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ باب بیان فضیلت اس صدقہ کے جو کسب و تجارت سے حاصل کرکے دیں لقول اللہ تعالیٰ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ بسبب اس قول الٰہی کے جو فرمایا اے ایمان والو خرچ کرو پاک اور حلال مال سے جو کسب کیا ہو تم نے یعنے کسب و تجارت سے جو حاصل کیا ہو تم نے
اور ان چیزوں سے جو نکالا ہم نے تمھارے واسطے زمین سے غلات اور میوجات اور جواہرات وغیرہ سو الیٰ قولہ تعالیٰ اغنی حمید **باب** عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ
بِالْمَعْرُوفِ اس باب اس بیان میں ہے کہ ہر مسلمان پر صدقہ لازم اور مستحب ہے اور جو شخص کہ صدقہ دینے کے لئے کچھ مال اپنا نہ پاوے تو چاہئے کہ معروف پر عمل کرے اور معروف سے مراد احکام شریعت
ہیں یعنی آپ بھی عمل بالمعروف کرے اور دوسروں کو بھی اسکی تعلیم کرے **حدثنا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صلے اللہ علیہ وسلم قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ
وَيَتَصَدَّقُ وفرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ ہے صحابہ نے کہا یا نبی اللہ جو شخص کہ نپاوے تو کیا کرے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے عمل کرے اور اپنی ذات کو نفع پہنچاوے اور صدقہ بھی کرے قَالُوا فَإِنْ
لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ وفرمایا کہ یا اوروں کے حاجتمند مظلوم
کی صحابہ نے کہا اگر مدد کرنے سے عاجز ہو فرمایا کہ عمل کرے معروف پر اور آپ کو بدی سے باز رکھے پس یہ صفت بھی اسکے لئے صدقہ ہے **باب** قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ
الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ باب بیان میں مقدار اس چیز کے کہ کس قدر دیوے زکوٰۃ سے اور صدقہ سے کہتے ہیں کہ باب سے عطف عام کے ہے خاص پر اور ظاہر یہ ہے کہ قبیل سے عطف مسببوں کے
ہے مصرف پر وَمَنْ أَعْطَى شَاةً اور بیان حکم میں اس شخص کے کہ دی ایک بکری یعنے ہر دو صورت صدقہ میں ہوا ہے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى بَرِيرَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا نُسَيْبَةُ بِشَاةٍ ام عطیہ نے کہا کہ بھیجی کسی طرف
نسیبہ انصاریہ کے ایک بکری صدقہ سے فَأَرْسَلَتْ لِي عَائِشَةُ مِنْهَا پس بھیجی نسیبہ نے بی بی عائشہ کے طرف اس سے ایک ٹکڑا پوشیدہ ترکہ اسکو صدقہ کی نیت نہ رہے
نسیبہ کی ہے پس مقتضا عبارت کا یہ ہے کہ ایّاہ بلفظ متکلم کہے لاکن اپنے نفس کو مظہر سے تعبیر کی بجائے مضمر یا بسبیل التفات وضع کیا ہے یا مجرد کی اپنی نفس سے ذات کو اس تقدیر پر صیغہ
غائب و متکلم ہر دو پڑھ سکتے ہیں فَقَالَ النَّبِيُّ صلے اللہ علیہ وسلم عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقَالَتْ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مصرف نے بی بی عائشہ کو فرمایا
ایا تمھارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے بی بی نے کہا نہیں مگر وہ جو نسیبہ نے اس صدقہ کی بکری کے گوشت سے بھیجا ہے فَقَالَ هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا پس فرمایا
کہ لے آؤ پس تحقیق وہ پہنچا ایک جگہ پر جو حلال ہے کھانا اسکا۔ یعنے وہ گوشت بکری کا تیری ملک ہوئی۔ اب درست ہے کہ تو اسکو ہمارے لئے ہدیہ کرے۔ یہ بات ہمارے
فرمائی کہ صدقہ کی چیز کا کھانا حضرت پر حرام تھا۔ اور ایسا ہی ہے وہ جو حضرت نے بریرہ کو فرمایا لَكِ صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس سے ہو
ہے کہ ترجمہ کے دو جزو ہیں ایک قدر کم یعطے اور مطابق ہے اسکو نسیبہ ایک گوشت کا ٹکڑا بی بی عائشہ کی خدمت میں بھیجنا۔ دوسرا جزو من اعطی شاۃ ہے اور مطابق
ہے اسکو بھیجنا حضرت کا اس بکری کو نسیبہ کے پاس جو حضرت نے اسکو صدقات سے عنایت فرمائی تھی **باب** زَكَاةُ الْوَرِقِ باب بیان میں زکوٰۃ چاندی کے
حدثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نہیں ہے پانچ ذود سے کم میں زکوٰۃ ذود اس شتر کو کہتے ہیں تین سال سے دو سال تک ہے وَلَيْسَ
فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ اور نہیں پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ اواقی جمع اوقیہ کی ہے وہ وزن چالیس درم کا ہے ولیس فیما دون خمس اوسق صدقۃ اور نہیں
ہے پانچ اوسق سے کم میں زکوٰۃ۔ اوسق جمع وسق کا ہے اور وہ ساٹھ صاع ہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وسمع أَبَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا اور بھی مروی ہے یہ حدیث محمد بن مثنی سے اور انسے عبدالوہاب

مقدار زکوٰۃ و نصاب

وہ چاندی کا زکوٰۃ

سے تقسیم مذکور کے ساتھ **باب** العرض فی الزکوٰۃ باب ان زکوٰۃ میں عرض لینے کے یعنے سوائے نقد درہم و دینار کے صدقہ زکوٰۃ میں دینا کیسا ہے قال طاؤس قال معاذ ائتونی بعرض ثیاب خمیص او لبیس فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ اھون علیکم وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ طاؤس کہتا ہے کہ معاذ ابن جبل اہل یمن سے کہا کہ لاؤ میرے پاس عرض جو کپڑا ہے قمیص او لبیس یہ میان کپڑے کی کہتا ہے کہ خمیص بفتح خا معجمہ و کسر میم آخر میں صاد مہملہ اس خاردار سیاہ کو کہتے ہیں کہ جو دو علم رکھتی ہو اور ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ خمیص ایک چادر ہے اسکی دارنی پانچ گز کی ہوتی ہے اور لبیس بفتح لام و کسر موحدہ مخفف ملبوس کے معنے میں ہے فی الصدقۃ مکان الشعیر والذرۃ یعنے صدقہ میں غلہ کی جای جو اور ذرہ بضم ذال معجمہ و فتح را مخفف ہے اھون علیکم اور یہ کپڑا دینا تم پر آسان تر ہے غلہ بھیجنے سے وخیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ اور بہتر ہے یعنے آسان ہے حضرت کے یاروں کے لئے جو مدینہ طیبہ میں ہیں وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما خالد فقد احتبس واعتدہ فی سبیل اللہ اور حضرت نے فرمایا کہ لوگ خالد بن ولید مقرر نگاہ رکھا ہے اپنے درع کو اور اپنے اعتد کو راہ خدا میں اور وقف کیا ہے اسکو اعتد بفتح ہمزہ و سکون مہملہ و ضم تا مشتاۃ فوقانیہ جمع عتد کا ہے بفتحتین - اور وہ وہی چیزیں ہیں جو مادہ کئے ہوں کافروں سے جنگ کے لئے - ہتیار اور جانوروں سے - امام نووی نے کہا کہ خالد سے زکوٰۃ مانگی گئی تھی اس گمان پر کہ تجارت کے لئے رکھا ہے خالد ان چیزوں کا زکوٰۃ دینے پر راضی نہوا - جب یہ حال حضرت کے جناب میں ظاہر ہوا - آپ نے فرمایا کہ تم اس پر ظلم کرتے ہو اسلئے کہ اسنے یہ اسباب جنگ کے لئے نگاہ رکھا ہوا اسکو اپنی رضا میں وقف کیا ہے مؤلف نے اس حدیث کو زکوٰۃ میں عرض کے لینے پر دلیل لائی یہ بات قسطلانی کہتا ہے کہ اسکی توجیہ یہ ہے کہ یہ اسباب از جملہ عرض ہے - اور معلوم ہے کہ اگر وہ وقف نہوتا اسکو زکوٰۃ میں لیتے - پس زکوٰۃ میں عرض کا لینا درست ہوا - اور یہ بھی کہتا ہے کہ جب صحت کو پہنچا کہ جہاد فی سبیل اللہ کے لئے مسلمانوں پر وقف تھا یہ بھی زکوٰۃ کے مصارف سے ایک مصرف ہے پس زکوٰۃ میں داخل ہوا - اور ان ہر دو وجہ میں تامل ہے وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصدقن یا معشر النساء ولو من حلیکن اور حضرت نے عورات کو فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ تمھارے زیور سے ہو فلم تستثن صدقۃ العرض من غیرھا یہ کلام مؤلف کا ہے کہ کیفیت استدلال کے لئے کہتا ہے - یعنے حضرت نے عورتوں کو فرمایا کہ اپنے زیور سے صدقہ دیں اور حضرت نے بعد اسکے صدقہ عرض کو جو سیاب ہے اسکے غیر سے جو جواہر طلائی و نقروی ہے یعنے نہ فرمایا کہ زیور کے زکوٰۃ عرض روا نہیں ہے فجعلت المرأۃ تلقی خرصھا وسخابھا پس لگیں عورتیں اپنے بھکی اور مالیں ولم تخص الذھب والفضۃ من العروض اور تخصیص نہ فرمائی صدقہ کے لئے سونے اور چاندی کو عروض سے بلکہ سب کو روا رکھا - پوشیدہ نہ رہے کہ عورتوں کا یہ صدقہ کرنا صدقہ نفل تھا - اور اس سے یہ دلالت نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ بھی غیر نقدین میں ہو **حدثنا** محمد بن عبد اللہ قال حدثنی ابی قال حدثنی ثمامۃ ان انسا حدثہ ان ابا بکر کتب لہ التی امر اللہ رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمامہ کہتا ہے کہ مقرر انس بن مالک نے حدیث کی اس سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انس کو لکھا فریضۃ زکوٰۃ کی جو فرمایا اللہ تعالی نے اپنے رسول مقبول کو من بلغت صدقۃ بنت مخاض ولیست عندہ یہ بیان ہے تحریر صدیق اکبر کا کہ جو شخص کہ پہنچی اسکے صدقہ اسکا بنت مخاض کو جو ایک سالہ اونٹ کا بچا ہے حالانکہ نہیں ہے اسکے پاس یک سالہ وعندہ بنت لبون حالانکہ اسکے پاس دو سالہ موجود ہے جو قریب ہے کہ اسکی ماں شیر دار ہو فانھا یقبل منہ پس تحقیق قبول کیا جاوے وہ اس سے ویعطیہ المصدق عشرین درھما او شاتین اور دیوے لینے والا صدقہ کا مالک کو بیس درہم یا دو بکری فان لم یکن عندہ بنت مخاض علی وجھھا اور اگر نہو مالک کے پاس شتر یک سالہ جس پر کہ زکوٰۃ میں فرض کیا گیا وعندہ ابن لبون فانہ یقبل منہ اور اسکے پاس شتر دو سالہ ہے پس قبول کیا جاوے اس سے اگرچہ بنت مخاض سے قیمت میں کمتر ہو ولیس معہ شیء اور نہیں اسکے ساتھ کوئی چیز نقد ہو - اس حدیث کو اس باب میں تمام ذکر کیا یا ابواب آیندہ میں تمام مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی - دلالت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس سے ہے کہ اسمیں قبول وہ چیز ہے جو نفیس تر ہو مالک الواجب سے اور دینے میں تفاوت ہوا ایک جنس سے سوائے جنس واجب کے پس دینا عرض کا بھی روا ہے **حدثنا** مؤمل قال قال حدثنا اسمعیل عن ابن ابی نجیح عن عطاء بن ابی رباح قال قال ابن عباس اشھد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلی قبل الخطبۃ ثم رای انہ لم یسمع النساء ابن عباس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں فعل پر پیغمبر خدا کے کہ نماز پڑھی عید کی آگے خطبے کے پس دیکھا کہ نہیں سنتیں یا عورات کو مواعظ اور احکام خطبہ فاتاھن ومعہ بلال ناشر ثوبہ پس حضرت تشریف لائے عورات کی طرف اور آپکے ساتھ بلال تھے اپنا کپڑا کھولے ہوئے فوعظھن وامرھن ان تصدقن پس وعظ فرمایا انہیں اور حکم کیا انہیں کہ صدقہ دیں فجعلت المرأۃ تلقی پس لگیں عورتیں وانا سمعتہ یومئذ الی اذنہ والی حلقہ اور اشارہ کیا ابوب نے جو ایک راوی ہیں حدیث کے ہر دو اپنے ہاتھ سے اپنے کان اور حلق کی طرف - یعنے دیکھا اپنے کان اور گلے میں رکھتے تھیں صدقہ دیں **باب** لا یجمع بین متفرق ولا

یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ یہ باب اس بیان میں ہے کہ جمع نہ کیا جاوے درمیان جو اجداً مالک کے زکوٰۃ واجب ہے۔ اور جدا نکیا جاوے درمیان مال مجتمع کے اور اسکا بیان شرح حدیث کے ضمن میں موضح ہوگا وَیُذْکَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلُہٗ ذکر کیا جاتا ہے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے پیغمبر خدا سے مانند حکم مذکور کے اس جزء میں

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثمامہ نے حدیث کی کہ انس بن مالک نے اسکو کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسکو لکھا اس چیز کے باب میں جو فرض کی تھی پیغمبر خدا نے وہ یہ ہے **بَابٌ** لَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ جمع نکیا جاوے متفرق اور تفریق نکیا جاوے مجتمع۔ زکوٰۃ کے اندیشہ سے جاتا ہے کہ نصاب بکریوں کا چالیس سے دو سو ایک سو بیس کو پہنچے تک۔ زکوٰۃ یک ہی بکری ہے جب ایکسو اکیس ہو جاویں زکوٰۃ دو بکری ہیں۔ ظاہر اس کلام کا یہ ہے کہ صاحب مال پر حرام ہے جمع و تفریق زکوٰۃ واجب ہونے کے اندیشہ سے یا اسکو دفع کرنے کے حیلے کے لئے اختیاراً زکوٰۃ جب جمع و تفریق سے ہو جو کہ زکوٰۃ کا جمع و تفریق کی دونوں صورتوں میں ظاہر نہیں اور خوف زکوٰۃ زیادہ لینے کا مصدق سو بھی بعید ہے علماً اس عبارت کو ہو سکے ظاہر سے پھیر کے کہتے ہیں کہ یہ منع مالک مال اور مصدق ہر دو کے لئے واقع ہوا یعنی جمع و تفریق کا مخاطب مالک بھی ہے اور مصدق بھی امام ابوحنیفہ و امام شافعی کے پاس چنانچہ مالک مال زکوٰۃ کم کرنے یا ساقط کرنے کے لئے جمع کرنے کی یہ صورت بتلاتا ہے کہ وہ شخص چالیس چالیس بکری کے مالک تھے ایک شخص نے دوسرے کے چالیس بھی لیکر جمع کر لیا جملاً ایسی ہو گئی اسی میں ایک ہی بکری زکوٰۃ ہے اگر جمع نکرتا ہر چالیس میں ایک ایک بکری جملہ دو بکریاں زکوٰۃ نکلتیں تھیں جب جمع کیا ہر دو سے آدھی آدھی یعنے ایک ہی بکری سو زکوٰۃ ادا ہو چکا ایسا جمع نکیا چاہئے زکوٰۃ کم دینے کے لئے۔ اور مالک تفریق کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کے بیس بکریاں تھیں مخلوط دوسرے بیس سے سو اس نے بیس بیس جدا کر دیا مجموع چالیس پر زکوٰۃ ایک بکری ہی جاوی بلکہ ساقط ہو جاوے۔ اور مصدق زکوٰۃ زیادہ ہاتھ آنے کے لئے تفریق کرنے کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کے ایک سو بیس بکریاں تھیں سو مصدق آکے اسکو چالیس چالیس تین حصہ کیا تا ہر چالیس میں ایک ایک بکری جملہ تین بکریاں ملیں اگر وہ یہ تفریق نکرتا ایک سو بیس تک بھی ایک ہی بکری زکوٰۃ ملتی تھی اور مصدق جمع کرنے کی صورت یہ کہ دو شخص کے چالیس چالیس بکریاں تھیں ہر ایک کے بیس بیس مصدق نے ہر دو کو جمع کیا کہ عدد چالیس سے جو حد نصاب ہے ایک بکری زکوٰۃ تین ملے اگر جمع نکرتا ایک بکری بھی نہ ملی ہوتی کیونکہ بیس حد نصاب نہیں اور امام ابو یوسف کے پاس جمع و تفریق کا معنا یہ ہے کہ یک شخص کو اسی بکری ہے۔ جب مصدق آیا صدقہ لیجانے کے لئے تو وہ کہنے لگا کہ اسمیں میری بکریاں ہیں اور تیس بھائیوں کے بیس بیس تو اسمیں کچھ زکوٰۃ نہیں یا یوں کہا کہ اسمیں میری چالیس ہیں اور میری بھائیوں کے چالیس۔ پھر کہ کہ سب میری ہی لئے ہیں تو اسمیں زکوٰۃ یک بکری ہے۔ اور امام مالک نے اپنی موطا میں یہ معنی بیان کئے ہیں۔ کہ تین شخص کے ایک سو بیس بکری تھیں ہر ایک کے لئے چالیس تو ہر چالیس میں زکوٰۃ واجب تھا پھر خلطاء نے جمع کر دیا ان سب بکریوں کو تا واجب نہوں زکوٰۃ ان سب میں مگر ایک بکری یا دو شریکوں کے دو سو دو بکریاں تھیں پس ان ہر دو پر ان بکریوں میں تین بکریوں کی زکوٰۃ واجب تھا سو خلطاء نے ان بکریوں کو جدا جدا کر دیا تا ہر ایک ایک ہی بکری جملہ دو بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرے امام مالک نے جمع و تفریق ہر دو کا مخاطب مالک مال کو ٹھہرایا ہے فقط فقط سلطانی **باب** مَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّہُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَہُمَا بِالسَّوِیَّۃِ باب بیان میں اس زکوٰۃ کے جو درمیان دو شریک کے ہو پس مقرر رجوع کرتا ہے ایک دوسرے کے ساتھ برابر یعنے بقدر شرکت وَقَالَ طَاؤُسٌ وَعَطَاءٌ اِذَا عَلِمَ الْخَلِیْطَانِ اَمْوَالَہُمَا فَلَا یَجْمَعُ مَالَہُمَا اور طاؤس اور عطاء نے کہا جسوقت کہ ہر دو شریک اپنے مال کو جانیں کہ کتنا ہے یعنے مثلاً ہر ایک کے لئے بیس بکریاں جدی تھیں تو ہر ایک پر زکوٰۃ نہیں پھر جمع نکیا جاوے مال ہر دو کا کہ زکوٰۃ نکلنے کے لئے پس دو بکریاں جدا جدا ہر ملاحظہ کی جاینگی اگر مال ہر ایک کا بقدر نصاب ہو زکوٰۃ موافق دستور کے لیا جاوے والا فلا قَالَ سُفْیَانُ لَا تُجْمَعُ حَتّٰی یَتِمَّ لِھٰذَا اَرْبَعُوْنَ وَلِھٰذَا اَرْبَعُوْنَ شَاۃً اور سفیان ثوری نے کہا واجب نہیں ہوتا ہے جمع جب تک تمام نہو اسکو چالیس بکری اور اسکو چالیس بکری

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ کَتَبَ لَہٗ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّہُمَا یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَہُمَا بِالسَّوِیَّۃِ الخ پر

باب زَکٰوۃِ الْاِبِلِ باب بیان میں واجب ہونے زکوٰۃ اونٹوں کے ذکرہ ابوبکر و انس و ابوہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا ان تینوں صحابی نے یہ حکم خدا سے چنانچہ انکی حدیث آگے آویگی

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ اَعْرَابِیًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْھِجْرَۃِ فَقَالَ وَیْحَکَ

اختلاف امام مالک کا جمع و تفریق کے مطلب میں

اِنَّ شَأنَها شَدِیدٌ ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت سے ہجرت کے باب میں سوال کیا یعنی مکہ معظمہ سے نکلنے اور مدینہ منورہ میں اقامت کرنیکی بابت پوچھی اور وہ مکہ معظمہ والوں سے نہیں تھا کہ اسپر ہجرت واجب ہو پس حضرت نے فرمایا ویل تیرے حال پر مقرر ہجرت کا کام اور اسپر قیام بہت سخت ہے لوگوں سے کہیں ہو وہ شخص جو اسکا متحمل ہو مگر تو یا سائل انھیں لوگوں سے تھا کہ جن پر ہجرت واجب ہو ھَل لَّکَ مِن اِبِلٍ لَّکَ تُؤَدِّی صَدَقَتَھَا قَالَ نَعَم کیا تو اونٹ رکھتا ہے کہ اسکا زکوۃ ادا کرتا ہو اسنے کہا ہاں رکھتا ہوں قَالَ فَاعمَل مِن وَّرَاءِ البِحَارِ فرمایا بسوقت تو فرض ادا کرتا رہ پس عمل کیا کر جہاں کہ رہتا ہو ہجرت کی ضرورت نہیں اور عرب شہر اور قریہ کو بحار کہا کرتے تھے چنانچہ مدینہ مطہرہ کو بحیرہ کہتے ہیں فَاِنَّ اللّٰہَ لَن یَّترَکَ مِن عَمَلِکَ شَیئًا پس تحقیق اللہ تعالی کم نہیں کریگا ثواب عمل سے تیری کچھ

باب مَن بَلَغَت عِندَہٗ صَدَقَۃُ بِنتِ مَخَاضٍ وَلَیسَت عِندَہٗ بَابٌ

بیان میں اس شخص کے کہ بھیجا ہو اسکے پاس ایک نصاب جسمیں ایک بنت مخاض زکوۃ ہو حالانکہ اسکے پاس بنت مخاض نہیں

حدثنا محمد بن عبد اللہ

قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکرٍ کَتَبَ لَہٗ فَرِیضَۃَ الصَّدَقَۃِ الَّتِی اَمَرَ اللّٰہُ سُبحَانَہٗ رَسُولَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن بَلَغَت عِندَہٗ مِنَ الاِبِلِ صَدَقَۃُ جَذَعَۃٍ وَلَیسَت عِندَہٗ جَذَعَۃٌ وَعِندَہٗ حِقَّۃٌ اور جو شخص کہ پہنچا ہو اسکے پاس شتر کا پس اس پر زکوۃ ایک جذعہ ہو۔ حالانکہ نہیں ہو اسکے پاس جذعہ اور اسکے پاس ہو حقہ جذعہ - فتح جیم و ذال معجمہ شتر جوان سال جو پانچویں سال میں قدم رکھا ہو۔ اور اسکا مادہ نصاب پچیس شتر ہیں۔ اور حقہ بکسر حا مہملہ و تشدید قاف مفتوحہ شتر سہ سالہ ہے جو چوتھا سال شروع ہوا ہو فَاِنَّھَا تُقبَلُ مِنہَا الحِقَّۃُ پس قبول کیا جائیگا ان اونٹوں کے زکوۃ میں ایک حقہ وَیَجعَلُ مَعَھَا شَاتَینِ اِن یَّسَّرَ لَہَا اَو عِشرِینَ دِرھَمًا اور کیا جاویگا حقہ کے ساتھ دو بکریاں صدقہ کے قابل اگر اسکے مہیا ہیں موجود ہوں یا بیس درہم نقد وَمَن بَلَغَت عِندَہٗ صَدَقَۃُ الحِقَّۃِ وَلَیسَت عِندَہُ الحِقَّۃُ وَعِندَہُ الجَذَعَۃُ اور جو شخص کہ پہنچا نصاب اسکا اس مقدار کہ اسکا زکوۃ ایک حقہ لیا جاوے حالانکہ نہیں ہو اسکے پاس حقہ اور اسکے نزدیک جذعہ ہو فَاِنَّھَا تُقبَلُ مِنہُ الجَذَعَۃُ وَیُعطِیہِ المُصَدِّقُ عِشرِینَ دِرھَمًا اَو شَاتَینِ پس تحقیق قبول کیا جائیگا اس سے جذعہ - اور دیوے اسکو زکوۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں وَمَن بَلَغَت عِندَہٗ صَدَقَۃُ الحِقَّۃِ وَلَیسَت عِندَہُ اِلَّا بِنتُ لَبُونٍ فَاِنَّھَا تُقبَلُ مِنہُ بِنتُ لَبُونٍ وَیُعطِی شَاتَینِ اَو عِشرِینَ دِرھَمًا اور جو شخص کہ پہنچی اسکے پاس نصاب جسکا زکوۃ حقہ ہے حالانکہ نہیں ہو اسکے پاس مگر شتر دو سالہ جو تیسرے سال میں داخل ہوا ہو۔ پس تحقیق قبول کیا جاویگا اس سے بنت لبون ہے اور دیوے اسکے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں زیادہ نصاب صدقہ حقہ کا پھیا لیس شتر ہیں وَمَن بَلَغَت صَدَقَتُہٗ بِنتَ لَبُونٍ وَعِندَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقبَلُ مِنَ الحِقَّۃِ وَیُعطِیہِ المُصَدِّقُ عِشرِینَ دِرھَمًا اَو شَاتَینِ اور جسکا نصاب زکوۃ بنت لبون کو پہنچا اور اسکے پاس موجود حقہ ہے پس قبول کیا جائیگا اس سے حقہ اور دیوے اسکو مصدق بیس درہم یا دو بکریاں نصاب بنت لبون کا تیس شتر ہیں وَمَن بَلَغَت صَدَقَتُہٗ بِنتَ لَبُونٍ وَلَیسَت عِندَہٗ وَعِندَہٗ بِنتُ مَخَاضٍ فَاِنَّھَا تُقبَلُ مِنہُ بِنتُ مَخَاضٍ وَیُعطِی مَعَھَا عِشرِینَ دِرھَمًا اَو شَاتَینِ اور جسکا نصاب زکوۃ بنت لبون کو پہنچا اور وہ اسکے پاس نہیں بلکہ اسکے پاس بنت مخاض حاضر ہے تو وہی اس سے لیا جاوے اور دیوے مالک اسکے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں زیادہ بنت مخاض شتر یک سالہ ہے جو دوسرے سال میں قدم رکھا ہو۔ موافقت حدیث ترجمہ کے ساتھ اسی جزو اخیر کے ساتھ ہے۔ اور وجہ اسکا جو ترجمہ اسی جزو کے ساتھ کیا حالانکہ دوسرے کلام بھی معلوم ہوتے ہیں ظاہر نہیں ہے فتدبر

باب زکوۃ الغنم بابت زکوۃ بکریوں کی

حدثنا محمد بن عبد اللہ بن المثنی الانصاری

قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنِی ثُمَامَۃُ بنُ عَبدِ اللّٰہِ بنِ اَنَسٍ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا بَکرٍ کَتَبَ لَہٗ ھٰذَا الکِتَابَ لَمَّا وَجَّھَہٗ اِلَی البَحرَینِ معمر انس نے ثمامہ کو کہا کہ صدیق اکبر نے اسکو یہ خط لکھا جسوقت کہ اسکو بحرین کے طرف والی عامل ٹھہرا کے بھیجا۔ بحرین ایک اقلیم مشہور نام ہے جو بلاد کثیرہ پر مشتمل ہے بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ھٰذِہٖ فَرِیضَۃُ الصَّدَقَۃِ الَّتِی فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلَی المُسلِمِینَ وَالَّتِی اَمَرَ اللّٰہُ بِھَا رَسُولَہٗ یہ خط بیان میں زکوۃ کے ہے جو فرض کیا ہے پیغمبر خدا نے مسلمانوں پر وہ زکوۃ جو حکم کیا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو تا اسکی تبلیغ کریں فَمَن سُئِلَھَا مِنَ المُسلِمِینَ عَلَی وَجھِھَا فَلیُعطِھَا پس جس مسلمان سے کہ طلب کیا جاوے زکوۃ اس وجہ پر جو حق تعالی نے فرمایا تو چاہیئے کہ دیوے فَمَن سُئِلَ فَوقَھَا فَلَا یُعطِ اور جو شخص کہ طلب کیا جاوے اس سے قدر فرض سے زیادہ ہے پس نہ دیوے اسکو یعنے اس زیادتی کو نہ دیوے۔ اور وہ ساعی یعنی وہ زکوۃ وصول کرنیوالا معزول ہوگا بسبب بے ظلم اور فسق کے جو حق سے زیادہ طلب کیا فی اَربَعٍ وَعِشرِینَ مِنَ الاِبِلِ فَمَا دُونَھَا مِنَ الغَنَمِ مِن کُلِّ خَمسٍ شَاۃٌ چوبیس اونٹوں میں۔ اور وہ جو اس سے کم ہوں یعنی پانچ اونٹ سو ایک بکری ہے زکوۃ من الغنم جو مقدم آیا بیان شاۃ کا ہے۔ اور یہ تقریر بھی ہو سکتی ہے کہ چوبیس اونٹ میں۔ اور وہ جو اس سے کمتر ہو اسکا صدقہ غنم سو ہر پانچ شتر کو

ایک ہے اور ذکر بکری کا تاکید کے لئے ہے فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی پس جب بھیجو اونٹ پچیس عدد کو پہنچیں تیس تک تو اسمیں واجب بنت مخاض ہے جو ماده ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ فِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اور جب بھیجو پھیلیں کو پہنچیں تا اکتیس تو اسمیں واجب لبون ہے جو ماده ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ اور جب پھیلیں پھیلیں پھیلیں تالیس کو ساٹھ تک تو اسمیں حقہ ہے واجب جس سے کہ بوجھ اٹھا سکے کہ سفر اور چست کر سکے وہ ناقہ جو پورا سالہ ہو فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فِیْهَا جَذَعَةٌ اور جب بھیجو اکسٹھ کو ستر پر پانچ تک تو اس میں واجب ہے جذعہ ہے فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ پس جب بھیجے ستر پر بھیجو کو نوے تک تو اسمیں دو بنت لبون ہیں فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَتِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فِیْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ پس جب بھیجو نوے پر ایک کو ایک سو بیس تک تو اسمیں دو حقہ ہیں اسیکہ نر ان پر جست کرنے کے قابل ہوں فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ پس جب زیادہ ہوں اونٹ ایکسو بیس پر - پس ہر چالیس میں جو ایک سو بیس پر زیادہ ہوں ایک بنت لبون ہے وَفِیْ خَمْسِیْنَ حِقَّةٌ پس ہر پچاس میں جو زیادہ ہوں زکوۃ پک حصے ہے - یہ روایت اخذ کی گئی شافعی کی ہے جو ایک سو بیس سے زیادہ ہو تو حساب کا مدار بعینات اور خمسینات پر رکھا گیا ہے اور حنفیہ کے پاس اسکے بعد ہر پانچ زیادہ میں ایک بکرا ہے پس مثلاً ایک سو پچیس اونٹ میں دو حصے ہیں اور ایک بکری وعلی ہذا القیاس وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَةٌ اور جو شخص کہ نہیں ہے اسکے پاس مگر چار شتر تو اسمیں زکوۃ واجب نہیں اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا مگر یہ کہ چاہے اسکا مالک صدقہ نافلہ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ فَفِیْهَا شَاةٌ اور جبکہ پہنچے پانچ شتر کو تو اسمیں ایک بکری ہے وَفِیْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِیْ سَائِمَتِهَا اِذَا کَانَتْ اَرْبَعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ اور زکوۃ بکروں کا جو چراگاہ میں چرتے ہوں جبکہ ہوں چالیس سے ایکسو بیس تک ایک بکری ہے فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَةٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ شَاتَانِ جبایک سو بیس پر زیادہ ہو دو سو تک زکوۃ دو بکریاں ہیں فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ فِیْهَا ثَلَاثُ شِیَاهٍ پس جب زیادہ ہوں دو سو پر تین سو تک تو اسمیں تین بکریاں ہیں فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَةٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ پس جب زیادہ ہوں تین سو پر تو ہر سو میں ایک بکری ہے فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِیْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَیْسَ فِیْهَا صَدَقَةٌ پس جب ہوں جنگل میں چرنے والی بکری کم چالیس سے تو اسمیں زکوۃ نہیں اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا مگر یہ کہ چاہے اسکا مالک صدقہ نفل تو تبرع کے راہ سے دیسکتا ہے وَفِی الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ اور دو سو درہم وزن روپلی میں سکہ ہو یا عیر سکہ ربع عشر کا یعنی پانچ درم زکوۃ ہے اور جو زیادہ ہو دو سو درم تو اسی حساب سے ربع عشر واجب ہے اور امام ابو حنیفہ کے پاس دو سو درم ہو پر چالیس درم زیادہ ہو تو یکدرم ہے اور ایسا ہی ہر چالیس میں مگر چالیس سے کم میں کچھ نہیں فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَمِائَةٌ فَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ پس اگر نہ ہوں درہم چاندی کے مگر ایک سو اور نوے تو اسمیں زکوۃ سے کچھ واجب نہیں اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ رَبُّهَا مگر یہ کہ چاہے صاحب مال دیوے صدقہ نفل

باب لَا تُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب اس بیان میں کہ لیا نہ جاوے زکوۃ میں کہ لیا جاوے چارپایوں کے جانور بڑی عمر کا اور نہ عیب دار اور نہ ناقص جو کم قیمت ہو اور نہ لیا جاوے نر مگر اگر چاہے زکوۃ وصول کرنیوالا از راہ مصلحت

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثُمَامَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی لَمَّا کَتَبَ لَهٗ الصَّدَقَةَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ رَسُوْلَهٗ وَکَانَ یُخْرِجُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةً وَّلَا ذَاتَ عَوَارٍ وَّلَا تَیْسٌ اِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ انس نے حدیث کی ابوبکر نے لکھا وہ زکوۃ جو حق تعالی اپنے رسول پر فرض ٹھہرایا کہ نہ نکالے زکوۃ میں بکرا بوڑھا یا عیب دار یا ناقص مگر یہ کہ چاہے مصدق

باب اَخْذِ الْعَنَاقِ فِی الصَّدَقَةِ

باب حکم میں لینے بکری کے زکوۃ میں عناق بفتح عین مہملہ و نون آخر میں قاف عناق اکیسالہ کو کہتے ہیں جو دوسرے میں قدم دھری ہو

حدثنا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے خدا تعالی کی اگر پھیر کر دیں میرے اوپر ندلیوں مجھ ایک بچہ غالہ جاوا کرتے تھے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف البتہ جنگ کرونگا میں انکے اس دینے پر - ظاہر یہ ہے کہ یہ فرمانا بطریق تشدید و تغلیظ کے تھا اور بعض روایات میں عقال شتر آیا ہے واللہ اعلم قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں تھا یہ جز و جہد قتال پر مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ تحقیق اللہ تعالی نے کھول دیا سینہ ابوبکر کا اس جنگ اور اسکی حقانیت پر انکو کچھ تردد نہ رہا - پس میں نے جانا کہ مقرر حق وہی ہے - یہ حدیث اور سب تمام اجزاء کے سابق میں گذری مقصود یہاں یہی جز ہے کہ دلو

منعوني سناقا - اور اس جزو احکام کے اس باب میں کچھ داخل کیا جاتا نہیں **باب لا** وتخدکرائم اموال الناس في الصدقة - باب اس بیان میں کہ لیا نہ جاوے بہتر مال لوگو نکا زکوۃ میں کسی قسم میں ہو **حدثنا** اُمَيَّةُ هُوَ ابْنُ بِسْطَامَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ جب پیغمبر خدا نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا - سنجاد یمن کے لوگون پر قاضی ٹھہرایا اور حکم فرمایا کہ لیجے صدقات وصول کریں فَقَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى أَهْلِ كِتَابٍ اور فرمایا کہ تو قدوم لاتا ہی یعنی جاتا ہی اہل کتاب پر جو یہود ہین یعنی جہال کفار کے سی نہین ہین فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ پس چاہیے کہ ہو پہلی چیز جو تو بلاوے انکو طرف اسکے وہ معرفت خدا ہو یعنی توحید کی طرف چنانچہ یک روایت مین فضل بن علاء کے ان یوحدوا اللہ آیا ہی - یہان عبادت معنی مین معرفت کے ہی - جیسا کہ اس آیت مین وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ - اور ما بعد کا قرینہ بھی اس حدیث مین معرفت پر دال ہی چنانچہ فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ جب انھون نے پہچانا اللہ تعالیٰ کو جن چیزون سے کہ پہچانا جا ہی - تو خبر دی انکو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہی اوپر پانچ نمازین - اہل کتاب تو نماز پڑھتے تھے لاکن پانچ نماز خاصہ اسی امت مرحومہ کا ہی فَإِذَا فَعَلُوا الصَّلَاةَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ پس جب وے ادا کیا کرین پانچ نمازین تو خبر دی انکو کہ مقرر اللہ تعالیٰ فرض کیا ہی اوپر زکوۃ کہ لیا جاوے اموال سے انکی غنیا کے اور صرف کیا جاوے فقرا پر انکے فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ جب انھون نے اس باب مین اطاعت کی لینے زکوۃ اور مت لے انسے وہ مال جو نفیس تر ہو کہ بچہ بھاری بہتر اور نفیس چیزین بہت عزیز رہتے ہین غرض راہ خدا مین انکی رضا و رغبت سے لیا چاہیے **باب** لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ باب اس بیان مین کہ زکوۃ نہین ان اونٹون مین جو پانچ سے کم ہون ذود کا اطلاق مذکر مونث واحد جمع پر آتا ہی اگر کہا جاوے کہ معاذ کو یمن کے طرف بھیجنا حج اور روزہ فرض ہونیکی بعد تھا پھر کس لیے یہان اسکا ذکر نہ آیا - تو اسکا جواب یہ لکھے ہین کہ اس حدیث کے بعض راویون سے مختصر آیا ہی یعنی فی الواقع حضرت نے معاذ کو جمع و روزہ کا بھی حکم فرمایا لیکن اس حدیث مین یا وی اختصار کے لئے ذکر نکیا **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ فرمایا نہین ہی پانچ وسق سے کم مین کچھ سو زکوۃ و لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ اور نہین ہی پانچ شتر سے کم مین زکوۃ **ف** یہہ سند شافعی کی ہی مگر امام اعظم کے پاس راحت سے حاصل ہوتی ہی سو چیز مین قلیل و کثیر کا اعتبار نہین کہ انکی سند وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَتِ الدَّالِيَةُ نِصْفُ الْعُشْرِ یعنے آسمان کے پانی سے جو زراعت ہو اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جو باوڑی کے پانی سے زراعت کرنی اسمین آدھا دسوین حصہ کا زکوۃ ہی یہہ حدیث عام ہی قلیل و کثیر کو اتنی قسطلانی **باب** زَكَاةِ الْبَقَرِ باب بیان مین واجب ہونے زکوۃ کے جنس گاؤ سی وقال أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْرِفَنَّ مَا جَاءَ اللهُ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ ہر آینہ مین پہچانتا ہون اس مرد خدا کو جو اسکو ایک گاؤ ہی اور اسکو آواز ہی - یہہ بات اس شخص کے حق مین ہی جو گاؤیون کا زکوۃ نہ دیا اور قیامت مین اسکا عذاب پاویگا خوار بجا مہملہ و خفت واؤ گائی کے آواز کے معنے مین ہی وقال جُؤَادٌ مواف کہتا ہی بضم جیم و ہمزہ و ہر دو ایک معنی مین ہین تُحَاسِرُونَ أَيْ تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تُحَاسِرُ الْبَقَرَةُ اس آیت کو جیسا کہ عادت مولف کی ہی تفسیر لفظ غیب کے لئے ایراد کیا ہی یعنی بجاروں جو سورہ مومنون مین واقع ہوا یہ فعون کے معنے مین ہی یعنے بلند کرتے ہین اپنے آوازین جیسا کہ بلند کرتا ہی بیل اپنے آواز کو **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ صلے اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ ابوذر نے کہا کہ مین بھیجا انکی طرف یعنے حضرت کے طرف - آپ نے فرمایا قسم ہی اس پروردگار کی کہ میری ذات جسکے ہاتھ مین ہی - یا فرمایا قسم اسکی کہ جسکے سوا معبود بحق نہین - یا جیسا کہ قسم کھائی ابوذر نے - ابوذر نے شک کیا حضرت کے سوگند کھانے مین مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ نہین ہی کوئی مرد موجود ہون اسکو اونٹ یا گاؤ یا بکری جس حال مین کہ ادا نکیا زکوۃ اوسکا مگر یہہ کہ لایا جاویگا وہ مردان اونٹون و گاؤن اور بکرون کے ساتھ اعظم ما تكون و اسمنه جس حال مین کہ وہ بہت موٹے اور قوی ہو تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا

حضرت معاذ کو یمن کا حاکم کر کے بھیجنا

زکوۃ گاؤ کا

جس حال میں کہ یا مال کی پیٹھ کے پیچھے سمت سے اور جو مانند سم کے ہو ست ہو کہ تنطی یقصر دونہا اور یا رگیا اسکو اپنی سنگ سے کلما جازت اخراھا ردت علیہ اولاھا حتی تعود اولاھا کہ ایک جانو گذر گیا تو اسپر لاوے گا حتی یقضی بین الناس یہاں تک کہ تاکہا جاوے حسنا لو گو میں سراکہ یکبر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ہے کہ اس حدیث کے لانے سے یہ تبرکا صیانۃ کو گا کا اور سو مروی ہے ابو ہریرہ سے بھی روایت کیا گیا ہے

باب الزکوٰۃ علی الاقارب باب ہے بیان میں صرف کرنے زکوٰۃ کے خویشوں پر اور صلہ رحم وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لھا اجران اجر القرابۃ والصدقۃ فرمایا حضرت نے کہ اس عورت کو دو اجر ہیں جو صرف کرے تا ہم خویشوں پر ایک صلہ رحم کی قرابت کا دوسرا صدقہ کا۔

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ انہ سمع انس بن مالک یقول کان ابو طلحۃ اکثر انصاری بالمدینۃ مالا من نخل الیہ کہ تھا ابو طلحہ مدینہ کے انصار سے زیادہ مال والا درختوں کے خرما سے وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء اور تھا دوست مال سے اسکے پاس یہ باغ ایک باغ کا نام ہے اس لفظ کی تحقیق اور معانی میں بڑا اختلاف ہے اور مراد یہاں باغ ہے وکانت مستقبلۃ المسجد اور تھا باغ قبالہ مسجد کے وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلہا ویشرب من ماء فیہا طیب اور تھے حضرت تشریف لاتے اس باغ میں اور پیتے فرماکر شربے اس باغ میں اچھا پاکیزہ وقال انس فلما انزلت ھذہ الآیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون انس نے کہا میں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جو خدا تعالیٰ کی رحمت ہے یا جنت۔ جبتک کہ تم خرچ کرو اس میں سے جو کہ تم کو دوست رکھتے ہو۔ مال و جاہ سے مومنوں کی اعانت اور جہاد میں جان دینے سے قام ابو طلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب اموالی الی بیرحاء کھڑا ہوا ابو طلحہ حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مقرر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تنالوا البر الخ اور مقرر میرے اموال سے دوست میرے پاس یہ باغ ہے وانہا صدقۃ للہ ارجو برہا وذخرھا عند اللہ اور مقرر یہ باغ صدقہ ہے واسطے اللہ کے امید رکھتا ہوں نیکی اور خوبی کی اور اسکے ذخیرہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے فضعہا یا رسول اللہ حیث اراک اللہ یا رسول اللہ جہاں اللہ تعالیٰ آپ کو بتلاوے وہاں اسکو خرچ کیجئے قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ ذلک مال رابح بخ مال رابح انس کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا شاباش یہ مال تجھ کو فائدہ دینے والا ہے بخ ایک کلمہ ہے کہ خوش ہوا اور کسی کی ثنا کرنے کے وقت کہتے ہیں ساکھی مکرر لاتے ہیں تاکید و مبالغہ کے لو تعریف میں وقد سمعت ما قلت اور مقرر میں نے سنا اس چیز کو جو تو نے کہا وانی ارٰی ان تجعلہا فی الاقربین اور میں یہ مصلحت جانتا ہوں کہ اسکو صدقہ کرے اپنے قرابتیوں میں فقال ابو طلحۃ افعل یا رسول اللہ پس ابو طلحہ نے کہا کہ ایسا ہی کرتا ہوں یا رسول اللہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ پس تقسیم کیا ابو طلحہ نے اس باغ کو خویشوں اور اپنے چچا زاد لوگوں پر۔ یہ عطف خاص ہے عام پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے سبات پر اموال محبوبہ کا لقطہ کرنا نزدیک کے خویشوں پر بہتر ہے۔ اور جو اتفاق کہ آیت میں واقع ہوا لفظ احب اور مستحب کو تابعہ شرح متابعت کی ہے عبداللہ بن یوسف کی روح بن عبادہ و البصری نے مالک سے وقال یحیی بن یحیی واسمٰعیل عن مالک مال رابح اور یحیی بن یحیی نیشاپوری اور اسمٰعیل بن ابی اویس نے امام مالک سے لایا ہے کہ سابح یا ثمانۃ تجارہ ہے سو عوض میں نفع کے یا سو فرد عمدہ کا یعنی قریب الفایدہ یعنی اس کا نفع اسکی مالک کو جلد پہنچتا ہے یا اسلیے کہ راحت کے معنے میں مال ہے اسکے مالک کی راحت پہنچتی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ ترجمہ میں صریح یہ بات ہے کہ مال زکوٰۃ خویشوں پر صرف کرنا اور حدیث سے یہ دلالت نہیں کرتی ہے کیونکہ ابو طلحہ نے جو صرف کیا مال زکوٰۃ سے نہیں بلکہ ظاہر صدقہ نافلہ ہے کہ مراد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ اسکی جواب دیا ہے کہ ابو طلحہ نے اسکا جواب دیا ہے کہ مراد ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی یہ تھی کہ اسکی عادت ہے صرف ان کو زکوٰۃ کا تو صدقہ نافلہ پر قیاس کیا

وفیہ تابعہ اسمٰعیل ابن ابی اویس وقال احمد بن صالح اخبرنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر قال اخبرنی زید عن عیاض بن عبداللہ عن ابی سعید الخدری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اضحی او فطر الی المصلی ثم انصرف فعظ الناس وامرھم بالصدقۃ فقال ایہا الناس تصدقوا فمر علی النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی رایتکن اکثر اھل النار فقلن وبم ذلک یا رسول اللہ قال تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رایت من ناقصات عقل ودین اذھب للب الرجل الحازم من احداکن یا معشر النساء الخ پس گئے ہم عورات پر اور فرمایا اے گروہ عورات صدقہ دو مقرر میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ اہل دوزخ سے تم ہی زیادہ ہو تو کہا کہ ذلک یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ تم لعنت زیادہ کرتے ہو اور ناشکرا ہو کفران نعمت کرتے ہو اپنے شوہروں کی ما رایت من ناقصات عقل ودین اذھب للب الرجل الحازم من احداکن یا معشر النساء نہیں دیکھا میں نے ناقص عقل اور نقص دین والوں میں جو لیجانی ہو عقل کو ضبط والے مرد کے ساتھ یعنی سوائے عورت کے اسکے کوئی نہیں ثم انصرف فلما صار الی منزلہ جاءت زینب امرأۃ ابن مسعود تستاذن علیہ پس پھرے حضرت مصلے سے پھر وہ اپنی منزل تشریف میں آئے زینب ابن مسعود کی عورت آئی جس حال میں کہ طلب اذن کرتی تھی گھر میں آنیکے لئے فقیل یا رسول اللہ ھذہ زینب پس کہا گیا یا رسول اللہ یہ زینب ہے فقال ای الزیانب فرمایا کہ زینبوں میں سے کونسی زینب ہے فقیل امرأۃ ابن مسعود قال نعم ائذنوا لھا فاذن لھا پس کہا گیا کہ یہ عورت ابن مسعود کی ہے۔ فرمایا کہ ہاں بیچ جانا اذن دو اسکو کہ اندر آوے پس اسکو اذن دیا گیا قالت یا رسول اللہ انک امرت الیوم بالصدقۃ فکان عندی حلی لی فاردت ان اتصدق بہ پس کہا اسنے کہ یا رسول اللہ مقرر آپنے حکم کیا آج کے روز صدقہ دینے کا اور تھا میرے پاس میرا ایک زیور اور میں نے ارادہ کیا اسکو صدقہ کرنیکا فزعم ابن مسعود انہ وولدہ احق من تصدقت بہ علیہم پس کہا ابن مسعود کہ مقررہ اور اسکا فرزند یعنی اسکی پہلی عورت کا بیٹا سلوار تم ہیں ان لوگوں کے میں اپنی زیور کو ان پر تصدق کروں قال فقال النبی صلی اللہ علیہ

نکوۃ خویشوں کو دینے کا بیان

وسلم صدق ابن مسعود زوجك وولدك احق من تصدقت به عليهم ابو سعید خدری جو ہوقت حاضر تھے کہتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا کہ سچ کہا ابن مسعود تیرا شوہر اور اسکا فرزند سزاوار تر ہیں ان لوگوں سے کہ تو صدقہ کرے اپنے زیور کو۔ ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق میں اگلی حدیث کے مانند کلام ہو جائے گا کہ امام شافعی کے مذہب میں عورت اپنا زکوۃ اپنے شوہر کو دینا روا ہے۔ اور حنفیہ کی حدیث اگلی حجت ہے۔ اور امام ابو حنیفہ و مالک و احمد نے ایک حدیث سے منع کیا ہے کہ عورت اپنا زکوۃ واجب شدہ فقیر کو دے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اگلی دوسری حدیث جواب آئیگی صدقہ نافلہ میں نا ظاہر ہے جیسا کہ جزم کیا ہے اسی معنے کے ساتھ ترجمہ کے اگلے بعین مہملہ و الف اور آخر میں کاف ہے۔ اور صدقہ نافلہ زوج پر اور دوسرے مقدم پر ہے

باب لیس علی المسلم فی فرسہ صدقۃ

باب اس بیان میں کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے گھوڑے میں زکوۃ۔ جانا کہ شیخ المحدثین شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت میں اس مقام میں بسط کلام کیا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ طرد وجرہ جو تجارت کے لئے نہ ہو اگر تجارت کے لئے ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہے بالاتفاق۔ ابو داود کی حدیث میں آیا ہے کہ تھا پیغمبر خدا حکم کرتے ہم پر صدقہ نکالیں ان چیزوں سے جو ہم بیچتے ہیں کے لئے رکھیں ہیں۔ سو امام اعظم حنیفہ اور فرقہ کے پاس اگر گھوڑے جنگل میں چرتے ہیں اور گھر میں چارہ نہیں کھاتے ہیں گھر تجارت کے لئے نہیں ہو تو اس میں زکوۃ واجب ہے کہ ہر گھوڑے سو ایک دینار دیں۔ یا انکی قیمت ٹھہرا کے۔ ہر سو درہم سے پانچ درہم دیں۔ اور دار قطنی کی حدیث میں جو بیہقی نے جابر سے روایت کیا ہے فی الخیل السائمۃ فی کل فرس دینار ہے اور یہ اس حدیث کو یوں روایت کی ہے وفی کل فرس سائمۃ دینارا و عشرۃ دراھم یعنی ہر اسپ سایمہ سے ایک دینار ہے یا دس درم اور یہ ہمارا تاویل ان احادیث کی ہے جن میں گھوڑوں کا زکوۃ عفو ہونا یہ کہی ہے۔ مراد ان سے غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد کے لئے ہوں اگر چہ جنگل میں نہ چریں اور نہیں کہ زکوۃ واجب نہیں اور اس طرح عقول بین ثابت ہے کہ مراد ان عبدالملک نے گھوڑوں کے زکوۃ کے باب میں صحابہ سے مشورت کی تو ابوبکر جواب روایت کی کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے گھوڑے اور اسکے غلام میں صدقہ۔ پس عمر نے زید بن ثابت سے پوچھا کہ ابا سعید سچ کہتے ہو۔ ابوہریرہ کی کہ اے عجب تجھ کو مروان سے کہ میں پیغمبر خدا سے روایت کرتا ہوں اور وہ ابو سعید سے پوچھتا ہے کہ تم کیا کہتے ہو پس زید بن ثابت نے کہا صدق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مراد اس سے غازیوں کے گھوڑے ہیں۔ اور حضرت کے مبارک نے ذی میں کوئی گھوڑا نہیں تھا مگر انکا کہ ذی الہدیہ و شوحطہ اور بھی ہدایہ میں کہا ہے کہ خچر اور دیہاں نہ ہارلو تجیت ٹھہرانے کے عمر رضی اللہ عنہ سو مڑی ہے کہ جب ابو عبیدہ امیر شام تھے شامیوں نے انسے پوچھا کہ ہم گھوڑوں سے تجارت کا زکوۃ ہم پر کیا واجب ہے۔ ابوعبیدہ نے جواب نہ دیا پھر دوسری بار پوچھا تو انھوں نے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا تو آپ نے گھوڑوں کے مالکوں کو مخیر کیا کہ اگر چاہیں ہر گھوڑے سے ایک دینار دیں۔ اور اگر چاہیں قیمت کر کے ہر دو سو درہم سے پانچ درہم دیا کریں۔ امام سلطی نے جمع الجوامع میں عمر فاروق سے لایا ہے کہ ای اہل سنہ خیل و رہبوی اس مال میں نہیں جو زکوۃ واجب ہوئی ہے پس عربی گھوڑوں میں دس درہم ٹھہرا اور ترکی میں آٹھ درہم روایت پس معلوم ہوا کہ تجارت کے گھوڑوں میں زکوۃ ہے بالاتفاق اور غازیوں کے گھوڑوں پر زکوۃ نہیں۔ اور اگر سایم یعنی جنگل میں چرنے والے ہیں تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس انکا زکوۃ ثابت ہے اور انکے سوا دوسروں پر نہیں

باب لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ

باب اس بیان میں کہ نہیں ہے مسلمان پر اسکے بردہ میں زکوۃ

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی بن سعید عن حشیم بن عراك قال حدثنی ابی عن ابی هریرة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم وحدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا وهیب بن خالد قال حدثنا خشیم بن عراك بن مالك عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لیس علی المسلم صدقة فی عبده ولا فی فرسه۔ ابوہریرہ سے حضرت سے روایت کی کہ فرمایا نہیں ہے مسلمان پر صدقہ اسکے غلام میں مگر صدقہ فطر اور اسکے گھوڑے میں جو تجارت کے لئے نہ ہو۔

باب الصدقة علی الیتامی

باب یتیموں پر صدقہ کرنے کے فضیلت میں

حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن یحیی عن هلال بن ابی میمونة قال حدثنا عطاء بن یسار انه سمع ابا سعید الخدری یحدث ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم جلس ذات یوم علی المنبر وجلسنا حوله۔ مقرر عطا ابوسعید خدری سے سنا کہ مقررہ حدیث کرتا تھا کہ حضرت ایکروز منبر پر تشریف رکھے اور ہم آپکے طرف بیٹھے فقال ان مما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من زهرة الدنیا وزینتها پھر فرمایا تحقیق میں جن چیزوں سے تمھارے لئے خوف کھاتا ہوں میرے بعد سو وہ چیز ہے کہ کشادہ ہوگی تم پر زینت دنیا کی۔ کہ وہ ضمنیتیں ہیں حاصل ہاتھ آنے سے ہوگی فقال رجل یا رسول اللہ او یاتی الخیر بالشر پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آیا آتی ہے نیکی ساتھ بدی کے یعنی دنیا کا مال جمع کیا نعمت الٰہی ہے کیا وہ موجب عقوبت و وبال کا ہوگا فسکت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقیل ما شانك تکلم النبی صلے اللہ علیہ وسلم ولا یکلم فرأینا انه یذاك علیه قال فمسح عن الرحضاء فقال این السائل پس چپ رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پس کہا گیا کہ کیا ہے تیرا حال کہ تو کلام کرتا ہے اور حضرت بات نہیں کرتے ہیں گویا حاضرین نے سمجھا کہ آپکا خموش رہنا اور جواب نہ دینا اسکے سوال سے ناخوش ہونیکا سبب ہے فرأینا انه یذاك علیه قال فمسح عن الرحضاء فقال این السائل پس جب دیکھا کہ آپ پسینہ پونچھتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت نے پسینہ کو معرق یعنی دور کیا ہوسبب محنت کے عرق آلود ہوتے تھے اور فرمایا کہ کہاں ہے سائل گویا خوش آیا آپکو اسکا پوچھنا فقال انه لا یاتی الخیر بالشر پھر فرمایا نہیں آتی ہے نیکی ساتھ بدی کے جو کہ تقدیر الٰہی میں ہے کہ ہمیشہ نہیں ہوتی ہے۔ یہ ایک مثال ہے تمھارے تفہیم کرنا ہے۔ اس شخص کے حال سے جو مال کو جمع کرے اور اسکو ملائی

دے اور اس شخص کے مال سے کچھ نہیں نکلتا اور اس سے نفع لے۔ اور مثال اس رد و کد کے کلام کے ضمن میں یہ کہ اِنَّمَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یعنی اُگتا ہے ان چیزوں سے جو اگاوے بہار یا پانی کی سرجو وہاں ہے اور نہ دوانہ میں سود سے پالا کہ تر و تازہ ہوتے ہیں جب کھانے والا اسمیں بناوٹی کرے اور وہی ضمن نہوں۔ یہ مثال اس شخص کا ہے جو دنیا جمع کرنے میں افراط کرتا ہے اور مقصد کو نہیں دیتا ہے اور پرہیز میں اس کی پروا نہیں کرتا ہے اور آخرت میں عذاب کھنچتا ہے اور ہوتا ہے خصوصاً جب اور حرام اور شبہ سے مع کیا ہو الّا آکِلَۃَ الْخَضِرَاءِ اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت وثلطت ثم عادت فاکلت یہ مثال ہے اس کی کہ مال حلال اور حرام اور شبہ سے مع کیا ہو اور اسکو کھاوے میں بیلنے روی کرے یہاں تک کہ پھول جاوے اور پہلو اسکا زیادہ کھانے سے بیس و صد مثال کی نوبت ہو جیسے آفتاب کے ناوہ گرمی سے جھومر جاوے پھر پرانکرتی ہے اور پیشاب کرتی ہے اور چرنی اگالدان میں بھر بیٹھتی ہے اور کھانے میں بیلنے روی کرتی ہے یہاں تک کہ مال اپنی ذات میں بہتر ہے لیکن ہری اسکے طالب کے طرف سے جیسے پانی ہوا گاہ سبزی ہو اور غور سے دیکھیں تو سب بہتر ہو لیکن ہلاکی دیوے اسکے کھانے والے کے طرف سے کہ زیادہ کھلاوے تو ہلاک ہو اور بقدر حاجت کھاوے تو نفع ہو وَاِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرَۃٌ حُلْوَۃٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ ھُوَ اَعْطٰی مِنْہُ الْمِسْکِیْنَ وَالْیَتِیْمَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور مقرر یہ مال متاع دنیا کا شیریں اور اچھا اور خوش آتا ہے نظر میں اور شیریں اور اچھا اور خوش آتا ہے نظر میں اور شیریں ہر چکھنے میں۔ پس مبارک ہے وہ صاحب مال مسلمان جو ہووے اس سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو اور کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ایسی ہی کوئی عبارت ہے جو حضرت راوی نے اپنا طریق فلم سے یہ عبارت جملہ میں ادا کی ہے فجعل فی سبیل اللہ والمساکین وابن السبیل اور مثال دوسرے شخص کی یہ ہے وَاٰیَۃٌ مِنْ بَاحَتِہٖ بِغَیْرِ حَقِّہٖ اور مقرر وہ شخص جو مال بلا حق شرعی جمع کرتا ہے اور حد حرام سے پیدا کرتا ہے اور اس مال کو جہاں صرف کرنا ہے نہیں کرتا ہے اور اسکو صرف کرتا ہے کا جو حق ہے اسکو دیتا ہے نہیں آتا ہے کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ پس وہ شخص کے مانند ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا ہے یہ خاصیت ابن دنیا کی ہے کہ جسقدر کو مال ملتا ہے اسکی حرص زیادہ ہوتی ہے۔ اور جو کہ حاضر ہے اسکو کم نظر آتا ہے وَیَکُوْنُ شَھِیْدًا عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور گواہ اسکا مال گواہ ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو گونگا کر دیگا۔ یا ایک صورت پر متمثل ہو کر اسپر گواہی دیگا۔ یا جو ہر نشتر اسپر کھل تھا وہ کس طرح پیدا کیا اور کہاں جمع کیا جاتا تھا کہ کھے تھے اسپر گواہی دینگے

باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام فی الحجر

باب میں زکوٰۃ کے شوہر اور یتیموں پر جو گود میں ہوں قولہ ابو سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ہے سعید خدری نے حضرت سے

حدثنا عمر بن حفص قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنی شقیق عن عمرو بن الحارث عن زینب امرأۃ عبد اللہ عن عبد اللہ قال قد ذکرتہ لابراھیم فحدثنی ابراھیم عن ابی عبیدۃ عن عمرو بن الحارث عن زینب امرأۃ عبد اللہ بمثلہ سواء اعمش نے کہا کہ میں نے اس حدیث کو شقیق سے سنا تھا ابراہیم سے ذکر کیا جو شیخ اسکا ہے پس حدیث کی ابراہیم نے ابی عبیدہ سے سنا اسنے عمرو بن حارث سے اسنے زینب زوجہ عبد اللہ بن مسعود سے حدیث شقیق کے مانند تمام اپر یہ مقصود یہ کہ اعمش نے اپنے دو شیخ سے روایت کی ہے قالت کنت فی المسجد فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تصدقن ولو من حلیکن زینب نے کہا میں گروہ عورات صدقہ دو اگرچہ تمہارے زیور سے ہو وکانت زینب تنفق علی عبد اللہ وایتام فی حجرھا اور تھی زینب کہ خرچ کرتی تھی اپنے شوہر عبد اللہ پر اور یتیموں پر جو اسکے گود میں تھے فقالت لعبد اللہ سل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایجزی عنی ان انفق علیک وعلی ایتام فی حجری من الصدقۃ پس زینب نے اپنے شوہر عبد اللہ بن مسعود کو کہا کہ حضرت سے پوچھ کہ آیا جائز ہے میری سے یہ کہ نفقہ کروں تم پر اور یتیموں پر جو میرے گود میں ہیں صدقہ سے فقال سل انت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدت امرأۃ من الانصار علی الباب حاجتھا مثل حاجتی پس عبد اللہ نے زینب سے کہا کہ تو پوچھ حضرت سے پس میں گئی طرف حضرت کے اور پائی انصار سے ایک عورت کو حضرت کے دروازہ پر اپنی ایک حاجت کو آئی ہے مانند میری حاجت کے یعنی میں بات پوچھنے کیلئے فمر علینا بلال فقلنا سل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایجزی عنی ان انفق علی زوجی وایتام لی فی حجری پس بلال ہمارے پر گذرا تو ہم نے کہا کہ حضرت سے پوچھ جاوے سے کہ ایک کملوت سے ہے کہ آیا ہم نفقہ کریں اپنے شوہر پر اور یتیم جو ہمارے گود میں ہیں اس عبارت میں ضمیر ملتفت ہوئی حالانکہ صیغہ تثنیہ کی چاہیے۔ پس محمد احمد راوی ہے یا آنکہ زینب نے روایت میں کبھی التفات اپنے حال پر کی اور نسائی کی روایت میں علی امرأتی حاجتان واتح بہ وقلنا لا تخبر بنا اور ہم نے بلال سے کہا کہ خبر نہ دے ہماری کہ ہم دو زن ہیں کھڑی ہیں دروازہ پر فدخل فسألہ فقال من ھما قال ای الزیانب قال ای امرأۃ عبد اللہ بن مسعود پس بلال آیا اور حضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ دو عورتیں کون سی ہیں کہا زینب ہے فرمایا کون زینب میں کہا عبد اللہ بن مسعود کی عورت ہے قال نعم لھا اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ فرمایا ہاں رواہ ہی عورت کو دو اجر ہیں ایک اجر رعایت قرابت کا اور دوسرا اجر صدقہ کا۔ شوہر کو صدقہ دینا بھی اجر اہل قرابت سے ٹھہرائی تعمیم کی راہ سے یا تغلیب کے راہ سے فسطلانی نے کہا ہے اور زوج تو صلہ رحم نہیں۔ اور نسائی و طیالسی میں قال نعم لھا اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ کی ہے کہ وہ اطفال یتیم اسکے بھتیجے اور بھانجے تھے۔ اور حدیث سابق خواہیو کو زکوٰۃ دینے کے باب میں گذری کہ زینب نے کورٹ عرض کی کہ زعم ابن مسعود انہ وولدہ احق من تصدقت علیہ تو حضرت نے فرمایا لھم اجر ان اجر القرابۃ واجر الصدقۃ (حاشیہ از مرتب) دونوں لڑکے احق قائم ہیں وتدبر فی التطبیق۔ جاننا کہ اختلاف کرتے ہیں کہ مراد میاں صدقہ جو ہے یا نافلہ قائلین وجوب دلیل پکڑتے ہیں لفظ اجری سے کہ یہ لفظ وجوب میں ہی استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایک جماعت کثیر کہتی ہے کہ لفظ اجری ہو جب مندوب ہر دو میں استعمال کرتے ہیں اور سیاق حدیث دلالت کرتی ہے صدقہ نافلہ پر ہی۔ اور کہتے ہیں کہ زینب کا پہلا سوال حضرت سے بالمشافہ تھا اور دوسرا سوال بواسطہ بلال پس ظاہر ہے کہ یہ دو قضیہ ہیں ہر قضیہ میں ہر سوال صدقہ نافلہ سے تھا شوہر اور اولاد پر جو سوال دوسرے قضیہ میں ہے سوال الفرض سے تھا

حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ قال حدثنا عبدۃ عن ھشام عن ابیہ

عن زینب بنت ام سلمۃ قالت قلت یارسول اللہ الی اجر ان انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ھم بنی ام المومنین ام سلمہ نے روایت کی ہے زینب سے کہا میں نے رسول اللہ سے کہا کیا مجھ کو ثواب ہے کہ نفقہ کروں اولاد ابی سلمہ کے حالانکہ وہ میرے بیٹے ہیں مگر اولاد ابی سلمہ سے ہیں ہم اسکے دو بیٹے ہیں ایک دختر تھی فقال انفقی علیھم فلک اجر ما انفقت علیھم فرمایا کہ تو نفقہ کر پس تجھ کو ثواب ہے اس چیز کا جو تو نفقہ کرے ان پر

باب قول اللہ عز وجل وفی الرقاب اس باب کے ترجمہ میں بعض نسخوں میں ف فتح الباری میں کہا کہ حدیث میں تصریح نہیں کی بی ام سلمہ اولاد پر زکوٰۃ کا نفقہ کرتی تھیں فقط

چھوٹا غلام مکاتب کی خواہ بڑا آزاد ہونا زکوٰۃ سے نہیں صرف کر سکتے ہیں - یہ بات مجمع علیہ ہے سب کی امام مالک کے پاس زکوٰۃ سے غلام کو خرید کر کے آزاد کرنا بھی ہے - اور بخاری علیہ الرحمہ نے بھی اسکی طرف میل کیا ہے - اور انھوں نے حجت لی ہے کہ مکاتب کو مدد دینی سے غلام کو خرید کر کے آزاد کرنا بہتر ہے اسلئے کہ مکاتب ایسا غلام ہے کہ زر کتابت ہنوز باقی ہے اور اسکی اعانت کریں تو کبھی وہ آزاد ہوتا ہے کبھی نہیں اور غلام قیمت وچھوٹے نے کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں کہتے ہیں اور یہ قیاس مقابل میں بعض کے ہے جیسا کہ سعید بن جبیر و زہری و ابراہیم نخعی و شعبی سے منقول ہے غلام کو آزاد کرنا مالک کا سقط کرنا ہے اس میں تملیک نہ تو نہیں - اور تملیک کرنی ہے صدقہ میں اسلئے مال زکوٰۃ میت کی تجہیز و تکفین میں اور وہ سکا قرض ادا کرنے میں خرچ کرنا نہیں رکھتے ہیں والغارمین اور روپیہ قرضداروں کو دینا وفی سبیل اللہ اور راہ خدا میں دینا حج کے تو صدقہ کرنا کہتے ہیں اسلئے کہ حج میں خرچ کرنا ہے اور ذکر کیا ہے ابن عباس سے کہ وہ اپنا مال زکوٰۃ سے بڑھا آزاد کرتے اور حج کے قاصد کو دیتے وقال الحسن ان اشترى اباه من الزكوة جاز حسن بصری نے کہا ہے کہ اگر کوئی اپنے باپ کو جو غلام ہو اپنا مال زکوٰۃ سے خرید کر ے روپیہ دے کر تو جائز ہے ویعطی فی المجاھدین الذی لا حج لہ اور دیوے اسکے مجاہدوں کو اور اس شخص کو جو حج نہ کیا ہو بسبب فقر کے ثم تلا الحسن انما الصدقات للفقراء پھر تلاوت کی حسن بصری نے یہ آیت جو مصارف زکوٰۃ میں نازل ہوئی کہ جسمیں آٹھ گروہ مذکور ہیں

ف وہ آیت مع تفسیر یہ ہے انما الصدقات للفقراء والمساکین سوائے اسکے نہیں کہ صدقات یعنی زکوٰۃ فقراء اور مساکین کے لئے ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا ہے اسلئے کہ فقر عیشت کہتے ہیں اور مسکین وہ ہے کہ اسکے پاس کچھ نہ ہو اور امام شافعی کے پاس اسکے برعکس ہے والعاملین علیھا اور عمل کرنیوالوں کو ہے سپرد یعنی وہ لوگ جو زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہیں والمؤلفة قلوبهم یعنے وہ لوگ جنہیں اسلام میں لانے کی تالیف قلوب کے لئے مال زکوٰۃ سے تائید کریں - مولف قلوب شرفاء عرب کی ایک جماعت تھی جیسے ابوسفیان و عتبہ بن حصن و اقرع بن حابس و غیرہم دین اسلام کی ترغیف و تالیف کے لئے حضرت جناب رسالت نے غزوہ حنین کے غنائم سے انکو کامل دو غنایت فرمایا جب مولفۃ القلوب کو دینا اس غرض کے لئے تھا غالبا اسلام کے بعد جماع صحابہ وہ گروہ مصارف زکوٰۃ سے ساقط ہوئی وفی الرقاب یعنے جو باندی غلام کہ بقید بندگی میں ہیں انکو چھوڑانے میں مال زکوٰۃ خرچ کریں والغارمین اور دین زکوٰۃ قرضداروں کو جنھوں نے بسبب افلاس کے قرض کیا اور غیر معصیت میں خرچ ہو گئے ہیں - وفی سبیل اللہ اور دین زکوٰۃ راہ خدا میں جیسے غازیوں اور مجاہدوں کو جو وظیفہ نہیں لیتے ہیں کہ پل اور مسافر خانہ بھی اسی سبیل اللہ میں ہے وابن السبیل اور مسافروں کو دیں اگرچہ وہ اپنے وطن میں مالدار ہیں لیکن سفر میں بے خرچ ہو گئے ہیں - فی ایھا اعطیت اجزات ان آٹھ جگہوں سے جس ایک جگہ میں صرف کیا جاوے درست ہے یعنے بنا سب ان زکوٰۃ آٹھ گروہوں سے ایک کو دینا بھی جایز ہے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ کا - اور شافعیہ کہتے ہیں کہ سب مصارف میں خرچ کیا جاوے ظاہر کہ ایک وقت اور ایک جگہ میں نہ ہو بشارہ وقال النبی صلی اللہ علیہ ان خالدا احتبس درعہ فی سبیل اللہ اور حضرت نے فرمایا مقرر خالد نے نگہ رکھا ہے زرہ و جھنکیا ہے اپنا ساز راہ خدا میں ویذکر عن ابی لاس حملنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابل الصدقۃ فرمایا للاس سے منقول ہے کہ حضرت نے سوار کیا ہم کو زکوٰۃ کے اونٹ پر حج کے لئے

حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب قال حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصدقۃ حکم کیا پیغمبر خدا نے صدقہ کا - مراد صدقہ واجب ہے اس لئے کہ مسلم میں طریق سے ورقا کے ابوالزناد سے واقع ہے کہ حضرت نے عمر الخطاب کو صدقہ وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ وہ صدقہ واجب ہوگا - اس لئے کہ صدقہ نفل وصول کرنیکے لئے کسیکو نہیں بھیجتے تھے - اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد صدقہ نفل ہے کس لئے کہ اگر واجب ہوتا صحابہ کا ساتھ گنجایش نہیں رکھتا ہے فقیل منع ابن جمیل وخالد وابن الولید وعباس عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ پس کہا گیا کہ نہیں دیا ابن جمیل اور خالد اور عباس نے اور اسکے لوٹا کرنے سے آگاہ کیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما ینقم ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ پس حضرت نے فرمایا کہ ناخوش نہیں رکھتا ہے اور انکار نہیں کرتا ہے ابن جمیل مگر اس لئے کہ فقیر تھا پس غنی کیا اسکو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے اور اسکا رسول جو غنایم کی اباحت آپکے ہی طفیل سے ہوئی معنے یہ کہ زکوٰۃ نہیں دینے کے لئے کوئی موجب نہیں ہو سکے اور یہ وجہ تو موجب کمال کا ہے نہ منع زکوٰۃ کا پس ابن جمیل کو سزا نہیں کہ زکوٰۃ نہ دیوے اور مردود ہے کہ ابن جمیل منافق تھا اور اسکے بعد توبہ کیا وامّا خالد فانکم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ اور فرمایا لاکن خالد مقرر تم اسپر ظلم کرتے ہو طلب زکوٰۃ میں مقرر وہ نگاہ رکھا ہے زرہ اور جنگ کے ہتیار اور گھوڑے اور اسباب جنگ لغت خدا میں بعنوان چیزوں کو راہ خدا میں وقف کیا ہے یعنے وہ کچھ مال نہیں رکھتا ہے بلکہ ان چیزوں پر اخذ ضروری چیزیں پر اخذ لیں وقف کیا پس منع زکوٰۃ کی نسبت اسکے طرف ظلم و تہمت ہوئی وامّا العباس عم النبی صلی اللہ علیہ فھی علیہ صدقۃ ومثلھا معھا اور لاکن عباس پس وہ چچا پیغمبر کا ہے وہ زکوٰۃ و فضل ادا کرنے سے اس طرح ادا کرے گا - پس وہ اسکا صدقہ دو چند ہوگا اور مانند اسکے ساتھ اسکے لازم کرمایا پیغمبر نے کہ وہ صدقہ ضرور ہے آپ پر زکوٰۃ نہیں قسط تابعہ ابن ابی الزناد عن ابیہ متابعت کی ہے شعیب کی ابن ابی

زناد نے اپنے باپ سے وہ قال ابن اسماعیل عن ابی الزناد ھو عبدہ ومثلھا معھا قال ابن جریج حدثت عن الاعرج بمثلہ اور ابن جریج نے کہا کہ حدیث کیا گیا ہوں میں ابوہریرہ سے مانند حدیث مکحول کے

باب لا یستعفف عن المسئلۃ باب عفت طلب کے نہ میں سوال کرنے سے اور مومنہ کے سوال

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی سعید الخدری ان ناسا من الانصار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطاھم ثم سالوہ فاعطاھم حتی نفد ما عندہ ثم قال ما یکون عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعفف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر

حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لان یاخذ احدکم حبلہ فیحتطب علی ظھرہ خیر لہ من ان یاتی رجلا فیسالہ فیعطیہ او یمنعہ ابو ھریرۃ

حدثنا موسیٰ حدثنا وھیب قال حدثنا ھشام عن ابیہ عن الزبیر بن العوام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ الحطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللہ بھا وجھہ خیر لہ من ان یسال الناس اعطوہ او منعوہ

حدثنا عبدان قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا یونس عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر وسعید بن المسیب ان حکیم بن حزام قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم سالتہ فاعطانی ثم قال یا حکیم ان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بسخاوۃ نفس بورک لہ فیہ ومن اخذہ باشراف نفس لم یبارک لہ فیہ کالذی یاکل ولا یشبع والید العلیا خیر من الید السفلی قال فقلت یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا ارزا احدا بعدک شیئا حتی افارق الدنیا فکان ابو بکر یدعو حکیما الی العطاء فیابی ان یقبل منہ شیئا ثم ان عمر دعاہ لیعطیہ فابی ان یقبل منہ فقال انی اشھدکم یا معشر المسلمین علی حکیم انی اعرض علیہ حقہ من ھذا الفیء فیابی ان یاخذہ فلم یرزا حکیم احدا من الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی توفی

باب من اعطاہ اللہ شیئا من غیر مسئلۃ ولا اشراف نفس باب اس میں کہ جو شخص کہ دیوے اسکو اللہ تعالیٰ کوئی چیز بغیر سوال کے اور بغیر زیادہ حرص کے ذکر تو اسکو قبول کرے اور من جانب اللہ سمجھے فی اموالھم حق للسائل والمحروم اور قرآن کریم میں وارد ہوا کہ اموال میں اغنیاء اور اتقیا کے ایک حق ثابت ہے سوال کرنیوالے کے لئے اور پرہیزگار کے لئے جو سوال نہیں کرتا ہے

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن الزھری عن سالم ان عبد اللہ بن عمر قال سمعت عمر یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ من ھو افقر الیہ منی فقال خذہ اذا جاءک من ھذا المال شیء وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ

فائدہ کی برائی

فائدہ کے طلب کرنے والے کی برائی

جس جلال میں کہ تم کہہ نہ سکو اور سوال کرنے والا سوال کرے اسکو وہ عطا کرے بشرطیکہ تابعدار نفس کو اسکے طلب میں بحکم ہو ۔ اور جو حکم کہ بشرط کے ساتھ ہو تو اپنے نفس کو اسکے طلب میں بحکم ہونا چاہئے

باب ما جاء فی سؤال المسئول امتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشفاعۃ

شخص کے جو سوال کرتا ہے زیادتی کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کا زیادہ جمع ہونیکو

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال حدثنی سعید بن المسیب وابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت عبد اللہ بن عمر قال سمعت عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما زال الرجل یسأل الناس حتی یأتی یوم القیامۃ لیس فی وجہہ مزعۃ لحم یعنی آنیکا قیامت کے دن جس حال میں کہ نہیں اسکے منہ پر ٹکڑا گوشت کا بالکل ہڈی پر گوشت کا ۔ اور مزعہ لقمہ یعنی ٹکڑا گوشت کا ۔ اور مضغ عین مہملہ اور یہ کسرہ مضغ سے بھی ہے معنی نہیں پارہ گوشت کے یا گوشت کھیلا ہوا ۔ اور تخصیص منہ کی بسبب مشاہدہ عقوبت بن سالی کے ہے کہ سوال سے پرہیز کریگا ۔ یا امر ہو بمکارم اخلاق اور ہدایت ہو جیسا کہ دوسری روایت میں صریح ہے معنے اوپر متضمن ہیں زیادتی کے اور نہ ظاہر حدیث شامل ہے زیادتی کے اور نہیں چاہئے والیکو لیکن مولف علیہ الرحمہ نے بمقتضای قواعد شرعیہ تخصیص کی اور کہا کہ وعید اسکے باب میں ہے جو بلا حاجت زیادتی کے لئے سوال کرے وقال ابن ابی ذئب یوم القیامۃ اور فرمایا مقرا قاف نے ذیلکو یعنی آنیکا قیامت کے روز اور لوگ اسکی گرمی سے پسینہ پسینہ ہونگے حتی یبلغ العرق نصف الاذن یہاں تک پہنچیگا پسینہ اسکا کہ کان تک فبینما ہم کذلک استغاثوا بآدم ثم بموسی ثم بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم پس جبکہ یہاں اس حال کے لوگ اس طرح پر ہونگے فریاد کرینگے آدم سے پھر موسی سے پھر محمد سے علیہم الصلوۃ والسلام اس حدیث میں اختصار آیا ہے ۔ اور حدیث شفاعت سے معلوم ہوا کہ اور گھومنے بھی جائینگے مناسبت اس کلام کی بیان کے ساتھ یہ ہے کہ جب آفتاب نیچے پھنچے گا تو جسکے منہ پر گوشت نہ ہوگا سخت تر اور زیادہ تر ہوگا ۔ اور اسوقت جو امتیں شفاعت کے لئے جمع آدمیوں کی زیادہ بہت ہونگی اور پشیمان ہونگی وقال عبد اللہ بن صالح حدثنی اللیث قال حدثنی ابن ابی جعفر یستمع لیقضی بین الخلق فیمشی حتی یأخذ بحلقۃ الباب اور زیادہ کیا عبد اللہ بن صالح نے ذوالشیوخ سے روایت کرکے کہ حدیث کی میرے واسطے لیث نے کہا حدیث کی میرے واسطے ابو جعفر نے ۔ پس شفاعت کرینگے حضرت تاکہ حکم کیا جاوے درمیان لوگوں کے ۔ پس آئینگے حضرت یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کے حلقہ کو پکڑینگے فیومئذ یبعثہ اللہ مقاما محمودا یحمدہ اہل الجمع کلہم ۔ پس اس روز اٹھاویگا اسکو اللہ تعالی مقام محمود میں کہ شکر کرینگا آپ کا اور تا کرینگے آپ کی سب اہل جمع ۔ یہ اشارہ ہے طرف قول الہی کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنی قریب ہے اسی سبب کہ اٹھاویگا تجھکو پروردگار تیرا مقام محمود میں

ف مترجم کہتا ہے کہ صاحب مواہب لدنیہ نے زیادہ حدیث سے لیا ہے کہ حضرت نے اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا ہو المقام الذی اشفع فیہ لامتی یعنی یہ مقام محمود کہ تفسیر عالم التنزیل میں لیا ہے والمقام المحمود ہو مقام الشفاعۃ لامتہ محمد یوم یفزع الاولون والآخرون یعنی مقام محمود وہ مقام ہے کہ حضرت اس مقام میں اپنی امت کی شفاعت کرینگے اور سب سے پہلے لوگ آپ کے پاس آئینگے اور اپنے اسناد سے انس بن مالک سے حدیث لائی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں سب خلق سے پہلا ہوں کہ خروج میں اور لوگ کھینچنے والا ہوں بے محمد متع ہوں اور میں انکا خطیب ہوں جب وہ خموش ہوں ۔ اور میں انکی شفاعت کرنیوالا ہوں جب وہ مایوس ہوں ۔ اور میں انکو بشارت دینیوالا ہوں جب وہ مایوس ہوں ۔ اور اس روز کرامت کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس روز آدم اور غیر آدم کے اولاد میں سے میرے ہاتھ میں حمد ہوگا ۔ اور میں ہی سب اولاد آدم سے اللہ تعالی کے پاس زیادہ گرامی ہونگا ۔ اور ہزار خادم مرتے اطراف طواف کرتے ہونگے مانند لولوی خشان کے یا مانند بچوں کے پراگندہ ۔ اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا میں سید ہوں اولاد آدم کا اور سب سے اول میری قبر شق ہوگی ۔ اور اول میں شفاعت کرنے والا ہوں ۔ اور اول میری شفاعت قبول ہوگی اور مجاہد نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ تعالی اپنا عرش پر بٹھلاویگا اور عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ کرسی پر بٹھلاویگا انتہی اور تفسیر حسینی میں لباب سے نقل کیا ہے کہ عمار و روی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت نے مقام محمود کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالی مجھے نزدیک کریگا اور اپنے ساتھ عرش پر بٹھلاویگا لفظ حدیث یہ ہے یدنینی اللہ فیقعدنی معہ علی العرش معیت کے لئے ہی معی کہتے ہیں جو عندیت کے لئے اس آیت میں ہے ان الذین عند ربک یعنے اور مکانت ہے نہ مکان اور منزلت ہے نہ منزل ۔ اور امام ثعلبی نے لایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی کا استوا عرش پر اس طرح پر نہیں کہ چھوڑتا ہے مکان لائق اور ملک لائق اسی صفت پر ہے جو عرش کو پیدا کر نہ بنانے سے آگے تھا کیا اول میں اور ابد میں اپنی ذات سے قایم ہے پس حضرت کو بٹھلانا عرش پر ہو یا زمین پر نسبت اپنی ذات کے ساتھ یکساں ہے ۔ اور عرش پر بٹھلانے سے وہ مقصود تعظیم و تکریم ہے جنانچہ اس جنس کی ہے ۔ اور امام محقق الاسلام محمد غزالی احیاء العلوم لکھتے ہیں ۔ تنزیہ یہ عقیدہ رکھا جاوے کہ اللہ تعالی جسم صورت والا نہیں جو ہر محدود اور ذی مقدار منقسم ہو سکے میں جسام کا مشابہ نہیں ۔ نہ وہ جوہر ہے نہ اسمیں کوئی جوہر حلول کی اور نہ وہ عرض ہے نہ اسمیں کوئی عرض حلول کی ہے بلکہ وہ نہ کسی موجود کے مشابہ ہے نہ کوئی اسکے جز و کا مانند ۔ نہ کوئی اسکے جز و کا نہ وہ کسیکے جز و کا نہ کسی مقدار میں محدود ہے ۔ نہ اطراف جہات اسکو محیط ۔ اور نہ زمان اسکو گھیر سکے نہ زمین اور وہ عرش پر بسطرح ہے جسطرح وہ خود فرمایا ۔ اور جس اعتبار سے کہ اسنے قصد کیا یعنی عرش کو چھونے اور بیٹھنے اور جگہ پکڑنے اور بیٹھنے کی جگہ ٹیلے سے پاک ہے ۔ عرش اسکو نہیں اٹھاتا بلکہ عرش اور حاملین عرش سب اسکی لطف قدرت اٹھائی ہوئی ہے ۔ اور سب اسکے قبضہ قدرت میں دبے ہوئے ہیں ۔ اور وہ عرش اور آسمان اور حد زمین تک سب چیزوں کے فوق ہے اور اسکی فوقیت اس طرح کی ہے کہ اسکو عرش سے قرب ہو اور نہ زمین سے دوری بلکہ عرش اور آسمان کے نزدیک فرد اور زمین اور خاک سے دور ہونے میں برتر اور پاک ہے ۔ اور باوجود اسکے وہ ہر موجود چیز سے قریب ہے اور بندے کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہے کیونکہ اسکی نزدیکی اجسام کے نزدیکی ہونیکے مشابہ نہیں جسطرح کہ اسکی ذات اجسام کی ذات سے مشابہ نہیں ۔ اور دیکھنا وہ کسی چیز میں حلول کرنا نہیں اور نہ اسمیں کوئی چیز حلول کرے ۔ اس بات سے برتر ہے کہ کوئی مکان اسکا محیط ہو بسبب اسکی ذات کے زمان اسکو گھیر سکے ۔ بلکہ وہ مکان و زمان کے بننے سے پیشتر موجود تھا ۔ اور وہ اب بھی ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا ۔ اور یہ کہ وہ ہر مخلوق سے جدا ہے بسکی ذات میں اسکا سوا دوسرا اور کسی چیز کی ذات میں اسکی ذات ۔ اور یہ کہ وہ بدلنے سے اور انتقال سے مقدس ہے ۔ حوادث اسمیں حلول کریں عوارض اسکو پہنچیں بلکہ وہ اپنی ہر نگی صفات میں ہمیشہ منزہ رہتا ہے ۔ اور اپنی صفات کمال میں کسی ذاتی

حضرت کی شفاعت عامہ محمودہ میں

حضرت کو انبیاء کا سردار کہنے کی وجہ

فرقہ اشعریہ کی تحقیق

کی ہوکو جلعت نہیں جس سے اسکا کمال ہو اور یہ صفت تعلق کے سبب سے اسکا جو وہ ذات خود معلوم ہو اور اسکا اعلام اور احسان اچھو لوگوں پر جہت میں ہے کہ اپنی ولایت و ولایت کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذات کی آنکھ سے سوا کچھ اور دیکھا

انتہے خلاصہ کلام الامام حجۃ الاسلام یہ کہ بعض احادیث میں آیا کہ ان اللہ فوق عرشہ وہ اور ہو اللہ تعالیٰ فوق العرش ہے لیکن دوسری احادیث اللہ تعالیٰ ہر جگہ بالذات حاضر ظاہر ہے اور عرش سے فرش تک ہر چیز کے ساتھ قرب و معیت رکھتے

پر طالب صریح دیکھتے ہیں پانچ بخاری میں سے ہے آیت ان ربہ بنیتہ و بکیر القبلۃ یعنی اللہ تعالیٰ مصلی اور قبلہ کے درمیان ہے اور اسی میں ہو فان اللہ قبل وجہہ یعنی مصلی اپنے منہ پر ہوتا ہے کہ وہ جہت اور قرآن مجید

میں آیا ہے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم گردن سے زیادہ نزدیک ہیں وھو معکم اینما کنتم وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اور بھی بہت سے آیات و احادیث اسباب میں اور اہل میں اللہ تعالیٰ کے لئے فوقیت اور

قرب و معیت ہر دو ثابت ہیں ایسا کہ ہر چیز سے جو قرب و معیت کھتا ہو تو اس سے فوق بھی ہے اور ہر چیز سے فوق ہے تو اس سے قرب و معیت بھی کھتا ہے حاصل یہ کہ لفظ فوق تنزیہ کے معنی میں واقع ہے یعنی برتر و جہت بتلانے کے لئے

اور قرب و معیت فائی کیا طلاق کے لئے بلکہ فوقیت کے ساتھ قرب و معیت کے یہ معنی ہیں کہ بغیر حلول و اتحاد و تداخل کے قرب و معیت کھتا ہے اور بغیر جہت و مکان و اتصال کے فوقیت کھتا ہے جیسے کی فوقیت متکلم کا اتصال و جہت

و مکان کی مستلزم نہیں ایسا ہی کسی قرب و معیت بھی حلول و اتحاد و تداخل کی مستلزم نہیں بلکہ وہ تعالیٰ فوقیت و قرب معیت کے کیفان ہر دو کی جمعیت میں لازم جسم و مخلوق سے ایسا منزہ و برتر ہے کہ وسماء السماء

الوسماء۔ امام غزالی نے لفظ فوق العرش فوق المخلوقات اور سماء کے معنے من جہتا یا یہی معنی قواعد شریعت کے مطابق اور عقاید اہل سنت کے موافق ہیں اور سلف بھی اس معنے کے قایل ہیں لیکن بیان مبحث میں طریقہ تفویض

نہایت اسلم ہے وہ یہ کہ فوقیت و استواء اور قرب و معیت جو لفظ قرآن و حدیث ہیں ہم ہر دو پر یہ اعتقاد رکھیں کہ ایک کا اقرار دوسری کا انکار نہ ایک جگہ تاویل اور دوسری جگہ عدم تاویل اور نہ تاویلات کے مراد اللہ و مراد رسول اور ہیں کہ نہ کوئی تاویلات

منصوص صریح اور غیر منصوص اعتقادیات میں بحث نہیں بس لفظ قرآن و حدیث پر اعتقاد رکھیں اور اسکی معنی مراد کو کیفیت کے مشابہ یہ تفویض کر دیں بس اللہ اعلم قال معلی حدثنا وھیب عن النعمان بن

راشد عن عبد اللہ بن مسلم اخی الزہری عن حمزۃ سمع ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المستکثرۃ مراد یہ کہ ابن عمر نے رسول کے باب میں حضرت سنا یعنی حدیث کے جزو اول میں سوائے

زیادتی کے جسکا آخر عرض رسم ہے **باب** قول اللہ لا یسئلون الناس الحافا یہ باب بیان میں ہر آیت شریف کا ناظر اس میں ہے کہ سوال میں الحاح کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں

ان لوگوں کی تعریف کرتا ہے کہ وہ بے ضرورت کے بسبب سوال نہیں ہوتے ہیں الحاف۔ حا سے ملا اور فا سے الحاح کے معنی میں ہے دو کذا الغنی اور یہ باب اس بیان میں ہے کہ غنا کا کیا ہے یعنی کس قدر مال رکھنے سے غنی

ہوتا ہے اور بسبب سوال کرنا حرام ہے مقرر ہے کہ سیر کنندہ واجب ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک رات دن کا قوت اسکے پاس ہو تو اسکو سوال کرنا حرام ہے۔ روایت کی اسکی ابو داؤد نے۔ اور بعضوں نے تاویل کی ہے کہ ایک بات پر کا قوت

دایمی کھنا مراد ہے۔ اور بعضوں نے حدیث ابو داؤد کے نسخ کا دعا کیا ہے۔ اور مولف علیہ الرحمہ نے اس باب میں کوئی حدیث جو مقدار غنا پر دلالت کرے نہیں لائی۔ گویا کوئی حدیث اپنی شرط پر نہیں پائی ہے قول

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یجد غنی یغنیہ اور یہ باب بیان قول نبوی میں ہے کہ نہیں پاتا ہے وہ الیسا غنی کہ اپنا نیاز کرے اسکو لقول اللہ تعالیٰ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

ضربا فی الارض الی قولہ تعالیٰ فان اللہ بہ علیم بسبب اس قول خدا کے جھوٹا ہے کہ تمہاری مدد کرتا ہے اللہ لوگوں کے واسطے ہے جو وابستہ ہوئے ہیں راہ خدا میں جو کفار کے زمین میں طاقت رکھتے ہیں چلنے کی کہ تجارت

اور کسب معیشت کے لئے جاویں۔ کتنے ہیں کہ تمہارے اہل صفہ مراد ہیں۔ اور وہ جماعت ستر فقرا کے قریب تھے تمہاری مہاجرین سے ایک صفہ جو مسجد کے باہر تھا اسمیں بیٹھا کرتے اور انکو اکثر اوقات طاعت و عبادت اور اشتغال علم میں

مصروف تھے۔ اور انکی توصیف کہ راہ چلنے کی طاقت نہیں سبب اس کے مشغول ہونے کوئی چیز نہیں رکھتے تھے کہ اس سے اپنا قوت کر سکیں **حدثنا** حجاج بن منہال قال حدثنا شعبۃ قال

اخبرنی محمد بن زیاد قال سمعت ابا ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس المسکین الذی ترددہ اللقمۃ ولا اللقمتان ولکن المسکین الذی لیس لہ غنی ویستحیی

او لا یسئل الناس الحافا ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہے نہیں ہے مسکین وہ شخص جو پھیرتا ہے سکو ایک لقمہ اور دو لقمے لیکن مسکین وہ شخص ہے کہ نہیں ہے اسکو غنا اور وہ حیا رکھتا ہے کہ سوال نہیں کرتا ہے لوگوں سے الحاح سے **حدثنا** یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا اسمعیل بن علیۃ قال حدثنا الجعد عن ابن شوذب عن الشعبی قال حدثنی

کاتب المغیرۃ بن شعبۃ قال کتب معاویۃ الی المغیرۃ بن شعبۃ ان اکتب الی بشیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکتب الیہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ

وسلم یقول ان اللہ کرہ لکم ثلاثا و اکثر سعی کما کہ حدیث کی میں سے کاتب مغیرہ کا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ کو لکھا کہ میرے طرف وہ چیز جو تو سنا ہو پیغمبر خدا سے پس لکھا مغیرہ نے اسکے طرف کہ میں نے

حضرت سے سنا کہ فرماتا تھا مقرر کردہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین چیزیں قیل و قال و اضاعۃ المال و کثرۃ السؤال ایک قیل و قال یعنی بیہودہ گفتگو کہ جسمیں کچھ ضرورت اور ثواب آخرت نہ ہو تیسرے

دوسرے ضایع کرنا مال کا جو اسراف کے ساتھ گناہ ہو نہیں خرچ کرنا اور غیر مستحق کو دینا اور اسکو چھوڑ دینا کہ تلف ہو جاوے۔ تیسری چیز کثرت سوال کرنا مال جمع کرنیکے لئے۔ یا بہ بھی احتمال ہے کہ کثرت سوال حل مشکلات سوال جو پڑ رہا

جو لعبدی ہو کہ جسکے ظاہر پر عمل کرنیکے لئے ہم مامور ہیں اور انکے موجبات کی تصریح نہ آئی۔ یا سوال کرنا ایسی چیز سے کہ سایل کی جسکی حاجت نہ ہو واللہ اعلم۔ اور مناسب ترجمہ کے ساتھ حدیث کا یہی جزو اخیر ہے

حدثنا محمد بن عمر الزہری قال حدثنا یعقوب بن ابراھیم عن ابیہ عن صالح بن کیسان عن ابن شہاب قال اخبرنی عامر بن سعد عن ابیہ قال

اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا و انا جالس فیھم قال فترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم رجلا لم یعطہ وھو اعجبھم الی فقمت الی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم فساررتہ فقلت مالک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا فقال او مسلما قال فسکت قلیلا ثم غلبنی ما اعلم فیہ فقلت یا رسول اللہ

بجر عقیق یا بفتح ہمزہ وسکون یا واو سکے بعد لام مفتوح ایک شہر قریب ہی مدینہ کے یا پہاڑ۔ امام نووی رحمہ اللہ کا اسکا نام وکدل ہے اور بعض کتابوں میں ہے وکدل غزوہ تبوک سے آگے بھیجا تھا اور حضرت غزوہ احد میں بھی ہمراہ تھے۔ اور غزوہ تبوک شہر رجب ۹ھ نو ہجری سال میں ہوا۔ اور غزوہ حنین آٹھویں سن میں ہی بعد فتح مکہ کے وکسماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردا دی حضرت نے اسکو ایک چادر یا کپڑا دیا اور خط لکھا اسکو ذی الحال رکھا اسکا ایلیہ کے لوگوں پر اس زیادہ انکو بھی دے سکو گے سال حج کے یا شبہ تھے۔ فلما اتی وادی القری قال للمراۃ کم جاءت حدیقتک پس جب آئے وادی القری کو اس عورت کو فرمایا کہ کتنا الایا میوہ تیرا باغ قالت عشرۃ اوسق خرص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت نے کہا کہ دس اوسق ہوئی جو اندازہ کیا تھا حضرت نے فرمایا کہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی متعجل الی المدینۃ فمن اراد منکم ان یتعجل معی فلیتعجل پس حضرت نے فرمایا کہ میں جلد جانیوالا ہوں مدینہ منورہ کے طرف یعنی اس سے سوا جاتا ہوں جو شخص کہ تم میں سے میرے ساتھ جلدی کرنا چاہو کہ شتابی کرے فلما قال ابن بکار کلمۃ معناہا اشرف علی المدینۃ مولف علیہ الرحمہ کہتا ہے کہ ابن بکار نے ایسا کلمہ کہا کہ جسکا معنا اشرف علی المدینہ ہے۔ یعنے جب یہ مطرہ نزدیک دیدار مدینہ کے ہوا آپ کی نظر شریف میں آیا قال ھذہ طابۃ فرمایا یہ مدینہ طابہ ہے۔ طابہ سہای مدینہ سے ایک نام ہے ولکنا رای حدا قال ھذا احبل یحبنا ویحبہ پھر لکا کیا وہ حد کو فرمایا کہ یہ ایک پہاڑ ہے کہ وہ ہمکو دوست رکھتا ہے ہم کو اور ہم دوست رکھتے ہیں اسکو بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس پہاڑ کے لوگ ہیں جو اہل مدینہ ہیں قبیل سے واسئل القریۃ کے قریۃ سے اہل قریہ مراد ہیں اور اکثر کہتے ہیں کہ نفس کو صاد ہے حق سبحانہ جل شانہ سے ہیں حضرت کی محبت لکھا ہے جیسا کہ موجود ہے میں۔ ونبات حضرت کی محبت کھنی اور آپ کی رسالت پر کوئی دینی روایات صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ ستون حنانہ آپ کی تاب مفارقت سے رونا کیا اسکے قصہ کی تفصیل اور بھی دی کی تحقیق اس عالمی مترجم نے جمال السیر میں ہجرت سے آٹھ سو سال کے وقایع بیان لایا ہے اور مروی ہے کہ ایک پتھر تھا کہ نزول وحی سے آگے حضرت پر سلام کرتا تھا الا اخبرکم بخیر دور الانصار قالوا بلی قال دور بنی النجار کیا میں تمکو نہیں خبر دوں بہتر مکانات سے انصار کے کہنے لگے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے۔ فرمایا مکانات قبیلہ بنی نجار کے ثم دور بنی عبد الاشہل ثم دور بنی ساعدۃ اور دور بنی الحارث بن الخزرج پھر گھر اولاد عبد الاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے لاکن بنی ساعدہ اور بنی حارث میں تردد کا سبب کیا ہے معلوم نہ ہوا وفی کل دور الانصار یعنی خیرا اور ہر مکان میں انصار کے خیر ہے یعنے لفظ خیر حضرت کا کلام پاک میں محذوف ہے قال سلیمان بن بلال حدثنی عمرو ثم دار بنی الحارث ثم بنی ساعدۃ سلیمان بن بلال نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عمرو بن یحیی مازنی نے اس لفظ کے ساتھ جو بنی حارث کی تقدیم بنی ساعدہ پر ہے وقال سلیمان عن سعید عن عمارۃ بن غزیۃ عن عباس عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احد جبل یحبنا اور سلیمان مذکور نے اس حدیث سے اس عبارت سوا نقل کی وقال ابو عبد اللہ کل لبنان علیہ حائط فھو حدیقۃ مولف کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ امام بخاری ہوا اسکو صدیقہ کہتے ہیں دما لم یکن علیہ حائط لم یقل حدیقۃ اور جو باغ کہ اسکے اطراف دیوار نہو اسکو حدیقہ نہیں کہا جاتا ہے۔ جب یہ بیت میں لفظ حدیقہ کا یا اسکی بیہ تفسیر کی

باب العشر فیما یسقی من ماء السماء والماء الجاری

باب بیان میں واجب ہونے دسویں حصے کے اس زراعت سے جو پانی سے آسمان کے اور آب روان سے ہو۔ حدیث میں یہی دو چیز کو ہیں ولم یر عمر بن عبد العزیز فی العسل شیئا اور نہیں حکم کیا عمر بن عبد العزیز نے زکوۃ شہد کے باب میں کوئی چیز

حدثنا سعید بن ابی مریم قال حدثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر عمر نے الخطاب سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جو زراعت کو پانی دی آسمان یا چشمے اسکا زکوۃ دسواں حصہ ہے واجب ہے عثریا بفتح عین وثا مثلثہ مفتوحہ وکسر راو تشدید یا اس زراعت کو کہتے ہیں جو آب دان سے ہو اور بعض کہتے ہیں کہ عشریا ماخوذ عاثور سے ہے۔ عاثور اس سد کو یعنے اس ٹیک کو کہتے ہیں جو راہ میں پانی زراعت کے طرف جمع کرے نقلہ الکرمانی۔ اور قسطلانی کہتا ہے کہ جو پانی کہ سیل جاری سے گڑھے میں جمع ہو اس گڑھے کو عاثور کہتے ہیں وما سقی بالنضح نصف العشر اور وہ زراعت جو پانی دی گئی ہو دلو سے اس سے آدھا عشر کا ہے قال ابو عبد اللہ ھذا التفسیر الاول امام بخاری نے کہا کہ یہ شارہ ہے طرف حدیث اول سعید کے جو اب ماذوی زکوۃ قلیس بکثیر میں گذری۔ یا وہ حدیث جو باب کے آخر میں آتی ہے لانہ لم یوقت فی الاول کیونکہ وہ متعین نہیں کیا حدیث اول میں عشر یا نصف عشر یعنی حدیث ابن عمر فیما سقت السماء العشر اراوہ کیا امام بخاری نے تو لیا ہے حدیث ابن عمری دینین فی ھذا وقت اور بیان کیا اس حدیث میں ابن عمر میں اور متعین نہیں کیا کسی چیز میں عشر ہو اور کسی چیز میں نصف عشر والزیادۃ مقبولۃ او تفضل کی زیادتی مقبول ہے والمفسر یقضی علی المبھم اور تفسیر حدیث کی حکم کرتی ہے مبہم پر یعنی تخصیص حکم کرتی ہے عموم پر کیونکہ قول راوی صحابہ دون فعل صحابہ دون تفسیر صحابہ تھا قول ابن عمر فیما سقت السماء کا مفسر و مخصص ہے اذا راداھا اھل النبت حسبوا کہ ولیسا سواء لقد اوھل کما سمع الفضل بن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یصل فی الکعبۃ وقال بلال قد صلی فاخذ بقول بلال وترک قول الفضل میں کہتا ہوں روایت کی فضل بن عباس نے کہ مقرر حضرت نے نماز نہ پڑھی کعبہ میں فتح مکہ کے روز اور بلال نے کہا کہ تحقیق نماز پڑھی حضرت نے۔ پس لیا گیا قول بلال کا اور معتبر رکھا گیا اور ترک کیا گیا قول فضل کا۔ اور اصول فقہ میں مقرر ہے کہ جب دو حدیث ایک دوسری کی معارض ہوں ایک مثبت ہو اور دوسری نافی تو حکم مثبت کو ہے۔ یہی معنے حدیث فضل و بلال کو مثال لائے ہیں۔

باب لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ

باب اس بیان میں کہ نہیں ہے صدقہ پانچ وسق سے

کمتر میں **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی قال حدثنا مالک قال حدثنی محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعۃ عن ابیہ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فیما اقل من خمس اواق صدقۃ ابوسعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہے پانچ وسق سے کمتر میں صدقہ ولا فی اقل من خمسۃ من الابل صدقۃ اور نہیں ہے پانچ شتر سے کمتر میں صدقہ ولا فی اقل من خمس اواق من الورق صدقۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ سے کمتر چاندی میں صدقہ قال ابو عبداللہ ھذا تفسیر الاول اذا قال لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ لکونہ لم یبین ولم یحد ابدا فی العلم مما اراد اھل التبین او یتکلموا امام بخاری نے کہا کہ یہ حدیث تفسیر ہے حدیث ابن عمر کی جو اوپر ہے یعنے مذکور باب سابق میں جبکہ کہا کہ نہیں پانچ وسق سے کم میں صدقہ۔ اس سبب سے کہ حدیث ابن عمر میں قدر نصاب کا بیان نہیں تھا اور لیا جاتا ہے علم میں میں وہ جو زیادہ کریں تفصہ لوگ بیان کریں **باب** اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل ہے باب اس بیان میں ہے کہ لینا صدقہ خرمے کا وقت سوکھ اتوڑنے کے وقت رہے اور ھل یترک الصبی حتی یمس ثم الصدقۃ اور یہ باب اس بیان میں ہے کہ کیا جائز ہے کہ چھوڑا جاوے لڑکا کہ چکھے خرما صدقہ کا **حدثنا** عمر بن محمد بن الحسن الاسدی قال حدثنا ابی قال حدثنا ابراھیم بن طھمان عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل فیجیء ھذا بتمرہ وھذا من تمرہ حتی یصیر عندہ کوما من تمر فجعل الحسن والحسین یلعبان بذلک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلہ فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجھا من فیہ فقال ما علمت ان آل محمد یاکلون الصدقۃ عمر بن محمد بن الحسن الاسدی نے کہا کہ حدیث کہی ہم سے ابی نے کہا کہ حدیث کہی ہم سے ابراہیم بن طہمان نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہا کہ تھے حضرت کہ لایا جاتا تھا آپ کے پاس خرما جھاڑ سے نوڑنے کے وقت پس لاتا تھا کہ ہر شخص اپنا خرما اور وہ شخص اپنا خرما یہاں تک کہ ہوتی تھی حضرت کے پاس ایک ڈھیر کوم بضم کاف و سکون واو و میم پس جعل حسن والحسین یلعبان بذلک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلہ فی فیہ پس حسنین کریمین رضی اللہ عنہما بازی کرتے تھے اس خرمے کے ساتھ پس لے لیا ایک نے خرما اور ڈالا اس کو اپنے منہ میں اور چھ حدیث کہ بعد آتی ہے ہمیں آیا ہے کہ امام حسن نے اپنے منہ میں ڈالا تھا اور ضمیر جعلہ کی خرما کے طرف ہے۔ پس دیکھا حضرت نے اس کی طرف تو نکالا اس کو اپنے منہ سے اور فرمایا تم نہیں جانتے ہو کہ آل محمد نہیں کھاتے ہیں صدقہ اور حرام ہے اپنے علیہم الصلوۃ والسلام آل محمد میں شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب بھی داخل ہیں اور امام ابوحنیفہ و امام مالک کے پاس فقط بنی ہاشم اور عند البعض قریش بھی داخل ہیں لفظ صدقہ جو مطلق ہے صدقہ واجب یعنی زکوۃ اور صدقہ نفل ہر دو کو شامل ہے لیکن سیاق حدیث صدقہ واجب کی ہی خاص کرتا ہے قسطلانی یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ اطفال کی تعلیم احکام شرعیہ کی چاہیئے تا ماشی علم پر ہوں اور وقت تکلیف کے اس کو عامل ہوں اور جو کہ بڑوں پر حرام ہے وہ چھوٹوں پر بھی حرام ہے **باب** من باع ثمارہ او نخلہ او ارضہ او زرعہ وقد وجب فیہ العشر او الصدقۃ فادی الزکوۃ من غیرہ یہ باب بیان میں حال اس شخص کے کہ بیچا اپنے میوے کو یا درخت میوہ دار کو یا اپنی زمین زراعت کو یا اپنی زراعت کو جس حال میں کہ واجب ہوا اس میں عشر یا صدقہ تو نکالا زکوۃ اس چیز کے غیر سے کہ جس میں عشر واجب ہوا تھا او باع ثمارہ وقد وجب فیہ الصدقۃ فمر بما وجب فیہ الصدقۃ یا بیچا میوے کو حالانکہ واجب ہوا تھا اس میں صدقہ مقصود مؤلف کا یہ ہے کہ ان چیزوں کا اپنا حق اللہ واجب ہے نکالے آگے اور بعد وہ ہے قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی یبدو صلاحھما اور یہ باب بیان میں قول نبی کے ہے جو یہ کہ نہ بیچو میوے کو مگر جب تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو یعنی جب تک کہ اس میں لائق بیچنے کے قابل نہ ہو اب امام بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہے **فلم یحظر البیع بعد الصلاح علی احد** پس نہ حظر کیا بیچنا میوے کا بعد صلاحیت کے کسی پر **کلم یخص من وجب علیہ الزکوۃ ممن لم تجب علیہ** اور مخصوص نہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو کہ زکوۃ جس پر واجب ہوئی ہے اس شخص سے کہ جس پر واجب نہیں ہوئی۔ کرمانی کہتا ہے کہ مؤلف کا غرض اس قول سے رد ہے شافعی پر کہ انہوں نے میوہ کی صلاحیت کے بعد جب اسکا زکوۃ ادا کرنے سے بچنے کو منع کیا ہے **حدثنا** حجاج قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عبداللہ بن دینار قال سمعت ابن عمر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمرۃ حتی یبدو صلاحھما ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ منع فرمایا ہے حضرت نے بیچنا میوے کا یہاں تک کہ ظاہر ہو صلاحیت اسکی **وکان اذا سئل عن صلاحھا قال حتی تذھب عاھتہ** اور تھے ابن عمر جب سوال کیے جاتے تھے صلاح کے تو کہتے کہ جاتی رہے اسکی آفت یعنے اسکی صفت مطلوبہ ظاہر ہو **ف** مثلاً شروع حلاوت یا اسکا سرخ و زرد و سیاہ وغیرہ ہونگی کے آثار بین کہ اس حالت میں پھل صدمے سے امن کھاتا ہے مگر اسکے آگے تلف ہونے کا اندیشہ ہے پس قیمت کے مقابلے میں کوئی چیز باقی نہ رہیگی پس لازم آئیگا کہ غیر کا مال زیادہ باطل کھالیں اور یہ حرام ہے لاکن حدیث کا عموم خاص کرتا ہے اس بات کو اگر قطع کی شرط کریں بالاجماع جائز ہے قسطلانی **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال حدثنی اللیث قال حدثنی خالد بن یزید عن عطاء بن ابی رباح عن جابر بن عبداللہ قال نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحھا اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا** قتیبۃ عن مالک عن حمید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمار حتی تزھی قال حتی تحمار وتصفار انس بن مالک نے کہا کہ منع فرمایا حضرت نے بیچنے سے میوے کے یہاں تک کہ وہ رنگین ہو۔ راوی نے کہا یہاں تک کہ سرخ ہو زرد یا سیاہ **باب** ھل یشتری صدقتہ یہ باب تبوین کے ساتھ ہے کہ آیا جائز ہے کہ لیا اپنا صدقہ جو دیا ہے فقیر سے خرید کر یا نہ یہ حکم مختلف فیہ ہے **ولا بأس ان یشتری صدقۃ غیرہ** کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ خرید کرے صدقہ دوسرے کا **لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما نھی المتصدق خاصۃ عن الشراء ولم یقل بیعوا غیرہ** اسلئے کہ حضرت نے منع فرمایا مگر صدقہ دینے والے کو کہ اپنا صدقہ آپ خرید کرے سو منع فرمایا دوسرے کو۔ اور بریرہ کی حدیث میں جو آیا ہے **ھو لھا صدقۃ ولنا ھدیۃ** یہ حدیث بھی اسکے جواز پر دال ہے۔ اسلئے کہ جب بطور عوض ہوا ہو بالعوض بطریق اولی روا ہوگا۔

حدثنا یحیٰی بن بکیرٍ قال حدثنا اللیث عن عقیلٍ عن ابن شہابٍ عن سالمٍ ان عبد اللہ بن عمر کان یحدث ان عمر بن الخطاب تصدق بفرسٍ فی سبیل اللہ فوجدہ یباع فاراد ان یشتریہ ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستامرہ فقال لا تعد فی صدقتک ابن عمر کہتے تھے کہ میرے والد عمر ابن الخطاب نے صدقہ دیا تھا ایک گھوڑا راہ خدا میں پھر پایا اس گھوڑے کو کہ بیچا جاتا ہے سو اسکو خریدنا چاہا۔ پھر حضرت کے پاس آئے اور اسکے خریدنیکا حکم طلب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اپنے صدقہ میں عود کر مت خرید اگرچہ وہ تجھ کو ایک درم پر دیوے کیونکہ صدقہ دینے والا اپنے صدقہ میں مانند عود کرنیوالے کے ہے جو قے کر کے پھر اسکو کھاوے۔ اس فعل سے نفرت دلوانیکے لئے یہ تمثیل آئی ہے ظاہر میں یہ نہی تحریمی ہے لاکن جمہور اسمیں کہ یہ تنزیہی ہے اسلئے کہ فعل کتے کا تحریم سے متصف نہیں ہوتا کیونکہ اسپر تکلیف شرعی نہیں ہے

باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ یعنی بیان میں حرام ہونے صدقہ کے حضرت کے لئے۔ اور یہ بات آپ کے خصائص سے ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سب انبیا کو شامل ہے اور قسطلانی کہتا ہے کہ صحیح تر ہمارے اصحاب کے پاس یہ ہے کہ صدقہ فرض کرنا وغیرہ سے حضرت کی اولاد پر بھی حرام ہے۔ لاکن صدقہ نفل حرام نہیں۔ امام حسن علیہما السلام و علی آلہ الکرام اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ کھجور ابار خانون کا پانی پیا کرتے تھے جو کہ مدینہ منورہ کے درمیان تھی پس آپ سے کہا گیا کہ یہ پانی صدقہ کا ہے تو فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حرام ہے رواہ الشافعی والبیہقی اور اسی پر گئے ہیں امام اعظم و احمد و حنبل رحمہما اللہ

حدثنا آدم حدثنا شعبۃ حدثنا محمد بن زیادٍ قال سمعت ابا ہریرۃ قال اخذ الحسن بن علیٍ تمرۃ من تمر الصدقۃ فجعلہا فی فیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کخ کخ لیطرحہا ابو ہریرہ کا کہنا امام حسن کے صدقہ کے خرمے سے ایک دانا اپنے منہ میں ڈالا تو حضرت نے فرمایا کہ اسکو ڈالدیں کخ بفتح و تکریر کاف و سکون خا مخففہ ہے ابن مالک نے تسہیل میں کہا کہ وہ اسماء افعال سے ہے اور تخفہ میں کہا کہ وہ اسمای اصوات سے ہے۔ اور کبھی اسکو بغیر کاف کے بھی عربی۔ اور مولف نے اسکو باب میں من تکلم بالفارسیۃ کے آخر جہاد میں لایا ہے وہ ایک کلمہ ہے کہ بچے کو کسی چیز کے کھانے سے زجر کرنے کے وقت اور بلدیسی سے نفرت دلانیکے وقت کہتے ہیں ثم قال اما شعرت انا لا نأکل الصدقۃ پھر فرمایا کہ کیا نہیں جانتا ہے تو کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ کو یہ قول اما شعرت اس جزیں کہتے ہیں جو واضح ہو اگرچہ مخاطب اسکو نہ جانتا ہو اور یہ کلام بلیغ ہے زجر سے کہ نہیں مت کھا اسکو

باب الصدقۃ علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب میں جائز ہونے صدقہ دینے کے آزاد غلاموں کو ازواج مطہرات کے۔ لاکن جو بروجہ آزاد ہونیکے انکا حکم ازواج طاہر کا حکم ہے صدقہ لینا انکو روا نہیں جیسا کہ ترمذی نے حدیث صحیح روایت کی ہے کہ موالی القوم من انفسہم یعنی غلام و باندی قوم کی اسی قوم میں داخل ہے

حدثنا سعید بن عفیرٍ قال حدثنا ابن وہب عن یونس عن ابن شہابٍ قال حدثنی عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباسٍ قال وجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ میتۃ اعطیتہا مولاۃ لمیمونۃ من الصدقۃ ابن عباس کہتے ہیں کہ یا حضرت نے ایک مری ہوئی بکری کو جو دی گئی تھی ایک کنیز آزاد ام المومنین بی بی میمونہ کی صدقہ سے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہلا انتفعتم بجلدہا قالوا انہا میتۃ پس حضرت نے فرمایا کس لئے نفع نہ لیا تم نے اسکے پوست سے کہ وہ مردار ہے قال انما حرم اکلہا فرمایا نہیں ہے حرام مگر اسکا کھانا۔ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس سے ہے کہ حضرت نے وہ بکری صدقہ کی ہے سو معلوم ہوتے ہوئے اسکے پوست سے نفع لینا روا رکھا اور انکار نہ فرمایا اس سے معلوم ہو کہ ازواج مطہرات کو باندی کو صدقہ حرام نہیں کیونکہ آل سے ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مردار کو تصدق کرنا اور اسکا لینا مسلمان کو روا ہے اور امام بخاری حکم حاصل از واج کا ترجمہ میں نہ لایا اسلئے کہ اسکے باس اس باب میں کچھ ثبوت کو نہ پہنچا

ف بخاری کے اس حدیث میں مردار بکری کے پوست سے نفع حاصل کرنا مطلق وارد ہوا یعنی دباغت کے آگے یا بعد کچھ مقید نہیں بلکہ نہیں لیکن بخاری میں دوسری جگہ اور مسلم میں اسی قصہ میمونہ کی حدیث میں ابن عباس کے لفظ دباغت کی تخصیص واقعین ہو چکی ہے چنانچہ لفظ اسکا یہ ہے فقال الا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ اور بھی مسلم میں عبد اللہ بن عباس سے یہ حدیث آئی ہے کہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاہاب فقد طہر یعنی جب دباغت دیا جاوے پوست پس وہ پاک ہوا اور صحیح ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نسائی میں بھی قصہ میمونہ کی حدیث ابن عباس کے لفظ و لفظ سے آئی ہے یعنی حضرت نے فرمایا کہ تم اس مردار بکری کے چمڑے کو دباغت دیکے نفع حاصل کرو اور موطای امام مالک میں بی بی عائشہ سے مروی ہے ان رسول اللہ ﷺ امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت یعنے حکم فرمایا حضرت نے یہ کہ فایدہ لیا جاوے مردار چمڑوں سے جب وہ دباغت دیئے جاویں۔ اور نسائی میں یہ حدیث آئی ہے کہ جنگ تبوک میں حضرت نے ایک عورت

کے پاس سے پانی منگوایا وہ بولی کہ نہیں ہے پانی میرے پاس مگر دو اچھڑے کے مشک میں حضرت نے فرمایا لیس قربہ یعنی کیا تو سکہ دباغت نہیں دی ہوئی مار ہے پھر فرمایا کہ دباغت سکی کا کی ہوان احادیث صحاح ستہ سے صاف ظاہر ہو چکا کفایہ لینا مردار چمڑوں سے دباغت کے وقت نہیں پس حرام ہے خرید و فروخت اسکی جو انواع منافع سے ہو وہ سکا استعمال جیسا حرام ہے کھانا سکا۔ گوشت اور چربی وغیرہ چنانچہ ابوداود میں بیہقی کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان اللہ حرم بیعہا و ثمنہا و حرم المیتۃ و ثمنہا و حرم الخمر و ثمنہا یعنے حرام کیا اللہ نے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور دباغت سے کہ سکی تاروت کو زائل کر دیں مٹی لگا کر وغیرہ میں یا اسے پر سو سکے تئیں

حدثنا آدم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الحکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ انہا اراد ت ان تشتری بریرۃ للعتق واشترط موالیہا ان یکون ولاءہا لہم فذکرت عائشۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتریہا فاعتقی فان الولاء لمن اعتق پس بی بی عائشہ نے حضرت سے اس قصہ کا ذکر کیا تو فرمایا کہ خریدلیکن مقرر نہیں ہو والا مگر اس شخص کو جو آزاد کیا ہے اور بیشہ رط کچھ فائدہ نہیں دیتی ہر سکی والا ہے ہی لیے ہوگی۔ اگر تو لیگا کہ یہ بیع اس شرط کے ساتھ کس طرح روا ہوگی حالانکہ شریعت میں آزادی کے ساتھ شرط والا سی بیع صحیح نہیں بسبب مخالفت نص شارع کے ہم کہتے ہیں کہ یہ شرط عقد بیع میں واقع نہ ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بیع کا روا ہونا حضرت سے حکم سے ہو واقعہ کے ساتھ مخصوص ہو گا اسمیں مصلحی کفار کی قطع عادت کی تھی ایسی مصلحت شرعی امور میں واقع ہوئی جیسے صلح کرنا جمع کا عمرے کے طرف صحابہ کے ساتھ مخصوص ہو اسی مصلحت پر ایثار جوار کے لئے اسکے مسلمانوں میں قسط فاتت والی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فقلت ھذا ما تصدق بہ علی بریرۃ یعنی بی بی کہتے ہیں پس لایا گیا گوشت حضرت کے پاس تو میں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ گوشت ہے جو صدقہ دیا گیا ہے بریرہ پر فقال ھو لہا صدقۃ ولنا ھدیۃ پس فرمایا کہ یہ گوشت اسکے لیے صدقہ ہے۔ اور وہ جب اسکی مالک ہوئی ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ بیان اس صحیح اور یہ کہ ایک جنس ہے ثواب آخرت کے لیے اور اسمیں ذلت ہے لینے والے کی۔ اور ہدیہ غیر کی تملیک کسی ہی کہ اکرام کی راہ سے یا تقرب کی راہ سے اور ہدیہ یکا دنیا میں بھی ہے سے پس اسکی منت نہیں ہوتی ہے۔ اور منت صدقہ کی آخرت تک ہوتی ہے اور نہ اوا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کی منت اسکے رسول مقبول پر حرام ہے اسلئے صدقہ حضرت پر حرام ہوا۔ موافقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ ظاہر ہے کہ بریرہ موالی سوی بی عائشہ کے تھی

باب اذا حولت الصدقۃ فاہدت او بیعت فجاء ت یسئل ہل یجوز ہدیتہا و بیعہا ہل ہو جائز ہے یہ بات جب صدقہ دیا ہوا کسی کو پھر وہ ہدیہ کر دے یا بیچ ڈالے اور وہ آوے مانگنے والا پھر اسکو

حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا بشر بن مفضل قال حدثنا خالد عن حفصۃ بنت سیرین عن ام عطیۃ الانصاریۃ قالت دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ فقال ھل عندکم شیء فقالت لا الا شیء بعثت بہ الینا سویبۃ من الشاۃ التی بعثت بہا من الصدقۃ ام عطیہ نے کہا کہ تشریف لائی ہمارے گھر حضرت نے بی بی عائشہ سے پس فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی ہے تو بی بی نے کہا نہیں مگر ایک چیز جو بھیجی ہے سویبہ نے بکری سے جو بکری بھیجی گئی اسکو صدقہ کے راہ سے فقال انہا قد بلغت محلہا زندہ مقررہ صدقہ بھیجی اپنے محل حلال کو۔ جب تصدق کیا گیا لینے والے نے ملک اسکی ہوئی۔ اسکو بھیجنا بکری کا جہاں چاہو صرف کرو اسکو بھیجے یا ہدیہ دے پس وہ صدقہ کی حالت سے پھر گیا پھر اسکو صدقے کا کھانا روا نہیں اسکا کھانا روا ہے

حدثنا یحیی بن موسی قال حدثنا وکیع قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلحم تصدق بہ علی بریرۃ فقال ھو علیہا صدقۃ وھو لنا ھدیۃ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت کے حضور میں گوشت لائے جو تصدق کیا گیا بریرہ پر پس فرمایا کہ وہ گوشت اسکے واسطے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ قال ابو داود انبانا شعبۃ عن قتادۃ سمع انسا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ابو داود سے اس اسناد کے پیچھے اس حدیث کے وہ ہے کہ عبد حمید بن کوثر نے قتادہ جو سابق کے اسناد میں بطریق عنعنہ لایا تھا بیان بطریق سماع لایا ہے پس تو ہم نہ کرے پس کامیں ہوگا اگر چہ عنعنہ ثقہ کا حکم اتصال کا رکھتا ہے

باب اخذ الصدقۃ من الاغنیاء وترد فی الفقراء حیث کانوا باب اس بیان میں ہے کہ لیا جاوے صدقہ اغنیا سے اور رد کیا جاوے اس گھر کے فقرا پر۔ مذہب مجاہد کا موافق مذہب امام ابو حنیفہ کے ہے کہ فقرا کو نہ دیا صدقات کا ایک شہر سے دوسرے شہر کو روا ہے۔ اور امام شافعی کے پاس روا نہیں مگر جب اس شہر میں مستحقین نہ ہیں

حدثنا محمد ہو ابن مقاتل قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا زکریا بن اسحٰق عن یحیی بن عبد اللہ بن صیفی عن ابی معبد مولی ابن عباس عن ابن عباس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل حین بعثہ الی الیمن انک ستاتی قوما اہل کتاب فاذا جئتہم فادعہم الی ان یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ہم اطاعوا لذلک فاخبرہم ان اللہ قد فرض علیہم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ہم اطاعوا لذلک فاخبرہم ان اللہ قد فرض علیہم صدقۃ تؤخذ من اغنیائہم فترد علی فقرائہم پس اگر وہ اطاعت کریں تیرے لئے فرضیت میں تیرے لئے خبر دے ان کو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے ان پر صدقہ یعنی زکوٰۃ کہ لیا جاوے اسکے اندازہ ان سے

اور رد کیا جاوے یعنے خرچ کیا جاوے اس کے فقراء پر۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قول اس حالت میں کھتا ہے سات پر کہ زکوٰۃ ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجی جاوے جیسا کہ شافعیہ تمسک کرتے ہیں۔ اگر اسکے فقراء دوسرے شہر میں ہوں انہیں کے فقراء ہیں۔ اور نسبت اغنیاء شہر کی فقراء کی ہر فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ پس اگر وہ تحمل کریں اطاعت تیری کے زکوٰۃ دینے میں تو دور رکھ آپ کو انکے نفائس اموال سے وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ڈر دعا بد سے جو مظلوم کے یعنے دور رکھ آپ کو سب انواع ظلم و تعدی سے خواہ صدقات سے لینے میں ہو یا دوسرے امور میں اور اخص ان انواع ظلم سے بیان کرنا نفائس اموال کا فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ پس وہ قریب ہیں دعا اور درمیان اللہ تعالیٰ کے پردہ یہ کنایہ ہے سبات کے طرف دعا مظلوم کی اگرچہ فاسق و اہل اسکا ظلم ہو ظالم کے حق میں مستجاب ہے۔ مقرر خدا کے اور کسیکے درمیان پردہ نہیں

باب صَلٰوةُ الْاِمَامِ وَدُعَائُهٗ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

باب باندھا کرنے میں امام کے صاحب صدقہ کے لئے اور دعا کی اس لئے ہے کہ مراد صلوٰۃ سے معنی لغوی ہیں ہو دعا وَقَوْلِ تَعَالٰى خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اور یہ باب میں اس قول خدا کے ہے جو حضرت کے طرف خطاب کے فرمایا ہے کہ لے انکے مالوں سے صدقہ پاک کرے تو انکو پلیدی سے گناہوں کے۔ اور زیادہ کرے تو اس سے انکے حسنات کو اور دعا سے تو انکو زندہ کرے مخلصین میں۔ اور دعا کا نام مقرر تھا عرب کے نفوس کے آرام اور دلوں کے اطمینان کا موجب ہے

حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ فُلَانٍ تھے حضرت جب آتے آپ کے پاس لوگ اپنے صدقات کے ساتھ تو فرماتے الٰہی رحمت و مغفرت کر آل فلاں کے۔ آل کبھی خاص شخص سے ہوتا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں آیا ہے لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ آیا ہے مزامیر آل داؤد سے ذات داؤد مراد ہے۔ اس جگہ بھی ہو سکے کہ آل خود کے معنے میں ہے فَاَتَاهُ اَبِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى پس آیا میرا باپ آپ کے پاس اپنے صدقہ کے ساتھ پس حضرت نے فرمایا الٰہی رحمت کر آل ابی اوفی کے جملے کہ لفظ صل حضرت سے بطریق تمثیل لفظ آیت صل علیہم کے واقع ہوا صلوٰۃ بمعنے دعا کے ہو گرچہ تنہا صلوٰۃ کسی پر سوائے انبیاء کے مکروہ ہے مگر اس لئے کہ مکروہ عرف میں شعار انبیاء کا ٹھہرا ہے جیسا کہ عزوجل اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے قال جل عز نہیں کہہ سکتے ہیں۔ ہر چند حضرت عزیز جلیل ہیں

باب مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب بیان حکم میں اس چیز کے جو نکالی جاتی ہے دریا سے ساتھ آسانی کے جیسا کہ کنارہ پر پاویں۔ یا شوری کے ساتھ جو غوطہ مار کے نکالیں وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ ابن عباس نے کہا عنبر اگر گیا نہیں ہے وہ مگر ایسی چیز کہ کنارے پر ڈالتی ہے اسکو دریا۔ اس قول کا ظاہر یہ ہے کہ اسکو کان نہیں اور عنبر کی ماہیت میں بہت سے اقوال آئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں وہ ایک نبات ہے دریا میں جیسے گھاس اور بعض کہتے ہیں کہ اسکو دریا میں بوتے ہیں تو دریا اسکے ٹکڑے اپنے اوپر جمع کنارے پر ڈالتی ہے۔ اور ابو علی سینا منکر ہے وہ سرگین ایک جانور کا ہے یا کف ہے دریا کا۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ میں جس معتبر کے قول پر وثوق رکھتا ہوں سوائے سنا ہوں کہ وہ ایک گھاس ہے دریا میں جو جمع جاتا ہے پیدا کرتا ہے وَقَالَ الْحَسَنُ فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ حسن بصری نے کہا کہ عنبر و مروارید میں خمس ہے فَاِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِيْ يُصَابُ فِي الْمَاءِ (مؤلف زرہ قول میں حسن بصری کے کہتا ہے تقدیم لفظ فی الرکاز کی حدیث میں حصر کے واسطے ہے۔ تقریر اسکی یہ ہے کہ نہیں ٹھہرایا حضرت نے خمس کو مگر کنز میں جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ زمین میں نہ ہو۔ پس نہ ہوگا یہ خمس اس چیز کو کہ جسکو پانی پہنچتا ہے

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ ابو ہریرہ نے حضرت سے روایت کی کہ مقرر ایک مرد بنی اسرائیل کا بعض بنی اسرائیل سے طلب کیا کہ اسکو ہزار دینار قرض دیں۔ مولف نے کہا کفالت فی القرض میں زیادہ کیا ہے کہ اسنے کہا گواہ لے آ تا کہ گواہ ٹھہراؤں۔ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یعنے اللہ تعالیٰ گواہ بس ہے کہا اسکے کفیل لے آ کہا كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا یعنی اللہ تعالیٰ کفیل بس ہے یہ سنکے بولا کہ تو سچ کہا فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ پس دیدیا اسکو ہزار دینار اسکو دیا اور ایک عدہ مقرر کیا اور جب عدہ تر پایا فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا پس نکلا دریا میں واسطے اسکے پاس آوے اور نہ پایا کوئی سواری یعنی کشتی میسر آئی تا اسپر سوار ہو کے جاوے اور اسکا مرضی ادا کرے اسکے پاس سے پھر لوٹی فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا الْاَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَرِيْفَهَا اِلَى الْبَحْرِ پس اس میں لون سے ایک لکڑی لی اور اسکو کھوا اور وہ ہزار دینار اس میں ڈالا۔ اور زیادہ کیا ہے بالکفالت میں کہ ایک خط بھی اسکے نام کا اس لکڑی میں داخل کیا پھر ڈالا دریا اس لکڑی کو۔ دریا میں اس قصد سے کہ اللہ تعالیٰ صاحب مال کو پہنچا دے فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِالْخَشَبَةِ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا پس نکلا وہ شخص جس اسکو قرض دیا تھا۔ پس جا کے ایک لکڑی پر پھیچی پس کہا اپنے اہل کے واسطے جلانے کے لئے فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ پس جب اس لکڑی کو توڑا تو اپنا مال جو اسکو قرض دیا تھا پایا۔ ترجمہ کی مناسبت اسی لفظ کے ساتھ ہے فاذا بالخشبۃ فاخذھا لاھلہ حطبا یہ لفظ دلالت کرتا ہے سبات پر کہ جس لکڑی کو دریا باہر ڈالے اسکا لینا مباح ہے پس جو چیز کہ دریا سے برآمد ہو جیسے عنبر وغیرہ سو اسکا لینا بھی مباح ہوگا

باب فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب رکاز میں پانچواں حصہ ہے قَالَ مَالِكٌ وَابْنُ اِدْرِيْسَ الرِّكَازُ دَفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهِ الْخُمُسُ امام مالک اور امام شافعی نے کہا رکاز دفینہ ایام جاہلیت کا ہے جسکی نہ میں سے کہ نکلا اسکے تھوڑے اور بہت میں وہی خمس ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد ابن ادریس سے عبد اللہ بن ادریس کوفی ہے نہ محمد بن ادریس شافعی رح۔ اور اسی کے گئے ہیں امام ابو حنیفہ و مالک و احمد اور شافعی کا قول قدیم بھی یہی ہے وقول جدید میں بعض کی شرط ہے اس سے کہ مدفون ہو جنس ٹھہرا ہے۔ لَيْسَ الْمَعْدِنُ رِكَازًا اور نہیں ہے کان جواہر وغیرہ کا رکاز یعنے اسکے حکم میں داخل نہیں۔ احتمال ہے کہ یہ قول انہیں ہر دو امام کا ہو گا یا داخل ترجمہ۔ اور اسکو مویدکیا حضرت کے اس قول شریف سے وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

اور حضرت نے ذکر فرمایا کہ کان میں خمس ہے اور کاز جاہلیت میں خمس ہی۔ پس حضرت نے اس قول میں معدن کو کاز سے جدا کیا۔ اگر ایک معنا تاہ ہو کو جمع کرتے اس حکم میں مؤلف نے اس معنے کے ساتھ رد کیا جو کہ لیس للعدن زکاۃ یعنے معدن میں زکوٰۃ نہیں۔ اور جو اگر کہتے ہیں کہ معدن میں زکوٰۃ ہے جمہور کے معنے پر کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین میں دفینہ پائے تو وہ شخص اسکا مالک نہیں ہے اور خمس اسکا واجب ہے دوسرے معنے سیاق کلام مسطور اور حکم حدیث سے بعید ہے کما لا یخفی اور عبارہ عمدہ پر کے معنے میں ہے ولقد عمر بن عبد العزیز من المعدن بکل مائتین خمسۃ۔ اور ابا عمر بن العزیز نے کانوں سے ہر دو سو کو پانچ درہم۔ یہ قول بھی کاز اور معدن کے جدا ہونے پر دلالت کرتا ہے وقال الحسن ما کان من رکاز ففیہ الخمس وما کان فی ارض الحرب ففیہ الخمس فیہ الزکوٰۃ اور حسن بصری نے کہا جو پیکر لیے جو کاز ہر زمین کی زمین سے ہے اس میں خمس ہے۔ اور جو کاز کہ اہل صلح کی زمین سے ہو جیسے معین یا کہ وان وجدت اللقطۃ فی ارض العدو فعرفھا ان کانت من العدو ففیھا الخمس اور اگر پائی جاوے کوئی چیز پڑی ہوئی زمین میں دشمن کی تو تعریف کرے اگر کسی اور شخص کو شاید کہ کسی مسلمان کی ہو۔ اور اگر معلوم ہو کہ وہ چیز دشمن کی ہے تو اس سے پانچواں حصہ بیت المال میں بھیجا جاوے اور کہتے ہیں کہ یہ قول بھی حسن بصری کا ہے وقال بعض الناس المعدن رکاز مثل دفن الجاھلیۃ وھو کما بعض لوگوں نے کہا کہ معدن کاز ہے مانند دفینہ جاہلیت کے۔ کہتے ہیں کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ معدن کاز ہے مانند دفینہ جاہلیت کے۔ اور مذہب امام کا مطلق ہے کہ معدن میں کاز ہے مانند دفینہ جاہلیت کے معدن میں بھی خمس ہے۔ یہ پہلا مقام ہے کہ ذکر کیا امام بخاری رح نے اس امام کا اس صیغہ کے ساتھ اور استعمال کیا ہے مادا جو حنیفہ یا وہ سگ کو نہیں سزاوار ہے جو سے قائلین کے شان ہیں لانہ یقال اسلئے کہ شان ہے ہو کہ کلام عرب میں استعمال کیا جاتا ہے اخرج المعدن کاز ہو معدن بہت سوقت کہا کرتے ہیں کہ اذا اخرج منہ شئی جبکہ کلی اس سے کوئی چیز اطلاق کاز کے معنے معدن پر آئے ہیں پس ہر دو ایک حکم میں ہو سکتے فیقال لہ قد یقال لمن وھب لہ شئی او ربح ربحا کثیرا او اکثر تمرۃ اکثرت پس کہا گیا اس بعض الناس کو عرب میں کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی یا فائدہ ہوا ہو کو یا زیادہ ہو ہو کو یہ تو کہ لفظ اکثرت سے خطاب کرتے ہیں پس اس قابل کو چاہیے کہ اس مال مہر سے اور ہر مال محبت اور ہدیہ کو بھی کاز کہے اور اسمیں بھی خمس واجب ہے حالانکہ بالاجماع اسمیں خمس نہیں بلکہ اسمیں ربع عشر ہے پس حکم مختلف ہے اگر ہر اسکو کاز نام رکھے جواب یہ کا یہ ہے لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور قول عرب سے مستقل نہیں کہ ادکن المعدن کہا جاتا ہے کہ اکرکر الرجل ہی کہا کرتے ہیں۔ جب کلا استعمال اسکو المعدن کہنے قابل نہیں ہو تا ہم۔ اور اذکن الرجل کے معنے یہ ہونگے کہ صار لہ رکاز من قطع الذھب اگر معرض فصل کرکو ضرورت کے معنے میں سمجھا جاتا ہے۔ اعتراض اس بعض الناس پر کیا جاتا ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ منطوق ہر حال کا یہ ہے کہ وہ قول عرب جو وہب بشی الم کو تمسک کرکے معترض اعتراض کرتا ہے صحیح نہیں اسلئے کہ اسکا ثبوت جو شاذ میں ہے موجب لغو مدعا کے استعمال کیا جاتا ہے جس معنے سے کہ وہ کہتا ہے وہ اس صورت میں راست نہیں آتا ہے کیونکہ وہ نہیں کہا جاتا ہے مگر اس قید سے مطلق ثم ناقض وقال لا باس ان یتمہ فکا یؤدی الخمس پھر اس بعض الناس نے تناقض کیا اپنے کلام میں اور کہا کہ کچھ ضایقہ نہیں کہ پوشیدہ کرے اس کاز کو سامی سجاوند کے خمس کرنے میں تقریر مناقضت کی یہ کہ پہلے جو کہا کہ معدن میں خمس ہے پھر کہا کہ کاز میں خمس نہیں۔ جب کاز اور معدن ہوا اسکے پاس یک معنے میں ہو تو کلام ثانی سے لازم آتا ہے کہ معدن میں خمس نہیں۔ یہ تعارض بھی بے بنیاد ہے مقصود امام ادراک کرنے کا سبب ہے امام کا مطلب یہ کہ اگر کسی محتاج کو اسکا حصہ بیت المال سے اور وہ جو مستحق کو مال غنیمت میں سے کچھ نہ پہنچا تو واجب ہے کہ یہ خمس کے بدل تلیوی اور ساعی نظر کرکے۔ نہ یہ کہ امام نے اسقاط خمس کل اسکو واجب ہے اسکے بعد کیا ہو۔ امام اعظم کی شان اس سے اعلیٰ وارفع ہے کہ ایسا ہو ہر اخذ کریں۔ **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب وعن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جبارھا والبئر جبارھا والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس اور ہر سہ صحابی سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ جانور ہدر ہے یعنی جانور اگر تلف کردے مال کے تو ضمان نہیں اور کنواں ہدر ہے یعنے کوئی کنواں کھودا یا معدن اور کوئی اسمیں گر کے مرا تو اسپر ضمانت نہیں بلکہ خون ہدر ہے اور کاز یعنے دفینہ جاہلیت میں خمس ہے۔ **باب** قول اللہ تعالیٰ والعاملین علیہا باب میں قول حق عزوجل کے جو فرمایا کہ صدقات انکے لئے ہے جو عامل ہیں اسپر۔ یعنے زکوٰۃ وصول کرنیکے لئے امام کے طرف سے جو مقرر ہوں انکو عامل زکوٰۃ کہتے ہیں ومحاسبۃ المصدقین مع الامام اور حساب دینا ہیں صدقہ یعنے مال کا امام کے۔ اسباب میں حدیث جو نہ کور ہوتی ہے اسمیں حکم عاملوں کا نہ کور نہیں **حدثنا** یوسف بن موسیٰ حدثنا ابو اسامۃ اخبرنا ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن ابی حمید الساعدی قال استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من الازد علی صدقات بنی سلیم ابو حمید ساعدی نے کہا کہ عامل ہم کو حضرت نے ایک مرد کو قبیلہ ازد سے صدقات بنی سلیم کے کہ انسے حاصل کرے یعنی علی بن المتنبہ کہ وہ پکارا جاتا تھا اسم سے بضمہ لام اور سکون تا سے اور فتح سے کے نام عبد اللہ کا ہے جو ایک محلہ میں رہا زندہ سے۔ اور بعض کہتے ہیں ابن اللتبیہ کے کہ ان کا نام ہے وہ اپنی ماں کی طرف سے مشہور تھا یا ہے فلما جاء حاسبہ پس جب وہ آیا حضرت اس سے حساب لیا **باب** استعمال ابل الصدقۃ وابانہا لابناء السبیل باب اس میں کہ صدقہ کے اونٹ کو اور اسکے دودھ کو مسافروں کے لئے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال حدثنا قتادۃ عن انس ان ناسا من عرینۃ اجتووا المدینۃ انس بن مالک سے روایت ہے کہ چند شخص قبیلہ عرینہ سے مدینہ منورہ کا ہوا درست آپ کو وہاں کی ہوا موافق نہ ہونے سے وبال کی قلت تکرہ رکھتے تھے فرخص لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من البانھا وابوالھا پس رخصت دی کہ جاویں اونٹوں میں صدقہ کے اور پیا کریں انکا دودھ اور پیشاب اپنی ہمارسی کے علاج کے لئے۔ اس حدیث سے بعض نے پاک ہونے پیشاب کے حلال جانور کا

کے اور بعضوں نے جانور یا کہ علاج کے لئے دست ہو زیادہ ہو سو کسی نے سمجھا گیا کہ امام کو جائز ہے کہ مستحقین زمانہ کو حضرت کی زکوٰۃ میں سے کچھ زیادہ دیدے فائدہ حاصل کرنے کا یہ ہے کہ اس خبر کے جیسے حضور کے فرمانے سے قاعدہ ملا دیں نماز وقت مکروہ

ہو جاوین قسطلانی۔ فقالوا الا اکی واستاوا للدوۃ پس لوگ خوب دھاوے پیالے کا استعمال کیا اور سب پالی دانوں کے چوہا کا قتل کیا اور ڈھونڈ لیے فاذا سل سہنوا للہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی یہم پس حضرت فرمانے لگے

یکرالا نیکے لطائف عادت کرنے والے فاضل ہوئے کہ لے آئے فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم وترکھم بالحرۃ یعضون الحجارۃ پھر حکم کیا کاٹنے ان کے ہاتھ اور پاؤں کے ان کے اور پھوڑ دی ان کی آنکھیں پھینکے تھے ان میں سے احوال

نہیں اکثر ان میں سے سنگستان سیاہ کے پانی پیتے تھے پھر کہ نہایت تابی سے تابعۃ اوقلابۃ وحمید وثابت عن انس متابعت کی ہے قتادہ کی ان تینوں نے انس سے

باب دسم الامام ابل الصدقۃ بیدہ

باب نشان کرنے میں امام کے صدقہ کے اونٹوں کی داغ سے اپنے ہاتھ سے

حدثنا ابراھیم بن المنذر حدثنا الولید حدثنا ابوعمر الاوزاعی قال حدثنی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ قال احدثنی انس بن مالک قال غدوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبداللہ بن ابی طلحۃ یحنکہ انس کہتے ہیں لڑکا میں شروع روزہ میں حضرت کے پاس ساتھ عبداللہ کے یعنی عبداللہ کو لے

گیا آنحضرت اسکی تحنیک کریں اور برکت حاصل ہو۔ تحنیک اسکو کہتے ہیں کہ خرما چبا کے اسکا پانی طفل نوزاد کے حلق میں ٹپکا لیں یہ سنت ہے کہ کسی صالح سے کرواویں اگر صالح حاضر نہ ہو تو جو کوئی جان پہچان کا ہو عرض نامی کہتا ہے خدا

فیتفل فی یدہ فیلتمسہ فبینما ہو فی یدہ التمسہ پس میں آیا حضرت کے پاس حال میں کہ آپ کے مبارک ہاتھ میں ہے تھیلا میں سیکھ ہیرم سیدھ میں جلا ہوا ہے کہ کشمش کو کہتے ہیں جس سے داغ دیتے ہیں یسم ابل الصدقۃ داغ دیتے تھے صدقے کے اونٹوں کو۔ تا دوسرے

اونٹوں سے الگ رہیں۔ اھ اگر دوسرا اونٹوں سے ملا جاوے تو کوئی ملکر پہچانے کے سوا اور بھی فائدہ ہیں۔ اگرچہ ہمیں جیوان کی تعذیب ہے مصلحت کے لئے ہے ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب صدقۃ الفطر باب فرض صدقۃ الفطر

باب جہاں میں فرض ہونے صدقہ فطر کے وقال ابوالعالیۃ وابن سیرین صدقۃ الفطر فریضۃ عجم وہ دیکھا اور ابوالعالیہ عطا اور ابن سیرین نے کہا صدقہ فطر فرض ہے جیسی پڑھنی امام شافعی عجم ہم اور امام ابوحنیفہ کے پاس

واجب ہے۔ یہ سب نے دلیل قطعی کے اور امام مالک کے پاس سنت ہے **حدثنا** یحیٰی بن محمد بن السکن قال حدثنا محمد بن جعفر حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن عبدربہ بن سعید عن ابیہ عن

عمہ قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین ابن عمر کے کہا فرض کیا ہے رسول خدا نے زکوۃ فطر کا

صاع خرما سے یا ایک صاع جو کا غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر مسلمانوں میں سے صاع ہمارے ملک میں چار شیشہ جہانی ہوتے ہیں تفصیل اسکی پہلی میں مذکور ہوئی وامر بھا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ

اور حکم کیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز عید کے لئے لوگ نکلنے لگے نماز عید کے لئے حاضر ہونے

باب صدقۃ الفطر علی العبد وغیر المسلمین

باب بیان میں واجب ہونے صدقہ فطر کے غلام پر اور مردوں مسلمانوں پر

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک ح وحدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی کل حر او عبد ذکر او انثی من المسلمین اسکا ترجمہ گذرا اس حدیث کے موافق امام ابوحنیفہ نے کہا کہ عورت پر بھی صدقہ فطر واجب ہے خواہ وہ مرد والی ہو یا نہ ہو اور امام مالک شافعی احمد کے پاس مرد والی عورت کا صدقہ فطر اسکے شوہر پر واجب ہے بقدر قیاس کرتے قسط

باب صدقۃ الفطر صاع من شعیر

حدثنا قبیصۃ قال حدثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبداللہ عن ابی سعید قال کنا نطعم الصدقۃ صاعا من شعیر صدقہ فطر ادا کیا جاوے

باب صدقۃ الفطر صاع من طعام

باب صدقہ فطر صاع طعام کا ہونا کا مام ہے

حدثنا عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح العامری انہ سمع ابا سعید الخدری یقول کنا نخرج زکوۃ الفطر صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب اس روایت میں گیہوں کا ذکر نہیں

جو اور خرما اور منقا اور کشمش کے صدقہ فطر ایک صاع ہی کا

باب صدقۃ الفطر صاع من تمر

حدثنا احمد بن یونس قال حدثنا اللیث عن نافع ان عبداللہ بن عمر قال والدی صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر قال عبداللہ فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ ابن عمر کے کلام کا حضرت نے حکم کیا کہ زکوۃ فطر میں ایک صاع خرما سے یا ایک صاع جو سے ادا کیا جاوے عبداللہ نے کہا

عمر کہتے ہیں پس ٹھہرایا لوگوں نے اس ایک صاع کے برابر دو مد گیہوں سے جو نصف صاع ہے **ف** فائدہ یہ ہے کہ اختلاف نے یہ کام پیدا کیا ہے کہ ہر سال سوا سیر گندم کی قیمت متساوی نہیں اور نہ زمین گیہوں کی قیمت گراں تھی لاکن

لازم ہے کہ ہر زمانہ میں اعتبار قیمت کا کریں پس حال مختلف ہو گیا اور ضبط کیا جاتا ہے اور کبھی لازم ہو گا کہ گیہوں کے صاع نکالیں قسطلانی

باب صاع من زبیب

باب بیان میں ایک صاع انگور کے صدقہ فطر میں

حدثنا عبداللہ بن منیر سمع یزید بن ہارون اخبرنا العوام بن حوشب قال حدثنا سفیان عن زید بن اسلم عن عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح عن ابی سعید الخدری قال کنا نعطیھا فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من تمر او صاعا من شعیر او صاعا من زبیب فلما جاء معاویۃ وجاءت السمراء قال اری مدا من ھذا یعدل مدین من ھذا فجعل الناس

نے کہا کہ ہم دیتے تھے حضرت کے زمانہ میں ایک صاع طعام سے اور ایک صاع جو سے یا ایک صاع منقے سے اور صدقہ یہ اپنی خلافت میں مدینہ آیا تو شام سے گیہوں آئی تو کہنے لگا میں سمجھتا ہوں گیہوں سے ایک مد اور چیزوں سے دو مد کے برابر ہے

کرائی کہتا ہے معاویہ کی اس رائے کو امام ابوحنیفہ نے حجت لی ہے گیہوں سے نصف صاع پر صدقہ فطر میں اور پہلی حدیث میں صاعا من طعام واقع ہوا وہ اسکا مبطل ہے اس لئے اہل عمان کے عرف میں طعام گیہوں کا نام ہے اور

بھی بہت سی معاویہ کی اس رائے کو امام ابوحنیفہ نے بعض کلمین پر رد کیا ہے **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ قول کرانی کا بسبب اسکے نہ پہنچنے کے ہے حقیقت کو اور وطن ہی ساطین ملت کے تھا۔ رئیس المحدثین شیخ

مجدد الدین فیروز آبادی کہ قول علماء حدیث سے ہے سفر السعادت میں لایا ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا مرد ہو یا بندہ یہ ہو یا بڑا دودھ گیہوں سے سوا دو سیر جیو یا تفاوت تفاوت ہو چار روپیہ میں سکا

صدقہ فطر کی مقدار

کتاب صدقۃ الفطر

فرض صدقہ فطر

صدقہ فطر کا بیان اور اسکے واجب ہونے کی حکمت اور اسکے مصارف کا بیان

ایک صاع ہوتا ہے۔ اور ایک حدیث ابوسعید خدری کی روایت سے بھی معلوم ہوئی ہے جو ہمارے حافظہ میں محفوظ ہے ایک صاع طعام سے وہ کہتے تھے ہم حضرت کے زمانہ میں نکالا کرتے تھے۔ اور ابوسعید کہا کرتے تھے ہمارا طعام اس وقت جو اور منقی اور پنیر اور کھجور تھا۔ یہ حدیث متن ہے اس قول کی کہ گیہوں کی قیمت دوسری چیزوں کی قیمت سے زیادہ ہوتی ہے اور چیزوں کی قیمت کی مخالفت ہوتی ہے۔ اور سنن نسائی میں ثابت ہوا کہ جب بنت مخلفت کی ایلاء المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہت فتوحات دی ہیں تو فرمایا کہ جب فتوحات کی کشادگی ہوئی اللہ نے تم پر بھی فراخی کر دی قصد میں ٹھہرا کر سکو ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع اور چیز سے اور شرح سفر السعادت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اسی کی شرح میں لکھا ہے کہ صاحب الاصل میں ابوداؤد اور نسائی کی حدیث سے جس کی روایت اس لفظ کے ساتھ ابن عباس سے ہے کہ ایک صاع گیہوں کا یا اس کا آٹا یا ستو یا کھجور یا جو کا قصد نکالو۔ پس فرمایا کہ فقہاء نے اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ایک صاع گیہوں کا نصف صاع جو کے برابر ہے اور حضرت علی کے ایک سفر میں یہ مسئلہ پوچھے جانے کا ذکر ہے اور جو کی سزا دی تھی تو فرمایا کہ فقہ کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اور ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ نصف صاع گیہوں کا قیمت میں ایک صاع جو کے برابر ہے اور یہ قول ضعیف ہے اور حدیث کے مخالف ہے اور ابوحنیفہ کے اصحاب نے اس کی تاویل کی ہے کہ نصف صاع گیہوں کا قیمت میں ایک صاع جو کے برابر ہے اور یہ تاویل بھی ضعیف ہے اور حدیث کے مخالف ہے اور ابوحنیفہ کے اصحاب نے اس کی تاویل کی ہے کہ نصف صاع گیہوں کا قیمت میں ایک صاع جو کے برابر ہے اور یہ تاویل بھی ضعیف ہے اور حدیث کے مخالف ہے اور ابوحنیفہ کے اصحاب نے اس کی تاویل کی ہے کہ نصف صاع گیہوں کا قیمت میں ایک صاع جو کے برابر ہے اور یہ تاویل بھی ضعیف ہے اور حدیث کے مخالف ہے

باب صدقۃ الفطر

قبل العید۔ باب میں صدقہ فطر کے عید سے پہلے ادا کرنے کا بیان ہے۔

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوۃ الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ

عبداللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حضرت صلعم کا کہ زکوۃ فطر لوگ عید کا کھانے سے پہلے ادا کریں گویہ ظاہر یہ ہے کہ عید کے روز ہی ادا کریں۔ اور دوسری روایت سے ایک دو روز عید سے پہلے بھی واقع ہوا

حدثنا معاذ بن فضالۃ قال حدثنا ابو عمر عن یزید عن عبداللہ بن سعید عن ابی سعید الخدری قال کنا نخرج فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر صاعا من طعام قال ابو سعید وکان طعامنا من الشعیر والزبیب والاقط والتمر

یہ حدیث تصریح کرتی ہے اس بات کی کہ طعام سے مراد اس شہر کے مقابل قوت اہل شہر ہے یعنی خوراک جو شہر میں کھائی جاتی ہو گیہوں کا تعین کرنا تکلفات سے خالی نہیں ہو سکتا اور حدیث ابن عمر صحیح تھا اور حدیث ابن عمر صحیح تھا اور حدیث ابن عمر صحیح تھا

باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک

باب اس کے بیان میں ہے کہ صدقہ فطر آزاد اور غلام پر واجب ہے نہ صدقہ کے آزاد اور غلام پر واجب ہونے سے لازم آتا ہے کہ غلام کے جانب سے اور اگر کسی کے غلام کو ملک نہیں تاآنکہ اس سے ادا کرے۔ اور یہاں فرمتی غلام مراد ہے۔ نہ وہ غلام جو تجارت کے لئے ہو برعکس حکم زکوۃ۔ وقال الزہری فی العبد الذی للتجارۃ یزکی للتجارۃ ویزکی للفطر اور زہری کا یہ قول کہ غلام تجارت کے لئے قیمت میں زکوۃ دیا جاوے قیمت تجارت میں

اس کی قیمت ٹھہرا کے اور صدقہ دیا جاوے فطر میں اس کے غلام پر۔ ف حنفیہ کے پاس صاحب تجارت کے غلام پر بھی کسی طرح صدقہ فطر واجب نہیں کیونکہ یہ سال میں زکوۃ نہیں ہے

حدثنا ابوالنعمان قال حدثنا حماد بن زید قال حدثنا ایوب عن نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر او قال رمضان علی کل حر او عبد ذکر او انثی صاعا من تمر او صاعا من شعیر فعدل الناس بہ نصف صاع من بر فکان ابن عمر یعطی التمر فاعوز اہل المدینۃ من التمر فاعطی شعیرا فکان ابن عمر یعطی عن الصغیر والکبیر حتی ان کان ابنی لیعطی عن بنی وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین اور تھے صحابہ کرتے اگلے عید فطر سے ایک یا دو روز۔ اور حنفیہ کے پاس فرق نہیں ہے قبل از دو سال کے ہو۔ اور بعض کہتے ہیں یہ شروع آخر رمضان سے ہے اور بعض کے پاس یہ ہے خواہ رمضان کے

کسی حصہ کو روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو۔ اور امام محمد کے پاس عید کے دن بعد نماز کے مکروہ ہے اور بعض شارح کے پاس قضا ادا ہو جاتا ہے اور روز عید کے بعد قضا ہو جاتا ہے اگر بے عذر تاخیر کرے روز عید تک جیسے مال حاضر نہیں یا سقوط حاضر نہیں بالتوسط

باب صدقۃ الفطر علی الصغیر والکبیر

باب اس بیان میں ہے جو صدقہ فطر کے صغیر کبیر پر ہونے اور بعض روایات میں اس کا ثبوت طلب کرنے کے قوم ہے وقال ابو عمر ہمارے عمر نے کہا علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک

طاؤس عطاء ابن سیرین ان یزکی مال الیتیم وقال الزہری یزکی مال المجنون اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک زکوۃ واجب نہیں ہے مال یتیم سے۔ اور زہری نے کہا کہ زکوۃ دیا جاوے مال مجنون سے ظاہر لفظ زکوۃ عام ہے شامل ہے زکوۃ مفروضہ اور صدقہ فطر کو

حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ قال حدثنی نافع عن ابن عمر قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقۃ الفطر صاعا من شعیر او صاعا من تمر علی الصغیر والکبیر والحر والمملوک

یہ حدیث بظاہر معلوم ہوا صغیر من روز عید قبل نماز عید پیدا ہوا ہو تو بھی داخل ہے بلا بیان جزء نماز ظاہر ہے جنین کو بھی تمہیں داخل کیا ہے جب ایک سے دو میں دو گروہ ہوں

اگرچہ جنین کے پاس جنین کے طرف سے صدقہ فطر واجب نہیں کیونکہ وہ موجود نہیں قسطلانی واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحج

باب وجوب الحج وفضلہ باب واجب ہونے مین حج کے اور اسکی فضیلت وثواب کے وقول اللہ تعالیٰ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا اور بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا کہ اللہ ہی کے واسطے ہی لوگون پر یعنے واجب لازم ہی اپر قصد کرنا خانہ کعبہ کا واسطے زیارت کے جس وجہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی۔ آیندہ معلوم ہوگا۔ یہہ فرضیت اس شخص پر ہی جو طاقت رکھتا ہو اسکے طرف یعنے طرف بیت اللہ کے یا حج کے راہ کی۔ یعنے اسکے طرف پہنچ سکتا ہی فرضیت حج کی اس آیت سے اور احادیث صحیحہ اجماع امت سے ثابت ہوئی وہ ضروریات دین کے ہی اسکا منکر کافر ہی جیسا کہ ارشاد ہوا ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین یعنے جو انکار کریگا کافر ہوجائیگا۔ پس تحقیق اللہ بے نیاز ہی جہانیون سے۔ نہ کسی کا ایمان اسکو فائدہ دیتا ہی نہ کسی کا کفر اسکو ضرر **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سلیمان بن یسار عن عبد اللہ بن عباس قال کان الفضل ردیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امراۃ من خثعم فجعل الفضل ینظر الیہا وتنظر الیہ ابن عباس نے کہا کہ فضل بن عباس حج برادر اعیانی ابن عباس کا تھا حضرت کا ردیف تھا یعنے مرکب پر آپکے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئی ایک عورت قبیلہ خثعم سے جو حسین تھی اسنے نظر کرنے لگا اسکے طرف اور دیکھنے لگی وہ عورت فضل کے طرف کہ وہ بھی ایک جوان حسین تھا وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر اور حضرت پھیرتے تھے منہ فضل کا دوسری طرف فقالت یا رسول اللہ ان فریضۃ اللہ علی عبادہ فی الحج ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ پس کہا اس عورت نے یا رسول اللہ فرض خدا جو اسکے بندون پر حج مین ہی میرے باپ کو پایا ہی جس حال مین کہ وہ بوڑھا ہی اور مرکب پر ثبات نہین سکتا ہی افاحج عنہ قال نعم آیا مین حج کرون باپ کے طرف سے تو اسکے جواب سے ادا ہوتا ہی۔ وزایان وذلک فی حجۃ الوداع اور یہہ واقعہ حجۃ الوداع مین تھا جو ہجرت سے دسوان سال تھا۔ اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ یہہ حدیث تاکید امر حج پر دلالت کرتی ہی۔ یہان تک کہ مکلف ترک نہین کرسکتا ہی مگر حال عجز مین اسکے جانب سے دوسرا ادا کرے اور اسبات پر بھی دلالت کرتی ہی کہ اگر بنفس خود ادا کرے ثواب زیادہ ہوگا امام شافعی کے پاس حالت تندرستی وطاقت مین نیابۃً حج نہ فرض مین روا ہی نہ نفل مین مگر امام ابو حنیفہ واحمد کے پاس نفل مین جایز ہی **باب** قول اللہ تعالیٰ یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشہدوا منافع لہم (دیکھا ۱۲) باب بیان مین اس قول خدا کے جو ارشاد ہوا کہ آتے ہین تیرے پاس جس حال مین کہ پیادہ ہین۔ اور سوار ہین ہر مرکب لاغر پر راہ دور سے۔ تا دیکھین فایدے اپنے دین ودنیا کے فوایدکو جو اس سفر مبارک مین انکے لئے ہی فجاجا الطرق الواسعۃ مولف کہتا ہی کہ فجاج جمع فج کا ہی راہ کشادہ کے معنے مین **حدثنا** احمد بن عیسی قال حدثنا وہب عن یونس عن ابن شہاب ان سالم بن عبد اللہ اخبرہ ان ابن عمر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرکب راحلتہ بذی الحلیفۃ ثم یہل حین تستوی بہ قائمۃ ابن عمر سے مروی ہی کہ کہا مین نے دیکھا پیغمبر خدا کو سوار ہوتے اپنے مرکب پر ذوالحلیفہ مین جو دور ہی سب میقات سے مکہ معظمہ سے۔ ذوالحلیفہ ذال معجمہ اور حاء مہملہ اور لام اور فا نام ایک جگہ کا ہی زمین حرم سے باہر کہ وہان احرام باندھتے ہین۔ پھر آواز کو بلند کرتے تھے لبیک سے جو قت کہ پورا اعتماد مرکب اپکا **حدثنا** ابراہیم قال اخبرنا الولید قال حدثنا ذو زاعی سمع عطاء یحدث عن جابر بن عبد اللہ الانصاری ان اہلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذی الحلیفۃ حین استوت بہ راحلتہ بلند کرنا حضرت کا

احرام کو لبیک سے۔ مقام ذوالحلیفہ سے جو وقت کہ اٹھا نا مرکب اپ کو رواہ انس وابن عباس روایت کی اسکی انس وابن عباس نے **باب الحج علی الرحل** باب حج کرنے ہین اونٹ کے پالان پر قال ابان حدثنا مالک بن دینار عن القاسم بن محمد عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہا اخاہا عبد الرحمن فاعمرہا من التنعیم وحملہا علی قتب بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ مقرر حضرت نے بھیجا انکے بھائی عبد الرحمن کو ساتھ عمرے مین لایا اسنے بی بی کو مقام تنعیم سے اور بٹھایا بی بی کو عبد الرحمن نے اپنے پیچھے کے پیچھے تنعیم کی جگہہ ہی حرم کے طرف مدینہ طیبہ کے جانب مکہ معظمہ سے تین میل ہی قتب فتح قاف و تا مشناۃ فوقیہ آخر مین باسے کجی پالان شتر کی لکڑی کو کہتے ہین چنانچہ زین اپ وخر کو اکاف وقال عمر شد والرحال فی الحج فانہ احد الجہادین عمر بن الخطاب نے کہا کہ باندہو کجاوے راہ حج مین یعنے کجاوے پر سوار ہو پس مقرر حج دو جہاد ہے ایک جہاد ہی کہ سفر حج مین نفس کے ساتھ مجادلہ اور سفر کی مشقت پر صبر اور مالوفات کا ترک واقع ہوتا ہی اور آخرت کے ثواب کی امید ہی **حدثنا** محمد بن ابی بکر المقدمی قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا عزرۃ بن ثابت عن ثمامۃ بن عبد اللہ بن انس قال حج انس علی رحل ولم یکن شحیحا عبد اللہ بن انس نے کہا کہ حج کیا انس نے پالان شتر پر اور نہین تھا بخیل یعنے اختیار کرنا کجاوے کا محمل پر حضرت کی اتباع کے لئے اور تواضع کی راہ سے تھا نہ بخل کی راہ سے وحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حج علی رحل وکانت زاملتہ اور حدیث کی کہ حضرت نے حج کیا پالان شتر پر اور تھا وہ راحلہ زاملہ اپکا۔ زاملہ زومیم سے اشتر کو کہتے ہین کہ اسپر سامان حج کے سوار ہوتے ہین ایسی سواری نہایت بے تکلف ہی **حدثنا** عمرو بن علی قال حدثنا ابو عاصم قال حدثنا ایمن بن نابل قال حدثنا القاسم بن محمد عن عایشۃ قالت یا رسول اللہ اعتمرتم ولم اعتمر فقال یا عبد الرحمن اذہب باختک فاعمرہا من التنعیم فاحقبہا علی ناقتہ فاعتمرت بی بی عایشہ نے عرض کی یا رسول اللہ اپ سب عمرہ بجا لائے اور مین نے عمرہ نکیا پس حضرت نے فرمایا ای عبد الرحمن لیجا اپنی خواہر کو اور عمرہ کرا اسکو تنعیم سے۔ پس انہون نے بی بی کو اپنی پیٹھہ کے پیچھے بٹھلایا ناقہ پر۔ پس عمرہ کیا بی بی نے۔ حقبہ پالان شتر کی جگہہ کو کہتے ہین جو پیچھے ہی **باب فضل الحج المبرور** باب ثواب مین حج مقبول کے۔ مبرور برۃ سے مشتق ہی نیکی کے معنے مین بعدہ متعدی بنفسہ ہی **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراہیم بن سعد عن الزہری عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل فقال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال جہاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت پوچھے گئے کہ کونسا عمل زیادہ ثواب رکھتا ہی۔ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالی پر اور اسکے رسول پر۔ کہا گیا کہ اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی۔ فرمایا جنگ کرنا کافرون کے ساتھ راہ خدا مین۔ کہا گیا اسکے بعد کونسا عمل بہتر ہی فرمایا حج مقبول کہ جسمین ریا نہو اور بخشش گناہ ہونکی ہو۔ جاننے کو اور احادیث مین سب اعمال سے افضل نماز اور دوسرے عبادات بھی آئے ہین۔ ہر دو مین وجہ تطبیق یہ ہی کہ ایک کی فضیلت بیان کرنے سے دوسرے کی نفی لازم نہین آتی ہی۔ حضرت سایل کے اقتضاء حال پر بیان فرماتے۔ یعنے وہ جس عمل کی فضیلت سے غافل ہوتا اسکے طرف کم رغبت رکھتا ہو اسکے ادا کرنے مین سستی رکھتا ہو اسکے حق مین اسیکی فضیلت ظاہر کرنا ضروریات سے ہی **حدثنا** عبد الرحمان بن المبارک قال حدثنا حماد قال اخبرنا حبیب بن ابی عمرۃ عن عایشۃ ام المومنین انہا قالت یا رسول اللہ نری الجہاد افضل العمل افلا نجاہد بی بی عایشہ نے کہا یا رسول اللہ ہم اعتقاد کرتے ہین کہ جہاد افضل اعمال ہی قال لکن افضل الجہاد حج مبرور فرمایا کہ تمہارے لئے بہترین جہاد حج مقبول ہی۔ لفظ لکن مین لام جارہ ہی اور کن خطاب جمع مونث ہی۔ اور بعض روایات مین لکن حرف استدراک سے تصحیح کے ہین اور کلام مین تقدیر لا کی ہی یعنے نہین تم جہاد نکرو لیکن تمہارے لئے افضل اعمال حج مقبول ہی **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا سیار ابو الحکم قال سمعت ابا حازم قال سمعت ابا ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ ابو ہریرہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جسنے حج کیا محض اللہ ہی کے لئے۔ پس جماع نکیا اس ایام مین اور مباشرت نکی عورت سے اور گناہ نہ کیا تو پھرتا ہی اور پاک ہوتا ہی مانند اس روز کے کہ جنا اسکو اسکی ماں نے تشبیہ حال کی ساتھ حال کے ہی رفث کا اطلاق جماع اور اسکے لوازم پر آتا ہی۔ اور رفث ضرب ونصر وسمع وکرم سے ہی۔ اور اصح یہہ ہی کہ باب نصر سے ہی۔ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ صغیرہ وکبیرہ ہر دو کی معافی حاصل ہوتی ہی۔ اور عام ہی حقوق اللہ وحقوق العباد کو۔ حافظ

حج مبرور افضل اعمال

ابن حجر کہتا ہی کہ یہہ حدیث قوی ترین شواہد سے ہی حدیث عباس بن مرداس کے لئے کہ اسمین تصریح اس عموم کی واقع ہوئی۔ اور اسکو حدیث ابن عمر سے بھی ایک شاہد ہی انتہی اور طبری کہتا ہی کہ یہہ محمول ہی ان مظالم پر کہ جن کے ادا سے حقوق سے عاجز ہی۔ اور ترمذی کہتا ہی کہ یہہ مخصوص ہی ان معاصی کے ساتھ جو حقوق اللہ سے متعلق ہین نہ کہ حقوق العباد کے اور حقوق اللہ بمغفرتہا ساقط نہین ہوتے ہین بلکہ انکے ادا کرنے مین جو تقصیر واقع ہوئی جیسے کسیکے ذمہ پر نماز یا کفارہ باقی رہے اس سے ساقط نہوگے کیونکہ یہے حقوق ہین نہ وجوب انکے ادا کرنے مین جو تاخیر کی وہ نفس تاخیر حج کے بدولت ساقط ہوگی **باب** فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب بیان مین متعین کرنے جگہون کے احرام حج عمرہ کے لئے مواقیت جمع میقات کا ئی وقت محمود کے معنے مین پر یہان استعارہ کرتے ہین مکان کے لئے۔ جاننے کہ شرع شریف مین اس شخص پر جو آفاقی ہو اور قصد زیارت بیت اللہ کا کیا ہو اسکے لئے اول احرام لازم کئے ہین بیت اللہ کی تعظیم اور اسکی اجلال شان کے لئے جیسا کہ کسی نے دربار شاہی مین جانیکا قصد کرے اور جب نزدیک پہنچے خضوع و خشوع اور راہ ادب لیتا ہی۔ اور جو شخص کہ قصد بیت اللہ کا کرے اسپر چند چیزین لازم ہین جو کتب مناسک مین مذکور ہین۔ احرام کے لئے ہر طرف سے جو ایک مقام مناسب مقرر فرمائے ہین احادیث مین وارد ہی **حدثنا** مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلَتْهُ مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ قَالَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ

زید بن جبیر نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے زید بن جبیر نے کہ مقرر وہ آیا منزل مین ابن عمر کے جس حال مین کہ اسکو خیمے تھے فسطاط اور سرادق ہر دو ایک معنے مین ہین۔ اور بعض کہتے ہین کہ فسطاط اسکو کہتے ہین جو ابریشم سے ہو۔ اور سرادق اسکو کہتے ہین جو تاگے سے ہو اور بعض کہتے ہین کہ فسطاط وہ ہی کہ جس صحن خانہ کو اقاب سے ڈھانکین اور سرادق وہ ہی جو کسی چیز کے اطراف ہو۔ پس مین نے ابن عمر سے پوچھا کہ کس جگہہ سے جایز ہی کہ مین عمرہ کرون تو فرمایا کہ فرض کیا حضرت نے اسکو کہ نجد والے مقام قرن سے کرین۔ نجد فتح نون و سکون جیم سے آخر مین دال ہی زمین بلند کو کہتے ہین وہ زمین عراق کے واسطے جو راہ سے آوین جحفہ ہی۔ نووی نے کہا کہ مکہ معظمہ سے اسکی مسافت تین منزل ہی اور مدینہ منورہ سے آٹھ مراحل ہین **باب** قَوْلِ اللهِ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى باب بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا کہ توشہ لو راہ حج مین تاکسی کے محتاج نہون۔ مقرر بہترین توشہ پرہیزگاری ہی کہ محرمات سے بچین انہین محرمات سے ہی سوال کرنا لوگون سے **حدثنا** يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

ابن عباس نے کہا کہ تھے یمن والے تصدیر کا کرتے اور توشہ نہین لیتے اور کہتے کہ ہم متوکل ہین اللہ تعالی پر۔ اور دوسری سند سے ابن عباس سے مروی ہی کہ وے کہتے کہ ہمارا خدا کے طرف جانا خدا کے طرف جاتے ہین۔ کیا وہ ہم کو کھانا نہ دیگا پس نازل فرمایا اللہ تعالی نے یہہ آیہ کریمہ۔ روایت کی اس حدیث کی سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اسنے عکرمہ سے جس حال مین کہ مرسل ہی یعنے ابن عباس کا ذکر نہین کیا **باب** مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب بیان مین مقام احرام باندہنے کہ معظمہ والون کے حج و عمرے کے لئے اور عمرہ حنفیہ کے پاس سنت مؤکدہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ واجب ہی اور بعض کے پاس فرض کفایہ ہی اور صحیح تر شافعیہ کے پاس فرض ہی۔ اور عمرہ عبارت ہی طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے اور حلق و احرام اسکی شرط ہی۔ اور مُهَلّ بضم میم و فتح ہا و تشدید لام اہلال کی جگہہ کہتے ہین۔ اور اہلال اصل مین بلند کرنی آواز کی ہی لبیک کے ساتھ اور اسکا اطلاق نفس احرام پر شایع ہوا ہی **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ

ابن عباس نے کہا کہ تعین کئے میقات کی حضرت نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن المنازل و لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ بفتح یا و لام مفتوح و سکون میم اولی و اولام مفتوح دوم و میم ایک پہاڑ ہی تہامہ کے پہاڑون سے جو کہ معظمہ سے دو منزل پر ہی هُنَّ لَهُمْ تے میقات مذکورہ اس جماعت کے لئے ہی یا اس نواحی کے بلاد کے لئے ہی اور بعض روایات مین لَهُمْ لِأَهْلِهِنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ مَنْ كَانَ دُونَهُنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اور یہ میقات اس شخص

الحج کے فرض ہونے مین جلدی کرنی چاہئے

اہلال کے معنے

الجزء السادس

کے لئے ہیں جو اُن شہروں پر سوا اُن شہروں والوں کے جو جاہیں حج و عمرہ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ اور جو شخص کہ نزدیک اسکے ہی یعنے
درمیان میقات اور مکہ معظمہ کے ہی۔ پس میقات اسکی وہی جگہ ہی جو انشاے احرام یا انشاے سفر کیا حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ یہاں تک کہ مکہ معظمہ والے مکے سے
جیسا کہ آفاقی جو درمیان میقات و مکہ معظمہ کے ساکن ہو وہ احرام اپنی جگہ سے باندھے اسکو احتیاج نہیں کہ رجوع میقات کے طرف کرے۔ ف قسطلانی نے کہا کہ یہ بات
فقط حج کے لئے ہی نہ عمرے کے لئے کیونکہ عمرے کے احرام کے لئے حضرت نے بی بی عایشہ کو اُنکے بھائی کے ساتھ موضع تنعیم کو روانہ فرمایا تھا سو یہ حدیث پہلی حدیث کی عموم کی مخصص ہے حنفیہ
کہتے ہیں کہ میقات مذکورہ سے احرام کی تاخیر حرام ہی اس شخص کے لئے جو مکہ معظمہ میں آنیکا قصد رکھتا ہو لاکن تقدیم احرام کی ان مواقیت پر روا ہی بلکہ افضل ہی اس شخص کے لئے

مواضع احرام

جو اپنا ضبط احوال کر سکے اور شرایط بجالاوے **باب** مِيْقَاتِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يُهِلُّوْنَ قَبْلَ ذِى الْحُلَيْفَةِ باب بیان میقات میں اہل مدینہ کے اور احرام نہ
باندھیں اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے آگے۔ اسلئے کہ منقول نہیں کہ حضرت ذوالحلیفہ سے آگے احرام باندھیں ہوں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ
الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ عبداللہ
بن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اور اہل شام جحفہ اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں کہ پہنچنے ہی کی جگہ کو کہ حضرت نے فرمایا اور احرام باندھیں اہل یمن موضع یلملم سے
یعنے وہ جو سابق میں نقل کیا گیا وہ حضرت کے زمانہ خاص میں سنا تھا۔ اور یہہ بات دوسرے لوگوں سے اسکو پہنچی پر حضرت سے نہ سنا یہہ تکرار مرسل ہے اور مرسل صحابی کی صحت پر علما کا اتفاق

صحابی کی مرسل صحیح ہی

ہی **باب** يُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ
يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ لِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ وَمِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ پس جو شخص کہ قریب ہو
کہ معظمہ سے طرف مقام کے تو اسکے احرام کی جگہ وہیں سے ہی کذٰلک اور ایسا ہی ہی میقات کا حکم الاقرب فالاقرب حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا یہاں تک کہ
اہل مکے سے احرام باندھیں **باب** مُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ **حدثنا** عَلِىٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
اَبِيْهِ قَالَ وَقَّتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ
وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مَهْيَعَةَ وَهِىَ الْجُحْفَةُ مہیعہ بفتح میم و سکون ہاو فتح یا و عین مہملہ سے تصحیح کی ہی۔ اور بعض بفتح میم و کسر ہا و سکون یا نام ایک قریہ کا ہی
جب اسکو سیلاب لیگئی جحفہ کہنے لگے وَاَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زَعَمُوْا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ ابن عمر نے کہا کہ کہتے
ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ میقات اہل نجد کی قرن ہی وہیں حضرت سے نہیں سنا ہی وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ **باب** مُهَلُّ مَنْ كَانَ دُوْنَ الْمَوَاقِيْتِ
باب بیان میں جا اہلال ان لوگوں کے جو میقاتوں کے قریب ہیں طرف مکے کے **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِاَهْلِ
نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهِ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ
مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا **باب** مُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ **حدثنا** مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ
الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ اور ہر آنیوالے کے لئے اوپر سوا اُنکے جو اُن کے ہیں اور
الْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ ترجمہ اسکا مکرر گذرا **باب** ذَاتِ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ
باب اس بیان میں کہ موضع ذات عرق میقات عراق والوں کی ہی جو کوفہ اور بصرہ اور بغداد وغیرہا ہیں عرق بکسر عین مہملہ و سکون راء مہملہ اور آخر میں قاف چھوٹے پہاڑ

کے معنے ہین نجی اور بعض کہتے ہین کہ زمین شور کے معنے ہین ہی جو اس جگہ درخت طرفاء اُگتے ہین وہ ایک جگہ ہی مکہ معظمہ سے تین روز کی راہ پر حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ ابن عمر نے کہا جسوقت کہ یہ ہر دو شہر یعنے کوفہ و بصرہ مفتوح ہوئے اور مسلمانون کی تسخیر مین آئے اَتَوْا عُمَرَ فَقَالُوا یا تب عمر فاروق کے پاس آئے اور کہنے لگے یَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ای امیر المومنین مقرر حضرت نے تعین کی میقات نجد والون کے لئے قرن کی وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا اور وہ قرن ایک طرف اور کنارے پر ہی ہماری راہ سے - اور مقرر اگر ہم قرن کی راہ سے جاوین ہم پر دشوار ہی - جور بفتح میم اور واو ساکن اور آخر مین راء مہمل کے معنے مین ہی قَالَ فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ عمر بن الخطاب نے کہا کہ تم اس جگہ پر نظر کرو جو اسکے مقابل اور برابر تمہاری راہ سے ہو فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ پس تعین کی انکے لئے ذات عرق کی - ظاہر یہ ہی کہ یہ میقات تعین سے عمر بن الخطاب کے ہی لیکن حکم مرفوع کا رکھتی ہی - اور وہ جو اس قسم کا حکم رائے و اجتہاد سے گنجایش نہین رکھتا ہی اسلئے بین احادیث مرفوع ہی منقول ہین لاکن اس فن شریف کے ماہرون نے انکے ضعف پر حکم کیا ہی لہذا جب موید بین دربارہ احتجاج سے گرتے نہین **باب** - **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مقرر ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت نے بمقام بطحا یعنے اونٹ کو بطحا مین ذوالحلیفہ مین اوکڑے اور نماز پڑہے - اور تھے عبداللہ بن عمر ایسا ہی کیا کرتے حضرت کی متابعت کی جہت سے **باب** خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ باب بیان مین نکلنے حضرت کے راہ درخت سے جو مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک ہی **حدثنا** اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ تھے حضرت کہ باہر آتے مکہ معظمہ سے راہ شجر کے اور داخل ہوتے مدینہ منورہ مین راہ مُعَرَّس سے جو ذوالحلیفہ کے نیچے ہی اور مدینہ طیبہ سے نزدیکتر ہی اور اسکو مُعَرَّس اسلئے کہتے ہین کہ وہ مسافرون کی اترنیکی جگہ ہی اخر شب مین وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَاِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ اور مقرر تھے حضرت جب نکلتے کہ معظمہ کے طرف نماز پڑہتے مسجد شجرہ مین اور جب رجوع کرتے مکہ محترمہ سے نماز پڑہتے ذوالحلیفہ مین بطن وادی مین اور شب گذارتے ذوالحلیفہ مین اور استراحت فرماتے یہان تک کہ صبح کرتے **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ باب بیان مین فرمانے مین حضرت کے کہ عقیق وادی مبارک ہی عقیق بعین مہملہ اور دو قاف درمیان اور یاء تحتیہ ایک وادی ہی نزدیک بقیع کے اسکے اور مدینہ طیبہ کے درمیان چار میل کی مسافت ہی **حدثنا** الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ عکرمہ نے ابن عباس سے سنا کہ اسنے عمر بن الخطاب سے سنا کہ کہتے تھے کہ مین نے حضرت سے سنا جو وادی عقیق کے باب مین فرماتے تھے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا میرے پروردگار کے طرف سے یعنے جبرئیل پس کہا کہ نماز پڑہ تو اس وادی مین جو برکت دی گئی ہی وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ اور کہہ کہ یہہ عمرہ ہی حج مین یہہ حدیث دلالت رکھتی ہی اس بات پر کہ حضرت قارن تھے نہ مفرد - قارن وہ کہ حج و عمرہ کو جمع کرے اور مفرد وہ کہ تنہا ایک ہی کرے - تطبیق بین اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ اشکال کرتے ہین کہ یہہ قول حضرت کا نہین بلکہ یہہ قول اس آنیوالے کا ہی جو آیا تھا اور **جواب** دیتے ہین کہ ابن عدی کی حدیث مین جو دوسری طریق سے بی بی عایشہ سے مروی ہی آیا ہی کہ حضرت نے فرمایا تھا جمعوا بین حج و عمرہ پس مولف علیہ الرحمہ نے اشارہ اس حدیث کے ساتھ کیا - پوشیدہ نرہے کہ یہہ جواب تب ہی سوال سے جبرئیل امین کا قول جو وحی منزل ہی حضرت پر اسکو نقل کیا سو وہ قول حضرت کا ہی - اور اشارہ مولف کا اس حدیث کے طرف جو نقل کی اسکی شرط پر نہوگی پھر اسکو کیونکر روا ہو کہ حجت کہہ سکے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

أجزاء الساري

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رُؤِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي موسى بن عقبہ نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سالم نے اپنے باپ سے یعنے ابن عمر سے اسنے حضرت سے کہ مقرر آپ کو دیکھا یا گیا خواب مین جس حال مین کہ حضرت نواب کیے تھے ذوالحلیفہ مین بطن وادی مین ادی بضم همزه وکسر راصیغہ مجہول ہی اور بعض روایات مین تقدیم رای همز پر بھی یہہ بھی صیغہ مجہول ہی رویت سے یعنے دیکھا حضرت کو وہان اترے ہوے معرس بضم میم وتشدید راء لفظ اسم فاعل ہی تعریس سے اور بعض روایات مین فی معرسه اسم مکان ہی قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِيَوْحَى بِالْمُنَاخِ کہا گیا آپ سے کہ آپ بطحاے مبارک مین ہوا ور تحقیق اتارا ہم کو سالم نے اسم مکان ہی در حالیکہ دہونڈتا تھا اوست بٹھلانے کی جگہہ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يَتَحَرَّى مَعْرَسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس جگہہ کو کہ عبداللہ بن عمر وہان اترتے تھے در حالیکہ دہونڈتا تھا اوست بٹھلانے کی جگہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وَهُوَ أَسْفَلَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذَلِكَ اور وہ جگہہ نیچے ہی اس مسجد کے جو بطن وادی مین ہی درمیان اترنیوالون کے اور راہ کے اور وہ درمیان ہی بطن وادی کے اور راہ

بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ باب بیان مین دھونے صاحب احرام کے عمہ مین خوشبوئی سے تین بار کپڑون کو خلوق بخاے معجمہ وتخفیف لام آخر مین قاف ایک قسم سے خوشبوئی سے کہ اسمین زعفران آمیزہو قَالَ أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يعلی نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ مجھے حضرت کو بتلا جسوقت کہ وحی کی جاتی ہی آپ کے طرف۔ راوی کہتا ہی کہ جس ہنگام مین کہ حضرت جعرانہ مین تھے اور آپکے ساتھ چند صحابہ بھی تھے۔ اکثر محدثون نے جعرانہ کو بکسر جیم وعین مہملہ وتشدید راے ضبط کیا ہی۔ اور اہل لغت اور محققین اہل حدیث بکسر جیم وسکون عین وتخفیف راء تحقیق کی ہی ہر دو صحیح ہین اور معلوم نہوا کہ قایل اس کلام کون ہی جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ آیا ایک مرد حضرت کے پاس پس کہا یا رسول اللہ آپ کیسا دیکھتے ہو اور کیا حکم فرماتے ہو حق مین اس مرد کے کہ وہ احرام باندہا عمر کیا حالانکہ وہ خوشبوئی سے معطر ہوا ہی فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ إِلَى يَعْلَى پس حضرت خاموش ہوے تھوڑا وقت پس آپ پر وحی آئی اشارہ کیا عمر نے یعلی کے طرف کہ نیکے حضرت کو فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ ظَلَّ بِهِ پس آیا یعلی جس حال مین کہ حضرت پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا ہی فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ پس داخل کیا یعلی نے اپنے سر کو اس چادر مین۔ پس ناگاہ دیکھا حضرت کو کہ چہرہ مبارک سرخ ہوا ہی اور حضرت سے گرانی وحی کے بسبب ہانپنے کی آواز آتی ہی ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ پس دور کی گئی وہ گرانی وحی کی جو بدن مبارک پر اس حال مین پہنچی تھی سری ضم سین مہملہ وتشدید راء اور تخفیف راے بھی مروی ہی۔ پر اول اکثر ہی اور افادہ کرتا ہی تدریج انکشاف کو فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ پھر فرمایا کہان ہی وہ شخص جو سوال کیا تھا عمرے سے۔ پس لایا گیا ایک مرد فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ پس فرمایا کہ دھو اس خوشبو کو جو تیرے بدن اور کپڑون پر ہی تین بار وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ اور دور کر اپنے سے جبہ اپنا جو سیا گیا ہی یہہ قول دوسرے احکام احرام کی تعلیم کے لیے ہی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آپکا وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ اور کر وے اعمال عمرے مین اپنے جیسا کہ تو کرتا ہی حج مین اپنے قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ نَعَمْ ابن جریج کہتا ہی کہ مین نے عطاسے کہا کہ آیا حضرت نے ارادہ کیا پاک کرنیکا جسوقت کہ اسکو فرمایا کہ تین بار دھووے عطانے کہا ہان مقصود یہی ہی بعضون نے اشکال کی ہی تطبیق مین اس حدیث کے ترجمہ کے ساتھ کہ ترجمہ مین خوشبوئی جامہ کی مذکور ہی۔ اور حدیث مین دلالت نہین کہ جامہ پر تھی۔ اور اگر جامہ پر ہوتی جبہ کا دور کرنا کافی تھا۔ مخفی نرہے کہ ہم نے اشاے تقریر مین کی توجیہ کے طرف اشارہ کیا ہی۔ اور مولف علیہ الرحمہ نے دوسری حدیث جو احرام کے محرمات مین لایا ہی اس لفظ کے ساتھ ہی وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ فِيهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ اور ابوداود بھی اسی حدیث کو اس عبارت سے ایراد کیا ہی اور مولف اس قسم پر اعتماد اکثر کیا ہی۔ اور اکثر قیاس ہی کرتا ہی ایک حکم کو دوسرے حکم پر

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَتَرَجَّلُ وَيُدَهِّنُ باب بیان مین خوشبوے کے احرام باندہنے کے وقت اور وہ کپڑے جو محرم پہنتا ہی جسوقت کہ احرام باندہے۔ اور کنگھی کرتا ہی اور روغن ملتا ہی ہر دو عطف مایلبس پر ہی یعنے یہہ کام احرام شروع کرنیکے آگے روا ہی قال

ابن عباس يشم المحرم الريحان وينظر في المرآة ويتداوى بما يأكل الزيت والسمن ابن عباس نے کہا کہ سونگھتا ہی محرم پھول کو اور دیکھتا ہی آئینہ مین اپنے منہ کو اور دوا کرتا ہی کھانیکی چیزون سے جو زیت اور روغن ہی قال عطاء يتختم ويلبس الهميان اور عطا بن رباح نے کہا کہ پہنتا ہی محرم انگوٹھی کو اور باندھتا ہی کمر مین ہمیانی کو وطاف ابن عمر وهو محرم وقد حزم على بطنه بثوب وطواف کیا ابن عمر نے حالانکہ وہ محرم تھا اور مقرر باندھا تھا کپڑا اپنے شکم پر ولم ير عائشة بالتبان بأسا اور نہین دیکھا بی بی عایشہ نے تبان مین کچھ خوف یعنے اسکے باندھنے مین کچھ پروا نہین تبان بضم تا واسد دید چھوٹی ازار کو کہتے ہین جو فقط شرمگاہ ڈھانپتی ہی جسکو اس ملک مین چڈی لنگوٹ کہتے ہین يرحلون هودجها ان لوگون کے لئے جو باندھتے ہین ہودج - ہودج عورات کی مرکب ہے ایک مرکب یعنے سواری کو کہتے ہین **حدثنا** محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن منصور عن سعيد بن جبير قال كان ابن عمر يدهن بالزيت فذكرته لابراهيم سعید بن جبیر نے کہا کہ تھے ابن عمر روغن ملتے احرام کے وقت یعنے وہ روغن کہ جس مین خوشبوئی امیز نہ تھی جیسا کہ احادیث مین تصریح اس قید کی آئی ہی - پس مین اسکا ذکر کیا ابراہیم نخعی سے فقال ما تصنع بقوله کہا تو کیا عمل کرتا ہی اسکے قول پر - جب اسکا خلاف حضرت کے قول سے ثابت ہوچکا یہ انکار ابن عمر کی رائے پر ہے - اور کہتے ہین کہ بی بی عایشہ بھی اسباب مین انکی رائے کے منکر تھین وحدثني الاسود عن عائشة قالت كاني انظر الى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم ابراہیم کہتا ہی کہ حدیث کی مجرے اسود بن زید نے بی بی عایشہ سے کہ کہا گویا مین دیکھتی ہون چمک خوشبوئی کی مفرق مین حضرت کے جس حال مین کہ وہ محرم تھے بی بی کے قول کانی انظر مین اشارہ ہی اس حال کے قوت تحقیق پر اپنی نظر مین **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت اطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحرامه حين يحرم ولحله قبل ان يطوف بالبيت اور احرام باہر آنیکے وقت رمی جمار اور حلق سر کے بعد طواف کعبۃ اللہ سے آگے جو طواف افاضہ ہی - اس حدیث سے استحباب خوشبو ملنے کا احرام مین اسکے وقت مفہوم ہوا اور یہہ اسکے آثار احرام کے بعد باقی رہنے سے کچھ ضرر نہین اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ احادیث مین لفظ کان جو آیا ہی وہ دوام و استمرار کے واسطے نہین - اسلئے کہ یہہ خوشبو ملنا بی بی عایشہ کا اس جناب کو ایکبار حجۃ الوداع مین واقع ہوا ہی وبس **باب** من اهل ملبدا باب بیان مین جواز حال اس شخص کے کہ داخل احرام ہووے اور لبیک کہے جس حال مین کہ باندھا ہو سامان گرد مانند مقنع کے تا پریشان نہون اور آگے نہ پڑین اور گرد و غبار نہ لگے **حدثنا** اصبغ قال اخبرنا وهب عن يونس عن ابن شهاب عن سالم عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا ابن عمر نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ لبیک کہتے جس حال مین کہ ملبد رہتے - ملبد ضم میم و فتح لام و کسر باء موحدہ مشددہ اور اسکے فتح سے بھی ہی **باب** الاهلال عند مسجد ذي الحليفة باب اس بیان مین کہ احرام باندھنا مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے - اس شخص کے لئے کہ ارادہ مناسک کا مدینہ طیبہ سے کرے **حدثنا** علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا موسى بن عقبة قال سمعت سالم بن عبد الله قال سمعت ابن عمر رضي الله عنهما وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن موسى بن عقبة عن سالم بن عبد الله انه سمع اباه يقول ما اهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من عند المسجد يعني مسجد ذي الحليفة سالم سے مروی ہی کہ مقرر ہوئے سنا عبد اللہ بن عمر سے کہ کہتے تھے کہ احرام نہین باندھا پیغمبر خدا نے مگر مسجد کے سے - مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ مسجد ذوالحلیفہ مراد ہی **باب** ما لا يلبس المحرم من الثياب باب بیان مین اس چیز کے جو نہ پہنے صاحب احرام کپڑون کی قسم سے خواہ محرم حج کرتا ہو یا عمرے کا **حدثنا** عبد الله بن يوسف قال اخبرنا مالك عن نافع عن عبد الله بن عمر ان رجلا قال يا رسول الله ما يلبس المحرم من الثياب مقرر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز پہنے محرم کپڑون سے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلبس القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس فرمایا نہ پہنے پیرہن اور نہ دستارین اور نہ ازارین سے ہوئین اور بلند تو بیان اور بعض روایات مین قمص ہی جمع قمیص کی - سراویلات جمع سروال کا سروال فارسی ہی اسکا معرب سراویل ہی نون ہے اور

الجزء السادس

اور شروال شین معجمہ سے بھی یک لغت ہی۔ برانس جمیع برنس کا ہی بضم نون۔ قاموس مین کہتا ہی کہ برنس کلاہ دراز کو کہتے ہین وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا یَجِدُ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ اور نہ پہنے موزے مگر وہ جو نہ پاوے نعلین پس پہنے موزے۔ اور کاٹ ڈالے انکو ٹخنون کے نیچے سے خفاف بکسر خا معجمہ جمع خف کا ہی مراد یہہ کہ سیا ہوا کپڑا نہ پہنے اور سر نہ ڈھانکے خواہ سینے ہوے کپڑے ہو یا نہ سیا ہوا۔ اور اسیطرح پاوں نہ ڈھانکے موزے سے ہو یا اور چیز سے وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّیَابِ شَیْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ اَوْ وَرْسٌ اور مت پہنو ان کپڑون سے اس چیز کو جو پہنچے ہو اسکو زعفران یا ورس ورس ایک قسم کا گھاس ہی زرد خوشبودار اسکا رنگ سرخی اور زردی کے ساتھ مایل رہتا ہی کہتے ہین کہ وہ بلاد یمن مین بہت مشہور بخوشبوئیون سے ہی **باب** الرُّکُوْبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِی الْحَجِّ باب سوار ہونے اور ردیف ہونے مین مناسک حج ادا کرنے مین **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یُوْنُسَ الْاَیْلِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اُسَامَةَ کَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلَی مِنًی فَکِلَاهُمَا قَالَ لَمْ یَزَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **باب** مَا یُلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّیَابِ وَالْاَرْدِیَةِ وَالْاُزُرِ باب بیان مین اس چیز کے جو پہنے محرم کپڑون سے اور چادرون اور ازارون سے وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّیَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِیَ مُحْرِمَةٌ اور پہنین بی بی عایشہ نے کپڑے معصفر یعنے سرخ و زرد درحالیکہ وہ محرم تھین امام ابوحنیفہ نے معصفر کو طیب مین داخل کیا ہی لہذا بی بی عایشہ کی بو خوش کے اور منع کیا محرم کو عموم احادیث منع طیب سے انکی کثرت کے نظر کرتے وَقَالَتْ لَا تَلْثَمْ وَلَا تَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسِ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ اور بی بی عایشہ نے کہا کہ محرم منہہ اور لب نہ ڈھانکے۔ اور برقع منہہ پر نہ ڈالے اور وہ کپڑے نہ پہنے جو ورس اور زعفران سے رنگین ہون و قَالَ جَابِرٌ لَا اَرَی الْمُعَصْفَرَ طِیْبًا اور جابر نے کہا کہ مین نہین سمجھتا ہون کہ معصفر خوشبو رکھتا ہی وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَاْسًا بِالْحُلِیِّ وَالثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَالْمُوَرَّدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْاَةِ اور نہین دیکھا بی بی عایشہ نے کچھ مضایقہ زیور اور سیاہ کپڑے زرد رنگ کے برنگ گل سرخ پہننے اور موزے پہننے مین عورت کے لئے وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ لَا بَاْسَ اَنْ یُّبَدِّلَ ثِیَابَهُ اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ کچھ روا نہین محرم بدلانا اپنے کپڑون **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ وَهُوَ اَصْحَابُهُ ترجمہ اسی جزو حدیث کے ساتھ کیا ہی فَاَتَیْنَهُ عَنْ شَیْءٍ مِنَ الْاَرْدِیَةِ وَالْاُزُرِ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِیْ تَرُدُّ عَلَی الْجِلْدِ ابن عباس نے کہا کہ حضرت مدینہ طیبہ سے رونق افروز ہوے بعد شانہ کرنے اور روغن ملنے کے اور پہنے ازار اور ردا مبارک کے اور آپکے صحابہ بھی پس منع نہ فرمایا کسی چیز کو ازار اور ردا کہ پہنے محرم مگر جامہ زعفرانی جو بدن کو خوشبو کرے فَاَصْبَحَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ رَکِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰی اسْتَوٰی عَلَی الْبَیْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ پس صبح کے ذوالحلیفہ مین اور سوار ہوے اپنے مرکب پر یہان تک کہ جب برابر ہوے بیدا پر لبیک کہے آپ اور آپکے صحابہ۔ بیدا ایک بلندی ہی ذوالحلیفہ کے آگے مکہ معظمہ کے طرف۔ جب وہان کوی عمارت نہین اسکو بیدا کہتے ہین معنی مین صحرا کے وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ اور قلادہ لٹکایا شتر ہدی کے گردن مین۔ بدنہ اس جانور کو کہتے ہین جو فربہ کرنیکے لئے لیجاوین خواہ اونٹ ہو یا بیل یا بکرا اور اسکو ہدی کہتے ہین اور مسنون ہی کہ اسکی گردن مین قلادہ لٹکاوین تا معلوم ہو کہ یہہ ہدی ہی وَذٰلِکَ فِیْ خَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ یہ افعال حج مین ان ایام مین تھے کہ ذوالقعدہ سے پانچ روز باقی تھے فَقَدِمَ مَکَّةَ لِاَرْبَعٍ لَیَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ پس قدوم کیا حضرت نے مکہ معظمہ وجب کہ پہنچے پہلا شب گذرے تھین ذوالحجہ کے وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنَتِهِ لِاَنَّهُ قَلَّدَهَا پس حضرت نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے جو دو پہاڑ ہین ان ہر دو کے درمیان سعی حج تمتع کے مناسک سے ہی۔ اور حضرت احرام سے باہر نہ آئے بسبب سوق ہدی کے کہ قلادہ اسکی گردن مین لٹکائے تھے۔ اور صحابہ ہدی کو احرام سے باہر آنا روا نہین جبتک کہ ہدی اپنی جاے پر پہنچے یعنے مناسک مین ذبح ہووے ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلَی مَکَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ پھر نزول کئے مکہ معظمہ کی بلندی کے جانب حجون کے پاس جو

ایک پہاڑ ہی مقابل مسجد عقبہ کے۔ حجون بفتح مہملہ وضم جیم مخففہ اور نون ہی وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ اور حالانکہ حضرت لبیک کہنے والے تھے حج کے لئے وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا اور نہ تشریف لیگئے حضرت کعبہ کو کعبہ کا طواف قدوم کرنے کے بعد حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ یہاں تک کہ رجوع کئے عرفہ سے وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور حکم فرمایا اپنے صحابہ کو کہ طواف کریں بیت اللہ کا درمیان صفا و مروہ کے ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا پھر قصر کریں یعنے کتروا دیں اپنے سر کے بال کو اور احرام سے باہر آویں وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ یہ حکم اس شخص کے لئے ہی کہ اسکو ہدی نہو جسکی گردن میں قلادہ ڈالے ہوں وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ اور جو شخص کہ اسکے ساتھ اسکی عورت ہو پس اسکو جماع اپنی عورت کے ساتھ حلال ہی اور خوشبو اور کپڑے جو احرام میں منع تھے روا ہے

باب مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى يُصْبِحَ باب بیان میں اس شخص کے جو ذوالحلیفہ میں شب گذارے یہاں تک کہ صبح کرے قَالَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ابن عمر نے حضرت سے جیسا کہ گذرا

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ کہا انس نے کہا کہ نماز پڑھی حضرت نے مدینہ طیبہ میں چار رکعت ظہر کے اور دو رکعت نماز عصر ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ پھر شب گذارے یہاں تک کہ صبح کی ذوالحلیفہ میں فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ پس جب سوار ہوا اپنے مرکب پر جس حال میں کہ برابر ہوا مرکب آپ کو لیا ہوا لبیک کہے حج کے لئے یا عمرے کے واسطے یا ہر دو کے لئے

حدثنا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ابو قلابہ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت خواب کئے ذوالحلیفہ میں یہاں تک کہ صبح کی

باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ باب بلند کرنے میں آواز کے لبیک سے

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا انس نے کہا کہ حضرت نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور عصر ذوالحلیفہ میں دو رکعت میں نے سنا صحابہ کو حضرت اور آپکے صحابہ بلند کرتے تھے آواز کو لبیک سے حج اور عمرہ میں لبیک کہنا سنون ہی امام شافعی و احمد کے پاس اور بعض کہتے ہیں واجب ہی ابوحنیفہ کے پاس اگر تنہا نیت احرام پر اقتصار کرے۔ احرام منعقد نہیں ہوتا ہی کیونکہ حج کے اشیاء مختلفہ کو متضمن ہی از راہ فعل و ترک کے پس مشابہ ہوا نماز کا اور وہ حاصل نہو گا مگر ذکر سے اول میں اسکے اور مالکیہ کے پاس احرام منعقد نہیں ہوتا ہی مگر اس نیت سے جو مقرون ہو قول یا فعل سے جو اسکے متعلق ہوں جیسے تلبیہ و توجہ جانب راہ پس مجرد نیت سے منعقد نہو گا قسطلانی

باب التَّلْبِيَةِ باب تلبیہ کہنے میں جو سنون ہی تحقیق لفظ لبیک کے جو تثنیہ ہی حقیقۃً ہی یا نہیں اختلاف کرتے ہیں۔ اکثر علماء نے کہا ہی کہ اسکا لفظ تثنیہ ہی اور اسکے معنی تکثیر اور مبالغہ ہی چنانچہ اس قول الٰہی میں ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ یعنے کرات کثیرۃ معنے یہ ہیں کہ میں نے اجابت کی بعد اجابت کے بلا نہایت۔ کاف حرف خطاب ہے۔ قاموس میں کہا کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ میں مقیم ہوں تیری طاعت پر۔ اقامت بعد اقامت کے اور اجابت بعد اجابت کے۔ عبداللہ نے کہا کہ تلبیہ کے معنے قبول کرنا ہی فرض خدا کو حج کو فرض کیا ہی اور بھی لبیک کے معنے میں بہت سے اختلافات ہیں چنانچہ قسطلانی میں لکھا ہی

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر نے کہا کہ تلبیہ کہنا حضرت کا یہی تھا لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ یا اللہ میں قبول کیا بچو کو اور تیری اطاعت میں نہیں ہی تیرا شریک عبادت کے استحقاق میں مقرر ستائش و حمد خاص تجھی کو ہی اور بادشاہت خاص تجھی کو ہی اور نہیں ہی کوئی شریک ملک میں تیرے

حدثنا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّمَا قَالَتْ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ متابعت کی ابو معاویہ نے سفیان کی اعمش سے وَقَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ

باب التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ باب بیان میں کہنے تحمید و تسبیح و تکبیر کے تلبیہ شروع کرنے سے آگے عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ مرکب پر سوار ہونے کے وقت۔ زرکشی نے کہا کہ یہ ترجمہ حنفیہ کا ہو سکتا ہی

کہ تسبیح و تکبیر بس کرتی ہی تا ہے یعنی اسکے جواب مین کہتا ہی کہ مذہب مقرر ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ حضرت کے الفاظ تلبیہ سے کم نکرے اور اگر تسبیح و تحمید و تکبیر سے زیادہ کرے مستحب ہوگا **حدثنا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِهِمَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ان کلمات کا ترجمہ مکرر گذرا ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا پھر لبیک کہے حضرت نے حج و عمرے کے لئے اور لوگ بھی تلبیہ کہے حج و عمرہ کے لئے۔ پس جب ہم قدوم کے مکہ معظمہ کو حضرت نے لوگون کو حکم فرمایا کہ جو لوگ ہدی ساتھ نہین احرام سے باہر آوین حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ یہان تک کہ جب ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ ہوئی لوگون نے تلبیہ کیا حج کے واسطے۔ آٹھوین کو ترویہ اسلئے کہتے ہین کہ اس روز لوگ اونٹون کو سیراب کرتے اور عرفات کو جانیکے لئے اپنہ سامان چراتے تھے وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدُنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا اور نحر کیا حضرت نے اونٹون کو اپنے مبارک ہاتھ سے جس حال مین کہ کھڑے تھے وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ اور ذبح کئے حضرت نے مدینہ طیبہ مین عید الضحی کے روز دو کبش املح یعنے سفید و سیاہ رنگ والے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ يُونُسَ امام بخاری نے کہا کہ بعض راویون نے اسکو ایوب سے اسنے ایک مرد سے اسنے یونس سے روایت کی ہی

باب مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ باب اس بیان مین کہ تلبیہ کرے جسوقت کہ راست ہوا اسکے ساتھ مرکب اسکا

حدثنا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے تلبیہ کہا جب آپ کا مرکب آپکو اٹھایا ہوا راست ہوا یہی ہی مذہب مالکیہ و شافعیہ کا کہ تلبیہ کہے جب جانور متوجہ راستے کیطرف ہوا و حسن کی روایت مین یون آیا ہی کہ حضرت نے تلبیہ کیا جب دوڑ کر سے فارغ ہوے یہی ہی مذہب حنفیہ کا انتہی فقط

باب الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةِ إِذَا غَدَا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ باب تلبیہ کہنے مین مقابل قبلہ کے دوسرے روز ذوالحلیفہ مین

وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ نافع نے کہا کہ ابن عمر صبوقت پڑہتے نماز صبح کی ذوالحلیفہ مین حکم کرتے کہ مرکب اپنلا وین۔ پس لایا جاتا مرکب پس سوار ہوتے جب اوپر برابر ہوتے منہہ قبلہ کے طرف کرتے حسب حال مین کہ کھڑے مین۔ پھر تلبیہ کہتے یہان تک کہ پہنچتے زمین حرم کو مراد مسجد حرام ہی ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ وَاغْتَسَلَ پھر خاموش رہتے اشتغال طواف وغیرہ مین۔ یہان تک کہ پہنچے وادی ذی طوی کو جو مکہ معظمہ کے قریب ہی رات یہان حتی یصبح فاذا صلی الغداۃ اغتسل شب گذارتے اس وادی مین یہان تک کہ صبح کرتے پس جب صبح کی پڑہتے غسل کرتے وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ اور کہتے کہ حضرت نے ایسا ہی کیا ہی تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغُسْلِ متابعت کی ہی عبد الوارث کی اسمعیل نے ایوب سے غسل مین

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ إِذَا دَهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ نافع نے کہا کہ ابن عمر جب ارادہ کرتے نکلنے کا مدینہ منورہ سے طرف مکہ معظمہ کے روغن ملتے کہ جس مین خوشبو نہو۔ پھر آتے مسجد ذوالحلیفہ کو پس نماز پڑہتے صبح کی پھر سوار ہوتے پس جب سیدہا کھڑا رہتا مرکب کا تلبیہ کہتے پھر فرماتے اسیطرح مین نے دیکہا ہی حضرت کو کرتے ہوے

باب التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي باب بیان مین تلبیہ کہنے کے جب اترے وادی مین

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ مجاہد نے کہا کہ تھے ابن عباس کے پاس پس ذکر کیا حاضرون نے دجال کا مقرر ابن عباس نے کہا کہ لکہا گیا ہی اسکے ہر دو آنکہہ کے درمیان لفظ کافر فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا مُوسَى فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي پس ابن عباس نے کہا کہ مین نہین سنا ہون اسکو حضرت سے لاکن حضرت نے فرمایا کہ گویا مین موسی علیہ السلام کو دیکہتا ہون کہ جب اترے وادی مین تلبیہ کہتے ہین۔ ہوسکے کہ یہ نظر حقیقۃ بیداری مین ہو کہ انکی روح متمثل ہوئی ہو یا بالتمثل اس لئے کہ انبیا علیہم السلام زندہ ہین اور خدا تعالی کے پاس وقتے جاتے ہین۔ اور احتمال ہی کہ وہ نظر عالم خواب مین ہو۔ انہی کے ساتھ تصریح کی ہی ربیع بن عفیہ نے اپنی روایت مین نافع سے اور خواب انبیا کا وحی ہی علی الخصوص خواب سید الانبیا کا صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماے مین کہ لا ینام قلبی یعنے سوتا نہین ہی دل

پس اُسکا خواب داخل بیداری ہی۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ حضرت پر انکی حالت حیات کا معاملہ مکشوف ہوا ہو حج کے لئے آتے اور تلبیہ کہتے تھے

باب کیف تهل الحائض والنفساء باب اس بیان مین کہ کسطرح احرام باندہے عورت حیض والی اور نفاس والی اور وہ جو حدیث مین مذکور ہوا بی بی عایشہ کا حال ہی کہ بعد احرام کے حالت حیض مین ہوئین اور حضرت نے اگے نفض عمرہ کرکے احرام حج کا باندہین۔ اور یہ احرام حالت حیض مین تھا۔ مولف نے حالت نفاس کو اسپر قیاس کیا۔ یا اسکے لئے دلیل نہ پائی أهل بكل به اهلا معنے مین سخن کرنیکے ہی واستهللنا واهللنا الهلال کلمہ من الظهور ہے سب الفاظ دلالت رکھتے ہین ان معنون پر کہ ان مین سنے طہور کے مین استهل المطر من السحاب یعنے نکلا مطر پردہ ابر سے وما اهل لغير الله به اور اسی قبیل سے ہی قول اللہ تعالی کا جو فرمایا جو چیز کہ بلند کی گئی اسکے ساتھ آواز اسم غیر خدا کے لئے وهو من استهلال الصبی اور یہ قول ماخوذ ہی بلند کرنے سے آواز بچے کے وقت پیدا ہونے کے کہ ظاہر کرتا حیات کو

حدثنا عبد الله بن مسلمة قال حدثنا مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فاهللنا بعمرة ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم من كان معه هدى فليهل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا

پھر احرام سے باہر نہ آوے یہان تک کہ باہر آوے دونو سے فقدمت مكة وانا حائض فلم اطف بالبيت ولا بين الصفا والمروة فشكوت ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال انقضي راسك وامتشطي واهلي بالحج ودعي العمرة پس مین قدوم لائی مکہ معظمہ کو جس حال مین کہ مین حائضہ تھی پس مین نے طواف نہ کیا بیت اللہ کا اور نہ درمیان صفا و مروہ کے دوڑی پس مین نے شکایت کی اسکی حضرت کے حضور مین تو فرمایا کہ کھول دے اپنے سر کے بال کو اور کنگھی کر اور اہلال کر حج کے لئے اور عمرہ کا عمل چھوڑ دے جو طواف اور سعی ہی فعلت پس مین نے کیا وہ جو حضرت نے فرمایا تھا فلما قضينا الحج ارسلني النبي صلى الله عليه وسلم مع عبد الرحمن بن ابي بكر الى التنعيم پس جب ہم نے تمام کیا حج کو اور پاک ہوی مین روز نحر کے بھیجا مجھ کو پیغمبر خدا نے عبد الرحمن بن ابی بکر کے ساتھ جو میرا بھائی تھا طرف موضع تنعیم کے فاعتمرت پس مین نے احرام عمرے کا باندہا اور اسکو ادا کیا فقال هذه مكان عمرتك پس فرمایا کہ یہ عمرہ تیری عمرے کی جگہ پر ہی جو فوت ہوا تھا قالت فطاف الذين كانوا اهلوا بالعمرة بالبيت لی بی عایشہ نے کہا پس جنہون نے عمرے کا احرام باندہا تھا طواف کیا کعبہ کا اور درمیان صفا و مروہ کے دورے ثم حلوا ثم طافوا طوافا واحدا بعد ان رجعوا من منى پھر احرام سے باہر آئے اور طواف کعبے کا کیا دو مرا طواف منا سے رجوع کرنے کے بعد واما الذين جمعوا الحج والعمرة فانما طافوا طوافا واحدا لاکن انہون نے جو جمع کیا حج اور عمرہ کو سو طواف نہ کیا مگر ایک طواف

باب من اهل في زمن النبي صلى الله عليه وسلم كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم باب بیان مین اس شخص کے جو احرام باندہا مثل تعیین حج یا عمرے کے حضرت کے زمانہ مبارک مین جیسا کہ احرام حضرت کا تھا یا روا ہی یا نہ لیعنے کہے اور نیت کرے کہ احرام حضرت کا حج کے لئے ہی پس میرا احرام بھی حج کے واسطے ہی اگر اپکا احرام عمرے کے لئے ہی میرا احرام بھی عمرے کے واسطے ہی۔ ایسا احرام شافعیہ وحنبلیہ کے پاس صحیح ہی۔ میل امام بخاری کا یہہ ہی کہ روا ہی اور تقیید مین زمان نبوی کے اشارہ کیا ہی کہ غیر زمان شریف مین روا نہین۔ مالکیہ بھی موافق حنفیہ کے روا نہین کہا ہے سبب جزم نہونیکے نیت مین عبادت شروع کرنیکے وقت۔ جیسا کہ کسی نے شک کے روز ایسی نیت کرے کہ آج کا روز اگر رمضان کا روز ہی مین نے روزہ فرض کی نیت کی والا روزہ نفل کی نیت۔ پس ایسی نیت سے اصلا روزہ واقع ہوتا نہین قال عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدثنا عبد الله بن ابراهيم المكي قال حدثنا ابن جريج قال عطاء قال جابر امر النبي صلى الله عليه وسلم عليا ان يقيم على احرامه وذكر قول سراقة جابر نے کہا کہ حضرت نے جناب مرتضی علی کو فرمایا کہ اسی احرام پر قیام کرے جو باندہا ہی۔ حضرت علی سے جو اسوقت احرام باندہا تھا صحابہ نے کسی کو اطلاع نہین تھی کہ آپ نے نیت حج اور عمرے کی کی ہی قارن ہین یا مفرد۔ حضرت علی اسکے بعد یمن سے آئے اور انکے ساتھ ہدی تھی اور احرام مین یہہ نیت کی کہ موافق نیت اس جناب کے نیت کی ہی جیسا کہ حدیث لاحق مین جابر نے ذکر کیا قول سراقہ کا کہ جب اسنے عقبہ مین حضرت سے ملاقات کی جس حال مین رمی کرتے تھے عرض کی یا رسول اللہ کیا یہہ آپ ہی کے لئے خاص ہی جو تداخل حج و عمرہ کا کہنے فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہو احرام سے باہر آوے اور اسکو عمرہ ٹھہراوے اور فرمایا کہ یہہ اسی سال مین خاص نہین بلکہ ابد الاباد تک۔ قارن کے لئے کہ افعال عمرے کے افعال حج مین داخل کرے

حدثنا الحسن بن علي الخلال

الجزء السادس

الهدلي قال حدثنا عبد الصمد قال حدثنا سليم بن حيان قال سمعت مروان الأصغر عن أنس بن مالك قال قدم علي على النبي صلى الله عليه وسلم من اليمن فقال بما أهللت فقال أهللت بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم حضرت علی نے کہا کہ میں نے اس چیز کے ساتھ احرام باندھا ہی جو پیغمبر خدا نے باندھا ہو۔ پوشیدہ نہ رہے اس حدیث سے صریح معلوم ہوا کہ حضرت علی نے احرام بطریق ابہام کے باندھا تھا اگر ایسا ہی باندھا ہو جو سکے اسوقت معلوم کئے ہوں کہ حضرت قارن ہیں یا مفرد فیس یہ حدیث حجت ہوگی کہ نیت علامتیں جزئی فقال لولا أن معي الهدي لأحللت پس فرمایا اگر نہ ہوتی میرے ساتھ ہدی میں احرام باندھا ہوتا وزاد محمد بن بكر وبعض نسخوں میں بجائے بکر کے بکیر کے ساتھ لفظ ابن عون ابن مریح قال أهل النبي صلى الله عليه وسلم بما أهللت به علي قال بما أهل به النبي صلى الله عليه وسلم اور زیادہ کیا ہی روایت میں محمد بن ابی بکر نے ابن مریح سے کہ پیغمبر خدا نے حضرت علی کو فرمایا کہ کس چیز کے ساتھ تو نے احرام باندھا ہی میں نے کہا احرام باندھا ہی میں نے جیسے احرام باندھا ہی پیغمبر خدا نے ہو قال فأهد وامكث حراما كما أنت فرمایا پس ہدی کیجو اور محرم ہی رہو جیسا کہ تم ہو **حدثنا** محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب عن أبي موسى قال بعثني النبي صلى الله عليه وسلم إلى قومي باليمن فجئت وهو بالبطحاء فقال بما أهللت قلت أهللت كإهلال النبي صلى الله عليه وسلم ابوموسیٰ اشعری نے کہا کہ حضرت نے مجھ کو میری قوم کے طرف یمن کو روانہ فرمایا۔ پس میں آیا جس حال میں کہ حضرت بطحا میں تھے پس فرمایا کہ تو کس چیز سے احرام باندھا ہی میں نے کہا کہ احرام باندھا ہی میں مانند احرام پیغمبر خدا کے قال فهل معك من هدي قلت لا فلما أتيت بعض میرے ساتھ ہدی ہی میں نے کہا نہیں فأمرني فطفت بالبيت وبالصفا والمروة ثم أمرني فأحللت فأتيت امرأة من قومي فمشطتني أو غسلت رأسي پس مجھ کو حکم فرمایا تو میں نے طواف کیا بیت کا اور صفا و مروہ کا موافق حکم حضرت کے پھر مجھ کو حکم فرمایا تو میں احرام سے باہر آیا۔ اور میری قوم کی ایک عورت کے پاس میں آیا جو محرم تھی پس اسنے کنگھی کی یا دھوئی میرے سر کو یہ شک راوی کا ہی۔ اگر تو کہیگا کہ جناب مرتضی علی و ابوموسیٰ اشعری کا احرام ایک ہی طور کا تھا حضرت نے جناب مرتضی کو ہی احرام پر ثابت رکھا اور ابوموسیٰ کو فرمایا کہ احرام سے باہر آؤ **جواب** ہی کہ ابوموسیٰ نے ہدی نہ لائی۔ اور علی مرتضی کے ساتھ ہدی تھی۔ اور حکم تو معلوم ہوا کہ جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام سے نکل کے حج کا احرام باندھے فقد مر عمر تعالى أن نأخذ بكتاب الله فأتموا الحج والعمرة لله پس قدوم لائے عمر بن الخطاب اپنی خلافت میں اور کہا کہ مقرر ہم پر ہیں حکم کتاب اللہ سے پس تحقیق کتاب اللہ حکم کرتی ہی ہم کو تمام کرنے پر احرام حج و عمرہ کے چنانچہ فرمایا کہ تم تمام کرو حج و عمرہ اللہ کے لئے وأن نأخذ بسنة النبي صلى الله عليه وسلم فإنه لم يحل حتى نحر الهدي اور ہم اپنوں سنت نہ ہوگی سے کہ حضرت نے احرام سے نکلے جبتک ہدی کو نحر نکیا۔ اس حدیث کو بیان بوجہ اختصار لائی اور پوری حدیث جو مسلم میں آئی ہی یہ ہی کہ ابوموسیٰ کہتا ہی کہ میں اسکے بعد احرام حج کا باندھا۔ اور میں فتوی دیتا تھا بوجب اسکے کہ میں جانتا تھا۔ یہاں تک عمر مرے خلیفہ ہوئے۔ ایک مرد نے کہا ای ابوموسیٰ میں بعض فتوے تیرے سے چاہتا ہوں آیا تو جانتا ہی کہ امیرالمومنین عمر نے کیا احداث کیا ہی۔ گویا منع کیا تھا تمتع اور فسخ احرام سے کہا لوگو جو شخص کہ فتوی دیتے تھے ہم اسکو پس کہا اگر اخذ کریں کتاب اللہ سے مقصود عمر بن الخطاب کا منع متعہ سے منع تحریم اور بطلان میں ہی بلکہ مقصود وہ تھا کہ اقتضاء کتاب و سنت یہ حکم حضرت کا کہ جسکے ساتھ ہدی نہ ہو احرام سے باہر آوے اور متعہ کرے حج کے لئے حکم وجوب تحلل کا نہیں جیسا کہ باب آیندہ کی حدیث دلالت رکھتی ہی کہ فرمایا أحب أن يجعلها عمرة کہ جو صیغہ مانی سے مروی ہی جو وجب تحلل کا ہی منع فرمایا تا بہانہ جو شیعہ پر اسکو لازم نکالیں اور اعتقاد وجوب کا نہ رکھیں واللہ اعلم **باب** قول الله عز وجل الحج أشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج باب اس قول خدا میں جو فرمایا وقت حج کا چند ماہ معلوم و معین ہیں لوگوں کے پس جو شخص کہ واجب کیا اوپر اپنے ان ایام میں حج یا احرام باندھا اور ہدی لائی۔ پس نہیں ہی اس ایام میں جماع اور کلام فحش اور نکالنا کسی کو شر سے اور اس کتاب میں کا یعنی مرتکب معاصی کا نہ ہونا یسئلونك عن الأهلة قل هي مواقيت للناس والحج اور یہ باب بیان میں اس قول ربانی کے ہی جو فرمایا کہ سوال کرتے ہیں تجھ سے چاند نئے کی تگ تو کہہ دے تعیین وقتوں کا ہی لوگوں کے کاموں کے لئے اور وقات حج کے میں قال ابن عمر أشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة ابن عمر نے کہا

جنے حج کے شوال اور ذی قعدہ اور دس روز ذی حجہ کے ہین وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَا یُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ اور ابن عباس نے کہا کہ سنت اور طریقہ حضرت کا یہہ ہی کہ احرام نہ باندہے اور قصد حج کا نکرے مگر حج کے مہینوں مین ف اگر حج کے مہینوں کے سوا اور مہینے مین مثلاً رمضان مین احرام باندہے تو شافعی کے پاس عمرہ منعقد ہوگا نہ حج مگر مالکیہ حنفیہ کے پاس حج ہی منعقد ہوگا اور صحیح نہوگا اوسکے افعال سے مگر اس مین لاکن مکروہ ہی حنفیہ کہتے ہین کہ اسکا یہہ کہ کسی فعل ممنوع سے تقدیم مین امن حاصل نہین ہوسکتا ہی اور مالکیہ کہتے ہین کہ حضرت نے ان مہینوں مین احرام باندہا ہی قط وکرہ عثمان ان یحرم من خراسان او کرمان اور مکروہ رکھا امیر المومنین عثمان نے یہہ کہ کوی احرام باندہے خراسان سے یا کرمان سے - اسلئے کہ یہہ ہر دو شہر دور دراز ہین خراسان بضم خا معجمہ او کرمان بفتح کاف و کسر کاف ہی - اور وجہ کراہت کی دور کے شہروں سے ہر رح ومرح کا سبب ہے - یا اسلئے کہ شاید حج کے مہینوں مین واقع نہو - اسی معنے کا قصد کیا ہے مولف علیہ الرحمہ نے

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَلَیَالِیِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق نے بی بی عایشہ سے روایت کی ہی کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھہ وقتون مین حج کے اور مکانون مین حج کے اور حالات مین حج کے - حرم بضم حا مہملہ وراے مہملہ جمع زمان ومکان اور اسکے حالات کا ہی - اور بعض فتح راے سے جمع حرمۃ کا کہتے ہین یعنے محرمات شرعیہ اور مراد حالات حج سے یہی ہی فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ پس ہم اترے سرف مین - سرف بفتح سین مہملہ وکسر راء اور آخر مین فا نام ایک جگہہ کا ہی جو مکہ معظمہ سے دو میل پر واقع ہی قَالَتْ فَخَرَجَ اِلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَمْ یَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهٗ هَدْیٌ فَاَحَبَّ اَنْ یَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْیَفْعَلْ اور فرمایا تمہارے سے جس شخص کے ساتھہ ہدی نہو اور اسبات کو دوست رکھے کہ اس حج یا تلبیہ کو عمرہ ٹھراوے پس اسکو عمرہ کرے ظاہر ارشاد کا تخییری ہی ایجاب فافہم وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْیُ فَلَا اور جس شخص کے ساتھہ ہدی ہو پس نکرے اسکو عمرہ قَالَتْ فَاَخَذَ بَعْضُ النَّاسِ بِهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ بی بی عایشہ نے کہا پس کسی نے اسکو عمرہ ٹھرایا اور کسی نے ترک کیا اسکو حضرت کے صحابہ سے قَالَتْ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْیُ فَلَمْ یَقْدِرُوْا عَلَی الْعُمْرَةِ بی بی نے کہا کہ بیغیر خدا اور چند مرد آپکے صحابہ سے جو صاحب قوت تھے یعنے ممنوعات احرام کے حامل ہوسکتے تھے اور انکے ہمراہ ہدی بھی تھی قادر نہوے عمرے پر قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَا یُبْكِیْكِ یَا هَنْتَاهْ بی بی نے کہا پس داخل ہوے مجہہ پر رسول خدا اور مین رو رہی تھی فرمایا کیا چیز تجکو رولاتی ہی مین نے ای ای میری ہا بی قُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ مین نے فرمایا آپکا اپنے صحابہ کے ساتھہ پس مین منع کی گئی عمرے سے قَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّیْ فرمایا کہ کیا حال ہی تیرا مین نے کہا کہ مین باز رہی ہون نماز سے قَالَ فَلَا یَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ اِمْرَاَةٌ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ فرمایا کہ یہہ بات تجھے کچھہ ضرر نہین دیتی ہی تو مگر ایک عورت آدم کی دختروں سے اور یہہ عذر تیرے ساتھہ مخصوص نہین كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْكِ مَا كَتَبَ عَلَیْهِنَّ تقدیر کی ہی اللہ نے تجہہ پر جو تقدیر کی ہی ان سب دختروں پر آدم کے فَكُوْنِیْ فِیْ حَجَّتِكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَرْزُقَكِیْهَا پس تو رہ اپنے احرام حج پر ہی پس قریب ہے کہ اللہ تعالی روزی کریگا تجھے عمرہ بھی - یا شاید ہے کہ ف کاف متولد ہوا اور ضمیر راجع ہی عمرے کی طرف قَالَتْ فَخَرَجْنَا فِیْ حَجَّتِهٖ حَتّٰی قَدِمْنَا مِنًی فَطَهُرْتُ بی بی کہتی ہین پس نکلے ہم طرف عرفات کے سواے مناسک حج کے - یہان تک کہ پہنچے ہم منا کو پس مین پاک ہوی - اس سے ظاہر ہوا کہ احرام حج کا اور وقوف عرفات کا ایام حیض مین منع نہوا اور حیض منع نکیا مگر طواف کو ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِنًی فَاَفَضْتُ بِالْبَیْتِ پس مین نکلی منا سے اور طواف افاضہ کیا مین نے کہ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِی النَّفْرِ الْاٰخِرِ بی بی نے کہا پھر نکلی مین تیرہون کو روز دوازدہم کے نفر فتحہ نون اور سکون فا کے ہی معنے مین گروہ گروہ پھر حاجیون کے منا سے اور نفر اول یا رہوان روز ہی حَتّٰی نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهٗ یہان تک کہ نزول کیا حضرت محصب مین جو مکہ معظمہ اور منا کے درمیان ایک جگہہ ہے اور نزول کیے ہم بھی حضرت کے ساتھہ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَفِیْضَا پھر حضرت نے بلوایا عبد الرحمن بن ابی بکر کو اور فرمایا کہ لیجا اپنی بہن کو زمین حرم سے تا احرام باندہے عمرے کے لیے ثُمَّ اَوْ ثُمَّ امْتِیَاهُمَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ كَمَا تَنْتَاشُ تَاْتِیَانِیْ پھر فارغ ہو دونو سے پھر یہان آؤ اور مین انتظار کرتا ہون تمہارا یہان تک کہ جو پاس آوے قَالَتْ فَخَرَجْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ بی بی نے کہا پس نکلے

الجزء السادس

ہم یہان تک کہ فارغ ہوے طواف وداع سے۔ اور بعض نسخون مین فرغت واقع ہوا کہ بی بی اپنے حال سے خبر دیتی ہین۔ اور بعض نسخون مین فرغت فرغت مکرر واقع ہوا۔ یعنے مین فارغ ہوئی عمرے سے اور فارغ ہوی طواف سے ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرٍ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتُمْ فَقُلْتُ نَعَمْ پس ترین اُی حضرت کے پاس صبح کے وقت تو فرمایا آیا تم فارغ ہوے مین نے کہا ہان فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ پس حکم فرمایا کوچ کا اپنے یارون کو فَأَدْخَلَ النَّاسُ ثُمَّ مَتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ

فآذن

پس کوچ کیے لوگ پس گذرے حضرت جس حال مین کہ متوجہ تھے مدینہ طیبہ کے طرف ضَيْرٍ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا

پس کوچ کیے لوگ پس گذرے حضرت جس حال مین کہ متوجہ تھے مدینہ طیبہ کے طرف ضَيْرٍ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا وَيُقَالُ ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا

اس حدیث مین جو ضیر ک یا یضر ک آیا ہی اسکا استعمال تبلایا **بَابُ** التَّمَتُّعِ باب تمتع کا بروزن تفعل مشتق متاع سے معنے مین منفعت کے اسکا اسم متعہ شرع مین عبارت ہی اسسے کہ محرم احرام باندہے میقات سے یا اگے اسکے حج کے مہینون مین یا اگے اسکے۔ متمتع طواف کرتا ہی اور سعی کرتا ہی درمیان صفا و مروہ کے۔ اور حلق کرتا ہی یا قصر اور قطع تلبیہ پہلے طواف مین یہان تک اسکی نظر کعبہ پر پڑے۔ پھر احرام باندہتا ہی الصورین ذیحج کو۔ اور ذبح کرتا ہی بعد رمی جمار کے نحر کے روز۔ اور اگر عاجز ہو دس روز کرے تین روز ایام حج مین اور سات روز جب رجوع کیے بعد والاقران والافراد فی الحج اور یہہ باب بیان مین جمع کرنیکے ہی درمیان حج

فسخ

اور عمرے کے احرام مین اور سبق کیا ہی اور بیان مین جدا کرنیکے حج کو عمرہ سے اور عمرے کو حج سے وَمَنْعِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ اور منع کرنے مین نیت حج کے اس شخص کو جو اسکے ساتھ ہدی

ثنا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ ... وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے مدینہ طیبہ سے حضرت کے ساتھ اور ہم گمان نہین رکھتے تھے مگر یہہ کہ یہہ احرام حج کا ہی۔ پس جب ہم نے قدوم لاے کہ معظمہ کو کعبہ کا طواف کیا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ پس حضرت نے فرمایا کہ جسنے نہین چلایا ہدی یعنے جسکے ساتھ نہو احرام سے باہر آوے فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ پس باہر آیا احرام سے وہ شخص جو ہدی نہ چلایا تھا وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ اور حضرت کی ازواج مطہرات ہدی نہ چلائی تھین پس وے احرام سے باہر آین قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ بی بی نے کہا پس مین حایضہ ہوئی پس طواف بیت اللہ کا نکیا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ پس جب تھی وہ شب کہ لوگ محصب مین نزول کیے قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ بی بی نے کہا یا رسول اللہ لوگ پھرتے ہین عمرے اور حج کے ساتھ اور مین پھرتی ہون تنہا حج کے ساتھ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا حضرت نے فرمایا کیا تو نے طواف نکیا ان راتون مین جو ہم مکہ معظمہ کو آئے۔ مین بولی نہین قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا فرمایا جا تیرے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ تنعیم کے طرف اور احرام باندہ عمرے کا پھر وعدہ گاہ تیرا وہین ہی۔ حدیث سابق مین گذرا کہ وعدہ گاہ منزل محصب کی تھی۔ پس ہو سکے کہ ہر دو اشارے اسی کے طرف ہو اور اسکے نزدیک جیسا کہ آخر حدیث سے معلوم ہوا کہ محصب سے سرف کے وقت ملاقات کیا ہی فَقَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ پس بی بی صفیہ نے کہا مین گمان نہین رکھتی ہون اپنے حق مین مگر یہہ کہ باز رکھنے والی ہون لوگون کو اسلئے کہ مین حایضہ ہوئی اور طواف وداع نکی ہون قَالَ عَقْرَى حَلْقَى حضرت نے بی بی صفیہ کا حال سننے کے بعد منے دو کلمہ فرمائے کہ جس دعا بد کرتے ہین۔ لاکن انسے معنی حقیقی مراد نہین رہتی ہی جیسا کہ کہا کرتے مین تربت یداہ اسکے معنے یہ ہین کہ خدا اسکے بدن مین بیماری پیدا کرے اور اسکے بال تراشیدہ ہو و یا درد پیدا کرے اسکے حلق مین اور مروی ہی کہ جب حضرت اداے مناسک سے فارغ ہوے چاہا کہ بی بی صفیہ سے مقاربت کرین تب بی بی عایشہ نے انکے حال سے خبر دی حضرت نے انکو یہہ دعا کی عقرے وحلقی۔ محدثین کی روایت سے فعلی کے وزن پر ہی معنے مین صفت کے صاحب قاموس کہتا ہی کہ تنوین سے بھی روا ہی معنے مین مصدر کے مانند دعوی کے أَوَمَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا بَأْسَ انفرے حضرت نے بی بی صفیہ کو فرمایا آیا تو طواف نکی نحر کے روز بی بی نے کہا ہان فرمایا کچھ پروا نہین تجھ کو رو جا کہ طواف وداع حایضہ سے ساقط ہی قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا بی بی عایشہ نے کہا پس ملاقات کی مین نے حضرت سے جس حال مین کہ وہ مکہ معظمہ سے نکلنے والے تھے اور مین اترنیوالی تھی وہان اَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا شک راوی کا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ

اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع مین پس بعض ہمارے وہ شخص تھا جو فقط عمرے کا احرام باندہا اور بعض وہ شخص تھا کہ حج و عمرہ ہر دو کا احرام باندہا تھا اور بعض وہ تھا کہ تنہا حج کا احرام باندہا تھا وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ اور احرام باندہا تھا حضرت نے حج کا لاکن جنہوں نے حج کا احرام باندہا تھا یا حج کیا تھا حج و عمرہ کو سو وے احرام سے نہ نکلے یہان تک کے ہو روز نحر کا

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا مروان نے کہا کہ مین حاضر ہوا عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے پاس اور عثمان منع کرتے تھے متعہ سے اور اس بات سے کہ جمع کرے درمیان حج و عمرہ کے اور کہتے تھے کہ وہ جو واقع ہوا اسی سال سے مخصوص تھا یا وہ نہی متمتع مشہور ہے تھی اور نہی تنزیہی ہی تا افراد کے طرف ترغیب ہو۔ فَلَمَّا رَاٰى عَلِيٌّ اَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِاَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ اَحَدٍ پس جب دیکہا علی رضی نے احرام باندہا حج و عمرہ کا جس حال مین کہ کہتے تھے لبیک بحجۃ و عمرۃ۔ کہا علی رضی نے مین نہین ہون چہوڑنے والا سنت نبوی کو کسی ایک کے قول سے۔ اگر تو کہے کہ خلاف حضرت علی کا عثمان ذوالنورین کے ساتھ متعہ مین بھی تھا اور اس فعل سے اور حجت پکڑنے سے جو جمع کرنا ہی درمیان حج و عمرہ کے۔ جواز متعہ کا لازم آتا نہین **جواب** اسکا یہہ ہی کہ مراد متعہ سے عمرہ ہی حج کے مہینون مین یا اس سے آگے اور برابری کہ حج کے ضمن مین ہو یا تنہا جب متعہ مین ایک نوع کی تخفیف ہی جیسا کہ جمع مین حکم ہر دو کا منع مین ایک ہی عثمان ذوالنورین کے پاس پس یہہ فعل اور اسکی تجویز اور سنت کے ساتھ حجت پکڑنی تمام ہی عثمان ذوالنورین کی روایت مین واللہ اعلم پوشیدہ نرہے کہ امر غیر ایجابی مین اگر ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا خلاف کرے روا ہی بلا نکیر اجتہاد ذوالنورین کا اس بات پر آیا کہ افراد افضل ہی کثرت ثواب کے جہت سے۔ کہ افراد مین اور احرام حج مین دور کی راہ سے جو میقات ہی اور منع الخا منع تحریم نہین تھا جیسا کہ سابقا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی معلوم ہوا۔ اور اجتہاد علی رضی اللہ عنہ کا اسکے خلاف پر گیا حکم نبوی کے امتثال کے لئے پس ہر دو حق ہین

حدثنا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ ابن عباس نے کہا کہ اہل جاہلیت اعتقاد رکھتے تھے کہ احرام عمرے کا حج کے مہینون مین گناہون سے بڑا گناہ ہی زمین مین۔ یہہ اعتقاد باطل اور مبتدعات سے ان بطالون کے تھا اور بے اصل محض تھا۔ اور حضرت ذوالحج مین بی بی عایشہ کو عمرے کا حکم فرمایا۔ بلکہ جمع کرنا درمیان حج و عمرہ کے نہین تھا مگر اہل جاہلیت کے قطع شرک کے لئے وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا اور وے اہل جاہلیت نام رکھتے تھے محرم کا صفر یعنے صفر کو حرام مہینون سے ٹھہراتے اور محرم کو حج کے مہینون سے نکالے تھے۔ تاخیر مہینے جو حرام ہین پہم زمین تا دے کفار جو بعض کو بعض غارت کرتے تھے تین مہینے پہم اس سے باز زمین۔ اسیواسطے اللہ تعالی نے اپنی کتاب پاک مین انکی تضلیل کی ہی جو فرمایا اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا الایہ مراد تاخیر شہر حرام ہی دوسرے مہینے تک مفسرون نے کہا ہی کہ عادت ان کافرون کی تھی کہ اگر حرام مہینے مین جنگ واقع ہوتا اسکو حلال ٹھہرا لیتے اور حرمت دوسرے مہینے پر ڈالتے وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم درست ہوا اور اسکا اثر باقی نرہا اور گذر گیا صفر جو فی الواقع محرم ہی۔ حلال ہوا عمرہ اس شخص کو جو عمرہ کرے جب ان کفار کے اعتقاد مین پہلا مہینا عمرہ کا محرم تھا محرم کو صفر ٹھہرایا تھا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ قدوم لائے حضرت اور آپکے صحابہ ذوالحج کی چوتھی صبح کو جس حال مین کہ تلبیہ حج کا کہتے تھے فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً پس انکو حکم کیا کہ احرام کو احرام عمرے کا کرین۔ متمتع ہوون یہہ فسخ خاص اس زمانہ مین تھا خلافا لاحمد فقط فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ پس عظیم اور گران آیا یہہ عمرہ لینا صحابہ کے پاس اسلئے کہ جاہلیت مین اسکو بڑا گناہ جانتے تھے فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ پس کہنے لگے تعجب کی راہ سے یا رسول اللہ یہہ کونسا حلال ہی یعنے کونسی چیز نقص احرام عمرہ پر ہمکو حلال ہی قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ فرمایا سب حلال ہی جو چیزین کہ احرام مین منع کی گئین تھین حتی کہ جماع بھی

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ بِالْحِلِّ ابو موسی نے کہا کہ قدوم لایا مین یمن سے حضرت کے پاس آپنے حکم کیا مجھکو احرام سے نکلنے کا۔ یہہ حدیث سابق مذکور ہوئی کہ حضرت نے اسکو پوچھا کہ کس

اگر متمتع کا خلاف کرے مفرد کا تو روا ہی اختلاف ولی حج

الجزء السادس

نیت سے احرام باندھا ہی۔ کہا اس سنت سے جو احرام باندھے پیغمبر خدا۔ اور وہ ہدی نلایا تھا پس اسکو فرمایا کہ احرام سے باہر آئے **حدثنا** اسمٰعیل قال حدثنی مالک ح وحدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن ابن عمر عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا قالت یا رسول اللہ ما شان الناس حلوا بعمرۃ ولم تحل انت من عمرتک قال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر بی بی حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی لوگوں کا کہ باہر آئے حج کے احرام سے عمرے کے طرف اور آپ باہر نہ آئے اپنے عمرے سے فرمایا میں باندھا ہوں اپنے سر کو صمغ سے اور قلادہ کیا ہوں ہدی کو پس احرام سے باہر نہ آتا ہوں جب تک کہ ذبح کروں **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبۃ اخبرنا ابو جمرۃ نصر بن عمران الضبعی قال تمتعت فبہاتانی ناس فسالت ابن عباس فامرنی فرایت فی المنام کان رجلا یقول لی حج مبرور وعمرۃ متقبلۃ ابو جمرہ نے کہا کہ متعہ کیا میں نے پس منع کیا مجھ کو بعض لوگوں نے پس میں پوچھا ابن عباس سے تو حکم کیا مجھ کو کہ کروں۔ پس میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک مرد مجھے کہتا ہی کہ حج مقبول اور عمرہ قبول کیا گیا فاخبرت ابن عباس فقال سنۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس خبر دی میں نے ابن عباس کو اپنے خواب سے تو کہا موافق سنت رسول خدا کے ہی کس لئے مقبول نہو فقال لی اقم عندی فاجعل لک سہما من مالی پھر ابن عباس نے کہا ٹھہر میرے پاس میں ٹھہراتا ہوں تیرے لئے یک حصہ میرے مال سے قال شعبۃ فقلت لم فقال للرؤیا التی رایت شعبہ نے کہا کہ میں ابو جمرہ سے کہا کہ ابن عباس نے کس لئے کہا کہ میرے مال سے ایک حصہ تجھے دیتا ہوں ابو جمرہ کہا میرے خواب کے سبب جو میں نے دیکھا اور موافق سنت کے پڑا۔ اس حدیث سے لے سکتے ہیں کہ صلحی کے مبشرات ان امور کی راستی پر موید ہیں جو بیداری میں ہوتے ہیں **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا ابو شہاب قال قدمت متمتعا مکۃ بعمرۃ فدخلنا قبل الترویۃ بثلاثۃ ایام فقال لی اناس من اہل مکۃ تصیر الان حجتک مکیۃ فدخلت علی عطاء استفتیہ ابو شہاب نے کہا قدوم لایا میں مکہ معظمہ کو جس حال میں کہ متمتع تھا ترویہ سے آگے تین روز کے۔ پس میرے سے بعض لوگوں نے کہا کہ اب تیرا حج مکی ہوتا ہی یعنے کم ثواب بسبب کی مشقت کے۔ پس میں عطا ابن رباح کے پاس آیا جس حال میں کہ اس سے فتوی طلب کرتا تھا فقال حدثنی جابر بن عبد اللہ انہ حج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم ساق البدن معہ پس عطا نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے جابر بن عبد اللہ نے کہ تحقیق اسنے حج کیا حضرت کے ساتھ جس روز کہ چلایا ہدی اپنے ساتھ وقد اہلوا بالحج مفردا اور مقرر احرام باندھے تھے صحابہ تنہا حج کے لئے فقال لہم احلوا من احرامکم بطواف البیت وبین الصفا والمروۃ پس حضرت نے انکو فرمایا کہ باہر آؤ تم اپنے احرام سے طواف بیت اللہ کرنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے سے وقصروا ثم اقیموا حلالا پس قصر کرو بالوں کو پھر بے احرام رہو حتی اذا کان یوم الترویۃ فاہلوا بالحج واجعلوا التی قدمتم بہا متعۃ یہاں تک کہ جب دو الحج سے الٹوان روز آوے پس احرام باندھو حج کا اور ٹھہراؤ اسکو جو آئے ہو اسکے ساتھ متعہ فقالوا کیف نجعلہا متعۃ وقد سمینا الحج فقال افعلوا ما امرتکم فلولا انی سقت الہدی لفعلت مثل الذی امرتکم انہوں نے کہا کس طرح ہم اسکو متعہ ٹھہراویں اور مقرر نام رکھا ہی ہم نے اسکا حج اور حج کی نیت سے احرام باندھا ہی پس فرمایا کہ کرو تم اسکو جو میں تم کو حکم کیا۔ اور اگر میں ہدی نہ چلاتا ہر آئینہ اسیکے مانند کرتا جو تم کو حکم کیا ولکن لا احل منی حرام حتی یبلغ الہدی محلہ ولیکن حلال نہیں میرے کوئی حرام جو احرام کے سبب سے ہی یہاں تک کہ پہنچے ہدی اپنے جگہہ پر جو ذبح ہی روز منا ففعلوا پس انہوں نے کیا جو حضرت نے حکم فرمایا وقال ابو عبد اللہ ابو شہاب لیس لہ مسندا الا ہذا بخاری نے کہا کہ ابو شہاب مسند نہیں مگر یہی حدیث مسند **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا حجاج بن محمد عن الاعور عن شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن سعید بن المسیب قال اختلف علی وعثمان وہما بعسفان فی المتعۃ سعید بن المسیب نے کہا کہ اختلاف کیا علی ابن ابیطالب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما نے جواز متعہ میں درحالیکہ وے ہر دو بزرگ عسفان میں تھے جناب ذوالنورین متعہ کو منع کرتے تھے فقال علی ما تریدالی ان تنہی عن امر فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما رای ذلک علی اہل لہما جمیعا پس جناب امیر نے کہا کیا ارادہ ہی تمہارا جو منع کرتے ہو وہ کام جو کیا ہی پیغمبر خدا نے۔ راوی نے کہا پس جب علی نے دیکھا اور انکی رائے کے موافق پڑا ہر دو کا یعنے حج و عمرے کا ایک بار ہی احرام باندھا۔ پوشیدہ نہ رہے کہ وہ جو حضرت کے فعل سے ثابت ہوا حج ہی درمیان حج و عمرہ کے متعہ کا حکم دوسروں کو کیا تھا جو ہدی نہیں چلاتے تھے۔ مارب مگر فعل کو عامتر رکھیں شامل امر کو بھی اور بھی وہ جو مجدد مخالفت کے علی رضی نے کیا ہی جمع قرآن سے

درمیان حج وعمرے کے اور یہ فعل علی رضہ کا جو حج ہی درمیان حج وعمرے کے خلاف پر اعثمان رضہ کے جو منع متعہ ہی پر اور سابقاً اسباب کے حدیث سوم مین جو روایت سے محمد بن بشار کے مذکور ہی کہا گیا کہ انکا اختلاف جمع ومتعہ ہر دو مین تھا اور علی رضہ نے خلاف رائے عثمان جمع کیا اور ضمن مین تطبیق ہر دو روایت کی مذکور ہوی اور وہ جو رفع اس تردد کا کرے فسطلانی کہا ان ہر دو بزرگون مین اختلاف تمتع کے باب مین تھا اور یہ جو حضرت علی نے کیا قران ہی پھر نفی کا اثبات کیونکر جواب یہ کہ قران بھی یک نوع تمتع ہے عثمان رضہ کے پاس ہر دو کا حکم یکساں جوازاً ومنعاً اور مراد متعہ سے عمرہ ہی حج کے مہینون مین حج کے ضمن مین ہو یا اس سے آگے منفرد انتہی

باب من لبی بالحج وسماہ

باب بیان مین اس شخص کے کہ تلبیہ کرے حج کے لئے اور نام رکھے کہ یہ تلبیہ حج کا ہی

حدثنا مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب قال سمعت مجاہدا یقول حدثنا جابر بن عبد اللہ قدمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نقول لبیک اللھم لبیک بالحج فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلنا ھا عمرۃ جابر نے کہا کہ ہم قدوم آنحضرت کے ساتھ مکہ معظمہ کو اور ہم تلبیہ مین کہتے تھے لبیک بالحج پس ہم کو حضرت نے فرمایا تو ہم اسکو عمرہ ٹھہرایا۔ یعنی پہلے ہم نے تعین احرام حج کی نیت سو اسکو ہم نے عمرہ ٹھہرایا

باب التمتع

باب تمتع کے بیان مین جو حضرت کے زمانہ مبارک مین کرتے تھے

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا ھمام عن قتادۃ قال حدثنی مطرف عن عمران قال تمتعنا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل القرآن عمران نے کہا کہ ہم نے متعہ کیا حضرت کے زمانہ مین اور آیت قرآنی انکے جواز مین شرف نزول پائی قال اللہ تعالی فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج اور مسلم مین یہہ زیادہ کیا ہی کہ نازل نہوا قرآن اسکی تحریم مین۔ اور منع نہ فرمایا حضرت نے یہان تک کہ وفات کیا یعنے نسوخ نہوا قال رجل برایہ ماشاء کہا ایک مرد نے اپنی راے سے جو چاہا۔ یہہ کنایہ ہی عمر بن الخطاب سے کس لئے کہ انہون نے پہلے منع کیا تھا اور عثمان بن عفان کی راے بھی عمر فاروق کی راے کے موافق پر ہی پس پسند نرہے کہ قرآن وجوب متعہ پر ناطق نہین اور حضرت کا منع تحریم کے لئے نہین تھا بلکہ لوگون کی قصور ہمت پر نظر کرتے کہ رنج ومحنت مین نہ پڑین افراد کو بہتر جان کے لوگون کو فرمایا اور جناب فاروق جانتے تھے کہ حضرت متعہ کا جو حکم فرماتے تھے اہل جاہلیت کے دفع اعتقاد فاسد کے لئے تھا حج کے مہینون مین عمرہ لانا بڑا گناہ جانتے تھے۔ اور یہہ دفع اعتقاد مجرد اباحت وجواز سے حاصل ہوا۔ اور اسکی اباحت پر تصریح واقع ہوی اسی حدیث کے اخیر مین جو اباحۃ للناس آیا ہی

باب قول اللہ تعالی ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام

باب تفسیر مین اس قول خدا کے وقال ابو کامل فضیل بن حسین قال حدثنا ابو معشر قال حدثنا عثمان بن غیاث عن عکرمۃ عن ابن عباس انہ سئل عن متعۃ الحج فقال اھل المھاجرون والانصار وازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع واھللنا مقرر پوچھے گئے ابن عباس متعہ حج کو تو کہا کہ احرام باندھا مہاجر وانصار اور حضرت کے ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع مین اور احرام باندھا ہم نے بھی فلما قدمنا مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا اھلالکم بالحج عمرۃ پس جب ہم مکہ معظمہ کے قریب پہنچے حضرت نے فرمایا کہ تم جو احرام باندھے ہو حج کا اسکو عمرہ کا ٹھہراؤ الا من قلد الھدی مگر جسنے ہدی چلایا اور قلادہ باندھا اسکو فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ واتینا النساء ولبسنا الثیاب طواف کیا ہم نے کعبے کا اور سعی کی ہم نے درمیان صفا ومروہ کے اور نزدیکی کی ہم نے اپنی عورتون کی اور پہنے ہم نے کپڑے جو احرام مین منع کئے گئے تھے وقال من قلد الھدی فانہ لا یحل لہ حتی یبلغ الھدی محلہ اور حضرت نے فرمایا جو شخص کہ قلادہ باندھا ہدی کو سو وہ احرام سے نکلے یہان تک کہ پہنچے ہدی اپنی جگہہ پر ثم امرنا عشیۃ الترویۃ ان نھل بالحج پھر ہم کو حکم کیا دسویں شب کہ احرام باندھین حج کے لئے فاذا فرغنا من المناسک جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ فقد تم حجنا پس جب ہم فارغ ہوے مناسک سے لئے پھر طواف کعبے کا اور صفا ومروہ کا پس تحقیق تمام ہوا حج ہمارا وعلینا الھدی کما قال تعالی فما استیسر من الھدی اور رہی ہم پر ہدی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا پس جو چیز کہ میسر ہو ہدی سے شتر یا گاؤ یا گوسفند فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم پس جو شخص کہ نہین پایا ہدی سے کوی چیز سو وہ تین روزہ رکھے ایام حج مین بعد احرام کے اور اس سے باہر آنیکے آگے مستحب یہہ ہی کہ ساتوین اٹھوین نوین کو تین روزے رکھے۔ اور سات روزے جب رجوع کرین تم الی امصارکم طرف تمہارے شہرون کے یہہ تفسیر کی ہی ابن عباس نے کہ الشاۃ تجزی یعنے ہدی کے لئے بکری جائز ہی فجمعوا النسکین فی عام بین الحج والعمرۃ پس انہون نے جمع کیا دو عبادت کو ایک سال مین درمیان حج وعمرہ کے فان اللہ تعالی انزلہ فی کتابہ وسنہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم واباحہ للناس غیر اھل

الجزء السادس

مکۃ پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اسکو اپنی کتاب پاک مین یعنے مع کرنا حج اور عمرے کا جو فرمایا فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ اور مشروع ٹھہرایا سکو اسکے رسول نے لغو مباح ٹھہرایا واسطے لوگون کے سوا اہل مکہ کے قَالَ اللّٰهُ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہہ تمتع اس شخص کے لئے ہی کہ نہو اسکے اہل حاضر مسجد حرام مین اہل مواقیت و غیرہم سے وَاَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور مہینے حج کے جو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب پاک مین اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ فَمَنْ تَمَتَّعَ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ اَوْ صَوْمٌ پس جو شخص کہ متعہ کرے ان مہینون مین تو اسپر دم ہی یعنے ذبح یا صوم وَالرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوْقُ الْمَعَاصِيْ وَالْجِدَالُ الْمِرَاءُ اور تفسیر کی ہی ابن عباس نے معاصی کو اس آیت مین واقع ہوا کہ مراد رفث سے جماع ہی اور لغت مین کلام فحش کے معنے مین بھی آیا ہی اور فسوق جمع فسق کا ہی معصیت کے معنے مین اور جدال جھگڑا

باب الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ باب بیان مین غسل کرنیکے مکہ معظمہ مین داخل ہونیکے وقت اگرچہ عورت حیض والی یا نفاس والی ہو اور مستثنیٰ کرتے ہین اس حکم سے اس شخص کو جو مکہ معظمہ سے نکلے اور احرام نزدیک سے باندھے جیسے تنعیم سے اور غسل کرے احرام کے لئے۔ پھر مکہ معظمہ مین داخل ہونے کے وقت غسل کی حاجت نہین ہی۔ اور اگر احرام میقات بعید سے جیسے جعرانہ یا مدینہ سے باندھے مکہ معظمہ مین داخل ہونیکے وقت پھر غسل کرے

حدثنی فقط

حدثنا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ اَدْنَى الْحَرَمِ اَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيْتُ بِذِيْ طُوًى ثُمَّ يُصَلِّيْ بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ نافع نے کہا کرتے تھے ابن عمر جب نزدیک آتے زمین حرم کے خاموش ہوتے تلبیہ سے پھر شب گذارتے ذی طوی مین پھر اس جگہہ نماز صبح کی پڑہتے اور غسل کرتے اور کہتے کہ حضرت یہہ سب کرتے تھے

باب دُخُوْلِ مَكَّةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا باب بیان مین داخل ہونے کے مکہ معظمہ مین شب کے وقت یا دن کو۔ اسباب مین جو حدیث کہ آئی ہی اسمین بھی صبح کو داخل ہونا مذکور ہی۔ ظاہر امولف نے شب کو داخل ہونیکی حدیث شاید اپنی شرط پر نپائی پر اصحاب سنن ثلثہ لائے ہین کہ حضرت جعرانہ مین شب کو تشریف لائے تھے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ ابن عمر نے کہا کہ شب گذارے حضرت نے ذی طوی مین یہان تک کہ صبح کئے پھر مکہ معظمہ مین داخل ہوے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ نافع کہتا ہی کہ ابن عمر یہہ عمل کرتے۔ اس حدیث مین غسل مذکور نہین جب مقصود داخل مکہ ہونا تھا اسی پر اختصار کیا

باب مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ یہہ باب تنوین کے ساتھ ہی اس بیان مین کہ کونسی راہ سے داخل مکہ معظمہ ہووین

حدثنا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى تھے حضرت کہ داخل ہوتے کہ معظمہ مین جانب ثنیہ بلند کے جو بطحا مین ہی وہان سے مجون تک مقبرہ مکہ معظمہ کا ہی اسکو معلیٰ کہتے ہین۔ اور نکلتے تھے کہ معظمہ سے ثنیہ پائین کے جانب سے جو پائین مکہ کے نزدیک ہی

باب مِنْ اَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ یہہ باب بھی تنوین کے ساتھ ہی اس بیان مین کہ کہان سے باہر آوین مکہ معظمہ سے

حدثنا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِبَطْحَاءَ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى مقرر حضرت داخل مکہ ہوے کداسے جو ثنیہ بلند کے طرف ہی بطحا مین وہ ایک پہاڑ ہی نزدیک مکہ معظمہ کے۔ اور بضم کاف مقصور دوسرا پہاڑ اسکے مقابل ہی اور بعض روایات مین مقصور بصیغہ تصغیر آیا ہی۔ پہلا طرف بلندی مکہ معظمہ کے ہی۔ اور دوسرا طرف پائین مکہ کے کذا فی فتح الباری اور قسطلانی ان ہر دو کے ضبط مین اقوال مختلف نقل کیا ہی وخرج من الثنیۃ السفلی اور باہر آئے جانب ثنیہ پائین کے۔ یعنے ایک راہ سے داخل ہوے اور دوسری راہ سے جو اسکے مقابل ہی باہر آئے

حدثنا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا اسکا ترجمہ گذرا

حدثنا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًى مقرر حضرت داخل ہوے فتح مکہ کے سال مین کداسے اور نکلے کدی سے مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ مکہ معظمہ کی بلندی کے جانب

ظاہر یہہ ہی کہ یہہ کلام متعلق بخرج کا ہو احادیث سابقہ سے معلوم ہوا کہ انا جانب اعلاے تھا اور نکلنا جانب اسفل سے کدی بھی پائین کے جانب ہی۔ کرمانی نے توجیہ مین

قال ابو عبد اللہ کان نافع یزید فی الکلمۃ قال ابو عبد اللہ موسیٰ قال حدثنا وھیب سمعت یحیی بن معین یقول لو ان مسددا اتینی بیتیہ فعل ذلک لا حفظ ذلک منہ وما کانت عندی ہذا التی کانت عند مسدد اور عند مسدد دو

تخالف کے یعنے ایک راہ آنے اور دوسری راہ سے جانے کے کہا کہ سال فتح مکہ مین دخول اور خروج ہر دو جانب اعلا سے تھا۔ اور وہ جو احادیث سابقہ مین مذکور ہوا وہ حجۃ الوداع مین ہے بعضون نے کہا ہی کہ مِن اَعْلَا مَکَّۃَ متعلق یدخل کا ہی وخرج من کدی جملہ حالیہ ہی۔ پہلی توجیہ مین جو تخصیص خروج بہ سال فتح مکہ مبنی ہی مولف کے سیاق کلام کے خلاف مستبادر ہوتا ہی۔ اور دوسری توجیہ بھی تکلف سے خالی نہین **حدثنا** اَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَى مَكَّةَ بشریف لاکے حضرت سال فتح مین کوہ کدا سے مکہ معظم کی بلندی کے طرف سے قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْ كِلَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَكُدًى ہشام نے کہا کہ عروہ ہر دو راہ سے داخل ہوتا تھا کدا پہلا بالفتح اور مدوتنوین ہی اور کدا دوسرا بالضم اور قصر وتنوین ہے ہی وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَتْ اَقْرَبَهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ اور اکثر اوقات اسکا کدا سے تھا اور یہہ کدا ہر دو پہاڑ سے عرو کی منزل کے طرف نزدیکتر تھا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ اَعْلَا مَكَّةَ وَكَانَ عُرْوَةُ اَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ اَقْرَبُهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ **حدثنا** مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَاَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ اَقْرَبُهُمَا اِلٰى مَنْزِلِهٖ اسکا ترجمہ گذرا وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ كَدَاءٌ وَكُدًى مَوْضِعَانِ بخاری نے کہا کہ کدا وکدی دو جگہ کا نام ہی

باب فضل مکۃ وبنیانہا

باب بیان مین فضیلت مکہ معظمہ کے اور اسکی عمارت کے وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى جبوقت کہ ہم نے کیے ثواب لوگون کے لئے اور امن کی جگہ اور لو تم مقام ابراہیم سے نماز کی جگہ عَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ اور عہد کیا ہم نے طرف ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کے یہہ کہ پاک رکھو میرے گھر کو بتون سے اور نجاست سے اور ان چیزون سے جسکے لائق نہو اور خالص رکھو واسطے طواف کرنیوالون اور اعتکاف کرنیوالون اور رکوع کرنیوالون کے جو سجدہ کرنیوالے ہین یعنے نماز پڑھنے والے وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا اور جب کہا ابراہیم نے ای رب کر اس کو شہر امن کا وَارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور روزی دے اسکی لوگونکو میوہ جو کوی انمین ایمان لاوے اللہ پر اور آخرت پر قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور جو کوی کافر ہوا اسکو بھی فائدہ دونگا تھوڑا پھر اسکو قید کر بلاونگا دوزخ کے عذاب مین اور بری جگہ پہنچ ہی وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور جب اٹھانے لگے ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمٰعیل رب قبول کر ہم سے تو ہی ہی سننے والا جاننے والا رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ای رب کر ہم کو حکم بردار اپنے اور ہمارے اولاد مین بھی ایک امت حکم بردار اپنی اور جتا ہم کو دستور حج کرنے کے اور ہم کو معاف کر تو ہی ہی اصل معاف کرنیوالا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ جابر نے کہا کہ جب بنا کیا گیا کعبہ تو گئے پیغمبر خدا اور عباس اٹھاتے تھے پتھر اپنے کہندون پر پس عباس نے حضرت سے کہا کہ اپنی ازار لیجئے اپنی گردن پر کیجئے تا پتھر آسانی سے اٹھاوین۔ ایام جاہلیت مین کشف عورت کی عادت تھی اور اسکا کچھ پردا نہین جانتے تھے۔ پس حضرت نے عباس کے کہے پر لنگ اٹھائی فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَآءِ پس حضرت بیہوش زمین پر گرے اور اپنی ہر دو آنکھین آسمان کے طرف لگائین اور نظر کرتے تھے آسمان پر۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ جب حضرت زمین پر گرے عباس نے آپ کو بغل مین لیا اور پوچھا کہ کیا حال ہی۔ آپ نے فرمایا کہ آسمان سے ایک ندا آئی کہ ای محمد بندھا اپنی ازار کو۔ اس آواز کی ہیبت سے مین زمین پر گرا فَقَالَ اَرِنِيْ اِزَارِيْ پس فرمایا کہ دو مجھ کو میری ازار فَشَدَّهٗ عَلَيْهِ پس باندھا اسکو حضرت نے آپ پر یا باندھا عباس نے حضرت پر اور بعض روایات مین آیا ہی کہ ایک فرشتہ آسمان سے اترا اور آپ پر ازار کو باندھا۔ پھر اسکے بعد کبھی آپ کو کسی نے برہنہ نہ دیکھا چنانچہ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مَا رَاَيْتُ مِنْهُ وَمَا رَاٰى مِنِّيْ یعنے نہ مین نے آپکا ستر دیکھا اور نہ آپنے میرا ستر۔ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

الجزء السادس

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا عبداللہ بن محمد بن ابوبکر صدیق نے ابن عمر کو خبر دی بی بی عائشہ سے کہ حضرت نے عائشہ صدیقہ کو فرمایا اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ کیا تو نہیں دیکھتی ہی کہ تیری قوم یعنے قریش نے جب کعبے کی بنا کی تو کم کئے بنیاد ابراہیم علیہ السلام سے عرض وطول اور بلندی مین۔ وہ بنا بعثت سے آگے پانچ سال کے ہوئی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ مین بولی یا رسول اللہ آپ کس لئے نہین پھیرتے ہو قواعد ابراہیم پر قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فرمایا اگر تیری قوم قریب العہد نہوتی کفر سے البتہ مین کیا ہوتا ویسا ہی یعنے قریش نیا اسلام لائے ہین ابھی ایمان انکے دلون مین قوی نہین ہوا ہی مبادا کسیر فعل پر انکار کرکے فتنہ مین نہ پڑین فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَاِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَیْنِ اللَّذَیْنِ یَلِیَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَیْتَ لَمْ یُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِیْمَ پس عبداللہ نے کہا کہ اگر یہ بات ہی کہ سنی ہو بی بی عائشہ نے اسکو حضرت سے تو مین گمان نہین رکھتا ہون کہ پیغمبر خدا ترک کئے ہون بوسہ دینا دو رکن کا جو متصل حجر کے ہین۔ مگر اس جہت سے کہ کعبہ نہین تمام کیا گیا ہی قواعد ابراہیم پر۔ یعنے حضرت استیلام ان دو رکن کا جو نہین کرتے تھے وہ اسکے آگے متصل اس طرف بنا کعبہ مین کوتی کے تھے اور کچھ عمارت سے باہر چھوڑ دئے تھے۔ اور وہ دو رکن بنا ابراہیم مین نہین تھے۔ اور عبداللہ کا یہہ قول بی بی عائشہ کی حدیث کو موکد کرنیکے لئے ہی۔ اور وہ جو قول عبداللہ کا گذرا کہ اگر بی بی عائشہ حضرت سے یہہ سنین ہون وہ بی بی کی شک و تردد کا سبب نہین۔ کیونکہ جناب عائشہ صدیقہ حفاظ متقنہ سے ہین لاکن عادت عرب کی ہی کہ کبھی کلمہ تردد کہتے ہین چنانچہ ان ادری لعلہ فتنۃ لکم **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَیْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِمَ عائشہ کہتی ہین کہ مین نے حضرت سے سوال کیا کہ جدار یعنے حجر سے۔ آیا خانہ کعبہ سے ہی یہ قطعہ جو داخل حطیم ہی فرمایا ہان خانہ کعبہ سے ہی قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ یُدْخِلُوْهُ فِی الْبَیْتِ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ مین نے عرض کی پھر کیا چیز باعث ہوئی انکو جو انہون نے اسکو داخل خانہ نکیا۔ فرمایا کہ مقرر تیری قوم کو کوتھی اور تنگی واقع ہوئی خرچ کی کہ عمارت قدیم تمام کرنیکے لئے مال کفایت نکیا قُلْتُ وَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا پھر مین بولی یہہ کیا ہی کہ دروازہ اسکا بلند کیا گیا ہی قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِیُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَیَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا فرمایا کیا ہی اسکو تیری قوم نے اس غرض سے کہ داخل کرین جسکو چاہین اور منع کرین جسکو چاہین۔ یعنے جب دروازہ بلند رہے ہر کسی کو آسانی سے داخل ہونا میسر نہو وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِیَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ اَنْ اَدْخُلَ الْجَدْرَ فِی الْبَیْتِ وَاَنْ اُلْصِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ اگر نہوتی تیری قوم عہد جاہلیت کے قریب سو مین خوف کرتا ہون کہ انکار کرینگے انکے دل اس بات سے کہ داخل کرون دیوار حطیم کو کعبے مین اور متصل کرون اسکے دروازہ کو زمین سے۔ یعنے تیری قوم جو نیا اسلام لائی ہی اور زمانہ جاہلیت سے قریب ہی مجھے اندیشہ اس بات کا ہی کہ اس تبدیل سے کہین انکے دلون مین انکار پیدا نہو۔

حدثنا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُوْ عَهْدٍ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَیْتَ ثُمَّ لَبَنَیْتُهٗ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِیْمَ اگر نہوتی تیری قوم قریب العہد ساتھ کفر کے تو البتہ مین توڑتا اس بنا کو کعبے کے پھر بناکرتا اسکو بنیاد ابراہیم پر فَاِنَّ قُرَیْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهٗ پس مقرر قریش نے کوتاہ کیا اسکی بنا کو وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا اور کرتا مین اسکو عمارت دوسری یہہ عطف لبنیتہ پر ہی قَالَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ خَلْفًا یَعْنِیْ بَابًا ابو معاویہ نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ہشام نے کہ مراد خلف سے دروازہ ہی یعنے دروازہ دوسرے طور پر لگاتا

حدثنا بَیَانٌ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا یَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِیَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَیْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِیْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَیْنِ بَابًا شَرْقِیًّا وَبَابًا غَرْبِیًّا فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ فرمایا اے عائشہ اگر نہوتی قوم تیری نو عہد جاہلیت کے تو البتہ مین حکم کرتا خانہ کعبہ کے باب مین پس گرایا جاتا پس داخل کرتا مین اسمین اس چیز کو جو باہر کی گئی ہی اسسے اور ملا دیتا مین اسکو زمین سے اور کرتا مین اسکے دو دروازے ایک شرق کے طرف دوسرا مغرب کے طرف پس پہنچتا مین اسکے ساتھ بنیاد ابراہیم کو فَذٰلِكَ الَّذِیْ حَمَلَ ابْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰى هَدْمِهٖ پس یہی بات تھی جو باعث ہوئی ابن زبیر کو کہ گرائے

کعبے کے۔

حدیث نمبر ۱۲۵ روایت کی ہین

کعبے کے موافق فرمانے حضرت کے جو انہوں نے اپنی حکومت کے وقت سن پینسٹھ ہجری مین کعبے کو توڑ کے حضرت کے ارادے کے موافق بنایا کیا قَالَ یَزِیْدُ وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ حِیْنَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَاَدْخَلَ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ یزید بن رومان نے کہا کہ مین حاضر ہوا ابن زبیر کے پاس موقت کہ اسنے کعبے کو گرایا اور پیر اسکی بنا کی اور حجر کو اسمین داخل کیا وَقَدْ رَاَیْتُ اَسَاسَ اِبْرَاهِیْمَ حِجَارَةً کَاَسْنِمَةِ الْاِبِلِ اور دیکھا مین بنیاد ابراہیم کو پتھر مانند کوہان شتر قَالَ جَرِیْرٌ فَقُلْتُ لَهُ اَیْنَ وَضَعَهُ جریر نے کہا پس مین نے یزید بن روبہ سے پوچھا کہ کہان ہی جگہہ بنیاد ابراہیم کی قَالَ اُرِیْکَهُ الْاٰنَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَاَشَارَ اِلٰی مَکَانٍ هٰهُنَا کہا مین تجکو اب دکھاتا ہون تجکو اب وہ جگہہ پس مین یزید بن رومان کے ساتھہ حجر کے پاس آیا پس یزید نے ایک مکان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ یہی جگہہ ہی قَالَ جَرِیْرٌ فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا جریر نے کہا کہ مین اندازہ کیا تو حجر سے چھے ہاتھہ یا اسکے مانند تھا

باب فَضْلِ الْحَرَمِ باب بیان مین فضیلت حرم کے

وَقَوْلِهِ تَعَالٰی اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهُ کُلُّ شَیْءٍ اور بیان مین اس قول خدا کے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین مگر یہ کہ عبادت کرون پروردگار کی اس شہر کے جو حرام کیا ہی اسکو اسی کے لئے ہی ہر چیز وَاُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ رہون فرمانبردارون سے وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِکْرُهُ اَوَلَمْ نُمَکِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا یُّجْبٰۤی اِلَیْهِ ثَمَرٰتُ کُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور بیان مین اس قول خدا کے جو فرمایا آیا ہم نے جگہہ ندی انکو ایک حرم جو امن دینے والا ہی انکو قتل اور غارت سے اور لائے جاینگے اور جمع کئے جاینگے اسکے طرف میوے ہر چیز کے کہ وہ روزی ہی ہمارے جانب سے ولیکن اکثر ان کفار سے نہین جانتے ہین اور اپنے جہل سے ان نعمتون مین فکر نہین کرتے ہین

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا یُعْضَدُ شَوْکُهُ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهُ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا حضرت علی بن عبد اللہ نے کہا کہ ہمسے جریر بن عبد الحمید نے منصور سے انہون نے مجاہد سے انہون نے طاؤس سے انہون نے ابن عباس سے کہا کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا کہ یہ شہر حرام کیا ہی اللہ تعالی نے اسکو کہ کاٹا نجاوے کانٹا اسکا اور نہ شکار اسکا اور اٹھایا نجاوے پڑا ہوا مال اسکا مگر جسنے کہ تعریف و تشہیر اسکی کی یعنے اسکو حفاظت کرکے اسکے ملک کو دے

باب تَوْرِیْثِ دُوْرِ مَکَّةَ وَبَیْعِهَا وَشِرَائِهَا باب

اس بیان مین کہ مکہ معظمہ کے مکانات پر وارث کرنا اور انکا بیچنا اور خرید کرنا جایز ہی وَاَنَّ النَّاسَ فِیْ مَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً اور اس بیان مین کہ لوگ مسجد حرام مین سب برابر ہین نہ اور مکانات مین مراد مسجد سے نسک حج کے مواضع ہین یعنے مسجد حرام کسیکی ملک نہین کوئی کسیکو منع کرنا پہنچتا نہین لِقَوْلِهِ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ نِ الْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ بسبب اس فرمان الہی کے جو اشارہ ہوا کہ مقرر کئے لوگ جو کافر ہوے اور روکتے ہین لوگون کو راہ خدا سے اور مسجد حرام سے جسی مسجد حرام کو ٹھہرایا ہم نے اسکو لوگون کے واسطے برابر ہی اسمین بیٹھنے والا اور مسافر جواب اسکا محذوف ہی دلالت سے جواب شرط کے اسپر جو یہ ہی وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور جو شخص کہ چاہی اسمین روگردانی ظلم سے ہم چکائینگے اسکو عذاب دردناک اَلْبَادِ الطَّارِیْ مَعْکُوْفًا مَّحْبُوْسًا بخاری علیہ الرحمہ نے تفسیر کی بعض الفاظ کی جو آیت مین آئے ہین بادی معنے مین طاری کے ہی اور طاری مسافر ہی اور معکوف قید کیا گیا ہی اور سورہ فتح مین جو واقع ہوا وَالْهَدْیَ مَعْکُوْفًا اَنْ یَّبْلُغَ مَحِلَّهُ محبوس کے معنے مین ہی

حدثنا اَصْبَغُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبٌ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیْنَ تَنْزِلُ فِیْ دَارِکَ بِمَکَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَکَ عَقِیْلٌ مِنْ رِّبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ اصبغ نے کہا ہمسے وہب نے کہا ہمسے یونس نے ابن شہاب سے انہون نے علی بن حسین سے انہون نے عمرو بن عثمان سے انہون نے اسامہ بن زید سے کہ اسنے کہا یا رسول اللہ آپ کہان نزول فرماتے ہین اپنے گھر مین مکہ معظمہ مین۔ تو اپنے فرمایا کیا چھوڑا ہی عقیل منزلون اور سے یہ لفظ جو اسنے تاکید کے لئے ہی یا شک راوی کا ہی۔ رباع بکسر باء جمع ربع کا ہی اور دور جمع دار کا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوے مکانات کہ جنکی طرف اشارہ فرمایا اصل مین ہاشم بن عبد مناف کی ملک تھے ان سے عبد المطلب کو پہنچے اور انہون نے اپنی اولاد مین تقسیم کئے تھے اور ان سے ایک حصہ حضرت کے والد ماجد عبد اللہ کو پہنچا حضرت کا تولد اسی مین ہوا وَکَانَ عَقِیْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ اور عقیل وارث ہوئے تھے ابو طالب کے اور انکے برادر جسکا نام طالب تھا وَلَمْ یَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ شَیْئًا لِاَنَّهُمَا کَانَا مُسْلِمَیْنِ وَکَانَ عَقِیْلٌ وَطَالِبٌ کَافِرَیْنِ اور وارث نہوے ابو طالب کے جعفر اور علی مرتضی کسی چیز مین کیونکہ ابو طالب کی موت کے وقت یہ ہر دو مسلمان ہوگئے تھے عقیل اور طالب ایمان نہین لائے تھے طالب غزوہ بدر مین مارا گیا اور عقیل نے سال حدیبیہ مین دولت ایمان حاصل کی۔ اور کرمانی نے نقل کی ہی کہ عبد المطلب کی سب اولاد مین سے ابو طالب تھے۔ اور جاہلیت مین یہ عادت تھی کہ اولاد مین جو بزرگ ہوتا باپ کے سب متروکے کا وہی وارث

ہوتا

الجزء الثاس

ہوتا پس اس عادت کے موافق ابوطالب سب پر متصرف تھے۔ اور ویسا ہی اس کے بعد عقیل متصرف ہوئے۔ لاکن یہ بات سیاق حدیث کی خلاف ہی۔ بہتر وہی ہی جو کہتے ہین کہ عقیل ہجرت کے بعد متصرف ہوئے جیسا کہ مہاجرین کے مکانات پر ابوسفیان متصرف ہوا تھا۔ اور عقیل کے فروخت کیا تھا اور حضرت نے تصرفات جاہلیت کو باطل فرمایا کرم وعصوں کی وجہ سے یا تو مسلمین کی تالیف قلوب کے لئے فکان عمر بن الخطاب یقول لا یرث المؤمن الکافر پس عمر بن الخطاب کہتے تھے کہ وارث نہین ہوتا ہی مسلمان کا فرکا۔ یہہ قول جو یہان عمر فاروق پر موقوف آیا۔ بخاری علیہ الرحمہ نے مغازی مین مرفوع لایا ہی وقال ابن شہاب وکانوا یتاولون قول اللہ تعالی ان الذین امنوا و ہاجروا وجاہدوا بامولہم وانفسہم فی سبیل اللہ اور ابن شہاب نے کہا کہ سلف تاویل کرتے تھے اس آیت کی کہ جسمین وراثت کی ولایت ہی مقرر وے لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کئے اپنے مالون اور اپنے جانون سے راہ خدا مین والذین اٰووا ونصروا اولئک بعضہم اولیاء بعض الایہ اور وے لوگ جو جگہ دی ہین مسلمانون کو جیسے انصار اور یاری دی دشمنون کے قہر پر سو وہ جماعت وارث ہین بعض کے بعض مہاجرین وانصار اوایل مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے۔ یہان تک کہ منسوخ ہوا اس آیت سے کہ حق تعالی نے فرمائی واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض پوشیدہ نرہے کہ مقصود ابن شہاب کا اس نقل سے قول عمر رضی اللہ عنہ کی تائید ہی جو فرمایا کہ مسلمان وارث نہین ہوتا ہی کافر کا۔ یہہ بات آیت مذکور کے تتمہ سے ظاہر ہی جو مولف نے الی آخرہ سے اشارہ کیا وہ یہہ ہی والذین امنوا ولم یہاجروا ما لکم من ولایتہم من شیء حتی یہاجروا یعنے جنہون نے ایمان لائے اور ہجرت کی نہین ہی تم کو انکے مال سے کچھ یہان تک کہ ہجرت کرین اور مسلمان ہوون **باب** نزول النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ باب بیان مین مکان نزول حضرت کے مکہ معظمہ مین **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی ابو سلمۃ ان ابا ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اراد قدوم مکۃ منزلنا غدا ان شاء اللہ تعالی بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ مناسے مکہ معظمہ کو آنیکا ارادہ کیا کل ہمارے اترنے کی جگہ ہے مکہ معظمہ مین اللہ تعالی چاہا تو خیف بنی کنانہ ہی یعنے محصب ہے جہان کفار قسم کھائے تھے کفر پر اور حضرت کو برج وآزار پہنچانے پر جب اللہ تعالی نے انکو مخذول ومغلوب کیا اور آپ کو اس عزت وشوکت کے ساتھ لایا اسکی شکر وسپاس مین نزول فرمائے **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنا الزہری عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغد یوم النحر وہو بمنی نحن نازلون غدا بخیف بنی کنانۃ حیث قاسمت قریش یعنے جس حال مین کہ منا مین تھے فرمایا کہ کل جو ہمکا روز ہے ذیحجہ کی تیرہوین ہی ہم اترنیوالے ہین خیف بنی کنانہ مین حیث تقاسموا علی الکفر یعنے ذلک المحصب جہان سوگند کھائی کافرون نے کفر پر وذلک ان قریشا وکنانۃ تحالفت علی بنی ہاشم وبنی عبد المطلب او بنی المطلب ان لا ینا کحوہم ولا یبایعوہم حتی یسلموا الیہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ تقاسم وہ ہے کہ مقرر قریش اور کنانہ نے باہم عہد وپیمان کیا اور قسم کھائی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے ساتھ مناکحت اور خرید وفروخت نکرین یہان تک کہ وے حضرت کو اپنے تحویل کردین وقال سلامۃ عن عقیل وعن الضحاک عن الاوزاعی اخبرنی ابن شہاب وقال لابنی ہاشم وبنی المطلب اور سلامہ نے عقیل سے اور یحیی بن ضحاک اوزاعی سے لایا ہی کہ اوزاعی نے کہا کہ خبر دی مجکو ابن شہاب نے اور کہا سلامہ اور یحیی نے کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہی بغیر لفظ عبد کے قال ابو عبد اللہ بنی المطلب اشبہ بخاری نے کہا کہ بنی مطلب شبیہ ترہی صواب سے۔ اسلئے کہ عبد المطلب برادر ہاشم کے ہین پس اولاد عبد المطلب کے اولاد ہاشم کے ہین مقابلہ انکے ساتھ نہین رکھتے ہین بلکہ مقابل بنی ہاشم کے بنی مطلب ہین **باب** قول اللہ عز وجل واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا البلد امنا واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام باب بیان مین اس قول الہی کے جو ارشاد ہوا کہ جسوقت کہا ابراہیم نے اے پروردگار کر اس شہر کو جائے امن کی اور دور رکھ اور میری اولاد کو اس بات سے کہ عبادت کرین بتون کی اے پروردگار قولہ لعلہم یشکرون تک باقی آیت یہہ ہی رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم اے پروردگار میرے بتان گمراہ کئے ہین بہتون کو لوگون سے۔ پس جسنے متابعت کی میری اختیار کرنے مین دین اسلام کے سو مقرر وہ میرے سے ہی۔ اور جو شخص کہ بیفرمانی کرے میری ارتکاب مین کفر ومعصیت کے پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحمت کرنیوالا ہی بعد توبہ وانابت کے ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ اے رب ہمارے بسائی مین نے اپنی اولاد کو اس میدان مین جہان کھیتی نہین

الجزء الثامن

نزدیک تیرے خانہ معظم کے اے رب ہمارے تاقایم کریں وے نماز کو ف مترجم کہتا ہی کہ نماز کا بیان جو تفسیر عزیزیہ مین ایا ہی افادۂ عام کے لئے یہان لکھا جاتا ہی وہ یہ ہے کہ نماز پڑہنی اور ہی اور نماز کو قایم کرنی اور۔ قرآن مجید مین جا بجا جو نماز کی مدح و تاکید آئی ہی وہ فقط پڑہنے کی نہین بلکہ قایم کرنے کی ہی۔ اقامت لغت مین قیام سے ماخوذ ہی یعنے سیدہا کھڑا کرنا۔ اور قاعدۂ مقررہی کہ جب کسی چیز کو سیدہی کھڑی کرین اسکے اجزا سے ہر ہر جزو موضع مناسب پر جو اسکی وضع طبعی ہی سیدہی رہتی ہی پس اقامت صلوٰۃ کے معنے یہ ہین کہ نماز کو ہر خلل اور کجی سے نگاہ رکھے۔ خواہ وہ خلل اور کجی دل سے علاقہ رکھے یا زبان سے یا جوارح و اعضا سے۔ اور خواہ یہ محافظت فرایض مین ہو شرایط مین یا سنن یا مستحبات مین اسیلئے حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ اِتْمَامُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْخُشُوْعِ وَالْاِقْبَالِ عَلَيْهَا فِيْهَا قایم کرنی نماز کی تام کرنی ہی رکوع و سجود کا اور خشوع کا اور اقدام کرنا اسپر اور قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ اِقَامَةُ الصَّلٰوةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاقِيْتِهَا وَوُضُوْئِهَا وَرُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا یعنے نماز قایم کرنی محافظت کرنی ہی اسپر اور اسکے وقتون پر اور اسکے وضو پر اور اسکے رکوع پر اور اسکے سجود پر۔ اور حضرات صوفیہ کے پاس اقامت صلوٰۃ مین یہ بھی داخل ہی کہ نماز کے ارکان و آداب ادا کرنیکے وقت بعید ہر ایک کا پاوے۔ اور قصد کرے کہ آپ کو اس بعید کے ساتھ متحقق کرے۔ اور اسرار نماز کا پاوے اور ان اسرار کے متحقق کرنے مین نماز پڑہنے والون کے اختلاف مراتب و استعدادات کے ساتھ مختلف ہی۔ جو کہ حال متدی کے مناسب ہے لکھا جاتا ہی۔ کہتے ہین کہ طہارت نجاست حکمی سے جو حدث اصغر و اکبر ہی۔ اور نجاست حقیقی سے جو بول و براز اور خون و ریم اور ایسے ہی چیزون سے ہی۔ اسلئے مقرر ہوئی ہی کہ تا دلالت کرے حاصل کرنے پر طہارت کے علایق دنیوی سے جو سب حادث اور نو پیدا ہین۔ اور نوع خبث سے خالی نہین ہین تا حق کے طرف متوجہ ہونیکے وقت ایک مناسبت اُس جناب منزہ کے ساتھ حاصل ہووے اور اسکی درگاہ پاک مین حاضر ہونیکے قابلیت اور خدمت مامورہ کے لئے قیام کرنیکا مرتبہ بہم پہنچے جیسا کہ بادشاہون کے حضور مین پہلے حمام اور غسل اور عطریات کا استعمال اور لباس و بدن کی پاکی حاصل کرنیکے سوا حاضر ہو سکتے نہین۔ اور انکی خدمت مین قیام کر سکتے نہین۔ اور توجہ ظاہر طرف قبلہ کے اس لئے ہی کہ زمین اس بقعۂ پاک کی آدمی کی جمیعت کا منشا ہی۔ اسواسطے کہ تمام زمین اسی جگہ سے پھیلائی گئی ہی۔ یہہ توجہ ظاہری اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ باطن کو بھی جناب حق کے طرف جو منشا روحانیت آدمی کا ہی متوجہ کیا چاہیے۔ اور تکبیر تحریمہ رفع یدین کے ساتھ اسبات پر اشارہ کرتی ہی کہ مین ہر دو عالم سے ماسوا اشیا اور جناب حق کو تمام اکوان سے بزرگتر سمجھا۔ اور موید اس اعتقاد کی دعای استفتاح زبان پر جاری کرنی ہی۔ اور کھڑا رہنا دلالت کرتا ہی اس راہ مین استقامت کرنے پر۔ اور قرأت سورہ فاتحہ کی جو متضمن ثنا زبانی پر ہی۔ اور زبان ترجمان دل ہی اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ میرا دل بالکلیہ اسکے طرف مایل ہوا ہی۔ اور اس سورے مین جو الفاظ خطاب کے آئے ہین جیسے ایاك نعبد وایاك نستعین تخصیص عبادت و استعانت کی اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ سبب کمال توجہ و میل باطن کے رتبہ مشاہدہ اور محاضرہ کا پایا ہون اور عبادت و استعانت جو یہہ ہر دو شغل مستوجب بنی آدم کے ہین اعیار سے اعراض کلی کیا ہون۔ اور ہدایت کا سوال اور غضب و ضلالت والون سے فرار اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ میرا حب و بغض اور میل و نفرت سب تابع اس جناب کے ہوے۔ پھر رکوع اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ بسبب اسکے شاہ عظمت کے میری پشت خم ہوئی۔ پھر قومہ اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ مین نے اس انکسار مین استقامت لی۔ پھر سجود جو انکسار کے بعد کمال تذلل ہی کمال تقرب پر دلالت کرتا ہی کس لئے کہ جو تقرب [illegible] مین ہی اسی قدر ہی کہ اپنے اشرف اجزا کو اسقدر پست کر دین کہ اپنے اصل خاکی کو پہنچے۔ اور دوسرا سجدہ دفع تکبر پر بحصول قرب دلالت کرتا ہی اور قعود [illegible] اعزاز و اکرام اس جناب سے جو مجرا قبول فرما کے پروانگی بیٹھنے کی دی اور سلام اس سفر باطنی سے رجوع کرنے پر دلالت کرتا ہی۔ اور یہہ بھی لکھتے ہین کہ نماز اصل تمام عبادات بدنی کی ہی۔ اسلئے کہ وہ مشتمل ہی طہارت و استقبال قبلہ اور ذکر و تسبیح و تہلیل اور شہادتین اور درود و دعا پر جو اصول عبادات زبان کے ہین۔ اور معنی صوم پر بھی مشتمل ہی کس لئے کہ صوم عبارت ہی نفس کو شہوتون سے روکنے پر بلکہ یہہ بات نماز مین بہ نسبت صوم کے زیادہ حاصل ہی۔ کس لئے کہ نماز مین آنکھ کو بھی دوسری [illegible] سوا اور طرف التفات کرنے سے اور زبان کو اسکے ذکر نام یا اسکے تلاوت کلام کے سوا۔ اور ہاتھون کو کسی مقصد کے طرف حرکت دینے سے اور ہاتھ کو دینے لینے سے [illegible] اور بچاؤ حاصل ہی اور علی ہذا القیاس قوۃ خیالیہ و فکریہ کو اپنے مخزونات مین سیر و دور کرنے سے بچاؤ ہی ایسی محافظت صوم مین متحقق نہین۔ اور معنے حج پر بھی مشتمل ہی تکبیر تحریمہ بجاے احرام کے اور استقبال بجاے طواف کے اور قیام بجاے وقوف عرفات کے اور رکوع و سجود اور حرکا دور یہ رکعتون کے مانند [illegible] درمیان صفا و مروہ کے اور معنے زکوۃ پر بھی مشتمل ہی۔ کس لئے کہ مال کا خرچ کرنا ستر عورت اور سامان طہارت کے لئے اسمین واجب ہی اور وقتون سے ایک وقت کو اپنے فائدہ [illegible]

اقامت صلوٰۃ کے معنے

الجزء السادس

خالی کرنا اور خلق خدا میں معروف رکھنا مصارف الٰہی کے لیے اپنے مال سے حصہ نکالنے کے مانند ہی - اور یہ بھی جانتے کہ عبادت جمادات کی بیشتا اور عبادت حیوانوں کی رکوع ہی اور عبادت پرندوں کی خوش الحانی سے ذکر اور ثنا الٰہی کی تلاوت ہی - اور عبادت حشرات کی سجود اور عبادت اشجار و نباتات کی قیام اور عبادت فرشتوں کی ہر فرقے سے اپنے اپنے مقام پر ہی اور عبادت کروبیوں کی کہ جنکو ہیمین بھی کہتے ہین استغراق اور مشاہدہ ہی اور نماز ان سب عبادتوں کو شامل ہی اور مرتبہ اس عبادت کا اس وجہ سے کہ ہیئت جامعہ عبادات بدنی و نفسی کی ہی سب عبادات کے مرتبہ سے بالاتری اسلیے حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب حضرت سے پوچھے کہ اَیُّ الاَعْمَالِ اَفْضَل یعنے اعمال سے کونسا عمل افضل ہی ارشاد ہوا الصلوۃ لوقتہا نماز بروقت پر انتہی غرض ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ الٰہی بسائی مین نے بعض اپنی اولاد کو ایسے بیابان مین کہ جہان زراعت نہین تا نماز قایم کرین تیرے گھر کے پاس فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ الایہ پس کردو لوگون کے راغب انکے طرف

باب قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ باب بیان مین اس قول خدا کے ہی جو ارشاد ہوا - کہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے کعبے کو بیت الحرام لوگون کے قیام کے لئے اور انکی معیشت کے دنیا و آخرت مین جو پناہ ہو سکتا ہی اسمین ذریعہ والا اور ایمن رہنا ہی اسمین ضعیف و ناتوان اور لوگ تجارت کے لئے جاتے ہین اور قصد حج کے آتے ہین وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ اور کیا ہی ان چیزون کو یعنے مہینا حرام اور ہدی اور قلادہ ذَالِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ اور شعائر ان چیزون کا - اس لئے ہی کہ جانو تم کہ مقرر اللہ تعالیٰ جانتا ہی ان چیزون کو جو آسمانون مین ہی اور ان چیزون کو جو زمین مین ہی - اور مقرر اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہی یعنے احکام وضع کرنے مین جو اسکے حکمتین ہین و احکام بجا لانیکا نفع اور ترک کرنیکا ضرر اسکو معلوم ہی

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا خراب کرینگے کعبے کو قیامت سے قریب حبشیون سے سویقہ تصغیر ساق کی ہی کہتے ہین کہ حبشیون مین بخوبی خلقت ساقین تنگ رہا کرتے ہین - یا مراد اس قوم کے کمینون اور ضعیفون سے ہی

حدثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ بی بی عایشہ نے کہا کہ اہل اسلام روزہ رکھتے عاشور کے روز رمضان فرض ہونیکے آگے - اور تھا وہ روز کہ ڈھانکا جاتا تھا کعبہ یعنے بیت اللہ کا تعظیم کی جہت سے سیر غلاف ڈالتے تھے اس روز متبرک مین یہی حدیث مناسب ترجمہ کے ہی فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ پھر جب کہ فرض کیا گیا رمضان حضرت نے فرمایا جو شخص کہ روزہ عاشور رکھنا چاہے روزہ رکھے - اور جو شخص کہ اسکو ترک کرنا چاہے ترک کرے - ظاہر اس کلام کا یہ ہی فرضیت رمضان کے آگے روزہ عاشور واجب تھا اسکے بعد اسکا وجوب برطرف ہوا اور اسکی سنیت باقی رہی

حدثنا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَحُجَّنَّ الْبَيْتَ وَلَيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ہر آئنہ قصد کیا جاویگا بیت اللہ واسطے حج و عمرہ کے بعد نکلنے یاجوج ماجوج کے نزدیک قیامت کے یعنے کعبہ سو وقت بھی معزز و مکرم رہیگا یاجوج اور ماجوج ایک قوم کے دو نام ہین عجمی نامون سے قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ قَتَادَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَبَا سَعِيْدٍ امام بخاری رح نے کہا کہ سنا ہی قتادہ عبداللہ سے اور سنا ہی عبداللہ ابو سعید خدری سے تَابَعَهُ اَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ متابعت کی ہی عبداللہ بن ابی عتبہ نے ابان بن یزید العطار کی - اور بھی متابعت کی ہی اسکی عمران قطان نے قتادہ کی ہی لفظ حدیث مذکور مین فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ اور عبدالرحمن نے شعبہ سے اور اسنے قتادہ سے اس لفظ کے ساتھ لایا ہی کہ قایم نہوگی قیامت یہان تک کہ حج نہ کیا جاوے

وَلَا وَّلُ اَكْثَرُ اور پہلی عبارت جو لا یحج البیت اکثر ہی اور روایت کے

باب كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ باب بیان مین لباس یعنے غلاف کعبے کے جاننے کہ کعبہ معظمہ کو تعظیم کی راہ سے ایک لباس پہناتے تھے - اول جو اسکو لباس پہنایا تبع حمیری تھا - ابن قتیبہ کہتا ہی کہ وہ لباس پہنانا اسلام سے ایک سال

کعبہ معظمہ کو جو غلاف پہنایا گیا

اور تاریخ ابن ابی شیبہ مین آیا ہی کہ پہلے جسنے شخص کو لباس کیا عدنان بن داؤد تھا - اور پہلے جسنے دیبا پہنا یا عبد اللہ بن زبیر تھا اور ابن اسحٰق کے پاس لیث سے ثابت ہوا کہ حضرت کے زمانہ شریف مین کعبہ کا لباس چرم سے تھا اور واقدی کہتا ہی کہ چرم کا لباس زمان جاہلیت مین تھا - اور حضرت نے جامہ یمانی سے اسکو ملبوس فرمایا - اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور ایک روایت سے حضرت جناب رسالت قباطی کپڑے سے اور علی ابن ابی طالب کو جو مخالفون کے ساتھ جدال رو دیا تھا یہ فرصت ہونی کہ ایک لباس پہناوین اور معاویہ بن ابی سفیان نے تین لباس پہنائے دیبا اور قباطی اور حبرہ - روز عاشور دیبا اور آخر رمضان مین قباطی - اور حجاج دیبا پہنایا - اور جب نوبت مامون کی پہنچی تو محرم کی آٹھوین کو سرخ دیبا اور غرہ رجب مین قباطی اور رمضان مین دیبا سفید پہنایا متوکل عباسی کے زمانے تک یہی تین لباس تھے اور ناصر عباسی سیاہ دیبا کا لباس پہنایا

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْاَحْدَبُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جِئْتُ اِلٰى شَيْبَةَ ح وَبِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ ابو وائل نے کہا کہ مین شیبہ کے طرف آیا وحدثنا فلیح نے کہا کہ مین سفیان سے اس اسناد دین فلیح نے ایک واسطہ سے سفیان سے حدیث لائی - پہلی اسناد مین دو واسطے تھے فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ پس شیبہ نے کہا مقرر اسی جگہ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے فقال لقد هممت ان لا ادع فیها صفراء ولا بیضاء الا قسمتها بین رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ مین نے قصد کیا ہی کہ چھوڑون زرد اور سفید کو یعنے سونے اور چاندی کو مگر یہ کہ تقسیم کرون اس مال کو لوگون پر - قسمہ یہی کہ کعبہ کو ہدیہ آتا اسکے صندوق مین رہتا اور حاجیان آپس مین تقسیم کرلیتے متصرف ہوتے - عمر فاروق نے چاہا کہ اسکو سب مسلمانون پر تقسیم کرین شیبہ کہتا ہی قُلْتُ اِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ اَقْتَدِيْ بِهِمَا مین نے کہا کہ تمہارے دو یار یعنے پیغمبر خدا اور صدیق اکبر نے یہ کام نکیا - عمر فاروق نے کہا کہ وے دو مرد کامل تھے مین پیروی ان ہر دو کی کرتا ہون - اگر وے نکرتے مین بھی نکرتا - حضرت نے فتح مکہ کے روز یہہ مال وہی لوگون پر چھوڑا قریش کی رعایت سے - اور بی بی عایشہ کو فرمایا کہ اگر تیری قوم کفر کے ساتھ قریب نہوتی مین اس مال کو مسلمانون پر تقسیم کیا ہوتا - پس معلوم ہوا کہ اسکی تقسیم روا ہی - جیسا کہ کعبے کی بنا بنیاد ابراہیم پر روا ہی - چنانچہ ابن زبیر اسکو کیا - اس حدیث کی تطبیق مین ترجمہ کے ساتھ کہتے ہین کہ بخاری علیہ الرحمہ نے لباس کو مال کے حکم مین رکھا ہی جیسا کہ تصرف اس مال مین جایز تھا لباس مین بھی جایز ہوا - صاحب تراجم کے تقریر سے ظاہر ہوتا ہی کہ معنے ترجمہ کے گویا کعبہ کی لباس پہنانے کے جواز پر اور اسکی تطبیق مین کہا کہ لوگ کعبے کی تعظیم مین ہمیشہ سعی کرتے آئے اور جیسے ہدیے لانا بھی اسی راہ سے تھا - پس ایسے پہنانا بھی داخل تعظیم ہی ہوئی بطریق روا ہونا چاہیے گویا وے روایتین جو حضرت اور صحابہ لباس پہنانے کے باب مین منقول ہین - مولف کے پاس اسکی شرط پر ثابت نہوین کہ استدلال اسسے کرے - اور اختلاف ہی کہ کعبے کے لباس مین تصرف بیچنے وغیرہ سے جایز ہی یا نہ - شافعیہ کہتے ہین کہ روا نہین - کعبے کے پردے سے قطع کرنا اور اسکو دوسری جا پر لیجانا اور بیچنا اور اسکو مصحف کے اوراق مین رکھنا درست نہین اگر کوی ایسے تصرفات کریگا پھر اسکو رد کرنا یعنے پھیر دینا واجب ہی گا - اور بعض مالکیہ نے کہا کہ یہہ بات وجہ استحسان پر ہی - اور مالکیہ سے بعض نے کہا کہ کعبے کا پردہ خرید کرنا مستحب ہے - اور کہتے ہین کہ اسکی قیمت کو داخل بیت المال کیا جاے - اور اقوال مختلفہ اسباب مین بہت ہین

باب هدم الكعبة

باب بیان مین کعبہ کو گرانیکے آخر زمانے مین قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بی بی عایشہ نے کہا کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ یغزو جیش الکعبۃ فیخسف بهم ایک لشکر اہل کعبہ سے پس دھنسا دیگا جائیگا یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا - مولف نے جو کتاب البیوع کے اوایل مین لایا ہی وہ پوری حدیث یہہ ہی کہ کارزار کریگا لشکر کعبے مین یہان تک کہ ہوگا میدان بیدا مین جو درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہی خسف کیے جائینگے انکے اول و آخر - پس اٹھائے جائینگے قیامت مین موافق اپنی نیت کے اگر نیک ہین اپنی نیکی پر اور اگر بد ہین اپنی بدی پر

حدثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا فتح الباری مین ایسا ہی ہی - اور سب روایات اس حدیث کے ابن عباس سے ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بیان کردہ محدث ہو ہی اور احتمال ہی کہ وہ محذوف یہہ ہوگا جو طریق سے ابو العالیہ کے علی سے آیا ہی اِسْتَكْثَرُوْا مِنَ الطَّوَافِ بِهٰذَا الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ فَكَاَنِّيْ بِرَجُلٍ مِنَ الْحَبَشَةِ اَصْلَعَ اَوْ قَالَ اَصْمَعَ حمش الساقین قاعد علیها وهی تهدم اور فاکہی کی روایت مین اصلع کی جاے پر اصل ہی اور قال قائما علیها یهدمها بمسحاته اور ایسی ہی روایت کی یحیی حمانی اپنی مسند مین قسطاق یہہ ہی کہ یہان محذوف ماننے کی ضرورت و حاجت نہین ضمیر یہا راجع ہی طرف قانع کے جو یقلعها سے مفہوم ہوتا ہی معنے یہہ کہ حضرت نے فرمایا گویا کہ مین دیکھتا ہون اس سیاہ رنگ والے کو جو ہر دور ان مین اسکے کشادگی ہی اکھیڑیگا کعبہ کو پتھر پتھر

حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن سعید بن المسیب ان ابا ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحجن البیت ذو السویقتین من الحبشۃ یعنی ویران کرینگے کعبے کو ٹنگ ساق والے **باب** ما ذکر فی الاسود باب بیان میں اس حدیث کے جو ذکر کیا گیا ہی حجر اسود کے بیان میں **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن الاعمش عن ابراہیم عن عابس بن ربیعۃ عن عمر انہ جاء الی الحجر فقبلہ قال اعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک پس آئے عمر فاروق رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پس بوسہ دیا اسکو پھر کہنے لگے کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی نہ کسی کو ضرر پہنچاتا ہی نہ نفع یعنے تجھے بالذات یہ قدرت نہیں کہ کسیکو نفع یا ضرر پہنچا سکے اگرچہ بحکم شرعی اسمیں ایک ثواب ہے

حجر اسود کی فضیلت

اس حدیث میں تنبیہ اس بات کی ہی کہ احکام الٰہی کو مان لینا اور اسکا سبب دریافت نکرنا اور جس حکم کی وجہ ہم پر ظاہر نہو حسن اتباع بجالانا دین - پوشیدہ نرہے کہ حاکم نے اس حدیث میں زیادہ کیا ہی کہ جب علی مرتضی نے عمر فاروق سے یہ بات سنی کہا یا امیر المومنین یضر وینفع یہ نفع وضرر دیتا ہی اگر آپ تفسیر کتاب کی جانتے ہیں جو کہتا ہوں وہی کہتے - جب حق سبحانہ تعالی آدم کی ذریت سے عہد لیا اور میثاق کو ایک کاغذ پر لکھا اور اس پتھر میں رکھا - اور اس پتھر کو جب قیامت کے دن اٹھاویگا جس حال میں کہ اسکو دو آنکھیں اور لب و زبان ہونگی تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دیگا جو اس عہد کو وفا کیا ہو - پس یہ پتھر امین ہی خدا یتعالی کا - عمر فاروق نے مرتضی علی سے کہا کہ اللہ تعالی مجھے بقاء دے اس زمین میں کہ جہاں آپ نہو یا ابو الحسن - اور حاکم کہتا ہی کہ حدیث شرط شیخین پر نہیں اور آخر مسند میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے منقول ہی کہ حضرت حجر اسود کے پاس آئے اور کہنے اور فرمایا انی اعلم انک حجر لا یضر ولا ینفع ثم قبلہ پھر چومکے ابو بکر صدیق اور کھڑے رہے حجر اسود کے پاس اور کہے وہی باتیں جو پیغمبر خدا فرماتے تھے - اور بولے کہ اگر حضرت تجھے بوسہ دیتے میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا - اسکے بعد عمر فاروق حجر اسود کے پاس آئے اور وہی بولے جو صدیق اکبر نے کہا تھا اور بوسہ دیا - اگر یہ حدیث صحت کو پہنچے وہ حدیث جو حاکم نے نقل کی باطل ہوگی - اسلیئے ذہبی نے اپنے مختصر میں کہا کہ یہ حدیث حاکم کی احتجاج سے ساقط ہی کیونکہ وہ قوانین غیر کی معارض ہوتی ہی واللہ اعلم کذا فی المصطلح

باب اغلاق البیت ویصلی فی ای نواحی البیت شاء باب بیان میں بھیڑے کا دروازہ بند کرنیکے اور بیان میں کعبہ اللہ میں نماز پڑہنے کے جس جانب میں کہ چاہیں **حدثنا** قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ انہ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیت ہو واسامۃ بن زید وبلال وعثمان بن طلحۃ ابن عمر نے کہا کہ حضرت بھیڑے میں تشریف لائے اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن ابی طلحہ صاحب کلید کعبہ بھی آئے فاغلقوا علیہم الباب فلما فتحوا کنت اول من ولج پس بند ہے آپ پر دروازہ بھیڑے کا - پس جب دروازہ کھولا میں ہی پہلا شخص تھا جو داخل ہوا فلقیت بلالا فسالتہ ہل صلی فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم بین العمودین الیمانیین پس میں نے بلال سے ملاقات کی اور اسکو پوچھا کیا حضرت نماز پڑہی اسمیں کہا ہاں درمیان دو ستون یمانی کے - پوشیدہ نرہے کہ ان ہر دو ستون کے درمیان حضرت سے نماز پڑہنی جو واقع ہوئی یہ بات اس جگہ کی تعیین پر دلالت کرتی ہی - اسکو دلیل لینی اس بات پر کہ بھیڑے میں جہاں چاہے وہاں نماز پڑہے معنے نہیں رکھتا ہی - اور وہ جو جواب دیتے ہیں کہ تعیین اس جگہ کی حضرت کے قصد کے ساتھ ہوئی یہ بھی تکلف ہی - صحابہ یہ سعی کرتے تھے کہ حضرت جہاں نماز پڑہے ہیں وہاں پڑہیں جیسا کہ ابن عمر کا عمل حدیث لاحق میں مذکور ہی

اندرون کعبہ جہت قبلہ کی نماز اندرون کعبہ

باب الصلوۃ فی الکعبۃ باب بیان میں جواز نماز کے بھیڑے میں فرض و نفل - اسباب میں اختلاف ابن عباس سے منقول ہی کہ اندرون کعبہ نماز مطلقا جائز نہیں کیونکہ اسکا ہر جہت قبلہ ہی بس اگر یکطرف نماز پڑہیں دوسری طرف پیٹھ ہوتی ہی اور شافعیہ کے پاس نماز اسمیں مستحب ہی نفل ہو یا فرض اور حنفیہ بلکہ جمہور بھی اسکے قائل ہیں - اور مشہور مذہب مالک یہ ہے کہ اسمیں نماز سنت جائز ہی نہ فرض و واجب جیسے وتر اور نافلہ مؤکدہ جیسے سنت فجر فقط **حدثنا** احمد بن محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر انہ کان اذا دخل الکعبۃ مشی قبل الوجہ حین یدخل البیت نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ مقرر تھا ابن عمر جب وقت آتے کعبے میں اپنے منہ کے آگے جاتے ویجعل الباب قبل الظہر اور کرتے دروازے کو پشت کے جانب یمشی حتی یکون بینہ وبین الجدار الذی قبل وجہہ قریب من ثلث ذراع اور چلے یہاں تک کہ جائے کہ انکے اور درمیان اس دیوار کے جو انکے منہ کے سامنے رہتی مسافت قریب تین ہاتھ کے رہتی فیصلی پس نماز پڑہتے اس جگہ یتوخی المکان الذی اخبرہ بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فیہ ولیس علی احد باس ان یصلی فی ای نواحی البیت شاء اور کسیکو کچھ مضایقہ نہیں اسبات کا کہ نماز پڑہے جس جانب میں کہ چاہے

۳ قصد کرتے اس جگہ کا جو بلال نے خبر دی ہے

بیت اللہ سے جبوقت کہ دروازہ بند رہے۔ ظاہر یہی ہی کہ یہ کلام نافع کا ہی **باب** مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ باب بیان میں اس شخص کا جو داخل نہوا ہو بیتکہ کعبے میں داخل نہوا سلئے کہ وہ مناسک حج کے نہیں وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا لَمْ يَدْخُلْهَا كَثِيرًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اور ابن عمر اکثر جب کعبے میں داخل نہوتے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ابن ابی اوفی نے کہا کہ عمرہ کیا پیغمبر خدا نے پس طواف کیا کعبے کا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اور نماز پڑھی حضرت نے پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت اور آپکے ساتھ وہ شخص تھا کہ نماز سے آپ کو ڈھانکتا تھا یعنے حضرت کے آگے سترہ تھا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ كَذَا پس ابن ابی اوفا کو ایک شخص نے پوچھا کہ آیا حضرت داخل کعبہ ہوئے کہا نہیں **باب** مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ باب بیان میں اس شخص کے جو تکبیر کہے طواف میں کعبے کے **حدثنا** أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ ابن عباس نے کہا کہ مقرر پیغمبر خدا جبوقت قدوم کے باز رہے داخل ہونے سے کعبے میں اس حال میں کہ اسمیں معبودان باطل یعنے بتان تھے پس حکم فرمایا انکو نکالنے کا تو وے باہر لائے گئے فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَعِيلَ وَفِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ پس نکالے تصویریں ابراہیم و اسمعیل علیہما السلام کی جس حال میں انکے ہاتھوں میں فال کے پانسے تھیں۔ ازلام جمع زلم کا ہی فتح زا و سکون لام کے وے تیر ہیں تین لکڑی سے تراشے ہوئیں۔ ایک پر لکھتے افعل دوسری پر لا تفعل اور تیسری پر کچھ نہ لکھتے۔ جب سفر جانا یا کوئی کام کرنا چاہتے تو ان تیروں کے اٹھاتے اگر وہ تیر ہاتھ میں آتی کہ جسپر افعل لکھا ہو وہ کام کرتے۔ اور اگر لا تفعل ہوتی نکرتے۔ اور اگر خالی رہتی۔ پھر اٹھاتے تا لکھی ہوی تیر ہاتھ آوے فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ پس حضرت نے فرمایا مار ڈالے ہلاک کرے اللہ تعالی ان کافروں کو قسم خدا کے غرض جل کی تحقیق وے جانے ہیں کہ وے ہر دو پیغمبر جلیل القدر نے استقسام بالازلام ہرگز نکیا فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ پس حضرت داخل کعبہ ہوئے اور تکبیر کہی اطراف بیت اللہ میں۔ امر کی جگہ بعض روایات میں اما آیا ہی ما اثبات۔ الف بعد میم کے ایک حرف ہی کہ استقبال کلام کرتا ہی۔ قسم ہیں۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث سے یہی تکبیر کہنی لی ہی۔ اور جب حدیث بلال میں نماز کا پڑھنا ثبوت کو پہنچا۔ مثبت راجح ہی نافی پر پس مسک نکیا نافہ پر بوسنے پر اور جب تکبیر کہنا حدیث بلال میں ہیں حاجت اس حکم میں ابن عباس کے **باب** كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ باب اس بیان میں کہ کسطرح پر تھا ابتدای مشروعیت حکم رمل کی طواف میں۔ رمل بفتح راو میم دوڑنے میں جلدی کرنیکے معنے میں ہی یا دو کو نزدیک رکھکر اور قسطلانی نے کہا کہ کودنے اور دوڑنے کے معنے میں ہی۔ اور مرجح میں کہا کہ رمل بفتحتین دوڑنا۔ ہدایہ میں کہا کہ رمل شریعت میں کہندوں کا ہلانا ہی چلنے میں جیسا کہ پہلوان صف جنگ میں خرامان چلے **حدثنا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ ابن عباس نے کہا کہ قدوم ارزانی فرمائے حضرت اور آپکے صحابہ پس کہا مشرکوں نے کہ قدوم لاتی ہی تمہارے پاس ایک جماعت حالانکہ انکو سست کی ہی مدینہ منورہ کی تپ حمایلیت میں مدینہ مطہر کا نام یثرب تھا۔ اور حضرت تشریف لائیکے اگے وہاں تپ محرقہ کی بڑی شکایت تھی فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ پس حضرت نے صحابہ کو حکم فرمایا کہ رمل کریں اور تجلد کریں رعم کفار کے لئے اگلے تین طواف میں سات طواف سے۔ جب کافروں نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم سمجھے تھے کہ وے سست ہوگوں ایسا نہیں بلکہ جلد تر ہوے ہیں۔ اشواط جمع شوط کا ہی معنے میں ایک دور کے مراد طواف کعبہ ہی۔ اور یہ حکم حنفیہ کے پاس الان باقی ہی۔ اگرچہ اسکا سبب باقی نہیں کہتے ہیں کہ بقا حکم کا بے پروا کا ہی بقا سبب سے جس جگہ کہ مر نہو۔ قسطلانی کہتا ہی کہ یہ حکم منسوخ ہوا ہی اس حدیث سے جو آگے آیگی واللہ اعلم وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ اور یہ کہ چلیں درمیان دو رکن کے وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ اور حضرت کو کوی چیز مانع نہوی انکو سب طوافوں میں رمل کرنیکا حکم فرمانے کے لئے۔ مگر شفقت جو انپر تھی ابقاء مصدر ابقی کا ہی نرمی اور شفقت کے معنے میں **باب** اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا باب بیان میں ہاتھ سے چھونے یا لب سے بوسہ دینے کے حجر اسود کو جبوقت کہ کوی مکہ معظمہ میں قدوم لاوے۔ اول طواف اور رمل تین بار کرے تین طواف میں **حدثنا** أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ

فال کے تیر رکھنے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین یقدم مکۃ اذا استلم الرکن الاسود اول ما یطوف ابن عمر جو یہ مسلم ہی کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا جبوقت کہ مکہ معظمہ میں قدوم لائے جبوقت کہ بوسہ دیتے رکن اسود کو پہلے طواف میں یحب ثلثۃ اطواف من السبع یعنی مضارع معلوم ہی خبر ہے ایک نوع کے دوڑنے کے معنے ہیں یعنے دوڑتے اگلے تین طواف میں سات طواف سے **باب الرمل فی الحج والعمرۃ** باب تجلد کرنے میں حج و عمرے میں **حدثنا** محمد قال حدثنا سریج بن النعمان قال حدثنا فلیح عن نافع عن ابن عمر قال سعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ اشواط و مشی اربعۃ فی الحج والعمرۃ ابن عمر نے کہا کہ سعی کی یعنے رمل کیا حضرت نے تین شوط یعنے جلد چلے پہلے تین طواف میں اور راہ چلا چار شوط حج و عمرہ میں و تابعہ اللیث قال حدثنی کثیر بن فرقد عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم متابعت کی ہی سریج کی لیث نے حدیث مذکور کی روایت میں کہا حدیث کی بجہ سے نافع ابن عمر سے اسنے حضرت سے **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر بن ابی کثیر قال اخبرنی زید بن اسلم عن ابیہ ان عمر بن الخطاب قال للرکن اما واللہ انی لاعلم انک حجر لا تضر ولا تنفع ولولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استلمک ما استلمتک فاستلمہ عمر فارق نے حجر اسود کو کہا قسم خدا یکتا کی کہ مقرر میں جانتا ہوں کہ تو یک پتھر ہی نہ اپنی ذات سے ضرر پہنچا سکتا ہی نہ نفع اگر میں پیغمبر خدا کو نہ دیکھا ہوتا کہ بوسہ دیا مجھکو میں بھی بوسہ نہ دیا ہوتا۔ پس سطح بول کے اسکو بوسہ دیا ثم قال مالنا والرمل انما کنا راینا بہ المشرکین وقد اھلکھم پس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہیں تھے ہم مگر تبلانے تھے اسکو مشرکوں کو ہم اور مقرر ہلاک کیا وہ انکو ثم قال شیء صنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا نحب ان نترکہ اسکے بعد کہا کہ ایک چیز ہی کہ حضرت نے اسکو کیا ہی۔ پس ہم دوست نہیں رکھتے ہیں کہ اسکو ترک کریں **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر قال ما ترکت استلامھما ھذین الرکنین فی شدۃ ولا رخاء منذ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستلمھما ابن عمر نے کہا کہ ترک نہیں کیا ہوں میں نے بوسہ دو رکن یمانی کا سختی اوقات میں اور نہ آسانی میں جبسے کہ دیکھا ہوں حضرت کو جو بوسہ دیتے تھے ان ہر دو رکن کو قلت لنافع اکان ابن عمر یمشی بین الرکنین عبید اللہ کہتا ہی میں نافع کو پوچھا کہ آیا ابن عمر مشی کرتا اور چلتا تھا درمیان ان ہر دو رکن کے اور رمل کرتے تھے سوا ان ہر دو کے قال انما کان یمشی لیکون ایسر لاستلامہ نافع نے کہا نہیں چلتا تھا آسنہ مگر اسلئے کہ آسان تر ہو بوسہ دینا اسکا یعنے نرمی کرتا آپ پر تا لوگوں کے ہجوم میں قوت رہے آپنے پر حجر اسود کے **باب استلام الرکن بالمحجن** باب بیان میں بوسہ دینے اور چھونے کے رکن کو لکڑی سے۔ محجن بکسر میم و سکون حاء و فتح میم و آخر میں نون۔ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو کبھی ہی اور اسکا سر چوگان کے مانند رہتا ہی **حدثنا** احمد بن صالح و یحیی بن سلیمان قالا حدثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن عبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی بعیر یستلم الرکن بمحجن ابن عباس نے کہا کہ طواف کیا حضرت نے حج وداع میں ایک اونٹ پر تو دیتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے جو مبارک ہاتھ میں تھی۔ اور مسلم نے زیادہ کیا ہی حدیث ابو الطفیل سے کہ بوسہ دیا لکڑی کو بھی ہی مذہب امام شافعی و احمد کا تابعہ الدراوردی عن ابن اخ الزھری عن عمہ متابعت کی ہی یونس کی دراوردی نے زہری کے بھتیجے سے اور اسنے زہری۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر بوسہ دینا میسر نہو ہر دو ہاتھ کو حجر اسود پر رکھے اور ہاتھ کو بوسہ دے۔ اور اگر لوگوں کی کثرت سے یہ بھی ہاتھ نہ دے عصا اور اسکے مانند کوی چیز اوپر رکھے اور بوسہ دے۔ اور اگر یہ بھی میسر نہو ہر دو ہاتھ کا نوں کے لو تک اٹھا دے و بتہا پنی کو حجر کے طرف کر کے ایک اشارہ اسنے کرے گویا اوپر رکھ کے بوسہ دیتا ہی **باب** من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین باب حکم میں اس شخص کے کہ بوسہ نہ دیا مگر دو رکن یمانی کو جو حجر اسود ہی اور وہ جو اس سے پیوستہ ہی۔ نہ دوسرے دو رکن کو جو شام میں ہیں وقال محمد بن بکر اخبرنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار عن ابی الشعثاء انہ قال ومن یتقی شیئا من البیت مقرر شعثا نے کہا بطور استفہام انکاری کے کہ کون ہی جو پرہیز کرتا ہی اور دوری لیتا ہی کسی چیز سے جو کعبے سے ہو۔ یعنے چاہئے کہ پرہیز کرے اور تمام ارکان کو داخل کعبہ جانے و کان معاویۃ یستلم الارکان اور تھا معاویہ بوسہ دیتا ہر چار رکن کو فقال لہ ابن عباس انہ لا نستلم ھذین الرکنین پس اسکو ابن عباس نے کہا کہ مقرر شان یہ ہی کہ بوسہ نہیں دیتا ہوں میں ہر دو رکن شامی کو اسلئے کہ کعبے کو اس طرف قواعد ابراہیم علیہ السلام پر بنا نہ کئے ہیں۔ پس یہ رکن اصلی نہوں فقال لہ لیس شیء من البیت

لا نستلم ہذین الرکنین

نہ چھوئیں معاویہ نے ابن عباس کو کہا کہ کوئی چیز بیت اللہ سے متروک نہیں۔ عجب ہے کہ وے حدیثیں جو بی بی عایشہ نے مروی ہیں معاویہ کو نہ پہنچیں ہیں اسلئے وہ اسی اعتقاد سابق پر تھا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ اور تھا ابن زبیر کہ بوسہ دیتا سب رکنوں کو ف یعنے جب اسنے کعبہ کی بنا کی نئے سرے قواعد ابراہیم علیہ السلام کے موافق **حدثنا** أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ ابن عمر نے کہا کہ میں نے دیکھا حضرت کو کہ بوسہ نہیں دیتے تھے بیت اللہ سے مگر دو رکن یمانی کو **باب** تقبيل الحجر باب بیان میں بوسہ دینے کے حجر اسود کو۔ امام شافعی کے پاس بوسہ فقط لب رکھیں اور نہ چومیں آواز سے **حدثنا** أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ الْحَجَرَ قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ زبیر بن عربی نے کہا کہ ایک مرد نے ابن عمر کو بوسہ دینے سے حجر اسود کے سوال کیا تو ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ اسکو بوسہ دیتے تھے قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ اس مرد نے کہا کہ آیا تو دیکھا کہ اگر میں ہجوم کیا جاؤں آیا تو دیکھتا اگر میں مغلوب ہوؤں اور حجر اسود تک نہ پہنچوں ایسے حال میں کس طرح بوسہ دوں قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ ابن عمر نے کہا کہ چھوڑ دے اپنی رائے کو یمن میں اور یہ عذر نلاسنت کی پیروی کر ظاہر ایسا مرد یمنی تھا اور کہتے ہیں کہ ابن عمر اسبات کو روا نہ کہتے تھے کہ ازدحام کے وقت عصا سے بوسہ دینا جیسا کہ کہے رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ میں نے حضرت کو دیکھا ہی کہ اسکو بوسہ دیتے تھے قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرَبْرِيُّ فربری جو راویوں سے اس کتاب کی کہتا ہی وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي جَعْفَرٍ کہا میں نے کتاب میں ابو جعفر کے جو مولف علیہ الرحمہ کا کاتب ہی قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ كُوفِيٌّ کہ مولف نے کہا کہ زبیر بن عدی ثقہ کوفی تابعی ہی۔ اور زبیر عربی راسے بصری تابعی ہی مقصود فربری کا رد ہی اصیلی پر جو اسکی روایت میں زبیر بن عدی بصری واقع ہو۔ اور کہتے ہیں کہ ناقل اس کلام کا اسکے قول سے قال محمد بن یوسف الفربری ابو ذر ہی اپنے بعض شیخ سے **باب** مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ باب بیان میں حال اس شخص کے کہ اشارہ کرے طرف رکن کے جسوقت اسپر پہنچے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ طواف کیا پیغمبر خدا نے کعبہ اللہ کا اونٹ پر جسوقت کہ رکن پر آتے اسکے طرف کسی چیز سے اشارہ کرتے۔ شئے عام ہی عصا اور ہاتھ کو شامل جیسا کہ اشارہ مستلزم وصول کا نہیں **باب** التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ باب بیان میں تکبیر کہنے کے رکن کے پاس پہنچنے کے وقت **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے کعبہ کا طواف کیا اونٹ پر جب رکن پر پہنچے اشارہ کیا اسکے طرف کسی چیز سے اور تکبیر کہی تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ متابعت کی خالد بن عبد اللہ کی ابراہیم بن طہمان ہروی نے خالد بن حذاء سے ف شافعیہ وحنابلہ کے پاس ابتداے طواف واستلام کے وقت یہہ دعا کہنی مستحب ہی بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد اور ابوداؤد ونسائی اور حاکم وابن حبان نے کہا کہ حضرت جب دو رکن یمانی کے درمیان پہنچے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ الخ کو قسط **باب** مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ باب حال میں اس شخص کے کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا جسوقت کہ مکہ معظمہ کو قدوم لاوے قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ آگے اسکے کہ رجوع کرے اپنے گھر کے طرف ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا پھر دو رکعت پڑہے مسجد میں سنت طواف کے پھر نکلے طرف کوہ صفا کے سعی کرنیکے لئے درمیان صفا ومروہ کے **حدثنا** أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ محمد بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے عروہ سے ذکر کیا اس چیز کا جو مکہ معظمہ کو قدوم لانے والے کی حین میں کہی جاتی ہی قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ عروہ نے کہا کہ خبر دی مجھ کو بی بی عایشہ نے کہ مقرر پہلے جو چیز کہ اعمال حج سے حضرت نے اس سے ابتدا کی جبوقت کہ قدوم لائے یہ ہی کہ وضو کے طواف بجا لائے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ پھر نہیں تھا عمرہ گویا سائل نے پوچھا تھا کہ حضرت نے فسخ احرام کیا تھا یا نہ۔ جواب دیا کہ حضرت نے اپنے احرام حج پر عمرہ نکیا تھا جیسا کہ سابق مین بتفصیل معلوم ہوا ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مِثْلَهُ پھر حج کیا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت کے حج کے مانند ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ عروہ کہتا ہی پھر حج کیا مین اپنے باپ عروہ بن زبیر بن عوام کے ساتھ پس پہلی چیز جو زبیر نے اس سے ابتدا کی طواف تھا ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ پس مین نے سب مہاجر و انصار کو دیکھا کہ ایسا ہی کیا کرتے تھے وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ اور تحقیق خبر دی مجھ کو میری ماں اسماء بنت ابو بکر نے کہ احرام باندھی وہ اور اسکی خواہر معظمہ عایشہ صدیقہ اور انکے باپ زبیر اور فلان فلان نے۔ فلان کنایہ ہی اور لوگون سے عمرے کے لئے فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا اور جبوقت کہ مس کیا حجر اسود کو احرام سے باہر آئے یعنے بعد طواف اور سعی اور حلق کے۔ ان چیزون کا ذکر کیا اسلئے کہ معلوم و مقرر ہی۔ اور کہتے ہین کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے سوا ہی حضرت کی رحلت شریف کے بعد اسلئے کہ بی بی عایشہ نے حجۃ الوداع مین طواف نکیا تھا۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ سب احکام مجموع پر بطریق تغلیب کے ہی پس بی بی عایشہ خارج ہون تنہا طواف سے جیسا کہ وہ بی بی اور سب مستثنی ہین خلق سے

حدثنا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ حضرت کہ جبوقت طواف کرتے حج مین یا عمرے مین شروع حال مین جو قدوم لاتے سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً تین سعی اور طواف اور چار دن مشی مین تیز و تند چلتے تین شوطون مین۔ اور آہستہ اور ہموار چلتے چار شوطون مین۔ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پھر دو رکعت سنت طواف گزارتے اسکے بعد سعی کرتے درمیان صفا و مروہ کے

حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً يخب بضم خاء معجمہ و تشدید باء موحدہ معنے مین رمل کے ہی وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور مقرر تھے حضرت سعی کرتے یعنے دوڑتے درمیان وادی کے جو صفا و مروہ کے درمیان ہی جبوقت کہ طواف کرتے درمیان صفا و مروہ کے

باب طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ باب اس بیان مین کہ طواف کرنا عورات کا جایز ہی ساتھ مردون کے

قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ ابن جریج نے کہا کہ عطا ابن ابی رباح کی نے مجھ کو خبر دی کہ جبوقت ابراہیم ابن ہشام نے عورات کو مردون کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا جبوقت کہ وہ امیر مکہ تھا اپنے خواہر زادہ ہشام بن عبد الملک کے زمانے مین قَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ عطا نے کہا کسطرح منع کرتا ہی تو عورات کو حالانکہ طواف کیا ہی حضرت کے بی بیون نے مردون کے ساتھ قُلْتُ أَبَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ ابن جریج کہتا ہی کہ مین نے عطا سے کہا کہ آیا آیت حجاب نازل ہونیکے بعد ہے یا اسکے آگے۔ اور آیت حجاب کا نزول زینب بنت جحش زوجۂ رسول کی تزویج مین ہجرت سے پانچوین سال مین ہی قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ عطا نے کہا ہان قسم ہے میرے بقا کی مین نے اسکو پایا ہی بعد حکم حجاب کے۔ ای بکسر ہمزہ و سکون یا، تحتیہ حرف جواب ہی معنے مین نعم کے۔ اور شرط ہی کہ بعد استفہام کے واقع ہو یا اوپر قسم کے قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ مین نے عطا سے کہا کہ کسطرح ایک جا ہوتے تھے مردان بی بیون کے ساتھ اور کس نہج پر اختلاط کرتی تھین قَالَ لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ کہا نہین اختلاط کرتے تھے ان کے ساتھ مردان كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوفُ حُجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا يُخَالِطُهُمْ تھین بی بی عایشہ کہ طواف کرتین کنارے پر مردون سے ایک جانبہ تین ساتھ مردون کے حجرہ بفتح حاء مہملہ و سکون جیم اور زاے معجمہ بمعنی مروی ہی۔ پہلا معنے مین ناحیہ و گوشہ کے اور دوسرا معنے مین پردے کے فَقَالَتِ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتِ انْطَلِقِي عَنِّي وَأَبَتْ پس ایک عورت نے جو بی بی عایشہ کے ساتھ شریک طواف کرتی تھی کہا کہ آپ چلئے تا بوسہ دین ہم حجر اسود کو ای ام المومنین بی بی عایشہ نے کہا کہ جا اپنے واسطے اور بوسہ نہ دی بی نے استلام کرنے سے منع کیا فَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ تین عورتین کہ باہر آتین جس حال مین کہ پوشیدہ رہتین رات سے پس طواف کرتی تھین مردون کے ساتھ وَلَكِنَّهُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتَّى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَلیکن جب بیت اللہ مین

داخل ہونا چاہتین تب کھڑے رہتین جبوقت کہ داخل ہوتین اور باہر کئے جاتے مروان عطا کہتا ہی وَکُنْتُ آتِی عَائِشَةَ اَنَا وَعُبَیْدُ بْنُ عُمَیْرٍ وَهِیَ مُجَاوِرَةٌ فِی جَوْفِ ثَبِیْرٍ تمامین کہ آتا بی بی عائشہ کی خدمت مین اور عبید بن عمیر بھی حالانکہ بی بی عائشہ مقیم تھین کوہ ثبیر مین قُلْتُ وَمَا جَاءَ بِکُمَا قَالَ هِیَ فِی قُبَّةٍ تُرْکِیَّةٍ وَلَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَیْنَنَا وَبَیْنَهَا غَیْرُ ذٰلِکَ ابن جریج کہتا ہی کہ مین نے عطاسے پوچھا کہ اسوقت اس بی بی پر کیا چیز پردہ مین کہا اسوقت بی بی نے ایک چھوٹے پردہ ترکی مین تھین جو اسکو گھیرا کیا تھا۔ اور ہمارے اور اس بی بی کے درمیان اس پردے کے سوا کوئی چیز نہین تھی وَرَاَیْتُ عَلَیْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا اور مین نے دیکھا بی بی عائشہ پر ایک قمیص نگین گل سرخ کے رنگ کا۔ اگر تو کہیگا کہ وہ کسطرح دیکھنا ممنوع تھا۔ جواب یہ ہی کہ وہ نہ دیکھا بلکہ اتفاقاً بلا قصد پیرہن پر نظر پڑی۔ اور بعض روایات مین آیا ہی کہ عطاء اسوقت کم عمر تھا **حدثنا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِی مَالِکٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ شَکَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِّیْ اَشْتَکِیْ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے شکایت کی حضرت کے طرف کہ مین بیمار ہون ناتوان ہون فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاکِبَةٌ تو آپ نے فرمایا کہ تو طواف کر مردون کے پیچھے سے جس حال مین کہ تو سوار رہے فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَئِذٍ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ پس طواف کیا مین نے جیسا کہ آپکا حکم ہوا اور اسوقت حضرت کعبے کے پہلو مین نماز پڑھتے تھے وَهُوَ یَقْرَءُ وَالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَسْطُوْرٍ جس حال مین کہ حضرت سورہ طور پڑھتے تھے **باب** الْکَلَامِ فِی الطَّوَافِ باب اس بیان مین کہ طواف مین کلام کرنا جایز ہی **حدثنا** اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَیْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ رَبَطَ یَدَهُ اِلٰی اِنْسَانٍ بِسَیْرٍ اَوْ بِخَیْطٍ اَوْ بِشَیْءٍ غَیْرِ ذٰلِکَ فَقَطَعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ وَقَالَ قُدْ بِیَدِهٖ پس کاٹ دیا اسکو پیغمبر خدا نے اور فرمایا کہ کھینچ اسکو اپنے ہاتھ سے۔ گویا یہ مرد نابینا تھا اور مناسبت حدیث کی اسی جزو کے ساتھ ہی جو فرمایا کہ قُدْ بِیَدِهٖ۔ اور ظاہر یہ ہی کہ زبان سے فرمایا نہ ہاتھ کے اشارے سے۔ اور کہتے ہین کہ افضل وہ ہی کہ طواف مین کلام نکرے مگر ذکر خدا یا امر معروف کے ساتھ ہی جو فرمایا کہ قُدْ بِیَدِهٖ۔ **باب** اِذَا رَاٰی شَیْئًا یَکْرَهُ فِی الطَّوَافِ قَطَعَهُ یہ باب تنوین کے ساتھ ہی اس بیان مین کہ جب کسی چیز کو دیکھے جو ناخوش رکھتا ہی قول وفعل مین کرے طواف مین تو اپنے ہاتھ سے دور کرے اور امر معروف **حدثنا** اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَطُوْفُ بِالْکَعْبَةِ بِزِمَامٍ اَوْ غَیْرِهٖ فَقَطَعَهُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ بے کاطواف کرتا ہی اور ایک مہار سے اسکے ہاتھ کو باندھے ہین اور اسکو دوسرا شخص کھینچتا ہی۔ حضرت نے اس مہار کو کاٹ دیا آدمی کو جانور کے ساتھ مشابہت ہونے سے مکروہ رکھا۔ یہ حدیث مختصر اسی حدیث سابق کی ہی لیکن دوسری طریق سے اخراج کیا ہی۔ اور وہی جزو اول ترجمہ کی مویدہی **باب** لَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَلَا یَحُجُّ مُشْرِکٌ باب اس بیان مین کہ طواف نکرے برہنہ جیسا کہ ایام جاہلیت مین کرتے تھے اور حج نکرے کوئی کافر **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ بَعَثَهُ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهُ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مقدم ابوہریرہ نے خبر دی حمید بن عبدالرحمن کو کہ تحقیق ابوبکر صدیق نے بھیجا ابوہریرہ کو اس حج مین جو حضرت ابوبکر کو اس حج مین امیر مقرر کیا تھا تا لوگون کو ساتھ لیکے حج کرے قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ یَوْمَ النَّحْرِ فِیْ رَهْطٍ یَؤُذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ حجۃ الوداع سے آگے نحر کے دن ایک جماعت مین۔ رہط اس جماعت کو کہتے ہین جو تین سے نو تک ہون۔ اور اسکا اطلاق مردون پر ہی نہ عورتون پر۔ یعنے صدیق اکبر نے ابوہریرہ کو ایک جماعت کے ساتھ بھیجا یُؤَذِّنُ فِی النَّاسِ اَنْ لَا یَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِکٌ وَلَا یَطُوْفَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ کہ ندا کرے لوگون مین کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے اور برہنہ طواف کعبہ نکرے **ف** یہی ہی مذہب تینو امام کا اور امام اعظم کے پاس اگر برہنہ طواف کرلیا تو اسپر قربانی ہے قسط۔ اور یہ ندا اس آیت شریف کے نزول کے بعد تھی اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ الایہ اور مراد مسجد سے حرم محترم کی ساری زمین ہی

برہنہ طواف کرنے اور حج نکرنے کا حکم

ابوبکر کا حج میں امیر مقرر ہونا

الجزء السادس

درمیان طواف کے قطع درست ہی یا نہ

باب اِذَا وَقَفَ فِی الطَّوَافِ باب اس بیان میں کہ جب وقفہ کرے اثنائے طواف میں آیا وہ طواف منقطع ہوجاتا ہی یا نہ۔ مذہب شافعی وہ ہی کہ طواف میں پیہم سنت ہی۔ اور اگر بے عذر توقف کرے مکروہ ہی۔ اور مذہب حنبلی میں موالات واجب ہی اگر کسی نے عمداً یا سہواً سکو ترک کرے اسکا طواف صحیح نہیں مگر نماز وقت یا جنازے کے لئے قطع درست ہی وَقَالَ عَطَاءٌ فِیمَنْ یَطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلٰوةُ اور عطاء نے کہا اس شخص کے حق میں جو طواف کرتا ہی پس نماز فرض کی اقامت کہی جاوے اسکے اثنائے طواف میں تو وہ طواف کو قطع کرے۔ مختار یہ ہی کہ طاق پر قطع کرے تین یا پانچ پر اَوْ یُدْفَعُ عَنْ مَکَانِهٖ اِذَا سَلَّمَ یا دور کیا جاوے اپنی جگہ سے جب نماز کا سلام دے یَرْجِعُ اِلٰی حَیْثُ قَطَعَ عَلَیْهِ رجوع کرے اس مکان کے طرف جہاں سے قطع کیا گیا ہی۔ پھر از سر نو نہ لے بلکہ اگلے طوافوں پر بنا کرے یعنے اگر آگے پانچ کیا تھا تو چھٹے سے شروع کرے وَیُذْکَرُ نَحْوُهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ اور ذکر کیا جاتا ہی مانند اسکے ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر سے رضی اللہ تعالی عنہم **باب** صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسُبُوْعِهٖ رَکْعَتَیْنِ باب اس بیان میں کہ پڑھے حضرت نے سات طواف پر دو رکعت۔ اور یہ دوگانہ طواف کا واجبی حنفیہ کے پاس حضرت اسپر مواظبت کرنے کی جہت سے جیسا کہ روایات سے بخاری علیہ الرحمہ کے مفہوم ہوتا ہی اور وہ امر جو دوسروں کی روایت سے آیا ہی کہ وَلْیُصَلِّ الطَّائِفُ لِکُلِّ سُبُوْعٍ رَکْعَتَیْنِ یہ دو رکعت شافعی کے پاس سنت ہی دلیل انکی وہی حدیث اعرابی کی ہی جو اسکے باب میں فرمایا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ اور معلوم ہوا کہ یہ حدیث متروک الظاہر ہی بسبب ثابت ہونے اسکے واجبات سے جیسا کہ نماز جنازہ وعید و وتر اور نماز نذر سبوع بہملہ و موحدہ ہر دو مضموم ہیں بغیر ہمزہ کے یہ ایک لغت ہی جمع سبع کی جیسے بُرْدٌ وبُرُوْدٌ۔ مراد اسے سات بار ہیں وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یُصَلِّیْ لِکُلِّ سُبُوْعٍ رَکْعَتَیْنِ اور نافع نے کہا کرتے ابن عمر ہر سات طواف پر دو رکعت پڑھتے۔ اور بعض روایات میں اس جگہ اسبوع بضم ہمزہ آیا ہی و یہ دوگانہ حنفیہ و مالکیہ کے پاس واجبی۔ اور شافعیہ و حنابلہ کے پاس سنت وَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ قُلْتُ لِلزُّهْرِیِّ اَنَّ عَطَاءً یَقُوْلُ یُجْزِئُ الْمَکْتُوْبَةُ مِنْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ اسمعیل بن امیہ نے کہا کہ میں نے زہری سے کہا کہ عطا کہتا ہی کہ طواف کرنیوالے کے لئے نماز فرض جو طواف کے بعد پڑھے کافی ہی دوگانہ طواف سے فَقَالَ السُّنَّةُ اَفْضَلُ لَمْ یَطُفِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبُوْعًا قَطُّ اِلَّا صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ پس زہری نے کہا کہ حضرت کی سنت سنیہ بہتر ہی حضرت نے طواف نہیں کیا ہی ساتھ بار مگر یہ کہ پڑھا ہی دوگانہ۔ ظاہر اس کلام کا بمقتضائے سوق جو قول عطا کے رد میں واقع ہوا وہ ہی کہ حضرت کے ان دو ہی رکعت سے غیر فریضہ مراد ہی۔ پس نماز فروضہ فقط مکتفی نہوگی شافعیہ جو کہتے ہیں کہ دوگانہ اعم ہی فرض و نفل سے یہ کچھ چیز نہیں **حدثنا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ اَیَقَعُ الرَّجُلُ عَلٰی اِمْرَاَتِهٖ فِیْ عُمْرَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو سے مروی ہی کہ میں ابن عمر سے پوچھا کہ آیا مرد اپنی عورت سے جماع کرسکتا ہی عمرے میں آگے سعی کرنے کے درمیان صفا و مروہ کے قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ ابن عمر نے کہا کہ حضرت قدوم لائے اور بیت اللہ کا طواف کئے سات بار پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے وَطَافَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور درمیان صفا و مروہ کے طواف کئے بغیر اسکے آپکے ساتھ کوئی متوجہ ہو قَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ابن عمر نے کہا تحقیق تمہارے لئے پیغمبر خدا کی اقتدا میں سیرت نیک ہی مقتضا اسکا یہ ہی کہ آپ کی متابعت کرو وَقَالَ وَسَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَوْ عَمْرَو بْنَ دِیْنَارٍ قَالَ کَانَ یَقْرَبُ اِمْرَاَتَهٗ حَتّٰی یَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پوچھا کہ میں جابر بن عبد اللہ سے یا عمرو بن دینار نے کہا کہ میں جابر بن عبد اللہ سے پوچھا فَقَالَ لَا یَقْرَبُ اِمْرَاَتَهٗ حَتّٰی یَطُوْفَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس کہا کہ نزدیک نہو وے اپنی عورت کے یہاں تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے **باب** مَنْ لَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَةَ وَلَمْ یَطُفْ بِهَا باب حکم میں اس شخص کے کہ نزدیک نہوا کعبے کے اور طواف نہ کیا طواف نفس حق یَخْرُجَ اِلٰی عَرَفَةَ وَیَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْاَوَّلِ یہاں تک کہ نکلے طرف عرفے کے اور رجوع کیا پہلے طواف کے بعد جو طواف قدوم ہی اور یہ طواف قدوم مستحبی ہی اور جو شخص کہ قدوم لایا اسپر حج کے واجبات سے نہیں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ کُرَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ فَطَافَ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابن عباس نے کہا کہ قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پس طواف قدوم کئے اور صفا و مروہ کے وَلَمْ یَقْرَبِ الْکَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهٖ بِهَا حَتّٰی رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ اور نزدیک نہوئے کعبے کے بعد طواف قدوم کے یہاں تک کہ پھرے عرفے سے **باب** مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ باب بیان میں اس شخص کے کہ پڑھے دو رکعت طواف کی باہر مسجد حرام کے اگرچہ پیچھے مقام ابراہیم کے افضل ہی وَصَلّٰی عُمَرُ

۳ دریوں سی کا ۱۵ خارجا

الجزء السادس

خَارِجًا مِنَ الْحَرَامِ اور پڑھے عمر بن خطاب نے حرم کے باہر ایک روز کہا انہوں نے بعد صبح کے طواف کیا تھا کہ نفل نماز طلوع سے آگے روا نہیں جانتے مسجد سے باہر اگے ذی طوی میں نماز
پڑھے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ
اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح اور کہا کہ میں نے اپنا ضعف اور بیماری حضرت سے ظاہر کی **وحدثني** مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَاَرَادَ الْخُرُوْجَ فرمایا جس حال میں آپ مکہ معظمہ میں تھے اور ارادہ کہ محترمہ سے نکلنے کا کیا وَلَمْ
تَكُنْ اُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَاَرَادَتْ بِالْخُرُوْجِ اور بی بی نے طواف نکیا تھا بیت اللہ کا بسبب ضعف کے جو رکھتی تھیں اور ارادہ کیا کہ نکلیں فَقَالَ
لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ لِلصُّبْحِ فَطُوْفِيْ عَلٰى بَعِيْرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ پس حضرت نے انکو فرمایا کہ جس وقت تکبیر
کہی جاوے نماز صبح کے لئے پس طواف کر اپنے اونٹ پر جس حال میں کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ بی بی کہتی ہیں کہ پس میں نے ویسا ہی کیا جو آپ نے فرمایا فَلَمْ
تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ اور نہ پڑھی دو رکعت طواف کے یہاں تک کہ باہر آئیں مسجد سے یا مکہ محترمہ سے **باب** مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ
باب بیان میں اس شخص کے کہ پڑھی دو رکعت طواف کے مقام ابراہیم کے پیچھے **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ابن عمر کہتے تھے
کہ قدوم لائے حضرت پھر طواف کئے بیت اللہ کا سات بار اور پڑھے پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا پھر نکلے صفا و مروہ کے طرف وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رسول مقبول کی اقتدا حاصل ہونیکے لئے پیچھے مقام کے دو رکعت پڑھیں بسبب آیت تلاوت کی اسوہ
اقتدا کے معنے میں ہے۔ اسکا ذکر مکرر معلوم ہوا **باب** الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ باب بیان حکم میں دو گانہ طواف کے بعد نماز صبح اور عصر کے وَكَانَ
ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ اور تھے ابن عمر نماز پڑھتے دو رکعت طواف کے جبتک کہ آفتاب طلوع نکرے مذہب ابن عمر کا برخلاف
مذہب عمر فاروق وغیرہ کے کہ نماز مکروہ نہیں ہے حال طلوع و غروب میں **وطاف** عُمَرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِيْ طُوًى
اور طواف کیا عمر بن الخطاب نے بعد نماز صبح کے پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ پڑھی دو رکعت ذی طوی میں جو مسجد حرام سے دور ہے **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا طَافُوْا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ
قَعَدُوْا اِلَى الْمُذَكِّرِ بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ مقرر لوگوں کی ایک جماعت نے کیسے کہ طواف کیا بعد نماز صبح کے پس وے سب بیٹھے ایک واعظ کے پاس جو لوگوں پر پند و
تذکیر کرتا تھا حَتّٰى اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ یہاں تک کہ طلوع کیا آفتاب کھڑے رہے جس حال میں کہ نماز پڑھتے تھے فَقَالَتْ عَائِشَةُ قَعَدُوْا
حَتّٰى اِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّلٰوةُ قَامُوْا يُصَلُّوْنَ پس بی بی عائشہ نے کہا تھا میں اس جماعت کے جو ساعت مکروہ تک بیٹھے اور اس ساعت
میں نماز پڑھنے کے لئے کھڑے رہے۔ ظاہر اس کلام سے بی بی عائشہ کے یہ ہے کہ تعجیل و تخفیف ان لوگوں کی کہ وقت جواز کو جو ہوتا ہے کے وقت مکروہ میں نماز پڑھی۔ مذہب
اس بی بی کا موافق مذہب ابن عمر کے ہے۔ قسطلانی کہتا ہے کہ اس کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ نہی کا محل عموم پر کیا۔ اور وقت طلوع و غروب کے مخصوص نہ رکھا فافہم **حدثنا**
اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا منع فرماتے تھے نماز پڑھنے سے آفتاب طلوع
ہونے اور غروب ہونے کے وقت **حدثنا** الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ
رُفَيْعٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ عبد العزیز نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن زبیر کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے بعد نماز
فجر کے اور دو گانہ طواف کا پڑھتے یعنے اگے طلوع کے قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَرَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عبد العزیز نے کہا
کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا کہ پڑھتے تھے دو رکعت طواف کے بعد عصر کے غروب سے اگے۔ وہی دو گانہ طواف کا یا مطلق دو گانہ نفل اور اسی طرف ناظر ہی قول اوکاد یجب

الجزء السادس

أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا إِلَّا صَلَّاهُمَا اور ابن زبیر خبر دیتے تھے کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نہیں آتے تھے گھر میں بعد نماز عصر کے مگر پڑھتے تھے دو رکعت فضل ابن زبیر نے اس حدیث سے استنباط کیا جواز صلوۃ بعد صبح قبل طلوع شمس بعد عصر فقط **باب** الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا باب بیان میں طواف کرنے مریض کے جس حال میں کہ سوار ہو **حدثنا** إِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ مقرر طواف کیا پیغمبر خدا نے کعبے کا جس حال میں کہ اونٹ پر سوار تھے جو وقت کہ حجر اسود پر آتے اسکے طرف اشارہ کرتے اس چیز سے جو آپکے دست مبارک میں تھی یعنے عصا اور تکبیر کہتے بخاری علیہ الرحمہ نے حمل کیا کہ سوار ہو کے طواف کرنیکا سنت بتلا رہا تھا۔ اور اس معنے کو تائید کرتی ہی روایت ابو داؤد کی ابن عباس کی حدیث سے کہ کہا قدم النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اور جمہور محدثین اس پر ہیں کہ حضرت نے ایکبار حجۃ الوداع میں سوار ہو کے طواف کیا اور سعی درمیان صفا و مروہ کی تا سب لوگ دور و نزدیک کے ادائے مناسک حج کا طریقہ دیکھیں۔ اور علماء اختلاف کیا ہی جایز ہونے میں طواف اور سعی درمیان صفا و مروہ کے بحالت سواری۔ شافعیہ کے پاس بلا عذر بے کراہت جایز ہی۔ اور حنفیہ کے پاس بغیر عذر کے روا نہیں۔ اگر کیا۔ جبتک وہ مکہ معظمہ میں رہے اعادہ کرے۔ اور اگر اپنے شہر کو پہنچ گیا تو دم دیا چاہے۔ اور اسی پر ہی مذہب حنابلہ کا اور مالکیہ کے پاس عذر پر جایز ہی۔ اگر بعذر کیا تو اعادہ کرے جب اپنے وطن کو مراجعت کر چکا تو ہدی بھیجے اور سواری کا جانور ایسا ہو کہ اس پاک جگہ میں لید و پیشاب نکرے فقط **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي بی بی ام سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت کے جناب میں ظاہر کی کہ میں بیمار ہوں یا رسول اللہ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ پس فرمایا کہ طواف کر لوگوں کے پیچھے جس حال میں تو سوار ہے وَطَافَتْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ پس میں نے طواف کیا درحالیکہ پیغمبر خدا نماز پڑھتے تھے بیت اللہ کے پہلو میں اور حضرت سورہ طور پڑھتے تھے **باب** سِقَايَةِ الْحَاجِّ باب بیان میں حجاج کو پانی پلانے کے سقایہ بکسر مہملہ مصدر ہے سقی یسقی سے معنے میں پانی دینے کے۔ اور نام ایک جگہ کا ہی جو وہاں پانی دیتے ہیں۔ جاننے کہ عادت یہ تھی کہ قریش جو اگور بھگاتے اسکا پانی حاجیوں کو پلایا کرتے۔ اور یہ منصب حضرت عباس کو آبا و اجداد سے پہنچا تھا حضرت بھی اس منصب پر انہیں برقرار رکھا۔ آج تک بھی یہ خدمت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں مقرر ہی **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابن عمر نے کہا عباس بن عبد المطلب حضرت سے اذن طلب کیا أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى کہ شب گذارے مکہ معظمہ میں منکی راتوں سے جو گیارہویں بارہویں اور تیرہویں شب سے مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ واسطے پانی دینے حاجیوں کے پس حضرت نے ان کو اذن دیا۔ اس جگہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ تین شب غیر معذور شب باشی مناہیں کر سکتا ہی جیسے اہل سقایہ اور مراد اکثر شب ہی **حدثنا** إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت سقایہ پر آئے اور پانی طلب فرمایا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا پس عباس نے اپنے فرزند فضل سے کہا کہ اپنی ماں کے پاس جا اور حضرت کے لئے اسکے پاس سے پینے کا پانی لے آ فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ حضرت نے فرمایا کہ مجھے اسی پانی سے پلوا عباس نے کہا یا رسول اللہ بتحقیق یہ لوگ اپنے ہاتھ اس آب خینہ میں رکھتے ہیں قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ وَفَرَغَ فرمایا کہ مجھے پلوا اسی سے پھر نوش فرمایا اس سے۔ یہ فرمانا کمال تواضع سے تھا اور اعلام اس بات کا کہ اصل اشیا پاک ہیں یہاں تک کہ اسکی غیر طاہر ہونا متیقن ہو اور مظنون نہو ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا پھر حضرت چاہ زمزم پر تشریف لائے اور اہل زمزم لوگوں کو پانی دیتے تھے اور عمل کرتے تھے یعنے پانی کھینچتے اور لوگوں کو پلاتے تھے فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ پس انکو فرمایا کہ تم کام میں رہو بتحقیق تم نیک کام پر ہیں ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يعنے عاتقہ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ پھر فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ [illegible] کہ میں رسی کھینچتا اور لوگوں کو اس پر یعنے گردن پر

الجزء السادس

اشارہ کیا اپنے دوش مبارک کے طرف - یعنے اگر لوگ دیکھین کہ حضرت رسی اپنے مبارک گردن پر لیکے پانی کھینچتے ہین آپ بھی اقتدا کے لئے ہجوم کرتے اور نوبت تمہارے طرف کہ پہنچتی **باب** مَاجَاءَ فِی زَمْزَمَ - باب بیان مین اس چیز کے جو آب زمزم کی فضیلت مین وارد ہی زمزم نام اس کوین کا ہی جو کعبہ معظمہ کے روبرو مسجد حرام مین ہی اول جسنے اسکو نکالا یعنے اسکو ظاہر کیا جبرئیل علیہ السلام ہی اسمعیل علیہ السلام کو پانی دینے کے لئے اسکے بعد ابراہیم علیہ السلام نے اسکو نکالا اور کنوان بنوایا اور مدتہا ظالمون کے شومی افعال سے وہ کنوان مندرس ہوا اور اسکی نشان باقی نرہی حق سبحانہ وتعالی نے عبد المطلب پر منت رکھی عالم خواب مین اسکے علامات اور مکان سے اعلام کیا پس انکے ہاتھ سے ظاہر ہوا سو آج تک منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہی - اور اسکی فضیلت مین بہت سی حدیثین وارد ہین ازانجملہ یہ ہی مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ زمزم جس نیت سے کہ پیوین کفایت کرتا ہی بخاری رح جب اپنی شرط پر کوی حدیث نپاتی ذکر کیا اس باب کی پہلی حدیث کے سوا جو فضیلت پر آب زمزم کے دلالت کرتی ہی قَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ انس بن مالک نے کہا کہ تھا ابو ذر حدیث کرتا پیغمبر خدا سے کہ فرمایا کشادہ ہوا سقف اس مکان کا کہ جس مین مین تھا جو وہ گھر امانی کا تھا اور حالیکہ مین مکہ معظمہ مین تھا فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ پس نازل ہوا جبرئیل اور کھولا میرا سینہ کو پھر دھویا اسکو آب زمزم سے - اور یہی جز وحدیث مطابق ہی ترجمہ کے ساتھ - کس لئے کہ اگر دوسرا پانی کو شرف وغیرہ زمزم سے بہتر اور شریف تر ہوتا سو یہ شریف کو اسی سے دھوتے ہوتے ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا پھر ایک طشت زرین لے آیے بھرا ہوا علم و ایمان سے وہ طشت طلا بہشت تھا یا طلاے دنیا سے اور استعمال طلا حرام ہونے کے پہلے اگرچہ اسکے مباح تھا جبرئیل مین ثُمَّ أَطْبَقَهُ پھر ڈالا جو کہ اس طشت مین تھا میرے سینہ مین پھر برابر کر دیا اسکو ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا پس پکڑا میرا ہاتھ اور لے چڑھا مجھکو آسمان دنیا کے طرف فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ سَمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ پھر جبرئیل نے دربان اسکے آسمان دنیا کے کہا کہ کھول دروازے کو قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ دربان نے پوچھا کہ کون ہی کہا مین جبرئیل ہون یہ حدیث ایک تکڑا ہی حدیث معراج کا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ابن عباس نے کہا کہ مین نے پلایا حضرت کو آب زمزم سے پس آپ نے نوش فرمایا جس حال مین کہ کھڑے تھے کہتے ہین کہ اس حال سے کھڑے رہکے پانی پینے کے لئے رخصت اور آب زمزم کھڑا رہ کے پینے کا استحباب بتلایا قَالَ عَاصِمٌ فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى بَعِيرٍ عاصم نے کہا کہ عکرمہ نے قسم کھائی کہ نہین تھے حضرت اس روز مگر اونٹ پر سوار مقصود بخاری کا انکا ہی اس شخص پر کہ جسنے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ حضرت نے آب زمزم کھڑا رہ کے نوش فرمایا - جیسا کہ ابن ماجہ نے نقل کی ہی کہ عکرمہ نے کہا کہ سوگند ہی تجھ کو خدا تعالی کی کہ حضرت کھڑا رہ کے نہین نوش فرمایا - اسلئے کہ اس روز حج ادا کیا اور کعبہ اللہ کا طواف بجا لایا اونٹ پر سوار ہکے اور ابو داؤد نے روایت کیا ہی عکرمہ کے اور اسنے ابن عباس سے نقل کی ہی کہ حضرت نے اپنے اونٹ کو بٹھلایا اور دو رکعت طواف ادا کین - پس شاید کہ آپ زمزم اسکے بعد نوش فرمایا ہو - اور انکار عکرمہ کا اس نہی کے جہت سے ہی جو کھڑے رہ کے پانی پینے مین واقع ہوی اور بخاری رح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت لائی ہی کہ حضرت نے کھڑا رہ کے نوش فرمایا **باب** طَوَافِ الْقَارِنِ باب بیان مین اس شخص کے طواف کرنیکے کہ جمع کیا ہی حج اور عمرے کو اور ایکا ہی اسکو ایک طواف یا دو طواف کرے اسمین جیسا کہ آیندہ آئیگا انشاء اللہ تعالی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ بی بی عایشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ حجۃ الوداع مین پس ہم نے احرام باندہا عمرے کا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا پس فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی ہو تو ایک کیلے واسطے حج اور عمرے کے پھر نہ باہر آوے احرام سے یہان تک باہر آوے ہر دو سے فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ پس قدوم لائی مین مکہ معظمہ کو درحالیکہ مین حائض تھی فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ جب مین نے تمام کیا حج اپنا حضرت نے مجھے میرے برادر عبد الرحمن کے ساتھ تنعیم کے طرف روانہ فرمایا پھر مین نے عمرہ بجا لایا فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا پس طواف کئے وے لوگ جو احرام باندہے عمرے کا پھر نکلے احرام سے ثُمَّ

فضیلت زمزم

حدیث معراج

الجزء السادس طَافُوا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًی بِطَوَافِهِمُ الْاَوَّلِ دوسرا طواف واسطے حج کے منی سے رجوع کرنے کے بعد وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا لاکن جو لوگ کہ جمع کیے حج و عمرہ سو وے طواف نہ کیے مگر ایک طواف بعد وقوف عرفات کے۔ یہی ہے حدیث موافق ترجمہ کے ہی اور ہوا اسکا وہ ہی کہ قارن درمیان حج و عمرے کے یہی ایک طواف کرے۔ اسی پر گئے ہین امام مالک و شافعی۔ اور کہتے ہین جیسا کہ ایک طواف کافی ہی قارن سعی بھی کرتا ہی۔ امام ابو حنیفہ اس بات کے قایل ہین کہ قارن دو طواف اور دو بار سعی کرے۔ فتح الباری مین اس قول پر استدلال کیا ہی اس حدیث سے جو نسائی نے سنہ الکبری مین حماد بن عبد الرحمن الانصاری سے اور اسنے ابراہیم بن محمد بن الحنفیہ سے روایت کی ہی کہ اسنے اپنے باپ کے ساتھ طواف کیا مقرا سے جمع کیے تھے حج و عمرہ پس طواف کیا ہر دو کے لیے دو طواف اور سعی کیے دو سعی اور حدیث کی پیروی سے کہ علی رضی اللہ عنہ ایسا ہی کیا تھا۔ اگر تو کہیگا کہ حدیث بخاری کی اولی اور ارجح ہی عمل اور اخذ حکم کے لئے حدیث نسائی سے تو ہم کہتے ہین کہ اگرچہ حجت ہی اج کے روز ہمارے لئے۔ لاکن امام ابو حنیفہ نے بخاری اور نسائی سے اگے اس حدیث پر عمل کیا ہے اور بخاری کی حدیث نافی ہی دوسرے طواف کو۔ اور نسائی کی حدیث مثبت ہی مثبت مقدم ہی نافی پر۔ پس عمل حدیث نسائی پر اس جہت سے اولی ہوگا واللہ اعلم **حدثنا** یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ اِبْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مقرا ابن عمر کے اپنے عبد اللہ بن عبد اللہ کے پاس وَظَهْرُهُ فِی الدَّارِ اور حالانکہ کہ ابن عمر کا سر مین تھا جاتے تھے کہ بعزم حج سوار ہو فَقَالَ اِنِّیْ لَا اٰمَنُ اَنْ یَّکُوْنَ الْعَامَ بَیْنَ النَّاسِ قِتَالٌ پس ابن عمر کے فرزند نے کہا کہ مقرر مجھے اس بات کا خوف ہی کہ اس سال لوگون مین جنگ ہوگا فَیَصُدُّوْنَکَ عَنِ الْبَیْتِ فَلَوْ اَقَمْتَ پس نہ زیادہ رکھینگے آپ کو بیت اللہ سے پس اگر آپ اقامت فرماوین اس سال بہتری فَقَالَ قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْبَیْتِ ابن عمر نے کہا مقرر نکلے تھے پیغمبر خدا پھر کفار قریش حایل ہوے آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان اور مانع ہوے کہ معظمہ مین آنے سے فَاِنِّیْ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً پس اگر حیلولت یعنے منع واقع ہووے درمیان میرے اور بیت اللہ کے۔ مین وہی کرونگا جو حضرت نے کیا جو احرام سے باہر آنے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ بتحقیق ہی تمہارے حق مین پیغمبر خدا کے خصلت نیک جو موجب اتباع واقتدا کا ہی آپ کے ساتھ ثُمَّ قَالَ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِیْ حَجًّا پھر ابن عمر نے کہا کہ مین گواہ لیتا ہون تم کو کہ مقرر مین واجب کیا ہون اپنے پر عمرے کے ساتھ ایک حج فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا قَالَ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا **حدثنا** قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَیْرِ نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نے حج کا ارادہ کیا اس سال جو حجاج ظالم علیہ ما یستحقہ ابن زبیر کے جنگ پر آیا تھا فَقِیْلَ لَهُ اِنَّ النَّاسَ کَائِنٌ بَیْنَهُمْ قِتَالٌ پس اسکو کہا گیا کہ لوگون کے درمیان جنگ ہی وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ یَّصُدُّوْکَ فَقَالَ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اِذَا صُنِعَ کَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسکو ثابت مین وہ عمل کرونگا جو کیا پیغمبر خدا نے اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً بتحقیق مین واجب کیا اپنے پر عمرے کو ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِظَاهِرِ الْبَیْدَاءِ پھر نکلے ابن عمر یہان تک کہ جب پہنچے بیداء پر جو ایک جگہ ہی درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے نزدیک ذو الحلیفہ کے قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ کہا ابن عمر نے کہ نہین ہی حالت اور صفت حج اور عمرے کی مگر ایک یعنے جو سلک کہ حج کے لئے کیا چاہئے عمرے کے واسطے بھی وہی ہی اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِیْ گواہ لیتا ہون مین تم کو کہ مقرر مین واجب کیا ایک حج کو اپنے عمرے کے ساتھ وَاَهْدٰی هَدْیًا اشْتَرَاهُ بِقُدَیْدٍ اور ہدی خریدا ایک جانور کو موضع قدید مین جو نزدیک مکہ کے ہی وَلَمْ یَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ اور زیادہ نہ کیا اسپر کوی کام فَلَمْ یَنْحَرْ وَلَمْ یَحِلَّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ اور حلال نہ کیا اس چیز سے جو حرام کیے تھے افعال سے یعنے احرام سے باہر نہ آئے وَلَمْ یَحْلِقْ وَلَمْ یُقَصِّرْ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ اور نہ حلق کیا اور نہ قصر کیا یہان تک کہ آیا روز نحر کا پس نحر کیا اور حلق کیا وَرَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ اور دیکھا اور سمجھا ابن عمر کہ مقرر ادا کیا طواف حج و عمرہ کا پہلے طواف سے جو طواف افاضہ ہی بعد وقوف عرفات کے یعنے رکن حج کا یہی طواف افاضہ ہی سمجھا اور حج و عمرہ اسی پر تمام ہوتا ہی اور دوسرے مناسک ارکان حج سے نہین مذہب حنفیہ کا موافق اس حدیث کے ہی جو مطاف و مروہ کے درمیان سعی کرنیکو رکن حج کا نہین جانتے ہین پس شافعیہ رکن جانتے ہین وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ کَذٰلِکَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابن عمر نے کہا کہ ایسا ہی کیا پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **باب** الطواف علی وضوء باب بیان مین شرط ہونے وضو کے واسطے طواف کے حنفیہ کے پاس طہارت ہر دو حدث سے اور حیض ونفاس سے واجب ہی۔ اور فرض نہین تاشرط جواز ہو۔ اور بعض حنفیہ کے پاس سنت ہی۔ اور صحیح تر قول وجوب ہی۔ پس اگر بے طہارت طواف کرین جایز ہی اور صدقہ واقع ہوتا ہی۔ لاکن ترک طہارت سے گنہگار ہوتا ہی۔ اور اسکا تدارک ہدیہ سے کیا جاتا ہے۔ اور کہتے ہین کہ اگر طواف قدوم بے وضو کرے صدقہ واجب ہی۔ اور اگر جنب کرے دم دیوے۔ اور طواف زیارت مین بے وضو دم دیوے اور جنب شتر ذبح کرے۔ اور جبتک مکہ معظمہ مین ہو محدث کو مستحب ہی کہ اعادہ کرے۔ اور جنب پر واجب ہی کہ اگر مکہ معظمہ سے رجوع کرے پھر احرام حدیبیہ سے عود کرے۔ امام شافعی کے پاس طہارت شرط ادا ہی۔ بغیر طہارت کے طواف صحیح نہین اور اسکے اشتراط پر اس حدیث سے استدلال کرتے ہین جو ترمذی نے روایت کی ہی کہ طواف بیت اللہ کا مانند نماز کے ہی تقریر استدلال کی امام قسطلانی نے اسطرح پر کی ہی کہ طواف کو جو نماز کی تشبیہ دی گئی ہی باب طواف ونماز مین مشابہت نہین اس لئے کہ طواف مین حرکت اور گردش ہی اور نماز مین نہین پس تشبیہ نہین مگر حکم مین۔ اور احکام نماز سے اشتراط طہارت ہی۔ اور جواب اس دلیل کا یہہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تشبیہ حکم مین ہی نہ ثواب مین۔ یا انکہ مجمل احکام نماز استقبال ہی اور وہ تو صحت طواف مین لازم نہین اگر یہہ حدیث اشتراط طہارت کی موجب ہو جو واحد سے نسخ کتاب لازم آتا ہی۔ تقریر اسکی یہہ ہی کہ آیت قرآنی **والیطوفوا بالبیت العتیق** مطلق واقع ہوی طہارت کے ساتھ تقیید نہین اور اسکا مقتضا وہ ہی کہ جسنے بیت اللہ کے اطراف پھرے اس حکم کے ورے باہر آوے خواہ بطہارت ہو یا نہ۔ اگر یہہ موجب اس تقیید کے ہو یعنے شرط ادا ہو کتاب اللہ پر زیادتی لازم آتی ہی اور اسکے اطلاق کا نسخ اور یہہ معنے اصلا جایز نہین پس اسکا موجب پھر زیادہ نہ ہونے کے کراہت جایز ہوا اور اسکا ترک اتم ہوا نکہ یہہ حدیث معنے مین اشتراط کے معارض ہوتی ہی اس حدیث کی جو روایت کی ہی امام احمد نے کہ کہا روایت کی مجھ سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے کہ کہا مین نے حماد اور منصور سے پوچھا حال اس مرد کا جو بغیر طہارت کے طواف کرے تو اسنے اسمین کچھ خوف نہ دیکھا **حدثنا** احمد بن عبدہ قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنی عمرو بن الحارث عن محمد بن عبد الرحمن بن نوفل القرشی انہ سال عروۃ بن الزبیر فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتنی عائشۃ ان اول شیء بدا بہ حین قدم انہ توضا ابن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عمرو بن حارث نے محمد بن عبد الرحمن سے کہ مقرر پوچھا محمد بن عبد الرحمن نے عروہ سے کہ وضو طواف مین شرط ہی یا نہ۔ عروہ نے کہا مقرر حج کیا پیغمبر خدا نے سو بی بی عایشہ نے خبر دی کہ مقرر پہلے جو چیز کہ ابتدا کی اس سے حضرت نے جسوقت کہ قدوم لائے مکہ معظمہ مین یہہ تھا کہ وضو کیا ثم طاف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ پھر طواف کیا بیت اللہ کا پھر نہین تھا عمرہ یعنے طواف عمرہ۔ اور بعضے شارحون نے کہا ہی کہ اس جا قول بی بی عایشہ کا ہی۔ اور بعضون نے کہا کہ تا قول ثم حج قول بی بی کا ہی۔ اور اسکے بعد قول عروہ کا ہی۔ اور حافظ ابن حجر نے پہلے قول کو ترجیح دی اس لئے کہ عروہ نے ابو بکر اور عمر کو نہین پایا ہی ثم حج ابو بکر فکان اول شیء بدا بہ الطواف بالبیت پھر حج کیا ابو بکر صدیق نے سو پہلی چیز جو ابتدا کی اسکے ساتھ سو طواف بیت اللہ تھا ثم لم تکن عمرۃ پھر نہین تھا طواف عمرہ ثم حج عمر مثل ذلک پھر حج کیا عمر فاروق نے مانند صدیق اکبر کے ثم حج عثمان فرایتہ اول شیء بدا بہ الطواف ثم لم تکن عمرۃ پھر حج کیا عثمان ذی النورین نے پس انکو مین نے دیکھا پہلے جو چیز کہ ابتدا کی اسے طواف تھا پھر نہین تھا طواف عمرہ ثم معاویۃ وعبد اللہ بن عمر ثم حججت مع ابی الزبیر بن العوام وکان اول شیء بدا بہ الطواف بالبیت ثم لم تکن عمرۃ۔ ثم رایت المہاجرین والانصار یفعلون ذلک ثم لم تکن عمرۃ ثم آخر من رایت فعل ذلک ابن عمر ثم لم یقضہا عمرۃ پس آخر وہ شخص کہ مین نے اسکو دیکھا جو یہہ عمل کیا ابن عمر ہی۔ پھر فسخ نکیا ابن عمر نے حج کو عمرے سے **وھذا ابن عمر عندھم فلا یسالونہ** یہہ ابن عمر حاضر ہی پھر کسلئے نہین پوچھتے ہو اسکو وکا احد ممن مضی اور نہ کوی شخص اس جماعت سے جو گذرے مین عطف ہی فاعل پر لم یقضہا کے ما کانوا یبدؤن بشیء حین یضعون اقدامہم من الطواف بالبیت نہین تھے گذرے ہوے لوگ جو ابتدا کرتے دوسری چیز سے جسوقت کہ اپنا پاؤن رکھتے واسطے طواف بیت اللہ کے ثم لا یحلون پھر باہر نہین آتے تھے احرام سے ولقد رایت امی وخالتی حین تقدمان لا تبتدیان بشیء اول من البیت تطوفان بہ اور مقرر دیکھا مین نے اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق کو اور اپنی خالہ بی بی عایشہ صدیقہ کو جسوقت کہ قدوم لاتے اول اور کسی چیز سے شروع نکرتے بیت اللہ کا طواف کرتے بیت اللہ کا ثم انہما لا یحلان پھر نہ تھے دونو بی بیان احرام سے باہر نہ آتین وقال

طواف کے واسطے وضو کرنے کی بابت

اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَهَلَّتْ هِيَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا اور تحقیق خبر دی مجھ کو میری والدہ نے کہ احرام باندی وہ اور اسکی خواہر عنظرہ اور زبیر اور دو سرد ونے۔ یہہ کنایہ ہی عبدالرحمن بن عوف اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم سے ساتھ عمرے کے۔ پس جسوقت مسح کیا انہوں نے حجر اسود کو بعد طواف کے باہر آنے احرام سے یعنے کبھی ایسا ہی کرتے تھے۔ یہہ اسوقت ہوگا کہ ہدی نہ لیجاتے ہوں۔ پوشیدہ نرہے کہ مناسبت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس معنے سے ہی جو مذکور ہوا اور شارحوں نے اسکی تصریح کی ہی خالی ایک خفا سے نہیں انکے قول سے ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ الخ اسمیں اصلا ذکر وضو کا نہیں۔ اور اسکے اوپر جو کہا کہ حضرت پہلے اس چیز سے جو ابتدا کرتے تھے وضو تھا یہہ بھی نہ اشتراط اصل ادا پر دلالت کرتا ہی نہ وجوب پر۔ قسطلانی کہتا ہی کہ اگر اس حدیث کو اس قول نبوی سے ضم کریں جو فرمایا خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ مِنِّيْ جو مسلم میں مروی ہی تمام ہوتا ہی فیہ مافیہ۔ اگر مقصود مولف کا عدم اشتراط ہو اور مجموع حدیث کو اخعال صحابہ کے ساتھ عبادا کہ ارادہ پائے اسکے موید کریں دور نہیں نظر آتے ہیں دلایل علما کے جو ایجاب و اشتراط کے طرف گئے ہیں اور ہونگے واللہ اعلم

بَاب وُجُوْبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ باب بیان میں واجب ہونے

سعی درمیان صفا و مروہ کے وَجَعَلَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اور اس معنے میں کہ مقرر کی گئی ہی وہ اعلام مناسک سے پس واجب ہی سعی درمیان انکے۔ شعار جمع شعیرہ کا ہی معنے علامت کے

حَدَّثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ابوالیمان نے کہا کہ خبر دی ہم کو شعیب نے زہری سے کہ عروہ نے کہا کہ سالت

عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا عروہ نے کہا کہ میں نے بی بی عایشہ سے کہا کہ خبر دیجئے مجھے اس قول الٰہی سے جو فرمایا کہ صفا و مروہ نشانیوں میں سے اللہ تعالی کے ہی جو اللہ سبحانہ اسکا حکم فرمایا پس جو شخص کہ قصد کعبے کا حج یا عمرے کی بیت سے پس اسپر کچھ حرج اور گناہ نہیں یہہ کہ طواف کرے ان ہر دو کا یعنے سعی کرے درمیان ان ہر دو کے فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس قسم اللہ تعالی کی نہیں ہی کسی پر کچھ گناہ یہہ کہ طواف کرے ان ہر دو کا۔ یعنے مفہوم آیت کا یہہ ہی کہ سعی واجب نہیں اس سے کہ رفع گناہ اسکے فاعل سے کیا گیا ہی۔ پس ایک امر مباح ہو یا نہ واجب کے باب میں اسطرح نہیں کہتے ہیں کہ اگر کوئی اسکو ادا نکرے اسپر کچھ گناہ نہیں قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ بی بی عایشہ نے کہا کہ خوب نہیں وہ جو تو کہا ای میرے خواہر زادے اِنَّ هٰذِهٖ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا مقرر اگر اس آیت کا مفہوم وہ ہوتا جیسا کہ تو اسکو اباحت پر سمجھا اور اسکی تاویل کی ہی ایسا ہوتا کہ گناہ نہیں ہی اسپر یہہ کہ طواف نکرے ان ہر دو کا۔ یعنے عبارت اباحت کی یہہ ہی پس نہیں ہی آیت میں نفی وجوب پر نہ اسکے عدم پر پھر بیان کیا ہی بی بی عایشہ نے کہ آیت میں ایک اقتصار جو نفی گناہ میں طواف کرنیوالے سے واقع ہوا سو وہ ایک سبب خاص رکھتا ہی جیسا کہ کہا وَلٰكِنَّهَا اُنْزِلَتْ فِي الْاَنْصَارِ ولیکن اس آیت کا نزول انصار کی شان میں ہی جو اوس اور خزرج ہیں كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ تھے انصار اسلام سے مشرف ہونیکے آگے حج کرتے تھے بت کے نام سے جو منات گمراہ تھا منات بفتح میم و نون ایک بت تھا ایام جاہلیت میں طاغیہ اسکی صفت ہی جو اہل اسلام ایسا کہا کرتے تھے الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وہ بت جو اسکو پوجتے تھے ایک پہاڑ کے پاس جو قدید پر ہی۔ اور دو سرون کو اور دو بت تھے ایک صفا پر کہ جسکا نام اساف تھا دو سرا مروہ پر کہ اسکا نام نائلہ ہی کہتے ہیں کہ یہہ نام ایک مرد اور ایک عورت کا تھا جو کعبے میں زنا کئے تھے۔ حق سبحانہ و تعالی نے انکو مسخ کر دیا دو پتھر کی شکل پر سو ہر دو پتھر کو کوہ صفا و مروہ پر رکھے تھے تا لوگ عبرت لیں۔ آخر رفتہ رفتہ مشرکین نے انکی پرستش کرنے لگے فَكَانَ مَنْ اَهَلَّ يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس کوئی شخص تھا کہ حرج کرتا ان لوگوں سے یعنے انصار سے حرج اور تنگی کھینچتا کہ طواف کرے صفا و مروہ کا فَلَمَّا اَسْلَمُوْا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ پس جب مسلمان ہوئے انصار حضرت سے سوال کیا صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے کے باب میں قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم حرج کھینچتے ہیں یہہ کہ طواف کریں درمیان صفا و مروہ کے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیہ پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت کریمہ اس آیت شریف کو کلام سائلین کے مطابق نازل فرمایا اور جواب مطابق سوال کے آیا۔ اور سعی کا وجوب اور مقام یعنے دوسری دلیل سے مقرر ہوا۔ اور کبھی یکے کام واجب رہتا ہی پر کوئی گمان کرتا ہی کہ اسکا کرنا ایک خاص صفت اور مخصوص جگہہ پر روا ہوگا جیسا کہ کسی نے قضاے ظہر کو گمان کرے کہ درمیان عصر و مغرب کے روا نہیں۔ اسکو کہا چاہئے کہ کچھ گناہ نہیں اسکی قضا اسوقت میں پس فاعل سے گناہ کی نفی کرنے سے تارک سے گناہ کی نفی لازم نہیں آتی ہی اگر مراد مطلق اباحت ہوتی تارک سے نفی گناہ کی آئی ہوتی قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا مقرر مشروع ٹھہرایا پیغمبر خدا نے طواف کو درمیان صفا و مروہ کے سعی کرنی رکن حج کا ہی یعنے فرض ہے امام شافعی و مالکی وحنبلی کے پاس اور واجب ہی حنفیہ کے پاس اور دلایل سے جو اسپر دلالت کرتے ہین پس بغیر اسکے بھی حج صحیح ہی پر ناقص ہوگا پھر اسکی تکمیل قربانی سے کرین فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا پس روا نہین کیسکو کہ طواف ترک کرے درمیان ہر دو کے۔ اور یہہ قول ظاہر اسمین ہی کہ مراد سنت سے سنت نہین بلکہ واجب ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ زہری کہتا ہی کہ پھر مین نے مقولہ عایشہ صدیقہ سے جو شان نزول مین آیت کے فرمائی تھین ابا بکر بن عبد الرحمن کو خبر دی فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَلْعِلْمُ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ پس انھون نے کہا کہ یہہ علم مین نہین سنا تھا اور اکثر روایات مین إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ لام تاکید اسکی خبر پر ہی۔ اور پہلی روایت مین العلم ہذا کی ہی یا اسکا بدل وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَايِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوا يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہا مقررین نے سنا مردان اہل علم سے جو ذکر کرتے تھے کہ سب لوگ سوائے ان کے کہ بی بی عایشہ نے جنکا ذکر کیا یعنے انصار کرام کے سوائے حج کرتے تھے واسطے منات کے جو بت تھا سو سب طواف کرتے تھے صفا و مروہ کا فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس جب ذکر کیا اللہ تعالی نے طواف بیت اللہ کا اور ذکر نہ کیا طواف کا درمیان صفا و مروہ کے قرآن مجید مین۔ ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ تھے ہم طواف کرتے صفا و مروہ کا اور مقرر نازل فرمایا حق سبحانہ و تعالی نے حکم طواف کعبہ کا اور طواف صفا و مروہ کا ذکر نکیا۔ آیا ہم پر کوی حرج اور گناہ ہی کہ اگر طواف کرین صفا و مروہ کا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ابو بکر مذکور نے کہا پس مین سنتا ہون اس آیت کو جو نازل ہوی حق مین دو گروہ کے ہر دو ایک ان دو فریق سے حرج کھینچتے تھے یہہ کہ طواف کرین ایام جاہلیت مین صفا و مروہ کا وَالَّذِينَ يَطُوفُونَ ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ اور حق مین ان لوگون کے جو طواف کرتے تھے مسلمانون سے اور حرج کھینچتے تھے کہ طواف کرین ان ہر دو کا اسلام مین حرج اسلئے کہ خداوند تعالی طواف بیت اللہ کا حکم فرمایا اور صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا حَتَّى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ یہان تک کہ ذکر کیا اس آیت مین بعد طواف کعبہ کے اس حدیث سے جو باب لاحق مین انس رضی اللہ عنہ سے لائی ہی نزول دوسرا معلوم نہین ہوتا ہی

باب مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب بیان مین ان احادیث کے جو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے مین آئی ہین قَالَ ابْنُ عُمَرَ السَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلَى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ ابن عمر نے کہا کہ سعی کا ابتدا گھر سے بنی عباد کے ہی جو صفا کے جانب ہی۔ بر اوی وکر مانی نے کہا کہ مروہ کے طرف ہی بنی ابی حسین کے کوچہ تک۔ جسنے دار بنی عباد کو مروہ کے جانب کہا اسکو صفا کے جانب کہا ہوگا گویا الان اس دو جانب کو اس نام سے نہین جانتے ہین کہ اختلاف واقع ہوا

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ابن عمر نے کہا کہ حضرت جو وقت کہ طواف کرتے پہلا طواف خواہ طواف قدوم ہوتا یا طواف رکن جلد چلتے تین بار۔ اور آہستہ چلتے چہار بار۔ وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور تھے حضرت کہ سعی کرتے درمیان مسیل کے جو وقت کہ طواف کرتے درمیان صفا و مروہ کے۔ بطن مسیل وہ ہی کہ اس مین پانی جمع رہتا آج بھی اسی حال پر ہی فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ عبید اللہ ابن عمر کہتا ہی پس کہا مین نے نافع سے پوچھا کہ آیا تھے عبد اللہ بن عمر کہ آہستہ چلتے بغیر رمل کے جو وقت کہ پہنچتے حجر اسود کے پاس قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ نافع نے کہا کہ نہین بے رمل گذرتے مگر یہہ کہ ہجوم کیا جاتا رکن کے اسوقت آہستگی کرتے مقرر تھے ابن عمر کہ نہین چھوڑتے رکن کو یہان تک کہ بوسہ دیتے تھے

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو بن دینار نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے پوچھا حال سے اس مرد کے کہ طواف کیا بیت اللہ کا عمرے مین اور طواف نکیا درمیان صفا و مروہ کے آیا آتی ہے

الجزء السادس

آیا وہ مجامعت کرے اپنی عورت سے فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا پس کہا کہ قدوم لائے پیغمبر کریم پس طواف کیے کا کیا سات شوط اور نماز پڑھے پیچھے مقام ابراہیم کے دو رکعت اور طواف کیا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار۔ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اور تحقیق ہی تمہارے لئے حق میں پیغمبر خدا کے اقتدا سے نیک یعنے تم بھی ایسا ہی کیا کرو وَسَأَلْنَا عُبَيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عمرو بن دینار کہتا ہی کہ ہم نے جابر سے پوچھا تو کہا کہ البتہ نزدیکی نہ کرے اپنی عورت سے یہاں تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عاصم کہتا ہی کہ میں انس بن مالک سے پوچھا کہ آیا تم مکروہ رکھتے تھے سعی کو درمیان صفا و مروہ کے فَقَالَ نَعَمْ لِاَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ الآیۃ انس نے کہا کہ ہاں ہم مکروہ رکھتے تھے اس لئے کہ سات بار سعی کرنی اس جگہ یہ شعار سے ایام جاہلیت کے تھا وہاں کفار کے دو بت تھے کہ دوسے چھوتے تھے انکو یہاں تک نازل فرمایا خدا تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ کو **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ ابن عباس نے کہا کہ سعی نہیں کرتے تھے حضرت بیت اللہ کا اور درمیان صفا و مروہ کے مگر اس جہت سے کہ دکھلاوے مشرکوں کو اپنا قوت۔ یہ حصر جو اس کلام سے مفہوم ہوا خلاف غرابت سے نہیں۔ اس لئے کہ اظہار قوت مشی میں سرعت کرنی ہی۔ اور اصل سعی از جملہ شعار ہی۔ جیسا کہ احمد نے حدیث ابن عباس سے لایا کہ حضرت نے فرمایا سعی ابینا ابراہیم اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ فائدہ کلمہ انما کا حصر کے لئے مختلف فیہ ہی زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ فائدہ اس زیادتی کے ذکر کا وہ ہی کہ سفیان عمرو سے حدیث کی طریق پر لایا اور عمرو عطا سے سماع کی طریق پر اور اسناد سابق میں بطور عنعن کے تھا اور تدلیس کے توہم سے خالی نہیں **باب** يَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ باب بیان میں ادا کرنے حایضہ کے مناسک حج کے مگر طواف بیت اللہ کا وَاِذَا سَعٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور جبوقت کہ سعی کرے بے وضو درمیان صفا و مروہ کے کچھ مضایقہ نہیں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ افْعَلِيْ كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ اس حدیث کا ترجمہ گذرا **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ جابر نے کہا کہ احرام باندھا پیغمبر خدا اور آپکے یاروں نے حج کے لئے اور انمے کسیکے پاس بھی ہدی نہیں تھی سوا حضرت کے اور طلحہ کے وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْيٌ فَقَالَ اَهْلَلْتَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور قدوم لائے علی مرتضی رضی اللہ عنہ پس کہا کہ میں نے احرام باندھا اس چیز سے جو احرام باندھا ہی پیغمبر خدا نے۔ یہ حدیث بعض دوسرا اجزا کے ساتھ جو یہاں مذکور نہیں اوایل کتاب الحج میں گذری فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً پس حضرت نے حکم فرمایا کہ اس حج کو کہ جسکا احرام باندھے ہیں شہر اوین عمرہ وَيَطُوْفُوْا ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ اور طواف کریں پھر بال کو تقصیر کریں اور احرام سے باہر آوین۔ مگر جو لوگ کہ انکے ساتھ ہدی ہو سو وے اگلے احرام پر رہیں قَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا یاروں نے کہا کہ آیا ہم منی کو جاوین جو شعائر حج سے ہی۔ اور حالانکہ تمہارے سے کسی نے خواہان جماع کا ہی فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس پہنچی یہہ بات حضرت کی خدمت میں فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ پس فرمایا اگر اب

ہین درپیش رکھتا وہ چیز جسکو مینے پیچھے کیا اپنے کام سے تو مین سوق ہدی نکیا ہوتا وَلَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ اگر نہوتی میرے ساتھ ہدی البتہ احرام سے باہر آتا۔ جب صحابہ پر یہہ بات گران آئی کہ حج مین جو عمرہ عبادات ہی حضرت کی اقتدا سے محروم رہین اور اس باب مین اپنے دل رہین ایک حرج پایا حضرت انکی تسلی کے لئے مباحثہ سے فرمایا اور حکم الٰہی کی تعلیم کی وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا اور بی بی عایشہ صاحب عذر ہوئین کہ معظمہ کو قدوم لانے کے وقت۔ پس حج کے مناسک بجالائین سوا اس بات کے کہ طواف بیت اللہ کا نکیا فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ پس جب پاک ہوئین طواف بیت اللہ کا کیا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ بی بی عایشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سب جاتے ہو ساتھ حج اور عمرہ کے اور مین تنہا ساتھ حج کے جاتی ہون فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ پس حضرت نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم فرمایا کہ نکلے ساتھ بی بی عایشہ کے تنعیم کے طرف۔ پس بی بی نے عمرہ بجالایا بعد حج کے **حدثنا** مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ بی بی حفصہ نے کہا کہ تھے ہم منع کرتین اپنے عورات بالغہ کو اس بات سے کہ وے باہر آوین نماز عید وغیرہا کے لئے۔ عواتق جمع عاتقہ کا ہی وہ اس عورت کو کہتے ہین کہ جدائی نزلی ہوا پنے گھر سے۔ اور نہین گئی شوہر کے یہان یعنے ابتمائی۔ اس لئے اسکو عاتقہ کہتے ہین کہ وہ اڑادہی خدمت سے آبا کے اور باہر نکلنے سے اپنے حاجات کے لئے فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ پس آئی ایک عورت اور اتری بنی خلف کے گھر جو بصرے مین تھا خلف جد طلحہ طلحات کا ہی فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً پس اس عورت نے کہا کہ اسکی بہن زوجہ تھی ایک مرد کی حضرت کے صحابہ سے مقرر اسنے جہاد کیا تھا حضرت کے ہمراہ رکاب بارہ غزوے وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ اور تھی میری بہن اس مرد کے ساتھ چھے غزوات مین قَالَتْ كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمَى وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى بولی میری بہن کہ تھین ہم علاج کرتین زخمون کو اور قیام کرتین بیمارون پر فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هَلْ عَلَى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَا تَخْرُجَ پس میری بہن نے حضرت سے سوال کیا اور کہا کہ آیا ہی ہمارے سے کسی پر گناہ اگر نہو اسکو ایک چادر کہ نہ نکلین نماز عید کے لئے اور اسکے مانند فَقَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا حضرت نے فرمایا کہ پہناوے اسکو اور دہانک لے اسکو اسکے ساتھ والی اپنی چادر سے۔ یا وہ اگر دوسری چادر رکھتی ہو اسے اڑاوے وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ اور وہ حاضر ہووے نیک مجلسون مین کہ جن مین پند و موعظت اور مسلمانون کے حق مین دعا ہووے فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ سَأَلْنَاهَا أَوْ قَالَتْ سَأَلْنَاهَا پس قدوم لائی ام عطیہ بصرہ کو۔ سو مین نے اس سے پوچھی یا بی بی حفصہ نے کہا کہ ہم اس سے پوچھے یہہ تک راوی کا ہی وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبِي أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تذکر حضرت پر قُلْنَا أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبِي اور ہم نے کہا کہ آیا تو سنی ہی حضرت سے کہ کہتے تھے ایسا اور ویسا۔ بولی ہان فرمایا حضرت نے فدا ہو اس جناب پر میرا باپ فَقَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ پس فرمایا کہ نکلین عواتق اور عورات پردہ نشین اور حایضہ یہہ شک راوی کا ہی وَلْتَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ اور چاہئے کہ حاضر ہووین عورتین نیک مجلسون مین اور دعا مسلمین مین وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى اور گوشہ لین حیض والیان مصلاے عید سے یعنے نماز عید کے لئے حاضر ہووین پر مصلا دور رہین فَقُلْتُ أَالْحُيَّضُ پس مین نے تعجب کی راہ سے کہا کہ حیض والیان بھی حاضر ہووین فَقَالَتْ أَوَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا پس ام عطیہ نے کہا کہ آیا حاضر نہین ہوتی ہی حایضہ عرفہ کو اور حاضر نہین ہوتی ہی مزدلفہ کو اور سب مناسک حج کے لئے سوا طواف بیت اللہ کے **باب** الْاِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا باب بیان مین جواز احرام باندھنے کے بطحا سے۔ اور اسکے سوا دوسرے اجزاء مکہ معظمہ سے لِلْمَكِّيِّ وَلِلْحَاجِّ اِذَا خَرَجَ اِلٰى مِنًى اس شخص کے لئے جو مقیم ہو مکہ معظمہ کا اور آفاقی جو آیا ہو مکہ کو مکہ کرکے حنفیہ کہتے ہین کہ احرام مسجد سے بہتر ہی اسکی فضیلت کی جہت سے **ف** شافعیہ کے پاس محل احرام نفس مکہ ہی اور حنفیہ کے پاس اپنے گھر سے پر مسجد سے افضل ہے مالکیہ کہتے ہین کہ مکہ سے احرام باندھے وہ جو وقت احرام مکہ کا مقیم ہو پر مستحب ہی کہ مسجد سے باندھے اسلئے کہ سلف مسجد سے ہی باندھتے تھے وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُرِيدُ الْحَجَّ

بالحج اور پوچھا گیا عطا بن رباح اس شخص کے حال سے جو
علی راحلتہ پس کہا کہ تھا
مع النبی
بن عمر یہ کرتا تاوقتیکہ وہ حج کا نقال کان ابن عمر یلبی یوم الترویۃ اذا صلی الظہر واستوی
ع ہی صلی اللہ علیہ وسلم فاھللنا حتی یوم الترویۃ وجعلنا مکۃ بظہر لبینا بالحج اور عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطا سے اور
جابر بن عبداللہ انصاری سے لایا ہی کہ ہم آئے حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ صاحب احرام تھے۔ پس نکلے ہم احرام سے۔ روز ترویہ اور کیا ہم نے مکہ معظمہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے اور
لبیک کہا حج کے لئے۔ اور یہ دو حدیثیں دلالت رکھتے ہیں اس بات پر کہ تلبیہ مکہ معظمہ سے نکلنے کے وقت ہی وقال ابوالزبیر عن جابر اھللنا من البطحاء وقال
عبید بن جریج لابن عمر رایتک اذا کنت بمکۃ اھل الناس اذا رأوا الھلال ولم تھل انت حتی یوم الترویۃ فقال ابن عمر
لم ار النبی صلی اللہ علیہ وسلم یھل حتی تنبعث بہ راحلتہ ابوالزبیر نے جابر سے لایا ہی کہ ہم نے احرام باندھا بطحا سے۔ اور عبید نے ابن عمر کو کہا کہ میں نے
تمہیں دیکھا جو وقت کہ تم مکہ معظمہ میں تھے سب لوگ احرام باندھ جو وقت کہ ہلال ذی حجہ کا دیکھا اور تم نے احرام نہ باندھا یہاں تک کہ روز ترویہ کا آیا۔ پس ابن عمر کہا کہ میں نے
حضرت کو دیکھا کہ احرام باندھتے جب اٹھتا آپ کو اونٹ کہ آپ مرکب تھے جب سوار ہوتے۔ اگر تو کہیگا کہ حضرت کا احرام ذوالحلیفہ سے تھا۔ اور یہ بات ابن عمر کو مکہ معظمہ سے بروز ترویہ احرام
باندھنے کے لئے کس طرح حجت ہو سکیگی۔ ابن بطال نے اسکی توجیہ یہ کی ہی کہ حضرت احرام باندھے اپنے میقات سے جو وقت کہ اپنے حج کا ابتدا کیا۔ اور ایسی تاخیر کی کہ جس سے
اتباع کا عمل منقطع ہو۔ پس ایسا ہی احرام باندھتے اپنے ابتدا عمل سے بغیر فصل اور تاخیر کے جو شخص کہ مکہ معظمہ میں ہو بخلاف اسکے کہ احرام شروع مہینے سے کرے واللہ اعلم و
احکم **باب** این یصلی الظہر یوم الترویۃ باب اس بیان میں کہ نماز ظہر بروز ترویہ کہاں ادا کرے **حدثنا** عبداللہ بن محمد قال
حدثنا اسحق الازرق قال حدثنا سفیان عن عبدالعزیز بن رفیع قال سألت انس بن مالک قلت اخبرنی بشیء عقلتہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم این یصلی الظہر والعصر یوم الترویۃ قال بمنی عبدالعزیز ابن رفیع نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ
خبر دیجئے مجھے اس چیز سے کہ تو جانا ہو اسکو پیغمبر خدا سے کہاں پڑھتے تھے نماز ظہر اور عصر کی روز ترویہ کی انھوں نے کہا منی میں قلت فاین صلی العصر یوم النفر
میں نے کہا پس کہاں پڑھی نماز عصر کی سناے پھرنیکے روز قال بالابطح کہا ابطح میں کہ اسکو محصب بھی کہتے ہیں قال افعل کما یفعل امرا ؤک انس نے کہا کہ
جیسا کہ کرتے ہیں تیرے امرا۔ یعنے ایسے امور میں مخالفت امرا کی نکرنا مخرج فساد نہو **حدثنا** علی بن عبداللہ سمع ابابکر بن عیاش قال حدثنا
عبدالعزیز بن رفیع لقیت انساً وحدثنی اسمعیل بن ابان قال حدثنا ابوبکر عن عبدالعزیز قال خرجت الی منی یوم
الترویۃ فلقیت انساً راکباً علی حمار عبدالعزیز نے کہا کہ میں نکلا منی کے طرف بروز ترویہ پس میں نے ملاقات کی انس سے جس حال میں کہ وہ چلا تھا سوار ہو کے
حمار پر فقلت این صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الیوم الظہر پھر میں کہا کہ کہاں نماز پڑھی حضرت نے آج کے روز ظہر کی فقال انظر حیث
یصلی امراؤک فصل پس کہا کہ نظر کر اس جگہ جو پیروی امرا نماز پڑھتے ہیں پس تو بھی اس جگہ پڑھ **باب** الصلوٰۃ بمنی باب بیان میں نماز پڑھنے منی
میں کہ کیا چار رکعت پڑھیں یا اسکو قصر کرکے دو رکعت پڑھے **حدثنا** ابراھیم بن المنذر قال حدثنا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن
شہاب قال اخبرنی عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی رکعتین
وابوبکر وعمر وعثمان صدراً من خلافتہ نماز پڑھی حضرت نے منی میں دو رکعتیں اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق بھی دو رکعتیں اور عثمان ذوالنورین بھی
اپنی اوایل خلافت میں دو ہی رکعت پڑھتے تھے اور اسکے بعد چھے سال اپنی خلافت میں چار رکعتیں پڑھتے تھے **مترجم** کہتا ہی کہ یہ جو شیعہ کا طعن ہی کہ حضرت عثمان
نے سنت نبوی کو تغیر دی کہ جو وہ گانہ کو چار گانہ کیا اسکا جواب تحفہ اثنا عشریہ سے جو حدیقۃ الاحباب میں لکھا گیا ہی یہاں نقل کیا جاتا ہی **جواب** حضرت عثمان کے حقیقت
حال پر اطلاع نہونے سے لوگوں نے انکے حضور میں ہی ان پر یہ طعن کیا تھا۔ جب حضرت عثمان نے ظاہر کیا کہ میں نے مکہ معظمہ میں نکاح کیا ہوں اور خانہ دار ہوا ہوں اور میں نے اس
مقام مبارک میں اقامت کی نیت کی ہی پس مسافر نہ رہا قصر ادا کروں۔ اور بالاجماع مقیم کو قصر جایز نہیں اسلیئے میں چہار گانہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بات سنکے تمام صحابہ انکار
سے باز آئے۔ حضرت عثمان کے اس جواب کو امام احمد اور طحاوی اور ابوبکر بن ابی شیبہ اور ابن عبدالبر نے اپنے کتب میں لایا ہی کہ ان عثمان صلی بالناس

بمنی اربعا فانکر الناس علیہ فقال یا ایہا الناس انی تاھلت بمکۃ منذ قدمت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یقول من تاھل ببلدۃ فلیصل صلوۃ المقیم فیہا اخرجہ احمد عن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی زباب
عن ابیہ وغیرہ عن غیرہ پس اصلا اشکال نرہا اس صورت مین باجماع علما چہار گانہ واجب ہی **حدثنا** اذ مر قال حدثنا شعبۃ عن ابی
اسحٰق الہمدانی عن حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وامنہ بمنی
رکعتین ابن وہب نے کہا کہ حضرت نے نماز پڑہے ہمارے ساتھ دو رکعت فرض ظہر کے اور حالانکہ تھا زیادہ رہنا ہمارا سب اوقات مین عدد کے روسے اور زیادہ رہنا
ہمارا امن کے روسے۔ یا یون کہین کہ نہین تھے ہم کبھی ہرگز زیادہ اس سے کہ تھے ہم اسوقت اور نہ ایمن زیادہ اس سے جو اسوقت مین ہم تھے۔ پہلی تقریر پر کلمہ ما۔ ما کنا
مین مصدریہ ہی اور قط اکثر زمان کی تاکید کے لئے ہی اور دوسری تقریر پر ما نافیہ ہی ہریک کی توجیہ استعمال مین قط اور ما کے مطولات مین مذکور ہی.....
حدثنا قبیصۃ بن عقبۃ قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابراہیم عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ قال
صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ومع ابی بکر رکعتین ومع عمر رکعتین اسکا ترجمہ گذرا ثم تفرقت بکم
الطرق فیالیت حظی من اربع رکعتان متقبلتان پھر متفرق ہوئین طریقین دو رکعت اور چہار رکعت پڑہنے مین پس کاش میرا حصہ چہار رکعت
سے دو رکعت مقبول ہوتے۔ یعنے کاش عثمان رضی اللہ عنہ دو رکعت پڑہے ہوتے جیسا کہ حضرت اور شیخین پڑہے ہین۔ اس مین کراہت فعل عثمان پر ہی۔ یہہ تینون حدیثین ابواب
قصر مین گذرے **باب** صوم یوم عرفۃ باب بیان مین روزہ عرفہ کے جو نہین ذی الحجہ کی ہی عرفات مین **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا
سفیان عن الزہری قال حدثنا سالم قال سمعت عمیرا مولی ام الفضل عن ام الفضل رضی اللہ عنہا قالت شک الناس
یوم عرفۃ فی صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعثت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشراب فشربہ ابن ابی ام الفضل جو والدہ ابن
عباس کی ہین کہتی ہین کہ لوگون نے حضرت کے روزہ عرفہ مین تردد کیا سو مین نے حضرت کے پاس ایک شربت بہیجا۔ کتاب الصوم مین یا ہی کہ ایک پیالہ شیر کا بہیجا۔ پس حضرت نے
اسکو نوش فرمایا۔ اس حدیث سے روزہ نہ رکھنے کا استحباب حاجیون کے لئے حضرت کی اتباع سے اگرچہ ضعف تلاوۃ معلوم ہوا **باب** التلبیۃ والتکبیر اذا
غدا من منی الی عرفۃ باب بیان مین مشروعیت تلبیہ اور تکبیر کہنے کے جسوقت کہ جاوے دوسرے روز منی سے عرفہ کے روز **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سال انس بن مالک وہما غادیان من منی الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون
فی ہذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان یہل منا المہل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ
ابو بکر ثقفی سے مروی ہی کہ انس بن مالک سے پوچھا جس حال مین کہ یہ ہر دو منا سے طرف عرفہ کے چلے تھے کہ کسطرح کیا کرتے تھے تم اس روز مین حضرت کے ساتھ پس کہا کہ
لبیک کہتا ہمارے سے لبیک کہنے والا پس اسپر انکار نکیا جاتا۔ اور تکبیر کہتا تکبیر کہنے والا پس اسپر انکار نکیا جاتا۔ یعنے اگرچہ سنت ہے حاجیون کے نہین اونکو تکبیر کہنا کچھ مضایقہ نہین
اور روا ہی اس شخص کو جو کہا کہ تلبیہ کو عرفہ کی صبح کو قطع کیا چاہیے **باب** التعریس بالرواح یوم عرفۃ **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف
قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن سالم قال کتب عبد الملک بن مروان الی الحجاج ان لا تخالف ابن عمر فی الحج سالم نے کہا عبد
الملک جب خلیفہ ہوا حجاج ظالم کو لکھا کہ مخالفت نکرے ابن عمر کی احکام حج مین فجاء ابن عمر وانا معہ یوم عرفۃ حین زالت الشمس پس آئے ابن عمر
درحالیکہ مین انکے ساتھ تھا عرفہ کے دن جسوقت کہ زوال آفتاب ہوا فصاح عند سرادق الحجاج پس پکارا سراپردہ حجاج کے پاس فخرج وعلیہ ملحفۃ
معصفرۃ فقال ما لک یا ابا عبد الرحمن پس وہ باہر آیا جس حال مین کہ اسپر ایک چادر رنگ معصفر سے تھی۔ پس کہا کیا کہتے ہو تم ای ابا عبد الرحمن۔ یہہ کنیت
ابن عمر کی ہی فقال الرواح ان کنت ترید السنۃ پس ابن عمر نے کہا کہ جلد نکل اگر تو پیروی سنت کی چاہتا ہی الرواح منصوب ہی ساتھ فعل مقدر کے یعنے جلد
قال ہذہ الساعۃ قال نعم حجاج نے کہا کیا مین اسی ساعت نکلون ابن عمر نے کہا ہان قال فانظرنی حتی افیض علی راسی ثم اخرج کہا کہ مجھے اتنی
مہلت دے کہ اپنے سر پانی ڈالون پھر باہر آؤن فنزل حتی خرج الحجاج پس مرکب سے اترے اور بیٹھے یہان تک کہ حجاج نکلا فسار بینی وبین ابی سالم کہتا ہی

الجزء السابع

پس چلا حجاج درمیان میرے اور میرے والد ابن عمر کے فقلت ان کنت تریدالسنۃ فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف پس میں نے کہا اگر تو پیروی سنت کی چاہتا ہی تو کوتاہ کر خطبۂ عرفات کو اور جلدی کر وقوف کے لئے عرفات میں یہ بھی مقولہ سالم بن عبداللہ بن عمر کا ہی فجعل ینظر الی عبداللہ فلما رای ذلک عبداللہ قال صدق پس حجاج نگاہ کرنے لگا عبداللہ کے طرف۔ عبداللہ نے کہا کہ سچ کہا سالم

باب الوقوف علی الدابۃ بعرفۃ باب بیان میں وقوف کرنے کے عرفات میں مرکب پر

حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن ابی النضر عن عمیر مولی عبداللہ بن عباس عن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا اختلفوا عندھا یوم عرفۃ فی صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال بعضھم ھو صائم وقال بعضھم لیس بصائم فارسلت الیہ بقدح لبن وھو واقف علی بعیرہ فشربہ اسکا ترجمہ گذرا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوارہ کر رہنا کسی مصلحت جیسے تعلیم امت کے لئے روا ہی۔ اور وہ جو دوسری حدیث میں منع واقع ہوا کہ پشت مرکب کو منبر نہ ٹھہراویں معارض اسکی نہیں ہوتی ہے

باب الجمع بین الصلوتین بعرفۃ باب بیان میں جمع کرنے درمیان دو نماز ظہر اور عصر کے عرفات پر خاص مسافروں کے لئے۔ مالکیہ کہتے ہیں مقیم کے لئے جیسا کہ مکہ معظمہ کے رہنے والے کو بھی روا ہی ادا مناسک حج کے لئے۔ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ جمع اس شخص کے لئے ہی کہ امام کے ساتھ نماز پڑھی ہو۔ اور اگر ظہر تنہا پڑھی یا جماعت کے ساتھ امام حج کے سوا جمع کرنا تو جایز نہیں۔ اور صاحبین اور دوسرے ائمہ کے پاس مطلقا جمع کرنا روا ہی وکان ابن عمر اذا فاتتہ الصلوۃ مع الامام جمع بینھما اور ابن عمر کی عادت تھی کہ جب وقت انکی نماز جماعت کے ساتھ فوت ہوتی بغیر امام حج کے تو اپنی منزل میں دو نماز ظہر اور عصر کی جمع کرتے وقال اللیث حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان الحجاج بن یوسف عام نزل بابن الزبیر ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو سالم نے کہ مقرر حجاج علیہ یا مستحقہ جس سال کہ نزول کیا عبداللہ بن زبیر سے جنگ کے لئے جو ہجرت سے ستر پر تیسرا سال تھا سال عبداللہ کیف تصنع فی الموقف یوم عرفۃ حجاج نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ آپ کیا کام کرتے ہو موقف عرفات میں عرفہ کے روز فقال سالم ان کنت تریدالسنۃ فھجر بالصلوۃ یوم عرفۃ پس سالم نے کہا کہ اگر تو اتباع سنت چاہتا ہی شدت گرمی کے وقت نماز ادا کر عرفے کے دن فقال عبداللہ بن عمر صدق انھم کانوا یجمعون بین الظھر والعصر فی السنۃ پس ابن عمر نے کہا کہ سچ کہا سالم نے مقرر تھے لوگ جمع کرتے ظہر اور عصر کو اتباع سنت نبوی کے لئے فقلت لسالم افعل بک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سالم وھل یتبعون فی ذلک الا السنۃ ابن شہاب کہتا ہی کہ میں سالم سے پوچھا کہ آیا حضرت نے ان دو نمازوں کو عرفہ کے دن جمع کیا ہی سالم نے کہا کہ متابعت نہیں کرتے تھے لوگ اس امر میں مگر سنت نبوی کی۔ یعنے محض حضرت کی اتباع سنت کے لئے جمع کرتے تھے اور بعض متعون کے معنے ابتغاء سے طلب کے معنے میں لئے ہیں یعنے طلب نہیں کرتے تھے اس فعل سے مگر حضرت کی سنت

باب قصر الخطبۃ بعرفۃ باب بیان میں مشروعیت کوتہی خطبہ کے عرفے کے روز

حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ قال حدثنا مالک عن ابن شہاب عن سالم بن عبداللہ ان عبدالملک بن مروان کتب الی الحجاج ان یاتم بعبداللہ بن عمر فی الحج عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لکھا کہ متابعت کرے ادا مناسک حج میں ابن عمر کی فلما کان یوم عرفۃ جاء ابن عمر وانا معہ حین زاغت او زالت الشمس پس جب روز عرفہ کا تھا ابن عمر آئے اور میں بھی اسکے ساتھ تھا جبوقت کہ زوال آفتاب ہوا فصاح عند فسطاطہ این ھذا فخرج الیہ پس آواز کی حجاج کے سراپردے کے پاس کہ کہاں ہی شیخ اسمیں حجاج کی تحقیر تھی پس وہ باہر آیا ابن عمر کے طرف فقال ابن عمر الرواح فقال الان قال نعم پس ابن عمر نے فرمایا کہ جلد روان ہو۔ اسنے کہا کیا اسی ساعت کہا ان کہا ہاں قال انظرنی افض علی ماء فنزل ابن عمر حتی خرج فسار بینی وبین ابی فقلت ان کنت تریدان تصیب السنۃ الیوم فاقصر الخطبۃ وعجل الوقوف فقال ابن عمر صدق اسکا ترجمہ گذرا قال ابوعبداللہ حدیث مالک یذکر ھنا ولم یذکر ھنا ولم یذکر ھنا کہا کہ حدیث امام مالک کی جو اوپر مذکور ہوئی اس ترجمہ کے لئے بھی یہاں اسکا ذکر کیا جاتا ہی جیسا کہ اس حدیث کا اخیر عجل الوقوف میں مذکور ہوا ولکنی لا اریدان ادخل فیہ معادا ولیکن میں نہیں چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں حدیث مکرر لاؤں۔ اس میں یہ اشارہ ہی کہ اس کتاب مستطاب میں جو موہم تکرار ہی۔ تامل کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ تکرار نہیں اور فائدہ سے خالی نہیں۔ کسی اسناد میں جو بطریق معنعن آیا تھا۔ دوسری جگہ بطریق تحدیث وسماع کے ہی۔ یا ایک راوی جو

فائدہ تکرار حدیث در بخاری

اگلے راوی سے۔ حفظ واتقن ہو۔ یا متن میں تقیید مہمل کی ہو یا تفسیر مجمل کی ہو یا ایک ایسی زیادتی کی ہو کہ اسکے سوا چارہ نہیں۔ اور ایسے ہی باتیں جو واقعون اور تتبع کرنیوالوں پر اسرار جامع صحیح کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور بار بار کی کہ یہ ترجمہ مکرر واقع ہوئی فتدبر

باب الوقوف بعرفة باب بیان میں عرفات پر کھڑے رہنے کے

حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا عمرو قال حدثنا محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال كنت أطلب بعيرا لي مطعم نے کہا کہ میں اپنے اونٹ کو ڈھونڈتا تھا جو گم گیا تھا پھر تحویل اسناد کرکے کہتا ہی وحدثنا مسدد قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال ضللت بعيرا لي فذهبت أطلبه يوم عرفة مطعم کہا کہ میں گم کیا شتر کو جو اپنا تھا پس میں گیا اسکو طلب کرتا ہوا عرفے کے روز فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم واقفا بعرفة پس میں نے حضرت کو دیکھا جس حال میں کہ عرفات پر کھڑے ہیں فقلت هذا والله من الحمس فما شأنه ههنا پس میں نے ازروے تعجب وانکار کے کہا کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ یہ مرد قریش سے ہی پس اسکو کیا کام ہی اس جگہ حمس جمع احمس کا ہی اور اس سے قریش مراد ہیں اور یہ انکا لقب ہی۔ اور سبب اس قول مطعم کا وہ ہی کہ شیطان نے قریش کو فریب دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر تم غیر حرم کی تعظیم کریں لوگ تمہارا استخفاف کرینگے۔ چاہئے کہ حج وعمرہ میں حرم سے نہ نکلو اور وے کہتے تھے نحن أهل الحرم ہم اہل حرم سے ہیں باہر نہیں آتے ہیں حرم سے اور سب لوگ عرفات پر جاتے تھے

حدثنا فروة بن أبي المغراء قال حدثنا علي بن مسهر عن هشام بن عروة قال عروة كان الناس يطوفون في الجاهلية عراة إلا الحمس والحمس قريش عروہ بن زبیر نے کہا کہ تھے لوگ طواف کرتے ایام جاہلیت میں تن برہنہ مگر حمس اور حمس لقب قریش کا ہی وما ولدت اور وے لوگ کہ جن کو قریش نے جنا ہی یعنے قریش کے دخترزادگان جو خزاعہ وبنو کنانہ وبنو عامر بن صعصعہ ہیں وكانت الحمس يحتسبون على الناس اور تھے قریش کہ عطا کرتے اور لوگوں کو يعطي الرجل الرجل الثياب يطوف فيها ایک مرد دوسرے مرد کو کپڑے دیتا تو اُن کپڑوں سے طواف کرتا ويعطي المرأة المرأة الثياب تطوف فيها اور ایک عورت اور عورت کو کپڑے دیتی وہ انسے طواف کرتی فمن لم يعطه الحمس طاف بالبيت عريانا پس جو شخص کہ اسکو کوی کپڑے نہ دیتا وہ طواف بیت اللہ کا کرتا جس حال میں کہ برہنہ ہی وكان يفيض جماعة الناس من عرفات ويفيض الحمس من جمع اور تھی یہ بات کہ سب لوگ طواف افاضہ کو پہنچتے قریش کے سوا عرفات سے۔ اور آتے تھے قریش مزدلفہ سے۔ عرفات نام ایک وادی مشہور کا ہی اور جمع بفتح جیم وسکون میم نام مزدلفہ کا ہی۔ پہلے کو عرفات کہتے ہیں۔ اس لئے جب آدم وحوا بہشت سے نزول کئے ہر دو میں ایک مدت مدید جدائی رہی اسکے بعد عرفات پر ہر دو کی ملاقات ہوئی اور ایک نے دوسرے کو پہچانا۔ اور ثانی کو جمع کہتے ہیں جو مزدلفہ میں جمع ہوئے تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ جمع اسلئے کہتے ہیں کہ دو نماز کو اس جگہ جمع کرتے ہیں۔ اس تقدیر میں اسماے اسلامی سے ہوگا قال وأخبرني أبي عن عائشة أن هذه الآية نزلت في الحمس ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس ہشام نے کہا کہ میرے باپ عروہ نے مجھ کو خبر دی بی بی عایشہ سے کہ مقرر یہ آیت قریش کے حق میں نازل ہوی جسکا ترجمہ یہ کہ پھر افاضہ کرو اس جگہ سے کہ جہاں سے لوگوں نے افاضہ کیا ہی۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام مراد ہیں جیسا کہ ترمذی نے روایت کی ہی اور کہا کہ حدیث انس کی صحیح ہی قال كانوا يفيضون من جمع فدفعوا إلى عرفات عروہ نے کہا کہ تھے قریش آتے مزدلفہ سے۔ پس حکم کئے گئے کہ آویں طرف عرفات کے

باب السير إذا دفع من عرفات باب بیان میں جانیکے جبوقت کہ نکلا حاجی عرفات سے

حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن هشام بن عروة عن أبيه قال سئل أسامة وأنا جالس كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع اسامہ بن زید سے پوچھا گیا درحالیکہ میں اسکے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت کسطرح پر سیر کرتے تھے حج وداع میں جبوقت کہ نکلتے احرام عرفات سے طرف مزدلفہ کے قال كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص کہا سیر کرتے میانہ نہ تیز نہ آہستہ جبوقت کہ جاے کشادہ اور خلق کے ہجوم سے خالی پاتے جلد چلتے عنق بفتح عین ونون مفتوحہ وقاف سیر میانہ کو کہتے ہیں جو جلدی اور آہستگی کے درمیان ہو قال هشام والنص فوق العنق ہشام نے کہا کہ نص ارفع ہی عنق سے قال أبو عبد الله فجوة متسع مولف رحمہ اللہ نے فجوہ کے معنے فراخ کہا والجميع فجوات وفجاء بصیغہ جمع بروزن فجوات ضربات وضرابات وكذلك ركوة وركاء مناص یعنے مناص حق سبحانہ وتعالی کے قول میں واقع ہوا۔ مناص بمعنے فرار کے ہی مقصود اس تقریر سے یہ ہی کہ کوی توہم نکرے کہ مناص قرآن کریم میں جو آیا ہی یہی نص کے معنے میں

والجمع

الجزء السابع

ہی جو اس حدیث میں واقع ہوا **باب** النزول بین عرفۃ وجمع باب بیان میں اترنے کے درمیان راہ عرفات و مزدلفہ کے **حدثنا** مسدد قال حدثنا حماد بن زید عن یحیی بن سعید عن موسی بن عقبۃ عن کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث افاض من عرفۃ مال الی الشعب فقضی حاجتہ مقرر حضرت جہاں کہ عرفات سے پھر پہاڑ کے درے کے طرف میل کئے۔ پس اپنی حاجت قضا کی اور بعض روایتوں میں بجائے حیث کے حین آیا ہی فتوضا فقلت یا رسول اللہ اتصلی قال الصلوۃ امامک پس آپ نے وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ آیا آپ نماز پڑھتے ہو۔ فرمایا نماز تیرے آگے ہی یعنے مشروعیت نماز کی مزدلفہ میں ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا جویریۃ عن نافع قال کان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یجمع بین المغرب والعشاء بجمع نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جمع کرتے نماز مغرب اور عشا کو مزدلفہ میں غیر انہ یمر بالشعب الذی اخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیدخل فیتقضی ویتوضا ولا یصلی حتی یصلی بجمع مگر یہ حال تھا کہ اس درہ کو میں گذرتے جہاں حضرت تشریف لیگئے تھے۔ پس غار میں آتے اور قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور نماز نہ پڑھتے یہاں تک کہ پڑھی جاتی نماز مزدلفہ میں یتقیض انتقاض سے ہی یہ کنایہ ہی قضائے حاجت سے **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا اسمعیل بن جعفر عن محمد بن ابی حرملۃ عن کریب مولی ابن عباس عن اسامۃ بن زید انہ قال دفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عرفات فلما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعب الایسر الذی دون المزدلفۃ اناخ فبال اسامہ نے کہا کہ میں حضرت کا ردیف ہوا یعنے مرکب پر آپ کے پیچھے بیٹھا عرفات سے جب حضرت اس غار کے پاس پہنچے جو بائیں طرف مزدلفہ کے قریب ہے اپنے شتر کو بٹھلایا پس پیشاب کی حاجت سے فارغ ہوے ثم جاء فصببت علیہ الوضوء فتوضا وضوءا خفیفا پس تشریف لائے پس میں نے آپ کے دست و پا پر پانی ڈالا پس آپ نے وضو کیا وضوے سبک تخفیف وضو کی یہ ہوگی کہ اعضاے مبارک تین بار سے کم دھوے۔ یا پانی کم خرچ کے پورا اسباغ کیا۔ اس معنے کو تائید دیتی ہی وہ حدث جو باب الجمع بین الصلوتین میں آئی ہی فجاء بالمزدلفۃ فتوضا فاسبغ ثم صلی غرض اسامہ کہتا ہی فقلت یا رسول اللہ اتصلی قال الصلوۃ امامک پس میں نے کہا یا رسول اللہ آیا نماز پڑھتے ہو فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہی فرکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اتی المزدلفۃ فصلی پس حضرت سوار ہوے یہاں تک کہ مزدلفہ کو آئے پھر نماز پڑھے ثم ردف الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ جمع پھر ردیف ہوے حضرت کے فضل بن عباس صبح کو اس رات کے جو مزدلفہ میں تھے قال کریب فاخبرنی عبد اللہ بن عباس عن الفضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل یلبی حتی بلغ رمی الجمرۃ کریب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عبد اللہ ابن عباس نے فضل بن عباس سے کہ حضرت ہمیشہ تلبیہ کہتے یہاں تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی **باب** امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالسکینۃ عند الافاضۃ واشارتہ الیہم بالسوط باب حکم فرمانے میں حضرت کے صحابہ کو وقار و آرام کا عرفات سے نکلنے کے وقت اور اشارہ کرنے میں حضرت کے صحابہ کے طرف طرفچابک سے **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال حدثنا ابراہیم بن سوید قال حدثنی عمرو بن ابی عمرو مولی المطلب قال اخبرنی سعید بن جبیر مولی والبۃ الکوفی قال احدثنی ابن عباس انہ دفع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ فسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ زجرا شدیدا وضربا للابل مقرر ابن عباس نکلے حضرت کے ساتھ عرفے کے روز۔ پھر حضرت نے اپنے پیچھے سے سخت مارنا اونٹوں کو کہ لوگ اضطراب سے چلاتے تھے فاشار بسوطہ الیہم وقال ایہا الناس علیکم بالسکینۃ پس اپنی چھڑی سے انکے طرف اشارہ فرمایا کہ لوگو اپنے پر وقار و نرمی و آہستگی لازم کرو فان البر لیس بالایضاع پس تحقیق نیکی اور خوبی اعمال کی نہیں ہی مرکبوں کو تیز و تند ہانکنے اور جلد چلانے میں اوضعوا اسرعوا مولف نے تفسیر کی کہ اوضعوا اسرعوا کے معنے میں ہے خلالکم من التخلل بینکم خلالکم مشتق ہی تخلل سے معنے میں درمیان لوگوں کے وفجرنا خلالہا لفظ خلال جو اس آیت میں واقع ہوا معنے میں بیچ کے ہی

باب الجمع بین الصلوتین باب بیان میں استحباب جمع کرنے نماز مغرب و عشا کے مزدلفہ میں عشا کے وقت **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن موسی بن عقبۃ عن کریب عن اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما انہ سمعہ یقول دفع رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم من عرفة فنزل الشعب فبال ثم توضأ فلم يسبغ الوضوء فقلت له الصلوة فقال الصلوة امامك
فجاء المزدلفة فتوضأ فاسبغ ثم اقيمت الصلوة فصلى المغرب اسكاتر جمہ قریب گذرا ثم اناخ كل انسان بعيره في منزله ثم اقيمت
ہر آدمی اپنے اونٹ کو اپنی اترنے کی جگہ یعنے لوگ اسباب کھولے اور نزول کئے ثم اقيمت الصلوة فصلى ولم يصل بينهما پھر اقامت کہی گئی نماز عشا
کی پس نماز پڑہی۔ اور ان ہر دو نماز کے درمیان کوئی نماز نفل نہ پڑہی **باب** من جمع بينهما ولم يتطوع باب بیان میں حال اس شخص کے کہ جمع کیا دو نماز
کو اور کوئی نفل نہ پڑہی **حدثنا** ادم قال حدثنا ابن ابي ذئب عن الزهري عن سالم بن عبد الله عن ابن عمر قال جمع النبي
صلى الله عليه وسلم بين المغرب والعشاء بجمع كل واحدة منهما باقامة ولم يسبح بينهما ولا على اثر كل واحدة منهما
ابن عمر نے کہا کہ جمع کی حضرت نے دو نماز مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں ہر ایک ان دو نمازوں کے اقامت کے ساتھ اور نفل نہ کی درمیان ان ہر دو کے اور نہ بعد ہر ایک کے ان ہر دو سے
یعنے ہر دو سے فارغ ہو کے بعد بھی نفل نہ کی اثر بکسر ہمزہ و سکون ثا، ثالثہ یعنے عقب کے ہی **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سليمان بن بلال
قال حدثني يحيى بن سعيد قال اخبرني عدي بن ثابت قال حدثني عبد الله بن يزيد الخطمي قال حدثني ابو ايوب الانصاري
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جمع في حجة الوداع المغرب والعشاء بالمزدلفة ابو ایوب انصاری نے کہا کہ حضرت نے جمع کیا حجۃ
الوداع میں مغرب و عشا کو مزدلفہ میں **باب** من اذن واقام لكل واحد منهما باب بیان میں اس شخص کے کہ اذان و اقامت کہی ان دونوں
سے ہر ایک نماز کے لئے **حدثنا** عمرو بن خالد قال حدثنا زهير قال حدثنا ابو اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يقول
حج عبد الله فاتينا المزدلفة حين الاذان بالعتمة او قريبا من ذلك ابو اسحق نے کہا کہ میں نے عبد الرحمن بن یزید سے سنا کہ کہتا تھا کہ حج کیا
عبد اللہ بن مسعود نے پس آئے ہم مزدلفہ کو عشا کی اذان کے وقت یا اسکے قریب فامر رجلا فاذن واقام ثم صلى المغرب وصلى بعد ها ركعتين
پس حکم کیا ایک مرد کو سو اسنے اذان کہی اقامت کہی پھر نماز مغرب کی پڑہی اسکے بعد دو رکعت سنت مغرب بھی ادا کی ثم دعا بعشائه فتعشى پھر طعام شب
طلب کیا پس تناول کیا ثم امر رايي رجلا پھر حکم کیا ایک مرد کو۔ کہ میں گمان کرتا ہوں اور وہ مرد کون ہی یقیناً نہیں جانتا ہوں فاذن واقام پس اس
مرد نے اذان اور اقامت کہی قال عمرو لا اعلم الشك الا من زهير امام بخاری کہتا ہی کہ عمرو بن خالد نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں شک کو مگر زہیر
سے جو اسکا شیخ ہی۔ اطلاق کیا ہی شک کا ظن پر۔ اکثر ہی کہ شک کے معنے میں غیر یقین کے اطلاق کرتے ہیں ثم صلى العشاء ركعتين فلما طلع الفجر
پھر نماز عشا کی دو رکعت پڑہی۔ پھر جب صبح طلوع کی جواب اسکا محذوف ہی یعنے نماز صبح کی پڑہی قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي هذه
الساعة الا هذه الصلوة في هذا المكان من هذا اليوم ابن مسعود نے کہا کہ مقرر تھے پیغمبر خدا کہ نہیں پڑہتے اس ساعت میں جو طلوع صبح ہی۔ مگر یہی نماز
صبح کی مزدلفہ میں اس روز جو دسویں ماہ ذیحجہ کی ہی قال عبد الله هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما ياتي الناس
المزدلفة عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ دو نمازیں نقل کی گئیں ہیں اپنے وقت سے ایک نماز مغرب ہی لوگ مزدلفہ کو آنیکے بعد والفجر حين يبزغ الفجر
دوسری نماز فجر ہی جو وقت کہ طلوع کرے فجر یعنے متصل طلوع صبح کے۔ جیسا کہ بعض کہتے تھے کہ طلوع کی ہی اور بعض کہتے تھے کہ طلوع نہیں کی ہی اور حضرت نے وحی یا فراست
کاملہ سے معلوم کیا تھا قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يفعله ابن مسعود نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہی کہ یہہ کرتے تھے **باب**
من قدم ضعفة اهله بليل باب بیان میں اس شخص کے کہ اپنے لوگوں سے ناتوان عورتوں اور کم عمر لڑکوں یا بوڈہوں یا بیماروں کو آگے لایا رات سے
فيقفون بالمزدلفة ويدعون ويقدم اذا غاب القمر پس وے ٹھہرے رہتے ہیں مزدلفہ میں اور دعا کرتے ہیں اور قدوم لاتے ہیں جس وقت کہ غائب
ہو جاوے اس شب **حدثنا** يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب قال سالم وكان عبد الله بن عمر يقدم
ضعفة اهله فيقفون عند المشعر الحرام بالمزدلفة بليل فيذكرون الله ما بدا لهم سالم نے کہا کہ کرتے تھے ابن عمر آگے لاتے ناتوانوں
کو اپنے لوگوں سے پس وے ٹھہرے رہتے نزدیک مشعر حرام کے مزدلفہ میں رات کے وقت پس ذکر کرتے خدا تعالی کا جو چیز کہ ظاہر ہوتی اور اسکے خاطر میں گذرتی اسکا الہی سے

ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ پھر رجوع کرتے امام مزدلفہ میں کھڑے رہنے کے آگے اور منا کی طرف آنے کے آگے فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُقْدِمُ بَعْدَ ذٰلِكَ پس کوئی انمیں سے وہ شخص تھا کہ قدوم لاتا منا کو نماز فجر کے وقت۔ اور بعض انمیں سے وہ شخص تھا کہ قدوم لاتا اسکے بعد فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ پس جب آتے رمی کرتے کنکروں سے وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور تھے ابن عمر کہ کہتے کہ رخصت دی انکے حق میں پیغمبر خدا نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ابن عباس نے کہا کہ بھیجا مجھے پیغمبر خدا نے مزدلفہ سے رات کے وقت **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ ابن عباس کہتے تھے کہ میں اس جماعت سے ہوں کہ آگے بھیجا حضرت نے مزدلفہ کی شب اپنے لوگوں کے ناتوانوں میں منا کے طرف **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ حدیث کی عبداللہ غلام بی بی اسما کا اسما بنت ابوبکر صدیق سے یہ کہ اس بی بی نے نزول کیا مزدلفہ کی رات نزدیک مزدلفہ کے ثُمَّ قَامَتْ فَصَلَّتْ فَقَامَتْ سَاعَةً پس کھڑی رہیں جس رات میں کہ نماز پڑھتی ہیں اور نماز پڑھی ایک ساعت ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا پھر کہا اے بیٹے حجوٹے فرزند میرے کیا چاند پوشیدہ ہوا میں نے کہا نہیں فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ پھر نماز پڑھی ایک ساعت پھر کہا اے میرے حجوٹے فرزند کے آیا چاند غائب ہوا میں نے کہا ہاں غائب ہوا قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا پس بی بی اسما نے کہا کہ کوچ کرو پس ہم نے کوچ کیا فَمَضَيْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ پس ہم نے گذرا اس جگہ تک جو رمی جمرۂ عقبہ کی کی ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا پھر رجوع کیا رمی سے اور نماز پڑھی اپنی منزل میں فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهْ مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا پس میں نے اسسے کہا کہ ای بی بی ہم گمان نہیں رکھتے ہیں اپنا مگر یہ کہ نماز پڑھی ہم نے اندھیری میں یعنے عادت کے غیر وقت میں۔ هنتا ایک لفظ ہی کہ اس سے عورت کو خطاب کرتے ہیں قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ بولی اے حجوٹے لڑکے تحقیق پیغمبر خدا نے رخصت دی ہی عورتوں کے لئے۔ ظعن ضم ظاء وعین مہملہ سے۔ اور سکون عین مہملہ سے بھی جمع ظعینہ کا ہی۔ عورت کے معنے میں جنگ کہ وہ ہودج میں ہو۔ اور فقط ہودج کے معنے میں بھی آیا ہی اسمیں عورت رہے یا نہ رہے کذا فی القاموس والصحاح۔ بی بی اسما نے جو کہا کہ حضرت نے اذن دیا امام مالک نے دلیل لی ہی کہ مزدلفہ میں شب رہنا واجب نہیں ورنہ بقدر منصف شب کا قطع نہوتا جیسا کہ وقوف عرفات واجب ہی۔ اور حدیث مذکور اسکی منافی نہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَأَذِنَ لَهَا عائشہ نے کہا کہ اذن چاہا بی بی سودہ نے حضرت سے مزدلفہ کی شب کہ وہ جسیم تھیں اور جلد چل نہیں سکتی تھیں پس اپنے اسکو اذن دیا فاموس میں کہتا ہی کہ ثبط بوزن کتف اسکو کہتے ہیں جو اپنے کام میں تیز اور چالاک نہو **حَدَّثَنَا** أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ بی بی عائشہ سے کہا کہ ہم نے مزدلفہ میں نزول کیا۔ پس بی بی سودہ نے حضرت سے اذن چاہا کہ لوگوں کے ہجوم سے آگے مزدلفہ سے چلیں وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ اور وہ ایک عورت سست چلنے والی تھی پس حضرت نے اسکو اذن دیا لوگوں کے ہجوم سے آگے وَأَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ اور اقامت کی ہم نے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے مزدلفہ میں پس چلے ہم حضرت کی رخصت سے فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا پس اگر ہم ہوتے کہ اذن طلب کرتے حضرت سے جیسا کہ اذن طلب کیا سودہ نے خوشتر تھا میرے پاس ہر خوش کرنیوالی چیز سے

باب مَتَى يُصَلَّى الْفَجْرُ بِجَمْعٍ باب اس بیان میں کہ نماز فجر کی مزدلفہ میں کب پڑھی جاوے **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ میں نہیں دیکھا پیغمبر خدا کو کہ نماز پڑھی ہو غیر وقت میں مگر دو نماز جمع بین المغرب والعشا

الجزء السابع

وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا جمع کیا مغرب اور عشا کو جمع تاخیر پس نماز مغرب کی اسکے غیر وقت مین پڑہے اور نماز فجر کی وقت عادت سے اگے پڑہے۔ بعض کہتے ہین کہ نماز فجر کی اگے اسوقت کے پڑہی کہ طلوع صبح سب پر ظاہر ہوا اور حضرت پر ظاہر ہوئی وحی سے۔ پڑہے ہر دو توجیہ سوق حدیث کے خلاف ہین ہی۔ کس لئے کہ صلی میقاتہا یکسان ہی ہر دو نماز ہین مغرب بلاشبہ غیر وقت مین ہی۔ یا کہ فجر بھی اسیطرح ہو۔ اور یہ حصر بھی خالی اشکال سے نہین۔ اسلئے نماز ظہر و عصر مین بھی عرفات مین جمع تقدیم واقع ہوئی پس عصر بھی غیر وقت مین پڑہے ہون **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ عبد الرحمن بن یزید نے کہا کہ نکلا مین ساتھ عبد اللہ بن مسعود کے طرف مکہ معظمہ کے پھر آئے ہم مزدلفہ کو پس پڑہی دو نمازین کل صلوٰۃ وحدہا باذان واقامۃ والعشاء بینہما ہر نماز تنہا ساتھ اذان و اقامت کے اور طعام تناول کیا درمیان دو نماز کے ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ پھر نماز فجر کی پڑہی اسوقت کہ طلوع کی صبح واقع مین یعنے نماز کو اسوقت اغاز کی کہ کوی کہنے والا کہتا کہ طلوع ہوئی فجر۔ اور کوی کہنے والے کہتا کہ طلوع نہین کی ہی فجر ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ پھر کہا ابن مسعود نے کہ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یہ دو نمازین نقل کی گئین ہین اپنے وقت سے اس جگہ جو مزدلفہ ہی المغرب والعشاء فلا یقدم الناس جمعا حتی یعتموا وصلوۃ الفجر ہذہ الساعۃ المغرب اور صلوۃ الفجر منصوب ہین بدل ہین ہاتین الصلوتین کے یعنے دو نماز جو نقل کی گئین ہین مغرب ہی پس قدوم نہ لاوین لوگ مزدلفہ کو یہان تک کہ اوین شب کی اندہیری مین۔ اور نماز فجر کی اس ساعت مین ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ پھر کھڑے رہے ابن مسعود یہان تک روشن ہوئی صبح اور منتشر ہوا نور اسکا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ پھر کہا ابن مسعود نے کہ اگر امیر المومنین عثمان مزدلفہ سے اوے اب جو وقت اسفار کا ہی اور افتاب طلوع نہین کیا ہی تو پہنچے گا سنت نبوی کو اور حضرت کے عمل کے موافق آیا ہوگا۔ اور قریش کا خلاف کیا ہوگا جو ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اور طلوع افتاب کے وقت نکلتے تھے فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ پس نہین جانتا ہون مین کہ آیا قول ابن مسعود کا کہا سنت یہہی زود تر تھا یا نکلنا امیر المومنین کا اور امتثال ساتھ سنت نبوی کے زود تر تھا۔ حاصل یہہ کہ اسی ساعت مین جو ابن مسعود نے کہا کہ طلوع افتاب سے اگے نکلنا سنت ہی عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ نکلے۔ اس تقریر سے جو ہم نے کی یہہ مقولہ فما ادری کا ابن مسعود کے راوی عبد الرحمن کا مقولہ ہی۔ کرمانی نے کہا کہ قول ابن مسعود کا ہی۔ اور شیخ ابن حجر نے اسکا تخطیہ کیا اور کہا ہی کہ اس تقدیر مین ماقبل بعد کے ساتھ مربوط نہین ہوتا ہی جیسا کہ بادنی توجہ ظاہر ہوتا ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ اگر ضمیر غائب کی اسکے قول کے طرف بطریق التفات کے ہو اور تقدیر قال کی لا اوری پر کرین ایک ربط پیدا کرتی ہی باین ہمہ مدار روایت پر ہی کہ یہہ قول ابن مسعود کا ہی یا انکے راوی کا فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ پس ہمیشہ تلبیہ کرتا یہان تک کہ رمی جمرۂ عقبہ کی کیا نحر کے دن جو دسوین ماہ ذیحجہ کی ہی قسطلانی فاعل یلبی کا ابن مسعود کو رکھا اگر عثمان ذو النورین کو فاعل رکھین عبارت سے دور نہین واللہ اعلم

باب

مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ باب اس بیان مین کہ حاجی مزدلفہ سے کب نکلے **حدثنا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ ابو اسحٰق نے کہا کہ مین نے عمرو بن میمون سے سنا کہ کہتا تھا کہ مین نے عمر فاروق کو دیکھا کہ نماز فجر مزدلفہ مین پڑہی پھر کھڑے رہے فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ پس عمر فاروق نے کہا کہ مقرر مشرکون کی عادت تھی کہ مزدلفہ سے نہین نکلتے تھے یہان تک کہ طلوع کرے افتاب اور کہتے تھے کہ طلوع کرے افتاب تجہ پر ای ثبیر اشرق بصیغہ امر اور ثبیر بفتح ثا مثلثہ و کسر باء موحدہ وزن بعیر نام ایک کوہ کلان کا ہی مزدلفہ مین۔ ایام جاہلیت مین جنگ افتاب طلوع نکرتا مشرکان مزدلفہ سے اس پہاڑ پر نہین اتے تھے وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ اور تحقیق حضرت نے انکی مخالفت کی اور طلوع افتاب سے اگے نکلے ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ پھر حضرت جمرۂ عقبہ پر منا مین طلوع افتاب سے اگے۔ احتمال ہی کہ فاعل افاض کا عمر بن خطاب ہو اگر ثم افاض عطف خالف پر ہو پہلے معنے پر ہی۔ اور اگر عطف صلی یا ثم۔ وقف رکھین دوسرے معنے پر ہی

باب التلبية والتكبير غداة النحر حتى ترمي الجمرة والارتداف في السير

باب بیان مین لبیک اور اللہ اکبر کہنے کے روز نحر کے صبح کو۔ یہان تک کہ رمی جمار کی جاوے۔ اور بیان مین ردیف کرنے کے راہ چلنے مین مزدلفہ سے منیٰ تک **حدثنا** آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ

حدثنا ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان اسامۃ کان ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرفۃ الی المزدلفۃ ثم ارد الفضل من المزدلفۃ الی منی قال فکلاھما قال لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ العقبۃ ابن عباس سے مروی ہی کہ اسامہ بن زید حضرت کے پیچھے سوار تھا عرفات سے مزدلفہ تک پھر ثم ارد الفضل من المزدلفۃ الی منی پھر حضرت نے اپنا ردیف کیا فضل بن عباس کو مزدلفہ سے منیٰ تک قال وکلاھما قالا لم یزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ العقبۃ ابن عباس نے کہا کہ اسامہ و فضل ہر دو نے کہا کہ حضرت ہمیشہ راہ میں تلبیہ کہتے تھے یہاں تک کہ رمی جمرۂ عقبہ کی کرتے۔ ان ہر دو حدیث میں جو اسباب بین لاذکر کا نہیں۔ ابن خزیمہ نے روایت سے ابن عباس کے فضل سے لایا ہی کہ ہر کنکر کے ساتھ جو والے تلبیہ اور تکبیر کہے۔ ظاہر ایسے اسناد شرط مولف پر نہیں

باب من تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی

اخرایت تک۔ پس جو شخص کہ تمتع چاہے اور نفع دہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے تقرب میں ساتھ ادا کرنے عمرے کے احرام حج تک یعنے آگے انتفاع لینے کے تقرب دہ ہونے سے جو کے پس سہل ہی وہ چیز جو میسر ہو اسکو ہدی سے گوسفند ہو یا شتر وغیرہ۔ اور یہ ہدی حکم اضحیہ کا رکھتی ہے جایز ہی یہ کہ یہ شخص اس سے کھاوے امام اعظم کے پاس اور شافعی کہتے ہین کہ یہ دم جنایت ہی بسبب تاخیر کرنے کے احرام حج کے میقات سے

حدثنا اسحق بن منصور قال اخبرنا النضر قال اخبرنا شعبۃ قال اخبرنا ابو جمرۃ قال سالت ابن عباس عن المتعۃ فاخبرنی بھا ابو جمرہ نے کہا کہ مین نے ابن عباس کو جواز متعہ سے سوال کیا یعنے عمرے سے جو حج سے آگے ایام حج مین کرتے ہین پس خبر دی مجھ کو اس سے یا سکا اذن دیا وسالتہ عن الھدی فقال فیھا جزور او بقرۃ او شاۃ او شرک فی دم اور مین ان سے سوال کیا ہدی سے کہ اس سے واجب کیا ہی تو کہا کہ اس مین شتر ہی یا گاؤ یا بکرا یا حصہ شرکت کا جو اونٹ اور گاؤ مین ہو۔ اور روایا سات شخص سے قال وکان ناسا کرھوھا فلما قربت فی المنام کان انسانا ینادی حج مبرور ومتعۃ متقبلۃ ابو جمرہ نے کہا کہ گویا بعض لوگ ناخوش رکھتے ہین متعہ کو۔ جیسا کہ عمر بن الخطاب سے منقول ہی اور عثمان بن عفان سے اور اوروں سے منقول ہی۔ پھر مین خواب کیا اور خواب مین دیکھا کہ گویا ایک مرد ندا کرتا ہی کہ حج مبرور ہی اور متعہ مقبول فاتیت ابن عباس فحدثتہ فقال اللہ اکبر سنۃ ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم پس ابو جمرہ نے کہا کہ اس خواب کے بعد مین ابن عباس کے پاس آیا پس انسے اپنا خواب بیان کیا تو انہون نے از روے تعجب کے کہا کہ یہ ایسا خواب ہی کہ موافق سنت کے ہی اور یہ طریقہ ابو القاسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور کہتے ہین کہ یہان سنت مقابل فرض کے نہین کہ اس لئے کہ سنت افراد ہی راجح ہی قال وقال ادم ووھب بن جریر وغندر عن شعبۃ عمرۃ متقبلۃ وحج مبرور یعنے یہ تین شخص شعبہ سے۔ بخلاف روایت نضر کے شعبہ سے بدل متعہ کے عمرہ اور تقدیم وتاخیر سے اس کلام کے نقل کی ہین

باب رکوب البدن

باب بیان مین جواز سواری کے بدنہ پر بدن بضم باء موحدہ وسکون دال مہملہ ہی۔ اور وہ شتر اور گاؤ ہی مجاہد کہتا ہی کہ بدن نہین رہتا ہی مگر شتر۔ اور بعض کہتے ہین کہ جو چیز کہ ہدی کی جاوے شتر اور گاؤ بھیلے اور بکرے سے وہ بدن ہی وقولہ تعالیٰ والبدن جعلنا لکم من شعائر اللہ اور بیان مین قول الٰہی کے جو فرماتا ہی کہ اور بدن کیا ہم نے اسکو تمھارے لئے جس حال مین کہ دین کے علامتون سے ہے کہ مشروع کیا ہی اسکو اللہ نے الی المحسنین اخرایت تک جو بشر المحسنین ہی۔ ابو ذر اور ابو الوقت جو مولف کے معتبر راویون سے ہین اسیقدر ذکر کئے ہین۔ اور کریمہ جو وہ بھی راویہ معتبرہ ہی تمام آیت کا ذکر کی ہی اور وہ یہ ہی لکم فیھا خیر تمھارے لئے بدنہ مین خوبیان ہین سوار ہونے اور دودھ دہونے سے جیسا کہ روایت کی ہی ابی حاکم نے اسناد صحیحہ سے ابراہیم نخعی سے لکم فیھا یعنی من شاء رکب ومن شاء حلب فاذکروا اسم اللہ پس ذکر کرین نام خدا تعالیٰ کا اسپر وقت ذبح کے اس طور پر کہ کہین اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر منک والیک صواف جس حال مین کہ کھڑے ہین اور ایک پاؤن باوان یا ہاتھ باوان انکا باندھے ہون فاذا وجبت جنوبھا فکلوا منھا پس جس وقت کہ پہلو انکا زمین پر گرے یعنے انکی جان جاوے تو انسے کھاؤ واطعموا القانع والمعتر اور کھلاؤ اس سایل کو جو قناعت کرے اس چیز پر جو تم نے دی ہو۔ یا اس قناعت کرنیوالے کو جو سوال نکرے اور اس شخص کو جو سوال کرے کذالک سخرناھا لکم لعلکم تشکرون اسیطرح مسخر کرتے ہین ان کو تمھارے لئے شاید کہ تم شکر کرو۔ یعنے ایک ہاتھ باندھ کے جو تم ذبح کرتے ہو ہم انکو تمھارے مسخر نہین انکو تمھارے لئے۔ باوجود انکے قوت وجسامت کے۔ شاید کہ تم شکر کرو اس انعام پر۔ اور اس سے تقرب دہ ہونے ساتھ اخلاص کے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوی منکم ولیکن پہنچتی ہی خدا تعالیٰ کو وہ چیز جو اسکے قرین ہی تمھارے دلکی پرہیزگاری سے جو موجب نیت صالح اور اخلاص کی ہی اس حکم کے امتثال مین بذلک

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اسیطرح تحریر کیا ہی انکو تمہارے واسطے تاکہ جانو عظمت و کبریائی اللہ کی اس چیز پر جو ارادہ کیا تمہارے لئے واسطے پہچاننے اپنی بزرگی کے اور اسکے تقرب مین صدق و اخلاص حاصل ہو یعنے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور خوش خبری پہنچا دو نیکوں کے لئے کذا فی البیضاوی قَالَ مُجَاهِدٌ سُمِّيَتِ الْبَدَنَةُ لِبُدْنِهَا اَیْ كِبَرِهَا مجاہد نے کہا کہ بدنہ نام ہونیکی وجہ اسکی فربہی اور جسامت کے سبب سے ہی يُقَالُ بَدُنَ اِذَا عَظُمَ آدمی کو بدن کہا جاتا ہی جبوقت کہ اسکا جثہ قوی اور ضخیم ہوجائی۔ اور جبوقت کہ دراز عمر کا ہو بدن پر تشدید دال کہا جاتا ہی وَالْقَانِعَ السَّائِلُ اور قانع جو آیت مین واقع ہوا سائل کے معنے مین ہی وَالْمُعْتَرَّ الَّذِيْ يَعْتَرِيْ بِالْبَدَنِ مِنْ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ وَيَعْرِضُ مَالْمَسْئَلَةَ اور معترہ شخص ہے کہ گشت کرتا ہی دروازون پر بدن کے لئے غنی اور فقیر سے سوال سے پیش آتا ہی۔ مجاہد نے روایت کی ہی کہ قانع تیرا ہمسایہ ہی جو منتظر کسی چیز کا ہی۔ اور کرمانی نے زمخشری سے نقل کی ہی کہ قانع وہ ہی کہ راضی رہے اس چیز پر جو رکھتا ہو یا دیا جاوے بغیر سوال کے اور معترہ وہ ہی کہ سوال کرے وَشَعَائِرُ اسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا شعائر معنے مین عظیم اور اچھا کرنے بدن کے ہی یعنے اشارہ کرتا ہی اس معنے سے باضافت طرف اللہ تعالی کے وَالْعَتِيْقِ عَتَقَهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ اور عتیق جو آیت وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ مین واقع ہوا معنے مین اسکی آزادی کے ہی ظالمون کے ہاتھ سے وَيُقَالُ وَجَبَتْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ کہا جاتا ہی وجبت معنے زمین پر گرنے کے وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ اور اسی باب سے ہی یہ قول معنے مین گرنے آفتاب کے ہی زمین پر غروب ہونیکے معنے مین حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ چلاتا ہی بدنہ کو جو کہ شتر ہدی کا تھا۔ پس فرمایا کہ سوار ہو اسپر فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ وہ کہنے لگا کہ یہ شتر ہدی کا ہی کسطرح سوار ہوون فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فرمایا سوار ہو وائے تجھ پر یہ دوسری بار فرمانے یا تیسری بار حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا ثَلَاثًا **باب** مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ باب حکم مین اس شخص کے کہ اپنے ہدی چلائی خواہ حل سے ہو یا حرم سے حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ قَالَ ابن عمر نے کہا کہ قران کیا حضرت نے درمیان حج وعمرہ کے حجۃ الوداع مین وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ اور ہدی لائی اور چلائی اپنے ساتھ ہدی کو ذوالحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ ہی وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ پس ابتدا کیا حضرت نے پس تلبیہ کہا ثنائے احرام مین ساتھ عمرے کے۔ اور تلبیہ کہا ساتھ حج کے۔ اور احادیث سابقہ سے معلوم ہوا کہ حضرت نے جدا احرام حج کے لئے نہ باندھا فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ پس قران کیا لوگون نے حضرت کے ہمراہ عمرے کے ساتھ طرف حج کے فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ پس تھا لوگون سے کوئی شخص کہ ہدی اپنے ہمراہ لائی اور ہدی چلائی تھی۔ اور بعض انسے کوئی تھا کہ ہدی نہ لی فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ يَقْضِيْ حَجَّهُ پس جب حضرت قدوم لائے مکہ معظمہ کو تو لوگون کو فرمایا کہ جو شخص کہ تمہارے سے ہدی لائی مقررہ احرام سے نہ نکلے اور مباح نکرے آپ پر اس چیز سے جو حرام کیا اپنے پر احرام سے یہان تک کہ تمام کرے حج کو وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ اور جو شخص کہ تمہارے سے ہدی نلائی تو اسکو چاہئے کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کرے درمیان صفا و مروہ کے اور کترے بال کو قصر کرے اور احرام سے نکلے یہان بال کا قصر فرمایا نہ حلق۔ اگرچہ قصر سے حلق افضل ہی۔ اسلئے کہ تا بال باقی زہین۔ اور احرام حج سے نکلنے کے بعد حلق کرے ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ پھر احرام باندھے عرفات پر جاتیکے وقت واسطے حج کے فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ اور جو شخص کہ ہدی نہاوے تو چاہئے کہ روزہ رکھے تین روزے حج کے ایام مین۔ اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر کے طرف پھرے فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ پس طواف کیا حضرت نے بیت اللہ کا جبوقت کہ مکہ معظمہ مین آئے بوسہ دیا حجر اسود کو جس حال مین کہ ابتدا کیا استلام سے ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً پھر عمل کیا اور تندرہ چلے تین طواف مین

الجزء السابع

اور پیر دل کے مشی کی چار طواف میں فرکع حین قضی طوافہ بالبیت عند المقام رکعتین پس نماز پڑھی جبوقت کہ طواف کیا بیت اللہ کا نزدیک مقام ابراہیم کے دو رکعت ثم سلم فانصرف فاتی الصفا فطاف بالصفا والمروۃ سبعۃ اطواف پھر سلام دیا نماز سے اور پھرا اس سے پھر کوہ صفا پر آئے پھر صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کئے ثم لم یحلل من شیء حرم علیہ حتی قضی حجہ ونحر ھدیہ یوم النحر پھر حلال نہ کیا اس چیز کو جو حرام ہوئی تھی اس پر یہاں تک کہ تمام کیا حج کو اور ذبح کیا ہدی کو نحر کے روز جو دسویں ماہ ذی الحج کی ہی وافاض فطاف بالبیت ثم حل من کل شیء حرم منہ پھر عرفات سے آئے اور طواف افاضہ کیا پھر حلال کیا وہ جو حرام ہوا تھا احرام باندھنے سے وفعل مثل ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیا مانند اس چیز کے جو حضرت نے کیا کہ ہدی چلائی تھی اور بعض حواشی میں ضمیر فعل کی ابن عمر کے طرف رکھتے ہیں **باب** من اھدی وساق الھدی من الناس باب بیان میں اس شخص کے کہ ہدی لائی اور لوگوں نے ہدی چلائی وعن عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی متعتہ بالعمرۃ الی الحج عروہ سے روایت ہے کہ مقرر بی بی عائشہ نے اس کو خبر دی پیغمبر خدا سے باب بین تمتع آپ کے ساتھ عمرہ کے احرام حج تک فتمتع الناس معہ بمثل الذی اخبرنی سالم عن ابن عمر پس تمتع کیا لوگوں نے حضرت کے ساتھ مانند اس کے جو خبر دی مجھے سالم ابن عمر سے اور اس نے حضرت سے **باب** من اشترى الهدى من الطريق باب بیان میں اس شخص کے کہ خریدے اس جانور کو کہ بیت الحرام کو لیجاتا ہی راہ کے درمیان سے خواہ حرم ہو یا حل روایتی **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد عن ایوب عن نافع قال قال عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم لابیہ اقم فانی لا امنہا ان تصد عن البیت نافع نے کہا کہ عبد اللہ نے اپنے باپ ابن عمر کو کہا کہ اقامت کیجئے یعنے اس سال حج کو بجائے مقرر میں ایمن نہیں ہوں فتنہ سے کہ آپ روکے جاؤ بیت اللہ کو پہنچنے سے قال اذا افعل کما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمر نے کہا کہ اسوقت میں کرتا ہوں جیسا کیا تھا پیغمبر خدا نے جبوقت کہ حدیبیہ میں روکے گئے اور احرام سے باہر آئے وقال اللہ تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ مقرر تمہارے لئے ہی پیغمبر خدا میں اچھی متابعت فانا اشھدکم انی قد اوجبت علی نفسی العمرۃ فاھل بالعمرۃ من الدار اور میں گواہ لیتا ہوں تم کو کہ مقرر میں نے واجب کیا ہی اپنی ذات پر عمرہ - پس تلبیہ کیا عمر کے لئے اپنے گھر سے - اس جگہ جواز احرام کا میقات کو پہنچنے کے آگے معلوم ہوا قال ثم خرج حتی اذا کان بالبیداء اھل بالحج والعمرۃ کہا عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے کہ نکلے ابن عمر یہاں تک کہ جب صحرا میں تھے لبیک کہے حج و عمرہ ہر دو کے لئے وقال ما شان الحج والعمرۃ الا واحد کہا نہیں ہی حال حج و عمرہ کا مگر ایک ہی عمل میں ثم اشترى الهدى من قديد پس خرید کیا ہدی کو موضع قدید سے جو صل میں ہی ثم قدم مکۃ فطاف لھما طوافا واحدا پس طواف کیا ایک طواف واسطے حج اور عمرے کے فلم یحل حتی احل منھما جمیعا اور باہر نہ آیا احرام سے یہاں تک کہ باہر آیا حج اور عمرے سے جیسا کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں کیا **باب** من اشعر وقلد بذی الحلیفۃ ثم احرم باب جواز حال میں اس شخص کے کہ اشعار کرے ہدی کو اور قلادہ باندھے ذو الحلیفہ سے جو میقات اہل مدینہ کی ہی پھر احرام باندھے اس جگہ سے وقال نافع کان ابن عمر رضی اذا اھدی من المدینۃ قلدہ واشعرہ بذی الحلیفۃ نافع نے کہا کہ تھے ابن عمر جبوقت کہ ہدی لیجاتے مدینہ طیبہ سے تقلید و اشعار کرتے اسکو ذو الحلیفہ سے یطعن فی شق سنامہ الایمن بالشفرۃ ووجھھا قبل القبلۃ اشعار مانتے داہنے جانب کوہان شتر کے بڑی چھری سے اور منہ بدنہ کا قبلے کے طرف کرتے جس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو - یہ بیان اشعار کا ہی - اور اشعار میں علما کو اختلاف ہی امام شافعی کے پاس سنت ہی - اور ابراہیم نخعی و امام ابو حنیفہ سے منقول ہی کہ اشعار مکروہ ہی - علماوی جو علما حنفیہ اور عظماے فقہا و محدثین سے ہی کہتا ہی کہ امام اصل اشعار مکروہ نہ کہا ہی - بلکہ انکے پاس اشعار اہل زمان کا مکروہ تھا کہ زخم اس طرح پر کرتے تھے کہ بدنہ ہلاکت کو پہنچتا - اور وہ اشعار جو حضرت کرتے تھے پوست کو سنام کے طرف ایک پارہ دور کرتے اور خون آلودہ نکرتے - امام ابو حنیفہ نے تقلید پر اکتفا کیا اور جو غرض کہ اشعار سے ہی اس کا حاصل سمجھا - اور اشعار کو جو مکروہ کہا تعذیب کا سبب کر کے لئے ہی - ہدی کو ذبح سے رنگے رنج دینے کا منع شارع سے معلوم ہوا ہی **حدثنا** احمد بن محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا معمر عن الزھری عن عروۃ بن الزبیر عن المسور بن مخرمۃ و مروان قالا خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ زمن الحدیبیۃ فی بضع عشرۃ مائۃ من اصحابہ مسور بن مخرمہ خواہر زادہ عبد الرحمن بن عوف کا ہی اور مروان بن حکم بن العاص جو بنی عم عثمان بن عفان کے ہی اور سرچشمہ اس فساد کا ہی جو صحابہ میں رو دیا - دیکھو مسور اور مروان

الجزء السابع

نے کہا۔ ظاہر ہی کہ وے ہر دو یعنے صحابہ سے ہون کہ نکلے ہیغمبر خدا وقت مین حدیبیہ کے اپنے ایکہزار و چند یارون مین حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِذِی الْحُلَیْفَۃِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ وَاَشْعَرَہٗ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ جبوقت کہ تھے ذی الحلیفہ مین قلادہ باندہا حضرت یعنے ہدی کو اور اشعار کیا اور احرام باندہا عمرے مین **حدثنا** اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَھَا وَاَشْعَرَھَا وَاَھْدَاھَا فَبَعَثَ مَعَھَا اَبِیْ فَلَمْ یَحْرُمْ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ اُحِلَّ لَہٗ ابو نعیم نے کہا کہ بولا ہم سے افلح نے قاسم سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ بولی میں نے قلادے کو بدنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آپ نے قلادہ باندہا اپنے ہاتھ سے اور اشعار کیا ہدی کو پھر بھیجا اسکو ساتھ میرے باپ میرے پس حرام نہوئی آپ پر کوئی چیز جو حلال کی گئی تھی آپ کے لئے اس سے آگے محظورات احرام سے۔ یعنے بھروسے اسی تقلید و اشعار اور سوق ہدی کے محظورات احرام کے آپ پر حرام نہین تھے **باب** فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ باب بیان مین بونے قلادون کے واسطے شتر اور گاو کے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ بی بی حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی لوگون کا کہ احرام سے نکلے اور آپ نہین نکلے قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ فرمایا کہ مین نے باندہا اپنے سر کے بالون کو مانند صمغ کے اور قلادہ کیا مین اپنی ہدی کو پس نہین نکلتا ہون مین احرام سے جبتک کہ باہر آؤن احرام حج سے (مسروعات ۱۳) اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ تعلق سے خالی نہین۔ اس لئے کہ حدیث مین بونا قلادے کا مذکور نہین۔ اور ہدی بھی مطلق ہی مگر یہ کہ ہم کہین غالب وہی کہ قلادہ بونے سے ہی ہوتا ہی اونٹ ہی ہر دو کو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ فَیُقَلِّدُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت ہدی بھیجتے مدینہ سے پس بونتی مین مین نے قلادے آپ کی ہدی کے ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ پھر ہدی بھیجا اسے دوری نہین لیتے اس چیز سے جو دوری لیتا ہی محرم **باب** اِشْعَارِ الْبُدْنِ باب بیان مین اشعار کرنے شتر کے وَقَالَ عُرْوَۃُ عَنِ الْمِسْوَرِ قَلَّدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ بِالْعُمْرَۃِ عروہ نے مسور سے لایا ہی کہ تقلید کی حضرت نے اشعار کیا اسکو اور احرام باندہا وقت مین حدیبیہ کے ساتھ عمرے کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَشْعَرَھَا وَقَلَّدَھَا اَوْ قَلَّدَھَا ابی بی عائشہ نے کہا کہ بولی مین نے قلادے حضرت کے ہدی کے پھر اشعار کیا آپ نے اور تقلید کی انکو یا تقلید کی انکو مین نے۔ یہہ شک راوی کا ہی ثُمَّ بَعَثَ بِھَا اِلَی الْبَیْتِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَمَا حَرُمَ عَلَیْہِ شَیْءٌ کَانَ لَہٗ حِلٌّ پس بھیجا اسکو گھر تک اور رہا مدینہ مین پس حرام نہین تھی آپ پر جو چیز کہ حلال تھی **باب** مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِیَدِہٖ باب بیان مین کہ شخص کے کہ باندہے قلادے اپنے ہاتھ سے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ زِیَادَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَھْدٰی ھَدْیًا حَرُمَ عَلَیْہِ مَا یَحْرُمُ عَلَی الْحَاجِّ حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُہٗ عمرہ نے خبر دی عبد اللہ بن ابی بکر کو کہ زیاد نے بی بی عائشہ کو لکھا کہ ابن عباس کہتے ہین کہ جسنے ہدی چلائی تو اسپر حرام ہی وہ چیز جو حرام ہی حاجی پر کہ احرام باندہا ہو حج کا یہان تک کہ ذبح کرے اپنی ہدی کو قَالَتْ عَمْرَۃُ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ لَیْسَ کَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ ھَدْیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدَیَّ عمرہ کہتی ہی کہ بی بی عائشہ نے جواب دیا کہ ویسا نہین کہ جیسا ابن عباس نے کہا ہین بونی مین قلادے حضرت کی ہدی کے اپنے ہاتھ سے ثُمَّ قَلَّدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ پھر باندہا انکو حضرت نے اپنے دست مبارک سے ثُمَّ بَعَثَ بِھَا مَعَ اَبِیْ پھر روانہ فرمایا اسکو میرے والد ابو بکر صدیق کے ساتھ۔ یہہ اس حج مین تھا کہ حضرت انکو امیر حاج بنا کے بھیجا اور آپ مدینہ طیبہ مین رہے فَلَمْ یَحْرُمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ اَحَلَّ اللّٰہُ لَہٗ حَتّٰی یَحِلَّ الْھَدْیُ پس حرام نکی گئی حضرت پر جو چیز کہ حلال کیا خدا تعالی نے آپ کے لئے یہان تک کہ ذبح کی گئی ہدی **باب** تَقْلِیْدِ الْغَنَمِ باب بیان مین قلادہ باندہنے کے بکری ہدی کے بکرے کو **حدثنا** اَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً غَنَمًا بی بی عائشہ نے کہا کہ ہدی بھیجی حضرت نے ایک بار غنم اور ظاہر ہی کہ اسکی تقلید طریقہ مسنون پر جس جناب کا ہی کی ہون جیسا کہ دوسری حدیث مین

اسکی تصریح ابو نعیم نے کی حدثنا ابو النعمان قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابراهیم عن الاسود عن عائشة
ذلک کنت افتل القلائد لرسول الله صلی الله علیه وسلم فیقلد النعم ویقیم فی اهله حلالا اسکا ترجمہ گذرا حدثنا
ابو النعمان قال حدثنا منصور بن المعتمر ح وحدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان عن منصور عن ابراهیم عن الاسود
عن عائشة رضی الله عنها قالت کنت افتل قلائد الغنم للنبی صلی الله علیه وسلم فیبعث بها ثم یمکث حلالا ابی عاصم
نے کہا کہ تھی میں یعنی قلادے بکری کے حضرت کیلئے۔ پس بھیجا اسکو حضرت نے مکہ معظمہ کو اور آپ ٹھہرے مدینہ منورہ میں جس حال میں کہ حلال و غیر محرم ہیں حدثنا
ابو نعیم قال حدثنا زکریا عن عامر عن مسروق عن عائشة رضی قالت فتلت لهدی النبی صلی الله علیه وسلم تعنی القلائد
قبل ان یحرم باب القلائد من العهن باب اس بیان میں کہ قلادے پشم سے ہیں۔ عہن معنے میں پشم رنگین یا سرخ کے بھی آیا ہی حدثنا
عمرو بن علی قال حدثنا معاذ بن معاذ قال حدثنا ابن عون عن القاسم عن ام المومنین قالت فتلت قلائد هاتین عن
کان عندی بی بی عائشہ نے کہا کہ میں نے قلادے بنائے پشم رنگین سے جو میرے پاس تھا باب تقلید النعل باب بیان میں تقلید کرنے نعل کے ہدی کو نعل
اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد اور فوق واحد پر درست ہی حدثنا محمد هو ابن سلام قال اخبرنا عبد الاعلی بن عبد الاعلی عن معمر
عن یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم رای رجلا یسوق بدنة قال
ارکبها قال انها بدنة قال ارکبها قال انها بدنة قال ارکبها فلقد رایته راکبها یساید النبی صلی الله علیه وسلم والنعل
فی عنقها۔ تابعہ محمد بن بشار ساتابعت کی ہی محمد بن بشار نے معمر کی۔ محمد بن بشار شیخ ابن حجر کا کہتا ہی کہ تحقیق وہ ہی کہ متابعت کر نیوالا علی بن مبارک ہے
قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا علی بن المبارک عن یحیی عن عکرمة عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم محمد بن بشار نے
کہا کہ حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر نے باب ایجلال للبدن باب بیان میں جلوں کے جو ہدی کے اونٹوں کے لئے ہوں۔ جلال بکسر جیم جمع جل کا ہی معنے میں
اس چادر کے جو اونٹ پر ڈالتے ہیں وکان ابن عمر رضی الله عنهما یشق من الجلال ما یؤذی ظهره اذا نحرها ونزع جلالها جسوقت کہ نحر کرتے اسکو کھینچتے اسکے جل کو مخافة ان یفسدها الدم اس اندیشہ سے کہ خراب کرے
اور ضایع کرے اسکو خون ثم یتصدق بها پھر تصدق کرتے جلوں کو حدثنا قبیصة قال حدثنا سفیان عن ابن ابی نجیح عن مجاهد
عن عبد الرحمن ابن ابی لیلی عن علی رضی الله عنه قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اتصدق بجلال البدن
التی نحرت بجلودها علی رقبتها سے مروی ہی کہ حضرت نے مجھ کو حکم فرمایا یہ کہ صدقہ کروں ہدی کے اونٹوں کے جلوں کو جو نحر کئے گئے ہیں اور پوست کو انکے باب
من اشتری هدیه من الطریق وقلده باب جواز میں فعل اس شخص کے کہ خرید کیا ہدی کو اثنائے راہ میں اور قلادہ باندھا اسکو حدثنا
ابراهیم بن المنذر قال حدثنا ابو ضمرة قال حدثنا موسی بن عقبة عن نافع قال اراد ابن عمر رض الحج عام حجة الحروریة فی
عهد ابن الزبیر نافع نے کہا کہ ابن عمر نے ایک سال حج کرنا چاہا کہ جب حروریہ نے قصد کیا عہد میں ابن زبیر کے جو مکہ معظمہ میں دعوا خلافت کا کیا۔ حروریہ بفتح حاء مہملہ و ورا
سے پہلا معصوم اور دوسرا مکسور اور مدمیان ہر دو کے واو ہی۔ حروریہ ایک قریہ ہی نواحی کوفہ کے ہی جانتے کہ یہ قریہ اس جگہ پر ہی کہ جب خوارج نے حضرت علی سے انحراف کیا اس
جگہ پر جمع آئے۔ اور حروریہ خوارج کو کہتے ہیں اور احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ ابن عمر نے جو حج کا ارادہ کیا وہ ابن زبیر کے زمانے میں تھا جو حجاج ظالم نے جنگ پر ارادہ
ہوا تھا اور یہ واقعہ سن تریسٹھ میں تھا۔ اور تطبیق میں ان احادیث کے کہہ سکتے ہیں کہ حروریہ حجاج اور اسکے اتباع کو کہتے ہیں۔ اس جہت سے کہ خوارج امام حق کی اطاعت
سے نکل گئے۔ اور حجاج اور اسکا لشکر بھی دائرہ حق سے باہر ہوا تھا فقیل له ان الناس کائن بینهم قتال وغاف ان یصدوک فقال لقد کان
لکم فی رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع کما صنع پس کہا مقرر تمہارے لئے رسول خدا میں اتباع نیک ہی۔ اسوقت میں کرتا ہوں جیسا کہ کیا تھا حضرت نے
صدیبیہ میں اشهدکم انی اوجبت عمرة گواہ لیتا ہوں میں تم کو کہ مقرر میں نے واجب کیا ہی عمرے کو حتی اذا کان بظاهر البیداء قال ما شان الحج والعمرة

الا ماحد یہان تک کہ ظاہر ہو احرام یہ وہ صحرا جو ذوالحلیفہ کے آگے ہی ہین ہی حال حج اور عمرہ کا مگر ایک اشہدکم انی قد جمعت حجۃ وعمرۃ گواہ لیتا ہون مین تم کو کہ مقرر مین نے جمع کیا ہی حج کو ساتھ عمرے کے واھدی ھدیا مقلدا اور چلائی مین نے ہدی کو جس حال مین کہ قلادہ باندھا ہوا اشتراہ حین قدم فطاف بالبیت وبالصفا والمروۃ خریدا اسکو جسوقت کہ قدوم لایا مکہ معظمہ مین پس طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا و مروہ کے درمیان ولم یزد علی ذلک ولم یحلل من شیء حرم منہ حتی یوم النحر اور زیادہ نہ کیا یعنے طواف اور سعی پر کسی چیز کو اور حلال نہ کیا کسی سے جو چیز حرام تھی روز نحر تک فحلق ونحر پس سر کے بال مونڈے یا اور ذبح کیا ورای ان قد قضی طوافہ للحج والعمرۃ بطوافہ الاول اور اعتقاد کیا کہ مقررہ ادا کیا طواف حج اور عمرہ کا اپنے پہلے طواف سے جو وقوف عرفات کے بعد کیا یعنے حج و عمرہ سے ایک طواف پر اکتفا کیا ثم قال ھکذا صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہا کہ ایسا ہی کیا ہی حضرت نے

باب ذبح الرجل البقرۃ عن نسائہ من غیر امرھن باب بیان مین ذبح کرنے مرد کے ایک گاؤ کو اپنے عورتون کی طرف سے بغیر اسکے کہ وے کہین ہون **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمن قالت سمعت عائشۃ یقول خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لخمس بقین من ذی القعدۃ ولا نری الا الحج عمرہ کہتی ہی کہ مین بی بی عائشہ سے سنی ہی کہ کہتی تھین کہ نکلے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے پانچ روز مین جو باقی تھے ماہ ذی قعدہ سے جس حال مین کہ گمان نہین لیجاتے تھے ہم مگر حج کا فلما دنونا من مکۃ امر رسول اللہ ﷺ پس جسوقت کہ ہم نزدیک ہوے مکہ معظمہ کے حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یکن معہ ھدی اذا طاف وسعی بین الصفا والمروۃ ان یحل جو شخص کہ نہو ساتھ اسکے ہدی جسوقت کہ طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا و مروہ کے تو احرام سے نکلے قالت فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما ھذا قال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ازواجہ پس لایا ہم پر نحر کے گوشت گاؤ کا تو مین نے کہا کہ کیا ہی یہہ تو کہا اس شخص نے جو لایا تھا کہ ذبح کیا حضرت نے اپنے بی بیون کے طرف سے۔ ترجمہ مین لفظ لکھا اور حدیث مین نحر واقع ہوا۔ سو اشارہ کیا ہی کہ نحر معنے مین ذبح کے ہی جیسا کہ اسی حدیث مین سلمان کی روایت سے جو باب بین ہ[illegible] کل البدن کے آئی ہی لفظ ذبح آیا ہی۔ گاؤ کو نحر کرنا علماء کے پاس جایز ہی لاکن ذبح مستحب ہی۔ مولف علیہ الرحمہ نے بی بی عائشہ کے استفہام سے جو استدلال کیا ہی کہ بی بیون کے بلا اذن حضرت نے انکے طرف سے قربانی دی یہہ تکلف سے خالی نہین۔ اس لیے کہ ما ھذا کے استفہام سے ہو سکتا ہی کہ وہ پوچھنا اسطرح پر ہو کہ یہہ گوشت اسی گاؤ کا ہی جو ہمارے طرف سے ذبح کیے ہین۔ یا اسی گاؤ کا گوشت ہی معلوم ہوا کے بعد پوچھنا اس طرح پر تھا کہ آیا ہم اس گوشت سے لینا اور کھانا روا ہی اور ایسے ہی احتمالات ہین قال یحیی فذکرتہ للقاسم فقال انتک بالحدیث علی وجھہ یحیی جو عمرہ سے راوی ہی کہتا ہی کہ مین نے عمرہ کی اس روایت کا ذکر قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے کیا تو انہون نے کہا کہ اس حدیث کو اس وجہ پر لائی ہی کہ جس مین کچھ تغیر و تبدل نہوا **باب** النحر فی منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی باب بیان مین نحر کرنے کے اس جگہہ پر جہان حضرت نے نحر کیا ہی مین **حدثنا** اسحق بن ابراھیم سمع خالد بن الحارث قال حدثنا عبید اللہ عن نافع ان عبداللہ رضی اللہ عنہ کان ینحر فی المنحر قال عبید اللہ منحر رسول اللہ علیہ وسلم نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر نحر کرتے تھے حضرت کے منحر مین **حدثنا** ابراھیم بن المنذر قال حدثنا انس بن عیاض قال حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کان یبعث بھدیہ من جمع من اخر اللیل حتی یدخل بہ منحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع حجاج فیھم الحر والمملوک نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر اپنی ہدی کو مزدلفہ سے آخر شب بھیجا کرتے۔ یہان تک کہ اسکو حضرت کے منحر مین لاتے ان حاجیون کے ساتھ کہ انمین آزاد اور برے رہا کرتے **باب** من نحر بیدہ باب حکم مین اس شخص کے کہ اپنی ہدی کو اپنے ہاتھ سے نحر کرے **حدثنا** سھل بن بکار قال حدثنا وھیب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس وذکر الحدیث اشارہ ہی اس حدیث کے طرف جو یہی اسناد سے باب بین نحر البدن کے لائی ہی قال نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ سبع بدن قیاما اور انس نے کہا کہ نحر کیا رسول خدا اپنے مبارک ہاتھ سے سات شتر جس حال مین کہ وے کھڑے تھے وضحی بالمدینۃ بکبشین املحین اقرنین اور ذبح کیے اضحیہ مین مدینہ منورہ مین دو برے کبرے کہ جن کا رنگ سیاہ سفیدی آمیز ہو بڑے سنگ والے املح اس برے کو کہتے

ہین کہ جسکی سیاہی زیادہ سفیدی سے ہو مختصر آیہ تمتہ اسکے قول کا ہی ذکر الحدیث یہہ باب اس حدیث کے ساتھ غیر روایت ابی ذر مین ساقط ہی **باب** نحر الابل المقیدۃ باب بیان مین نحر کرنہ اس شتر کے جو باندہا گیا ہو **حدثنا** عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا نافع عن یونس عن زیاد بن جبیر قال رایت ابن عمر اتی علی رجل قد اناخ بدنتہ ینحرھا زیاد نے کہا کہ مین نے ابن عمر کو دیکھا کہ ایک کہاؤ پر آئے۔ مفرد بھلا یا ہدی کے اونٹ کو کہ جسکو نحر کرنا چاہتے تھے قال ابعثھا قیاما مقیدۃ سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمر نے کہا کہ اٹھا اسکو جس حال مین کہ کھڑا ہو اور باندہا گیا ہو اور یہہ سنت محمدی ہی علیہ الصلوۃ والسلام۔ اقران زمان اس وصال کا جو قیاما و مقیدۃ ہی بحسب عرف آور ہو سکے کہ قیاما منصوب مصدریہ پر ہو قال شعبۃ عن یونس اخبرنی زیاد شعبہ نے یونس سے لایا ہی کہ خبر دی مجھ کو زیاد نے۔ فائدہ اس قول کا وہ ہی کہ یونس نے زیاد سے بطریق اخبار و سماع کے لایا ہی۔ پس تو تدلیس دور تر ہو گی **باب** نحر البدن قائمۃ باب بیان مین نحر کرنے شتر ہدی کے جس حال مین کہ استادہ ہو وقال ابن عمر رضی اللہ عنہما سنۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن عمر نے کہا کہ لازم پکڑو سنت محمدی کو وقال ابن عباس صوافّ فیہ اما اور ابن عباس نے آیہ اذکروا اسم اللہ علیہا صوافّ کی تفسیر مین کہا کہ صوافّ قیام کے معنے مین ہی یعنے ذکر کرو نام خدا کا ذبح مین جس حال مین کہ کھڑے ہین **حدثنا** سہل بن بکار قال حدثنا وہیب عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین انس نے کہا کہ حضرت نے چہار رکعت نماز ظہر مدینہ طیبہ مین پڑہی اور نماز عصر ذی الحلیفہ مین جو میقات اہل مدینہ ہی دو رکعت حجۃ الوداع مین فبات بہا فلما اصبح رکب راحلتہ فجعل یہلل ویسبح پس خواب کی حضرت ذو الحلیفہ مین اور جب صبح کی سوار ہوئے اپنے مرکب پر پس آغاز کی تسبیح و تہلیل فلما علا علی البیداء لبی بہما جمیعا پس جسوقت بید اپر آئے تلبیہ کے ساتھ حج و عمرہ کے ایکبار فلما دخل مکۃ امرہم ان یحلوا پس جب داخل ہوئے مکہ معظمہ مین لوگون کو حکم فرمایا کہ احرام سے نکلین ونحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ سبع بدن قیاما اور نحر کئے اپنے دست مبارک سے ستر شتر ہدی کے جس حال مین کہ کھڑے تھے وضحی بالمدینۃ کبشین املحین اقرنین اور ذبح کئے اضحیہ کے لئے مدینہ منورہ مین دو گوسپند املق سیاہ و سفید رنگ والے دراز شاخ **حدثنا** مسدد قال حدثنا اسمٰعیل بن علیۃ عن ایوب عن ابی قلابۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظہر بالمدینۃ اربعا والعصر بذی الحلیفۃ رکعتین وعن ایوب عن رجل لعلہ انس کہ یہہ مرد کہ بطور شک کہتے ہین کہ یہہ مرد کہ لعلہ انس ہی لایا وہی ابو قلابہ ہی عن انس ثم بات حتی اصبح فصلی الصبح ثم رکب راحلتہ حتی اذا استوت بہ البیداء اہل بعمرۃ وحجۃ پھر خوابگاہ کیا یہان تک کہ صبح کی پس نماز پڑہی صبح کی پھر سوار ہوئے مرکب پر اپنے جب برابر ہو بید اکے لبیک کہے حج و عمرہ کے لئے

قربانی کے کوئی چیز قصاب کو مزدوری مین نہ دین

باب لا یعطی الجزار من الہدی شیئا باب اس بیان مین کہ دیا جاوے ہدی سے کوئی چیز یعنے اسکی مزدوری مین کوئی چیز ندین۔ **حدثنا** محمد بن کثیر قال اخبرنا سفیان قال حدثنی ابن ابی نجیح عن مجاہد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن علی رضی اللہ عنہ قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی البدن امیر المومنین علی مرتضی کہتے ہین کہ روانہ فرمایا مجھے پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام کہ آپکے امر ہدی کا متولی ہوؤن اور دے سو اونٹ تھے اور مسلم نے حدیث طویل جابر سے روایت کی ہی کہ حضرت ترسٹھ اونٹ آپ نحر کئے اور باقی اونٹ علی مرتضی کے تحویل فرمانے اور انکو اپنی ہدی مین شریک فرمایا فامرنی فقسمت لحومہا ثم امرنی فقسمت جلالہا وجلودہا پھر مجھ کو حکم فرمایا تو مینے لنکے گوشت کو تقسیم کیا پھر حکم کیا تو انکے جل اور پوست کو بھی قسمت کیا وقال سفیان حدثنی عبد الکریم عن مجاہد عن عبد الرحمٰن بن ابی لیلی عن علی رضی اللہ عنہ قال امرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقوم علی البدن وکلا اعطی علیہا شیئا فی جزارتہا فرمایا کہ کھڑا رہون مین ہدی کے اونٹون پر کہ جسکو ذبح کئے ہین اور نہ دون ان مین سے کوئی چیز ذبح کی مزدوری مین جزارت بضم جیم و زا اور بادر میان ہر دو کے الف ہی مزد ذبح کو کہتے ہین اور بکسر عمل جزار کو کہتے ہین۔ یہی جزو حدیث مطابق ترجمہ کے ہی اور حدیث اول ساکت ہی معنے سے ترجمہ کے ولیکن جب بحسب متن وہی حدیث ہی۔ اور ہر دو کو عبد الرحمٰن نے علی بن ابیطالب سے نقل کی گویا حمل کیا ہی اسکو اسی حدیث پر **باب** یتصدق بجلود الہدی باب اس بیان مین کہ تصدق کیا جاوے ہدی کے پوست اور بچا نجاوے اپنے لئے **حدثنا** مسدد قال حدثنا

یحیی عن

یحیی عن ابن جریج قال اخبرنی الحسن بن مسلم وعبد الکریم الجزری ان مجاهدا اخبرهما ان عبد الرحمن بن ابی لیلی اخبره
ان علیا رضی الله عنه اخبره مجاہد نے جزری ہی حسن بن مسلم اور عبد الکریم جزری کو کہ مقرر عبد الرحمن نے جزری مجاہد کو کہ علی مرتضی نے خبر دی اسکو ان
النبی صلی الله علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه وان یقسم بدنه کلها لحومها وجلودها وجلالها ولا یعطی فی
جزارتها شیئا حضرت نے جناب علی کو فرمایا کہ ہدی کے اونٹوں پر قیام کرے اور یہ کہ قسمت کرے تمام گوشت انکا اور پوست اور جل انکے - اور مزدوری مین کوئی چیز
ندیوے **باب** من یتصدق بجلال البدن باب اس بیان مین کہ تصدق کرے ہدی کے اونٹوں کے جلوں کو **حدثنا** ابو نعیم
قال حدثنا سیف بن ابی سلیمان قال سمعت مجاهدا یقول حدثنی ابن ابی لیلی ان علیا رضی الله عنه حدثه قال
اهدی النبی صلی الله علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ثم امرنی بجلودها فقسمتها علی مرتضی نے کہا
کہ ہدی لائے پیغمبر خدا سو شتر پس فرمایا کہ تقسیم کردن گوشت انکا پس مین نے تقسیم کیا پس مجھ کو حکم فرمایا کہ تقسیم کردون انکے جلون کو پس مین نے قسمت کیا پھر مجھ کو
فرمایا کہ قسمت کردن پوست کو انکے پس مین نے قسمت کیا اسکو **باب** واذ بوانا لابراهیم مکان البیت الی قوله فهو خیر له اس
باب کو مترجم کیا اس آیت کے ساتھ جو متضمن ہے اسکو ویذکروا اسم الله فی ایام معدودات اور ذکر کرتے ہین نام خدا کو معین روزون مین جو
عشرۂ ذی حجہ ہی یا ایام تشریق کے علی ما رزقهم من بهیمة الانعام یہ متعلق ہی ساتھ یذکروا اسم الله کے یعنے ذکر کرتے ہین وقت ذبح کے اوپر
اس چیز کے جو روزی دی ہی انکو چارپایون سے جو ہدی ٹھہرے ہین انکو فکلوا منها پس کھاو انکے گوشت سے - یہ امر استحباب کے لئے ہی یا اباحت کے لئے کیونکہ
مشرک لوگ ایام جاہلیت مین اسکا کھانا حرام جانتے تھے واطعموا البائس الفقیر اور کھلاو محتاج درماندگون کو مولف علیہ الرحمہ نے اس باب مین کوی
حدیث اپنی شرط پر نہ پائی اس لئے آیت قرآنی پر اکتفا کیا ہی **باب** ما یاکل البدن وما یتصدق به باب بیان مین اس چیز کے کہ کھایا جاوے اونٹ
سے ہدی کے اور وہ چیز کہ تصدق کیا جاوے ساتھ اسکے قال عبید الله اخبرنی نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما لا یوکل من جزاء الصید و
النذر ابن عمر سے مروی ہی کہ کھایا نہ جاوے اس دم سے کہ محرم شکار کرنے کے سبب سے جزا دیوے اور نہ نذر سے - یعنے مالک کو چاہئے کہ نہ کھاوے اور واجب ہے کہ اسکو
تصدق کرے ویوکل مما سوی ذلک اور کھایا جاوے جو چیز کہ اسکے سوا ہی ہدی اور اضحیہ سے وقال عطاء یاکل ویطعم من المتعة اور عطا نے
کہا کہ کھاوے شکار کے جزا سے اور نذر سے اور کھلاوے اورون کو ہدی سے کہ جسکو دم تمتع بھی کہتے ہین - مذہب عطا کا مذہب ابن عمر کے بالعکس ہے **حدثنا**
مسدد قال حدثنا یحیی عن ابن جریج قال حدثنا عطاء سمع جابر بن عبد الله یقول کنا لا ناکل من لحوم بدننا فوق
ثلث بمنی جابر کہتا تھا کہ تھے ہم نہ کھاتے شتر ہدی کے گوشت سے تین روز سے زیادہ جو ہم منی مین رہتے فرخص لنا النبی صلی الله علیه وسلم
فقال کلوا وتزودوا پس رخصت دی ہم کو حضرت نے اور فرمایا کہ کھاو اور توشہ کرو فاکلنا وتزودنا پس ہم نے اس سے کھایا اور توشہ لیا قال قلت
لعطاء اقال حتی جئنا المدینة قال لا ابن جریج نے کہا کہ مین نے عطا سے پوچھا کہ آیا جابر نے کہا ہی یہان تک کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچے - عطا نے کہا کہ جابر
ایسا نہ کہا - قسطلانی کہتا ہی کہ صحیح مسلم مین لا کی جگہ نعم آیا ہی - اور اسکی جمع وتطبیق مین کہتے ہین کہ عطا فراموش کیا تھا پس لا کہا اور جب یاد آیا نعم کہا انتہی توشید
نہ رہے کہ بخاری کے رواۃ باوجود اس تمام ضبط وثوق کے کسطرح اسی کلمہ لا پر اختصار کیا فتدبر **حدثنا** خالد بن مخلد قال حدثنا سلیمان
هو ابن بلال قال حدثنی یحیی قال حدثنی عمرة فقالت سمعت عائشة تقول خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه و
سلم لخمس بقین من ذی القعدة ولا نری الا الحج عمرہ کہتی ہے کہ مین نے بی بی عائشہ سے سنا کہ کہتی تھین نکلے ہم پیغمبر خدا کے ساتھ پانچ روز مین جو باقی ہے سے
ماہ ذو القعدہ سے اور گمان نہین رکھتے تھے مگر حج کا حتی اذا دنونا من مکة امر رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یکن معه
هدی اذا طاف بالبیت ان یحل یہان تک کہ جب نزدیک پہنچے ہم مکہ معظمہ سے حضرت نے فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ نہو ہدی جو وقت کہ وہ طواف
کرے بیت اللہ کا تو احرام سے نکلے قالت عائشة فدخل علینا یوم النحر بلحم بقر فقلت ما هذا فقیل ذبح النبی صلی الله علیه

جزء صید ونذر کا گوشت کھانے مین اختلاف

وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهِ لِبِی عَائِشَةَ نے کہا کہ پس آئے پاس وہ یا گیا نحر کے دن گوشت گائے کا پس مین پوچھی کہ یہ کیا چیز ہی تو کہا گیا کہ حضرت ذبح کئے ہیں صاحبہ نے بی بیون کے
طرف سے سو اسکا یہ گوشت ہی جو روانہ فرمایا قَالَ یَحْیٰی فَذَکَرْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ اَتَتْکَ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی وَجْهِهٖ یحی نے کہا پس ذکر کی مین
نے یہ حدیث قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے تو کہا کہ عمرہ نے یہ حدیث صحت درستی کے ساتھ تجھے پہنچائی **بَابُ** الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ باب ہی
مین سر منڈوانے سے اگے ذبح مسنون ہونے کے ہی **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ
زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَذْبَحَ وَنَحْوُهٗ ابن عباس
نے کہا کہ پوچھے گئے حضرت اس شخص سے کہ سر منڈا ہا ذبح کرنے سے اگے حالانکہ طریقہ مسنونہ ذبح کرنا اگے ہی - اور ایسے ہی امور سے پوچھے گئے جیسا کہ کرنی طواف رکن کیا رمی
سے اگے فَقَالَ لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین کچھ مضایقہ نہین **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ
الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ
لَا حَرَجَ ابن عباس نے کہا کہ ایک مرد نے حضرت سے عرض کی کہ مین نے طواف زیارت کی رمی کرنے سے اگے فرمایا کہ اس مین کچھ حرج نہین قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ
اَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ کہا مین نے سر تراشا رمی جمار کرنے سے اگے فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین قَالَ عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْقَاسِمِ بْنِ یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ ابْنُ خُثَیْمٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَفَّانُ اَرَاهُ عَنْ وُهَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَعْمَرٌ مقصود مولف یہ الرحمہ کا وہ ہی کہ حدیث لاحرج کی لتنے اسانید سے مروی ہی سب کے سب مقبول اور صحیح ہین **حَدَّثَنَا**
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ پس کہا مین نے رمی کی بعد زوال آفتاب کے فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین - مساء زوال آفتاب کے بعد سے غروب آفتاب تک کہتے ہین قَالَ
حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ قَالَ لَا حَرَجَ کہا مین نے سر تراشا ذبح کرنے سے اگے - فرمایا کہ کچھ حرج نہین - اس مرد سائل کو مبہم لایا احتمال ہی کہ یہ سب سوالات ایک
شخص سے ہوے ہون - اور ظاہر یہ ہی کہ سائلین متعدد ہون - جانا چاہئے کہ اعمال روز نحر کے چار ہین - رمی اور ذبح اور حلق اور طواف اور اس ترتیب سے ادا کرنا سنت
ہی واجب نہین جیسا کہ ان حدیثون سے واضح ہوا **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ
شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ ابو موسی نے کہا کہ قدوم لایا مین پیغمبر خدا
کی خدمت مین جس حال مین کہ وہ مکہ معظمہ کے بطحا مین تھے فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ پس فرمایا کہ آیا تو حج کیا مین نے کہا ہان قَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ
لَبَّیْکَ بِاِهْلَالٍ کَاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کہ تو کس چیز سے تلبیہ کیا مین نے کہا کہ لبیک سے اہلال کیا مانند اہلال پیغمبر خدا کے - اور
ہوسکے کہ یہ لبیک ایک کلام ہو کہ ادب کے جہت سے جواب سے اگے عرف مین خطاب کے کہتے ہین اور جواب وہی ہی جو اسکے بعد مذکور ہی فَقَالَ اَحْسَنْتَ اَنْطَلِقْ
فَطُفْتُ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس فرمایا کہ تو اچھا کیا جا پس مین کعبہ کا طواف کیا اور سعی کی صفا و مروہ مین ثُمَّ اَتَیْتُ اِمْرَاَةً
مِنْ نِسَاءِ بَنِیْ قَیْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِیْ ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَکُنْتُ اُفْتِیْ بِهٖ النَّاسَ حَتّٰی خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ پھر مین آیا
ایک عورت پر جو قبیلہ بنی قیس سے عورات سے تھی پس اسنے کھولی میرے سر کے بال اور مین احرام سے نکلا پھر احرام باندھا حج کا اور مین فتوے دیتا تھا لوگون کو
اس طریق پر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک فَذَکَرْتُهٗ لَهٗ فَقَالَ اَنْ نَاْخُذَ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالتَّمَامِ پس مین ذکر کیا اسکا
عمر فاروق سے جو جانا تھا پیغمبر خدا سے - انہون نے فرمایا ہم اخذ کرین کتاب اللہ سے جو حکم کرتی ہی حج و عمرہ تمام کرنے پر اور نہ نکلنے سے احرام سابق سے چنانچہ
حق تعالی نے فرمایا وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَاْخُذَ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ

حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ اور ہم نذکر یہ حضرت کی سنت اور فعل سے جو باہر نہ آئے احرام سے یہاں تک کہ پہنچے ہدی اپنی جگہ پر اور یہ حدیث سابق میں بیان شافی مذکور ہوی ہی **باب** مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهٗ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَحَلَقَ باب حکم میں اس شخص کے کہ باندھا سر کے بالوں کو گوند سے یا اور کسی ایسی ہی چیز سے احرام کے وقت اور سر منڈانا احرام سے نکلنے کے بعد جمہور علما اس پر ہیں کہ منڈانا ایسے بالوں کا احرام سے نکلنے کے جیسا واجب ہی امام شافعی کہتے ہیں کہ مستحب ہے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ مقرر حفصہ نے کہا یا رسول اللہ کیا حال ہی کہ لوگ عمرے سے باہر آئے اور آپ اپنے عمرے سے باہر نہ آئے قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ فرمایا کہ میں باندھا ہوں سر کو ساتھ احرام کے اور قلادہ کیا ہوں ہدی کو پس احرام سے باہر نہ آتا ہوں یہاں تک کہ ذبح کروں ہدی کو۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث میں حلق کا ذکر نہیں بالکہ ترجمہ میں لایا ہی۔ اور وہ جو تطبیق میں کہتے ہیں کہ حضرت نے حجۃ الوداع میں حلق کیا ہی یہ تطبیق کچھ نہیں۔ اسلئے کہ واب امام بخاری علیہ الرحمہ کا سب جگہ یہ وہی کہ جو احکام ترجمہ میں لاتا ہی انکو احادیث وارد سے مدلل کرتا ہی جیسا کہ باب تالی میں حلق کو ترجمہ میں ذکر کیا اور حدیثیں کہ اسپر دلالت کرتے ہیں لایا ہی

باب الْحَلْقِ وَالتَّقْصِیْرِ عِنْدَ الْاِحْلَالِ باب بیان میں سر منڈانے اور کوتاہ کرنے کے احرام سے نکلنے کے وقت

حدثنا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ ابن عمر کہتے تھے کہ حلق کیا پیغمبر خدا نے اپنے حج میں سر منڈانا سکے فارغ ہونیکے بعد

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر پیغمبر خدا نے فرمایا الٰہی رحمت کر حلق کرنیوالوں یعنے سر منڈانیوالوں پر احرام سے نکلنے کے وقت قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِیْنَ صحابہ نے کہا قصر کرنیوالوں یعنے سر کے بال کترانیوالوں کو بھی داخل رحمت کیجئے یا رسول اللہ تب بھی آپنے دعا کی کہ خدایا رحمت کر حلق کرنیوالوں پر قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِیْنَ صحابہ نے پھر کہا کہ قصر کرنیوالوں کے حق میں دعا کیجئے تب حضرت نے دعا کی کہ الٰہی قصر کرنیوالوں پر رحمت کیجئے وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِیْنَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ لیث نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے نافع نے کہا کہ حضرت نے دعا کی کہ خدایا رحمت کر حلق کرنیوالوں پر ایکبار یا دوبار یہ شک راوی کا ہی۔ اکثر راویوں نے امام مالک کی روایت پر اتفاق کیا ہی کہ حضرت نے حلق کرنیوالوں کے باب میں دوبار دعا کی۔ اور تیسرے بار قصر کرنیوالوں کو بھی داخل دعا فرمایا قَالَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ وَالْمُقَصِّرِیْنَ عبید اللہ عمری نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے نافع نے کہ حضرت نے چوتھے بار دعا کی وَالْمُقَصِّرِیْنَ

حدثنا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ حضرت نے دعا کی کہ خدایا بخش دے سر منڈانے والوں کو قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ قصر کرنیوالوں کو بھی قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوْا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا حضرت نے وہی دعا تین بار کی قَالَ اور چوتھے بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یہاں معلوم ہوا کہ حلق افضل ہی قصر سے منہ کے لئے۔ کہتے ہیں کہ عمرے سے فارغ ہونے کے بعد قصر کرے اسکے بعد حج کو تمام کرے تا ہر دو حکم پر قیام کیا ہو اور حلق اکمل عبادتین میں واقع ہوا اور عورات کے لئے مطلق قصر ہے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے حلق کیا اور صحابہ کی ایک طایفہ بھی۔ اور بعضے صحابہ نے قصر کی ابو سعید خدری نے روایت کی کہ حضرت نے صحابہ کو دیکھا کہ حج کے سال حدیبیہ میں سوا عثمان ذوالنورین اور ابی قتادہ کے پس مغفرت طلب کی حلق کرنیوالوں کی تین بار اور قصر کرنیوالوں کی چوتھے بار

حدثنا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ معاویہ سے مروی ہی کہ کہا میں نے

الجزء السابع

قصہ کیا حضرت کے سر مبارک پر سے ساتھ مشقص کے۔ صواب یہ ہی کہ نے ہر دو عمرے مین جایز ہین مشقص کسر میم و سکون شین معجمہ و فتح قاف و اور بھالا و مہانے سے اس تیر کو کہتے ہین کہ جسکا پیکان ہین ہو۔ اور منقول ہی کہ مشقص پیکان عریض کے معنے مین ہی اور بعض کہتے ہین کہ پیکان دراز ہی نہ عریض **باب** تقضیر المتمتع بعد العمرۃ باب بیان مین قصر کرنے متمتع کے بعد تمام کرنے عمرے کے **حدثنا** محمد بن ابی بکر قال حدثنا فضیل بن سلیمان قال حدثنا موسی بن عقبۃ قال اخبرنی کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ امر اصحابہ ان یطوفوا بالبیت وبالصفا والمروۃ ابن عباس نے کہا کہ جب حضرت مکہ معظمہ کو قدوم لائے اپنے یارون کو فرمایا کہ طواف کرین بیت اللہ کا اور سعی درمیان صفا و مروہ کے ثم یحلوا ویحلقوا او یقصروا پھر احرام سے باہر آوین اور حلق کرین یا قصر کرین **باب** الزیارۃ یوم النحر باب بیان مین طواف کرنے حجاج کے بیت اللہ کا نحر کے روز اور یہہ طواف افاضہ ہی اور اسکو طواف صدر بھی کہتے ہین قال ابو الزبیر عن عائشۃ وابن عباس رضی اللہ عنہم اخر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الزیارۃ الی اللیل ابو زبیر نے بی بی عایشہ و ابن عباس رضی اللہ عنہم سے لایا ہی کہ تاخیر کی حضرت نے طواف زیارت کے لئے رات تک کہتے ہین کہ اس سے مراد یہہ ہی کہ ما بعد زوال تک تاخیر کی۔ اس لئے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت نحر کے دن طواف روزانہ کئے ہین۔ جیسا کہ ابن حبان نے روایت کی ہی کہ حضرت نے رمی جمرہ عقبہ کی پھر طواف زیارت کی اور منہ کے طرف رجوع کئے اور نماز ظہر اور عصر اور مغرب کی منی مین پڑہے پھر سوار ہوکے کعبہ کے طرف دوسرے بار اور دوسرا طواف شب مین کئے۔ اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ حضرت ایام حج کی راتون سے ہر رات طواف کرتے **ویذکر عن ابی حسان** عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور بالبیت ایام منی ابی حسان ابن عباس سے ذکر کرتا ہی کہ حضرت طواف کرتے تھے کعبہ کا ایام منی مین قال لنا ابو نعیم قال **حدثنا** سفیان عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہ طاف طوافا واحدا ثم یقیل ثم یاتی منی یعنی یوم النحر ابن عمر سے مروی ہی کہ مقرر انہون نے ایک طواف کیا طواف افاضہ پھر خواب کیا مکہ معظمہ مین پھر آیا منی مین یعنے نحر کے دن **ورفعہ** عبد الرزاق رفع کیا اس حدیث کو عبد الرزاق نے پیغمبر تک **اخبرنا** عبید اللہ قال حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان عایشۃ رضی اللہ عنہا قالت حججنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فافضنا یوم النحر بی بی عایشہ نے کہا کہ حج کے ہم نے حضرت کے ساتھ پس طواف افاضہ کئے ہم نے نحر کے دن فحاضت صفیۃ فاراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما یرید الرجل من اھلہ پس عذر نسا سے معذور ہو ین ام المومنین بی بی صفیہ اور حضرت نے اسے چاہی وہ چیز جو مرد اپنی عورت سے چاہتا ہی فقلت یا رسول اللہ انہا حائض پس مین نے عرض کی یا رسول اللہ مقرر صفیہ معذور ہوتی ہی قال احابستنا ہی قالوا یا رسول اللہ افاضت یوم النحر فرمایا اسنے ہمکو روکا ہم کو سفر سے عرض کی یا رسول اللہ صفیہ نے طواف افاضہ کیا ہی نحر کے دن قال اخرجوا فرمایا نکلو مکہ معظمہ سے **ف** مترجم کہتا ہی کہ اس قول سے حضرت نے طواف وداع جہور نے کی رخصت دی اسی واسطے مالکیہ کے پاس طواف وداع واجب نہین بلکہ مندوب ہی کہ اسکے ترک کرنے مین دم نہین اگر عورت حایضہ ہوجاوے طواف وداع چھوڑ سکتی ہی۔ اور شافعیہ کہتے ہین کہ وہ واجب ہی جس پر کہ سفر کا ارادہ کیا ہو اور اگر طواف وداع نکرے دم دیوے کہ وہ نسک واجب کو جہور اگر وہ لوٹ آیا بعد نکلنے کے آگے مسافت سفر کے اور طواف کر لیا تو دم اس سے ساقط ہوجاویگا کیونکہ وہ حکم من یقیم کے ہی ہان اگر بعد مسافت سفر کے لوٹ آوے دم ساقط نہوگا کیونکہ اسنے سفر طویل مین استقرار کیا اور طواف لازم نہین حایضہ کو جو پاک ہوی مکے کے باہر اگرچہ حرم مین ہو بخلاف اسکے کہ پاک ہوا گے نکلنے مکہ سے انتہی قسطلانی **ویذکر عن القاسم وعروۃ والاسود عن عایشۃ افاضت صفیۃ یوم النحر** اور ذکر کیا جاتا ہی قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اور عروہ بن زبیر اور اسود سے اور دونون نے بی بی عایشہ سے اس عبارت کے ساتھ کہ طواف افاضہ کیا ہی بی بی صفیہ نے نحر کے روز **باب** اذا رمی بعد ما امسی او حلق قبل ان یذبح ناسیا او جاہلا باب اس بیان مین کہ رمی کی کسی نے بعد زوال آفتاب کے یا سر منڈایا اگے ذبح کرنے کے جس حال مین کہ فراموش ہوا ہی یا نہین جانتا ہی کہ حلق بعد ذبح کے ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا وہیب قال حدثنی ابن طاوس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ فِی الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْیِ وَالتَّقْدِیْمِ وَالتَّاْخِیْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ ابن عباس سے مروی ہی کہ حضرت سے سوال کیا گیا حکم من ذبح کرنیکے اور حلق اور رمی کرنیکے اور تقدیم و تاخیر کرنے مین ان مناسک کے تو فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہین **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْاَلُ یَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًی فَیَقُوْلُ لَا حَرَجَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت پوچھے جاتے تھے نحر کے دن منی مین ان امور سے تو فرماتے کچھ مضایقہ نہین فَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ پس اس سے ایک مرد نے پوچھا اور کہا کہ مین نے ذبح سے اگے حلق کیا فرمایا کہ ذبح کر کچھ حرج نہین وَقَالَ رَمَیْتُ بَعْدَ مَا اَمْسَیْتُ قَالَ لَا حَرَجَ اسی مرد نے کہا کہ مین نے رمی کی بعد زوال کے فرمایا کچھ مضایقہ نہین **باب** الْفُتْیَا عَلَی الدَّابَّۃِ عِنْدَ الْجَمْرَۃِ باب فتوے دینے مین پشت پر جانور کے جمرہ عقبہ کے پاس **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوْا یَسْاَلُوْنَہٗ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ حضرت کھڑے رہے حجۃ الوداع مین پس لوگ آپ سے سوال کرنے لگے سو ایک مرد نے کہا کہ مین نہین جانتا تھا کہ نحر حلق سے اگے ہی پس مین نے حلق کیا ذبح سے اگے فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فرمایا ذبح کر اور اسکی تاخیر کا کچھ مضایقہ نہین فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ اور دوسرا مرد آیا اور کہا کہ مین نہین جانتا سو ذبح کیا مین رمی کرنے سے اگے فرمایا کہ رمی کر کچھ مضایقہ نہین فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ پس پوچھے نہ گئے اس روز کسی چیز سے کہ تقدیم کی گئی اور تاخیر کی گئی مگر یہہ کہ فرمایا تھا کچھ مضایقہ نہین وہ شخص جو ترتیب کو واجب جانتا ہی اور کہتا ہی کہ عدم ترتیب پر دم لازم ہی۔ جیسا کہ امام ابوحنیفہ اور مالک جو اس حدیث کے نزدیک ہین کہتے ہین کہ ترتیب واجب ہی سو اس کے سبب سے ہی باوجود اسکے جزا اس تقصیر کی ایک دم طلب کرتی ہی ایک روایت کی جہت سے جو ابن عباس سے صحت کو پہنچی ہی کہ جو شخص اپنے حج مین کسی چیز کی تقدیم کرے تو ایک خون ریزان کرے اور نہین اس پر کچھ گناہ۔ اسلئے کہ جہل اور نادانی کی راہ سے وہ چیز اس سے صادر ہوئی **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّہْرِیُّ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ شَہِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ کُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ کَذَا قَبْلَ کَذَا ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَقَالَ کُنْتُ اَحْسِبُ کَذَا قَبْلَ کَذَا تحقیق عبداللہ بن عمرو نے حدیث کی طلاء سے کہ حضرت حدیث شریف مین حاضر ہوا جس حال مین کہ خطبہ پڑہتے تھے نحر کے دن۔ پس ایک مرد حضرت کے طرف کھڑا رہا اور کہا کہ مین جانتا تھا کہ اس سے اگے اس طرح ہی۔ پھر دوسرا مرد کھڑا رہا اور کہا کہ مین جانتا تھا کہ ایسا ہی اگے اسکے حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ وَاَشْبَاہَ ذٰلِکَ حلق کیا مین نے ذبح سے اگے اور ذبح کیا مین نے رمی سے اگے اور ایسے ہی کلام کے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ فرمایا کہ تجہ پر کچھ گناہ نہین لَھُنَّ کُلِّھِنَّ فرمایا ان تمام امور کے لئے فَمَا سُئِلَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **حدثنا** اِسْحٰقُ ھُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَاقَتِہٖ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ عیسی نے عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ عبداللہ نے کہا کہ آپ اپنے ناقہ پر پس ذکر کیا حدیث مذکور تابعہ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ متابعت کی ہی صالح کی معمر نے زہری سے **باب** الْخُطْبَۃِ اَیَّامَ مِنًی باب خطبہ پڑہنے مین حضرت کے منی کے ایام مین۔ جاننا کہ یہہ خطبہ متعلقات حج سے نہین ہی اور جو کہ اس خطبہ مین مذکور ہی کوئی چیز حج کے احکام سے نہین بلکہ عام وصیتین ہین۔ اور کسی نے اس سے ایسی چیز نقل نکی جو حج کے ساتھ متعلق ہو۔ اور حضرت ایام حج مین جس خطبہ پڑہے ہین فریضہ کی ساتوین کو اور عرفات و منی مین سو مواعظ و نصایح پر مشتمل تھا **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ

اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قَالُوْا یَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ عَلَیْکُمْ
حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فرمایا پس بتحقیق خون تمہارا اور مال تمہارا اور عزت و آبرو تمہاری تم پر حرام ہی
اس روز کی حرمت کے مانند اس تمہارے شہر میں اس تمہارے مہینے میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد شرعیہ میں مقرر ہی کہ حرمت افعال مکلفوں کے ساتھ متعلق رہتی ہی
پس مراد حرمت سے ان افعال کے اس روز میں ہی جس بلد اور شہر پر کلام کے واقع ہوا سو وہ اس معنے کی تصریح کرتا ہی اور مقصود تشبیہ حرمت ان فعلوں کے اس روز میں اس
جگہ میں ہی۔ اور جب کہ سب مسلمان بکثرت بھی روانہیں رکھتے تھے اسکی اباحت کسی حال میں بھی اور اسکی حرمت اشہر اور سخت تر ہی اسکے ساتھ تشبیہ دی فَاَعَادَھَا
مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ پس اعادہ کیا اس مقالہ کا چند بار پھر اپنے سر مبارک کو اٹھایا اور کہا بار خدایا کیا
پہنچا دیا میں نے حضرت پر احکام الٰہی کی تبلیغ واجب تھی کہ کہے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّھَا لَوَصِیَّتُهٗ اِلٰی اُمَّتِهٖ ابن عباس نے کہا کہ
سو گندی اسکی ذات پاک کی کہ میری جان جسکے ہاتھ ہی۔ یہہ مقالہ حضرت کا ہر آئینہ آپ کی وصیت ہی آپ کی امت کے لئے فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ لَا تَرْجِعُوْا
بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ پس چاہیے کہ پہنچا دے حاضر غائب کو نہ پھرے بعد از میرے تم کافر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی اور
سوال جانے اسکو گویا یہہ تہدیدی اور مقصود وہ ہی کہ بچاوے تمہارے افعال کافروں کے افعال کے ساتھ مشابہ ہوں **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ ابن عباس نے کہا کہ میں نے
حضرت سے سنا کہ خطبہ پڑھتے تھے عرفات میں تابعہ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ حُمَیْدٍ متابعت کی ہی حفص کی ابن عیینہ نے حمید سے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس حدیث کو ترجمہ
باب کے ساتھ مطابقت نہیں ہی مگر یہ کہ مقصود امام بخاری کا وہ ہی کہ ابن عباس سے ہمیں خطبہ عرفات مروی ہی ولیس اگر خطبہ منا میں ہو تا نقل کرتا تخصیص خطبہ عرفات کے
ساتھ۔ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ
اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ وَرَجَاءٌ اَفْضَلُ مِنْ نَفْسِیْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ اَبُوبکرہ نے کہا کہ حضرت نے خطبہ پڑھا نحر
کے دن۔ اور نزدیک ہی امید رکھتے میں کہ وہ کہے میں سے ہم تو کہ نسا روز ہی یہہ روز۔ ہم نے کہا کہ خدا اور رسول دانا تر ہیں فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ
پس تم چپ ہی حضرت یہاں تک کہ ہم کو گمان کیا کہ نام رکھتے ہیں اسکو دوسرا نام قَالَ اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی فرمایا کیا یہہ روز نحر نہیں ہم نے کہا ہاں بار رسول اللہ
قَالَ اَیُّ شَھْرٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فرمایا یہہ کونسا مہینہ ہی ہم نے کہا خدا اور رسول بہت جاننے والے ہیں فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ
سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ چپ رہے یہاں تک ہم کو گمان ہوا کہ اسکا اور نام رکھینگے فَقَالَ اَلَیْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی فرمایا نہیں ہے یہہ ماہ ذیحجہ ہم نے کہا ہاں
قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ
قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اسکا ترجمہ گذرا
اس روایت میں جو زیادہ آیا ہی یہہ ہی اِلٰی یَوْمٍ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ یعنے حرام ہی اس روز تک جو واقعات کہ وقوع اپنے پروردگار سے یعنے موت کے روز تک
اَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ آگاہ ہو آیا میں نے تم کو احکام الٰہی کی تبلیغ کی۔ حاضرون نے کہا ہاں یا رسول اللہ قَالَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فرمایا خداوندا تو گواہ
رہ کہ میں نے تبلیغ جو مجھ پر واجب تھی ادا کر چکا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ پس چاہیے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے۔ پس اکثر
پہنچایا گیا بہت حفظ رکھنے والا اور سمجھنے والا ہی میرے کلام کو۔ سامع سے جو سنا ہے فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
پس پھرو تم بعد میرے مانند کفار کے جو مارین بعض تمہارے گردن بعض کی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ حدیث اور وہ جو گذرا حدیث ابن عباس سے واقع میں وہی ہی کہ حضرت نے روز نحر
کے خطبہ میں فرمایا۔ اس حدیث میں یہہ باتیں نہیں ہیں جو حضرت سکوت کئے اور حاضرون نے اس علم کا تفویض حضرت پر کی۔ پس تطبیق ہر دو حدیث کی وہ ہی کہ حضرت کے کلام

الجزء السابع

پاک میں یہہ سوال دوبار واقع ہوا - ایکبار بصیغۂ اقدرون کے ساتھ اسوقت حاضرون نے تفویض علم کی خدا و رسول کے ساتھ کی - اور دوسری بار بغیر صیغہ ذکر کرکے اسوقت بغیر تفویض کے جواب دیا - اور ابن عباس کی روایت میں ایک اختصار آیا ہی اور یہہ تطبیق حسن ہی اس سے جو کہتے ہین بعض صحابہ نے تفویض کی اور بعض نے نہی بلا تفویض جواب دیا - یا انکو دو واقعہ مین دو مرتبہ بحکے وں خطبہ پڑہے ہین حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيَّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَفَتَدْرُونَ أَيَّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ حَرَامٌ اس روایت مین بھی ایک نوع کا اختلاف ہی کو بنظر بالمعنی واقع ہوا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا ابن عمر نے کہا کہ حضرت نحر کے روز درمیان جمرات کے کھڑے رہے اس حج مین جو حج کئے طبق ان کلمات مذکور کے ساتھ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فرمایا یہہ روز حج اکبر ہی - حج اکبر سے مراد کیا ہی اسمین علی الاختلاف پانچ قول آئے ہین - ایک یہہ کہ روز نحر ہی - یہہ قول علی مرتضی وعبداللہ بن اوفی وشعبی کا ہی - اور روایت کی ہی ترمذی نے مرفوعاً و موقوفاً - اور ابوداود نے ابن عمر سے مرفوعاً - دوسرا یہہ کہ روز عرفہ ہی ابن مردویہ نے روایت کی ہی تفسیر مین اپنے راویوں سے کہ حضرت نے خطبہ پڑہا وحالانکہ عرفات مین تھے بعد حمد وثنا کے فرمایا کہ اما بعد قَالَ أَتَدْرُونَ هٰذَا الْيَوْمُ الْحَجُّ الْأَكْبَرُ اور فرمایا کہ وقوف عرفات ایک رکن کامل ہی کہ فوت ہوتا ہی حج اسکے فوت ہونے سے - پوشیدہ نرہے کہ جو کہ اس حدیث مین ابن عمر نے ذکر کیا نحر کے روز جمرات مین کہا کہ روز حج اکبر کا ہی - پس سرد روز مسمی بحج اکبر ہین تخصیص انکی جیسا کہ ابن مردویہ کے فحوائے کلام سے مفہوم ہوتا ہی درست نہوگا تیسرا سب روز حج کے مراد ہین اور اکثر ہی کہ یوم سے ایام مراد رہتے ہین - جیسا کہ کہتے ہین یوم الجمل ویوحنین ویوم بعاث چوتھا یہہ کہ اکبر قرآن ہی اور اصغر افراد جیسا کہ مجاہد نے کہا - پانچوان حج اکبر حج ابی بکر صدیق اکبر کا نام ہی جو اسکے طرف اشارہ کرتی ہی یہہ آیت قولہ تعالی وَأَذَانٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ اور وہ روز نحر تھا - پس اس جگہہ بھی روز نحر مراد ہوا اور یہہ موافق اسکے قول کے ہی - اور ایک قول وہ ہی کہ حج اکبر حج مبرور مقبول کو کہتے ہین فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ پس حضرت شروع کئے جو کہتے تھے بار خدایا گواہ رہ وَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ اور وداع کئے لوگون کو - پس لوگون نے کہا کہ یہہ حج وداع ہی - یعنے شہرت اس حج کی حج وداع کے ساتھ جو ہوئی اسی سبب سے ہی - **باب** هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى باب اس بیان مین کہ اصحاب سقایہ یعنے وے لوگ جو پانی پلاتے ہین مکہ معظمہ کی حرم مین - یا انکے سوا اور لوگ جو معذور اور بیمار ہین یا وے لوگ جو اپنے ضروری امور مین مشغول ہین وے خواب کرین راتون مین ایام منی کے یا نہ حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ الْعَبَّاسَ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ ابن عمر سے مروی ہی کہ عباس بن عبدالمطلب نے اذن طلب کی پیغمبر خدا سے تا شب کرے مکہ معظمہ مین لیالی منی من اجل سقایتہ فَأَذِنَ لَهُ راتون مین ایام منی کے جہت سے اپنے سقایہ کے پس حضرت نے انکو اذن دی کہ راتون مین مکہ معظمہ مین رہے تَابَعَهُ أُسَامَةُ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ اور متابعت کی ہی محمد بن عبداللہ بن نمیر کی ابو اسامہ لیثی وعقبہ بن خالد ابو مسعود نے - ابو ضمرہ بفتح معجمہ وسکون میم ہی نام اسکا انس بن عیاض ہی اور فتح الباری مین کہا کہ اما اس متابعت کا باوجود انکہ پہلے تین سند ذکر کیا - جہت سے اس سبکی کے ہی جو روایت مین یحیی بن قطنان کے موصول آئے

حج اکبر سے مراد کیا ہی

الجزء السابع

ہین اس حدیث کے بری ہی - جانا چاہیے کہ امام شافعی کے پاس منی مین راتین رہنا واجب ہی - اور اگر اسکا ترک ایک شب مین واقع ہوا ایک دم ہی اور دو شب کے لئے دو دم اور تین شب کے بدل تین دم - اور حنفیہ کے پاس سنت ہی - اور یہہ حدیث مذہب حنفی مین ناظر ہی اور اگر واجب ہوتا عباس کو رخصت ندیتے - اسلئے کہ سقایہ پر عباس کا رہنا ایک امر واجب ولازم نہین ہی **باب** رَمْیِ الْجِمَارِ باب بیان مین سنگریزے ڈالنے کے ہی - جمار جمع جمرہ کا ہی معنے مین آتش پارہ کے - اور معنے مین سنگریزے کے - اور معنے مین سنگریزے ڈالنے کی جگہ کے وَقَالَ جَابِرٌ رَمَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ ضُحًی جابر نے کہا کہ رمی کی حضرت نے نحر کے دن بوقت چاشت وَرَمْیٌ بَعْدَ ذٰلِکَ بَعْدَ الزَّوَالِ اور رمی کی روز نحر کے بعد ایام تشریق مین بعد زوال آفتاب کے اور اسکا وقت غروب تک ہی مستحب یہہ ہی کہ نماز ظہر کے آگے والین **حدثنا** اَبُو نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا مَتٰی اَرْمِی الْجِمَارَ قَالَ قَالَ اِذَا رَمٰی اِمَامُکَ فَارْمِہِ وبرہ نے کہا کہ مین نے ابن عمر سے سوال کیا کہ ہم رمی جمار کسوقت کرین کہا جسوقت کہ تیرا امام رمی کرے یعنے امیر حاج پس تو بھی رمی کر فَاَعَدْتُ عَلَیْہِ الْمَسْئَلَۃَ وبرہ کہتا ہی کہ پس اعادہ کیا مین سوال کو قَالَ کُنَّا نَتَحَیَّنُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَیْنَا ابن عمر نے کہا کہ ہم ترقب وقت کا کرتے - جسوقت کہ زوال آفتاب کا ہوتا ہم رمی کرتے سا ابن عمر نے پہلے اسکو امیر حاج کی موافقت کا حکم کیا کس لئے کہ حکام کی مخالفت منجر بفساد رعایا ہوتی ہی - اور جب مکرر سوال کیا کہ تمان علم تمکو اس چیز سے جو زمان نبوت مین کرتے تھے خبر دی

رمی جمار کا بیان

باب رَمْیِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِی باب بیان مین رمی جمار شروع کرنیکے بطن وادی سے جو پہار کے پاؤن مین ہی مکہ معظمہ کو جانیوالیکے داہنے طرف **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُ اللّٰہِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِی عبد الرحمن نے کہا رمی کی عبد اللہ ابن مسعود نے بطن وادی سے فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا یَرْمُوْنَہَا مِنْ فَوْقِھَا پس مین نے کہا ای ابو عبد الرحمن مقرر لوگ رمی کرتے ہین جمرہ عقبہ کو بالا وادی سے قَالَ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ ابن مسعود نے کہا کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جو اسکے سوا خدا نہین ھٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ یہہ جگہہ اس شخص کے کھڑے رہنے کی ہی جو شرف نزول پایا سورہ بقرہ - یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مقام مین قیام کرکے رمی کی ہی - اور وجہ تخصیص سورہ بقرہ کی یہہ ہی کہ اکثر احکام مناسک کے اسمین مذکور ہین وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا عبد اللہ بن ولید نے کہا کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے - فائدہ اس کلام کا اثبات سماع سفیان کا ہی اعمش سے دوسری راہ سے - **باب** رَمْیِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ باب بیان مین کہ رمی جمار سات کنکر سے کرین ذَکَرَہُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذکر کیا ہی اسکا ابن عمر نے حضرت سے کہ رمی سات سنگریزون سے کی **حدثنا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اَنْتَہٰی اِلَی الْجَمْرَۃِ الْکُبْرٰی جَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ وَرَمٰی بِسَبْعٍ عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہی کہ منتہی ہوئے جمرہ کبری پر کہ وہ جمرہ عقبہ ہی تین جمرون کا آخر ترتیب کعبے کو اپنے بائین طرف کیا اور منی کو داہنے طرف - اور سات سنگریزون سے رمی کی وَقَالَ ھٰکَذَا رَمَی الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ اور کہا کہ اسیطرح رمی کی انہون نے کہ جن پر سورہ بقرہ شرف نزول پائی **باب** مَنْ رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ باب بیان مین جواز حال اس شخص کے کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی پس کعبے کو اپنے بائین طرف کیا **حدثنا** اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَرَاٰہُ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ الْکُبْرٰی بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ عبد الرحمن مذکور نے ابن مسعود کے ساتھ حج کیا پس دیکھا کہ رمی کرتا ہی جمرہ کبری کے سات سنگریزون سے فَجَعَلَ الْبَیْتَ عَنْ یَسَارِہٖ وَمِنًی عَنْ یَمِیْنِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کہتے ہین کہ یہہ مندوب رمی جمرہ عقبہ ہین ہی نحر کے روز - لاکن رمی ایام تشریق کی پس بالاے وادی ہی - اور یہہ جمرہ عقبہ دوسرے دو جمرون سے ممتاز ہی چار چیزون کے ساتھہ ایک تو تخصیص اسکی روز نحر سے دوسری رمی اسکی وقت ضحی مین ہی - تیسری وادی کے پاؤن ہی - چوتھی یہہ کہ اسمین وقفہ نہین کرتے ہین اور دعا نہین کرتے ہین بے توقف گذرتے ہین - یہان شارح علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ میرا پدر بزرگوار شیخ اجل شیخ عبد الحق اوصلہ اللہ الی اسلافہ وبارک فی احوال اخلافہ فرماتے تھے

کو شیخ المفتیا والمحدثین علی جار اللہ نزیل مکہ معظمہ کے ساتھ مین رمی جمرات کرتا تھا جب اس سے فراغت حاصل ہوئی۔ مین نے شیخ استاد سے پوچھا کہ اسمین کیا نکتہ ہی کہ جمرۂ عقبہ مین نہ دعا کرتے ہین نہ وقفہ۔ شیخ نے کہا واللہ آج تک اسکی وجہ مجھ پر ظاہر نہوئی اور اسکا خلجان باقی ہی مین نے کہا کہ اسی ساعت اسکی ایک وجہ میرے خاطر مین گذری ہی اگر پسندیدہ ہو۔ گویا اس صورت مین استاد کے طرف اشارہ ہی کہ جب حجاج نے مناسک کے ادا کرنے مین بہت رنج اٹھائے خصوصًا اگلے دو جمرات مین دیر تک کھڑے رہے اور دعا کی سو سب درجہ قبولیت کو پہنچے۔ وہ رنج و تعب قبول ہوا۔ پھر تعب کیسنجیے اور توقف نکرین اور دعا نکرین شیخ نے یہہ سنکے بڑی تحسین کی اور کہا واللہ ما احسن ہذا الوجہ اکتبوا لنا بسطرین **باب** مَنْ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ باب بیان مین اس شخص کے کہ ہر سنگریزہ ڈالنے کے وقت اللہ اکبر کہے قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت کی ہی اسکی ابن عمر نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **حدثنا** مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ اعمش کہتا ہی کہ مین نے سنا حجاج بن یوسف سے جو نائب عبدالملک کا تھا کہ معظمہ مین علیہ ما یستحقہ جس حال مین کہ کہتا تھا بالاے منبر جو سورہ کہ اسمین بقرہ کا مذکور ہی اور جو سورہ کہ اسمین آل عمران کا ذکر ہی۔ اور جو سورہ کہ اسمین نسا کا ذکر ہی۔ یعنے ان سورتون کی نسبت بقرہ و آل عمران و نسا کے ساتھ نہین کرتا تھا۔ اور نے نسبت روا نہین جانتا تھا قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ اعمش نے کہا پس مین نے اس قول کا ذکر ابراہیم نخعی کے ساتھ کیا طلب صواب کے لئے کہ اسکی نسبت بھی ہی یا بر جا۔ نہ اس نا اہل اور ظالم سے بطور روایت کے فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ پس ابراہیم نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے عبدالرحمن بن یزید نے کہ مقرر وہ ابن مسعود کے ساتھ تھا جسوقت کہ رمی جمرۂ عقبہ کی کی فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا پس آیا بطن وادی مین یہان تک کہ جب مقابل ہوا اس شجر کا جو اس جگہ تھا اس جھاڑ کے عرض کے جانب سے آکے اسکے برابر ہوا فَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ پس رمی کی سات کنکرون سے ہر کنکر پر تکبیر کہتا تھا ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ پس ابن مسعود نے کہا اس جگہہ قسم اسکی جو اسکے سوا کوی خدا نہین کھڑے رہے رسول مقبول کہ جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی مقصود ابراہیم نخعی کا اس حدیث سے یہہ ہی کہ ابن مسعود جو اکابر صحابہ سے ہین بطریق اضافت کے کہے سورہ بقرہ **باب** مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ باب بیان مین اس شخص کے کہ رمی کی جمرۂ عقبہ کی اور نہ کھڑا رہا اسکے پاس قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **باب** إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُسْهِلُ باب جسوقت کہ رمی کرے اگلے دو جمرون کی جو متصل مسجد خیف کے ہین اور دوسرے جمرات کے درمیان رو بقبلہ بہت کھڑا رہے اور نرم چلے یعنے بطن وادی مین **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ مقرر تھے ابن عمر رمی کرتے جمرے کی جو نزدیک تر ہی یعنے منی سے اور دور تر ہی مکہ معظمہ سے اور پوشتہ ہی مسجد خیف سے سات کنکرون سے ہر کنکر پر تکبیر کہتے ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ پھر آگے جاتے یہان تک کہ اگلے اتے بطن وادی مین اور کھڑے رہتے جس حال مین کہ رو بقبلہ رہتے پس کھڑے رہتے کھڑے رہنا دراز اور دعا کرتے اور اٹھاتے ہر دو ہاتھ کو ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ پھر رمی کرتے بیچ کے جمرے کی اور لیتے اس سے جانب شمال کو یعنے اسکے شمال طرف جاتے فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا اسکا ترجمہ گذرا ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي پھر رمی کرتے اس جمرے کی نزدیک عقبہ میان وادی سے وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا اور نہین کھڑے رہتے نزدیک اس عقبہ کے ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ پھر پھرتے رمی کے بعد اور کہتے اسیطرح دیکھا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کرتے تھے جو مین نے کیا **باب** رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطَى باب بیان مین اٹھانے ہاتھون کے دعا کے لئے

الجزء السابع

جمرۂ دنیا اور وسطی کے پاس **حدثنا** اسمٰعیل بن عبد اللہ قال حدثنی اخی عن سلیمان عن یونس بن یزید عن ابن شہاب عن سالم بن عبد اللہ ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان یرمی الجمرۃ الدنیا بسبع حصیات یکبر علی اثر کل حصاۃ ثم یتقدم فیسہل فیقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ الوسطی کذلک فیاخذ ذات الشمال فیسہل ویقوم مستقبل القبلۃ قیاما طویلا فیدعو ویرفع یدیہ ثم یرمی الجمرۃ ذات العقبۃ من بطن الوادی ولا یقف عندہا ویقول ہکذا رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ

مخفی نرہے کہ یہہ حدیث بحسب متن وہی ہی جو باب سابق مین مع ترجمہ الفاظ مذکور ہوئی۔ لیکن دوسرے اسناد سے یونس تک بتقریب رفع مدین سماعت کی اصطلاح محدثین مین دوسری حدیث شمار اسلئے اسکا اعادہ کیا۔ اور اس قسم کی حدیثین جو مکرر نظر آتے ہین اس کتاب مستطاب مین اکثر ائی ہین **باب** الدعاء عند الجمرتین باب دعا کرنے مین ہر دو جمروں کے پاس **حدثنا** محمد قال حدثنا عثمان بن عمر قال اخبرنا یونس عن الزہری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رمی الجمرۃ التی تلی مسجد منی یرمیہا بسبع حصیات یکبر مع کل حصاۃ ثم تقدم امامہا فوقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو وکان یطیل الوقوف پھر اسکے دعا کرتے۔ اور دراز کرتے قیام کو اس جمرے مین ثم یاتی الجمرۃ الثانیۃ فیرمیہا بسبع حصیات یکبر کلما رمی بحصاۃ پھر آتے دوسرے جمرے پر پھر رمی کرتے اسکو سات کنکرون سے تکبیر کہتے ہر کنکر پر جبوقت کہ پھینکتے ایک کنکر ثم یحدر ذات الیسار مما یلی الوادی پھر اترتے ایک طرف مین جو بائین جانب ہی جو پوستہ ہی وادی سے فیقف مستقبل القبلۃ رافعا یدیہ یدعو ثم یاتی الجمرۃ التی عند العقبۃ پھر آتے اس جمرے کے پاس جو عقبہ کے نزدیک ہی فیرمیہا بسبع حصیات یکبر عند کل حصاۃ پس رمی کرتے سات کنکرون سے جس حال مین کہ تکبیر کہتے ہر کنکر والے کے وقت ثم ینصرف ولا یقف عندہا پھر بعد رمی کے پھر جاتے اور اس جمرے کے پاس کھڑے نہ رہتے قال الزہری سمعت سالم بن عبد اللہ یحدث بمثل ہذا عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم زہری نے کہا کہ مین نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے سنا کہ حدیث کرتا تھا مانند اس مذکور کے اپنے والد سے اور اسنے پیغمبر خدا سے قال وکان ابن عمر یفعلہ سالم نے کہا کہ تھے عمر کرتے اسکو۔ اور یہہ مقولہ تقدیم متن کے قبیل سے ہی بعض پر پہلی سند جو سوق کی زہری تک اسکے بعد متن کو لاما اور اسکے بعد اسناد کو تام کیا۔ اور زہری نے کہا کہ مین نے سالم بن عبد اللہ سے سنا الخ اور اس روش کو اکثر محدثون نے پسند کیا ہی۔ اور انہین سے ہی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور یہہ حدیث انکے پاس موصول ہی اور کرمانی اس حدیث کے موصول ہونے مین توقف کیا ہی اور کہتا ہی کہ زہری کے مراسیل سے ہی اور اسلئے جو آخر لائی بروجہ مسند موصول نہین ہوتی ہی۔ اور اسلئے بھی جو کہا یحدث مثلہ نہ بعینہ انتہی اور دور نہین کہ مثلہ سے مثل لفظ ومعنے مین رکھین فافہم **باب** الطیب بعد رمی الجمار والحلق باب بیان مین استعمال کرنے خوشبو کے بعد رمی جمار کے اور سر منڈانے کے اگے طواف افاضہ کے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عبد الرحمن بن القاسم وکان افضل اہل زمانہ انہ سمع ابا ہ وکان افضل اہل زمانہ سفیان نے کہا کہ حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن قاسم بن محمد تھا قاسم بہترین مردم سے اپنے زمانے کے اور ساتھ فقہا سے ایک ہی اور محمد بن ابو بکر نہ بھی عباد اور نساک سے ہی اور براصاحب مجاہدہ تھا یقول سمعت عائشۃ تقول طیبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ہاتین قاسم نے کہا کہ مین نے عائشہ رضہ سے سنا کہتی تھی کہ مین نے خوشبو لگائی پیغمبر خدا کو اپنے دو ہاتھ سے جو نے ہین حین احرم ولحلہ حین احل جبوقت کہ ارادہ احرام کا کیا اور واسطے حل اپکے جبوقت کہ نکلے احرام سے یعنے بعد رمی اور حلق کے اور یہہ پہلی تحلیل ہی اور حج کو دو تحلیل ہین تحلیل ثانی بعد افاضہ کے اور پہلی تحلیل مین محرم پر جو کہ حرام تھا حلال ہو جاتا ہی مگر قربت عورت کی جیسا کہ حدیث بیہقی کی اسپر دال ہی وہ یہہ ہی۔ اذا رمیتم وحلقتم فقد حل لکم الطیب والثیاب الا النساء قبل ان تطوفوا یعنے جبکہ تم نے رمی کی اور حلق کیا پس تم کو

الجزء السابع

حلال ہوئی خوشبو لی اور کپڑے مگر عورات طواف افاضہ کے آگے انتہی پھر راوی کہتا ہی وَبَسطَتْ یَدَیْہَا اور کشادہ کیا بی بی عائشہ نے اپنے ہر دو ہاتھوں کو گویا حضرت
کے بدن مبارک پر خوشبو ملنے کی صورت بتلائی اور مطابقت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ سے ہو سکتی ہی جو کہا لِحِلِّہٖ قبل ان یطوف اور معلوم ہوا ہی کہ
حلال ہونا طواف افاضہ سے آگے نہیں ہوتا ہی مگر رمی جمرہ عقبہ سے فافہم **باب** طَوَافِ الْوَدَاعِ باب بیان میں طواف وداع کے جو تمام مناسک سے فارغ
ہوے کے بعد کرتے ہیں **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اُمِرَ
النَّاسُ اَنْ یَکُوْنَ اٰخِرُ عَہْدِہِمْ بِالْبَیْتِ ابن عباس نے کہا کہ لوگ حکم کئے گئے یہ کہ اخر عہد انکا طواف کعبہ ہو یعنے کعبے سے جدا ہونیکے وقت ایک طواف
کریں اِلَّا اَنَّہٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ مگر یہ کہ یہ طواف تخفیف کیا گیا ہی عورت حایضہ سے۔ جاننے کہ اس طواف کو طواف وداع اور طواف صدر بھی کہتے
ہیں۔ صدر بفتح دال ہی۔ اسلئے کہ اسکو وقت صدر یعنے وقت رجوع کرتے ہیں اور وہ از جملہ مناسک حج نہیں ہی۔ بلکہ برا سہ ایک عبادت ہی۔ اور واجب ہی اس شخص
پر جو مراجعت کرے مکہ معظمہ سے مسافت قصر کی ہو یا اس سے کمتر۔ خواہ وہ مکی ہو یا آفاقی یہی مذہب ہی حنفیہ و شافعیہ کا۔ اور امام مالک کہتے ہیں کہ وہ مستحب ہی اور اسکے
ترک کا کچھ صدقہ نہیں **حدثنا** اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَہْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قتادہ سے مروی ہی کہ انس بن
مالک نے اس سے حدیث کی کہ حضرت نے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی ادا کی ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَۃً پھر خواب کیا ایک خواب بِالْمُحَصَّبِ نماز پڑہی موضع محصب میں
ثُمَّ رَکِبَ اِلَی الْبَیْتِ فَطَافَ پھر سوار ہوے کعبے کے طرف طواف وداع کیا تَابَعَہُ اللَّیْثُ متابعت کی لیث نے عمرو بن الحارث کی روایت میں اس
حدیث کی قتادہ سے قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدٌ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **باب** اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ باب بیان میں کہ جب حایضہ ہو عورت بعد طواف افاضہ کے آیا واجب ہی اسپر طواف اور جبکہ ترک کرے
طواف کرے آیا اسکا جبر دم کرے یا نہ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّ صَفِیَّۃَ بِنْتَ حُیَیٍّ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ صفیہ زوجہ پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام حائضہ ہوئیں بعد طواف افاضہ کے نحر کے روز پس کہی گئی یہ بات حضرت سے
فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا ہِیَ قَالُوْا اِنَّہَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا پس فرمایا آیا ہم کو تہرا رکھنے والی روکنے والی ہی یہ عورت۔ کہنے لگے مقررہ طواف
کر چکی ہی۔ تو فرمایا اسوقت روکنے والی نہیں ہی۔ اس لئے کہ طواف افاضہ جو واجب تھا وہ کر چکی ہی۔ یہ حدیث صفیہ کی ناظر اسباب میں ہی کہ طواف وداع واجب
نہیں ہی مگر یہ کہ کہتے ہیں کہ معذور پر واجب نہیں **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ اَہْلَ الْمَدِیْنَۃِ
سَاَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ اِمْرَاَۃٍ طَافَتْ ثُمَّ حَاضَتْ عکرمہ سے مروی ہی کہ اہل مدینہ نے ابن عباس سے اس عورت کا حال پوچھا جسنے طواف افاضہ
کیا اور اسکے بعد حایضہ ہوئی فَقَالَ لَہُمْ تَنْفِرُ پس انسے کہا کہ جاوے وہ عورت قَالُوْا لَا نَاْخُذُ بِقَوْلِکَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَیْدٍ انہوں نے کہا کہ ہم تمہارے
قول کو نہیں لینگے اور زید بن ثابت کا قول ترک کرینگے جو اسنے کہا ہی کہ وہ عورت نہ جاوے قَالَ اِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِیْنَۃَ فَسَاَلُوْا ابن عباس نے کہا جب
تم مدینہ منورہ کو جاوگے تو اہل مدینہ سے پوچھو فَقَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ فَسَاَلُوْا فَکَانَ فِیْمَنْ سَاَلُوْا اُمُّ سُلَیْمٍ پس قدوم لائے مدینہ منورہ کو اور پوچھے
اس جماعت میں جو پوچھی گئی ام سلیم انس کی والدہ بھی تھی بڑی عاقلہ اور اکثر اوقات حضرت کی خدمتگاروں سے تھی۔ اور بعض نسخوں میں ام سلیم کے بدل
ام المومنین ام سلمہ کا نام ہی فَذَکَرَتْ حَدِیْثَ صَفِیَّۃَ پس ذکر کی ام سلیم نے حدیث صفیہ کی جو سابق میں مذکور ہوئی رَوَاہُ وُہَیْبٌ وَقَتَادَۃُ عَنْ عِکْرِمَۃَ
روایت کی اس حدیث کی خالد بن حذا نے جیسا کہ موصول لایا ہی اسکو بیہقی نے۔ اور قتادہ نے اس سند میں جو وصل کیا ہی اسکو ابو داود نے ہر دو عکرمہ سے
حدثنا مُسَلَّمٌ قَالَ حَدَّثَنَا وُہَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابن طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ رُخِّصَ
لِلْحَائِضِ اَنْ تَنْفِرَ اِذَا اَفَاضَتْ ابن عباس نے کہا کہ رخصت دی گئی ہی حائضہ کو یہ کہ جاوے کر سے جب کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہی اگے حیض کے قال

طواف وداع عورتوں پر نہیں ہی اور ایام والے کے لئے رخصت ہی
امام مالک کے نزدیک مستحب ہی

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّمَا لَا تَنْفِرُ طاؤس نے کہا کہ میں نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا کہ وہ عورت نجی وہے کہ معظمہ سے بلکہ تھہر جاوے
نا پاک ہو کر طواف وداع کرلے ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعْدُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ پھر میں نے ابن عمر سے سنا کہ کہتا تھا
بعد اسکے کہ مقرر حضرت نے رخصت دی ہی اُن عورات کو کہ بلا طواف وداع جاویں **حدثنا** اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ
مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى
اِلَّا الْحَجَّ بی بی عائشہ نے کہا کہ ہم آنحضرت کے ساتھ نہیں گمان رکھتے تھے مگر حج کا اس لئے کہ ایام حج میں نہیں جانتے تھے کہ عمرہ ہوتا ہی فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ پس قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پھر طواف کئے بیت اللہ کا اور سعی کی درمیان صفا
ومروہ کے وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ اور احرام سے باہر نہ آئے حالانکہ آپ کے ساتھ ہدی تھی فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهٖ وَاَصْحَابُهٗ
پس طواف کیا ہر ایک نے جو آپکے ساتھ آپکے عورتوں اور یاروں سے تھے وَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَحَاضَتْ هِيَ اور احرام سے نکلا وہ
شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہیں تھی پس بی بی عائشہ صاحب عذر ہوئیں فَنَسَكَتْ مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا پس ہم اپنے مناسک ادا کئے جو ہمارے حج سے تھے۔
فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةَ النَّفْرِ پس جبکہ تھی شب حصبہ یعنے محصب میں اترنیکی رات جو کوچ کی رات تھی قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّ
اَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ غَيْرِيْ بی بی نے کہا یا رسول اللہ آپکے سب صحابہ حج اور عمرے کے ساتھ پھرتے ہیں میرے سوائے جو میں نے عمرہ نہیں کیا قَالَ
مَا كُنْتِ تَطُوْفِيْنَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قُلْتُ لَا فرمایا کہ طواف نکی ہی تو بیت اللہ کا جن راتوں میں کہ ہم آئے ہیں روایت میں ابوذر کے جو مسلم سے آئی
ہی کہ میں نے کہا ہاں یہ بلی ہی نعم کے معنے میں یعنے ہاں میں نے طواف نکیا ہی قَالَ فَاخْرُجِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ وَمَوْعِدُكِ مَكَانُ
كَذَا وَكَذَا فرمایا کہ جانے اپنے برادر عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو پس احرام باندھ عمرے کا اور تیرے وعدے کی جگہہ جو اُن کے ہمارے ملے فلان ہے
ظاہر اضبط راوی میں خصوصیت نرہی تھی پس مجملا روایت کی فَخَرَجَتْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ پس میں نکلی عبدالرحمن کے ساتھ احرام
عمرے کا باندہی وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ اور حائضہ ہوئی بی بی صفیہ بنت حیی۔ یہ مقولہ بی بی عائشہ کا ہی جیسا کہ ماسبق سے معلوم ہوا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرٰى حَلْقٰى پس حضرت نے اسکو فرمایا عقری حلقی۔ یہ دو کلمے دعای بد کے ہیں عقر حلق یعنے جراحت کرے اسکو خدا اس سے مراد
اس دعا کی حقیقت نہیں بلکہ سرزنش کے لئے ہی اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا اَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ مقرر تو ہم کو روکنے والی ہی کوچ سے آیا تو طواف نکی نحر
کے دن طواف افاضہ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَلَا بَاْسَ انْفِرِيْ بی بی صفیہ کہتی ہی کہ میں نے کہا ہاں تو آپنے فرمایا کچہ پروا نہیں کوچ کر فَلَقِيْتُهٗ مُصْعِدًا
عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ بی بی عائشہ کہتی ہیں پس ملاقات کی میں نے حضرت سے جس حال میں کہ آپ محصب میں چڑہنے والے تھے طرف اہل مکہ کے
اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ یا آنکہ میں اوپر چڑہنیوالی تھی اور حضرت نیچے اُترنیوالے تھے۔ یہ شک راوی کا ہی کہ کہ معظمہ کے دو جانب ہیں۔ ایک
طرف بلندی اور دوسری طرف پست۔ جو شخص کہ بلندی کی طرف جاتا ہی صَعِدَ کہتا ہی اور جو شخص کہ پستی کی طرف آتا ہی کہتا ہی هَبَطَ۔ وَقَالَ
مُسَدَّدٌ قُلْتُ لَا وَتَابَعَهٗ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَا اور کہا مسدد نے موافق اکثر رواۃ کے سوائے ابوذر کے کلمہ قلت لا۔ اور متابعت کی ہی
مسدد کی جریر نے منصور سے اسکے قول میں جو لائی **باب** مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْاَبْطَحِ باب بیان میں اس شخص کے جو نماز عصر پڑہی
منی سے نکلنے اور ابطح میں آنیکے دن جو محصب ہے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَلَّقْتَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى عبدالعزیز مذکور نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے پوچھا کہ خبر دے اس سے
کہ جانا ہو تو اسکو حضرت سے کہا کہ کہاں پڑہے حضرت نماز ظہر کی آٹھویں تاریخ کو ماہ ذیحجہ کے کہا ہی میں قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ
میں نے کہا پس کہاں پڑہی نماز عصر کی منی سے نکلنے کے روز کہا ابطح میں اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ اسکے بعد انس نے کہا کہ کرجیسا کہ کرتے ہیں حج کے امیر

حدثنا عبد المتعال ابن طالب قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی عمر بن الحارث ان قتادۃ حدثہ ان انس بن مالک رضی اللہ عنہ حدثہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی الظہر والعصر والمغرب والعشاء وقد رکدۃ بالمحصب انس بن مالک نے کہا کہ مقرر ہے حضرت نے نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی اور خواب کیا تھوڑا خواب محصب میں ثم رکب الی البیت فطاف بہ پھر سوار ہوئے بیت کے طرف اور طواف کیے کا طواف وداع **باب** المحصب باب بیان میں نزل کرنیکے صحراے محصب **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا سفیان عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت انما کان منزلا ینزلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکون اسمح لخروجہ بی عائشہ نے کہا کہ تھی یہ محصب یہی منزل کہ حضرت آسین نزول فرماتے وہاں سے نکلنے کے لئے آسانی ہونیکی جہت تعنی الابطح مراد بی بی عائشہ کی یہہ ہی کہ ضمیر کان کی ابطح کے طرف راجع ہی جو محصب کے ناموں سے ایک نام ہی اور آسانی سے نکلنے کی وجہ یہہ تھی کہ صحراے وسیع تھا اور سب لوگ اس میدان میں آپ کے ہمراہ جمع آتے تھے اور اکیلا رگی متوجہ مدینہ مطہرہ کے طرف ہوتے تھے **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حدثنا عمرو بن دینار عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لیس التحصیب بشیء ابن عباس نے کہا کہ محصب میں اترنا داخل مناسک نہیں اور اس میں داخل ہونا حج کے عبادتوں سے کوی عبادت نہیں ہی وانما ہو منزل نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں ہی یہہ محصب مگر نزول کی جگہہ کہ حضرت نے اسکو منزل ٹھہرایا تھا۔ لاکن آج تک حضرت کی اتباع کے لئے پہلی منزل محصب میں مسنون ہوئی **باب** النزول بذی طوی قبل ان یدخل مکۃ باب بیان میں نزول کرنیکے ذی طوی میں کہ مکہ معظمہ کے پائین میں ایک جگہہ ہی طوی ضم طا مہملہ اور اسکے فتح وکسر سے ہی والنزول بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ اذا رجع من مکۃ اور بیان میں نزول کرنیکے بطحا میں جو ذو الحلیفہ میں ہی زندہ بطحا جو کہ مکہ معظمہ اور منی کے درمیان ہی۔ جسوقت کہ مراجعت کرے حاجی مکہ معظمہ سے طرف مدینہ مطہرہ کے **حدثنا** ابراہیم بن المنذر قال حدثنا ابو ضمرۃ قال حدثنا موسی بن عقبۃ عن نافع ان ابن عمر کان یبیت بذی طوی بین الثنیتین نافع نے کہا کہ ابن عمر رضی شب گذارتے ذی طوی میں درمیان دو ثنیہ کے جو ایک راہ ہی درمیان پہاڑ کے ثم یدخل من الثنیۃ التی باعلی مکۃ پھر داخل ہوتے مکہ معظمہ میں اس ثنیہ سے جو بالاتر مکہ محترمہ سے ہی وکان اذا قدم حاجا او معتمرا اناخ بالمسجد اور تھے ابن عمر جب قدوم لاتے مکہ معظمہ کو جس حال میں ارادہ حج یا عمرے کا رکھتے اپنے اونٹ کو بٹھلاتے مگر مسجد حرام کے دروازے کے پاس ثم یدخل فیاتی الرکن الاسود فیبدأ بہ پھر جب مسجد میں آتے رکن کے پاس آتے جہاں حجر اسود ہے اور اس رکن سے ابتدا کرتے ثم یطوف سبعا ثلثا سعیا وأربعا مشیا پھر طواف کیے کا کرتے سات بار تین دور میں دور کے اور چہار دور مشی کے ثم ینصرف فیصلی سجدتین پھر پھرتے طواف سے اور دو رکعت پڑہتے ثم ینطلق قبل ان یرجع الی منزلہ فیطوف بین الصفا والمروۃ پھر چلتے آگے رجوع کرنیکے طرف اس منزل کے کہ جسمیں اترے ہیں اور سعی کرتے درمیان صفا و مروہ کے سات بار وکان اذا صدر عن الحج او العمرۃ اناخ بالبطحاء التی بذی الحلیفۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یناخ بہا اور تھے ابن عمر جسوقت کہ پھرتے حج یا عمرے سے اپنے اونٹ کو بطحا میں بٹھلاتے ذو الحلیفہ میں جہاں حضرت اپنے اونٹ کو بٹھلاتے تھے یہہ جگہہ بھی مناسک حج سے نہیں **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الوہاب قال حدثنا خالد بن الحارث قال سئل عبید اللہ عن المحصب خالد نے کہا کہ عبید اللہ جو پوتون سے ابن عمر کے ہی سوال کیا گیا محصب میں اترنے سے حدثنا عبید اللہ عن نافع قال نزل بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمر وابن عمر رضی اللہ عنہم نافع نے کہا کہ نزول کیا اس جگہہ پیغمبر خدا نے اور عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن عمر وعن نافع ان ابن عمر کان یصلی بہا یعنی المحصب الظہر والعصر واحسبہ قال والمغرب اور نافع سے مروی ہی کہ ابن عمر نماز پڑہتے اس جگہہ یعنے محصب میں ظہر اور عصر اور عبید اللہ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہون کہ نافع نے نماز مغرب بھی کہا قال خالد لا اشک فی العشاء خالد نے کہا کہ میں شک نہیں رکہتا ہون نماز عشا پڑہنے میں محصب میں ویہجع ہجعۃ ویذکر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خواب کرتے ابن عمر تھوڑا

الجزء السابع

باب اور روایت کرتے ہیں اس عمل کی حضرت سے **باب** مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ باب بیان میں فعل اس شخص کے جو نزول کرے ذی طوی میں جبوقت کہ رجوع کرے اپنے مقصد و ماوی پر قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ مقرر تھے ابن عمر جبوقت کہ آتے مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کو تو شب گذارتے ذی طوی میں یہاں تک کہ صبح کرتے داخل ہوتے مکے میں وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ اور جب جاتے منیٰ سے گذرتے طوی پر سے اور شب کرتے وہاں یہاں تک کہ صبح کرتے وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ اور تھے ابن عمر کہ ذکر کرتے کہ حضرت یہ عمل کرتے تھے **باب** التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ باب بیان میں جواز تجارت کے ایام حج میں جو لوگ جمع آتے ہیں وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ اور رواہونے میں خرید و فروخت کے ان بازاروں میں جو ظہور اسلام سے اگلے تھے **حدثنا** عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ابن عباس نے کہا کہ ذوالمجاز اور عکاظ جاہلیت میں لوگوں کی تجارت کی جگہ تھی۔ ذوالمجاز فتح میم و تخفیف جیم و تخفیف بعد الف کے زائی۔ نام اس بازار کا ہی جو ایک گوشہ عرفات میں ہی عرفات سے ایک فرسنگ پر کرمانی کہتا ہی کہ منیٰ میں ایک جگہ ہی۔ اور صواب شیخ ابن حجر کے پاس وہی پہلے معنے ہیں۔ اور عکاظ ضم عین مہملہ اور خفت کاف سے اور بعد الف کے ظاء معجمہ ہی۔ اور وہ ایک صحرا سے ہموار تری۔ اور ابن اسحٰق نے کہا کہ یہ بازار درمیان ایک باغ اور طائف کے ہی اور بعضوں نے کہا کہ مکہ معظمہ سے صفا کی راہ میں ایک منزل پر ہی فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذَلِكَ اور جب عہد اسلام آیا اہل اسلام نے ناپسند رکھا خرید و فروخت کو حج کے موسم میں حَتَّى نَزَلَتْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ یہاں تک کہ یہ آیت شرف نزول پائی کہ نہیں ہی تم پر گناہ یہ کہ طلب کرو ایک فضل اور ایک رزق اپنے پروردگار سے حج کے موسم میں۔ اور زیادہ کیا ہی ابو ذر نے اپنی قرات میں فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ **باب** الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ باب بیان میں رواہونے رات کے وقت محصب سے نکلنے کے ادلاج بسکون دال باب افعال سے ہی اور اسکا ہمزہ قطعی ہی اول شب کے سیر کے معنے ہیں۔ اور بکسر دال مشدد باب افتعال سے ہی آخر شب کے سیر کے معنے ہیں۔ اور یہاں یہی معنے مراد ہیں۔ اور بعض ہر دو فعل کو مطلق سیر شب کے معنے میں استعمال کرتے ہیں۔ **حدثنا** عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ کہا صاحب عذر ہوئیں بی بی صفیہ کوچ کی شب پس صفیہ نے کہا کہ میں نہیں دیکھتی ہوں آپ کو مگر یہ کہ روکنے والی ہوں تم کو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي حضرت نے فرمایا عقری حلقی کیا طواف کی ہی نحر کے روز کہا گیا ہاں فرمائے کوچ کر قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ البخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ زیادہ کی ہی مجھ سے محمد نے حدیث مذکور میں قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْقِي عَقْرِي مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ ثُمَّ قَالَ كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي اس کے معنے گذرے میں قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مقرر میں احرام عمرہ سے باہر نہ آئی ہوں یعنے طواف نکی ہوں بسبب حیض کے۔ فرمایا تا عمرے کو تمام کرون مانند دوسرے عورات کے قَالَ فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فرمایا بی بی کو کہ عمرہ کر تنعیم سے پس بی بی کے ساتھ انکے برادر نکلے۔ اس کلام میں التفات ہی غیبت سے تکلم کے طرف فَلَقِيَنَا مُدْلِجًا پس ملاقات کی ہم نے حضرت سے جو آخر شب میں محصب سے نکلے تھے یعنے ہم نے دیکھا کہ آخر شب طواف وداع کے واسطے نکلے ہیں فَقَالَ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا پس فرمایا کہ تیری ملاقات کی جگہ فلان و فلین ہی گویا بی بی عائشہ کو جب طواف عمرہ کیا طواف وداع کے لئے نہ نکلیں گی اور فرمایا کہ بعد طواف کے فلان جگہ ملاقات کرونگا

الجزء السابع

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اس کتاب کے سب راویوں کی روایت سے بغیر روایت ابوذر کے ثابت ہی اور ابی ذر کی روایت میں ابواب العمرۃ بھی واقع ہی **باب وجوب العمرۃ وفضلها** باب بیان میں عمرہ واجب ہونیکے اور اسکے ثواب کے۔ عمرہ اصل لغت میں زیارت کے معنے میں ہی۔ اور مکان آباد کے طرف جانیکے معنے میں بھی۔ اور فتح الباری میں کہا کہ بعضوں کے پاس مشتق ہی عبادت سے مسجد حرام کے۔ اور شرع میں قصد کرنا ہی عبادت کے لئے شرایط مخصوصہ کے ساتھ۔ اور اصیلی کی وکریمی کی روایت میں باب العمرۃ وفضلها آیا ہی اور لفظ وجوب ساقط ہی **وقال ابن عمر رضي الله عنهما ليس أحد إلا وعليه حجة وعمرة** اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی شخص نہیں مگر یہ کہ اسپر حج وعمرہ واجب ہی مع الاستطاعت **وقال ابن عباس رضي الله عنهما إتمامها أن تفرد بنيتها في كتاب الله تعالى وأتموا الحج والعمرة لله** اور ابن عباس نے کہا کہ مقرر عمرہ برابر حج کے واقع ہوا ہی کتاب اللہ میں جو فرمایا کہ تمام کرو حج کو اور عمرے کو اللہ تعالی کے واسطے یہ ہر دو قول امام احمد کے مذہب پر وجوب حج میں ناظر ہیں۔ اور مذہب امام اعظم ومالک کا وہ ہی کہ عمرہ سنت ہی اور انکی دلیل ابوہریرہ کی حدیث ہی کہ کہا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج فريضة والعمرة تطوع اور سیطرح ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن مسعود سے لایا ہی الحج فريضة والعمرة تطوع۔ اور کہا کفی بعبداللہ قدوۃ۔ اور حنفیہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ جو حدیثیں وجوب میں آئی ہیں نقادوں نے انکی صحت میں کلام کیا ہی جیسا کہ ائمہ حدیث کے کتب کے طرف رجوع کریں تو ظاہر ہوگا۔ اور حدیث الحج والعمرة فريضتان جو آئی ہی حاکم نے کہا کہ صحیح وہ ہی کہ یہہ قول زید بن ثابت کا ہی۔ اور اسکے اسناد میں اسمعیل بن مسلم کی ہی اسکی تضعیف کی گئی ہی اور بخاری نے کہ وہ منکر الحدیث ہی۔ اور امام احمد نے کہا کہ ہم نے اسکی حدیث کو ترک کیا ہی۔ اسیطرح اکثر احادیث جو اسباب میں روایت کی ہیں ان میں ضعفا ہیں ہکذا فی فتح القدیر۔ اور احادیث تطوع کی صحت انکی معارض ہی۔ اور اسیطرح دلایل فرضیت کی بلکہ وجوب کی ثابت نہیں ہوتی ہیں بلکہ وہ جو ثابت ہوتا ہی مجرد فعل حضرت کا اور صحابہ کا ہی۔ یہہ تو موجب سنت کا ہی اور ہم اسکے قایل ہوے ہیں۔ اور عمرہ غیر موقت ہی اور نیت غیر سے بھی ادا ہوتا ہی جیسا کہ معلوم ہوا کہ اکثر صحابہ حجۃ الوداع میں بہ نیت حج احرام باندھے تھے اور ساتھ عمرے کے تمام کئے۔ اور یہہ سب علامات تطوع کے ہیں۔ اور پوشیدہ نرہے کہ جو آیت مذکور ہوئی اسکا ظاہر دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ ہر دو تامی اوصاف میں یکساں ہیں لیکن دلالت قطعی نہیں لیس ہوسکے کہ قرین ہونا عمرہ حج کے ساتھ آیت میں اس معنے سے ہو کہ اسکے اعمال حج کے اعمال ہیں جیسا کہ بخاری علیہ الرحمہ نے باب تفعل في العمرة ما تفعل في الحج کے یہی معنے لے آئے۔ اور وہ جو کرمانی نے تقریر استدلال اس آیت کے ساتھ کیا کہ امر اتمام کا اسکے وجوب کا موجب ہی۔ پس چاہے شروع بھی واجب ہو۔ محل منع شروع نماز نفل میں واجب نہیں اور بعد شروع کرنیکے اسکا اتمام واجب ہی۔ اور حدیث العمرة فريضة بھی قطعی نہیں اسلئے کہ فرض تقدیر کے معنے میں بھی آیا ہی قال الله تعالى سورة انزلناها وفرضناها ای قدرنا۔ اور بر تقدیر تسلیم کہ فرض شرعی کے معنے میں ہی ہو احادیث صحیحہ اسکے معارض ہیں جو سابق میں مذکور ہوئیں کہ حضرت سے ایک اعرابی نے ان اعمال سے سوال کیا جو خول بہشت کے موجب ہوں تو آپنے نماز وروزہ اور حج وزکوۃ پر اقتصار فرمایا۔ اس اعرابی نے کہا هل علي غيرها قال لا إلا أن تطوع۔ اس سے صریح مفہوم ہوا کہ ان مذکور چیزوں کے سوا سب تطوع ہیں۔ اور تمام ای شافعیہ اسی حدیث کو وتر کے نفل ہونے پر دلیل لائے ہو۔ اور ابن عمر کے قول میں علیہ جو آیا ہی اگر وجوب شرعی کے معنے میں ہو تب بھی وہ معارض سے خارج نہیں ہی اور ہم کہہ چکے کہ ایسے الفاظ سے فرضیت اور وجوب ثابت نہیں ہوتا ہی فافہم وباللہ التوفیق

حدثنا عبد الله بن يوسف قال أخبرنا مالك عن منصور مولى أبي بكر بن عبد الرحمن عن أبي صالح السمان عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما مقرر حضرت نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہی ان گناہوں کے لئے جو درمیان انکے واقع ہوے ہیں انسے صغیرہ گناہ مراد ہی جیسا کہ قواعد شرعیہ سے معلوم ہوا ہی **والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة** اور حج مقبول جو کسی گنہ سے نہ ملے اور بلا ریا وسمعہ ہوا سکی جزا نہیں مگر آنا بہشت میں۔ یعنے صاحب حج کے لئے یہی کفارہ معاصی پر اقتصار نہیں کیا جاتا ہی بلکہ البتہ وہ داخل جنت ہوتا ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ صغایر کا کفارہ کبایر سے اجتناب کے بعد بھی موعود ہی۔ بلکہ درمیان دو نماز اور دو جمعے کے اور رمضان میں بھی واقع ہوا ہی۔ اور مغفرت کا کثرت اسباب ایک دوسرے کا منافی نہیں اور موکدات کے قبیل سے ہی پس بے فائدہ نہوگا۔ اور یہہ حدیث اس ترجمہ کے ساتھ کہ جس میں

لفظ

الجزء السابع لفظ وجوب واقع ہوا اوقت ہوگی۔ اسلئے کہ اس مین کوئی امر جو وجوب عمرہ پر دلالت کرے ظاہر نہین ہی کہ کفارہ دونوں کے درمیان سب جگہہ فرائض مین واقع ہوا ہو پس یہہ بھی اسی قبیل سے ہوگا۔ بہر تقدیر قائل احتجاج وجوب پر نہین۔ اور قسطلانی جو اکثر شروح پر نظر کرتا ہی ترجمہ کے ساتھ تطبیق حدیث کا مقید نہوا۔ اور فتح الباری مین کہتا ہی کہ مناسبت حدیث کی ترجمہ کے ان دو شق سے ایک کے ساتھ جو وجوب عمرہ ہی مشکل ہی **باب** مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ باب اس بیان کہ اگر کوئی عمرہ بجالاوے آگے حج کے تو روا ہی یا نہ **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَاْسَ عکرمہ نے ابن عمر سے حج سے آگے عمرہ کرنیکا حکم پوچھا تو کہا روا ہی کچھہ مضایقہ نہین قَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ اسناد مذکورہ سے عکرمہ نے ابن عمر سے لایا ہی کہ حضرت نے عمرہ کیا آگے حج کے وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مِثْلَهُ ابراہیم بن سعد نے ابی اسحٰق سے لایا ہی کہ حدیث کی مجھ سے عکرمہ نے کہا مین نے ابن عمر سے پوچھا اسکے مانند۔ جب حدیث سابق مین ایسا تھا کہ خبر دی ابن جریج نے کہ عکرمہ نے ابن عمر سے پوچھا۔ وجہ یہ ابن جریج نے وہ زمانہ نہین پایا ہی جو عکرمہ نے ابن عمر سے سوال کیا پس حدیث مقطوع ہوگی تعلیق کی بخاری علیہ الرحمہ نے ایسی تعلیق کہ اسمین اتصال اسناد کی تصریح ہی **حدثنا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ **باب** كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان مین کہ حضرت کتنے عمرے کئے **حدثنا** قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَاِذَا نَاسٌ يُصَلُّوْنَ فِي الْمَسْجِدِ صَلٰوةَ الضُّحٰى مجاہد نے کہا کہ مین اور عروہ ہر دو مسجد کو آئے پس ناگاہ عبداللہ ابن عمر بی بی عایشہ کے حجرے کے پاس بیٹھے تھے۔ اور لوگ مسجد مین نماز ضحی پڑہتے تھے قَالَ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ مجاہد کہتا ہی کہ مین نے ابن عمر سے انکی نماز کے سوال کیا تو انہون نے کہا کہ بدعت ہی۔ ظاہرا یہہ سوال لوگ انکار مسجد مین جمع ہوکے پڑہنے سے تھا۔ وگرنہ اصل نماز ضحی مین اگرچہ اختلاف ہی پر بدعت نہین ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ پھر مجاہد پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے کئے تو کہا کہ چار عمرے اِحْدٰيهِنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ ایک عمرہ انسے ماہ رجب مین تھا پس ہمنے ناخوش رکھا اس بات کو کہ رد کریں ابن عمر پر اور کہین کہ اسطرح نہین قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْحُجْرَةِ کہا سنا ہم نے مسواک کرنا ام المومنین عایشہ کا اپنے حجرے مین فَقَالَ عُرْوَةُ يَا اُمَّاهْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ پھر عروہ نے کہا ای مادر وای مادر مسلمین آیا تم نہین سنتے ہو جو کہتا ہی ابو عبدالرحمن۔ یہہ کنیت ابن عمر کی ہی قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقُوْلُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰيهِنَّ فِي رَجَبٍ بی بی عایشہ نے پوچھا کہ کہتا ہی عبداللہ عروہ نے کہا وہ یہہ کہتا ہی کہ حضرت چار عمرے کئے ہین ایک انسے رجب مین تھا قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً اِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ بی بی عایشہ نے کہا کہ رحمت کرے اللہ تعالی ابو عبدالرحمن پر کہ حضرت نے ہرگز کوئی عمرہ نہین کیا مگر یہہ کہ ابن عمر آپکے ہمراہ حاضر تھا اور حضرت کبھی رجب مین ہرگز عمرہ نہین کئے۔ بی بی کا انکار ابن عمر پر یہی تھا کہ حضرت رجب مین عمرہ نہین کئے بی بی نے ابن عمر کی فراموشی پر حمل کیا۔ اور انہون نے سکوت کیا۔ گو یا اسکو اشتباہ ہوا تھا۔ جواب دیتے ہین اشکال سے اس شخص کے کہ کہا اس مقام مین ترجیح نافی کی مثبت پر لازم آتی ہی حالانکہ اسکا خلاف مقرر ہی **حدثنا** اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ عروہ نے کہا کہ مین نے بی بی عایشہ سے پوچھا حضرت۔ کے عمرے سے تو کہا کہ حضرت عمرہ نہین کئے ہین رجب مین **حدثنا** حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعًا قتادہ سے مروی ہی کہ مین نے انس سے پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے کئے کہا چار عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ ایک عمرہ حدیبیہ کا ہی ماہ ذی قعدہ مین جہان کہ روا نہ رکھا تھا مشرکون

حضرت کو

حضرت کو مکہ معظمہ میں آنے سے۔ سو حضرت نے اسی جگہ ذبح ہدی کی اور حلق کیا بدستور آپ کے صحابہ بھی وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ الجزء السابع
اور دوسرا عمرہ سال آئندہ ذوالقعدہ میں ہی تھا جسوقت کہ آپ نے صلح کی مشرکوں سے وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ اور تیسرا عمرہ جعرانہ کا ہی جہاں کہ غنایم حنین کی تقسیم کی قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً میں کہا کہ حج کتنے کئے کہا ایک اور چوتھا عمرہ اسی حجۃ الوداع میں ماہ ذی الحج میں ادا کیا **حدثنا**
اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسًا فَقَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ رَدُّوْهُ قَتَادَةُ نے کہا کہ میں انس سے پوچھا کہ حضرت کتنے عمرے کئے تو کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے جسوقت کہ باز رکھا آپ کو مشرکوں نے وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ اور سال آئندہ عمرہ حدیبیہ کا جسکو عمرۃ القضا کہتے ہیں وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ اور تیسرا عمرہ ذی قعدہ میں کہ جسکو عمرہ جعرانہ کہتے ہیں اور چوتھا عمرہ جو اپنے حج کے ساتھ کیا **حدثنا** مُدَبَّهٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَقَالَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حدیث کی ہم سے مدبہ نے اور کہا حدیث کی ہم سے ہمام مذکور نے اور باسناد مذکورہ قتادہ اور اسنے انس سے لایا کہ حضرت چار عمرے کئے سب ذی القعدہ میں مگر وہ عمرہ جو ادا کیا اپنے حج کے ساتھ ماہ ذی الحج میں پھر ان چار عمرے کا بیان کیا عُمْرَتُهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ اسکا ترجمہ گذرا **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوْقًا وَمُجَاهِدًا فَقَالُوْا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ ابو اسحٰق نے کہا کہ میں نے مسروق اور عطا اور مجاہد سے سوال کیا انہوں نے کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے ماہ ذیقعدہ حج فرض ہونے سے اگے وَقَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ اَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ ابو اسحٰق نے کہا کہ میں نے براء بن عازب سے سنا کہتا تھا کہ عمرہ کیا حضرت نے حج کرنے کے اگے دو بار۔ گویا عمرہ حدیبیہ کو جو تمام نہوا تھا شمار نہ کیا ہی اور قبل حج کے ظاہری کہ ان عمرات جزوی جو اسکے اگے تھے اور وہ جو توجیہ میں اس کے کہتے ہیں کہ مفہوم عدد کا اسکے غیر کے نفی پر دلالت نہیں کرتا ہی موجب عدم وثوق کا ہی بالکہ حضرت یہی چار عمرے کئے ہیں
باب عُمْرَةٍ فِيْ رَمَضَانَ بعض روایات میں فضل عمرۃ فی رمضان واقع ہی یعنے ثواب میں عمرے کے ماہ رمضان میں **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاِمْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا عطا نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا جو ہم کو خبر دیتے تھے جس حال میں کہ کہتے تھے کہ حضرت نے انصار کے عورات سے ایک عورت کو فرمایا۔ ابن عباس نے اس عورت کا نام لیا پر میں فراموش کیا۔ اور شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ قائل اسکا ابن جریج ہی سو متبادر ذہن کے برخلاف ہی مصنف نے باب حج نساء میں طریق سے جب معلم کے جو عطا سے لایا نام اسکا ام سنام کہا ہی۔ لیکن احتمال رکھتا ہی کہ عطا نے جسوقت ابن جریج کے ساتھ حدیث کی اسکا نام فراموش کیا تھا۔ پر جب حبیب معلم کے ساتھ حدیث کی یاد رکھتا تھا۔ غرض حضرت نے اس عورت انصاریہ کو فرمایا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ اَبُوْ فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا کیا چیز مانع ہوئی تجکو کہ تو حج کرے ہمارے ساتھ اس عورت نے کہا کہ ہمارا ایک اونٹ پانی کھینچنے والا تھا سو اسپر باپ فلان کا سوار ہوا اور بیٹا اسکا یہ کنایہ کیا ہی اسنے اپنے شوہر و بیٹے کے ساتھ۔ ناضح اصل لغت میں پانی کھینچنے والے جانور کو کہتے ہیں اونٹ یا بیل یا گدھا۔ یہاں شتر مراد ہی جیسا کہ دوسری روایت میں تصریح آئی وَتَرَكَ نَاضِحًا يَنْضَحُ عَلَيْهِ اور چھوڑا اس اونٹ کو جسپر ہم پانی لاتے قَالَ فَاِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فرمایا پس جسوقت کہ آوے رمضان تو میں عمرہ کر فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَجُحُّ مقرر عمرہ رمضان میں ثواب حج کا رکھتا ہی اَوْ نَحْوًا مِمَّا قَالَ یا اسکے مانند ہی جو فرمایا۔ راوی نے حضرت کے لفظ میں تردد کیا ہی اور اس قسم سے بہت احادیث آئی ہیں جو باب مبالغہ والحاق ناقص بالکامل کے واقع ہوی ہیں۔ محض ترغیب کے لئے ورنہ ثواب عمرے کا ثواب حج کے کیونکر مقابل ہو چنانچہ عمرہ حج فرض و حج نفل کا عوض نہیں ہو سکتا۔ اور اس جگہ بسبب نزدیک ہونے فضیلت وقت کے اور شرف ماہ رمضان کے اور بسبب ایک رنج کے جو روزہ دار کو زیادہ ہوتا ہی رمضان میں عمرہ کرنے کا حکم فرمایا **باب** الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا باب شروع ہونے میں عمرے کے محصب میں رہنے کی شب اور اوسکے سوا دوسری

ب
تجحین

الجزء السابع

راتون مین - تمام سال وقت عمر یکاہی مگر اہل حج اثنائے اعمال حج مین کرن **حدثنا** محمد قال حدثنا ابو معاویہ قال حدثنا ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم موافین لہلال ذی الحجۃ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ ہم لوگ حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ تمام کیا ہم نے ذی القعدہ کو اور متوجہ ہوے ہین ہم ہلال ذی الحج کے طرف فقال لنا من احب منکم ان یہل بالحج فلیہل ومن احب ان یہل بعمرۃ فلیہل بعمرۃ پس ہم کو فرمایا جو شخص کہ دوست رکہتا ہی یہہ کہ احرام باندہے ساتھ نیت حج کے تو چاہئے کہ احرام باندہے اسکا اور جو شخص کہ دوست رکہتا ہی کہ احرام باندہے واسطے عمرے کے تو احرام باندہے اسکا فلولا انی اہدیت لاہللت بعمرۃ اگر مین ہدی نہ چلاتا ہر آئینہ احرام باندہا ہوتا عمرے کا قالت فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج بی بی نے کہا کہ ہمارے سے بعض لوگ ہین کہ احرام باندہے عمرے کا اور بعض ہمارے سے احرام باندہے حج کا وکنت ممن اہل بعمرۃ فاطفت یوم عرفۃ وانا حائض اور تہی مین ان لوگون سے جو احرام باندہے تہے عمرے کا پس نزدیک ہوا میرے سے روز عرفہ جس حال مین کہ مین صاحب عذر ہون فشکوت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انقضی رأسک وامتشطی واہلی بالحج پس مین نے شکوہ کیا اپنے حال کا حضرت سے کہ مین نہین سکتی تہی طواف کرنا بیت اللہ کا اور سعی کرنی درمیان صفا و مروہ کے تو فرمایا کہ ترک کر اپنے عمرے کو اور کہول اپنے گیسو کو اور کنگہی کر اور احرام باندہ واسطے حج کے فلما کان لیلۃ الحصبۃ ارسل معی عبد الرحمن الی التنعیم فاہللت بعمرۃ مکان عمرتی پس جب شب محصب آئی بہیجا حضرت نے میرے ساتھ میرے برادر عبد الرحمن کو طرف تنعیم کے پس احرام باندہی مین عمرے کا جگہہ مین اپنے عمرے کے - **باب** عمرۃ التنعیم باب بیان مین مشروع ہونے عمرے کے تنعیم سے جو مکہ معظمہ سے تین چہا میل پر واقع ہی اور سب میقات سے نزدیک تر ہی **حدثنا** علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان عن عمرو سمع عمرو بن اوس ان عبد الرحمن بن ابی بکر اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یردف عایشۃ ویعمرہا من التنعیم عمرو بن دینار سے مروی ہی کہ سنا عمرو بن اوس سے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے خبر دی اسکو کہ پیغمبر خدا نے حکم فرمایا اسکو کہ ردیف کرے آپ کو بی بی عایشہ کا اور عمرہ کروائے انکو تنعیم سے یعنے بی بی کو لیجاوے تا تنعیم سے احرام عمرے کا باندہے قال سفیان مرۃ سمعت عمرا کم سمعتہ من عمرو کہا سفیان کیبار سنا مین نے عمرو سے - اور کتنے بار سنا ہون اسکو عمرو سے یعنے ایکبار اس لفظ سے کہا کہ سمعت عمرا اور کئے بار کہا سمعت من عمر حرف من کی زیادتی سے کہ بر بین تقدیر معنعن کی قبیل سے ہوتی ہی اور پہلی تقدیر مین تصریح ہی سماع کی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا عبد الوہاب بن عبد المجید عن حبیب المعلم عن عطا قال حدثنی جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل واصحابہ بالحج ولیس مع احد منہم ہدی غیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وطلحۃ مقرر احرام باندہا حضرت اور آپکے صحابہ نے حج کی نیت سے حالانکہ نہین تہی انکے کسی کے پاس ہدی سوائے حضرت کے اور طلحہ کے وکان علی قدم من الیمن ومعہ الہدی وقال اہللت بما اہل بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی مرتضی قدوم لائے یمن سے اور انکے ساتھ ہدی تہی - اور کہا احرام باندہا مین نے ساتھ اس چیز کے جو احرام باندہا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذن لاصحابہ ان یجعلوہا عمرۃ ویطوفوا ثم یقصروا اور مقرر حضرت نے اپنے صحابہ کو اذن دیا یہہ کہ عمرہ کرین اس حج کو عمرہ اور یہہ کہ طواف کرین پہر قصر کرین ویحلوا الا من معہ الہدی اور احرام سے باہر آوین مگر جسکے ساتھ ہدی ہو فقالوا ننطلق الی منی وذکر احدنا یقطر پس کہا صحابہ نے کہ آیا ہم جاوین طرف منی کے حالانکہ ہمارے ہر یک کے ذکر سے پانی ٹپکتا ہی - یعنے ہم جماع کے ساتھ قریب العہد ہین یہہ از باب مبالغہ ہی فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اہدیت اگر مین آگے جانا ہوتا جو بعد جانا ہدی نلایا ہوتا ولولا ان معی الہدی لاحللت اور اگر نہوتی میرے ساتھ ہدی ہر آئینہ مین احرام سے باہر آتا وان عایشۃ حاضت فنسکت المناسک کلہا غیر انہا لم تطف اور مقرر بی بی عایشہ صاحب عذر ہوین پس عبادت سب مناسک کی ادا کین مگر یہہ کہ طواف نکیا قال فلما طہرت وطافت قال یا رسول اللہ انطلقون بحجۃ وعمرۃ وانطلق بالحج بولی یا رسول اللہ آیا آپ جاتے ہو ساتھ عمرے اور حج کے اور مین جاتی ہون تنہا ساتھ حج کے فامر

الجزء السابع

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحَجَّةِ پس عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم فرمایا کہ نکلے ساتھ بی بی عائشہ کے تنعیم کے طرف پس عمرہ کیا بی بی عائشہ نے بعد ادا کرنے حج کے ذی حجہ مین وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا اور مقرر سراقہ نے ملاقات کی حضرت سے عقبہ پر درحالیکہ حضرت رمی جمرۂ عقبہ کی کرتے تھے فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدِ پس سراقہ نے کہا یا رسول اللہ آیا آپ ہی کو خاص ہی یہ فعل فسخ حج ساتھ عمرے کے یا قرآن ساتھ عمرے کے حج کے ایام مین تو فرمایا کہ بلکہ مشروعیت اسکی سب کو ہی ابد تک ابن منیر سے جو اس کتاب مستطاب کے شارحون سے ہی منقول ہی کہ حدیث سراقہ کی جو تنعیم سے عمرے کے بیان مین ہی ترجمہ کے ساتھ ربط نہین رکھتی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ عادت بخاری علیہ الرحمہ کی معلوم ہوتی ہی کہ بعد ترجمہ کے کوئی حدیث جو ایک جزو سے ترجمہ کے ساتھ دلالت رکھتی ہی لاتا ہی - اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ سراقہ کے سوال مین تنعیم سے عمرہ کرنا بھی داخل ہوگا اور وہ جو پوچھا کہ عمرہ تنعیم سے بی بی عائشہ کے ساتھ مخصوص ہی تو جواب مین فرمایا کہ عام ہی کسی کے ساتھ مخصوص نہین **باب** الاعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بغیر هَدْيٍ باب عمرہ روا ہونے حج کے بعد حج کے بغیر ہدی کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ بی بی عائشہ نے کہا کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ قریب ہلال ذی حجہ کے سابق مین گذرا کہ حجۃ الوداع مین ذی قعدہ کی بیسوین کو مدینہ طیبہ سے نکلے - اور یہہ تاریخ نزدیک ہلال ذی حجہ کے ہی اور چاند راہ مین دیکھے تھے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ یہہ مقولہ بی بی عائشہ کا ہی اسکا ترجمہ گذرا فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ پس مین حائضہ عذر ہوئی سرف کی منزل مین مکہ معظمہ مین داخل ہونیکے آگے فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ پس پایا مجھے روز عرفہ جس حال مین کہ مین عذر والی ہون فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْضَتِي میرے شکایت کی اسکی حضرت کے حضور مین فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ پس فرمایا کہ چھوڑ دے اعمال عمرے کے اور کھول دے گیسو اپنے سر کے اور شانہ کر اور احرام باندھ حج کا فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فِيهَا فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا پس روانہ کیا عبدالرحمن نے بی بی عائشہ کو پس احرام باندھی عمرے کا اپنے عمرے کی جاے پر جو نیت کی تھی فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا پس ادا کیا اللہ تعالی نے اسکا حج اور اسکا عمرہ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ اور نہین تھی کسی چیز مین اس سے ہدی اور صدقہ اور نہ روزہ - اور یہہ کلام اسکے قول سے جو فاردفھا ہی مدرج ہی کلام راوی سے جو ہشام ہی **باب** أَجْرُ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ باب اس بیان مین کہ ثواب عمرے کا اندازہ رنج و تعب پر اسکے ہی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ قاسم اور اسود نے کہا کہ بی بی عائشہ نے کہا یا رسول اللہ پھرتے ہین تمام لوگ دو عبادت کے ساتھ حج و عمرہ ہی اور پھرتی ہون مین ایک عبادت کے ساتھ حج ہی فَقِيلَ لَهَا انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي پس بی بی عائشہ کو کہا گیا کہ منتظرہ جبوقت کہ تو پاک ہو عذر سے پس طرف تنعیم کے اور احرام باندھ وہان سے عمرے کے لئے ثُمَّ ائْتِينَا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا پس ہمارے پاس آ ایسی اور ویسی جگہہ پر یہہ کنایہ ہی محصب سے وَلٰكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ یہہ شک راوی کا ہی - لاکن دارقطنی کی روایت مین واو واقع ہوا ہی ولیکن ثواب عبادت کا تیرے نفقہ اور صدقہ کے اندازہ پر ہی یا تیرے رنج و مشقت کے مقدار پر - اصل یہی ہی لاکن کبھی بعوارض جیسا کہ بسبب شرافت مکان و زمان کے تھوڑی عبادت پر ثواب زیادہ ملتا ہی جیسے دو رکعت مسجد الحرام مین ثواب ہزار رکعت کا دوسرے مساجد مین - اور قیام لیلۃ القدر کا بہ نسبت دوسری راتون کے قیام کے - اور حدیث مین اشارہ ہی اسبات کا کہ احرام میقات دوسرے بیشتر ثواب لگا رکھتا ہی اور اگر نزدیک ہو صدقہ دینے کے جہت سے ثواب زیادہ زیادہ ہوتا ہی **باب** الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ هَلْ يُجْزِيهِ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ باب اس بیان مین کہ جب صاحب عمرہ طواف

عبادت کا ثواب شرف مکان و زمان سے زیادہ ہوتا ہی

الجزء السابع

عمرے کا کرے پستر کہ معظمہ سے نکلے کیا بس ہے، اسکو طواف وداع سے **حدثنا** ابو نعیم قال حدثنا افلح بن حمید عن القاسم عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلين بالحج في اشهر الحج وحرم الحج بی بی عائشہ نے کہا کہ نکلے ہم حضرت کے ساتھ جس حال مین کہ احلال کرتے مین ہم ساتھ حج کے ان مہینون اور حالتون اور مکانون اور وقتون مین جو حج کے واسطے مقرر ہین۔ حرم نضم مہلین ہی معنے مذکور سے فنزلنا بسرف فقال النبي صلى الله عليه وسلم لاصحابه من لم يكن معه هدى فاحب ان يجعلها عمرة فليفعل پس حضرت نے اپنے صحابہ کو فرمایا جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی نہو اور دوست رکھے یہہ کہ پھراوے اسکو عمرہ تو کرے عمرہ ومن كان معه هدى فلا اور جو شخص کہ اسکے ساتھ ہدی ہو تو نکرے وكان مع النبي صلى الله عليه وسلم ورجال من اصحابه ذوي قوة الهدى فلم تكن لهم عمرة اور تھی ساتھ حضرت کے اور چند صحابہ صاحب طاقت کے ہدی سو نہین تھا انکو عمرہ فدخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي پس تشریف لائے مجھ پر پیغمبر خدا جس حال مین کہ مین روتی تھی فقال ما يبكيك فقلت سمعتك تقول لاصحابك ما فعلت فرمایا کہ کیا چیز رولاتی ہی تجھ کو مین نے کہا کہ سنے آپ سے وہ بات سنی جو اپنے اصحاب کے لئے کہتے تھے

لاصحابہ

جو کہتے تھے فمنعت العمرة پس منع کئی گئی ہون مین عمرے سے قال وما شانك لا اصلي فرمایا کیا ہی حال تیرا مین نے کہا کہ مین نماز نہین پڑہتی ہون یہہ کنایہ حیض سے تھا قال فلا يضرك انت من بنات آدم كتب الله عليك ما كتب عليهن فرمائے کچھ ضرر نہین دیتا ہی تجھ کو کہ تو دختران آدم سے ہی تقدیر کی ہی اللہ تعالی نے تجھ پر وہ چیز جو تقدیر کیا ہی سب دخترون پر وكوني في حجتك عسى الله ان يرزقكها اور رہ تو اپنے احرام حج پر نزدیک ہی کہ خدا تعالی روزی کرے تجھے عمرہ قالت فكنت حتى نفرنا من منى فنزلنا المحصب بی بی عائشہ نے کہا پس مین منتظر تھی یہان تک کہ ہم نکلے منی سے پھر نزول کئے محصب مین فدعا عبد الرحمن فقال اخرج باختك من الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا من طوافكما پس بلایا عبد الرحمن کو اور فرمایا باہر جا اپنی بہن کے ساتھ زمین حرم سے پس احرام باندھے عمرہ کیا پھر تم ہر دو فارغ ہو اپنے طواف سے انتظركما ههنا استظار کھینچے گا مین تمہارا اس جگہ محصب مین فاتينا وقد فرغنا في الليل فقال فرغتما پس آئے ہم شب کے درمیان حضرت نے کہا کیا فارغ ہوئے تم قلت نعم فاذن بالرحيل في اصحابه مین نے کہا ہان فارغ ہوئے پس کوچ کی ندا کروائی اپنے اصحاب مین فارتحل الناس ومن طاف بالبيت قبل صلوة الصبح پس کوچ کیا لوگون نے اور جو شخص کہ طواف وداع کیا تھا کعبے کا آگے نماز صبح کے ثم خرج متوجها الى المدينة پھر حضرت نکلے جس حال مین کہ متوجہ تھے مدینہ منورہ کے طرف

باب يفعل في العمرة ما يفعل في الحج

باب اس بیان مین کہ کئے جاتے ہین عمرے مین جو اعمال کہ حج مین کئے جاتے ہین **حدثنا** ابو نعيم قال حدثنا هشام قال حدثني عطاء قال حدثني صفوان بن يعلى بن امية عن ابيه ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة وعليه جبة وعليه اثر الخلوق او قال صفرة تحقیق آیا ایک مرد حضرت کے پاس حال مین کہ حضرت جعرانہ مین تھے اور اسکے پر ایک جبہ تھا اور اسپر اثر خوشبوئی کا تھا۔ یا کہا کہ زردی تھی یہہ شک راوی کا ہی۔ جبہ جامہ دوختہ ہی اور خلوق بفتح خا معجمہ وضم لام آخر مین قاف۔ ایک نوع خوشبوئی کی ہے فقال كيف تامرني ان اصنع في عمرتي فانزل الله تعالى على النبي صلى الله عليه وسلم فستر بثوب پس کہا اس مرد نے کیا فرماتے ہو اب مجھ کو کہ کرون مین اپنے عمرے مین افعال سے۔ پس نازل کیا اللہ تعالی نے وحی اپنے پیغمبر پر پھر پوشیدہ کئے گئے کپڑے سے فقلت لعمر وددت اني قد رايت النبي صلى الله عليه وسلم فانزل الله عليه الوحي پس مین نے عمر بن الخطاب سے کہا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ تحقیق دیکھون پیغمبر خدا کو اور حالانکہ مقرر نازل کی ہی خدا نے اپ پر وحی فقال عمر رضي الله عنه تعالى ايسرك ان تنظر الى النبي صلى الله عليه وسلم وقد انزل الله عليه الوحي پس کہا کیا مسرور کرتا ہی تجھ کو نظر کرنا حضرت کے طرف حال مین کہ نازل ہوئی آپ پر وحی قلت نعم فكشف طرف الثوب فنظرت اليه پس اٹھائے کپڑے کے طرف کو پھر مین نے نظر کی حضرت کے طرف له غطيط واحسبه قال كغطيط البكر آپ کو ایک آواز تھی حالت خواب مین کہا گمان کیا تا ہون مین اس مرد کو جو کہا کہ ایک آواز تھی مانند آواز شتر جوان کے فلما سري عنه قال اين السائل عن العمرة پس جب کشف کیا گیا حضرت سے وہ حال پوچھے کہان ہی سوال کرنیوالا عمرے کے اعمال سے اخلع عنك الجبة واغسل اثر

الخلوق

الجزء السابع

الْحَلْقُ عَنْكَ وَانْقُ الصَّفْرَةَ فرمایا نکال اپنے بر سے جبہ کو اور دھو ڈالو نشان کو خوشبوئی کے اپنے سے اور بر سبز کر یا پاک کر رنگ زرد سے وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ اور اپنے عمرے میں کر جیسا کہ کرتا ہی اپنے حج میں یعنے اجتناب ان چیزوں سے جو حرام کئے گئے ہیں احرام حج میں اور اعمال سے وقوف عرفہ و رمی جمار کے سوائے اور جو کہ عمرے میں مشروع ہے سوے چہار عمل ہیں - احرام و طواف اور سعی اور حلق یا تقصیر حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ مقرر عروہ نے کہا کہ میں نے عائشہ صدیقہ زوجہ پیغمبر کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے کہا کہ جس حال میں کہ اندنوں میں کم عمر تھا اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا خبر دیجئے اس قول الٰہی سے جو فرمایا کہ مقرر صفا و مروہ اعلام مناسک سے ہی - پس جو شخص کہ بیت کا حج کرے یا عمرہ کرے اسپر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے ان دونوں کا فَلَا اَرَى عَلَى اَحَدٍ شَيْئًا اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا پس نہیں دیکھتا ہوں میں اور گمان نہیں کرتا ہوں میں کسی پر کچھ یہ کہ طواف نکرے یعنے مقتضا لاجناح علیہ کا یہ ہے فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ پس بی بی عائشہ صدیقہ نے کہا ایسا نہیں اگر مقصود آیت کا ایسا ہوتا جیسا کہ تو کہتا ہی کہ سعی واجب نہیں کانت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا یعنے آیت اسطرح نازل ہوتی کہ نہیں ہی اسپر گناہ یہ کہ طواف نکرے اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ بیشک اتری ہی یہ آیت مگر شان میں انصار کے کہ وے ایک کہا کرتے تھے یعنے مشرکوں نے منات کے لئے اور منات مقابل قدید کے تھا جو وہ ایک جگہ ہی درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے وَكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ اَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اور وے تھے تنگی کھینچتے یہ کہ طواف کریں درمیان صفا و مروہ کے تشبہ کفار کی جہت سے فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ سَاَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ پس جب کہ اسلام آیا لوگوں نے حضرت کے جناب میں اس حال سے سوال کیا فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الایہ پس اللہ عز و جل نے اس آیت شریف کو نازل کیا زَادَ سُفْيَانُ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ اور زیادہ کیا ہی سفیان بن عقبہ یا سفیان ثوری نے اور ابو معاویہ ہشام سے مَا اَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِءٍ وَلَا عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تمام نکیا ہی خدا تعالیٰ نے حج کسی مرد کا اور نہ عمرہ اسکا جو طواف نکیا درمیان صفا و مروہ کے

بَابُ مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

باب اس بیان میں کہ معتمر عمرہ احرام سے کب نکلتا ہی وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا عطاء نے جابر سے روایت کی کہ حضرت نے صحابہ کو حکم کیا کہ تمراوے حج کو عمرہ اور طواف صفا و مروہ کرے پھر قصر کرے اور احرام سے باہر آوے حدثنا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ ابن ابی اوفی نے کہا کہ عمرہ کیا حضرت نے عمرۃ القضا اور عمرہ کئے ہم بھی آپ کے ساتھ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ جب مکہ معظمہ میں داخل ہوے طواف کیا آپنے اور ہم بھی طواف کئے آپکے ساتھ وَاَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَاَتَيْنَاهُمَا مَعَهُ اور آئے حضرت صفا و مروہ پر اور سعی کی درمیان انکے ہم بھی آپکے ساتھ آئے اور سعی کی درمیان انکے وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَنْ يَرْمُوهُ اَحَدٌ اور تھے ہم پوشیدہ کرتے حضرت کو مکہ معظمہ کے مشرکوں سے اس اندیشہ سے کہ مبادا کوئی بدبخت اور آزار دے آپ کو فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِي اَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا اسمعیل بن خالد جو ابن ابی اوفی سے راوی ہی کہتا ہی کہ ابن ابی اوفی سے میرے ایک یار نے کہا آیا حضرت اس عمرے میں داخل کعبہ ہوے - ابن ابی اوفی نے جواب دیا کہ نہیں قَالَ مُحَمَّدٌ شَنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ اسی یار نے کہا پس حدیث کیجئے ہمارے سے وہ چیز جو فرمائی بی بی خدیجہ بنت خویلد کو جو زوجہ مطہرہ حضرت کے ہیں قَالَ بَشِّرُوا لِخَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ فرمایا کہ بشارت دو بی بی خدیجہ کو ایک مکان مروارید سے بہشت میں کہ نہ اسمیں آواز حیل ہی اور نہ کوئی رنج و آزار مانند مکانات دنیا کے جو گھر والوں کے بلا خوف اور بلا رنج تعمیر نہیں ہوتا ہی قصب بفتح قاف و صاد مہملہ آخر میں موحدہ ہی اس لفظ کی تفسیر میں طبرانی نے اوسط میں کہا کہ قصب لولوئی اور یہ بھی کہا کہ لولوے مجوف یعنے اسمیں خلوہ رہتا ہی اور اسی اوسط میں حدیث حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی لائی کہ بی بی نے حضرت سے پوچھی کہ کہاں ہی میری والدہ خدیجہ نے - فرمایا کہ ایک مکان میں جو قصب سے ہی - پوچھی کیا یعنی قصب دنیا کا - فرمایا

نہیں

الجزء السابع

نہیں بلاوہ ایسا قصد سے کہ دریا قوت سے مرصع کئے ہیں اور صحب اور نصب بنون وصاد مہملہ ہر دو مفتوح وباء موحدہ پہلا مضبی ہیں آواز کے ہی اور دوسرا مضبی ہیں رنج
وآزار کے **حدثنا** الحمیدی قال حدثنا سفیان عن عمرو بن دینار قال سألنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رجل
طاف بالبیت فی عمرتہ ولم یطف بین الصفا والمروۃ ایاتی امرأتہ عمرو بن دینار نے کہا کہ میں ابن عمر سے اس مرد سے جو طواف کعبے کا کیا ہے
بیچ میں اور سعی نکی درمیان صفا و مروہ کے آیا وہ نزدیکی کرے اپنی عورت سے فقال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فطاف بالبیت سبعا وصلی
خلف المقام رکعتین پس ابن عمر نے کہا کہ قدوم لائے حضرت مکہ معظمہ کو پھر طواف کئے کعبے کا سات شوط اور نماز پڑھی مقام ابراہیم میں دو رکعت و
طاف بین الصفا والمروۃ سبعا وقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور طواف کئے درمیان صفا و مروہ کے سات بار اور مقرر کی
تمہارے لئے حضرت کے افعال میں ایک اتباع نیک قال وسألنا جابر بن عبد اللہ فقال لا یقربنہما حتی یطوف بین الصفا والمروۃ عمرو بن
دینار نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا تو کہا ہرگز نہ کرے نزدیکی عورت کی یہاں تک کہ طواف کرے درمیان صفا و مروہ کے **حدثنا** محمد بن
بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن قیس بن مسلم عن طارق بن شہاب عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ
عنہ قال قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالبطحاء ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ میں نے ابطحا مکہ معظمہ میں حضرت کے پاس آیا و
ہو منیخ فقال احججت قلت نعم جس حال میں کہ حضرت نے اونٹ کو بٹھلایا تھا یعنے اترے تھے پس فرمایا آیا تو احرام باندھا ہے اور نیت حج کی کہا ہے میں نے
کہا ہاں قال بما اہللت قلت لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تو کس نیت سے احرام باندھا ہے میں نے کہا وہ
احرام جو باندھا احرام پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام کے قال احسنت طف بالبیت وبالصفا والمروۃ ثم احل فرمایا کہ تو اچھا کیا طواف کر بیت اللہ
کا اور صفا اور مروہ کا پھر احرام سے باہر آ فطفت بالبیت وبالصفا والمروۃ پس طواف کیا میں بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا ثم اتیت امرأۃ
من قیس ففلت راسی پس آیا میں ایک عورت کے پاس جو قبیلہ قیس سے تھی سو اس نے کھولا میرے سر کے اور قمل کو نکالا ثم اہللت بالحج فکنت
افتی بہ حتی کان فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ پھر میں احرام حج کا باندھا اور تھا میں فتوی دیتا اسی مذکور کے ساتھ یہاں تک کہ تھی خلافت عمر رضی اللہ
عنہ کی فقال ان اخذنا بکتاب اللہ فانہ یامرنا بالتمام پس کہا عمر فاروق نے کہ ہم اخذ کرتے ہیں کتاب اللہ سے سو کتاب اللہ حکم کرتی ہے تمام کرنے حج کے
باہر ہونے پر اوسکے احرام سے جیسا کہ واقع ہوا واتموا الحج وان اخذنا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لم یحل حتی یبلغ الہدی
محلہ اور تمسک کرتے ہیں ہم حضرت کے قول وفعل سے پس مقرر حضرت احرام سے باہر نہ آتے یہاں تک کہ پہنچتی ہدی اپنی جگہ جو منی ہے **حدثنا** احمد بن صالح
قال حدثنا ابن وہب قال حدثنا عمرو عن ابی الاسود ان عبد اللہ مولی اسماء بنت ابی بکر حدثہ انہ کان یسمع اسماء تقول
کلما مرت بالحجون الی الاسود عروہ ہی کہ مقرر مولا اسما بنت ابو بکر صدیق نے اس سے حدیث کی کہ وہ سنا کرتا تھا بی بی اسما سے کہ وہ کہتی تھی جبکہ گذرتی حجون پر
جو مقبرہ مکہ ہے نازل ہی صلی اللہ علی محمد لقد نزلنا معہ ہہنا ونحن یومئذ خفاف یعنے رحمت بھیجے اللہ تعالی محمد مصطفی پر مقرر ہم منزل کرتے
تھے آپکے ساتھ یہاں ان دنوں ہم سبکبار تھے قلیل ظہرنا تھوڑے رہتے مرکب ہمارے قلیل اذوادنا تھوڑے رہتے توشے ہمارے فاعتمرت انا
واختی عائشۃ والزبیر وفلان وفلان پس عمرہ کیا میں اور میری ہمشیرہ معظمہ بی بی عائشہ نے اور زبیر بن العوام اور فلان فلان فلما مسحنا
البیت احللنا ثم اہللنا من العشی بالحج اور جسوقت کہ مسح کیا ہم نے بیت اللہ کا یعنے طواف کیا ہم نے احرام کھولے ہم یعنے بعد سعی کر چکے صفا
و مروہ میں اسکو حذف کیا اختصار کے جہت سے پھر احرام باندھے ہم آخر روز میں حج کے لئے بی بی اسما نے اس واقعہ کو حجۃ الوداع میں ذکر کیا اور بی بی عائشہ نے اسمیں
طواف حج کا ہی **باب** ما یقول اذا رجع من الحج او العمرۃ او الغزوۃ باب بیان میں اس چیز کے جو کہے جسوقت کہ رجوع کرے حج سے یا عمرے
سے یا غزوے سے **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ابن عمر نے کہا

الجزء السابع

کرتے حضرت جب رجوع کرتے کسی غزوے سے یا حج سے یا عمرے سے تکبیر کہتے ہر بلندی پر تین تکبیریں پھر یہ دعا پڑھتے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ پھر کلمات ابرکات کہتے جسکے معنے یہ ہیں نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسیکی بادشاہت اور اسیکو ہی حمد و ثنا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے آئبون تائبون الخ ہم پھر لوٹنے والے ہیں اسی کی طرف عابدون ساجدون لربنا حامدون عبادت کرنیوالے سجدہ کرنیوالے حمد کرنیوالے اپنے پروردگار کے لئے۔ ان کلمات فیض آیات کے کہنے سے محض اخبار مقصود نہیں بلکہ انکے معانی کے ساتھ تحقق و اتصاف مطلوب ہے صدق اللہ وعدہ الخ سچ کیا اللہ تعالیٰ نے وعدہ اپنا ظاہر کرنے میں قوت و شوکت اسلام کے اور یاری دی اپنے بندہ کو جو حضرت جناب رسالت ہیں۔ اور ہزیمت دی گروہ کو کفار کے وہی تنہا بلا شرکت غیرے۔ کہتے ہیں کہ کہنا ان کلمات کا ماثور ہے ہر سفر میں خواہ سفر طاعت ہو یا سفر مباح **باب** استقبال الحاج القادمین الخ باب بیان میں مشروعیت استقبال ان حاجیوں کے جو قدوم لانیوالے ہیں مکہ معظمہ کو والثلاثۃ علی الدواب اور بیان میں تین شخص کو بٹھلانے کے مرکب پر۔ اور جو حجاج کہ مکہ معظمہ سے قدوم لاوین انکے استقبال میں بھی احادیث صحیحہ وارد ہیں جیسا کہ مسلم نے روایت کی ہے اور اسباب کے ترجمے میں وہی معنے کہا چاہتے کہ جسکے طرف ہم نے اشارہ کیا حدیث مذکور اسکے موافق ہو **حدثنا** معلی بن اسد قال حدثنا یزید بن زریع قال حدثنا خالد عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ استقبلہ غیلمۃ بنی عبد المطلب ابن عباس نے کہا جسوقت کہ قدوم لائے پیغمبر خدا مکہ معظمہ کو استقبال کیا آپکا لڑکوں نے اولاد عبد مطلب سے غلمہ جمع غلام کا ہے اور اغیلمہ تصغیر غلمہ کی ہے فحمل واحدا بین یدیہ واحرخلفہ پس بٹھلایا حضرت نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔ اور یہ ہر دو لڑکے قثم ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر تھے **باب** القدوم بالغداۃ باب بیان استحباب ہے قدوم لانے مسافر کے اپنی منزل میں دن کو **حدثنا** احمد بن الحجاج قال حدثنا انس بن عیاض عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج الی مکۃ یصلی فی مسجد الشجرۃ مقام ہے خدا جسوقت سفر نکلتے طرف مکہ معظمہ کے نماز صبح کی مسجد شجرہ میں پڑھتے جو ذوالحلیفہ میں ہے واذا رجع صلی بذی الحلیفۃ ببطن الوادی وبات حتی یصبح اور جب سفر سے پھرتے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے درمیان وادی کے اور وہاں خواب کرتے یہاں تک کہ صبح کرتے **باب** الدخول بالعشی باب بیان میں آنیکے شب کے وقت۔ عشیہ مغرب سے شب کی تیرگی آنے تک اور بعض کے پاس وقت زوال سے تیرگی آنے تک ہے **حدثنا** موسی بن اسمٰعیل قال حدثنا ہمام عن اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی طلحۃ عن انس رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اہلہ انس نے کہا کہ پیغمبر خدا شب کے وقت اپنے گھر میں نہیں آتے کان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ اور تھے نہیں آتے مگر روز روشن میں یا اول شب میں **باب** لا یطرق اہلہ اذا بلغ المدینۃ باب بیان میں کہ مسافر شب کے وقت اپنے گھر نہ آوے جب شہر کو پہنچے جسکا سفر دراز ہوا ہے اور اسکی خبر قدوم نہیں پہنچی ہے۔ ایسا ہی کہا ہے علماء نے **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا شعبۃ عن محارب عن جابر رضی اللہ عنہ قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یطرق الرجل اہلہ لیلا جابر نے کہا کہ حضرت نے منع فرمایا کہ کوئی شب کے وقت اپنے گھر والوں میں آوے اور بعض روایات میں ان یطرق الرجل اہلہ لیلا واقع ہوا **ف** پس سزاوار ہے کہ حالت مسافرت میں شب کو آوے تو اس حالت گرد و غبار آلودگی و تاب سفر سے اپنے عورت سے اس شب مباشرت نکرے قسطلانی **باب** من اسرع ناقتہ اذا بلغ المدینۃ باب بیان میں اس شخص کے کہ جلد جلاوے ناقہ کو جسوقت کہ پہنچے مدینہ منورہ کو اسرع متعدی سات باب کے اور اسکے بغیر بھی آیا ہے کذا فی المحکم **حدثنا** سعید بن ابی مریم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی حمید انہ سمع انسا یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر فابصر درجات المدینۃ اوضع ناقتہ انس نے کہا کہ جسوقت قدوم لائے حضرت سفر سے اور دیکھتے بلندیوں کو مدینہ مطہرہ کے تیز چلاتے اپنے ناقہ کو وان کانت دابۃ حرکہا اور اگر ہوتا مرکب اونٹ کے سوا حرکت دیتے اسکو زاد الحارث بن عمیر عن حمید حرکہا من حبہا اور زیادہ کیا ہے حارث نے

الجزء السابع

مِنْ حُبِّهَا یعنے حرکت دیتے مرکب کو بسبب محبت مدینہ طیبہ کے اور اے حقوق کا موجب اور مشتاقوں کو مشرف کرنیکا سبب تھا یہیں ہی کہ حُبُّ الوَطَنِ اِیمَانٌ آیا ہی اور ہو سکے کہ نسبت اس دوستی کی ایمان سے محض بتعیت سیرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے **حدثنا** قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جُدْرَانُ الْمَدِیْنَةِ اس نے قتیبہ کی روایت سے لایا ہی کہ درجات یعنے دیوارین مدینہ مطہرہ کے تابعہ الحائط بن عمیر متابعت کی ہی اسکی حارث بن عمر نے **باب** قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا باب بیان مین قول اس خدائے عزوجل کے جو فرمایا اور آؤ اپنے گھرون کو انکے دروازون سے **حدثنا** اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْنَا بَرا کہتا تھا کہ یہہ آیت ہمارے باب مین نازل ہوئی کَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوْا فَجَاءُوْا لَمْ یَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ اَبْوَابِ بُیُوْتِهِمْ وَلٰکِنْ مِنْ ظُهُوْرِهَا تھے انصار جب حج کرتے اور لوٹ آتے تو اپنے گھرون مین دروازون کے آگے سے داخل نہوتے ولیکن گھرون کے پیچھے سے آتے اور اسمین نیکی وخوبی سمجھتے فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهٖ فَکَاَنَّهُ عُیِّرَ بِذٰلِکَ پس انصار سے ایک مرد حج سے فارغ ہوکے آیا تو دروازے کے طرف سے داخل ہوا وہ اس نے سرزنش کیا گیا فَنَزَلَتْ وَلَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا پس یہہ آیت نازل ہوئی کہ نہین ہی نیکی اور بھلائی کہ تم آؤ اپنے گھرون کو انکی پیٹھ سے وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰی لیکن نیکی اس شخص مین ہی کہ پرہیزکرے تم گھرات اور شہرون سے اور خدا تعالی کی نافرمانی سے اور آؤ اپنے گھرون کو انکے دروازون سے **باب** اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ باب اس بیان مین کہ سفر ایک ٹکڑا عذاب کا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ یَمْنَعُ اَحَدَکُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فرمایا کہ سفر ایک ٹکڑا عذاب کا ہی یعنے عین عذاب ہی منع کرتا ہی تمہارے کسیکو کھانا اور پانی اور خواب اسکا کہ اسکو وقت پر نہین پہنچتا ہی اور لذت سے نہین کھاتا ہی اور راحت سے نہین سوتا ہی اور دوستون کی جدائی سب دردون سے سخت تر ہی - اور یہہ حدیث تعارض نہین رکھتی ہی ان احادیث کے ساتھ جو حکم سفر کے باب مین آئی ہین چنانچہ ابن عباس کی روایت سے آئی ہی تَسَافَرُوْا تَصِحُّوْا اور ابن عمر سے مرفوعا آئی ہی سَافِرُوْا تَغْنَمُوْا اور ایک روایت مین تُسَافِرُوْا تَرْتَزِقُوْا آیا ہی - کہ لئے کہ ان امور کا حاصل ہونا موجب رفع عذاب کا ہی اگرچہ دار وگیر مین ایک الم ہی لاکن اسمین موجب صحت کا ہی فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ فَلْیُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ پس جسوقت تمام کرے رغبت اور خواہش اور حاجت اپنی تو چاہئے کہ اپنے اہل وعیال کے طرف جلد پھر آوے کہ موجب خوشی کا اور مقصد یابی کا ہی اور اپنے لوگ جو دور انتظار مین ہین انکو اس درسے نکالنا اور جلد کرنا سبب اجر عظیم کا ہی نہمت بفتح نون کسی کام مین اپنی ہمت پہنچانے کے معنے ہین یہان مراد حاجی سے ہی جو اسکا قصد کیا **باب** اَلْمُسَافِرُ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ یُعَجِّلُ اِلٰی اَهْلِهٖ باب اس بیان مین کہ جسوقت مسافر کو کوشش مین لاوے اسکو راہ چلنا اور اسکا اہتمام کرے اور اپنے لوگون کے طرف جانے جلد کرے - تو وہ مسافر کیا کیا جاتے - اور بعض روایات مین تعجل بغیر واو کے آیا ہی **جواب** اسکا وہی ہی اور یہہ اوفق ہی حدیث مذکور کے ساتھ **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِیْقِ مَکَّةَ فَبَلَغَهٗ صَفِیَّةُ بِنْتُ عُبَیْدٍ بِشِدَّةٍ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّیْرَ اسلم نے کہا کہ مین عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا کہ معظمہ کی راہ مین پس پہنچی ابن عمر کو صفیہ بنت ابی عبید سے جو اسکی زوجہ تھی درد وبیماری کی پس جلدی کی ابن عمر نے جانے مین حَتّٰی کَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ وَجَمَعَ بَیْنَهُمَا جب تک کہ تھا شفق بعد غروب آفتاب کے پس نماز مغرب اور عشا کی پڑہی جس حال مین کہ ان ہر دو نماز کو جمع کیا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَیْنَهُمَا پھر ابن عمر نے کہا کہ مقرر مین نے حضرت کو دیکھا ہی کہ جب کوشش مین لاتا آپ کو راہ چلنا تاخیر کرتے عشا کے وقت تک مغرب کو اور جمع کرتے درمیان دو نماز کے - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابواب المحصر - ابواب محصر کے - احصار معنے مین حبس ومنع کے کہتے ہین اَحْصَرَهُ الْمَرِیْضُ اِذَا مَنَعَهٗ مِنْ مَقْصِدِهٖ حصر کیا اسکو بیماری یا سلطان نے یعنے اسکو قصد کہتے ہین کہ اسکو مقصد ومطلب سے پھیر رکھے - اور معلوم ہوا کہ مخصوص منع عدو کے ساتھ نہین امام مالک اور شافعی

الجزء السابع

کے پاس منع عدو کے ساتھ مخصوص ہی **باب** المحصر وجزاء الصيد باب بیان مین احکام اس شخص کے جو منع کیا گیا ہی حج سے یا وقوف عرفہ سے یا طواف کرنے سے اور بدلہ مین اس شکار کے جو صاحب احرام کیا ہو وقولہ تعالیٰ فان احصرتم فما استیسر من الهدی الایہ اور بیان مین مراد فرمودہ خدا کے جو اس آیت مین ہی کہ اگر تم منع کئے گئے ہو جانے سے بیت اللہ کو تو تم پر لازم ہی وہ چیز جو میسر ہو ذبح کرنے سے ہدی کے شتر ہو یا اسکے سوا اسی طرح جو تم منع ہوئے تھا عطا الاحصار من کل شئ بحسبه اور عطا نے کہا کہ احصار ہر چیز سے ہی جو اسکو باز رکھے مخصوص دشمن کے ساتھ نہین **باب** اذا احصر المعتمر حصورا لا یاتی النساء باب اس بیان مین کہ جسوقت کہ منع کیا جاوے صاحب عمرہ منع کیا جانا تو نزدیکی نکرے عورت کی **حدثنا** عبد الله بن یوسف قال اخبرنا مالك عن نافع ان عبد الله بن عمر رضی الله عنهما خرج الی مکة معتمرا فی الفتنة روایت ہی نافع سے کہ مقرر عبد اللہ بن عمر جسوقت کہ نکلے کہ معظمہ سے جس سن کہ قصد عمرے کا کیا تھا ایام مین فتنہ حجاج ظالم کے جو ابن زبیر پر آمادہ جنگ ہوا تھا قال ان صددت عن البیت صنعت کما صنعنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم کہا کہ اگر مین باز رکھا گیا طواف بیت اللہ سے تو کرتا ہون مین جیسا کہ کئے ہین ہم حضرت کے ساتھ فاهل بعمرة من اجل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اهل بعمرة عام الحدیبیة پس احرام باندھا عمرہ کا اسلئے کہ حضرت احرام باندھے تھے عمرے کا سال حدیبیہ مین **حدثنا** عبد الله بن محمد بن اسماء قال حدثنا جویریة عن نافع ان عبید الله وسالم بن عبد الله اخبراه نافع سے روایت ہی کہ عبید اللہ اور سالم ہر دو پسران ابن عمر نے اسکو خبر دی انهما کلما عبد الله بن عمر رضی الله عنهما لیالی نزل الجیش بابن الزبیر کہ مقرر ہر دو برادر سخن کئے ابن عمر سے ان راتون مین جو نزول کیا تھا لشکر حجاج ظالم کا ابن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے فقالا لا نضرك ان لا تحج العام پس ہر دو نے کہا کہ ضرر نہین کرتا ہی تم کو یہ کہ اس سال حج نکرین انا نخاف ان یحال بینك وبین البیت ہم ڈرتے ہین اسبات سے کہ وے حایل ہوون تمہارے اور بیت اللہ کے درمیان یعنے نجوہ رین تم کو کہ مکہ معظمہ مین داخل ہون فقال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فحال کفار قریش دون البیت پس کہا ابن عمر نے کہ ہم نکلے ساتھ پیغمبر خدا کے پس حایل ہوئے کفار قریش نزدیک بیت اللہ کے فنحر النبی صلی الله علیه وسلم هدیه وحلق راسه پس ذبح کیا حضرت نے اپنی ہدی کو اور تراشے اپنے سر کے موئے مبارک واشهدکم انی قد اوجبت عمرة ان شاء الله انطلق اور گواہ لیتا ہون مین تم کو مقرر مین واجب کیا آپ پر عمرے کو اگر اللہ تعالیٰ چاہے مین جاتا ہون فان خلی بینی وبین البیت طفت پس اگر خالی کرین میرا اور کعبے کے درمیان راہ کو طواف کرتا ہون مین وان حیل بینی وبینه فعلت کما فعل النبی صلی الله علیه وسلم وانا معه اور اگر حایل ہوون مین میرا اور بیت اللہ کے درمیان تو کرونگا جیسا کہ کیا تھا پیغمبر خدا نے درحالیکہ مین آپکے ساتھ تھا اور مین جانتا ہون کہ کیا کئے تھے فاهل بالعمرة من ذی الحلیفة ثم سار ساعة ثم قال انما شانهما واحد پس احرام باندھا عمرہ کا منزل ذی الحلیفہ سے پھر راہ چلے ایک ساعت پھر کہا سوائے اسکے نہین کہ حال و افعال حج اور عمرہ کے ایک ہین اشهدکم انی قد اوجبت حجة مع عمرتی گواہ لیتا ہون مین تم کو کہ مقرر واجب کیا مین آپ پر حج کو ساتھ عمرے کے فلم یحل منهما حتی حل یوم النحر واهدی پس نہ نکلا احرام سے حج اور عمرے کے یہان تک کہ پہنچا روز نحر کا اور ہدی لائے وکان یقول لا یحل حتی یطوف طوافا واحدا یوم یدخل مکة اور تھے ابن عمر کہتے احرام سے نہ نکلے یہان تک کہ طواف کرے ایک طواف جس روز کہ مکہ معظمہ مین آئے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا جویریة عن نافع ان بعض بنی عبد الله قال له لو اقمت هذا العام فرزندون نے ابن عمر کے ابن عمر سے کہا اگر تم اس سال یہین اقامت کرین بہتر ہے **حدثنا** محمد قال حدثنا یحیی بن صالح قال حدثنا معاویة بن سلام قال حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن عکرمة قال قال ابن عباس رضی الله عنهما قد احصر رسول الله صلی الله علیه وسلم فحلق راسه وجامع نساءه ونحر هدیه حتی اعتمر عاما قابلا ابن عباس نے کہا مقرر پھیر رکھے گئے حضرت عمرے سے سال حدیبیہ مین پس حلق کیا اپنے سر مبارک کو اور مقاربت کی اپنے بی بیون سے اور ذبح کی ہدی یہان تک کہ عمرہ کیا سال آیندہ

باب الاحصار فی الحج باب حکم مین پھیر رکھنے کے حج سے **حدثنا** احمد بن محمد قال اخبرنا عبد الله قال حدثنا یونس

الجزء السابع

عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابن عمر کہتے تھے آیا بس نہیں ہی تم کو طریقہ رسول خدا کا - پوشیدہ نرہے کہ حضرت کو عمرے سے حبس واقع ہوائی نہ حج سے لیکن جبکہ شان حج اور عمرے کی ایک ہی اسکو سنت رسول کہے اور یا ابن ہمہ سنت اسطرح پر نہیں کہ طواف وسعی کئے ہوں پس مقصود وہ ہی کہ جس چیز سے منع کیا گیا وہ نکرے اور یہ معنے بسبب اسکے کہ حضرت حبس میں عمرہ کہنے ذبح اور حلق سے معلوم ہوا اِنْ حُبِسَ اَحَدُکُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اگر روکے جاوے کوئی تمہارے وقوف عرفہ سے طواف کرے بیت اللہ کا اور صفا و مروہ کا یعنے اگر تم سکتے ہو بحالا ثُمَّ حَلَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی یَحُجَّ عَامًا قَابِلًا پھر حلال ہووے یعنے ان چیزوں سے نکلے جو آپ پر حرام کیا تھا یہاں تک حج کرے سال آیندہ فَیُہْدِیَ اَوْ یَصُوْمَ اِنْ لَمْ یَجِدْ ہَدْیًا پس ذبح کرے ایک بکری یا روزہ رکھے اگر نپاوے ہدی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نَحْوَہٗ عبد اللہ مذکور نے سند سابق میں جیسا کہ بواسطہ یونس زہری سے حدیث کی واسطے سے معمر کے زہری سے بھی اسیکے مانند معنے میں حدیث کی ہی

بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِی الْحَصْرِ باب بیان میں جواز ذبح کے حلق سے اگے وقت حصر میں -

۱۷۱۰ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَحْلِقَ وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ مسور نے کہا کہ حضرت نے ذبح کیا حلق سے اگے اور اپنے صحابہ کو اسکا حکم فرمایا حدیبیہ کے عمرے میں

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِیِّ قَالَ وَحَدَّثَ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ وَسَالِمًا کِلَاہُمَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ حدیث کی نافع نے کہ عبد اللہ اور سالم نے سخن کیا اپنے والد سے جو ابن عمر ہیں حج سے توقف میں فَقَالَ حَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِرِیْنَ پس کہا ابن عمر نے کہ ہم نکلے حضرت کے ساتھ جس حال میں کہ ہم نے ارادہ عمرے کا کیا فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ پس حایل ہوا اور راہ بندی کفار قریش نے بیت اللہ کے پاس فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُدْنَہٗ وَحَلَقَ رَأْسَہٗ پس ذبح کیا حضرت نے اپنے شتر ہدی کو اور حلق کیا اپنے سر مبارک کو

بَابُ مَنْ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُحْصَرِ بَدَلٌ باب حکم میں اس شخص کے کہ نہیں ہی قضا محصر پر یعنے اس چیز کی جو پھیر رکھی ہی اسکو حج اور عمرے سے یا کفارہ

قَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاہِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیُّمَا الْبَدَلُ عَلٰی مَنْ نَقَضَ حَجَّہٗ بِالتَّلَذُّذِ سوائے اسکے نہیں کہ بدل اس شخص پر ہی جو اپنے حج کو توڑا ہی تلذذ سے یعنے ارتکاب ایسی چیز کے جو حج میں اس چیز سے منع آیا ہی جیسے جماع وَاَمَّا مَنْ حَبَسَہٗ عُذْرٌ اَوْ غَیْرُہٗ فَاِنَّہٗ یَحِلُّ وَلَا یَرْجِعُ لاکن جو شخص کہ روکا ہی اسکو کوئی عذر جیسے دشمن یا بیماری یا تمام نہونا توشہ کا مقرر وہ باہر آوے احرام سے اور قضا نکرے - اور کہتے ہیں کہ یہ بات حج نافلہ میں ہی نہ فرض میں اسلئے کہ وہ اسکے ذمے سے ساقط نہیں ہوتا ہی اور حنفیہ کے پاس فرض ونفل برابر ہی کسی نے کہ شروع کرنا نفل میں بھی ملزم ہی اتمام کو وَاِنْ کَانَ مَعَہٗ ہَدْیٌ وَہُوَ مُحْصَرٌ حَرُمَ اِنْ کَانَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَبْعَثَ بِہٖ اور اگر اسکے ساتھ ہدی ہی اور وہ محصر ہی ذبح کرے اسکو جہاں کہ ہو خواہ زمین حل میں یا حرم میں اگر قدرت نرکھتا ہو کہ اسکو زمین حل تک بھیجے وَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَبْعَثَ بِہٖ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی یَبْلُغَ الْہَدْیُ مَحِلَّہٗ اور اگر قدرت رکھتا ہی کہ اسکو پہنچاوے تو احرام سے نکلنا اسکو روا نہیں یہاں تک کہ پہنچے ہدی اپنی جگہ پر - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ذبح نکرے اسکو مگر حرم میں کسی نے دم احصار قریب کا ہی - اور مجرد خون ریزی قربت نہیں مگر اسکے زمان ومکان میں پس اسکی تحلیل واقع نہیں ہوتی ہی - اور دلیل امام کی یہ آیت قرآنی ہی کہ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْہَدْیُ - ہدی نام شتر کا اور دوسرے جانور قربانی کا ہی کہ جسکو بھیجتے ہیں حرم کے طرف اور قول صحابی کا متروک ہی ساتھ قول حق عزوجل کے وَقَالَ مَالِکٌ وَغَیْرُہٗ یَنْحَرُ ہَدْیَہٗ وَیَحْلِقُ فِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ کَانَ اور کہا امام مالک وغیرہ جیسے امام شافعی نے کہ ذبح کرے اپنی ہدی کو اور حلق کرے اپنے سر کو جس جگہ پر کہ ہو حصر سے وَلَا قَضَاءَ عَلَیْہِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَہٗ بِالْحُدَیْبِیَۃِ نَحَرُوْا وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ یَصِلَ الْہَدْیُ الْبَیْتَ اور قضا نہیں ہی اس شخص پر اسلئے کہ پیغمبر خدا اور آپکے صحابہ ذبح کئے حدیبیہ میں اور سر کے بال منڈھائے اور جن چیزوں سے کہ منع کئے گئے تھے ان سے باہر آئے طواف کرنیکے اگے اور ہدی بیت اللہ کو پہنچنے سے اگے ثُمَّ لَمْ یُذْکَرْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ یَقْضُوْا

بدل

ذکر کرنا بخاری کا قول امام مالک امام شافعی کا

الجزء السابع

شَيْئًا وَلَا يَعُوْدُوْا لَهٗ وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ پھر ذکر نہیں کیا گیا ہی کہ حضرت کسیکو حکم فرمائے ہون کہ قضا کرے اس چیز کی جو متروک ہوئی اور صحابہ اسکا اعادہ کرین اور حدیبیہ تو زمین حرم سے باہر ہی، اور فعل اس جنایت کا اور تقریر فعل پر صحابہ کے دلیل ہی اس بات پر کہ حلق کرنا غیر محل مین اور حلق کرنا موجب دم کا ہی۔ اور کلمہ لا لایعود مین زاید ہی جیسا کہ اس قول الٰہی مین وَمَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ کس لئے کہ معنے آیت کے یہ ہین کہ کونسی چیز پھیر رکھی تجھ کو یہ کہ سجدہ کرے تو ای ابلیس جواب حنفیہ کا اس دلیل سے یہ ہو سکتا ہی کہ حدیبیہ کی تھوڑی زمین حرم ہی اور تھوڑی طرف مدینہ طیبہ کے ہی جیسا کہ حنفیہ نے اسکی تصریح کی ہی اور قسطلانی نے امام شافعی سے بھی نقل کیا ہی۔ اور مشرکون کے مکہ معظمہ مین آنے سے منع کیا تا قولہ تعالی صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور صلح کے بعد اس قطعہ زمین مین جو حرم تھی ذبح کہا گیا تا عمل آیت کریمہ پر واقع ہو اور بر تقدیر تسلیم حضرت اور صحابہ دوسرے وقت حج اور عمرہ کے ہین۔ اور کہان سے معلوم ہوا کہ نیت قضا کی نہ کی عدم ذکر عدم وقوع کا موجب نہین پس قول اسکا لم یذکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرا احدا الخ عدم قضا پر دلیل ہو سکتی نہین واللہ اعلم

حدثنا اسمٰعیل قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ اِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ابن عمر نے کہا جسوقت کہ نکلے طرف مکہ معظمہ کے جس حال مین کہ عمرہ کا قصد کیا تھا فتنہ کے ایام مین اگر مین روکا گیا بیت اللہ مین آنے سے تو مین کرتا ہون وہ عمل جیسا کہ کیا تھا ہم نے حضرت کے ساتھ پس احرام باندھا عمرے کا مِنْ اَجْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ جہت سے اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے جو احرام باندھے تھے عمرے کے لئے حدیبیہ کے سال مین ثُمَّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَظَرَ فِيْ اَمْرِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ پھر عبد اللہ بن عمر نے نظر کی عمرے کی حال مین پس کہا نہین ہی حال حج اور عمرے کا مگر یکسان۔ صیغہ امر کی ضمیر کو عمرہ کے طرف راجع کرتے ہین بلا رعایت لفظ مونث اور ہو سکے کہ راجع طرف ابن عمر کے ہو یعنے نظر کی اپنے کام مین کہ عمرہ کرے یا حج مع عمرہ کرے فَالْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ پس التفات کی اپنے یارون کی طرف اور کہا نہین ہی حال ہر دو کا مگر ایک اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ گواہ لیتا ہون تم کو مقرر مین نے واجب کیا ہی آپ پر حج مع عمرہ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَاٰى اَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَاَهْدٰى پھر طواف کیا حج اور عمرے کے لئے ایک طواف اور اعتقاد کیا کہ یہی ایک طواف روا ہی اس پر ایک سے اور ہدی بھیجا

باب قول اللہ تعالی فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا الایہ باب بیان مین اس آیت شریف کے جو تمتع آیت کا یہ ہی اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ پس جو شخص کہ تمہارے سے بیمار ہو اور مناسک حج اور عمرہ ادا نہین کر سکتا ہی یا اسکو آزار ہی سر سے جیسا کہ زخمی ہو یا جوان غلبہ کرین اور آزار پہنچا دین۔ پس اسپر بدلہ ہی بال تراشنے سے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا تقرب کرے نسک سے یہہ بیان فدیہ کا ہی وَهُوَ مُخَيَّرٌ فَاَمَّا الصَّوْمُ فَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ اور وہ شخص مختار ہی ان تین چیزون مین لاکن روزہ پس تین روزے رکھے

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ اٰذَاكَ هَوَامُّكَ کعب بن عجرہ نے کہا جو سال حدیبیہ مین حضرت کے ساتھ محرم تھا اور جوان اسکے سر مین بہت ہو گئے تھے سو اسکو حضرت نے فرمایا شاید کہ آزار پہنچائے تجھ کو تیرے کرم یعنے جوان قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ احْلِقْ رَاْسَكَ کہا ہان یا رسول اللہ آزار پہنچاتے ہین مجھ کو جوان تو فرمایا کہ تراش اپنے سر کو وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ اور روزہ رکھ تین روز یا کھانا کھلا چھ مسکین کو

باب قول اللہ تعالی اَوْ صَدَقَةٍ وَهِيَ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

حدثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُجَاهِدٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ سیف نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے مجاہد نے کہ سنا مین نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کعب بن عجرہ نے حدیث کی اس سے قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَاْسِيْ يَتَهَافَتُ قُمَّلًا کعب نے کہا کہ کھڑے رہے مجھ پر پیغمبر خدا نے حدیبیہ مین اور میرا سر ریزان تھا جوان سے بی درپی فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پس فرمایا آیا آزار پہنچاتے ہین تجھ کو کرم تیرے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ قَالَ

الجزء السابع

فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ پس فرمایا حلق کر اپنے سر کو راوی نے شک کیا ہی کہ لفظ فاحلق ہی یا احلق بصیغہ امر ثلاثی مجرد سے ہی یا باب افعال مزید سے
قَالَ فِي نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ الخ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْصُكْ
بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ تین روزے رکھ یا صدقہ کر فرق سے چھے مسکین مین - فرق بفتح فاو راو قاف و بفتح راہی آیا ہی ایک پیمانہ ہی بوزن سولارطل أَوِ انْسُكْ
مِمَّا تَيَسَّرَ یا ذبح کر اس چیز کو جو میسر ہو مشترہو یا بکری **بَابُ** الْإِطْعَامِ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفَ صَاعٍ باب بیان مین کھانا کھلانے کے فدیہ مین
آدھا صاع **حَدَّثَنَا** أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ
جَلَسْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً عبداللہ نے کہا کہ بیٹھا مین طرف
کعب بن عجرہ کے اور پوچھا مین اسکو فدیہ سے پس کہا نازل ہوئی آیت فدیہ کی حق مین میرے جس حال مین کہ میرے ساتھ خاص تھی وہ آیت جس حال مین کہ عام ہی
شامل ہی تم کو حُمِلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ
تھے میرے منہہ پر گویا ایک ضعف رکھتا تھا کہ اپنے پاؤن سے نہین چلتا فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى پس فرمایا کہ مین گمان نہین رکھتا
تھا درد کا کہ پہنچا ہی تجھے جو مین دیکھتا ہون أَوْ مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرَى شک راوی کا ہی یا مین گمان نہین رکھتا تھا مشقت کا کہ
تجھ کو پہنچی ہو تجھے جو مین دیکھتا ہون جہد فتح جیم اور اسکے ضم سے رنج کے معنے مین ہی اور بعض بضم جیم طاقت کے معنے مین کہتے ہین تَجِدُ شَاةً أَيُطْعِمُكَ تو
پاتا ہی بکری کو کہ اسکو ذبح کرے فَقُلْتُ لَا کہا نہین پاتا ہون قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ فرمایا تین روزے
رکھ یا چھے مساکین کو کھانا کھلا ہر مسکین کو نصف صاع یعنے سیر کش اور فدیہ دے **بَابُ** النُّسُكِ شَاةٌ **حَدَّثَنَا** إِسْحٰقُ قَالَ أَخْبَرَنَا
رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ أَنَّهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ
وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اسکا ترجمہ مکرر گذرا وَلَمْ يَسْتَبِنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِمَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ اور اظہار نکیا کسی مرد کو جو ہمراہ
تھے کہ وے احرام سے نکلین حالانکہ وے اسکے ارادہ پر تھے کہ اوین مکہ معظمہ کو اور حج کرین - یہ کلام راوی کا جو زیادہ کیا اسلئے کہ استباحت حلق کا ایک عذر کے لئے
تھا اسکو فدیہ کا حکم فرمایا احرام سے نکلنے کے لئے فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ
أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُوْمَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ قَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ مِثْلَهُ
بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ باب معنے مین اس قول الٰہی کے رفث جماع اور کلام فحش کے معنے مین ہی **حَدَّثَنَا**
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص
کہ قصد اس بیت اللہ کا کرے اور جماع نکرے عورت سے اور جو چیزین کہ منع کئے گئے ہین انسے باز رہے حالت احرام مین توج سے پھرا جیسا کہ جنی ہی اسکی ماں نے ظاہر
اس حدیث کا وہ ہی کہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہون سے پاک ہوتا ہی - اسی پر گئے ہین بعض علما **بَابُ** قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ
فِي الْحَجِّ باب بیان مین اس آیت کے کہ نہین ہی کوئی فسق اور نہ کوئی جدال ایام حج مین **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ جو شخص کہ قصد کرے اس بیت اللہ کا حج کی نیت سے اور نزدیکی نکرے عورت کی اور منع کئے گئے چیزون سے دور رہے
اور حج سے پھرا ایسا پاک ہوتا ہی جیسا کہ جنی اسکو اسکی ماں نے اس حدیث مین جدال کو نہین گویا اکتفا کیا گیا اسی پر جو آیت مین مذکور ہی اس سبب سے کہ قریش مسلمان ہونے سے جدال

بسم الله الرحمن الرحيم

باب جزاء الصيد ونحوه۔ باب بیان مین بدلے شکار کے جسوقت کہ صاحب احرام قتل کرے اور مانند اسکے۔ جیسا کہ کسی نے شکار کو مارا یا زمین حرم کے درخت کو کاٹا وقول الله تعالى لا تقتلوا الصيد وانتم حرم الى قوله تحشرون اور یہ باب بیان مین اس آیت قرآنی کے ہی جو ہابت ہوا کہ مت قتل کرو شکار کو جس حال مین کہ تم صاحب احرام ہو واذا صاد الحلال فاهدى للمحرم الصيد كله جسوقت کہ شکار کرے غیر محرم اور ہدیہ دے محرم کو شکار تو اسکو کھاوے ولم ير ابن عباس وانس رضي الله عنهما بالذبح باسا وهو غير الصيد اور نہین دیکھا ہی ابن عباس اور انس نے محرم ذبح کرنے مین کچھ خوف یعنے کچھ مضایقہ نہین۔ حالانکہ مذبوح دوسرے شخص کا شکار ہی۔ ظاہر قول عام ہی۔ بخاری علیہ الرحمہ قید لگاتا ہی کہ ذبیحہ غیر شکار ہو نحو الابل والغنم والبقر والدجاج والخيل تفسیر کی ہی غیر صید کو مانند شتر اور بکرے اور گاو اور مرغ اور گھوڑے کے يقال عدل مثل کہا جاتا ہی کہ عدل جو آیت مین مذکور ہی معنے مین مثل کے ہی واذا كررت قلت عدل فهو نرنة ذلك اور جسوقت کہ تو عین کو کسر دیوے اور کہے عدل پس وہ ہموزن کے معنے مین ہی قياما قواما یعنے جو کلمہ کہ آیت مین اسکے مابعد ہی اس قولہ تعالی مین جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما معنے مین قوام کے ہی یعنے جو کہ برپا رکھے حال کو دین و دنیا مین يعدلون يجعلون له عدلا کا کلمہ یعدلون جو سورۂ انعام مین ہی قوله تعالى هم الذين كفروا بربهم يعدلون بمعنی یجعلون له عدلا کفار مثال ٹھہراتے ہین بتون کو پروردگار عالم کے ساتھ بتقریب کلمہ عدل کے جو اس آیت مین ترجمہ مین وارد ہی۔ اسکا مشتق اس معنے سے جو اسکا مفسر نے ذکر کیا ہی تا اشتباہ نہو کہ وہان بھی یہی معنے ہین جو اس آیت مین ہین **حدثنا** معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن يحيى عن عبد الله بن ابي قتادة قال انطلق ابي عام الحديبية فاحرم اصحابه فلم يحرم وعبد الله بن ابي قتادة نے کہا کہ میرا باپ ابو قتادہ سال حدیبیہ مین گیا پھر اسکے یارون نے احرام باندہا اور میرا باپ احرام نہ باندہا وحدث النبي صلى الله عليه وسلم ان عدوا يغزونه پس حضرت سے کہا گیا کہ ایک دشمن آپکا قصد رکھتا ہی۔ دوسری حدیث مین جو لاحق ہی کہا کہ تو جہ کیا مین صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ طرف دشمن کے فانطلق النبي صلى الله عليه وسلم پس حضرت صلعم تشریف لیگئے پیغمبر خدا جہان کہ آپنے قصد کیا تھا۔ اور ابو قتادہ پھرے لاحق ہوا فبينما انا مع اصحابه يضحك بعضهم الى بعض پس درمیان اس حال کے کہ مین حضرت کے یارون کے ساتھ تھا ہنستے تھے بعض انکے بعض کے طرف شکار دیکھ کے۔ اس لئے کہ اسکے ساتھ تعرض کرنے سے ممنوع تھے ایک دوسرے کو دیکھ کے تعجب کرتے تھے فنظرت فاذا انا بحمار وحش فحملت عليه فطعنته فاثبته پس ناگاہ مین نے دیکھا کہ مقابل ایک حمار وحشی کے ہون پس مین نے اسپر گھوڑا ڈالا اور اسپر جا پہنچا اور اسکو نیزہ مارا اور اسکو نگاہ رکھا کہ اس جگہ سے نہ ہلا واستعنت بهم فابوا ان يعينوني اور طلب مدد کی مین نے ان یارون سے جو محرم تھے تو انہون نے ابا کیا میری مدد کرنے سے۔ اور دوسری روایت مین جو باب لا يعين المحرم محلال مین ائی ہی مذکور ہی کہ کوڑا اسکے ہاتھ سے گرا تھا۔ اور بعض روایات مین ائی ہی کہ اسکے اٹھانے مین تائید چاہی فاكلنا من لحمه وخشينا ان نقتطع پس کھایا مین نے اس حمار وحشی کے گوشت سے کھایا اور خوف اسکا کہ ہم حضرت سے اور آپکے یارون سے دور پڑین فطلبت النبي صلى الله عليه وسلم ارفع فرسي شأوا اسير شأوا پس دہوندہا حضرت کو جس حال مین کہ اٹھاتا ہون اور دوڑاتا ہون اپنے گھوڑے کو ایکبار اور راہ چلتا ہون ایکبار شأو مجمع و تنوین معنے مین مرۃ کے ہی اسیطرح منقول ہی بخاری علیہ الرحمہ سے بعض نسخون مین فلقيت رجلا من بني غفار في جوف الليل پس ملاقات کی مین نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی غفار سے تھا درمیان شب کے قلت اين تركت النبي صلى الله عليه وسلم قال تركته بتعهن مین نے کہا کہ تو نے کہان چھوڑا حضرت کو کہا مین نے چھوڑا اپکو منزل تعہن مین۔ تعہن بفتح تا مثناۃ فوقیہ مفتوحہ وعین مہملہ ساکن وہاء مکسور اخیر مین نون۔ قاموس مین کہا کہ تعہن مثلثۃ الاول مکسورۃ الہاء نام ایک پانی کے چشمہ کا ہی وهو قائل السقيا اور حضرت قیلولہ کرنیوالے ہین سقیا مین۔ یعنے مین تعہن مین چھوڑا اور آپکا ارادہ تھا کہ قیلولہ کرے موضع سقیا مین جو تعہن سے تین میل پر ہی۔ اور دو منزل مدینہ منورہ سے۔ اس تقدیر پر یہ قول اسی مرد کا ہوگا۔ اسی طرح تقریر کی ہی معنے حدیث کی۔ اور ہوسکے کہ قول ابو قتادہ کا ہو اور معنے ایسے ہی ہو۔ اور سقیا۔ بضم سین مہملہ وسکون قاف اور اسکے بعد مثناۃ تحتیہ ایک قریہ ہی جامعہ درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے اور بعض

اجزاء السابع

نستحون بين رمح واحد فلحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم پس لاحق ہوا میں ساتھ پیغمبر خدا کے لاکر۔ قسطلانی اس لفظ کا تعرض نکیا فقلت يا رسول الله إن أهلك يقرئون عليك السلام ورحمة الله پس میں نے کہا یا رسول اللہ آپکے اصحاب آپ پر سلام و رحمت کہتے ہیں قد خشوا أن يقطعوا دونك مقروے ڈرتے ہیں اس بات سے کہ جدا رہیں اور دور پڑیں آپ سے فانتظرهم پس انکا انتظار کیجئے تا آپ کی ملازمت میں پہنچیں قلت يا رسول الله أصبت حمار وحش وعندي منه فاضلة میں کہا یا رسول اللہ پہنچا میں ایک حمار وحشی پر اور میرے پاس اسکی زیادتی سے بچے اسکے گوشت سے باقی ہے فقال للقوم كلوا وهم محرمون پس لوگوں کو فرمایا کہ کھاؤ حالانکہ وے محرم تھے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ ترجمہ باب میں جزاء اس شکار کا لایا ہے جو صاحب احرام کرے اور اسکے اثبات میں آیت مذکور پر اکتفا کیا کہ اسمیں اسکا بیان بتفصیل آیا ہے۔ اور دوسرا حکم جو کہا کہ اذا صاد الحلال الخ اسکو حدیث مذکور سے باب ثابت کیا۔ اور قول ابن عباس و انس کا استطراد لایا۔ گویا کوئی حدیث مرفوع اپنے شرط پر نہ پائی عبد الرزاق نے ابن عباس کی حدیث کو موصول لایا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ کے پاس انس کی حدیث بھی موصول ہے

باب إذا رأى المحرمون صيدا فضحكوا فطن الحلال باب اس بیان میں کہ جسوقت دیکھا محرموں نے ایک شکار کو پس خندہ کیا۔ اور شکار روبرو آنے اور باوجود قدرت کے اسکو نہ پکڑنے سے تعجب کیا۔ پس جو شخص کہ صاحب احرام نہیں تھا اسکو پایا اور شکار کیا تو اہل احرام پر کوئی چیز لازم نہیں آتی ہے

حدثنا سعيد بن الربيع قال حدثنا علي بن المبارك عن يحيى عن عبد الله بن أبي قتادة أن أباه حدثه قال انطلقنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية فأحرم أصحابه ولم أحرم ابو قتادہ کہا کہ گیا میں حضرت کے ساتھ سال حدیبیہ میں پس احرام باندھا آپکے صحابہ نے اور میں احرام نہ باندھا فأبصرت أصحابي يضحك بعضهم إلى بعض پس دیکھا میں نے اپنے یاروں کو کہ ہنستے ہیں بعض بعض کی طرف دیکھکر فنظرت فرأيتهم فحملت عليه الفرس فطعنته فأثبته فاستعنتهم فأبوا أن يعينوني فأكلنا منه ثم لحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم وخشينا أن نقتطع أرفع فرسي شأوا واسير عليه شأوا فلقيت رجلا من بني غفار في جوف الليل فقلت له أين تركت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تركته بتعهن وقائل السقيا فلحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أتيته فقلت يا رسول الله إن أصحابك أرسلوا يقرئون عليك السلام ورحمة الله وإنهم قد خشوا أن يقتطعهم العدو دونك فانتظرهم فعقل فقلت يا رسول الله أصبنا حمار وحش وإن عندنا فاضلة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه كلوا وهم محرمون اسکا ترجمہ گذرا ہے

باب لا يعين المحرم الحلال في قتل الصيد باب بیان میں کہ مدد نکرے محرم غیر محرم کو شکار کو مارنے میں خواہ قول سے ہو یا فعل سے

حدثنا عبد الله بن محمد قال حدثنا سفيان عن صالح بن كيسان عن أبي محمد سمع أبا قتادة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالقاحة من المدينة على ثلاث ابو قتادہ نے کہا کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ وادی قاحہ میں جو مدینہ منورہ سے تین منزل پر ہے قاحہ بقاف وحاء مہملہ درمیان دو الف کے ہے ح وحدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان قال حدثنا صالح بن كيسان عن أبي محمد عن أبي قتادة قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالقاحة ونحن محرمون وأنتم غير محرمين فرأيت أصحابي يتراؤون شيئا فأبصرت حمار وحش پس میں نے اپنے یاروں کو دیکھا کہ تبلاتے ہیں ایک دوسرے کو کوئی چیز پس نظر کی میں نے ایک جانور تو ناگاہ وہ گورخر تھا يعني وقع سوطه یہ کلام راوی کا ہے تعبیر کی ہے اسکے چیز کی جو دلالت رکھتی ہے اسکے قول پر نقالوا لا نعينك عليه بشيء إنا محرمون ہم اعانت نہیں کرتے ہیں اسکی چیز سے تحقیق ہم صاحب احرام ہیں یعنی اسکی بابت گفتگو تھی کہا وہ مجھ کو دو انہوں نے کہا کہ ہم اعانت نہیں کرتے ہیں چابک دینے پر فتناولته فأخذته ثم أتيت

فانتظرهم

الجزء السابع

الحمار من وراء اکمة فعقرته پس اٹھایا میں نے چابک اور لیا قوت سے پھر میں حمار پر اپنے پیچھے پہاڑ کے اور پتی کیا اسکو یعنے اسکو مارا وجع کیا فاتیت به اصحابی فقال بعضهم کلوا وقال بعضهم لا تاکلوا پس اسکو اپنے یاروں کے پاس لے آیا انسے بعضوں نے کہا کہ کھاؤ اسکو اور بعضوں نے کہا کہ نہ کھاؤ اسکو فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو امامنا پس میں حضرت کے پاس آیا اور حضرت ہمارے آگے تھے فسالته فقال کلوه حلال پس میں نے پوچھے سوال کیا تو فرمایا کہ کھاؤ حلال ہی قال لنا عمر اذهبوا الی صالح فسئلوه عن هذا وغیره کہا ہم کو عمر نے جو ہم یاروں عمر وبن دینار کے ہیں جاؤ تم طرف صالح کے اور اسکو اس حدیث سے پوچھو اور اسکے سوا اور دوسرے - یہہ قول سفیان کا ہی وقدم علینا ههنا اور قدوم لایا صالح نے مکہ معظمہ کو مدینہ منورہ سے ہم پر یہاں مقصود بیان تحمل اس حدیث کا ہی صالح جسوقت مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کو آیا تھا اس سے پوچھے ہیں

باب لا یشیر المحرم الی الصید لکی یصطاده الحلال

باب اس بیان میں کہ اشارہ نکرے محرم طرف صید کے کہ تا اسکو شکار کرے غیر محرم

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابو عوانة قال حدثنا عثمان هو ابن موهب قال اخبرنی عبد الله بن ابی قتادة ان اباه اخبره ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج حاجا فخرج اصحابه معه عبد اللہ نے خبر دی کہ مقرر اسکے باپ ابو قتادہ نے اسکو خبر دی کہ نکلے حضرت جس سال میں کہ ارادہ حج کا رکھتے ہیں - پس نکلے آپکے ساتھ صحابہ مراد محرم ہیں ارادہ عمرے کے - اسلئے کہ یہہ واقعہ عمرہ حدیبیہ میں تھا - اور روایت میں بیہقی کے او معتمرا واقع ہوا الطبری کا ہی شک کے راوی سے کہا کہ صواب معتمر ہی وصرف طائفة منهم فیهم ابو قتادة فقال خذوا ساحل البحر حتی نلتقی پس پھیرا حضرت نے صحابہ کی ایک جماعت کو جو انمیں ابو قتادہ تھا - یہہ التفات کے قبیل سے ہی کس لئے کہ ظاہر وہ تھا کہ انا فیهم کہتا - پس فرمایا کہ لو دریا کے کنارے کو یہاں تک کہ ملاقات کریں فاخذوا ساحل البحر پس لیا اس جماعت نے کنارہ دریا کو فلما انصرفوا احرموا کلهم الا ابو قتادة لم یحرم پس جسوقت کہ مراجعت کی صحابہ نے طرف دشمن کے وے سب احرام باندھے مگر ابو قتادہ احرام نہ باندھا فبینما هم یسیرون اذ رأوا حمر وحش فحمل ابو قتادة علی الحمر فعقر منها اتانا پس درمیان اس حال کے کہ وے راہ چلتے ہیں ناگاہ گورخر کا ایک مندہ دیکھا پس ابو قتادہ نے اوپر حملہ کیا اور انسے ایک مادہ خر کو مارا فنزلوا فاکلوا من لحمها پس اترے اور اسکا گوشت کھائے وقالوا انا ناکل لحم صید ونحن محرمون اور انسے بعضوں نے کہا یا بعد کھانے کے تردد میں پڑے پہلے معنے موافق روایت سابق کے ہی آیا ہم کھاویں گوشت شکار کا حالانکہ ہم احرام باندھے ہیں فحملنا ما بقی من لحمها اتانا پس ہمنے اٹھایا وہ جو گوشت سے اس مادہ خر کے باقی تھا فلما اتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا یا رسول الله انا کنا احرمنا وقد کان ابو قتادة لم یحرم پس جب حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھا اور ابو قتادہ نہ باندھا تھا فرأینا حمر وحش فحمل ابو قتادة فعقر منها اتانا پس ہم نے ایک گورخر کو دیکھا اور ابو قتادہ اسپر حملہ کیا اور ایک مادہ خر کو مارا فنزلنا فاکلنا من لحمها پس ہم اترے اور اسکے گوشت سے کھائے ثم قلنا انا کل لحم صید ونحن محرمون فحملنا ما بقی من لحمها پس ہم نے کہا کہ آیا کھاویں ہم گوشت شکار کا اور ہم تو محرم ہیں پس اٹھایا ہم نے وہ جو باقی تھا گوشت سے اسکے قال منکم احد امره ان یحمل علیها او اشار الیها قالوا لا قال فکلوا ما بقی من لحمها فرمایا آیا تمہارے سے کوئی ہی کہ کہا ہو ابو قتادہ کو حملہ کرے اوپر یا اشارہ کرے اسکے طرف عرض کی کہ نہیں قال فکلوا ما بقی من لحمها فرمایا پس کھاؤ تم وہ جو باقی رہا ہی گوشت سے اسکے - یہہ امر اباحت کے لئے ہی اسلئے کہ اصل میں گوشت کا کھانا مباح ہی - اور انکا سوال بھی جواز سے تھا - پس جواب مطابق سوال کے ہی - اور لے روایتین اسباب سے ساکت ہیں کہ حضرت بھی نثر فرماے ہوں - اور روایت میں امام احمد وابو داود وطیالسی کے آیا ہی کہ تم کھاؤ اور مجھے کھلاؤ - اس حدیث کے فوایدسے جواز گوشت شکار کھانیکا ہی محرم کے لئے جسوقت کہ اسپر دلالت اور اشارت نکرے - یہہ ہی مذہب ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا جسوقت کہ ذبح کیا ہو اسکو غیر محرم - اور مذہب امام مالک اور شافعی کا وہ ہی کہ حرام ہی اگر محرم خود شکار کیا ہو یا غیر محرم اسکے لئے شکار کیا خواہ اسکے اذن سے ہو یا نہ - اس مسئلے میں حدیث مرفوع جابر سے لائے ہیں لحم الصید لکم فی الاحرام حلال مالم تصیدوه او یصاد لکم اور فتح القدیر میں شیخ ابن ہمام نے لایا ہی کہ اس صورت میں کہ غیر محرم حکم سے محرم کے شکار کیا ہو اس میں اختلاف ہی - اور طحاوی نے کہا کہ حرام ہی اور جرجانی نے کہا کہ حرام نہیں ہی

باب اذا اهدی للمحرم حمارا وحشیا لم

باب

الجزء السابع

یقتلُ باب اس بیان مین کہ جب یہ لاوے غیر محرم محرم کے لئے ایک حمار وحشی زندہ تو قبول نکرے **حدثنا** عبدُ اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالکٌ عن ابن شہابٍ عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما عن الصعب ابن جثامۃ اللیثی انہ اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارًا وحشیًا وھو بالابواء او بودان فرد ہ علیہ فلما رای ما فی وجہہ قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم رجہ دیکھا حضرت نے اس چیز کو جو اسکے چہرے پر نمود ہوئی خجالت اور شکستگی آپ قبول نفرمانے سے جب اسکی تسلی کے لئے فرمایا کہ ہم نے رد نکیا تجہ پر مگر اسلئے کہ ہم احرام رکھتے ہین۔

صعب بن جثامہ سے مروی ہی کہ وہ ہدیہ لایا حضرت کے لئے ایک حمار وحشی حالانکہ حضرت ابواء مین تھے یا ودان مین ابواء بفتح ہمزہ وسکون موحدہ ودہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ودان بفتح واو وتشدید دال نام ایک جگہہ کا ہی جحفہ کے نزدیک اور کہتے ہین کہ اکثر روایتین اسپر ہین کہ ہدیہ بعض حمار کا یعنے تھوڑا گوشت لایا تھا نہ تمام۔ اور مسلم کی روایت مین عجز حمار اور ایک روایت مین شق حمار اور ایک روایت مین حمار وحشی کا ایک عضو آیا ہی۔ اور ان روایتون مین تطبیق دی ہین کہ وہ تمام لایا تھا اور حضرت کی خدمت شریف مین تھوڑا گذرانا فردہ علیہ پس رد کیا اسکو حضرت نے اسی پر او قبول نفرمایا۔ اور اکثر روایتین اسی پر ہین کہ حضرت رد کردے اور بعض روایات مین آیا ہی کہ قبول کئے اور اس سے تناول فرمائے۔ ان ہر دو روایت کی جمع وتطبیق مین کہتے ہین کہ شاید یہہ واقعہ دو حالت مین ہوگا۔ لاکن رد اس جہت سے تھا کہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس مرد نے حضرت کے لئے شکار کیا۔ پس آپ نے اسکو رد نکیا۔ اور ابو قتادہ کا شکار قبول کرنا اور نوش فرمانا جو بعض روایات مین آیا بسبب اس یقین کے تھا کہ وہ حضرت کے لئے شکار نکیا تھا فلما رای ما فی وجہہ قال انا لم نردہ علیک الا انا حرم

باب ما یقتل المحرم من الدواب باب اس بیان مین کہ محرم جو چیز کہ جانورون سے اور زمین پر چلنے والون سے کسی کو مارے تو انکا مارنا روا ہی

حدثنا عبدُ اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالکٌ عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمسٌ من الدواب لیس علی المحرم فی قتلہن جناحٌ فرمایا پانچ جانور ہین کہ محرم پر انکا قتل کرنا گناہ نہین ح وعن عبد اللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ح وحدثنا مسددٌ قال حدثنا ابو عوانۃ عن زید بن جبیر قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہما یقول حدثتنی احدی نسوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمر کہتے تھے کہ حدیث کی مجہ سے ایک بی بی حضرت کے بی بیون سے وہ بی بی حفصہ ہین رضی اللہ عنہا پیغمبر خدا سے یقتل المحرم کہ قتل کرے محرم ح وحدثنی اصبغ بن الفرج قال اخبرنی عبد اللہ بن وہب عن یونس عن ابن شہابٍ عن سالمٍ قال قال عبد اللہ بن عمر قالت حفصۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسٌ من الدواب لا حرج علی من قتلہن حفصہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا زمین پر پانچ جانور ہین متحرک جانورون سے کہ انکا مارنا گناہ نہین الغراب ایک کوا ہی والحدأۃ دوسرا غلیواز والفارۃ تیسرا چوہا والعقرب چوتھا بچھو والکلب العقور پانچوان کاٹنے والا کتا۔ سیوطی کہتا ہی اگرچہ مفہوم عدد کا اختصاص انہین پانچ کے ساتھ چاہتا ہی۔ لیکن اکثر کے پاس حجت مفہوم نہین۔ اور ہر دو تقدیر مین ذکر انہین پانچ کا محتمل ہی کہ حضرت نے پہلے انہین پانچ کا ذکر کیا۔ اسکے بعد انکے سوا دوسرون کو بھی انکے ساتھ ملحق کئے ہون حکم مین اشتراک رکھنے کے سبب سے۔ اور بی بی عایشہ کی حدیث کے بعض طرق مین جو مسلم مین ہی چار جانور مذکور ہین بچھو مذکور نہین۔ اور بعض روایات مین چھے مذکور ہین سانپ کو زیادہ کیا ہی اور ابو ہریرہ کی حدیث مین جو ابن خزیمہ نے لائی ہی ان پانچ پر زیادہ لاندگے اور چیتے کا بھی ذکر آیا ہی۔ اور ابن خزیمہ نے یہہ بھی افادہ کیا ہی کہ ذکر لاندگے اور چیتے کا راوی سے ہی جو تغیر کی ہی سگ گی انکے ساتھ۔ پوشیدہ نرہے کہ اطلاق کلب کا شیر پر بھی آیا ہی اس حدیث مین جو فرماے ہین بالکلہ کلب من کلاب اللہ۔ اور اس آیت قرآنی مین جو وارد ہوا وکلبہم باسط ذراعیہ کلب کو شیر کے ساتھ تفسیر کیے ہین پس شیر بھی اس حکم مین داخل ہوگا بلکہ سب موذی جانور داخل ہونگے واللہ اعلم

پانچ جانور موذی فاسق ہین انکا قتل جایز ہی

حدثنا یحیی بن سلیمان قال حدثنی ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہابٍ عن عروۃ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمسٌ من الدواب کلہن فاسقٌ پانچ جانور ہین کہ وے سب

الجزء السابع

موذی اور مفسد اور فاسق ہیں۔ خبر کل کی ہی افواد اسکے لفظ کل کے جہت سے ہی اور ضمیر جمع کلہن کی بھی راجع ہی کل کے طرف باعتبار معنے اور ترکیب کے دو سرے وجہ کا احتمال رکھتا ہی يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ کے مارین باوین اس زمین حرم مین بھی حالانکہ اس مین شکار کرنا منع ہی خصوصًا محرم الغراب والحدأة والعقرب الفارة والكلب العقور فسق اصل مین خروج کے معنے مین ہی۔ اور یہان مراد خروج خاص ہی۔ اور نکلنا انکا دوسرے حیوانات کے حکم سے ایذا دینے اور فساد کرنے اور کچھ فائدہ نہ لینے کے سبب سے ہی۔ فاسق ہونا غراب کا اسلئے ہی کہ جانورون کی زخمی پیشہ کو اپنی چونچ سے توڑتا ہی۔ اور اونٹ کی آنکھ کو مارتا ہی۔ اور غلیواز لوگون کے ہاتھ سے کھانکل چیز چھین لیتا ہی۔ اور بچھو کی ایذا رسانی کہنے سے زیادہ ہی۔ کہ وہ سانپ کو جب نیش مارتا ہی تو وہ مرجاتا ہی۔ اور باوجود اس خوردگی کے اونٹ اور ہاتی کو مارڈالتا ہی اور کہتے ہین کہ بچھو مرد پر نیش نہین مارتا ہی اور سونے والے کو بھی حرکت نکرے۔ ابن ماجہ بی بی عایشہ سے لایا ہی کہ حضرت کو ایک بچھو ایذا دیا نماز کی حالت مین۔ جب حضرت نماز سے فارغ ہوے فرمایا خدا عقرب پر لعنت کرے کہ وہ مصلی وغیر مصلی کو نہین چھوڑتا ہی مارو اسکو حال حل وحرم مین اور مراد موش سے موش خانگی ہی حلحاوی نے روایت کی ہی کہ ابو سعید خدری پوچھا گیا کہ چوہے کو فاسق کس لئے کہتے ہین کہا کہ ایک شب حضرت بیدار ہوے اور دیکھا کہ ایک چوہا فتیلہ چراغ اپنے منہ مین لیا ہوا جاتا ہی کہ حضرت کو جلادے۔ آپ اٹھے اور اسکو مارڈالے۔ اور اسکو مارنا مباح عشہر سے محرم ہو غیر محرم۔ اسلیئے ہی کہ سونے کے وقت چراغ باقی رکھنے کو منع فرمایا تا شیطان نہ جلادے اور کاٹنے والے کتے کا فسق تو ظاہر و باہر ہی۔ اور بعضون کے پاس سگ گزندہ کو مارڈالنا مکروہ ہی اور بعض کہتے ہین کہ حرام ہی

حدثنا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا عبد اللہ ابن مسعود نے کہا کہ درمیان اس حال کے کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے ایک غار مین منی مین ناگاہ سورہ مرسلات حضرت پر نزول پائی اور مقرر حضرت اسکو پڑہتے تھے وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا اور مین ہر آئینہ تلقی کرتا تھا یعنے لیتا تھا اسکو حضرت کی دہان مبارک سے اور حضرت کی زبان مبارک اسکے لذت سے تر تھی إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا ناگاہ ایک سانپ ہمارے پر جست کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکو مارڈالو فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا پس ہم نے جلدی کی اسکے مارنے کے لئے اور وہ سلامت چلا گیا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَ شَرُّكُمْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا پس فرمایا پچاوہ مارنے سے تمہارے کیا کہ بچے تم شر سے اسکے یعنے خدا سلامت رکھا اسکو تمہارے سے جیسا کہ سلامت رکھا تم نے اسکو اسکے ایذا سے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِهَذَا أَنَّ مِنًى مِنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہم نے نہین چاہا اس حدیث کے لانے سے مگر یہ کہ منی زمین حرم سے ہی۔ اور کچھ مضایقہ نہین جانے مین اس جگہ سانپ کو مارنے مین۔ اور یہ ظاہر ہی کہ حضرت اور صحابہ محرم تھے۔ اور وہ جو پہلی حدیث مین گذرا کہ پانچ جانور کو حرم مین مارڈالنا روا ہی محرم و غیر محرم کے لئے اس توجیہ سے حدیثین مطابق ہین ترجمہ باب کے

حدثنا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ فُوَيْسِقٌ مقرر حضرت نے فرمایا کہ وزغ فاسق ہی۔ وزغ واو اور زاے ہر دو مفتوح آخر مین غین معجمہ ایک جانور ہی جو چہار پاون رکھتا ہی اور گھرون کے چھپروکھون مین رہتا ہی اسکو سام ابرص کہتے ہین فویسق تصغیر فاسق کی ہی۔ اور کہتے ہین کہ فسق اس جانور کا اس جہت سے ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی آتش کے پاس شکم کو بارے سے پر کرتا تھا اور پھونکتا تا آتش سلگھے وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ قول بی بی عایشہ کا ہی کہ کہا نہین سنی ہون مین نے حضرت سے کہ حکم فرمائے اسکے مارنے کا۔ تسمیہ اس جانور کا فسق کے ساتھ مستلزم اسکے قتل کا ہی اور بی بی کا نہ سننا اسکے عدم جواز پر دلالت نہین رکھتا ہی کسی لئے کہ اور صحابہ نے سنا ہی جیسا کہ صحیحین مین آیا ہی اور مروی ہی کہ جو کوئی وزغ کو پہلے ضرب مین مارے اسکی جزا چنان و چنین ہی۔ جو کوئی دوسرے ضرب مین مارے اسکو ایسی اور ویسی جزا ہی پہلے سے کم۔ اور ابن عباس کی حدیث مین ہی کہ مارو موزغات کو اگرچہ کعبہ اللہ کے اندر ہون

باب لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ باب اس بیان مین کہ کاٹا نجاوے درخت زمین حرم کا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ ابن عباس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ توڑا نجاوے خار اسکا

حدثنا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ابو شریح سے مروی ہی کہ اسنے عمرو بن سعید بن العاص سے کہا جب کہ یزید پلید علیہ لایستحق سن جلوس امیر مدینہ بنایا تھا۔

الجزء السابع

اور مشہور یہ ہے کہ اسکا عرف اشدق تھا اور وہ مکہ معظمہ کے طرف فوجین بھیجتا تھا عبداللہ بن زبیر پر جنگ و جدال کے لئے بعوث جمع بعث کا ہی معنے ہین مفعول کے

ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ اذن دے مجھے اے امیر کہ حدیث کروں تیرے سے ایسا قول کہ قیام کیا جس پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے روز فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ پس سنے اس قول کو میرے دو کان اور یاد کیا ہی اسکو میرا دل اور دیکھے ہین اسکو میرے دو آنکھین جسوقت کہ اسنے ساتھ تکلم کیا أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مقرر حضرت نے حمد کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسپر پھر کہا مقرر کہ حرام کیا ہی اللہ نے اسکو اور حرام نہ کئے ہین اسکو لوگ یعنے چونکہ یہ جزیرہ مکہ معظمہ مین حرام ہین جیسے لوگون کا قتل اور جہازون کا کاٹنا خدا یتعالی کے حکم اور قضاسے ہی نہ لوگون کے اتفاق سے۔ رد ہی اس شخص پر کہ اعتقاد کیا ہی کہ اہل جاہلیت اسکو حرام ٹھہرائے ہین اور وہ جو دوسری حدیث مین واقع ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو حرم ٹھہرایا اور مین مدینہ طیبہ کو۔ یہ منافی نہین کس لئے کہ حرام ٹھہرانا ابراہیم خلیل کا بحکم رب الجلیل تھا۔ اور انھون نے لوگون پر تبلیغ کی جسوقت کہ طوفان اور رفع بیت اللہ کے بعد قواعد کی بناکی اور حدود تعین فرمائی تحریم کا بیان بھی کیا فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً پس حلال نہین کسی مرد کو کہ ایمان لایا ہو خدا یتعالی پر اور روز قیامت پر یہ کہ مکہ معظمہ مین کسی خونریزی کرے اور وہان کا درخت کاٹے۔ کلمہ لا یعضد مین زائد ہی تاکید نفی کے لئے۔ یعنے یہہ شعار منافی اسلام کا ہی اور دین کا جو امر قطعی ہی اسکے انکار کا مستلزم فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس اگر کوی رخصت کیوے حضرت کے قتال سے جو فتح مکہ کے دن کیا تھا اور اس سے استدلال کرے فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ پس اسکو کہو کہ مقرر اللہ تعالی اپنے رسول مقبول کے لئے اذن دیا اور اذن نہین دیا ہی تم کو جیسا کہ فرمایا وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ اور نہین اذن دیا گیا ہی میرے لئے مگر ایک ساعت دن سے اور مقرر عود کی ہی حرمت اسکی آج کے روز جیسا کہ حرمت اسکی کل کے روز تھی لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ پس چاہئے پہنچا وے اس حکم کو جو حاضر ہی غائب پر فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ ابو شریح کو کہا گیا کہ تمہارے جواب مین عمرو نے کیا کہا بولے کہ عمرو نے کہا مین تیرے سے داناتر ہون اس حکم سے ای ابا شریح بتحقیق حرم پناہ نہین دیتا ہی گنہگار کو اور نہ جاننے والا کو بسبب خون کے جو اسکی گردن پر ہو۔ اور نہ بسبب فساد کے قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْخَرِبَةُ الْبَلِيَّةُ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا خربہ بالضم خاء معجمہ اور فتح سے اسکے اور سکون اور فتح موحدہ سے ہی۔ اور ایک روایت امام احمد سے آئی ہی کہ ابو شریح نے کہا کہ مین نے عمرو کو کہا کہ مین حاضر تھا اور تو غائب اور حضرت کے حکم بموجب تجھے پہنچایا۔ اور یہ شعر ہی اسبات پر کہ ابو شریح نے عمرو کی موافقت نکی بلکہ اسکو اسکے حال پر چھوڑا بسبب اسکے غلبہ حکومت کے

باب لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب اس بیان مین کہ ہانکا نجاوے شکار حرم کا یعنے اسکی جگہ سے نکالا نجاوے

حدثنا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي مقرر حرام کیا ہی خدا یتعالی نے مکہ معظمہ کو پس اسکو حلال کرنا کسیکو روا نہین مجھ سے اگے اور روا نہین میرے بعد وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَحَلَالٌ نہین کیا گیا ہی مجھے مگر ایک ساعت دن سے فتح مکہ کے روز وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ اور نہ ہانکا نجاوے سبزہ تر اسکا اور قطع نہ کیا جاوے درخت اسکا۔ اور احادیث صحیحہ سے وہان جانورون کو چرانا ثابت ہوا ہی اور ہدی کے شتر اور گاؤ اور بکرے کو چھوڑتے تھے اور اسکا منع نہین باندھتے تھے اور کسی نے اس معنے کا انکار نکیا۔ اور تداوی کے لئے درخت سے لین اور ہانکا نجاوے شکار اسکا وَلَا تُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ اور اٹھائی نجاوے پڑی ہوی چیز مین حرم سے یعنے اسکا لینا روا نہین مگر اس شخص کے لئے کہ اسکی تعریف کرے یعنے اسکا بیان کرے وَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا اور عباس بن عبدالمطلب نے کہا یا رسول اللہ استثنا کیجئے اذخر کو ہمارے زرگروں کے لئے اور ہمارے قبور کے لئے اذخر بکسر ہمزہ وسکون ذال معجمہ و کسر خاء معجمہ ایک گھاس خوشبودار ہی اور بہت جلد گلاتا ہی لوہے اور سیسے وغیرہ کو اور اسکو قبرون مین میت کے نیچے بھی ڈالتے ہین فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ پس فرمایا کہ مگر اذخر۔ بمجرد سوال عباس رضی اللہ عنہ کے حضرت استثنا کرنے سے بعضون نے تو ہم کہا ہی کہ تحریم و عدم تحریم حرم کے اختیار مین

تھی بغیر اسبات کے کہ جناب حق جلشانہ سے اعلام ہو۔ اور یہ ہو تو ہم باطل ہی اسلئے کہ اسوقت جبرئیل علیہ السلام آتے۔ اور وحی لاتی اور وحی کو تو زمانہ دراز ضرور نہیں جیسا کہ کریمہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ اسکے ساتھ ایک اشارہ کرتی ہی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اس کلام آنے وحی سے معلوم کئے ہوں۔ اگر عباس پوچھے ہوتے تب بھی استثنا کرتے اضافت تکریم خدا و رسول ہر دو کے طرف روایی۔ نسبت خدا تعالے کے طرف باعتبار حکم کے ہی۔ اور نسبت برسول باعتبار تبلیغ کے ہی وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا اور خالد سے اور اسنے عکرمہ سے روایت کی ہی کہا آیا تو جانتا ہی کہ کیا ہے معنے ہیں اسکے کہ اکھاڑا جاوے شکار اسکا هُوَ أَنْ تَجِيءَ بِالظِّلِّ فَيَنْزِلَ مَكَانَهُ تفسیر یہ ہی کہ یکسو کرے تو اسکو سایہ سے اور اوسے تو اسکی جگہ پر یعنے اس قدر بھی دخل تغیر ہی یہ تفسیر ہی ادنی سے اعلی پر **بَابٌ** لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ باب اس بیان میں کہ حلال نہیں ہی جنگ کرنا مکہ معظمہ میں وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا أبو شریح نے پیغمبر خدا سے لایا ہی کہ خون ریزی نکرے مسلمان مکہ معظمہ میں کیسی۔ یعنے یہ کام لائق اہل اسلام کے نہیں کہ کیسی مکہ معظمہ میں مارڈالے اور یہ کام ایمان کے منافی ہی **حَدَّثَنَا** عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدُ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا فرمایا حضرت نے جس روز کہ فتح کہ کیا نہیں ہی ہجرت یعنے کہ مکہ سے مدینہ کے طرف جانا بعد اس فتح کے ولیکن جہاد اور نیت خیر کرنا فضیلت اور تحصیل ثواب باقی ہی اور جسوقت کہ تم بلاے جاو طرف جہاد کے واسطے اعلاے کلمہ اللہ کے تو اجابت کرو اور مخاطب یہ ہی کہ وہ ہر ایک مسلمان پر فرض کفایہ ہی اگر امام ایک جماعت کو متعین کرے بغیر فرض عین ہو جاتا ہی فَإِنَّ هَذَا بَلَدٌ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پس تحقیق یہ ایک شہر ہی کہ حرام کیا ہی اسکو اللہ تعالی جسروز کہ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو یعنے حسب تقدیر عالم کی اسیوقت اسکی بھی تقدیر کی گویا جو اب شبہ مقدر کا ہی یعنے جو کہ مذکور ہوا جبکہ اسکو جان لے پس یہ بھی جان لیں کہ إِنَّ هَذَا بَلَدٌ الخ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مقرر یہ شہر حرام ہی تحریم الہی سے روز قیامت تک وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ مقرر حلال نہیں ہی قتال اس شہر میں کسی شخص کو جو میرے آگے تھے اور حلال نہیں ہی مجھ کو مگر ایک ساعت دن سے هُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ تَعَالَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ پس قتال حرام ہی تحریم الہی سے روز قیامت تک واسطے تاکید واہتمام کے اس حکم کو مکرر فرمایا لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ تو را نجاوے خار اسکا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا اور اکھاڑا نجاوے شکار اسکا اور اٹھائی نہ جاوے وہاں پڑی ہوئی چیز مگر وہ شخص کہ بیان کرے اسکا کہ وہ چیز چنان وچنین ہی اور کاٹا نجاوے گھاس قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقُبُورِنَا وَلِبُيُوتِنَا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مگر گیاہ کہ مقرر وہ آہنگروں کے اور مکانات کے سقف کے لئے ضروری قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فرمایا مگر اذخر جو اپنے حوائج ضروری کے کام میں لاویں **بَابُ** الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب بیان میں خون کم کرنے محرم کے وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ اور داغ کیا ابن عمر نے اپنے پسر کو راہ میں مکہ معظمہ کے حالانکہ وہ پسر محرم تھا وَيَتَدَاوَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ اور دوا کرتے تھے اپنے محرم کو اس چیز سے کہ نہیں ہی اسمیں خوشبو ظاہر یہ ہی کہ یہ داغ پر عطف ہوگا۔ اور یہ ہر دو فعل ابن عمر کے تھے۔ اور یہ بھی دور نہیں کہ حجامت پر عطف کریں بتقدیر اَن داخل ترجمہ ہوگا اس تقدیر پر داغ کرنا مطابق ترجمہ کے بر تا ہی عمر تداوی کی راہ سے واللہ اعلم **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لَنَا عَمْرٌو أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سفیان نے کہا کہ عمرو بن دینار نے ہم سے کہا کہ پہلی چیز جو میں نے عطا سے سنی یہ کہ کہتا تھا میں نے ابن عباس سے سنا یَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ کہتا تھا کہ خون کم کیا حضرت نے درحالیکہ آپ محرم تھے ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سفیان کہتا ہی کہ میں نے عمرو سے سنا کہ کہتا تھا کہ حدیث کی محجہ سے طاؤس نے ابن عباس سے۔ پس میں نے تطبیق میں ان ہر دو حدیث کے کہا کہ شاید عمرو نے عطا و طاؤس ہر دو سے سنا جو ابن عباس سے نقل کی میں **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ ابن بحینہ نے کہا کہ رگ زنی کروائی پیغمبر خدا نے حالانکہ محرم تھے درمیع

الجزء السابع

لحی جمل میں درمیان سر مبارک کے لحی جمل بفتح لام وسکون حاء اسکے بعد شناۃ تحتیہ ہی - اور جمل بفتح جیم ومیم نام ایک جگہ کا ہی کہ مطلع کی رہ میں مدینہ سے ساتھ میل پر ہے رگ زنی کرنی سر کے بال دور کرنے پر مستلزم نہیں - اور اگر ضرورت ہو تداوی میں داخل ہوگا **باب** تزویج المحرم باب حکم میں نکاح کرنے محرم کے

حدثنا ابو المغیرۃ عبد القدوس بن الحجاج قال حدثنا الاوزاعی قال حدثنی محمد بن ریاح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم (مقرر سپہ عنہ نے تزویج کی بی بی میمونہ سے حالانکہ وہ محرم تھے اور یہہ روایت ابن عباس کی شہرت رکھتی ہی اور صحت کو پہنچی بی بی عائشہ اور ابو ہریرہ سے - اور مذہب حنفیہ کا موافق اسکے ہی کہ نکاح ایام احرام میں روا ہی کہتے ہیں اور بی بی میمونہ سے روایت آئی ہی کہ حضرت غیر محرم تھے - اور ابو رافع سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہی - اور اس روایت کو حدیث ابن عباس پر ترجیح دیتے ہیں - دو وجہ سے ایک یہہ کہ روایت اس شخص کی جو اس امر میں دخل رکھے روایت اجنبی پر راجح ہی - دوسری یہہ کہ روایت میمونہ کی مشتمل ہی نکاح پر زمان احرام سے آگے اور ابن عباس کی روایت اسکی نفی کرتی ہی اور خبر مثبت مقدم ہی نافی پر - پوشیدہ نہ رہے کہ احرام حضرت کا اور نکاح سب پر امر ظاہر تھا خصوص وے لوگ جو وقت ہر دم ہمراہ تھے اور احوال شریف پر مطلع تھے - جیسا کہ بی بی عائشہ و ابن عباس کو بنسبت اس امر کے اجنبی کہنا معنا نہیں رکھتا ہی - اور یہہ ہر دو خبر ایک وجہ سے مثبت ہیں اور ایک وجہ سے نافی - ہر ایک کا ثبوت دوسرے کی نفی کا مستلزم نہیں - اور وہ جو بعض اہل ترجیح نے تاویل کی ہی کہ وھو محرم جو حدیث میں آیا ہی وہ معنے میں داخل حرم کے ہی - اور عقد نکاح بعد گذرنے حرم کے ہی - اس تاویل سے معلوم ہوتا ہی کہ بی بی میمونہ کی روایت جو مشتمل اثبات نکاح پر ہی سو وہ نکاح زمان احرام سے آگے کے زمان میں نہیں تھا - اور حنفیہ نے جو قیاس کیا حالت احرام میں نکاح روا رکھا ہی جیسا کہ بردہ خرید کرنا ولی کے لئے بالاتفاق حالت احرام میں روا ہی بعضوں نے کہا کہ یہہ قیاس معارض سنت ہی سو یہہ اعتراض خطا ہی بلکہ یہہ قیاس ان ہر دو روایتوں سے یک روایت کو ترجیح دیتا ہی نہ کہ معارض سنت فافہم **باب** ما ینھی من الطیب للمحرم والمحرمۃ باب بیان میں اس چیز کے جو منع کیا جاتا ہی خوشبوئے احرام والے مرد و زن کو وقالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لا تلبس المحرمۃ ثوبا بورس ولا زعفران بی بی عائشہ نے کہا کہ نہ پہنے احرام والا وہ کپڑا جو رنگین ہو ورس اور زعفران سے ورس ایک گھاس ہے کہ کپڑے کو اس سے زرد کرتے ہیں **حدثنا** عبد اللہ بن یزید قال حدثنا اللیث قال حدثنا نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ما ذا تامرنا ابن عمر نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہو ہم کو ان تلبس من الثیاب فی الاحرام یہہ کہ ہم پہنیں کپڑے احرام میں فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراویلات پس آپ نے فرمایا کہ مت پہنو قمیصیں - قمص ضم قاف و میم اور اسکے سکون سے جمع قمیص کی ہی یعنے پیراہن - نہ ازاریں سئے ہوئیں ولا العمائم ولا البرانس اور دستار اور ٹوپی برانس جمع برنس کی ہی بضم موحدہ و سکون راء و ضم نون ولا الخفاف الا ان یکون احد لیست لہ نعلان فلیلبس الخفین و لیقطع اسفل من الکعبین اور نہ موزے پہنو مگر یہہ کوئی ایسا شخص ہو کہ اسکو نعلین نہ ہو تو پہنے موزے اور کاٹ ڈالے اس کو جو ٹخنوں سے نیچے ہو ولا تلبسوا شیئا مسہ زعفران ولا الورس اور نہ پہنو کپڑوں سے وہ چیز جسکو زعفران اور ورس لگا ہو - اور کہتے ہیں کہ کھانا اور دوا کرنا اس چیز سے جو خوشبودار ہو منع نہیں اگرچہ منع لباس کی علت میں جو تلذذ و تنعم ہی شریک ہی ولا تنتقب المرأۃ المحرمۃ ولا تلبس القفازین اور نقاب کھینچے منہ پر احرام والی عورت اور نہ پہنے دستانے ہر دو حالت میں تابعہ موسی بن عقبۃ واسمٰعیل ابن ابراہیم ابن عقبۃ وجویریۃ وابن اسحٰق فی القفازین والقفازین متابعت کی ہی لیث کی اس جماعت مذکور نے منع نقاب و قفازین میں وقال عبید اللہ ولا ورس اور کہا عبید اللہ نے ولا ورس وکان یقول لا تنتقب المحرمۃ ولا تلبس القفازین اور کہتا تھا عبید اللہ نے اس عبارت سے واؤ عطف کے وقال مالک عن نافع عن ابن عمر لا تنتقب المحرمۃ وتابعہ لیث بن مسلم متابعت کی ہی مالک کی اس کلام میں لیث بن سلیم **حدثنا** قتیبۃ قال حدثنا جریر عن منصور عن الحکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال وقصت برجل محرم ناقتہ فقتلتہ توڑ دیا ایک مرد محرم کی گردن کو اسکے ناقہ نے پھر مار دیا اسکو فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ بیل لایا گیا وہ

الجزء السابع

مرد زدیک پیغمبر خدا کے تو فرمایا کہ غسل دو اور کفن پہناؤ اسکو اور نہ تطیب کرو سر اور نہ اسکو اسکے سر کو اور اسکے نزدیک لاؤ خوشبو کو فانہ یبعث یوم القیامۃ پس مقرر اٹھایا جائیگا وہ روز قیامت میں جس حال میں کہ لبیک کہتا ہی **باب** الاغتسال للمحرم باب جواز غسل میں محرم کے واسطے تنظیف کے وتطہیر کے جماعت سے۔ ابن منذر کہتا ہی کہ اجماع کئے ہیں علماء نے اس پر اور اختلاف ہی غسل غیر جنابت میں۔ گویا بخاری علیہ الرحمہ نے اشارہ کیا ہی اس روایت پر جو امام مالک سے مروی ہی کہ محرم غسل کرنا مکروہ ہی وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما یدخل المحرم الحمام ولم یر ابن عمر وعائشۃ بالحک باسا نہیں دیکھا ہی ابن عمر اور بی بی عائشہ نے محرم بدن اور سر کے کھجلانے میں کچھ مضائقہ۔ بیہقی نے اس اثر کو موصول لایا ہی کہ راوی نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ کھجلاتے تھے اپنے سر کو درحالیکہ محرم تھے۔ اور امام مالک نے بی بی عائشہ سے موصول لایا کہ ام علقمہ نے کہا کہ میں نے بی بی عائشہ سے سنا کہ انسے لوگوں نے پوچھا کہ آیا کھجلاوے محرم۔ بی بی نے کہا ان کو نہ کھجلاوے اور کہا کہ اگر میرے ہر دو ہاتھ باندھے ہوں اور پاؤں میں گرہیر کو تو کھجلاتی ہوں میں گرہیر سے۔ مناسبت ان ہر دو قول کی ترجمہ کے ساتھ باعتبار ایذا دور کرنیکے ہی جو کھجلانے اور غسل کرنے میں ہوتی ہی کذا قالہ الشیخ **حدثنا** عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن یزید بن اسلم عن ابراھیم بن عبد اللہ بن حنین عن ابیہ ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والمسور بن مخرمۃ اختلفا بالابواء روایت ہی عبد اللہ بن حنین سے جو مولی عباس کا ہی کہ عبد اللہ بن عباس و مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا موضع ابواء میں جو آسمین نزول کئے تھے فقال عبد اللہ بن عباس یغسل المحرم راسہ پس ابن عباس نے کہا کہ محرم اپنے سر کو دھوئے وقال المسور لا یغسل المحرم راسہ اور مسور نے کہا کہ محرم اپنے سر کو نہ دھوئے ظاہر یہ ہی کہ اختلاف سے غسل میں ہی نہ تنہا سر کے دھونے میں جیسا کہ بخاری علیہ الرحمہ اس حدیث کا لانا ترجمہ باب میں اسپر دلالت کرتا ہی۔ اور تخصیص سر دھونے کی اس حدیث سے ہی کہ جگہ اشکال کی اس مسئلہ میں یہی ہی کہ سر کے بال جدا ہوتے ہیں بخلاف باقی بدن کے فارسلنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما الی ابی ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ فوجدتہ یغتسل بین القرنین وھو یستتر بثوب پھر بھیجا مجھے ابن عباس نے ابو ایوب کے طرف سو پایا میں اسکو کہ غسل کرتا ہی درمیان دو چوب کے جو سر چاہ پر کھڑے کرتے ہیں اور دوسری لکڑی اسپر رکھتے ہیں ڈول کے واسطے درحالیکہ وہ دھانپتا ہی آپ کو کپڑے سے فسلمت علیہ فقال من ھذا پس میں نے اسپر سلام کیا وہ کہا کون ہی یہ سلام کرنیوالا فقلت انا عبد اللہ بن حنین ارسلنی الیک عبد اللہ بن عباس اسالک میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں کہ بھیجا ہی مجھے عبد اللہ کہ پوچھوں تمہارے سے کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغسل راسہ وھو محرم کہ کسطرح دھوتے تھے حضرت اپنا سر مبارک جسحال میں کہ حضرت محرم تھے۔ پوشیدہ نرہے کہ اختلاف ان ہر دو میں نفس سر دھونے میں بمقابلہ سر دھونے کی کیفیت میں۔ اور عبد اللہ بن حنین نے پوچھنے میں ایک تعرف کیا جو اسطور سے پوچھا کہ کسطرح دھوتے تھے حضرت تا جواب کے ساتھ دوسرا فائدہ بھی حاصل ہو فوضع ابو ایوب یدہ علی الثوب فطاطأہ حتی بدا لی راسہ پس رکھا ابو ایوب نے ہاتھ اپنا اس کپڑے پر جو پردہ کیا تھا۔ پھر اتارا اور دور کیا اپنے سر سے یہانتک کہ ظاہر ہوا مجھ پر سر اسکا ثم قال لانسان یصب علیہ اصبب پس کہا اس آدمی کو جو اسپر پانی ڈالتا تھا کہ ڈال پانی فصب علی راسہ ثم حرک راسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر پھر حرکت دیا اپنے سر کو ہر دو ہاتھ سے اور آگے سے پیچھے لیگیا اور پیچھے سے آگے لایا فقال ھکذا رایتہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل پس کہا کہ اسی طرح دیکھا میں نے حضرت کو کہ کرتے تھے ف۔ مترجم کہتا ہی کہ یہاں ابن عیینہ نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ عبد اللہ بن حنین نے ابو ایوب سے جو جواب پایا جاکے ظاہر کیا پھر مسور رض نے ابن عباس رض سے کہا کہ میں کبھی تم سے مجادلہ نکرونگا فقط انتہی قسطلانی۔ اس حدیث سے کئے فایدے مستنبط ہوتے ہیں از انجملہ یہہ کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ باہمدیگر مناظرہ کرتے تھے اجتہاد سے ایک دوسرے کے اور رجوع کرتے تھے نفس کے طرف اور قبول کرتے تھے خبر واحد کو اگرچہ تابعی ہو از انجملہ یہہ کہ قول ایک کا دوسرے پر حجت نہیں۔ ابن عبد البر نے کہا کہ حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم اگر اقتدا ایک صحابی کا دوسرے صحابی پر فقط حکم اور فتوے میں ہوتا ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد پر نص اور دلیل قایم کرنیکے محتاج نہوتے اور مسور کو کہتے کہ تو بھی ایک نجم اور میں بھی ایک نجم ہوں۔ ہمارے کوئی کسی کا بھی اقتدا کرے کافی ہی لیکن اس حدیث کے معنے جیسا کہ مرنی اور دوسرے اہل نظر کہتے ہیں یہہ ہی کہ دو سرے لوگ اقتدا کرنا صحابہ کا حدیث نقل کرنے اور اسکے قبول کرنے میں اس لئے کہ سب صحابہ عدول ہیں کذا نقلہ الشیخ الخ فقط۔ اور وہ جو آنحضرت فرمایا کہ تمام صحابہ شریعہ ہیں دین کے احکام موجود میرے کئے ہیں۔ پس حکام دینیہ لینے ہیں انسے جن کا اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔ اقتدا تو نقل و اجتہاد میں عام ہی ہر چند بعض صحابہ آنحضرت

صحبت

الجزء السابع

صحبت دایمی نہ پاسکے اور دین کے تمامی احکام حضرت سے اخذ نہ کئے ہوں لیکن چونکہ شرف صحبت نبوی سے مشرف ہیں ہمکو انکی تقلید لازم ہی **باب** لبس الخفین للمحرم اذا لم یجد النعلین باب جواز ہین محرم موزہ پہننے کے جبوقت کہ نعلین نہ پاوے **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا شعبۃ قال اخبرنی عمرو بن دینار سمعت جابر بن زید یخبر سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب بعرفات ابن عباس نے کہا کہ مین نے نا کہ حضرت خطبہ پڑہتے تھے عرفات مین من لم یجد النعلین فلیلبس الخفین جو شخص کہ نپاوے نعلین کو تو چاہیے کہ موزہ پہنے اور معلوم ہوا ہی کہ اسکو گھٹنے سے کاٹ ڈالے پہننے اور یہہ حدیث مطلق محمول ہی مقید پر ومن لم یجد ازارا فلیلبس سراویل للمحرم اور جو شخص کہ نپاوے ازار تو چاہئے پہنے سراویل دوختہ یہہ محرم کے حق مین فرمایا **حدثنا** احمد بن یونس قال حدثنا ابراہیم بن سعد قال حدثنا ابن شہاب عن سالم عن ابیہ عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ حضرت پوچھے گئے کہ کیا پہنے محرم کپڑون سے فقال لا یلبس القمیص ولا العمائم ولا السراویلات ولا البرنس ولا ثوبا مسہ زعفران ولا ورس فان لم یجد نعلین فلیلبس الخفین ولیقطعہما حتی یکونا اسفل من الکعبین، سکار جمہ مکرر گذرا **باب** اذا لم یجد ازارا فلیلبس السراویل **حدثنا** ادم قال حدثنا شعبۃ عن عمرو بن دینار عن جابر بن زید عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات فقال من لم یجد الازار فلیلبس السراویل ومن لم یجد النعلین فلیلبس الخفین یہہ حدیث بحسب اصطلاح محدثین سوا اس حدیث کے ہی جو باب سابق کے شروع مین لایا اسلئے کہ بخاری رح نے وہ ابو الولید سے سنا۔ اور یہہ آدم سے اور ابو الولید سے بتقریب لبس خفین کے سنا اور آدم سے بتقریب لبس سراویل کے اسی لئے ایک باب علیحدہ ہر ایک کے لئے وضع کیا۔ ایسا ہی اس کتاب مین اکثر جگہہ واقع ہوا **باب** لبس السلاح للمحرم باب جایز ہونے مین ہتیار پہننے کے جیسے زرہ اور خود محرم کے لئے بوقت احتیاج وقال عکرمۃ اذا خشی العدو لبس السلاح وافتدی اور عکرمہ نے کہا کہ محرم جب دشمن سے خوف رکھے اور ہتیار باندہے درست ہی اور سپر فدیہ ہی ولم یتابع علیہ الغدیر اور متابعت نکی ہی عکرمہ نے کہ ہتیار پہننے سے فدیہ واجب ہے **حدثنا** عبید اللہ عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء قال اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اہل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ براء بن عازب نے کہا عمرہ کیا پیغمبر خدا نے ماہ ذی قعدہ مین پس مانع ائے مشرکین راہ دینے حضرت کو کہ مکہ معظمہ مین داخل ہون حتی قاضاہم لا یدخل مکۃ سلاح الا فی القراب یہان تک کہ صلح کی مشرکون سے کہ نہ لاوے کہ معظمہ مین کوی ہتیار مگر نیام مین **باب** دخول الحرم ومکۃ بغیر احرام باب اس بیان مین کہ جایز ہی داخل ہونا زمین حرم مین اور کہ معظمہ مین بغیر احرام کے ودخل ابن عمر رضی اللہ عنہما حلالا اور داخل ہوے ابن عمر کہ معظمہ مین بغیر احرام کے وانما امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالاہلال لمن اراد الحج والعمرۃ اور نہین حکم کیا حضرت نے تلبیہ کہتے ہوے جانیکا مگر اس شخص کے لئے کہ ارادہ کرے حج اور عمرے کا ولم یذکر للحائضین وغیرہم اور ذکر نکیا حیض والون اور انکے سوا اور دون کے لئے اس حکم کا۔ جانے کہ جو شخص حج اور عمرے کا ارادہ کرے کہ معظمہ مین آوے اسکے حق مین احرام واجب ہی یا نہ اسمین علمانے اختلاف کیا ہی۔ شافعی کہتے ہین کہ واجب نہین مطلقا اور مذہب شہور یہی ہی۔ اور مشہور مذہب سے ائمہ ثلثہ کے بھی یہی ہی اور ائمہ دین سے ہر ایک عدم وجوب نقل کیا ہی اور حنفیہ نے استثنا کیا ہی اس شخص کو جو داخل میقات ہی۔ اور ابن عبد البر نے کہا کہ صحابہ و تابعین سے اکثر وجوب کے قائل ہین **حدثنا** مسلم بن ابراہیم قال حدثنا وہیب قال حدثنا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقت لاہل المدینۃ ذا الحلیفۃ ولاہل الشام الجحفۃ ولاہل نجد قرن المنازل ولاہل الیمن یلملم ہن لہن ولکل آت اتی علیہن من غیرہم اور یہہ میقاتین واسطے ان لوگون کے اور واسطے ہر نے والے کے جو پیچھے انپر اس جماعت کے سوا مین اراد الحج والعمرۃ جو شخص کہ ارادہ کرے حج اور عمرے کا ممن کان دون ذلک فمن حیث انشا اور جو شخص کہ انکے سوا ہی یعنے ان میقاتون پر نگذرے پس جہان سے کہ شروع کیا ہی احرام اور عزم کیا اسپر حتی اہل

الجزء السابع

مکۃ من مکۃ یعنی تنگ کہ مکہ معظمہ والے مکہ شریف ہی احرام باندھیں **حدثنا** عبداللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح وعلی راسہ المغفر مقرر حضرت تشریف لائے فتح مکہ کے سال اور آپ کے سر مبارک پر خود لوہے کی تھی فلما نزعہ جاء رجل فقال ان ابن خطل متعلق باستار الکعبۃ فقال اقتلوہ جب تجلا آپ نے اس خود کو اپنے سر سے ایک مرد آیا کہ نام اسکا ابو برزہ تھا اور کہا مقرر ابن خطل کو پکڑا پردہ کعبہ کا تو وہ پکڑا ہوا اس واجب القتل کو کوئی قتل نکرے۔ پس حضرت نے فرمایا کہ اسکو مار ڈالو۔ ابن خطل کا نام عبد العزیٰ ہی جاہلیت اسلام لایا حضرت نے اسکا نام عبد اللہ رکھا اور اسکو اور ایک انصاری کو صدقات وصول کرنے پر تعین فرمایا ابن خطل راہ میں اس انصاری کو قتل کر کے مرتد ہو گیا اور اس شقی کے دو کنیز ہجو گانے والی تھیں سو حضرت کی ہجو کرتے تھیں لعنت اللہ علیہم اس لئے فتح مکہ کے روز اسکا خون ہدر یعنے مباح کیا تھا **باب** اذا احرم جاہلا وعلیہ قمیص ف باب اس بیان میں کہ کسی نے احرام باندھا اور حالیکہ وہ احکام احرام کے نہیں جانتا اور اسپر ایک پیرہن ہی تو وہ شخص فدیہ دینا ہی یا نہ۔ بخاری علیہ الرحمہ نے ان مجرد شق سے ایک کے طرف جزم نکیا۔ اس لئے کہ حدیث مذکور میں فدیہ دینے پر تصریح نہیں۔ لیکن عدم فدیہ پر عطا کا قول لایا۔ جب راوی حدیث مذکور کا اشارہ کیا اگر فدیہ واجب ہوتا اس سے پوشیدہ نہ رہتا اور حضرت بھی اسکی تصریح کرتے اس لئے کہ تاخیر بیان کی وقت حاجت سے روا نہیں فقال عطاء اذا تطیب اولبس جاہلا او ناسیا فلا کفارۃ علیہ اور عطاء نے کہا جو وقت کہ کوئی خوشبو ملے یا سیا ہوا کپڑا نادانستگی یا فراموشی سے پہنے پس اسپر کفارہ نہیں ہی **حدثنا** ابو الولید قال حدثنا ہمام قال حدثنا عطاء قال حدثنی صفوان بن یعلی عن ابیہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہ رجل علیہ جبۃ وعلیہا اثر صفرۃ او نحوہ یعلی نے کہا کہ میں حضرت کے ساتھ تھا پس ایک مرد آپکے پاس آیا اسپر ایک جبہ تھا اور اسپر زردی کی نشان تھی یا ویسی ہی کوئی چیز ہی جزو حدیث مناسب ترجمہ کے ہی وکان عمر رضی اللہ عنہ یقول لی احب اذا نزل علیہ الوحی ان تراہ اور عمر بن الخطاب مجھ سے کہتے تھے آیا تو دوست رکھتا ہی کہ حضرت کو دیکھے جسوقت کہ آپ پر وحی نزول کرے فنزل علیہ ثم سری عنہ پس آپ پر وحی نزول کی پھر آپ سے اٹھائی گئی فقال اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک پس فرمایا کہ اپنے عمرے میں وہ چیز جو اپنے حج میں کرتا ہی۔ یہ حدیث بیان مختصر لائی اور اوپر تمام مذکور ہوئی وعض رجل یدرجل فانتزع ثنیتہ فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کترا ایک مرد نے کسی مرد کے پس اکھیڑا اسنے اسکے اگلے دو دانت کو۔ پھر حضرت نے باطل کیا اور ہدر کیا اسکے قصاص کو۔ اس لئے کہ اسنے دفع کیا حملہ کو اسکے ایسا ہی کہا سبھی علماء نے۔ اور ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ اسکے ہاتھ کو کترنے کے بعد اسکے دانت کو اکھیڑا ہی ظاہر اسکا دفع حملہ دوسرے کا **باب** المحرم یموت بعرفات اب حکم میں اس محرم کے جو مرا عرفات میں ولم یامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یؤدی عنہ بقیۃ الحج اور نہ فرمایا حضرت نے یہ کہ ادا کیا جاوے اسکے طرف سے حج باقی جیسے رمی جمار اور حلق اور طواف افاضہ **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بینا رجل واقف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات ابن عباس نے کہا درمیان اس حال کے کہ ایک مرد حضرت کے ساتھ وقوف عرفہ کیا تھا یعنے عرفات میں کھڑا تھا اذ وقع عن راحلتہ فوقصتہ او قال فاقعصتہ شک راوی کا ہی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین او قال ثوبیہ پس اپنے فرمایا کہ غسل دو اسکو پانی سے اور سدر سے اور کفن دو اسکو دو کپڑوں میں یا فرمایا کہ اسکے دو کپڑوں میں جو کہ ہی سدر ایک بتا ہی کہ خوب پاک کرنیکے لئے پانی میں داخل کرتے ہیں ولا تخمروا راسہ ولا تحنطوہ فان اللہ یبعثہ ملبیا اور نہ ڈھانکو اسکے سر کو اور حنوط یعنے خوشبو اسکو نہ لاؤ۔ مقرر اٹھاویگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہو۔ ظاہر یہی کہ یہ حکم مخصوص اسی مرد پر نہیں بلکہ جو شخص اثنائے احرام میں مرے یہی حکم رکھتا ہی **حدثنا** سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال بینا رجل واقف مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات اذ وقع عن راحلتہ فوقصتہ او قال فاوقصتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین ولا تمسوہ طیبا ولا تخمروا راسہ ولا تحنطوہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا یہ حدیث پہلی حدیث کی مغائر ہی جو سعید بن جبیر نے عمرو بن دینار سے نقل کی ہی اور یہاں ایوب سے متن میں جو زیادتی آئی ہی یہ ہی ولا تمسوہ طیبا اور نہ لگاؤ اسکو خوشبو

الجزء السابع

باب سُنَّةِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ اب بیان مین طریق مسنون محرم کے جسوقت حرام مین مرا **حدثنا** یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **باب** الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلِ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْاَةِ باب بیان مین ادائے حج اور نذرون کے جانب سے میت کے۔ اور اس بیان مین کہ حج کرے مرد جانب سے عورت کے **حدثنا** مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّي نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً حُجُّوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ایک عورت قبیلہ جہینہ سے حضرت کے پاس آئی کہنے لگی کہ مقرر میری ماں نے نذر کی تھی کہ حج کرے اور اسکو میسر نہوا اور موئی ایا حج کرون مین اسکے جانب سے۔ فرمایا ہان حج کر اسکے جانب سے آرایت لو کان علی امک دین کنت قاضیۃ خبردے مجھے کہ اگر کسی کا قرض تیری ماں پر ہوا یا تو ادا کرنیوالی ہوتی اسکی اقضوا اللہ واللہ احق بالوفاء ادا کرو دین خدا کو اور خدا تعالی بہت سزاوار ہی اسکا عہد وفا کرنیکے لئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر کوئی مرا۔ اور اسپر ایک حج باقی ہو تو اسکے وارث پر واجب ہی کہ کسیکو اسکے مال سے سامان کردے تاکہ حج کرے۔ جیسا کہ قضاے دین ادا کرنا ہی اور وہ تو قضاے دین پر بندگون کے مقدم ہی۔ اور یہ ایک قول ہی اقوال شافعی سے۔ اور بعض اسکے عکس بر گئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ ہر دو برابر ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ ترجمہ مین دو حکم مذکور ہین ادائے حج اور نذر میت کے طرف سے اور اس حدیث سے اسکا حکم ثبوت کو پہنچا۔ دوسرا حج کرنا مرد کا عورت کے جانب سے اور اس مسئلہ پر گویا کوئی حدیث اپنے شرط پر نہ پائی اور اس کتاب مین اس قسم سے بہت ہین کہ ترجمہ مین چند حکم کا ذکر آتا ہی اور اسباب کے حدیثین موید بعض احکام کے ہوتے ہین نرتمام کے۔ شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ ترجمہ پر جو ظاہر ہوتا ہی یہ ہی کہ مولف نے ترجمہ مین اشارہ کیا شعبہ کی روایت کے طرف جو ابی بشر سے مروی ہی اسنے کہا۔ اتی رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی نذرت ان تحج وفی فاقض اللہ فہو احق بالقضاء اخرجہ احمد والنسائی من طریق شعبۃ انتہی وفیہ من التعسف مالا یخفی اور ابن بطال نے ترجمہ کے ساتھ اس حدیث کی تطبیق مین کہتا ہی کہ حضرت نے خطاب فرمایا اس عورت کے ساتھ اس کلام سے جو مرد ورن اس مین داخل ہین اور اس کی توجیہ مین یہہ کہنا کہ یحج الرجل عن المراۃ ایک تحقیق طلب کرتا ہی **باب** الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ باب بیان مین حج کرنے کے طرف سے اس شخص کے جو مرکب پر بیٹھنے کی طاقت نرکھے **حدثنا** اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت قبیلہ بنی خثعم سے حجۃ الوداع کے سال مین آئی اور بولی یارسول اللہ مقرر خدا کا جو فرض حج مین بندگون پر ہی میرے باپ کے پایا ہی جس حال کہ وہ بڑا بودا ہی تو ثابت نہین رکھتا ہی کہ مرکب پر بیٹھے آیا بس کرتا ہی کہ حج کرون مین اسکے جانب سے فرمایا ہان بس کرتا ہی **باب** حَجِّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ باب بیان مین حج کرنے عورت کے طرف سے مرد کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ ابن عباس نے کہا کہ فضل ردیف نما پیغمبر خدا کا پس ایک عورت قبیلہ خثعم سے آئی۔ نظر کرنے لگا فضل طرف اس عورت کے اور وہ عورت طرف فضل کے فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصرف وجہ الفضل الی الشق الآخر پس حضرت نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا تا ایک دوسرے پر نظر کرنے سے محفوظ رہین فقالت ان فریضۃ اللہ ادرکت ابی شیخا کبیرا لا یثبت علی الراحلۃ افاحج عنہ قال نعم وذلک فی حجۃ الوداع اسکا ترجمہ گذرا **باب** حَجِّ الصِّبْيَانِ باب بیان مین مشروع ہونے حج نابالغون کے۔ پہلی اور دوسری حدیث سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ابن عباس نے بلوغ

میت کے طرف سے حج کرنا کا حکم

حج نیابت

الجزء السابع

گوشہ پہنچے تھے اور جو کر نیوالوں میں داخل تھے اور تیسری اور چوتھی حدیث میں تقریح ہی بر نسبت حج کے۔ اور اسکے حج کے باب میں علما کا اختلاف ہی بطریق عبادت تام کے ہونا ہی یا نہ حنفیہ کہتے ہیں کہ احرام اسکا صحیح نہیں ہی اگر احرام محرمات سے کوئی چیز لازم نہیں آتی ہی۔ اسلئے کہ غیر مکلف ہی بعض کہتے ہیں کہ اگر بڑا کرے اسے حج جو رکن اسلام ہی ساقط ہوتا ہی وغیرہ یا بھی

حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عبید اللہ بن ابی یزید قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول بعثنی او قدمنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الثقل من جمع بلیل ابن عباس کہتے تھے کہ بھیجا مجھ کو یا آگے روانہ کیا مجھ کو بہ شکہ اوی کا ہی پیغمبر خدا نے اسباب سفر میں مزدلفہ سے رات کے وقت **حدثنا** اسحق قال اخبرنا یعقوب بن ابراہیم قال حدثنا ابن اخی ابن شہاب عن عمہ قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود ان عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال اقبلت وقد ناھزت الحلم علی اتان لی ابن عباس نے کہا کہ پس آیا میں جس حال میں کہ نزدیک بلوغ کے پہنچا ہوں سیر کرتا ہوا ایک ماده خر پر جو میری تھی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلی بمنی حتی سرت بین یدی بعض الصف الاول اور حضرت کھڑے ہیں نماز پڑھتے منی میں یہاں تک کہ گذرا میں بعض صف اول کے سامنے ثم نزلت عنہا پس اترا میں اس ماده خر سے فرتعت پس چرنے لگی گھاس فصففت مع الناس وراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس صف میں داخل ہوا میں ساتھ لوگوں کے حضرت کے پیچھے وقال یونس عن ابن شہاب بمنی فی حجۃ الوداع اور یونس نے ابن شہاب سے لایا کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع میں تھا **حدثنا** عبد الرحمن بن یونس قال حدثنا حاتم بن اسمعیل عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید قال حج بی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن سبع سنین سائب بن یزید نے کہا کہ حج کروایا گیا میں بیچ حج میں میں اپنے ماں یا باپ کے ہمراہ تھا حضرت کے ساتھ درحالیکہ میں ہفت سالہ تھا **حدثنا** عمرو بن زرارۃ قال اخبرنا القاسم بن مالک عن الجعید بن عبد الرحمن قال سمعت عمر بن عبد العزیز یقول السائب بن یزید وکان قد حج بہ فی ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعید بن عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے عمر بن عبد العزیز سے سنا کہ سائب کہتا تھا مقولہ عمر مذکور کا یہاں نہیں ہی حدیث میں واقع ہوا کہ سائب نے مقدار سعد کے پوچھا تھا اور صاع حضرت کے زمانے میں ایک مد اور ثلث مد تھا۔ اور عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں زیادہ ہوا تھا۔ اور تھا سائب بن یزید کہ حج کیا گیا تھا ہمراہ اسباب سفر پیغمبر خدا کے **باب** حج النساء باب بیان میں حج کرنے عورات کے اور مشروع ہونے اسکے قال ابو عبد اللہ وقال لی احمد بن محمد الیمانی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ احمد بن محمد نے کہا **حدثنا** ابراہیم عن ابیہ عن جدہ کہ حدیث کی مجھ سے ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وقال اذن عمر رضی اللہ عنہ لازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر حجۃ حجہا فبعث معہن عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف جد ابراہیم نے کہا کہ رخصت دی عمر بن الخطاب نے حضرت کے ازواج مطہرات کو اپنے اخر حج میں جو قصد کیا اس حج کا پس بھیجا ان بی بیوں کے ساتھ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو اس لئے کہ عورات فقہ مردوں کی جگہ پر ہیں اور سب مسلمین محرم ازواج مطہرہ کے تھے اور وے سب اوان مسلمانوں کے **حدثنا** مسدد قال حدثنا عبد الواحد قال حدثنا حبیب بن ابی عمرۃ قال حدثتنا عائشۃ بنت ابی طلحۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ام المومنین قالت قلت یا رسول اللہ الا نغزو او نجاھد معکم بی بی عائشہ سے روایت ہی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بھی غزا و جہاد کریں آپ کے ساتھ فقال لکن احسن الجہاد واجملہ الحج حج مبرور پس فرمایا کہ تمہارے لئے بہتر اور اچھا جہاد وہ حج ہی حج مقبول فقالت عائشۃ فلا ادع الحج بعد اذ سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حج نہیں چھوڑتی ہوں بعد اسکے کہ یہ ارشاد حضرت سے سنا **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عمرو عن ابی معبد مولی ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسافر المراۃ الا مع محرم حضرت نے فرمایا کہ سفر نکرے عورت مگر ہمراہ محرم کے۔ اور بعض روایات میں راہ ایک رات دن کی۔ اور بعض میں دو شبانہ روز اور بعض میں تین شبانہ روز آیا ہی۔ اکثر علما نے باختلاف روایات کے مطلق سفر لیا ہی اور بعض مسافت ایک شبانہ روز۔ اور امام شافعی نے محرم کی ہمرہی کی شرط کی۔ بلکہ یہ شرط کی ہی کہ اگر فتنہ واقع ہو تو ہے۔ یعنی ہو تنہا سفر کرے **وکان** یدخل علیہا رجل الا ومعہا محرم اور نہ آوے اس عورت پر مرد بیگانہ مگر یہ کہ اس عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو فقال رجل یا رسول اللہ انی اریدان اخرج فی جیش کذا وکذا وامراتی تریدالحج فقال اخرج معہا پھر ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ ایسے لشکر کے ساتھ نکلوں اور میری عورت ارادہ حج کا رکھتی ہی۔ فرمایا تو بھی اپنی عورت کے ساتھ نکل **حدثنا** عبدان قال اخبرنی یزید بن زریع قال اخبرنا حبیب المعلم عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الجزء السابع

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ ابن عباس نے کہا جب حضرت نے اپنے حج سے مراجعت کی قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا أم سنان انصاریہ کو حضرت نے فرمایا کیا چیز مانع ہوی تجھ کو حج سے۔ بولی باپ فلان کا یعنے شوہر اپنا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا سکو دو اونٹ پانی کھینچنے والے اسنے حج کیا ایک پر اور دوسرا پانی دینا ہی اس زمین کو جو ہماکے نے ہی یعنے مجھے مرکب نہیں تھا کہ اسپر حج کرون قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي فرمایا کہ عمرہ ماہ رمضان مین ادا کرنا ہی حج کو یا فرمایا کہ ادا کرنا ہی اس حج کو جو ادا کئے ہوون تیرے ساتھ رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے یہ حدیث اور ان دو طریق سے بھی آئی ہی

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قزعہ نے کہا کہ مین ابو سعید سے ساتھ مقررہ غزا اور جہاد کیا ہی حضرت کے ہمراہ بارہ غزوے قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا چار چیز ہین کہ مین نے اسکو حضرت سے سنا ہی أَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى

احمد محمود

چار بات جو حضرت سے سنی

اچھی لگین مجھ کو یہ چار چیز یہ ہین کہ سنا اسکو رسول خدا سے کہ نہ سفر کرے عورت تین دن کا مگر ساتھ شوہر اسکا یا کوئی محرم اسکا **ف** محرم شامل ہی محرم نسبی کو جیسے باپ بیٹا بھائی اور محرم رضاعی کو اور محرم سسرال کو جیسے سسر اور شوہر کی دوسری عورت کا بیٹا لیکن امام مالک نے بے ماوے کے اس سے استثنا کیا اور کہا کہ عورت تین دن کے ساتھ سفر نکرے کیونکہ عصر اول کے بعد لوگون مین فساد و بدنظری اکثر پیدا ہوی ہی کہ چند بدکار لوگ ایسے رہتے ہین کہ باپ کی عورت کو حقیقی ماں کے بجاے پر نہین رکھتے مین معاذ اللہ من ذلک اور عورت کی ذات محل فتنہ ہی انتہی فتحلانی وَلَا صَوْمَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا الْأَضْحَى اور نہین ہی روزہ عید الفطر اور عید الضحی کے روز وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اور نہین ہی نماز بعد دو نماز کے ایک نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اور دوسری نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اور باندھے نجاوے کجاوے سفر نکیا جاوے ثواب برکات حاصل پانے کے قصد سے کسی مسجد کے طرف سوا تین مسجدون کے مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى ایک مسجد حرام کہ جسمین کعبہ ہی اور میری مسجد یعنے مسجد مدینہ اور تیسری مسجد اقصے

باب نَذْرِ الْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب بیان مین اس شخص کے کہ نذر کرے کعبہ اللہ کے طرف جانیکی آیا اسکا وفا کرنا واجب ہی یا نہ، ترجمہ مین مجمل ہی یا ہی۔ اور اس باب مین دو حدیث جو لائی مین اسسے ظاہر یہ ہی کہ وفا کرنا اسکا واجب نہین

حدثنا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ انس نے کہا کہ حضرت نے دیکھا کہ ایک پیر مرد بیچ دو بیٹون کے چلایا جاتا ہی ہاتھ پکڑ کر اپنے دو بیٹون کے درمیان اپنر تکیہ کرکے جاتا تھا۔ یہادی بضم اول جہادات سے تکیہ کرکے جانیکے معنے مین ہی قَالَ مَا بَالُ هَذَا کیا حال ہی اسکا لوگون نے کہا کہ نذر کی ہی اسنے کہ پیادہ جاوے طرف کعبے کے۔ فرمایا کہ خدا تعالی بے نیاز ہی یہ مرد اپنے نفس کو عذاب مین ڈالنے سے وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ اور حکم کیا اسکو یہ کہ سوار ہووے۔ اور حضرت اسکو وفا عہد کرنیکا جو حکم فرمائے اسلئے کہ حج سوارہ افضل ہی پیادہ حج کرنے سے۔ اور دوسری روایتون مین آیا ہی کہ یہ مرد نذر کیا تھا کہ کسی سے بات نکرے اور سایہ مین نہ بیٹھے۔ حضرت نے دیکھا کہ ایک پیر مرد یہ سب رنج و تعب اپنر برگوارا کیا ہی شاید کہ ہلاک ہوجاوے اور سعادت سے حج کے محروم رہے

حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عقبہ نے کہا کہ میری بہن نے نذر کی کعبے کے طرف پیادہ جانیکی اور حکم کیا مجھ کو کہ فتوے طلب کرون پیغمبر خدا سے اسکے لئے فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ پس فرمایا کہ پیادہ جاوے یا سوار ہووے یعنے اسپر لازم نہین ہی کہ پیادہ ہی جاوے یا بحالت سواری ہی قَالَ وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ يزید بن حبیب نے کہا کہ ابو الخیر جدا نہین ہوتا تھا عقبہ سے

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ یعنے یہ حدیث بخاری رح نے دوسری سناد سے بھی اسکو ایراد کیا ہے۔

الجزء السابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضل المدینۃ اس میں احکام متعلقہ مدینہ طیبہ کے مذکور ہیں **باب** حرم المدینۃ باب بیان میں حرمت زمین مدینہ منورہ کے اور وہ جو اسمیں منع ہی **حدثنا** ابو النعمان قال حدثنا ثابت بن یزید قال حدثنا عاصم ابو عبد الرحمن الاحول عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المدینۃ حرم من کذا الی کذا انس سے مروی ہی کہ حضرت نے فرمایا مدینہ حرم ہی فلاں جگہہ سے فلاں جگہہ تک ۔ بخاری علیہ الرحمہ نے اسکی تصریح نکی کہ کس جگہہ سے کس جگہہ تک گویا بین سند دون ہے کہ رکھتا ہی اسکے پاس ثابت نہوا ۔ جیسا کہ اور دون نے روایت کی ہی کہ مدینہ مین جبل عیر و ثور ہی ۔ یا وہ جگہہ ہین کہ انکے نام سے ہین ۔ ایسا ہی کہا ہی کرمانی نے ۔ اور حدیث مین محمد بن یسار کے کہ بعد دو حدیث کے لائی تصریح کی ہی اور جزم کیا ہی کہ ما بین عایر کے اور ثور کے ہی اور جو کلام کہ اسکے ساتھ متعلق ہی اسی حدیث کی شرح مین مذکور ہوگا **لا یقطع شجرھا** و لا یحدث فیھا حدث کاٹا نجاوے درخت مدینہ مطہرہ کا اور احداث نکیا جاوے اس مین جو امر کہ مخالف سنت ہو **من احدث فیھا حدثا فعلیہ لعنۃ اللہ** و الملئکۃ و الناس اجمعین جو شخص کہ احداث کرے اس مین ایکہ مرتکب فرمودہ پس اوپر لعنت ہی خدا یتعالی کی اور لعنت فرشتون کی اور سب لوگون کی ۔ یعنے وہ شخص ان سب کی رحمت سے مطرود ہی ۔ یہہ مبالغہ ہی اسکی دوری مین رحمت الہی سے اور عذاب پانے پر اس گناہ کے اور مراد لعنت سے کفر نہین ہی **حدثنا** ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن ابی التیاح عن انس رضی اللہ عنہ قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ و امر ببناء المسجد انس نے کہا کہ قدوم آنحضرت کا مدینہ منورہ کو اور حکم فرمایا بنائے مسجد کا فقال یا بنی النجار ثامنونی قالوا لا نطلب ثمنہ الا الی اللہ جب وہ زمین بنی نجار کے تھی ۔ فرمایا اے بنی نجار بیچو اسکو قیمت سے انہون نے کہا کہ اسکی قیمت ہم نہین چاہتے ہین مگر طرف سے اللہ تعالی کے جو ثواب آخرت ہی فامر بقبور المشرکین فنبشت پھر حکم فرمایا کہ قبور مشرکین کو کھودے ۔ ما ر نکال کے پھینک دین ثم بالخرب فسویت و بالنخل فقطع فصفوا النخل قبلۃ المسجد پھر کھنڈیر کے باب مین حکم کیا پس وہ ہموار کئے گئے ۔ اور حکم کیا کہ خرمے کے جھاڑون کو کاٹ دین سو وہ کاٹے گئے پس برابر کھڑے کئے درخت خرمے کے قبلہ کے جانب **ف** مترجم کہتا ہی کہ پھر حضرت نے جو درخت کو کاٹنے کا حکم فرمایا سو یہہ فعل اول ہجرت مین واقع ہوا اور حدیث حرم ٹھہرانے کی خیبر سے مراجعت کے فرمانے کے بعد ہی قسط **حدثنا** اسمعیل بن عبد اللہ قال حدثنی اخی عن سلیمان عن عبید اللہ بن عمر عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی مقرر حضرت نے فرمایا کہ حرام کی گئی زمین مدینہ طیبہ کی جو درمیان دو پتھریلی زمین کے ہی جانب مشرق و مغرب کے ۔ یعنے اتنی زمین حرم مدینہ کی ہی ۔ اور وہ ایک زمین ہی کہ اسمین سیاہ پتھر ہین اور وہ مدینہ مطہرہ کے دو طرف ہین فقال انی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثۃ فقال ارکم یا بنی حارثۃ قد خرجتم من الحرم ثم التفت فقال بل انتم فیہ ۔ وہی کہتا ہی کہ تشریف لائے حضرت بنی حارثہ کے پاس جو ایک بطن ہی قبیلہ اوس سے پھر فرمایا کہ مین گمان کرتا ہون کہ تم باہر پڑے ہو زمین حرم سے پھر التفات انکے مزبلون کی طرف کر کے فرمایا بلکہ تم حرم مین داخل ہو **ف** حضرت نے یہان پہلے جو فرمایا سو گمان غالب سے تھا اور دوسرے بار از راہ یقین ۔ یہان مستنبط ہوتا ہی کہ عالم گمان غالب سے پہلے یک بات کا حکم کر سکتا ہی پھر نظر ثانی سے اس ظن کی تصحیح کر کے اسکا خلاف بھی کہہ سکتا ہی قسط **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفیان عن الاعمش عن ابراھیم التیمی عن ابیہ عن علی رضی اللہ عنہ قال ما عندنا شیء الا کتاب اللہ و ھذہ الصحیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ حرم ما بین عائر الی کذا علی سے مروی ہی کہ فرمایا نہین ہمارے پاس کوئی چیز مگر کتاب اللہ جو قرآن مجید ہی اور یہہ صحیفہ جو مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لکھا ہی از انجملہ اسمین یہہ لکھا تھا کہ زمین مدینہ حرم ہی جو کہ درمیان جبل عیر کے جبل ثور تک ہی ۔ قاضی عیاض کہتا ہی کہ اکثر بخاری کے راویون نے عیر کا ذکر کیا ہی ۔ لاکن لفظ ثور کی جگہہ بعضون نے کنا یہ لکھا ہی لفظ کذا کے ساتھ ۔ اور بعضون نے لفظ ثور کی جگہہ خالی چھوڑا ہی ۔ اس اعتقاد سے کہ ذکر ثور خطا ہی ۔ اسلئے کہ مدینہ مین کوئی جگہہ یا کوئی پہاڑ جسکا نام ثور ہو معلوم نہین ۔ ثمان ثور ایک پہاڑ کہ معظمہ مین ہی ۔ نووی نے کہا احتمال ہی ثور نام اسی جگہہ کا ہی جہان کہ وہ احد ہی اصل حدیث مین ثور کی ہے پراجعو ۔ جیسا کہ امام احمد اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام سے لایا ہی ۔ اور قاضی عیاض کہتا ہی کہ ثور کا انکار مدینہ کرمہ مین سنے نہین رکھتا ہی ۔ اور استشہاد کیا ہی ان اشعار سے کہ جن مین ذکر ثور کا آیا ہی جو مدینہ مین واقع ہی ۔ اور بعض کہتے ہین کہ مراد عیر اور ثور سے یہان دو پہاڑ کہ معظمہ کے ہین ۔ اور مقصود وہ ہی کہ حرم مدینہ مقدار اس مسافت کا ہی جو درمیان اس دو پہاڑ کے ہی **من احدث فیھا حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ و الملئکۃ و الناس اجمعین لا یقبل منہ صرف و لا عدل** جو شخص کہ احداث کرے اسمین ایک ۔ احدث یعنے ایک ظلم و تعدی ۔ یا جگہہ دے کسی ظالم کو اسپر لعنت اللہ کی اور ملایک کی اور سب لوگون کی ۔ قبول نہین کیا جاتا ہی اس سے توبہ

اور ذمہ یہ ہے معنے عہد کے اور عدل معنے ہیں فرض کے ہی قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور فرمایا کہ عہد امان مسلمانوں کا ایک ہی ہے یعنے مسلمانوں سے ایک شخص جو کسی کافر کو امان دیا تو وہ امان سب مسلمانوں کا ہی۔ پس جو شخص کہ عہد مسلمانی کو توڑ دیا۔ اسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ نہیں قبول کیا جاتا ہی اس سے نہ صرف نہ عدل اور جسنے ٹھہرایا مولا کو ایک قوم کے لئے یعنے انکو ولی ٹھہرایا بغیر اذن اُنکے اُداکرنے والوں کے یعنے ولا عتق نہیں نقل کرتا ہی بلا اجازت موالی کے کہ اسمیں ابطال حق موالی کا ہوتا ہی جو شخص یہہ حق تلف کریگا اس وعید کا مستحق ہوگا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَدْلٌ فِدَاءٌ پس اسپر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ قبول نہیں کیا جاتا ہی اس سے نہ صرف نہ عدل بخاری نے کہا عدل فدیہ ہی

باب فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ باب بیان میں فضیلت مدینہ منورہ کے اور اس بیان میں کہ مدینہ دور کرتا ہی لوگوں کو یعنے شریر لوگوں کو جیسا کہ لفظ حدیث میں واقع ہوا

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ

اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى سعید بن یسار کہتا ہی کہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ کہتا تھا کہ حضرت نے فرمایا مامور ہوا میں اس قریہ کے طرف ہجرت کرنے پر۔ اگر یہ حدیث مکہ معظمہ میں فرمائے ہیں ہر دو معنے درست آتے ہیں۔ اور اگر مدینہ منورہ میں فرمائے ہیں دوسرے معنے ہیں۔ اور یہہ حدیث جو ابو ہریرہ سے مروی ہی دوسرے معنے کی ترجیح کرتی ہی۔ اگرچہ ممکن ہی کہ وہ دوسرے صحابی سے جو مہاجر ہو سنا ہو۔ وہ قریہ اسکو کہتا ہے فرماتے ہیں کہ یعنے غالب ہی سب قریوں پر یعنے اس قریہ کے لوگ دوسرے قریہ والوں پر غالب آتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مراد کھانے سے یہہ ہی کہ دوسرے قریوں کا اسباب معیشت سب اس جگہہ آتا ہی ساتھہ فتوحات اور غنایم کے۔ یا اسکے فضیلتیں غالب آتے ہیں زیادہ ہوتے ہیں دوسرے بلاد کے فضایل پر۔ پس گویا انکو محو اور تلاشی کرتے ہیں يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ منافق لوگ اسکو یثرب کہتے ہیں بلکہ نام اسکا مدینہ ہی۔ بعض علما نے یہاں فہم کیا ہی کہ مدینہ کو یثرب کہنا مکروہ ہی اور وہ جو قرآن مجید میں واقع ہوا یا اهل یثرب لا مقام لکم الخ وہ زبان سے کفار کے ہی۔ اور دوسری احادیث میں واقع ہوا کہ جسنے مدینہ مطہرہ کو یثرب کہے چاہیے کہ وہ استغفار کرے اور اسکو یثرب کہنے سے حضرت نے منع فرمایا ہی۔ اور وجہ کراہت کی یہہ ہی کہ یثرب مشتق ہی تثریب سے توبیخ و سرزنش کے معنے ہیں یا یثرب فساد کے معنے میں ہی نے ہر دو معنے قبیح ہیں۔ اور جو نام کہ مکروہ ہو حضرت اسکو ناخوش رکھتے تھے۔ اور اکثر مکروہ نام بدلائے ہیں تُنْفِي النَّاسَ كَمَا يُنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ دور کرتا ہی برے لوگوں کو جیسا کہ دور کرتا ہی کورہ یا دمہ آہنگر کا لوہے کے جرک کو حضرت کے زمانے میں۔ یا دجال علیہ اللعنہ کے وقت

باب الْمَدِيْنَةُ طَابَةٌ مدینہ طیبہ کا نام ہی طیب سے مشتق ہی طہارت کے معنے ہیں۔ یا طیبہ عیش یا طیب آب وہوا

حدثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةٌ ابو حمید نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھہ غزوہ تبوک سے آئے۔ یہاں تک کہ مدینہ طیبہ مشرف ہوئے۔ پس حضرت نے فرمایا کہ یہہ جو نظر آتا ہی طابہ ہی۔ اور مدینہ منورہ کے اور بھی نام ہیں کہ بعض علما نے اسکے سو نام ہیں قریب ذکر کئے ہیں اسنے بلدہ مطہرہ کے شرف و کرامت پر جو دال ہیں بچاس سے زیادہ یہ ہی شیخ اجل ابو المجد عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ مدینہ میں لائے ہیں

باب لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ باب بیان میں حدود حکم حرم مدینہ کے جو درمیان اسکے دو پہاڑ ہیں عیر اور ثور۔ اور بعض کہتے ہیں کہ مشرق کے طرف سے مغرب تک ہی۔ اور بعض کے پاس جنوب کے جانب سے شمال تک

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِيْنَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا مقرا ابو ہریرہ کہتا تھا کہ اگر میں دیکھوں کہ ہرنا ہو مدینہ طیبہ میں چرتا ہی تو اسکو نہ ڈراؤں گا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ حضرت نے فرمایا جو زمین کہ درمیان دو لابہ مدینہ کے ہی وہ حرم ہی ذعر ذال معجمہ و عین مہملہ اور اسکے ساتھہ زجر و تنفیر کے معنے ہیں

باب مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِيْنَةِ باب حکم میں اس شخص کے جو اعراض کرے اور سنہ پھیرے مدینہ منورہ سے اور اسکو چھوڑے

حدثنا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ

بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت فرماتے تھے جس حال میں ہو تم مدینہ طیبہ کو بہتر حالت پر جو ہو بجہ عمارات اور میوہ جات اور رفاہیت کے۔ ایسے حالات قیامت سے قریب ہونگے۔ اور خطاب لوگوں کی جنس کے طرف ہی اور بعض روایات میں یترکون بصیغہ غایب ہی لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافُ قصد کریگا اسکا اور نہ رہنگے اس میں مگر درندے يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ

الجزء السابع

والطیر ارادہ کرتا ہی اس عوافی سے درندون اور پرندون کو۔ عوافی اصل مین طالبان رزق کے معنے مین ہی انسان وحیوان سے اور یہان مراد درندون اور وحشی جانورون سے ہی یعنے لوگون سے ایسا خالی ہوجائیگا کہ مسکن وحشیون اور حیوانون کا ہوجائیگا وَاٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ اور آخر جو دو کیا جاوے اور جلاوطن ہووے اس سے۔ وہ بکرے چرانیوالے ہونگے قوم مزینہ سے کہ ارادہ کرینگے مدینہ مین آنیکا یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا جلاوینگے اپنے بکرونکو فَیَجِدَانِهَا وَحُوْشًا پس مدینہ طیبہ کو وحشی جانورون سے بھرا ہوا پاینگے۔ لوگون سے خالی ہوجانیکے بسبب یا اسکو باوینگے ایک نہین خالی۔ وحوش بفتح واؤ وضم مہملہ ہی حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا جبوقت کہ موضع ثنیۃ الوداع کو پہنچین وہ اپنے منہ پر گرینگے اور مرجاینگے۔ ثنیہ ابوداع نام ایک ٹیلے کا ہی شہر مدینہ سے باہر جو مسافرون کو وہان وداع کرتے ہین

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِّسُوْنَ حضرت فرماتے تھے کہ ملک یمن اور شام اور عراق فتح کیا جائیگا پھر لوگ آئینگے جس حال مین کہ جلاتے ہین اپنے جانورون کو فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ پس اٹھاتے ہین اپنے لوگون کو اور اپنے تابعون کو فراخی اور رفاہیت کے طرف وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اور مدینہ بہتری انکے لئے اگر ہین جاننے والے۔ یعنے مسجد نبوی کی فضیلت اور اسمین نماز پڑہنے کا اور مدینہ طیبہ مین مقیم ہونیکا ثواب کثیر اور اس جگہ کا امن وامان و وَیُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِّسُوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَیُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَبِّسُوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ حضرت نے یہہ سب آئندہ سے خبر دی ہی اور سے فتوحات بھی اسی ترتیب پر واقع ہوئین کہ یمن کی فتح زمان نبوت اور صدیق اکبر کی خلافت مین واقع ہوئی۔ اور اسکے بعد شام اور عراق عمر فاروق کی خلافت مین رضی اللہ عنہما۔ اور جب اس حدیث مین تحمیس وتقبیح اس شخص کے حال کی واقع ہوئی جو مدینہ طیبہ سے مفارقت اختیار کرے اور دوسری جگہ پر جاوے۔ ترجمہ کے مناسب ہی۔ اور بیضاوی سے منقول ہی کہ معنے اس حدیث کے نہین کہ یہ بلاد فتح کئے جاوینگے اور اہل مدینہ کو وے بلاد پسند آوینگے تا اسمین رفاہیت کیساتھ زندگانی کرین۔ پس انکو یہہ استحمال ہووے گی مدینہ مطہرہ کو چھوڑدینے پر۔ یہان تک کہ باہر جاوینگے حالانکہ اقامت مدینہ بہتر ہی انکے لئے۔ اسلئے کہ حرم محترم پیغمبر خدا کا اور ہمسایہ اس جناب کا ہی۔ اور اسمین برکتین نازل ہووینگے اگر اسکی قدر اقامت جانین کہ کسقدر فواید دینیہ اور منافع اخرویہ رکھتی ہی

باب اَلْاِیْمَانُ یَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ باب اس بیان مین کہ کوچ جائیگا ایمان طرف مدینہ مطہرہ کے

حدثنا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ یَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا ابوہریرہ نے کہا کہ مقرر حضرت نے فرمایا کہ ایمان سمیٹا جائیگا طرف مدینہ کے۔ جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ مین آتا ہی۔ اور اہل ایمان مراد ہین یعنے ایمان شروع زمان واخر زمان مین یہہ حال رکہتا ہی کہ آتا ہی اوایل مین واسطے شرف اسلام کے اور اس مین کسب کمال ہی اور اک سعادت اور حضرت کی رویت شریف سے اور خلفا کے زمانے مین انکی اخذ سیرت اور روضہ مشرفہ کی زیارت اور حضرت کے مشاہد واثار سے تبرک کرنیکے۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ تنبیہ ہی صحت مذہب اور اسکے لوگ بدعت سے سلامت رہنے پر یہان شارح شیخ نور الحق علیہ الرحمہ کہتا ہی۔ کہ یہہ حال اس گیارہوین صدی کے سوا ہی کس نے کہ یہہ زمانہ شیعہ سے معمور ہی۔ اور ہوسکے کہ یہہ خبر اخر زمانہ سے ہو جیسا کہ اور احادیث مین آیا ہی کہ اخر زمانے مین کوی عالم روے زمین پر نہوگا مگر عالم مدینہ دین اول وہان سے نکلا پھر اخر اسی جگہ رجوع کریگا کہ تفتیح صور کے قریب ساری جہان مین کفر وظلم پھیل جائیگا پھر ایمان دارالہجرۃ منورہ کے طرف چلا جاویگا اخر ایمان وہین باقی رہیگا۔

باب اِثْمِ مَنْ کَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ باب بیان مین اس شخص کے جو اہل مدینہ کے ساتھ ارادہ بدی کا کرے

حدثنا حُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَیْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَکِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ سعد نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے مکر نہین کرتا ہی کوی اہل مدینہ کے ساتھ مگر یہہ کہ وہ گداز ہوجائیگا۔ جیسا کہ نمک پانی مین گداز ہوتا ہی۔ یہہ وعید اسکے حق مین ہی جو اہل مدینہ کے ساتھ مکر کرے بدی سے (اور جو کوی) اہنر ظلم ولوٹ کرے وہ جلد خراب ہوجائیگا

باب اُطَامِ الْمَدِیْنَةِ باب اطام مدینہ کے بیان مین جمع اطم کا ہی دو ضم سے قلعے اور بلند جگہ کے معنے مین

حدثنا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ قَالَ اَشْرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِیْنَةِ اسامہ نے کہا کہ حضرت مدینہ طیبہ کے قلعون مین سے کسی قلعے کے اوپر آئے فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰی

الجزء السابع

اِنِّی لَاَرٰی مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُیُوْتِکُمْ کَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ پھر فرمایا آیا تم دیکھتے ہو اس چیز کو جو میں دیکھتا ہوں مقامات فتن پر جیسے تمہارے گھروں کے درمیان بارش کے قطرات ٹپکنے کے جگہوں کے مانند۔ یہ وہ خبر ہی کہ مدینہ میں اکثر فتنے واقع ہونے سے حضرت کو آگہی بخشی۔ جیسا کہ عثمان ذوالنورین کی شہادت کے بعد ظاہر ہوا۔ اور ان فتنوں کا سلسلہ کہنچا یہاں تک کہ کہنچا اور احتمال ہی کہ یہہ رویت بصری ہو کہ حضرت پر کشف ہوا یا رویت علمی ہو جو وحی سے معلوم ہوا تابعہ مَعْمَر وَسُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ متابعت ہی اس حدیث مین سفیان کی معمر اور سلیمان نے زہری سے جو ابن شہاب ہے۔

باب لَا یَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِیْنَةَ

باب اس بیان مین کہ دجال داخل مدینہ نہوسکیگا

حدثنا

عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ نہین آئیگا مدینہ طیبہ مین دجال کا رعب وہ خود لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ اس مدینہ منورہ کو اس وقت سات دروازے ہونگے ہر دروازے پر دو فرشتے ہونگے وے اس ملعون کو دفع کرینگے

حدثنا

اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَائِکَةٌ لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ابوہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مدینہ طیبہ کے دروازون اور راہون پر فرشتے ہین کہ انکے روکنے سے مدینہ مطہرہ مین طاعون جو جنون سے ہی۔ اور دجال نہ آسکیگا۔

حدثنا

یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ وَکَانَ فِیْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ یَاْتِی الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَةِ ابوسعید خدری نے کہا کہ حدیث دراز دجال کے حال سے اس حدیث مین کہ آئیگا دجال درحالیکہ حرام کیا گیا ہی اسپر اور وہ نہین سکتا ہی مدینہ طیبہ کے راہون کے آنا یَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ بِالْمَدِیْنَةِ اور اتریگا بعض زمین شور پر جو مدینہ کے حوالی مین ہی فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ پس آویگا اس روز دجال کے پاس ایک مرد نیکتر لوگون مین کا ہی یا بہترین مردم سے یہہ شک راوی کا ہی فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا عَنْکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ پھر وہ مرد کہیگا کہ مین یقین جانتا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ مقرر تو دجال ہی کہ حدیث کی ہی ہم سے رسول خدا نے۔ وہ حدیث معمر نے اپنے جامع مین لایا ہی کہ وہ مرد خضر ہی علیہ السلام۔ اس تقدیر پر یہ نسبت حدیث الحضرت کی اسکے ساتھ حقیقۃً ہوگی۔ اور اگر دوسرا مراد ہی مجاز ہی۔ پس مارلیگا اسکو اور زندہ کریگا فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتَ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهٗ هَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ پس دجال اپنے یارون سے کہیگا کہ مین نے اسکو مارا اور پھر زندہ کیا آیا تم شک کرتے ہین میرے کام مین فَیَقُوْلُوْنَ لَا وے سب کہینگے کہ نہین فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یُحْیِیْهِ پھر مارلیگا اسکو پھر زندہ کریگا ف مترجم کہتا ہی کہ مسلم مین آیا ہی کہ دجال حکم کریگا کہ انکے پیٹھ اور شکم پر ضرب کرین تب دجال انکو پوچھیگا کہ کیا تو مجھہ پر ایمان نہین لاتا ہی وہ کہینگے تو دجال لعین ہی جھوٹا ہی پھر وہ انکو سر سے پانگ آرے سے دو ٹکڑے کروا دیگا پھر دو ٹکڑون کے درمیان کھڑے ہوکر کہیگا کہ اٹھہ پھر وہ اللہ کھڑے ہونگے فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْهِ وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَةً مِنِّیْ الْیَوْمَ پھر وہ مرد کہینگے جسوقت کہ زندہ کریگا دجال انکو سوگند ہی خدا یتعالی کی نہین تھا مین آج کے روز سے زیادہ تیز بینائی والا یعنے آج مجکو عین الیقین حاصل ہوا کہ دجال تو ہی ہی۔ اسلئے کہ بیغیر خدا نے خبر دی ہی کہ دجال ایک شخص کو ماریگا اور پھر زندہ کریگا اس حال کے دیکھنے سے اور جزم و یقین میرا زیادہ ہوا کہ تو ہی دجال ہی فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اُقْتُلُهٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْهِ پھر دجال کہیگا کہ اسکو قتل کرو پر وہ اسپر دستیاب نہووبگا قدرت الٰہی سے ف مترجم کہتا ہی کہ پھر حق تعالی اسکو عاجز کردیگا سو وہ پھر قادر نہوگا نہ انکے مارنے پر اور کیسے اور اسکا کام باطل ہوجائیگا۔ اور مسلم مین یون آیا ہی کہ دجال پھر انکو ذبح کرنے کے لئے بکریگا بقدرت الٰہی انکے حلق پر تانبے کا حلقہ پیدا ہوجائیگا دجال عاجز ہوکے انکے ہات پاؤن باندھہ کے پھینک دینے کا حکم کریگا لوگ سمجھینگے کہ آتش مین پھینکا۔ نہین بلکہ وہ جنت مین جا پڑینگے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مرد بزرگترین مردم ہی شہادت کے باب مین اللہ تعالی کے پاس انتہی قطلانی

حدثنا

اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ انس بن مالک نے کہا کہ حضرت نے فرمایا نہین ہی کوئی شہر کہ جسمین دجال نہ جاویگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کہ ان ہر دو مین داخل نہو سکیگا لَیْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِکَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا نہین ہی مدینہ کے راہون سے کوئی راہ مگر اسپر فرشتے صف باندھے ہین کہ وے اسکی نگہبانی کرتے ہین ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ

فتنہ دجال سے مدینہ منورہ کا امن

حضرت خضر کو دجال لعین مارنا اور جلانا

بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ پھر لرزے مین آویگا مدینہ اپنے لوگون کے ساتھ تین بار فَيَخْرُجُ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ پھر باہر آویگا ہر کافر و منافق اور نہین رہیگا اسمین مگر مومن مخلص ہیہ حدیث معارض نہین حدیث گذشتہ کو جو اس مین مذکور ہے زمانہ دجال کا مدینہ مین بایں سبب کہ مراد رعب سے وہ ہی کہ لوگ اسکے فتنہ و کفر سے نہ ڈرینگے اور باوجود ایسے زلزلے واقع ہونے کے مسلمین اس سے کچھ اندیشہ نکرینگے - اور نکلنا کفار کا بھی جب اسکے ہی جو واقع ہوا کہ مدینہ نکالدیتا ہی پلیدی کو جیسے نکالتا ہی خبث الحدید

باب المدینۃ تنفی الخبث

باب اس بیان مین کہ مدینہ دور کرتا ہی بدی کو اخراج سے یا اسکے اظہار سے جیسا کہ حق مین منافقون کے واقع ہوا

حدثنا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُوْمًا فَقَالَ اَقِلْنِيْ فَاَبٰى ثَلٰثَ مِرَارٍ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک اعرابی حضرت کے پاس آیا پھر آپ سے بیعت اسلام کی کی پھر اسکے دوسرے روز آیا جس حال مین کہ وہ تپ زدہ تھا حضرت سے کہنے لگا کہ مجھ کو دور کیجئے یعنے مدینہ سے دور کیجئے یعنے یہان سے جانے کا حکم دیجئے کہ اسنے مدینہ سے جانا چاہا تو حضرت مانع ہوئے تین مرتبہ لیکن قاضی عیاض نے کہا کہ وہ اسلام سے اقالہ یعنے ارتداد چاہا بعضون نے اسکا جواب دیا کہ اگر وہ اسلام سے پھر جانا چاہتا اور مرتد ہوتا تو اسکو قتل کرنے کا حکم فرماتے ہوتے غرض حدیث اس معنے سے ساکت ہی فَقَالَ اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خُبْثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا پھر فرمایا کہ مدینہ کیر آہنگرون کے مانندہی کسافت کو دور کرتا ہی اور خالص کو پاک کرتا ہی يَنْصَعُ بحسب روایت بفتح اول و سکون نون و فتح صاد و عین ہر دو مہملہ ہی ینصع سے خلوص کے معنے مین

حدثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ جسوقت کہ نکلے حضرت طرف غزوۂ احد کے صحابہ کی ایک جماعت مراجعت کی کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے توابع تھے فَكَانَتْ فِرْقَةٌ تَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ پس ایک گروہ کہی کہ حضرت انکو قتل کرینگے اور دوسری گروہ کہی نہین مارینگے فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ حضرت نے فرمایا کہ مقرر دور کرتا ہی وہ برے لوگون کو جیسا کہ دور کرتی ہی آتش لوہے کے میل کو - رجال بکسر راجع رجل کا ہی اور کشمیہنی کے روایت مین دجال بفتح دال و تشدید جیم سے ہی اور کہتے ہین کہ یہہ تصحیف ہی

باب الدُّعَاءِ لِلْمَدِيْنَةِ اکثر نسخون اور روایتون مین یہہ باب بلا ترجمہ ہی اور باب آیندہ مین لفظ باب بھی نہین اس تقدیر پر تعلق ہر دو حدیث مذکور کا مدینہ خبث کو نکالنے کے باب مین خالی تکلف سے نہین یا رب مگر خبث کو عاجز رکھیں اور کہون کہ دعا حضرت کی برکات کے لئے دعائے ابراہیم سے زیادہ ہی اسیطرح کہ مظہر کے حق مین کی ہین اور حضرت کی محبت مدینہ طیبہ کے ساتھ سب برائیون کی دفع کو مستلزم ہی

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِالْمَكَّةِ مِنَ الْبَرَكَةِ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے دعا کی کہ خداوندا دوچند کر مدینہ مطہرہ مین جو کچھ تو نے مکہ معظمہ مین برکات سے بموجب دعائے ابراہیم کے تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ متابعت کی ہی جریر کی عثمان بن عمر نے یونس سے

ف مترجم کہتا ہی کہ اس حدیث سے بعضون نے فضیلت مدینہ کی مکہ پر استدلال کیا ہی دوسرون نے کہا کہ سب امور مین مدینہ کی فضیلت مکہ پر ثابت نہین ہوتی ہی مگر چند باتون مین اور یہہ فضیلت مدینہ کی جو دعا سے مستنبط ہوتی ہی قوت اور روزی کے برکت کے باب مین ہی کہ ایک آدمی کا کھانا کو مین دو کو کفایت کرتا ہی اور مدینہ مین تین کو قسطلانی

حدثنا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت جسوقت کہ قدوم لاتے کسی سفر سے پس نظر کرتے مدینہ منورہ کے دیوارون کے طرف تو اپنے مرکب کو تیز کرتے وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا اور اگر اونٹ کے سوا دوسرے جانور پر سوار رہتے حرکت دیتے اسکو مدینہ طیبہ کی محبت سے

باب كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرٰى الْمَدِيْنَةُ ناخوش رکھنا حضرت کا یہہ خالی کیا جاوے مدینہ

حدثنا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُعْرَى الْمَدِيْنَةُ انس نے کہا کہ بنو سلمہ نے چاہا کہ نقل منازل کرین اطراف مدینہ سے نزدیک مسجد شریف کے تو ناخوش کہا حضرت نے یہہ کہ خالی کیا جاوے شہر مدینہ اور میدان کردین اسکو فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ فَاَقَامُوْا پس فرمایا ای بنو سلمہ آیا حساب نہین کرتے ہو تم ثواب اپنے قدمون کا جو راہ دور سے مسجد کو آتے ہو - پس اقامت کی انہون نے اپنے انہین منازل مین - اور بعض روایات مین تحتسبوا بحذف احدی التاءین کہتے ہین کہ اسکا حذف بغیر جازم و

حضرت کی دعا مدینہ کے حق مین

الجزء السابع

باب کے لغت صحیح ہی یہ باب سب روایات میں بے ترجمہ ہی حدثنا مسدد عن یحیی عن عبید اللہ بن عمر قال حدثنی حبیب بن عبد الرحمن بن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ جو میرے گھر اور میرے منبر مسجد کے درمیان ہی ایک روضہ ہی ریاض جنت سے۔ اس حدیث کی منے مراد میں اقوال مختلف آئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ روضہ بہشت کے مانند ہی رحمت الٰہی کے نزول اور سعادت اخروی کے حصول میں اور بعض کہتے ہیں کہ اس موضع شریف کی عبادت بہشت کو پہنچاتی ہی۔ پس جو خبر میں عبادت قبول ہوئے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حقیقۃ ایک روضہ ہی بہشت سے آخرت میں اسکو بہشت میں نقل کرینگے یا اس قطعہ زمین کو بہشت سے لائینگے ہیں۔ اور وہ زمین جو خواص و لوازم بہشت کے ہیں رکھتی ہی وہ لازمہ سے اس جہان کی ہی اور ہوسکے کہ حاکم ہیں اسکو بہشت بنا دیں ومنبری علی حوضی اور میرا منبر میرے حوض پر ہی کہ جسکا نام کوثر ہی اس کلام کے منے میں سابق کے مانند احتمالات ذکر کئے ہیں مراد یہی منبر ہی جو مسجد شریف میں موجود ہی کہ فرداے قیامت اسکو حوض کوثر پر رکھینگے یا حضرت کے لئے ایک اور منبر وہاں نصب کرینگے حدثنا عبید اللہ بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو اسامۃ عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وعک ابو بکر وبلال رضی اللہ عنہما فکان ابو بکر اذا اخذتہ الحمی یقول شعر

کل امرئ مصبح فی اہلہ ۔ والموت ادنی من شراک نعلہ

جب آنحضرت صلعم مدینہ طیبہ کو تشریف لائے ہیں عائشہ کہا کہ جسوقت قدوم آنحضرت صلعم کا مدینہ طیبہ کو تشریف لائے ابو بکر صدیق اور بلال کو۔ اور جب صدیق اکبر کو تپ عارض ہوئی تو کہتے تھے یہ شعر کہ ہر آدمی صبح کیا گیا ہی اپنے لوگوں میں اور موت نزدیک تری ہی اسکے بند نعل سے یعنے بند نعل کے مقدار سے وکان بلال اذا اقلع عنہ الحمی یرفع عقیرتہ اور تھے بلال جسوقت کہ مفارقت کرتی اسے تپ بلند کرتے اپنی آواز کو رونے سے۔ عقیر بفتح مہملہ و کسر قاف و یا مثناۃ و اعنا اور گریہ کا آواز ہی یقول شعر

الا لیت شعری ہل ابیتن لیلۃ ۔ بواد وحولی اذخر وجلیل

کاش میں جانتا کہ میں رہونگا ایک رات وادی میں جس حال میں کہ میرے اطراف اذخر اور جلیل ہی۔ یہ دو قسم کے گھاس کا نام ہی جو مخصوص مکہ معظمہ کی زمین میں ہوتا ہی۔ اذخر بضم ہمزہ و ذال معجمہ اور جلیل بفتح جیم اور دو لام اور انکے درمیان یا ہی شعر وہل ارِدن یوما میاہ مجنۃ ۔ وہل یبدون لی شامۃ وطفیل اور آیا وارد ہونگا میں کوی روز پانیوں پر مجنہ کے اور آیا ظاہر ہونگے مجھ پر شامہ اور طفیل۔ اردن اور یبدون میں نون تاکید ہی۔ شامہ بمعجمہ و الف و میم و طفیل بطاء و فاء دو پہاڑ کا نام ہی۔ کہ معظمہ کے نواحی میں۔ مجنہ نام ایک جگہ کا ہر کہ معظمہ کے پاس چند میل پر قال اللہم العن شیبۃ بن ربیعۃ وعتبۃ بن ربیعۃ وامیۃ بن خلف کما اخرجونا من ارضنا الی ارض الوباء خدا و ند لعنت کرا در دور کران مشرکوں کو اپنی رحمت سے جیسا کہ نکالا انہوں نے ہم کو ہماری زمین سے طرف زمین وبا کے ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد پس حضرت نے دعا کی کہ الٰہی محبت دے ہم کو مدینہ طیبہ کی مانند محبت ہمارے ساتھ مکہ محترمہ کے یا اس سے زیادہ اللہم بارک لنا فی صاعنا وفی مدنا وصحہا وانقل حماہا الی الجحفۃ الٰہی برکت دے ہم کو ہمارے صاع میں اور ہمارے مد میں یعنے ان وزنوں میں اور جو کہ انمیں ہی اور صحیح کر اسکو یعنے اسکی آبہ ہوا میں صحت دے ہمارے لئے اور نقل کر اسکی تپ کو طرف جحفہ کے جو مسکن یہود کا ہی قالت فقدمنا المدینۃ وہی اوبأ ارض اللہ بی بی عائشہ نے کہا کہ ہم آئے مدینہ منورہ کو حالانکہ مدینہ زمین خلائق میں بہت وبا رکھنے والا تھا۔ اوبأ بوزن افعل بیماری عام کے منے میں ہی۔ اور وہ جو منع فرمائے کہ جس جگہ پر وبا ہے وہاں نجاؤ میں وہ نہی اسکے بعد ہی۔ یا وہ نہی طاعون کے ساتھ مخصوص ہی۔ وہ ایک قسم خاص وبا ہی۔ قالت فکان بطحان یجری نجلا ماء اجنا بی بی عائشہ نے کہا کہ بطحان مدینہ میں ایک نہر تھی اسکا پانی متغیر جاری تھا اور وہ رنگ بدلا ہوا بدمزہ فضاوہ پانی اہل مدینہ کے بیماری کا سبب تھا کہ وہی پانی پیتے اور بیمار ہوتے نجل بفتح نون و سکون جیم اور اسکے فتح سے ہی اور بعض کہتے ہیں کہ غدیر کے منے میں ہی کہ پانی اسمیں ہمیشہ رہتا اور رواں نہیں حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن خالد بن یزید عن سعید بن ابی ہلال عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر رضی اللہ عنہ قال اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجعل موتی ببلد رسولک اسلم عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ یہہ دعا کرتے تھے الٰہی روزی کر مجھے شہادت تیری راہ میں اور کر میری موت تیرے رسول کے شہر میں قال ابن نمیر عن روح بن القاسم عن زید بن اسلم عن امہ عن حفصۃ بنت عمر رضی اللہ عنہ قالت سمعت عمر یقول نحوہ بی بی حفصہ نے کہا کہ میں عمر فاروق سے سنی کہ دعا کرتے تھے مانند اسکے قال ہشام عن زید عن ابیہ عن حفصۃ سمعت عمر رضی اللہ عنہ یعنے زید اس اسناد میں اپنے والد سے اور اسنے بی بی حفصہ سے نقل کی ہی جیسا کہ دوسرے طریق میں اپنی والدہ اور اسنے بی بی حفصہ سے لائی۔ اور پہلی اسناد میں اپنے والد سے اور اسنے بلاواسطہ بی بی حفصہ کے عمر فاروق سے لایا رضی اللہ عنہ ط

تمت

بعون اللہ تعالی کتاب الحج تمام ہوئی بہ تاریخ ۲۷ شب قدر رمضان المبارک ۱۲۸۶ ہجری

الجزء السابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصوم

یہان بسملہ سب روایات مین مقدم ہی کتاب صوم پر۔ **باب وجوب صوم رمضان** باب واجب ہونے مین روزہ ماہ رمضان کے۔ روزے سنہ دوسرے سال ہجرت مین فرض ہوے وقول اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ف اس آیہ کریمہ کی تفسیر باختصار کے ساتھ تفسیر عزیزی سے لکھی جاتی ہی یا ایھا الذین امنوا یعنے ای وے لوگ جو ایمان لاے ہو تمہارے ایمان کا مقتضا یہہ ہی کہ اپنے نفس کشی کے درپی رہین کیونکہ نفس راہ دین کا موذی ہی۔ اور اپنے روح کے زندہ کرنے مین سعی کرین جو اصل مین عالم پاک سے ہی اور بے گناہ ہی اسی لئے کتب علیکم الصیام فرض کیا گیا ہی تم پر روزہ جو عبارت ہی نفس کو بند کرکے بھوکے کھانے اور پینے اور جماع سے۔ طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک بشرطیکہ صاحب روزہ حیض و نفاس سے پاک ہو۔ کس لئے کہ نفس ہمیشہ انہین چیزون کا راغب رہتا ہی اسکو مرغوب چیزین اسکو نہ دینا اسکو مارڈالنے کے معنے مین ہی۔ اور اکثر اسکی رغبت کا وہی وقت ہی کہ جب وہ خواب سے اٹھے اسکی شہوت تر و تازہ رہتی ہی اور اسکے حواس کشادہ رہتے ہین۔ ہر چیز کو دیکھتا ہی اور اسکا نام سنتا ہی اور خیال مین لاتا ہی۔ اور آرزو کرتا ہی۔ اور ہم جنس دوسرون کو دیکھتا ہی کہ کھاتے پیتے اور عورات سے اختلاط رکھتے ہین نہ وقت شب کسی کے کہ ہر شخص اسوقت خواب غفلت مین مردے کے مانند پڑا رہتا ہی نہ کسی چیز کو دیکھتا ہی نہ اسکا نام سنتا ہی اور نہ اپنے ہمجنسون کو اسمین مشغول دیکھکے رغبت کرتا ہی۔ اسی واسطے طوایف انام کا معمول ہی کہ رات کو خواب کے سوا کوئی شغل نہین رکھتے ہین لاکن جماع جو بوقت خواب واقع ہوتا ہی سو عند التامل وہ جماع مقتضا نفس کا نہین کہ عورتون کی شکل و شمائل و لباس و زیور اور انکے حرکات دیکھکے فریفتہ ہوکر انکے ساتھ مشغول ہوے ہین۔ بلکہ وہ جماع دفع طبیعت کی قبیل سے ہی۔ غرض جب رات بالطبع وقت سکون کا اور ترک شہوات و لذات کا ہی اسکو محل روزہ کا نہ ٹھہرایا۔ اگر روزہ کا محل قرار دیتے عبادت عادت سے اور حکم شریعت مقتضا طبیعت سے ممتاز نہوتا۔ اور اسی سبب سے لئے نماز تہجد اور وقت تلاوت اور مناجات کے لئے شب ہی قرار دی گئی نہ روز علی الخصوص روزہ کی راتون کو تراویح اور اعتکاف کا وقت ٹھہرائے تاکمال مخالفت مقتضائے طبیعت کی متحقق ہو کس لئے کہ روزہ کی تاب و کلال دفع کرنے کے لئے طبیعت استراحت چاہتی ہی۔ لاکن چاہیے کہ روزہ ہنود اور صابیون کے مانند نہو جو میوجات اور فواکہات کھایا کرتے ہین۔ اور انسے بعض رات کے وقت کھانے پینے سے امساک کرتے ہین نہ روزہ رکھتے ہین سو یہہ طریق خلاف طریق شرائع الٰہی کے ہی۔ بلکہ روزہ تم پر فرض ہوا ہی کما کتب علی الذین من قبلکم یعنے جیسا کہ فرض کیا گیا تھا ان لوگون پر جو آگے تمہارے تھے اہل شرائع و ادیان سے جو مطلق کھانا پینا اور عورات کے ساتھ صحبت کرنا دون کو روزہ کے ایام مین انپر حرام تھا حضرت آدم کے زمانے سے حضرت عیسیٰ تک روزہ اسی وضع پر تھا۔ ہان تعین ایام صوم مین مختلف تھا۔ حضرت آدم پر ہر مہینے مین ایام بیض کے تین روزے تیرہوین چودہوین پندرہوین کے فرض تھے۔ اور یہود پر روز عاشورا اور ہر ہفتہ مین شنبہ کا روزہ اور چند روزے دوسرے فرض تھے۔ اور نصارا پر ماہ رمضان فرض تھا لاکن نصارا جب رمضان مین روزے رکھنا شدت گرما و سرما مین مشکل جانے ایسا کرلئے کہ بہار کے موسم مین رمضان کے عوض پچاس روزے رکھین اور اس تغیر و تبدیل کے تدارک مین بیس روزے بڑہاے۔ حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہی کہ روزہ ایسی عبادت اصل قدیم ہی کہ کوئی امت اسکی فرضیت سے خالی نہین تھی حضرت آدم سے اس دم تک۔ یہہ گمان نکرو کہ یہہ تکلیف ہم محض تم پر ہی مقرر کئے ہین ابن جریر نے روایت کی ہی کہ مسلمانون نے اسی لفظ سے پی لینگے کہ روزہ کو گلے کا طوق شرائع سے لیا چاہیے۔ پس ایسا قرار دیگا کہ وقتی اہل کتاب کے کھانا پینا بعد از خواب کے موقوف کیا گیا ہے اور اسیطرح صحبت عورات کی۔ بنابرین کہ یہہ معمول آیت آیندہ سے منسوخ ہوا۔ اور عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے اور ابن عساکر نے ابن عباس سے بھی اسی مضمون کی روایت کی ہی۔ اور یہہ تم پر فرض کی اس لئے کہ لعلکم تتقون یعنے شاید کہ تم تقوی و پرہیزگاری اختیار کرو۔ دو وجہ سے پہلی یہہ کہ نفس کو اپنے مالوفات و مرغوبات سے روکنے کا شوق حاصل جیسا کہ روزہ مین حکم خدا سے اپنی عادت کی ضروریات سے باز رہتے ہو گو کہ تمہارا نفس چاہے۔ اسیطرح سب ایام مین نامشروعات سے ہر چند مرغوب و محبوب ہون باز رہ سکوگے۔ دوسری یہہ کہ اکثر گناہ غلبہ شہوت و غضب سے پیدا ہوتے ہین۔ اور یہہ عبادت ان ہر دو چیز کو توڑتی

روزون کی فرضیت پہلی امتون پر بھی تھی

روزون مین فرض ہونے کی حکمت

الجزء الخامس

ہی نبی حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن ابی سہیل عن ابیہ عن طلحۃ بن عبید اللہ ان اعرابیا
جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثائر الرأس فقال یا رسول اللہ اخبرنی ماذا فرض اللہ علیّ من الصلوٰۃ
طلحہ سے مروی ہی کہ ایک اعرابی حضرت کے پاس آیا جس حال مین کہ اسکے سر کے بال بکھرے تھے - پس کہا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز سے مجھ پر کیا چیز فرض کی
ہی قال الصلوٰۃ الخمس الا ان تطوع شیئا فرمایا پانچ نمازین فرض کی گئی ہین - مگر یہہ کہ تو نوافل سے کسی چیز کو زیادہ کرے کہ وہ بھی شروع کئے بعد واجب ہوتی
ہی ف حنفیہ کے نزدیک کیونکہ اسکے پاس یہہ استثنا متصل ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک منقطع ہی پس وے کہتے ہین کہ روزہ نفل کا شروع کرنا اتمام کو مستلزم نہین اسیس قیاس
پر دوسرے عبادات بھی لیکن حنفیہ کے قول مین براہی احتیاط ہی خصوصًا عبادات مین قال فاخبرنی ماذا فرض اللہ علیّ من الصیام فقال شہر رمضان الا
ان تطوع شیئا عرض کی پس خبر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا چیز فرض کی ہی مجھ پر روزون سے - فرمایا روزے ماہ رمضان کے - مگر یہہ کہ نفل کرے تو کسی چیز کو قال فاخبرنی ما
ذا فرض اللہ علیّ من الزکوٰۃ کہا پس خبر دیجئے کہ کیا چیز فرض کی ہی خدا نے مجھ پر زکوۃ سے قال فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرایع
الاسلام راوی کہتا ہی کہ حضرت نے اسکو خبر دی احکام اسلام سے یعنے نصاب زکوۃ سے اور اسکے مقدار سے اور جو سکے کہ شرائع حج وغیرہ سے بیان فرمائے ہون راوی نے اختصار کے لئے
مجمل بیان کیا فقال والذی اکرمک بالحق لا اتطوع شیئا ولا انقص مما فرض اللہ علیّ شیئا پس کہا قسم ہی اس پروردگار کی کہ جسنے آپ کو
مکرم کیا ہی صدق و درستی کے ساتھ مین زیادہ نکرونگا کچھ اور کم نکرونگا اس چیز سے جو خدا یتعالیٰ نے فرض کیا ہی مجھ پر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح
ان صدق او دخل الجنۃ ان صدق پس حضرت نے فرمایا کہ اس مرد نے نجات پائی اگر اس قول مین اور التزام شرایع مین سچا ہی یا فرمایا کہ بہشتی ہوا اگر سچ کہا ف
یعنی اللہ تعالیٰ کی حدون مین کمی زیادتی نکرے مثلًا چار رکعت کی نماز کو نہ تین رکعت کرے نہ پانچ ایسا ہی سب حدود مفروضہ مین پھر جب تطوع کرے بطریق اولیٰ فلاح حاصل ہی قسط
حدثنا مسدد قال حدثنا اسمٰعیل عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال صام النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء
وامر بصیامہ فلما فرض رمضان ترک روزہ رکھا پیغمبر خدا نے عاشورہ یعنے محرم الحرام کی دسوین کو پس جب فرض ہوا رمضان ترک کیا گیا روزہ عاشورہ یعنے
اسکی فرضیت وکان عبد اللہ لا یصومہ الا ان یوافق صومہ اور عبد اللہ بن عمر روزہ نہین رکھتے تھے عاشورہ کا مگر یہہ کہ موافق پڑے اس کے روزہ کو جو ہفتہ
کے ایام مین رکھا کرتے حدثنا قتیبۃ بن سعید قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب ان عراک بن مالک حدثہ ان
عروۃ اخبرہ عن عایشۃ ان قریشا کانت تصوم یوم عاشوراء فی الجاھلیۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصیامہ
حتی فرض رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء فلیصمہ ومن شاء افطرہ بی بی عایشہ سے مروی ہی کہ قریش
روزہ رکھتے تھے عاشورہ کا ایام جاہلیت مین یہان تک کہ فرض ہوا رمضان پس حضرت نے فرمایا جو شخص کہ چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے - اور جو چاہے افطار کرے - یعنے رمضان کی
فرضیت سے بعد عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہوئی اور اسکی سنیت باقی رہی لاکن بعض لفظ حدیث مین روزہ رکھنا بلفظ امر واقع ہوا اسکے بیان رجحیت کے واسطے - ان ہر دو حدیث
سے واضح ہوا کہ روزہ عاشورہ فرضیت رمضان کے آگے واجب تھا یہہ مذہب حنفیہ کا ہی اور شافعیہ کا بھی لیکن انکے پاس مشہور یہہ ہی کہ رمضان سے آگے کوئی روزہ فرض نہین تھا -
باب فضل الصوم باب بیان مین روزہ کی فضیلت و ثواب کے حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ قال حدثنا مالک عن ابی الزناد
عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنۃ ابو ہریرہ سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ روزہ دہال ہی آتش دوزخ
سے اور اگر روایت مین اسکی تصریح واقع ہوئی یعنے اسکا ثواب یہہ ہی کہ آتش دوزخ سے محفوظ رہیگا - اور بعض کہتے ہین دہال ہی کہ روزہ دار کو روزہ بچا رکھتا ہی کسی کو آزار
دینے سے اور شہوت و معصیت سے اور اسی معنے پر ناظر ہی قول انکا فاذا کان احدکم صائما فلا یرفث ولا یجہل پس جسوقت کہ ہو تمہارے سے کوئی روزہ
دار تو محفوظ رکھے وہ اپنے تئین بیہودہ گی کا کام نہ کرے سفاہت اور رستہ زادی کا کام نکرے کہ دین مین حرام ہی نکرے فان امرؤ قاتلہ او شاتمہ فلیقل
انی صائم مرتین پس اگر کوئی مرد قتال کرے اس سے یا گالی دے تو وہ کہے اپنی زبان سے یا ہر دو کہے مین روزہ دار ہون دو بار تاکید کے لئے - مراد یہہ کہ حتی الممکن قتال اور گالی
جواب سے دور رہے والذی نفسی بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک قسم ہی اس پروردگار کی کہ جسکے ہاتھ

جان ہی روزہ دار کے منہ کی بو خوشتر ہی اللہ تعالیٰ کے پاس مشک سے قیامت کے دن - امام احمد کی روایت میں اسکی تصریح آئی ہی اور انس کی روایت میں آیا ہی کہ جب روزہ دار اپنی قبروں سے اٹھیں تو پہچانے جائینگے انکے بو دہن سے جو مشک سے زیادہ خوشبودار ہوگا - گویا کہ بوے دہان مشک سے بدل جاویگی جیسا کہ آیا ہی کہ شہیدوں کے خون سے بوے مشک آئیگی - اور اکثر علمانے کہا ہی کہ یہ ہی رضاء قول ہی اور بعضوں نے کہا کہ عند اللہ سے عند الملائکہ مراد ہی - اور اس قول کے معنے وہ ہوسکے کہ ملائکہ محسوسات سے اور ادراک حقایق کرتے ہیں اور جب منہ صائم کے بو دہن کے تغیر کا تعبد اور تقرب الٰہی ہی تو مشک سے بھی زیادہ خوش آتی ہی جو لوگ اس سے بایکدیگر تنعم اور تقرب کرتے ہیں اور اگر ایسی بات کی نسبت خداوند تعالیٰ کے ساتھ بھی کریں بعید نہیں واللہ اعلم بحقائق الاحوال یَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي ترک کرتا ہی کھانا اور پانی اور شہوت کو اپنے روزہ دار جو اسکے مزوریات اور طبعیات ہیں میرے لئے یعنے میرے خوشنودی کے لئے اَلصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا روزے خاص میرے لئے ہی جزا دیتا ہوں میں صوم کا اور نیک عمل کی جزا اسکے دس مانند ہی خدا تعالیٰ کے پاس اور یہ حدیث موطا میں اس طرح پر آئی ہی كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعمائة ضِعْفٍ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ مگر تو کہیگا کہ سب عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور اللہ ہی جزا دیتا ہی - پھر وجہ تخصیص روزہ کی کیا ہی - تو ہم کہتے ہیں کہ اسکی وجہ تخصیص میں قاضی عیاض کہتا ہی کہ جب روزہ میں کوئی حرکت اور فعل ظاہر نہیں لوگوں سے پوشیدہ رہتا ہی اور ریا کو اسمیں دخل نہیں اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی مپرگاہ نہیں تاکہ عبادت پر کسی سے تحسین واقع ہو اسلئے اسکے جزا کی نسبت اپنے طرف کی - اور بھی أَنَا أَجْزِي بِهِ کے معنے ہیں کہ ہر عمل کی جزا دس سے سات سو تک ہیں - اور صوم کی جزا کو ایک مقدار معین نہیں ہی جیسا کہ حدیث موطا میں واقع ہوا کہ ہر نیکی کی جزا اسکے دس برابر ہی مگر روزہ جو میرے لئے ہی میں اسکی جزا دیتا ہوں جزاے بے حساب اور قرآن کریم میں جو ارشاد ہوا إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ اکثر اقوال میں صابروں کی تعریف صائم کی ہیں - اور عرف سے بھی مستفاد ہی کہ جب کریم فضل و الاہی کہے کہ میں اجر و عطا کا متولی ہوتا ہوں عطا کی تعظیم اور بزرگی ظاہر ہوتی ہی - اور اس نسبت میں یہ بھی اشارہ ہی کہ بندکا ہر عمل مناسب ایک صفات کے ہی - اور جب صوم میں طبعیات بشری کا ترک ہی مناسبت صفت حق کے ساتھ ہی جل شانہ اور معنے یہ ہیں کہ روزہ دار میرے صفات سے ایک صفت کے ساتھ تقرب کرتا ہی وہ صفت آب و طعام اور شہوات سے تنزہ اور بالا ہی - پس گویا فرماتے ہیں کہ اسکی جزا میں ہوں - جیسا کہ دوسری روایت میں بصیغۂ وَأَنَا أَجْزِي بِهِ آیا ہی اسی معنی کے طرف اشارہ کرتا ہی لِصَائِمٍ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ یعنے ایک فرحت روح حیوانی کو پہنچتی ہی دوسری روح انسانی - پس روزہ مورث لقاء الٰہی کا اور اسکا مشاہدہ ہی رَزَقَنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ - اور یہ بھی کہتے ہیں کہ صوم کی عبادت اللہ ہی کے ساتھ مخصوص ہی اور دوسری عبادتیں جیسے نماز اور صدقہ اور طواف غیر خدا کے واسطے بھی کرتے ہیں - اور یہ بھی آیا ہی کہ دوسرے حسنات مظالم عباد میں دئے جائینگے - مگر روزہ نہ دیا جائیگا - اور امام احمد سے مرفوعاً مروی ہی کہ ہر عمل کو کفارات ہی مگر صوم جو میرے ہی واسطے ہی اور اسکی جزا میں دیتا ہوں مخفی نہ رہے کہ اس سے مراد وہ صوم ہی کہ معاصی سے محفوظ رہے قولاً و فعلاً اور خالص اللہ ہی کے لئے

باب اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ باب روزہ گناہوں کا کفارہ ہونے کے بیان میں

حدثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ حذیفہ سے روایت ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون ہی جو یاد رکھتا ہو حدیث پیغمبر خدا کی جو فتنہ کے باب میں فرماتے ہوں راوی کہا کہ میں نے اسکو سنا ہی جو فرماتے تھے کہ اسلام مرد کی اسکے اہل و عیال میں اور اسکے مال و منال میں اور اسکے ہمسایے میں ہی کہ انکا حق ادا کرے روان تقصیرات کا کفارہ نماز و روزہ اور صدقہ ہوتا ہی قَالَ لَسْتُ أَسْأَلُ عَنْ هٰذَا عمر فاروق نے کہا کہ میں نہیں پوچھتا ہوں اس فتنہ سے - وہ کہ دال معجمہ و سکون ہاے سے ہی إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ بلکہ میں پوچھتا ہوں اس فتنہ سے جو موج مارتا ہی دریا کی مانند قَالَ حُذَيْفَةُ وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا حذیفہ نے کہا کہ اسکے سوا ایک دروازہ ہی باندھا ہوا قَالَ فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ يُكْسَرُ عمر فاروق نے کہا کیا وہ دروازہ کھولا جائیگا یا توڑا جائیگا قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جناب فاروق نے کہا کہ اسکو توڑنا مناسب اور تر ہی جو باندھا نہ جاتا ہی روز قیامت تک فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ شقیق یعنے ابو وائل کہتا ہی کہ ہم نے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھ کہ آیا عمر فاروق جانتے تھے دروازہ کو فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ

عِنْدَ اللَّيْلَةِ کہاں جاتے تھے جیسا کہ جاتے تھے کہ شب نزد یکتر ہی کل سے - اور کہا کہ عمر فاروق ہی دروازہ تھے اور وہ فتنہ جو موج مارا عثمان ذوالنورین کا قتل تھا کہ ہر موج امر ہے اہل اسلام کے درمیان رود یا اور وہ دروازہ باندھا نجائیگا یہ حدیث آگے کفارۂ نماز کے باب میں مذکور ہوئی **بَابُ** الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ باب بیان میں ریان کے جو دروازہ بہشت کا ہی وہ مخصوص ہی روزہ داروں کے لئے - ریان اسم علم ہی اصل میں مقابل عطشان کے ہی سیر کے معنے میں بفتح راء و تشدید یاء تحتیہ **حَدَّثَنَا** خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ فرمایا حضرت نے مقربہشت کا ایک دروازہ کہ کہا جاتا ہی اسکو ریان کلمہ فی مضعف ہیں لام کی ہی جیسا کہ دوسری روایت میں آیا ہی - اور فتح الباری میں کہا کہ للجنۃ اس سے نہ آیا کہ اس بات پر مشعر ہو کہ اس دروازے میں بہشت کی نعمتیں اور راحتیں ہیں **يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ** داخل ہونگے اس دروازے سے روزہ دار قیامت کے دن انکے ساتھ کوئی نہ آویگا انکے سوا **فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ** پس جسوقت کہ داخل ہونگے دروازہ باندھا جائیگا پھر اس سے کوئی نہ آئیگا - یہ تکرار تاکید کے لئے ہی - پوشیدہ نہ رہے کہ سب ابواب روزہ دار ہیں پس لازم آتا ہی کہ اور دروازے معطل رہیں - پس روزہ میں ایک نوع کی تخصیص چاہیئے سب تخصیصات سے بہتر یہی ہی کہ کہیں کہ وہ جماعت مراد ہی کہ روزہ کی حالت میں کوئی لغو اور ناسزا انکی زبان یا فعل سے واقع نہ ہوا ہو - یا انکہ غالب عبادات انکا روزہ ہو جیسا کہ یہ قول - **اَلْعَالِمُ اَفْضَلُ مِنَ الْعَابِدِ** عالم افضل ہی عابد سے وہ عالم ہی کہ اکثر احوال اسکا علم میں مصروف ہو وگرنہ عابد تو بے علم نہیں رہتا ہی اور عالم بے عبادت کچھ فضیلت نہیں رکھتا ہی **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص خرچ کرے دو خادموں پر دو قسم مال کا قدر جنس سے یا درہم و دینار - اور بعض کہتے ہیں کہ مراد انفاق کی تکرار ہی یعنے پہلے بار اور دوسری بار - بہرحال کثرت انفاق اور اسکی عادت ہی سو ایسے شخص کو بہشت کے دروازوں سے بلایا جائیگا کرامی بندۂ خدا یہ دروازہ بہتر ہی اس دروازے سے **فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ** پس جو شخص نماز پڑھنے والوں سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے نماز کے اور جو شخص کہ جہاد کرنے والوں سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے جہاد کے اور جو شخص کہ روزہ داروں سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے ریان کے - اور جو شخص کہ صدقہ دینے والوں سے ہو بلایا جائیگا دروازے سے صدقے کے - گویا صدقے سے زکوۃ مراد ہی یا تغوّ الصدقہ والا ابھی مذکور ہوا کہ اہل انفاق کو سب دروازوں سے بلائینگے - اور کہتے ہیں کہ مراد اہل نماز و اہل جہاد وغیرہم سے وہ ہی کہ انکے اکثر اوقات اس عبادت میں مصروف ہے - اور یہ معنے اس شخص کے حق میں جو سب دروازوں سے بلایا جاوے اسکاں سے خالی نہیں - بہتر یہ ہی کہ کہیں مراد وہ شخص ہی کہ اس عبادت کو بوجہ کمال ادا کیا اور کوئی شائبہ قصور کا اسکی عبادات میں نہ آیا - یا وہ شخص جو سب عبادتیں کثرت ادا کرتا ہے - یہ سرد معنے ابوبکر صدیق میں بوجہ تمام حاصل تھے اسی جہت سے انکے باب میں جو ارشاد ہوا آگے آتا ہی **فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ** پس صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرا باپ اور ماں کے جو شخص کہ ان دروازوں سے ایک دروازے سے اسکو کچھ ضرر نہیں کس لئے کہ بہشت میں آنا مقصود ہی - ایک صفت والا جس دروازے سے کہ آوے داخل جنت ہوتا ہی - اور کہتے ہیں کہ احد تلک الابواب مراد ہی اور ضرورت معنے میں مضرت اور خسارت کے ہی **فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا** پس آیا کوئی ایسا ہی کہ سب دروازوں سے بلایا جاوے **قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ** فرمایا ہاں اور میں امید رکھتا ہوں کہ تو انسے ہو - جواب میں اشارہ فرمایا کہ اکثر لوگ میں کہ سب دروازوں سے بلائے جائینگے تو انسے ہوگا **بَابُ** هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى ذٰلِكَ كُلَّهُ وَاسِعًا باب اس بیان میں کہ آیا جائز ہی کہ کہا جاوے رمضان تنہا یا شہر رمضان - اور جو شخص کہ اسمیں تنگی اور کراہت نہ دیکھا - مالکیہ کہتے ہیں کہ تنہا رمضان کہنا مکروہ ہی - اس لئے کہ رمضان اسمائے الٰہی سے ایک اسم ہی - پس نکہا چاہیئے مگر شہر رمضان - اور اکثر شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر قرینہ ہو کہ شہر سمجھا جاوے روا ہی جیسا کہ کہیں صمت رمضان پس کراہت نہیں - اور امام بخاری علیہ الرحمۃ سے کہ تنہا رمضان کہنا مکروہ نہیں اور اس معنے پر احادیث مذکورہ کی سند لائی - لاکن احادیث میں سب جگہ قرینہ شہر رمضان کا ہی - پس شافعیہ رحمت ہیں ہوتی ہی - اور تحقیق یہ ہی کہ رمضان و شہر رمضان ہر دو اسم علم ہیں ساتھ شہر رمضان کے - اور اسکے بعض علم کا حذف اسپر اسکی شہرت کے ہی **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** مَنْ صَامَ رَمَضَانَ یعنے یہ کلام حدیث میں بلا ترکیب شہر آیا ہی جیسا کہ ترجمۂ باب میں مذکور ہوا **وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ او

الجزء السابع

حضرت نے فرمایا اور یہی کی کہ تقدیم کرکے رہنے کی رمضان سے آگے۔ مگر یہ کہ عادت ہو اس کام میں ہی بعض کو یہی حدیثنا قتیبۃ قال حدثنا اسمٰعیل ابن جعفر عن ابن حمید ابو سلمۃ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت ماہ رمضان آتا ہی دروازے جنت کے کھولے جاتے ہیں۔ احتمال ہی کہ دروازوں کا کھولنا ظاہر و حقیقت پر محمول ہو۔ اس شخص کے لئے جو اس مہینے میں گذرتا ہی۔ یا اس مہینے میں اس عمل کرتا ہی جو محل قبولیت کو پہنچتا ہی۔ یا وے ملایک جو رحمت الٰہی کے حامل ہیں روزہ داروں کے لئے دروازے کھولتے ہیں۔ نور پیشی ہی کہتا ہی کہ جنت کے دروازوں کو کھولنا کنایہ ہی رحمت الٰہی کے اترنے اور بندگوں کے محل قبول میں جانے سے۔ یہاں معلوم ہوتا ہی کہ بہشت کے دروازے ہمیشہ کھلے نہیں رہتے ہیں حدثني يحيى بن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن

ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ حضرت نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آتا ہی آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے باندھے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیر کئے جاتے ہیں۔ اس حدیث میں جو ابواب السماء آیا بعض کہتے ہیں کہ وہ راہیں تکاتھ ہی۔ سب جگہ ابواب جنت واقع ہی ابن بطال کہتا ہی کہ مراد سماء سے جنت ہی بقرینہ ابواب جہنم کہنے اور اگر حقیقۃً ہی آسمان مراد ہو تو بھی درست نہیں کہ وہ کنایہ ہی تنزل رحمت و حسن قبول سے اور جہنم کے دروازے باندھے جانا روزہ داروں کا گناہوں سے پاک رہنے سے کنایہ ہی۔ اور شیاطین کو زنجیر کرنا سلسلے ہی تا استراق سمع نکریں۔ اور یہ از جملہ فضائل ماہ رمضان ہی۔ اور ہو سکے کہ تا وے روزہ دار ان کو گناہ کی تحریک نکریں جیسے اور ایام میں حدثنا يحيى ابن بكير قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني سالم أن

ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا سالم بن عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جس وقت تم دیکھو ہلال ماہ رمضان کو تو روزہ رکھو۔ اور جس وقت تم دیکھو ہلال شوال کو تو افطار کرو فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ اور جس وقت کہ پوشیدہ ہو تم پر ہلال تو اندازہ کرو۔ اور دوسری روایت میں واقع ہوا کہ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ یعنے تمام کرو مہینے تیس روز کے حساب سے۔ ظاہر یہ ہی کہ ابر اور غبار کے ایام میں ماہ شعبان کو روزۂ رمضان کے لئے کامل کرو۔ اور ماہ رمضان کو افطار کے لئے پورا کرو۔ اسی پر گئے ہیں علمائے۔ اور فتح الباری میں کہا کہ حدیث ابو عمر سے معلوم ہوا کہ کامل کرنیکا حکم یہی ماہ شعبان میں ہی اور ماہ رمضان انگلیوں کے اشارے سے انیس فرمائے وقال غيره عن الليث قال حدثني عقيل و

يُونُسُ الْهِلَالَ رَمَضَانَ مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ غیر یحیی بن بکیر نے لیث سے روایا ہی کہ کہا حدیث کی مجھ سے عقیل و یونس نے۔ اور یہ ہر دو ابن شہاب سے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت کہ ہلال رمضان کو دیکھو روزہ رکھو۔ مقصود یہ ہی کہ یحیی کی روایت میں جو مضمر تھا انھوں نے اسکی تصریح کی باب مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا وَنِيَّةً باب جو شخص کہ روزہ رکھا جس حال میں کہ ایمان رکھتا ہو اسکی فرضیت پر۔ اور جس حال میں کہ اجر و ثواب طلب کرتا ہو آخرت میں اور جس حال میں اسکی نیت کرے۔ جوہری کہتا ہی کہ المحتبۃ بالکسر الاجر و احتسب ای طلب الاجر۔ خطابی کہتا ہی کہ احتساب معنے میں عزیمت کے ہی۔ اور یہ معنے ہیں کہ روزہ رکھے بجمال رغبت اور حصول ثواب اور تقرب بخدا کے لئے اور روزہ کو کراہیت سے بچاوے۔ اور نیت عطف ہی احتساب پر۔ اور روزہ متثال حکم الٰہی کی نیت سے عبادت ہی کہ جسپر ثواب ملتا ہی اور گناہ بخشے جاتے ہیں جیسا کہ حدیث میں اسکی تصریح آئی ہی وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ اٹھائے جائینگے لوگ اپنی نیتوں پر اگر عمل اخلاص کے ساتھ رکھے ہوں اسپر ثواب پائینگے والا فلا۔ کہتے ہیں کہ کفار کو جو دوزخ میں خلود ہوگا اسکا یہی سبب ہی کہ انکو دنیا میں ہمیشہ کفر ہی رہنے کی نیت تھی حدثنا

مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ قیام کرے شب قدر میں از روے ایمان کے بتصدیق قول نبوی اور از روے احتساب اور طلب اجر و ثواب کے بخشے جائینگے اسکے لئے جو گذرے ہیں آگے گناہوں سے۔ اور امام احمد وغیرہ جماعت صحیح سہ زیادہ کی ہیں وَمَا تَأَخَّرَ اور یہ شب قدر اکثر اقوال سے رمضان المبارک کے عشرۂ اخیر میں ہی وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ اور جو شخص کہ روزہ رکھے رمضان المبارک میں ایمان و احتساب کی راہ سے بخشے جائینگے اسکے لئے وے چیزیں جو آگے کیا گناہوں سے اس جگہ بھی امام احمد سے وما تاخر مروی ہی باب أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ باب اس بیان میں کہ تھے حضرت بہت بخشش کرنے والے ماہ رمضان میں حدثنا موسى بن اسمٰعيل قال حدثنا

ابراهيم بن سعد قال حدثنا ابن شهاب عن عبيد الله بن عتبة ان ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان تھے حضرت سب لوگوں سے زیادہ جود و بخشش کرنیوالے نیکی میں۔ اور تیسرے بہت بخشنے والے جب تک کہ رہتے رمضان میں وکان جبريل يلقاه كل ليلة في رمضان حتى ينسلخ يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن اور تھے جبرئیل ملاقات کرتے حضرت سے ہر رمضان میں یہاں تک کہ تمام ہوتا وہ ماہ مبارک۔ پڑھتے حضرت اوپر قرآن فاذا لقيه جبريل كان اجود بالخير من الريح المرسلة پس جب ملاقات کرتے حضرت سے جبرئیل تھے حضرت زیادہ جود و بخشش کرنیوالے بادِ وزاں سے۔ اور یہ حال حضرت کا فیض قرآن اور اسکی کثرت مدارست سے تھا۔ اور صحبت جبرئیل کی گرا عتبار رسالت کے درگاہ ایزدی جل شانہ سے تازہ پیام لاتے تھے ظہور اس جود و بخشش کا عجب نہیں واللہ اعلم

باب من لم يدع قول الزور والعمل به في الصوم باب بیان حکم اس شخص کے کہ نہ چھوڑے جھوٹی بات اور ناسزا اور اسپر عمل کیا روزہ میں

حدثنا آدم بن ابي اياس قال حدثنا ابن ابي ذئب قال حدثنا سعيد المقبري عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه ۳ فرمایا ہی جو شخص کہ نہ چھوڑے گفتار دروغ اور ناحق اور عمل اسکے موافق۔ پس خدا تعالیٰ کو اسکی کچھ خواہش اور التفات اور قبولیت نہیں اسکے ترک کھانے اور طعام کی طرف۔ جمہور علما اسپر ہیں کہ قول زور جو غیبت اور بہتان اور فحش کو جامع ہی مفسد روزہ نہیں۔ بلکہ نقصان حرز کا موجب ہی بسبب دلائل قطعیہ کے جو شارع سے اسبارے میں وارد ہیں۔ اور اس حدیث کو اور ایسے ہی جو احادیث وارد ہیں انکو تشدید اور نفی کمال پر حمل کرتے ہیں امام عراقی کی تقریر سے نقل کی ہی کہ غیبت مفسد روزہ ہی

باب هل يقول اني صائم اذا شتم۔ باب اس بیان میں کہ آیا روا ہی کہ کہے میں روزہ دار ہوں جب کوئی گالی دی جاوے

حدثنا ابراهيم بن موسى قال اخبرنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن ابي صالح الزيات انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل كل عمل ابن ادم له الا الصيام فانه لي حضرت نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر عمل آدمی کا اسکے لیے ہی۔ یعنے ہر عمل پر لوگوں سے ثنا و سلام اور عزت و اکرام اور جاہ متصور ہی مگر روزہ کہ جب خلق اسپر مطلع نہیں ہوتے ہیں وہ خاص میرے لئے ہی وانا اجزي به۔ اور میں جزا دیتا ہوں اس روزہ کا والصيام جنة اور روزہ ڈال ہی آتش دوزخ سے واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب اور جسوقت کہ ہو روز کسی کے روزے کا تمہارے سے تو فحش نکہے اور آواز بلند کرے لڑائی میں فان سابه احد او قاتله فليقل اني امرؤ صائم پس اگر کوئی اسکو گالی دیوے یا اسے قتال کرے تو چاہئے کہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك اور قسم ہی اسذات کی کہ جسکے ہاتھ میری جان ہی صائم کے منہ کی بو متغیر ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کے پاس کہ مشک سے خوشتر ہی للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح واذا لقي ربه فرح بصومه روزہ دار کو دو خوشی ہیں جو اس سے خوش ہوتا ہی۔ جسوقت کہ افطار کیا ایک خوشی پائی اور جسوقت کہ ملاقات کی اپنے پروردگار سے بسبب اسکے روزے کی ایک فرحت پائی اپنے روزے کی جزا میں۔ اس حدیث کی شرح اوپر گذری

باب الصوم لمن خاف على نفسه العزوبة باب بیان میں روزہ رکھنے کے اس شخص کے لئے جو خوف کرے اپنے نفس پر عزوبت کا عزوبۃ بفتح عین مہملہ اور زا کے ساتھ ہی

حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال بينا انا امشي مع عبد الله فقال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال من استطاع منكم الباءة فليتزوج علقمہ نے کہا جس حال میں کہ میں ایک راہ سے عبداللہ بن مسعود کے ساتھ چلا تھا انہوں نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ تھے سو فرمایا جو شخص کہ تمہارے سے قدرت نکاح کی رکھے عورت کا نفقہ دے سکے تو چاہئے کہ تزویج کرے۔ باءۃ مشہور اور فصیح مد سے ہی اور بلا مد بھی اور اصل لغت میں جماع کے معنے میں ہی فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء اور جو شخص کہ عورت کی عہدہ برآئی پر قادر نہ ہو تو اسپر روزہ لازم ہی۔ پس مقرر دوام روزہ مرد کے لئے قاطع شہوت ہی۔ وجاء بکسر واو و جیم و مد ہی خصیتین کو سختی سے ملنے کے معنے میں

باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الهلال فصوموا واذا رأيتموه فافطروا۔ اسکا ترجمہ گذرا و قال صلة عن عمار من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم۔ صلہ نے عمار بن یاسر سے لایا ہی کہ جو شک کے روز روزہ رکھے سو مقرر اسنے نافرمانی کی حضرت ابو القاسم کی یہ حدیث حکم مرفوع کا رکھتی ہی کیونکہ صحابی اپنے رائے سے حکم نہیں کر سکتا ہی۔ ظاہر اسکا یہ ہی کہ وہ روزہ حرام ہی اگرچہ

کہتے ہیں کہ کروہ ہی۔ اور شک کا روز شعبان کی انتیسوں کے بعد آتا ہی اور چاند اس شب میں نہ دیکھے ہوں کہتے ہیں کہ نیت اس روزہ کی اگر فرض ونفل میں تردد کرے کہ گنگار ہوا نہیں
اور اگر موافق عادت کے ہو یا نیت نفل پر جزم ہو روا ہی **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ فَاقْدِرُوْا
لہ ابن عمر نے کہا مقرر حضرت نے ذکر کیا رمضان کا پس فرمایا کہ روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ دیکھو ہلال کو۔ اور افطار نہ کرو یہاں تک کہ دیکھو اسکو پس اگر چاند تم پر پوشیدہ ہو تو اندازہ کرو اور
تام کرو جیسے **ف** مراد تمامی شہر کے لوگ دیکھنا شرط نہیں بلکہ بعض مردم دیکھیں تو بھی بس ہے یعنے دو شخص بلکہ ایک گواہ معتبر جو گواہی دیوے قاضی کے پاس اور ایک جماعت جنہیں
بفوی بھی داخل ہی کہتی ہی کہ وہ قاضی کے پاس گواہی دینی شرط نہیں بلکہ ایک گواہ معتبر جسکو خبر دی رویت کی اسپر روزہ واجب ہی قسطلانی **حدثنا** عَبْدُ
اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ
تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً فرمایا کہ مہینا انتیس شب ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ اگر مہینا ہی انتیس رات ہو۔ مقرر ہی کہ جس شب چاند دیکھا جاتا ہی وہ شب آیندہ میں داخل
ہی۔ اس تقدیر میں انتیسوں شب کے ساتھ مہینا انتیس رات ہوگا۔ پس انتیسوں روز مہینے سے خارج ہوتا ہی پس مراد یہہ ہی کہ انتیس شب اپنے دنوں کے ساتھ ہو **وَلَا تَصُوْمُوْا**
حَتّٰى تَرَوْهُ پس روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ ہلال کو دیکھو **فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ** پس اگر پوشیدہ ہو تم پر تام کرو حساب تیس روز کا **حدثنا**
اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ
هٰكَذَا وَخَنَسَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ابن عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ مہینا اس طرح پر یہی ہر دو ہاتھ کے انگلیوں کو دوبارہ کھلائے اور تیسرے بار انگوٹھے کو قبض کیا
حدثنا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ
ثَلٰثِيْنَ پوشیدہ نرہے کہ ماہ شعبان کو پورا کرنا روزہ رکھنے کے لئے ہی اور ماہ رمضان کو کامل کرنا افطار کے واسطے ہوگا گو یا قیاس کی جہت سے متروک ہوا **ف**
ہی حدیث سند صریح ہی امام اعظم و امام مالک و امام احمد حنبل ان تینوں امام کی اس باب میں کہ اسلام کے اقوام کسی قوم کو کسی ایک بلد میں قریب ہو یا بعید پہلے رویت ہو جاوے
تو دوسرے بلاد کے حق میں بھی وہ رویت رویت کا حکم رکھتی ہی کیونکہ اس حدیث میں حضرت کا خطاب عام ہی جو فرمایا صوموا لرویتہ کہ یہہ متعلق ہی مطلق رویت کے ساتھ اور وہ حاصل
ہوتی ہی کسی ایک بلد کی رویت سے پس ثابت ہوا ہی عموم حکم اسیطرح حدیث راٰیتموہ کا خطاب بھی عام ہے۔ مگر شرط یہہ ہی کہ دوسرے بلد کی رویت اس شہر میں طریق موجب ثبوت
کو پہنچے اسکے تین طور ہیں کہ وہاں دیکھے ہوئے دو مرد عدل یہاں پر آکے گواہی دیں کہ ہمنے بچشم خود چاند دیکھا ہی یا شہادت برشہادت دیں یا کہیں کہ وہاں کے قاضی کے پاس گواہی
گذری اور وہ اعتبار کرکے ہمارے روبرو روزے کا یا افطار کا حکم کیا ہی یا وہاں کی خبر یہاں مستفیض ہو جاوے یعنے بکثرت شایع ہو کہ حد تواتر معتدبہ یہاں اسکے ذکر کریں بخلاف
اسکے اگر اپنی رویت بیان کریں نہ غیر کی رویت کی شہادت مگر فقط غیر کی رویت کی حکایت کی تو یہہ حکایت حجت نہیں پس ایسی حکایت پر نہ افطار کیا جاوے نہ چھوڑی جاوے تراویح
کذا فی الطحطاوی والشامی وغیرہا لیکن امام شافعی کے پاس خطاب لفظ حدیث صوموا و اتموا کا خاص ہی اس بلد کے ساتھ جہاں رویت واقع ہوئی کہ ہر قوم کو اپنے مطلع پر عمل
واجب ہی نہ دوسرے مطلع پر پس حکم اپنے بلد کا یا اسکے نواحی قریبہ کا جو دو مرحلہ کے اندر ہو لازم ہی نہ بلد بعید کا کذا فی المسوی **حدثنا** اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَيْفِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلٰى مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا
فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا اَوْ رَاحَ ام سلمہ سے مروی ہی کہ حضرت نے ایلا کیا یعنے قسم کھائی کہ اپنی بی بیوں کے پاس ایک مہینا نہ آوینگے اسکی تصریح اور
روایتوں میں آئی ہی اور روایتیں انتیس ایک دوسرے کے مفسر ہوا کرتے ہیں پس ایلا لغت میں مطلق قسم کو کہتے ہیں لیکن عرف شرع میں مباشرت سے باز رہنے پر قسم کھانے میں مستعمل
ہی پس جب انتیس روز گذرے اسکی صبح کو یا آخر روز میں اپنے گھر تشریف لائے **فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ**
يَوْمًا پس آپ سے کہا گیا مسلم نے روایت کی ہی کہ بی بی عایشہ نے کہا پہلے میرے گھر تشریف لائے اور میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینا گھر میں تشریف نہ لاوینگے
فرمایا مقرر مہینا انتیس روز کا بھی ہوتا ہی۔ یہہ محمول ہی فقہا کے پاس اس بات پر کہ حضرت نے قسم کھائی ہی مہینے میں دفعۃ اور ولت سر انہوں نے پر جب وہ ایک مہینا معین فرمایا تھا

الجزء السابع

وہ ناقص نکل آیا اور اگر چاند نہ دیکھے ہوتے تیس روز تمام کرتے - یہیں سے ظاہر ہوتا ہی کہ اگر کسی نے مطلق ایک مہینے کی سوگند کھائی ہو تو خبیہ ہلال انتیسوں روز دیکھے تیس روز کامل کیا چاہئے

فاہم **حدثنا** عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا سلیمان بن بلال عن حمید عن انس بن مالک قال الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسائہ وکانت انفکت رجلہ فاقام فی مشربۃ تسعا وعشرین لیلۃ ثم نزل فقالوا یا رسول اللہ الیت شہرا فقال ان الشہر یکون تسعا وعشرین یعنی حضرت نے ایلا کیا اپنے ازواج سے اور حضرت کا پائے مبارک زخمی ہوا تھا پس انتیس شب غرفے میں رہے پھر نیچے اترے تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت نے ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا پس کہنے لگے یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی ایک مہینے کی فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس روز کا بھی ہوتا ہی **باب** شہرا عید لا ینقصان یہ باب نون کے ساتھ ہی - اس بیان میں کہ دو مہینے عید کے خواہ دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں - یہ لفظ حدیث ہی کا ہی اسکی تفسیر میں مختلف اقوال آئے ہیں قال ابو عبد اللہ قال اسحق وان کان ناقصا فہو تام اسحق نے کہا اگرچہ ناقص ہو پس وہ کامل ہی یعنے عدد نقصان فضیلت کا ہی خواہ ایام کا عدد ناقص ہو یا تمام سب معنوں سے بہتر اور مختار امام نووی کا بھی معنا ہی وقال محمد لا یجتمعان کلاہما ناقص اور مولف علیہ الرحمہ نے کہا کہ اسکے یہ معنے ہیں کہ جمع نہیں ہوتے ہیں جس حال میں کہ ہر دو جیسے عدد میں ناقص ہیں یعنے ہر دو انتیس روز کے نہیں ہوتے ہیں - امام محمد سے منقول ہی کہ اگر وہ رمضان انتیس روز کا ہو دوسرا تیس روز کا ہوتا ہی یا اسکے بالعکس - بزاز سے منقول ہی کہ ایک سال میں ایسا نہیں ہوتا ہی کہ ہر دو ناقص آویں اور اگر کلام عموم پر محمول ہو مشکل ہو - اسلئے اگر دیکھا گیا کہ بعض برسوں میں ہر دو ناقص ہوتے ہیں - قسطلانی نے طحاوی سے نقل کی ہی کہ اس عموم کے رد میں صوموا لرویتہ وافطروا لرویتہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ہے - کس لئے کہ اگر رمضان ہمیشہ تیس روز کا ہوتا تب مخالف اس حدیث کا پایا جاتا تو شنیدہ نہ رہے کہ اس حدیث لا یجتمعان کلاہما ناقص سے لازم نہیں آتا ہی کہ رمضان تیس روز کا ہی ہوتا مخالف اس حدیث کی یہ ہی اور یہ بھی دور نہیں کہ ہم کہیں کہ یہ خبر اسی سال کے مہینے سے ہی واللہ اعلم **حدثنا** مسدد قال حدثنا معتمر قال سمعت اسحق بن سوید عن محمد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح وحدثنی مسدد قال حدثنا معتمر عن خالد الحذاء قال حدثنی عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شہران لا ینقصان شہرا عید رمضان وذو الحجۃ فرمایا کہ دو مہینے ایسے ہیں کہ کم نہیں ہوتے ہیں دو مہینے عید رمضان اور ذو الحجہ کے - رمضان کو جو عید کے جواز کے جہت سے ہی جیسا کہ واقع ہوا ہی کہ المغرب وتر النہار حالانکہ مغرب نماز شب میں داخل ہے وتر کے جہت سے نسبت روز کے ساتھ دی ہی **باب** قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نحسب ولا نکتب باب اس قول نبوی کے معنے میں جو فرمایا کہ ہم حساب نہیں کرتے ہیں اور نہیں لکھتے ہیں مہینے کے ایام کو مانند منجموں کے **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا الاسود بن قیس قال سعید بن عمرو انہ سمع ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب الشہر ہکذا وہکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلثین عبد اللہ نے کہا کہ عمر نے کہا کہ حضرت نے فرمایا ہم امی ہیں یعنے علم ہمارا ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی ہے ہم حساب نہیں کرتے ہیں اور نہیں لکھتے ہیں ہمارا اصل منجموں کے حساب و کتاب پر نہیں اور ہماری عادت ظاہر احوال پر ہی وحی و کتاب اللہ پر ہی الشہر ہکذا وہکذا یعنی مرۃ تسعۃ وعشرین ومرۃ ثلثین مہینا اس طرح پر ہی اور ایسا ہی اشارہ انگلیوں سے بتلایا جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہی - اور راوی کہتا ہی کہ حضرت نے اشارہ سے یہ چاہا کہ کبھی انتیس روز نہیں کبھی تیس روز **باب** لا یتقدم رمضان بصوم یوم او یومین باب اس بیان میں کہ کوئی تقدم نہ کرے رمضان کی ساتھ روزے کے ایک روز یا دو روز **حدثنا** مسلم ابن ابراہیم قال حدثنا ہشام قال حدثنا یحیی عن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذاک الیوم یعنی یہ کہ ہو کوئی شخص کہ روزہ رکھتا آخر ماہ میں یا ہفتے کے معین روزوں میں - وہ روز رمضان کے لگے آتے ہوں - تو چاہئے کہ وہ اس روز روزہ رکھے - اور روزہ نذر کا اس حکم سے مستثنی ہی - اسلئے کہ اسکا ثبوت دلیل قطعی سے ہی جو قطعی ہو وہ ظن سے باطل نہیں ہوتا ہی - اور وہ جو مکروہ ہی تقدیم روزہ نفل کی ہی اور اسکی کراہت میں چند وجوہ لائے ہیں - ایک یہ کہ وہم اور خوف روزہ رمضان کی زیادتی کا ہی - طبرانی نے بی بی عائشہ کی حدیث سے لایا ہی کہ لوگ اس ہی کے قبل رمضان روزہ رکھتے تھے پس یہ آیت شریف نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ اور اسی جہت سے تک کے روزے

روزہ رکھنے کی نہی فرمائے۔ دوسری وجہ یہ کہ جب سب دن ایک جنس کے ہیں ایک فصل چاہئے تا فرض تمیز ہو نفل سے اسی لئے عید کے دن روزہ کی نہی واقع ہوئی وصل کرنے سے نماز فرض و نفل کے۔ تیسری وجہ روزۂ رمضان فوت ہونے کے بہت سے ہیں۔ اور ظاہر یہی کہ اگر ایک دو روز افطار واقع ہو قوت و نشاط روزہ ادا کرنے میں زیادہ ہوگا۔ چوتھی وجہ یہ کہ ظاہر میں خلاف امر رسول ہوتا ہی جو فرمایا صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِکُمْ ہر سب وجوہ کا حاصل یہ کہ شارع نے منع فرمایا ہی اور صحت عبادت قبول و انقیاد حکم شارع کے ہی۔ اور صحیح یہ ہی کہ تخصیص ایک روز اور دو روز کی بنا بر عادت کے ہی اور اس سے زیادہ کا بھی یہی حکم ہی۔ اور کہے ہیں کہ ابتدا منع کا شعبان کی سولھویں سے ہی جیسا کہ ابو داؤد وغیرہ نے روایت کی ہی اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا جبکہ آدھا ہوا شعبان کا گذرے تو روزہ نہ رکھو **باب** قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ باب بیان میں سبب نزول اس آیہ کریمہ کے حلال کیا گیا ہی تمہارے واسطے روزہ کی راتوں میں تمہاری عورات سے جماع کرنا **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْاِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ اَنْ یُّفْطِرَ لَمْ یَاْکُلْ لَیْلَتَہٗ وَلَا یَوْمَہٗ حَتّٰی یُمْسِیَ براء بن عازب نے کہا کہ تھے حضرت کے صحابہ جب ان سے کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا تو افطار کے آگے خواب کرتا۔ اور شب میں روزہ دار کے لئے جو چیزیں کہ مباح ہیں نہ کھاتا اس شب بعد خواب کے اور نہ دوسرے روز یہاں تک کہ شب کرتا ہے حال ابتدائے اسلام میں موافق اہل کتاب کے تھا وَاِنَّ قَیْسَ بْنَ صِرْمَۃَ الْاَنْصَارِیَّ کَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْاِفْطَارُ اَتٰی اِمْرَاَتَہٗ فَقَالَ لَھَا اَعِنْدَکِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلٰکِنْ اَنْطَلِقُ فَاَطْلُبُ لَکَ طَعَامًا اور مقرر قیس بن صرمہ انصاری صائم تھا پس وقت افطار کا پہنچا وہ اپنی عورت کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کیا تیرے پاس کوئی کھانا ہی۔ اسے کہا نہیں لاکن میں جاتی ہوں اور تیرے لئے کھانا ڈھونڈھتی ہوں وَکَانَ یَوْمَہٗ یَعْمَلُ فَغَلَبَتْہُ عَیْنُہٗ اور قیس دن کو اپنی زمین میں عمل کرتا تھا پس سر خواب غلبہ کیا سو وہ سو رہا فَجَاءَتِ امْرَاَتُہٗ فَلَمَّا رَاَتْہُ قَالَتْ خَیْبَۃً لَکَ پس آئی اسکی عورت پس جب اسکو دیکھا کہ خواب میں ہی کہنے لگی بے نصیبی ہو تجھے کہ جو چاہا اسکو نہ پایا۔ اور ایک روایت میں آیا ہی اسکو بیدار کیا قیس نے ناخوش رکھا اس بات کو کہ کھاوے اور خدا تعالیٰ کی بے فرمانی کرے فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّھَارُ غُشِیَ عَلَیْہِ پس جب نیم روز ہوا سر پر سہو ہوتی آئی بھوک سے فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ پس حضرت کے پاس اسکا ذکر کیا گیا پس یہ آیت شریف نازل ہوئی اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ فَفَرِحُوْا بِھَا شَدِیْدًا پس صحابہ بہت خوش حال ہوئے **ف** قسطلانی نے وہابی کہ کرمانی نے کہا کہ پہلے جماع روزہ کی راتوں میں حرام تھا۔ جب اس آیت سے وہ حلال ہوا۔ صحابہ نے سمجھا کہ کھانا پینا بھی بطریق اولیٰ حلال ہوا اسلئے اسپر خوش ہوئے پس اسکے بعد انکے مطابق یہ آیت نازل ہوئی وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا اور فتح الباری میں کہا کہ وہ تمام آیت ان ہر دو باب میں یعنے کھانے پینے اور جماع حلال ہونے میں ایک ہی وقت نازل ہوئی پس صحابہ بڑی خوشی کی اور سہیلی نے اسی پر جزم کیا انتہی واللہ اعلم **باب** قَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ یعنے کھاؤ اور پیو تمام شب یہاں تک کہ ظاہر ہو تم کو سفید تاگا کالے تاگے سے۔ سفید تاگا عبارت ہی فجر سے اور کالا تاگا رات سے۔ پھر تمام کرو روزہ کو رات تک فیہ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس باب میں ایک حدیث براء بن عازب سے حضرت سے مروی ہی لاکن جب شرط مولف پر نہیں تھی اسکے اسناد کے ساتھ ذکر نہ کیا **حدثنا** حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُصَیْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ عَمَدْتُ اِلٰی عِقَالٍ اَسْوَدَ وَاِلٰی عِقَالٍ اَبْیَضَ فَجَعَلْتُھُمَا تَحْتَ وِسَادَتِیْ عدی بن حاتم نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے قصد کیا کہ ایک کالی ڈوری اور ایک سفید ڈوری۔ پس ان دونوں کو اپنے بالش کے نیچے رکھا فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی اللَّیْلِ فَلَا یَسْتَبِیْنُ پس نظر کرتا تھا انکے طرف رات کو پس ظاہر نہیں ہوتا تھا مجھ کو اختلاف ان ہر دو رنگ کا۔ اور احادیث سے ثابت ہوا کہ عدی اسوقت تک اکل و شرب رکھتا تھا یہ فَغَدَوْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ پس میں نے صبح کی حضرت پر اور ذکر کیا اسکا لئے اس کے فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ سَوَادُ اللَّیْلِ وَبَیَاضُ النَّھَارِ پس فرمایا نہیں ہیں وہ تو تاگے مگر سیاہی شب کی اور سفیدی صبح صادق کی۔ اور بعض تفاسیر میں واقع ہوا کہ اسنے حضرت سے کہا کہ آیا وہ ہی دو تاگے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تو عریض القفا ہی کہ وہ کنایہ ابلہی سے **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ

عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ وَلَمْ یُنْزَلْ مِنَ الْفَجْرِ سہل سے کہا کہ نازل ہوئی یہ آیت اور نہیں نازل ہوا کلمہ مِنَ الْفَجْرِ فَکَانَ رِجَالٌ اِذَا اَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُھُمْ فِیْ رِجْلَیْہِ الْخَیْطَ الْاَبْیَضَ وَالْخَیْطَ الْاَسْوَدَ پس لوگ جب روزہ رکھنا چاہتے تو کوئی اسمیں اپنے ہر دو پاؤں میں سفید اور سیاہ تاگا باندھتا وَلَا یَزَالُ یَاْکُلُ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہٗ رَیْ بِہِمَا اور ہمیشہ کھایا کرتے یہاں تک کہ ظاہر ہو جاتا ہے کوئی اسکے ہر دو پاؤں میں سفید اور سیاہ تاگا باندھنا وَلَا یَزَالُ یَاْکُلُ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَہٗ رَیْ بِہِمَا اور ہمیشہ کھایا کرتے یہاں تک کہ ظاہر ہو جاتا ہے اسکے ہر دو پاؤں میں سفید اور سیاہ تاگا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَعْدُ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا یَعْنِی اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اسکے بعد خیط ابیض کے بیان کے لئے مِنَ الْفَجْرِ۔ پس لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو تاگوں سے نہیں بلکہ رات دن یعنے یہ استعارہ نہیں مگر تمثیل و اکتفا فرمایا خیط ابیض کے بیان میں خیط اسود سے بسبب دلالت کرنے اسکے اوپر تخصیص کی خیط ابیض کے بیان پر پہلے اسکے وقوع کے بہت سے

باب قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّکُمْ مِنْ سُحُوْرِکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ باب بیان میں قول نبوی کے کہ منع نہ کرے تم کو سحری کے کھانے سے اذان بلال کی اسکی وجہ حدیث میں مذکور ہوگی

حدثنا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ اُسَامَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا وَاللَّفْظُ لِلْقَاسِمِ محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسامہ نے عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر سے وہ عائشہ سے اَنَّ بِلَالًا کَانَ یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَاِنَّہٗ لَا یُؤَذِّنُ حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ مقرر بلال اذان کہتا تھا رات سے صبح صادق کے آگے تا لوگ تہیہ رہیں اور سحری کا کریں اور اول وقت نماز کا ثواب پاویں۔ پس حضرت نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اذان کہے ابن ام مکتوم۔ مقرر وہ اذان نہیں کہتا ہی یہاں تک کہ صبح طلوع کرے۔ اور موطا میں کہا کہ وہ نابینا تھا نہیں کہتا تھا جب تک کہ نہ کہتے تھے لوگ تجھ سے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے یہ ہیں کہ نزدیک پہنچتی صبح کے۔ حاصل یہ کہ بلال فجر کے آگے اذان کہتا اور اسکے بعد تھوڑی دیر تک انتظار کرتا تھا جب صبح نزدیک پہنچتی اسکے قریب ابن ام مکتوم اذان کہتا اسکی اذان کا اتمام صبح میں ہوتا۔ قَالَ الْقَاسِمُ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَہْلِنَا اِلَّا اَنَّہُمْ یَقُوْلُوْنَ لَنَا اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ قاسم نے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہمارے گھر والوں میں سے مگر یہ کہ وہ کہتے ہیں ہم سے کہ صبح کی اذان میں نے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو ہمارے گھر والوں میں سے مگر یہ کہ وہ کہتے ہیں ہم سے کہ صبح کی اذان میں نے کہا

وقت سحر

اسقدر کہ سحری کھا سکے اور وہ اترتا یعنے اتنا ہی فاصلہ تھا بلال کی اذان اور ابن ام مکتوم کی اذان میں اور بعضے روایات میں ہے کہ بلال کی اذان کھانے پینے کو مانع نہیں ہوتی تھی اور یہ اسلئے تھا کہ ابن ام مکتوم کی حدیث میں واقع ہوا کہ وہ نابینا تھا نہیں دیکھتا تھا صبح کو اور بعضے روایات میں ہے کہ وہ دیکھتا تھا لیکن وہ صبح کا نہیں دیکھتے تھے۔ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھایا کرتے واللہ علم

باب التَّعْجِیْلِ بِالسَّحُوْرِ سحری کا جلد کھانے کے بیان میں۔ سحور بضم سین کہا۔ اور بعضے کہا سحر جو روایت میں ہے سحری کی تاخیر آئی ہی۔ کرمانی کہتا ہی اگر تو جلد تاخیر سحور کا کرنا بہتر تھا۔ پوشیدہ رہے کہ منصوص حدیث کا یہ ہی کہ سہل بن سعد نے کہا کہ میں نے اپنے گھر سحری میں جلدی کرتا تھا حضرت کی سحری اور نماز فجر کے درمیان۔ پس مؤلف علیہ الرحمہ اس ملاحظہ سے تعجیل سحور ترجمہ کیا۔ اور تاخیر کا بیان باب لاحق میں ہی۔

حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کُنْتُ اَتَسَحَّرُ فِیْ اَہْلِیْ ثُمَّ تَکُوْنُ سُرْعَتِیْ اَنْ اُدْرِکَ السُّجُوْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سہل بن سعد نے کہا میں سحری کا کھاتا اپنے گھر کھانا پھر میری جلدی ایسی تھی کہ پاؤں سجود کو یعنے سجود کو حضرت کے ساتھ

باب قَدْرِ کَمْ بَیْنَ السُّحُوْرِ وَصَلٰوۃِ الْفَجْرِ باب اس بیان کہ کتنا وقت رہتا سحر اور نماز فجر کے درمیان

حدثنا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ کَمْ کَانَ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالسَّحُوْرِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً زید بن ثابت نے کہا کہ میں نے سحری کا کھایا ساتھ حضرت کے پھر حضرت نماز کے لئے کھڑے ہوئے میں نے کہا کہ حضرت کے سحر اور اذان کے درمیان کی ساعتیں میں زید نے کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کا مقدار۔ ظاہر یہ ہی کہ اس اذان سے مراد ابن ام مکتوم کی اذان ہو

باب بَرَکَۃِ السُّحُوْرِ

الجزء الثامن

غیر استحباب باب اس بیان میں کہ سحر میں ایک برکت ہی بسبب متابعت حضرت سید انام اور صحابہ کرام کے اور بسبب مخالفت یہود کے جو سحر انکے پاس نہیں کرتے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ واصلوا ولم یذکر السحور کسی نے کہ بیغمبر خدا اور آپکے صحابہ روزہ کو وصل کرتے تھے اور سحری کا کھانا مذکور نہیں - یہ دلیل عدم وجوب کی ہی **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا جویریۃ عن نافع عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصل فواصل الناس فشق علیہم فنہاہم - مقرر حضرت دو روز رکھے اور افطار نکیا پھر لوگوں نے بھی حضرت کی متابعت کی اور لوگوں پر یہہ بات گران ہوئی تو حضرت نے انکو منع فرمایا قالوا انک تواصل قال لست کہیئتکم انی اظل یطعمنی ربی ویسقینی فرمایا میں نہیں ہوں مانند تمہارے بتحقیق میں شب کرتا ہوں نزدیک اللہ تعالی کے طعام دیا جاتا ہوں میں اور پانی پلایا جاتا ہوں نہیں - یعنے شہود ربانی سے ایک قوت دیا جاتا ہوں میں جیسا کہ قوت آب ونان کا ہی - نہ انکہ حقیقۃ آب وطعام دیا جاتا ہوں کہ تب وصال نہ ہیگا - اور شرح اس حدیث کی انشاء اللہ تعالی آگی **حدثنا** ادم بن ابی ایاس قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا عبد العزیز بن صہیب قال سمعت انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ - فرمایا کہ سحری کرو پس مقرر سحر کے کھانے میں برکت ہی کہ قوت بخشتا ہی روزہ دار کو بھوک کے بلا کراہت اور اظہار عبودیت کا ہی اپنے حوالے قوت پر کتیہ کرکے **باب** اذا نوی بالنہار صوما - باب اس بیان میں کہ جب نیت کرے روزہ دار روزہ کی دن کو تو روا ہی یا نہ - وقالت ام الدرداء کان ابو الدرداء یقول عندکم طعام فان قلنا لا قال فانی صائم ثم یمضی ہذا ام درداء نے کہا کہ تھا ابو درداء نے کہا کہ تھا ابو درداء پوچھا کرتا دن کو کیا تمہارے پاس کھانا ہی - اگر ہم کہتے کہ نہیں تو کہتا کہ میں آج روزہ دار ہوں وفعلہ ابو طلحۃ وابو ہریرۃ وابن عباس وحذیفۃ اور کیا ہی یہہ عمل ان چار شخص نے جو عود اصحی سے ہیں - اس سے معلوم ہوا کہ شب سے نیت کرنی شرط نہیں - یہہ بات روزہ نفل میں بالاتفاق ہی اگر گے روا ہی ہو مگر ایک جماعت ذاہلہ کی اسطرف گئے ہیں کہ بعد زوال کے بھی روا ہی **مترجم** کہتا ہی کہ امام مالک کے پاس نفل روزے کی نیت بھی شب سے کرے انکی سند وہ حدیث ہی جو حضرت نے فرمایا لا صیام لمن لم یبیت الصیام قبل طلوع الفجر - وہ انکے نزدیک ہی بحکم حدیث الاعمال بالنیات قسط دلکل امرئ ما نوی ہو سو لہا فاستبقوا الخیرات **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا ینادی فی الناس یوم عاشوراء ان من اکل فلیتم او فلیصم - مقرر بعث خدا نے جیسا ایک مرد کو کہ ندا کرے لوگوں میں عاشورے کے دن یہہ کہ جو شخص کھا لیا چاہیئے کہ روزے کو تمام کرے یا روزہ رکھے یعنے امساک کرے یہہ شک راوی کا ہی اور یہہ جہت ہے حرمت روزے کی جیسا کہ شک کے روز افطار کیا ہو اور اسکے بعد ظاہر ہوا کہ وہ رمضان کا روزہ ہی تو امساک کرے **ومن لم یاکل فلا یاکل** اور جو شخص نہیں کھایا ہی سو نکھاوے اور روزہ رکھے - اور جسکے پاس روزہ عاشورہ کا فرض تھا دلیل لیتا تھا کہ نیت روزہ فرض کی بھی دن کو روا ہی اور قصد مؤلف کا اس باب کے عقد کرنے سے بھی یہی ہی - اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہی اور آیت **کلوا واشربوا حتی تتموا الصیام الی اللیل** بھی نص ہی نیت کرنی شب سے شرط ہونے پر - اسکی تقریر یہہ ہی کہ حق سبحانہ وتعالی نے کہا نے پینے کو طلوع صبح تک مباح کیا ہی - اور کلمہ ثم تراخی کے واسطے ہی - پس بالضرور عزم روزہ کا اسکے بعد ہوگا - اور حدیث اعرابی جو سنن اربعہ میں ابن عباس سے مروی ہی اسکو بھی دلیل لاتے ہیں وہ حدیث یہہ ہی کہ ایک اعرابی نے شک کے روز آیا اور ہلال رمضان کے دیکھنے پر گواہی دی - تب حضرت نے حکم فرمایا کہ منادی ندا کرے کہ جو شخص کھایا ہی باقی دن میں کھاوے اور جسنے کچھ کھایا ہو روزہ رکھے - اور حضرت بھی روزہ رکھے اور یہہ بات بعد بلند ہونے آفتاب کے تھی - اور اصلا منقول نہیں کہ حضرت اس روز شک کے قضا میں فرمائے ہوں - اور حضرت نے لوگوں کو دو قسم پر تقسیم فرمایا اور مقتضا قسمت کا یہہ ہی کہ ہر دو قسم کو ایک حکم ہو - اور اگر ہر دو قسم لغوی معنے میں ہو ایک حکم ہوگا اور عبارت حدیث کی جو پہلی قسم میں لا یاکل اور دوسری قسم میں فلیتم جو آئی ہی وہ اختلاف حکم پر نا ظر ہی - اور ظاہر کلام شارع میں فلیتم معنی شرعی پر ہے نہ لغوی - اور سب علما کے پاس مقرر ہی کہ جب بال شرع کے کلام میں لفظ دو محل پر دایر ہو معنی لغوی و شرعی تب معنی شرعی پر حمل کرنا اولی ہی - پس حمل کرنا اس روزہ کو معنی لغوی پر جو امساک ہی دور ہوگا اور بھی قیاس کرتے ہیں نفل پر - وہ امام مالک کے سوا باتفاق روا ہی - اور کسی فرض و نفل میں نماز و یا روزہ نیت میں فرق نہیں - اور شافعیہ کے پاس شب سے نیت کرنی شرط ہی - اور انکا تمسک اس حدیث کے ساتھ ہی لا صیام لمن لم یبیت الصیام من اللیل - اور اس حدیث کی روایت اصحاب سنن اربعہ نے کی ہی - اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ جب نیت جزو اول میں پائی گئی تو وہ جزو فاسد ہوگا - اسلئے کہ روزہ بغیر نیت کے صحیح نہیں ہوتا ہی - پس لازم آیا کہ باقی

روزہ وصال کی نیت دن کو کرنی نہیں مختار ہی کا اختلاف - صوم وصال

الجزء الثامن

روزہ بھی فاسد ہو۔ وگرنہ لازم آتا ہی جزو اول بھی صحیح ہو اور فاسد صحیح کے ساتھ منقلب ہووے اور یہہ تو روا نہیں۔ حنفیہ اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ اس حدیث میں بہت اختلاف واقع ہوا ہی اختلاف متن کے بعد بعض کہتے ہیں کہ موقوف ہی اور بعض مرفوع۔ اور دارقطنی کہتا ہی کہ متفرد اس حدیث کے ساتھ عبداللہ بن عباد ہی نضل ہے۔ اور اسناد میں اسکے سخن کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباد غیر مشہور ہے۔ اور یحی بن ایوب جو اسکے رجال اسناد سے ہی قوی نہیں۔ ابن حبان کہتا ہی کہ عبداللہ بن عباد بصری قلب کرتا ہی اخبار میں۔ اور روایت کی ہی اس نے روح بن الفرج ایک نسخہ احادیث موضوعہ کا۔ اور بر تقدیر صحت محمول ہی نفی فضیلت و کمال پر جیسا کہ حدیث لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد اور لا وضوء لمن لم یسم نہیں نماز ہمسایہ مسجد کو مگر مسجد میں۔ اور نہیں ہی وضو اس شخص کے لئے جو تسمیہ نکہا۔ اور یہہ تو جبھی اس تقدیر پر ہی کہ من اللیل متعلق ساتھ لم نیوکے ہو۔ اور اگر متعلق بصیام ہو معنے اور ہوتا ہی اور ہی توجیہ ضروری ہی کتاب و سنت کے ساتھ موافقت کے لئے جیسا کہ معلوم ہوا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ شب سے نیت کریں تو جزو اول بے نیت واقع ہوا پس فاسد ہی۔ پوشیدہ نرہے کہ فساد روزہ کا اکل و شرب اور جماع کے ساتھ ہی اور وہ جو لازم آتا ہی کہ آخر شب جزء صوم ہی یہہ جزئیت تو ثابت نہوی قرآن سے۔

باب الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا باب بیان حکم میں اس روزہ دار کے جو صبح کی حالت جنابت میں

حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حِينَ دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ وَأَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتَاهُ۔ عبدالرحمن نے خبر دی مروان بن حکم کو کہ بی بی عائشہ و ام سلمہ نے خبر دی اسکو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔ مقرر تھے حضرت کہ آپ کو صبح پاوی جس حال میں کہ آپ جنب رہتے قربت سے اپنے اہل کے پس غسل کرتے اور روزہ رکھتے ان ہر دو بی بیوں کے قول میں جو من اہلہ آیا نہ منافی سبب جیاکے ہی بطور التفات کے ہی تکلم سے غیب کے طرف وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ۔ مروان نے عبدالرحمن سے کہا کہ میں خدا کی قسم دیتا ہوں تجھ کو کہنا ہی مقابلہ میں ابوہریرہ کے اور مروان اسوقت معاویہ کے طرف سے حاکم مدینہ تھا۔ تقرعن بفتح تا و سکون قاف و راء بمعنی تقیلہ تقریع سے ہی تعنیف و سرزنش کے معنے میں۔ اور دوسری روایات میں فاورد سے آیا ہی تفریع سے تخویف کے معنے میں فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَدَّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ۔ پس ابوبکر نے کہا کہ عبدالرحمن نے اس بات کو مکروہ رکھا۔ پھر ہمکو اتفاق پڑا جمع ہونیکا ذوالحلیفہ میں اور اس جگہہ ابوہریرہ کے لئے ایک زمین زراعت کی تھی فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا وَلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ پس عبدالرحمن نے ابوہریرہ سے کہا مقرر میں ایک بات کا تیرے سے ذکر کرنیوالا ہوں اگر مروان اسبات میں مجھ کو قسم نہ دیا ہوتا میں تیرے سے اسکا ذکر نکرتا فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ۔ پس عبدالرحمن نے قول بی بی عائشہ و ام سلمہ کا ذکر کیا فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَعْلَمُ۔ پس ابوہریرہ نے کہا کہ اسیطرح حدیث کی مجھ سے فضل بن عباس نے اور وہ تو افضل اور دانا رہی تیرے سے۔ یعنے وہ جو میں کہتا ہوں کہ جو شخص کہ صبح کو پاوے اور وہ جنب ہو تو اسکا روزہ صحیح نہیں اسکی روایت فضل نے مجھ سے کی ہی اور میرا اعتماد اسپر ہی وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ۔ ہمام بن منبہ و سالم بن عبداللہ بن عمر نے ابوہریرہ سے لایا ہی کہ تھے پیغمبر خدا حکم فرماتے ہمکو افطار کا۔ مولف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ پہلی روایت جو بی بی عائشہ و ام سلمہ سے آئی ہی مازروا اسناد کے قوی تر ہی اسلئے کہ طرق کثیرہ سے پہنچی ہی۔ اور روایت ازواج مطہرہ کی اس باب میں روایت سے راجح ہی۔ اور ابن جریج کی روایت میں آیا ہی کہ ابوہریرہ نے کہا آیا عائشہ صدیقہ و ام سلمہ نے کہا ہی۔ کہا ہاں پس ابوہریرہ نے کہا کہ وہ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ اور ابن جریج نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ ابوہریرہ نے اگے جو فتوی دیتا تھا اس سے رجوع کیا۔ اور حدیث فضل بن عباس کے حکم کو منسوخ جانا

باب الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ باب بیان حکم میں ہمآغوشی روزہ دار کے عورت کے ساتھ چھونے سے بدن کے سوا سے جماع کے وَقَالَتْ عَائِشَةُ يُحَرِّمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا بی بی عائشہ نے کہا ہی کہ حرام ہی مرد صائم پر

الجزء الثامن

فرج عورت کی یعنے جماع کرنا **حدثنا** سلیمان بن حرب عن شعبة عن الحکم عن ابراهیم عن الاسود عن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یقبل ویباشر وهو صائم ابی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت بوسہ دیتے اور ہمرآغوشی کرتے حالانکہ صائم رہتے وکان املککم لإربه اور تھے تم سب سے الگ زیادہ اور غالب زیادہ اپنی حاجت پر۔ اس کلام مین اشارہ ہی کہ بوسہ اور ہمرآغوشی کا جواز اس شخص کے لئے ہی کہ وہ شخص اپنی خواہش پر غالب رہے اور جماع کہ انزال کریگا اور جماع کے لئے بے اختیار نہو ویگا اگر ہمرآغوشی سے انزال ہو روزہ باطل ہوگا۔ ارب بکسر ہمزہ وسکون را آے اور ہمزہ کے فتحہ سے حاجت کے معنے مین ہی۔ اور فتح سے عضو مخصوص ہے وقال ابن عباس مارب حاجة اور ابن عباس نے کہا کہ مارب حاجت کے معنے مین ہی۔ اور مارب جو قرآن مین حاجات کے معنے مین ہی وقال طاؤس غیر اولی الإربة الأحمق الذی لا حاجة له فی النساء اور غیر اولی الاربۃ کی تفسیر مین کہا ہی کہ وہ احمق ہی کہ جسکو عورات کی حاجت نہو **باب** القبلة للصائم باب حکم مین بوسہ دینے صائم کے قال جابر بن زید إن نظر فأمنی یتم صومه جابر بن زید نے کہا کہ روزہ دار نے نظر کی پس منی خارج ہوئی تو اپنے روزہ کو تمام کرے۔ یعنے جو منی کہ بے اختیار نکلے اس سے روزہ باطل نہین ہوتا ہی **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی عن هشام قال اخبرنی ابی عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم ح وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیقبل بعض نسائه وهو صائم ثم ضحکت ہشام نے کہا کہ مرے باپ عروہ نے خبر دی بی بی عائشہ سے اور بی بی نے حضرت سے وحدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام عن ابیه عن عائشة قالت ان کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لیقبل بعض نسائه وهو صائم ثم ضحکت بی بی عائشہ نے کہا مقرر تھے حضرت برابر بوسہ دیتے اپنے بعض بی بیونکو جس حال مین کہ روزہ دار رہتے پس بی بی نے خندہ کیا۔ یہہ ہنسنا تنبیہ ہی اس بات پر کہ صاحب قصہ آپ ہی تھین پس ابلغ ہی وثوق واعتماد مین اپنی حدیث پر۔ یا وہ ہنسنا بسبب حیا کے تھا جو ایسے امور مین لاحق ہوتا ہی خصوص مرد کے ساتھ کہنے کے وقت ہر خندہ وہ محروم ہو۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ہنسنا تعجب کی راہ سے تھا اس شخص سے جو اسکا خلاف کرے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن هشام بن ابی عبد الله قال حدثنا یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة عن زینب بنت ام سلمة عن امها قالت بینما انا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الخمیلة إذ حضت بی بی ام سلمہ نے کہا درمیان اس حال کے کہ تھی مین حضرت کے ساتھ ایک چادر ریشہ دار مین ناگاہ حیض کی فانسللت فأخذت ثیاب حیضتی فقال أنفست قلت نعم پس مین نے آپ کو کھسکی چادر کے اندر سے اور سمیٹ لئے اپنے کپڑے حیض کے جو اسوقت پہنی تھی۔ پس آپ نے فرمایا کہ کیا ہی تیرا حال آیا تو نے حیض کی مین نے کہا ہان نفاس بھی حیض کے معنے مین آیا ہی۔ اور مؤلف علیہ الرحمہ نے ابواب حیض مین ترجمہ مین کہا **باب** من سمی النفاس حیضا جو شخص کہ نام رکھا نفاس کا حیض اور یہی حدیث لائے فدخلت معه فی الخمیلة پس آئی مین حضرت کے ساتھ چادر مین وکانت هی ورسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسلان من إناء واحد اور تھین ام سلمہ اور حضرت غسل کرتے ایک ظرف سے وکان یقبلها وهو صائم اور تھے حضرت اس بی بی کو بوسہ دیتے جس حال مین صائم تھے۔ یہہ کلام بھی ام سلمہ کا ہی حیا کی راہ سے اپکو بطور غائب کے ذکر کیا اور ہو سکے کہ کلام راوی کا ہو **ف** اس سے معلوم ہوا کہ شرب سے روزہ فاسد ہوتا ہی نہ اوائل شرب سے جیسے مضمضہ الیسا ہی جماع سے روزہ فاسد ہوتا ہی نہ اوائل جماع سے جیسے بوسہ مگر ہو سکے انزال ہو کہ موجب فساد صوم کا ہی ہان اگر مذی نکلے روزہ فاسد ہوگا شافعیہ وحنفیہ کے پاس مگر مالکیہ کے پاس مستحب قسطلانی **باب** اغتسال الصائم باب غسل کرنے مین صائم کے وبل ابن عمر ثوبا فألقی وهو صائم تر کیا ابن عمر نے کپڑے کو پس ڈالا آپ پر پڑا ڈالا گیا اسپر حالانکہ وہ صائم تھا۔ ان سب اقوال وافعال کو جو ترجمہ کے بعد نقل کیا اس جہت سے ہی کہ یہہ امور گو کہ منافات روزہ کے ساتھ رکھتے ہین غسل قبیل سے ہین ودخل الشعبی الحمام وهو صائم اور شعبی حمام مین آیا حالانکہ وہ صائم تھا وقال ابن عباس لا بأس أن یتطعم القدر أو الشیء اور ابن عباس نے کہا کچھ مضائقہ نہین روزے مین یہہ کہ چکھے روزہ کا طعام یا کچھ اور سکا ذائقہ اور طعام کے کسی چیز کو چکھے عطف عام ہی خاص پر وقال الحسن لا بأس بالمضمضة والتبرد للصائم اور حسن بصری نے کہا کچھ پروا نہین منہہ مین پانی لینا اور آپ کو پانی سے سرد کرنا غسل وغیرہ سے روزہ دار کے لئے وقال ابن مسعود إذا کان یوم صوم أحدکم فلیصبح دهینا مترجلا اور ابن مسعود نے کہا جسوقت کہ تمہارے سے کسی کے صوم کا روز ہو۔ پس صبح کرے جس حال مین کہ روغن ملا اور شانہ

الجزء الثامن

کیا ہی گویا وہ اسطے پوشیدہ کرنے صوم کے ہی - اور جو سلف صالح کے لئے روزہ عمدہ شانہ اور سرمہ سے تحمل کرنی مستحب لکھے ہیں وہ بھی اسی جہت سے ہی کہ روزہ کا اثر جو خشوعت اور چہرے کے رنگ کا تغیر ہی کسی پر ظاہر نہو اور روزہ جو خاص خدا کے لئے ہی کوئی اس سے آگاہ نہو وَقَالَ اَنَسٌ اِنَّ لِیْ اَبْزَنًا اَتَقَحَّمُ فِیْهِ اور انس نے کہا کہ میرا ایک آبزن ہی میں بگڑا سیمیں ڈالتا ہوں یعنے اسمیں بیٹھتا ہوں آبزن پانی کا ایک برا ظرف ہی کہ اسمیں بیٹھتے ہیں جسم پانی میں ڈوبتا ہی - آبزن بفتح ہمزہ و سکون باء موحدہ و فتح زا و نون مدہ و قصر کے ساتھ دو روایت ہین - اصل میں لفظ فارسی ہی مرکب آب و زن سے غالبًا عورتین گھروں میں استعمال کرتے ہیں - اَتَقَحَّمُ فتح ہمزہ و راء و نا و فوقانیہ و قاف مفتوح و حاء مہملہ مشددہ او میم سے داخل ہونے اور غوطہ مارنے کے معنے میں ہی وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ یَسْتَاكُ اَوَّلَ النَّهَارِ وَاٰخِرَهُ وَلَا یَبْلَعُ رِیْقَهُ اور ابن عمر نے کہا کہ مسواک کرے شروع روز میں اور آخر روز میں اور نہ نگلے آب دہن کو - گویا مراد اسیوقت ہی کہ پانی منہ میں لیکے مسواک کرتا ہی تب آب دہن کو آب وضو کے ساتھ حلق میں پہنچاوے واللہ اعلم -

وَقَالَ عَطَاءٌ اِنِ ازْدَرَدَ رِیْقَهُ لَا اَقُوْلُ یُفْطِرُ عطا بن ابی رباح نے کہا کہ اگر روزہ دار اپنا آب دہن نگل جاوے میں نہین کہتا ہون کہ روزہ افطار ہوا ہی کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہین اور حنفیہ کے پاس دانتون مین لگی ہوی غذا کی چیز نگل جاوے تو بھی روزہ فاسد نہین ہوتا کیونکہ وہ آب دہن کے جاے پر ہی جس سے بچنا ممکن نہین لیکن شافعیہ کے پاس اس سے بھی روزہ فاسد ہوگا قسطلانی وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَا بَاْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ ابن سیرین نے کہا کہ کچھ پروا نہین کبھی مسواک کرنے سے قِیْلَ لَهُ طَعْمُ الْمَاءِ لَا تَجِدُهُ وَاَنْتَ تَمَضْمَضُ بِهٖ ابن سیرین سے کہا گیا کہ کبھی مسواک مین ایک قطرہ ہی ابن سیرین نے کہا پانی مین بھی ایک قطرہ ہی تو اس سے مضمضہ کرتا ہی قَالَ اَنَسٌ وَالْحَسَنُ وَاِبْرَاهِیْمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ لَا بَاْسَ انس و حسن و ابراہیم نخعی نے سرمہ لگانے مین روزہ دار کے کچھ حرج نہین کہا ہی حنفیہ و شافعیہ کا - اور مالکیہ و حنبلیہ کہتے ہین کہ اگر سرمہ کے ساتھ کوئی چیز مخلوط ہوا اور حلق مین جاوے روزہ ٹوٹ جاویگا **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِیْ بَكْرٍ فَلَمَّا قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فِیْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ عروہ اور ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے مروی ہی کہ بی بی عایشہ نے کہا کہ حضرت کو پاتے فجر رمضان مین جس حال مین کہ جنب رہتے بغیر احتلام کے غسل کرتے اور روزہ رہتے - غیر احتلام کا قید اتفاقی ہی ورنہ مشہور وہ ہی کہ انبیا کو احتلام نہین ہوتا ہی کیونکہ وہ شیطان کی بازی ہی سو یہ انبیا کے حق مین جایز نہین قسطلانی - اور تنبیہ ہی اس بات کے ساتھ کہ جنابت ایسا امر نہین کہ فراموشی سے ہوا ہو **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْمُغِیْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاَبِیْ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ قَالَتْ اَشْهَدُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ یَصُوْمُ بی بی عایشہ نے کہا کہ گواہی دیتی ہون مین حضرت پر کہ مقرر تھے حضرت کہ صبح کرتے جس حال مین کہ جنب ہوتے جماع سے نہ احتلام سے پس روزہ رکھتے اس روز فَدَخَلْنَا عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ پس ہم آئے ام سلمہ پر وہ بھی بولی عایشہ صدیقہ کے مانند **بَابُ** الصَّائِمِ اِذَا اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا باب حکم مین، روزہ دار کے جسنے کہا وے یا پیوے فراموشی سے وَقَالَ عَطَاءٌ اِنِ اسْتَنْشَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِیْ حَلْقِهٖ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنْ لَمْ یَمْلِكْ اور عطا نے کہا کہ اگر کسی نے وضو مین پانی ناک مین لیا وہ اسکے حلق مین آیا کچھ پروا نہین اگر اسکے پلٹنے پر قادر نہو مشہور اہل مذاہب سے یہی ہی کہ اسکو خطا کہتے ہین نہ سہو اور حکم خطا کا قضا ہی فقط - قَالَ الْحَسَنُ اِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ اور حسن نے کہا کہ اگر روزہ دار کے حلق مین مکھی داخل ہوی تو اسپر کچھ نہین وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ اِنْ جَامَعَ نَاسِیًا فَلَا شَیْءَ عَلَیْهِ اور مجاہد اور حسن نے کہا کہ اگر جماع کیا جس حال مین کہ فراموش کیا تھا روزہ کو پس اسپر کچھ چیز نہین قضا و کفارہ سے اور یہہ فراموشی سے کھانیکا حکم رکھتا ہی اور حنابلہ کہتے ہین کہ اسپر قضا اور کفارہ ہر دو ہی فراموشی سے جماع کرنے یا عمدًا اور اسکے خلاف بھی امام احمد سے روایتین آئی ہین قسطلانی **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جو شخص کہ فراموش کیا روزہ پس کھایا یا پیا تھوڑا ہو یا بہت پس تمام کرے روزے کو سو اسکے نہین کہ خدا تعالی اسکو کھلایا اور پلایا اپنی روزی - اور یہہ حصر دلالت کرتا ہی کہ بندے کو سہو مین مدخل نہین اور اطعام الٰہی سے بندے پر آسانی ہی اسی جہت سے سہو موا خذہ نہین **بَابُ** السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْیَابِسِ لِلصَّائِمِ

الجزء الثامن

باب جایز ہونے میں کچی اور سوکھی مسواک کے روزہ دار کے لئے وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ عامر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا کہ مسواک کرتے تھے حالانکہ وہ صائم تھے اتنے بار کہ شمار نہیں کر سکتا ہوں۔ شک راوی کا ہی کہتے ہیں کہ یہ اس حدیث کا عاصم بن عبداللہ یہ ری۔ مؤلف رحمہ اللہ کہتا ہی کہ وہ منکر الحدیث ہی۔ لیکن ترمذی نے اسکو حسن کہا اسی جہت سے مؤلف نے یہ صیغہ مجہول لایا کہ۔ لالت تمریض و تضعیف پر کرتا ہی وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ ابو ہریرہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں مشقت والوں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا اور واجب ٹھہراتا میں اوپر مسواک کرنا ہر وضو کے پاس۔ یہ بات عام ہی اور شامل ہی حالت صوم و غیر صوم کو۔ زوال سے آگے اور اسکے بعد اور مسواک خشک سے یا تر وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ اور روایت کی گئی ہی مانند اس روایت کے جابر سے و زید بن خالد سے۔ اور تخصیص نہیں کی ہی حضرت نے اس حکم میں صائم کی غیر صائم سے وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكُ مُطْهِرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ فرمایا مسواک کرنا پاکی ہی منہ کے لئے اور خوشنودی ہی پروردگار کی۔ مطہر بفتح میم مصدر ہی معنے پاک کرنیوالے کے۔ اور بکسر میم معنے آلہ پاکی کے اور مرضاۃ مصدر ہی معنے میں موجب رضا کے وَقَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيقَهُ اور عطاء و قتادہ نے کہا کہ اسکا لعاب نگلیں حدثنا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ابو عبداللہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو معمر نے کہا کہ خبر دی مجھ کو زہری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عطاء بن یزید نے حمران سے کہا کہ میں نے عثمان بن عفان کو دیکھا کہ وضو کیا اور اپنے ہر دو ہاتھ پر تین بار پانی ڈالا پس مضمضہ کیا اور ناک جھڑکی پھر کی پھر دھویا منہ کو تین بار۔ پھر دھویا بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار۔ پھر دھویا دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار۔ پھر مسح کیا اپنے سر کو تین بار پھر دھویا بائیں پاؤں کو تین بار۔ پھر کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا آپ نے اس میرے وضو کے مانند۔ پھر کہا کہ جس نے وضو کیا اس میرے وضو کے مانند اور پڑھی دو رکعت جس حال میں کہ حدیث نہ کرے نفس اپنا ساتھ کسی چیز کے ان دو رکعت میں بخشا جائیگا اسکے لئے وہ جو کہ آگے کیا ہی گناہ۔ مراد حدیث نفس سے برے خطرات ہیں کہ جنکے دفع کرنے پر قادر ہی۔ ریا اور عجب بھی اسمیں داخل ہی۔ لاکن تدبر اور تفکر قرآن مجید کے معانی میں اور وعظ و دعائیں جو پڑھتا ہی یا سنتا ہی امام سے اور خوف و خشیت امور اخروی کی حدیث نفس میں داخل نہیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ مؤلف علیہ الرحمہ نے اس باب میں اقوال موقوف و مرفوع اور حدیث مسند کے جو صریح دلالت ترجمہ پر کرتے ہیں مستدلال الا یا مطلقاً مسواک کی سنیت پر خشک ہو یا تر۔ اور اسکے بعد اس معنے کا استنباط لفظ مضمضہ سے کیا جو ابلغ ہی کچی مسواک سے۔ اصل میں یہ مستدلال ابن سیرین سے ہی کہ جب اسکو کہے کہ مسواک بھی طعیم رکھتی ہی اسنے کہا کہ پانی بھی ایک طعم ہی جیسا کہ گذرا۔ کرمانی اس حدیث کی تطبیق ایسی کی ہی کہ توضا یعنے وہ وضو کامل ہی سنتوں کو جامع اور ان سنتوں سے مسواک بھی ہی۔ اور وہ عامتر ہی کہ تر ہو یا خشک۔ اور یہ مستدلال نہایت ضعیف تر ہی اسلئے کہ مقصود صائم کے لئے مسواک کی سنیت کا اثبات ہی۔ اور اس حدیث میں اگر دوسرے سنن مذکور ہوتے تب بھی یہ کا اثبات ایک تکلف رکھتا تھا علاوہ کہ وہ سنتیں مذکور ہوئے اور تعرض مسواک کے ساتھ ہوئے **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ حضرت نے فرمایا جس کو کوئی تمہارے سے وضو کرے تو چاہیئے کہ اپنے سوراخ بینی میں پانی لاوے **وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ** اور فرق نہ کیا درمیان صائم و غیر صائم کے۔ اگر صائم کو روا ہوتا البتہ فرق کرتے۔ منخر بفتح میم و سکون نون و کسر خاء معجمہ ہی اور کبھی میم کو کسر بھی دیتے ہیں خاء کی متابعت سے معنے ہیں سوراخ بینی کے **وَقَالَ الْحَسَنُ بَاسٌ فِي السَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلُ** اور حسن بصری نے کہا کہ صائم کے ناک میں دوا ٹپکانے میں کچھ اندیشہ نہیں اگر اسکے حلق میں نہ پہنچے

الجزء الثامن

اور سر کا وَقَالَ عَطَاءٌ اِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَا فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ اِنْ لَمْ يَزْدَرِدْ رِيْقَهُ عطاء نے کہا کہ پانی منہ میں لیکر پھینک دے اس چیز کو جو اسکے منہ میں ہی تو روزے کو کچھ ضرر نہیں کرتا ہی اگر نگلے آب دہن اپنا وَمَا بَقِيَ فِي فِيْهِ اور حالانکہ باقی رہا ہو اسکے منہ میں کچھ پانی۔ ابن بطال نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ لفظ ذا قلم ناسخ نے زیادہ کیا ہو اور اصل وہ ہی وَمَا بَقِيَ فِي فِيْهِ یعنے کچھ چیز باقی رہی ہی اسکے منہ میں وَكَانَ يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنْ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا اَقُوْلُ اَنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ اور کچا پے مصطکی پس اگر اسکے لعاب کو نگلے میں نہیں کہتا ہوں کہ ناقض روزہ ہی ولیکن اس سے منع کیا گیا ہی اور بعض روایات میں یمضغ بغیر کاف کے ہی اور روایت اولیٰ اولیٰ ہی اور علک بکسر مہملہ وسکون لام مصطکی ہی **بَابُ مَا اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ**

باب اس بیان میں کہ کیا حکم ہی اسکا کہ جسنے جماع کیا رمضان میں جماع کیا۔ اکثر نسخوں میں باب تنوین کے ساتھ ہی اور کلمہ ما نہیں۔ بہر تقدیر جواب وہ ہی کہ کفارہ دے ویدکر

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ اور ذکر کیا جاتا ہی ابوہریرہ سے رفع اس حدیث کا۔ اس تقدیر پر رفعہ مفعول مالم یسم فاعلہ ہی اور من افطر بدل ہی ضمیر سے بعض رفعہ بصیغہ فعل ماضی تصحیح کیا پس جملہ حالیہ ہی متاخر رتبہ مفعول مالم یسم فاعلہ سے قول مذکور کا مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِنْ صَامَهُ جو شخص کہ افطار کیا ایک روز رمضان کا بغیر عذر کے اور نہ بیماری سے تو نہ کر سکے قضا اسکی اگر روزے رکھے سال بھر روزہ رکھے

وَبِهٖ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ابن مسعود نے بھی ایسا ہی کہا ہی یعنی ابن مسعود سے بھی جیسا کہ شارح مشکوۃ نے کہا۔ اور بعضوں نے کہا کہ معنے یہ ہیں کہ ایک سال کے نفل روزے ایک روزہ فرض کا ثواب نہیں رکھتے ہیں نہ یہ کہ ایک روزہ فرض کا قضا ہوں بلکہ ایک روزہ فرض کا قضا ہی ایک روزے کے روزہ رکھنا ہی کہ قضا کرے

وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالشَّعْبِيُّ وَابْنُ جُبَيْرٍ وَاِبْرَاهِيْمُ وَقَتَادَةُ وَحَمَّادٌ يَقْضِيْ يَوْمًا مَكَانَهُ اور سعید بن مسیب اور شعبی اور ابن جبیر اور ابراہیم اور قتادہ اور حماد نے کہا ہی کہ قضا کرے وہ شخص ایک روز اس روز کا جو روزہ توڑا ہی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَمْلٰى عَلَيْنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ اَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ اَحْتَرَقَ

عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ مقرر ایک مرد حضرت کی خدمت شریف میں آیا اور کہا کہ بتحقیق وہ جل گیا فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ اَصَبْتُ اَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ پس فرمایا کیا حال ہی تیرا جو کہتا ہی کہ میں جل گیا۔ اسنے کہا کہ میں اپنی عورت سے رمضان میں جماع کیا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ پس لائی گئی حضرت کے پاس ٹوکرا جسکو عرق کہتے ہیں اور اسمیں کھجور ساٹھ مسکین کے سما جاتے ہیں فَقَالَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ قَالَ اَنَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰا پس فرمایا کہاں ہی جلا ہوا۔ اسنے کہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہ اسکو لے اور مساکین پر تصدق کر۔ اس حدیث کا ایک تتمہ ہی کہ اسکے بعد مذکور ہوگا

بَابُ اِذَا جَامَعَ فِيْ رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ باب اس بیان میں کہ جسوقت جماع کرے رمضان میں اور نہ ہو اسکے پاس کوئی چیز کہ صدقہ کیا جاوے اسپر تو چاہیے کہ اسکا کفارہ دے

حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ ابوہریرہ نے کہا کہ ہم اس حال کے کہ حضرت کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک مرد آیا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ لِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ پس کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہوا۔ فرمایا کہ تیرا کیا حال ہی۔ کہا میں نے اپنی عورت سے جماع کیا حالانکہ میں صائم تھا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا پس حضرت نے فرمایا آیا تو پاتا ہی اور قدرت رکھتا ہی کہ غلام آزاد کرے کہا نہیں قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا پس حضرت نے فرمایا کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے پیاپے دو مہینے روزہ رکھے کہا نہیں قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا فرمایا کہ آیا تو پاسکتا ہی کہ کھانا کھلاوے ساٹھ مسکین کو کہا نہیں قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ ابوہریرہ نے کہا پس تھوڑا وقت پس درمیان اس حال کے کہ تھے ہم اس مقالہ پر لائی گئی حضرت کے پاس ہدیہ ایک زنبیل کہ اسمیں خرما تھا پندرہ اصاع قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فرمایا کہاں ہی وہ سائل اسنے کہا میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا کہ اسکو لے اور صدقہ دے فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ

روزے کی حالت میں جو جماع کیا اسکا کفارہ

يَارَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَابَيْنَ لَابَتِيهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ فَقْرٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي پھر اس مرد نے کہا یا تصدق کروں اس شخص پر جو میرے سے زیادہ محتاج ہو یا رسول اللہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ نہیں ہے درمیان دو لابہ مدینہ منورہ کے کوئی گھر والے میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج - راوی کہتا ہے کہ دو لابہ سے دو سنگستان سیاہ مراد ہے کہ مدینہ مطہرہ کے دو جانب میں ہیں - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنے پر گرسنگی کھائی اگرچہ واقع ہو حاجت نہیں ہوتا ہے فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ پس حضرت ہنسنے لگے یہاں تک کہ ظاہر ہوئے آپ کے دندان مبارک پھر فرمایا کہ تو اسکو کھلا اور اپنے لوگوں کو کھلا خطابی کہتا ہے کہ یہ رخصت اسی مرد کے حق میں تھی یا اگر یہ حکم منسوخ ہوا - اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب حضرت کو معلوم ہوا کہ اسکے لوگ بہت محتاج ہیں حکم فرمایا کہ انہیں کو دیدو - اور کفارے کے لئے تاخیر کی - بر ماوی اور کرمانی کہتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث سے ہزار مسئلہ مگر اس سے زیادہ استنباط کئے ہیں - از انجملہ یہ ہے کہ حضرت نے اسکی عورت پر کفارہ نہ فرمایا گویا وہ مفلس ہوگی ف از انجملہ یہ کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص بھول چوک سے یا بے خبری سے یا ناداستگی سے جماع کرے یا وہ روزہ غیر رمضان کا ہو جیسے قضا یا نذر یا نفل تو کفارہ نہیں اور استثنا کیا یعنے ناتھہ سے منی نکالا تو بھی کفارہ نہیں مگر قضا لازم ہوگا اور ساتھہ مسکین کو جو کفارے میں کھانا کھلانا ہے شافعیہ کے پاس ایک ہی وقت برابر ساتھہ کو بھی کھلانا لیکن حنفیہ کے پاس اس سے کم عدد کو متفرق کھلوایا یا ایک شخص کو ساتھہ روز کھلایا تو بھی وہی

بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ هَلْ يُطْعِمُ اَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ اِذَا كَانُوا مُحَاوِيجَ باب جماع میں رمضان میں کہ آیا کھلاوے اپنے عیال کو کفارے سے جبوقت کہ وے محتاج ہوں - مقصود ترجمہ سے باب سابق کے وہ تھا کہ کفارہ ساقط نہیں اگرچہ محتاج ہو - اور اس باب سے قصد یہ ہے کہ طعام کفارے کا اپنے عیال کو دینا یا نہ

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْاٰخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَاَتِي فِي رَمَضَانَ ابوہریرہ نے کہا کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا پس کہا کہ ایک شخص دوسرے کوئی سے واقع ہوا اپنی عورت پر رمضان میں - اخر بروزن سمع ہی معنے میں اخر کے قوم سے اور دور خیر سے - اور بعض کہتے ہیں کہ معنے میں مدبر متخلف کے ہی اور ہمزہ ممدودہ سے بھی آیا ہی فَقَالَ اَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً قَالَ لَا پس فرمایا آیا تو پاتا ہی اس چیز کو کہ آزاد کرے غلام کو کہا نہیں قَالَ اَفَتَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا - قَالَ فَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزَّبِيلُ بوزن رغیف بفتح زا و کسر موحدہ خفیفہ بعد نون ہی - اور زنبیل بوزن صدیق تشدید سے بھی آیا ہی - اور اگر نون زیادہ کریں کسرہ سے پڑھتے ہیں فَقَالَ اَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ قَالَ عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجَ مِنَّا فَقَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ اسکا ترجمہ گذرا بَابُ الْمُتَعَمِّدِ لِلصَّائِمِ باب حکم میں رگ مارنے اور قی کرنے صائم کے وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ حرف کہ قی کرے روزہ دار تو افطار نہ کرے - کہتے ہیں کہ مزدقی بے اختیار یکایکی اسطرح پر کہ غالب آوے اور حلق سے کچھ اسکے شکم میں عود کرے وَاِنَّمَا الْخُرُوجُ وَلَا يُولَجُ نہیں ہی مگر یہ کوئی چیز باہر آتی ہی اور شکم میں نہیں جاتی ہی - یعنے روزہ کوئی چیز شکم میں جانے سے تو ٹوٹتا ہی نہ باہر آنے سے وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ اور ذکر کیا جاتا ہی ابوہریرہ سے کہ روزہ توٹتا ہی - لاکن پہلی روایت صحیح تر ہی بحسب اسناد - اور علماء کے پاس بعض صورت میں قضا ہی اور بعض صورت میں نہیں جیسا کتب فقہ میں بتفصیل مسطور ہے حنفیہ کے پاس غلبہ قے سے تھوڑا ہو یا بہت قضا نہیں - ہاں اگر عمداً قے کرے روزہ فاسد قضا بھی واجب اور امام ابو یوسف کے پاس تعمد کے ساتھہ فساد روزہ میں مہد بھر کرہو نا شرط ہی - اور امام محمد کے پاس ابتدائی قے میں صائم کا قصد معتبر ہی کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہی من استقاء عمدا فعلیہ القضاء یعنے جو عمداً قی کیا اسپر قضا ہی تھوڑا ہو یا بہت قسط وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ الْفِطْرُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ ابن عباس اور عکرمہ کہتے ہیں کہ افطار اس چیز سے ہی کہ شکم میں آوے - اور افطار اس سے نہیں جو باہر آوے - وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ اور تھا ابن عمر کہ خون نکالتے حالانکہ وہ صائم تھے - پھر اسکو ترک کر دیا اور رگ مارتے تھے شب کو وَاحْتَجَمَ اَبُو مُوسٰى لَيْلًا اور خون کھینچا ابو موسیٰ نے رات کو وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاُمِّ سَلَمَةَ اِحْتَجَمُوا صِيَامًا ذکر کیا جاتا ہی ان میں بزرگوں سے کہ رگ مارے اور حالانکہ روزہ دار تھے وَقَالَ بُكَيْرٌ

الجزء الثامن

كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا يَنْهَى اور کہ ہم پچھنا لگاتے تھے نزدیک بی بی عائشہ کے۔ پس ہم منع نہ کیے جاتے تھے وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا اَلْفِطْرُ الْحَاجِمِ وَالْمَحْجُومِ اور روایت کی گئی ہی حسن بصری سے کہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ سے ہی کہ کہا افطار کرے رگ مارنیوالا اور رگ مارا گیا۔ امام احمد نے اخذ کیا اس حدیث کے ظاہر سے اور ائمہ ثلثہ اسکے خلاف پر گئے ہیں۔ اور اس حدیث کے معنے کئے کرتے ہیں کہ حاجم و محجوم تعرض افطار کریں۔ لاکن محجوم ضعیف کے اور حاجم اسلئے کہ نہیں بچتا کوئی چیز داخل شکم ہو اور عرب میں متعارف ہی کہ خون شاخ سے لیتے ہیں حاجم اپنے دم سے کھینچتا ہے اور اس حدیث کی صحت میں سخن ہی۔ اور دارقطنی نے کہا کہ عطا روایت کرنے میں ساتھ اختلاف کیا ہی۔ اور اسیطرح یونس کے باب میں جو حدیث کے راوی ہیں وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ اور مؤلف نے کہا کہ عیاش نے میرے سے کہا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلُهُ عبدالاعلی نے کہا کہ عوف نے کی محمد سے یونس نے حسن سے مانند اسکے قِيلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَعْلَمُ وحسن سے کہا گیا آیا یہ حدیث پیغمبر خدا سے ہی کہا ہاں پس کہا خدا داناتر ہی۔ حسن نے اس حدیث کے رفع میں تردد کیا اور جزم نکیا حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مقرر حضرت نے خون کھینچوایا جس حال میں کہ وہ صاحب احرام تھے اور خون کھینچوایا جس حال میں کہ وہ صائم تھے یہ حدیث پہلی حدیث کی ناسخ ہی قسط حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ انس بن مالک پوچھا گیا کہ آیا حضرت کے وقت تم لوگ حجامت کو ناخوش رکھتے تھے روزہ دار کے لیے کہا نہیں مگر صائم کی ضعف کے جہت سے تا ناتوان نہو اور روزہ سے بازنہ آوے۔ یعنی اگر ضعف نہ لاوے تو ممنوع نہیں اور مکروہ بھی نہیں وَزَادَ شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور زیادہ کیا ہی شبابہ نے اپنی روایت میں بعد ذکر حجامت کے اس جملہ کو بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ باب حکم میں سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي ابن ابی اوفی نے کہا کہ تھے ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر میں ماہ رمضان میں جیسا کہ سیاق روایت کی ہی غزوہ فتح میں۔ پس ایک مرد کو فرمایا کہ وہ بلال تھا کہ یہاں تراویح کے لیے مسترکو پانی سے تر کر قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ بلال نے کہا یا رسول اللہ آفتاب باقی ہی یعنے اسکی روشنی باقی ہی اور وقت افطار کا نہ پہنچا ہی قَالَ فَانْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ پس بلال اترا اور مسترکو پانی سے آمیز کیا۔ پھر حضرت نے اسکو نوش فرمایا۔ بلال نے بار بار جو عرض کی اس لئے تھا کہ اسکا اعتقاد تھا کہ قرص آفتاب غائب ہونے کے بعد اگر روشنی باقی رہے داخل روز ہی اور جزم استبار کہ حضرت ایک کام کے شغل کے طرف مائل رہنے سے نور آفتاب کے طرف پوری توجہ نہیں رکھتے ہیں۔ اور حضرت کے قول کا معنا یہ کہ آفتاب غائب ہونے کے بعد اسکی روشنی کچھ ضرر نہیں رکھتی ہی۔ معتبر غائب ہونا قرص آفتاب کا ہی ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَهُنَا پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے مشرق کے طرف ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو کہ شب آگے آئی اس طرف سے پس تحقیق داخل ہوا روزہ دار افطار کرنے کے وقت میں افطر معنے میں دخل الفطر کے ہی۔ جیسا کہ کہتے ہیں اصبح الرجل داخل فی الصباح تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى متابعت کی ہی سفیان کی جریر و ابوبکر نے شیبانی سے اور وہ ابن ابی اوفی سے قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ابن ابی اوفی نے کہا کہ ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر میں تھا آخر حدیث تک۔ مؤلف علیہ الرحمۃ نے اس حدیث سے استنباط کیا ہی کہ مسافر کو سفر میں روزہ رکھنا روا ہی۔ مالکیہ کے پاس روزہ کی نیت کرکے قبل فجر سفر قصر نکلا تو افطار جایز ہی اگر بعد نیت و بعد فجر نکلا تو افطار جایز نہیں اگر ان پر دو وجہ میں مخالفت کرکے افطار کیا تو قضا واجب ہوگا قسط۔ حنابلہ کہتے ہیں کہ افطار مستحب ہے مذہب حنفیہ یہ ہے کہ روزہ رکھنا افضل ہی جبکہ اس آیت قرآنی کے وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور حضرت کا فعل شریف جو اس حدیث سے ظاہر ہوا۔ اور شرافت وقت میں ذمے کی براءت حاصل ہوتی ہی اور حجامت بھی ہو سکتا ہی۔ اور حکم کرنا حنفیہ کا افضلیت پر اسوقت ہی کہ خوف ہلاکت کا یا بیماری کا فی الحال یا آئندہ ہو۔ اور اسی حدیث پر محمول ہی لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ نہیں نیکی سے روزہ رکھنا سفر میں جیسا کہ مورد حدیث کا اس معنے پر شاہد ہی۔ کہ حضرت

سفر میں روزہ رکھنے کا اختلاف

ایک شخص کو دیکھا کہ بیہوش پڑا ہی اور ایک جماعت اسپر ہجوم کی ہی - تب یہہ حدیث اپنی زبان حق ترجمان پر لائی **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ حمزہ نے کہا یا رسول اللہ
بہی دہپی روزہ رکھتا ہون **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ حمزہ بن عمر نے حضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مین روزہ رکھون
سفر مین - اور تھا حمزہ بہت روزے رکھا کرتا قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ فرمایا اگر تو چاہے روزہ رکھ اور اگر چاہے افطار کر کہ مباح ہی

باب إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ باب اس بیان مین کہ روزہ رکھے چند روز ماہ رمضان سے پھر سفر کرے **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ ابن عباس نے کہا کہ حضرت چلے
مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کی طرف - غزوہ فتح مین بروز چہارشنبہ ماہ رمضان کی دسوین کو - پس روزہ رکھا - جب موضع کدید کو پہنچے افطار کیے اور لوگون نے بھی افطار کیے آپ کے ساتھ
کدید بفتح کاف و کسر اول ایک جگہ ہی مکہ معظمہ سے دو منزل پر قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَالْكَدِيدُ مَا بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ بخاری علیہ الرحمہ نے کہا کہ کدید
ایک پانی کا نام ہی جو درمیان عسفان اور قدید کے ہی **باب** یہہ باب اکثر روایات مین بلا ترجمہ ہی اور روایت مین المسوح کے ساتھ ہی **حدثنا** مُحَمَّدُ
اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ
مِنَ الْحَرِّ ابو درداء نے کہا کہ ہم نکلے پیغمبر خدا کے ساتھ یعنے سفرون مین ایک روز گرمی کے ایام مین یہان تک کہ رکھتا آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر گرمی کی شدت
سے وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ رَوَاحَةَ اور نظر نہین آتا تھا ہمارے درمیان کوئی روزہ دار مگر پیغمبر خدا اور عبد
اللہ بن رواحہ اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سفر مین روزہ رکھنا اور افطار کرنا ہر دو روا ہی **باب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ ظُلِّلَ
عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ باب اس قول نبوی کے کہ کون سایہ کیا گیا اسپر اور سخت ہوی گرمی اسپر لیس من البر الصوم فی السفر یہان بھی اسی سے روزہ سفر
مین **حدثنا** آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْحَسَنَ
بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ محمد بن عبد الرحمن انصاری نے کہا کہ مین نے محمد بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے سنا کہ جابر سے
روایت کی قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ جابر نے کہا تھا پیغمبر خدا ایک سفر
مین پس لوگون کا ایک ہجوم دیکھا جس حال مین کہ مقرر سایہ کیا گیا ہی ایک مرد پر آفتاب سے فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ پس فرمایا کہ یہہ ہجوم کیا ہی کہنے لگے روزہ دار
ہی اسے فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فرمایا نہین نیکی سے روزہ سفر مین یعنے جسوقت کہ روزہ سے ضعف لاحق ہو اور تکلیف مین ڈالے تو چاہیے کہ
روزہ نہ رکھے - اور اس معنے کے طرف اشارہ کیا ہی بخاری علیہ الرحمہ نے ترجمہ مین اور ابواب کے سیاق و سباق مین - اور احادیث سے بھی یہی طرف ظاہر ہین **باب**
لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ باب عیب نہ کیا ہی حضرت کے یارون نے بعض نے اپنے بعض کو
روزہ رکھنے اور افطار کرنے مین سفر مین **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ انس نے کہا کہ تھے ہم سفر کرتے حضرت کے ساتھ - بعض روزہ رکھتے
اور بعض افطار کرتے - پس عیب نکرتا روزہ دار افطار کرنیوالے پر اور افطار کرنیوالا روزہ رکھنے والے پر - اور حدیث مسلم مین واقع ہوا لا عتقاد کرتے تھے کہ جو کوئی اپنے
مین قوت پاوے روزہ رکھے اور یہہ بہتر ہی اسکے لئے - اور جو کوئی ضعف رکھے تو افطار کرے یہہ بھی بہتر ہی اسکے لئے - اور فتح الباری مین کہا کہ یہہ تفصیل معتمد
ہی اور اسمین رفع نزاع ہی **باب** مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ باب بیان اس شخص کے کہ افطار کرے سفر مین تا لوگ اسکو دیکھین اور افطار

الجزء الثامن

میں اسکا تذکرہ کرین **حدثنا** موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو عوانۃ عن منصور عن مجاہد عن طاؤس عن ابن عباسؓ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی بلغ عسفان ابن عباس نے کہا کہ نکلے حضرت مدینہ طیبہ سے طرف مکہ معظمہ کے فتح مکہ کے قصد سے پس روزہ رکھا یہاں تک عسفان کو پہنچے تم دعا بماء فرفعہ الی یدیہ لیراہ الناس پس پانی طلب کیا پس اسکو اٹھایا اپنے ہاتھ سے اسلئے کہ دیکھیں اسکو لوگ فافطر حتی قدم مکۃ وذلک فی رمضان پس افطار کیا یہاں تک کہ قدوم کیا مکہ معظمہ پر اور یہ سفر رمضان میں تھا فکان ابن عباسؓ یقول قد صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر پس تھے ابن عباس کہ کہتے تھے مقرر حضرت نے روزہ رکھا اور افطار کیا پس جو شخص کہ چاہے روزہ رکھے اور جو کہ چاہے افطار کرے۔ یہ حدیث مروی ہے ابن عباس سے ہی اور تحقیق کو پہنچی کہ ابن عباس اسوقت مکہ معظمہ میں تھے اور یہ بھی تحقیق کو پہنچا کہ ابن عباس نے اسکو دس صحابی سے روایت کی ہی **باب وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین** باب بیان حکم میں اس آیت کے کہ حقتعالیٰ نے فرمایا اور ان لوگون پر کہ روزہ کی طاقت رکھین ایک روزے کا بدل طعام ایک مسکین کا ہی ہر روز سے۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور جب روزے ماہ رمضان کے فرض ہوے اور لوگون پر دشوار ہوا تخییر کا حکم ہوا کہ روزہ رکھین اور اگر افطار کرین ایک مسکین کو طعام دین معذورین نے کہا ہی کہ کلمہ لا یہان محذوف ہی اور مثال اس حذف کا کلام عرب اور قرآن مجید میں بھی آیا ہی شیخ فانی کے حق میں اور اس بنا کے حق میں جو امید درستی کی نہین رکھتا ہی۔ اور جو اقوال کہ بخاری علیہ الرحمۃ نے احسن باب میں لاے ہین صیغہ قیل سے تعبیر کی ہی **وقال ابن عمر وسلمۃ بن الاکوع نسختہا** اور ابن عمر و سلمہ بن اکوع نے کہا کہ آیت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کو منسوخ کی آیت شہر رمضان الذی لعلکم تشکرون تک۔ اور اس قول سے جو اسمین ہی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور جو شخص کہ تمہارے سے حاضر ہو یعنے پاوے رمضان کو پس چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔ اور وہ اس امر کا وجوب کے لئے ہی اور یہ ایجاب ناسخ ہوا تخییر کا **وقال ابن نمیر حدثنا الاعمش قال حدثنا عمرو بن مرۃ قال حدثنا ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم** ابن ابی لیلی نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے حضرت کے صحابہ نے اور ابن ابی لیلی نے بہت سے صحابہ عظام کو دیکھا ہی از انجملہ خلفاء اربعہ عثمان ذوالنورین و علی مرتضی رضی اللہ عنہم کو۔ اور ایسی روایت کو مجہول نہین کہتے ہین اس لئے کہ سب عدول ہین **نزل رمضان فشق علیہم فکان من اطعم کل یوم مسکینا ترک الصوم ممن یطیقہ** روزہ رمضان نازل ہوا لوگون پر دشوار آیا اور تھا کوئی کہ طعام دیتا ہر روز ایک مسکین کو ایک روزے کے عوض اور روزہ ترک کرتا ان لوگون سے جو طاقت روزے کی رکھتے تھے **ورخص لہم فی ذلک** اور انکے لئے رخصت ہوئی تھی اس حکم مین **فنسختہا وان تصوموا خیر لکم فامروا بالصوم** پس نسخ کی اس رخصت کو یہ آیت کہ اگر تم روزہ رکھو بہتر ہی تمہارے لئے۔ پس لوگ حکم کئے گئے روزے کے لئے اور واجب کیا گیا۔ اور اس آیت مین اشکال کرتے ہین کہ خیر ہونا تقاضا وجوب کا نہین کرتا ہی اور قسطلانی نے ایک جواب کرمانی سے نقل کیا ہی کہ اس آیت سے مفہوم ہوا کہ روزہ بہتر ہی تطوع کے فدیہ کے ساتھ۔ اور تطوع بفدیہ سنت ہی اس لیل سے کہ سنت سے بہتر نہین ہی مگر واجب انتہی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ آیت وعلی الذین یطیقونہ جو آئی اوائل اسلام مین اس سے تخییر احد الواجبین کی ہی۔ پھر اسمین جو ان تصوموا ارشاد ہوا ترجیح احد الواجبین کی ہوگی۔ اور معنے نہین رکھتی ہی یہ بات کہ کریمہ وعلی الذین یطیقونہ سے فدیہ طعام ایک مسکین کا جو مستفاد ہی وہ سنت ہو۔ اور سنت ہونیکی تقدیر مین بھی وہ سنت دوسری سنت سے بہتر ہوگی۔ اس جہت سے کہ وہ مصالح دینی اور ثواب اخروی کو متضمن ہے۔ اور ظاہر ہی کہ استمثال ظاہر حکم کا جو اس امت کے ساتھ مخصوص آیا اور حرز اسکا فضائل صوم سے جو سابق مین مذکور ہوا ایک مسکین کو طعام دینے سے زیادہ ہی اہل قدرت کو **حدثنا عباد قال حدثنا عبد الاعلی قال حدثنا عبید اللہ عن نافع عن ابن عمرؓ قرأ فدیۃ طعام مسکین قال ہی منسوخۃ** عبد اللہ بن عمر سے مروی ہی کہ انہون نے تلاوت کی اس آیت کو اور کہا کہ یہ آیت منسوخ ہی **ف** یہی ہی مذہب جمہور کا لیکن ابن عباس کے پاس منسوخ نہین بلکہ اسکا حکم باقی ہی بوڈھے اور بوڈھی کے لئے جو طاقت روزے کی نہ رکھے یہی حجت ہی شافعی اور انکے موافقین کی کہ جو شخص برتا پے کے سبب روزے سے عاجز ہو یا وہ شخص کہ روزے کی مشقت اسپر سخت و گران ہو تو صوم اس سے ساقط ہوگا بسبب قول الٰہی کے وما جعل علیکم فی الدین من حرج اور فدیہ واجب خلافا لمالک ولمن وافقہ فسطلانی نے فدیہ برفع و تنوین کے ساتھ ہی اور طعام مرفوع اور مضاف ہی مسکین کے ساتھ بلفظ جمع اور فتح نون سے **باب متی یقضی قضاء رمضان** باب اس بیان مین کہ کب ادا کی

روزے کا فدیہ کے ساتھ منسوخ ہونا

الجزء الثامن

جاوے قضا رمضان کی وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَاسَ اَنْ يُفَرِّقَ لِقَوْلِ اللّٰهِ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ابن عباس نے کہا کہ کچھ پروا نہیں اس بات کی کہ تفریق کی جاوے قضا روزوں کی باانکہ قیاس یہ ہی کہ موافق اصل کے ادا کیا جاوے کہ پے در پے بوجہ قول الٰہی کے جو فرمایا کہ دوسرے ایام میں قضا کریں یہ مطلق ارشاد ہوا سو پیاپی اور متفرق ہر دو کو شامل ہی وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِيْ صَوْمِ الْعَشْرِ لَا يَصْلُحُ حَتّٰى يَبْدَاَ بِرَمَضَانَ اور سعید بن المسیب نے کہا ذوالحجہ کے دس روزوں کے باب میں کہ اچھا نہیں یہاں تک کہ ابتدا کیا جاوے قضا رمضان کی اور وہ تمام ادا ہو وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِذَا اَفْطَرَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ يَصُوْمُهُمَا اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ جب تقصیر اور سستی کی کہ اسپر قضا روزے تھے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا ہر دو کے روزے رکھے۔ یعنے وہ پہلی قضا پر موقوف نہ رکھے۔ اور ابوورزکشیمی کی روایت میں جاؤ کی جگہ پر جائز ہی مشتق جواز سے یعنے دوسرا رمضان بھی گذرے۔ ہر دو کے روزے رکھے وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ طَعَامًا اور مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ نہیں دیکھا ہی ابراہیم نخعی نے اس تقصیر پر طعام فدیہ اور یہی ہی مذہب حنفیہ کا وَيُذْكَرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ يُطْعِمُ اور ابوہریرہ و ابن عباس سے قول سے نقل کیا گیا ہی کہ قضا کی تاخیر و تقصیر پر طعام فدیہ دیوے ایک مسکین کو یہی ہی مذہب شافعی کا فقط ولم يذكر الله تعالى الا الطعام انما قال فعدة من ايام اخر اور ذکر نہیں کیا ہی خدا تعالیٰ نے الا طعام کا اور نہیں فرمایا مگر عدت دوسرے ایام میں۔ یہہ کلام مؤلف علیہ الرحمہ کا ہی ف اس آیت میں اللہ تعالیٰ ذکر طعام نفرمایا حنفیہ کہتے ہیں کہ روزے چھوٹے تو قضا ہی رکھیں لیکن شافعیہ کے پاس اطعام فدیہ بھی جائز ہی وے کہتے ہیں کہ حتعالیٰ ذکر طعام سے سکوت فرمایا بلکہ فدیہ طعام سنت سے ثابت ہی کہ چھے صحابی جنمیں ابوہریرہ و ابن عباس و عمر فاروق داخل ہیں اطعام کا فتوا دیا ہی اگر عذر کے سبب قضا ممکن نہو جیسے ہمیشہ کا مسافر یا دائم المرض اور جب ایسے عذر سے تاخیر ادا کی جائز ہی پس تاخیر قضا کی بطریق اولی جائز ہو فقط

حدثنا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ سے سنا کہ کہتی تھیں کہ رہجاتا مجھ پر روزہ رمضان سے مکرر کان یکون کی تاکید قصہ کے لئے ہی ضمیر کان میں اسطے شان کے ہی۔ بعض کہتے ہیں کہ یکون زائدہ ہی فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهُ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ پس میں استطاعت نہیں رکھتی تھی یہہ کہ قضا کروں مگر شعبان میں قَالَ يَحْيٰى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یحیی نے کہا یعنے یحیی نے یہہ زیادہ کیا ہی کہ بی بی کو قضا روزے رکھنے سے اشتغال حضرت سے تھا اَوْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہہ شک راوی کا ہی کہ من النبی ہی یا وبالنبی۔ اور جب حضرت اکثر شعبان میں روزہ رکھا کرتے۔ شغل واقع ہوتا۔ اور حضرت پر قسمت بھی واجب نہیں تھی **باب** اَلْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلٰوةَ باب عورت حایضہ چھوڑنے میں روزے اور نماز کے قَالَ اَبُو الزِّنَادِ اِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَاْتِيْ كَثِيْرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّاْيِ ابوالزناد نے کہا کہ سنتیں اور وجہیں حق کی بہت سے خلاف رائے یعنے خلاف عقل و قیاس کے آتی ہیں فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا پس مسلمین چارہ نہیں پاتے ہیں اتباع سے ان چیزوں کے جو سنت ہیں اور حق ہیں برخلاف عقل یعنے انکی تبعیت کے سوائے چارہ نہیں کہ اسکی وجہ عقل ادراک نکرے مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ از انجا یہہ ہی کہ حایضہ قضا کرے روزہ اور قضا نہ کرے نماز۔ اور مقتضا عقل کا یہہ ہی کہ ہر دو فرض کی قضا کرے لیکن عقل بانی جو اپنی دریافت کے بخلاف پاوے اسکے لئے کوئی وجہ اور کوئی حکمت نہیں طلب کرتی ہی اور جانتی ہی کہ اسمیں ایک حکمت بالغہ ہوگی۔ اگرچہ اسکو آپ نہ پاسکے **حدثنا** ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ابوسعید خدری نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جواب میں عورات کے کہ عورتوں نے کہا کیا ہی نقصان ہمارے دین کا۔ تب یہہ فرمایا نہیں ہی کہ جسوقت کہ وہ حایضہ ہوتی ہی نماز نہیں پڑھتی ہی اور روزہ نہیں رکھتی ہی پس یہہ دین کی کمی سے ہی **باب** مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ باب حکم میں اس شخص کے وہ مرا اور اسپر قضا روزے ہیں وَقَالَ الْحَسَنُ اِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا يَوْمًا وَاحِدًا جَازَ اور حسن بصری نے کہا کہ کیسے ہوا اور تیس روزے رمضان کے اسکے ذمے پر ہیں پس اگر تیس شخص ایک روز اسکے طرف سے روزہ رکھیں جایز ہی اور متفرد ہی اس قول کہ ساتھ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اَعْيُنَ قَالَ حَدَّثَنَا

ف بلا روزہ ایک کے اور رمضان گذرجانے اور دوسرا رمضان آنے کے تاخیر قضا میں فدیہ بھی ہی یہہ بھی اسلئے کہا کہ یہہ کلام تابعی کا ہی صحابی کا نہیں

ف بلا عذر ایک رمضان کے گذرجانے اور دوسرا رمضان آنے کے تاخیر قضا میں فدیہ بھی ہی یہہ بھی اسلئے کہا کہ یہہ کلام تابعی کا ہی صحابی کا نہیں

ف بلا عذر ایک رمضان کے گذرجانے اور دوسرا رمضان آنے کے تاخیر قضا میں فدیہ بھی ہی یہہ بھی اسلئے کہا کہ یہہ کلام تابعی کا ہی صحابی کا نہیں

اَبِی عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی جَعْفَرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ حَدَّثَہٗ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَۃَ وَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت نے فرمایا
جو شخص کہ مرا اور اسکے ذمے پر روزے ہیں تو روزہ رکھے اسکے جانب سے اسکا ولی اگر چہ اسکے بے اذن ہو۔ امام احمد و شافعی نے ظاہر حدیث پر حکم کیا ہی۔ اور اکثر علما
اسپر ہین کہ کسی کے جانب سے روزہ رکھنا فائدہ نہین رکھتا ہی جیسا کہ نماز کہ وہ عبادت بدنی ہی۔ اور علما نے اس حدیث کی تاویل کی ہی کہ روزہ کا کفارہ مراد ہی ایک مسکین
کو کھانا دینے سے اور یہہ کفارہ بجاے روزے کے ہی سند انکی فتوا بی بی عائشہ و ابن عباس کا ہی کہ انہون نے حکم کیا موتی کے طرف سے ساتھ مسکین روزے کے بدلے کھانا کھلانے
اخرجہ البیہقی و عبد الرزاق قسطہ تابعہ ابن وھب عن عمرو متابعت کی موسی کی ابن وہب عمرو بن حارث سے و رواہ یحیی بن ایوب عن ابی جعفر
روایت کی ہی اس حدیث مذکور کی یحیی نے ابن ابی جعفر سے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا
زَائِدَۃُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ وَعَلَیْہَا صَوْمُ شَہْرٍ اَفَاَقْضِیْہِ عَنْہَا ابن عباس نے کہا کہ ایک مرد حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ مقرر میری مان موتی ہی
اور اسکے ذمے پر ایک مہینے کے روزے ہین آیا اسکے جانب سے مین قضا کرون قَالَ نَعَمْ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُّقْضٰی فرمایا کہ قضا کر اور دین یعنے قرض خدا کا سزاوار تر
ہی کہ ادا کیا جاوے۔ اس حدیث کو مسلم نے صوم مین اور ابو داؤد نے ایمان و نذرین اور اسیطرح نسائی و ابن ماجہ لائے ہین۔ اور مراد قضا سے کفارہ ہوگا جیسا کہ دوسری حدیث مین
تصریح آئی ہی اور ترمذی اسپر گیا ہی قَالَ سُلَیْمَانُ وَقَالَ الْحَکَمُ وَسَلَمَۃُ وَنَحْنُ جَمِیْعًا جُلُوْسٌ حِیْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ سلیمان نے
کہا و حکم و سلمہ نے کہا کہ ہم تینون بیٹھے تھے جسوقت کہ مسلم بطین نے کسیکے ساتھ یہہ حدیث روایت کی قَالَ سَمِعْنَا مُجَاھِدًا یَذْکُرُ ھٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حکم و سلمہ نے
کہا کہ ہم نے مجاہد سے سنا کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کا ابن عباس سے وَیَذْکُرُ عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَکَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطِیْنِ وَسَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ
عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَعَطَاءٍ وَمُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کیا جاتا ہی ابی خالد سے کہ کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے حکم و مسلم بطین و سلمہ بن کہیل نے
انہون نے سعید بن جبیر سے اور عطاء و مجاہد نے ابن عباس سے قَالَ قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُخْتِیْ مَاتَتْ ابن عباس نے کہا کہ ایک عورت نے
حضرت سے عرض کی کہ میری بہن موئی ہی وَقَالَ یَحْیٰی وَاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ اس اسناد سے ابن عباس سے منقول ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری مان موئی ہی وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ
عَنْ زَیْدِ بْنِ اُنَیْسَۃَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّیْ مَاتَتْ
وَعَلَیْھَا صَوْمُ نَذْرٍ اس اسناد سے ابن عباس سے مروی ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری مان موئی ہی اور اسپر روزہ نذر ہی وَقَالَ اَبُوْ جَمْرَۃَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِیُّ
عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَتِ امْرَاَۃٌ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاتَتْ اُمِّیْ وَعَلَیْھَا صَوْمُ خَمْسَۃَ عَشَرَ یَوْمًا اس اسناد سے ابن عباس
سے مروی ہی کہ ایک عورت نے حضرت سے کہا کہ میری مان موئی ہی اور اسپر پندرہ روزے باقی ہین بنا اس حدیث کی ان احادیث کے اختلاف کا وجہ تعدد وقایع ہی جو ابن عباس
انسے خبر دی

وقت افطار

باب مَتٰی یَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ باب اس بیان مین کہ کب روا ہی افطار کرنا روزہ دار کو وَاَفْطَرَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ حِیْنَ غَابَ
قُرْصُ الشَّمْسِ اور افطار کیا ابو سعید خدری نے جسوقت کہ غائب ہوا قرص آفتاب **حدثنا** الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ
بْنُ عُرْوَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مِنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَ النَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا عمر بن الخطاب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسوقت کہ منہہ لائی تیرگی شب کی اس جگہہ سے یعنے مشرق
کے جانب سے اور پیٹھہ دی اور گیا روز اس جگہہ سے یعنے مغرب کے طرف سے وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ اور غروب ہوا آفتاب۔ یہہ قید ہر سہ کے آنے اور دن کے جانے
کے لئے ہی۔ یعنے شب کا منہہ لانا اور دن کا جانا مغروب آفتاب سے یا دین نہ جہت سے غبار اور ابر کے فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ پس تحقیق کہ روزہ دار وقت افطار مین آیا
پس چاہئے کہ افطار کرے اس حدیث مین تعجیل افطار کی ترغیب ہی **حدثنا** اِسْحَاقُ الْوَاسِطِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ اَبِیْ عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ یٰفُلَانُ
قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا سعد اللہ بن ابی اوفی نے کہا کہ ہم نے سفر کیا نبی کے ساتھ جس حال میں کہ آپ روزہ دار تھے۔ پس جس وقت کہ آفتاب غائب ہوا۔ فرمایا بعض قوم کو
یعنے بلال کو کہ ہی فلاں اٹھ اور ستو کو پانی سے ملا ہمارے لئے فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ بلال نے عرض کی کہ اگر آپ شب کریں روزے کو تمام کرو گے
قَالَ اُنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اُنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا بلال نے تین بار ایسا ہی
عرض کی حضرت نے ویسا ہی فرمایا پھر عرض کی کہ مقرر آپ پر روز کی روشنی ہی قَالَ اُنْزِلُ فَاجْدَحْ لَنَا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ حضرت نے فرمایا کہ اترا اور ستو
تیار کر پس بلال اترا اور ستو کو پانی سے ملایا لوگوں کے لئے فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر حضرت نے نوش فرمایا ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ اللَّیْلَ
قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ پھر فرمایا جس وقت تم دیکھو شب کی اندھیری کہ تحقیق منہ پائی اس طرف سے۔ پس مقرر وقت افطار میں یا روزہ دار۔ یہ حدیث
جو سابق میں گذری اسمیں بلال کی تکرار کا عذر بھی مذکور ہوا **باب** یُفْطِرُ بِمَا تَیَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ وَغَیْرِهٖ باب اس بیان میں کہ افطار کرے جس چیز سے کہ میسر
ہو پانی سے اور سوا اسکے۔ مستحب یہ ہی کہ خرمے سے افطار کریں۔ اگر خرما نہ پاویں پانی۔ اور صحت کو پہنچا کہ حضرت نماز سے آگے افطار کرنے رطب سے اگر وہ نہ پائے تر سے۔ اگر
وہ بھی نہ پائے پانی سے **حدثنا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْبَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی
قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ ابن ابی اوفی نے کہا کہ ہم نے سیر کیا حضرت کے ساتھ اور آپ صائم تھے فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَیْتَ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْكَ نَهَارًا قَالَ اَنْزِلْ
فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ پس حضرت نے اشارہ کیا اپنی مبارک انگلی سے مشرق کی جانب۔ اس حدیث میں تین بار کے بعد بلال حضرت کے حکم کا تابع ہوا اور پہلی حدیث میں
چوتھی بار واقع ہوا **باب** تَعْجِیْلِ الْاِفْطَارِ باب اس بیان میں جلدی کرنے میں افطار کے اول وقت میں **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ
فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہینگے جب تک کہ جلدی کریں افطار میں۔ یعنے جس وقت کہ غروب متحقق ہو دیکھنے سے یا دو شخص عادل راست گو کے خبر دینے سے۔ اور ایک قول راجح سے
ایک بھی بس ہی۔ اور اگر فضیلت جان کے تاخیر کرے اور اگر بہتر نہ جانے کچھ مضایقہ نہیں اس لئے کہ مستحب کا خلاف مکروہ نہیں ہوتا ہی ہاں اگر تحقیق غروب میں گمان ہو تعجیل میں
سنت نہیں اگر شک ہو افطار حرام ہوگا۔ ابو ہریرہ نے اس روایت میں زیادہ کیا ہی کہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے تھے۔ ابو داود اور ابن خزیمہ وغیرہما نے روایت کی ہی کہ انکی
تاخیر ستاروں کے نمایاں ہونے تک تھی اور ابن حبان اور حاکم نے حدیث سہل سے روایت کی ہی لَا یَزَالُ اُمَّتِیْ عَلٰی سُنَّتِیْ مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ ہمیشہ رہیگی میری امت
میری سنت پر جب تک کہ انتظار نہ کرے افطار کے لئے ستاروں کے ظاہر ہونیکا **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ
اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَصَامَ حَتّٰی اَمْسٰی ہم حضرت کے ساتھ ایک سفر میں پس روزہ رکھے یہاں
تک کہ شب آئی قَالَ لِرَجُلٍ اُنْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ لَوْ اَنْظَرْتَ حَتّٰی نُمْسِیَ اسنے کہا اگر آپ انتظار کریں یہاں تک کہ آویں شب میں وہ مرد یعنے بلال گویا
بحسب عرف عام قرص آفتاب کے غروب ہونے یا روشنی کے باقی رہنے کو شب نہیں جانتا تھا۔ اور اسوقت حضرت کے فرمانے سے جانا کہ عرف شرع میں شب عبارت غروب آفتاب
سے ہی۔ اور یہ سب تکرار عامۂ مردم کے اطمینان کے لئے ہوگی **باب** اِذَا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ جس وقت کہ کوئی افطار کرے غروب آفتاب
کے شبہ سے رمضان میں اور طلوع کرے آفتاب تو آیا اس روزہ کو قضا کرے یا نہ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رض قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمٍ غَیْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ
بی بی اسماء نے کہا کہ ہم نے افطار کیا حضرت کے مبارک زمانے میں ابر کے دن پھر آفتاب نکلا قِیْلَ لِهِشَامٍ اَمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ ہشام کو
کہا گیا آیا وے لوگ اس روزہ کے قضا رکھنے پر حکم کئے گئے کہا کہ قضا کے سوائے چارہ نہیں۔ بعض روایات میں بدّ بحذف کلمہ لا آیا ہی۔ کہتے ہیں کہ استفہام انکاری ہی
مقدر ہی یعنے قضا سے چارہ ہی۔ اور یہی مذہب ائمۂ اربعہ کا۔ اور کہتے ہیں کہ باقی روز میں اسکو لازم ہی کہ امساک کرے رمضان کی حرمت کی جہت سے

تعجیل افطار

الجزء الثامن

وقال معمر سمعت هشاما لا أدري أقضوا أم لا وسمعت من هشام كما أقول لا أدري أقضوا أم لا وسمعت من هشام كما أقول لا أدري أقضوا أم لا وسمعت من هشام كما أقول

الجزء الثامن

رحمۃ اللہ علیہ بخاری علیہ الرحمۃ نے کہا کہ عثمان بن ہیثم نے کلمہ رحمۃ اللہ علیہ ذکر کیا **باب** التنکیل لمن اکثر الوصال باب بیان میں عقوبت اس شخص کے جو زیادتی کرے ایام میں روزہ وصال کے رواہ انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہی تنکیل کی انس نے حضرت سے **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبد الرحمن ان ابا ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال فی الصوم فقال لہ رجل من المسلمین انک تواصل یا رسول اللہ قال وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقین فلما ابوا ان ینتہوا عن الوصال واصل بہم یوما ثم یوما ثم رأوا الہلال فقال لو تأخر لزدتکم کالتنکیل لہم حین ابوا ان ینتہوا اور یہ مراد ہے مانند عقوبت کے یعنی جس وقت کہ انہوں نے صوم وصال سے باز آنا نہ چاہا **حدثنا** یحیی قال حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن ہمام انہ سمع ابا ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والوصال مرتین ابو ہریرہ نے حضرت سے سنا کہ فرمایا دو بار کہ بچو وصال سے اور وصال کو آپ سے دو بار قالوا انک تواصل قال انی ابیت یطعمنی ربی ویسقین اسکا ترجمہ گذرا۔ **فاکلفوا من العمل ما تطیقون** پس تحمل کرو عمل سے اس چیز کو کہ اسکی طاقت رکھو اکلفوا بضم ہمزہ و سکون کاف و فتح لام نہی باب علم سے التزام کے معنے میں بھی کہتے ہیں **باب** الوصال الی السحر باب جواز میں وصال کے سحر تک۔ یعنے امساک کرنا وقت سحر تک یہ شامل ہے وصال کے بھی نہ حقیقت اسکی **حدثنا** ابراہیم بن حمزۃ قال حدثنی ابن ابی حازم عن یزید عن عبد اللہ بن خباب عن ابی سعید الخدری انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر قالوا فانک تواصل یا رسول اللہ قال لست کہیئتکم انی ابیت لی مطعم یطعمنی وساق یسقین **باب** من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع ولم یر علیہ قضاء اذا کان اوفق لہ اور عمداً نہ کھایا افطار کر نیوالے پر قضا کا۔ جسوقت کہ افطار اسکے حال کے موافق تر ہو مثلاً معذور ہو یا اسکو روزہ بھاری ہو گا۔ اور شیخ ابن حجر نے فعل کیا یہی واو کے بدل را لایا یہی مراد ہر دو کے ایک ہی ہے **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا جعفر بن عون قال حدثنا ابو العمیس عن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ قال اخی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بین سلمان الفارسی وابی الدرداء ابو جحیفہ نے کہا کہ برادری باندھی حضرت نے درمیان سلمان فارسی اور ابو درداء کے فزار سلمان ابا الدرداء فرأی ام الدرداء متبذلۃ پس ملاقات کی سلمان نے ابو درداء کی اور اسکی عورت امّ درداء کو دیکھا ریگین اور میلے کپڑوں میں فقال لہا ما شانک قالت اخوک ابو الدرداء ولیس لہ حاجۃ فی الدنیا پس سلمان نے ام درداء کو کہ کیا حال ہے تیرا جو ترک زینت کرتی ہے بولی تیرے برادر ابو الدرداء کو دنیا میں کوئی حاجت نہیں اور بعض روایات میں فی المدینا کی جگہ فی النساء یعنے عورات کے ساتھ حاجت نہیں رکھتا ہے۔ اور ابن خزیمہ نے بیچ یا وہ کیا ہے کہ وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور شب کو قیام کرتا ہے فجاء ابو الدرداء فصنع لہ طعاما پس ابو درداء آیا اور سلمان کے لئے ایک طعام مہیا کیا فقال کل قال انی صائم پس کہا سلمان نے ابو درداء کو کہ تم بھی کھاؤ بولا ابو درداء کہ میں روزہ دار ہوں قال ما انا باکل حتی تاکل سلمان کہا میں کھاؤنگا نہیں جبتک تو بھی کھاوے قال فاکل کھایا پس کھایا ابو درداء نے سلمان کے ساتھ۔ اس حدیث میں کوئی سوگند کا ذکر نہیں تاترجمہ کے موافق ہو۔ اور کہتے ہیں کہ بخاری علیہ الرحمۃ نے دوسری طریق میں سوگند لائی ہے۔ اور یہاں اسی پر اکتفا کیا۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سلمان کا قول جو ما انا باکل الخ یہی اسمیں قسم مقدر ہے یعنے واللہ ما انا باکل جیسا کہ حدا عزوجل کے قول وان منکم الا واردہا قسم مقدر ہے۔ پوشیدہ نہ رہے کہ کسی حکم کے ثابت کرنے میں دو سری طریق پر تکلف کرنا جو مذکور نہیں بہت بعید ہے اور تقدیر کے قائل ہونا بھی بے دلیل اور بے قرینہ ہے فلما کان اللیل ذہب ابو الدرداء یقوم فقال نم پس جب شب آئی ابو درداء نے چاہا کہ قیام کرے تو سلمان نے کہا کہ سو جا اور پھر اٹھ کر نوافل میں قیام کرے فنام ثم ذہب یقوم فقال نم پس ابو درداء سو یا پھر گیا کہ

الجزء الثامن

نماز میں قیام کرے سلمان کہا کہ سو جا فلما کان من آخر اللیل قال سلمان قم الان فصلیا پس جب آخر شب آئی سلمان نے کہا اب اٹھ پس دونوں نے نماز پڑھی نماز تہجد سلمان نے چاہا کہ سلمان مجاہد بے باز رکھے اور جو تعب کہ عبادت میں کھینچتا اور جو عورت اور انہیں کرتا ہی اس سے فقال له سلمان ان لربك عليك حقا ولنفسك عليك حقا ولاهلك عليك حقا پھر سلمان کہا مقرر تیرے پروردگار کے لئے تجھ پر ایک حق ہی اور تیرے نفس کے لئے تجھ پر ایک حق ہی اور تیری عورت کے لئے تجھ پر ایک حق ہی فاعط کل ذی حق حقه پس دیجئے ہر صاحب حق کو حق اسکا فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فذکر ذلك فقال صدق سلمان پھر آیا اور حضرت کے پاس اسکا ذکر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ سچ کہا سلمان

باب صوم شعبان

باب بیان میں روزہ شعبان کے اور ہمارے نسخہ میں اسکے

حدثنا عبد الله بن یوسف حدثنا مالك عن ابی النضر عن ابی سلمة عن عائشة قالت كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت روزہ رکھتے ہم یہاں تک کہ ہم کہتے کہ پھر افطار کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزہ نہ رکھینگے ومارأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم استکمل صیام شهر الا رمضان اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ تمام کئے ہوں روزے مہینے کے مگر رمضان ومارأیته اکثر صیاما منه فی شعبان اور نہیں دیکھا میں نے حضرت کو کہ اکثر روزہ رکھے مگر شعبان میں

حدثنا معاذ بن فضالة قال حدثنا هشام عن یحیی عن ابی سلمة ان عائشة رضی الله عنها حدثته قالت لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم یصوم شهرا اکثر من شعبان ابی سلمہ سے مروی ہی کہ بی بی عائشہ نے اس حدیث کی کہ نہیں تھے حضرت روزہ رکھتے کسی مہینے میں زیادہ شعبان سے فانه کان یصوم شعبان کله تحقیق تھے حضرت روزہ رکھتے شعبان تمام۔ اور کہتے ہیں کہ مراد کل سے اکثر ہی اور کہہ سکتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی تھا۔ ہر تقدیر یہ بات اسکی منافی نہیں جو حدیث سابق میں واقع ہوئی کہ سوائے رمضان کے سارا مہینا روزہ نہ رکھتے۔ اور یہ مستثنا بھی بطور غالب عادت کے تھا۔ اور مراد اس مہینے کے ہی وہ جو آپ کے کثیر صیام میں کہتے ہیں کہ اسکا یہ سبب تھا کہ کبھی سفر میں ایام بیض کے روزے فوت ہوتے سو اسکو ماہ شعبان میں جمع کرتے۔ اور کبھی مکرر رکھتے۔ اور ظاہر یہ ہی کبھی ایام بیض میں افطار کرنا بھی اتفاق پر تھا وکان یقول خذوا من العمل ما تطیقون اور فرماتے کہ لو عمل سے اس چیز کو جو اسکی طاقت رکھو فان الله لا یمل حتی تملوا پس تحقیق کہ خدا تعالیٰ ملال نہیں لیتا ہی یعنی تمہارے معاملہ میں ملال کا حکم نہیں کرتا ہی اپنے تمہارے سے قطع ثواب قطع فضل ورحمت کرے جب تک کہ تم ہی عمل کرنے سے ملول ہوں واحب الصلوة الی النبی صلی الله علیه وسلم ما داوم علیه وان قلت اور نمازوں سے دوست تر حضرت کے پاس وہ نماز تھی کہ ہمیشگی کی جاوے اگرچہ تھوڑی ہو وکان اذا صلی صلوة داوم علیها اور عادت شریف یہ تھی کہ جب کوئی ایک نماز پڑھتے اسپر مداومت کیا کرتے

باب ما یذکر من صوم النبی صلی الله علیه وسلم وافطاره

باب بیان میں اس چیز کے جو ذکر کیا جاتا ہی حضرت کے روزہ رکھنے اور افطار کرنیکی طرق سے

حدثنا موسی بن اسمعیل قال حدثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما صام النبی صلی الله علیه وسلم شهرا کاملا قط غیر رمضان ابن عباس سے کہا کہ روزہ نہ رکھا پیغمبر خدا نے ایک مہینا سارا ہرگز رمضان کے سوا ویصوم حتی یقول القائل لا والله لا یفطر والله لا یصوم اور روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہنے والا قسم سے خدا تعالیٰ کی کہ افطار کریں گے ویفطر حتی یقول القائل لا والله لا یصوم اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہنے والا قسم سے اللہ تعالیٰ کی کہ روزہ نہ رکھینگے۔ اور کلمہ لا قسم پر زائدہ آیا ہی جیسا کہ لا اقسم میں زائدہ ہی

حدثنا عبد العزیز بن عبد الله قال حدثنی محمد بن جعفر عن حمید انه سمع انسا یقول کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفطر من الشهر حتی نظن ان لا یصوم منه شیئا ویصوم حتی نظن ان لا یفطر منه شیئا اور روزہ رکھتے کسی مہینے میں یہاں تک کہ ہم گمان کرتے کہ افطار نہ کریں گے وکان لا تشاء تراه من اللیل مصلیا الا رأیته اور تھے حضرت کہ نہیں چاہتا تو نہ دیکھے شب میں ایکو نماز پڑھتے مگر ہم دیکھتا ایکو نماز پڑھتے وما نائما الا رأیته اور نہیں چاہتا تو کہ دیکھے اسکو سوتے مگر دیکھتا ایکو۔ مقصود یہ کہ حضرت کے دو حالتیں تھیں کبھی رات کو قیام رہتے کرتے۔ کبھی شب کے درمیان اور کبھی آخر شب میں۔ اور کبھی دیکھنے والے کو اتفاق پڑتا کہ وہ اول شب میں دیکھتا۔ اور کبھی بحسب اتفاق درمیان شب کے دیکھتا۔ اور کبھی آخر شب میں

روزہ شعبان

حضرت کا صوم تطوع و افطار

حضرت کے نماز و روزہ نفل کا بیان

الجزء الثامن

اور گمان کرتا کہ تمام شب قیام کرتے ہیں۔ اور کبھی نہ دیکھنے والا کسی وقت کے سوا دیکھنے کا اتفاق پڑتا گمان کرتا کہ قیام نہیں فرمایا۔ اور ایسی ہی تقریر حضرت کے صیام میں بھی آئی ہی۔ اور جانا چاہیے کہ یہ صیام و قیام جو مذکور ہوا سو اسے نماز اور روزہ روتب اس جناب کے ہی نماز تہجد ہو یا دام مقرر کی ہو جو دائم تھے اور ہمیں تخلف نہیں آتا تھا قَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا كُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ انس نے کہا کہ میں نہیں چاہتا دست رکھتا کہ دیکھوں مہینے میں روزہ دار مگر یہ کہ دیکھتا تھا میں اسکو۔ اور نہ افطار کرتے ہوئے مگر یہ کہ دیکھتا تھا میں اسکو۔ قول انس کا جو اَحَبُّ آیا ہی اشارہ ہی اسباب کے طرف کہ از روے محبت کے حضرت کے احوال شریف کے ناظر اور جویا تھے وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ اسکے معنے اور تقریر تو مذکور ہوئی اور دوسرے معنے کی تقریر روز سے میں انس سے جو ہمیشہ خدمت شریف میں تھے خالی خفا سے نہیں وَلَا مَسَسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نہ مس کیا میں ہاتھ سے کسی خز کو اور نہ کسی ریشم کو نرم زیادہ حضرت کی ہتھیلی سے خز بضم خا معجمہ و تشدید زا ہی اصل لغت میں جانور کے معنے میں ہی اسکے بال سے جامۂ خز بنتے ہیں وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور نہ سونگھا میں کسی مشک کو اور نہ عنبر کو کہ بہتر ہو بو سے کی بو سے رسول خدا کے۔ مسک کے سین اول کے ساتھ ہے اور سیطرح شمیت میں کہ سیر اول ہے بر لغت فصیحہ

باب ذِكْرِ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

باب اس بیان میں کہ بدن کو ایک حق ہی روزہ نفل میں جسے بدن کی رعایت کیا چاہیے تا ناتوان اور بیمار نہ کر بیٹھے

حدثنا

ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت نے مجھے فرمایا ای عبداللہ ایا خبر نہ دیا جاؤں میں کہ مقرر تو روزہ رکھتا ہی دن کو اور قیام کرتا ہی شب کو میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ پس فرمایا کہ ایسا مت کیا کر یعنے ہمیشہ روزہ اور قیام لازم نہ کر لے بلکہ کبھی تو روزہ رکھ اور کبھی افطار کر۔ اور کبھی شب میں قیام کر اور کبھی سو جا فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا مقرر ترے تن کو ترے پر ایک حق ہی کہ تو اسکو سختی اور مجاہدے میں نہ ڈالے۔ اور تیرے ہر دو آنکھ کو تیرے پر ایک حق ہی کہ خواب کرے اور آرام پاوے وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا اور تیری عورت کے لئے تیرے پر ایک حق ہی کہ اسکو ادا کیا چاہیے اور تیرے زائر کے لئے تیرے پر ایک حق ہی کہ اسکی ضیافت کرے۔ اور اسکے ساتھ ہم طعام ہووے۔ زور بفتح زا و سکون واؤ مصدر ہی معنے میں زائر کے یا جمع زائر ہی وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ اور مقرر بس ہی تجھے یہ کہ روزہ رکھے تو ہر مہینے میں تین روز اور باب بحسبک میں زائدہ ہی سکون سین و فتح ہر دو بھی آئے ہیں فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ پس تحقیق تجھے ہر نیک عمل کے لئے اسکے دس مانند ہی۔ پس اس حال میں ہر مہینے میں تین روز تمام سال کے صیام کا اجر و ثواب رکھتے ہیں فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے سختی لی اپنے پر پس منع اور زجر میں بھی مجھ پر سختی دی گئی قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً میں نے عرض کی یا رسول اللہ مقدر میں پاتا ہوں اپنے میں ایک قوۃ کہ روزہ ضعف نہیں لاتا گا مجھ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ فرمایا کہ روزہ رکھ روزہ نبی خدا داؤد علیہ السلام کا اور اس پر زیادہ مت کر قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ میں نے کہا کہ کیا روزے تھے نبی حق داؤد علیہ السلام کے۔ فرمایا آدھا سال اور ایک روایت میں آیا ہی کہ ایک روز روزہ رکھتے دوسرے روز افطار کرتے فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس عبداللہ بن عمرو کہتے بعد پیری کے پہنچنے کے کہ کاش میں قبول کرتا رخصت رسول خدا کی وہی تین روزے جو ہر مہینے میں

باب حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

باب بیان میں حق مہمان کے روزہ میں۔ یعنے حق مہمان کا وہ ہی کہ اسکی موافقت کر کے میزبان بھی افطار کرے۔ شرح قسطلانی میں اس باب کو بالاتر باب حق الجسم فی الصوم کے لایا ہی یہ تقدیم ناظر ہی اسی بات پر کہ یہ پہلا باب حق الجسم ہو

حدثنا

إِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابوسلمہ نے کہا کہ حدیث کی

عبیرۃ

یحسب

مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن العاص نے اور کہا آئے محمد پیغمبر خدا فذکر الحدیث یعنی ان لزورک علیک حقا وان لزوجک علیک حقا پس ذکر کیا اس حدیث کو جو باب سابق میں گذری - اور یہاں مختصر لائی اس سے ایک ٹکڑا جو مثبت ترجمۂ باب کا ہی **باب** صوم الدہر باب بیان میں ہمیشہ روزہ رکھنے کے کہ مستحب ہے یا نہ - امام شافعی اسکے استحباب کے قائل ہیں - اور مؤلف علیہ الرحمہ کا کلام اس حدیث سے جو اس باب میں لائی عدم استحباب میں ظاہر ہی - اسلئے کہ حضرت نے عبداللہ بن عمرو کو جو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے زجر سے منع کیا - اور حدیث سلمان ابودرداء کی جو اسکے لگے مذکور ہوئی وہ بھی اسی پر ناظر ہی - اور ہمیشہ روزہ رکھنے سے عادت طبعی ہو جاتی ہی روزہ کی مشقت جو جب اجر کا ہو باقی نہیں رہتی - اسی وجہ سے مشقت صوم داودی میں بیشتر کہتے ہیں - اور وہ جو صوفیہ کرام ابتدائے احوال میں ریاضت و تزکیہ نفس کی کسر شہوت کے لئے دوام صیام اختیار کرتے وہ بھی معالجات کے قسم سے ہی جو امر مکروہ سے بھی علاج روا رکھے ہیں - اور اسباب میں مقابل حق وہ ہی جو امام سبکی نے کہا کہ صوم دہر سے اگر کوئی حق واجب فوت ہو جیسا کہ حق عورت کا - اور حقوق اللہ جو فرض و واجبات سے ہی اگر ان سے کوئی حق فوت ہو حرام ہی - اور اگر کوئی حق مندوب کہ جسکی رعایت روزۂ نفل سے بہتر ہی فوت ہو مکروہ ہی - اور ظاہر یہ ہی کہ رعایت مہمان عزیز کی اسی قبیل سے ہی - اور اگر کوئی حق فوت نہ ہو دوام صوم داؤد ہی بلکہ مستحب ابن دقیق العید نے کہا کہ مصالح و مفاسد افعال عباد کے متعارض ہیں اور بخصوص ہمکو معلوم نہیں - پس ہو جب اسکے حکم کرنا ہو سکتا نہیں جب وقت کہ مدار امر متوجہ ہو

حدثنا ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی سعید بن المسیب وابوسلمۃ بن عبدالرحمن ان عبداللہ بن عمر قال اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اقول واللہ لاصومن النہار ولاقومن اللیل ما عشت عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ حضرت خبر دیئے گئے کہ مقرر میں کہتا ہوں کہ قسم ہے اللہ تعالی کی کہ ہر آئینہ میں دن کو روزہ رکھونگا اور تمام شب قیام کرونگا جب تک زندہ رہونگا فقلت قد قلتہ بابی انت وامی پس میں نے حضرت سے کہا کہ تحقیق میں نے یہہ کہا ہی آپ پر میرا باپ اور ماں فدا ہو عبارت میں ایک کلام منطوی ہی - تقدیر یہہ ہی کہ حضرت نے فرمایا آیا تو ہی ہی جو یہہ کہا قال فانک لا تستطیع ذلک فصم وافطر وقم ونم فرمایا مقرر تو اسکی طاقت نہیں رکھتا ہی کہ مدت عمر ایسا کرے روزہ رکھ اور کبھی افطار کر اور قیام شب کر اور خواب بھی کر وصم من الشہر ثلثۃ ایام روزہ رکھ مہینے سے تین دن روزے لازم کر فان الحسنۃ بعشر امثالہا وذلک مثل صیام الدہر پس مقرر ایک نیکی اسکے دس مانند ہی - اور یہ تین روزے صیام دہر ہی قلت انی اطیق افضل من ذلک فقال میں نے کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے زیادہ کی قال فصم یوما وافطر یومین فرمایا پس ایک روزہ رکھ اور دو روز افطار کر قلت فانی اطیق افضل من ذلک فقال فصم یوما وافطر یوما میں نے کہا کہ مقرر میں اس سے زیادہ پر طاقت رکھتا ہوں تو فرمایا ایک روز روزہ رکھ اور ایک روز افطار کر فذلک صوم داود وہو افضل الصیام اور یہہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہی اور یہہ روزہ روزوں سے بہتر ہی اجر و ثواب میں قلت فانی اطیق افضل من ذلک میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں قال لا افضل من ذلک فرمایا ہی کہ اس سے کچھ افضل نہیں - یہہ حدیث صریح ہی اسباب میں کہ اگر کوئی کمال طاقت رکھتا ہو کہ بھی صوم دہر ممنوع ہی - اور اس امر کی تخصیص اسی عبداللہ بن عمرو کے ساتھ تکلف ہی **باب** حق الاہل فی الصوم رواہ ابوجحیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب بیان میں حق زن و فرزند اور قرابت کے جو روزے میں ہے ایک حق رکھتے ہیں لگا کوئی حق فوت نہو روایت کی ہی اسکی ابوجحیفہ سے اسے حضرت سے جیسا کہ حدیث سلمان و ابودرداء سے معلوم ہوا **حدثنا** عمرو بن علی قال حدثنا ابوعاصم عن ابن جریج قال سمعت عطاء ان ابا العباس الشاعر اخبرہ انہ سمع عبداللہ بن عمر انہ یقول بلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی اسرد الصوم واصلی اللیل ابوالعباس شاعر نے خبر دی ہی عطا کو کہ عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ مقرر حضرت کو یہہ بات پہنچی کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اور ہر شب نماز پڑھتا ہوں فاما ارسل الی واما لقیتہ فذکرت لہ فقال الم اخبر انک تصوم ولا تفطر وتصلی ولا تنام پس فرمایا یا میں خبر دیا گیا ہوں کہ مقرر تو روزہ رکھتا ہی اور صلا افطار نہیں کرتا ہی اور رات کو جاگتا ہی اور خواب نہیں کرتا ہی فصم وافطر وقم ونم پس روزہ رکھ اور افطار کر اور قیام شب کر اور خواب کر فان لعینیک علیک حقا وان لنفسک واہلک علیک حقا پس مقرر تیرے ہر دو آنکھ کو تجھ پر ایک حق ہی اور مقرر تیرے نفس کو اور تیری عورت کو تیرے پر ایک حق ہی کہ اسکو آسودہ رکھے اور ملامت کرے اور عیال کی حق ادائی کے لئے کسب کرے

قلت انی لاقوی لذلک میں نے کہا کہ تحقیق میں ہمیشہ روزہ رکھنے کا قوت رکھتا ہوں باوجود زمانے اس حبث کے کہ دوام صیام میں حقوق فوت ہوتے ہیں ابن عمرؓ نے جو ایسا کہا گویا اسکی مراد یہ ہی کہ باوجود دوام صوم کے سب حقوق مذکورہ ادا کر سکتا ہوں۔ یہ شدید نہ ہے کہ بعض حقوق خصوصاً شب کا خواب کسطرح ادا ہو سکے اسلیئے حضرتؐ نے قبول نفرمایا قال فصم صیام داؤد قال وکیف صیام داؤد قال کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی فرمایا کہ داؤد علیہ السلام روزہ رکھتے ایک روز اور افطار کرتے ایک روز۔ اور نہیں بھاگتے جب وقت کہ دشمن سے ملاقات کرتے۔ یعنے افطار سے اپنے قوت کو نگاہ رکھتے اور حملہ دشمن سے نہ بھاگتے قال من لی بھذہ یا نبی اللہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ کون ہی کہ عہدہ برامیر اسکے اس خصلت اخیر میں یعنے دشمن سے جو بھاگنا ہی یا رسول اللہ۔ یعنے اسکی دشواری اس سے زیادہ ہی کہ سکے عہدہ سے باہر آؤں اور اپنے قوت کو اسمیں ظاہر کروں قال عطاء لا ادری کیف ذکر صیام الابد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الابد مرتین عطا بن رباح کہتا ہی کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کسطرح ذکر کیا صیام ابد کا یعنے میں نہیں جانتا ہوں کہ صیام ابد کا ذکر کس طرح آیا ہی اس قصہ میں۔ مگر یہ کہ یاد رکھتا ہوں کہ فرمایا کہ روزہ نہ رکھا وہ شخص جو صوم ابد رکھا دو بار فرمانے یعنے ثواب صوم کا نپایا اس لیئے کہ بسبب ہمیں حکم الٰہی کا خلاف کیا اور کراہت صوم ابد میں یہہ حدیث ظاہر ہی یا یہہ کلام دعا ہی پس وہ اس شخص پر کہ حضرت اسکے حق میں یہہ دعا کریں یا اس شخص کے حال سے جو خبر دی اور وحی سے اسکا کراہت ہی **باب** صوم یوم وافطار یوم باب ایک روزہ رکھنے اور ایک روز افطار کرنے میں **حدثنا** محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن مغیرۃ قال سمعت مجاھدا عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صم من الشھر ثلثۃ ایام عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا روزہ رکھ ہر مہینے سے تین روز قال انی اطیق اکثر من ذلک عبداللہ نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فما زال حتی قال صم یوما وافطر یوما پس ہمیشہ اسکا یہی حال تھا یعنے یہی کہتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرتؐ نے اسکو فرمایا کہ روزہ رکھ ایک دن اور افطار کر ایک دن فقال اقرأ القرآن فی کل شھر پھر فرمایا کہ قرآن پڑھ ہر مہینے میں قال انی اطیق اکثر من ذلک فما زال حتی قال فی ثلث کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں پس ہمیشہ یہی کہتا تھا۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ تین شب میں ختم کر۔ مسلم میں ابوسلمہ کی طریق سے روایت کی ہی کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا اور ہر شب میں ایک ختم قرآن کرتا تھا حضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مہینے میں ختم کر میں نے عرض کی مجھے اس سے زیادہ طاقت ہی فرمایا پس روز میں ختم کر پھر میں نے ویسا ہی عرض کی تو فرمایا کہ ہفتہ میں ختم کر اس سے زیادہ کم مت کر۔ اور صحاح میں کہتا ہی کہ اسلیئے ہی کہ اکثر علماء شب سے کم میں ختم منع کیا ہی قسط **باب** صوم داؤد علیہ السلام **حدثنا** آدم قال حدثنا شعبۃ قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت قال سمعت ابا العباس وکان شاعرا وکان لا یتھم فی حدیثہ اور تھا ابوالعباس شاعر اور وہ اپنی حدیث میں متہم نہیں تھا اور وضع سے۔ جیسا کہ شعرا متہم رہتے ہیں اور بعض شروح میں کہا کہ کذب سے متہم نہیں اگرچہ اعتقاد تشیع کے ساتھ متہم تھا قال سمعت عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک تصوم الدھر وتقوم اللیل فقلت نعم عبداللہ نے کہا کہ حضرت نے میرے سے استفسار فرمایا آیا مقرر تو روزہ رکھتا ہی ہمیشہ اور قیام کرتا ہی ہر شب میں نے کہا ہاں قال انک اذا فعلت ذلک ھجمت لہ العین ونفھت لہ النفس فرمایا کہ جب تو نے اسکی عادت کی ضعیف ہوگے اسکے لئے اسکی آنکھیں اور عاجز اور درماندہ ہوگا اسکے لئے اسکا نفس تلک زمانے کی جگہ کہ بطریق التفات کے لائے ہیں۔ اور بعض روایات میں ھشت بدل افاوت، مثلہ جیسا کہ فوما ثومھا میں بھی آیا ہی اور ھکت کاف سے بھی روایت کی ہیں ہنک عقوبت میں مبالغہ کے معنے میں ہی لا صام من صام الدھر روزہ نہ رکھا وہ شخص جو ہمیشہ روزہ رکھا صوم ثلثۃ ایام صوم الدھر کل تین روز رکھنا ہر مہینے میں گویا تمام سال کے روزے ہیں قلت فانی اطیق اکثر من ذلک قال فصم صوم داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی حدثنا اسحٰق الواسطی قال حدثنا خالد بن عبداللہ عن خالد الحذاء عن ابی قلابۃ قال اخبرنی ابو الملیح قال دخلت مع ابیک علی عبداللہ بن عمرو ابوالملیح نے کہا کہ میں تیرے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمرو پر آیا۔ ابی قلابہ کنیت ہی اور اسکے باپ کا نام زید بن عمرو البصری ہی فحدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر لہ صومی

آپ کا یہ فرمانا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں
ختم قرآن کتنے دن میں کرنا چاہیئے

پس عبداللہ نے ہمارے سے حدیث کی کہ مقرر حضرت کے پاس میرے دام صوم کا ذکر کیا گیا فدخل علی فالقیت لہ وسادۃ من ادم حشوھا لیف پس حضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لئے ایک بالش چرمی والا جس میں خرمے کا ریشہ بھرا ہوا تھا فجلس علی الارض وصارت الوسادۃ بینی وبینہ۔ پس حضرت زمین پر تشریف رکھے۔ اور وہ بالش میرے اور حضرت کے درمیان رہا۔ فقال اما یکفیک من کل شھر ثلثۃ ایام پھر فرمایا آپ کو ہر مہینے سے تین روزے فقال قلت لا یا رسول اللہ عبداللہ نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ بس نہیں فقال خمسا قلت لا یا رسول اللہ فرمایا پانچ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ بس نہیں قال سبعا قلت لا یا رسول اللہ فرمایا سات روزے میں نے کہا بس نہیں یا رسول اللہ قال احدی عشرۃ فرمایا گیارہ روزے ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فوق صوم داود شطر الدھر صم یوما وافطر یوما نصف دھر پس آپ نے فرمایا کہ نہیں ہی روزہ لائق داؤد علیہ السلام کے روزہ پر جو نصف دہر ہی ایک روز روزہ ایک روز افطار یعنے آدھے سال روزے ہوتے ہیں

باب صیام البیض ثلث عشرۃ وارابع عشرۃ وخمس عشرۃ

باب بیان میں صیام ایام بیض کے جو تیرہویں چودہویں پندرہویں ہر مہینے کی ہی۔ بیض بکسر با موحدہ وسکون تحتیہ جمع ابیض کا ہی معنے میں سفید کی اکثر روایات میں صیام ایام البیض ہے اور بر تقدیر ثانی صفت انوکی ہی یعنے ایام اللیالی البیض اور ابوذر کی۔ روایت میں جو شہر ہی سے آئی ہی ثلثۃ عشر اربعۃ عشر وخمسۃ عشر ہی اور یہ باعتبار دنوں کے ہی اور اول باعتبار راتوں کے ہی۔ قسطلانی نے کہا کہ مہینے صفت ایام کی نہیں ہو سکتی ہی اس لئے کہ ایام مہینے کے سفید ہیں ان تین روز کی تخصیص نہیں ہی اہل لغت انکار کرتے ہیں ایام البیض سے اور نہیں لیتے ہیں مگر اللیالی البیض شیخ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ سارا یہ عبارت ہی اس بات سے کہ روز شب کے ساتھ ہو پس ایام البیض بطریق توصیف کے ہی اور سبقت کی ہی اس معنے کے ساتھ ابن منیر نے کہا کہ یہ وہم ہی مرزم سے اور مکذب ہی اسکو حدیث صحیح جو ابن بطال نے روایت کی ہی شعبہ سے اسنے انس بن سیرین سے اسنے عبدالملک بن مہران سے اسنے ابن مہران سے کہ کہا ام المومنین صلی اللہ علیہ وسلم الایام البیض وقال ہو صوم الدہر۔ اور کہا کہ یوم غیم اور یوم تمام بیض نہیں مگر یہ تین روز کہ انکی راتیں چاند سے اور دن آفتاب سے روشن ہی پس تمام روز روشن ہوگا انتہی۔

حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث قال حدثنا ابو التیاح قال حدثنی ابو عثمان عن ابی ھریرۃ قال اوصانی خلیلی صلی اللہ علیہ وسلم بثلث صیام من کل شھر وبرکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام ابوہریرہ نے کہا کہ وصیت کی مرے دوست جانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیز کی تین روز ہر مہینے سے اور دو رکعتیں نماز ضحی کی اور یہ کہ وتر پڑھ لوں آگے سونے کے۔ مطابقت حدیث کی ترجمہ کے ساتھ جو ہمیں صیام ایام بیض ہی اور حدیث میں مطلق تین روزے واقع ہوے۔ خالی تکلف سے نہیں اور کہیے تعیین ایام بیض کی روایات میں ابوہریرہ سے تعیین ایام بیض کی واقع ہوئی جیسا کہ نسائی نے لائی اور تصحیح کی اسکی ابن حبان نے طرق سے موسی بن طلحہ کے ابوہریرہ سے اور یہ عادت مولف کی ہی کہ اکتفا کرتا ہی ایک طریق پر جو دوسرے لائے ہیں جانتے کہ بہت سے احادیث صحیحہ میں تین روز واقع ہوے اور انمیں تعیین ایام کی آئی ہی ساتھ اقوال مختلفہ کے ایک یہ کہ بے تعیین تین روز دوسرا تین روز شروع ماہ سے۔ تیسرا یہ کہ بی بی عائشہ نے کہا کہ شنبہ یکشنبہ دوشنبہ ایک مہینے میں اور سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ دوسرے مہینے میں۔ اور ایک قول سے ہر مہینے سے اخیر کے تین روز۔ اور مذہب امام اعظم اور صاحبین کا اور امام شافعی امام احمد کا یہی تین روز ایام بیض ہی الی غیر ذلک من الاقوال

باب من زار قوما فلم یفطر عندھم

باب بیان میں اس شخص کے کہ زیارت کرے ایک قوم کی اور وہ صائم روزہ دار ہی روزہ نفل اور افطار کرے انکے پاس

حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا خالد ھو ابن الحارث قال حدثنا حمید عن انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن انس نے کہا کہ حضرت تشریف لائے میری والدہ ام سلیم کے گھر پس میری ماں نے حضرت اور روغن آپکے پاس لے آئی قال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم حضرت نے فرمایا پھر لیجاؤ تم اور رکھو تم اپنے روغن اسکے مشک میں اور اپنے کھجور کو اسکے ظرف میں پس تحقیق کہ میں روزہ دار ہوں ثم قام الی ناحیۃ من البیت فصلی غیر المکتوبۃ پھر کھڑے رہے گھر کے ایک گوشہ میں اور نماز نفل پڑھی فدعا لام سلیم واھل بیتھا پس دعا کی ام سلیم اور اسکے گھر والوں کے حق میں فقالت ام سلیم یا رسول اللہ انی لی خویصۃ ام سلیم نے عرض کی یا رسول اللہ میرے سے ایک خاص عرض کیجئے قال ما ھی قالت خادمک انس ؛

فرمایا کہ ہی خاصہ تیرے لیئے تیرے لئے کیا خاص مطلوب ہی عرض کی یہ بھی دعا انس کے حق میں دعا کیجئے فَاتْرُكْ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ پس آپ نے چھوڑا کوئی نیکی آخرت کی اور دنیا کی مگر دعا کی میرے لئے اس نیکی کے ساتھ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ یہ دعا کی کہ الٰہی روزی کر اسکو زیادہ مال اور اولاد اور اسمیں اسکو برکت دے۔ ابن سعد نے یہ زیادہ کیا ہی کہ اَطِلْ عُمْرَهُ وَاغْفِرْ ذَنْبَهُ اور اکثر عمر اسکی اور بخش دے گناہ اسکے فَإِنِّي مِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا پس میں زیادہ مداحب مال ہوں سب قوم انصار سے مروی ہی کہ انس رضی اللہ عنہ کا باغ سال میں دو بار پھلتا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ اور کہی میری دختر امینہ بضم ہمزہ وفتح میم وسکون مثناۃ تحتیہ وفتح نون اور آخر میں ہاء تانیث اور تصغیر آمنہ کی ہی۔ کہ میرے اولاد صلبی پوتوں اور نواسوں کے سوا حجاج بصرے کو آیا سو برس تک ایک سو بیس پر چند تقریب فون ہوئے جو فات کرنے لگے زمانہ حجاج تک بصرے میں اس عدد کو پہنچے۔ اور حجاج کا آنا انس سے تاریخ ہجری میں تھا اور اسوقت انس رضی اللہ کی عمر اسی پر چند سال کی تھی اسکے بعد سن نود پر تین ہجری تک زندگانی کی انکی عمر سو سے متجاوز ہی قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یحی نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے حمید نے کہ تحقیق اسنے سنا ہی انس سے۔ اس طریق کا فائدہ یہ کہ حمید نے اس حدیث کو انس سے سنا ہی اگرچہ وہ تدلیس کرتا ہی انس سے سننے میں۔ اور مولف اعتبار کرتا ہی حمید کی احادیث کو جو انس سے سنا ہو۔ اور ذکر کرتا ہی اسکو بطریق متابعت وتعلیق کے۔ جاننے کہ اہل حدیث میں اختلاف ہی اعتبار کرنے میں احادیث تدلیس کے اکثر اسپر ہیں کہ بشرط ثبوت معاصرت مقبول ہی۔ اور مولف بشرط صحت قبول نہیں کرتا ہی۔ اور مسلم اپنی صحیح میں اس باب میں مولف پر سخت انکار کیا۔ اور بہر تقدیر حدیث حمید کی مقبول ہی جائز وہ نہیں حدثنا الصلت بن محمد قال حدثنا مهدي عن غيلان ح وحدثنا أبو النعمان قال حدثنا مهدي بن ميمون قال حدثنا غيلان بن جرير عن مطرف عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سأله أو سأل رجلا وعمران يسمع عمران نے کہا کہ مقرر حضرت نے پوچھا عمران کو یا اور کسی مرد کو اور عمران اسکو سنتا تھا فقال يا أبا فلان أما صمت سر هذا الشهر پس فرمایا ای ابو فلان آیا روزہ نہ رکھا تو آخر میں اس مہینے کے۔ سر بفتح مہملہ وراء وکسر سین وراسکے ضم سے بھی آیا ہی معنے میں استتار کے اور وہ تین روز آخر مہینے کے ہیں۔ ستائیسوں اٹھائیسوں انتیسوں ان تین روز کو سر کہتے ہیں اس جہت سے کہ چاند ان راتوں میں پوشیدہ رہتا ہی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ سر معنے میں وسط کے ہی۔ اور ہر چیز کا سر اسکا وسط ہی۔ اس تقدیر پر ایام بیض ہی۔ اور مولف نے معنے میں اخیر کے لیا اسلیئے ترجمہ اخیر شہر سے کیا قال أظنه قال يعني رمضان ابو النعمان نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں مہدی بن میمون سے کہ کہا اس نے رمضان یا ارادہ کیا ہی قال الرجل کا یا رسول الله قال فإذا أفطرت فصم يومين اس مرد نے کہا کہ میں روزہ نہیں رکھا ہوں یا رسول اللہ۔ فرمایا کہ جب تو افطار کیا رمضان سے روزہ رکھ لم يقل الصلت أظنه يعني رمضان اور صلت نہ کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ مہدی رمضان کہا ہو۔ شیخ ابن حجر کہتا ہی کہ صواب یہی ہی کہ مراد رمضان نہیں بلکہ شعبان ہی۔ لاکن مشکل یہ لکھتے ہیں کہ حضرت منع فرماتے ہیں رمضان سے آگے ایک روز یا دو روز روزہ رکھنے سے اور اس صورت میں تو اسکی تجویز اور تاکید موجود ہوتی ہی۔ جواب اسکا یہ دیتے ہیں کہ گویا اس مرد کو ان دو نوں روزہ رکھنے کی عادت تھی بلکہ اسنے نذر کی تھی اس جہت سے اسکی قضا کا حکم فرمایا وقال ثابت عن مطرف عن عمران عن النبي صلى الله عليه وسلم سر شعبان ثابت نے مطرف سے وہ عمران سے اسنے حضرت سے ذکر کیا کہ سر شعبان ہی قال أبو عبد الله وشعبان أصح (مولف بخاری نے کہا کہ بحسب روایت شعبان صحیح تر ہی۔ اور خطابی نے کہا کہ حکم کرنا سر رمضان پر نہیں رکھتا ہی اس لیئے کہ وہ فرض ہی انتہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ اس مرد سے آخر رمضان کے روزے فوت ہوئے ہوں حضرت نے اسپر اطلاع پا کے اس سے پوچھا اور جو امر کہ واقع ہوا ان روزوں کے قضا کا ہی واللہ اعلم باب صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ باب بیان میں روزہ جمعہ اور اسکے جواز و کراہت کے فَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ جب صبح کرے کوئی جمعہ کے دن جس حال میں کہ صائم ہی تو اسپر لازم ہی کہ افطار کرے يَعْنِي إِذَا لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ بَعْدَهُ بخاری علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ مراد اس حکم سے یہ ہی کہ افطار اس صورت میں لازم ہی کہ وہ روزہ نہ رکھا

الجزء الثامن

ہو جمعہ سے آگے بروز پنجشنبہ اور نہیں ارادہ کرتا ہی کہ روزہ رکھے بعد جمعہ کے بروز شنبہ **حدثنا** ابو عاصم عن ابن جریج عن عبد الحمید بن جبیر بن شیبۃ عن محمد بن عباد قال سألت جابرا اتھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الجمعۃ قال نعم محمد بن عباد نے کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے پوچھا آیا منع فرماتا ہین پیغمبر خدا روزہ روز جمعہ سے کہا ہان زاد عن ابی عاصم ان ینفرد بصومہ یزید نے کہا ہی ابو عاصم کے سوا اوروں نے شیوخ نے کہ اس منع سے مراد تنہا اور ممتاز کرنا جمعہ کا اپنے روزے سے۔ قسطلانی کہتا ہی کہ روزہ جمعہ کو منع کرنے مین حکمت یہ ہی کہ جمعہ کے روز ناتوان اور سست ہو جانیکا اندیشہ ہی۔ تب روز جمعہ کے وظایف مین نکمی قصور آئیگا اور اس توجیہ کی نسبت امام شافعی کے طرف کرتے ہین۔ اور مستدرک مین ابو ہریرہ سے مرفوعا لائے ہین کہ روز جمعہ روز عید ہی اس روز کھانے پینے سے امساک نکرو۔ مگر یہ کہ روزہ رکھو اسکے آگے یا بعد۔ پوشیدہ نرہے کہ یہہ وجہ روزہ جمعہ کے منفرد کرنے یا اسکے آگے اور بعد کے روزہ سے جمع کرنے کے درمیان فارق نہین ہاں روز جمعہ جو روز عید ہی اس جمع کرنے سے وہ روز عید سے نہین نکلتا ہی۔ اور وہ جو کہے جمعہ سے آگے یا بعد روزہ رکھنا وظائف جمعہ کا جبر نقصان کرتا ہی اور جمعہ کے اعمال جو سنت سے ثابت ہوے غسل ہی غسل تو صائم کو وقت بخشتا ہی اور نماز جمعہ نماز مین تفاوت کمتر ہی۔ اور دوسرے اعمال مستحبہ کہ جن مین روزہ جمعہ سے ثواب زیادہ ہوا اور مخصوص جمعہ مین ہوا اور صائم اسکو اوا نہ کر سکے معلوم نہین اور سب وجوہات سے بہتر یہہ ہی کہ جمعہ کا ایک ہی روزہ رکھنا بسبب تشبہ یہود کے منع ہوا جیسا کہ انہون نے اپنے مذہب مین ایک روز جمع ہونے کا ٹھہرایا اس روز روزہ رکھتے ہین۔ اس لیے روز جمعہ جو جماعت مسلمین کا روز ہی روزہ رکھنا تشبہ یہود کے ساتھ ہی **حدثنا** عمر بن حفص بن غیاث قال حدثنا ابی قال حدثنا الاعمش قال حدثنا ابو صالح عن ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یصومن احدکم یوم الجمعۃ الا یوما قبلہ او بعدہ ابو ہریرہ نے کہا کہ مین نے حضرت سے سنا کہ فرماتے تھے البتہ روزہ نرکھے کوئی تمہارے جمعہ کے دن۔ مگر یہہ روزہ رکھے ایک روز آگے اسکے یا بعد اسکے **حدثنا** مسدد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ ح وحدثنی محمد قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی ایوب عن جویریۃ بنت الحارث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعۃ وہی صائمۃ فقال اصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومی غدا قالت لا قال فافطری فرمایا آیا تو کل روزہ رکھی تھی بولی نہین فرمایا ارادہ رکھتی ہی کہ فردا روزہ رکھے بولی نہین فرمایا پس افطار کر دو قال حماد بن الجعد سمع قتادۃ قال حدثنی ابو ایوب ان جویریۃ حدثتہ فامرہا فافطرت حماد بن جعد نے کہا کہ قتادہ سے سنا کہ حدیث کی مجھ سے ابو ایوب نے کہ تحقیق جویریہ نے حدیث کی اس سے کہ حضرت نے حکم فرمایا اسکو افطار کا اور اسنے افطار کر لی **باب** ہل یخص شیئا من الایام باب اس بیان مین کہ آیا روا ہی کہ خاص کیا جاوے کوئی روز روزون کے واسطے صوم کے **حدثنا** مسدد حدثنا یحیی عن سفیان عن منصور عن ابراہیم عن علقمۃ قلت لعایشۃ ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یختص من الایام شیئا قالت لا کان عملہ دیمۃ وایکم یطیق ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیق علقمہ نے کہا کہ مین نے عایشہ سے پوچھا کہ کیا حضرت روزے کے لیے کوئی روز خاص کرتے تھے کہا نہین بلکہ عمل حضرت کا دائمی تھا کہ انقطاع نہ رکھتا تھا۔ اگر تو کہے کہ حضرت روزہ رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے تھے پس دوام صوم کے بلا انقطاع کیا معنے تو ہم کہتے ہین کہ عمل حضرت کا روز مین اسطرح پر نہین تھا کہ بعض مخصوص ایام مین روزہ رکھتے وبس بلکہ اکثر روزہ رکھتے جب چاہتے۔ اور یہہ بھی اشکال لاتے ہین کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہی کہ بروز پنجشنبہ و دوشنبہ روزہ رکھتے جیسا کہ ابو داود و نسائی نے روایت کی ہی اور جواب دیتے ہین کہ یہہ ایام مستثنی ہین بی بی عایشہ کے قول کے عموم سے جو بولی لا۔ اور فتح الباری مین کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ مراد ایام سے کہ سایل نے پوچھا ہر مہینے سے تین روز ہون۔ جو جواب ملے اشکال کا لکھا گیا اس اشکال کا بھی وہی ہو سکتا ہی۔ حاصل یہہ کہ روزہ رکھنا دوشنبہ و پنجشنبہ کو تخصیص کی راہ سے نہین تھا۔ اور ان ہر دو روز کے سوا بھی اکثر روزہ رکھتے تھے فایکم یطیق ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیق پس کون طاقت رکھتا ہی وہ جو حضرت طاقت رکھتے تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **باب** صوم یوم عرفۃ باب حکم مین ذی الحجہ کی نویں کو روزہ رکھنے کے **حدثنا** مسدد قال حدثنی یحیی عن مالک قال حدثنی سالم ابو النضر قال حدثنی عمیر مولی ام الفضل ان ام الفضل حدثتہ ح وحدثنا عبد اللہ بن یوسف قال حدثنا مالک عن ابی النضر مولی

فاص جمعہ کو ہی روزہ رکھا کرنے سے منع کی حکمت

نفل روزے کے لیے کوئی روز خاص کرنا

عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱ ام الفضل سے مروی ہی کہ مقرر لوگوں نے اختلاف کیا اُن کے پاس عرفے کے روز حضرت روزہ رکھنے مین فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ بعضون نے کہا کہ حضرت صائم ہین اور بعضون نے کہا کہ صائم نہین اسناد واون مین عمیر مولی ام الفضل کہا اور ثانی مین مولی عبداللہ بن عباس کرمانی کہتا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ مولی ام الفضل کا ہی اُسکی نسبت ابن عباس کے ساتھ بسبکے اکرام الفضل ابن عباس کی والدہ ہین عمیر کو ابن عباس کے ساتھ کثرت ملازمت ہونے سے وہ نسبت مشہور ہوئی انتہی اور ہوسکے کہ عمیر ام الفضل سے ورثہ ابن عباس کو پہنچا ہو اسکے بعد مولا ابن عباس سے مشہور ہوا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرَتِهِ فَشَرِبَهُ پس ام الفضل نے ایک پیالہ دودھ کا بھیجا جس حال مین کہ حضرت اپنے اونٹ پر سوار تھے سو اسکو نوش فرمایا **حدثنا** يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ وَقُرِئَ عَلَيْهِ يحیی نے کہا کہ حدیث کی مجھ سے ابن وہب نے پڑہی گئی ابن وہب پر اور مین نے سنا یہہ شک راوی کا ہی قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ عمرو نے خبر دی مجھ کو بکیر سے انہون نے کریب سے انہون نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ لوگون نے تردد کیا حضرت کے روزے مین عرفے کے دن فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ پس بھیجا بی بی میمونہ نے حضرت کے پاس ایک پیالہ دودھ کا اور حضرت موقف مین کھڑے تھے پس اُس سے نوش فرمایا اور سب لوگ دیکھتے تھے حلاب بکسر مہملہ اُس ظرف کو کہتے ہین کہ جس مین دودھ دہوہین - اور دودھ کے معنے مین بھی آیا ہی - اور اس حدیث مین دودھ بھیجنے کی نسبت بی بی میمونہ کے طرف کی ہی - اور حدیث سابق مین ام الفضل کے طرف یہہ محمول ہی کہ ہر دو باتفاق بھیجین ہون اور ہر ایک کا راوی نے اُس سے نقل کی - یا حضرت نے جداجدا روانہ کیا اور حضرت کا نوش فرمانا دو بار واقع ہوا - اور احادیث صحیحہ مین واقع ہوا کہ عرفے کا روزہ مستحب ہی اور سال آئندہ کے صغائر کا مکفر ہی - اور اس حدیث سے واضح ہوا کہ حضرت نے افطار کیا - پس جمع و تطبیق ہر دو حدیث کی یہہ ہی کہ حاجیون کے سوا اورون کے حق مین مستحب ہی **باب** صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ باب بیان مین روزہ روز عید فطر کے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا ابوعبید مولی عبدالرحمن بن ازہر کا کہتا ہی کہ مین حاضر ہوا عمر بن الخطاب کے پاس عید کے دن پس انہون نے کہا کہ یہ دو روز ہین کہ حضرت نے ان مین روزہ رکھنے سے منع فرمایا یَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْاٰخَرُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ نُسُكِكُمْ ایک تمہارے افطار کا روز صیام رمضان سے دوسرا روز جو تم کھاتے ہو اپنی قربانی سے - فتح الباری مین لایا ہی کہ فائدہ وصف یوم کا اشارہ ہی افطار کے طرف کہ فصل کرنا ہی درمیان روزہ رمضان کے اور اسکے تمام ہونیکا ظاہر کرنا - اور وہ جو تقرب اضحیہ کے ذبح کرنے سے کھانے کے لئے ہی اگر روزہ اس روز مشروع ہوتا - تقرب ذبح کے ساتھ واقع نہوتا پس تحریم صوم کی علت اسکے کھانیکے ساتھ تعبیر کی گئی اور ہذان مین اشارہ ہی محسوس کے ساتھ تغلیب حاضر کی غائب پر قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ مؤلف علیہ الرحمہ کہتا ہی کہ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ قَالَ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ فَقَدْ اَصَابَ ابن عیینہ نے کہا کہ جسنے کہا کہ ابوعبید مولی ابن ازہر کا ہی مقرر وہ سچ کہا وَمَنْ قَالَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ اَصَابَ اور جو شخص کہ کہا کہ ابوعبید مولی عبدالرحمن بن عوف کا ہی وہ بھی سچ کہا - اس لئے کہ یہہ ہر دو نسبتین صحیح ہوئین ہین - کرمانی کہتا ہی کہ ابوعبید مصغر عبد ہی اور اسکا نام سعد ہی وہ مولا عبدالرحمن بن الازہر بن عبد عوف کا ہی - اور اسکو عبدالرحمن بن عوف بن عبد عوف کے ساتھ بھی نسبت کرتے ہین یہہ ہر دو عبدالرحمن چچیرے برادر ہین - قسطلانی کہتا ہی کہ ہوسکتا ہی کہ یہہ ابوعبید ان ہر دو مین مشترک ہوا ایک حقیقی ہو دوسری مجازی - بسبب کثرت ملازمت اور اخذ علم کے - یا اس جہت سے کہ سب برادرین ہین ہوسکتا ہی کہ ایک کے مولا کی نسبت دوسرے کے طرف کی **حدثنا** مُوْسَى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ ابوسعید نے کہا کہ حضرت نے منع کیا روزہ سے یوم الفطر کے اور روز عید الضحی کے اس روز جو ذبح کرتے ہین وَعَنِ الصَّمَّاءِ اور اپنے پر چادر لپیٹنے سے - صماء بفتح مہملہ و تشدید میم اور مد کے ساتھ ہی - اسکی تفسیر مین اختلاف کرتے ہین اصمعی سے یہہ منقول ہی کہ چادر تمام بدن پر لپیٹے جیسا کہ کہنی فرج

نہ ہے اس سے ہاتھ باہر لاوے - اور اس چیز کو دفع کرے جو اسکو آزار پہنچاوے - اور فقہا کے پاس یہی ہے کہ ایک چادر لپیٹے جو اسکے ساتھ دوسرا کپڑا پہنے کے بعد ایک جانب کو کھلا پڑے جیسا کہ کشف عورت ہو وَاَنْ یَّحْتَبِیَ الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ اور منع فرمایا اختبا کرنے سے مرد کے ایک کپڑے میں کہ اس سے شرمگاہ نمایاں ہو - احتبا کہتے ہیں جسکو اسکو کہتے ہیں کہ ہر دو پاؤں شکم سے پیوستہ کرے اور کپڑا پاؤں کے اطراف پیٹھ پر لے باندھے - اور کبھی احتبا ہر دو ہاتھ سے بھی ہوتا ہے - اور منع اس صورت سے بدیشہ کشف عورت کے سبب سے ہی وَعَنِ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ اور نماز پڑھنے سے بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک - اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب سے آگے مگر بعد بلند ہونے آفتاب کے اور بعد غایب ہونے کے قسط **باب** صَوْمِ یَوْمِ النَّحْرِ باب حکم میں روزہ یوم النحر کے **حدثنا**

اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِیْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نُهِیَ عَنْ صِیَامَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے عطاء سے سنا کہ حدیث کرتا تھا ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ منع کیا گیا ہی دو صوم سے اور دو بیع سے - روزہ روز عید الفطر اور روز یوم النحر یعنی روز عید الضحی کے - اور بیع ملامسہ سے - ملامسہ اسکو کہتے ہیں کہ خریدار کپڑے کو لپیٹے ہوئے اندھیری میں ہاتھ لگاوے اور اسکو اس شرط پر خرید کرے کہ اختیار دیکھنے کا نہو - یا بیچنے والا کہے جسوقت کہ مساس کرے میں نے تجھے بیچا یہ بیع اسکو لازم ہو - اور منابذہ اسکو کہتے ہیں کہ بغیر صیغہ خرید و فروخت کے مبادلہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلہ کی تفصیل بیع کے مباحث میں آوے گی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَجُلٌ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا اَظُنُّهٗ قَالَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ زیاد نے کہا کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کیا کہتے ہو اس صورت میں کہ ایک مرد نے نذر کی کہ ایک روز روزہ رکھے - میں گمان کرتا ہوں کہ اسنے پیر کا روز کہا ہو فَوَافَقَ ذٰلِكَ یَوْمَ عِیْدٍ پس موافق ہوا روز عید کے فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْیَوْمِ پس ابن عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے وفا نذر کا حکم فرمایا ہی - اور پیغمبر خدا نے آج کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہی - ظاہر کلام ابن عمر کا توقف ہی اس فتوے میں بسبب متعرض ہونے دو دلیل کے انکے پاس ایسا ہی کہا ہی امام سیوطی نے اور قسطلانی کہتا ہی - زرکشی نے کہا کہ ایسا نہیں جو گمان کیا ہی بلکہ ابن عمر نے تنبیہ کی ہی کہ وفائے نذر عام ہی اور روزہ عید خاص - اور اقدام کیا ہی کہ حکم ساتھ خاص کے کیا چاہئے اور احتیاط تقاضا میں ہی - اور جسوقت کہ امر اور نہی ہر دو جمع ہوں نہی مقدم ہی امر پر - اور بعض کہتے ہیں کہ منع روز عید کا ہی ایک عموم رکھتا ہی بہ نسبت مخاطبوں کے اور نسبت کرتے ساتھ ہر عید کے پس خاص پر حمل عام کے قبیل سے ہوا انتہی - بہتر یہ ہی کہ ہم کہیں کہ ان ہر دو مفہوم خصوص و عموم کے درمیان نسبت ایک وجہ ہی نذر دو شنبہ عام ہی خواہ روز عید ہو یا نہ - اور منع روز عید کا بھی عام ہی خواہ روز نذر ہو یا نہ پس قبیل سے عام مع قصہ کے دوسرا عام پر جو مع قصہ ہو گا **حدثنا** حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ کہ غزا کیا تھا ہمراہ پیغمبر خدا کے بارہ غزوے کے ساتھ قَالَ سَمِعْتُ اَرْبَعًا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْجَبْنَنِیْ ابو سعید نے کہا کہ میں نے حضرت سے چار چیزیں سنیں جو مجھے عجیب معلوم ہوئیں قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِیْرَةَ یَوْمَیْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَقَالَ یا کہا کہ نہ مسافرت کرے عورت دو روز کی راہ مگر ہمراہ اسکے ساتھ اسکا شوہر ہے یا کوئی محرم وَلَا صَوْمَ فِیْ یَوْمَیْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اور نہیں ہی روزہ دو روز میں عید الفطر و عید الضحی وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اور نہیں جایز ہی نماز بعد نماز صبح کے یہاں تک کہ آفتاب طلوع کرے اور نہ بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَمَسْجِدِیْ هٰذَا اور باندھے جاوے کجاوے یعنے سفر کیا جاوے ثواب اور برکات مکانی پانیکے قصد سے کسی مسجد کی طرف مگر تین مسجد کی طرف مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور یہ میری مسجد یعنے مسجد مدینہ طیبہ **باب** صِیَامِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ باب حکم میں صیام ایام تشریق کے جو وہ چہار روز ہیں روز عید الضحی اور اسکے بعد تین روز یہی مذہب ہی اکثر علما کا - اور مروی ہی ابن عباس و عطا سے اور قول ابن عمر کا یہ ہی کہ دے چار روز ہیں ایک روز عید پھر اسکے بعد تین روز قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ یہ روایت ابو ذر کی ہی وَقَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی

منع روزہ نذر حضرت کا ان چیزوں کو

دو قسم کا بیع یعنے ملامسہ اور منابذہ منع ہی

روز عید کے بعد طلوع و غروب آفتاب کے کوئی نماز جایز نہیں

ایام تشریق کے روزے کا حکم

بخاری علیہ الرحمہ نے اپنی عادت ترک کی جو حدثنا کہا اسلئے کہ اسکو محمد بن مثنی سے بطریق مذاکرہ اخذ کیا ہے۔ اور شیخ ابن حجر کہتا ہے کہ تحدیث کو ترک کیا اسلئے کہ حدیث بی بی عائشہ پر موقوف ہے۔ اور عادت بخاری جاری ہے کہ ایسی جگہ حدثنا نہیں کہتا ہے قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا ہشام نے کہا کہ خبر دی مجھ کو میرے باپ عروہ نے کہا تھیں بی بی عائشہ کہ روزہ رکھتیں ایام منی میں۔ اور تھا ہشام کا والد روزہ رکھتا ان دونوں میں بہ روایت ابوذر اور ابو الوقت و ابن عساکر کی ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے وَكَانَ أَبُوهَا يَصُومُهَا یعنے تھے باپ اس بی بی کے یعنے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روزہ رکھتے ان دونوں میں **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عِيسَى يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض یعنے زہری نے روایت کی ہے عروہ سے اور سالم سے قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ بی بی عائشہ اور ابن عمر نے کہا کہ رخصت نہیں دی گئی ہے کہ روزہ رکھیں ایام تشریق میں اور سنن میں مروی ہے کہ حضرت نے ایک منادی کو حکم کیا کہ ندا کردے کہ یہ ایام کھانے پینے کے ہیں کوئی اندنون روزہ نہ رکھے إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ مگر وہ شخص کہ نہ پاوے ہدی شتر اور گوسفند وغیرہ سے **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ ابن عمر نے کہا کہ روزہ اس شخص کے لئے ہے کہ متمتع ہے ساتھ عمرے اور حج کے یعنے ہر دو کو جمع کیا ہے عرفے کے روز تک فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا أَوْ لَمْ يَصُمْ پس اگر نہ پاوے ہدی اور روزہ نہ رکھا صَامَ أَيَّامَ مِنًى روزہ رکھے ایام منی میں وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ اور ابن شہاب نے اور اسنے عروہ سے اور اسنے عائشہ صدیقہ سے حدیث ابن عمر کے مانند روایت کی ہے تابعہ ابراہیم بن سعد عَنِ ابْنِ شِهَابٍ متابعت کی ہے مالک کی ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے۔ اور بعض روایات میں ابراہیم بن سعد ہی **باب** صِيَامِ عَاشُورَاءَ باب حکم میں روزہ عاشورا کے۔ قاموس میں کہا کہ عاشورا و عشوٰء دسویں محرم کی ہے یا نویں انتہی۔ پہلا قول خلیل ہے اور لفظ کا اشتقاق بھی اسپر دلالت کرتا ہے اور بسبب جمہور علما کا صحابہ و تابعین سے اور انکے بعد والوں سے۔ اور قول ثانی ابن عباس کا ہی اشتقاق کیا اسکو عشر سے کمسر عین کے نویں یا آٹھویں سے وَإِذَا أَصْبَحَ وَلَمْ يَنْوِ الصِّيَامَ صَامَ اور یہ باب بیان حکم میں اس شخص کے ہے کہ کسنے صبح کرے اور روزہ کی نیت نہ کرے اور روزہ رکھے **حدثنا** أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ سالم نے اپنے والد ابن عمر سے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ عاشورا کے روز اگر کوئی چاہے روزہ رکھے یعنے اگر چاہے افطار کرے **حدثنا** أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ عَاشُورَاءَ بی بی عائشہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے حکم فرمایا اور واجب تھا روزہ عاشورا کا اوائل اسلام میں فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ پھر جب کہ فرض ہوا رمضان جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا افطار کرتا یعنے رمضان کے بعد عاشورا کا روزہ واجب نہ رہا نوافل میں داخل ہوا **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يُصَامُ قَبْلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھا روز عاشورا قریش روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اس روز وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اور رکھتے حضرت روزہ رکھتے اس روز اگلے نبوت کے فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ اور جب قدوم کا حضرت مدینہ طیبہ کو سو روزہ رکھے آپنے اس روز اور حکم کیا صحابہ کو بھی اس روزہ کا فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ عَاشُورَاءُ پس جب فرض ہوا رمضان ترک کیا گیا روزہ عاشورا اور اسکی تاکید برطرف ہوئی فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ پس جو کوئی چاہتا روزہ رکھتا اور جو کوئی چاہتا اسکو ترک کرتا **حدثنا** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَعَامَ حَجَّ حمید بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ مقرر اسنے معاویہ سے سنا عاشورا کے روز جس سال میں کہ معاویہ نے حج کیا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ بر سر منبر کہتا تھا جسوقت کہ لوگوں سے بعض روزہ عاشورا کو واجب جانتے ہیں اور بعض حرام اور بعض مکروہ۔ سو چاہا کہ اعلام کرے کہ نہ واجب ہی نہ حرام نہ مکروہ یہ کہا یَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ

الجزء الثانی

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ ای مدینہ والے کہاں ہیں تمہارے علماء کہ میں نے سنا ہی حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ یہہ روز عاشورہ کا ہی فرض نہیں کیا ہی خدا تعالیٰ نے تم پر یہ روزہ اسکا اور میں روزہ دار ہوں جو شخص کہ چاہے روزہ رکھے اور جو شخص کہ چاہے افطار کرے اور یہہ قول حضرت کا معاویہ نے رمضان کی فرضیت اور روز عاشورہ کی منسوخیت کے بعد سنا پس معنا نہیں رکھتی ہی یہہ بات کہ کہیں ہرگز واجب نہیں تھا کہ منافی ہی یہہ بات دوسرے احادیث صحیحہ کی **حدثنا** اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوْسٰى ابن عباس نے کہا کہ جب قدوم آیا پیغمبر خدا مدینہ طیبہ کو تو یہود کو دیکھا کہ روز عاشور روزہ رکھتے ہیں فرمایا یہہ روز کیا ہی - یہود نے کہا یہہ ایک معظم روز ہی یہہ وہ روز ہی کہ نجات دی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو انکے دشمن فرعون شقی سے کہ اسکو اس روز غرق کیا پس موسیٰ علیہ السلام نے اس انعام الٰہی کے ادا کے شکر کے لئے روزہ رکھا قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ فرمایا کہ میں زیادہ سزاوار ہوں تمہارے موسیٰ علیہ السلام سے موافقت کے لئے پس اس روز آپنے روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا - یہہ بات مجرد قول یہود کے نہیں تھی بلکہ حضرت اس سے آگے بھی روزہ رکھتے تھے جیسا کہ حدیث عائشہ صدیقہ سے معلوم ہوا - اور ہو سکے کہ وحی انکے قول کے موافق آئی ہو یا بطریق تواتر معلوم ہوا ہو یا یہود سے جو لوگ اسلام لائے تھے جیسے عبد اللہ بن سلام وغیرہ سو انسے بھی یہہ بات پہنچی ہو - اور احق ہونا حضرت کا موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کے لئے بسبب نبوت اور قربت میں شرکت رہنے کے ظاہر ہی جو یہود میں یہہ بات نہیں ہی **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ ابو موسیٰ نے کہا کہ تھا روز عاشور کہ یہود اسکو ایک عید شمار کرتے تھے سو حضرت نے فرمایا کہ تم روزہ رکھو یہود کی مخالفت سے ایسا ہی کہتے ہیں معنے میں اس عبارت کے اور اداے کلام اسی میں ناظر ہی - اگر تو کہیگا کہ حدیث سابق سے معلوم ہوا کہ یہود اس روز روزہ رکھتے تھے - اور اس حدیث میں تصریح ہی کہ انہوں نے اس روز کو عید ٹھہرایا تھا - اور عید تو کھانے پینے کا روز ہی نہ امساک و ریاضت کا - اور حضرت نے انکی مخالفت کے لئے صحابہ کو حکم فرمایا کہ روزہ رکھو - ان ہر دو حدیث میں وجہ تطبیق کیا ہی علماء نے کہا ہی کہ روز کو عید ٹھہرانے سے افطار لازم نہیں آتا ہی - ہو سکے کہ دین یہود میں عید کے دن روزہ شروع ہو - سیوطی کہتا ہی کہ عید ٹھہرانا اس روز کی تعظیم کرنے کے معنے میں ہی - اور از جملہ تعظیم اس روز کا روزہ ہی - پوشیدہ نہ رہے کہ اس تقدیر پر قول نبوی کے معنے کہ فصوموا انتم ہی یہہ ہوتے ہیں کہ مخالفت کرو بلکہ روزہ رکھو انکی موافقت کے لئے - اور کرمانی کہتا ہی کہ یہود نے جو روز عاشور کو عید ٹھہرایا تھا وے خیبر کے یہود تھے - اور وے جو روزہ رکھتے تھے وہ مدینہ منورہ کے یہود تھے - جب حضرت کو سچی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہوا کہ انکا روزہ رکھنا اتباع موسیٰ علیہ السلام کے تھا اور روزہ ایک عبادت ہی اور حضرت اس سے آگے بھی روزہ رکھتے تھے - اسوقت انکی موافقت کی اور خیبر کے یہود عید ٹھہرانا اور اکل و شرب کرنا مخالف نقل کے جو حضرت نے صحابہ کو حکم فرمایا انکی مخالفت کرنے اور روزہ رکھنے پس اہل اسلام روزہ رکھنے میں دو چیزیں منظور ہوئیں کہ ہر ایک علیحدہ ہو سکے - پوشیدہ نہ رہے کہ یہہ جواب مخالف اسکا ہی جو کہا گیا کہ یہود خیبر کی شرع میں عید کے دن روزہ تھا جیسا کہ اسلم نے دوسری وجہ سے تصریح کی ہی کہ قیس بن مسلم لایا ہی کہ تھے خیبر کے یہود عاشور کے روز عید کرتے اور روزہ رکھتے **حدثنا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِبْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَ عَلٰى غَيْرِهِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ ابن عباس نے کہا کہ نہیں دیکھا میں نے پیغمبر خدا کو کہ قصد کرتے کسی روز روزہ رکھنے کا جو تفضیل دیتے اس روز کو اسکے غیر پر یعنے دوسرے روز پر مگر اس روز کو جو روز عاشورا ہی اور اس مہینے کو یعنے ماہ رمضان کو **حدثنا** الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ سلمہ بن اکوع نے کہا کہ حضرت نے حکم فرمایا ایک شخص کو قبیلہ اسلم سے کہ ندا کر دے اور آگاہ کر دے لوگوں میں کہ مقرر جو شخص کہ کچھ کھایا ہی سو روزہ رکھے یعنے امساک

بعد فرضیت رمضان روزہ ہاے عاشورا کا حکم حضرت نے فرمایا

روزہ عاشورا کا ذکر

کرے اپنے باب رمضان وَمَنْ لَمْ یَکُنْ اَکَلَ فَلْیَصُمْ فَاِنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ عَاشُوْرَاءَ اور جو شخص کہ نہیں کھایا ہی سو روزہ رکھے مقرر آج کا روز روز عاشورا ہی یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ اور وہ جو معاویہ بن ابی سفیان نے کہا وہ روزہ عاشورہ کا وجوب منسوخ ہونے کے بعد ہی۔ اور یہ حدیث ثلاثیات سے ہی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ

یہ کتاب بیان میں نماز تراویح کے ہی یعنے رمضان میں۔ تراویح جمع ترویحہ کا ہی ایکبار راحت لینے کے معنے میں اور یہ اصل میں نام جلسہ کا ہی اور اس نماز کو تراویح اس لئے کہتے ہیں کہ ہمیں بعد ہر دو سلام کے جلسہ سے استراحت کرتے ہیں **بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ** باب بیان میں ثواب اس شخص کے جو قیام کرے نماز میں راتوں میں رمضان کے اس سے نماز تراویح مراد ہی کہ عرف شرع میں تراویح کا نام قیام رمضان ہی **حَدَّثَنَا** یحیٰی بن بکیر قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَہٗ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے حضرت سے سنا فرماتے تھے ماہ رمضان کے حق میں جو شخص کہ قیام کرے راتوں میں اسکی از روے ایمان و تصدیق اسکی فضیلت کے اور طلب ثواب کے تو بخشی جائیگی اسکے لئے وہ چیز جو اسکے آگے کیا ہو گناہ سے اور ابن منذر نے قطع کیا ہی کہ سب گناہ صغیرہ و کبیرہ بخشے جائینگے۔ پر مذہب اہل سنت میں غیر کبائر مراد ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ ابن شہاب نے کہا کہ حضرت نے وفات کیا اور حال اسی منوال پر تھا کہ لوگ تنہا تنہا قیام کرتے اور جماعت سے نہیں پڑھتے تھے ثُمَّ کَانَ الْاَمْرُ عَلٰی ذٰلِکَ فِیْ خِلَافَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پس تھا وہی حال واحد واحد پڑھنے کا خلافت میں صدیق اکبر کے اور شروع خلافت میں عمر فاروق کے بھی وَعَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ عبد نسبت ہی قاری کی طرف ہے اسکے اجداد سے ہی ایک مدت مسلمانوں کے بیت المال پر عمر فاروق کا عامل تھا اَنَّہٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَۃً فِیْ رَمَضَانَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ عبدالرحمن نے کہا کہ میں باہر آیا عمر بن الخطاب کے ساتھ ایک شب رمضان میں مسجد کی طرف پس ناگاہ انہوں نے دیکھا کہ لوگ جدا جدا اور فرقہ فرقہ ہیں۔ اوزاع فتح ہمزہ اور سکون واو اور زا اور الف کے بعد عین جملہ ہی معنے میں متفرقات کے۔ اور یہ لفظ ایسا جمع ہی کہ اسکا واحد نہیں اور متفرقون صفت کاشفہ ہی غرض حضرت عمر نے کہا دیکھا کہ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ کہ نماز پڑھتا ہی کوئی مرد تنہا اپنے لئے وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلٰوتِہِ الرَّھْطُ اور نماز پڑھتا ہی کوئی اور نماز پڑھتی ہی اسکے نماز کے ساتھ ایک جماعت فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنِّیْ اَرٰی لَوْ جَمَعْتُ ھٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ پس جناب فاروق نے کہا کہ اگر ان سبکو ایک امام قرآن کے قاری پر جمع کروں ہر آئینہ بہتر ہوگا ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَھُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ پس عزم کیا ہر انکو جمع کیا ابی بن کعب پر سنہ ۱۷ ہجری میں کہ وہ ان سب کی امامت کرے کہ ابی رضی اللہ عنہ قاری تھا ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَہٗ لَیْلَۃً اُخْرٰی پس نکلا میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور ایک شب وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلٰوۃِ قَارِئِھِمْ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ اور لوگ نماز پڑھتے تھے اپنے امام کے ساتھ عمر فاروق نے فرمایا کہ نیک بدعت ہی یہ اجتماع۔ اسکو جو بدعت کہا تو وضع کی راہ سے ہی اس لئے کہ حضرت اس اجتماع پر ہمیشگی نفرمائی اندیشہ سے فرض ہو جانے کے سو وہ اندیشہ اسوقت باقی نرہا۔ اور جب اصل قیام رمضان کا مسنون ہی کہ حضرت تین شب تک نماز بجماعت ادا کی۔ اور اسکے بعد جماعت سے بعض جدا جدا اور بعض باجتماع ادا کرتے تھے۔ حضرت عمر نے ایک ایسا کام کیا کہ ان تمام کو ایک امام پر جمع فرمایا یہ بھی ارشاد نبوی کے مطابق

الجزء الثامن

ہی جو فرمایا اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر اور سب صحابہ نے اجماع کیا۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہی کہ استحسنا علی مرتضی و ابن مسعود و ابی بن کعب وسوید بن غفلہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے ثبوت کو پہنچا پس بدعت سے نقل کیا اور اس سے تمام بدعت کا زائل ہوا اور ظاہر شعائر اسلام ہوا جیسا کہ نماز عید کی۔ اور حدیث

کو بدعۃ ہ الا لہ عام مخصوص البعض ہی یعنے جو بنا کام کہ برا ہی سو ضلالت ہی غرض عمر فاروق نے فرمایا والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون

اور وہ نماز کہ خواب کرتے ہو تم اس سے فارغ ہو کے بہتر ہی اس نماز سے جو اول شب میں تم قیام کرتے ہو۔ یعنے اول شب میں اسکا پڑھنا بہتر ہی آخر شب میں پڑھنے سے۔ اور بعضوں نے اسی کلام کو اس معنے کے بالعکس بھی کہا ہی یعنے جو نماز کہ تم بعد خواب کے پڑھتے ہو وہ بہتر ہی اس سے جو اول شب میں پڑھتے ہو۔ اور کہ معظم الوں کا عمل بھی یہی ہی کہ آخر شب میں پڑھتے ہیں یرید آخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ امام بخاری نے کہا کہ حضرت عمر اس قول سے آخر شب کا ارادہ کیا ہی اور اسیکو فضیلت دی اپر جو لوگ اول شب قیام کرتے تھے۔ یہاں عدد رکعتوں کا ذکر نہ کیا مشہور میں رکعتیں ہیں سوائے تین رکعت وتر کے دس سلام سے پانچ ترویحہ ہر ترویحہ چہار رکعت دو سلام سے جمہور صحابہ و تابعین اسی پر ہیں۔ اور بعض روایات میں جو اس سے کمتر واقع ہوا اسکی تضعیف کی ہی۔ حدثنا اسمٰعیل قال حدثنی مالک

عن ابن شہاب عن عروۃ ابن الزبیر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ذلک فی رمضان بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ حضرت نے ادا کی یہہ نماز اور یہہ رمضان میں تھا یہہ حدیث مختصر ہی اس حدیث کی جو باب تحریص النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی ہی کہ یہاں اسکا ایک جزء اول اور آخر کا ایک جزء ہی مذکور ہی ف از مترجم کان اللہ لہ اس حدیث سے استدلال کرتے امام شافعی اور انکے جمہور اصحاب اور امام اعظم اور امام احمد اور بعض مالکیہ یہہ سب قائل ہیں کہ تراویح اول شب باجماعت افضل ہی تنہا اپنے گھر میں پڑھنے سے کیونکہ حضرت نے تین شب جماعت کے ساتھ ہی ادا کی لیکن بعض مالکیہ و بعض شافعیہ و ابو یوسف کہتے ہیں کہ تنہا گھر میں اخیر شب بہتر ہی اور طحاوی نے نقل کی ہی کہ بعض صحابہ جیسے ابن عمر و عروہ و تابعین میں ایک مکری تنہا گھر میں ہی پڑھا کرتے تھے بلا انکار علی الجماعۃ فی المسجد کیونکہ حضرت نے مدت عمر گھر میں ہی پڑھتے تھے پھر اسکا جواب یہہ دیا گیا کہ حضرت کا گھر میں پڑھنا باجماعت ہست پر فرض ہونے کے اندیشہ سے تھا پھر حضرت کے وفات کے بعد وہ اندیشہ زایل ہو چکا پھر جماعت کی فضیلت باقی رہی اسی واسطے خلفاء راشدین میں عمر فاروق عثمان ذوالنورین علی مرتضی و اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بالکرار سے واقع ہوا اور حضرت عمر نے بھی اپنے اوس قول میں جو والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون یعنے

کو ترجیح و فضیلت نہ دی انتہی قسطلانی۔ اسکے سوا ابو داؤد میں ابو ہریرہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ جماعت تراویح کو حضرت نے پسند فرمایا چنانچہ وہ حدیث یہہ ہی کہ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ناس فی رمضان یصلون فی ناحیۃ المسجد فقال ما ہؤلاء فقیل ہؤلاء ناس لیس معہم قرآن وابی بن کعب یصلی وہم یصلون بصلوتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا۔ یعنے حضرت ایکبار باہر نکلے کیا دیکھتے ہیں کہ لوگ مسجد کے ایک کونے میں ابی ابن کعب کے ساتھ جماعت نماز تراویح پڑھتے ہیں یہہ دیکھ کے حضرت نے فرمایا کہ انہوں نے اچھا کیا اور بہتر ہی جو کیا۔ پس جس چیز کو حضرت نے پسند فرمایا وہ تو سنت ہوی اطلاق بدعت سے بہت دور۔ اور محدث شہید صاحب ایضاح الحق نے قول عمر رضی اللہ عنہ نعمت البدعۃ ہذہ کے تحت میں لکھا ہی کہ یہاں بدعت کے مجازی معنے مراد ہیں کیونکہ یہہ فقرہ خلیفہ رشد کی زبان سے صادر ہوا ہے پر نظر کرتے اس مقام میں مجازی قرینہ حقیقت کا مانع ہی اور خلیفہ رشد کسی چیز کی بہتری بیان کرنی اس چیز کو سنت میں داخل کرنیکی مستلزم ہی اور خلیفہ راشد کی سنت حضرت کی سنت کے ساتھ ملحق ہی پس وہ بدعت کی ضد ہوگی پھر اسی میں لکھتے ہیں مسئلہ قرآن مجید کا جمع کرنا اور سورتوں کی ترتیب اور خاص اس ہیئت کے ساتھ نماز تراویح اور جمعہ کی پہلی اذان اور قرآن مجید کے اعراب اور دلائل فقیہ سے اہل بدعت سے مناظرہ کرنا اور کتب حدیث کی تصنیف اور قواعد نحو کا بیان اور حدیث کے راویوں کی تنقید اور حاجت کے موافق قرآن و حدیث سے فقہ کے احکام نکالنے کا شغل یہہ سب متعلق بالسنہ کی قبیل سے ہیں کسلئے کہ یہہ چیزیں صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے تین مبارک زمانوں میں کہ حضرت نے جنکی خیریت پر گواہی دی ہیں رواج پائیں اور بغیر انکار کے اپنے عمل جاری ہوا پھر لکھتا ہی کہ حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کے ارشاد سے ہم حضرت سید المرسلین کی سنت اور خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنے پر مامور ہیں انتہی۔ حدثنا

یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ ان عائشۃ رضی اخبرتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ من جوف اللیل فصلی فی المسجد وصلی رجال بصلوتہ فاصبح الناس فتحدثوا ابن شہاب نے کہا

ف ترویح باجماعت افضل ہی یا تنہا گھر میں اس میں تین مذہب ہیں

خلیفہ راشد کی سنت

الجزء الثامن

کہ خبر دی مجھکو عروہ نے مقرر خبر دی اسکو بی بی عایشہ نے کہ ایک شب حضرت باہر تشریف لے گئے مسجد شب میں سب حال میں کہ نماز پڑہی فرض کے سوے۔ اور لوگوں نے نماز پڑہی اپکی یار کے ساتھ یعنے اپکا اقتدا کیا۔ پس صبح کی ان لوگوں نے جو رات کو نماز پڑہی تھی اور بایکدیگر کہا فَاجْتَمَعَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا مَعَهٗ پس جمع آے دوسری شب زیادہ اُنسے جو پہلی شب میں تھے پس حضرت نے نماز پڑہی اور نماز پڑہی لوگوں نے حضرت کے ساتھ فَاَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَكَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ پس صبح کی ان لوگوں نے اور بایکدیگر ذکر کرنے لگے اور بہت ہوے لوگ تیسری شب میں فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهٖ پس باہر تشریف لاے حضرت اور نماز پڑہی اور نماز پڑہی لوگوں نے اپکے مقتدی ہوکے فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ پس جب آئی چوتھی شب تنگ آئی مسجد اپنے لوگوں سے یہاں تک کہ نکلے حضرت نماز فجر کے لیئے اور جب نماز صبح ادا کی لوگوں کی طرف متوجہ ہوے اور شہادت پڑہی شروع خطبہ میں پس فرمایا اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا یعنے پوشیدہ نہیں مجھ پر جمع ہونا تمہارا مسجد میں یا حال تمہارا اہتمام طاعت میں۔ ولیکن میں نے خوف کیا ساتھ اسکے کہ نماز تراویح باجماعت تم پر فرض کی جاوے پس تم اسکے ادا کرنے سے عاجز آؤ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ زہری کہتا ہی کہ پس حضرت وفات پاے اور امر تراویح اسی نہج پر رہا یعنے مسجد میں سب جمع ہوکے نماز نہیں پڑہتے تھے بلکہ بعض گھر میں بعض مسجد میں جانے کہ ظاہر حدیث وہ ہی کہ اگر حضرت مواظبت کرتے قیام رمضان میں پر فرض ہوجاتا۔ اور توجیہ ارتباط فرضیت میں مواظبت پر علمانے تردد کیا ہی۔ ابوالعباس قرطبی کہتا ہی کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ لوگ فرضیت کا گمان کرتے مداومت کے جہت سے پس واجب ہوتی اس شخص پر جو ایسا گمان کیا۔ جیسا کہ مجتہد کسی چیز کا گمان کرے حلال کا یا حرام کا تو اسکو اسپر عمل کرنا واجب ہی۔ یہہ وجہ کچھ چیز نہیں کہ جسنے نادانی سے کچھ گمان کرے اسپر حقیقۃً واجب ہو معنے نہیں رکھتا ہی۔ اور مجتہد کا حال وہ ہی اسپر قیاس نہیں ہوسکتا۔ اور بعضوں نے کہا کہ حضرت جو عمل کہ تقرباً الی اللہ کرتے اور لوگ انہیں آپ کی متابعت بجالاتے اسمیں احتمال رہتا کہ وہ فرض ہوجاوے اس جہت سے فرمایا کہ میں ہوف کرتا ہوں کہ فرض ہوجاوے سوا اور تو جہتیں بھی کرتے ہیں پر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی کہ کشف عطا کرے اور تسلی بخشے حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ابوسلمہ نے بی بی عایشہ سے پوچھا کہ کس طرح تھی نماز پیغمبر خدا کی رمضان کے راتوں میں تو بی بی نے کہا کہ زیادہ نہ کرتے تھے حضرت رمضان کی راتوں میں نہ غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر۔ احتمال ہی کہ سائل نے ہمیشہ کی نماز تہجد سے پوچھا ہو جیسا کہ بیان بی بی عایشہ کا ناظر اسی میں ہے اس لئے کہ بی بی نے یہی عبارت نماز تہجد میں دوسری جگہہ کہی ہیں یعنے ابواب صلوۃ اللیل یعنے تہجد میں باب قیام النبی باللیل فی رمضان وغیرہ جیسا کہ آگے گذرا۔ یا یہ کہ حضرت نماز تراویح گھر میں نہ پڑہی ہو اسی ملاحظہ سے کہ لوگ پر فرض نہ ہوجاوے کیونکہ حضرت کی مواظبت گھر میں بھی خالی اس خوف سے نہیں تھی يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ پہر پڑہتے چار رکعت مت پوچھہ انکی خوبی اور درازی ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ پہر پڑہتے تین رکعت وتر پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آیا خواب کرتے ہو آگے وتر پڑہنے کے۔ ظاہر یہہ ہی کہ یہ تین رکعت بعد خواب کرنے کے پڑہتے تھے قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ فرمایا اے عایشہ مقرر میرے ہر دو آنکھیں خواب کرتیں ہیں یعنے باندہے جاتے ہیں اور میرا دل خواب نہیں کرتا ہی یعنے خواب مجھے غفلت نہیں لاتا ہی یہ حدیث صلوۃ اللیل ابواب تہجد میں بھی گذری ف ازمترجم عفی عنہ اندنوں عدد رکعات تراویح میں اتنا زمانہ کے چند اشکال و شبہات دیکھنے اور سننے میں آئے سو اسکے جوابات بطرز سوال و جواب لکھے جاتے ہیں وہی ہذا **سوال** بخاری میں اور جو حدیث گذری کہ حضرت نے تین شب باجماعت تراویح ادا کی سو وہاں عدد رکعات کا ذکر نہیں اور بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ مذکور نہیں پھر جماعت تراویح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کتنی رکعت ثبوت کو پہنچی ہیں اور خلفاے راشدین کی سنت و مواظبت سے کتنی **الجواب** جانا چاہیے کہ جماعت تراویح کی بیس رکعات پر تمیں خلفاے راشدین اور صحابہ کا عمل بالاستمرار و بلا انکار جاری ہونے پھر انکے بعد تابعین تبع تابعین میں بھی وہی عمل باقی رہنے پر سلف سے خلف تک جمہور اہل سنت کا اتفاق ہی مشہور قاوعزاً مسبوق کا سی پر عمل متوارث چلا آیا رافضیوں کے سوا کسی کو اسمیں کچھ کلام نہیں یہہ تو اہل سنت کا متفق علیہ مسئلہ ہی کیونکہ اسباب میں احادیث و آثار صحیحہ صریحہ ناطق ہیں۔

حضرت عمر کی ایجاد فرضیت حضرت کی ہی ثابت ہوئی

حضرت عمر کی ایجاد کی اصل حضرت کی ہی ثابت ہوئی

حضرت عمر کی ایجاد کی اصل حضرت کی ہی ثابت ہوئی

حضرت عمر کی ایجاد کی اصل حضرت کی ہی ثابت ہوئی

الجزء الثامن

ہاں اہل سنت میں اختلاف ہی تو اس انتہا ہی کہ ایک گروہ کہتی ہی کہ تمام بیس رکعت حضرت کی ہی سنت ہی تقریر اس گروہ کی یہ ہی کہ حضرت نے تین روز تک مسجد میں تراویح جماعت سے پڑھی معلوم ہوا کہ پہلی شب ثلث اول میں ۲۰ رکعت دوسری شب نصف میں ۲۰ رکعت تیسری شب ثلث آخر تک ۲۰ رکعت مع وتر پڑھتے روز کے بعد فضیلت کے اندیشہ سے موقوف کرکے آپ گھر میں ہی پڑھنے لگے اور صحابہ بھی بعض بعض گھر میں کوئی متفرق کوئی جماعت سے پڑھتے تھے اور ابو داؤد کی حدیث میں آیا ہی کہ حضرت نے اس جماعت کو دیکھ کے پسند بھی فرمایا ہی چنانچہ فرمایا اصابوا ونعما صنعوا لیکن یہ صحابہ کتنی رکعت پڑھتے تھے سو اس میں کوئی روایت آئی نہیں غرض امر تراویح حضرت کے خفا گیا اور حضرت کے بعد خلافت صدیق اکبر اور شروع خلافت عمر فاروق تک ایسا ہی چلتا رہا اور حضرت ان تین روز کے بعد جو اپنے مکان میں ہی پڑھتے تھے سو وہ ابن عباس کی روایت سے بیس رکعت ہیں چنانچہ طبرانی و بیہقی اسے نقل کرتے ہیں ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی رمضان فی غیر جماعۃ بعشرین رکعۃ والوتر فوق ابن ابی شیبہ یعنے حضرت رمضان میں بلا جماعت بیس رکعات اور وتر پڑھا کرتے تھے یہ ابن عباس وہ ہیں کہ حضرت کے زوجہ مطہرہ ام المومنین بی بی میمونہ غ انکے خالہ ہوتی ہیں سو انہوں اکثر شب اپنے خالہ کے گھر جاکے سویا کرتے تھے اور شب کو حضرت کی نماز میں شریک رہتے چنانچہ اسے بہت سی روایتیں حضرت کی نماز شب کی بیان میں بخاری و مسلم میں موجود ہیں **سوال** اس حدیث ابن عباس کے راویوں میں ابو شیبہ آنے سے محدثین اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں اور عائشہ رض کی حدیث کو کہ حضرت رمضان و غیر رمضان میں وتر سمیت گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے انہی حدیث ابن عباس کی معارض کہتے ہیں **جواب** مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے اپنے فتوے میں اور نور الحق محدث نے اسیر القاری شرح بخاری میں اور مولانا بحر العلوم ارکان اربعہ میں اس تعارض کو اٹھا دیا کہ حضرت کی جو نماز کہ رمضان و غیر رمضان میں برابر تھی سو وہ تہجد ہی جسکو صلوۃ اللیل کہتے ہیں اور تراویح کا نام شرع میں قیام رمضان ہی ابن عباس نے قیام رمضان کی خبر دی ہے نہ کہ صلوۃ اللیل کی اور عائشہ رض صلوۃ اللیل کی پس یہ دونوں کی حدیث میں تعارض ہی کیونکر معارض ہوگی اور چنانچہ بی بی عائشہ رض کی ہی حدیث بعینہ بخاری کے ابواب تہجد میں باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ میں آئی ہی۔ رہا ابو شیبہ کا ضعیف ایسا نہیں کہ اوسکی روایت مطروح کی جاوے پھر چند محدثوں نے اسکو ضعیف کہا موضوع تو کہا اگر وہ حدیث موضوع ہوتی البتہ اسکا ترک کرنا ضرور تھا۔ حدیث ضعیف تو اعمال میں فضائل اعمال میں سب کے نزدیک مستحب و جائز و افضل ہی اور تراویح تو بمقابلہ فرائض کے نوافل جنس تطوع و فضائل سے ہے پھر اور حدیث ضعیف وہ ہی کہ اپنی ذات میں رہتی ہی لیکن محدثوں کے چند شروط جو راوی کے صداقت و تقوے کے باب میں قرار دئے ہیں انمیں کسی محدث کی کوئی شرط نہ پائی جاوے تو وہ اسکو ضعیف کہنا ہی پھر وہی حدیث دوسرے محدث کو دوسرے طریق سے پہنچی تو وہ صحیح و قوی ہو جاتی ہی اسیواسطے امام بخاری سے چھوٹے ہوئے کئی حدیثیں امام مسلم کے پاس صحت کو پہنچیں و علی ہذا القیاس غرض صحت و ضعف کا قاعدہ کچھ حضرت کا باندھا مقرر کیا ہوا نہیں مگر حدیث کا اسی لئے کہتے ہیں کہ ضعف کا قرینہ قطعی و یقینی نہیں بلکہ ظنی گو افراد اشد الظنی سے سوا خلفائے راشدین و صدہا صحابہ کا عمل جو وہ طبیعت کے ساتھ موشیبہ کی روایت کے موافق برابر بیس رکعت پر ہی واقع ہوا اور صحت سے ثبوت کو پہنچا اس ایک ابو شیبہ کے ضعف کو اٹھا بھی دیتا ہی اور اسکی صحت روایت کا قرینہ ہوتا ہی و بس یعنے صحابہ و خلفائے راشدین کو حضرت بیس رکعت بھی پڑھتے کی خبر پہنچی تھی کہ برابر بیس ہی انہوں نے ٹھہرایا و کرتے بلکہ وہ زیادت برابر بیس ہی رکعت کی جماعت تہجد ہی کی بپا وجہ یہی تقریر ہی ان علماء و فقہا و محدثین کی جو تمام بیست رکعت کو حضرت کی ہی سنت کہتے ہیں چنانچہ شیخ المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی رح اپنے فتوے میں اور مولانا بحر العلوم ارکان اربعہ میں اور نور الحق محدث تیسیر القاری شرح بخاری میں اس سے کی تصریح کر چکے ہیں اور بعض علما لکھتے ہیں کہ حضرت نے بی بی عائشہ کے گھر گیارہ رکعت ہی پڑھی سو بی بی نے اپنی دانست سے خبر دی۔ لیکن بی بی میمونہ کے گھر بیس رکعت بھی پڑھی ہیں سو ابن عباس دیکھ کے خبر دی ہو غرض حضرت کا عمل مختلف تھا کما فی الارکان الاربعہ مولانا بحر العلوم۔ جب حضرت کا عمل مختلف ہوا پس ہم اسکو اختیار کریں جسپر آخر میں خلفائے راشدین و صحابہ نے مواظبت کی ہی یعنے بیس رکعت **سوال** دوسری گروہ فقہا و محدثین کی جو کہتی ہی کہ روایت بیس رکعت کی صحت میں تو کلام ہی لیکن حضرت کا آٹھ ہی رکعت پڑھنا باقی بار رکعت حضرت عمر زیادہ کرکے جملہ بیس رکعت ٹھہرائی اور دوسرے وہ خلفائے راشدین و صحابہ بھی اسکو بلا نکیر قبول کرلی اور اسی پر عامل رہا جو صحت کو پہنچا ہی انکی قوی دلیل کیا ہی **جواب** انکی بڑی سند وہی بی بی عائشہ کی گیارہ رکعت کی حدیث صحیح ہی جسکو وہ اس حدیث ابن عباس کی معارض سمجھتے ہیں دوسری سند یہ لاتے ہیں کہ حضرت نے مسجد میں وتر سمیت تراویح باجماعت تین روز پڑھ کے جو موقوف کر دیا سو اگرچہ بخاری کی اس روایت میں عدد رکعات کا نہیں لیکن ایک روایت میں جا بسے آیا ہی کہ حضرت صحابہ کے ساتھ آٹھ ہی رکعت پڑھی رواہ ابن خزیمہ و ابن حبان انہی غرض حضرت کی سنت تراویح آٹھ ہی رکعت صحت کو پہنچی باقی بارہ رکعت کو اس آٹھ پر زیادہ کرنا خلفائے راشدین کے ہی طرف منسوب ہی اس بات پر سب ائمہ محدثین و فقہا کا اتفاق ہی کسیکو اسمیں کچھ کلام ہی نہیں چنانچہ شیخ ابن ہمام محدث نے فتح القدیر میں لکھا ہی کہ قیام رمضان گیارہ رکعت بالوتر سنت نبی ہی باقی رکعات مستحب ہیں چنانچہ وہ فتح القدیر سے نقل کیا ہی۔ اور شیخ عبد الحق محدث

دوسرا قول اور رکعات تراویح

عدد رکعات میں اختلاف

لکھا ہوا ہے [illegible]

الجزء الثامن

دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہی کہ وقت نفرا حضرتؓ نے رکعات تراویح کے عدد میں کو ملکہ رمضان وغیرہ رمضان میں گیارہ سے زیادہ نہیں کرتے تھے لیکن دیر دیر کرتے تھے رکعات کو رمضان میں جب جمع کیا عمرؓ نے اُبی ابن کعب پر سو وہ بیست رکعات پڑھا کرتا تھا اور سبک کرتا تھا قرأت کو بقدر زیادت رکعات کے پس ایک جماعت سلف میں چھتیس رکعات اور دوسری چالیس رکعات تک بھی پڑھا کرتے تھے یہ سب بھی بہتر ہیں انتہی اور قسطلانی شرح بخاری میں لکھا ہی کہ نوادر میں ابن حبیب سے ذکر کیا ہی کہ صحابہ پہلے گیارہ رکعت ہی پڑھتے تھے مگر طول قیام کے ساتھ جب طول قیام میں تخفیف کی یا رکعتوں کے عدد میں زیادہ کیا اور قرأت کو کم کیا پھر بیس رکعت پڑھنے لگے سوا وتر گانہ وتر کے قرأت متوسط کے ساتھ پھر اور بھی کم کیا قرأت کو اور عدد رکعات کو تیس پر پہنچے تک پڑھا سوا وتر کے پھر اسی پر عمل جاری رہا اور وہ جو بیس رکعت کا عمرؓ رضی اللہ عنہ کے وقت جاری ہوا اور صحابہ نے اسپر عمل کیا سو وہ جماعت کے مانند ہی پھر لکھا ہی کہ علمی نے کہا کہ بیس عدد کرنے میں یہ راز ہی کہ دو سو دونوں میں رواتب دس رکعت ہیں سو اسکو دوچند کیا کیونکہ رمضان زیادتی عبادت کا مہینا ہی انتہی اور شاہ ولی اللہ محدث نے حجۃ اللہ البالغہ اور مصفی شرح موطا میں لکھا ہی کہ حضرت کے فعل سے گیارہ رکعت ہی ثابت ہیں پھر عمرؓ نے اپنی فراست منورہ سے اور صحابہ کے اس عدد کو مضاعف کیا اور وتر ایک رکعت باقی رکھا انتہی ان سندوں سے معلوم ہوا کہ اکثر فقہا و محدثین بلکہ جمہور کے پاس حضرت کی سنت آٹھ رکعت ہی باقی بارہ رکعت کی زیادتی کے ساتھ جملہ بیس مع وتر صحابہ و خلفائے راشدین ہی دبس **سوال** آٹھ رکعت سنت ہی پر بارہ رکعت زیادہ کرکے جملہ بیس رکعت کی جماعت پر خلفائے راشدین قیام کرتے تھے اسکی سند احادیث صحیحہ سے کیا ہی **جواب پہلی حدیث** بیہقی کی ہی جو اسناد صحیح سے روایت کی کہ عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمرؓ بعشرین رکعۃ وعلی عہد عثمانؓ وعلیؓ مثلہ رواہ البیہقی باسناد صحیح یعنے سائب بن یزید نے کہا کہ صحابہ وغیرہم عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعت پر قیام کرتے تھے اسیطرح عثمانؓ وعلیؓ کے زمانے میں بھی یہ حدیث ایسی صحیح ہی کہ جمہور کے پاس اسکی صحت ثابت اور انہوں نے اسکو اپنی سند ٹھہرایا چنانچہ صاحب کبیری محدث شافعی ابن ہمام محدث نے لکھا ہی کہ وللجمہور ما رواہ البیہقی باسناد صحیح اور صاحب موہب محدث نے لکھا ہی کہ باسناد صحیح اور محلی محدث نے کہا کہ باسناد صحیح جب محدثین نے اسکو صحیح لکھا پھر اسکی صحت میں کیا شبہ باقی رہا۔

سوال اسی سائب بن یزید سے موطا میں حدیث آئی ہی کہ انہوں نے کہا کہ عمرؓ نے اُبی بن کعب و تمیم داری کو حکم کیا کہ لوگوں کو لیکے گیارہ رکعت پڑھے اور امام سو سو آیت ہر رکعت میں پڑھتا تھا حتی کہ ہم عصا کا ٹیکے دیکر کھڑے رہتے تھے اور نہیں پھرتے تھے اور نہیں پھرتے تھے اور اول فجر میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عمرؓ نے بھی گیارہ رکعت کا ہی حکم کیا ہی **جواب** سائب بن یزید سے یہ ایک ہی روایت نہیں بلکہ انسے دو متعارض روایتیں آئی ہیں گیارہ رکعت کی روایت امام مالک کو پہنچی سو انہوں نے اپنی موطا میں لیا۔ لیکن بیس رکعت کی روایت اسناد صحیح امام بیہقی کو پہنچی سو انہوں نے ذکر کیا۔ اب جانا چاہئے کہ سائب بن یزید کی ایک روایت جو عمرؓ رضی اللہ عنہ کے وقت گیارہ رکعت کی جماعت ہونے سے خبر دیتی ہی اور اسکی دوسری روایت جو بیس رکعت کی جماعت ہونے پر گواہی دیتی ہی ان ہر دو روایت میں کچھ خلاف و تعارض نہیں ہی کیونکہ سچ ہی کہ عمرؓ رضی اللہ عنہ نے پہلے گیارہ رکعت کی جماعت کا ہی حکم کیا تھا۔ پھر بعد ازاں بیس رکعت کی جماعت پر حکم کیا۔ پھر یہی امر مستقر رہا چنانچہ صاحب محلی شرح خود امام بیہقی سے نقل کرتے ہیں کہ ولا یعارضہ الروایۃ السابقۃ فانہ وقع اولا استقرار الامر علی العشرین انتہی اور امام شعرانی نے کشف الغمہ میں اسی بات پر گواہی دیتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ عمرؓ رضی اللہ عنہ کے وقت پہلے تیرا رکعت پڑھتے تھے طول قیام کے ساتھ کہ قاری ہر رکعت میں سو آیت پڑھتا تھا بعد ازاں عمرؓ نے تیئس رکعت کا حکم کیا اور یہی امر سب امصار میں مستقر رہا انتہی اور مولانا نجم الغنی نے ارکان اربعہ میں یہی لکھتے ہیں کہ جمع کیا عمرؓ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک قاری پر پس وہ گیارہ رکعت پڑھتا تھا بعد ازاں بیست رکعت مقرر ہوئے **دوسری حدیث** یزید بن رومان کی ہی جو موطا مالک میں آئی ہی کہ کہا کان الناس یقومون فی زمان عمرؓ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ یعنے لوگ عمرؓ کے زمانے میں بیس رکعت پر قیام کرتے تھے **سوال** بعاعدہ محدثین یہ حدیث مرسل یا منقطع ٹھہرتی ہی کیونکہ کہتے ہیں کہ یزید بن رومان کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں پھر ایسی حدیث سند میں چنداں حجت نہیں **جواب** یزید بن رومان کو حضرت عمرؓ سے ملاقات نہیں تو کچھ مضایقہ نہیں دوسرے سے سنا ہوگا عدم ملاقات کی صورت میں یہ حدیث مرسل ہوگی یا منقطع حدیث مرسل و منقطع تو امام مالک و امام ابو حنیفہ امام احمد بن حنبل اور امام محمد و امام ابو یوسف وغیرہم بلکہ دو سو سال تک تابعین و تبع تابعین کے پاس بھی حجت ہی لیکن ایک امام شافعی کے پاس حجت نہیں وہ دوسری روایت سے مستند ہو تو حجت ہی اور یزید بن رومان کی روایت بروایت بیہقی سائب بن یزید کی حدیث صحیح سے مستند بھی ہو چکی پس چار مذہب کے امام اور محدثون بلکہ تابعین و تبع تابعین کے پاس بھی یزید بن رومان کی حدیث حجت ٹھہری اس تقدیر میں کہ وہ مرسل یا منقطع ہی ہے علاوہ یہ کہ یہ حدیث یزید بن رومان کی جو موطا مالک میں آئی ہی ہے کسی حال پر مرسل یا منقطع ہی باقی نہیں بلکہ وہ بعد ازاں متصل ہو چکی ہی پھر ملا شک و اختلاف یہ حدیث صحیح اور حجت قوی ٹھہری چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں کہ باتفاق

الجزء الثامن

اہل حدیث رحمہ اللہ کا مالک کی سب حدیثیں صحیح ہیں کوئی حدیث اسمیں مرسل و منقطع نہیں مگر یہ کہ دوسری طریق سے اسکی سند متصل ہو چکی خود امام مالک کے زمانے میں کئی علماء موطا کے احادیث کی تخریج اور مرسل و منقطع کے متصل کرنے میں تصنیف ہوی ہیں جیسے کتاب ابن ذویب و ابن عیینہ ثوری و معمر وغیرہم شاگرد امام مالک کے ہیں اور امام ابن حجر عسقلانی محدث تقریب تہذیب میں یزید بن رومان کو ثقہ کہا اور لکھا کہ وہ مولائے آل زبیر سے ہے شیخ تیسیری یہ سند ہی کہ صحیح ترمذی میں لکھا ہی کہ عمل اکثر صحابہ اور عمر و علی وغیرہم کا بیس رکعت ہی یعنے بہ جماعت اکثر کا قید اسلئے کہ بعض منفرد اپنے گھر میں پڑھ لیتے تھے انتہی پس بالفعل ان کتب حدیث کی سند صحیح سے اور اسکی صحت پر محدثین کی گواہی سے اور دوسرے اسناد سے یہ بات صحت و ثبوت کو پہنچ چکی کہ وہ جو گیارہ رکعت کی جماعت ہوتی تھی سو بیس رکعت مقرر کرنے کے آگے تھی یعنے عمرؓ کے حکم سے پہلے طول قیام کے ساتھ اخیر شب آٹھ رکعت کی ہی جماعت ہوتی تھی پھر وتر تین رکعت اور صحابہ سحر کے وقت تک اتنے طول قیام سے نماز پڑھتے تھے کہ عصا کا ٹیکہ کرنے کی نوبت پہنچی تھی کہ امام ہر رکعت میں سو سو آیت پر ہستا تھا جب طول قیام اگر کو کم کر کے طول قیام کے عوض دس آٹھ پر بارہ رکعت کو زیادہ کر کے جملہ بیس رکعت کی جماعت عمر رضی اللہ عنہ نے اول شب مقرر فرمائی کہ تا بارہ رکعت کے زیادہ رکوع و سجود کا ثواب طول قیام کے ثواب کا عوض ہو اور لوگوں سے دفع حرج - یا یہ کہ رمضان میں کثرت عبادت سے تشبیہ بہ ملائک ہونے کے لئے اُس گیارہ کو مضاعف کر دیا - پھر حضرت عمر کے وقت اور انکے بعد بھی خلفا اور صحابہ میں بلا انکار اسی بیس رکعت پر امر مستقر رہا یکما رجح بہ القسطلانی و المحلی و البیہقی و الامام مالک و الامام الشعرانی و شاہ ولی اللہ و صاحب کبیری وغیرہم - پھر عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں اور علی مرتضیٰؓ کے عہد خلافت میں بھی وہی بیس رکعت کا معمول رہا چنانچہ تعلیق موطا امام محمد رح میں لکھتے ہیں کہ بیہقی نے اخراج کیا ابی عبد الرحمن اسلمی سے کہ حضرت علیؓ نے قاریوں کو بلوایا رمضان میں اور انسے ایک کو حکم کیا کہ بیس رکعت پڑہاوین اور آپ وتر پڑہتے تھے کذا فی المغنی اور ایک روایت میں آیا کہ علی مرتضیٰؓ تراویح کی بیس رکعات خود امامت کرتے تھے اور بھی ایسے بہت سے آثار آئے ہیں انتہی انکے بعد تابعین تبع تابعین میں بھی وہی معمول جاری رہا بیس سے کسیسے کم نہیں کیا بلکہ بیس سے کوئی زیادہ ہی کی ہیں غرض عمرؓ بیس رکعت کی جماعت قایم کی بعد بزرگان سلف صحابہ و تابعین تبع تابعین میں پھر کسی نے آٹھ رکعت کی جماعت قائم نہیں کی ہاں تنہا اپنے گھر میں کوئی آٹھ ہی رکعت پڑہی ہوں تو پڑہی ہیں اسمیں کچھ کلام نہیں ہمارا کلام ہی تو آٹھ رکعت کی جماعت قایم کرنے میں ہی و بس بیس رکعت کے پڑہنے میں حضرتؐ کی سنت بھی ادا ہوتی ہی اور خلفاے راشدین و صحابہ کی سنت بھی یعنے نظر باختلاف روایات اگر حضرت فی الواقع بیس رکعت ہی پڑہی ہیں اور یہہ بات صحت کو پہنچنے سے عمرؓ نے اسکو بیس کیا ہی تو ہمارے بھی برابر بیس ادا ہو چکیں یا اگر حضرت آٹھ ہی پڑہی ہیں اور عمرؓ نے اس اصل سنت کو بحال رکھکے اسپر بارہ رکعت زیادہ کیں ہیں تو پس ہمارے سے بھی پہلے آٹھ رکعت حضرت کی سنت میں بعد بارہ رکعت خلفا و صحابہ کی سنت ہر دو سنتیں ادا ہو جاتی ہیں جیسا بلا واسطہ نبی کے خدا کی راہ نہیں ملتی ہی ایسا ہی بلا نقش قدم صحابہ کے نبی کی راہ نہیں ملتی رہے نصیب ان مومنان اہل سنت کے جو بیس رکعت کی جماعت قایم کر کے بحکم حدیث علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین ہر دو سنت کا جمع حاصل کرتے ہیں اور بحکم حدیث اتبعوا السواد الاعظم اپنے عمل کی صورت سلف و خلف جمہور اہلسنت کے عمل کے موافق بناتے ہیں ع این کار دولت است تا کرا رسد و اللہ الموفق -

بسم اللہ الرحمن الرحیم باب فضل لیلۃ القدر

باب فضیلت میں شب قدر کے - قدر بفتح قاف و سکون دال ہی اس شب کو تعظیم قدر کے رو سے معنے میں صاحب عظمت کے کہا اس جہت سے کہ قرآن مجید اس میں شرف نزول پایا - یعنے ابتدا نزول اس شب میں ہی یا انکہ لوح محفوظ سے تمام جو آسمان دنیا پر نازل ہوا اسی شب میں تہا اور وہاں سے تھوڑا تھوڑا جبرئیل امین نے تیئیس سال میں لے آئے - یا انکہ قرآن مجید اس شب کی فضیلت میں نازل ہوا لیلۃ القدر خیر من الف شہر شب قدر خیر ہی ہزار مہینوں سے قدر فتح دال سے پڑہی ہیں تقدیر کے معنے میں اس لئے کہ اس شب میں اشیا کی تقدیر کی جاتی ہی و قول اللہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الی اخر السورۃ اور یہہ باب اور تفسیر میں اُس قول الٰہی کے جو تفسیر بخاری علیہ الرحمہ سے واقع ہوی ہی تفسیر ایک کلمہ و ما ادراک کی ہی قال ابن عیینۃ ما کان فی القرآن وما ادریک فقد اعلمہ ابن عیینہ نے کہا جو چیز کہ واقع ہوی ہی قرآن میں بلفظ وما ادراک صیغہ ماضی سے مقرر معلوم کروایا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو - اس لئے کہ یعنی زمان گذشتہ کے علم کی مستلزم نفی کی زمان حال میں نہیں مقصود یہہ ہی کہ لیلۃ القدر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت کو معلوم کروایا ہی وما قال وما یدریک فانہ لم یعلمہ اور وہ جو صیغہ مضارع سے کہا اس باب میں اللہ تعالیٰ نے اپکو اسکی تعلیم نکی حدثنا علی بن عبد اللہ قال حدثنا سفیان قال حفظناہ و انما حفظ من الزہری سفیان نے کہا کہ یاد کیا ہم نے اس حدیث کو - اور یاد کیا مگر زہری سے اور بعض روایات میں وانما بدل انا کے ہی - اور کہتے ہیں کہ ہای مبتدا ہی مضاف ساتھ حفظ کے اور کلمہ ما زائدہ ہی اور خبر حفظنا کی مقدر ہی اور من الزہری

الجزء الثامن

متعلق بحفظ ہی - مینے یہ ہیں کہ کونسا حفظ ہی جو ہمنے زہری سے یاد کیا عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ - وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اسکا ترجمہ گزرا ہی تَابَعَهٗ سُلَیْمَانُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ متابعت کی ہی سفیان کی سلیمان بن کثیر نے زہری سے **بَابُ** اَلْتَمِسُوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ باب اس بیان میں کہ طلب کرو تم شب قدر کو آخری سات راتوں میں ماہ رمضان کے یعنے ان راتوں سے ایک رات میں ہی - اور جب دوسری حدیث میں واقع ہوا کہ عشرۂ اخیر کے طاق راتوں میں ہی ابتدا ان سات راتوں کا اکیسوین شب سے ستائیسوین تک ہوگا - سیوطی نے نقل کی ہی کہ بعض اسپر ہیں کہ اسکا ابتدا بائیسوین شب سے اٹھائیسوین شب تک ہی اس تقدیر پر اکیسوین شب اور ہر دو تقدیر پر ستائیسوین شب خارج ہوتی ہی **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرُوا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْمَنَامِ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ابن عمر سے مروی ہی کہ حضرت کے صحابہ سے چند شخص دکھلائے گئے لیلۃ القدر کو خواب میں اور انکو کہا گیا کہ شب قدر آخری سات راتوں میں ہی - ایسا ہی کہا ہی سیوطی نے - اور شیخ نے فتح الباری میں اس تقریر سے لازم آتا ہی کہ شب قدر انکو نہ بتلائی ہو بلکہ خبر دی ہو کہ ان راتوں سے ایک رات میں ہی - کرمانی کہتا ہی کہ فی السبع الاواخر متعلق ہی قول فی المنام کے ساتھ اور اسکی صفت ہی یعنے بتلائے گئے شب قدر کو اس خواب میں جو آخری سات راتوں میں واقع ہوا تھا - پوشیدہ نرہے کہ مفہوم سوق حدیث سے کہ فلیتحراھا فی السبع الاواخر ہی یہ خواب انہوں نے ان سات راتوں سے آگے دیکھا اور خبر پائی کہ وہ شب ان راتوں میں ہوگی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرٰی رُؤْیَاکُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ پس حضرت نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں یا جانتا ہوں کہ تمہارا خواب واقع کے موافق پڑا ہی جو ان سات راتوں میں دکھلائے ہیں فَمَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ پس جو شخص کہ اسکا جویا ہی تو آخری سات شب میں ڈھونڈے **حَدَّثَنَا** مُعَاذُ بْنُ فَضَالَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّکَانَ لِیْ صَدِیْقًا ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید سے پوچھا اور وہ دوست میرا تھا فَقَالَ اعْتَکَفْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ پس کہا کہ اعتکاف کیے ہم ساتھ پیغمبر خدا کے عشرۂ میانہ میں ماہ رمضان کے فَخَرَجَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ اِنِّیْ اُرِیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ پس باہر آئے اعتکاف سے بیسوین کی صبح کو اور خطبہ پڑہا ہمپر اور فرمایا کہ مقرر میں مبتلا کیا گیا شب قدر کو - ظاہر اس کا یہی ہی کہ شب کونسی ہی کو اس سے مجھ کو عالم خواب میں اعلام کیے ہیں ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا اَوْ نَسِیْتُهَا یہ شک راوی کا ہی لاکن ہر دو کے معنے ایک ہیں پس میں فراموش کیا گیا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ پس طلب کرو تم عشرۂ آخر کے طاق راتوں میں وَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّطِیْنٍ اور مقرر میں نے دیکھا عالم خواب میں کہ سجدہ کرتا ہوں پانی اور کیچڑ میں فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ اور جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا حضرت کے ساتھ تو چاہیے کہ اعتکاف کی جگہ پر رجوع کرے - اس کلام میں التفات متکلم سے غیبت کے طرف ہی - اصل یہ تھا کہ جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا ہمارے ساتھ راجع وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَۃً پس ہم نے اعتکاف کی جگہ پر رجوع کیا حالانکہ ہم نے نہیں دیکھا آسمان پر ابر کا ٹکڑا فَجَاءَتْ سَحَابَۃٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰی سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ پس آیا ایک ابر اور برسا یہاں تک کہ سقف مسجد سے پانی ٹپکا وَکَانَ مِنْ جَرِیْدِ النَّخْلِ اور تھا سقف مسجد کا کھجور کے شاخوں سے وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ اور اقامت کہی گئی نماز صبح کی پس میں نے حضرت کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہیں پانی اور کیچڑ میں حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ الطِّیْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ یہاں تک کہ میں اثر مٹی کا حضرت کی پیشانی شریف میں دیکھا - اور ظاہر ہوئی آپکے خواب کی سچائی مفہوم اس حدیث کا یہہ ہی کہ شب قدر اکیسوین تھی اور صحابہ اسی شب کی صبح کو نماز فجر پانی اور کیچڑ میں پڑہے - اور حضرت نے خطبہ پڑہا وہ بیسوین کی صبح تھی - **بَابُ** تَحَرِّیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ باب ڈھونڈنے اور طلب کرنے میں شب قدر کے طاق راتوں میں عشرۂ آخر سے فِیْهِ عَنْ عُبَادَۃَ اس باب میں ایک حدیث عبادہ بن صامت سے مروی ہی جیسا کہ باب لاحق میں آتی ہی **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی

الجزء الثامن

اللہ علیہ وسلم قال تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان کی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ ڈھونڈو شب قدر کو طاق راتوں میں عشرۂ اخیرہ سے رمضان کے **حدثنا** ابراہیم بن حمزۃ قال حدثنا ابن ابی حازم والدراوردی عن یزید بن الہاد عن محمد بن ابراہیم عن ابی سلمۃ عن ابی سعید الخدری رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی رمضان العشر التی فی وسط الشہر بوسعید نے کہا کہ حضرت معتکف ہوتے مسجد میں ماہ رمضان کے عشرۂ اوسط میں فاذا کان حین یمسی من عشرین لیلۃ تمضی پس جس وقت کہ ہوتے شب کرتے بیسویں رات کی جب گذرتی وتستقبل احدی وعشرین رجع الی مسکنہ اور آگے آتی اکیسویں شب رجوع کرتے مسجد سے اپنے مسکن کی طرف اپنے گھر کے طرف ورجع من کان یجاور معہ اور رجوع کرتا وہ شخص جو حضرت کے ساتھ معتکف رہتا وانہ اقام فی شہر جاور فیہ اللیلۃ التی کان یرجع فیہ اور مقرر حضرت نے قیام فرمایا اس مہینے میں جو معتکف تھے جس شب میں کہ رجوع کرتے تھے حاصل اس حدیث کا یہ کہ رجوع کرنا اکیسویں شب میں تھا۔ یہ بات مخالف ہے اس کی جو متعدد حدیثوں میں مروی واقع ہوا کہ رجوع بیسویں کی صبح کو تھا۔ اور اعتکاف عشر کا اکیسویں سے ہی اس شب بارش ہوی اس رات کی صبح کو جو بائیسواں روز تھا حضرت نے نماز پائی اور کیچڑ میں پر ہی۔ اور وہ علامات شب قدر کے تھا۔ پس مراد یہ ہی کہ رجوع صبح گذشتہ سے کرتے۔ اسکو نسبت دے سکتے ہیں کہ رجوع شب میں ہوا۔ اسلئے کہ نسبت کرتے ان راتوں کی اس شب گھر کے طرف رجوع ہوا فخطب الناس فامرہم ما شاء اللہ پس آپ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور حکم کیا اس چیز کا جو خدا تعالی نے چاہا۔ ثم قال کنت اجاور ہذا العشر پھر فرمایا کہ تھا میں کہ اعتکاف کروں اس عشر کا ثم قد بدا لی ان اجاور ہذا العشر الاواخر پس ظاہر ہوا مجھ کو اجتہاد سے یا وحی سے کہ معتکف ہوؤں میں اس عشرۂ اخیر میں فمن کان اعتکف معی فلیثبت فی معتکفہ پس جو شخص کہ اعتکاف کیا میرے ساتھ اسکو چاہیئے کہ درنگ کرے اور اپنی اعتکاف کی جگہ میں ہے وقد رایت ہذہ اللیلۃ ثم انسیتہا مقرر دکھلایا گیا میں آج کی رات شب قدر کو پس فراموش کر دایا گیا میں فابتغوہا فی العشر الاواخر وابتغوہا فی کل وتر پس طلب کرو تم عشرۂ اواخر میں اور طلب کرو تم ہر شب طاق میں۔ یعنے اگرچہ نہیں فراموش کی گئی لاکن اسقدر یاد نہ کہ اسی عشرے کے طاق راتوں میں ہی و قد رایتنی اسجد فی ماء وطین اور مقرر میں نے اپنکو خواب میں دیکھا کہ سجدہ کرتا ہوں پانی اور کیچڑ میں گویا اس حال کو علامت شب قدر ٹھہرایا اور فرمایا فامطرت السماء فی تلک اللیلۃ فامطرت پس برسنے لگا ابر اس شب فوکف المسجد فی مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ احدی وعشرین پس ٹپکی مسجد حضرت کی نماز کے مقام پر اکیسویں شب میں فبصرت عینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انصرف من الصبح ووجہہ ممتلی طینا وماء پس میری آنکھ نے حضرت کو دیکھا اور میں نے آپکے طرف نظر کی جب نماز صبح سے پھرے درحالیکہ آپکا چہرۂ مبارک آب وگل سے آلودہ ہی اس کلام کو اظہار تعجب و حضرت کے واقعے کی سچائی کے لایا **حدثنا** محمد بن المثنی قال حدثنا یحیی عن ہشام قال اخبرنی ابی عن عایشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہ وحدثنا محمد بن المثنی قال اخبرنی عبدہ عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عایشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاور فی العشر الاواخر من رمضان بی عائشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا معتکف کرتے عشرۂ اواخر میں رمضان سے۔ اس حدیث میں قید طاق کا واقع نہوا۔ کہتے ہیں کہ ہشام کے کسی طریق میں یہ تقید نہیں سے گویا بخاری علیہ الرحمہ نے حمل کیا ہی مطلق کا مقید پر نظر کرتے ہوے احادیث کے **حدثنا** موسی بن اسمعیل قال حدثنا وہیب عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر من رمضان لیلۃ القدر ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ طلب کرو تم اسکو عشرۂ اواخر میں رمضان سے لیلۃ القدر بدل ہی ضمیر التمسوہا سے فی تاسعۃ تبقی فی سابعۃ تبقی فی خامسۃ تبقی نویں شب میں جو باقی رہتی ہی مہینے سے اور ساتویں شب میں جو باقی رہتی ہی اور پانچویں شب جو باقی رہتی ہی۔ جاننے کو یہ شمار عادت عرب ہی کہ جب مہینہ آدھے سے گذر جاتا ہی حساب آخر کے جانب سے کرتے ہیں نہ ایام گذشتہ سے۔ اور مدار امر یقینی پر رکھا جو مہینے کے انتیس دن ہیں پس نویں شب کی تقدیر پر اکیسویں ہوگی۔ اور ساتویں شب تیئیسویں۔ اور پانچویں پچیسویں شب۔ سیوطی نے ایسی تفسیر کی ہی کہ لیلۃ القدر ایک رات ہی کی اسکے

۲ دونوں بخاری و لیلۃ القدر فی العشر الاواخر من رمضان اور شب قدر کو عشرۂ اواخر میں رمضان کے

بعد نو شب باقی رہتے ہیں وہ اکیسویں شب ہی بامداد ماہ کامل پر رکھا جو تیسویں زمین اور ہی قیاس پر ساتویں اور پانچویں ہی۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اسمیں ظاہر لفظ کا خلاف ہی۔ اور پہلے بعضے اولیٰ اور سزاوار قبول کے ہی۔ بہر تقدیر ستائیسویں اس بیان سے خارج رہی تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ متابعت کی ہی وہیب کی عبدالوہاب نے ایوب سے یعنے اسنے بھی ایوب سے روایت کی ہی وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْتَمِسُوْهَا فِي تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ اور روایت کی ہی عبدالوہاب نے خالد سے اسنے عکرمہ سے اسنے ابن عباس سے کہ وہ ہوتہ ہو تم اسکو جو تیسویں شب میں حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ وَعِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عباس نے کہا کہ حضرت نے فرمایا اور بعض روایات میں قالا وقال ابن عباس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ تِسْعٍ يَمْضِيْنَ نو شب میں ہی جو گذرتی ہیں یمضین متعلق ہی مضی سے اَوْ فِيْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ یعنی لَيْلَةُ الْقَدْرِ یا سات شب میں ہی جو باقی رہتے ہیں مہینے سے۔ یعنی لیلۃ القدر تفسیر کی ہی مولف نے ضمیر ہی کی۔ کرمانی نے شرح میں نقل کی ہی اَوِ الْاُوْلٰى سَبْعٍ يَمْضِيْنَ لایا اور کہا ستائیسویں شب میں ہی۔ اور اسیطرح تِسْعٌ يَمْضِيْنَ انتیسویں شب میں ہی۔ اور معنے من سبع یمضین کے کہا کہ محتمل ہی کہ اس سے مراد تیئیسویں شب ہو یا یہ رات یا تمام راتیں جو اسکے بعد ہیں مہینے کے اخیر تک فافہم **باب** رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِيْ النَّاسِ یعنی مُلَاحَاةٌ باب بیان میں اٹھانے پہچانت تعیین شب قدر کے لوگوں کی نزاع کی جہت سے پھر کہتا ہی کہ ملاحاۃ سے ہی۔ مولف نے ملاحی کی تفسیر ملاحاۃ سے کی گویا یہ لفظ اسکے پاس شہری حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عبادہ نے کہا کہ حضرت باہر تشریف لائے اسلئے کہ خبر دیں ہمکو شب قدر سے اور تعیین کریں اسکی اس ماہ حاضر میں پس نزاع کیا دو مرد مسلمانوں نے فَقَالَ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ پس فرمایا کہ میں باہر آیا تا خبر دوں تم کو تعیین سے شب قدر کے۔ پس نزاع کیا فلان فلان نے مسجد کے درمیان ماہ رمضان میں کہ محل ذکر الٰہی کا اور وقت عبادت کا ہی۔ اسکا علم ابھی شوخیت میرے دل سے دور کیا گیا یعنے میں اسکو فراموش کیا وَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ اور قریب ہی کہ یہہ فراموشی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اس بہتری اور خیریت کی وجہ یہہ ہی کہ وہ ہوتہ ہو تم کہ شب قدر کو متعدد راتوں میں۔ اور اگر ایک شب معین ہو جاتی اس بات کا احتمال تھا کہ اس کرامت خاص کے پانے میں ایک ریا راہ پائی ہوتی فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ پس طلب کرو اسکو نویں اور ساتویں اور پانچویں شب میں ماہ رمضان سے۔ قسطلانی نے نقل کی ہی کہ روافض کو گمان یہہ ہوا ہی کہ شب قدر کا وجود ہی اٹھ گیا ہی اور وہ رہی ہی نہیں۔ اس گمان باطل کو قول فالتمسوہا رد کرتا ہی اور شب قدر کے باب میں اور اسکے تعین و علامات میں بہت سے اقوال آئے ہیں انکے نقل کرنیکے لئے وقت مساعد نہیں کرتا ہی **باب** الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ باب بیان میں عمل یعنے جہد کرنیکے عشرۂ اواخر میں رمضان کے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ بی بی عایشہ نے کہا کہ تھے حضرت جسوقت کہ آتا عشرۂ آخر رمضان کا سخت باندھتے تہ بند اپنی ازار کو یعنے باندھتے اپنی کمر کو عبادت میں زیادہ جدوجہد کوشش کرنے کے لئے۔ اور ازار محکم باندھنا کنایہ ہی ترک جماع سے وہ بھی کثرت عبادت کے لئے تھا اور زندہ رکھتے اور قیام کرتے شب قدر میں اور بیدار کرتے اپنے اہل کو طاعت و عبادت کے لئے۔ زندہ رکھنا شب کو عبادت کرنیوالے کی عبادت سے ہو سکتا ہی۔ اس لئے کہ خواب جو بہن موت کی ہی جب اسکو ترک کیا گویا زندہ کیا اپنے نفس کو۔ اور یہہ بھی ہو سکے کہ راجع ساتھ شب کے گویا طاعت سے اسکو زندہ کیا جیسا کہ اس آیہ کریمہ میں واقع ہی كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کس طرح زندہ کیا زمین کو سبزہ اگانے سے بعد مرنے اس زمین کے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **باب** الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا باب بیان میں اعتکاف کرنے کے عشرۂ اخیر رمضان میں۔ اور بیان میں صحت اعتکاف کے سب مساجد میں۔ مساجد سے مقید اسلئے کیا کہ غیر مساجد میں اعتکاف

الجزء الثامن

اعتکاف مسجدین مخصوص ہی یا ہر اور کسی مسجد میں

صحیح نہیں اور مساجد جمع اسلئے لایا کہ عام ہو مساجد کو بخلاف اسکے جسنے تین مسجدیں مخصوص کیا اور بخلاف اسکے جو مسجد نبوی ہے اور بخلاف اسکے جو اس مسجد سے خاص کر تین مسجدیں جمعہ قائم ہوتی ہی یہ قول اخیر قول امام مالک کا ہی اور یہی مذہب ہی حنابلہ کا اور امام اعظم کے پاس نہیں جایز ہی اعتکاف مگر اس مسجد میں جسمیں پنجگانہ نماز پڑہی جاوے کیونکہ اعتکاف انتظار نماز سے عبادت ہی اور امام شافعی کے پاس وہ مسجد ہی جسمیں جماعت ہوا کرے امام مالک اور امام محمد و امام ابو یوسف بھی اسیکے قائل ہیں کذا فی القسطلانی

لقول الله تعالى وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ الآیہ بسبب اس قول الٰہی کے جو فرمایا کہ صحبت نکریں عورات کے ساتھ جبکہ تم اعتکاف کیے ہوں مسجدوں میں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اعتکاف مخصوص مسجد کے ہی ساتھ ہی ہی مقصود ہی کا علیہ الرحمہ کا۔ جاننے کہ اعتکاف مساجد کے سوا نہیں ہوتا ہی اکثر مفسرین کہتے ہیں اس آیت سے اختصاص اعتکاف کا مسجد کے ساتھ مفہوم نہیں ہوتا ہی۔ اور شارحین نے کہا ہی کہ مؤلف کی مراد بھی یہی ہی اس پر یوں مواخذہ کرتے ہیں کہ تقید عدم مباشرت کا ہونا اعتکاف کا مسجد میں متبادر ذہن کا نہیں ہوتا ہی کہ نہی مخصوص اسی حال کے ساتھ ہو اور مقید اسی قید کے ساتھ ہو۔ اور اعتکاف کو ایک حال اور ہی جو مقید اس قید کے ساتھ نہو۔ جواب اسکا دیتے ہیں کہ عدم مباشرت کو اعتکاف کے ساتھ مخصوص مسجد میں رکھنا موجب ابطال ایک امر متفق علیہ کا ہی کہ وہ بطلان اعتکاف کا ہی مطلق مباشرت کے ساتھ۔ پس چاہیے کہ قید فی المسجد کا محض واسطے ہی کہ غیر مساجد میں اعتکاف نہیں ہوتا ہی ولایخفی فافہم

حدثنا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ تھے حضرت اعتکاف کرتے عشرۂ آخرین رمضان سے۔

حدثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ بی بی عائشہ سے مروی ہی کہ تھے حضرت اکثر اوقات اعتکاف کرتے عشرۂ اواخر رمضان سے یہاں تک کہ وفات تک اسکو اللہ عزوجل نے پھر اعتکاف کیا بی بیون نے آپ کے بعد اسی عشرہ میں۔ اس حدیث میں اسبات کی دلیل ہی کہ مرد و عورت اعتکاف میں برابر ہیں۔ اور حضرت نے بعض بی بیون کو اذن فرمایا تھا کہ مسجد میں اعتکاف کریں۔ جب سب بی بیون نے اسکو تنگ کیا مسجد میں اعتکاف سے منع فرمایا۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عورت گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے

حدثنا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مِنَ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ ابوسعید خدری سے مروی ہی کہ حضرت اعتکاف کرتے عشرۂ اوسط میں رمضان کے وَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ اور اعتکاف کیا حضرت نے ایک سال عشرۂ اوسط میں یہاں تک کہ اکیسویں شب آئی وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ اور وہ شب تھی کہ باہر آتے جسکی صبح کو اپنے اعتکاف سے۔ یہ حدیث صریح ہی اس باب میں کہ اپکا نکلنا اعتکاف سے اکیسویں کی صبح کو تھا۔ اس لئے کہ جب نسبت صبح کی شب کے ساتھ کرتے ہیں مراد اس صبح سے ہی جو اسکے بعد آتی ہی جیسا کہ صبح شب جمعہ کی صبح روز جمعہ کی ہی۔ یہاں مراد اس صبح سے رکھنا چاہیے جو اکیسویں شب سے اگلی ہو کہ یہ صبح اقوی ہوگی۔ تا موافق ہو دوسری احادیث سے کہ جن میں تصریح آئی ہی بکہ اس اعتکاف سے صبح بیسویں کی تھی جیسا کہ ابوسعید کی حدیثیں جو تحری لیلۃ القدر کے باب میں آئی ہیں اسکو ہم نے ظاہر سے الگ کیا اور احادیث کے ساتھ تطبیق دینے کے لئے۔ اور منطوق احادیث سے بھی معلوم ہوا کہ اکیسویں شب کو اعتکاف گاہ میں تشریف لائے۔ اور اسی شب بارش ہوئی اور اسکی صبح کو حضرت نے سجدہ آب و گل کیا

وَقَالَ مَنِ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ اور فرمایا جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کیا چاہیے ساتھ اس بیچ کے عشرے میں تو اسکو چاہیے کہ اعتکاف کرے اخیر کے عشرے میں فَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا مقرر دکھلایا گیا میں خواب میں اس شب قدر کو پس فراموش کروایا گیا میں اسکو وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا اور تحقیق میں نے اپکو دیکھا کہ سجدہ کرتا ہوں آب و گل میں اس شب قدر کی صبح کو فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ پس طلب کرو تم اس شب قدر کو عشرۂ آخرین اور طلب کرو تم اسکو ہر طاق رات میں فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ پس برسا

الجزء الثامن

فجر اس کیسویں شب میں وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ اور تھی مسجد نبوی اسوقت سایہ دار شاخ خرما سے پس ٹپکی مسجد فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ پس دیکھیں میری ہر دو آنکھیں حضرت کو جس حال میں کہ پگی پیشانی مبارک پر آب و گل کا اثر تھا اکیسویں صبح کو **بَابُ** الْحَائِضِ تَرْجِلُ الْمُعْتَكِفَ باب اس بیان میں کہ عورت حائضہ کنگھی کرتی جاتی ہے معتکف کو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے پیغمبر خدا کہ نزدیک لاتے اور مایل کرتے میرے طرف اپنے سر کو حالانکہ وہ معتکف رہتے مسجد میں فَأَرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ پس میں کنگھی کرتی آپ کے سر مبارک کو شانہ کرتی حالانکہ میں صاحب عذر رہتی **بَابُ** لَا يَدْخُلُ الْمُعْتَكِفُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ باب اس بیان میں کہ گھر میں نہ آوے مگر حاجت ضروری کے لئے جو اس سے گزیر ہو جیسا کہ حاجت پیشاب و پاخانہ کی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا بی بی عائشہ نے کہا کہ حضرت داخل کرتے تھے مجھ پر اپنا سر مبارک کو میرے حجرے میں درحالیکہ آپ مسجد میں ہوتے پس میں شانہ کرتی آپ کو اور نہ تشریف لاتے گھر میں مگر حاجت بشری کے لئے جسوقت کہ معتکف ہوتے **بَابُ** غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ باب بیان میں معتکف کے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت معانقہ کرتے میرے سے اور حالانکہ میں صاحب عذر رہتی وَكَانَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ اور مسجد سے سر مبارک میرے طرف لاتے حالت اعتکاف میں پس دھوتی میں سر آپ کا درحالیکہ میں صاحب عذر رہتی **بَابُ** الِاعْتِكَافِ لَيْلًا باب بیان میں جائز ہونے اعتکاف کے قطعات رات میں **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابن عمر نے کہا کہ مقرر عمر فاروق نے حضرت سے پوچھا جعرانہ میں جسوقت کہ حنین سے رجوع کیا جیسا کہ باب نذر میں تصریح کی ہی قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے نذر کی تھی ایام جاہلیت میں یہ کہ معتکف ہوں ایک شب مسجد حرام میں سو مجھے میسر ہوا تب آپ نے فرمایا کہ وفا کر اپنی نذر کو اور معتکف ہو گو یا مقصود فاروق اعظم کا وہ تھا کہ نذر ایام جاہلیت کی معتبر ہی اور اسکو وفا کرنا لازم ہی یا نہ تو حضرت نے فرمایا کہ وفا کر بسبیل ندب نہ بسبیل ایجاب - اس لئے کہ نذر حالت شرک کی صحیح نہیں - اس حدیث سے معلوم ہوئے ہیں کہ روزہ حالت اعتکاف میں شرط نہیں ہی - اسلئے کہ محل روزہ کا نہیں ہی - لاکن دوسری طریق سے معلوم ہوا کہ شب سے شب روز کے ساتھ ہی - اور اسکی تصریح آئی ہی یہی مذہب شافعیہ اور حنابلہ کا اور ایک روایت سے امام احمد کے پاس اعتکاف صحیح نہیں بغیر صوم کے اور مالکیہ و حنفیہ نے کہا کہ اعتکاف بغیر صوم کے صحیح ہی گر روزے کی سنت ہے کہ حضرت نے بلا روزہ اعتکاف کیا **بَابُ** اعْتِكَافِ النِّسَاءِ باب حکم میں جواز اعتکاف عورات کے مسجد میں **حَدَّثَنَا** أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ بی بی عائشہ نے کہا کہ تھے حضرت اعتکاف کرتے پچھلے عشرے میں رمضان کے - پس خیمہ لگاتی تھی میں حضرت کے لئے پس آپ نماز صبح کی مسجد میں پڑھتے پھر خیمہ میں تشریف لاتے - خباء بکسر خاء معجمہ اور باء موحدہ ممدودہ ہی - جو دست کے صوف سے بناتے ہیں اسکو دو یا تین ستون ہوتے ہیں اور اسکا جمع اخبیہ ہی جیسا کہ حمار کا جمع احمرہ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً آخَرَ فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً پس بی بی حفصہ نے جناب عائشہ سے اذن چاہا کہ اور ایک خیمہ لگاوے سو بی بی عائشہ نے اذن دیا فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ پھر جب بی بی زینب بنت جحش نے اسکو دیکھا آپ بھی ایک خیمہ لگایا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ پس جب حضرت نے صبح کی اور ان خیموں کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ کیا

وحالت شرک کی نذر کا حکم

الجزء الثامن

ہی تو خبر دے گئے کہ یہ خیمے ہیں ازواج مطہرات کے فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلْبِرَّ تَرَوْنَ بِهِنَّ پس فرمایا نبی نے کیا نیکی دیکھتے ہو عورتیں اس سے آلبر ہمزہ استفہام انکاری سے منصوب ہی۔ ترون بصیغہ معلوم ہی۔ صیغہ مجہول بھی پڑھے ہیں معنے میں تظنون کے۔ خیال کرتے ہو ہی فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ پس حضرت نے ترک کیا اعتکاف اس ماہ رمضان کا ان بی بیوں پر انکار میں مبالغہ کے جہت سے۔ اور یہ سبب انکار مسجد کو تنگ کرنیکی جہت سے تھا۔ اور اعراب اور منافق لوگ بھی مسجد میں آتے تھے۔ اور حضرت سے یہ بھی معلوم فرمایا تھا کہ ان بی بیوں کو جو اعتکاف کی خواہش ہوئی شاید وہ خالص عبادت کے لئے نہیں تھی بلکہ بی بی عائشہ کے ساتھ قرب نبوی میں جو رشک تھا اس لئے اس کام پر آمادہ ہوئیں ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ پھر حضرت نے اعتکاف کیا عشرۂ شوال میں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ قضا اعتکاف کی دوسری عبارات کے ساتھ جو احادیث میں واقع ہوئیں مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتِكَافَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِي عَامٍ نا ظر اس میں ہی کہ واجب ہو۔ اور اکثر علماء نے کہا ہی کہ وہ قضا بطریق استحباب کے تھی نہ بوجہ وجوب۔ اور اگر واجب ہوتا از واج مطہر کو اسکی قضا کا حکم فرماتے۔ پر اس جواب میں اس قدر خلجان باقی ہی کہ کہاں سے معلوم ہوا کہ یہ قضا بر وجہ استحباب تھی۔ حالانکہ سنت بھی بعد شروع کرنے کے قضا لازم کرتی ہی۔ اور بی بیوں کو قضا کا حکم فرمانیکا عدم علم بھی صلاحیت دلیل کی نہیں کہتا ہی۔ ہو سکے کہ گھروں کے مساجد میں قضا کی ہوں۔ بہر حال جزم کرنا سنت ہونے اعتکاف کے باوجود علامات وجوب کے ایک دلیل اس سے واضح تر چاہیئے ہی واللہ اعلم

بَابُ الْاَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ باب خیمے لگانے کے مسجد میں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ اِذَا اَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَ خِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ مقرر حضرت نے چاہا کہ عشرۂ اخیر میں رمضان کے اعتکاف کرے مسجد میں پس جسوقت کہ پھرے نماز میں طرف اس مکان کے کہ جہاں اعتکاف کریں ناگاہ ملاحظہ فرمایا کہ خیمہ بی بی عائشہ کا اور خیمہ بی بی حفصہ کا اور خیمہ بی بی زینب کا ہی فَقَالَ آلْبِرَّ يَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ پس فرمایا آیا نیکی جانتے ہیں یہ عورتیں اس کام میں فَتَرَكَ وَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتّٰى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ پھر اس مقام سے پھرے اور اعتکاف نہیں کیا یہاں تک کہ اعتکاف بیٹھے عشرۂ شوال میں اور دوسری روایت میں واقع ہوا ہے پہلے عشرے میں اعتکاف بیٹھنے ظاہر ہی کہ بعد روز نظر کے ہوگا اور یہ اعتکاف میں روزہ شرط ہونے پر دلیل نہیں ہی

بَابُ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ حَوَائِجَهُ اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

باب اس بیان میں کہ آیا نکلے معتکف اپنی حاجتوں کے لئے مسجد کے دروازے تک اور یہ نکلنا روا ہی یا نہ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو علی بن الحسین یعنے امام زین العابدین علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام نے کہ بی بی صفیہ حیی کی بیبی زوجہ رسول نے انکو خبر دی اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ مقرر بی بی صفیہ حضرت کے پاس کبھی زیارت کرنیکی اعتکاف میں آپکے مسجد میں عشرۂ اخیر میں رمضان کے فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ پس باتیں کیں حضرت کے پاس ایک ساعت پھر اٹھی کہ اپنی منزل کی طرف جاوے فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا يَقْلِبُهَا پھر کھڑے ہوئے حضرت بھی جس حال میں کہ پھیرتے تھے اس بی بی کو اپنی منزل کے طرف حَتّٰى اِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ اُمِّ سَلَمَةَ جسوقت کہ پہنچی بی بی صفیہ دروازۂ مسجد پر جو بی بی ام سلمہ کے دروازے کے نزدیک تھا مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ گذرے دو مرد قوم انصار کے حضرت پر سلام کیکے تو حضرت نے ان ہر دو کو فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ٹھہرو۔ نہیں ہی یہ عورت مگر صفیہ۔ اور زہری کی روایت میں جو ابن جہان نے لایا اس طرح پر ہی کہ جب ان ہر دو نے صفیہ کو دیکھا شرم کیا اور پھر گئے تو حضرت نے فرمایا کہ اپنے جگہ پر ٹھہرو نہیں ہی یہ عورت مگر صفیہ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پس ان ہر دو نے کہا تنزیہ کرتے ہیں ہم خدا تعالیٰ کی اس بات سے کہ پیغمبر خدا نا سزا کے ساتھ متہم ہو۔ یا حضرت کے فرمانے سے انہوں نے تعجب کیا کہ یہ کیا جاسے کہنے کی ہی فَكَبُرَ عَلَيْهِمَا بھاری اور عظیم آئی یہ بات ان ہر دو پر کہ حضرت کسی لئے ایسے وہم کو ہمارے ساتھ نسبت کی فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ پس حضرت نے فرمایا مقرر شیطان پہنچتا ہی انسان کے خون پہنچنے کی جگہ یہ علماء نے کہا ہی کہ یہ تشبیہ شیطان کی نہایت نزدیکی کے ساتھ ہی آدمی

عورات کا اعتکاف

حضرت کا ان عورتوں کو خیمے لگانے کی اجازت دینا

زاد سے - اور کنایہ ہی اسکے وسوسہ سے جو دلوں میں ڈالتا ہی - اور اگر حقیقت پر حمل کریں تو وہ نہیں کسلئے کہ جنات دیوار سے گذر جاتے ہیں - اور شیطان جو جنوں کا سردار ہی اگر آدمی کے بدن میں آوے عجب نہیں وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمَا شَیْئًا تحقیق میں خوف کیا اس بات کا کہ تمہارے دلوں میں کوئی چیز ڈالے - اور یہہ گمان بد تمکو ہلاکت کو پہنچاوے - اگرچہ اس گمان بد کی نسبت ان کے ساتھ نہیں اس لئے کہ وے مومن صادق تھے باوجود اسکے آپ نے وسوسہ شیطان سے اندیشہ کیا اگرچہ مسلمان اس سے ماخوذ نہیں اور حضرت نے مبادرت کی اس قول سے انکی خیر اندیشی کے لئے - اور دوسروں کو آگہی دینے کے لئے کہ مبادا ایسے وسوسے میں پڑیں اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ **باب** الْاِعْتِکَافِ وَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ بیان اعتکاف میں اور نکلنے حضرت کے بیسویں کی صبح کو **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُنِیْرٍ سَمِعَ هَارُوْنَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری کو پوچھا کہ کیا تو حضرت سے سنا ہی جو حضرت ذکر کرتے تھے شب قدر کا - کہا ہاں میں نے سنا ہی معتکف ہوئے ہم حضرت کے ساتھ عشرۂ اوسط میں رمضان کے قَالَ فَخَرَجْنَا صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ قَالَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَۃَ عِشْرِیْنَ کہا پس نکلے ہم بیسویں کی صبح کو رمضان کے اعتکاف سے - ابو سعید خدری نے کہا پھر خطبہ پڑہا حضرت نے ہمارے اعلام کے لئے بیسویں کی صبح کو قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نُسِّیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ وِتْرٍ فرمایا مقرر میں بتلایا گیا خواب میں شب قدر کو اور میں بھلا دیا گیا اسکو پس تم طلب کرو اسکو پچھلے عشرے میں رمضان کے طاق راتوں میں فَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِیْنٍ پس تحقیق میں نے خواب میں دیکھا کہ سجدہ کرتا ہوں آب و گل میں وَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ اور جو تم میں رسول اللہ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا سو رجوع کرے - پس لوگوں نے رجوع کیا اعتکاف کے لئے مسجد کے طرف وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَۃً قَالَ فَجَاءَتْ سَحَابَۃٌ فَمُطِرْنَا وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطِّیْنِ وَالْمَاءِ اور نہیں دیکھتے تھے ہم آسمان پر ٹکڑا ابر کا کہا پس ابر آیا اور برسا اور اقامت کہی گئی نماز صبح کی پس سجدہ کیا حضرت نے آب و گل میں حَتّٰی رَاَیْتُ الطِّیْنَ فِیْ اَرْنَبَتِہٖ وَجَبْهَتِہٖ بیان تک کہ میں نے دیکھا آب و گل کو حضرت کے مبارک سر یعنی و پیشانی پر **باب** اِعْتِکَافِ الْمُسْتَحَاضَۃِ باب بیان میں اعتکاف کرنے عورت حایضہ کے **حدثنا** قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتِ اعْتَکَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَۃٌ مُسْتَحَاضَۃٌ مِنْ اَزْوَاجِہٖ فَکَانَتْ تَرَی الْحُمْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِیَ تُصَلِّیْ اور عذر والی نے آپ کے ازواج طاہرہ سے اور وہ بی بی ام سلمہ تھیں جیسا کہ سنن سعید بن منصور میں آیا ہی فَکَانَتْ تَرَی الْحُمْرَۃَ وَالصُّفْرَۃَ اور تھیں وہ بی بی کہ دیکھتیں خون سرخ زرد اور اکثر ہم انکے نیچے طشت رکھتے تھے تا جاری نہ ہو اور وہ نماز پڑہتی یہہ حدیث باب الحیض میں گذری **باب** زِیَارَۃِ الْمَرْاَۃِ زَوْجَهَا فِیْ اِعْتِکَافِہٖ باب جائز ہونے میں ملاقات عورت کی اپنے شوہر سے اسکے حالت اعتکاف میں **حدثنا** سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ صَفِیَّۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ ح وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَعِنْدَہٗ اَزْوَاجُہٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ حُیَیٍّ لَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی اَنْصَرِفَ مَعَکِ وَکَانَ بَیْتُهَا فِیْ دَارِ اُسَامَۃَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَهَا فَلَقِیَہٗ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ

الجزء الثامن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُّلْقِيَ فِيْ اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا اس حدیث کے معنے قریب گذرے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ امام زین العابدین نے بی بی صفیہ سے سنی یہاں مرسل لایا اور اوپر موصول

باب هَلْ يُدْرِءُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ باب اس بیان میں کہ آیا دفع کرے معتکف اپنے سے کوئی تہمت قول یا فعل سے **حدثنا** اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ اسمعیل نے کہا کہ خبر دی مجھکو میرے برادر عبدالحمید بن اویس نے عن سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ بْنِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّ صَفِيَّةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشٰى مَعَهَا فَاَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ علی بن الحسینؒ نے کہا کہ بی بی صفیہ حضرت کے پاس آئی جب بیٹھے حضرت اسکو پہنچانے کے لئے اسکے ساتھ گئے پس دیکھا حضرت کو ایک مرد انصار سے۔ اگلی روایت میں دو مرد واقع ہیں۔ اور یہاں ایک مرد۔ سبب یہ کہ زہری کو شک ہی کبھی ایک مرد روایت کرتا ہے اور کبھی دو مرد۔ سعید بن منصور نے ہشیم سے اور اسنے زہری سے لایا ہی کہ کہا لقیہ رجل او رجلان بطریق شک کے۔ اور مسلم کی روایت میں طریق انس سے رجل بہ افراد آیا ہی فَلَمَّا اَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَجَاءَ حضرت نے اسکو دیکھا اسکو طلب فرمایا فَقَالَ تَعَالَ هِيَ صَفِيَّةُ پس فرمایا کہ آہستہ صفیہ ہی وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ هٰذِهِ صَفِيَّةُ اور اکثر سفیان اس لفظ سے کہتا تھا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَى الدَّمِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ اَتَتْهُ لَيْلًا علی بن مدینی نے کہا کہ میں سفیان سے پوچھا کہ آیا آئی تھیں صفیہ حضرت کے پاس شب کے وقت قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا لَيْلًا میں نے کہا ہاں شب میں ہی

باب مَنْ خَرَجَ مِنِ اعْتِكَافٍ عِنْدَ الصُّبْحِ باب حکم میں اس شخص کے کہ نکلا اعتکاف سے نزدیک صبح کے **حدثنا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ ح قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ وَاَظُنُّ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ لَبِيْدٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سفیان نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابن ابی لبید نے حدیث کی ہم سے ابی سلمہ سے اسنے ابی سعید سے لبید بفتح لام وکسر موحدہ عباد اہل مدینہ سے تھا اور وہ دیکھا کرتا تھا شب قدر کو قَالَ اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا ابو سعید نے کہا کہ ہم نے اعتکاف کیا حضرت کے ساتھ عشرۂ اوسط میں پس صبح آئی بیسویں کی نقل کیا ہم نے یعنے لیچلے اپنا اسباب اپنے منازل کو یہی جزو حدیث موافق ترجمہ کے ہی فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ پس حضرت ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا جو شخص کہ اعتکاف کیا تھا پس کو چاہیے کہ اپنی اعتکاف کی جگہ پر رجوع کرے فَاِنِّيْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ پس تحقیق دیکھا میں نے آج کی شب جو اکیسویں ہی۔ یعنے میں نے خواب میں شب قدر کو دیکھا یا آگہ دیکھا میں آج کی شب کہ شب قدر ہی وَرَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ اور دیکھا میں نے آپ کو کہ سجدہ کرتا ہوں آب و گل میں فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا پس جب پھرے حضرت اپنے اعتکاف گاہ پر اور ہیجان کیا اور ظاہر ہوا ابر پس بارش ہونے لگی ہم پر فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قسم ہی خدا تعالیٰ کی جو بھیجا حضرت کو صدق و راستی کے ساتھ مقرر تھا یا گیا ابر اس روز کے آخر سے فَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا اور تھی مسجد سایہ دار خرمے کے تنوں سے۔ یعنے مسجد ایسی نہیں تھی کہ بارش کے تپکنے سے نگاہ رکھے فَلَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى اَنْفِهِ وَاَرْنَبَتِهِ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ پس مقرر میں نے دیکھا حضرت کی مبارک بینی و پیشانی پر نشان آب و گل کا۔ جمع کرنا درمیان بینی و پیشانی کے تاکید کے لئے ہی۔ یا مراد انف سے وسط بینی ہی۔ وسط بینی اور ارنبۃ سے طرف مراد ہی یعنے تمام بینی مبارک پر اثر آب و گل کا

باب الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ باب بیان میں اعتکاف کے ماہ شوال میں **حدثنا** مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ وَاِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِيْ اعْتَكَفَ فِيْهِ قَالَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ

الجزء الثامن

أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرَى فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَدِ فَأَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلَى هَذَا الْبِرُّ حضرت نے ان بیبیوں کے قبے دیکھ کے فرمایا کہ باعث ہوئی ہی انکو اس کام پر نیکی - اس مصنے پر کلمہ ما ما حملہن میں نافیہ ہی نہ اور البر فاعل حملہن کا ہی - اور کلمہ ما کو استفہامیہ بھی کہتے ہیں - اور ہمزہ البر میں استفہامیہ انکار کے معنے میں ہی - اور معنے یہ ہیں کہ کیا چیز باعث ہوئی ان عورات کو اس پر آنیکی باعث ہی اِنْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا پس دور کردو ان خیموں کو اسکو خوبی نہیں فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتَّى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ پس دور کئے گئے خیمے اور اعتکاف نفرمایا حضرت نے یہاں تک کہ اعتکاف کیا عشرۂ آخر میں شوال کے اور روایت سے ابی معاویہ کے جو مسلم اور ابو داؤد نے لائی فی العشر الاول من شوال آیا ہی اور جمع ان ہر دو حدیث میں ایسا کرتے ہیں کہ مراد عشرۂ آخر سے آخر رمضان ہی - یعنے بعد اس عشرے کے شوال میں اعتکاف کیے اور من شوال متعلق ہی ساتھ اعتکف کے **باب** مَنْ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ صَوْمًا إِذَا اعْتَكَفَ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی اعتکاف کرے اور نہیں جانتا ہی اپنے پر روزہ **حدثنا** إِسْمَعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاعْتَكِفْ لَيْلَةً اس سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط اعتکاف نہیں اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ روزہ جاہلیت میں شرط نہیں تھا - پس نذر کی وفا اسی نہج پر کی ہو جو نذر کی گئی تھی **باب** إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ **باب** حکم میں اس شخص کے کہ اپنی جاہلیت میں نذر کی کہ اعتکاف کرے پس مسلمان ہوا **حدثنا** عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ أُرَاهُ لَيْلَةً فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ عبید کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں اسامہ نے کہا ایک شب کی نذر کی تھی اس سے معلوم ہوا کہ کافر مکلف بشرائع ہی اور اسکی نیت عبادت میں معتبر ہی **باب** الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ **باب** بیان میں اعتکاف کرنے کے عشرۂ اوسط میں رمضان سے **حدثنا** عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ عِشْرِينَ يَوْمًا دلالت اس حدیث کی ترجمہ کے ساتھ اس وجہ پر ہی کہ وہ روز شوال اور متصل ہوگا پس لازم آتا ہی اعتکاف عشرۂ اوسط میں - اور دوسری روایت میں عشرۂ اوسط کی تصریح آئی ہی اور مطلق محمول ہوتا ہی مقید پر **باب** مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ **باب** بیان میں جواز حکم اس شخص کے کہ چاہا کہ اعتکاف کرے پھر ظاہر ہوئی اسکو ایک نیت کہ نکلے اعتکاف سے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَذِنَ لَهَا - وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا - قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَى بِنَائِهِ فَبَصُرَ بِالْأَبْنِيَةِ - فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ حضرت نے ذکر کیا یہ کہ اعتکاف کرے عشرۂ اخیر میں رمضان سے پس بی بی عایشہ نے اذن چاہا کہ آپ بھی معتکف ہوں تو حضرت نے اس بی بی کو اذن دیا - اور بی بی حفصہ نے جناب عایشہ سے سوال کیا کہ بہکے لئے طلب اذن کرے انکے لئے - پس اذن چاہا تو انکو بھی اذن ہوا پس جب دیکھا بی بی زینب نے ان خیموں کو تو حکم کیا کہ اپنے لئے بھی ایک خیمہ لگا دیں - پس انکے لئے بھی ایک خیمہ لگایا گیا - بی بی عایشہ کہتی ہیں کہ تھے حضرت جب نماز صبح کی

حالت کفر کی نذر کا ادا کرنا مسلم

الجزء الثامن

پر رہتے مراجعت فرماتے اپنے خیمے کے طرف پس جب ان خیموں کو دیکھا تو در یافت کی کہ یہہ کیا ہی تو حاضرون نے کہا کہ یہہ خیمے بی بی عایشہ و بی بی حفصہ و بی بی زینب کے ہین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البر اردن پس حضرت نے فرمایا آیا نیکی چاہتے ہین یہ عورتین ساتھہ اس اعتکاف کے ما انا بمعتکف اور مین نہین ہون معتکف فرجع فلما افطر اعتکف عشرا من شوال پس جو ع کئے اور جب افطار کیا یعنے عید کے روز پہر اعتکاف بیٹھے ایک عشرہ ماہ شوال سے اس کلام سے ظاہر ہی کہ اعتکاف عشرۂ اول شوال سے ہے **باب المعتکف یدخل راسہ البیت للغسل** حدثنا عبد اللہ بن محمد قال حدثنا ہشام بن یوسف قال حدثنا معمر عن الزہری عن عروۃ عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا کانت ترجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی حائض وہو معتکف فی المسجد بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ بتحقیق وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کنگھی کرتین تھین درحالیکہ بی بی صاحب عذر رہتین۔ اور حضرت معتکف رہتے مسجد مین وہی فی حجرتہا ینا ولہا راسہ اور بی بی اپنے حجرے مین رہتین جو مسجد کے قریب تھا اور مائل کرتے تھے حضرت اپنے سر مبارک کو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرف ۸

الحمد للہ یہان تک ارکان اربعہ یعنے نماز روزہ حج زکوٰۃ تمام ہوے اسکے بعد کتاب البیوع ہے فقط ۱۲

تمت

خاتمہ ارکان اربعہ فیض الباری شرح صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر للہ یہہ نسخہ مقبول — یعنے جو جامع بخاری ہی — شرح ائی یہہ فیض باری ہی — بارہوین شب ذی مفضل کی

بحر مصطفےٰ سے جا لوتم — وحی ایمان وعلم کے ابواب — یعنے صوم وصلوٰۃ وحج وزکوٰۃ

بر تمنائے بعض فضل قرین — سن تھا بارا سے نود وہشتم — پاہین ختام شرح کے سات

خیر خواہان شرع وملت دین — جانثاران سنت نبوی — نیک اخلاق حافظ قرآن

ذی لب والو قدر نکو انجام — عاشقان حدیث مصطفوی — خاص یک مخلص نکو عنوان

کر ہی سید محمد اسکا نام — خلف الصدق میر محی الدین — اپنی رحمت سے اسکو بخشے رب

جامع این کتاب قدسی انجم — عالم وعابد ونکو آئین — تھا مراہم طریق وہم مشرب

مقتدائے محدثون کا تمام — اشہر خلق اسکا نام جلیل — اس لئے ہی اسی بخاری ہین

سولہین تھی جب ربیع شوال — سال ہجرت سے ۔ روز جمعہ بحال — اور وہ پیدا ہوا بخارا مین

صد و نود اوپر تھا چو تھا سال — عصر کے بعد وہ ہوا پیدا — والد ماجد اسکا عالی شان

تھے جو یاران امام مالک کے — تھا وہ راوی حدیث کا انکے — والدہ اسکی صالحہ تھی بڑی

اور بخاری کے پدر اور مادر — مستجاب الدعا تھے بس اشہر — پارسا اور عابدہ تھی بڑی

اسکی مادر نے جب توجہ لا — بارگاہ خدا مین کی ہی دعا — سر پر اس کے بنا علاج ہوے

وہ تری کثرت دعا کے سبب — کثرت درد اور بکا کے سبب — حق تعالیٰ نے پھر عنایت کی

عمر سولہ برس ہوی ہی جب — حق تعالیٰ کے فضل سے وہ تب — کیا حفظ حدیث ہی آغاز

اور طلب مین حدیث کے ائی فہم — وہ عرب مین ہی تب ہوا ہی مقیم — اسکے آئے وطن کو اپنے مگر

اور بصرہ اور غیرہا ائی یاد — اور ہر ہر جگہہ گیا کئے بار — شام اور کوفہ مصر اور بغداد

اسکے وے راویون کا بے تعداد — جانو ہی انکو ازبر نشاد — بڑی تحقیق سے سندہ کیا

پس وہ باین جواہر اشرف — آیا ہی مکہ شریف طرف — اور حدیثین صحیح اسنے لیا

ترجمہ باب کی ہر موضع اول کی — فیض صحت مین اکثر انکے رہا — جمع جھے لاکھ حدیث آئے صحیح

پاس اسکے بغایت تنقیح — بیکم وبیش اسکو ہی لکھا — اور وہ لکھا ہلا رہا ہے وہ

اور پایا وہ یہ اخلاص و لطیف
اگر کرے یہ کتاب کی تالیف
پس ہوا جبکہ خواب سے بیدار
عزم بالجزم یہ کیا اپنی بار
جمع تھے جو اسکے پاس پچھے

انتخاب اُنسے کرکے در ہر باب
مستقل ایک لکھے صحیح کتاب
پس وہ زمزم سے غسل کرکے ابھی
آنکر در مقام ابراہیم
اور ادا کرکے یک دگانہ نماز

اور لکھا یک حدیث بااکرام
یہی معمول پس کیا بعد دم
یعنے تحریر ہر حدیث لئے
غسل کرتا تھا آبِ زمزم سے
بعد ازاں در مقام ابراہیم

اور حدیثین بکشف یا رویا
اُسنے حضرت پہ عرض کرتا تھا
اذن وہ جس حدیث پر پاتا
کہتے ہین وہ حدیث کرتا تھا
اِس طرح سے و احتیاط کے ساتھ

لکھنے اسطرح پر وہ فرخ فال
منقضی ہوگئے ہین سال کے سال
بسکی تالیف کو نکو خوان
کی یقین مسجد الحرام مین جان
اور کوئی حدیث کو نہ لکھا

تھا یہ لکھنا مسودہ اسکا
اور بعد اسکے وہ مدینہ گیا
مبر و روضہ و شریف کے بیچ
کیا اسکا مبیضہ بے مین
تب بھی لکھنے کو ہر حدیث شریف

اللہ اللہ وہ کتاب ہمام
ہی بلا شبہ ایسی با اکرام
کہ ہی میری کتاب خاص وہی
سرور انبیا نے اپنے طرف
یون کہا بایزید پاک شعار

بین رکن و مقام ابراہیم
پائی مین رویت رسول کریم
رتبہ کیا اسکا ہو بیان در یا
درس میری کتاب با قدس کا
کیا حرج ہے مین نے عرض جناب

کہے ارشاد وہ خدا کے نبی
کہ ہی میری کتاب خاص وہی
جسکی تالیف کی بوجہ جمیل
جو محمد ہی ابن اسمٰعیل
یعنے وہ نسخہ بخاری ہی

کہین حضرت جب اسکو پائی
رتبہ کیا اسکا ہو بیان در یا
در بخاری سر آمد علما
متبع تھا براہی سنت کا
دیکھا اسطرح سے بعالم خواب

کہ بخاری رہ ادب سے عیان
پیچھے پیچھے ہی مصطفےٰ کے روان
جس جگہ سے قدم اٹھاوے نبی
وہین رکھتا قدم بخاری بھی
یعنے در تبع سنت اکرم

اور برائے برآمد حاجات
اسکا پڑھنا مفید ہی بسیار
کر چکے اسکا تجربہ احیاء
کہ محدث جو تھا صیل الدین
جز اسطرح سے وہ دی ہی یقین

بہر دفع ہموم و آفات
پڑھی ہے وہ کتاب فیض نصاب
ایک کے بعد دیگرے بصواب
حق تعالیٰ کے فضل سے ای یار
ہوی حاجت روائی ہر ہر بار

کہ مہمات سخت مین اپنے
اور رو سرد ہے واسطے ہم نے
تجربہ اسکا کر چکے ہین یقین
اور یہ احقر بھی تجربہ اسکا
پایا ہی بارہا بفضل خدا

حدیث شہرت کو پہنچی ہی یہ بات
بس مجرب لکھے ہین اسکو ثقات
کر دیا دفع اسن بلا کو رب
جب پڑھے یہ بہر دفع بیماری
دی شفا جلد حضرت باری

بڑی شدت وبا کی تھی یکبار
مین پڑھوائی یہ کتاب ابرار
کیا دفع جنون حق نے شتاب
اور بارش کے واسطے دو روز
جب پڑھے یہ کتاب فیض اندوز

ہوا ایک شخص کو جنون کثیر
رکھے تھے دست و پا مین کر زنجیر
کر یقین یہ کتاب فیض نصاب
ہم مہمات مین پڑھے اپنے
کی ہی حاجت روائی مولانے

تیسرے روز وہ خدائی کریم
کیا بارش عطا بفضل عمیم
اور کرین عجز سے دعائے مزید
اور اجابت کی بس کہین امید

شرط ہی صاحب ہمات ہو
اور حاصل خلوص نیت ہو
اور بخاری الامام پاک شعار
مستجاب الدعا تھا جا بجا یار

اور اگر یہ کتاب پاک سنو
کشتی مین یا مکان مین ہو
اور تھا مالدار برا
کہ وہ میراث پدر پایا تھا

جو کہ ہو اس کتاب کا قاری
حق مین اسکے بد رگہہ باری
انسے اکثر سلوک کرتا تھا
لطف و اشفاق اپنہ ہر نا تھا

بس مساکین اور فقرا پر
صدقہ کرتا تھا اپنا مال اکثر
سخت بیمار جبکہ اُسنے ہوا
تب اطبا نے دیکھہ اسکو کہا

اور قلیل الغذا تھا و بدوام
کھاتا تھا ایک ماشہ وہ دوام
ایک دن تھا غازین ای یار
مار ازنبور نیش سترہ بار

چھوڑ دینے سے دانہا سالن
آئی بیماری خشک ہونے بدن
کھانے لائی شوربا تھوڑا
اور ملا اہل علم سے بسیار

باوجود اسکے وہ نکو انداز
نہین ہرگز کیا ہی قطع نماز
طلب علم مین ہی کی محنت
ایک فرسنگ آئے استقبال

کی ہی لازم ملازمت انکی
اور بہت سے حدیث اُسنے سنی
اسکے آمد کی جب ہوی شہرت
کیلئے طبعون سے لائے اسپہ نثار

ایک فرسنگ تک بھی اسکے لئے
جا بجا نہین نصب کیے رہتے
شنا یا نے دے فرش بچھوانے
آہ باندھے حسد مین اسکے کمر

پس بخارا مین لایا جب شریف
فیض پاتے تھے اس سے خلق کثیر
کیا خواص و عوام میر و فقیر
پڑھے مجلس مین تیری سنوادے

جو کہ تھا حاکم بخارا تب
جائے آرامگہ بھی کر دئے
کہ ہمیشہ وہ آوے تیرے گھر
آوے مسجد کو یا کہ تیرے گھر

وہین حاکم نے اسکو بلوایا
تب بخاری نے یہ جواب دیا
لوگ کے گھر نہ مین فیض کرون
اسکی حاجت ہو کوئی اگر

جو کہ ہی علم پاک شاہِ انام
مستحق اسکے ہو من ان میں تمام

اسکو مخصوص ہونیکے خاطر
جانے میں نکر سکون آخر

اسکا مخصوص ہونیکے خاطر
سنکے حاکم نے یہہ ہوا باہر ہم

کہ بخاری وطن سے باز آوے
تب بخارے نے یہہ کیا ہی دعا

شہر سے جلد تر نکل جاوے
کرای پروردگار ارض و سما

یہہ دعا اسکی مستجاب ہوی
یک مہینا ابھی نگذرا تھا

دشمنوں کو سزا نشانہ ہوی
ہوا معزول پس وہ اہل جفا

اور آخر وہ قید میں ہی موا
کیا انکو بھی سب جزا نے سزا

جسطرح پیش آئے ہین اعداد
اور دسرے ہوے ہین جو بدخواہ

اور ائمہ و صالحین سے بھی
بدسلوکی کیے ہین ایسی ہی

جیسے سجاد باقر و جعفر
اشقیا اونکو رنج پہنچاے

ظلم کیسا ہوا ہی مالک پر
اور قید شدید کرواے

اور موسیٰ رضا ظہر
قید کر شافعی کو اہل عناد

مالک و مالک مسالک پر
آہ لاے یمن سے تا بغداد

سہل اور بایزید بسطامی
اور ثنائی و ترمذی ذوالنون

شیخ احمد مجدد امجد
ان بزرگون کو اور انکے کو

اور ناحق کسی کو قتل کیے
اور قاضی عیاض فخر زمان

دوستون پر خدا آہی بیشمار
اور جنازے پر کسی کے نماز

الغرض جب بخاری والا
ہی بلا شک وہ امتحان خدا

تب سمرقند کے طرف وہ چلا
ہی بخارا کے شہر سے نکلا

اپنے رکھنے میں اور نہ رکھنے میں
ایک قریے میں جا کے جا بھیجا

خوف فتنے کا ہو گیا ہی یقین
ہین وہ اس میں اختلاف بعضے

مجھپے بے شبہ تنگ آئی ہے
تا وہ منجر نہ دین طرف کہین

رات شنبہ تھی غرہ شوال
دلکو میرے یقین الہامی ہی

اور صحابہ کی یک جماعت بھی
گذرے وسو پہ نقش محسن حال

میں نے کی عرض تب سے اشہاں
آئی تھی ہمرہ رکاب نبی

کہ توقف کا کیا سبب ہے یہان
میں نے دیکھا کہ سید ابرار

کہ امام بخاری والا
دار فانی سے انتقال کیا

ایک مدت لگی وہ خوشبوئی
وقت و تاریخ و روز رحلت کا

دشہر محترم ہی وہ جگہہ
خاک تربت سے بس مہکتی تھی

نام نامی ہی جسکا نور الحق
اور ہی خلق کی زیارت گہ

شہر دہلی میں وہ ہوا پیدا
جو زیارت کو لوگ آتے تھے

اور نود برس وہ زندہ رہا
برکتین اس سے پاتے ہین عالم

اسکا والد ہی شیخ عبد الحق
مسند علم کو وجودی رونق

مولوی باقر گرامی شان
عصر مین اپنے وہ گرامی شان

سب کمالات پدر کا آخر
جب تھا سن یکہزار اور ہفتاد

حکم سے اپنے پدر ماجد کے
تھے یہہ ہر دو محدث اشہر

ترجمہ اسکی شرح کا ای نام
عمر ہفتاد سال تگ الحق

مین نے ہندی مین یہہ کیا ارقام
اپنے والد کے بودہ ذیشان

شرح یہہ جامع بخاری کی
ہوا وارث بباطن و ظاہر

اور کیے فائدے نفیس و مفید
بعد ترحیل اپنے والد کے

کئی جگہہ مین مین کیا ہون مزید
مین نے ہندی مین یہہ کیا ارقام

حق تعالیٰ اسے کرے مقبول
بطفیل رسول و آل رسول

اور یہہ حکم کر دیا ہی جسم
حق تعالیٰ کی اسپہ ہو رحمت

جلد اسکی سزا دونگا ارض و سما
ہندمین کوئی نہین تھا انکا عدیل

جو کہے پیر حق مین ان جیسا
ساے فضل و کمال مین کمتا

پس سزا جلد پہنچی ہین اسے
عمر پاکی اسکی تب تھی نود سال

اس جہان مین اٹھا جہان سے اٹھا
حق جزا اسکو دیوے تا بابد

اختراج دود دماغ بتول
محمد و آلہ الامجد

بوحنیفہ نے آہ جملہ کی
جان ہے مارے وہ تشنہ کو

اور ذوالنون مصری و بسطی
بولے ملحد کسی کو اور زندیق

متداول ہین درخشان عوام
سخت ہوتے ہین عذاب کے لایق

بڑی خواہش ہے اسکا ہوا
اسکی خدمتین یہہ رقیمہ لکھا

کہ سمرقند مین بھی ہین دو فریق
اسی قریے مین یہہ تحقیق

کہ ہی لوگو نمین اختلاف بڑا
ایک شب وہ بہت ہی فکر مین تھا

با وجود اس کشادگی کے زمین
دیکھتا ہون مین ای خدائی متین

وہین دنیا سے وہ وفات کیا
کی جو مقبول حق نے اسکی دعا

حضرت شہ ہدیٰ کا جناب
کہ نظر مین کیا بعالم خواب

دیا اپنے کرم سے اسکا جواب
مین نے جا کر کیا سلام شتاب

تھوڑے عرصے مین ہی سنا ای یار
راوی کہتا ہی مین ہو امیدوار

آتی تھی اسکے قبر سے خوشبو
دفن لوگون نے جب کیا اوسکو

پر گیا ایک تھا بڑا سناٹا
اس سبب سے ہی اسکے نزدیک

شارح این کتاب فیض نصاب
اور وہ شیخ اجل رفیع جناب

سال ہجرت سے ہو صد و ہشتاد
اور اسی پر تین جب تھے زیاد

دار فانی سے کی ہی تب رحلت
خاص علم حدیث مین مقبول

پدر کے ظل عاطفت مین رہا
ساتھ پدر کے اسکو دیوے تا بابد

پس کیا انتقال با اجلال
رہا اکیس سال فیض رسان

مستند و معتبر لکھی
اپنے والد کو بودہ ذیشان

حق تعالیٰ اسے کرے مقبول
بطفیل رسول و آل رسول

ضمیمہ فیض الباری شرح ثلاثیات بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وصفیہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد جانا چاہئے کہ کتاب فیض الباری جو شرح صحیح بخاری ہے اس کے بعد کتاب اللہ الباری نسخہ صحیح بخاری میں ہے اس حدیث ثلاثیات البیعۃ آئی ہے امین کرام امام بخاری علیہ الرحمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تین ہی راوی ہیں اسکو ثلاثیات بخاری کہتے ہیں۔ جب ایسی احادیث میں راویوں کے واسطے کم آئے ہیں نہایت مکرم و معظم اور قوی تر اور قریب تر ہیں۔ اکثر محدثوں نے تیسرا دور پر کا علیحدہ جمع کر کے مستقل رسالے تالیف کئے اور انکی شرحیں لکھیں۔ از انجملہ محمد شاہ بن حاج حسن نے کہ جسکی جلت سن نون سو اچالیس ۱۳۴۹ ہجری میں ہوئی ایک شرح لطیف لکھی ہے۔ اور شیخ ملا علی قاری نے ایک تعلیق تحریر کی ہے۔ اور مولوی عبد الباسط فتوحی نے ایک شرح فارسی لکھی سو اسمیں لکھا ہے کہ جب ثلاثیات بخاری ازراہ اسناد صحیح تر اور از روئے الفاظ فصیح تر راہ بیان کی راہ سے حسن ہیں میں نے اسکی شرح مختصر لکھی اور اسکے مضامین فتح الباری اور شرح قسطلانی وغیرہا سے نکالی تاکہ وہ ہمارا وسیلہ ہو رفع درجات کے لئے حالت حیات اور بعد ممات انہ مجیب الدعوات انتہی جب ہم احقر العباد نے فیض الباری شرح صحیح بخاری آخر کتاب الصوم تک لکھی اور بعونہ تعالی ارکان اربعہ کی تسوید تمام ہوئی۔ بفرط خواہش بعض احباب سعادت انتساب بحولہ قوۃ اس ثلاثیات کی شرح مختصر آغاز کی اور نام **ضمیمہ فیض الباری** شرح ثلاثیات بخاری رکھا الٰہی اس تالیف میں مجھے نیت خالص اور بحر اسکی میں برکت سے یا خاتمہ بخیر کر بحرمۃ حبیبک سید المرسلین والہ الطیبین واصحابہ الماجدین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

اللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ آمین یا رب العالمین

وبا ارحم الراحمین بحرمۃ حبیبک سید المرسلین والہ الطیبین واصحابہ الماجدین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین

پہلی حدیث

قال البخاری حدثنا المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یقل علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار امام بخاری نے کہا کہ حدیث کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے اسنے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع سے اسنے کہا سنا میں نے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی جھوٹ باندھے مجھ پر جو نہیں کہا میں نے تو چاہئے کہ بنا رکھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ف اور ایک صحیح روایت میں آیا ہے کہ اس معتری کے لئے دوزخ میں ایک گھر بنتا ہے۔ اپنی طرف سے حدیث بنانی اور پیغمبر خدا کے طرف اسکی نسبت کرنی اشد کبائر سے ہے بلکہ امام محمد جوینی والد امام الحرمین نے کہا کہ عمداً حضرت پر جھوٹ باندھنا کفر ہے۔ لاکن اور ائمہ نے اس قول میں اسکے موافق نہ ہوئے۔ حق یہ ہے کہ وہ گناہ نہایت بڑا ہے لاکن جب تک اسکو حلال نہ جانے وہ کافر نہیں ہوتا ہے جب ایکبار اس جناب پر جھوٹ باندھا پھر بھی اسکی روایت مقبول نہیں اگرچہ وہ توبہ بھی کرے اسی پر گئی ایک جماعت محدثین کذا فی المدارج مخفی نہ رہے کہ اللہ تعالی اپنے پیغمبر کی شان میں فرماتا ہے وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اس آیت قرآنی سے معلوم ہوا کہ حضرت کا کلام وحی ربانی ہے حضرت جو احکام دینی فرماتے اور جس چیز کی خبر دیتے وہ وحی الٰہی سے ہوتا اپنے طرف سے کچھ نہ بناتے پس حسن بن کار نے اپنی بنائی ہوئی انکی نسبت پیغمبر خدا کے طرف کی تو وحی کو بدل کر دیا اس لئے عذاب دوزخ کے سزاوار ہوا اسکے برابر کونسا گناہ ہوگا نعوذ باللہ منہا

راویوں کا احوال

کی راوی کا نام ہے یزید تابعین میں جلیل القدر ہیں انکی کنیت ابو الخالد ہے انکی جلت سن ایک سو تینتالیس میں ہوئی۔ سلمہ مشاہیر صحابہ سے ہیں انکی کنیت ابو مسلم یا ابو عامر ہے بیعت الرضوان میں حاضر تھے اور سات غزوے انکے ساتھ تین بار بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور حضرت سے ستہتر حدیثیں روایت کیں انسے اکیس حدیث صحیح بخاری میں آئیں۔ اور وہ بڑی شجیع اور دلاور تھے۔ مدینہ طیبہ کے قریب غابہ ایک جگہ ہے اس مقام میں سلمہ نے پیادہ تن تنہا چالیس کفار کے ساتھ جو سوار تھے مقابلہ کیا وہ سب تاب نہ لاکے فرار ہوئے سلمہ نے فرسنگ تک انکا پیچھا کیا اور انسے تیس نیزے اور دو گھوڑے چھین لیکے مظفر و منصور لوٹے آنحضرت بہت خوش ہوئے انکے حق میں دعا کی تفصیل اس اجمال کی اس غازی نے جنان السیر میں بیچ سے چھوٹے سال کے احوال میں لایا ہے سلمہ اپنی زبان مبارک سے سبب بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ایک ہرن کو پکڑا ہے میں اسکو مار کے چھڑا لیا۔ اس بھیڑیے نے میرے طرف متوجہ ہو کے کہا کہ تم افسوس ہے کہ خدا تعالی نے جو رزق مجھ کو دیا وہ تیرا مال نہیں تھا جو تو نے چھین لیا۔ یہ سنکر مجھ پر بڑا تعجب ہوا کہ شیر باتیں کرتا ہے۔ اسنے کہا کہ یہ کیا عجب ہے۔ بلکہ بڑا تعجب یہ ہے کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبادت الٰہی کے طرف بلاتا ہے۔ تم تو نکی عبادت کے طرف چلتے ہو۔ پس میں حضور ہو کے مین آیا اور اسلام سے مشرف ہوا اسکی جملہ عمر ۱۰۰ سو برس کی تھی اور اسی سال کی تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دوسری حدیث** جو کتاب الصلوٰت مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ رضی اللہ عنہ قال کان جدار المسجد عند المنبر ما کادت الشاۃ ان تجوزھا۔ سلمہ نے کہا کہ تھی دیوار مسجد کی قبلہ کے طرف جو منبر کے نزدیک ہے اسقدر نزدیک کہ اتنی مسافت مین ایک بکری گذرے **ف** امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مترفق درمیان مصلی اور ستونہ کے تین گز چاہئے۔ اور مالک کے پاس کوئی حد مقرر نہین اور ابن بطال نے کہا کہ اتنا فرق چاہئے کہ بکری گذر جاوے۔ حاصل یہ کہ مصلی ستونہ سے نزدیک ہے تاشیطان نماز کو قطع نکرے۔ اور مذہب امام اعظم و شافعی و مالک کا یہ ہے کہ گدھا اور عورت اور کتا وغیرہ روبرو گذرنے سے نماز باطل نہین ہوتی **تیسری حدیث** جو کتاب الصلوٰۃ مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال کنت آتی مع سلمۃ بن الاکوع فیصلی عند الاسطوانۃ التی عند المصحف فقلت یا ابا مسلم اراک تتحری الصلوٰۃ عند ھذہ الاسطوانۃ قال فانی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتحری الصلوٰۃ عندھا۔ یزید نے کہا کہ مین سلمہ کے ساتھ حضرت کی مسجد کے طرف آتا تھا سلمہ نماز پڑھتے اس ستون کے پاس جو نزدیک اس مکان کے ہے جسمین حضرت عثمان کے وقت سے اینٹ قرآن مجید رکھا ہوا ہے سو مین نے سلمہ سے کہا کہ اے ابو مسلم مین تجھ کو دیکھتا ہون کہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنا چاہتا ہے سلمہ نے کہا کہ مین نے حضرت کو دیکھا ہے کہ اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کا ارادہ کرتے **ف** اس لیے کہ یہ ستون برابر سامنے تھا اور ہر امر مین تحری صفون مین خلل ہو۔ **چوتھی حدیث** جو کتاب مواقیت الصلوٰۃ مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب اذا توارت بالحجاب۔ سلمہ نے کہا کہ ہم نماز مغرب کی پڑھتے تھے حضرت کے ساتھ جب چھپ جاتا آفتاب پردہ افق سے یعنی غروب ہوتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز مغرب اول وقت پڑھنا سنت ہے علیہ الاجماع اور مغرب کے آخر وقت مین اختلاف ہوا وقات پنجگانہ کا بیان فیض الباری و ترجمہ شرح سفر السعادت مین مفصل آیا ہے **پانچوین حدیث** جو کتاب الصوم مین آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث رجلا ینادی فی الناس یوم عاشوراء ان من اکل فلیتم او فلیصم ومن لم یاکل فلا یاکل۔ سلمہ نے کہا کہ بھیجا حضرت نے ایک مرد کو عاشورہ کے دن تا لوگون مین ندا کرے کہ جسنے کچھ کھایا ہو وہ باقی دن مین کچھ نکھاوے بسبب وقت کی بزرگی کے۔ و جسنے کچھ نہین کھایا اوسنے روزہ کی کی ہے تو وہ روزہ رکھے **ف** لفظ او فلیصم راوی کا شک ہے خطابی نے کہا کہ روزہ بعض یوم یعنی پہر دو پہر کا صحیح نہین اور یہ حکم استحبابی ہے کہ اس مین اہل طاعت کی مشابہت ہے۔ اور امام قسطلانی نے کہا کہ محرم کی نو دین کا روزہ بھی مستحب ہے بدلیل حدیث نبوی کے جو مسلم مین آئی ہے لئن عشت الی قابل لاصومن التاسع یعنی اگر میں سال آیندہ تک زندہ رہون البتہ مین نو دین کا بھی روزہ رکھونگا۔ اور اگر کسینے دسوین کے ساتھ نو دین کا روزہ نہ رکھا اسکو گیارہوین کا روزہ مستحب ہے انتہی **چھٹی حدیث** جو اسی کتاب الصوم مین آئی ہے۔ **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید وھو ابن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا من اسلم ان اذن فی الناس ان من کان اکل فلیصم بقیۃ یومہ ومن لم یکن اکل فلیصم فان الیوم یوم عاشوراء۔ ترجمہ اس حدیث کا اور پانچوین حدیث کا ایک ہی ہے۔ اور اس حدیث کی تکرار باعتبار استنباط دو حکم کے ہے۔ یا اس جہت سے کہ پہلی سند مین ابو عاصم ہے اور اس سند مین مکی بن ابراہیم۔ **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ روزہ نفل کی نیت دن کو کرنا درست ہے اور جو فرض کی نیت مین اختلاف ہے۔ امام اعظم نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ۔ وہ روزہ عاشورہ کا پہلے واجب تھا پھر منسوخ ہوا۔ پر اسکا وجوب منسوخ ہوا اور استحباب باقی رہا۔ اور امام شافعی نے کہا کہ مستحب مؤکد تھا جیسا صوم رمضان فرض ہو جب تب وہ نسخ ہوا **ساتوین حدیث** جو کتاب الجنائز مین آئی ہے **حدثنا** المکی بن ابراھیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتی بجنازۃ فقالوا صل علیھا فقال ھل علیہ دین فقالوا لا فقال فھل ترک شیئا قالوا لا فصلی علیہ۔ سلمہ نے کہا کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے۔ ناگاہ ایک جنازہ لایا گیا سو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اسپر نماز پڑھ دیجئے حضرت نے دریافت فرمایا کیا اسپر کسیکا قرض ہے۔ لوگون نے کہا نہین۔ پھر پوچھے کہ یہ کچھ چھوڑ مرا ہے لوگون نے کہا نہین پس اسپر نماز پڑھی۔ ثم اتی بجنازۃ اخری فقالوا یا رسول اللہ صل علیھا فقال ھل علیہ دین قیل نعم قال فھل ترک شیئا قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیھا۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا سلوگون نے کہا یا رسول اللہ اسپر نماز پڑھ دیجئے۔ فرمایا اس پر کسیکا قرض ہے لوگون نے کہا ہان فرمایا کچھ چھوڑ مرا ہے کہا تین دینار پس اسپر نماز پڑھی ثم اتی بالثالثۃ فقالوا صل علیھا قال ھل ترک شیئا قالوا لا قال ھل علیہ دین قالوا ثلثۃ دنانیر قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ صل علیہ یا رسول اللہ وعلی دینہ فصلی علیہ۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا سو لوگون نے کہا

یارسول اللہ اسپر نماز پڑھو فرمایا یہ کچھ چھوڑ مویشی لوگوں نے کہا نہیں۔ پوچھے اس کچھ کسیکا قرض ہو لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم نماز پڑھو اپنے یار پر تب بولے فقط دو نماز یا رسول اللہ اسپر نماز پڑھ ہا سکا قرض میرے ذمہ پر ہے۔ یعنے میں ادا کرتا ہوں اسپر نماز پڑھی ہے **ف** قرض دار کے جنازہ پر نماز پڑھنی اول اسلام میں حضرت پر حرام تھی یہ بات آپ کے خصائص میں مذکور ہے۔ یہ جب اللہ تعالی نے آپکو وسعت بخشی یہ حکم منسوخ ہوا تب حضرت آپ اس کا قرض ادا کر کے جنازہ پر نماز پڑھتے تھے

اٹھوین حدیث

جو کتاب الکفالت میں آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بجنازۃ لیصلی علیہا فقال ھل علیہ من دین قالوا لا فصلی علیہ ثم اتی بجنازۃ اخری فقال ھل علیہ من دین قالوا نعم قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ علی دینہ یا رسول اللہ فصلی علیہ **ف** مضمون اس حدیث کا اور ساتوین کا ایک ہی ہے اور اسکا ترجمہ پر گذرا۔ اور سند اور لفظ میں اختلاف ہے اور وہی جنازہ کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث میں اقتصار کرنا راوی حدیث کو جائز ہے لاکن یہ ہر عالم کا کام نہیں بلکہ اسکو علم حدیث میں بڑی مہارت چاہیے کذا فی المشارق۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ اگر فرض عین ہوتی حضرت اسپر ترک نہ فرماتے۔ اور ابو عاصم کا نام ضحاک ہے ابن مخلد ابی عاصم النبیل سے مشہور ہے منی البصری کے۔ اور انکی علت سن دو سو بارہ میں ہوئی انکی عمر نوے سال کی تھی

نوین حدیث

جو کتاب المظالم والقصاص میں آئی ہے **حدثنا** ابو عاصم الضحاک بن مخلد عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای بتبرا تاوقد یوم خیبر فقال علی ما توقدون ھذہ النیران قال لاحمر الانسیۃ قال کسروھا واھریقوھا قالوا الا نھریقھا ونغسلھا قال اغسلوا سلمہ نے کہا کہ حضرت نے دیکھا جلتی ہوئی آگ کو خیبر کے روز۔ دریافت فرمائی کہ یہ کس چیز پر جلائی جاتی ہے لوگوں نے کہا کہ شہری گدھوں پر یعنے شہری گدھوں کا گوشت پکتا ہے۔ فرمایا کہ ان برتنوں کو توڑ دو اور پھینک دو اس گوشت کو۔ لوگوں نے کہا کیا نہ پھینک دیں ہم اس گوشت کو اور دھو ڈالیں انکو یعنے کیا اتنا کافی نہیں انکو پاک کرنے میں۔ فرمایا اچھا دھو ڈالو نہ توڑو **ف** اگرچہ شہری گدھے کا ذکر قرآن مجید میں نہیں آیا لاکن اسکا حرام ہونا حدیث سے ثابت ہے ایسا ہی اور کئی چیزوں کی حرمت احادیث سے ثبوت کو پہنچی ہے مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ میں یہ حدیث صحیح آئی ہے وان ما حرم رسول اللہ کما حرم اللہ الا لا یحل لکم الحمار الاھلی ولا کل ذی ناب من السباع یعنے حضرت نے فرمایا مقرر جسکو حرام کیا پیغمبر خدا نے سو وہ مانند اس چیز کے ہے جو حرام کیا خدا تعالی نے ان دونوں میں کچھ فرق نہیں اسکے بعد کئی چیزوں کی حرمت جو قرآن میں مذکور نہیں بطور تمثیل کے بیان فرمایا کہ خبردار ہو کہ نہیں حلال کیا تمہارے واسطے شہری گدھا اور نہ کچلی والا جانور درندوں میں۔ یعنے جو جانور کچلی سے شکار کرتے ہیں اور پھاڑتے ہیں جیسے شیر ببر یہ کتا۔ یہ سب حرام ہیں اور جنگلی گدھا جسکو گورخر کہتے ہیں حلال ہے۔ اور ابن بطال نے کہا کہ توڑنا برتنوں کا جائز نہیں اسلئے کہ یہ حکم غسل سے منسوخ ہو گیا اور دھونے سے برتن پاک ہو جاتے ہیں۔ اور آلات لہو جیسے ستار و سارندہ وغیرہ انکو توڑنا ہی ضرور ہے

وسوین حدیث

جو کتاب الصلح میں آئی ہے **حدثنا** محمد بن عبد اللہ الانصاری قال حدثنی حمید ان انسا حدثہم ان الربیع وھی بنت النضر کسرت ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الارش وطلبوا العفو فابوا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرھم بالقصاص فقال انس بن النضر اتکسر ثنیۃ الربیع یا رسول اللہ لا والذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتہا فقال صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ القصاص فرضی القوم وعفوا حدیث کی سند میں محمد بن عبد اللہ الانصاری ذمار حدیث کی محدثین سے حمید نے کہ انس بن مالک نے حدیث کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ کہ ربیع نضر کی بیٹی نے ایک عورت کا دانت توڑا سو ربیع کی قوم نے چاہا کہ اسے اس دانت کا عوض لیں یا بخشدیں تو اس عورت کی قوم نے نہ مانا پس حضرت کے پاس آئے پس آپ انکو قصاص کا حکم فرمایا۔ انس بن نضر نے کہا یارسول اللہ کیا توڑا جائیگا دانت ربیع کا قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو رسول برحق کر کے بھیجا ہے کہ توڑا نہ جاوے دانت اسکا۔ حضرت نے فرمایا ای انس قصاص حکم خدا تعالی کا ہے۔ ایسے میں اس عورت کی قوم عوض پر راضی ہو گئی اور قصاص معاف کیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ پس حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے بندوں میں ایسے لوگ ہیں کہ اگر قسم کھاویں اللہ تعالی پر بھروسا کر کے کہ ایسا ہوگا تو اللہ تعالی اپنی کمال حمت سے اوسکو اس قسم میں سچا کرتا ہے زاد الغراسی عن حمید عن انس فرضی القوم وقبلوا الارش بخاری نے کہا کہ زیادہ کیا ہے فزاری نے اس حدیث میں بمقدار کہ روایت ہے حمید سے اوا سے روایت کی ہے انس سے کہ پسر راضی ہوئی قوم اس عورت کی اور قبول کیا دیت قصاص کے عوض کو **ف** محمد بن عبد اللہ پوتا انس بن مالک کے ہیں اول بصری کے قاضی تھے پسر رشید خلیفہ کے زمانہ میں بعد اوسکے قاضی ہوئے انکی ولادت سن ایک سو سو میں اور رحلت دو سو پندرہ میں ہوئی۔ اور حمید کا تولد سن ایک سو اٹھ سو شصت میں اور وفات ایک سو تریالیس میں حالت نماز میں ہوا۔ اور انس بن مالک بن النضر انصاری کی عمر نوے برس کی تھی حضرت جب کہ مظفر سے مدینہ طیبہ کو تشریف لائے تب انس کے دادی انکو حضور اشرف میں لا چھوڑا انس حضرت کے خادم تھے

دس برس آپ کی خدمت سے شرف اندوز رہے۔ حضرت انکی حق میں دراز عمر اور کثرت مال واولاد کی دعا کی تھی اس دعا کا ظہور ایسا ہوا کہ ایک کم سو برس تک جیوا اور مال واولاد میں ایسی کثرت ہوئی کہ جب وہ طواف بیت اللہ کرتے ستر شخص انکی نسل سے انکی ہمراہ ہوتے اور انکا باغ سال میں دو بار پھل لاتا اس سے نفع کثیر حاصل ہوتا۔ وہ حضرت عمر کی خلافت میں بصرے کو تشریف لیگئے۔ اور جو صحابہ بصرے میں وفات پائی یہی انکے اخیر ہیں سن نوے پر ایک مہینہ کی زیادتی ہوئی۔ اور ربیعہ چھپی ہیں انس بن مالک کی انھوں نے کسی جہان عورت آزاد کی ایک دانت توڑا تھا۔ جب یہ مقدمہ حضور نبوی میں آیا تو حضرت نے قصاص کا حکم فرمایا۔ انس بن النضر جو ربیع کا بھائی اور انس بن مالک کا چچا ہے اسنے اللہ پاک کے اعتماد پر کہا میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا۔ آخر ایسا ہی ہوا کہ اس عورت کی قوم کے لوگ دیت پر راضی ہوئے اور قصاص معاف کیا ف امام اعظم کے پاس قصاص دانت میں ثابت ہو خواہ توڑا ہوا کھیڑا ہو سو اگر دانت توڑا ہے تو دوسرے کا دانت بقدر شکستگی کے سوئی سے بنانا چاہئے۔ اسلئے کہ توڑنے میں زیادتی نقصان کا اندیشہ ہے پس دونوں میں برابری حاصل ہوگی اور جو اکھیڑا ہے تو قدوری نے کہا کہ قالع کا دانت اکھیڑے بجالا جاویگا یعنی اکھیڑنیوالے کا دانت اکھیڑا جاویگا یہاں تک کہ گوشت تک پہنچے اور گر جاوے۔ اور شمس الائمہ سرخسی بھی اسی طرف مائل ہیں۔ اور شیخ الاسلام نے اپنی شرح میں لکھا ہے کہ قالع کا دانت اکھیڑا جائیگا یعنی اکھیڑنیوالے کا دانت نیوالیکا کذا فی المحیط۔ اور امام شافعی کے پاس قصاص اکھیڑے دانت میں ثابت ہی نہیں توڑے میں اور اس حدیث میں مراد عمد سے آزاد عورت ہے قصاص بالاتفاق متصور ہوا۔ شمنی نے شرح نقایہ میں کہا کہ ہڈی میں قصاص نہیں اس لئے کہ اسمیں مماثلت متعذر ہے مگر دانت میں۔ اور شرح کنز میں لکھا کہ قصاص دانت کے اکھیڑنے میں نہیں ہاں اسکو بنانا چاہئے۔ گیارہویں حدیث جو کتاب الجہاد میں آئی ہے حدثنا المکی بن ابراھیم تنائیہ یزید بن ابی عبید

عن سلمۃ قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم عدلت الی ظل الشجرۃ فلما خف الناس قال یا ابن الاکوع الا تبایع قال قلت قد بایعت یا رسول اللہ قال وایضا فبایعتہ الثانیۃ فقلت لہ یا ابا مسلم علی ای شیء کنتم تبایعون یومئذ قال علی الموت سلمہ نے کہا بیعت کی میں نے حضرت سے پھر جا بیٹھا ایک درخت کے سائے میں پھر جب لوگ کم ہوئے حضرت نے فرمایا اے ابن اکوع کیا تو بیعت نہیں کرتا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں تو بیعت کر چکا ہوں۔ فرمایا پھر بھی کیجئے۔ پس میں نے آپ سے دوسری بار بیعت کی۔ یزید نے کہا کہ میں نے سلمہ سے پوچھا کہ اے ابو مسلم تم کس چیز پر بیعت کرتے تھے اس روز۔ کہا موت پر یعنی جہاد میں ثابت قدم رہنے اور صبر کرنے اور راہ خدا میں جان دینے پر ف

بیعت سنت ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ بیشک الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اس پر دال ہے اور اسباب میں بہت حدیثیں ہیں اور حضرت کے زمانے میں بیعت اقتدار بھی چنانچہ فقہ الحدثین والمفسرین عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ قول الجمیل میں لکھا ہے احادیث مشہورہ سے منقول ہے کہ لوگ حضرت سے بیعت کرتے تھے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی ارکان اسلام یعنی صوم وصلوٰۃ اور حج وزکوٰۃ کی قائم کرنے پر اور کبھی معرکہ کفار میں ثابت رہنے اور فرار نہ کرنے پر جیسی بیعت الرضوان اور کبھی سنت کو متمسک کرنے اور بدعت سے بچنے پر اور جزئی طاعات پر چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت ذی الضار کے بی بیوں سے بیعت پر نہ خود بیعت لی ہے اور ابن ماجہ روایت کی ہے کہ حضرت نے چند مہاجرین سے اس بات پر بیعت لی کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں۔ سو ان صحابہ نے اس عہد کو ایسا نباہا تھا کہ اگر انسے کسیکا کوڑا زمین پر گر جاتا تو اپنی گھوڑے سے اتر کے اٹھا لیتا اور کسی سے وہ کوڑا اٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا سبحان اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور بعضوں کو یہ گمان ہے کہ بیعت قبول خلافت وسلطنت پر ہی منحصر ہے اور حضرات صوفیہ میں جو بیعت کی عادت ہے اسکو کچھ اصل نہیں۔ یہ گمان فاسد اس دلیل سے جو مذکور ہوا کہ حضرت بیعت لیتے تھے کبھی اسلام کے قایم کرنے پر اور کبھی سنت کو دست آویز کرنے پر اور اس بات پر صحیح بخاری گواہی دیتی ہے کہ جب حضرت ذر یہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لی تو شرط کی کہ مسلمان کے واسطے خیر خواہی لازم ہے۔ اور جب قوم انصار سے بیعت لی تو یہ شرط کی کہ امر خلاف میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں اور حق بات بولیں۔ سو اس قوم میں بعض ایسے تھے کہ امراء وسلاطین کا کچھ فتور دیکھ کر علانیہ نکیر وانکار کرتے تھے۔ اور جب حضرت ذی الضار کی بی بیوں سے بیعت لی تو یہ شرط کی کہ نوحہ کرنے پر نکیر کریں اس اہتمام کے سوئی اور بہت سی امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ سب امور تفتیش کر لیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں ف پس صوفیہ کی بیعت بھی مقصود یہی تزکیہ وتصفیہ ہے یعنی دل سے نفس کو پاک کرنا اور دل کی فضائل سے آراستگی دنیا اور شہوت سے معرض کو توڑنا اور قدم میدان میں مجاہدے کے رکھنا اور تواضع وپستی اور کسر نفسی اختیار کرنا اور اذکار واشغال میں مکرر ہونا اور عبادت میں احسان کا مرتبہ حاصل کرنا ہے اسمیں دو مرتبے ہیں جو حدیث جبرئیل میں آئے ہیں کہ عبادت اسطرح پر کرے کہ گویا وہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کو یہ مرتبہ نہایت شوق وذوق ومحبت وجذبہ کا ہے اور کمال خضوع وخشوع کا اسکو صوفیہ مشاہدہ کہتے ہیں دوسرا یہ کہ عبادت اسطرح کرے کہ گویا دیکھتا ہے اسکو حق تعالیٰ۔ یہ مرتبہ نہایت خوف وخشیت وادب کا ہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں اور سیر الی اللہ وسیر فی اللہ دو مرتبہ فنا وبقا کا حاصل کرنا اور ایسے ہی امور جو مغز خلاصہ لب لباب شریعت کے ہیں صوفیہ کرام کے کتب سلوک اسی بیان سے مملو ہیں

کما لایخفی غرض جمیع فیکی بیعت سلوک اصل مقصد و تزکیہ ہی قول الجمیل میں لکھتے ہیں کہ اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت امور نیشتی کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں منحصر ہو اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں - اور اسی میں ہر کہ صحابہ جب حضرت کی فیض صحبت سے فیض یاب تھے انکے دلوں کو نورانیت اور تقوی میں اعلی مرتبہ حاصل ہو چکی تھی پھر انکو لزوم تقوی کی بیعت کی حاجت نہیں تھی اور بسیط خلفائے راشدین کے زمانہ میں تصفیہ باطن کی بیعت متروک تھی - اور اسکے بعد خلفائے بنی امیہ عباسیہ کے زمانہ میں جب قبول اس سلطنت کی بیعت کا زیادہ رواج ہوا صوفیہ کرام اولیائے عظام بیعت موقوف ہی کر دی اس اندیشہ سے کہ میں عام کو گمان بد نہ آوے کہ یہ اوزار ہمارا انحراف نے فرقہ دینکو بیعت کی قائم مقام رکھا - پھر کچھ مدت کے بعد جب ملوک و سلاطین میں یہ خبیعت معدوم ہو گئی تب حضرات صوفیہ نے وصت کے غلبہ حال کر بیعت کو اجرا کیا - خاتم المفسرین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے حاشیہ قول الجمیل میں فرمایا کہ بیعت کا معمول مندرس ہو جانے کے بعد حضرات صوفیہ نے پھر جو اسکو جاری کی مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوا کہ جسنے موئی ہوئی سنت کو جلا دی تو اسکو اجر و جتنے لوگ کہ اسکی پیروی کریں ان سب کا اجر ملیگا - نکتہ مخفی نہ رہے کہ سنت اللہ اس طرح پر جاری ہی کہ جو امر کہ نفوس میں پوشیدہ ہیں انکا ضبط افعال و اقوال ظاہری سے ہو - اور اقوال و افعال امور قلبیہ کے قائم مقام ہوں چنانچہ تصدیق توحید و رسالت کی اور قیامت کی امر مخفی ہو تو اقرار لسانی کو تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا پس اسیطرح تائید بعض ناگہانیوں کو چھوڑنیکا عزم کرنا اور تقوی کو لازم کر لینا ایک امر مخفی تھا اسلئے بیعت کو اسکے قائم مقام کیا انتہی محصلہ و بیعت لینیوالا کیسا چاہئے اور اسکے آثار شرائط کیا ہیں قول الجمیل اور امام غزالی کے مصنفات میں آئے ہیں اس مختصر میں انکی تفصیل کی گنجایش نہیں حدیث میں جو لفظ بیعت آیا بیعت کی ثبوت سنیت اور اقسام بیعت کی تشریح پر اکتفا کیا گیا - اور شیخ کامل کی شرطیں اور علامتیں اور شیخ ناقص کا فرق فقیر رسالہ تنبیہ العلوم و تذکرہ یاد الآخرت میں بتفصیل لکھا گیا ہی جسکو مطلوب ہو دیکھ لیں -

بارھویں حدیث جو کتاب الجہاد میں آئی ہی

حدثنا المکی بن ابراھیم قال ثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ انہ اخبرہ قال خرجت من المدینۃ ذاھبا نحو الغابۃ حتی اذا کنت بثنیۃ الغابۃ لقینی غلام لعبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ قلت ویحک مابک قال اخذت لقاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت من اخذھا قال غطفان وفزارۃ فصرخت ثلث صرخات اسمعت ما بین لابتیھا یصباحاہ یصباحاہ ثم اندفعت حتی الفاھم وقد احدوا بعجلت اسرھم وقلت انا ابن الاکوع والیوم یوم الرضع فاستنقذتھا منھم قبل ان یشربوا فاقبلت بھا اسوقھا فلقینی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انہ القوم عطاش وانی اعجلتھم ان یشربوا فابعث الیھم فقال یا ابن الاکوع اذا ملکت فاسجح ان القوم یقرون فی قومھم یزید نے کہا کہ سلمہ نے مجھ کو خبر دی کہ میں مدینہ منورہ کی باہر نکلا غابہ کے طرف جاتا ہوا یہاں تک کہ جب غابہ کی تنگ گلی میں پونچا عبدالرحمن بن عوف کا غلام میرے سامنے ملا میں نے کہا تجھ پر خدا کی رحمت ہو تیرا کیا حال ہی اسنے کہا کہ حضرت کے دو اونٹنیاں پکڑ لیگئیں - میں نے کہا کہ کسنے انکو پکڑا سو وہ کہا کہ قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگ - پس میں نے تین بار چلایا ایسی بلند آواز سے کہ جو لوگ دو لابہ مدینہ منورہ کی باہر کر درمیان تھے انکو وہ آواز سنائی - وہ آواز یہ تھی کہ یا صباحاہ یا صباحاہ - یہ ایک کلمہ ہی کہ اسکو فریاد رسی شخص لوگوں سے فریاد رسی کے لئے صبح کے وقت پکارتا ہی گویا کہتا ہی کہ ہم کو دشمن آکھیرا ہی تم ہماری مدد کرو - غرض میں نے ایسی آواز کر دیکر ان لٹیروں کا پیچھا کیا اور بہت جلدی سے انپر جا پہنچا اس حال میں کہ وہ اونٹنیاں پکڑتے ہیں - پس میں انپر تیراندازی شروع کی - اور میں کہتا تھا کہ میں ابن الاکوع ہوں اور یہ دن کافروں کی ہلاکت کا ہی - پس وہ اونٹنیوں سے دودھ پینے سے آگے میں انسے چھڑا لیا اور انکو ہانکتا ہوا مدینہ طیبہ کے طرف پھیرا بیچ راہ میں حضرت میرے سے ملے - میں نے کہا یا رسول اللہ وہ لٹیرے ہیں کی قوم پیاسی تھی میں نے انکے چھڑانے میں جلدی کی تاکہ وہ دودھ نہ پی لیویں آپ کسیکو روانہ کیجئے تاکہ انکو پکڑ لاویں - آپ نے فرمایا ای ابن الاکوع جب تو انپر غالب آیا تو نرمی کر اس لئے کہ وہ لوگ اپنی قوم کو پہنچ گئے اب پہنچا کرنے میں کیا فائدہ **ف** امام نووی نے کہا کہ یہ حضرت کا معجزہ ہی جو فرمایا کہ وہ اپنی قوم میں پہنچ گئے - اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص جوانمرد بہادر ہو دشمن کے مقابلہ میں میں فلان کا بیٹا ہوں کہنا جائز ہی

تیرھویں حدیث جو کتاب المناقب میں آئی ہی

حدثنا عصام بن خالد حدثنا حریز بن عثمان انہ سال عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان شیخا قال فی عنفقتہ شعرات بیض حدیث سے عصام بن خالد نے حدیث کی ہم سے حریز بن عثمان نے کہ سنے پوچھا عبد اللہ بن بسر صحابی سے یہ بسر کہ کیا تو نے حضرت کو دیکھا ہی - عبد اللہ نے کہا آپ کی ریش مبارک میں کچھ بال سفید تھے **ف** عنفقت وہ بال ہیں جو لب کے نیچے ہوں - اور کہتے ہیں کہ وہ بال ہیں جو لب زیریں اور ذقن کے درمیان ہوں - اور فارسی میں اسکو بیشن بچہ کہتے ہیں - مراد ریش سے حدیث میں یہی بال ہیں حضرت کی ریش مبارک میں اٹھ یا نو بال سفید تھے - یا شیخ سے یہ کہ زیادہ سے

بیعت کی وضاحت
حضرت کی ڈاڑھی مبارک کے بالوں کی تعداد
باب صفت النبی

سے بالو نہیں سعید ہی آتی ہے۔ بی بی عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ انبیاء کے قویٰ میں ضعف نہیں آتا ہے وہ بوڑھے نہیں ہوتے ہیں عجلون و ہاں سیاق قرآن کے اس سورتوں نے سورہ ہود اور سورہ واقعہ اور سورہ مرسلات و سورہ عم اور سورہ اذا الشمس کو رت یعنی ان سورتوں میں قیامت کے ہول اور شدید کا بیان ہے جب انکو تلاوت کرتے اللہ تعالیٰ کی خوف و خشیت سے رو دیتے تھے۔ **ف** عصام کی کنیت ابو اسحٰق ہے انکی موت ۹۲ سو سو میں ہوئی۔ اور حریز کی موت ۱۰۰ ایک سو سے تر سٹھ میں ہوئی۔ و عبداللہ بن بسر کی نسبت ابو صفیان ہے انکی وفات سن اسی ہجری اٹھ میں ہوئی اور یہ آخر میں ان اصحاب کے ہو شام کو نقل کی واللہ اعلم

حدیث جو دہوین

جو کتاب المغازی میں آئی ہے

حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید قال سلمت انظر ضربۃ فی ساق سلمۃ فقلت یا ابا مسلم ما ھذہ الضربۃ قال ھذہ ضربۃ اصابتھا یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلث نفثات فما اشتکیتھا حتی الساعۃ۔ یزید نے کہا کہ میں نے سلمہ کے پاؤں میں دیکھا سو میں نے کہا ای ابو مسلم یہ کیسا زخم ہے کہا یہ زخم خیبر کے دن ہم میں لگا تھا پس لوگوں نے کہا کہ سلمہ ہلاک ہے اپس میں حضرت کے پاس آیا اور حضرت نے تین بار اپس دم کیا پھر میں نے تا بحال وہ زخم کا شکوہ نہ کیا **ف** یہ حضرت کا معجزہ تھا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ زخمی اور بیمار پر کسی دعا کا دم کرنا مستحب ہے

پندرہوین حدیث

جو کتاب المغازی میں آئی ہے

حدثنا ابو عاصم الضحاک بن مخلد قال یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات و غزوت مع ابن حارثۃ استعملہ علینا سلمہ نے کہا جنگ کیا ہم نے کافروں سے حضرت کے ہمراہ سات جنگ۔ اور جنگ کیا ہم نے کافروں سے زید بن حارثہ کے ہمراہ ہو کے کہ حضرت اسکو ہمپر امیر کیا تھا

سولہوین حدیث

جو کتاب التفسیر میں آئی ہے

حدثنا محمد بن عبداللہ الانصاری قال حمید ان انسا حدثھم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کتاب اللہ القصاص انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا حکم خدا تعالیٰ کا قصاص ہے کہ عوض مقتول کے قاتل کو قتل کریں اور عوض زخم کے زخمی کریں۔ تفصیل اسکی کتب فقہ میں مذکور ہے اور مسلم نے اس قصہ کو دوسری طرح پر روایت کیا ہے

سترہوین حدیث

جو کتاب الصید والذابح میں آئی ہے

حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال اصابتنا مسغبۃ یوم فتح خیبر اوقدوا النیران قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علام اوقدتم ھذہ النیران قالوا علی لحوم الحمر الانسیۃ قال اھریقوا ما فیھا و اکسروھا فقال رجل او نغسلھا قال او ذاک اس حدیث کا ترجمہ لوین حدیث میں گذ چکا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جب جنگ ظاہر ہو اسکے کرنے والے پر تغلیظ اور سختی جائز ہے۔ اور حدیث کی تکرار بسبب تغیر بعض رواۃ کے ہے

اٹھارہوین حدیث

جو کتاب الضاحی میں آئی ہے

حدثنا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضحی منکم فلا یصبحن بعد ثالثۃ و فی بیتہ منہ شیء فلما کان العام المقبل قالوا یا رسول اللہ افعل کما فعلنا فی العام الماضی قال کلوا و اطعموا و ادخروا فان ذلک العام کان بالناس جھد فاردت ان تعینوا فیھا سلمہ نے کہا کہ حضرت نے فرمایا جسنے قربانی کیا تم سے تو چاہیے کہ تیسرے دن کی صبح کرے اس حال میں اسکے گھر میں کچھ قربانی کا گوشت ہو یعنی بقیات میں سب ضبح کر ڈالے۔ پھر اگلا سال آیا تو صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ویسا ہی کریں جو سال گذشتہ میں کیا تھا۔ فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔ مقرر بیچھلے سال میں لوگوں پر محتاجی اور تکلیف تھی سو میں نے چاہا کہ تم محتاجوں کی مدد کرو۔ اب تم کو اختیار ہے کھانے اور دینے اور رکھنے میں۔ اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنیکی حرمت لوگوں کے افلاس کی علت سے تھی جب وہ علت جاتی رہی حرمت بھی نہ رہی۔ اور اضحیہ کی حاجت کو لیے ہونا وجوب کے لئے

انیسوین حدیث

جو کتاب الادبات میں آئی ہے

حدثنا المکی بن ابراہیم قال حدثنا یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی خیبر فقال رجل من القوم اسمعنا یا عامر من ھنیاتک فحدا بھم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من السائق قالوا عامر یرحمہ اللہ فقال یا رسول اللہ ھلا متعتنا بہ فاصیب صبیحۃ لیلتئذ فقال القوم حبط عملہ فقال کذب من قالھا ان لہ لاجرین اثنین انہ لجاھد مجاھد و ای قتل یزید علیہ سلمہ نے کہا ہم کو حضرت کے ساتھ خیبر کی طرف سو قوم میں ایک مرد نے کہا کہ ای عامر ہم کو کچھ اپنے اشعار میں سنا۔ پس عامر نے اشعار پڑھتے ہوئے انکو ہانکا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ ہانکنے والا کون ہے لوگوں نے کہا عامر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ اسپر رحمت کرے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کس لئے ترک کیا آپ نے دعا کو اسکے حق میں نافع لیتے ہم اس سے۔ اسلئے کہ اچھا جانتے تھے کہ جنگ کے وقت حضرت جسکے حق میں دعا کریں وہ شہید ہوتا ہے پس نادرستی

حضرت کی لیش بہ بالکین سعید ہی کی سقد رتی

باب غزوہ خیبر

سلمہ سات جنگ کرنا

باب العبث انسا

قصاص کا حکم

باب یقتل الخ

باب بالوں کا

قربانی کے گوشت کا حکم

باب اوقتل

صبح کے وقت شہید ہوئی جس میں حضرت نے دعا کی تھی - انکی شہادت کا ماجرا یہ ہے کہ مرحب نام ایک یہودی تھا اسپر ترا چلائی تھی اور خود انکی ہی پر گری اور وہیں مر گئی کی لوگ کہتے کہ اپنی کو آپ مارڈالا سلمہ کہتے ہیں کہ جب ہم خیبر سے پھرے تو لوگوں سے سنا کہ کہتے تھے کہ عامر کا عمل برباد ہو گیا پس میں حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں لوگوں کو یہ گمان ہے کہ عامر کا عمل برباد ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ جسنے کہا وہ جھوٹ کہا بلکہ اسکو دوہرا اجر ہے - ایک یہ کہ راہ خدا میں کافروں سے جنگ کیا - دوسری یہ کہ شہید ہوا پس وہ غازی ہے اور شہید - اس بنا پر وہ شہید اور کونسا قتل ہے جو قتل اس قتل کے درجہ کو نہیں پہنچتا کہ اسپر یہ ہے - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شعر پڑھنا اور دوسرے سے پڑھوانا جائز ہے بشرطیکہ اسکا مضمون خلاف شرع نہو - اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خطا کا عامل مقصر نہیں اور جسنے خطا کو حکم میں عمد کے کر کے اسنے خطا اور اس طرح کہ قتل پر کوئی چیز واجب نہیں ہوتی کیونکہ اس قتل میں حضرت نے حکم قصاص دیت وغیرہ کا نفرمایا اور یہی مذہب جمہور کا

بیسویں حدیث

جو کتاب الدیات میں ہے

حدثنا محمد بن ابی یعقوب عبد اللہ الانصاری قال ثنا حمید عن انس ان ابنۃ النضر لطمت جاریۃ فکسرت ثنیتھا فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقصاص

اس مضمون کی حدیث اسکے حکم کے ساتھ اوپر گذری -

الیسوین حدیث

جو کتاب الاحکام میں ہے

حدثنا ابو عاصم عن یزید بن ابی عبید عن سلمۃ قال بایعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال لی یا سلمۃ الا تبایع فقلت یا رسول اللہ قد بایعت فی الاول فقال وفی الثانیۃ

یہ حدیث باختلاف الفاظ و مجال گیارہویں حدیث کی ہی ہے - اور مراد درخت سے وہ درخت ہے جو حدیبیہ میں تھا اور اسکے حق میں حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مقرر راضی ہوا اللہ ان مومنوں سے جنھوں نے بیعت کی تجھ سے نیچے درخت کے اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہے - اور مراد بار اول بیعت کرنے سے زمانہ اول ہے یا ساعت اول یا گروہ اول اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز پر بیعت کریں اسکو موکد کرنیکے لئے ایک شخص سے تکرار بیعت جایز ہے - بلکہ شخص اول کی رحلت کے بعد دوسرے سے اور اسکی موت کے بعد تیسرے سے بھی درست ہے جیسے حضرت کے بعد وفات صحابہ نے خلفاء ابعد سے بیعت کی ہیں اور تکرار بیعت حضرات صوفیہ کے پاس بھی جایز ہے چنانچہ قوت القلوب میں مذکور ہے کہ تکرار بیعت حضرت جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ماثور ہے اور اسیطرح صوفیہ کرام سے - لاکن دو پیروں سے بیعت کرنی اگر پہلے پیر میں کچھ خلل ظاہر ہو یعنے اگر اسکے عقیدے میں خلل آوے عقاید اہل سنت کے مخالف پڑے تو دوسرے سے بیعت کرلے - یا وہ رحلت کرے یا غیبت منقطع دھیان آوے کہ پہر ملاقات کی توقع نہ رہے ایسی صورتوں میں دوسرے سے بیعت کرنی درست ہے - لاکن بلا عذر اور بلا ضرورت تکرار بیعت کا میل بازی سے مشابہت ہوتی ہے اور ہر جگہ بیعت کرنے سے برکت جاتی اور مرشد و انکے دلوں کو اسکی تعلیم و تہذیب سے پھیرتی ہے واللہ اعلم

بائیسوین حدیث

جو کتاب الرد علی الجہمیۃ میں آئی ہے

حدثنا خلاد بن یحیی ثنا عیسی بن طہمان قال سمعت انس بن مالک یقول نزلت ایۃ الحجاب فی زینب بنت جحش اطعم علیھا ابو طلحۃ خبزا ولحما وکانت تفخر علی نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقول ان اللہ انکحنی فی السماء

حدیث کی ہم سے خلاد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے عیسی بن طہمان نے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتے تھے نازل ہوئی آیت حجاب کی بی بی زینب بنت جحش کے نکاح میں حضرت کے ساتھ اور حضرت نے اس بی بی کے ولیمہ میں روٹی اور گوشت کھلایا اور بی بی زینب اور بی بیوں پر فخر کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کے ساتھ میرا نکاح بالائے سما کیا

ف بی بی زینب بنت جحش حضرت کی پھپی امیمہ کی بیٹی تھیں اونکے نکاح کا قصہ مختصر یہ ہے - کہ حکیم بن حزام جو بی بی خدیجہ کا چچیرا بھائی تھا قبل نبوت بتقریب تجارت شام کے طرف گیا تھا وہاں سے زید بن حارثہ کو جو آٹھ برس کی عمر تھی چار سو درہم میں خرید کے لئے آیا اور بی بی خدیجہ کو بطور ہدیہ دیا - بی بی نے حضرت کے جناب میں گذرانا حضرت اسکو آزاد کر کے اپنی فرزندی میں لی اور اسپر شفقت رکھتے تھے زید مومن ثالث ہے یعنے جب حضرت مبعوث ہوئے اسی روز بی بی خدیجہ ایمان لائیں دوسرے روز حضرت علی تیسرے زید رضی اللہ عنہم - حضرت نے زید کی لئے جب زینب بنت جحش کی خواستگاری کی تو بی بی زینب اور انکے بھائی عبد اللہ بن جحش نہ مانا - اسلئے کہ عرب میں بی بی کو غلام آزاد سے نکاح کر دینا عار جانتے تھے جب اسلام نے اس رسم کو اٹھا دیا حضرت نے خواستگاری کی تھی اور جب انھوں نے تنگ کیا یہ آیت شریف نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ یعنے نہیں پہنچتا ہے کسی مومن و مومنہ کو کہ جب حکم کیا خدا و رسول کسی کام کا تو انکو کچھ اختیار رہے اپنے کام میں بلکہ اپنے واجب ہے کہ تابع ہو جاویں - پس وہ ہر دو تابع ہو گئے اور نکاح منعقد ہوا ایک سال گذرا اسکے بعد عورت و مرد میں مخالفت آئی ہرگز موافقت نہیں ہوتی تھی - اور اہل جاہلیت کی عادت تھی کہ پسر متبنی کی عورت کو پسر صلبی کی عورت کی مانند حرام جانتے تھے - سو حکمت الٰہی کے تقاضا کی کہ اس رسم بد کو اٹھا دے اور حضرت کے فعل سے امت پر آسان کر دے - پس وحی سے آپ کو اعلام کیا

بی بی زینب کے نکاح کا قصہ

بیعت کرنا باب سن بایع مرتین

شعر پڑھنا اور پڑھوانا باب انشاد الشعر

عامر کی شہادت

کہ زینب بنت جحش داخل ازواج مطہرات ہوگی تب حضرت کو فکر ہوئی کہ اس فعل کو سبب گران جانینگے اور زبان انکار دراز کرینگے اور جو عوام بنا اسلام لائے ہیں مبادا کہیں وہی اس فعل کو مکروہ کہیں تو انکا ضعف ایمان کا سبب ہوگا اس اثنا میں زید اپنی عورت کی نامرغوبیت سے نہایت تنگ آیا اور حضور نبوی میں آکے عرض کی یا رسول اللہ میں اسکو طلاق دینا چاہتا ہوں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اپنی عورت کو نگاہ رکھ خدا تعالی سے ڈر یعنی بلا وجہ ظاہر طلاق نہ دی۔ رب اللہ تعالی نے یہ آیہ کریمہ نازل کی وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْہِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ یعنی یاد کر اسکو جب تو نے کہا اس شخص کو کہ انعام کیا اللہ نے اسپر نعمت اسلام سے۔ اور انعام کیا تو اسپر آزاد کرکے اور اپنی فرزندی اور تربیت میں لیکر سو کہ نگاہ رکھ اپنی کو اپنی زوجہ کو اور اللہ سے ڈر اور اسکو ضرر سے طلاق نہ دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ اور تو پوشیدہ رکھتا تھا اس چیز کو کہ اللہ اسکو ظاہر کرنیوالا ہے یعنی زینب جو تیری ازواج ظاہر میں داخل ہوگی اور تو ڈرتا ہے لوگوں سے اور اللہ تعالی سزاوار تر ہے کہ اس سے ڈرے۔ اسکے بعد زید نے طلاق دی جب ایام عدت کی تمام ہوئے۔ حضرت نے زید کو حکم فرمایا کہ زینب کے پاس جا اور میری طرف سے خواستگاری کر۔ اس پیام کو زید کو خاص کرنے میں یہ حکمت تھی کہ لوگ گمان نہ کریں کہ وہ قصد جبراً کرانا زید کے ملا رضا واقع ہوا اور وہ اس بات سے خوشی ہی ہے یا نہیں۔ القصہ زید کمال صدق و خلاص کے ساتھ گیا اور کہتا ہے کہ جب میں اس بی بی کے گھر پہنچا اسکی مہابت مجھ پر ایسی غالب آئی کہ اسکے طرف نظر کرنیکی طاقت نہ رہی گھر کے دروازے کی طرف پیٹھ کرکے پیچھے ہٹتا ہوا اسکے طرف گیا اور کہا کہ البشارت ہو تجھ کو حضرت تیری خواستگاری کے لئے مجھ کو بھیجے ہیں بی بی نے کہا کہ میں اسکا کچھ جواب نہیں دے سکتی ہوں جب تک اذن الٰہی نہ پاؤں اور استخارہ نہ کروں۔ پس فی الحال اٹھی اور نماز کی جگہ پر آئی اور دو رکعت نماز ادا کرکے سر سجدہ میں رکھا اور دعا کی کہ الٰہی تیرے پیغمبر نے میری خواستگاری کی ہے اگر میں اسکے لائق ہوں تو مجھ کو اس جناب کی زوجیت دے یہ دعا فوراً مقبول ہوئی اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْہَا وَطَرًا زَوَّجْنَاکَہَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِہِمْ پس جب پورا کرلیا زید نے اس بی بی سے اپنی حاجت کو یعنی اسکو طلاق دی اور عدت تمام ہوئی ہم نے اسکو تیرے ساتھ جوڑا کر دیا تا نہ رہے مومنوں پر حرج اور تنگی۔ روایت ہے کہ حضرت پر آثار وحی کے نمودار ہوئے اور جب اس حال سے فارغ ہوئے تبسم کرتے فرمایا کہ کون ہے کہ زینب کو یہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اسکا نکاح کر دیا سلمی جو حضرت کی خادمہ تھی یہ سنتے ہی دوڑی اور بشارت دی بی بی زینب نے نہایت خوش ہوکے جو زیور پہنے تھی اسکو انعام دیا اور سجدۂ شکر بجا لایا اور نذر کی کہ روزہ رکھیں گی حضرت اس بی بی کے گھر تشریف لائے جس حال میں کہ وہ سر برہنہ تھی عرض کی یا رسول اللہ بی خطبہ ولاگواہ فرمایا اللہ الذی زوجہ وجبرائیل الشاہد۔ پس حضرت نے گوشت و روٹی سے ولیمہ کیا اسطرح پر کہ کسی بی بی کا ولیمہ ویسا منہ تھا اور اسمیں کسی معجزہ ظاہر ہوئی اسی ولیمہ کی شب آیت حجاب شرف نزول پائی۔ بی بی زینب فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح بالا سے ہوا واقع ہوا۔ اور مدح رجح النبوۃ میں لایا ہے کہ با اتفاق محققین اہل سنت تفسیر صحیح قصہ یہی ہے جو مذکور ہوا اور بعض اہل تفسیر نے اسکو کراہت سے تعبیر کیا ہے جو واقع کے مطابق نہیں محققوں نے اسکو زلات مفسرین سے شمار کیا ہے اور امام شہاب الدین توربشتی نے المتقدمی والمتاخرین لایا ہے کہ وضاعون اور بداندیشوں نے جو لوگوں کی زبان پر ڈالا ہے کہ حضرت کی نظر بی بی زینب پر پڑی تو دل متعلق ہوا۔ یہ افترا منافقوں کا ہے۔ اور عجب تر یہ کہ بناکرتے اس قصہ پر بعض متاخرین نے لکھا ہے کہ جس عورت پر حضرت کی نظر پڑتی وہ عورت اپنے شوہر پر حرام ہوتی۔ اسبات کو بھی کتاب و سنت میں کچھ اصل نہیں بلکہ مفتریات سے زندیقوں کے ہے نعوذ باللہ من ذلک۔ بعض بے علم قصہ خوان اور واعظین جب روایات صحیحہ و موضوعہ میں تمیز نہ کرکے جس کتاب میں ملا تحقیق بیان کر دیتے ہیں اور اصول دین کی مخالفت کرتے ہیں ضرورت داعی ہوئی کہ یہ قصہ بوجہ صحت یہاں بیان کر دی اور وہ جو بی بی زینب نے کہا کہ انکحنی فی السماء یعنی حق تعالی نے میرا نکاح بالا سے سموات کیا یہاں شارح بخاری امام قسطلانی لکھتے ہیں وذات اللہ تعالی منزہۃ عن المکان والجہۃ فالمراد بقولہ فی السماء اشارۃ الی علو الذات والصفات ولیس ذلک باعتبار ان محمدا تعالی فی السماء۔ یعنی اللہ تعالی کی ذات منزہ ہے مکان اور جہت سے پس مراد قول فی السماء سے اشارہ ہے اسکی ذات وصفات کی بلندی و برتری کی طرف نہ باعتبار اسکے کہ اللہ تعالی کا محل آسمانوں پر ہے تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا یعنی وہ تعالی شانہ اس سے بہت برتر ہے۔ اور ابو داود کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ علمائے سلف و ائمہ خلف کا اس قبیل کے احادیث کو اسکے ظاہر پر کہہ چھوڑنے میں اتفاق ہے کہ ظاہر پر کہنے کے طرف تشبیہ کے اور امام اوزاعی نے کہا کہ ہم ان احادیث کو جو بغیر تاویل کے ہیں نقل کرتے ہیں کہ سنوں گا ہم احادیث کا باطن ہمارا ہی پر کشف نہ ہوا اور ایسی احادیث من جملہ متشابہات ہیں یعنی اسکے ظاہر پر ایمان لانا اور اسکی حقیقت علم الٰہی کے تفویض کر دینا انتہی ملخص واللہ الموفق الی الحق والصواب والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ الی یوم الحساب ۵ تمت

مطبع محمدی واقع عسکر بھلور ۱۰ رمضان مبارک ۱۲۷۹ ہجری

انیس القاری شرح چہل حدیث صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوتُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَصَفِیِّہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اما بعد جاننا چاہئے کہ امیر المومنین علی مرتضی اور دیگر اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے طرق متعددہ سے یہہ حدیث آئی ہی کہ حضرت نے فرمایا مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقِیْھًا عَالِمًا جسنے حفظ کیا یعنے پہنچایا میری امت کو چالیس حدیثیں اشاعۃ دیگا اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن فقیہ اور عالم۔ اور ایک روایت مین ہی کہ مین اسکا شفیع اور شاہد ہونگا۔ اور ایک روایت مین ہی کہ اسکو کہا جاویگا کہ جنت کے جس دروازے سے تو چاہے داخل ہو۔ اور ایک روایت مین ہی کہ وہ لکھا جاویگا گروہ مین عالموں کے اور حشر کیا جاویگا گروہ مین شہیدوں کے۔ اسیواسطے علماء دین نے اس باب مین اکثر کتابین تالیف کین۔ اول جسنے اربعین جمع کیا شیخ اجل عبداللہ بن مبارک ہی۔ پھر محمد بن اسلم طوسی کہ یہہ ہر دو اکابر اولیاء علماء سے ہین ان ہر دو کا احوال باجلال اس فقیر نے ترجمہ تذکرۃ الاولیا اور رسالہ فضیلت علم و علماء مین لایا ہی اور انکے بعد بہت سے علماء کبار اربعینات بے شمار تالیف کین۔ امام نووی نے اپنی اربعین کے دیباچہ مین لکھا ہی کہ مین بھی اقتدا کرتے ان ائمہ اعلام کے یہہ اربعین جمع کیا انتہی۔ اور اس فقیر حقیر مترجم صحیح بخاری نے ہرچند ان بزرگون کی نعل برداری کے قابل نہین لاکن توقعاً لبشارۃ الرسول واقتداءً للعلماء الفحول نماز کے باب مین اور دین کے دوسرے ابواب مین کئے اربعینات جمع کین۔ اب یہہ اربعین جو اخلاق و آداب مین لکھنا چاہا تو کتاب مستطاب صحیح بخاری سے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہی چالیس احادیث انتخاب کیا اور انکی شرح مختصر لکھا۔ اور نام اسکا **انیس القاری شرح چہل حدیث صحیح بخاری** رکھا۔ الٰہی اس تالیف مین اس عاصی کو خلوص نیت دیکھے اور اسکو اپنے لطف و رحمت سے قبول کیجئے۔ اور جلد حسن اختتام دیکے اس سے سب مسلمانون کو نفع عام و فیض تام پہنچائے۔ آمین بحرمت حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

ق عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ روایت ہی عبداللہ ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا بنیاد رکھی گئی ہی اسلام کی پانچ چیز پر گواہی دینی اسبات کی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اسکے اور رسول اسکے ہین۔ اور قایم کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور ادا کرنا حج کا اور روزے رکھنا رمضان کے

ق عَنْ مُغِیْرَۃَ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ بخاری اور اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر اللہ تعالی نے حرام کیا تم پر بریح دینا ماؤن کا۔ اگرچہ باپ کا بریح دینا بھی حرام ہی جیسا کہ اور حدیثون مین آیا ہی لاکن اس حدیث مین جو تخصیص ماں کی آئی ہی اسکا سبب یہہ ہی کہ تا حق مادری کی بزرگی ماں اسکے حقوق کا غلبہ اور زیادتی ظاہر ہو۔ یا یہہ سبب ہے کہ ماں ضعف فطرت کے سبب سے بھوری چیز سے بھی رنجیدہ ہوتی ہی۔ **مترجم** ناچیز کہتا ہی کہ حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ مخاطب مین جس عمل کی کمی یا بی پاتے اسی کی تاکید فرماتے۔ جیسا کہ اور احادیث مین آیا ہی کہ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ایمان کیا ہی فرمایا نماز۔ اور کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہی فرمایا روزہ۔ اور کسیکو فرمایا جہاد۔ اور کسیکو فرمایا ماں باپ کی اطاعت علی ہذا القیاس یعنے مخاطب سب اعمال مین چالاک مگر ایک عمل مین سست تھا۔ پس جب اسی عمل پر قیام کرنے مین اسکے ایمان کی تکمیل تھی اسی عمل کا ذکر فرمایا۔ پس اسی قاعدے کلی رعایت کرتے اس حدیث کا مخاطب شاید حقوق مادری مین تقصیر کرتا تھا نہ حقوق پدری مین اسکا پدر زندہ نہین تھا اسلئے فقط مادر کے ذکر پر اکتفا فرمایا **وَاْدَ الْبَنَاتِ** اور حرام کیا اللہ تعالی نے زندہ دفن کرنا دخترون کا جو زمان جاہلیت مین کفار کی عادت تھی و

ت اور حرام کیا بخیلی اور گدائی کرنے کو **وَکَرِہَ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ** اور ناپسند رکھا اللہ تعالی نے قیل وقال یعنے بیفائدہ باتون کو **وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ** اور مکروہ رکھا زیادہ سوال کرنے کو۔ اسکے کئی معنے لکھے ہین ایک تو لوگون سے مانگنا گدائی کرنی لاکن اس صورت مین لفظ کثرت کا بے فائدہ ہوتا ہی کیونکہ بے ضرورت سوال کرنا حرام ہی تھوڑا ہو یا بہت۔ دوسرے زمانے کے حادثون سے مثلاً فلان حادثہ کیسا ہی فلان قصہ

کیا ہی جسمین کچھ فائدہ نہین یہہ پوچھنا مکروہ ہی۔ تیسرے مشکلات مسائل علمی کے امتحان کے لئے اور اپنی فضیلت ظاہر کرنے اور اہل حق کے ساتھ جدال و خصومت کرنے کے لئے پوچھنا اور کتاب سُبل مین لایا ہی کہ ہر دو امر سے مراد لینا اولی ہی یعنے مال کا سوال اور امتحان کے مسائل کا سوال۔ پس حیرت الفقہ کے مسئلونکا سوال جو بیستان سے ہی اسی باب سے ہی وَاِضَاعَةُ الْمَالِ اور مکروہ رکھا ضایع کرنا مال کا یعنے اسراف کرنا زیادہ خرچ کرنیکے تین وجہ ہین۔ پہلا شرعًا جو کام برا ہو اسمین خرچ کرنا۔ دوسرا شرعًا جو کام نیک ہو اسمین زیادہ خرچ کرنا نیک نیت سے بلاشک درست اور مطلوب ہی۔ تیسرا مباحات مین خرچ کرنا اسکی دو صورتین ہین ایک خرچ کرنیوالے کے لایق حال ہو۔ اور اسقدر مال کفایت کرے یہہ نہ اضاعت ہی نہ اسراف۔ دوسری یہہ کہ ایسی جگہہ خرچ کرے جو عُرفًا لایق نہین۔ پس اگر بالفعل یا آیندہ کی کسی دفع مضرت کے لئے ہو اسراف نہین۔ اگر دفع مضرت کے لئے نہین تو جمہور اس بات پر ہین کہ وہ اسراف ہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ فِیْ رِزْقِهٖ وَاَنْ یُّنْسَاَ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے دوست رکھا اس بات کو کہ کشادگی دی جاوے اپنی روزی مین۔ اور تاخیر کی جاوے اپنی موت مین اور درازی کی جاوے اپنی عمر تو چاہئے جو رے اپنے رحم کو ش صلہ رحمی مین برکات ہین از انجملہ عمر کی درازی۔ یہہ بات تقدیر معلق کی ہی۔ تقدیر دو ہین ایک مبرم دوسری معلق۔ مبرم اسکو کہتے ہین کہ جسمین تغیر و تبدل نہین۔ معلق اسکو کہتے ہین کہ جسمین علاقہ لگا ہو مثلاً فلان بندہ فلان نیک کام کرنے سے اسکی عمر اسقدر زیادہ ہوویگی یا فلان بد عمل کرنے سے کم ہوجاویگی وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ یَعْنِیْ قَاطِعُ رَحِمٍ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا جبیر بن مطعم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہ داخل ہوویگا جنت مین یعنے ہمراہ سابقون اور مقربون کے قطع کرنیوالا یعنے کاٹنے والا رحم کا۔ اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ نازل نہین ہوتی ہی رحمت اس قوم پر جسمین قاطع رحم ہو ش قطع رحمی گناہ کبیرہ ہی اسکا مواخذہ سخت ہوگا لاکن جنت مین داخل ہونیکی وعید جو اس حدیث مین آئی۔ امام نووی نے کہا کہ مراد یہہ ہی کہ بغیر سبب اور بغیر شبہ کے اسکو حلال جانکر کاٹے یا یہہ مراد ہی کہ سابقین و مقربین کے ساتھ داخل بہشت نہوگا۔ اور جس رحم کا صلہ یعنے جوڑنا واجب ہی اسمین علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے کہا کہ مراد اس سے وہ رحم ہی کہ انکے درمیان نکاح حرام ہی۔ قرطبی نے کہا جو صلہ کہ جوڑا جاوے دو طور پر ہی ایک عامّہ دوسرا خاصّہ عامّہ رحم دین کا ہی یعنے مومن کے ساتھ صلہ واجب ہی دوستی اور خیر خواہی اور عدل و انصاف کے ساتھ پیش آوے۔ اور جو حقوق کہ واجب اور مستحب ہوا نکے ادا کرنے مین قیام کرے۔ اور خاصّہ یہہ ہی کہ اقربا کو نفقہ دیوے اور سلوک و احسان سے پیش آوے۔ اور ابن ابی جمرہ نے کہا کہ صلہ کی معنی جامع یہہ ہی کہ جسقدر امکان ہو نیکی کے ساتھ پیش آوے اور دفع شر کرے۔ یہہ بات سب مومنون کے بہ نسبت ضروری ہی۔ لاکن کافرون اور فاسقون کو اول پند و نصیحت کرے اگر وہ فائدہ نہ دے انسے قطع واجب ہی۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا قسم ہی اس پروردگار کی کہ جان میری جسکے ہاتھہ مین ہی مومن نہین ہوویگا یعنے مومن کامل نہوویگا کوئی بندہ جبتک دوست رکھے اپنے ہمسائے کے لئے یا اپنے بھائی مومن کے لئے اس چیز کو جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کے لئے ش مومن جو دنیا و آخرت کی خوبی اپنے لئے دوست رکھتا ہی چاہئے کہ اپنے ہمسائے کے اور ہر مسلمان کے لئے دوست رکھے۔ جب کسی گنہ مین مبتلا ہوا اول بارگاہ الٰہی مین اسکے لئے دعا کرے۔ اور اگر امید قبولیت کی ہو نرمی سے اسکو نصیحت کرے۔ جب ہر شخص اسکو دوست نہین رکھتا ہی کہ اپنی کوئی غیبت کرے بد بولے یا اپنا نقصان کرے رنج دیوے آپ بھی کسیکی غیبت نکرے اور اسکو بد نہ بولے اسکا نقصان نکرے رنج نہ دیوے اسکی آبرو نہ لیوے اور ایسا ہی سب باتین نظر مین رکھے۔ ہمسائگی اور برادری کے حقوق کی بزرگی پر یہہ حدیث بڑی دلیل ہی۔ اور ان حقوق کی تفصیل درازی چاہتی ہی۔ اس فقیر نے حقوق المومنین اور ترجمہ حقوق الاسلام مین لایا ہی خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْهِمَا كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دو نعمتین ہین کہ فریب کھاتے ہین اور نقصان اٹھاتے ہین ان مین اکثر لوگ۔ وہ دو نعمتین تندرستی ہی اور فراغت ش یعنے اکثر لوگ ان ہر دو نعمت کی قدر نہین جانتے ہین صحت اور فراغت کے عالم مین علم کی تحصیل اور اللہ تعالی کی عبادت مین اپنے اوقات صرف نہین کرتے اور اپنا مال راہ خدا مین نہین خرچ کرتے ہین جب بیماری اور ضعیفی آوے اور مال ہاتھہ سے جاتا رہے۔ تب صحت و فراغت کی قدر معلوم ہوتی ہی ع قدر نعمت است بعد زوال ؛ اسوقت سوائے حسرت و ندامت کے کچھہ حاصل نہین پس ان نعمتون کو غنیمت جان کے وخیرۂ آخرت جمع کرلین ق عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰی عَلَیْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَیْكُمُ الدُّنْیَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ

صلہ رحمی کی فضیلت

قطع رحمی کی مذمت

حب مال کی مذمت

بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہیں فقر سے ڈرتا ہوں میں تم پر ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر اس سے کہ فراخ کی جاوے تم پر دنیا جیسے فراخ کی گئی ان لوگوں پر جو تم سے آگے تھے پس رغبت کروگے تم اسکی جیسے کہ کی اگلے لوگوں نے اسکی رغبت اور ہلاک کرے گی تم کو جیسے ہلاک کیا انکو ش یعنے مال کی محبت سے آپسمیں نوبت جنگ و قتال کی پہنچیگی تو موجب ہلاک کا ہوگا بانہایت حرص پیدا ہوگی اور مال جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے میں پروگے اور نیک کاموں میں خرچ نکروگے تب آخرت کی ہلاکت کا سبب ہوگا نعوذ باللہ منہا ق وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ام المومنین زینب بنت جحش نے نقل کی کہ پیغمبر خدا نے انکے پاس تشریف لائے گھبرائے ہوے اس حال میں فرماتے تھے نہیں کوئی معبود بحق مگر اللہ وائے واسطے عرب کے اس شر سے کہ مقرر نزدیک پہنچا ہی کھولا گیا یعنے سد یاجوج و ماجوج سے مانند اسکے۔ اور حلقہ کرتا ہے اپنے دو انگلیوں سے انگوٹھے اور اسکے پاس کی انگلی۔ بی بی زینب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کئے جاینگے ہم درحالیکہ ہمارے درمیان صالحون کا وجود باقی ہوگا آیا انکے وجود کی برکت مانع نہوگی بلاو فتنہ واقع ہونے سے۔ حضرت نے فرمایا کہ ہاں ہلاک کئے جاوگے تم باوجود رہنے صالحون کے جسوقت کہ زیادہ ہوگا فسق و فجور ش شر سے مراد فتنہ و قتال ہی جو عرب میں حضرت عثمان کے قتل سے شروع ہوا اور اسکے بعد حضرت امام حسین کی شہادت پھر اسکے بعد مستمر ہوا یہاں تک کہ ترک اور چنگیز یہ نکلے اور ایک عالم کو ہلاک کیا۔ اور سد یاجوج و ماجوج میں سوراخ ہونا اور عرب میں فتنوں کا واقع ہونا علامات سے قرب قیامت کے ہی ف وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يَنْزِلُ فِيْهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيْهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مقرر قیامت سے آگے ایسے دن آئینگے کہ ان میں جہالت ترقی یعنے پھیل جائیگی اور علم اٹھ جائیگا اور قتل بہت ہوگا ش یعنے دنیا کی حرص ایسی غالب ہوگی کہ لوگوں کو علم دین سیکھنے کی پرواہ نرہیگی رات دن سوا طلب دنیا کے اور انکا کچھ مطلب نہوگا بلکہ قیامت یہ ہی کہ اگر علم بھی پڑھینگے تو بھی دنیا کے ہی واسطے تو حقیقت میں وہ علم نہیں بلکہ جہل ہی اسلئے علم وہی ہی جس سے دنیا سرد ہو اور آخرت یاد آوے۔ خ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تُرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ فَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ بخاری نے ذکر کیا کہ عدی بن حاتم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تم لوگوں سے کوئی ایسا نہیں مگر اس سے خدا یتعالی کلام کریگا۔ اس طرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نرہیگا یعنے خدا یتعالی اس سے بلا واسطہ کلام کریگا۔ پھر وہ بندہ اپنے داہنے طرف نظر کریگا تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال کو جو آگے کر چکا ہی۔ اور اپنے بائیں طرف نظر کریگا تو دیکھیگا مگر اپنے اعمال کو جو آگے کر چکا۔ پھر اپنے آگے نظر کریگا تو سوا دوزخ کے کچھ نہ دیکھیگا کہ اسکے منہ کے سامنے ہی پس بچو تم دوزخ سے اگرچہ آدھے کھجور سے ہو یعنے ایک کھجور کا ٹکڑا ہی راہ خدا میں دیکے۔ اور اگر کسی کو آدھی کھجور بھی نہ ملے تو نیک بات کہکے۔ یعنے سایل سے سختی نکرے میٹھی ہی کرے ش یعنے ہر مسلمان پر ایسا سخت وقت آنیوالا ہی کہ اسکو بارگاہ الہی میں لاکر کھڑا کرینگے۔ اور کوئی ساتھی نہوگا داہنے بائیں دیکھتا ہی تو اپنے نیک و بد اعمال کے سوا کچھ نظر نہ آئیگا اور سامنے دوزخ دہک رہی۔ پس ایسے ناگہانی وقت کے بچاؤ کے لئے حضرت نے فرمایا کہ راہ خدا میں کچھ دو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے اچھی بات کرکے موسن کے دل کو خوش کرو خ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ اُنَاسٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ وَيُرْوٰى لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اگر ایمان پروین پر لٹکا ہوتا تو بھی فارسیوں کی اولاد اسکو پاجاتی۔ اور دوسری روایت یوں ہی کہ اگر ایمان پروین پاس ہوتا تو بھی ان فارسیوں سے ایک مرد یا بہت مرد پاجاتے ف مصابیح میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ہم حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنے پاک ہی وہ خدا جسنے پیغمبر بھیجا عرب کے طرف اور اور انکے طرف جو ابھی عرب کو نہیں ملے تب ایک مرد نے تین بار پوچھا کہ وہ لوگ کون ہیں جو عرب کے سوا ہیں تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور یہ حدیث فرمائی یعنے دیسا مرد فارسیوں سے ہوگا۔ اور پروین چند ستاروں کا نام ہی جو نہایت متصل ہیں جیسے گلدستہ سو فرمایا اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہان نظر نہیں کام کرتی تو بھی فارسیوں نے باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے ظاہر و باطن کے عالم پیدا ہوے جیسے امام اعظم اور انکے شاگرد اور عمدہ محدث جیسے امام بخاری اور مسلم پیدا ہوے علماے دین نے فرمایا ہی کہ اگر امام اعظم نہوتے تو دین کا سمجھنا مشکل ہوتا عبد اللہ دستری نے کہا اگر نبی اسرائیل میں ابو حنیفہ کے برابر کوئی عالم ہوتا تو وہ لوگ گمراہ نہوتے۔ مشارق الانوار ق عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ایوب انصاری نے نقل کیا کہ

عرب میں فتنوں کا واقع ہونا آثار قیامت سے ہی

صدقہ کی فضیلت

پیغمبر خدا نے فرمایا نہیں ہی حلال کسی شخص کے لئے کہ جدائی کرے اپنے بھائی مومن سے تین دن سے زیادہ کہ جب ملیں ہر دو یہ ایک طرف منہ پھیر لے اور وہ دوسرے طرف منہ پھیر لے۔ اور بہتر ان دونوں سے وہ ہی جو ابتدا کرے ساتھ سلام کے **ش** تین دن کا قید اس لئے کہ آدمی کی طبیعت میں غصہ اور بدخلقی تین روز تک غالب رہتی ہی اسکے بعد کم ہوتی ہی اس لئے تین دن تک معاف ہی۔ اسکے بعد چاہئے کہ اپنے نفس کا خلاف کرے اور مل جاوے اور اپنا بھائی مومن اگر اپنی کچھ تقصیر کی مثلاً غیبت کی یا گالی یا کچھ نقصان کر دیا ہی تو معاف کر دے، یہ نہیں کہ عرصہ دراز تک دل میں وہی کینہ باقی رکھے اور زبان سے سلام و کلام ترک کر دے یہ تو حرام اور سخت کبیرہ ہی۔ اور اگر ہر دو اپنے دل میں خفگی رکھیں ہر دو کے نیکیاں آسمان پر نہیں چڑھتے ہیں۔ اگر ان ہر دو سے ایک اگے سلام کرے وہ گنہ سے پاک ہوا اور دوسرے نے جواب دیا اور مل گیا تو وہ بھی پاک ہوا ورنہ اپر باگناہ باقی رہا نعوذ باللہ منہا ق عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ہر نیک کام صدقہ ہی **ش** یعنے صدقہ مال دینے پر ہی موقوف نہیں۔ جو شے مال ہو وہ مال سے صدقہ کرے اور جو مالدار نہیں جو نیک کام نیک نیت سے کریگا وہ صدقہ کا ثواب پاویگا۔ حدیث شریف میں آیا ہی کہ ہر تسبیح صدقہ ہی اور آپ کو بدی سے روک رکھنا صدقہ ہی۔ اور بھائی مومن کو دیکھکر خوشی سے نیز امسکرانا صدقہ ہی اور راہ سے کانٹا پتھر دور کرنا صدقہ ہی اور تو اپنے دلو سے اپنے بھائی مومن کے دلو میں پانی ڈال کے اپنے دلو کو خالی کرنا صدقہ ہی خ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْھَمِ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہلاک ہوا اور اوندھا منہ گرا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا **ش** یہ مذمت اس مالدار کی ہی جو مال کی محبت میں شیفتہ ہی اور مال کا غلام بن گیا ہی۔ اور حقوق ادا کرنے سے اور نیک کام میں خرچنے سے بخل کرتا ہی وَالْقَطِیْفَۃِ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَاِنْ لَمْ یُعْطَ لَمْ یَرْضَ اور ہلاک ہوا بندہ کپڑے کا کہ اگر دیا جاوے خوش ہوتا ہی اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش۔ یعنے لباس فاخرہ کو بہت دوست رکھتا ہی۔ اور بقصد تکبر زیب و زینت اور شان و شوکت میں گرفتار رہتا ہی اسی کے شغل میں رہکے طاعات و عبادات میں قصور لاتا ہی یہ نہایت بدی ہی۔ اور متاع دنیا خدا تعالیٰ دیوے تو خوش ہونا نہیں تو ناخوش ہونا عاقبت کی بربادی کا سبب ہے نعوذ باللہ منہا بلکہ ایسا سمجھے کہ حق تعالیٰ مومنوں کا دوست ہی مومن کے حق میں جو بہتری وہی کریگا۔ اور لباس فاخرہ جو میسر ہو اگر اظہار نعمت اور ادائے شکر الٰہی کی نیت سے پہنے اور تکبر سے بچے مذموم و مدنہیں ق عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ظلم قیامت میں ظلمات کا سبب ہے **ش** یعنے اس روز ظالم کو ہر طرف سے اندھیری رہیگی۔ نیک مومنوں کو جو وہاں نور ملیگا ظالم اس سے بے نصیب رہیگا۔ یا ظلمات سے مراد سخت عقوبات ہیں جو عرصات اور دوزخ کے درکات میں ظالموں کو ہونگے ق عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا دور رکھو آپ کو بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی دروغ ترین کلام ہی **ش** یعنے جسکی بہ گمان بد کرتا ہی تو حکم کرتا ہی کہ وہ ایسا ہی اور ویسا ہی۔ جب حقیقت میں وہ ایسا نہیں اسکا حکم کرنا جھوٹھ ہی اور حدیث سے مراد حدیث نفس ہی اور وہ القا شیطانی ہی اسلئے اسکو اکذب حدیث یعنے دروغ تر فرمایا خ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عایشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ گالی مت دو اور بد مت کہو مُردوں کو۔ کیونکہ انہوں نے پہنچا اس چیز کو جو آگے بھیجا یعنے اپنے اعمال کی جزا پائے۔ اگر نیک ہیں بدی سے یاد کرنا سزاوار نہیں اگر بد ہیں شاید کہ اللہ تعالیٰ بخش دے پھر انکو بدی سے یاد کرنا لایعنی کلام اور لغو میں پڑنا ہی اور اس سے حق تعالیٰ منع فرمایا ہی ق عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا داخل نہ ہونگے جنت میں سخن چینی کرنیوالے **ش** قاموس میں لایا ہی کہ قتات اسکو کہتے ہیں کہ پوشیدہ لوگوں کی باتوں پر کان لگاوے اور انکو خبر نہ ہو خواہ وہ دوسری جگہ پہنچاوے یا نہ پہنچاوے۔ بلکہ سنتے ہی اس عہد میں داخل ہوا اور جسنے یہاں کی بات وہاں پہنچائی۔ گو سچ ہی کہے لاکن شر و فساد برپا کرنیکی نیت سے پہنچاوے اسکو نمام کہتے ہیں۔ امام غزالی نے کہا کہ جس چیز کا ظاہر کرنا مکروہ ہو اسکے ظاہر کرنا کو نیکو نمیمہ کہتے ہیں۔ خواہ منقول الیہ مکروہ رکھے یا منقول عنہ یا تیسرا شخص۔ خواہ اسکا اظہار رمز و اشارت سے ہو یا کتابت سے۔ اصل میں سخن چینی حرام ہی اسکو دوسری جگہ پہنچانا دوسرا حرام ہی۔ اور نمامی کی برائی میں بہت سے حدیثیں وارد ہیں۔ از انجملہ طبرانی نے حدیث مرفوع لائی ہی لَیْسَ مِنِّیْ ذُوْ حَسَدٍ وَلَا نَمِیْمَۃٍ وَلَا اَنَا مِنْہُ وَلَا اَنَا مِنْہُ یعنے حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہی میرے حسد کرنیوالا اور نہ چغلی کھانیوالا یعنے قال بولنے والا۔ اور مدین اس سے ہوں۔ پھر حضرت نے یہ آیت تلاوت کی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور احمد نے روایت کی ہی خِیَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰہِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَۃِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَاءِ الْعَیْبَ یعنے بہتر ہم اللہ کے وہ ہیں کہ جنکو دیکھکر اللہ یاد آوے اور بدتر ہم اللہ کے چغلی کھانیوالے ہیں۔ دوست میں جدائی ڈالنیوالے ہیں۔ بیگناہوں کو عیب لگانیوالے ہیں۔ وجوہ الکلاب خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمَّعَ حَدِیْثَ قَوْمٍ وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ

تین دن سے زیادہ مومنین مومنین جدائی حرام ہی

انواع صدقہ

محبت مالی مذمت

مسواک کی مدح

صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الرَّصَاصَ بخاری نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کسی جماعت کی باتوں کو بطور ناگوار اور وہ جماعت اسکو مکروہ اور ناخوش رکھتی ہو تو ویسے شخص کے کان میں شیش پگھلا کے ڈالینگے قیامت کے روز ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوا إِلٰى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ وَلَا تَدْرَوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا دیکھو طرف اس شخص کے کہ نیچے ہے تمہارے یعنے مال و متاع میں جو تمہارے سے کم ہے تم اسکے طرف نظر کرکے شکر الٰہی بجا لاؤ کہ اللہ نے تم کو اس سے اچھا رکھا ہے، و مت دیکھو طرف اس شخص کے جو اوپر ہے تمہارے یعنے مال و متاع میں زیادہ رکھتا ہے تاکہ حقیر نہ سمجھو نعمت الٰہی کو جو تم کو پہنچی ہے ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں جواب دینا سلام کا اور عیادت کرنی بیمار کی اور پیچھے جانا جنازے کے اور جواب دینا چھینک کا اور قبول کرنا دعوت کا۔ بشرطیکہ دعوت کی مجلس میں کوئی کام خلاف شرع نہو۔ اور داعی فاسق معلن نہو۔ ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيْءَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جب مرد اپنی عورت کو اپنے فرش پر بلاوے اور وہ آنے سے انکار کرے پس سو رہا مرد غصے سے تو صبح تک لعنت کرتے ہیں اس عورت پر فرشتے خ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ بخاری نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے لعنت کی ان مردوں کو جو شباہت لیں عورتوں کی اور ان عورتوں کو جو شباہت لیں مردوں کی۔ کسی باب میں بھی ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا عَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهٰى أَكَلَ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے کہا کہ عیب لگایا رسول خدا نے کبھی کسی کھانیکو اگر اسکی خواہش ہوتی تناول فرماتے اور اگر اسے کراہت ہوتی ہو رہتے خ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَا مَعَ عَبْدِي مَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے ساتھ ہوں جب تک یاد کرتا ہے مجھ کو اور ہلاتا ہے اپنے ہر دو لب کو ش ذکر میں دل اور زبان ہر دو جمع ہونا افضل ہے۔ اگر کبھی دل حاضر نہ ہے فقط ذکر لسانی کو بھی غنیمت جانے ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ و بحمدہ سو بار کہے گر جائینگے اسکے گناہ اگرچہ وہ کثرت میں کف دریا کے مانند ہوں۔ سبحان اللہ کیا کلمات ہیں ق عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَا تَعْرِفُ عبداللہ بن عمرو نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا سے سوال کیا کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے۔ فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا آشنا و بیگانہ پر ش اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حق اسلام ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح سے عیادت اور دوسرے حقوق اسلامی۔ اس زمانے کے اکثر لوگ ان حقوق سے انجان ہیں سلام کو آشنائی پر موقوف رکھتے ہیں بلکہ آشنائی میں بھی اقدام کرنیکو عیب جانتے ہیں چاہتے ہیں کہ دوسرا اقدام کرے سلام میں سبقت کرنیکی جو فضیلت اور ثواب بے نہایت ہے اس سے بے نصیب ہوتے ہیں۔ اس عاصی نے سلام کے فضایل میں ایک رسالہ ہی لکھا ہے کتاب و سنت سے اسکے جو فضایل ثابت ہیں۔ اس سے دیکھ لیں ق عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ مقرر پیغمبر خدا گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا انپر۔ سبحان اللہ یہ اس جناب کی غایت تواضع ہی اللہ تعالیٰ ہم کو اسکی پوری نصیب کرے آمین ق خ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوذر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہ تہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو ساتھ فسق کے اور نہ تہمت کرے اسکو ساتھ کفر کے۔ مگر یہ کہ پھرتا ہی وہ کلمہ فسق و کفر کا کہنے والے پر اگر ایسا نہو صاحب۔ اسکا ق عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِي فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا خبرگیری کرنیوالا بیوہ عورت کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالے کے ہی راہ خدا میں۔ اور گمان کرتا ہوں میں اسکو کہ یہ بھی کہا کہ وہ خبرگیر مانند قیام کرنے والے کے ہی راتوں میں کہ سستی اور فتور واقع نہیں ہوتا اسکی شب خیز میں۔ اور مانند روزہ دار کے ہی جو نہیں مفطار کرتا بلکہ صایم الدہر ہی خ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا بخاری نے ذکر کیا
نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میں اور پرورش کرنیوالا یتیم کا خواہ وہ یتیم اسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی
رکھی درمیان انکے تھوڑی ق عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابو موسی نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہیں مضبوط رکھتے ہیں بعض اجزا اسکے
بعض کو۔ پھر داخل کیں حضرت نے انگلیاں اپنے ایک ہاتھ کے دوسرے ہاتھ کے انگلیوں میں ش یعنے سب مسلمان باہم دیگر ملے ہوئے ایک دوسرے کی تائید و تقویت میں رہیں جیسے
ایک مکان کا حکم رکھتے ہیں ق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اس شخص کے
حق میں کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو یعنے علما یا صلحا کو اور نہیں پہنچا انکی صحبت میں یا نہیں پہنچا انکے علم و عمل کو پس فرمایا وہ شخص ساتھ اسکے ہے کہ دوست رکھتا ہے اسکو

ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مقرر ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ مجھ کو وصیت کیجئے۔ فرمایا کہ غصہ مت کر۔ پھر اسنے کئی بار یہی عرض کی تو اپنے وہی فرمایا کہ غصہ
مت کر ق عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ بخاری و مسلم نے ذکر کیا ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جھانکا میں بہشت میں پس دیکھا میں نے اکثر اہل بہشت فقرا ہیں اور
جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھا میں نے اکثر رہنے والے اسکے عورتیں ہیں۔ ق عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ بخاری و مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا بوڑھا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی ہیں اسمیں دو چیزیں حرص مال پر یعنے اسکے جمع کرنے پر اور نہ دینے پر اور حرص درازی عمر پر ح عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهٗ حَتّٰى بَلَّغَهٗ سِتِّيْنَ سَنَةً بخاری نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تحقیق خدا تعالی نے جگہ
عذر کی اور دور کیا عذر اس شخص سے کہ ڈھیل دی اللہ نے اسکی اجل کو یہاں تک کہ پہنچا اسے ساٹھ برس کو ش یعنے اتنی عمر بخشی اور فرصت دی کہ توبہ کرلے۔ پھر اگر توبہ
نکرے جگہ عذر کی کیا رہے۔ ق عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ بخاری و مسلم نے ذکر کیا بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جسنے نیا ایک کام ایجاد کیا ہمارے اس دین میں وہ چیز جو نہیں ہے اس سے یعنے وہ نیا کام دین سے
علاقہ نرکھے تو وہ مردود ہے پس منہ میں یہ اشارہ ہے کہ جو چیز مخالف دین ہو اسکا نکالنا برا نہیں لکذا فی المظاہر ق عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ جَارٍ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ بخاری و مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا مقرر شیطان
جاری ہوتا ہے آدمی سے خون جاری ہونے کی جگہ۔ یعنے اسکے بہکانے پر کمال قدرت رکھتا ہے ق عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے
فرمایا مقرر اللہ نے معاف کی میری امت سے وہ چیز جو بطور وسوسے کے دل میں آتی ہے۔ جب تک کہ اسکے ساتھ عمل نہ کریں یا زبان پر نلاویں ق عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بخاری و مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا نہیں مومن ہوتا ہے کوئی تم سے یہاں تک کہ ہوؤں میں زیادہ دوست اسکے طرف اسکے باپ اور اسکی اولاد اور سب لوگوں سے

خاتمہ کتاب فیض نصاب فیض الباری شرح صحیح بخاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ والمنہ یہ نسخہ ساطعہ تقدس لامعہ ابتدای نزول وحی سے تا آخر ارکان اربعہ یعنے بیان بعثت محمدی وکتاب الایمان وکتاب الطہارت وکتاب الصلوۃ وکتاب الزکوۃ و کتاب الحج وکتاب الصوم تک شب بست وہفتم ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ ہجری مین حسن الختام لیا اختتام طبع کو پہنچا ؎ للہ الحمد ہراں نقش کہ خاطر می بست ؛ آمد اکنون زبر سودۂ تقدیر پدید ؛ بوقت آغاز ترجمہ اس نسخہ معظمہ کے شہباز بلند پرواز مشعر وانشا معدن صدق وصفا چمن آرای اخلاص وفا حق گوے وحق پرست فصاحت مظہر بلاغت گستر جناب **قلندر حسین صاحب اطہر** جو زندہ تھے۔ جیسا جناب مترجم **حضرت مولوی عبد الحی صاحب واعظ** کے اور مصنفات پر دیباچے لکھا کرتے اس کتاب کا عنوان مختصر بھی قلمبند کیا۔ اگر اب تک حیات مستعار باقی رہتی اسکا خاتمہ بسط کے ساتھ رقم کئے ہوتے۔ افسوس ہی کہ یہ شاہد مدعا جلوہ ظہور نپایا اور یہ غنچہ تمنا شگفتہ نہوا کہ ناگاہ اُس بدایع نگار نے بشہر کرہ پیک اجل کو جواب لبیک دیا بخواہش خدای عزوجل ششم ربیع الاول ۱۲۹۶ھ ہجری مین اس دار فانی سے طرف عالم باقی کے سدھارے اور جریدۂ روزگار پر اپنا ہر دیباچہ یادگار چھوڑ گیا ؎ آہ امروز از ورق گردانی رنگ ظہور ؛ شاہد اسرار الغت معنی نایاب شد ؛ جب حضرت موصوف کی مصنفات فیض آیات مطبوع ہوکے دور دراز ملکون مین مشہور ومتداول ہوئین۔ اکثر علوم دین کے شایقین انسے بہرہ وافی حاصل کرنے لگے۔ اور جناب **اطہر** کے دیباچے جو فصاحت وبلاغت مین بےنظیر اور مرغوب طبایع صغیر وکبیر ہین جو مرقوم کہ لطایف شعری سے لذت گیر وحلاوت پذیر ہین ان دیباچون سے بھی ایک حظ وافر اٹھانے لگے۔ اور ظاہر وباہر ہی کہ ہر دیباچہ یک اور ہی رنگ رکھتا ہی۔ اور ہر شعر ہر جگہہ یک اور ہی ذائقہ دیتا ہی۔ لاکن وے سب کتابین کہ جن کے ساتھہ دیباچے لگے ہین ہر شخص کے پاس موجود نہین۔ اسلئے حضرت ممدوح کے اکثر معتقدون نے نہایت خواہش کی کہ ان دیباچون مین جناب مصنف کا احوال بہ نثر فارسی جو مرقوم قلم صداقت رقم ہوا ہی اسکا ترجمہ صاف ہندی مین کرے۔ اور جواہر اشعار بدیع ودُرر ابیات وصفیہ جو اس طلا مرشح کے ساتھہ مرصع ہین انکو بحال رکھہ کے سب ایک جگہہ جمع کرین۔ تا شایقین کو ایک لذت لسانی وحلاوت روحانی حاصل ہو۔ لہذا اس عاصی نے ہر دیباچے سے چند اشعار انتخاب کیا۔ اور جناب مصنف کے بیان احوال کے ساتھہ جابجا اُس جواہر بےبہا کو چسپان کردیا۔ تا اس کتاب مستطاب کے اخیر مین منضم رہے۔ **صوفی**

کرے گر کسی شئی کی کوئی ثنا	حقیقت مین ہی وہ خدا کی ثنا	کہ سامان ثنا کا دیا ہی وہی	نہ توصیف مصنوع اہل کمال
نیاوردم ازخانہ چیزی نخست	تو دادے ہمہ چیز من چیز تست	بھی لایق ثنا کے کیا ہی وہی	کرین وصف صانع کے جانشین ہار

اطہر

اب دیباچہ فیض الباری شرح صحیح بخاری سے ابتدا کیا جاتا ہی۔

لکھا اندر حرم بخاری	کعبے مین ہوی رقم بخاری	پوچھے مجھ سے کتاب حضرت	مین کھاکے کہون قسم بخاری	زندہ تا حشر یون نہ رہتا
لیلائے کجاوۂ نبوت	ہی وہ فرخ قدم بخاری	جسکا میراب میر کونین	ہی وہ باغ ارم بخاری	جسکو کہتے ہین روح کا قوت
ہی یہہ بھی بخاری وہ بخاری	ہی خوب سمی ہم بخاری	باحسن وجمال بے مثالی	اعلام مین تھی علم بخاری	واعظ نے جو شرح اسکی لکھی
				عالم مین ہوئی علم بخاری

اور حضرت واعظ مدظلہ العالی نے جو بخاری اور اسکی شرح تیسیر القاری کا ترجمہ بزبان اردو کمال شرح وبسط اور زیادتی فواید کے ساتھہ لکھا اور اسکا نام **فیض الباری** شرح صحیح بخاری رکھا اسباب مین لکھتے ہین۔

اطہر

غزل

فیض باری ہی فین باری ہی	گا دِ تصنیف فیض باری ہی	جو صحیح البخاری ہی مشہور	اسکی یہہ شرح فیض باری ہی	کلک واعظ روان ہوا کر لکھی
کون واعظ کہ رد بدعت مین	وہ مدبر کہ جسکی محفل مین	درد وسوز وبکا ہی زاری ہی	شرح یہہ اُس کتاب پاک کی ہی	صدر صادر مین کناری ہی
لکھتے پر رہتے ہین دمکلام رسول	جسکو عشق رسول باری ہی	بعد قرآن جو ہی اصح کتب	نسخہ کامل بخاری ہی	جسکو حضرت کہے ہاری ہی
		صید احسان سے ہو جسکا صید	کیا ہی یہہ جذبہ شکاری ہی	کیون نہ بلبل ہون اسکے رنگین طبع
				گلشن موسم بہاری ہی

زیر دیباچہ فیض الباری

پھر حضرت مترجم مدظلہ العالی کے مناقب مین یہہ نثر رقم کرتے ہین کہ۔ بخاری نے اجتماع احادیث مین جو انداز کہ ملحوظ رکھا وہی انداز تشریح واعظ کو بھی وہی لحاظ رہی۔ بخاری نے ہر حدیث جب تک زمزم سے غسل نکیا تحریر نکی۔ واعظ نے بھی اسکی شرح مین ہر روز شروع حدیث مین جبتک وضو نکیا تسطیر نکی۔ بخاری نے حرم شریف مین ہر حدیث فی حدیث ایک رکعت ادا کیا۔ واعظ نے بھی اسکی تفسیر مین بہ نیت اعتکاف خانۂ خدا مین رہی اہتمام بہم پہنچایا۔ غرض صبح ہی یا شام ہی قال اللہ و قال الرسول سے کام ہی کسی کا ذکر ہی نہ نام سے کس کام مین کس شغل مین۔ تروج دین و ملل مین۔ جو خطاب کیا مدلل کیا مکتب کیا۔ سیر مین جو قلم اٹھایا وہ داد تاریخ دی کہ فرشتہ کو رشک آیا۔ معرکۂ کربلا کا جو خیال آیا تیغ دو سر کلک دو زبان سے عملات حیدری دکھایا۔ مرثیہ خوانی سے دم اسدی سنایا۔ شمایل جو لکھا۔ نقشۂ جمال نبی کھینچا۔

اظہر نظم

کرے کیا کوئی وصف فیض واعظ	دل توصیف مین ہی ربع واعظ	کرے اخبار سے جو اخذ مضمون	کرہی وہ خاص فیض رب بیچون
عطا وفہم ہی اسکو خدا سے	رسیدن کو نہین طاقت کہ پہنچے	فصاحت مین زبان جب کھولتا ہی	فرشتہ ہی کہ موتی رولتا ہی
وہ اعجاز مسیحائی دکھایا	بغیر از قسم بخاری جلایا	دل اسکا مشرق خورشید عرفان	زبان گویا زبان شمع ایقان
بخاری جامع وکشاف ہی یہہ	وہ اب عنقا شان اور قاف ہی یہہ	یہہ عالی وعظ مین ہی رتبہ انکا	فلک ہی منبر نہ درجہ ان کا
صدف ساوا دہان انکا اگر ہو	تو گوش ساسمان کان گہر ہو	وہ بہر وعظ جان کرسی نشین ہو	زمین وان کی سپہر ہفتمین ہو
یہہ اسکو وعظ مین شان علا ہی	کہ گویا فیض روح القدس کا ہی	اگر روح القدس دنیا مین پیدا	جو ہوتا آپ کی صورت مین ہوتا
مرے کہنے پہ جسکو شبہ آئے	وہ جائے جسطرح سے آزمائے	جو ذکر شادی وغم لب پہ لایا	تماشا برق وباران کا دکھایا
گئے دو گاہ سہ گاہ چار یکسان	ہوے ہین وعظ مین انکے مسلمان	غرض اسطرح کے اہل ہدایت	غنیمت ہی غنیمت ہی غنیمت
بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہی	یہہ ہمراہ رکاب انکے رہا ہی	بارشد عاے سکان بلد ہا	کہین تشریف فرما وہ جو ہوتا
تو صدہا آپکے لینے کو آتے	بسا اعزاز وحرمت سے بجاتے	خداوندا یہی شوکت عطا کر	جو ہی دیندار اعلام مفخر

مولانا و مقتدانا ثانی لجج شریعت وطریقت۔ غواص عمان جواہر زواہر حقیقت ومعرفت۔ رب النوع واعظان زمان۔ سرآمد بالغ کلامان آوان۔ پیرایۂ خریدۂ شرع وملت۔ چہرہ کشاے شاہد دین ومذہب۔ مفسر غیبی تفسیر۔ مجتہد فی الوعظ والتذکیر۔ جمجمۂ عندلیب قدس ہی بشکل انسان مجسم۔ آخر الامر دولا کہ واعظ بین یہہ وہ یک فرد منتخب ہی کہ مقدم۔

اظہر نظم

جہت مشرب مسلمانان	قدوۂ جمع مسلک عرفان	آئینہ خاطر آئینہ طلعت	جوہر کان فطنت وخبرت	ناقلے راوے سیر قمے
ناطقے ناشرے زبان دانے	فاضلے قارئے خوش الحانے	نیک فالے ہدایت اماے	خوش خصاے ورایت آرائے	وعظ گوئے لطیفہ انگیزے
لب جو تہ کیر مین وہ کھولے ہی	نازے تازے شگوفے چھوڑے ہی	کیا کہون کیا وہ منہ سے بولے ہی	در کنون صدقے رولے ہی	گریہ سر دحدیث بیش کیا
انجمن مین وہ جبکہ در آیا	ایک دولا کہہ مین نظر آیا	بن گیا اسنے جبکہ دی آواز	پردۂ گوش تھا کہ پردۂ راز	صدر ہی یا خزینۂ اسرار
	قاب قوسین کی کہی تفسیر	قلب سے پار ہو گیا اک تیر	دام طوطی دم شکر شکنش	نمک زخم دل بود سخنش

واعظ سواعظ رموز حقانی۔ ناصح نصایح حدیث وقرآنی۔ ضرب المثل مثالان حقایق۔ فقیہ البدل نکتہ شناسان دقایق۔ مبید سنت بدعت شکن۔ مشید حدیث کثرت نکن۔ حسان بلاغت۔ سحبان فطانت۔ سراپا فضل ہمہ تن بذل۔

اظہر مثنوی

پیر روشن ضمیر عبدالحی	ہادی رہگیر عبدالحی	شب سیر کا وہ مجمع ہے	اور احادیث کا وہ مرجع ہی	اور رموز محدثین کرام
وعظ قرآن سے تو انسے سنیے	اور حدیثان سے تو انسے سنیے	وعظ قرآن شروع اگر وہ کرے	ملا اعلی ہر دو پر رہنے لگے	ہات مین اسنے جب لیا قرآن
کیسے کیسے ہین خوبیان ان مین	گر نہ باور ہو انہین اور دیکھین	لیک دل بھی حسد سے ہو وہ پاک	ورنہ شاعر کا بولنا کیا خاک	وصف کرتا ہون ایک ذیشان کا
اسکو اپنے نظر سے دیکھینگے	کیون نہ در و گہر سے دیکھینگے	ہان خبردار کیا کہا اظہر	تو کہان اور شیخ مجدد بر	ایک دفتر لکھے تو کیا ہووے

درحضرت واعظ کا نسب - الہٰی صاحب نے کتاب آئینۂ حیدری و افشاء صفدری سے اور آپکے بعض حالات و فلاوت سے عمر پنجاہ سالگی تک دیباچۂ حدیقۃ الاحباب اور جواہر العقاید میں بفارسی لکھا ہی یہاں اسکا ترجمہ لکھا جاتا ہی اور دوسرے دیباچوں سے انہی کے ابیات بر محل لئے جاتے ہین -

حضرت مولوی میرزا عبد الحی صاحب واعظ مدظلہ العالی

ابن میرزا ابراہیم بیگ - بن کریم بیگ - بن حیدر بیگ - بن قاسم بیگ - بن رسول بیگ -

جب رسول بیگ بلخ سے وارد دہلی ہوے انکو شاہجہان آباد کی منصب داری ہوی انکے فرزند قاسم بیگ اس ملک مین نوکل کی جاگیر ملی - انکے فرزند حیدر بیگ بھی اسی جاگیر پر رہے - انکے سات فرزند تھے - کریم بیگ - نواز بیگ - حسینی بیگ - حسن بیگ - قاسم بیگ - احمد بیگ - قادر علی بیگ -

تفصیل جب کریم بیگ اور انکے بی بی نے رحلت کی - ابراہیم بیگ یتیم و پسیر ہوے - قادر علی بیگ جو انکے حقیقی چچا ہوتے ہین انکو اپنے زمرۂ کفالت مین لیا - اور اپنے فرزند کلان حیدر علی بیگ لاولد رہنے سے انکی فرزندی مین دیا - قادر علی بیگ ٹیپو سلطان شہید کے عہد ریاست مین اعظم پور کے عامل تھے - انکے بعد حیدر علی بیگ کو بنگلور کی عاملی - پھر دار السلطنت سیرنگ پٹن کی صدوری پھر نگر اور گلدن درگ کی صفی ہوی - اور ابراہیم بیگ انکے تحت حکومت تردیکرے کی عاملی اور فوج امنی کے عہدۂ رسالہ داری پر مامور تھے - یہان تک کہ ٹیپو سلطان جنت مکان کی شہادت واقع ہوئی -

اجداد مادری حضرت واعظ مدظلہ العالی

جب حیدر علی بیگ بنگلور کے عامل تھے اپنے ایام حکومت مین ابراہیم بیگ کی تزویج شاہ یوسف کے دختر سے کی - شاہ یوسف اولاد سے شاہ آدم کے تھے - شاہ آدم مشایخ عالیشان سے تھے - الحال انکا مکان اور گنبد کرسمین آسودہ ہین - سانگرہ مین موجود ہی - اور شاہ غلام حیدر جو مشایخ زمان سے تھے اور سلطان شہید کے فرمان لازم الاذعان سے بنگلور کی عاملی قبول کی تھی شاہ یوسف کے خسر ہوتے ہین - پس شاہ یوسف حضرت واعظ کے حقیقی نانا ہین

اطہر ؎ چو از اصلاب اشراف و نظیف ست ٭ شریف ابن الشریف ابن الشریف است ٭ غرض جب ٹیپو سلطان کی شہادت ہوی اور انکے عاید سلطنت مین پراگندگی آگئی - اور وے اکثر دیہات مین جاکے سکونت پذیر - اور عزاے سلطانی مین جاگیر ہوے - حیدر علی بیگ آصف نے بھی نواحی کولار مین تامل کو اپنا وطن مقرر کیا - آخر وہین انتقال کیا - پس انکے خاندان مین بڑی تباہی رودی سب کے سب متفرق ہوگئے - ابراہیم بیگ بھی بنگلور کو گئے اپنے سسرال مین اقامت کی اور خانہ نشین ہوے نذر وجوہ جو انکے پاس تھا اسی سے ایک مدت لبفراغت گذری عہدۂ سرکاری قبول نکیا آخر غربت و کربت مین گذرانتے تھے

اطہر

صاحب تاج و نگین کا فرشکن	شاہ ٹیپو وارث ملک دکن	بیوفاؤن سے وہ جب پاکر دغا	دشمنون کے ہات سے مارا گیا
یہہ جہان جب مرگیا وہ بادشاہ	ہوگیا انکو نہین عالم کے سیاہ	ہوگئے یکبارہ اشراف و نجیب	چھوڑکر حب الوطن اپنا غریب
اور گئے اہل حمیت جو کہ تھے	پھر نہین دستار کو سر پر رکھے	اس زمان تھے جو کوئی مرد غیور	ہوگئے غیرون کی طاعت سے نفور
صدمۂ فاقہ اٹھاکر مر گئے	مرگئے لاکن نہ کسکے در گئے	ہوگئے غم سے کئے خانہ نشین	بزم شادی مین کبھو آئے نہین
اور کئے اسوقت ارباب ہمم	مارے غیرت کے لئے راہ عدم	جب اٹھا دنیا سے وہ شاہ زمن	زیر و بالا ہوگیا ملک دکن
شہر بیجاپور جون میدان ہو	جسطرح شہر سراویران ہوا	اورنگ آباد اور ارکات و بدر	جون ہوے عالم وہان کے دربدر
	جیسا اب دیلور اور مدراس ہی	برہمی سلطنت ہی یاس ہی	

حضرت واعظ کا تولد شہر بنگلور مین بروز دوشنبہ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۲۳۴ ہجری چوتیس مین ہوا - آپ کے والد ماجد ابراہیم بیگ نے آپکا ابجد خوانی شایستہ محمد قادری ملکی کے پاس آغاز کروائی - اور دو پارہ قرآنی سید باقر کے پاس پڑہے - اور نون سال کی عمر مین سید غوث کے پاس آپنے ختم قرآن سے فراغت حاصل کی - اسکے بعد اساس المقاصد اور چند رسایل فارسی قاضی محمد جعفر شریف اور کئے اوستادون سے پڑہے - اور بتوفیق الٰہی صوم و صلوۃ پر قایم ہوے - اور اس عمر مین مساجد کے طرف جانے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے اور صالحون کی صحبت مین بیٹھنے کا نہایت شوق تھا - اکثر بزرگان وقت کہا کرتے تھے کہ اس لڑکے کے چہرے سے آثار سعادت نمایان اور انوار صلاحیت تابان ہین انشاء اللہ تعالی یہہ ترقی کریگا ؎ این مراتب کہ دیدۂ جزو یست ٭ کار کلی ہنوز در قدر ست ٭ اور حق سبحانہ تعالی تخم وعظ و تذکیر و تصنیف و تالیف کا جو

کمال فن تقریر و تحریر کا ہی۔ آپ کی جذ طبیعت مین بوجہ تربیت حالت کودکی سے منشو و نما پانے لگی ع چنانکہ پرورشم می دہند می رویم ترجمہ بارہ برس کی عمر سے امر معروف و نہی منکر کا فتح باب کیا۔ کبھی زواجر و تنبیہ النسا اور کبھی بہشت بہشت پڑھ کے سناتے اور کبھی انکے مضامین زبانی بیان کرکے شرک و بدعت کی مذمت ظاہر کرتے اور نماز کی طرف ترغیب دیتے۔ ایک روز ایک شخص نے توکل مستان کی قبر کو سجدہ کیا۔ اتفاقاً آپ جو وہان حاضر تھے۔ سو کمال نرمی و ملایمت سے انکو منع کیا اور کہا کہ مین آپکا خرد ہون بیہودہ سے جرأت ہوی خاطر پر بار نلائے۔ انہون نے تبسم کیا اور کہا کہ بزرگی بعقل است نہ بسال۔ اور عمر چہارہ سالگی مین اپنے و کے حکم سے سوار کی تعلیم چابک سوار امام الدین اور غوث خان میسوری سے حاصل کی کئے سال اسکا شوق و مشق رہا۔ ہم درین اثنا عمر پانزدہ سالگی مین آپ کے والد ماجد نے فاضل جید فخر اوحد حضرت شیدہ سجاد شطاری قدس سرہ کی خدمت مین لاکے آپ کی شاگردی مین دیا۔ حضرت معلی آپ کی وہ صلاحیت حق داد ملاحظہ فرما کمال شفقت سبق دیتے اور بہت عزیز رکھتے تھے کبھی آپ سے جدا نکرتے یہان تک کہ بیرون شہر یا مکان یا جاگیر کو تشریف لیجاوین تو اپنے خاص تاکن پر سوار کروا اپنی سواری کے ساتھ رکھتے تین سال شرف صحبت رہی کتب درسیہ کی تحقیق انہین سے کی اور اس جناب کے فیض صحبت سے ایک تاثیر عظیم حاصل ہوی۔ اور عمر بجدہ سالگ مین شوق حفظ حدیث اور توعیظ و تذکیر کا پیدا ہوا صبح سے عصر تک درس و مطالعہ مین معروف رہتے اور عصر سے مغرب تک پانچ حدیث حفظ کرتے اور تراویح کی جماعت کثیر مین بعد سہ ترویحہ کے ایک حدیث پڑھ کے بیان کرتے۔ جو لوگ ریش تراش اور بے نماز تھے خود انکے یہان جاکے کمال لینت سے مواعظ سناتے۔ پس بہت سے لوگ داڑہی رکھے اور نماز پر قایم ہوئے۔ اور اسی عمر مین درس دہی اور طرح تصنیف بھی آغاز کی۔ ایک فقہ فارسی المسمی بواثق الفقہ تالیف کرکے شاگردون کو پڑہانے لگے۔ اور عمر نوزدہ سالگی مین نظم فارسی و ہندی لکھنا شروع کیا۔ اس اثنا مین حضرت شاہ شجاع کی رحلت ہوئی۔ پس ایسے استاد شفیق و فیاض بالتحقیق کے درد و غم مین ایک مدت دراز درد و حسرت مین رہے۔ ناگاہ ایک لطیفہ غیبی و جاذبہ لاریبی ہم پہنچا یعنے عالم رویا مین عالم ربانی عارف حقانی قطب ولیور **حضرت مولانا مولوی حافظ و حاجی سید شاہ عبد اللطیف محی الدین القادری** قدس سرہ کی لقا سے مشرف ہوے۔ پھر تائید توفیق نے دستگیری کی سوا اپنی عمر تیس ۳۰ سالگی مین ولیور جا پہنچے۔ اور اس جناب کی شرف ملازمت حاصل کی۔ اور چند روز کے بعد جب ارادہ بیعت کا ظاہر کیا تو حضرت معلی نے حاضرون کے طرف متوجہ ہوکے فرمایا کہ یہہ جوان صالح ہین انکی دیانت و صلاحیت پر نظر کرتے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے سے مین حجاب کرتا ہون۔ لاکن جب فقیر کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہین اور مسافت دراز طی کرکے آئے ہین اور حق جل مجدہ داود علیہ السلام کو فرماتا ہی یَا دَاوٗدُ کُن خَادِمًا لِطَالِبِی ناچار بیعت لی جاتی ہی۔ پس شب دوشنبہ نہم جمادی الاول سن بارہ سو اسی ۱۲۸۰ ہجری مین حضرت معلی نے شرف بیعت سے بہرہ ور فرمایا۔ اور علم ظاہری و باطنی کا اکتساب اور سلوک طریقت کا آغاز شروع کروایا۔ پھر سن بارہ سو اسی ساتھ مین جب حضرت معلی نے سفر حج اختیار کیا آپ کو خرقہ خلافت اور وعظ کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ تب حضرت معلی کی سن شریف چوبیس سال اور جناب واعظ کی پچیس سال کی تھی۔

اظہر

محی دین تھا آفتاب علا	قطب دوران امام راہ ہدا	شمع کاشانۂ مقام قدس	مہر قرب مہ تمام قدس	
عمر کا اپنے شیخ اکبر ہی	سیرت مصطفےٰ کا مظہر ہی	خاص اسرار حق جو ہی مکشوف	انکی ہی ذات پاک پر موقوف	
ہات پر انکے حزب وعظ قرآن	محی دین سے ہی استفادہ کیا			
خاص درگاہ و تر حق آگاہ	آشنای محیط رمز الٰہ			
پوچھ مت مجھ سے پھر کیا ملتا	انکی صحبت مین ہی خدا ملتا			

اور جناب واعظ سالہا شیخ کی صحبت سے سرفراز اور مقربون مین ممتاز رہے یہان تک حج ثانی کے بعد مدینہ منورہ مین سن ۱۲۹۰ بارہ سو اسی پر پونہ ہجری عمر یاسی مین حضرت شیخ واصل بحق ہوے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کے پائین مدفون قدس اللہ سرہ و اعاد الینا فتوحہ۔ غرض اس اجازت و خلافت کے بعد حضرت واعظ کی توعیظ و تذکیر ایک رونق تازہ لی۔ اور بہار بے اندازہ۔ ہر جمعہ بالا منبر وعظ فرمانا شروع کیا۔ صدہا شخص منہیات سے باز آئے۔ نماز پنجگانہ پر قایم ہوے اور بہت سے مندے اور تابوت اور چلے توڑ گئے چنانچہ رسالدار حاجی عبد العزیز خان عرف بلند خان صاحب۔ وانی جزدیتے ہین کہ میرے وطن جزائین کے بیرون شہر پیر جلیل کے نام کا ایک چلہ تھا۔ بروز پنجشنبہ وہان عورت جمع ہوکے دہولی تین اور گاتین مراد مین مانتین چلہ پرستی کرتی تھین۔ بروز جمعہ جب وعظ مین اسکی برائی بیان فرمائی تو ایسا اثر ہوا کہ اہل جماعت اسیوقت سبکو اور کدالیان لیکے دوڑے اور اس چلے کو بیخ و بنیاد سے اکھیڑ پھینکا۔ اور لوگ کفریات و محرمات سے بچ گئے۔ اور اللہ تعالی نے آپ کے وعظ مین کے کفار کو دولت اسلام نصیب کی ازانجملہ سن ۱۲۹۴ چوسنہ مین بہمنون کے گرو کے دو بیٹے ایک حسن کی مسجد مین دوسرا مکو کی مسجد مین آپ کے ہات پر اسلام سے مشرف ہوے۔ اسیطرح اور بھی کئے۔ اور اسی سن ۱۲۹۴ مین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ کے سلسلہ طریقت مین داخل ہوے بلکہ ایک مدت کے آگے حالت ارکانی مین صاحب جذب و تاثیر حضرت مولوی

علی دہلوی سے جو حضرت شاہ عبد العزیز اور شاگرد حضرت مولانا رفیع الدین اور خلیفہ حضرت سید احمد قدس سرہ کے ہین فیض پہنچا تھا۔ سو سن چوسٹھ مین حضرت شیخ محمد فاروق خلیفہ حضرت مولوی سید محمد علی واعظ قدس سرہ سے طرق اربعہ کی خلافت و جواز وعظ و ارشاد کی اجازت بھی پہنچی۔ سبحان اللہ حضرت واعظ وعظ ایک اور ہی رنگ لیا۔ کرشمہ نور علی نور کا جلوہ ظہور پکڑا اور امر معروف و نہی منکر مین ایک شور عظیم ظاہر ہونے لگا ہزارون آدمی ملک دکن و کرناٹک مین شرک و بدعت سے تایب ہوکے طریقہ توحید و اتباع سنت پر ثابت قدم ہوے۔ اور مجلس وعظ مین ایسی تاثیر ہونے لگی کہ ایک شور و فغان برپا ہوتا۔ اظہر

واعظ و ناصح زمانہ سے	رتبۂ وعظ مین یگانہ ہے	بہر ایجاب انکا دست دعا	آشیانہ ہے مرغ آمین کا	
اک نظر اس جناب کو دیکھو	اور ذرا آفتاب کو دیکھو	لعل رمان کرے وہ غار سنگ	یہہ دل آدمی کو بخشے رنگ	
	آج کل اسکے وعظ مین اظہر	موم ہوتا ہی گل کے قلب حجر		

اور وعظ کی مجلس مین صدہا آدمی بیعت کرتے۔ چنانچہ سن بارا سے انہتر مین مدراس و ہوبلی بیشہ کی مسجد مین بروز جمعہ حضار کو بڑی رقت ہوی ایک سو چند اشخاص نے ہاتھ واعظ مین بیعت کی۔ اور اسی سن مین وانمباڑی کی مسجد گوند پور مین جب وعظ ہوا ایک واویلا ایسا مچا کہ آہ و زاری کا شور و غل برپا ہوا۔ کوی زمین پر سر نہ رکھتا تھا۔ اور کوی مرغ نیم بسمل کے مانند تڑپتا تھا دو سو آدمی سے زیادہ شرک و بدعت سے توبہ کے اور بیعت سے کامیاب ہوے۔ اظہر غزل

وقتیکہ او بمنبر آید	سنگے باشد فغان بر آید	واہان از رقت بیارند	کز بحر بیانش گوہر آید	روشن تبیان او چو گویم	کز تیغ زبانش جوہر آید
از بیان او بشنو	در محفل وعظ او کر آید	تمہید کند کرسی زر	مداح کسیکہ اظہر آید	شیرین سخنے لطیفہ گوئے	پیدا ز بیانش شکر آید
وقتیکہ بمین کہ اظہر ما	نغمہ مدح کیے سر آید	در راہ وفا تست اظہر	سینہ سپر و چو خنجر آید	اینک شہادت دست کلکم	در راہ ثنا ش کز سر آید

در سن بارا سے تین سنہ مین جب تیام گنڈل کے لوگ بلا لیگئے آپنے وعظ فرمایا تو ایک نمونہ حشر کا نمایان ہوا۔ وہان کے قاضی رضا علی مرحوم اور کئے عاید نے بیعت کی۔ پھر عاشور خانے سے اٹھا راشدے مسجد مین لاکے حاضر کئے اور اپنے ہاتون سے توڑ دئے۔ اور اسیطرح تا ور کرے اور رامن ہلی کے تابوت کو ترواکے اور وہ عاشور خانون کو مسجد بنوائے اور وہان نماز جمعہ قایم ہوی۔ اور اسیطرح کئی جگہہ اللہ نے آپسے مسجدون کی بنا کروایئی مشہور ہی۔ اور وے بفضلہ تعالی سبا باد تین وجب برسے کو تشریف لیگئے وہ تو کوی ایام مین دہلی کا ایک موبہ اور جراشہر تھا اور الحال ویران ہی آج بھی وہان چوپن مسجد ہین اکثر شکست ہوگئے ہین۔ وہ مسجد مین ہمیشہ چار پانچ آدمی سے زیادہ نماز پڑہنے والے نہین تھے۔ جب بارا کی مسجد مین دو جمعہ وعظ فرمائے کئے لوگون نے بیعت کی اور نماز پر قایم ہوے۔ بتوفیق ایزدی تیسری جمعہ کے دن مسجد بھر گئی تین سو آدمی سے زیادہ تھے۔ اور جب عرشاہ کے مکان کو زیارت کے لئے تشریف لیگئے۔ انکی گنبد مین تصویر پرستی ہوتی تھی۔ جب اسکی برائی بیان کی تو وہان کے مجاورنے اسیوقت اسکو نکال کے پارہ پارہ کردیا۔ اظہر

بدعت والحاد	گئے جاسے ہی انہدام کیا	یک جہان مستفید ہی انسے	یون جو وہ نشر فیض عام کیا

اکیسن بارا سے ستہتر ہجری مین اللہ تعالی نے آپکے وعظ کو وہ شہرت دی۔ اور خلق کی کثرت اس درجے کو پہنچی۔ کہ کوی مسجد و مکان کفایت نکرتا اسلئے ایام ربیع الاول مین مشارع عام پر مندوے ڈالتے اور ہزارون آدمی جمع آتے۔ آپکی حسن بیانی اور شیرین زبانی و مہان گوش مین سامعین صداقت آئین کے وہ شکر ریزی کرتی کہ ایک عالم کو مسخر گرویدہ اور شیفتہ و فریفتہ بناتی۔ غرض کہ لوگون کی خواہش دلی و دلبستگی کے سبب یہہ سلسلۂ وعظ ربیع الاول مین شروع ہوا تو رجب تک جاری رہتا پس ہدایت ہادی حقیقی جلشانہ آپکے وعظ سے ہزارون مسلمین مرد و عورات منکرات و منہیات سے باز آئے اور جادۂ شریعت پر مستقیم ہوے یہہ سلسلہ سالہا جاری رہا اظہر

حلاوت می چکد از ہر زبان بر خامہ می نازم	کہ لکھتا وصف ہون شیرین زبان شکر افشا کا	مسخر کرلیا سب کو مگر شیرین زبانی سے	زبان شیرین جہانگیری زبان تیری جہان بانی کا
	زہے واعظ کہ جب گرم وہ ہنگامہ محفل	جگر گلچے رنگ شمع ستے سے سخندان کا	

اگرچہ بہت سے واعظین ہین۔ لیکن اس حضرت واعظ کا وعظ۔ وہ تو ایک داد خدائی نہ تکلف و تصنع سے بنا ہوا۔ اللہ تعالی اپنی قدرت کا ایک کرشمہ انکی آزبان سے ظاہر کرتا ہی محض دعوت الی اللہ کے لئے ع خاص کند بندۂ مصلحت عام را۔ حکمت اور موعظت حسنہ ایسے ہی وعظ کا نام ہی جو دعوت کے باب مین خود صاحب اسکے التزام کا حکم فرماتا ہی چنانچہ کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ۔ اور اسی لئے آپکے تاثیر وعظ اور لطف بیانی سے اس تعالی شانہ نے ایسے ایسے معاملے

بتلائے اور آج بھی ہوتے جاتے ہین - جو چیز من جانب اللہ دی جاتی ہی وہ ایسی ہی تاثیر بتلاتی ہی اور دلون کو خدا کی طرف کھینچتی ہی سیکھی سکھلائی اور بنی بنائی جھوٹی بات مین یہ لطف خدا جسکو لطف بیان دیتا ہی وہ کام تسخیر کا کرتا ہی بلکہ سحر کی تاثیر بتلاتا ہی چنانچہ حدیث شریف مین اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا یعنے بعض بیان ایسا ہوتا ہی کہ گویا شعبہ سحر کا دکھلاتا ہی

جیسے حضرت واعظ کے وعظ کا بیان - اطہر

وہ واعظ بے مثال ہی یہہ	سر قرآن مآل ہی یہہ	پر ترے من وعظ کے ہی جادو	کاہی کو قیل قال ہی یہہ
بین اہل صلاح جنکے مصحوب	وہ جزب اللہ مآل ہی یہہ	استادفن وکمال ہی یہہ	نکر شعر اور وعظ ہی اور
	تطبیق وتوافق سخن مین		دور از وہم وخیال ہی یہہ

غرض یزدانی شانہ جسکو علم بیان کا کمال ارزانی فرماتا ہی پہلے فن تقریر کا سامان اسکو عطا کرتا ہی - جیسے حضرت واعظ کو شیرین زبانی فصاحت لسانی - تہذیب سخن لطف وہ عطا فرمایا کہ زبان وقت بیان گوہر فشان ہی یا شکر ریزان - بالفاظ شستہ ومعانی دلبستہ ہر بات بنانے کا ذایقہ بتلاتی ہی چنانچہ اطہر کہتے ہین -

شہادت فرمین نہ شکر نہ شیر مین ہی	جو مزہ آپ کی شیریں تقریر مین ہی	نظم شاعرمین نہ نثار کی تحریر مین ہی	وہ جو کچھہ آپ کی تقریر مین تذکیر مین ہی
کنج عزلت مین نہ سیاحی آفاق کے پیچ	جو نزول برکت محفل تذکیر مین ہی	وعظ ہی مصقل شیشہ دل ہی کیا ہی	صورت مہر جو ہر دل یہان تنویر مین ہی
شست وشوی دل کلفت زدگان غفلت	گریہای دل واعیان کی تفسیر مین ہی	اسنے مس خاک درانکی کیا روشن سیما	کہئے قارون کہ یہہ تاثیر کہان اکسیر مین ہی
	وعظ کہتے ہین ویا کرتے ہین قتل حضار	ہی وہ اسمیجا مین جو ہنگامہ شمشیر مین ہی	

حق تعالی آپ کی نیغ زبان مین وہ جوہر رکھا ہی کہ جب جوہر خداداد وعظ مین بتلانے پر آئے وہ کام کرتی ہی جو جناب اطہر نے کہا -

وعظ قرآن جو وہ ہمام کیا	دل نے آگوش مین مقام کیا	جب زبان تیغ نے نیام کیا	تو سمجھہ لو کہ قتل عام کیا	اک نہین وعظ مین وہ نام کیا
کہ سیر مین عجیب کام کیا				

یہہ تو سامان ظاہری ہی - لیکن سامان باطنی حسن بیانی کا جو من جانب اللہ عطا ہی - یہہ ہی کہ حضرت واعظ کے وعظ مین کسی وقت ایک عالم واردات غیبی کا نظر آتا - یعنے مطالب وہجوم اور مضمون کی بندش کو دیکھہ کے سمجھنے والے سمجھتے کہ آپ کے دل پر غیب سے ریزش ہو رہی ہی سروش غیب جو القا کرتا ہی وہی آپ کے لب وزبان سے سرزد ہوتا ہی - اور حضرت واعظ کا حال بھی اسوقت ایک اور ہی نظر آتا - اور وعظ مین تاثیر - وہ تو کیا پوچھنے کہ جو یہان ہی کہین نظر نہین آتی - الا ماشاء اللہ - کیسا ہی سنگدل ہو آنکھہ سے باقی نہ اور سامعین کا شیشہ دل چور چور ہو جاتا - یہہ تو زبان زد خاص وعام ہی - اور اگر ہر روز بلا ناغہ وعظ فرماوین - سن لو کہ ہر روز تازہ ہی مضمون ہی - نہ مکرر - اور ایسا بھی دیکھنے مین آیا ہی کہ آپ کو حالت بیماری وضعف وناتوانی مین لوگون نے وعظ کے لئے جد وکد کیا اور آپنے توجہ الی اللہ لاکے جب شروع فرمایا ایک قوت غیبی ہم پہنچی طبیعت مین توانائی اور آواز مین بلندی پیدا ہوی اخیر وعظ تک زور طبیعت بڑہتا ہی جاتا تھا مزاج کی علتین موقوف دین - جب تک واعظ کو باطن مین اللہ تعالی کے ساتھہ ایک نسبت اور صداقت وخلوص نہو - اسکے وعظ مین ایسی باتین نظر نہ آینگی - ایسے حالات اور ایسے بایکیون پر عوام الناس پہنچ نہین لیجا سکتے - ہان صاحب علم ودانش اور تمیز وتہذیب مارکہ بین لوگ سمجھتے ہین چنانچہ جناب اطہر جو صاحب علم ودانش دقیقہ رس وسخن شناس تھے حضرت واعظ کی حسن بیانی اور ریزش غیب پر اپنے لہجہ کے خبر دیتے ہیر

دم تقریر القا ہوتے ہین اسرار غیب ایسے	علی الاعلان یا جاتا ہی اسکو درک انسان کا	وہی جانے وہی بوجھے وہی سمجھے سخن میرا	سنائی جو کوئی انکی زبان سے

اور دیباچہ تذکرۃ الاولیا مین گوہر فشانی کرتے ہین اطہر

سوا مرے قبلہ گاہ میرے	ملجا مرے دین پناہ میرے	ہادی مرے اوستاد میرے	ہم واجب الاتقا دمیرے	محسن میرے مطاع میرے
صاحب دل مولوی ناجی	عبد الحی صاحب گرامی	ملہم تبیان سروش تذکیر	جادو تقریر سحر تحریر	صاحب میرے مطاع میرے
مست سر جوش لاابالی	از دست پر روز غیر خالی			در دست چنانکہ دست موسی
		البتہ		
تائید غیب ہو رہی ہے	ریزش لاریب ہو رہی تھی	غزل		انگشت نما ہے دست بالا
دراثر وخبر کہ اینست	واعظے کہ سحر گر کہ اینست	از چہرہ او کہ صبح دست	فال طغرا نگر کہ اینست	یہہ سب یکسو اد ہر تو اُو
در علم کلام لاجوابے	علامہ مشتہر کہ اینست	از غیب جلوہ حسن معنی است	پیش صاحب نظر کہ اینست	قرآن پڑہتے ہین مسکے جا
		از دست مدہ خویش اطہر	جز فرخ سیر کہ اینست	دعوے پہ ترے گواہ عادل
				شہباز تیز پر کہ اینست
				طیار بندروہ معانی
				در علم نظر نگر کہ اینست
				ہمچشم اوستاد اول

پھر اس سامان ظاہری وباطنی کے ساتھہ جو خداداد ہی - حضرت واعظ بحول اللہ وقوتہ جب وعظ شروع فرماتے آپ کی زبان سے تمہید ایسی نبتی کہ گویا ایک تصویر ہو رہی ہی خشت پر خشت رہی ہی پھر چند آیات قرآنی پڑہی جاتی - بقدر سیر مفسرین تفسیر بیان کی جاتی - اور کبھی ایسی عجایب تفسیر آپ کے زبان سے سرزد ہوتی کہ جناب اطہر خبر دیتے ہیر

نکے سینے مین جو مکنون ہین رموز قرآن	نہ کسی صدر مفسر مین نہ تفسیر مین ہی	بس خدا داد ہی یہ لطف سخن و اثر کلام	نہ کسی حاسد بے پیر کے جاگیر مین ہی

کبھی آپ سے استنباط مطالب احکام و اسرار کا ایسا ہوتا کہ صاحب علم و فضل گواہی دے کہ آپ مجتہد فی الوعظ و التذکیر ہین۔ پھر آیات کی مناسبت پر کئے احادیث قصص و روایات مختلفہ بیان کرتے۔ یہ لطف یہ کہ ربط آیات کا تا، توئے نہین پاتا۔ غرض اس حسن بیانی اور شیرین زبانی اور ریزش بالائی اور تیغ زبان کی جو ہر نمائی کے ساتھ مطلب اعلیٰ ایسی ہوتی کہ تقریر کی ایک تصویر کھڑی رہتی۔ اور ہنگامہ وعظ ایک سماں بن جاتا۔

اظہر

سماتی ہی اس جا از زمین تا آسمان	جس مکان فرقانے ہی وہ صاحب اسرار وعظ	گونجتا ہی آسمان صل علی کے شور سے	کر سماعت کلمہ پڑھتے ہین در و دیوار وعظ
بہ مذبوح غلطان ہی ہر اک فرد بشر	معرکے مین بزم کے کیا ہین گیا تلوار وعظ	اس لب حق گوی و دندان مصفا کی قسم	نصل و گوہر سے کیا ہی گرم اک بازار وعظ
سکی رویت سے کیا ہی اسنے یار رب صف حسن	ہو گیا سنتے ہی ہر اک طالب دیدار وعظ	اتباع سنت احمد ہی کہنا گاہ گاہ	ورنہ سنتے آپ سے ہفتے مین ہم دس بار وعظ
	دسنہ گلہای رحمت ہی پے اہل سخن	بدعتی کے دل مین کھٹکے ہی بر نگ خار وعظ	

جانا چاہئے کہ دین متین کا انتظام و استحکام زمان انبیا علیہم السلام سے لیکے آج تک امر معروف و نہی منکر کے ساتھ چلا آیا اور ہر زمانے مین وے لوگ جو ترک و بدعت کے رسوم مخالفات اور فسق و فجور اور نفس کے خواہشون کے پابند ہین۔ اہل دعوت اور ارباب وعظ و نصیحت انکو زجر و منع کرنے سے انکے دشمن ہوتے اور ان پر تہامات باندھتے سنت اللہ یسی ہی چلی آئی ہی سو یہہ عادۃ اللہ بھی حضرت واعظ پر جاری ہوی۔ چنانچہ کسی نے آپ کو وہابی ٹھہرایا اور کسی اہل بلد نے آپ پر تہمت جنگ و جدل کی باندھی۔ اور کسی نے اخراج بلد تو امتناع وعظ کے باب مین صدہا شخص کو برانگیختہ کیا اور سرکار تک فریاد لیگئے پر حافظ حقیقی جلشانہ حفظ و امان مین رکھا۔ کبھی آپ کو سرکار تک لیگیا۔ اور دشمنون کا مدعا بر نہ آیا

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

آخر دشمنان دین نے ناچار بعض بعض مقامون مین وہان کے لوگون کے نام پر آپ کے بر نسبت انواع تہمت و افترا وضع کرکے آپ کی توہین و تحقیر مین خطوط بھی روانہ کئے اور بہت کچھ شکوہ و شکایت لکھے آخر دروغ کو فروغ نہوا اعدا نام و خذول ہوے چراغ مرا کہ ایزد برفروزد ہر آنکس تف ریشش بر سوزد بلکہ دشمنون نے بیان کے منبع کے باب مین کوششین کین جتقاضائے دین انکا دخل عظیم ظاہر کیا۔ اور آپ سے ہدایت جاری کی کہ بہت سے مردم نیک نہاد طریقہ توحید و اتباع سنت مین داخل ہوے اور آپ کے معتقدون موحدون کی ایک بڑی ہی جماعت وہان قایم ہوی اور آپ کی سعی سے مسجدین بنگئین۔ یریدون ان یطفوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ

اظہر

شکوہ مت کر تو ستم گر انکا	ہو گا شرمندہ محشر انکا	شاہ اورنگ شریعت ہین وہ	شہر انکا ہی ہی کشور انکا	صاحب جلال انہین مانے ہی	قال کیا چیز ہے چاکر انکا
عالمون وارث پیغمبر ہین	وہ پیمبر کے پیمبر انکا	دین نبوی کے سکھانے والے	رکھے احسان یہہ سر پر انکا	ذات سے جنکے جہان روشن ہے	جلوہ خالی نہین دم بھر انکا
انسے تابان ہی چراغ ملت	دین پر دانہ مضطر انکا	ہین وہ ممدوح خلایق بیشک	مدح خوان کیون نہو اظہر انکا		

اظہر وہ عاشق رسول ہین محب علی و بتول ہین۔ شایق پیغمبر۔ مرتکب بدعت کے دشمن۔ تارک سنت کا ننگا نہ برہم زن۔ غرض کا وعظ نہین کرتے۔ بدعتی و مشرک کو تنبیہ کرنے نہین ڈرتے۔ اور اہل قبلہ کی تکفیر اور علماے ربانی و اولیاے نمانی کی توہین و تحقیر کو منع فرماتے خلایق کو اللہ کیطرف بلانا۔ رسول اللہ کے احکام سنانا۔ دوستون کی قدر دانی۔ دشمنون سے بھی کشادہ پیشانی۔

اظہر

ہی	ہم نے واللہ کچھ نہ پائی ہے	کچھو دشمن کو بھی برا نہ کہا	ان مین البتہ یہہ برائی ہے	راست گوئین وہ راست جوئین	بس یہی ان مین کج ادائی ہے
	دشمن محبت ہو دوستی بین دلے پہنچتے ہین	شرک و بدعت کو بد کہا ہوگا	سامنے اسکے بادشاہ ہوگا	بے نیاز ایسا ہی قبول کرم	اگر کہا بہر حق کہا ہوگا

توفیق جل شانہ نے آپ کی توجہ مین تاثیر بخشی کہ مریدون کی ایک جماعت کثیر کا حلقہ رہتا۔ جب توجہ فرماتے ایک ساعت بھی نگذرتی کہ طالبون کے لطایف جاری و بیہوش ہو جاتے اور بعضون پر محبت الہی ایسا غلبہ کرتی کہ اسم ذاتی سے تر زبان اور نالان و گریان رہتے۔ مدہوش پلیوارم و انبارہی چوتر انبور

اظہر

ور مین بارہا حلقہ توجہ مین گرمی و ربودگی ہوی سو مشہور ہے		کسب علم شہود و معنا کا	اکتساب انسے ہر کدام کیا
قی ساغر رموز و مہ عشق	انکی باتون نے کار جام کیا	اک جہان مستفید ہی انسے	یون جو وہ نشر فیض عام کیا

اور بچیس سال کی عمر مین باپ کو خلافت و اجازت

ی تھے وعظ و نصیحت اور طالبون کی تعلیم و تربیت کا شغل زیادہ رہا۔ اور بعض مصنفات بھی وجود مین آئین۔ پر چہل سالگی سے شغل تصنیف زیادہ ہوا۔ نادر تو یہہ ہی کہ تصنیف کے جو تنہائی چاہئے آپ کو کبھی اسکی ضرورت نہوی بلکہ ایسا ملکہ تامہ دیا کہ اد ہر لوگون سے گفت و شنید بھی ہی اور اد ہر نظم کی تسوید بھی۔ بلکہ اکثر وہی تسوید اور وہی تبییض اسکے طالبین کے جوابات اور مراسلات کا بھی ہجوم رہا کرتا۔ باوجود اس کثرت تحریر کے بتوفیق یزدی جل مجدہ صرف اوقات اس و تیرے پر رہے کہ نجہ نماز صبح کہ تلاوت قرآن مجید و دلایل خیرات و اسماے حسنی و اوراد کا۔ ماثورات و حزب اعظم و حزب البحر و حزب النصر۔ اور بعد اشراق کے تدریس تر جمہ قرآن شریف اور اسکے بعد شغل تصنیف قریب ظہر

ادا سے بعد اکل طعام سے فارغ ہو کے قیلولہ کرتے پھر ظہر سے عشا تک مسجد مین معتکف اور تحریر مین مصروف رہتے اور مغرب کے بعد نوافل و اذکار سے فارغ ہو کے
اور کبھی کتاب خوانی کرواتے۔ اور جب عشا و عشا سے فارغ ہوتے پھر وہی شغل تصنیف نیم شب تک رہا کرتا | اظہر | سنے کیسے ہین انکے پاک دقائق | گاہ مشغو

گاہ نرد بید منکران طریق	گاہ تہدید مشرک و زندیق	گاہ در دست مصحف اقدس	گاہ مغلب مبارزان مقال	بہ حسام
اور کف لسان و حفظ دہن	رمضان مین خصوص کہ سخن	جیسا حق تعالی آپ کو فن تقریر مین کمال دیا ہی ایسا ہی فن تحریر مین بھی غایت کمال عطا فرمایا۔		

اور فصیح لے آتا اور اسکو نگینہ کے مانند اسکے موقع پر بجلا نا عبارت شستہ و پاکیزہ لکھنا جو مطلب پر بخوبی دلالت کرے یہ بھی بجز اکمال ہی جو اللہ تعالے کے ط
ہی قوت خداداد تھا کہ آپ سے بہت سے تصنیفات ظہور مین آئے۔ | اظہر | مصداق علیہ فن تصنیف | تالیف کرے ہی اس سے تالیف | اظہ

فیحکم وصاحب التصنیف والتالیف فہامہ	ہی علم اک طفل مکتب آپکے عالی دبستان کا	دکن ہی جنکی ذات پاک سے ایسا سیر آباد	کہ جھوٹے سے نہین لیتا ہو
ہی جب تگ آب گریہ صیقل مرات دل بارب	رہے جو شان ہمیشہ بحر انکے فیض احسانکا	جب آپ کو تصنیف کا شغل کثیر ہمیشہ دامنگیر رہا بلکہ دو قوتہ	

سالہ ہی تصنیفا کا تعداد ایک سو سے زیادہ اور انکے ابیات تخمینا ایک لاکھ بیت سے زیادہ تک پہنچے ہین اور اکثر تصانیف آپکی مطبوع ہو کے مشہور عالم ہوین خصوصا
جہان السیر اور چند تصانیف دیگر ملک برما و پنجاب و ہندوستان بلکہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما تک پہنچ گئین۔ اور ہر دو حرم محترم مین ہی جا بجا یہ

یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ حسد چہ می بری ای ست نظم برخط ما قبو اخا طر لطف سخن خداداد ست مخفی نرہے کہ پچاس برس کے آگے عقاید و فقہ اخلاق و سیر او

باب مین زبان ہندی مین کتابین بکثرت تھین نہی تھین مگر اس ملک مین حضرت مولوی ما فراگاہ رح کے دو چار کتب ہندی مشہور تھے وہی [illegible] مون حضرت واعظ [illegible] بین ہندی
نظم و نثر لکھنے کی بنیاد ڈالی سو بحمد اللہ تعالی زمانہ جیسی جیسی کتابون کا محتاج تھا آپ وہ کتابین تصنیف کرنے لگے اور نظم ہندی جناب ماگاہی کے روش [illegible] گاہ کے بعد کوی ایسا
کثیر التصانیف ہوا۔ اور ہر دو کے کلام مین کمال مناسبت و مطابقت بھی ظاہر ہوی اسی پر نظر کر کے آپکے شیخ طریقت ایکپو اگاہ نامی فرماتے تھے اور آپ [illegible] اور توحید و تذکیر و اخلاق
بیحد سے خلق کثیر جو مستفیض ہوا اسباب سے بہت خوش ہوتے تھے۔ سبحان اللہ علم دین کی کتابین تفسیر و حدیث عقاید و فقہ سیر و اخلاق وغیرہ ہین آپکے ایسے تصنیف وجود پاکین کہ جو مطلوبات فارسی
عربی جانے پر موقوف تھے سواج ہندی شناسون کو میسر ہو گئے اور آپکے ہر تصنیف وعظ کے ڈھب پر ہی ہی کہ کوی شخص اسکو پڑھ سنے تو گویا وعظ کہا ہی اسکے سوا اردو نہ مین فارسی عربی دانی بہت کم
ہو گئی ہی پھر ہندی مین لکھنا ہی فیض عام کا سبب ہے | اظہر | [illegible] فارسی کہا ہی | ہندی کہا ہی | ہندی کہا ہی اج روزبازار | [illegible] دو کان دو کا ہی کہ | واللہ تعالی نے آپکے تصنیف کو ایسی شہرت

کی ملک کن وکرنا ملک مین کوی شہر و قریہ بلکہ کوی گھر ایسا نا رہ ہو گا کہ اگلی کوی تصنیف موجود نہو اور حضرت واعظ رحمۃ اللہ علیہ فی المشرب بھی پاک عقاید بری از بدعت و الحاد اور مذہب اہل سنت و جماعت کے
راہ توسط پر ثابت قدم رہین پھر جو کوی اس راہ سے تجاوز کرے اور افراط و تفریط کی راہ اختیار کرے مذاہب باطلہ یا عقاید مشکلین یا صوفیہ عارفین کے انکار و اعتراض پر جرات کرے۔ آپنے انکے جواب مین بھی قلم
اٹھایا اور اہل سنت کی راہ وسیط بتلایا۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اور ابتدا شعور سے علم حدیث کے ساتھ ایک نسبت جو آپکی ذات مین رکھی گئی تھی آخر کار سراسر حقیقی عرشا ذات سے
بڑی ہی خدمت ظہور مین لائی کہ علم حدیث مین جو کتاب اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنے صحیح بخاری ہی آپکے ہاتھ سے مع شرح ترجمہ کی گئی الحمد للہ علی فلک غرض اللہ تعالی
اکثر اوقات شغل علم و تصنیفات مین اور زبان و قلم سے خدمت میں مشغول محو رکھا۔ گویا یکبارگی اسی کے لئے پیدا کیا۔ یہی سبب ہے کہ ہر چند آپ عمدہ زادگون سے ہین اور آپکے آبا و اجداد مین امارت و ثروت [illegible]
نشو و نما بھی بالا گھاٹ کے عدگون اور امیرون مین ہوا۔ لیکن حق تعالی نے آپکو دنیا کی ثروت طلبی کے طرف مایل نہ دیا بلکہ آپکی معاش کو توکل پر رکھا اور امور دنیا سے متعلق اور کسی خدمت [illegible]
سے بقید نفرمایا۔ باوجود یکہ کثیر العیال ہین پر صاحب مال نہین مدت عمر توکل ہی بفراغت گذری۔ امرا و اغنیا کی صحبت و تعلق سے دوری رہی اور باوجود ایسے [illegible]
ایسی استغنائی بخشی کہ ہر چند آپکا علم و تواضع اور مشرب فقیرانہ ہی۔ برابر کی وضع اطوار بردباری وقار اور داب مجلس امرا نہ [illegible] ن | اظہر

ہمہ مجھین کہ مین ہمہ دانم	در نہ جانین کہ مین چہ نادانم	دولت فقر سے ہین بس مستغنا	[illegible] خوہ مخوہ	ایسے بشاش ہین کہ کھا نہین
گونہین ہاتھ باؤن چلتے ہین	غیب سے کام انکے چلتے ہین	ہی صبر و سکون تحمل ان کا	[illegible] ر معروف و نہی منکر	فرا [illegible]
حق جو اوے تو حق ہی بولے	منہہ ایک سوال مین نہ کھولے	رکھتا نہین غیر حق کچھ اس	جاتا [illegible] دیکھے نہ سر مژہ برابر	[illegible] ظر
چون برسخ اوفتد کناند	در بار کسی نہ بار دادند	رنج و راحت مین جمع اور حاضر	صدق و عدل و تواضع و تکبر	[illegible] و تسلیم
ہست مصداق علیہ این ہمہ	داعظ ماکہ ہست پیر بدا	اور اب جو حضرت [illegible] تجھین ایزد تعالی [illegible] آپ کو کامیا		تمام ہوا

[illegible] جو ذکر فضایل مین بخاری کے اور احوال عمر مین حضرت مترجم کے بطور تحد [illegible] صلی اللہ علی خاتم النبیین مدح و [illegible] وآلہ واصحابہ اجمعین